

ہنگامہ ہنگامہ از فیضی

کمال ذیل جات مقدمات متفصلہ علی عدالتہ
ہندو پریمی کو نسل انگلستان

جلد (۴۹) باب ۱۹۳۳ء

قیمت تبدیل فی جلد ۱۰ روپہ بلا شمول محصول

مطبوعہ

مطبعہ ہنگامہ از فیضی

[illegible]

810

الحمد لله

11/11/2000

کلیف صیاحه، سحران، سرای کون، پاشا کورطالاقانی
پیشرو گون، اکبر لاجورد، ارکان، کوکاب
والد سعید، زکی، زیاده، دینار

لشکر و گون - گامبر لاجورد در این کوکب دریا
والله صمد و ربی و اورد و نگار

المصنف في تاريخ

6

سورۃ صافات، اور الزامات، اور انجیل و عہد

[illegible][illegible][illegible]

سازمان پژوهش‌های آموزشی، وزارت آموزش عالی، تهران، ۱۳۸۵.

[illegible]

در آنکه در این کتاب، که در این کتاب، که در این کتاب

عالمی دانش کے راجعہ لاہور کے ایڈیٹر اور ایڈمنسٹریٹر

کتابخانه دارالکتب مطبوعہ دارالعلوم دیوبند

5

مسلموں کے لئے (وکیل)

[illegible]

وہابیہ کے خلاف
۲۰۰۱ء

مطبع نظامیہ مدرسہ اسلامیہ کراچی

روزنامہ دیپول

روزنامہ دیپول
پتہ: لاہور
تلفون: ۱۲۳۴

اس جلد میں ۱۱۴ صفحات ہیں، قیمت ۱۱ روپے، فیس ۱۱ روپے

اور ۱۱ روپے، فیس ۱۱ روپے، فیس ۱۱ روپے

۱۳	پاکستان	۱۹	برصغیر ہندوستان
۱۴	پاکستان	۲۰	پاکستان
۱۵	پاکستان	۲۱	پاکستان
۱۶	پاکستان	۲۲	پاکستان
۱۷	پاکستان	۲۳	پاکستان
۱۸	پاکستان	۲۴	پاکستان
۱۹	پاکستان	۲۵	پاکستان
۲۰	پاکستان	۲۶	پاکستان
۲۱	پاکستان	۲۷	پاکستان
۲۲	پاکستان	۲۸	پاکستان
۲۳	پاکستان	۲۹	پاکستان
۲۴	پاکستان	۳۰	پاکستان
۲۵	پاکستان	۳۱	پاکستان
۲۶	پاکستان	۳۲	پاکستان
۲۷	پاکستان	۳۳	پاکستان
۲۸	پاکستان	۳۴	پاکستان
۲۹	پاکستان	۳۵	پاکستان
۳۰	پاکستان	۳۶	پاکستان
۳۱	پاکستان	۳۷	پاکستان
۳۲	پاکستان	۳۸	پاکستان
۳۳	پاکستان	۳۹	پاکستان
۳۴	پاکستان	۴۰	پاکستان
۳۵	پاکستان	۴۱	پاکستان
۳۶	پاکستان	۴۲	پاکستان
۳۷	پاکستان	۴۳	پاکستان
۳۸	پاکستان	۴۴	پاکستان
۳۹	پاکستان	۴۵	پاکستان
۴۰	پاکستان	۴۶	پاکستان
۴۱	پاکستان	۴۷	پاکستان
۴۲	پاکستان	۴۸	پاکستان
۴۳	پاکستان	۴۹	پاکستان
۴۴	پاکستان	۵۰	پاکستان
۴۵	پاکستان	۵۱	پاکستان
۴۶	پاکستان	۵۲	پاکستان
۴۷	پاکستان	۵۳	پاکستان
۴۸	پاکستان	۵۴	پاکستان
۴۹	پاکستان	۵۵	پاکستان
۵۰	پاکستان	۵۶	پاکستان
۵۱	پاکستان	۵۷	پاکستان
۵۲	پاکستان	۵۸	پاکستان
۵۳	پاکستان	۵۹	پاکستان
۵۴	پاکستان	۶۰	پاکستان
۵۵	پاکستان	۶۱	پاکستان
۵۶	پاکستان	۶۲	پاکستان
۵۷	پاکستان	۶۳	پاکستان
۵۸	پاکستان	۶۴	پاکستان
۵۹	پاکستان	۶۵	پاکستان
۶۰	پاکستان	۶۶	پاکستان
۶۱	پاکستان	۶۷	پاکستان
۶۲	پاکستان	۶۸	پاکستان
۶۳	پاکستان	۶۹	پاکستان
۶۴	پاکستان	۷۰	پاکستان
۶۵	پاکستان	۷۱	پاکستان
۶۶	پاکستان	۷۲	پاکستان
۶۷	پاکستان	۷۳	پاکستان
۶۸	پاکستان	۷۴	پاکستان
۶۹	پاکستان	۷۵	پاکستان
۷۰	پاکستان	۷۶	پاکستان
۷۱	پاکستان	۷۷	پاکستان
۷۲	پاکستان	۷۸	پاکستان
۷۳	پاکستان	۷۹	پاکستان
۷۴	پاکستان	۸۰	پاکستان
۷۵	پاکستان	۸۱	پاکستان
۷۶	پاکستان	۸۲	پاکستان
۷۷	پاکستان	۸۳	پاکستان
۷۸	پاکستان	۸۴	پاکستان
۷۹	پاکستان	۸۵	پاکستان
۸۰	پاکستان	۸۶	پاکستان
۸۱	پاکستان	۸۷	پاکستان
۸۲	پاکستان	۸۸	پاکستان
۸۳	پاکستان	۸۹	پاکستان
۸۴	پاکستان	۹۰	پاکستان
۸۵	پاکستان	۹۱	پاکستان
۸۶	پاکستان	۹۲	پاکستان
۸۷	پاکستان	۹۳	پاکستان
۸۸	پاکستان	۹۴	پاکستان
۸۹	پاکستان	۹۵	پاکستان
۹۰	پاکستان	۹۶	پاکستان
۹۱	پاکستان	۹۷	پاکستان
۹۲	پاکستان	۹۸	پاکستان
۹۳	پاکستان	۹۹	پاکستان
۹۴	پاکستان	۱۰۰	پاکستان

۱۱۵	۸۶	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹
۱۰۳۶	۱۹۱	۱۰۳۷	۱۹۲	۱۰۳۸	۱۹۳	۱۰۳۹
۹۶۴	۱۹۴	۹۶۵	۱۹۵	۹۶۶	۱۹۶	۹۶۷
۱۱۲۹	۸۵۶	۱۱۳۰	۸۵۷	۱۱۳۱	۸۵۸	۱۱۳۲
۱۰۹۲	۵۹۶	۱۰۹۳	۵۹۷	۱۰۹۴	۵۹۸	۱۰۹۵
۱۲۶۹	۶۵۲	۱۲۷۰	۶۵۳	۱۲۷۱	۶۵۴	۱۲۷۲
۲۲۲	۲۵۱	۲۲۳	۲۵۲	۲۲۴	۲۵۳	۲۲۵
۱۳۷۹	۲۰۲	۱۳۸۰	۲۰۳	۱۳۸۱	۲۰۴	۱۳۸۲
۲۲	۲۰	۲۳	۲۱	۲۴	۲۲	۲۵
۴۵۵	۲۹۲	۴۵۶	۲۹۳	۴۵۷	۲۹۴	۴۵۸
۶۲	۵۴	۶۳	۵۵	۶۴	۵۶	۶۵
۸۳۰	۶۱۶	۸۳۱	۶۱۷	۸۳۲	۶۱۸	۸۳۳
۱۰۱	۷۱	۱۰۲	۷۲	۱۰۳	۷۳	۱۰۴

بر رنگ
انده ابرامکر در قی به جلال

استاد و چون
بر گریه به ملک

در حاکم ادا و مالتار
در اسرار کتب و کتب

از ادب
ملک خاتم

او به قلم حکم
یا به قلم حکم

از ادب
در اسرار کتب و کتب

در کتب
ایر به قلم حکم

در کتب
ایر به قلم حکم

۱۲۴۲	۹۴۹	۱۲۴۲	۹۴۹	۱۲۴۲	۹۴۹	۱۲۴۲	۹۴۹	۱۲۴۲	۹۴۹
۲۰	۱۵	۲۰	۱۵	۲۰	۱۵	۲۰	۱۵	۲۰	۱۵
۱۶	۱۲	۱۶	۱۲	۱۶	۱۲	۱۶	۱۲	۱۶	۱۲
۴/۵۹	۳۴۵	۴/۵۹	۳۴۵	۴/۵۹	۳۴۵	۴/۵۹	۳۴۵	۴/۵۹	۳۴۵
۱۲۲۲	۹۱۹	۱۲۲۲	۹۱۹	۱۲۲۲	۹۱۹	۱۲۲۲	۹۱۹	۱۲۲۲	۹۱۹
۱۲۳۴	۱۰۰۴	۱۲۳۴	۱۰۰۴	۱۲۳۴	۱۰۰۴	۱۲۳۴	۱۰۰۴	۱۲۳۴	۱۰۰۴
۱۲۶۵	۹۵۰	۱۲۶۵	۹۵۰	۱۲۶۵	۹۵۰	۱۲۶۵	۹۵۰	۱۲۶۵	۹۵۰
۸۱۰	۲۱۹	۸۱۰	۲۱۹	۸۱۰	۲۱۹	۸۱۰	۲۱۹	۸۱۰	۲۱۹
۴۵۱	۲۳۹	۴۵۱	۲۳۹	۴۵۱	۲۳۹	۴۵۱	۲۳۹	۴۵۱	۲۳۹
۳۳۴	۲۹	۳۳۴	۲۹	۳۳۴	۲۹	۳۳۴	۲۹	۳۳۴	۲۹
۱۱۵۴	۸۶۹	۱۱۵۴	۸۶۹	۱۱۵۴	۸۶۹	۱۱۵۴	۸۶۹	۱۱۵۴	۸۶۹
۸۱۲	۲۲	۸۱۲	۲۲	۸۱۲	۲۲	۸۱۲	۲۲	۸۱۲	۲۲
۶۶	۵۸	۶۶	۵۸	۶۶	۵۸	۶۶	۵۸	۶۶	۵۸
۲۷۱	۱۹۴	۲۷۱	۱۹۴	۲۷۱	۱۹۴	۲۷۱	۱۹۴	۲۷۱	۱۹۴
۹۱۳	۴۸۴	۹۱۳	۴۸۴	۹۱۳	۴۸۴	۹۱۳	۴۸۴	۹۱۳	۴۸۴
۱۱۲۲	۸۵۸	۱۱۲۲	۸۵۸	۱۱۲۲	۸۵۸	۱۱۲۲	۸۵۸	۱۱۲۲	۸۵۸
۱۰۳۳	۴۶۹	۱۰۳۳	۴۶۹	۱۰۳۳	۴۶۹	۱۰۳۳	۴۶۹	۱۰۳۳	۴۶۹
۸۴۳	۶۲۴	۸۴۳	۶۲۴	۸۴۳	۶۲۴	۸۴۳	۶۲۴	۸۴۳	۶۲۴
۹۹۳	۴۴۴	۹۹۳	۴۴۴	۹۹۳	۴۴۴	۹۹۳	۴۴۴	۹۹۳	۴۴۴
۱۲۹۱	۹۴۱	۱۲۹۱	۹۴۱	۱۲۹۱	۹۴۱	۱۲۹۱	۹۴۱	۱۲۹۱	۹۴۱

۵۹۷	۲۴۹	لاجرمل $\frac{۲۲}{۱۱}$ در (۱) سال	
۱۳۱۷	۹۱۶	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۳۳۳	۲۵۰	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۲۲	۱۰	لاجرمل -	بانی (۱) سال
۷۲۸	۵۲۷	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۹۰۳	۶۷۹	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۴۶۰	۳۲۶	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۷۱۰	۵۳۴	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۱۸۶	۱۲۰	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۱۱۱۹	۸۴۲	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۱۴۶	۱۱۰	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۶۷۰	۵۰۳	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۲۶۸	۲۰۲	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۴۲۹	۳۲۲	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۲۳۶	۱۷۸	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۲۸	۳۱	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۱۰۷۸	۶۱۱	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۱۱۶۱	۸۷۳	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۱۴۰۳	۱۰۵۴	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۱۳۷۴	۱۰۳۳	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۴۴۶	۳۳۵	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال
۷۴۶	۵۶۱	اندرین لاریورٹ رنگورہ $\frac{۱}{۱۱۴۰}$ -	بانی (۱) سال

۱۲۱۳	۹۱۲	اگر شل لاجر شل ۱۲۱۳	در حراته (۱۲) و کشت باسه در ل
۱۲۴۳	۵۵۰	اگر شل لاجر شل ۱۲۴۳	اگر شل لاجر شل ۱۲۴۳
۱۲۴۴	۹۵۲	اگر شل لاجر شل ۱۲۴۴	اگر شل لاجر شل ۱۲۴۴
۱۰۹	۸۲	اگر شل لاجر شل ۱۰۹	اگر شل لاجر شل ۱۰۹
۵۶۳	۴۳۱	اگر شل لاجر شل ۵۶۳	اگر شل لاجر شل ۵۶۳
۱۰۸۱	۶۱۴	اگر شل لاجر شل ۱۰۸۱	اگر شل لاجر شل ۱۰۸۱
۳۹۱	۲۹۳	اگر شل لاجر شل ۳۹۱	اگر شل لاجر شل ۳۹۱
۱۱۱۸	۸۴۱	اگر شل لاجر شل ۱۱۱۸	اگر شل لاجر شل ۱۱۱۸
۲۰۱	۱۵۱	اگر شل لاجر شل ۲۰۱	اگر شل لاجر شل ۲۰۱
۱۰۲۴	۴۴۰	اگر شل لاجر شل ۱۰۲۴	اگر شل لاجر شل ۱۰۲۴
۶۱	۴۵	اگر شل لاجر شل ۶۱	اگر شل لاجر شل ۶۱
۸۸	۶۱	اگر شل لاجر شل ۸۸	اگر شل لاجر شل ۸۸
۳۶۹	۲۸۵	اگر شل لاجر شل ۳۶۹	اگر شل لاجر شل ۳۶۹
۲۹۳	۲۲۰	اگر شل لاجر شل ۲۹۳	اگر شل لاجر شل ۲۹۳
۹۵۵	۴۱۸	اگر شل لاجر شل ۹۵۵	اگر شل لاجر شل ۹۵۵
۵۶	۴۲	اگر شل لاجر شل ۵۶	اگر شل لاجر شل ۵۶
۱۲۱۸	۹۹۱	اگر شل لاجر شل ۱۲۱۸	اگر شل لاجر شل ۱۲۱۸

[illegible]

۲۳۱	۱۷۴	یونس لایق خیر ۱۰۱۱ کیسہ ۲۳۳ لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ مہاراجا کا پرشاد سنگہ
۲۸۵	۲۱۴	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر یشتاد راجہ جہا سنگہ
۹۲	۶۹	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۳۷۶	۲۸۲	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۲۵۶	۱۹۳	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۱۲۵۰	۱۰۲۸	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۹	۷	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۱۲۳۶	۹۳۸	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۱۲۳۲	۹۲۷	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۶۶۲	۴۹۸	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۱۲۹۶	۹۷۵	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۱۲۶۰	۹۴۷	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۳۳۷	۲۵۳	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۱۳۳۴	۱۰۰۳	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۱۳۸۹	۱۰۴۴	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۱۰۸۳	۸۱۵	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۱۲۸۸	۹۶۹	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۲۷	۲۰	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۷۴	۵۶	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ
۸۸۶	۶۶۶	۱۹۲۳ لایق خیر لایق خیر لایق خیر لایق خیر	سنگ پیر سارنگہ راجہ جہا سنگہ

۱۱۸	۸۶۵	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	بہاری کوری چھوٹا سنگہ
۱۶۶	۱۳۳	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۲۸۳	۱۶۴	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۳۷۲	۱۶۳	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۱۰۰۴	۶۵۶	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۱۲۵۱	۳۱۱	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۸۳۶	۶۲۹	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۱۲۵۸	۱۰۲۱	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۲۵	۳۳	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۶۵۹	۵۰۱	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۵۱۳	۵۳۶	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۸۱۴	۶۱۲	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۱۹۱	۱۴۳	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۹۰۵	۶۱۱	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۲۵	۱۹	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۹۴۲	۵۱۰	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۶۳۶	۴۴۹	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۵۶۲	۵۰۵	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ
۵۰۰	۴۰۱	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۴۱۳	چھوٹا سنگہ

۱۰۴۵	۸۰۱	لا ویکلی ۱۷ در اس لاجرٹل ۲۲ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	انام سوامی ایر	بنام ٹی سیرانیا ایر
۱۶۳	۱۲۰	انڈین لاجرٹل پینٹ ۹۰۰	بیاگ کینٹن ہارام	(ج)
۴۳۱	۳۲۴	اودہ لاجرٹل ۹۰۰ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در زینت اسوشس ریورٹ	در زینت اسوشس ریورٹ
۶۱۶	۳۶	انڈین لاجرٹل پینٹ ۱۹۰ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در اوجہ کلا سندسک	در اوجہ کلا سندسک
		الہ آباد لاجرٹل ۲۰۰ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در بنواری مال	در بنواری مال
۶۱۴	۳۶۲	لا ویکلی ۱۷ در اس لاجرٹل ۲۲ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵		
۹۶	۶۳	انڈین لاجرٹل پینٹ ۹۰۰	در ملک فظم	در ملک فظم
۴۶	۳۵	لا ویکلی ۱۷ در اس لاجرٹل ۲۲ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در حکم ریشی پٹی ریورٹ	در حکم ریشی پٹی ریورٹ
۴۶۶	۳۵۰	اودہ لاجرٹل ۹۰۰ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در تان پال	در تان پال
۵۶۰	۳۲۹	اودہ کینٹن ۲۰۰ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در مدیا ریورٹ	در مدیا ریورٹ
۶۰۹	۵۲۳	اودہ اور اگر لاجرٹل ۹۰۰ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در ملک فظم	در ملک فظم
		الہ آباد لاجرٹل ۲۰۰ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در دیودت رائے	در دیودت رائے
۱۲۳۸	۹۳۱	انڈین لاجرٹل پینٹ ۹۰۰		
۸۶۳	۶۴۹	لا ویکلی ۱۷ در اس لاجرٹل ۲۲ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در محمد عبدالکریم	در محمد عبدالکریم
۹۵۲	۶۱۶	انڈین لاجرٹل پینٹ ۹۰۰	در ملک فظم	در ملک فظم
		اودہ اور اگر لاجرٹل ۹۰۰ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در مسعود راجھی	در مسعود راجھی
۵۰۶	۳۸۰	انڈین لاجرٹل پینٹ ۹۰۰		
۴۶۰	۳۵۳	اودہ لاجرٹل ۹۰۰ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵	در بلہ	در بلہ
۸۰۹	۶۰۸	انڈین لاجرٹل پینٹ ۹۰۰	در کلا جگر نارا دین	در کلا جگر نارا دین
۱۲۲۶	۹۲۳	انڈین لاجرٹل پینٹ ۹۰۰	در کوٹھی کسوری لال	در کوٹھی کسوری لال
۹۴۸	۶۱۴	انڈین لاجرٹل پینٹ ۹۰۰	در ہیست مدک داس	در ہیست مدک داس

۱۳۶۵	۹۵۹	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۱۳۱۶	۹۱۵	آل انبار پور الہ آباد	آل انبار پور الہ آباد
۸۲۹	۶۲۸	لاجرل	لاجرل
۹۰۷	۶۸۲	لاجرل	لاجرل
۱۱۴۸	۸۶۳	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۱۱۴۶	۸۶۲	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۱۰۰	۷۵	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۴۰۲	۳۰۲	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۹۹۲	۷۴۶	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۶۶۸	۵۰۲	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۱۳۳۴	۱۰۱۸	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۲۶۳	۱۹۸	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۳۶۱	۲۷۹	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۷۵۱	۵۸۲	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۱۲۸۲	۹۶۴	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۵۰۷	۳۸۲	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۱۲۷۷	۹۶۱	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۱۱۶۹	۸۷۹	کامل لاجرل	کامل لاجرل
۴۹۰	۲۶۹	کامل لاجرل	کامل لاجرل

۱۰۸۵	۱۱۲	لاہور لائبریری ۱۲/۱۱۲ در اس ۱۲/۱۱۲ راس ۱۲/۱۱۲	بنام محمد صاحب
۱۰۹۶	۱۰۲	آل انڈیا لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۱۰۹۷	۷۹	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۱۳۵۱	۱۰۱۰	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۴۴۵	۲۸۵	لاہور لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۱۲۹	۱۹۵	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۵۱۸	۲۹۰	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۲۹۲	۲۱۰	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۶۴۵	۵۵۰	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۱۰۹۲	۸۲۱	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۱۳۳۰	۹۹۳	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۸۶۹	۶۵۲	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۵۹۶	۴۱۸	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۶۲۳	۵۴۴	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۱۰۸۱	۸۱۳	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۹۲۱	۶۹۲	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۱۱۴۴	۱۰۰	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۱۱۴۵	۲۵۰	اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب
۵		اودہ اور اگر لائبریری ۱۹۲۲	بنام محمد صاحب

۱۴۱۰	۱۲۲	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۱۱	الاندر	۱۱
۱۰۳۱	۱۰۸	در اسود کلاوس ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۱۰	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۱۰
۱۱۲۶	۱۰	ایرین لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۹	ایسویب ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۹
۹۲۶	۴۰۵	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۸	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۸
۸۲۳	۶۱۹	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۷	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۷
۲۴۹	۱۸۰	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۶	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۶
۵۰۴	۳۴۹	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۵	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۵
۳۹۴	۲۴۶	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۴	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۴
۴۶۴	۳۵۸	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۳	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۳
۴۳۹	۳۳۰	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۲	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۲
۳۱۴	۱۴۲	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۱	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۱
۱۰۹۶	۸۲۵	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۱۰	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۱۰
۱۰۳۸	۴۸۱	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۹	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۹
۱۰۶	۸۱	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۸	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۸
۳۴۶	۲۴۶	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۷	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۷
۱۱۴۴	۸۴۴	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۶	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۶
۲۹۹	۲۲۵	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۵	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۵
۴۲۶	۳۲۱	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۴	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۴
۴۹۹	۶۰۱	الاندر مارنه لار پورته ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۳	ریجا ری ۱۹۲۳ - ۱۹۲۳	۳

۳۹۶	۲۹۸	مفتی -	ساترہاں بھوپتہ	ساجو ناتھ
۱۶۰	۱۲۰	لاہور کی ۱۲۰ دراس کی فہرست ۱۹۲۲ء -	سنگو گبا	سنگو گبا
۱۵۵۷	۷۵۸	پٹنہ لاریوٹر ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	شیام سندر رائے	حکمرانہ سندر
۷۲۶	۵۲۶	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	نیام لال	رادھہ شام
۱۳۹۲	۱۰۲۶	انڈین لاریوٹر ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	تیلیو	ملک عظم
۵۳۲	۲۰۱	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	شیام لال	سکندر سنگھ
۲۷۵	۲۰۷	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	شیام لال	پیشوا ناتھ سنگھ
۲۲۲	۲۱۷	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	تیو مارا بن	رام پتھاد
۲۵۷	۲۲۲	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	تیو مارا بن لال	رام پتھاد
۸۶۰	۶۲۷	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	شونندن	ربال گوندھرا
			(ص)	
۱۰	۸	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	صاحب وزیر ہند	عام اکبر علی
۱۰۲۲	۷۶۵	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	صاحب وزیر ہند	رام پتھاد
۲۷۵	۲۱۷	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	صاحب وزیر ہند	رام پتھاد
۵۱۷	۳۸۹	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	امیر صادق علی خان	الوارا حسن
۱۳۹۵	۱۰۲۹	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	عاشق حسین خان	ملک عظم
۷۳۵	۵۵۳	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	عاشق علی	غلام ہرور
۱۰۲۲	۷۶۵	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	اسماءہ عایشہ بی	حاجو بی
۲۷۵	۲۱۷	اودھ لاجپور ۱۲۰ کی فہرست ۱۹۲۲ء -	عاشق علی	غلام ہرور

۱۹۴	۵۹۰	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۱۲۱۸	۹۰۱	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۷۹۵	۶۰	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۳۰	۱	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۱۱۱۱	۸۲۰	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۳۲	۲۴	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۱۲۸۵	۹۶۸	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۱۱۵	۸۸	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۵۲۱	۵۴۱	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۹۲۵	۷۸۵	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۱۲۵۵	۹۴۴	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۲	۲	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۳۲۵	۲۶۱	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۱۱۵۳	۸۶۰	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۴۱۹	۳۱۰	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۲۵۸	۱۹۰	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۶۵۸	۴۹۰	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۶۲۸	۳۸۰	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۹۲۳	۶۹۳	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۱۰۴۲	۷۸۲	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ
۲۳	۱۸	دراس لانا نمین ۳۱ کلکتہ دیکھو فوسر ۱۶۹ ال ا اور	مہاراجہ ہری رام کوٹک	ری سی سنگ

۵۲۳	۳۹۰	تکلیف لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور تکلیف $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	چام و گایرن ناگ	کامی کمار سرب
۶۳۰	۴۰۴	بنیند لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ بنیند لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در گهوه درن پرستاد	آپا پور جا
۶۸۲	۵۱۳	الہ آباد لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در کھنیز لال	کسو چنہ
۶۴۶	۴۸۶	الہ آباد -	در ناگ	کلیہ از ناگ
۷۲۱	۵۲۲	تکلیف لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور تکلیف $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در ملک مظم	اکر تارنگہ بہوک
۹۱۱	۶۸۵	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در لاجرئل	کرتارنگہ
۱۱۲۳	۹۴۵	الہ آباد لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در رام ادگرہ سنگہ	در سائے (کرتارنگہ) داس
۱۲۳۰	۹۲۵	تکلیف لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور تکلیف $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در سمان علی سنج	کرتارنگہ داس
۹۳۵	۷۰۳	الہ آباد -	در دال چنہ	چودہری اکرن سنگہ
		لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در شکر دیویرا	کری بانا
۲۹۰	۳۱۸	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در عبدالحق	کری بخش
۳۳۱	۴۴۹	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در ہوت	در مسافہ کسم دلی
۶۱۰	۴۵۶	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در حکیم چودہری	کشن پرستاد
۱۲۹	۹۷۳	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در اندر کون چٹپارا	کشن پرستاد
۱۳۶	۱۰۲۶	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در پنجتارنگہ	کشن پرستاد
۳۷۸	۳۶۰	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در سوہدرا تہاجی	کشن پرستاد
۱۱۹۱	۸۹۱	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در زنگانہ لکی مال	کشن پرستاد
۲۲۱	۱۶۶	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در گودیہ نیارا حاما	کشن پرستاد
۶۰۹	۴۵۸	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در سکہ دلی	کشن پرستاد
۱۰۱۲	۷۶۱	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در ملک مظم	کشن پرستاد
۱۰۵	۷۹	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -	در تار پور استرے	کشن پرستاد
۱۰۰۱	۷۵۳	لاہور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۱۱۳}$ آل اندر بار پور لاجرئل $\frac{۱۹۲۳}{۵۲۳}$ -		کشن پرستاد

۶۲۴	۵۴۵	کلکے لاہریل ۳۴ آل انڈیا ریور پور کلکے ۳۳ -	محمد الہی حیدر
۱۵۹	۸۳۲	الہ آباد لاہریل ۳۱ انڈین لاہریل الہ آباد ۳۵ -	محمد انیس
۱۱۲۹	۸۴۹	ریور پور الہ آباد ۳۳ -	محمد الہی
۶۶۱	۴۹۷	الہ آباد لاہریل ۳۱ آل انڈیا ریور پور الہ آباد ۳۳ -	محمد الہی
۴۳۲	۳۲۵	لاہریل ۳۱ -	محمد الہی
۸۵۱	۶۰۳	الہ آباد لاہریل ۳۱ آل انڈیا ریور پور الہ آباد ۳۳ -	محمد الہی
۶۴۰	۵۴۹	لاہریل ۳۱ -	محمد الہی
۳۲۷	۲۴۷	اودھ لاہریل ۳۱ آل انڈیا ریور پور اودھ ۳۳ -	محمد الہی
۹۵۸	۷۲۱	الہ آباد -	محمد الہی
۵۳۵	۴۰۳	انڈین لاہریل ۳۱ آل انڈیا ریور پور انڈین ۳۳ -	محمد الہی
۵۹۲	۴۴۵	اودھ لاہریل ۳۱ -	محمد الہی
۱۱۰۵	۸۳۱	ریور پور اودھ ۳۳ -	محمد الہی
۹۳۴	۷۰۳	لاہریل ۳۱ -	محمد الہی
۱۰۱۱	۷۶۰	انڈین لاہریل ۳۱ آل انڈیا ریور پور انڈین ۳۳ -	محمد الہی
۴۷۷	۳۵۹	الہ آباد لاہریل ۳۱ -	محمد الہی
۱۵	۱۱	الہ آباد لاہریل ۳۱ -	محمد الہی

۶۶۲	۵۳	۱۰۰۰	با چرخ کارساز	آب انبار
۶۵	۵۱	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۱۰۰	۵۵	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۲۹۱	۲۱	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۱۰۱۲	۱۰۱	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۸۵۵	۶۴۴	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۸۴۹	۶۲۱	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۵۵۳	۵۱۶	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۴۴۶	۱۸۶	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۱۲۴۹	۱۰۱۴	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۶۴۰	۴۶۶	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۱۰۱۰	۶۶۰	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۵۴۶	۴۱۱	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۴۰۱	۳۰۱	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۱۲۶	۹۵	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۳۳۰	۲۳۰	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۲۶۳	۲۰۵	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار
۱۱۱۷	۸۶۶	۱۰۰۰	در راه کارساز	آب انبار

۲۹۹	۳۰۰	ال آباد لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور ال آباد $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ ال انجمن	درختی و مسدود بارانخانه بنام انجمن لاجر پور
۱۴۹	۱۳۴	درختی لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	آبادی مانده درختی نعل
۹۵۴	۱۰۱۹	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۹۰۴	۲۵۴	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۱۱۶۱	۸۸۱	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۱۲۲۹	۹۲۲	ال آباد لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۱۱۱۲	۸۳۴	ال آباد لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۵۲۴	۳۹۴	ال آباد لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۱۱۰۰	۸۲۶	ال آباد لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۱۸	۱۴	ال آباد -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۱۱۸۹	۸۹۴	ال آباد -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۹۹۱	۶۴۵	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۸۵	۶۴	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۶۳۴	۵۵۲	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۳۸۰	۲۸۴	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۵۶۵	۲۳۳	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۱۹۵	۱۴۴	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل
۱۴۲	۱۰۶	انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر پور $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ انجمن لاجر نعل $\frac{۲۰}{۱۰۰}$ -	انجمن لاجر نعل درختی نعل

۴۵	۳۴۹	الآباد لاجرٹل ۲۱ آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۴۹	۳۵۲	الآباد لاجرٹل ۲۱ آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء -	برادر لکھنؤ پراساد	برادر لکھنؤ پراساد
۵۱	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۵۳	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۵۸	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۶۲	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۱۰۳	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۱۳۳	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۵۸	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۲۳	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۲۳	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۱۲۴۰	۹۳۳	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۵۴	۷۱۵	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۱۳۵۴	۱۰۲۰	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۴۹	۵۲	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۱۱	۹	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۶۴	۵۸	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد
۱۲۸۹	۹۴۰	آل انڈیا یونیورسٹی آباد ۱۹۳۳ء - کمرشل لاجرٹل ۱۱۱ -	بیم رام بہادر	برادر لکھنؤ پراساد

۲۳۳۷	۲۵۱	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	راجا جی (پتھور) حسین نیام (صاحب) احمد سیدیں
۱۴۳۳	۱۰۰	ادوہ اور آگرہ لاہور ۱۹۲۳ء -	مکتبہ شریک
۲۲۵	۲۳۸	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	دولت اکبر لال
۸۵۱	۶۱۱	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	لالہ اکبر لال
۱۶۱	۱۲۸	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	آکاش شری لال
		آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	رام لال برن
۲۳۷۱	۲۵۷	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
		آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
۱۴۶۷	۹۶۰	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	راجا جی (پتھور) حسین
۲۵۵	۲۶۷	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
۳۲۹	۲۶۲	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
۱۴۰۱	۱۰۵۴	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
		آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
۷۱۷	۵۲۹	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
۲۵۹	۲۷۰	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
۳۵۱	۳۶۲	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
۵۷۷	۴۲۲	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
۱۲۹۷	۱۰۵۰	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر
۶۳۳	۴۷۱	آل انڈیا یونیورسٹی لاہور آباد ۱۹۲۳ء -	ملک فخر

۱۰۴۱	۶۸	آباد	۱	نام (مردانه) ۱	شیخ محمد الله
۹۰	۱	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	کلیه طوس
۱۳۸۴	۱۰۴۲	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	نگار اما
۳۹۸	۱۹۱	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۱۳۶۳	۹۵۰	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۴۰۶	۲۶۰	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۱۴۹	۱۱۲	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۶۴۲	۵۵۰	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۹۴۱	۶۰	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۳۴۳	۲۵۸	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۱۹۸	۱۴۹	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۳۸۹	۲۹۲	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۱۰۹۰	۸۲۰	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۲۰۶	۱۵۵	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۱۰۱۶	۴۶۵	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۱۳۳۸	۱۰۰۶	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۲۶۸	۲۰۹	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ
۱۰۸۶	۲۱۰	در بر لایه رطوبت	۱	در نگار سوانگ	در نگار سوانگ

[illegible]

فہرست اجتماعی مقابلہ مقدمات سند رجسٹر سالہ شکار
بحوالہ نظائر سند جلد (۷۴) باب ۲۳ - ۱۹۲۲

فہرست	فہرست	فہرست	فہرست	فہرست	فہرست
۱۲۲	۲۶۲	۱۲۶	۱۴۰	۱۸۷	۱۹۰
۱۲۳	۲۶۳	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۱
۱۲۴	۲۶۴	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۲۵	۲۶۵	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳
۱۲۶	۲۶۶	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴
۱۲۷	۲۶۷	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۲۸	۲۶۸	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶
۱۲۹	۲۶۹	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷
۱۳۰	۲۷۰	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۳۱	۲۷۱	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹
۱۳۲	۲۷۲	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۳۳	۲۷۳	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۱۳۴	۲۷۴	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲
۱۳۵	۲۷۵	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳
۱۳۶	۲۷۶	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۱۳۷	۲۷۷	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۱۳۸	۲۷۸	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶
۱۳۹	۲۷۹	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۱۴۰	۲۸۰	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸
۱۴۱	۲۸۱	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹
۱۴۲	۲۸۲	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۱۴۳	۲۸۳	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱
۱۴۴	۲۸۴	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲
۱۴۵	۲۸۵	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۱۴۶	۲۸۶	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴
۱۴۷	۲۸۷	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵
۱۴۸	۲۸۸	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۱۴۹	۲۸۹	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷
۱۵۰	۲۹۰	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸
۱۵۱	۲۹۱	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۱۵۲	۲۹۲	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰
۱۵۳	۲۹۳	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱
۱۵۴	۲۹۴	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۱۵۵	۲۹۵	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳
۱۵۶	۲۹۶	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴
۱۵۷	۲۹۷	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۱۵۸	۲۹۸	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶
۱۵۹	۲۹۹	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷
۱۶۰	۳۰۰	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۱۶۱	۳۰۱	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹
۱۶۲	۳۰۲	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰
۱۶۳	۳۰۳	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۱۶۴	۳۰۴	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲
۱۶۵	۳۰۵	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳
۱۶۶	۳۰۶	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۱۶۷	۳۰۷	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵
۱۶۸	۳۰۸	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶
۱۶۹	۳۰۹	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۱۷۰	۳۱۰	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸
۱۷۱	۳۱۱	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹
۱۷۲	۳۱۲	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۱۷۳	۳۱۳	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱
۱۷۴	۳۱۴	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲
۱۷۵	۳۱۵	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۱۷۶	۳۱۶	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴
۱۷۷	۳۱۷	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵
۱۷۸	۳۱۸	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۱۷۹	۳۱۹	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷
۱۸۰	۳۲۰	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸
۱۸۱	۳۲۱	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۱۸۲	۳۲۲	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰
۱۸۳	۳۲۳	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱
۱۸۴	۳۲۴	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۱۸۵	۳۲۵	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳
۱۸۶	۳۲۶	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴
۱۸۷	۳۲۷	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۱۸۸	۳۲۸	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶
۱۸۹	۳۲۹	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷
۱۹۰	۳۳۰	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۱۹۱	۳۳۱	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹
۱۹۲	۳۳۲	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰
۱۹۳	۳۳۳	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۱۹۴	۳۳۴	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲
۱۹۵	۳۳۵	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳
۱۹۶	۳۳۶	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۱۹۷	۳۳۷	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵
۱۹۸	۳۳۸	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶
۱۹۹	۳۳۹	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۰۰	۳۴۰	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸
۲۰۱	۳۴۱	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹
۲۰۲	۳۴۲	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۰۳	۳۴۳	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱
۲۰۴	۳۴۴	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲
۲۰۵	۳۴۵	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۰۶	۳۴۶	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴
۲۰۷	۳۴۷	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵
۲۰۸	۳۴۸	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۰۹	۳۴۹	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷
۲۱۰	۳۵۰	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸
۲۱۱	۳۵۱	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۱۲	۳۵۲	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰
۲۱۳	۳۵۳	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱
۲۱۴	۳۵۴	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۲۱۵	۳۵۵	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳
۲۱۶	۳۵۶	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴
۲۱۷	۳۵۷	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۱۸	۳۵۸	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶
۲۱۹	۳۵۹	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷
۲۲۰	۳۶۰	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۲۱	۳۶۱	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹
۲۲۲	۳۶۲	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰
۲۲۳	۳۶۳	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۲۴	۳۶۴	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲
۲۲۵	۳۶۵	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳
۲۲۶	۳۶۶	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۲۲۷	۳۶۷	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵
۲۲۸	۳۶۸	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶
۲۲۹	۳۶۹	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۳۰	۳۷۰	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸
۲۳۱	۳۷۱	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹
۲۳۲	۳۷۲	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰
۲۳۳	۳۷۳	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱
۲۳۴	۳۷۴	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲
۲۳۵	۳۷۵	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳
۲۳۶	۳۷۶	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴
۲۳۷	۳۷۷	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵
۲۳۸	۳۷۸	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶
۲۳۹	۳۷۹	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷
۲۴۰	۳۸۰	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸
۲۴۱	۳۸۱	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹
۲۴۲	۳۸۲	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰
۲۴۳	۳۸۳	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱
۲۴۴	۳۸۴	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲
۲۴۵	۳۸۵	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳
۲۴۶	۳۸۶	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴
۲۴۷	۳۸۷	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵
۲۴۸	۳۸۸	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶
۲۴۹	۳۸۹	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷
۲۵۰	۳۹۰	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸
۲۵۱	۳۹۱	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹
۲۵۲	۳۹۲	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰
۲۵۳	۳۹۳	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱
۲۵۴	۳۹۴	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲
۲۵۵	۳۹۵	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳
۲۵۶	۳۹۶	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴
۲۵۷	۳۹۷	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵
۲۵۸	۳۹۸	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶
۲۵۹	۳۹۹	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷
۲۶۰	۴۰۰	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸
۲۶۱	۴۰۱	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹
۲۶۲	۴۰۲	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰
۲۶۳	۴۰۳	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱
۲۶۴	۴۰۴	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲
۲۶۵	۴۰۵	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳
۲۶۶	۴۰۶	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴
۲۶۷	۴۰۷	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵
۲۶۸	۴۰۸	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶
۲۶۹	۴۰۹	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷
۲۷۰	۴۱۰	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸
۲۷۱	۴۱۱	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
۲۷۲	۴۱۲	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰
۲۷۳	۴۱۳	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱
۲۷۴	۴۱۴	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲
۲۷۵	۴۱۵	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳
۲۷۶	۴۱۶	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴
۲۷۷	۴۱۷	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵
۲۷۸	۴۱۸	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶
۲۷۹	۴۱۹	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷
۲۸۰	۴۲۰	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸
۲۸۱	۴۲۱	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹
۲۸۲	۴۲۲	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰
۲۸۳	۴۲۳	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱
۲۸۴	۴۲۴	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲
۲۸۵	۴۲۵	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳
۲۸۶	۴۲۶	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴
۲۸۷	۴۲۷	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵
۲۸۸	۴۲۸	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶
۲۸۹	۴۲۹	۳۵۴	۳۵۵		

۲۳۵	۱۷۷	الہ آباد - الہ آباد لاجپور ٹکٹ ۲۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر الہ آباد ۱۹۲۳ کلکتہ انڈین لاہور ٹ الہ آباد ۱۹۲۳ -	نام مال ہر دہال ہر شکر
۱۱۰۹	۸۳۲	انڈین لاجپور ٹ کلکتہ ۱۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر کلکتہ ۱۹۲۳ -	دہلی ہری نارائن اس
۳۲۵	۲۲۲	الہ آباد لاجپور ٹ ۲۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر الہ آباد ۱۹۲۳ کلکتہ انڈین ریور ٹ الہ آباد ۱۹۲۳ -	ہری ہر پساد برادری سے ناقد ساد
۱۵۰	۱۱۳	انڈین لاجپور ٹ کلکتہ ۵۰۰ کلکتہ بکلی ٹکٹ ۲۷۱ آں انڈیا ریور ٹرولر کلکتہ ۱۹۲۳ -	ہمیشہ لال سنگھ دیو رفعت خیرادوتا
۱۱۳۵	۹۲۹	الہ آباد لاجپور ٹ ۲۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر الہ آباد ۱۹۲۳ کلکتہ انڈین لاہور ٹ الہ آباد ۱۹۲۳ -	نام سنگھ مادرام
۱۰۳۵	۷۷۸	اودہ لاجپور ٹ ۲۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر اودہ ۱۹۲۳ کلکتہ -	ہر دہال ہر شکر ہر دہال ہر شکر
۹۸۷	۵۱۷	انڈین لاجپور ٹ کلکتہ ۱۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر کلکتہ ۱۹۲۳ -	ہر دہال ہر شکر ہر دہال ہر شکر
۸۹	۶۵	انڈین لاجپور ٹ کلکتہ ۱۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر کلکتہ ۱۹۲۳ -	ہر دہال ہر شکر ہر دہال ہر شکر
۷۸۹	۵۹۱	الہ آباد لاجپور ٹ ۲۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر الہ آباد ۱۹۲۳ کلکتہ انڈین ریور ٹ الہ آباد ۱۹۲۳ -	ہر دہال ہر شکر ہر دہال ہر شکر
۲۰۹	۱۵۲	انڈین لاجپور ٹ کلکتہ ۱۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر کلکتہ ۱۹۲۳ -	ہر دہال ہر شکر ہر دہال ہر شکر
۸	۶	انڈین لاجپور ٹ کلکتہ ۱۱۱۱ آں انڈیا ریور ٹرولر کلکتہ ۱۹۲۳ -	ہر دہال ہر شکر ہر دہال ہر شکر

۲۸۸	سید ابی دولتی	بنام انصار برون	۶۰۲	۸۰۲	۵۵۶	کو - بلا کور	سکه بدلی	۴۶۱	۱۰۱۲
۱۰۰	مهرنگه	در کلین	۸۰	۱۱۸	۵۵۶	دوی برتاد	رواقب و درتند	۴۶۲	۴۶۳
۲۵۸	مرزا امراؤنگ	در مرزا محمد سبک	۶۸۶	۹۱۳	۶۲۵	کو - نام سنگ	در ۷ بلانگه	۴۶۱	۱۰۱۲
۳۱۳	بادراف	در سدرنگه	۴۴۸	۱۲۵	۵۸۸	داد بانس کل	در نوکد ال سکل	۴۶۳	۱۰۱۲
۳۱۴	ملک مغنم	در امراؤ	۲۵۶	۳۴۱	۶۱۰	تد ارفنا	اسدی کور	۴۶۱	۱۰۱۲
۳۱۹	شیخ احمد حسین	در شیخ محمد فرج الله	۱۰۱۹	۳۰۲	۵۰۰	در حصار اس	در ام آراد سنگه	۴۶۳	۱۰۱۲
۳۲۶	بازت بری شکر	در سماء نام بیار	۶۲۳	۱۱۹	۵۱۵	در اناب	در کوئی بونال	۴۶۱	۱۰۱۲
۳۳۶	گلکاب نگه	در سبب لال	۲۸۶	۳۰	۵۱۶	در سبب الدین	در حصار خان	۴۶۲	۱۰۱۲
۳۳۳	جی سنگه نهر	در سبب نام گیر	۴۸۶	۱۰۹	۵۱۸	در ی	در ی	۴۶۱	۱۰۱۲
۳۳۵	پرگ نارابن	در جوالا پرشاد	۶۶۶	۸۶	۵۲۱	در صدق عجمان	در انوار الحسن	۴۶۲	۱۰۱۲
۳۳۸	صاحب و پریمند	در اکبر علی	۸	۱۰	۵۲۲	در دای لال	در کوئی اجل	۴۶۳	۱۰۱۲
۳۴۰	راجه و شمشیر شادنگه	در ری مارین	۵۵۸	۴۴۰	۵۲۶	در سبب	در سبب	۴۶۲	۱۰۱۲
۳۴۲	سبب کورین اس	در سبب لال	۲۰۲	۲۲۶	۵۲۹	در عبدالوا	در عبدالوا	۴۶۱	۱۰۱۲
۳۴۵	مهرابیر پرشاد	در سماء پر سندی	۹۳۹	۱۲۶۹	۵۲۸	در عبدالرشاد	در عبدالرشاد	۴۶۲	۱۰۱۲
۳۴۸	چتر سوچ	در کوئی نام	۵۶۱	۴۵۹	۵۳۱	در سبب	در سبب	۴۶۱	۱۰۱۲
۳۵۱	کوئی نوکد کیدار ناکه	در ابیست انبیرن بلا	۳۰	۱۹۹	۵۳۲	در سبب	در سبب	۴۶۲	۱۰۱۲
۳۶۲	منشیر پرشاد	در حافظ علی فریز	۲۶۶	۴۸۶	۵۳۵	در سبب	در سبب	۴۶۱	۱۰۱۲
۳۸۲	لاله کهن لال	در سبب	۶۴۰	۸۵۱	۵۳۸	در سبب	در سبب	۴۶۲	۱۰۱۲
۳۸۵	رام چند کهن	در کوئی نامی راسوری	۳۲۸	۵۰۲	۵۴۳	در کوئی	در کوئی	۴۶۱	۱۰۱۲
۳۸۶	رام دیال	در شیرنگه	۱۵۸	۴۴۶	۵۴۶	در کیشا	در کیشا	۴۶۲	۱۰۱۲
۳۹۳	سبب داس	در سماء شیوایی	۶۵۶	۸۶۲	۵۴۹	در سبب	در سبب	۴۶۱	۱۰۱۲
۴۱۶	مان پهل سنگه	در حکیم حامد علیخان	۵۲۸	۴۰۲	۵۴۱	در کوئی	در کوئی	۴۶۲	۱۰۱۲
۴۱۴	مول راج	در فضل امام	۳۰۴	۴۰۹	۵۴۶	در بایکوشه	در بایکوشه	۴۶۱	۱۰۱۲
۴۳۴	راجه لکشا پرشاد	در رام بهادر	۳۲۹	۴۶۵	۵۴۸	در بایکوشه	در بایکوشه	۴۶۲	۱۰۱۲
۴۴۶	پنالال	در بایکوشه	۴۸۶	۶۴۰	۵۵۲	در سبب	در سبب	۴۶۱	۱۰۱۲

[illegible]

۵۴۹	کاشی بر شاد	نام پالال	۳۵۹	۴۴۴	۶۲۳	کشتوال برادران سام دیوان حید	۱۲۹۶	۵۴
۵۴۰	الامه جند	حججه	۳۲۹	۴۵۱	۶۲۳	ناما ائرن اسکل کفنی رخصت یونو تباری	۱۲۹۶	۶۲۳
۵۳۷	جی لال	رسمه سکینه انی کنور	۱۹	۴۵	۶۲۳	مادجرا اوارج ویکسیر راکو واکو ویکسیر	۱۲۹۶	۶۲۳
۵۳۶	بیکم خان	ردان سنگ	۴	۹	۶۲۳	مینی لاریور سطله ۲	۱۲۹۶	۶۲۳
۵۵۷	حاجی مقبول حسین	حاجی احمد حسین	۲۵۲	۴۲۵	۶۲۳	تند زان امرائے سام مہاراج بہادر گ	۱۲۹۶	۶۲۳
۵۴۰	اندر دیورائے	رام حور رائے	۹۷۱	۴۹۱	۶۲۳	بیکما راؤ	۱۲۹۶	۶۲۳
۵۴۵	لالہ راکھیل	عبدالستار	۸۷۹	۴۶۹	۶۲۳	گولیا لاسی	۱۲۹۶	۶۲۳
۵۴۶	راد اکشن شکل	رکوکہ لال شکل	۹۶۴	۴۸۲	۶۲۳	ایرن اورن کفنی	۱۲۹۶	۶۲۳
۵۴۹	تکسہ ساسی	راجورام	۱۸	۲۴	۶۲۳	مینی لاریور سطله ۲	۱۲۹۶	۶۲۳
۵۴۳	ناراین سنگ	رکوکہ لال بر شاد	۲۵۱	۴۶۷	۶۲۳	بیکما راؤ	۱۲۹۶	۶۲۳
۵۸۳	مولراج	رفعل امام	۳۷۷	۴۰۹	۶۲۳	چیمو کن داس	۱۲۹۶	۶۲۳
۶۰۳	عبداللہ خان	محمد مقبول حسین	۸۲۳	۴۰۳	۶۲۳	رنگس رام شدا	۱۲۹۶	۶۲۳
۶۰۵	کریم ہاری محل	رکوکہ لال محل	۶۲	۸۵	۶۲۳	کشتوال برادران سام دیوان حید	۱۲۹۶	۶۲۳
۶۱۳	رکوکہ لال سنگ	رکوکہ لال سنگ	۱۱۰	۱۱۰	۶۲۳	ناما ائرن اسکل کفنی رخصت یونو تباری	۱۲۹۶	۶۲۳
	آل اندر دیورائے	آل اندر دیورائے			۶۲۳	مادجرا اوارج ویکسیر راکو واکو ویکسیر	۱۲۹۶	۶۲۳
۱	عبدالواحد خان	نام عبداللہ خان	۳۹۹	۴۰۹	۶۲۳	بیکما راؤ	۱۲۹۶	۶۲۳
۱۱	مہین لال	پرپاسی لال	۹۹۹	۴۰۹	۶۲۳	چیمو کن داس	۱۲۹۶	۶۲۳
۱۵	شام بہاری لال	رام کالی	۴۹۵	۴۰۹	۶۲۳	چیمو کن داس	۱۲۹۶	۶۲۳
۱۷	گوری سنگ	رام کالی کنور	۴۹۶	۴۰۹	۶۲۳	چیمو کن داس	۱۲۹۶	۶۲۳
۲۶	احمد اللہ	محمد الرحیم	۴۹۳	۴۰۹	۶۲۳	چیمو کن داس	۱۲۹۶	۶۲۳
۲۸	محمد افضل	محمد محمود	۴۹۳	۴۰۹	۶۲۳	چیمو کن داس	۱۲۹۶	۶۲۳
۲۹	عنایت الہی	مدیوساسی	۴۹۳	۴۰۹	۶۲۳	چیمو کن داس	۱۲۹۶	۶۲۳
۳۷	بجیا تھر رائے	رکوکہ لال داس	۴۹۳	۴۰۹	۶۲۳	چیمو کن داس	۱۲۹۶	۶۲۳
	پانیکور سطله ۲	پانیکور سطله ۲			۶۲۳	پانیکور سطله ۲	۱۲۹۶	۶۲۳
	ایرن لاریور سطله ۲	ایرن لاریور سطله ۲			۶۲۳	ایرن لاریور سطله ۲	۱۲۹۶	۶۲۳

۵۰۵	نارا	بنام ملک مظہر	۵۲۹	۷۳	۱۷۵	دہانانہ	بنامک رام	۷۵	۱۸۱
۵۹۵	نیر افضل	ر محمد محمود	۲۲۳	۷۵۹	۱۹۰	ہری ہر پرتاد	ر ادوسے نانک	۱۱۳	۱۵۰
۶۰۴	پیشی ہاکشی بائی	ر جود ہری بدری سنگ	۹۲۷	۱۹۵	۱۹۵	الو	ر ملک مظہر	۲۶۰	۳۲۶
۶۰۰	آفتاب ٹیکم	ر محمد ایوب	۱۲۵	۲۵۹	۱۶۰	چنگو سنگ	ر سبتل سنگ	۸۲۳	۱۷۷
۶۰۶	کلیتر پانڈے	ر دودت پانڈے	۹۳۱	۲۳۸	۲۱۰	لالہ کشو سرن	ر لالہ جیرانی لال	۸۳۶	۱۱۱۳
۶۱۰	سبب الہی	ر ہر دیو ساسی	۳۲۵	۳۲۲	۲۲۰	سائق سبب خان	ر ملک مظہر	۱۰۴۹	۱۳۵
۶۲۱	گجو چند	ر کنیا لال	۵۱۳	۶۸۲	۲۲۷	گلاب سنگ	ر شب لال	۲۸۶	۳۸۰
۶۲۱	رانی تریات ناراین سنگ	ر ہمت رام پرتاد	۵۰۲	۶۶۸	۲۵۵	ملک مظہر	ر رام راؤ	۲۵۷	۳۲۱
۶۵۰	خیزیرین خان	ر نور الحسن خان	۱۷۲	۱۸۹	۲۹۲	یاد رام	ر سند سنگ	۷۷۸	۱۰۲۵
۶۵۶	تام بہاری لال	ر رام کی	۷۹۵	۶۵۸	۲۹۶	سندھیری پرتاد	ر بادل سنگ	۸۵۳	۱۱۶۱
۶۵۹	میراٹھ رائے	ر گوگل داس	۷۹۸	۶۶۲	۲۰۹	بالکتن	ر گوبند بال	۹۹۱	۵۲۱۸
۶۶۱	محمد بخش	ر محمد عبدالباقی خان	۴۹۰	۶۵۲	۲۲۱	مہر سنگ	ر مہن	۸۹	۱۱۸
۶۶۷	نصیر خان	ر اتواری	۹۰۵	۱۲۰۳	۲۲۶	پنجی ناراین	ر مہی بڑو دھریلو سے	۲۲۸	۳۳۰
۶۶۹	نکیم لاول	ر نیکت دیوتی رام	۳۵۳	۴۶۶	۲۴۹	رام ناراین	ر سوئی	۲۷۷	۲۶۸
۶۷۱	کاسی نانک	ر ملک مظہر	۱۱	۱۵	۷۵	لالہ مہن لال	ر کتن لال	۳۲۰	۴۲۵
۶۷۳	میرا راج پرتاد	ر ملک مظہر	۴۲۳	۵۸۹	۷۵۵	شیخ احمد حسین	ر شیخ محمد فصیح اللہ	۱۰۳۶	۱۳۸۲
۶۷۵	نارائن اسٹیل کپڑی	ر جیوا رینو ہٹاٹھ	۲۶۶	۶۲۲	۷۵۷	پھول چید	ر مسماہ سرجی	۶۸۴	۹۰۹
۶۷۷	شیلو سندن	ر بال گوپند مسرا	۶۶۷	۸۶۰	۷۵۸	یرگ نارائن	ر حوالا پرتاد	۶۶۶	۸۸۶
۷۰۱	پرتادی لال	ر ہٹا کر لاقی سنگ	۴۲۳	۵۳۹	۷۷۳	ملک مظہر	ر کاسے	۲۷۰	۳۵۹
۷۱۸	انداسوہن	ر گوپند ہن ملک	۷۹۹	۶۶۲	۷۷۷	ملک مظہر	ر سہ - جیان	۲۶۲	۳۶۹
۷۲۳	میرنا پور زینداری کپڑی	ر اماچرن منڈل	۷۸۵	۶۲۵	۷۹۲	مرزا امرا بیک	ر راجا بیک	۶۸۷	۹۱۳
۷۳۰	ایس سہا	ر محمد مصطفیٰ امرکار	۲۶۲	۶۵۵	۷۹۵	یکمپاس	ر مسماہ شیو بائی	۶۵۶	۸۷۲
۷۵۷	راجہ محمد ممتاز علی خان	ر سون سنگ	۷۷۶	۶۶۳	۷۹۶	گفتاشام سنگ	ر ہول سنگ	۷۱۱	۵۲۶
۷۶۹	آل زینما پور لالہ آباد سنگ						ر صاحب ذہن سنگ	۸	۱۹
۷۶۹	سولہ شاد	ر شاہ باہر باری	۱۳۶	۱۶۵	۵۲۷	سری ہٹا کرادیکار	ر بوسرا تپام سند لال	۳۸۲	۵۰۷

[illegible]

۱۲۱	۱۱	نام ملک نظم	ی	۱۱۴	۹۰۲	۲۵۲	۱۰۳	مها دیویشنگه بنام رام دینی سنگه
۹۴۳	۱۱	نام ملک معظم	ی	۱۳۴	۹۱۴	۲۶۲	۱۱۱	حاکمی راسے در راجہ کالا ندر سنگه
۱۲۶۲	۱۰۲۴	ریلی اسر - اولیہ ریور	رنگی - ۵۱	۱۵۲	۸۰۹	۶۰۸	۱۲	چونہ رانا دھویش رگما جو گند رانا راسن
۸۶۲	۹۲۱	ریشون الکھ میر	بجور پاری راسے	۲۱۴	۹۲۸	۴۱۲	۲۴۱	چهار لال در بہت بدن داس
۹۱۴	۵۸	نام ملک فاطمہ	راجہ جیتا ابر	۲۲۱	۸۳۳	۹۱۹	۲۶	رام جی سنگ در نیو دتا
۸۵۱	۹۲۲	ریشون پکا شنگه	زنگہ ہاکر	۲۵۸	۹۳۴	۴۰	۲۱	رام جی سنگ در ملک عظم
۹۲۲	۹۶۳	مہاراجہ سر ریشون سنگه	سید تاجہ نور ہدوہ	۲۸۱	۲۰۰	۱۵۰	۲۱۴	ارجن در کھلائے راجہ
۹۶۳	۴۴۴	راجہ امر جیتا در پادشاہ سنگه		۲۴۵	۵۲۵	۲۰۲	۱۹۱	مواویا در پادشاہ در عکبت لکھویش
۱۱۶۶	۸۴۴	رام نندن پرت در دینی مہی		۲۶۶	۴۱۳	۵۳۶	۲۵۶	چلیا مہو در ملک عظم
۹۲۱	۴۴۴	رگہ نندن پرتاد	کلیسور جہا	۳۴۰	۹۲۲	۹۹۵	۲۰۱	مہاراجہ پرتاد در پرت شہر پرتاد
۱۰۰۴	۴۵۸	رگہ نندن پرتاد	ریشام سر راسے در گانہ پرتاد	۳۴۳	۱۲۶	۱۰۷	۴۱۰	اولا علی در ایس - اہم لطف علی
۱۰۸۳	۸۱۵	رشدہن گوتے	مسماہ یانی	۳۹۰	۱۴۳	۱۳۰	۵۱	جگموتھن در کبہ دیارام
		ٹینہ لاریورٹ جلد ۲						ٹینہ کینر زبہ سنگه
۹۴	۴۳	نام ملک معظم	جسورام	۱۳۲	۲۳۹	۳۲۰	۱۹	رام دیویشنگه بنام کبک سنگه
		ٹینہ لاریورٹ جلد ۳						ٹینہ لاریورٹ جلد ۳
۸۳۲	۹۲۶	نام سنٹ نایون سنگه	مسماہ اندر سی کور	۱۴۳	۱۲۵۱	۹۲۱	۱۵۵	کوتی شہ نایون در ستارام
۱۲۹۲	۱۰۲۴	ریلی - ابن - ڈیلیو ریور	رنگی شاہ	۸۰۲	۱۹۱	۱۲۲	۲۰۹	چورای آہ سارک در پکین مہو
۲۴۲	۲۵۸	در شہرانی	در غلط الحق	۲۴۱	۸۳۲	۹۲۶	۲۱۶	مسماہ دہسی کور در ست نایون سنگه
۵۴۲	۴۳۱	ایسٹ ایبرین ریورس در کوٹھی سکے بوداس		۲۴۲	۲۳۱	۱۴۴	۲۲۹	بگوت پرتاد سنگه در دوا رکا پرتاد سنگه
۹۹۳	۴۴۴	راجہ امر جیتا در پادشاہ سنگه		۲۴۴	۱۰۰۴	۴۵۸	۲۶۳	سیام نندالی در گانہ پرتاد
۸۸۸	۹۶۸	ٹیکرانی دیویشنی کمار در مہاراج ریشون سنگه		۲۴۳	۱۰۱	۴۵۳	۳۸۰	کے - پی دت در تارایل راسے
۲۳۶	۱۴۴	بگوت ریشاد سنگه در دوا رکا پرتاد سنگه		۵۱۳	۱۱۱	۸۳۸	۳۸۳	مہار دیویشنگه در دھوبی سنگه
۱۱۶	۸۴	رام جاری ناراجی	مسماہ دیویشنی کور	۵۲۴	۱۲۲۰	۹۹۲	۲۰۳	بابو دیویشاد ری - آئی - پی ریورس
۱۰۹۰	۸۶۰	ناب دیویشنی کور	ناب دیویشنی کور	۵۲۶	۱۰۱	۸۴۰	۲۹۲	ناب دیویشنی کور در بابویشی پویشنی راسے
۱۱۰۵	۸۳۶	رام دیال	فیض آباد ٹیک	۵۴۱			۴۳	ٹینہ لاریورٹ جلد ۱ - شاہنشاہ ٹیک ناٹھ

۲۵۱	ننگوانگ	بنام ملک نظم	۱۰۴۲	۱۱۳۹	۱۸۱	جانم	نامن بیماری گھوش	۱۰۲۱	۱۲۵۸
۲۵۲	سک لال	ردال چند	۸۲۵	۱۱۱۱	۷۳۷	اشیاں حیدر اسے	فوجی جو دہری	۱۰۲۲	۱۳۷۲
۲۵۸	مازان باین	ردانگ کہاڈان	۱۰۲۷	۱۱۲۶	۷۴۳	حات الن	راجیا خاتون	۷۱۷	۱۳۵۳
		پاکپور کلکتہ					کلکتہ لاجپل جلد ۳۷		
		اناجن لاریوٹ کلکتہ جلد ۲۹					چار و چند پیرانگ نام صدش چندراکندو	۶۳	۸۲۷
۲۳	سحر راقدر اسے	سامہا راج بہادر سنگہ	۶۶۰	۷۶۵	۲۷۵	دیکھ اسے رانی بلی	راج کاری	۷۷۰	۱۰۲۳
		دہر لاریوٹ کلکتہ جلد ۷۰					گویا لاتی	۶۲۱	۸۲۶
		بنام رام و بال	۲۱۳	۲۶۳	۲۱۹	دکٹا راؤ	راجا رام راؤ	۷۷۵	۱۰۱۷
۲۱	ناباکتور	ریار و سوا	۲۸۳	۲۷۱	۲۷۶	اسا سید را	ردرا حال سنگہ	۷۹۳	۱۰۵۵
۲۵	بج۱۰۱۰ فی ورس	رسی سی گھوش	۲۰۷	۲۸۲	۲۸۹	نارا گمار گھوش	کارا رن چندرا	۲۸۳	۵۹۹
۲۱	نگار نظم	ریور فلکار	۲۶۷	۲۵۵	۲۶۴	ایرن - اوین سیمکشی	محمد حریف	۶۱۶	۸۲۰
۲۹	چار و چند پیرانگ	صدش چندراکندو	۶۳۰	۸۳۷	۷۵۰	رادا کرشنا آکر	رندرا سوامبار	۵۹۴	۷۷۱
۱۲۷	ملک نظم	رگنیش چندرا	۲۶۲	۲۵۱			کلکتہ لاجپل جلد ۳۷		
۱۴۱	نامہ پری مارین داس		۲۴۴	۲۲۵	۱۳۲	کاشی کار دیب	بنام دیکچرں مانگ	۳۹۳	۵۲۲
۱۵۳	پیر فضلہ	رٹنر فیڈ	۲۵۰	۲۳۳	۱۴۹	کرشماداس	رسمان علی	۹۲۵	۱۲۳۰
۲۴۳	نیر علی	رکار مرد راجندر سنگہ	۹۰۶	۱۲۰۵	۱۳۵	بیرتھور گھوش	ریکوری گھوش	۹۷۵	۱۲۹۶
۱۹۲	انداجندتا	ردرا حال سنگہ	۷۹۳	۱۰۵۵	۱۷۱	سرس چندرا گھوش	ملک نظم	۱۳۳	۱۳۸۸
۳۷۷	مہر ندر نارین رائے	راجندر نارین رائے	۱۹۱	۲۵۲	۱۸۲	یوسف علی	رگور چندرادیب	۵۰۱	۷۷۹
۵۷۷	میتھی ناگندابالا	رآزیل سوکھاسے چند	۱۵۳	۲۰۳	۳۱۹	چندر گنوروت	رکماہ اندراجندرا	۶۱۳	۸۱۴
۶۱	ادراں بلی بی	ر یوسف علیخان	۱۰۱۰	۱۲۱۰	۲۹۵	نواب خواجہ حبیب	رگولہ خاتون	۵۷۵	۷۱۴
۶۱۵	زنگہ اس	رجیمو لال	۹۹۲	۱۲۲۵	۲۹۹	رکمل چندرا چٹرجی	رندنی کمار دت	۶۰۱	۷۹۹
۶۲۶	سی کشتا	رسم شخ	۱۱۰۰	۱۲۳۱	۲۹۱	سرس چندر دت	رکالی کمار دت	۱۰۳۸	۱۳۸۰
۶۵۰	مندر لال سنگ دیو	رقیقہ چندرا دتا	۹۶۹	۱۲۳۵	۲۹۲	عبدالغفریہ	رکھی چندرا	۵۷۵	۷۲۴
۶۶۸	اران خان	رملک نظم	۹۵۰	۱۱۲۳	۵۶۱	سہارا جی چندراکندو	تیسر لیکیانانہ رائے	۵۷۷	۷۲۸
۶۰۹	مول احمد	ر اسے جلال یلین	۱۰۴۱	۱۳۷۲	۵۲۴	رگیش چندر	رہتیارن سکاری	۵۵۳	۷۳۲

۱۶۱	مادنگ بومادنگ	نام پاپٹ یا	۶۳۲	۱۲۲۱	۶۵۰	مسن - میس - یو ڈو ملی نام ملک منظم	۴۳	۹۶
۱۶۲	مادنگ گنگی	مادنگ گنگی یا	۹۴	۱۲۸۹	۶۴	کھاڈوری	۴۹	۱۰۵
۱۶۹	مادنگ ناسن	مادنگ کھاڈوری	۱۰۲	۱۳۶۱	۴۴	مادنگ یوتھایک	۱۶	۲۳
۱۶۴	سک ال	ردال جد	۸۳۵	۱۱۱۱	۴۵	جان ہونگ ادنگ	۳۴	۱۵
۱۶۶	سک منظم	سک پوچٹ	۱۰۵۰	۱۳۶۶	۴۶	مادنگ تھٹ سا	۴۱	۵۴
۲۰۶	کادانگ	ملک منظم	۱۶۲۲	۱۳۶۶	۴۶	مادنگ لون	۲۹	۵۲
۲۱۱	اودامادبا	ملک منظم	۹۵۴	۱۳۶۹	۴۴	مادون	۴۴	۵۸
۲۱۸	ملک منظم	مادوس	۹۶۰	۱۳۶۹	۸۰	آجمل یعوب جی	۱۳	۱۴
	گبرہا لاجریل جلد ۲ -				۸۲	می ساں ماکینگ	۱۶۴	۲۱۹
۲۲	یوینڈامادبا	بام ملک منظم	۶۵	۸۶	۹۲	مادنگ شیولا	۹	۱۱
۳۰	لنگنداوا	ریونپیاربا	۶	۸	۱۴	کوٹھی - این این یو ٹی کوٹھی - کے اے پی جی	۱۵۱	۲۰۱
۳۳	لنگاپون	لنگاپوسادنگ	۶۸	۹۱	۱۲۸	مک شوی تھے	۱۲۸	۱۴۱
۴	جمہ ابراہیم	راجا جی اسے - اسے غنی	۴۸	۹۸	۱۴۶	یوہنا مارا	۶۵	۸۶
۴۶	اکیل پوکس	روسا انخیرنگ وکس	۱۶	۲۰	۱۵۱	مادنگ کیا دون نا	۵۸	۴۴
۵۰	مادنگ کھاڈون	ماسین	۵۸	۴۴	۱۵۳	مالن جی	۱۰۳۶	۱۳۶۹
۶۴	مالن جی	مکن	۱۰۳۶	۱۳۶۹	۱۵۶	مالن جی	۱۰۴	۱۳۸
۶۹	ایس - ایم - آرشی	کوٹیک کا	۸۲	۱۰۹	۱۴۶	دکوٹھی ایس - ایم آرشی	۸۲	۱۰۹
۷۶	لنگادانگ	ملک منظم	۱۰۴۲	۱۳۶۹	۱۸۰	مادنگ یو ادنگ	۳۳	۱۲۴۰
۷۹	مادنگ یو ادنگ	مائیٹ یا	۹۳۳	۱۳۶۰	۱۸۴	لنگنداوا	۶	۸
۲۴۱	ملک منظم	لنگاپوٹ	۱۰۵۰	۱۳۶۶	۲۰۶	مالنگولی سن	۱۰۰	۱۳۳
۲۴۶	ملک منظم	مادوس	۹۶۰	۱۳۶۹	۲۰۹	اجہ ابراہیم	۴۴	۹۸
	آل نیپار پورنگون ۱۹۲۲				۲۱۱	لنگاپون	۶۸	۹۱
۵۴	مادنگ دوس	نام ای مائی	۴۴	۱۳۶۶	۲۱۲	اودامادبا	۴۵۲	۱۳۶۹
۶۰	مادنگ تھوہین	لادفل جید	۵۴	۶۹	۲۲۴	ملک منظم	۵۰	۱۳۶۶
۶۰	کوٹھی ایل - اسے - ار مادنگ شوتے		۵۴	۴۲	۲۳۱	ملک منظم	۹۶۰	۱۳۶۶

۱۳۱۱	۱۰۱۰	شامک مکتب علفی ان	۹۴۱	۴۲۱	۵۴۲	شامک مکتب علفی ان	۵۳۵
۱۰۱۱	۱۰۱۱	کلیسولال برادرین	۹۴۲	۴۳۱	۵۵۵	کلیسولال برادرین	۵۳۸
۱۰۱۲	۱۰۱۲	سایه کاٹا	۹۴۳	۴۴۱	۵۶۶	سایه کاٹا	۵۴۱
۱۰۱۳	۱۰۱۳	راجہ پیارے موہن کبوتری	۹۴۴	۴۵۱	۵۷۷	راجہ پیارے موہن کبوتری	۵۴۴
۱۰۱۴	۱۰۱۴	کلیسولال برادرین	۹۴۵	۴۶۱	۵۸۸	کلیسولال برادرین	۵۴۷
۱۰۱۵	۱۰۱۵	کلیسولال برادرین	۹۴۶	۴۷۱	۵۹۹	کلیسولال برادرین	۵۵۰
۱۰۱۶	۱۰۱۶	کلیسولال برادرین	۹۴۷	۴۸۱	۶۱۰	کلیسولال برادرین	۵۵۳
۱۰۱۷	۱۰۱۷	کلیسولال برادرین	۹۴۸	۴۹۱	۶۲۱	کلیسولال برادرین	۵۵۶
۱۰۱۸	۱۰۱۸	کلیسولال برادرین	۹۴۹	۵۰۱	۶۳۲	کلیسولال برادرین	۵۵۹
۱۰۱۹	۱۰۱۹	کلیسولال برادرین	۹۵۰	۵۱۱	۶۴۳	کلیسولال برادرین	۵۶۲
۱۰۲۰	۱۰۲۰	کلیسولال برادرین	۹۵۱	۵۲۱	۶۵۴	کلیسولال برادرین	۵۶۵
۱۰۲۱	۱۰۲۱	کلیسولال برادرین	۹۵۲	۵۳۱	۶۶۵	کلیسولال برادرین	۵۶۸
۱۰۲۲	۱۰۲۲	کلیسولال برادرین	۹۵۳	۵۴۱	۶۷۶	کلیسولال برادرین	۵۷۱
۱۰۲۳	۱۰۲۳	کلیسولال برادرین	۹۵۴	۵۵۱	۶۸۷	کلیسولال برادرین	۵۷۴
۱۰۲۴	۱۰۲۴	کلیسولال برادرین	۹۵۵	۵۶۱	۶۹۸	کلیسولال برادرین	۵۷۷
۱۰۲۵	۱۰۲۵	کلیسولال برادرین	۹۵۶	۵۷۱	۷۰۹	کلیسولال برادرین	۵۸۰
۱۰۲۶	۱۰۲۶	کلیسولال برادرین	۹۵۷	۵۸۱	۷۲۰	کلیسولال برادرین	۵۸۳
۱۰۲۷	۱۰۲۷	کلیسولال برادرین	۹۵۸	۵۹۱	۷۳۱	کلیسولال برادرین	۵۸۶
۱۰۲۸	۱۰۲۸	کلیسولال برادرین	۹۵۹	۶۰۱	۷۴۲	کلیسولال برادرین	۵۸۹
۱۰۲۹	۱۰۲۹	کلیسولال برادرین	۹۶۰	۶۱۱	۷۵۳	کلیسولال برادرین	۵۹۲
۱۰۳۰	۱۰۳۰	کلیسولال برادرین	۹۶۱	۶۲۱	۷۶۴	کلیسولال برادرین	۵۹۵
۱۰۳۱	۱۰۳۱	کلیسولال برادرین	۹۶۲	۶۳۱	۷۷۵	کلیسولال برادرین	۵۹۸
۱۰۳۲	۱۰۳۲	کلیسولال برادرین	۹۶۳	۶۴۱	۷۸۶	کلیسولال برادرین	۶۰۱
۱۰۳۳	۱۰۳۳	کلیسولال برادرین	۹۶۴	۶۵۱	۷۹۷	کلیسولال برادرین	۶۰۴
۱۰۳۴	۱۰۳۴	کلیسولال برادرین	۹۶۵	۶۶۱	۸۰۸	کلیسولال برادرین	۶۰۷
۱۰۳۵	۱۰۳۵	کلیسولال برادرین	۹۶۶	۶۷۱	۸۱۹	کلیسولال برادرین	۶۱۰
۱۰۳۶	۱۰۳۶	کلیسولال برادرین	۹۶۷	۶۸۱	۸۳۰	کلیسولال برادرین	۶۱۳
۱۰۳۷	۱۰۳۷	کلیسولال برادرین	۹۶۸	۶۹۱	۸۴۱	کلیسولال برادرین	۶۱۶
۱۰۳۸	۱۰۳۸	کلیسولال برادرین	۹۶۹	۷۰۱	۸۵۲	کلیسولال برادرین	۶۱۹
۱۰۳۹	۱۰۳۹	کلیسولال برادرین	۹۷۰	۷۱۱	۸۶۳	کلیسولال برادرین	۶۲۲
۱۰۴۰	۱۰۴۰	کلیسولال برادرین	۹۷۱	۷۲۱	۸۷۴	کلیسولال برادرین	۶۲۵
۱۰۴۱	۱۰۴۱	کلیسولال برادرین	۹۷۲	۷۳۱	۸۸۵	کلیسولال برادرین	۶۲۸
۱۰۴۲	۱۰۴۲	کلیسولال برادرین	۹۷۳	۷۴۱	۸۹۶	کلیسولال برادرین	۶۳۱
۱۰۴۳	۱۰۴۳	کلیسولال برادرین	۹۷۴	۷۵۱	۹۰۷	کلیسولال برادرین	۶۳۴
۱۰۴۴	۱۰۴۴	کلیسولال برادرین	۹۷۵	۷۶۱	۹۱۸	کلیسولال برادرین	۶۳۷
۱۰۴۵	۱۰۴۵	کلیسولال برادرین	۹۷۶	۷۷۱	۹۲۹	کلیسولال برادرین	۶۴۰
۱۰۴۶	۱۰۴۶	کلیسولال برادرین	۹۷۷	۷۸۱	۹۴۰	کلیسولال برادرین	۶۴۳
۱۰۴۷	۱۰۴۷	کلیسولال برادرین	۹۷۸	۷۹۱	۹۵۱	کلیسولال برادرین	۶۴۶
۱۰۴۸	۱۰۴۸	کلیسولال برادرین	۹۷۹	۸۰۱	۹۶۲	کلیسولال برادرین	۶۴۹
۱۰۴۹	۱۰۴۹	کلیسولال برادرین	۹۸۰	۸۱۱	۹۷۳	کلیسولال برادرین	۶۵۲
۱۰۵۰	۱۰۵۰	کلیسولال برادرین	۹۸۱	۸۲۱	۹۸۴	کلیسولال برادرین	۶۵۵

۲۳	۳۱	۲۵۵	۵۶۰	۶۹۳	۲۸	۲۹۰	۳۰۵	۳۳۳	۳۴۴	۳۵۹	۳۷۳	۳۸۸	۳۹۵	۴۰۶	۴۱۲	۴۱۷	۴۲۱	۴۲۵	۴۲۹	۴۳۳	۴۳۷	۴۴۱	۴۴۵	۴۴۹	۴۵۳	۴۵۷	۴۶۱	۴۶۵	۴۶۹	۴۷۳	۴۷۷	۴۸۱	۴۸۵	۴۸۹	۴۹۳	۴۹۷	۵۰۱	۵۰۵	۵۰۹	۵۱۳	۵۱۷	۵۲۱	۵۲۵	۵۲۹	۵۳۳	۵۳۷	۵۴۱	۵۴۵	۵۴۹	۵۵۳	۵۵۷	۵۶۱	۵۶۵	۵۶۹	۵۷۳	۵۷۷	۵۸۱	۵۸۵	۵۸۹	۵۹۳	۵۹۷	۶۰۱	۶۰۵	۶۰۹	۶۱۳	۶۱۷	۶۲۱	۶۲۵	۶۲۹	۶۳۳	۶۳۷	۶۴۱	۶۴۵	۶۴۹	۶۵۳	۶۵۷	۶۶۱	۶۶۵	۶۶۹	۶۷۳	۶۷۷	۶۸۱	۶۸۵	۶۸۹	۶۹۳	۶۹۷	۷۰۱	۷۰۵	۷۰۹	۷۱۳	۷۱۷	۷۲۱	۷۲۵	۷۲۹	۷۳۳	۷۳۷	۷۴۱	۷۴۵	۷۴۹	۷۵۳	۷۵۷	۷۶۱	۷۶۵	۷۶۹	۷۷۳	۷۷۷	۷۸۱	۷۸۵	۷۸۹	۷۹۳	۷۹۷	۸۰۱	۸۰۵	۸۰۹	۸۱۳	۸۱۷	۸۲۱	۸۲۵	۸۲۹	۸۳۳	۸۳۷	۸۴۱	۸۴۵	۸۴۹	۸۵۳	۸۵۷	۸۶۱	۸۶۵	۸۶۹	۸۷۳	۸۷۷	۸۸۱	۸۸۵	۸۸۹	۸۹۳	۸۹۷	۹۰۱	۹۰۵	۹۰۹	۹۱۳	۹۱۷	۹۲۱	۹۲۵	۹۲۹	۹۳۳	۹۳۷	۹۴۱	۹۴۵	۹۴۹	۹۵۳	۹۵۷	۹۶۱	۹۶۵	۹۶۹	۹۷۳	۹۷۷	۹۸۱	۹۸۵	۹۸۹	۹۹۳	۹۹۷	۱۰۰۱	۱۰۰۵	۱۰۰۹	۱۰۱۳	۱۰۱۷	۱۰۲۱	۱۰۲۵	۱۰۲۹	۱۰۳۳	۱۰۳۷	۱۰۴۱	۱۰۴۵	۱۰۴۹	۱۰۵۳	۱۰۵۷	۱۰۶۱	۱۰۶۵	۱۰۶۹	۱۰۷۳	۱۰۷۷	۱۰۸۱	۱۰۸۵	۱۰۸۹	۱۰۹۳	۱۰۹۷	۱۱۰۱	۱۱۰۵	۱۱۰۹	۱۱۱۳	۱۱۱۷	۱۱۲۱	۱۱۲۵	۱۱۲۹	۱۱۳۳	۱۱۳۷	۱۱۴۱	۱۱۴۵	۱۱۴۹	۱۱۵۳	۱۱۵۷	۱۱۶۱	۱۱۶۵	۱۱۶۹	۱۱۷۳	۱۱۷۷	۱۱۸۱	۱۱۸۵	۱۱۸۹	۱۱۹۳	۱۱۹۷	۱۲۰۱	۱۲۰۵	۱۲۰۹	۱۲۱۳	۱۲۱۷	۱۲۲۱	۱۲۲۵	۱۲۲۹	۱۲۳۳	۱۲۳۷	۱۲۴۱	۱۲۴۵	۱۲۴۹	۱۲۵۳	۱۲۵۷	۱۲۶۱	۱۲۶۵	۱۲۶۹	۱۲۷۳	۱۲۷۷	۱۲۸۱	۱۲۸۵	۱۲۸۹	۱۲۹۳	۱۲۹۷	۱۳۰۱	۱۳۰۵	۱۳۰۹	۱۳۱۳	۱۳۱۷	۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۲۹	۱۳۳۳	۱۳۳۷	۱۳۴۱	۱۳۴۵	۱۳۴۹	۱۳۵۳	۱۳۵۷	۱۳۶۱	۱۳۶۵	۱۳۶۹	۱۳۷۳	۱۳۷۷	۱۳۸۱	۱۳۸۵	۱۳۸۹	۱۳۹۳	۱۳۹۷	۱۴۰۱	۱۴۰۵	۱۴۰۹	۱۴۱۳	۱۴۱۷	۱۴۲۱	۱۴۲۵	۱۴۲۹	۱۴۳۳	۱۴۳۷	۱۴۴۱	۱۴۴۵	۱۴۴۹	۱۴۵۳	۱۴۵۷	۱۴۶۱	۱۴۶۵	۱۴۶۹	۱۴۷۳	۱۴۷۷	۱۴۸۱	۱۴۸۵	۱۴۸۹	۱۴۹۳	۱۴۹۷	۱۵۰۱	۱۵۰۵	۱۵۰۹	۱۵۱۳	۱۵۱۷	۱۵۲۱	۱۵۲۵	۱۵۲۹	۱۵۳۳	۱۵۳۷	۱۵۴۱	۱۵۴۵	۱۵۴۹	۱۵۵۳	۱۵۵۷	۱۵۶۱	۱۵۶۵	۱۵۶۹	۱۵۷۳	۱۵۷۷	۱۵۸۱	۱۵۸۵	۱۵۸۹	۱۵۹۳	۱۵۹۷	۱۶۰۱	۱۶۰۵	۱۶۰۹	۱۶
----	----	-----	-----	-----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	----

۲۲۰	۲۵۳	بنام اچیتواننده	بابونو سرلال	۶۱۸	۷۱۷	۵۲۹	نام رامینوری	ملک معظم	۵۲۶
۲۵۱	۲۶۶	ناما بدل سنگه	جگ موهن سنگه	۴۲۳	۳۹۸	۲۹۹	رکشوری لال	نشد کشور	۵۲۷
۱۶۲	۲۱۶	غنی احمد	رام روب	۶۱۴	۷۲۳	۵۲۲	ملک معظم	دشیر	۵۲۷
۲۹۹	۲۹۰	صاحب وزیر پرنده	راکھو پرشاد	۴۲۹	۱۴۱	۱۰۸	رفقورالت	مکدر سنگه	۵۲۹
۶۹	۹۲	ملک معظم	بگونی پرنده	۸۵۰	۵۹۷	۲۳۹	روری پرشاد	بال گویند	۵۸۱
۵۲	۷۴	را احمد زمان خان	میون خان	۹۰۸	۷۷۰	۵۰۱۲	ریشی کشن کیری	بال گویند	۵۸۷
		اوده لاجنل جلد ۱			۸۱۶	۲۸۰	مساهه راجی	مساهه	۶۲۶
۲۹۵	۹۲	بنام رامیندر	معناهه پیشا	۲۴	۵۳	۲	رید محمد مهدی	مساهه مریم بگم	۶۲۸
۲۹۹	۶۸	رکشوری لال	نشد کشور	۲۹	۲۷۸	۲۷۰	رغناور سنگه	کلون سنگه	۶۵۷
۲۵۱	۰۱	ریا سین پرشاد	بالوراسه پرشاد	۳۱	۷۷۰	۲۵۳	رلاهدر	جمناد رساد	۶۷۴
۳۱۲	۲۱	رام جرن	سید محمد جعفر	۷۲	۲۴۲	۲۴۲	ر ساجین	عمد الملک بگم	۷۳۲
۳۰۴	۰۴	سمیاد جین	عبدالحکیم	۲۶	۵۶۰	۲۴	ر بی تیریا و ر شکم	بالو	۷۶۱
۲۱۴	۷۶	نمودم	ملک معظم	۶۸	۶۲۲	۲۶۹	ر حبیب ریو یو اتباری	شیل کپی	۷۶۳
۵۱۷	۱۷	مرزا یعقوب بیگ	مرزا رسول بیگ	۸۶			اوده لاجنل جلد ۹		
۲۸۰	۰۸	سپین جعفر	محمد علی	۱۰۹	۲۸۵	۲۱۴	نام اجبار سنگه	بگونی پرشاد	۵۳۱
۵۰۳	۷۰	ریشی کشن کیری	بلدو سنگه	۱۱۲	۲۵۹	۱۹۵	محمد اسمیل	خلیل	۵۴۰
۵۴۹	۰۸	جگنا نه بخش سنگه	فتح سنگه	۱۶۲	۲۷۵	۲۰۶	ر لشن ناقه سنگه	تینودت بیاد سنگه	۵۴۶
۵۴۸	۶	ر راد بی شیم	شام لال	۱۲۹	۲۹۹	۲۲۵	ر بنا کر نرن پرشاد	بنا کر دودا پرشاد	۵۵۱
۵۶۳	۸	ر کنبال	روپ کشوری	۱۴۱	۴۲۷	۳۲۱	ر امداد علی	مساهه تقیه بیگم	۵۹۰
۲۳۵	۶	راجی بگوان بخش سنگه	راجی سر نیرا کریم سنگه	۲۰۹	۵۹۲	۲۴۵	ر مرزا امیر علی	مساهه فیزه جهان	۵۹۳
۲۴۹	۷	ر بدری پرشاد	بال گویند	۲۶۸	۹۴۷	۷۱۲	ملک معظم	مهادیو	۵۹۷
۲۷۶	۳	راجی محمد عارفان	راجی موهن سنگه	۲۸۳	۴۳۱	۲۲۱	ر نیدت سویش پرشاد	صاکی پرشاد	۶۰۶
		آلخیا ریور اوده سنگه			۲۷۰	۲۵۳	ر بلیدر	جمناد پرشاد	۶۰۱
۲۲۵	۱	راجی بگوان بخش بنام سر نیرا کریم سنگه		۱۱	۲۷۷	۲۳۳	ر مساهه تنقی	شیلونا رابن لال	۶۱۰
۲۳۲		راجی پرشاد	راجی پرشاد	۲۳	۲۶۰	۳۴۶	ر لاکه کشورام	اسنفت رائے	۶۱۲

۲۴	بابونیر لال	بنام اچوتانند	۲۴۰	۲۵۳	عزالت یو ویشل کشتن تالکیر		
۲۵	شیمولین	رر سبکدیزونگه	۲۰۱	۵۳۲	نایگور لار پور شطاد		
۶۱۳	هنگوتی پریشاد	رر اچا بر سنگه	۲۱۴	۲۸۵	یانگور رنگ	۲۰	۱۴
۱۵۱	خیمیل	رر محمد خیمیل	۱۹۵	۲۵۹	رام سناقه	۹۱۳	۱۰۴
۱۱۴	راگوب پریشاد	رر صاحب ذریعیند	۲۹۹	۲۹۰	ایوب کریم	۲۵	۶۰
۱۱۴	مساهه رقیه بیگم	رر ابرو علی	۲۳۱	۲۲۴	نایگور لاجمیل جلد ۱		
۱۱۸	شیمونارین لال	رر مساهه شقی	۲۲۴	۲۵۴	مساهه شگا	۵۱	۶۸
۱۳۰	بنت راس	رر لاکه کیشورام	۲۲۶	۲۹۰	ایوب کریم	۲۵	۶۰
۱۲۹	بابونیرت راس	رر لاکه کیشورام	۲۲۶	۲۹۰	آل انبار یو ویشل تالکیر		
۱۲۴	جینا پریشاد	رر بلبلد	۲۵۳	۲۴۰	مساهه شگا	۵۱	۶۸
۱۵۳	جگ موپن سنگه	رر مانا بدل سنگه	۲۵۱	۲۹۶	ایوب کریم	۲۵	۱۰
۱۵۶	رام روپ	رر غنی احمد	۱۶۲	۲۱۲	شیمونارین	۲۱۴	۲۲۲
۱۴۳	مساهه پیشا	رر رامبشر	۲۹۵	۲۹۲	رام سناقه	۸۱	۱۰۴
۱۴۶	سید محمد جعفر	رر رام چرن	۲۲۶	۲۲۱	یانگور رنگ	۱۱	۲۴
۱۸۱	نند کیشور	رر کیشوری لال	۲۹۹	۲۹۸	گنگا د سرواجی	۱۰۴	۱۴۲
۲۰۹	عبد الحکیم	رر سجاد حسین	۲۹۲	۲۹۰	مساهه گنگو	۵۳	۴۰
۲۱۶	جگنو خان	رر دراپرتاب سنگه	۲۳۹	۵۴۰	ناراین	۹۱۳	۱۲۲
۲۶۸	لاله بنی بادبو	رر سید شاد علی	۲۵۳	۲۳۸	کریمیل لاجمیل جلد ۲		
۲۲۰	کریم بخش	رر عبد الحق	۲۲۹	۲۳۱	بنام ملک عظم	۶۵	۸۶
۲۲۱	مخدوم مرزا	رر بابو شحال جند	۲۲۶	۲۳۴	رر ملک عظم	۶۶	۸۸
۲۵۲	مرزا اجنوب بیگ	رر مرزا رسول بیگ	۵۱۴	۶۸۴	رر شکا یوسا دنگ	۶۸	۹۱
		آل انبار یو ویشل تالکیر			هنگوتی پریشاد	۶۹	۹۲
۱	بلد یونگه	نما دپی کشتن کیری	۵۰۲	۶۴۰	مساهه بو ویشل	۴۲	۹۳
۱۱	راجی بیگوان بخش	رر سید بکرم سنگه	۲۳۵	۲۳۶	جسورام	۴۳	۹۴
	رر کیشوری	رر کیشوری لال	۵۶۳	۴۴۸	احمد ابرار	۴۴	۹۶

نظامِ پندرہویں درجہ انڈین کمیشن

جلد ۷۴ باب ۱۹۲۳ء

ہائی کورٹ لاہور

مرافعہ ثانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۳۶۹ باب ۱۹۲۳ء منصفہ کلکتہ ۱۹۱۳ء

باجلاس دسٹرکٹ جج کی ساگر

مدعی رام مدعی مرافعہ بنام پراسرارام، سہی علیہ مرافعہ علیہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۱۰ء باب ۱۹۲۳ء آرڈر ۲۱ و ۲۲۔
تفصیل دگری۔ قبضہ علامتی نقل حکمانہ کو حائد اور چھپان
دکرنے کا اثر۔ قانون مالکداری اور ہی پنجاب ایکٹ ۱۱۱۰ء
۱۹۰۷ء دفعہ ۴۴۱ دیکر اور منت اور فی کیا۔

اگر حکمانہ ایسی حائد اور چھپان کر بیسے قاصر رہا ہکا
تفصیل جیل دہمن ۱۰۱ و ۲۱ ضابطہ دلاوی حوالہ
کیا ہا ۱۱۰۷ء ایکٹ ۱۱۱۰ء نفس اور یا ضابطہ قبضہ کی حوالہ
کو بے اثر گردیا ہے۔

جب قانون نے حوالگی قبضہ علامتی کے لئے ایک معین
ضابطہ قرار دیا ہو تو اس ضابطہ کی پوری پابندی
ہونی چاہئے۔ اس میں کسی جرمی فروگداشت کو اہم
تصور کرنا چاہئے۔

نوب رام بنام سدرت انڈین کمیشن جلد ۳۹ صفحہ ۷۴۳
کا حوالہ دیا گیا۔

حبیب و فی ۱۴ قانون مالکداری اور ہی پنجاب رجسٹرار
ہیں اور تفصیل دگری میں منصوص کا قبضہ نہیں ہو سکتا
حاصل کیا جاسکتا ہے کہ وہ حبیب نے بالکل کر کے ذرا ہے۔
حوالہ کیا جائے۔

مرافعہ ثانی بنام راجی دگری سید سید ذہنیٹ ج کمال مورثہ
۱۹۱۳ء منصفہ کلکتہ دگری سید سید ذہنیٹ درجہ اول کی کتاب
منفعہ کرنا ل ہوئے ہر اکٹوبر ۱۹۱۳ء۔

پنجاب مرافعہ میٹر ساگر چند۔ منصفہ مرافعہ علیہ میٹر غیر چند
فیصلہ۔ یہ مرافعہ سید ذہنیٹ ج کمال کے فیصلہ کی ناراضی
سے پیش ہوا ہے جنہوں نے منصفہ کی کتاب کا وہ فیصلہ مورثہ
۲۱ اکٹوبر ۱۹۱۳ء کمال دیکر تھا جو ایک نالش میں حائد کیا گیا تھا
جو مدعی نے چند آدم کے درختوں کے قبضہ کا دعویٰ کیا تھا یہ وقت
مدعی کی اور ہی سو تو وہ تھا فیصلہ میں تھے و دعویٰ اس بیان پر
بنی تھا کہ دلال ان درختوں کا مالک خاندان تھا جسے اوپر رام
پر موجود مدعی علیہ کے خلاف ایک دگری میں قبضہ حاصل کیا گیا تھا

آخر کار مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ مرافقان نے اسکا مرافقہ کیا اور عدالت مرافقہ تحت لے تھاؤ کی بنا پر عدالت ابتدائی کی رائے سے اتفاق کیا کہ فیصلہ دونوں ثالثوں کا صادر کیا جواسے۔ ایک اجلاس پر ایک ثالث کے نہ حاضر ہونے کے متعلق عدالت مرافقہ تحت لے تھاؤ کی برائے مقدمہ ای ٹو بنام ٹانگہ ٹیٹانگ (۱) کا حوالہ دیا اور اس نظیر کی بنا پر یہ طے کیا کہ مرافقان نے بیضا بٹگی کے متعلق عدالت کا استحضار اس طرح سے زائل کر دیا ہے کہ وہ دوسری پیشی پر حاضر ہو اور انھوں نے اس کے متعلق کوئی عذر نہیں کیا۔ اسی بنا پر مرافقہ نامعلوم کر دیا گیا۔

اب مرافقان نے عدالت میں مرافقہ ثانی ان واقعات کی بنا پر اس عذر کیساتھ پیش کیا ہے کہ ایک اجلاس پر ایک ثالث کی غیر حاضری کی وجہ سے فیصلہ نایاب ہو گیا ہے۔ جب دونوں عدالتہائے تحت اس امر پر متفق ہیں کہ فیصلہ دونوں ثالثوں کا صادر کیا جواسے تو اسکا مرافقہ نہیں ہو سکتا لیکن صرف اسوجہ سے مرافقہ میں کی جی ایماؤ دی گئی ہے کہ ثانی برائے نظیر کی صحت کے متعلق تصدیق ہو لائن وکیل مرافقان نے مقدمہ انگلستان کی نظر پیش کی ہے لیکن چونکہ عذر نہ کرنے سے حق کے زائل ہو جائیے متعلق ان میں کچھ نہیں کہا گیا ہے اس لئے ان نظائر سے ہمیشہ کرنا بیکار ہے یہ امر بالکل صاف ہے اور مرافقان جو تھاؤ پیش ہوئے ہیں انھوں نے بھی اسکا اعتراف کیا ہے کہ اس بیضا بٹگی کے بعد مرافقان کی طرف سے کوئی عذر نہیں کیا گیا۔ میری رائے میں اس طرز عمل سے مرافقان نے اس بیضا بٹگی کو تسلیم کر لیا۔ ایسے مقدمات کے متعلق تھاؤ

برائے نظیر میں بہت غور و خوض کے بعد طے کیا گیا ہے کہ وہ میں لائن وکیل کی مشن کی رائے کیساتھ متفق ہوں ایسا فریق حکو کسی بیضا بٹگی کا علم ہوا اور وہ اس کے متعلق عذر نہ کرے اور اسکا مقدمہ خارج کر کے مقدمہ اس کے حق میں فیصلہ ہوگا لیکن جب مقدمہ کا ایک ثالث فیصلہ ہو تو وہ اس بیضا بٹگی کی بنا پر فیصلہ کی تسبیح نہیں کر سکتا جسکے متعلق اس نے عذر نہیں کیا تھا میری رائے میں عدالتہائے تحت کے فیصلے قابل دست انداز ہی نہیں۔ لہذا مرافقہ منہ خیر خارج ہے۔ جسٹس جے اوٹاک میں متفق ہوں۔

مرافقہ خارج کیا گیا

ہائی کورٹ الہ آباد

نگرانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۹۱۹-۱۹۲۳ء منقطعہ ۲۰ مارج ۱۹۲۳ء

اجلاس ایسٹریٹس بین

سیکھ خان مدعی و خواستگار بنام دھان سنگھ مدعی علیہ طرفائی
تقیل و گری و خروج۔ درخواست تکمیل بعد میری بار واری

اگر کوئی درخواست میں عدم بروری خارج کر دیا جائے تو

وگرنہ بار کو قانوناً حق نہیں ہے کہ اس کی بار واری کی

درخواست دے اور عدالت تقیل کو اس قسم کی درخواست

لینے کا اختیار نہیں ہے۔ بہارت الہ و بنام اصغر علیخان

ادنیٰ کیس جلد ۳۰ صفحہ ۱۱۱ کی نقل کی گئی۔

نگرانی دیوانی بنام دھان سنگھ شری دیالوں مورخہ ۸ جولائی

مخاتب و خواستگار۔ مٹر۔ ایس۔ اے۔ حیدر۔

دہارا جیا
نیام
یتھورا جیا
(در آس)

لہذا ہم عدالت مرافقہ تحت کی ڈگریات کو نامہ نظر
اور عدالت مرافقہ اولیٰ کو یہ مقدمہ بہ عرض سماعت کر دو
مصلحت قطعی والیں کرتے ہیں مدعیان مرافقہ علیہم مدعی علیہم
مرافقان کا ذخیرہ اس مرافقہ کی یا بہ اوکریں اور سرکار کا ذخیرہ
اس مرافقہ کے متعلق آخر ڈگری میں طے کیا جائیگا۔ ان مرافقوں
کی رسوم عدالت مرافقان کو واپس دی جائے۔

بانی کورٹ رنگون

خاص مرافقہ ثانی دہائی

نمبر مقدمہ ۲۶۲۳ یا بہ ۱۹۲۱ منصفہ ۱۹ جنوری ۱۹۲۳

باجلاس : مسٹر جسٹس ہیلڈ اور مسٹر جسٹس اوٹنگ

یوگنڈا وغیرہ مرافقان بنام یوگنڈا بیا
مالی۔ میضا بلطہ کارروائی۔ عذر نہ کرنا۔ حق کا زائل ہو جانا۔

ایسے فریق نامی کو جس کو علم ہو کہ کارروائی میں غلطی

ہوئی ہے تو راز مذکر چاہئے اگر وہ مثال سے عذر

نہ کرے کہ ممکن ہے کہ فیصلہ کی طرف ہوا وراسے

بعد فیصلہ کو خلاف ہوا تو اس وقت وہ اس پر

مضابطہ کارروائی کا عذر پیش کر کے فیصلہ منسوخ

نہیں کر سکتا جبکہ متعلق پہلے عذر نہ کیا گیا ہو۔

خاص مرافقہ ثانی بنام ہنی ڈگری ڈویژنل کورٹ ہنڈا وادی

بہ مرافقہ دہائی نمبر ۴۴۴ یا بہ ۱۹۲۱

منجانبہ مرافقان۔ مسٹر یون جی۔

منجانبہ مرافقہ علیہ۔ مسٹر صورتی۔

جسٹس ہیلڈ۔ فریقین مقدمہ بری بدھ مذہب کے

اہلبان ہیں اور ان میں مالیت خانقاہ کے خزانہ میں

اور زمینات کے متعلق نزاع ہے۔ انہوں نے اپنے گروہ
دو ممتاز اراکین کو ثالث مقرر کر کے کل نزاعات کا فیصلہ
انہیں سپرد کر دیا۔ ان ثالثوں نے اپنا شہادت لیتے ہی فیصلہ
صادر کیا مرافقان نے ان کے خلاف یہ کہ مدافع ہوا ہوا
اگر کا دعویٰ کیا کہ وہ فیصلہ منسوخ کر دیا جائے کیونکہ صرف ایک
ہی ثالث نے فیصلہ صادر کیا ہے اور فیصلہ خلاف معاہدہ
ہے۔ اس سے غالباً یہ مطلب ہے کہ ثالثوں نے ایک ایسے
کا تصفیہ کیا جو ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا۔ اگرچہ
مرافقہ میں اس کی کوشش کی گئی تھی کہ یہ دوسرا تصفیہ
کر دیا جائے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس سے دست برداری
کر لی گئی ہے۔ مقدمہ میں جس نتیجہ کا تصفیہ کیا گیا تھا وہ یہ
کہ کیا دونوں ثالثوں نے فیصلہ صادر کیا ہے اور سب
ان دونوں کے دستخط ہیں اور کیا فریقین پر اس کی
پابندی لازمی ہے۔

عدالت ابتدائی نے اس نتیجہ کا یہ تصفیہ کیا کہ فیصلہ
دونوں ثالثوں کا صادر کیا ہوا ہے اور اس پر صرف ایک
اپنی اور دوسرے ثالث کی جانب سے اپنی دستخط کر دے
کیونکہ اس کا دوسرا شریک بہت ضعیف تھا اور غور و تامل
نہیں کر سکتا تھا۔

یہ بحث کی گئی کہ منجملہ تین اجلاسوں کے دوسرے اجلاس
پر عینک گواہ پیش ہو رہے تھے ایک ثالث غیر حاضر ہوا اور
سے فیصلہ کا عدم ہونا چاہئے یہ عذر ثالثی کے زمانے میں پیش
کیا اور نہ دعویٰ میں لگا کر ذکر کیا گیا تھا اس لئے عدالت
نے یہ طے کیا کہ اس وقت کارروائی پر مرافقان کو اس عذر
کے پیش کرینی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

تحت و فہم مذکور اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ اس میں باغراض عامہ یا کسی کمپنی کے لئے حال کیجا رہی ہے۔ عدالتہائے تحت نے اس بنیاد پر ذکر کی صوابی کی یا بدو اس اعلان کے ارغی باغراض عامہ نہیں حاصل کی گئی ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی لی شاخ بہاری لال کی ارغی اسلامیہ اسکول کیلئے لی گئی تھی اور گائیکوٹ آبادہ اور شام بہاری لال کے درمیان قبل حصول ارغی ایک معاہدہ ہوا تھا اور اس کی بنیاد پر ارغی تنازعہ شام بہاری لال کو اسٹی ارغی کے معاوضہ میں دینے کیلئے حاصل کی گئی ہے قبل اس کے کہ عدالتیں اس سوال سے بحث کریں کہ آیا ارغی لی گئی ہے وہ باغراض عامہ لی گئی ہے یا نہیں انکو سپر نور کرنا چاہئے کہ آیا وہ اس امر کے تحقیقات کی مجاز است بھی ہیں یا نہیں مدعیان کی بحث سپر عدالتہائے تحت نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ دفعہ ضمن ۳ کے معنی وہ نہیں ہیں صاف طور سے بیان کئے گئے ہیں اور اگرچہ قانون کا منشا یہ ہے کہ اعلان اس امر کا قطعی ثبوت ہو گا کہ ارغی باغراض عامہ حاصل کی گئی ہے لیکن اہم عدالتوں کو یہ اختیار ہے کہ وہ شہادت پر غور کریں اور اس امر کا تصدیق کریں کہ آیا باغراض عامہ ارغی حاصل کی گئی ہے یا نہیں۔ اس عجیب بحث کی تائید میں دو نظائر پر ہتھ کیا گیا ایک پریوی کونسل کا فیصلہ مقدمہ ٹرسٹین سپر دسٹ کلکتہ بنام چندرا کانتا گوبش (۱۱) اور دوسرا کلکتہ ہائی کورٹ کا مقدمہ باطل اس ابتدائی مانک چند ہتھ بنام کارپوریشن کلکتہ (۲۲) اصل ان مقدمات میں دفعہ ۱ قانون حصول ارغی کی کوئی تاویل نہیں کی گئی ہے پریوی کونسل کے فیصلے میں کلکتہ اسپر دسٹ ایکٹ کے بعض دفعات پر استدلال کیا گیا ہے اور حکام کا مقصد نے صاف طور سے بیان کیا ہے کہ در

بحث بنیاد پر اسے بار مٹ کر بہت سے ایک کے فیصلہ میں گئے جنکی نامہ حاصل ۱۱ اسی لئے یہ بری اختیارات عطا کئے گئے ہیں لیکن یہ مقدمہ میں یہ یہ اصل ارغی کے متعلق فیصلہ اس کے لئے قانون اس میں بیان کیے گئے ہوں یہ مقدمہ دفعہ ۱ قانون حصول ارغی کی بغیر کیلئے بند نہیں ہے دوسرے مقدمہ میں کلکتہ کارپوریشن نے اپر دسٹ ٹرسٹ کے لئے زمین حاصل کی تھی دفعہ ۱ قانون ہذا کے تحت ایک اعلان شائع کیا گیا تھا اور سپر جسٹس گریوڈ ججوں نے اس مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے کہ اعلان ۱ دفعہ ۱ کے مطابق قطعی کیوں نہ ہوا ہم وہ انکو اس امر کی دریافت کر سکتے ہیں روکتا کہ آیا کارپوریشن کو بھی اس طرح زمین حاصل کر نیکا اختیار یا نہیں۔ اس فیصلہ سے ہی کوئی تائید مقدمہ کی نہیں ہو دو دفعہ ۱ قانون حصول ارغی بالکل صاف ہے اور عدالت کو اس سوال کے طے کر نیکا کوئی اختیار نہیں ہے کہ آیا جس زمین کے متعلق تحت دفعہ ۱ اعلان شائع ہوا ہے وہ باغراض عامہ حاصل کیجا رہی ہے یا نہیں پر ان قابل منظوری ہے لہذا مراد مذکور مقدمہ معوضہ ۱۱ اور عدالت ہذا خارج۔

معاہدہ بنام کبر علی (۱۱) اور

صفحہ ۱۱

چیف کورٹ لوئر برہما

مرافقہ ثانی دیوالی
نمبر مقدمہ ۱۰۳۱۰ بابہ ۱۱ منقلہ ۱۱ حوالہ ۱۱
یا جلاس ۱۔ ٹرسٹس مانگ کن
ادگشتہ لا مرافقہ بنام مایکوس وغیرہ مرافقہ
قانون بودھہ برہمی ہا یادو مودوالی جادو مشر کہ بلوچ

(۱) انڈین کمنٹری و جج (۲۲) انڈین کمنٹری و جج (۲۲)

پرنسپل
جام
وان سنگھ
را آباد

منجانب درویش مسٹر اکراری لال -
فیصلہ - ۱۰ مارچ ۱۹۲۱ء - وان سنگھ فرسٹ ٹائی نے ۵۱
جنوری ۱۹۲۱ء کو درخواست دی تھی کہ وہ ۲۲ ایکڑ زمین پر
بیش کھارے لگا کر اس کے حق میں جو ٹیکس منظور ہوا ہے وہ
منسوخ کر دیا جائے اور سارا دس سالہ اجارے کو نو جاہاد دھوا
سے بدلنے کی گامیابی ہے وان سنگھ کی درخواست ۲۲ مئی
۱۹۲۱ء کو بعد میں بیرونی خارج کی گئی ۱۱ جون ۱۹۲۱ء کو وان
سنگھ نے عدالت سے اس درخواست کی مازداری لینے درخواست
کی جو پیم پیری خارج کی گئی تھی ہمارے مابین ہیکم خان
درخواست گزار کی جانب سے عدالت پیش کیے گئے ہیں اور تعلیم
منصبت نے ان عدالت کو نام منظور کر کے وان سنگھ کی اس
۵۱ رجوعی طلبہ کو ایز کر دی - موجودہ درخواست تحرانی
اور تعلیم منصف کی اس توجہ کے نام سے جو ایک فراموش ہوا ہے
وان سنگھ کی وہ درخواست جو تعلیم منصف کی درخواست پر
لی میری رائے میں درخواست گزار کی اس دعا - ناظر مسٹر
کر کے قابل ہے - حال میں عدالت ہر آنے کے تعلق
بہارات اندونیا میں ہر ملتان (۱) کی تعلیم منصف کی ہے اجاب
منصف کی تعلیم منصف اور تعلیم منصف کی مابندی لازمی ہے - لہذا یہاں
درخواست منظور کرنا ہوں اور تعلیم منصف کے حکم کو
۵۱ رجوعی طلبہ کو منسوخ کرنا ہوں - جسے درجہ سے انھوں نے
وان سنگھ کی درخواست کو منسوخ کر دیا ہے -

درخواست منظور کی گئی
ہائی کورٹ الہ آباد
مرافقہ ثانی دہائی
فرستہ ۲ - ۱۱ مارچ ۱۹۲۱ء - ۱۱ مارچ ۱۹۲۱ء

صمیمہ

باغیچہ مسٹر جیٹس ریوڈ مسٹر جیٹس ریوڈ
منجانب پرنسپل باغیچہ لال باغیچہ لال علی وغیرہ
مرافقہ علیہ مرافقہ علیہ مرافقہ علیہ
قانون حصول ارضی ایکٹ - ایامہ ۱۹۱۹ء - (۳) -
اعلان تحت وقتہ قطعی ہے -
جب فلٹر نے ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء قانون حصول ارضی
ایک ارضی کے متعلق یہ اعلان کیا ہوا کہ اس کا حکم
غرض سے ایک کٹی لینے لیا جا رہا ہے تو ایسی درخواست
اس غرض کیلئے پیش کی گئی ہے اور عدالتوں کو اس
معالیہ میں تعلیمات کا اختیار نہیں -
مرافقہ پرنسپل مسٹر جیٹس ریوڈ - ۱۱ مارچ ۱۹۲۱ء
جلد ۴ صفحہ ۳۲ - نانک چند تہا نام کارپوریشن -
کالیا انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۰ - ۱۱ مئی ۱۹۲۱ء
مرافقہ ثانی بنارہی تھوڑے منصف مسٹر جیٹس ریوڈ
منجانب مرافقان - مسٹر الیم - منسوی -
جو باغیچہ لال علی - ڈاکٹر الیم لال - ڈاکٹر الیم لال -
فیصلہ - ۱۱ مئی ۱۹۲۱ء - مرافقہ علیہ مرافقہ علیہ
دہائی کے تعلق ایک عوی دار کیا جسکو فلٹر نے ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء
ارضی بابت ۱۹۱۹ء کے بارے میں مرافقہ پیش ہوا ہے تحت وقتہ
۱۱ مئی ۱۹۲۱ء کی ناراضی سے ہمارے سلسلہ مرافقہ پیش ہوا ہے تحت وقتہ
قانون ہذا ایک باغیچہ اعلان شائع کیا گیا کہ ارضی باغیچہ
نامہ حاصل کی جا رہی ہے اور تحت وقتہ ۱۱ مئی ۱۹۲۱ء کو حکم دیا گیا
کہ وہ ارضی نہ کو حاصل کریں جب قانون حصول ارضی کارروائی
کی گئی اور فلٹر نے تحت وقتہ ۱۱ مئی ۱۹۲۱ء کو حکم دیا گیا
کر لیا - دفعہ ۲ ضمن ۳ قانون ہذا میں یہ محکوم ہے کہ اعلان

<p>اہل بودہ کی جائداد کی تقسیم کے متعلق کیا قیاس ہو چکا ہے؟</p> <p>اس مقدمہ میں یہ کہ آتا ہے کہ اسٹریٹس کو روٹ کے ذریعہ</p> <p>اڈیشنل جج نے مقدمہ مابین زحیٰ بنام مابین کی (۳) آگے</p> <p>پر قرار دیا ہے کہ جو تقسیم بیان کی گئی ہے اسکا بار ثبوت مدعی</p> <p>پر ہے اور چونکہ اسنے اس سے سبکدوشی نہیں کیا حالانکہ یہ</p> <p>اسنے اسکو کامیاب ہونا چاہیے۔ اس تحریر کے یہ معنی ہیں کہ</p> <p>موردی جائداد کی تقسیم کا بار ثبوت اس فریق پر ہوگا جو تقسیم</p> <p>بیان کرے۔ مٹھراں فورڈ جوڈیشل کمشنر لوہڑی ریلوے</p> <p>سٹیشن آفیسر نے فیصلہ صادر کیا تھا لیکن اسکی تائید میں</p> <p>کسی نظیر کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔ انگلستان کے قانون کے</p> <p>قاعدہ کے طور پر اسکی تائید ہی ایسے اصول سے نہیں ہوتی</p> <p>جو متعلق ہو اور نہ تین ”دھاپٹوں“ میں اسکی تائید میں کوئی</p> <p>حکم یا باتوں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بار ثبوت کے متعلق</p> <p>کوئی قاعدہ کیسے مقرر کیا جاسکتا ہے جبکہ کہ اس خاص مقدمہ</p> <p>کے حالات پر غور نہ کیا جائے۔ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے</p> <p>مٹھراں فورڈ نے اپنے فیصلہ میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ یہ ہے</p> <p>کہ جو شخص تقسیم بیان کرے اسکا بار ثبوت اسی پر ہوگا۔</p> <p>فیصلہ کے دیکھنے سے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ مدعی پر یہ بار</p> <p>میں ہے ذریعہ جج کی وقعت کے باوجود یہ کہنے پر مجبور</p> <p>ہوئے کہ جو اصول انہوں نے قائم کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔</p> <p>اس کے قانون بودہ میں یہ کہا گیا ہے کہ جائداد موردی کے</p> <p>متعلق اشتراک کا قیاس ہوگا جبکہ کہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا</p> <p>جائے۔ مجھے بالکل شبہ نہیں ہے کہ قانون بودہ میں اس قسم کا</p> <p>کوئی قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اس واقعہ کا لحاظ کرتے ہوئے</p> <p>کہ یہی اہل بودہ ہیں موردی جائداد کی تقسیم شریک داروں</p>	<p>ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ قریب کے رشتہ دار بصد کے رشتہ</p> <p>داروں کو محروم کر دیتے ہیں۔</p> <p>اس عدالت کی دوران کارروائی میں ماکیسو نے</p> <p>یو این شن اور ماڈلے ان کی جائداد کے متعلق بشمول ملک</p> <p>تین زعمہ جو بنو یا داس ہے ”بیات“ اتھام ترکہ کی درخواست کی</p> <p>اس کے بعد اس کی درخواست منظور کی گئی اس کے بعد</p> <p>تیسو نے لائے باؤسے اور دوسرے چار شخصوں کے مقابلہ</p> <p>میں تین زعمہ داروں کی دعویٰ قبضہ مکان کیلئے کیا</p> <p>کیا تھا اور ماکیسو نے اور دوسرے مدعا علیہم اسنے فریق</p> <p>کے لئے کہ وہ مکان پر قابض تھے مدعی نے یہ دعویٰ کیا تھا</p> <p>کہ مکان اسکی متوقیعہ زوجہ مائیسوے کی ملک ہے جو ابھی</p> <p>یہ نہی کہ مکان یو این شن اور ماڈلے ان کی ملک ہے</p> <p>سب ذیل واقعات تسلیم کئے گئے ہیں۔ یو این شن اور</p> <p>ماڈلے ان نے مکان بنوایا تھا لیکن یہ نہیں بیان کیا</p> <p>گیا کہ کس زمانہ میں وہ مکان میں جا کر رہے تھے جو</p> <p>جائداد انہوں نے چھوڑی اس میں یہ مکان بھی شامل تھا</p> <p>لیئے جب وہ فوت ہوئے ہیں تو وہ اس پر قابض تھے۔</p> <p>ماڈلے تیسو لاکا یہ بیان ہے کہ ان شوہر زوجہ کے</p> <p>مابین جائداد کی تقسیم ہو چکی تھی اور مکان تین زعمہ مائیسوے کی</p> <p>مصرعہ میں آتا تھا۔ جو ابھی یہ ہے کہ جائداد کی تقسیم نہیں</p> <p>ہوئی اور مکان اسے بطور سے چھوڑ دیا اور رہا۔</p> <p>مٹھراں فورڈ کی طرف سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ</p> <p>تقسیم کا ثبوت مدعی پر ہے۔</p> <p>میں نے مقدمہ ماڈلے پو پو بنام ماڈلے پو پو (۱)</p> <p>میں یہ طے کر دیا ہے کہ بار ثبوت کا کیا قاعدہ ہے اور یہی</p>
---	---

ماہر شہلا
جام
ماہر کے
دبر جا

قیاس۔

ایک دردی جامداد کے متعلق جو بوجہ وارڈوں کے
ہاں ہو اس کے اشتراک یا غیر اشتراک سے ثابت
کا سوال ہر مقدمہ کے حالات پر مجملہ ہوگا۔

ماہرین ہی تمام ماہرین کی۔ ایسے لوہے پر
صفحہ ۲۲ سے اختلاف کیا گیا۔

لوہہ قانون کے لحاظ سے ایسا کئی تاسا نہیں
کیا جاسکتا جو جامداد ایک متونی شخص نے اپنے
وارڈوں کے لئے چھوڑی ہو وہ غیر منقسم جامداد کا جزو
اس امر کو کافی طور سے ثابت کرنے کیلئے کہ جامداد
غیر منقسم ہے ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے زیادہ
یکم تھا کہ ضرورت ہوگی۔ لیکن کئی جامداد ایک
عصہ دار ملک اشخاص غیر کے قبضہ میں رہے تو
جو شخص یہ بیان کرے کہ یہ جامداد ایک غیر منقسم
جامداد کا جزو ہے تو اسی شخص کا ساکبار ہوگا۔
مارگ لوہے نام ماہر لوگ لکھیں۔ ایسے ہمارے لوگ
بابت (۱۹۹۸ء) جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۸ سے متعلق
کیا گیا۔

سجانب مبالغہ مٹولا۔

سجانب مبالغہ علیہ مٹولی۔ ابن چاری۔

فیصلہ۔ بیان سن اور مادوں سے ان شوہر اور زوجہ
زوجہ شوہر سے قبل فوت ہوئی اور شوہر ارجل مالش
سے دہ سال قبل فوت ہوا۔ ان کے چار بچے تھے جنکے نام
بہ ترکیب پیدائش ماہر سے پو، کاشوہ، یو۔ ماہر
پوٹو اور ماہر یو، قبل اربعہ دعویٰ اور کارروائی

چھٹیٹ اہتمام ترکہ جیکے خالق ابن ہنرہ مذکرہ کیا جائیگا یہ
چاروں فوت ہو گئے تھے۔

ماشیوے کو کارز و واج نہیں ہوا تھا۔ ماشیوے کو کا
ازدواجی ماہر کا ماشیوے کے ساتھ ہوا تھا اور وہ ماہر کا
کو چھوڑ کر ارجل مالش سے تیز مال قبل لاؤلفوت ہوا
ماہر کو پو ماشیوے کے قبل فوت ہوا اور اپنے دو بچے مالک
ماہر کو پو ماشیوے سے۔ یو کے بھی حیدر تھے جنکے مذکرہ
کی اسوقت ضرورت نہیں ہے ماشیوے کی جامداد کی قبضہ پول
متنازعہ جو جزو جامداد ہے ماکو نے چھٹیٹ اہتمام ترکہ کے عطا
کر بھی درخواست دی۔ ماہر کا شیولانے اس بنا پر مذکر کیا کہ
ماشیوے نے جتھڑ جامداد کو ماشیوے پو کی ملک تبدیل یا ہے
وہ درحقیقت اس کی متوفیہ زوجہ ماشیوے کی ملک ہے۔
ڈسٹرکٹ کورٹ نے ماکو کی درخواست اسوجہ سے
نا منظور کر دی کہ جامداد کے متعلق شیوے لا کا بیان صحیح
ہے۔ ماکو نے تین عدالتوں میں درخواست دی اور
یہ قرار دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ کورٹ کی وجہ فیصلہ صحیح نہیں
کہونکہ اس امر کے طے کرنے کے لئے اہتمام ترکہ فریقین میں
کس کے سیر کیا جائے اس امر کے فیصلے کی بھی ضرورت
نہیں ہے جامداد میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں۔

۵۔ اہتمام نے یہ بھی تبدیل یا تھا کہ دفعہ ۲۲ قانون
برویٹ اہتمام ترکہ کے تحت فیصلہ کرنا جائز ہے تھا
اور ان کے بعد عدالت نے اسے یہ تحریر کیا کہ ماشیوے کا باب
پو ماشیوے پو سے قبل فوت ہو چکا تھا اور یہ قرار
دیا کہ ماشیوے پو جو ماشیوے کو کا پو کا ماشیوے پو کا
پو کا اولاد، پو کا پو کا ماشیوے کے ساتھ وارث ہو سکتا

تھی کہ اگر ایسا ہوتا تو وہ بہت سے بہانیوں سے الگ ہو کر گیسے قابض ہو سکتی تھیں۔

علاوہ اس قیاس کے اسکی تائید میں جو بھی موجود ہے دیکھا ذکر میں نے اوپر کیا ہے۔ مگر اس کے مفید کوئی امر نہیں ہے اور دستبردنی علیکم کا وارہ مارا گیا ہے پر ہے وہ اصل مقدمہ ہر مقابلہ میں کر رہے ہیں حالت یہ ہے کہ اگر اکیسے نام کام ہو تو وہ بھی نام کام ہونگے اسے مزاحمتہ مقرر کیا جاتا ہے۔ مزاحمتہ مقرر کیا گیا

ہائی کورٹ الہ آباد

مقدمہ متفرق

نمبر مقدمہ ۸۰ بابۃ ۱۲۲ منفصلہ ۳۱ سی ۱۹۲۳ء
باجلاس سکرٹریٹ میں سب ججین اور ججین
کاشی ناتھ درخو استگذار تمام ملک معظم طرفانی
قانون اشخاص قانون پیشہ ایکٹ ۸۰ بابۃ ۱۲۲ دفعہ ۳۰
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۸۱۱ بابۃ ۱۲۲ دفعہ ۳۰
۱۸۱۱ ایکٹ ۱۸۱۱ کی فہرست میں درج کر دیا گیا حکم
ہائیکورٹ کا اختیار دست اندازی۔ عام اصول۔

اگر ڈسٹرکٹ جج کسی شخص کا نام دلاوئی فہرست میں شریک کرے تو ہائیکورٹ نگرانی کے عام اختیارات کی تباہی ہو جوتو
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تباہی سے مائل ہر دست اندازی
کر سکتی ہے۔

بعض درخواست اور ہرام۔ (ڈین) لاریورٹ الہ آباد
صفحہ ۱۸۱۱ سے استناد کیا گیا۔

کسی ایسے فیصلہ میں جس کا تذکرہ بالا فیصلہ میں نہیں ہے
اندازی کی استدعا محض اس لئے ہے کہ اس پر جج کا

ہر دست اندازی کے خلاف ہی ہائیکورٹ اپنے اختیار رکھتا ہے
استعمال میں دست اندازی ہوگی۔

لیکن ہائیکورٹ ایسی صورت میں دست اندازی کرے گی۔
ڈسٹرکٹ جج نے دفعہ ۳۰ قانون اشخاص قانون پیشہ کے خلاف
فہرست دلاوئی میں ایسے شخص کا نام شریک کر دیا ہو کہ وہ
دفعہ ۳۰ کی ہر کریکٹ ٹولن یا گیا تھا کہ اس کا نام فہرست میں نہیں
ہائیکورٹ کیا جائے۔

کسی شخص کا نام فہرست دلاوئی میں شریک کرنے کی دفعہ ۳۰
میں ہے ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ ان سلسلہ تہدات یا ایسی تہدات
پر مبنی ہو جو قانونی یا مستند ہو صرف ہائی کورٹ کے ڈسٹرکٹ جج
کے پاس ایسی تہدات ہیں کجائی جس سے وہ یہ نتیجہ نکال
سکیں کہ ایسا شخص بہتیت دلال کے عادی کام کرتا ہے۔

درخواست دلاوئی متفرق بنارہی حکم ڈسٹرکٹ جج بنارہی مقدمہ
۳۱ راکو بر ۱۹۲۳ء۔

مخالف درخواست گزار۔ سٹریج۔ ایم۔ بنرجی۔
مخالف طرف قاضی۔ سٹریج۔ ایم۔ بنرجی۔

فیصلہ۔ ہمارے سامنے چار درخواستیں ہیں اشخاص کی فہرست
میں جو متعلق ڈسٹرکٹ جج بنارہی تحت دفعہ ۳۰ قانون اشخاص
قانون پیشہ ایکٹ ۸۰ بابۃ ۱۲۲ حکم صادر کیا ہے یعنی ان چار
اشخاص کے نام ڈسٹرکٹ جج نے ان اشخاص کی فہرست میں
کئے ہیں جن کے متعلق عام فہرست کی تہدات سے یا اور دوسری
طریقے سے تہدات ہو گیا کہ وہ لوگ عادی جہیت دلال کا کام کیا
کرتے ہیں۔ لہذا دلال کی تعریف دفعہ ۳۰ قانون محلہ بالائیں
لیکھی ہے۔ دو مستند اشخاص یعنی کہ خا نامہ اور ہر جج
کے مقدمات میں فی ٹس جاری کر دیا حکم یا گیا تھا اور اس کو

کاشی ناتھ
تمام
باجلاس
دلاوئی

صفحہ ۱۲

میں ہو جاتی ہے اور ایسے مقدمات نہایت شاذ ہیں جن میں شریک وارث مشترک رہے ہوں یا کوئی قیاس نہ بجا بن نہیں ہو سکتا۔

میں نے نتیجہ پر یہ قرار دیا تھا کہ ایسا کوئی عام قاعدہ نہیں قرار دیا جاسکتا جس سے ہر مقدمہ کے حالات اور دلائل کا لحاظ رکھ کر بغیر اشتراک یا عدم اشتراک کا ثبوت حلیہ کیا جاسکے۔

میں نے مقدمہ ماونگ روپے تمام ماونگ گول (۳) کا ایک ہاتھ جس میں سٹرکالیٹن جوڈیشل کسٹرنے یہ بیان کیا تھا کہ کوئی قیاس نہیں ہے کہ سٹونی شخص کی جائداد غیر ملکی ملک کا جزو ہے اس امر کو کافی طور سے ثابت کرتے ہوئے کہ اس مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے کم یا زیادہ تہاوت کی ضرورت ہوگی لیکن جب کوئی ارجمند شخص ایک تہاوت میں ایک عرصہ دراز سے ہو تو جو شخص اسکو مقدمہ ان کے بار ثبوت اس شخص کے ذمہ ہوگا۔

اس مقدمہ کے واقعات کیا ہیں؟ مدعی کی شہادت ہے کہ وہ تہاوت ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تہاوت اور تہاوت کو ان پورے زوج و زوجہ کی جائداد کی تقسیم میں یہ مکان باوجود تہاوت تھا۔

اس شہادت کے یہ معنی ہیں کہ جائداد کی تقسیم ہو چکی تھی اور دوسرے درنا کا حصہ بھی ماسٹوے یو اور ماسٹوے پورے خرید لیا تھا۔ یہ دونوں مکان متنازعہ میں ملتا کرتے تھے اور ماسٹوے کی وفات کے بعد جو اربعہ دھوے سے تین سال قبل واقع ہوئی تھی۔ ماونگ شیولا مدعی کے مکان کا محصول ادا کیا تھا جو اس پر واجب الادا تھا۔ یہ ثابت کرنے کیلئے

بھی شہادت موجود ہے کہ زوج و زوجہ کی وفات کے بعد ماسٹوے پورے مکان کی ارٹھی اپنے اور بیٹیے یو اور اپنی بیٹیے ماسٹوے کے نام عطا کئے جائینگے اور دست دی۔ اس وقت اسکے بیٹیے اور بیٹیے نہایت کم سن تھے اور بیٹیے کیلئے محل در خواست گزار ماسٹوے پورے تھے اور اسنے غالباً اپنے بیٹیے اور بیٹیے کے نام اپنے ساتھ اسس ٹیے شامل کر لئے کہ وہ اس وقت اپنے نسبت اپنے خیالات رکھتے تھے۔

سٹر جاری یہ بحث کرتے ہیں کہ اسکا اپنے بیٹیے اور بیٹیے کے نام شریک کرنا اسکی دلیل ہے کہ انکا بھی جائداد میں حصہ تھا اور جائداد کی تقسیم نہیں ہوئی تھی ہم اس بحث سے شغف نہیں ہیں۔ دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ ماسٹوے اور دوسرے اشخاص اس مکان میں رہا کرتے تھے یہ نہیں خیال کرتا کہ اس کی یہ معنی ہیں کہ جائداد کی تقسیم نہیں ہوئی تھی ماسٹوے کے طرز عمل سے کہ ماسٹوے پورے مکان ہے اسکا اظہار ہوتا ہے کہ جائداد میں یہ بات معلوم تھی کہ جائداد ماسٹوے پورے تھے اور دوسرے اشخاص مشترک ہے اور یہ جائداد ماسٹوے پورے تھے اور دوسرے اشخاص میں زوج و زوجہ کی جائداد کی تقسیم کی وقت آئی ہے۔

اسکے معلوم کر بھی کوئی ضرورت نہیں کہ جائداد ماسٹوے پورے تھی یا ماسٹوے پورے یا دونوں کی مشترک تھی۔ ماسٹوے پورے تھے اور ماسٹوے پورے مکان کی مالک ہوتی اور ماونگ شیولا بیٹیے ماسٹوے لاکے شوہر کے ماسٹوے پورے کی جائداد کا مالک ہوتا۔ ماسٹوے پورے اور ماسٹوے پورے کے افعال قابل غور نہ تھے اور دونوں کے حق میں قفسہ طویل المدت بھی ثابت ہے اس سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ انکے والدین کی جائداد کی تقسیم ہو چکی

حاشیہ
نہام
الکلیہ
۱۰۱

ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ جج کے حکم کی تائید کرنے کیلئے حاضر ہوئے
ہیں دوسری بیٹے عبدالحمید اور سبیل باغی کی درخواستوں کے
مقابلہ میں جج کیلئے یہ حکم دیا گیا کہ وہ جج کے سامنے پیش کر دیں
اور عدالت ہذا ان دو سیکر و مقررات میں بحث سماعت کرے گی بعد ازاں
مستعلق ایسے احکام صادر کرے جو وہ مناسب سمجھے۔ لائق گورنمنٹ
ایڈووکیٹ نے یہ عام سوال پیش کیا ہے کہ عدالت ہذا کو بعض گزشتہ
اس حکم میں استاذی کرینیکا اختیار نہیں ہے جو تحت دفعہ ۳۴
۱۸ باب ۱۸۱۸ ڈسٹرکٹ جج یا کوئی دوسری عدالت مجاز صادر
کرے یہ ہمیشہ ہمارے سامنے مفقود رہا کیونکہ لیکن ایک نظیر
جو اس سالہ کا ہے اور وہ فیصلہ جو دو ججوں کے ایک جج نے
صدور کیا ہے اس سے ایک نے جو عدالت کے جج جیسے تھے سالہ
اور خیرات اور ہورادرا کا فیصلہ ۱۸۱۸ میں کیا تھا جو ذیل
ججوں کی ہے کیا یہ متفق ہیں ججوں نے اس مقدمہ کا تصفیہ کیا
تھا کہ عدالت صرف ایسے ججوں میں استعمال نام اختیارات نکالنے
کے جو اسے دفعہ ۱۸۱۸ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی رو سے حل میں
دست اندازی کر سکتے ہیں یقین ہے کہ وہ اختیارات ایسے
وہ جج ہیں کہ عدالت ہذا اپنے اختیار تیزی کے استعمال میں
سمت کی مثل طلب کر سکتی ہے یعنی اس تحقیقات کی مثل جو
ڈسٹرکٹ جج نے کر کے ہو یا کہ ان اشخاص کے ناموں کی نہر
مترتب کیا جی دلال نامت کے لئے ہوں اور تاکہ ایسی مثل کا
مرے ۱۸۱۸ کے بعد ڈسٹرکٹ جج کو ایسے احکام و ہدایات
دے سکتی ہے جو مناسب سمجھے جائیں لیکن بحث یہ باقی رہتی ہے
کہ اب مذاکرہ کیا اصول مقرر کرنے چاہئیں جس کے تحت وہ ایسے
میں جو اختیار تیزی کو استعمال کر سکے ذیل جج جنھوں نے
ادھر رام دہا کو دیا لاکا فیصلہ کیا تھا ایک نہایت اہم اصول

تواپا تھا وہ یہ کہ عدالت اپنی اختیارات نگرانی کے استعمال میں
دست اندازی نہ کرے جیکہ عدالت انداز ہی کی ہر عام اصول میں ایک
سے کیا کہ ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ خلاف شہادت تھا ہم اس اصول
کی پابندی کرنا چاہتے ہیں دفعہ ۳۴ ایکٹ ۱۸ باب ۱۸۱۸ کے الفاظ
یہ بالکل صاف ہے کہ واضعان قانون نے ان عدالتوں کو جن کا ذکر
اس میں کیا گیا ہے بتول امت ڈسٹرکٹ جج اس میں سے ایک
تمیزی عطا کیے ہیں ڈسٹرکٹ جج یا دیگر وہ اسے خاص کی نہر تیار
اور شائع کریں جس کے متعلق تمام کی شہادت یا اور دوسری شہادتیں
حالیہ ان میں ثابت ہو سکے وہ عازا بعد دلال کام کرتے ہیں تاکہ رو
یہ دیکھ لیا گیا کہ نفاذ دلال جو اس میں استعمال کیا گیا ہے اس میں اس
تفریق کا حوالہ شامل ہے جو قانون مذکور کی دفعہ ۳۴ میں لکھی ہے یہ بلا
رہا ہے لیکن دفعہ ۳۴ میں کچھ محکوم ہے وہ یہ کہ ڈسٹرکٹ جج جو
جس کے ایسے اشخاص کی نہر تیار اور شائع کریں جس کے متعلق ان کے
حالیہ طہنات یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ ان میں سے ایک ہے اور
جو دفعہ ۳۴ میں نفاذ دلال کی تفریق میں ہلا گیا ہے جو تیار اور شائع
نے اس اختیار تیزی کے اعمال کے متعلق مقرر کی ہیں وہ ہیں کہ ڈسٹرکٹ
کو شہرت عام کی یا دیگر شہادت سے طہنات شامل چاہا جائے اور
کہ جس شخص کا نام اسے نہر تیار نہیں کر دیا گیا تھا جس کا اسکا ایسے
انداز کی وجہ ظاہر کرنا موقع نہ دیا اس سلسلہ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں
کہ استعمال عام اختیارات نگرانی کے عدالت ہذا کو دست اندازی کرنا
اختیار ہے اگر ڈسٹرکٹ جج نے اس کو خلاف ذکر ہدایت کا مابعدی
نہ کی ہو اور نہر تیار دلالوں میں ایسے شخص کا نام نہ کرے یا ہونے
نام درج کرنے کی وجہ ظاہر کرنا موقع نہ دیا گیا ہو اس میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں
سے بحث کرنا کہ واضعان قانون کا مشاہدہ نہیں ہوا کہ اسے استعمال
کے فیصلہ وقت دفعہ ۳۴ ایکٹ ۱۸ باب ۱۸۱۸ کے خلاف مرقوم کرنا چاہئے

[illegible]

فیر جمع عدالت تحت نے کوئی شہادت نہیں لی اور پڑھنے لکے
کی بنا پر یہ قرار دیا کہ اسے کی ادائی و قعدہ قانون ذکر کے تحت
متصور ہوگی۔ اور عموماً تو گری کیا۔

درہ علیہ نے طرفہ کیا ہے اور لائق کیل مدعی علیہ کی بیہوش ہے
شہادت لینے چاہئے تھی اور جو جہاد بھی مدعی علیہ نے کی تھی وہ نقل تھا
وہ نیز حسب ذیل محکوم ہے: ۱۔ (۱) کسی شخص کے لئے جائز نہ ہو گا کہ وہ کسی
مکان کے کرایہ کے اٹھا یا تنہید یا اس کو جاری رکھے کیلئے سوائے کہ اگر
کوئی حرمہ اسلامی یا کوئی مماثل رقم (۲) اگر ایسی
کسی رقم کی ادائیگی جو لائی سلسلہ کے بعد کی گئی ہو تو کرایہ دار کو
حق ہو گا کہ وہ مالک سے اس رقم کی رقم واپس حاصل کرے اور وہ حق
کے لئے تھا۔ کسی دوسرے طریقہ استعمال کرنے کے اپنے کرایہ دار
جو مالک کو واجب الادا ہو یہہر رقم واپس کرنے کے گزشتہ طریقہ ہے

ہمارے خیال میں عدالتِ شہادت کی رائے ہی متعین ہے۔ مرافعہ
موجودہ جرمِ خارج کیا جاتا ہے۔

مراقبتہ خارج کیا گیا۔

ہائیکورٹ الیابو

مرافقہ شمالی و جنوبی

نمبر گذر ۴۶۱ با توجه به شماره ۲۵ و تاریخ ۱۹۲۳

یاد اہل بیت علیہم السلام

گنج حیات و نوری غیر علمی علم در انعام با گیتی پادشاه و غیره

فانوں مطاعہ ایک دوسرے کے ساتھ۔ اور اگر کسی نے شرک و کفر کی بات کی تو اسے
یہ نفاذ، احکامات میں احکام و سربراہ ہمارے ہوتے واسطے
شرعیہ کی ذمہ داری۔

عامہ انراستہ میں شرک و کفر کا اعلان شرک و کفر
ہے۔ نہ دالے شریک کہ اگر مال کی ذمہ داری سے
رہی نہیں کہ جو قیام جو قیام و مال داروں سے کوئی کو
دیئے ہوں۔

حرانی دیوانی بنا جس کی عدالت مطالبات خفیہ رنگوں
۱۰۰۰ روپے مقدمہ نمبری دیوانی نمبر ۹۹۹ بابت ۱۹۲۱ء۔

منجانب و منجانب استغناء مشرک و داری
منجانب و منجانب علیہم لہن بین میکڈول اور کلٹن۔

فیصلہ۔ منجانب علیہم نے درخواست گزار اور ایک شخص سامون
عدالت مطالبات خفیہ میں ان اشیاء کی قیمت پانے کی تلاش
کی جو یہ اور عدالت کی گئی تھیں۔

عرضی دعویٰ میں بیان کیا گیا تھا کہ دعا علیہم ایک کوٹھی
موسومہ سامون آٹھ سو پانچ انچ کوٹھی یعنی میں ایک شخص کی حالت
کے شرکاء تھے اور اس کوٹھی کو اشیاء و متاعہ اکٹوبر ۱۹۲۱ء
میں بیہ کی گئی تھیں سامون نے جواب دعویٰ داخل نہیں کیا۔

درخواست گزار کا بیان ہے کہ وہ شرکاء سے ۷۸ روپے
۱۹۲۱ء کو دست بردار ہو گیا اور بعد کے معاملات سے اس کو
کوئی تعلق نہیں رہا۔۔۔ منجانب علیہم نے اس بیان سے انکار
کیا ہے کہ ان کو اس امر کی اطلاع تھیں تھی کہ وہ کوٹھی سے
علیحدہ ہو گیا ہے۔

ذیل علم ج عدالت مطالبات خفیہ نے یہ قرار دیا کہ درخواست
ذمہ دار ہے کیونکہ منجانب شرکاء کے متعلق کوئی عام اعلان نہیں ہے۔

اس کامرانیہ میں جو کچھ لیکن درخواست گزار نے اسے
کی ہے کہ میں بھیجنا نگران و سربراہ دست گزار اور
بنا ہے کہ وہ منجانب کو ۱۰ روپے تیار دینا چاہیے۔ پتہ ۱۰۔
دفعہ ۲۹۱ء تا ۲۹۱ء حاجی ۱۰ اوکٹوبر ۱۹۲۱ء

میں سندھ عدالت کی کارروائی کا معاہدہ کیا گیا اور
لائی اپڈ کیٹ فریقین کی بحث سماعت کی ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ
عدالت سماعت میں فریقین نے اس مقدمہ کو کچھ اکیس روپے تیار دینا چاہیے۔

غائب اس سے کہ رقم قضا نہ بہت خفیہ تھی اور شونہ ۱۹۲۱ء کو
فریقین میں بہت کم رقم آکر اس مقدار کو اکثر تیار ہو کر
کہ درخواست گزار نے اعلان جو اسے پیش کیا ہے۔

کرایا قضا میں میری ۱۰۔۔۔ میں اس کو کوئی روپہ نہیں ملتی۔ اسی
قسم کے ایک مقدمہ میں میں دو سو روپے کوٹھی سے نہیں ملے، اعلیٰ
کے خلاف دعویٰ دائر کیا تھا درخواست گزار نے یہی جواب دیا۔

کی تھی جو اس مقدمہ میں کی گئی ہے اور عدالت نے مقدمہ
چند ہی چارن دت بنام ایل جی کاوسا جی جی (۱) کی تہذیب
کرتے ہوئے یہ قرار دیا تھا کہ کوٹھی کے قیدی کچھوں سے

مقابلہ میں جو حیثیت کہ منجانب علیہم کی اس مقدمہ میں ہے
منجانب شرکاء کا اعلان عام اخبارات میں کر دینا سب سے
دست بردار کو ذمہ داری سے سبکدوش نہیں کرتا۔ یہ مقدمہ بھی

چیف کوٹھی میں بھیجنا نگرانی پیش ہوا تھا اور ذیل علم ج نے
جنہوں نے اس کی سماعت کی تھی کلکتہ ہائیکورٹ کی رائے سے
اتفاق کرتے ہوئے کہا تھا کہ دو قانون کے متعلق اس رائے سے

اختلاف کرنے کے لئے تیار نہ تھے جو ہائیکورٹ کلکتہ نے

(۱) آئین لاچرٹ کلکتہ جلد ۱۰ ص ۶۹

قرارداد کیا تھا جس میں مدعا علیہم نے مزید کہ نصف کی ذکر کی تھی مگر
 سے مراد کیا تھا اور دو عین مرافعہ علیہم پر اطلاع مرافعہ کی
 تھی لیکن یہی کراچی گئی تھی۔ مقدمہ میں متون پانچویں جہم دو پہل
 رس کے چودھری (۳۰) ایک ہی جس میں ایک کوٹھی کے مالک کے
 نام پر تھا، قانونی فریق نہیں بنائے گئے تھے یہی قرار دیا گیا تھا
 جس کا نام مریت (۳۱) جس کی تصدیق سرداری لال نام راج ل
 (۵۵) میں کی گئی ہے (بھی بکل اسی قسم کا مقدمہ ہے جو اس وقت
 ہمارے درپوش ہے اور جس میں ایک موضع کے مالکوں کو زمین
 کے بابت استغراقی ذکر کی عطا کی گئی تھی۔ ایک دوسری مقدمہ
 ذکر کی مقدمہ کالی دیال پہلیا چارجی بنام ٹکڑہ (۱۹) میں
 یہی دے اختیار کی گئی تھی اور اس مقدمہ میں کل نفاذ کی نظر ثانی
 کی گئی تھی۔ فیصلہ اس امر پر مبنی تھا کہ اگر آؤر ۲۲ روں ۳۳ کا
 متنازعہ زمین ہی ہے کہ متونی مرافعہ علیہ کے مقابلہ میں مرافعہ
 ہو جاتا ہے لیکن بعض حالتوں میں مرافعہ کے ساقط ہو جانے کا
 نتیجہ ہوتا ہے کہ مرافعہ ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ بالکل طور پر مرتب
 ہو گیا ہے اور خلاف عدالت سے یہ مرافعہ استعنا نہیں کر سکتا کہ وہ اس
 مندرجہ کا قصیدہ کرے۔ لایم مقامان ذکر کیا۔ ان متونی نے جرن کے
 مقدمہ میں مرافعہ ساقط ہو گیا ہے اس مقدمہ کی ذکر کی گئی ہے
 وہ بشرکت دوسرے ذکر کی واروں کے اور اسی تھانہ کے مالک
 ہیں۔ اگر مرافعہ دوسرے ذکر کی واروں کے خلاف منظور کیا جاتا تو یہ
 نتیجہ دیکھا کہ وہ متعارفات ہوتے۔ ایک یہ کہ مرافعہ کے ساقط
 مالک اور اسی متنازعہ کے متنی اور اس پر قابض ہیں اور دوسرا

گھوڑا نیواری
 نام
 زمین
 (۱۰) (۱۱) (۱۲)

یہ کہ وہ ملکیت کے متنی اور مالک نہیں بنایا۔ ان مقدمہ میں
 یہ قرار دیا گیا ہے کہ یہ معاملات ایسے ہیں جو متنازعہ کے متنی
 نہیں ہیں اور جن کو منظور نہیں کیا جاتا ہے اس سے جو ہم چاہیں کیا
 پیدا ہو جائیگی وہ ہیں۔
 مرافعہ کی جانب سے استغراقی ہے کہ یہ مرافعہ
 متونی کو دلا کہ مرافعہ کی یہ پیش روٹا گیا ہے کہ وہ اس کی عطا
 تصدیق کرالیں کہ دیا چکر بن پانچویں کے کے کوئی اور نہیں ہے یہ متنازعہ
 قابل منظور نہیں ہے۔ اول تو یہ مرافعہ (۱۰) کا کام تھا کہ وہ
 قائم مقامان قانونی کو فریق بنائے جو ان میں سے نہیں کیا اور
 دوسرے یہ کہ جب قائم مقامان قانونی کی ضرورت ہو تو
 کم سے کم سرکار کو ہی قائم مقام دیکر لینا چاہیے تھا۔ یہ
 غیر متنازعہ و مشترکہ خانان کا نہیں ہے جس میں حق سپاڑ کی
 لحاظ سے حق حاصل ہوتا ہے بلکہ یہ عام غیر متنازعہ زمین ہے
 کے متعلق ہے جس میں مالکان اس میں مشترک ہیں ان کے
 میں یہ قرار دیا جوں کہ کل مرافعہ ساقط ہو گیا ہے اور یہ
 جواب دینے والے مرافعہ علیہ کے متنی میں خرچہ کے ساتھ
 کرتا ہوں۔

مرافعہ خارج کیا گیا

ہائیکورٹ ریکورڈ

نفاذ شدہ

نمبر ۲۰۹۲۳

اجلاس

از کل میں جو متنازعہ اس نام کے متنی کے ساتھ مرافعہ علیہم

(۲۰) زمین کیس نمبر ۲۰۹ (۱۱) زمین کیس نمبر ۲۰۹
 (۵۱) زمین کیس نمبر ۱۹۹ (۶۹) زمین کیس نمبر ۸۲۲

اکریل بوس
بنام
روسا بھیریک
(رنگون)

اختیار کی قسمی اور درخواست خارج کر دی گئی۔ میری جی
بہر اسے ہے کہ کلکتہ کے سفیر کی تعلیم بہتر قانون ہے اور
میں اس میں دست اندازی کرنے کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ درخواست
سود چھ خارج کی جاتی ہے۔
درخواست خارج کی گئی۔

ہائیکورٹ لاہور

مخانی برائی

نمبر ۲۱۰ بابت ۱۹۲۳ء کی فصل ۹ جون ۱۹۲۳ء
باجلاس سرجنٹس کی مارگر
بلو مدعا علیہ مرائع بنام تارہ اپنی مدعیہ مرائع علیہا
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابت ۱۹۲۳ء آرڈر ۲۲
۱۹۲۳ء (۲۱) ۱۹۲۳ء آرڈر ۲۲ رول ۱۱ کے مستحق مالش
درخواست باز داری بعد انصاف سے بعد اور اس کی نوعیت۔
درخواست پر حکم ایسا فرما دیا کہ

مدعیہ مدعیہ کی تائید تھا کہ فریقہ تہذیبیہ کی
اندر مدعیہ مدعیہ کی گئی ہو تو مالش از خود ساقط
ہو جاتی ہے اور اس کے بعد درخواست با داری
پہنچے ہو تو وہ تحت آرڈر ۲۲ رول ۱۱ (۲۱) مجموعہ
درخواست لاری طور پر ایسی درخواست قرار دی جائے
جو حکم مستحق کو مستحق کہے۔

پہلی فریق بنام مرائع بنام تارہ اپنی مدعیہ مرائع علیہا
۱۹۲۳ء (۲۱) ۱۹۲۳ء آرڈر ۲۲ رول ۱۱ کے مستحق مالش
درخواست باز داری بعد انصاف سے بعد اور اس کی نوعیت۔
درخواست پر حکم ایسا فرما دیا کہ

۱۔ شاہ کمال

ایسی درخواست پر حکم صادر ہوا اس کا درجہ
آرڈر ۲۲ رول ۱۱ کے مستحق مالش از خود ساقط
درخواست خارج کی گئی۔
درخواست خارج کی گئی۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔ مہاجرین اہل۔

پیشی دال
بنام
سکھائی کس
(دال)

قانون ضرر عام اگر ایکٹ ۲۰ بابت سلسلہ ۱۹۴۳-۴۴
حصہ ۱۱ ان شرک۔ ناش منافع عام بقایا ایہ ٹکریا کرے
معاوضہ جو کاروائی حصول اور انویسٹ اور کیا گیا ہو یا قائل
باز یافتہ ہے۔

ناش منافع برعکس لبر و ایہ جو بیرونی کہ رقم بقایا
کثیر تھی رکاوٹی کی سیرلی نہ ہو۔ یہ ہوتی تھی۔ اکثر
اسی ذیل کار اسمیاں تھے اور مدعا علیہ
باعدہ اور صحیح حساب پیش نہیں کیا تھا عدالت نے ذکر
مقرر مقرر ناش منافع رستائے نکالی عام صادر کی۔
درا دیکر مل حالات مقدمہ ڈکری مانگی
جس ناش منافع بقایا لبر و ایہ سلسلہ ڈکری
پر بنا ہے نکالی عام صادر کرے تو کہیں مرید رقم کی
مطوری ہوں دسے تھی وہ سلسلے اسحق کا رقم
بقا کی بات وصول کی گئی ہو۔

حصہ ۱۱ شرک ناش منافع میں معاوضہ کا اہل
مد وصول ہیں کوئی اور لبر و ایہ کو تحت قانون عدول
اور ان کی تکرار انہوں کے وصول کی ہو۔ مل ہو کیوں
رقم معاوضہ جائز طور پر ادلی سوادی مستحق نہیں ہو سکتی
مراشد ثانی بار انہی ڈکری مقدمہ اہل مشکل شرک کہ دفع
کا پڑھو رشتہ ۲۰ کو پڑھو سلسلہ۔

منجانب مبالغہ ڈاکٹر ایس۔ این سین۔
منجانب مرافعہ علیہا ڈاکٹر کے۔ این کھور۔

فیصلہ۔ یہ مرافعہ ناش منافع کی ناراضی سے پیش ہے
مبالغہ مدعا علیہ لبر و ایہ اسکی جانب سے وہ امور جو دریا گیا
ادلی ہیں کہ۔ آیا ڈکری نکالی رقم مرید بھائی پر نہیں کیا

درج زیر پیشہ ہر۔ عدالت ۱۹۳۳ میں ملنے سے ہوئی سہ
رقم بقایا اسلامہ غالب اکثر سب ہر اکاؤنٹس کے نام پر
ہوتی۔ اکثر اس میں بقایا کار۔ اس میں ۱۰۰ ہر
مدعا علیہ۔ دسے بقا مدہ حساب پیش کر دیا ہے اور چونکہ
پیش کیا ہے وہ سب اور سلسلہ طرہ ۱۹۳۳-۳۴ میں بقا کر
بنا ہے یہ سب سب کے کہ ہاں ناش منافع ڈکری اور ڈکری
منافع بنا کے نکالی عام ہے اور رشتہ اندازی نہ ہے۔
اور وہ سب سب کے کہ ہر کہ کس کس کا تھا بقا کر
کے متعلق فیصلہ میں صریح حساب بقا کر ہے۔ ذیل پیش کا بیان
ہے کہ پڑائی کی ضرورت کی بنیاد پر اس کو ڈکری
اراضی خود کا شوق کا لگان اڑا کر ہوتا ہے لیکن ۱۹۳۱
تھام میں جو میں ذیل میں دسے ہے اور اس میں
درج کی ہے۔ یہ سب سب کے کہ ہر کہ کس کا تھا بقا کر
یہ عدل نہ ہو۔ لیکن اس میں اور رقم ڈکری شدہ ہیں۔ یہ سب
۱۹۳۱ میں ڈکری ہو کر ۱۹۳۳ میں سب کے کہ ہر کہ کس کا تھا بقا کر
اور یہ سب کے کہ ہر کہ کس کا تھا بقا کر۔

ای مراد لبر و ایہ نے عدالت کسی شیا کیے ہیں اور وہ اس
مرد اس میں اور انہی کو۔ رشتہ اندازی میں بقا کر
لیکر نقل کر کے جو میں ہم میں۔ اس کے ایک سب کے کہ ہر کہ کس کا تھا
قادر ماحول کہ یہ سب کے کہ ہر کہ کس کا تھا بقا کر
نہ۔ فرمایا ہے رقم کی مسئلہ میں میں سب کے کہ ہر کہ کس کا تھا
تر کیا گیا ہے وصول کی گئی ہو۔

فیصلہ عدالت۔ ہاں اسے بقا کی وہ نظر ہے بقا کر یا پکا ہے
اور ہم بقا کر ہیں کہ جو وہ سب کے کہ ہر کہ کس کا تھا بقا کر
اس کی ایک نقل رقم میں لبر و ایہ سے متعلق ہے جو ڈکری

بند کیا گیا۔ اسے اور متعدد اراکے فریقین مخالف نے عدالت ماتحت مرافقہ میں مرافقہ پیش کیا لیکن سید الدین نے بھی عدالت ماتحت الی کی ڈگری بنال رکھ کر مرافقہ خارج کر دیا۔ اسپر اپنی اخصا نے یہ مرافقہ ثانی اس کی مالیت میں لگا دی جو یہ پیش کر کے دائر کیا مگر رسوم عدالت بلکہ عدالت ادا کی گئی کہ اس کو مرافقہ ثانی تسلیم نہ کیا۔ افغان مذکور بالا سے سماعت طویل ہوئی جو تاہم کہ یہ مرافقہ ثانی تسلیم نہ کیا گیا بلکہ میری اس ثانی تہ اور رسوم عدالت بلکہ مالیت دونوں نے لگا دی ہے۔ ہوتی چاہئے۔ لہذا دونوں عدالتوں کے مرافقہ میں رسوم عدالت واجب الادا مانگے گئے ہیں لیکن ان کے عدالت ماتحت مرافقہ میں ادا کئے گئے ہیں اور بلکہ عدالتوں میں بلکہ بلکہ عدالت ادا ہوئے ہیں اس لیے بلکہ مالیت کی کمی ہے جو یہ مرافقہ ثانی بابت رسوم عدالت مذکور اور ماتحت عدالت مرافقہ واجب الادا ہے۔

حکم استقصاء

جسٹس رائٹر نے مرافقہ دائر ہونے کے بعد عدالت کے سپرد وارنٹوں کے رقوم عدالت نے یہ نوٹ کیا کہ رسوم عدالت واجب الادا عدالت ماتحت اور عدالت ہذا کم ہے یہ نوٹ لایق کونسل مرافقہ کو دیکھ لیا گیا۔ اور ۱۳ دسمبر ۱۹۲۳ء کو ان کے دستخط کئے گئے۔ کسی رسوم عدالت واجب الادا عدالت ہذا کم کر دیا گیا۔ لیکن ۱۰ جنوری ۱۹۲۴ء کو مسٹر جسٹس رائٹر کے رقوم مقدمہ پیش ہونے پر لایق کونسل مرافقہ نے بیان کیا کہ وہ مرافقہ کی سماعت کے وقت اس رسوم عدالت کی کمی کے متعلق مدد کریں گے جو عدالت مرافقہ ماتحت میں داخل کی گئی ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ

تحت قاعدہ ۱۰ اقوال عدالت اپنا ہمارے جنوری ۱۹۲۳ء اب لایق کونسل مرافقہ کے سپرد وارنٹوں کے رقوم عدالت کی پورے کی کمی کے متعلق اعتراض کریں اس پر انجمنیہ معلوم ہوتا ہے اور چھانگنا میں جانتا ہوں۔ اس کا کابل ادریں تسلیم نہیں ہو اس لیے میرے خیال میں یہ کافی طور پر اہم ہے کہ وہ جوں کے پچ کے دہرو پیش کیا جائے۔ جسے میں بابت دیتا ہوں۔

فصلہ۔ ہم خیال کرنے ہیں کہ بلکہ اس واقعہ کے کو ڈگری قلعی بابت ۱۹۲۳ء میں دیوٹ لایق بقایا کی ادائیگی نیز لایق بقایا کی وصولی بابت کوئی شرط مندرجہ نہیں ہے۔ مرتب آڈٹ ۳۴ رول ۶ کے تحت درخواست پیش کرنے پر مجبور ہو اٹھا۔ بلکہ عدالت شکل قلعی مگر ہم خیال کرنے ہیں کہ ہم کو اصل پر غور کرنا چاہئے۔ اور درخواست تحت آڈٹ ۳۴ رول ۶ فی تحقیق اس بقایا کی بابت شخصی ڈگری کی درخواست جو نیلام کے ذریعہ کی وصولی کے ہتھکھڑکی ہے۔ وہ رقم شخصی نہیں ہو سکتی تاہم نیلام منکر نہ کیا جائے۔ لہذا اسے جو عدالت ماتحت نے مسئلہ میلاو کے سلسلے قلعی کی تصدیق اور وہ رائے جو چارے اسٹاپ پوٹر سے مرافقہ کے نمبری ہونے کے متعلق تھا ہر کی ہے درست ہے۔ مرافقہ مؤرخہ بشپل رسوم عدالت ہذا بشرح اعلیٰ خارج کیا جاتا ہے۔

ہم مرافقہ علیہ کو ایسی ہر ذمہ داری سے بری کرتے ہیں۔ جس کے بغیر وہ اور طور پر عدالت ماتحت کے رسوم عدالت کی تحویل کرنے پر مجبور ہوگا۔

عدالت ماتحت کو لازم ہے کہ حق الودعہ مراجع سے

بند کیا گیا۔
بنام
مستطاب
والا باد

ام سے جو بڑھتا ہے سو کھیتی پیریا۔ بطور شیعہ قسم بند و خان تالار میں
 علیہاں فرید پیریا۔ اور والدین متفقہ حیرا۔ یہ خلق ہم سے آوا
 یا گیا ہے جس سے یہ فرید پیریا۔

[illegible][illegible]

”جمہوری طور پر کوئی مسئلہ تبادلاً نہیں کی گئی جس سے کوئی
 طور اور ذریعہ بغیر غور نہ کرے کہ اس کو کیا کوشش کا اہل ہے
 کیا اس سے اس قدر فائدہ ہوگا کہ یہ مسئلہ حل ہو گیا“

[illegible]

لاشفاصل مستحبہ اور افی ٹکس سے جان بچانے اور چوبہ حالات تندرستی

سفرنامه پیرانیا در سال ۱۳۰۲ هجری قمری

پیارے شاگرد! شکر کریں ان انھوں نے اسی حقیقت سے تجارت کی ہے

پھر اس آخری بیان کے متعلق کوئی تاخیر نہیں کہ یہ کس طرح ہو

اس سے متعلق نہیں ہو گا۔ نگار نگار کے پاس اختیار ہے کہ

والپس کا پوتا تھا۔ اور یہ کہ ہم اس کو ادا کرے، ایمانی تصور کر رہے (سکڑی جیہا ستر

انکار کرتے ہیں۔ یہی وہی ہے ان (الائ) کا اب مرتب بنام

۱۔ نیکیا پند نہیں ہے۔ مسرت و شوق سے نہ کہ غم و اندوہ سے کہ اگر یہ غم و اندوہ ہو تو دھڑلے سے

وہ جس کے بیچ بچا کیے کو لڑتے ہو اور اوقات میں جو نے جس کے حالات معلوم کیے (مخلص)

ایک ایک کا دن آفرج ہے میں مجھ سے کہ اس کا کوئی میا نہیں

اے تے کہہ خود کہیں طبع اس معاملہ سے تعلق نہیں رکھتا جس کی قیمت

کمزور طلبہ کی تعلیمی بہتر حالت برپا کی کہ درسی سے جو نفعہ ۳۶ کی

یہاں پہلی بار یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید کی ہے، اس کی تائید کی ہے، اس کی تائید کی ہے (۳)

۱۷۱۔ کہ انفاط سے پہلے ہمارے یہ اس مرد میان کہ گاہے گاہے

بانی نادان مشرک بندهای مستحق حبه انعام مشرک

چنانچہ 'اور لا یخسر' اور 'مکنتی' مفہوم جس کا ذکر کیا جا رہا ہے یہ تو اس کا

کرم میز با چشمت یا نهی. نام دوازده حیثیت که هر یک از اینها به علمای سنی

اور ان کے نامان شہر کے تھوڑے سے اس طرح شہر کے جو کہتے ہیں کہ عیال

نہاڑن شہزادہ سیکھو سہیل کو کاظم میں لائیں اور ملتا ہوا پیر ۲۱ اس رقم کو

مکتبہ اہل کبیر :- فیاض احمد کے ارکان خاندان اور خیر مشعل سرامیہ خاندان

مردود: خوار و شکستہ ہیں اور صدمہ میں ان کا اندازِ محبت نامواں

کے ہو گا اور دشمنان کو تباہ کرنا اور خدا کی رضا حاصل کرنا اور رسول اللہ ﷺ کے

در کمال جور دانی تمکرات می جسته پس و سنا و سرسالت ما این خود بخود

اسی لئے اور شکر کہ جن کے دواں تکمیل کر سکتے ہیں وہ یقیناً رُکے ہیں

کہا میں خود اور خود اپنے اور شرکاء جنس کے باہمی بانٹا بلکہ کر لیجنا

لیکن یہ ضرور نہیں کہ اس سوال پر کوئی اثر ڈالا جا سکے کیا اور کھل جائے

نہاؤں میں شہید کہ کاروبار میں شامل خیال جاسکتی ہے۔ شہادت کرنا کوئی

اگر تھیں تو یہ ہے کہ خاندانِ مشرق کے کاموں پر یہ تھیں تھیں لگا ہوا ہے

کے لئے یہ ممکن ہے وہ میرا یہ ارادہ انکار نہ کرے اور میری طرف سے اس کے لئے کوئی عذر نہ ہو

کہ اس کی کوئی ہی طرح کی جہاد کو غیر اشقی سے قرض و اسات

<p>صرف ایک جائداد ہو چکی ہے اس کا ردائی حصول آرا کا اضافہ شروع ہوئی اور اسے دہندگان نے اپنی آراء ایک یا دوسرے امیدوار کے لیے تسلیم کرنا شروع کیا۔ کسی وقت جبکہ آراء کی جارحی کھل کر اہل حال نے مجیدہ دارشمار کنندہ کے پاس جا کر کہا کہ جائداد کے لیے ہمیں ایک کرارہاں چاہیے۔ اس پر مجیدہ دارشمار کنندہ نے یہ خیال لے کر کہ لکھنا وہاں ہے یہ تصدیق کر لیا ہے۔ اس کا فی کار ردائی ختم کر دی اور ایک جائداد کے لئے ایک مقررہ امیدوار کی تجویز کے باوجود انتخاب کا اشتہار کر دیا۔ درج میں ہر غلط کیا گیا ہے کہ امراؤں کی دست برداری کسی سیاسی چال بازی کے تحت تھی لیکن خواہ کچھ ہی ہو ہم کو صرف ان واقعات پر بحث کرنی ہے جو صاف سے متعلق ہیں۔ امراؤں کا حصول آراء کی کارروائی کا آکار ایک جائداد کے لئے دو امیدواروں سے جو اوقبل اسکے کہ آرا ختم ہو چکا اور شمار کی جائیں اور مجیدہ دارشمار کنندہ اعلان کرے کہ کوئی چارہ تھا صرف ایک امیدوار تھا۔ اور وہ ایک امیدوار ایک جائداد کا خالی تھا۔ ان حالات میں ہم خیال کر لیں کہ مجیدہ دارشمار کنندہ آراء کے انصاف اور کچھ سے مل گیا اور نہ اس کا عمل بالکل معقول تھا۔ رول ۶۴ دہانہ قواعد انسانی اور ان قواعد میں جو اس خاص فکر غما کی متعلق ہیں یہ قرار دیا گیا ہے کہ نتائج انتخاب یہ آراء کی جائیگی۔ اگر ان امیدواروں کی تعداد جو نامزد کئے جائیں اور کچھ نام ہر دست میں داخل ہوں ان جائدادوں سے زیادہ ہوں جو خالی ہوں اور اس امیدوار کے لئے آراء کی جائیگی جس نے امیدوار کی سے دست برداری کی ہو۔ جب نامزد شدہ امیدواروں کی تعداد جائدادوں سے زیادہ ہو تو انتخاب کی صورت ہوگی</p>	<p>رول ۶۴ میں حکم ہے کہ اگر ایسے امیدواروں کی تعداد ہو جائے کی تعداد کے مساوی ہو تو تمام ایسے امیدواروں کو تسلیم ہو گئے۔ لہذا اگر تین امیدوار ہیں اور تین خالی جائداد ہیں۔ جبکہ ایسے امیدواران منتخب شدہ تصور ہوئے۔ اسی طرح دو ایک بھی۔ یہ صحیح ہے کہ یہ لحاظ کا اضافہ رول ۶۴ دہانہ کے پیش نظر نہیں ہے اور کہیں ایسا حکم ہے جس کا نام امیدوار کی دست برداری ان چند شخصوں میں جو اس آراء کی جائیگی ہوں لیکن قبل انتخاب آرا مجیدہ دارشمار کنندہ کے وائس کی جائیگی ہیں کوئی شک نہیں ہے کہ مجیدہ دارشمار کنندہ کے لئے یہ حائر طریقہ تھا کہ رول ۶۴ دہانہ کے مطابق عمل کرے اور حکم دے کہ ایک امیدوار ایک جائداد خالی کے لئے مقرر کیا ہو تو مستقر کرے کہ اس باوجود اگر تین سے منتخب ہو گیا ڈاکٹر میں نے غلطی ایک حد تک اسے عدالت کا انکار کر کے جس کو کٹر نے رد کر دیا تھا کہ کارروائی حصول آراء کی یہی چاہیے تھی اور حالہ پر مجیدہ دارشمار کنندہ کو کیا چاہیہ امیدوار کے باضابطہ متعین ہو چکا اور مستقر کر چاہیے تھا اسکے متعلق وقت یہ ہے کہ اگر آراء جاری رہیں تو اس میں کے لئے بھی آراء تسلیم ہونی چاہیے اس کا اس سے دست بردار ہو گیا ہے اور قابل کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ یہ بالکل سنا ہے کہ جس طرح امیدوار انتخاب کارروائی خالی آراء سے قبل دست بردار ہو سکتا ہے اسی طرح وہ دوران کارروائی کے حصول آراء یا منتخب ہونے کے بعد ہی فوراً یا منتخب ہونے کے بعد ہی وقت دست بردار ہو سکتا ہے۔ کوئی شخص اپنے آپ کو اس کا پابند نہیں کر سکتا کہ وہ بطور رکن محکمہ انتخابی دست بردار نہیں ہو سکتا۔ وہ مجاز ہے کہ کسی وقت بھی دست بردار ہو</p>
--	--

استعداد با جوانان یارکینا

پائیکوٹ الہ آباد

شعبہ دارو و طب

بروز شدہ ۲۱۶ باجوہ سلسلہ ۱۹۲۳ء شمسید کم سن ۱۹۲۳ء

با جواس سرگرمیڈ سیریز کتب و طبقاتی و سرگرمیڈ

<p>اوس نام ہزام صاحب درجہ صدر اس</p>	<p>حاکمہ حاصل کر سکتا ہے۔ ان مسائل میں پہلے اول کے متعلق عدالت تحت مراجعہ کا عمل مشابہت کی نسبت سرسری ہے اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی نظریہ سے مقام کے استعمال کی جاتی تھی جہاں کاڑھاں ٹھہرتی تھیں اور یہ کہ اس میں ملازمہ امت کا بعض تھے اس کا استعمال ایسی جگہ ہوا کہ اس کو لیجائن میں اس فعل سے راہدہ نہیں تھا جو کوئی عام شخص کر سکتا تھا نکول ہے حقیقت میں مقدمہ اس سے زیادہ قوی ہو چکا ہے سے معلوم ہوتا ہے واقعہ یہ ہے کہ ہمارے دور کی شہادت بیش کی گئی ہے کہ اس مقام پر کسی وقت ٹیٹکا باندھے جاتے تھے لیکن عدالت تحت مراجعہ کی تقاریر کے متعلق زیادہ قوی شہادت یہ ہیں کہ اگر عامہ حقائق حق رہا تھا تو اس کی ہر صورت میں اس کی طرف ہم پھر رجوع ہوتے ہیں تو عدالت تحت مراجعہ نے کسی شہادت کا حوالہ نہیں دیا ہے کہ اس میں عوامی کا استعمال کرتے تھے اس فعل نے صحابہ عامہ حقائق ایسا کیا ذکر کیا ہے اس کی حیثیت سے یا بہ اسٹنڈرڈ یا کوئی امر جو اس کی ملکیت کے قیام کے معاصر ہو سکا ہے اس میں اس کے حق کے حوالہ کو اس کے خلاف نہاں اس کا ذکر دفعہ ۱۲ (ب) قانون حق آرائی ایکٹ ۱۹۱۹ء بابتہ ۱۹۱۹ء کے تحت اور وہ اس لوٹینٹ کا حق نہیں ہے جس کا یہی علیہ نے دعویٰ کیا اور اگر یہ دعویٰ کیا جا تو نا لاش میں کوئی اور ذہن کو قتل کی امتیازات کی مثال بھی دیتا ہے کہ بام سعد اللہ شہو (۱) ہے جس میں عوامی دعویٰ کی استعال کے متعلق دیکھیں کے لیے حق کی موجودگی کی تحقیقات کی ضرورت تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ عدالت تحت مراجعہ اس میں یہ کہنے میں غلطی رہے اس کا اس کا کہ عامہ حقائق کو درجہ ۱۲ (ب) کے حال ہوا ہے۔ عوام مدد لہذا اس میں اس میں اس میں اس میں</p>	<p>تو عدالت نے اس کی کو بطور پوزیٹو کے درجہ کر لیا ہے اور وہ اس کی وجہ بطور حاکمہ امتیاز ہے جو کہ بری علیہ وہ یہ کہ اس کے قبضہ سے انکار کیا اس لئے تحقیقات عالم کی گئیں یہ نہیں اپنا با اثر محض استقرار کے لئے قابل پیشہ رفت ہے حاکمہ کا مالک کوں ہے اور کیا کوں نہ ہے بدیہ قبضہ مخالفانہ حق حاصل کر لیا ہے یہ صیغہ صیغہ عدالت تحت مراجعہ کی لست ۷ لاہور یہ ہے کہ اس میں حقیقت کے قتل کوئی طرح سے ہیں سے بد مشابہت براس کی بحث ایک یہ تجربہ محدود ہے کہ استاذ ذرات ملی میں یہ لاش کے حوالہ دراجات ہیں صحیح ہیں ہو سکتے اگر یہ سوال نہ ہے جب وہ چھوڑ دیا گیا تھا کیا ان مراہمی معاصرہ کے کسی حوالہ کی نسبت اس کا کیا حاصل ہے اگر اور اس کا یہ اثر مراجعہ نہیں کیا جاسکتا تو عدالت تحت مراجعہ کو عور کر جا رہے ہاں آیا وہ اس میں اس میں اس میں انہم کہ اتنے بڑے اور اس کو طے کر جا رہے تھا کہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں استانہ کی مدد کو خلیں یہ لاش اس کے وہ تھا جس کی لست کوئی اعمال میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں عدالت تحت مراجعہ نے فی الحقیقت اس کے حق میں قبضہ کی اور اس کے خلاف حق بدیہ قرار امت کا بخوبی ہے اور اس کا اگر وہ مقدمہ براس طریقہ پر جو کر کے حاکمہ امتیاز تھا وہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں کے متعلق اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس کا امید متعلق حق بدیہ قرار امت اس میں اس میں اس میں اولا عوام نے مدد لہذا اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اسی علیہ وہ یہ ہذا کا قائم مقام ہے اور اس کے حق خلاف</p>
--	---	--

سلطان بخش

نام
محمد المصباح
(اد آداب)

۱۔ حال ات میں ہماری رائے ہے کہ ہمدہ و انشا رکندہ :-
 ۲۔ حالات میں قانونی اور سیاسی طریقہ پر اور ریاست میں سے اپنے
 ذوالفقار کے مطابق عمل کیا اور اس کا تصفیہ جائز طور پر کیا جا رہا
 ۳۔ اسے ہے کہ ان کی حمایت سے یہ استقرار کے بعد باضابطہ طور پر
 ۴۔ ہو گیا ایک جائز اور مطابق قانون فیصلہ ہے۔ مقبول
 ۵۔ ان میں ہی ہمارا جواب ہے۔ سماعت ہمارے حرج کا تصفیہ ہو گیا
 ۶۔ جس کی تصدیق فریقین کے کونسل میں کی گئی ہے
 ۷۔ موافقہ ہر وقت افعال و عواصم انتخاب کرینگے۔

استغواب کا جواب دیا گیا۔

جائیکوٹ پٹ پٹ راس

مرافقہ تالی و دیوانی

نمبر ۲۱۴۹ بابتہ ملازمت منصفہ ہر فرد کی ملازمت
 با حلاس جسٹس ہر فرد کو ملازمت دیا گیا۔

دستور تحسین و تعلیم

۱۔ دسویں قاسم - بتا ہر صاحب و پرہیزگار صاحب اس
 ۲۔ اقامت مقامی ملک میں رہا و مقام ملک
 ۳۔ معنی علیہ - مرافقہ علیہ -

حق رہا ہے قدامت - عوام کیا بدلیہ قدامت حق حاصل کر سکتے
 ۲۔ یہ حق آمانت اور پٹنٹ سے پرہیزگار کا حصول ہو سکتا۔
 ۳۔ قانون حق آمانت ایک شاہ ماجہ ملازمت کے وعدہ (۱۰)۔

۴۔ حق ملکیت رہا ہے قدامت حال رکھتے ہوئے قدامت
 ۵۔ حق حال رکھتا ہوئے حق سائش یا پرہیزگار ہوئے
 ۶۔ قدامت قدامت حق حال رکھنے کے لیے تسلیم کیا گیا ہے
 ۷۔ حق قدامت کے لیے جو امتیازات دیا گیا ہے وہ
 ۸۔ حق ملکیت حال رکھتا ہے کیا اس کا جواب دیا گیا ہے

۱۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۲۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۳۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۴۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۵۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۶۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۷۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۸۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ

۱۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۲۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۳۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۴۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۵۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۶۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۷۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۸۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ

۱۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۲۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۳۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۴۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۵۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۶۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۷۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۸۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ

۱۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۲۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۳۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۴۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۵۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۶۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۷۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ
 ۸۔ حق آمانت یا پٹنٹ اسے پرہیزگار عدلیہ یا عدلیہ

مقام
بنام
مقام
مقام

[illegible]

اس کا کوئی طبقہ بعض اوقات بمقام گورنر ٹی مدد لینے کو مستحق حاصل کرتا ہے یا ایسا کر سکی کوٹیشن کرنا ہے۔ عدالت ماتحت مراد عدالت ایسے فیصلہ کے اس حوالہ کے لئے خاص وجہ دی ہیں اور وقت بکر سماعت ہم پر لازم ہے کہ اس سبب کی کہ معطلی پر تیز فیصل سے عود کرے اگر اس کی دیگر تجاویز وقت بکر سماعت اس کو ضرورتی حالت عدالت ماتحت مراد عدالت قانون کو پیش کر کے مستحق ملاحظہ کیا ہم اسکے فیصلہ کو منسوخ کرتے ہیں اور مراد کو گورنر ایسٹ جیو ہا متنازعہ ایات صدر بکر سماعت کے لئے واپس کرتے ہیں جو خبر کے کی تاریخ نکلا عدالت بد اور عدالت ماتحت مراد میں ایسا اور مقدمہ منظور ہو گا اور اسکے ڈگری میں حکم دیا جائیگا قیمت اسٹامپ یا دواستہ مراد عدالت ماتحت مراد استہ پتیں جو تیز ہیں ہوں گی۔ مقدمہ واپس کیا گیا۔

چالیس گورنر اسٹامپ

مراد اولی ویر الی

ممبر عدالت ۱۸۳۲ء ۱۸۳۳ء ۱۸۳۴ء ۱۸۳۵ء ۱۸۳۶ء ۱۸۳۷ء ۱۸۳۸ء ۱۸۳۹ء ۱۸۴۰ء ۱۸۴۱ء ۱۸۴۲ء ۱۸۴۳ء ۱۸۴۴ء ۱۸۴۵ء ۱۸۴۶ء ۱۸۴۷ء ۱۸۴۸ء ۱۸۴۹ء ۱۸۵۰ء ۱۸۵۱ء ۱۸۵۲ء ۱۸۵۳ء ۱۸۵۴ء ۱۸۵۵ء ۱۸۵۶ء ۱۸۵۷ء ۱۸۵۸ء ۱۸۵۹ء ۱۸۶۰ء ۱۸۶۱ء ۱۸۶۲ء ۱۸۶۳ء ۱۸۶۴ء ۱۸۶۵ء ۱۸۶۶ء ۱۸۶۷ء ۱۸۶۸ء ۱۸۶۹ء ۱۸۷۰ء ۱۸۷۱ء ۱۸۷۲ء ۱۸۷۳ء ۱۸۷۴ء ۱۸۷۵ء ۱۸۷۶ء ۱۸۷۷ء ۱۸۷۸ء ۱۸۷۹ء ۱۸۸۰ء ۱۸۸۱ء ۱۸۸۲ء ۱۸۸۳ء ۱۸۸۴ء ۱۸۸۵ء ۱۸۸۶ء ۱۸۸۷ء ۱۸۸۸ء ۱۸۸۹ء ۱۸۹۰ء ۱۸۹۱ء ۱۸۹۲ء ۱۸۹۳ء ۱۸۹۴ء ۱۸۹۵ء ۱۸۹۶ء ۱۸۹۷ء ۱۸۹۸ء ۱۸۹۹ء ۱۹۰۰ء ۱۹۰۱ء ۱۹۰۲ء ۱۹۰۳ء ۱۹۰۴ء ۱۹۰۵ء ۱۹۰۶ء ۱۹۰۷ء ۱۹۰۸ء ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء ۱۹۱۱ء ۱۹۱۲ء ۱۹۱۳ء ۱۹۱۴ء ۱۹۱۵ء ۱۹۱۶ء ۱۹۱۷ء ۱۹۱۸ء ۱۹۱۹ء ۱۹۲۰ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۲ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۴ء ۱۹۲۵ء ۱۹۲۶ء ۱۹۲۷ء ۱۹۲۸ء ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء ۱۹۳۱ء ۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء ۱۹۳۴ء ۱۹۳۵ء ۱۹۳۶ء ۱۹۳۷ء ۱۹۳۸ء ۱۹۳۹ء ۱۹۴۰ء ۱۹۴۱ء ۱۹۴۲ء ۱۹۴۳ء ۱۹۴۴ء ۱۹۴۵ء ۱۹۴۶ء ۱۹۴۷ء ۱۹۴۸ء ۱۹۴۹ء ۱۹۵۰ء ۱۹۵۱ء ۱۹۵۲ء ۱۹۵۳ء ۱۹۵۴ء ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء ۱۹۵۷ء ۱۹۵۸ء ۱۹۵۹ء ۱۹۶۰ء ۱۹۶۱ء ۱۹۶۲ء ۱۹۶۳ء ۱۹۶۴ء ۱۹۶۵ء ۱۹۶۶ء ۱۹۶۷ء ۱۹۶۸ء ۱۹۶۹ء ۱۹۷۰ء ۱۹۷۱ء ۱۹۷۲ء ۱۹۷۳ء ۱۹۷۴ء ۱۹۷۵ء ۱۹۷۶ء ۱۹۷۷ء ۱۹۷۸ء ۱۹۷۹ء ۱۹۸۰ء ۱۹۸۱ء ۱۹۸۲ء ۱۹۸۳ء ۱۹۸۴ء ۱۹۸۵ء ۱۹۸۶ء ۱۹۸۷ء ۱۹۸۸ء ۱۹۸۹ء ۱۹۹۰ء ۱۹۹۱ء ۱۹۹۲ء ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء ۱۹۹۵ء ۱۹۹۶ء ۱۹۹۷ء ۱۹۹۸ء ۱۹۹۹ء ۲۰۰۰ء ۲۰۰۱ء ۲۰۰۲ء ۲۰۰۳ء ۲۰۰۴ء ۲۰۰۵ء ۲۰۰۶ء ۲۰۰۷ء ۲۰۰۸ء ۲۰۰۹ء ۲۰۱۰ء ۲۰۱۱ء ۲۰۱۲ء ۲۰۱۳ء ۲۰۱۴ء ۲۰۱۵ء ۲۰۱۶ء ۲۰۱۷ء ۲۰۱۸ء ۲۰۱۹ء ۲۰۲۰ء ۲۰۲۱ء ۲۰۲۲ء ۲۰۲۳ء ۲۰۲۴ء ۲۰۲۵ء ۲۰۲۶ء ۲۰۲۷ء ۲۰۲۸ء ۲۰۲۹ء ۲۰۳۰ء ۲۰۳۱ء ۲۰۳۲ء ۲۰۳۳ء ۲۰۳۴ء ۲۰۳۵ء ۲۰۳۶ء ۲۰۳۷ء ۲۰۳۸ء ۲۰۳۹ء ۲۰۴۰ء ۲۰۴۱ء ۲۰۴۲ء ۲۰۴۳ء ۲۰۴۴ء ۲۰۴۵ء ۲۰۴۶ء ۲۰۴۷ء ۲۰۴۸ء ۲۰۴۹ء ۲۰۵۰ء ۲۰۵۱ء ۲۰۵۲ء ۲۰۵۳ء ۲۰۵۴ء ۲۰۵۵ء ۲۰۵۶ء ۲۰۵۷ء ۲۰۵۸ء ۲۰۵۹ء ۲۰۶۰ء ۲۰۶۱ء ۲۰۶۲ء ۲۰۶۳ء ۲۰۶۴ء ۲۰۶۵ء ۲۰۶۶ء ۲۰۶۷ء ۲۰۶۸ء ۲۰۶۹ء ۲۰۷۰ء ۲۰۷۱ء ۲۰۷۲ء ۲۰۷۳ء ۲۰۷۴ء ۲۰۷۵ء ۲۰۷۶ء ۲۰۷۷ء ۲۰۷۸ء ۲۰۷۹ء ۲۰۸۰ء ۲۰۸۱ء ۲۰۸۲ء ۲۰۸۳ء ۲۰۸۴ء ۲۰۸۵ء ۲۰۸۶ء ۲۰۸۷ء ۲۰۸۸ء ۲۰۸۹ء ۲۰۹۰ء ۲۰۹۱ء ۲۰۹۲ء ۲۰۹۳ء ۲۰۹۴ء ۲۰۹۵ء ۲۰۹۶ء ۲۰۹۷ء ۲۰۹۸ء ۲۰۹۹ء ۲۱۰۰ء ۲۱۰۱ء ۲۱۰۲ء ۲۱۰۳ء ۲۱۰۴ء ۲۱۰۵ء ۲۱۰۶ء ۲۱۰۷ء ۲۱۰۸ء ۲۱۰۹ء ۲۱۱۰ء ۲۱۱۱ء ۲۱۱۲ء ۲۱۱۳ء ۲۱۱۴ء ۲۱۱۵ء ۲۱۱۶ء ۲۱۱۷ء ۲۱۱۸ء ۲۱۱۹ء ۲۱۲۰ء ۲۱۲۱ء ۲۱۲۲ء ۲۱۲۳ء ۲۱۲۴ء ۲۱۲۵ء ۲۱۲۶ء ۲۱۲۷ء ۲۱۲۸ء ۲۱۲۹ء ۲۱۳۰ء ۲۱۳۱ء ۲۱۳۲ء ۲۱۳۳ء ۲۱۳۴ء ۲۱۳۵ء ۲۱۳۶ء ۲۱۳۷ء ۲۱۳۸ء ۲۱۳۹ء ۲۱۴۰ء ۲۱۴۱ء ۲۱۴۲ء ۲۱۴۳ء ۲۱۴۴ء ۲۱۴۵ء ۲۱۴۶ء ۲۱۴۷ء ۲۱۴۸ء ۲۱۴۹ء ۲۱۵۰ء ۲۱۵۱ء ۲۱۵۲ء ۲۱۵۳ء ۲۱۵۴ء ۲۱۵۵ء ۲۱۵۶ء ۲۱۵۷ء ۲۱۵۸ء ۲۱۵۹ء ۲۱۶۰ء ۲۱۶۱ء ۲۱۶۲ء ۲۱۶۳ء ۲۱۶۴ء ۲۱۶۵ء ۲۱۶۶ء ۲۱۶۷ء ۲۱۶۸ء ۲۱۶۹ء ۲۱۷۰ء ۲۱۷۱ء ۲۱۷۲ء ۲۱۷۳ء ۲۱۷۴ء ۲۱۷۵ء ۲۱۷۶ء ۲۱۷۷ء ۲۱۷۸ء ۲۱۷۹ء ۲۱۸۰ء ۲۱۸۱ء ۲۱۸۲ء ۲۱۸۳ء ۲۱۸۴ء ۲۱۸۵ء ۲۱۸۶ء ۲۱۸۷ء ۲۱۸۸ء ۲۱۸۹ء ۲۱۹۰ء ۲۱۹۱ء ۲۱۹۲ء ۲۱۹۳ء ۲۱۹۴ء ۲۱۹۵ء ۲۱۹۶ء ۲۱۹۷ء ۲۱۹۸ء ۲۱۹۹ء ۲۲۰۰ء ۲۲۰۱ء ۲۲۰۲ء ۲۲۰۳ء ۲۲۰۴ء ۲۲۰۵ء ۲۲۰۶ء ۲۲۰۷ء ۲۲۰۸ء ۲۲۰۹ء ۲۲۱۰ء

(۱۲) انگریزی لائبریری کے درجہ اولیٰ صفحہ ۱۳۹ -

داروغہ کا مقدمہ جو جیل کے مقدمہ کے ساتھ چلا گیا۔ اور اگرچہ ٹیپری
مقدمہ ترقی نہ ہو سکا اور اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی
کی نہ تھی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔

مراٹھان کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔

اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔

درمیان میں اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔

۱۱۔ تواریخ کا وجود ہے۔
۱۲۔ الف۔ یہ کہ جائداد و عودہ سربراہ پتھر و گام
کی مدد سے ارکان تواریخ نے حاصل کی تھی۔

۱۳۔ ب۔ یا اگرچہ وہ سربراہ پتھر و گام کی مدد سے
حاصل کئے تھے۔ تاہم جائداد پتھر و گام کی مدد سے حاصل
۱۴۔ ج۔ یا یہ کہ تواریخ نے یہ مالیں برائے
واریخت حقیقت مخالف تار و زنج حاصل کی تھی۔

درمیان میں اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔
اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔ اس کے بعد اس کی حالت میں ہی رہی۔

اولیاء تہذیب
مقام
اولیاء تہذیب
(مدراں)

۱۹۱۷ء

اولیادہ راجا
نام
اولیادہ کھنڈی
(در دہ)

حاصل کر کے، سر اور اسی طرح دوسرے اشخاص کو ملنے
موروثیہ اسکا اسد دہی حیثیت کو جسے ماتن دالینے
اور موروثیہ پیا را۔ یہ یقیناً قائم مقامی کہنے ہیں
یہ امر ہے کہ اب ظاہر کیا کہ کاروان کی سنل میں مال طری
تبع ہے۔ لہذا ان کو قائم امی کیلئے وعدہ کی مدد کی ضرورت
ہیں۔ لکہ اس کو یسائل کر کے اصل حق کا اہل لاس
مورثین کے اسکے وارث اور حق خاندان سے دور ان کو
مخالفت۔ چونکہ مذکورہ اشخاص کے الفاظ و طر ف
دیکھ کر جسٹس نا کے فریب یا سازش یا اسی قسم کا کوئی امر
ظاہر نہ ہو یا یہ کہ عدالت کو بلور کر کے لئے دہولہ دیا گیا
کہ مقدمہ میں بیگم کی بیوی کی یا یہ کہ یہ قائم مقامی
کی گئی ہے کہ دراصل ایسا نہ ہوا ہو کہ کھنڈی سے مورثیہ
سٹی آف لٹل سام گلائی (۴) فیصد ہر خیر کی کا، یا دیکھ
ہر حیثیت قائم مقام ہونے کی ہوا ان اشخاص پر قائل
پا بندی قرار دیا جائے جس کی اس نے قائم مقامی کی ہو یہ
گو مدعیدہ کٹ دوسرے تارکہ حیدر اوس (۵) اس کا ل سے
قرارد کیا کہ جب یہ ایک مرتبہ ملے جو گیا ہے کہ وہ مقدمہ ماتن
خصیات وہی حق اور حقیقت و اصل نتیجہ اسباب فو خاص ہونے
نکے مطالبہ عدول میں سے کوئی مقدمہ نہ ہو یا یہ تھا
کہ ایک مقدمہ کا دعوی دوسرے مقدمہ کا دعوی علیہ ہے
ما قابل احوال ہے۔ مقدمہ میں دیکھ کر کسی اسلوب بیان
متری چاہو مسمیہ (۱۲) کا الٹ ہے آج کے یہ فرمایا کہ
آگ کی آفت سے مدد ہو وہ ضابطہ لیا نتیجہ ظاہر ہو
یہ تاں کہ اسکے متعلق قبضہ داری کے لئے ضروری ہوا اور
خیر ہر ضروری نہیں ہے کہ اسکے مستحق ہونے کی ضرورت طلب
(۱۲) دیکھ کر (۱۳) دیکھ کر (۱۴) دیکھ کر (۱۵) دیکھ کر

ہو۔ بعد میں ابتدا کی کہ ہر اشخاص کے ہر ایک کا حساب
میان میں چاہئے اور یہ کہ ملک اور لیتے اور اسی ہے یا
بیلین مدعی علیہ ہر نام اور ہر ملک اور لیتے اور مال تو ریل
ہے اب حسب بیان ایسی کی فی ہر ایک کا حکم تو رہے ہے
صراحتاً قائم کیا گیا۔ اور مع کھنڈی کا نام دیکھو
کا قبضہ حال کر بیکانہ تہ یہ جو کیا گیا۔ یہ معلوم کرنا
سبیل ہے کہ اس سے کہو کہ نہ لیا جاسکتا ہے کہ وہ اس
سالہ میں تو رہے کی نام نہ اور یہ قائم مقامی میں کی گئی
اور مقدمہ حالیہ میں اس نتیجہ صراحتاً ہم نہیں کیا گیا
مستشرقین کی دور اور کہ مقدمہ متاخرہ تو رہے لے لے لے
نہ تھا اور اس لئے اس مقدمہ کا بعد لے اور مفید ہوا
مورثین جو سکڑا کر لے دیا ہے جب نہ دیکھا جائے کہ
رہا علیہ ہم نے تو رہے کے وجہ کا سوال قائم کیا اور نو رہے
لے کارنا دن کو بطور مدعی علیہ ہر اشخاص بیان اور با ہر
سے اس مقدمہ کی بار بار لے یہ جہت کی کہ چاہئے
تو رہے کی جائے اور خیر و قائم مقامی۔ اور یہ کہ اس کا کیا
تھا اور اس لئے اس لئے کہ وہ دلا پائے کا مستحق
تھا بطوریکہ عدالت کے یہ وجہ سے قرار دے کہ وہ تارکہ
حس کی رو سے مدعی علیہ ہر نام نہ لے لے لے لے لے لے
لوقت ارجاع مالان مقدمہ خواہ کسی طرح تریبہ دیا گیا
ہو ایک ہائی کورٹ میں مدعی علیہ ہر نام نہ اور مدعی علیہ
۱۲ بطور احوال کے اور مدعیان و دیگر مدعی علیہ
پر حقیقت اور علیہ فریقہ لے لے لے لے لے لے لے
کر مایہ محکمہ ہر مدعیان کی تو رہے عدالت مزاحمت کے
بببب فریق مزاحمت نہ تھی۔ لہذا میں قرار دیتا ہوں کہ

اولیاء تہذیبیہ	<p>تھوڑا سا کاسم پر ہوتا ہے۔ اس کی نسبت آری عابدی</p> <p>ایک تہذیبیہ کاسم ہے کیونکہ اسے دو براہوں کے ساتھ</p> <p>متر کا حامل کی گئیں۔ اس تہذیب کے ساتھ ہے کہ یہ تہذیبیہ</p> <p>ماتر دھیں۔ سلاویہ میں علوم ہوتا ہے کہ متعدد مفادات</p> <p>ہیں اور اس سب میں وہی عبارت پیش کی گئی ہے کہ</p> <p>تک یہ ظاہر کرنے کے لئے تہذیبیہ کی دستاویز ہے کہ</p> <p>دعویٰ مر سنا میں کیا گیا ہو کہ وہ تہذیبیہ کاسم ہے</p> <p>اس کے بعد یہ درود یا کیا کہ منی علیہ اے اقبال یہاں سے کہ</p> <p>ناروا کو جو ماتر میں کوئی حق نہ تھا۔ اور دس دیناک (۱۹)</p> <p>اور ک (۲۰) پر استدلال کیا گیا ہے۔ مدنی علیہ اے اقبال</p> <p>کارتا میں یہ بیان تھا اور کوئی میاں جو اس لئے اس وقت</p> <p>کیا ہے کہ وہ ایک ادراک اور ادوار و آثار کی</p> <p>کے ملاقات اقبال نہیں ہو سکتا۔ اس کو کوئی اعتبار نہ تھا کہ</p> <p>وہ آثار کی قائم مقامی کرتا یا اسے اقلات کرتا ہو</p> <p>یہ قابل ہے ہی ہوتے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کو بعض اقلات</p> <p>کرتے ہیں عرصہ میں حیدر اس لئے دستاویز کہ ۱۹ میں کیا تھا</p> <p>خواہ یہ بیان اس معیوں باطل اس سے ناروا و آثار میں</p> <p>اس کے بعد اس امر پر رد کیا گیا ہے کہ سلاویہ کے مادہ</p> <p>یہ مادہ میں اپنے حق کو پیش نہیں کیا کہ اس کے خور سے کہ</p> <p>ان کا کہ دیا یہ امر قابل یا دو است ہے کہ اگر اس کے</p> <p>فوت ہوا۔ کہیں بھی اس کا ہوا ہے اور اس کی صورت کا</p> <p>کاشمیر ہوا اتفاق ہے وہ اس وقت نہ ہو کہ اس کے</p> <p>بڑا کہ اس کو تہذیبیہ کا دینا کا بھی اعلیٰ ترین کہ</p> <p>کیا تہذیبیہ میں نہ ہو۔ اس کی نسبت اس کے بعد مدنی علیہ</p> <p>جو بیان کی تونیل سے ایک مخالف تونیل کا مالک</p>
<p>تھوڑا سا کاسم پر ہوتا ہے۔ اس کی نسبت آری عابدی</p> <p>ایک تہذیبیہ کاسم ہے کیونکہ اسے دو براہوں کے ساتھ</p> <p>متر کا حامل کی گئیں۔ اس تہذیب کے ساتھ ہے کہ یہ تہذیبیہ</p> <p>ماتر دھیں۔ سلاویہ میں علوم ہوتا ہے کہ متعدد مفادات</p> <p>ہیں اور اس سب میں وہی عبارت پیش کی گئی ہے کہ</p> <p>تک یہ ظاہر کرنے کے لئے تہذیبیہ کی دستاویز ہے کہ</p> <p>دعویٰ مر سنا میں کیا گیا ہو کہ وہ تہذیبیہ کاسم ہے</p> <p>اس کے بعد یہ درود یا کیا کہ منی علیہ اے اقبال یہاں سے کہ</p> <p>ناروا کو جو ماتر میں کوئی حق نہ تھا۔ اور دس دیناک (۱۹)</p> <p>اور ک (۲۰) پر استدلال کیا گیا ہے۔ مدنی علیہ اے اقبال</p> <p>کارتا میں یہ بیان تھا اور کوئی میاں جو اس لئے اس وقت</p> <p>کیا ہے کہ وہ ایک ادراک اور ادوار و آثار کی</p> <p>کے ملاقات اقبال نہیں ہو سکتا۔ اس کو کوئی اعتبار نہ تھا کہ</p> <p>وہ آثار کی قائم مقامی کرتا یا اسے اقلات کرتا ہو</p> <p>یہ قابل ہے ہی ہوتے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کو بعض اقلات</p> <p>کرتے ہیں عرصہ میں حیدر اس لئے دستاویز کہ ۱۹ میں کیا تھا</p> <p>خواہ یہ بیان اس معیوں باطل اس سے ناروا و آثار میں</p> <p>اس کے بعد اس امر پر رد کیا گیا ہے کہ سلاویہ کے مادہ</p> <p>یہ مادہ میں اپنے حق کو پیش نہیں کیا کہ اس کے خور سے کہ</p> <p>ان کا کہ دیا یہ امر قابل یا دو است ہے کہ اگر اس کے</p> <p>فوت ہوا۔ کہیں بھی اس کا ہوا ہے اور اس کی صورت کا</p> <p>کاشمیر ہوا اتفاق ہے وہ اس وقت نہ ہو کہ اس کے</p> <p>بڑا کہ اس کو تہذیبیہ کا دینا کا بھی اعلیٰ ترین کہ</p> <p>کیا تہذیبیہ میں نہ ہو۔ اس کی نسبت اس کے بعد مدنی علیہ</p> <p>جو بیان کی تونیل سے ایک مخالف تونیل کا مالک</p>	<p>تھوڑا سا کاسم پر ہوتا ہے۔ اس کی نسبت آری عابدی</p> <p>ایک تہذیبیہ کاسم ہے کیونکہ اسے دو براہوں کے ساتھ</p> <p>متر کا حامل کی گئیں۔ اس تہذیب کے ساتھ ہے کہ یہ تہذیبیہ</p> <p>ماتر دھیں۔ سلاویہ میں علوم ہوتا ہے کہ متعدد مفادات</p> <p>ہیں اور اس سب میں وہی عبارت پیش کی گئی ہے کہ</p> <p>تک یہ ظاہر کرنے کے لئے تہذیبیہ کی دستاویز ہے کہ</p> <p>دعویٰ مر سنا میں کیا گیا ہو کہ وہ تہذیبیہ کاسم ہے</p> <p>اس کے بعد یہ درود یا کیا کہ منی علیہ اے اقبال یہاں سے کہ</p> <p>ناروا کو جو ماتر میں کوئی حق نہ تھا۔ اور دس دیناک (۱۹)</p> <p>اور ک (۲۰) پر استدلال کیا گیا ہے۔ مدنی علیہ اے اقبال</p> <p>کارتا میں یہ بیان تھا اور کوئی میاں جو اس لئے اس وقت</p> <p>کیا ہے کہ وہ ایک ادراک اور ادوار و آثار کی</p> <p>کے ملاقات اقبال نہیں ہو سکتا۔ اس کو کوئی اعتبار نہ تھا کہ</p> <p>وہ آثار کی قائم مقامی کرتا یا اسے اقلات کرتا ہو</p> <p>یہ قابل ہے ہی ہوتے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کو بعض اقلات</p> <p>کرتے ہیں عرصہ میں حیدر اس لئے دستاویز کہ ۱۹ میں کیا تھا</p> <p>خواہ یہ بیان اس معیوں باطل اس سے ناروا و آثار میں</p> <p>اس کے بعد اس امر پر رد کیا گیا ہے کہ سلاویہ کے مادہ</p> <p>یہ مادہ میں اپنے حق کو پیش نہیں کیا کہ اس کے خور سے کہ</p> <p>ان کا کہ دیا یہ امر قابل یا دو است ہے کہ اگر اس کے</p> <p>فوت ہوا۔ کہیں بھی اس کا ہوا ہے اور اس کی صورت کا</p> <p>کاشمیر ہوا اتفاق ہے وہ اس وقت نہ ہو کہ اس کے</p> <p>بڑا کہ اس کو تہذیبیہ کا دینا کا بھی اعلیٰ ترین کہ</p> <p>کیا تہذیبیہ میں نہ ہو۔ اس کی نسبت اس کے بعد مدنی علیہ</p> <p>جو بیان کی تونیل سے ایک مخالف تونیل کا مالک</p>

اولا یہ ہو گا کہ
نام
اولا یہ ہو گا کہ

ہے وہ اپنی کسلی سیلی اہل اصرار اس نے مجھ کو اٹھائی
نے سجن اولیہ پکین اور مکمل کیا تھا اور اس میں پکین
سحق کر کے رکھا۔ البتہ یہ تسلیم کر کے کہ کچھ جائداد کن احمد
نے سلاسلہ میں مال عوض سلفہ سلفہ اپنے والد کے
سرمایہ کی مدد نہ حال کی تھی محض وہ وقتہ عیان کی ملاو
ڈاکر گانا ڈاکر ۱۱۰۰۰ روپے کر کے رکھا کہ جائداد (محصلہ سلفہ)
اور جائداد و متعلقہ بہ ایدہ و ستاد بزرگ ہے کی آمدنی
یا حروقی مدد ہے حاصل کی گئی تھی۔ مثلاً بن ایہ کوئی نہایت
نہیں ہے۔ اس لئے بعد یہ دور ویا گیا کہ جائداد کے حاصل
کر کے لئے اس سرمایہ سے فائدہ اٹھایا گیا تھا جو مال
نگو مال کی تحویل میں تھا۔ اور دستاویزات (بہت ہی) دستاویز
اور ایک (۱) پر ختم کیا گیا ہے۔ دستاویزات بہت ہی ہوئے
۱۱۰۰۰ روپے کے حق میں "کامیاب" مال عوض سلفہ
صاحب سے حق نہ گواہ اور دستاویزات (۳) موضع ۱۱
نے سلاسلہ دوسری جائداد کا بیع نامہ نہام نہ گواہ عوض
لے لکھ ہے۔ دستاویزات (۱) ایک بیع نامہ حق نہ گواہ
دوسرے (۱) بیع نامہ عوض سلفہ دوسرے بیع نامہ کی
بابت بیان کیا گیا کہ وہ اتنی مالیت کے لئے شک ہے کہ نہ ہوا
کی ہستی میں حاصل کیا گیا تھا۔ دستاویزات (۱) کے
ذریعہ غامضی گہر منتقل ہوا تھا جس میں نہ گواہ (اور اس
کی اولاد سے بیع کے لئے نقل مکان کیا۔ یہ ظاہر کرنے کے
لئے کوئی نہایت نہیں کہ نہ گواہ نے سرمایہ ہیا کر کے
پورا کوئی مدد دی ہو۔ برخلاف اس کے یہ مالک میں
ہے کہ پورے ٹری ٹری جائدادیں سلاسلہ کے ملک
نالی کرنی شروع کر دی تھیں۔ ملاحظہ ہو دستاویزات (۱)

نہ گواہ

یہ ممکن ہے کہ نوکر نے دستاویزات (۱) کے ذریعہ بیع کر کے
سرمایہ ہیا کر کے یہ نہ گواہ اس سال پہلے کہ نہ گواہ نے کثیر
دولت ہیا کر کے شروع کر دی تھی کہ جائداد (۱) اور (۱) مال
کے نام نہ گواہ جائداد تھا۔ کوئی نہایت نہ گواہ کے اس طرح
کن معاملہ نے سلفہ سلفہ کی بڑی رٹم سلاسلہ
(۱) اس دی۔ جائداد و متعلقہ مددیہ دستاویزات (۱)
سرمایہ دار ہونے کی جائداد سے جو حوش حال تھا مال
کے حق میں یہ تصور کیا جا سکتا ہے۔
اس کے بعد یہ دور ویا گیا کہ کم از کم گوشتہ ۳۰
سال لیسے سلاسلہ سے ارکان تو ذریعہ جائداد سے متعلق
حقیقت مخالفانہ پیش کر رہے ہیں۔ اور اس لئے کارناون
اور دیگر ارکان تاروٹ کی جائداد سے جائداد میں کسی
حق کے متعلق دعویٰ میں تاوی حاض ہے۔ سلاسلہ
میں اٹھایا ہوا چوتی اچوتی کی پوتی نہ گواہ کی بڑی ہیں
اور مدعی علیہ اولی کی حالت نے مدعیان کی توریع کے
کارناون و ملکن احمد کے مقابلہ میں مال و نقد کے لئے
نالش وارٹ کی۔ تمام تاروٹ کا سب سے بڑا رکن ہونے
کے باعث ایسا اتفاق ہو گیا کہ وہ اس وقت تاروٹ کو
کارناون ہی تھا۔ اس مقدمہ کا نمبر ۷۷۷ ہے۔
کچھ صاف ستارے تھا کہ ارکان تاروٹ کے حقوق کی آزمائش
کرے جس سے وہ جائداد و نقد ارکان توریع کی آمدنی
میں حصہ لیتے تھے۔ دستاویزات (۱) میں کن احمد کا بیان ہے
ہے اس میں اس نے یہ سمجھ کی ہے کہ جائداد اس کے خود آمد
ٹریے بھائی پور اور اسکے چھوٹے بھائی کن بیان کی
جدا اس وقت فوت ہو چکے تھے۔ جدا گانہ کسبہ جائداد

[illegible]

چیمٹ کورٹ، نور پور

مراد قیامت کی دلیولگی

میں نے ۱۹۲۱ء میں ۲۶ جون کو ۱۹۲۲ء

باجلی میں منہ بھٹس مراث۔

جان پھول اوتنگا درانی ہمام محمد علی ابوالکلیب ہرامۃ علیہم

قال ابن صفه في حكاية الكلب في سنة ٩٩٥ (١٠٥٠) و ٧٣٠ -

قائم داری ماحول ایکٹ ۱۹۸۶ء کے تحت ۱۹۸۶ء (۱) میں

صدفانی - حقیر شماعی -

حق تحت قانون اصلاح اسرار کتبیں کے حائل کئے جائیں گے متعلق احکام

تاریخ کا حائے تو عورت دلوں اور اسرار کی تحقیقات کی محارِ جہان

کہ ٹیکس معجزہ طور سے عاید کیا گیا ہے، اس کی کمیٹی صحافی سام

عزت و شرف اور دنیاوی کاموں کی تلاش سے محبت کی بجائے محبت کی تلاش

صدا کی ایک شے کے حائل کر کے منع کرنے کے متعلق

قانون صومالی و سواحیلی و بوسنی و کوسووا

۱۰۔ سیکھنا ہے کہ تم سب لوگوں کو اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی کرنے کو کہو۔

مقلد محاکمہ الکریم کو ہر وقت کے اور ہر جگہ کے

۱۴۰۰ کے قتلہ، راجہ صاحب کے قتلہ، راجہ صاحب کے قتلہ، راجہ صاحب کے قتلہ

[illegible]

بمصر و دیوانی بمصر ۱۵۰۰ مائے سن ۱۹۲۲ء -

[illegible]

ترجمہ برائے استاد محمد کرام احمد صاحب دیوبند سے عربی و فارسی و اردو و انگریزی

ہوئے ہیں اور انہی موجودہ شرفیاء اور قسطنطنیہ کے مائیکل

میں نے کہا کہ اگر تم نے اس شخص کو دیکھا ہے تو اس کی شناخت کرو اور اس کی وجہ سے اس کی زندگی بچاؤ۔

سے ایک ہی پتہ پر رہا ہوگا۔

کہ وہ کسی زبان پر کہ جس پر کہ وہ سے خواہ وہ خواہ کے احساسات

کے کہ اسے خراب دوسرا کا فخر ہے یہ کہ اس کو اسی طرح

نہایت پروردگار و مولا را در دست خود

۱۰۰

سہ ماہی حقیقیہ: اس سے الفاظ و اعداد پہاں رسد ہوتی ہیں

میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ اے اللہ! میری زندگی بے فائدہ ہو جائے۔

لیا گیا۔ میں خیال کر رہا ہوں کہ یہ ایسا ایسا مقدمہ ہے۔

ہیں اسی اصول پر عمل کرنا چاہیے کہ معاملہ معصومہ کے متعلق

کرو اور اگر قانون سے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تو اس کا

قانون اس کو تبدیل کر لیتے جو قصداً اور مجبورہ سے ہو گیا ہے

ہم نے اس کے واسطے احکام وضع کر دیئے ہیں۔ مقدمہ کو درج

نار بنام سکرین مارکر (۱) کے فیصلہ میں سٹریس ہلوے کے

فیض اللہ کھانی لکھو میں بنام پلاٹ اراچا سینٹری (دے) کی تعلیم

کئی کئی مہینے اور یہ دیکھا کہ قانون گذرشتہ ۶۰ سال سے غیر متبادل

رہا ہے یہ مناسب ہو گا کہ کسی عدالت فیصلہ کے ذریعہ ہے؟

تبدیل کر دیا جائے جبکہ وہ ۱۰۰ صنعتان قانون کی کارروائی

سے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ رافضی علیہم السلام۔

کہ جس طرح اس آئینہ کے ہر ایک گوشہ میں ایک منظر کارما دہن کیسے چاہئے
 ہوگا۔ اس آئینہ کی ہر ایک شاخ پر ایک منظر ہونا چاہئے۔
 اس کو وہ انداز و انداز بنائی ہوئے ایسے چاہئے کہ
 وہ ناظرین کی ہر ایک شاخ پر ایک منظر ہو۔ اس آئینہ کی ہر ایک شاخ پر
 ہے کہ جس میں وہ آئینہ کہ ہر ایک شاخ پر ایک منظر ہو۔ اس آئینہ کی ہر ایک شاخ پر
 کچھ ہر ایک شاخ پر ایک منظر ہو۔ اس آئینہ کی ہر ایک شاخ پر
 ارکان از قسم ذکر کے مسووبات تو ذیل کی حالتوں سے
 متاثر ہو گئے تھے اس لئے جس سے فرار و تباہیوں کی مدد
 یہ ثابت کرنے سے فاصلہ رہے ہیں کہ ہر ایک شاخ پر
 ہر ایک شاخ پر ایک منظر ہو۔ اس آئینہ کی ہر ایک شاخ پر
 دوسری بحث جو مشن میں پیش کی ہے یہ ہے کہ
 اجلاس کامل کا مقدمہ گو دن دن نائبرنام سکرن نائبرنام
 میں قانون اور عوام کی موجودہ حسیات کے خلاف ہے اور یہ کہ
 نہیں اس مقدمہ میں اجلاس کامل سے استعوا کیا کر کے
 پھر اس مسئلہ کو تازہ کرنا چاہیئے وہ فیصلہ سننے میں
 صلہ کرنا گیا تھا اور گزشتہ چودہ سال سے وہ معقول
 قانون کے طور پر قرار دیا جاتا رہا باوجود اسکے کہ اس کی
 کا نسبت ایسے جموں نے شہر کا اظہار کیا ہے جو عیبار کے
 قانون اور رواج سے بالکل واقف ہیں لیکن جس میں
 سکرن نائبرنام جس طرح سنڈیٹ نائبرنام میں
 مقدمہ کرشنن نائبرنام و امور ہرن نائبرنام یہ قرار
 دیا ہے کہ مقدمہ گو دن دن نائبرنام سکرن نائبرنام کے
 فیصلہ کا اصول کسی تارواڈو ارکان از قسم اس کی
 مسووبات و اس سے متعلق نہیں ہوتا جو اس کی تو ذیل کو
 وراثت ملی ہیں۔ لیکن ہے کہ عوام کے احساسات اصول

[illegible]

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

۱۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟
 ۲۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟
 ۳۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟
 ۴۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟
 ۵۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟
 ۶۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟
 ۷۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟
 ۸۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟
 ۹۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟
 ۱۰۔ کیا راضی ہو کہ میرا نام بدل دیا جائے؟

دو گری مرقعہ پندرہ سو روپے کو کھانہ و دستہ و دستہ پانی کی
 ۱۵۰ سو روپے کے پندرہ سو روپے کی دستہ پانی کی دستہ پانی کی
 ۱۵۰ سو روپے کی دستہ پانی کی دستہ پانی کی دستہ پانی کی

تاریخ کریم المست پر میں نے ملاحظہ کرنے کے لیے جانا تھا مگر سچے سچے اور عام فرائض
میں ہوتی لیونیکہ کے مزارع کو ۲۵ دن کا موقع تھا کہ کیا کرنا ہے۔ اسے سامنے
کوئی خطاف نہیں ہے۔ اگر ایک بار پہلے اور در کوئی دیکھ لوں گا۔ یہ سچ ہے۔

۱۹۲۶ روستا عرض میرزا، فقه کبیر ایامی، از ایا که در اسلامه است
برای ویزیت و برور میوه ها را در سراسر سال به طوریکه در این زمانه
تعمد لیکن معلوم بود که یکصد و هشتاد و شش نفره نامی که، چون در این

مجلس اور اس کے تحت کے اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے لئے

[illegible]

صفحة ١٠

(ملاحظہ فرمائیں)

ان کا کہ دفعہ ۲۴ قانون مساوی سوانحیت ایکٹ ۱۹۱۳ء کے تحت
 کے احکام کی رو سے خارج الیاد ہے۔ عدالت نے سخت سے
 اس حوالہ ہی کو اس وجہ سے ۶ لاکھ روپے کے عدالت مدد
 کی کارروائی کی وہ ۲۵ ایک ایک ہرہ رہیں ظاہر ہوتا ہے
 اس لیے دفعہ ۲۴ کے احکام کے خلاف سے بیجا و کاسول
 پیدا نہیں ہوتا

درہنوں کی رجسٹریشن کے تحت میں تاریخ
 رہیں کا بد اس وقت قائم تھا کوئی حوالہ نہیں ہے جو اس امر
 سے مستثنیٰ تھا جس کی نسبت یہ درخواست پیش کی گئی ہے لیکن
 باوجود اس کے کہ یہاں سے عدالت بدست میں قلمبند کیا گیا تھا
 ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت نے یہاں کی تاریخ سے قلمبند کیا
 جاسکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس امر کی شکل میں وہ نہیں
 ہے لیکن ہم نے اس کی ایک تصدیق کی کہ مابینہ کیا ہے جس کو
 عدالت نے مرافعہ طلبہ نے ہمارے سامنے پیش کیا تھا اور اس معاملہ
 کا ردائی کے حق بجانب ہو چکی وجہ یہ ہے کہ عدالت نے سخت
 اور روٹھ ہمدست کی کل کارروائی موجودگی اور فریقین کے
 بیانات کا ردائی حکم بدست میں دیا ہے ان کا حالہ
 بھی ذیل علم سارہ سے پیش کر دیا ہے۔ فیصلہ اسکے کہ مرتبوں کے حق
 انصاف کیا جاتا رہوں میں سے ایک دو ان سگہ موت
 ہر گیا۔ اور جو شہادت شجرہ نسب کے متعلق پیش کی گئی اس
 سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکے دو بیٹے ہر شیری سگہ و کالکا
 سگہ تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کالکا سگہ کارروائی بدست
 کے وقت حاضر نہیں ہوا لیکن بدشیری سگہ نے حاضر ہو کر
 اپنا بیان دیا جو دستاویز میں درج ہے جس تاریخ و تادیب
 پیش کی گئی عدالت ابتدائی نے اسے شہادت میں قبول کر لیا

لیکن اس میں غیر مستند قرار دیکر اسے رد کیا گیا۔ اس کے بعد
 اس دفعہ کی شکل میں موجود ہے ہمارے میں اس کے بعد
 کو اس کے بعد کیا گیا تھا اور ہم اس کو بدست میں قبول کر لے
 ہیں۔ بدست سگہ کے بیان کی یہ تصدیق اہل ہے جو اس مقدمہ
 میں لیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کے بعد کیا گیا ہے اور اسے ہم اہل
 رجسٹریشن کے تحت میں اس امر میں رجسٹریشن کا
 دفعہ ۲۴ کے احکام کے خلاف سے بیجا و کاسول
 بیان میں یہ کہنا تھا کہ ابتدائی رہیں کے لئے تھا لیکن تیسرا
 چند سال سے صرف اس قدر دفعہ ۲۴ کے احکام کے خلاف سے
 میں کیا گیا ہے۔ درخواست میں مزید یہ درج تھا کہ رہیں صرف
 ۵ لاکھ ہے۔ لیکن دگری میں ان کا تین صرف ۵ لاکھ
 کیا گیا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس شرط سے اپنے حقوق سے دست بردار
 ہوئے پر رہی ہو گیا تھا کہ رہیں ان کی وقت اس کو رد رہیں
 ادا کر دیں۔ لیکن یہ بات اسکے دگری کی رو سے رہیں کو یہ
 حق حاصل تھا کہ وہ کسی بھی قانون نامی کو اس کا انکار کر
 کر لیں۔ درخواست میں درج ہے کہ یہ مقدمہ ۱۹۱۳ء میں مرتب نے
 یہ بیان کیا ہے کہ رہیں کو سالانہ ۵ لاکھ کی رقم پریم سانا
 ادا کر لیا کرتے تھے۔ لیکن دگری میں اس رقم کا تیس
 لاکھ کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ اختلافات بہت ہی عمومی اور عوامی
 ہیں لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ فریقین مقدمہ سے
 قدیم معاہدہ رہیں کی بجائے جدید معاہدہ رہیں کر لیا تھا۔
 قدیم معاہدہ رہیں کی شرائط وہ کچھ ہی جوں ایا وہ شرائط
 فریقین نے عدالت بدست میں اتفاق کیا تھا وہ ہیں
 جو قدیم رہیں کی تھیں یا نہیں ہیں غیر معلوم ہوتا ہے۔ اگر
 فریقین نے قدیم معاہدہ کی بجائے کوئی جدید معاہدہ کیا تھا تو

دوسری شہادت
نام
مارگس ٹاٹ
(لوئر بریٹ)

ایک بار یاد کی استدعا نہیں کر رہا ہے۔ مرنے سے پہلے مسطور کیا جاتا ہے
ڈگری کے حالات مزید سننے اور ڈگری کے حالات کے اعتبار سے
بریل کے حالات کے حوالہ کے ساتھ سمجھا گیا ہے۔

مرافقہ منظور کیا گیا

عدالت جوڈیشل کونسل اور وہ

مرافقہ تانی دیوانی

مہر بعد ۱۹۰۱ء سے ۱۹۱۲ء تک منصفہ ۲۵۲ سے ۱۹۱۳ء

ماہ لاس مشرقی جسٹس ڈیپارٹمنٹ جوڈیشل کونسل

ال یو بیو۔ علی بیگ مرزا کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

قانونی حوالہ ایکٹ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۲ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۰۱ء کی عدالت۔ قانونی حوالہ ایکٹ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۲ء تک۔

۱۹۰۵ء۔ قانونی حوالہ ایکٹ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۲ء تک۔

۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۷ء۔ عدالت ہندوستان کی جانب سے کسٹمر

مرکز افکار ہیں۔

۱۹۰۸ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۰۹ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۰ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۱ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۲ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۳ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۴ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۵ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۶ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۷ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۸ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۱۹ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۲۰ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۲۱ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۲۲ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۲۳ء۔ ایک بار اس کی شہادت اور وہ ایک عدلیہ ہے۔

۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۲ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۳ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۰۳ء سے ۱۹۰۴ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۰۴ء سے ۱۹۰۵ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۶ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۷ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۰۷ء سے ۱۹۰۸ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۰۸ء سے ۱۹۰۹ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۰ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۱ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۳ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۴ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۵ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۶ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۶ء سے ۱۹۱۷ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۷ء سے ۱۹۱۸ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۸ء سے ۱۹۱۹ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۰ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۱ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۲ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۳ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۴ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۴ء سے ۱۹۲۵ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۶ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۶ء سے ۱۹۲۷ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۷ء سے ۱۹۲۸ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۸ء سے ۱۹۲۹ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۰ء تک۔ مقدمہ ۵۰۔

١٠٠٠

پہنیں چمکے کہ دنیا بابت اس کی ہمتوں کی پیمائش ہو

کے مدعی ملک پر اس سے ان کے اراکین کا اور دوسرے کے حقوق
مستثنیٰ نہ کی جائے اور ان کو دوسروں کے لئے راستہ
دفعہ ۲۷ کے تحت (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳

15

1752

دستاویز ہے جس کے اصل احوال و حالات ہو چکی کوئی
تسلی نہیں ہے اس لئے کہ اس میں کافی تہذیب و تہذیب
ہے اور ہر طرف کی دنیا میں اس کی شہرت ہے اس لئے کہ وہ
شہرت ہے کہ ان کے ہر ایک ہی مال سے دنیا و آخرت میں
پارا پر یہ معلوم ہے کہ ہر مال کا عداوت و کائنات میں اس کی
علیہم السلام نے شہرت کی ہے کہ ان کا یہ شہرت ہے کہ وہ ہر مال سے دنیا و آخرت
قابل احوال ہو سکتے ہیں۔ نقد ہی ساری نام لگا۔ ان کے
سے یہ عداوت ظاہر ہے کہ ہر مال کا عداوت مالگزار کی تہذیب
ہے اس لئے کہ ہر مال سے تہذیب و تہذیب ہے اس لئے کہ اس میں
ہر مال سے ہر مال میں اس کا عداوت ہے اس لئے کہ اس میں
ان کے ہر مال سے ہر مال میں اس کا عداوت ہے اس لئے کہ اس میں
خود واقعہ ہے۔ ہر مال سے ہر مال میں اس کا عداوت ہے۔

علاوہ اسکے لائق و کبیل مدعی علیہم مراد علیہم یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ خطہ کے مقابلہ کرنے سے عدالت پر ظاہر ہو جائیگا کہ معاہدہ سندھ و ستادیر بقیہ ہے۔ پولون او کیا دن کے مقبولہ و ذخا جو دستادیر پر اس وہ دستادیرات کے تحت کیا ہوئے۔ مثلاً یہ میں لیکن اسکے ثبوت کے لئے وہ کافی شہادت نہیں ہے۔ لیکن عیا کہ ہم پہلے قرار دے چکے ہیں اگر دستادیر الف پر عدالت غور نہ کرے تو خطہ کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جائیگا۔ حالات کے لحاظ سے نہ صرف دستادیر الف بلکہ دستادیر ب بھی ماقابل مطوری ہے ذیل رقم شرٹل کوٹ نے دستادیر الف کو قابل تقسیم تصور کر کے یہ طے کیا کہ حائد او منقولہ تقسیم کے متعلق وہ شہادت میں پیش کی جا سکتی ہے۔ لیکن نظائر مقدمہ سمیہام گنگا (۱) و کشمیا سٹام

اسد ہمارے ساتھ تھے مرعیان مرعیان کے شہادت
بیانات ہیں اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ان کو تین سقوفوں پر
ارہنی دیا اور دوسری سقوفہ چاندوں پر چڑھوا دیا گیا
کی ملکات تھیں ۱۲۰۰ ہجری میں قبضہ ملا لیکن یہ تیسرہ تھیم کی ہمار
یہ نہیں تھا بلکہ بلوچوں کو حاصل ہوا تھا ہماری رائے میں
مرعیان مرعیان کے بیان سے ہی کے خلاف قوی قیاس تمام
ہو تا ہے اس امر سے انکا نہیں کیا جاسکتا کہ یوں دنگ گیل کی پہلی
رو بہ جویان اور کریڈن اور دوسرے دستوں بیٹوں کی مانج
وہ فوت ہو چکی ہے اور یوں دنگ گیل حاکم ٹری جاؤ گا
مالک تھا اور جسکی ارضیات یا سچ سو ایک راہنی دیاں سے
ڈاکٹر تھی اس نے دوبارہ از دواج کیا اس سے بھی انکار
ہیں کیا جاسکتا کہ سقوفہ تین سو ایک راہنی دیاں اور کچھ تھیں
چاند اور سقوفہ ان چاروں بیٹوں کے قبضہ میں رہی ہے یہاں
۲۰۰۰ ترے کے پیران بدہ میں فائدہ ہے کہ جب ماں
وہ ہوجاتی ہے اور ماں دوسرا دواج کر لیتا ہے تو لڑکا
تین تھیم ہوجاتی ہے اور پہلی زوجہ کے بیٹوں کو ترکہ دیا
جاتا ہے یہ ایک غیر معمولی بات ہے کہ ماں جب دوسرا
از دواج کرے تو وہ صرف ماں کے ذریعہ سے جائداد و عطا
کر سکتا ہے اور اس سے بھی زیادہ غیر معمولی ہے کہ
ان میں اپنی جائداد و عطا کا حصہ شامل کر سکتا ہے۔

(۴) پر بریا رنگ سرخ و زرد و سفید و آبی و سبز و بنفش و ...
(۵) انگریزی کی تاریخ ۱۰۰۰ - ۱۰۰۰

(۷) انگریز لائبریری میں اس خطبہ کی ۱۴۱ نسخہ ۴۸۱

ماونگ یونین
نام
مالی مائی
(لوئر سہا)

جسکے ذریعہ سے پہلی زوجہ کے بیٹوں کو جائیداد مندرجہ ذیل
مکمل حصہ قرار دیا گیا۔ مدعیان برائے اس تقسیم سے انکار
کیا اور بیان کیا کہ انھوں نے رائے سے دست بردار
نہیں کی ہے اور اگر انھیں حاکمہ کی تقسیم ہی ہو چکی ہے تب
بھی وہ اپنا مزید حصہ پانے کے حق سے محروم نہیں ہوتے۔
ذیل مذکور شکایات کے اسے مثبت قرار دیا کہ حسب بیان
مالی مائی جائیداد کی تقسیم بہم پہنچانے میں ہو چکی ہے۔ اور
ایسی صورت میں حسب قانون مدہ مدعیان برائے حق کو مانگا
گیا کہ حاکمہ میں حصہ یا سیکہ اب حق باقی نہیں رہا عدالت
نے اسی بنا پر دعویٰ معذرت خارج کر دیا۔

مالی مائی نے دستاویز الف مورخہ ہیا تہو بہم پہنچا کر
اس بیان سے پیش کی ہے کہ وہ دستاویز تقسیم ہے اور اس سے
قبل کی دستاویز ب مورخہ وارہ بہم پہنچا کر اس بیان سے
پیش کی ہے کہ وہ ایک معاہدہ ہے جسکے ذریعہ سے پورا مانگ
گیل لے اپنی جائیداد منقولہ اپنے حاروں بیٹوں میں تقسیم
کر دی ہے اور انھوں نے یہ اقرار کیا ہے اسوائے ارٹھی
وطن میں مٹنا سب حصہ پانے کے وہ اس کی جائیداد پر آمند
کسی حق کا دعویٰ کرتی ہے۔

ہمارے رائے ہے کہ اگر دستاویز الف دستاویز تقسیم
ہے اور وہ مالکی مالیت سے رواد کی حاکمہ ویرا ہے
تو لازمی طور سے اس کی رجسٹری ہونی چاہیے تھی۔ یہ صحیح ہے
کہ تقسیم زمانی بھی ہو سکتی ہے لیکن اس صورت میں مدعی کا
بیان یہ ہے کہ تقسیم ایک دستاویز کے ذریعہ سے ہوئی ہے اور
جب دستاویز تحریر ہوئی تھی تو دارما اس کی رجسٹری ہونی چاہیے
تھی یہ دستاویز تقسیم نامہ ہے اور ہمیں اس میں کوئی شبہ

نہیں ہے کہ لائق وکیل برائے کی سبقت رائے مل صحیح ہے کہ
وہ قانون شہادت تہوت اندر کے لئے تہا، مستقلاً
نہیں لی جا سکتی۔ اور سب سے وہ قانون رجسٹری تہا ویرا
دستاویز الف، ثانیہ تقسیم کے لئے قابل اہل و تال تھا ویرا
نہیں ہو سکتی۔

لائق اڈوکیٹ مراد علیہم یہ بحث کرتے ہیں کہ کیا کوئی
اف واقعتہ تقسیم کے تہوت میں پیش کی جا سکتی ہے اور یہی
تہوت میں وہ مانگیوٹ لہو کے ایک مندرجہ ذیل
مقدمہ تہوت اس نام سام سنگدہ اور مقدمہ چوٹا لال
اور رام نام مالی جو لہو (۲) فیصلہ ہائی کورٹ
مقدمہ ورو اپنے نام حیات تہا مال (۳) پیش کرتے
ہیں۔ ان منکادات کا ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان
میں نزاع اس امر کی تھی کہ کیا تقسیم جائیداد حاصل تہوت
ہے اور کیا یہ تعلق ایسا ہے جو ہی دوسرے بار تہوت تہا
کیا جا سکتا ہے۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ ایسا تعلق جیسا کہ تہوت
یا رمیدہ اور اسامی ویرہ کا ہوتا ہے وہ ان تہا ویرا
کے علاوہ جس میں ان تعلقات کی تہا ویرا درج ہوں
دوسرے طریقے سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اس تہوت
میں جہاں تک کہ خیال ہے یہ نزاع نہیں ہے کہ تہوت
میں کیا تعلق ہے بلکہ شرائط اور واقعہ تقسیم کی سبقت
ہے لہذا ہماری رائے میں دستاویز تقسیم کے تعلق کو
ثبت نہیں ہو سکتا اور دستاویز تقسیم کے تہوت
دارما تہوت تہوت ۱۳۹۹ (۱۳۹۹) (۱۳۹۹) (۱۳۹۹) (۱۳۹۹)
میں تہوت (۱۳۹۹) (۱۳۹۹) (۱۳۹۹) (۱۳۹۹) (۱۳۹۹)

<p>مذکورہ اے اقبال کیا ہے کہ علی بابا کے بارے میں اس کے دو سرے اور دوا کے بعد اس کی جائیداد کا بڑا حصہ مل گیا تھا۔ بہت تازہ نہیں ہے اور کادرات لکھنؤ والی مافی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بطریق وراثت انکو یہ جائیداد ملی تھی۔ (دربار) اگر دعویٰ ان کے یہ بیانات بھی تسلیم کر لئے جائیں کہ یوگا ونگ گیل نے یہ ارضیات ان کو بہرہ دے دی تھیں تب بھی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی پہلی دوجہ کے بیٹوں کو جائیداد کا اتنا بڑا حصہ دینے کی کیا وجہ تھی۔</p>	<p>مذکورہ اے اقبال کیا ہے کہ علی بابا کے بارے میں اس کے دو سرے اور دوا کے بعد اس کی جائیداد کا بڑا حصہ مل گیا تھا۔ بہت تازہ نہیں ہے اور کادرات لکھنؤ والی مافی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بطریق وراثت انکو یہ جائیداد ملی تھی۔ (دربار) اگر دعویٰ ان کے یہ بیانات بھی تسلیم کر لئے جائیں کہ یوگا ونگ گیل نے یہ ارضیات ان کو بہرہ دے دی تھیں تب بھی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی پہلی دوجہ کے بیٹوں کو جائیداد کا اتنا بڑا حصہ دینے کی کیا وجہ تھی۔</p>
<p>یہ امر کہ اس نے دوسرے ازدواج کے بعد اپنے ہر بیٹے کو بڑی بڑی ارضیات دیں خود اس کا بیٹا ہے کہ اس نے اپنی جائیداد ان بیٹوں میں اس وجہ سے تقسیم کر دی کہ اس کے مرے کے بعد جائیداد کی تقسیم کے لئے کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔</p>	<p>یہ امر کہ اس نے دوسرے ازدواج کے بعد اپنے ہر بیٹے کو بڑی بڑی ارضیات دیں خود اس کا بیٹا ہے کہ اس نے اپنی جائیداد ان بیٹوں میں اس وجہ سے تقسیم کر دی کہ اس کے مرے کے بعد جائیداد کی تقسیم کے لئے کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔</p>
<p>غالباً یہی وجہ تھیں کہ علی بابا کے دو اولاد کا جائیداد اور میری رائے میں بہ لحاظ حالات یہ قیاس بالکل صحیح ہو گا کہ دعویٰ ان کو تقسیم تسلیم کرتے ہیں وہ بہرہ دہیت و قیام جائیداد ان کے حقوق کا تصفیہ کر کے لئے کی گئی تھی۔ اپنے باپ کی زندگی میں انہیں جائیداد کا بڑا حصہ مل چکا ہے اور اب اسکی دعا کے بعد وہ بقیہ جائیداد بھی اسی طرح حصہ لیا جانتے ہیں گویا کہ ان کو اس تک کچھ نہیں ملا ہے۔</p>	<p>یہ امر کہ اس نے دوسرے ازدواج کے بعد اپنے ہر بیٹے کو بڑی بڑی ارضیات دیں خود اس کا بیٹا ہے کہ اس نے اپنی جائیداد ان بیٹوں میں اس وجہ سے تقسیم کر دی کہ اس کے مرے کے بعد جائیداد کی تقسیم کے لئے کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔</p>
<p>ہماری رائے یہ ہے کہ وہ اپنے حصہ کا دعویٰ اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنی کل جائیداد جو انھوں نے اپنے باپ سے حاصل کی ہے اور جس کے متعلق کوئی صحیح ہد نامہ موجود نہیں ہے جائیداد تقسیم شدہ میں</p>	<p>یہ امر کہ اس نے دوسرے ازدواج کے بعد اپنے ہر بیٹے کو بڑی بڑی ارضیات دیں خود اس کا بیٹا ہے کہ اس نے اپنی جائیداد ان بیٹوں میں اس وجہ سے تقسیم کر دی کہ اس کے مرے کے بعد جائیداد کی تقسیم کے لئے کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔</p>

دادگاہیں

نام

مالی مال

(برہم)

صفحہ ۵

ہماری رائے میں ان چاروں بیٹوں کے حق میں قبضہ کی تہذیبی نہایت اہم ہے۔ اور اس وجہ سے ہم عیان مرافعات کے ذریعہ مار جائز کرتے ہیں کہ وہ ثابت کریں کہ یہ جائیدادیں مدبریت سے ان کو حاصل ہوئی ہیں انھوں نے اس کو ثابت کیا کیا اور ان کو یہ کہہ کہ ان کے پاس اس کی کوئی تہذیب نہ تھی اور نہ تھا یہ بدیعہ تہذیب نامہ جات جہٹری تہذیب نہیں کیا گیا تھا جو قانون انتقال جائیداد کے بموجب ضروری ہے۔

ہماری رائے میں جو شرط لگان مٹی علیہ رافو علیہ نے شریکیت میں ان سے اس بیان کی تردید ہوتی ہے کہ ان کو بدیعہ تہذیب نامہ دیر قبضہ ملا ہے۔ داخل خارج اس کے متعلق نزاع نہیں ہے اور ناموں کا انتقال بدیعہ تہذیب میں کیا گیا تھا۔ ڈائجسٹ مولفہ کنون گئی جلد ۱۲۱ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب پہلی زوجہ کی اولاد کو جائیداد دے دی جائے تو وہ دوبارہ جائیداد کے متعلق دعوے نہیں کر سکتی۔ مقدمہ مائین بنام ماسون (۸) میں کافی طور سے اس معاملہ پر بحث کی جا چکی ہے۔ لہذا ہم تصدیق کرتے ہیں کہ چاروں بیٹوں کے حقوق وراثت کا تصفیہ ہو چکا ہے اور یہ ماننا ہے کہ چونکہ ان کو اب کسی دعویٰ کا حق باقی نہیں رہا ہے۔

۱۱۔ الامریہ کہ ہماری رائے میں اسکے خلاف فیصلہ کرنا خلاف عدالت ہوگا اور ہم اس خیال میں اس قسم کے مقدمات میں بائیلورنس کا یہ فرض ہے کہ وہ تعلق سے نظر ڈالے اور تیسارات سے نتیجہ اخذ کرے۔ لہذا میں مرافعہ معزز پر توجہ کرونگا۔

جسٹس براٹس۔ اس مقدمہ کے واقعات میرے خیال

شریکیت کے ذریعہ ہونے کا کافی ثبوت دینے کے لئے ہے۔ مدعیان کو دادگاہ کیل سونی لہذا اس کے دو ان کے بیٹوں کے قائم مقام اور اولاد میں۔ مدعی علیہ دو ستر از دواج کا بیوہ اور اولاد میں۔ مدعیان نے دادگاہ کی جائیداد میں حصہ پانچواں اس کی جائیداد کے اہتمام کے لئے دعویٰ کیا ہے۔

حواہد ہی کی گئی ہے کہ یہ جائیداد گنہ گار ہے اور دواج کرنے پر اپنے جائیداد کو جائیداد میرا کافی حصہ دیا اور انھوں نے اس کی جائیداد کے تعلق آمدن و کھل متعلق دست برداری کر دیا۔

فہمی سے جس دستاویز تقسیم پر مدعی علیہ نے تہذیب کیا تھا اس کی جہٹری نہ ہو چکی وہ سے وہ ناقابلِ خیال شہادت قرار دی گئی۔

میں اپنے فاضل شریک کی رائے کے ساتھ متفق ہوں کہ جن نظائر کا مقدمہ میں اس بنام رام سنگھ لایا جو الہ دیا گیا ہے وہ اس امر کی تائید میں ہو سکتا ہے کہ جب واقعہ تقسیم ایک ایسی دستاویز میں درج ہو جس کے ثبوت میں قانون شہادت نہیں لجا سکتی ہے تو اسکے متعلق شہادت لسانی لی جاسکتی ہے۔

اس مقدمہ میں دستاویز خود دستاویز تقسیم ہے اور شریک دستاویز کی لسانی شہادت حسبِ مشارکینہ ۱۱ قانون شہادت ناقابلِ ادخال ہے۔

مدعیان نے اس سے اقبال کیا ہے کہ ان کے باپ نے اپنے پہلے از دواج کے بیٹوں کو تقسیم میں کچھ جائیداد دی تھی۔

نکاح اور
شادی
مافی
میں

سٹرکیا نہ کریں۔ لیکن وہ ایسا کرنے پر آمنی نہیں ہیں۔
اس مقدمہ کے حالات مدعی علیہم کی تائید میں ہیں
اور عدالتوں کا فرض ہے کہ وہ انصاف رسائی میں ہے
وسیع النظری سے کام لیں اور فریقین کو قانونی اصطلاحات
سے فائدہ اٹھانے اور قانون کے پردہ میں ناجائز احکام
کرنے سے باز رکھیں۔

میں اپنے فیصلہ سٹرکیا کی رائے کے ساتھ متفق ہوں
مرافعہ مدعہ فرجہ خارج کیا جانا چاہیے۔ مراعات خارج کیا گیا۔

عدالت جوڈیشل سٹریٹنگ بورڈ

مرافعاتی دیوانی

بہتر مقدمہ سر دھانی سنگھ منصفہ اور جلالی سنگھ
ماہر اسٹریٹنگ بورڈ جڈسٹریٹنگ بورڈ
سماہ سنگھ مدعیہ۔ مرافعہ بنام لہجہ پٹاؤ۔ مدعی علیہ مرافعہ علیہ
پلیڈنگ۔ مرافعاتی۔ سٹریٹنگ بورڈ مخالفانہ۔ سٹریٹنگ
واقعہ کی ہے یا قانونی۔

قبضہ مخالفانہ کے سال پر تجویز و اتفاق پر تجویز دینا
مکدہ واقعات مجوزہ پر قانونی نتیجہ مندرجہ بالا اور
صحت کے متعلق مرافعاتی میں اعتراض کیا جاسکتا ہے۔

مرافعاتی بنام راضی ڈگری ڈسٹرکٹ جج بلا سپور مقدمہ ۲۲
جولائی ۱۹۷۷ء۔

مخائبہ مرافعہ۔ سٹریٹنگ۔ سی۔ گوش۔

مخائبہ مرافعہ علیہ۔ مسٹر۔ ایم۔ آر۔ بٹھارے و اگر والا۔
فیصلہ۔ بلا لحاظ اس امر کے کہ حقیقت مندرجہ بالا
رسائی یوپی رام تھا یا اس کا وہ بیٹا جو اس کی وفات
کے بعد پیدا ہوا تھا جو صرف ایک ماہ تک زندہ رہا حقیقت

ادیا کو بحیثیت یوپی رام کی بیوہ کے ہاں ہے۔ بیٹگی والا ہے
اور اتنا حال ہوئی۔ اور جب اس نے اصرار مالش سے
تین سال قبل از دوا کر کر لیا تو دوا کا کوئی شیشہ
یوپی رام کی ماں کے ہاں کے بیٹگی دادی کے چہرہ ہاں
روپا اور منگا بیٹہ انکی ہی کھان میں ستر کر رکھا گیا
کرتے تھے اور اب بھی رہتے ہیں اور اس امر میں کی آمدنی
ان کے اخراجات کی تکفل ہے۔ لیکن روپا کے اردو اچ کے
بوجھ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اور
حسب سابق روپا کا نام بحیثیت اسامی کے قائم رہا۔
عدالت ابتدائی نے یہ قرار دیا کہ حصہ ستر کے ستر کر کے
ہیں پیدا ہوا تھا جو صحیح ہے لیکن عبرت قلعہ ضرور ہے۔
لہذا روپا کا قبضہ منگا کے مخالف ہے۔ جو بالکل صحیح
نہیں ہے۔ ذیل اڈیٹل ڈسٹرکٹ جج نے مقدمہ و نظر
پر غور کرنے کے بعد یہ تجویز کی اور اس میں اپنی یہ رائے
ظاہر کی کہ فیصلہ ستر چار بنام پورن سنگھ اچوتہ (۱)
کو ردید نظر سر جی رائے بنام لکارام (۲) سے ہو گئی ہے
اور مقررہ ذکر نظیر ان پر واجب التعمیل تھی۔

لائق وکیل مرافعہ علیہ نے عدالت کے تحت کے
فیصلوں کی تائید محض اس ایک طریقہ سے کی کہ ستر
کی ہے اور یہ بحث کی ہے کہ یہ تجویز کہ روپا کا قبضہ منگا
کا مخالفانہ تھا یا کم سے کم اس سے علیحدہ تھا ایسی تجویز ہے
جو واقعات پر مبنی ہے۔ اس لئے عدالت نے اس میں
دست اندازی کر سکی مجاہد ہیں۔ لیکن دراصل یہ
تجویز واقعات کی بناء پر نہیں کی گئی ہے بلکہ واقعات
مجوزہ سے ایک قانونی نتیجہ اخذ کیا گیا ہے اور ان میں

ماہنامہ شیعہ
برام
اول فصل
(پہلا)

عدالت ابتدائی نے ہزاروں بار یہ مدعی علیہ خبر
مصدقہ لکھوا اور علیہ خبر اور اس کے مدارم
فصلہ حصول نے اس سے لکھیا فصل تیار کی تھی۔ اس بار
پر عدالت نے فصل استناد کے متعلق دعویٰ خارج کر دیا۔
اور پانچ اس کی متعلق ذکر کی صادر کی۔ عدالت
مرافعہ عدالت قرار دیا کہ مدعی علیہ خبر اور مدعی علیہ خبر
میں سے اس میں تھے اور اس بار پر فصل کی بھی تھی
دوسری عدالت نے اصل واقعہ کو جو ذکر دوم سرے
ملاقات سے رجوع کی ہے۔ اس مقدمہ کے مختصر واقعات
مضبوطہ ذیل ہیں۔

مدعی علیہ خبر کا لکھا و مفقود کے رہن کا دعویٰ کر رہا ہے
دوسرے کے ذریعہ سے اسکے قبضہ میں نہیں آئی تھی۔ اگر اس
حادثہ اور جوہر کو کسی شخص ثالث کے ہاتھ سے کرنا پڑتا تو میں
اس معاملہ کے متعلق اس وقت تک دعویٰ نہیں کر سکتا
جب تک کہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ شخص ثالث کو کچھ لکھا
کر لے وقت میں اس کا علم تھا۔ اس مقدمہ میں سوال یہ ہے
کہ کیا مدعی علیہ خبر کو فصل استناد خریدنے دست
رہن کا علم تھا۔ عدالت مرافعہ تخت نے یہ قرار دیا ہے کہ اگرچہ
ثبوت بیت کم رو ہے تاہم اس کو اس کا علم تھا۔

مدعی کا بیان یہ ہے کہ رہن کے لکھا اس نے مدعی علیہ
شعبہ رہن کو رہن نامہ دیکھ لیا تھا۔ یہ واقعہ شیعہ رہن کے
جاننا۔ یہ قبضہ حاصل کرنے کے قبل کا ہے۔ ماونگ ناوگواہ
کا بیان ہے کہ شیعہ رہن معاملہ کے وقت موجود تھا اور اس
سے کچھ لکھا تھا کہ دفتر جٹری میں ساتھ ساتھ۔ مدعی اور
اس کے گھر کے بیانات میں اہم خلافت ہے۔ اور واقعہ

مدعی علیہ خبر کا لکھا و مفقود کے رہن کا دعویٰ کر رہا ہے
دوسرے کے ذریعہ سے اسکے قبضہ میں نہیں آئی تھی۔ اگر اس
حادثہ اور جوہر کو کسی شخص ثالث کے ہاتھ سے کرنا پڑتا تو میں
اس معاملہ کے متعلق اس وقت تک دعویٰ نہیں کر سکتا
جب تک کہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ شخص ثالث کو کچھ لکھا
کر لے وقت میں اس کا علم تھا۔ اس مقدمہ میں سوال یہ ہے
کہ کیا مدعی علیہ خبر کو فصل استناد خریدنے دست
رہن کا علم تھا۔ عدالت مرافعہ تخت نے یہ قرار دیا ہے کہ اگرچہ
ثبوت بیت کم رو ہے تاہم اس کو اس کا علم تھا۔

مدعی علیہ خبر کا لکھا و مفقود کے رہن کا دعویٰ کر رہا ہے
دوسرے کے ذریعہ سے اسکے قبضہ میں نہیں آئی تھی۔ اگر اس
حادثہ اور جوہر کو کسی شخص ثالث کے ہاتھ سے کرنا پڑتا تو میں
اس معاملہ کے متعلق اس وقت تک دعویٰ نہیں کر سکتا
جب تک کہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ شخص ثالث کو کچھ لکھا
کر لے وقت میں اس کا علم تھا۔ اس مقدمہ میں سوال یہ ہے
کہ کیا مدعی علیہ خبر کو فصل استناد خریدنے دست
رہن کا علم تھا۔ عدالت مرافعہ تخت نے یہ قرار دیا ہے کہ اگرچہ
ثبوت بیت کم رو ہے تاہم اس کو اس کا علم تھا۔

تالون اولیا ونا بالہ لکھا ویکٹا۔ بابہ نہ لکھا و دفعہ
۱۔ ملاحت نابالغ۔ جیل مال کی جیتیت۔

میاں نہیں آیا ہے۔ یلتیو سے ڈال انی خرید کے فراید سے مخوم
آپ کی سارکت - اس کے علق بہت سی لطائر موجود ہیں
کیر رائے نے تقدیر پر لبہ مانہ کا دار بنام سورہا کمار کوٹوالی
دار ہما در تارا گئی اپنی اور اس میں متعدد انگریزی لطائر
کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں اس بیع سے اس طرح
سورہ ادا کیا جائیگا کہ وہ ہتھم ترکہ کی کمی ہوئی بیع ہتی۔
بندہ خدا کی اجازت کے بیع عمل میں آئی حالانکہ حسب
دادہ ۱۶ تا ۲۰ مہر سیٹ ۱۰ تمام ترکہ ۱۸۸۱ء اجازت لاری
چسپ کہیں اس کی وہ سے بیع کا عدم میں قرار پاتی بلکہ محض
نکلن الا سلام ہوگی۔ مگر بیوی نے بیع کے انعقاد کی کوئی
سادہ و آسان راہ کی ادباب اس کا یہ حق تمام دی بندی ہو گیا ہے۔
لہذا اس تقدیر کا اغراض کے لئے بیع کو قابل یا بندی
نہ ہوا جائیگا۔

۱۔ یہ سوال ہے کہ کیا اس بیع سے اصول دوم ان
رالش نہ ملے ہو سکتا ہے اگر ٹیڈی وجہ سے یہ بیع منسوخ ہو جائے
فقدور کیا جائے تو مقدمہ سب سے اس کے خلاف بحیثیت جرم
شرکہ کیسے وار کیا گیا تھا لیکن اس معاملہ میں دفعہ ۱۷ قانون
اتصال یا ٹیڈی کے الفاظ احتیاط کے ساتھ قابل غور ہیں۔
سلازنی ہے کہ مقدمہ کی نوعیت پر غور کیا جائے اور یہ دیکھا
جائے کہ گاہک ہونے کے حقوق کا ادا کیا تھا اور عدالت
نے اسے اس ڈگری سے جواباً آخر صا در کی گئی کیا حقوق عطا
کیے ہیں۔ مقدمہ اہتمام شرک کی نوعیت کا تھا اور ایسے مقدمہ
میں عام طور سے دوران نالش کا اصول متعلق نہیں ہوتا۔
اگر ایسے مقدمہ میں جا بجا دے کسی خاص حصہ پر کسی خاص طریقہ
سے عمل کرنے کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے تو اصول متعلق

ہوتا ہے۔ اس حاصر قلعہ دار یعنی کے حق کا سوال بلا واسطہ
 اہمیں طور پر یہ بحث ہو جا چاہیے۔ ایسے مقدمہ میں یہ کہا
 جا سکتا ہے کہ اگر ہی متنازعہ بلا واسطہ پر بحث ہے لیکن یہ
 نہیں کہا جا سکتا کہ وہ عین طور پر یہ بحث ہے صرف یہ
 واقعہ کہ قصہ کی استدعا کی کافی نہیں ہے۔ اور اگرچہ
 بھی اس ارہی کے سعلن کوئی تعین نہیں کیا جا سکتا تھا۔
 اس کے درجہ سے نگاہیں کے لئے متنازعہ ایک دارالشاہ
 ہونیکا استقرار کیا گیا تھا اور اس حیثیت سے
 ٹن پی کے ساتھ جائیداد کا منہ کیا مالک قرار دیا گیا تھا۔
 اس کا بیٹہ یہ ہوا کہ جب وہ تمام قانون و انصاف کا
 نگاہیں جائیداد کے مشترکہ حصہ کا مستحق قرار دیا اور
 اس کو جائیداد سے مشترکہ طور سے مستفید ہونے اور جائیداد
 کی تقسیم کرانے کا حق حاصل ہو گیا۔ جائیداد کا انتظام ایک
 ہتھم ترکہ کے سپرد تھا اور نگاہیں کے حقوق اس
 جائیداد پر تھے جو بعد اہتمام کے باقی رہ گئی تھی۔ ہتھم ترکہ
 کہ جائیداد کا قرضہ اور اخراجات اہتمام و کرانے کے لئے
 جائیداد کا کوئی حصہ بیع کرتا اس لئے ما سٹیسے بان اپنی
 خرید کے فائدے سے اس وجہ سے محروم نہیں کی جا سکتی تھی۔
 زمین ہتھم ترکہ کو وصول ہوا تھا اگر کسی مقوف یا جائیداد
 ہوا تھا تو نگاہیں کو چاہہ کار اسکے اور اسکی جائیداد
 کے خلاف ہوگا اور اب اس جائیداد کا نگاہیں دارالشاہ
 چاہے وہ ماشوے بان کی بیع کو ایک تو فریب کی بنا پر
 کر سکتا ہے اور دوسرے عدالت سے احداثہ حال کر یہ کیا جائے
 لیکن نہ تو فریب کا ادعا کیا گیا ہے اور نہ اب عدالت سے اجازت
 حاصل کر کے عدالت میں اسکا جائیداد ہے عدالت کی منظوری

ذاتی حیثیت سے کی تھی۔ تیس سال تک اس نے دنیا و دار حاصل پر کئی کئی سال گزر چکے تھے۔ اگر بحیثیت وارت لکھے وہ کچھ سیر کر سکتا تھا اور صرف ایسا اسی قدر حق حقوق و مافوق سے کر سکتا تھا جو ہمارے دین اسے حاصل تھا۔ انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان تفریق نہیں ہو جاتا کہ اس نے اپنے آپ کو متمیز کر کے کوئی فرق نہیں ہو جاتا کہ اس نے اپنے آپ کو متمیز کر کے

لاہور میں ۲۷
آر
نام
ماہنامہ ہندوستان
۲۷

کیا دیکھا تھا۔ آج جوہ کی سایہ ہم درخشاں ہے برائی
 صلہ راہِ گداز کی ڈگری اور فیصلہ نہ کر کے ہیں اور
 اے۔ ایل۔ اے۔ آر۔ مینا جی کی ہڈیاں ڈسٹرکٹ کوٹ
 کی ڈگری میں چھپ چکاں کہتے ہیں۔ ہم ڈگری کے اس جزو کو
 منسوخ کرتے ہیں جو میں تانی کے متعلق مسٹر رائٹس کے حق
 میں صادر ہوئی ہے۔ مسٹر رائٹس نے ایسے بیان میں ہیں
 اور تم، اوجب الاد کا ذکر کیا ہے۔ عرضی دعوے میں اس کی
 تحصیل ہے اور ڈگری حسب نمونہ صمدیہ صادر ہو کر
 کی استدعا کی گئی ہے۔ گاہ بیتیوں میں رہن کے متعلق لاٹھی
 ظاہر کی اور اس سے اٹھا کر کیا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ تہذیب
 رضا مندی سے قائم ہوئی ہیں لیکن نہ تو مسٹر رائٹس اور
 گاہ بیتیوں کے دوسرے رہن کے متعلق تہذیب قائم کروائی۔
 رہن مابھی پیش نہیں کیا گیا نہ اس کے متعلق شہادت
 پیش ہوئی اور نہ اس کے متعلق کسی نے اقبال کیا قتل اسکے
 کہ ڈگری حسب نمونہ صادر کی جائے رہن تانی ثابت کرنا
 چاہیے۔ عدالت ہذا کے درجہ و وجہ مراعات میں یہ سوال
 پیدا ہوا تھا اور اس کے متعلق سب سے سماعت ہو چکی تھی۔
 لیکن اس وقت ہماری رائے کے لحاظ سے اس امر کے تصدیق
 کی ضرورت نہیں تھی لہذا ہم ڈسٹرکٹ کوٹ کی ڈگری اس حد
 تک منسوخ کرتے ہیں جس حد تک اس کے رہن تانی سے متعلق ہے۔
 اور مقدمہ اس ہایت کے ساتھ واپس کرتے ہیں کہ رہن اور ہم
 واجب الادا کے متعلق تہذیب قائم کی جائیں اور تصدیق
 مقدمہ وجہ فیصلہ و شہادت عدالت ہذا میں دائر کی
 جائے آخری نتیجہ کے برہمی علیٰ خبر کے حرج کے متعلق تصدیق
 کیا جائیگا ہم کسی فرق کو عدالت ہذا کا خرچ نہیں دلاؤ گے

کیونکہ اس معاملہ میں واپس لے دیا جائے گا
 اور دہلی میں صدر مورہ ۵ جون ۱۹۱۲ء
 فیصلہ۔ ہم نے اپنے فیصلہ میں عدالت ہذا کی رائے میں اس کی
 جج کی ڈگری کو مسٹر رائٹس کے حق میں تانی کی حد تک اس میں
 منسوخ کر دیا تھا کہ اس میں رہن کی جائے اور اس کی رائے اور الادا
 کے متعلق قانون کوئی نہ ہوگا، اور ہم نے یہ رائے
 سے واپس کر دیا تھا کہ رہن تانی کی رائے اور ادالہ ہذا
 کی جائے اس میں شہادت کی جاہلی ہے اور ڈگری اس کی
 تہذیب و اصول میں جو ہے۔ رہن کو کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 حاضر ہیں۔ اس سماعت اول رہن اس میں رہن کے متعلق اس رائے
 کوئی حد نہیں کیا تھا لیکن بعد اسی مقدمہ اس رائے میں کیا
 ہے شہادت میں لگائی اور رہن کو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 اس راہ جانب سے رہن کی تکمیل کی ہے۔ تہذیب میں رہن کے
 اقبال کیا ہے اور اس وجہ سے تہذیب کو گواہوں کے ایک گراہ
 حاشیہ کی شہادت، ترکہ کی جاہلی ہے۔ رہن صادر ہوا ہے
 ہو چکا ہے نہ رہن کے رائے کے رہن اور اس کا سو دیا، اور ڈگری
 فی صدی مقرر ہے لہذا ایک ڈگری صادر کی جائے یعنی ہم
 اصل رقم مسودہ بتصریح مسودہ ۲۳ جون ۱۹۱۲ء میں تہذیب
 اصرار ناٹس تاک اور اس تہذیب سے تہذیب کے ڈگری کے
 کوٹ اور اس کے چھ ماہ بعد تاک اور اس تہذیب سے تہذیب کی
 کامل نہ ڈگری پر حساب ۶ مہینہ ۱۲ مہینہ عدالت ہذا
 سخت عدالت ہذا مدعی کو ادا کریں۔ تہذیب تانی منظور کی گئی
عدالت جوڈیشل کمشنر اورہ
مراعات گان
 نمبر مقدمہ ابابہ ۱۹۱۲ء نمبر مقدمہ ۲۷ جون ۱۹۱۲ء

بہاؤ اللہ اس سرسبز فائدہ آس نامت جھٹس جھٹس مافنگ
 ماونگ کیا گیا اس ران مرفوع بنام ماسین۔ مرفوع علیہ۔
 استعفا۔ اسامیاں مشترک۔ ایک اسامی کا کل حصہ سے استعفا
 دیا۔ دوسرے اسامیوں کا فائدہ۔

ایک اسامی مشترک کو حق ہیں کہ وہ اسامیاں مشترک کی
 جاس سے پڑے استعفا سے اس کے لئے کچھ فائدہ نہیں
 کا فائدہ ہوتا ہے اگر مالک مشترک ہے تو بھی اس استعفا کی
 پاسدی دوسرے اسامیاں مشترک پر ہوگی۔

مرفوعہ والی بہاؤ اللہ کی مرفوعہ کو رٹ مرفوعہ والی
 مورخہ ۱۲۱۱ شمسی ۱۹۱۲ء بمقام مہندری دیوانی نمبر ۱۹۱۲
 منجانب مرفوعہ مقررے۔ لی۔ مندرجی۔
 مہجانب مرفوعہ علیہ۔ مقررے۔

فیصلہ۔ مرفوعہ ایک گرنی کا مالک ہے جس کو اس نے مذہبی
 و شہادتی رجسٹری شدہ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۲ء مرفوعہ علیہ
 ماسین اور ایک دوسری صورت ماسین کو پڑے پڑیا پڑی
 مدت دو سالہ بھی اور پڑے پڑے سالانہ تھا اور اس کی
 ادائیگی نہ ہوئی اقساط سے مقرر ہوئی تھی۔ ماسین کا بیان
 ہے کہ تکمیل تک چند روز بعد مرفوعہ اس کے پاس آتا اور اس
 نے بیان کیا کہ گرنی میں کچھ مرصفت کی ضرورت ہے اور
 اس لئے وہ مہلت چاہتا ہے تاکہ گرنی کو درست حالت میں
 اس کے حوالہ کرے جس کا اس نے معاہدہ کیا تھا۔ ماسین نے
 اس بہاؤ اللہ کو دودھ کی مہلت دی۔ اور جب مہلت
 پر اس نے گرنی کا مطالبہ کیا تو مرفوعہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا
 کہ اس نے اپنے بیٹے کے نام اس کا پڑے کر دیا ہے۔ درحقیقت
 ہم اس مہندری مسئلہ کو اس نے اپنے بیٹے کے نام پڑے کر دیا

تھا۔ ماسین نے معاہدہ کی تکمیل محض کا دعوٰی کیا اور
 قرضہ گرنی کی واری حاصل کی ہے
 مرفوعہ کا بیان یہ ہے کہ اس نے ماسین کو تکمیل پڑے کے
 پانچ چھ روز بعد گرنی پر قرضہ دیدیا۔ وہ اس بیان سے انکار (درگون)

کرنا ہے کہ اس نے ضروری صورت کے لئے دودھ کی مہلت
 چاہی تھی۔ اس کا یہ بیان ہے کہ ماسین نے اس نے پڑے
 سے استعفا دیدیا۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے بیٹے کے
 نام پڑے کر لیا ہے۔ یہاں امر تصدیق طلب یہ ہے کہ کیا ماسین
 کی جانب سے پڑے کا استعفا ماسین کو یا بند کرتا ہے۔ یہ
 دونوں صورتیں اس پڑے کی اسامیاں مشترک تھیں اگر یہ کہ
 ایک اسامی مشترک اپنی اور دوسرے اسامیاں مشترک
 کی طرف سے پڑے سے استعفا دینے کا مجاز ہے لیکن وہ صرف
 اس صورت میں پڑے سے استعفا دیکھتا ہے جبکہ اس سے دوسرے
 اسامیوں کو اس سے فائدہ ہو۔ اس امر کی کوئی شہادت
 نہیں ہے کہ پڑے سے استعفا سے ماسین کو کوئی فائدہ ہوا اور
 یہ ظاہر ہے کہ ماسین قرضہ حاصل کرنے اور گرنی کو چلانے کی
 حواال ہے اگر فائدہ شہدہ بھی ہو تو اس استعفا کی ماسین
 پابندی نہیں ہو سکتی۔ اس صورت میں وہ بموجب پڑے قرضہ کی
 مستحق ہے اور مرفوعہ ہذا کے تصفیہ کے لئے یہ کافی ہے۔
 حسبہ حکم دیا گیا۔

ڈائیکٹوریٹ ماسین

مرفوعہ والی دیوانی

مہندری مسئلہ ۱۹۱۲ء بمقام مہندری
 بہاؤ اللہ اس سرسبز فائدہ آس نامت جھٹس جھٹس مافنگ
 ماونگ کیا گیا اس ران مرفوع بنام ماسین۔ مرفوع علیہ۔
 استعفا۔ اسامیاں مشترک۔ ایک اسامی کا کل حصہ سے استعفا
 دیا۔ دوسرے اسامیوں کا فائدہ۔

طو
نہا
۳۱
(۵۹)

۱۷۴۷ء میں لکھنؤ کے قلعہ میں راضی بلش ہیں اور اس وجہ سے ان کے کوئی لنگان واجب الادا نہیں ہے۔ ان تمام عدالتوں میں عدالت مرافعہ تخت نے غور کیا اور اس کا حوالہ لکھنؤ کی عدالت جاری (سے) میں عدالت تخت کی ڈگری صحیح ہے۔

عدالت منبر اور ۲۴ مرتبہ غلط ہیں مقدمہ پہلے ان قلعہ کے لنگان میں بتدریج ۱۲۷۳ء میں لکھنؤ کے لئے دائر کیا گیا ہے۔ اس سے قبل کا دعویٰ برید علی کے متعلق تھا اور اس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ مدعی علی نے چند روپے کٹواوئے ہیں جس کا اس کو کوئی حق تھا۔ عدالت منصفی مقدمہ ہذا کی حاکمیت ہے۔ ہم عدالت تخت کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں اور عدالت منبر اور ۲۴ ماسطور کرتے ہیں۔

رویت عدلیہ کے متعلق عدالت تخت نے یہ فیصلہ تجویز کیا ہے کہ اگرچہ یہ بہت کم رویت ہیں اور اس وجہ سے اس کی نوعیت بلع کی نہیں سمجھی جاسکتی ہم اس تجویز سے متفق ہیں۔

لکھنؤ عدالت منبر نامہ کا مقدمہ ہے۔ عدالت منبر کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ عدالت ابتدائی لئے اس پر غور نہیں کیا لیکس عدالت مرافعہ تخت نے رویت کی ہمارا اس کا فیصلہ کیا ہے اور یہ قرار دیا ہے کہ اس عدالت کی تائید میں کوئی ثبوت نہیں ہے عدالت مرافعہ میں مقدمہ سے بار کی ایک وجہ سے مسقف کا فیصلہ کا لکھنؤ ہو گیا اور اس کا کوئی قانونی اثر مانتا نہیں ہے۔ عدالت منبر میں سماعت مرافعہ کے وقت دفعہ ۱۲۷۳ قانون لنگان کے متعلق ایک صحنی سماعت پیدا ہوئی دفعہ ۱۲۷۳ کے احکام تحت تشخیص لنگان اور اس لنگان کی وصولیائی کے لئے ڈگری کا مطالبہ کر لیا۔ حق اس مشورہ لازمی سے محمد وہ ہے کہ جو شخص اس دفعہ کے تحت دائری چاہتا ہے اس کا حق ہے کہ اس (دعویٰ) کو

لکھنؤ عدالت منبر کے لئے داخل کر دے، ایسی صورت میں اگرچہ قلعہ میں راضی بلش ہیں اور اس کے متعلق عدلیہ دعویٰ کی اجازت نہیں دی گئی ہے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا مدعی مدعی علیہ کو لکھنؤ عدالت منبر کے لئے داخل کر لیا جاسکتا ہے اس کے متعلق کوئی نزاع نہیں ہے کہ اسی تیسے مدعا ہمارا مطالبہ کر لیا۔ حوزہ کے متعلق راجس سپریم ڈیوٹر کر لیا اس کا حوالہ دے گا۔ احکام اور ۲۴ رول میں دس مجموعہ صالطہ و دیوٹر کے ممنوع السماعت ہے۔ یہ بحث کی جاتی ہے کہ اگرچہ اس کا یہ چارہ کار محال نہیں ہے تاہم اس کا حق قائم ہے اور دوسری بحث ہے کہ وہ ایسا عدلیہ دعویٰ برید علی داکٹر کرتے ہیں جس کی بنا پر دعویٰ سابقہ ہمارا دوسرے سے مختلف ہو۔ یہی بحث میں ایک مشکل سوال پیدا ہو گیا ہے لیکن منبر اس کا تصفیہ کئے ہوئے ہیں ہم اس مرافعہ کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ہمارا ہمارا رائے میں اس کے تصفیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں دوسری بحث بالکل صحیح ہے الفاظ میں دعا ہمارا اور ۲۴ رول میں دس مجموعہ صالطہ و دیوٹر میں استعمال کئے گئے ہیں وہ دعوے کے لفظ جملہ دعوے مطابق نہیں ہو سکتے۔ وہ حق اور خلاف حق و راضی بلش کے مطابق ہے۔ ایسے الفاظ تیسے مدعا ہمارا میں بنائے دعویٰ بھی شامل ہے اسی سلسلہ میں ہم مقدمہ رکھا باقی بنام ہمارا دیوٹر دے گا حوالہ دیتے ہیں۔

مرافعہ مرافعہ خارج کیا جائے۔ مرافعہ خارج کیا گیا۔

مائیکوٹ رنگون

مرافعہ والی دیوانی

منبر مقدمہ ۱۹۵۵ء میں لکھنؤ عدالت منبر میں لکھنؤ

[illegible]

بابا
بنام
ملک ظلم
(راگرو)

بعد لیکن کسی شہادت سے قلم نہ کرنے کے بغیر ایک فیصلہ غم کما
جس کی رو سے تمام مایہ ناز کو محرم قرار دیا بن میں وہ دو گن چھ
بھی داخل تھے جن کے خلاف اوہوں نے صرف حرامہ کی سزا
صادر کی۔

لے فیصلہ کی ابتدا میں سب ڈیڑل ججٹ نے یہ تحریر کیا ہے
کہ یہ مقدمہ ججٹ رجب دوم نے او اس کے سر دیا تھا کہ کوہ و ججٹ
کسٹن اٹھا جس کو اور ججٹ کے پاس وہ ایسی سزاوں کے
مستوجب تھے جو ادا نہ ہو سکتے تھے جس جوہ صادر کر کے تھے
ججٹ رجب دوم کی نگرانی سے ججٹ نہیں ہے۔

جیسا کہ ملک ظلم نام رام پرشاد (۱) میں مایہ کیا گیا تھا
کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ صرف وہاں جس سے شہادت کی سماعت
کی ہو اس امر کا قصہ کرینکا باز ہوتا ہے کہ آیا محرم مجرم یا مجرم
ہے۔ اس کا ہر مسئلہ اس سیرتی کے ساتھ کھانی گیا۔
دفعہ ۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ایسا ایک مسئلہ قائم کیا
گیا ہے دفعہ ۱۰ میں یہ صراحت کی گئی ہے۔

جب کسی شخص نے رجب دوم یا رجب سوم کی جس کو اختیار
حاصل ہو بعد سماعت شہادت میں کردہ مستغنیہ و ملزم یہ ہے
ہو کہ ملزم مجرم ثابت ہے اور اس کو اس سزا سے جوہ خود
دیکتا ہے کوئی دوسری قسم کی یا زیادہ سخت سزا مٹی چاہتے ہیں
کہ اس کو دفعہ ۱۰۷ کے بموجب ججٹ کی تکمیل کا حکم دیا جانا چاہیے
تو وہ اپنی رائے قلم نہ کرنے کے مثل مقدمہ ملزم ڈسٹرکٹ ججٹ
یا سب ڈیڑل ججٹ کے پاس بھیجے گا جس کا وہ ماتحت ہو
وہ ججٹ جس کے پاس مثل مقدمہ بھیجی جائیگی اگر اس
خیال کرنے فریقین کا اور کسی ایسے گواہ کا جو پہلے شہادت دے
چکا ہو اس کو ملزم طلب کر کے انہدے کے گا اور شہادت فرمادے

اس مقدمہ میں جہاں مانع اور کس مجرمین کے خلاف ایک
ساتھ تحقیقات کی جائے گو کس مجرمین کا مقدمہ دفعہ
۳۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے بلور جائز نہیں
کیا جاسکتا ہو مگر یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا مانع مجرمین کا
مقدمہ اسطوریہ سپرد کیا جاسکتا ہے جبکہ موجو الذکر کے
مقدمہ کو سپرد کرنے کی سوا اس کے اور کوئی وجہ ہو
کہ ان کے خلاف کس مجرمین کے ساتھ تحقیقات عمل
میں آئی ہے۔

نگرانی فوجداری بنام رضی فیصلہ صدر سشن جج مشرقی برار
امر اوقی مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء بمقام فوجداری بنام بابہ
منجانب نگرانی خواہ۔ مسٹر آر۔ آر۔ جوت۔

منجانب سرکار۔ مسٹر جی۔ پی۔ ڈنگ۔
ججٹ رجب دوم پوسد نے اٹھ ملزمین کے خلاف
ایک ساتھ باوہ اور ضرر رسانی کے متعلق تھپتھپائی کی۔ اوہوں
یہ قرار دیا کہ ملزمین مجرم کے ترکیب ہوئے تھے۔ لیکن احکام
منذ فوقہ صادر کرنے کی سوا وہ انہ لڑنے یہ مقدمہ۔ سب ڈیڑل
ججٹ کے پاس اون وجوہ کی بنا پر سپرد کیا جو ان کے فیصلہ
کی حسب ایل عبارت سے ظاہر ہوتی ہیں۔

ان ملزمین میں ملزم گنیتی ۲۰ سال اور سبہاء اسال
کی عمر کا ہے چونکہ دونوں کس مجرمین میں سے ہیں ان کے خلاف کئی
فوجداری نمبر ۲۸ فقرہ ۱ کے بموجب حکم منرا صادر کرنے کا
مجاز نہیں ہون۔ ایسی حالت میں میں یہ کارروائیاں سب
ڈیڑل ججٹ پوسد کے روبرو دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ
فوجداری کے بموجب پیش کرتا ہوں تاکہ کافی منرا دیا جاسکے
سب ڈیڑل ججٹ نے مباحث کی سماعت کرنے کے

مالی کورٹ رٹنگون

درخواست نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۰۱۱ بابہ ۱۹۲۲ حصہ ۹ فروری ۱۹۲۳ء

ماہلاس سٹریٹس پراٹ

لگا پوٹن نگرانی خواہ پٹھانم لگا پوٹن ساونگ بیکنگ

طرف ثانیان

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۹۹ء مابہ ۱۸۹۹ء دفعات ۴۲۹ تا ۴۳۹
کارروائیات زیر دفعہ ۴۲۵ ابتدائی تجویز کی ضرورت۔ قبضہ کی
نسبت تجویز حکم جو بلا اختیار صادر کیا گیا ہو۔ نگرانی۔
ایسی اندلی تجویز کی عدم موجودگی میں کہ کسی راضی کی
ایسی نزع بر یا چونکہ اس سے نقص اس کا احتمال ہو مجسٹریٹ
کامل دفعہ ۴۲۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بموجب کارروائی
کرنے میں جائز نہیں ہوتا۔

اوس کارروائی میں خود دفعہ ۴۲۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی
دوسرے اختیارات کی جو مجسٹریٹ کی تحقیقات کی حد قبضہ
کے متعلق تجویز تک محدود ہوتی ہے اور اس کو زیر پٹھان
ایک حکم جو حراز صادر کر سکتا ہے اس ضمن کا ہوتا ہے
جس کی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ متنازین میں سے کون
شخص قبضہ کا مستحق ہے اور اس کے قبضہ میں ہتھم کی
خلل اندازی کو مسموع کہا گیا ہو جب تک کہ اس کو احکام
قانون میں دخل نہ کیا جائے وہ تجویز جس کا تعلق متنازعہ
جاہاد کے قبضہ کے حق کی نسبت علی الترتیب فریقین کے
دعاوی کی رو کر اس سے ہوا ایسی تجویز ہوتی ہے جو مطلقاً
بلا اختیار سماعت تھی۔

گو یا کورٹ کو کارروائیات زیر دفعہ ۴۲۵ کے متعلق

لگا پوٹن

نام

لگا پوٹن ساونگ

(درٹنگون)

کوئی اختیار سماعت، نگرانی حالی ہمیں جو مانگنا باوجود
اس کے وہ اس حکم میں دست اندازی کرے گی۔ جو
بلا اختیار سماعت ہو۔

نگرانی فوجداری بنا راضی حکم صدر رہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ تھانی
مقدمہ متفرق فوجداری نمبر ۹۰ بابہ ۱۹۲۲ء

بجانب نگرانی خواہ۔ سٹرنگوئی سنباب فریق ثانیان۔ سٹریٹس
فیصلہ ۱۸۹۹ء بہ ایک درخواست اس حکم کی نگرانی کے لئے ہے۔ جو
نظام دفعہ ۴۲۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے صادر کیا گیا تھا
جس کی رو سے نگرانی خواہ مانگ پوٹن کو یہ ہدایت دی گئی تھی کہ
وہ کچھ راضی کا تخلیف کر دے اور جو عمل راضی پر مانگ تھان
مانگ پوٹن مانگ بالوں کے اسامیان کریں اس میں دست اندازی
کرنے سے باز رہے۔

خود سائل پوٹن نے موجودہ فریق ثانیان کے خلاف ایک
حکم کی استدعا کی تھی اور مجسٹریٹ نے مجموعہ ضابطہ فوجداری
میں صریح احکام کو کلید نظر انداز کرنے میں اس کی درخواست میں تجویز
کرنے کی کارروائی کی۔

یہ ابتدائی تجویز قلعہ کرنے سے قاصر رہے کہ وہ مطمئن تھی
کہ ایسی نزاع بر پاتھ جس سے نقصان اس کا احتمال تھا اور اس کے
بغیر دفعہ ۴۲۵ کے بموجب کارروائی کرنے میں اس کا عمل جائز نہ تھا۔
اس کے بعد انہوں نے فریق ثانیان کے نام نوٹس جاری کیے
اراضی کی نسبت اسے حقوق کے بیانات داخل کریں بجائے اس کے
کہ وہ فریقین کو نوٹس دیتے کہ متنازعہ راضی کے قبضہ دائمی کے
متعلق اپنے اپنے بیانات سربراہ داخل کریں۔

اس کے بعد انہوں نے دران تحقیقات فریقین کی ہدایت کی اور ان
پر ہدایت دیا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی رائے میں اس مسئلہ پر قرار مانگا جائے کہ یہ

۱۹
صفحہ

یا
نام
لک
ڈاگور

طلب کر کے قلمبند کر سکے گا اور مقدمہ میں ایسی رائے یا حکم نہرا
یا اور حکم صادر کر سکے گا جو اس کو مناسب معلوم ہو اور قانوناً
جائز ہو۔

یہ اس قسم کا مقدمہ نہیں ہے جہاں مجسٹریٹ دو درجہ دوم
مجرمین کے خلاف کافی سخت سزا تجویز نہیں کر سکتا تھا اور نہ
مجسٹریٹ نے یہ مقدمہ اس بنیاد پر دیا ہے اس کے علاوہ یہ
مقدمہ اس قسم کا نہیں ہے جس میں مجسٹریٹ نے یہ خیال کیا
تھا کہ اس مندرجہ سے عودہ صادر کر دینا جائز تھا کسی دوسری
قسم کی سزا کی ضرورت تھی۔ لاکٹی اسٹانڈنگ کونسل نے یہ بیان

کیا ہے کہ مجسٹریٹ درجہ دوم کی خواہش غالباً یہ تھی کہ مقدمہ
میں دفعہ ۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے تجویز کیا گئے اور اس
کے اوپر نوٹ لکھے یہ جوش کی ہے کہ مجسٹریٹ کی نسبت یہ بیان کیا
جاسکتا ہے کہ ان کی یہ رائے تھی کہ کس مجرم کو اس سزا سے بچا
مستحق کی سزا ملنی چاہیے جب کو صدارت کرنے کے وہ مجاز تھے یہ سزا
راہ میں حکم زیر دفعہ ۶۲ کو جس کی رو سے نیک چلی کی شرط
پر رہائی کی ہدایت دی گئی ہو سزا نہیں کہا جاسکتا وہ سزاوں

کی اول مختلف اقسام میں داخل نہیں ہے۔ جن کی صراحت دفعہ
۳۵ مجموعہ تغیرات ہند میں کی گئی ہے دفعہ ۶۲ کی رو سے
حکم سزا ملے تو یہ یا جاسکتا ہے اور اس کی بجائے ایک شرط یا
کیا جاتی ہے جو سزا نہیں ہوتی۔ ہر صورت میں مجسٹریٹ یہ مقدمہ

اس بنا پر سپرد نہیں کر رہے تھے ان کی صرف ایک وجہ تھی
کہ جو انشیل کٹش کی کٹش کے بموجب کس مجرمین کے خلاف ہ
کوئی بھی حکم سزا اور نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے
کٹش کو ضابطہ سہمیہ کٹش میں یہ بیان کیا تھا کہ کس
مجرمین کی تحقیقات ایک ایسے مجسٹریٹ کو کرنی چاہیے جو سزا

مجسٹریٹ سے درجہ میں کم نہ ہو اور اس میں یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ
مجسٹریٹ درجہ دوم کس مجرم کی تحقیقات کر سکتا ہے۔ لیکن اس کو
سر اس کے لئے مقدمہ سب ڈیڑل مجسٹریٹ کے پاس سپرد کرنا چاہی
جب وہ ۳۴۹ کے تحت سپردگی کی کوئی ضرورت نہ تھی
تو استصواب خلاف قانون تھا اور چونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا
کہ مجرم کے خلاف ایک ایسے مجسٹریٹ نے سزا صادر کی تھی جس نے
شہادت مطلقاً سنا ہے نہیں کی تھی اس لئے یہ مقصور ہونا چاہی
کہ مجرم کو اس سے نقصان پہنچا تھا اور انصاف رسائی میں
خلل واقع ہوا تھا۔

اس کے علاوہ یہ امر شبہ ہوتا ہے کہ آیا اس مقدمہ میں جہاں
باع اور کس مجرمین کے خلاف ایک ساتھ تحقیقات کی گئی تھیں
کس مجرم کا مقدمہ دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے
بطور سزا سپرد کیا جاسکتا ہو۔ آیا باغ مجرم کا مقدمہ اس طور پر
سپرد کیا جاسکتا ہے جبکہ موخر الذکر کے مقدمہ کو سپرد کرنے کی
سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہ ہو کہ ان کے خلاف کس مجرمین کے
ساتھ تحقیقات مل میں آئی ہے۔

تجویر ثبوت حرم و حکم مرصہ دفعہ ۱۸ ڈیڑل مجسٹریٹ
منسوخ کیا جاتا ہے مجسٹریٹ درجہ دوم مقدمہ میں تحقیقات کرنے
کے قانوناً مجاز نہ ہے۔ لیکن کٹش کو اس کے مطابق مقدمہ
کی تحقیقات ایسے مجسٹریٹ کو کرنی چاہیے تھی جس کا عہدہ سب
ڈیڑل مجسٹریٹ کے عہدہ سے کم نہ تھا۔ میں یہ ہدایت دیتا ہوں
کہ ایسے مجسٹریٹ کی جانب سے دوسرے تحقیقات کی گئی جو کٹش کو
کے بموجب مجاز نہ ہے یہ حکم درخواست ہائے انگریزی فوجداری نوٹ
ب ۱۹۱۳ء مابہ ضابطہ ۱۹۱۳ء سے بھی متعلق ہوتا ہے۔ ایسے مجسٹریٹ
سے یہاں کا جو ضابطہ پر اس میں صریح کیا گیا ہے۔ تجویز ثبوت حرم و حکم

۱۸
صفحہ

بہگوتی پر شاد
بنام
ملک غلام
(ادوہ)

عمر تھکے سر پر لگی اور وسعت اوسکو اقدار زیادہ جسمانی مضرت
ہیجڑی کی کہ وہ کل شیو پر شاد کے مکان تک رسک سکی شیو پر شاد
پولیس بر گیا اور ایک مڈ کانسٹیبل سے دو کانسٹیبلوں کے مکان پر بھیجا
قیدی نے بہاگ جانے یا اپنے آپکو چھپانے کی کوشش نہیں کی جب
پولیس پہنچی وہ دوسروں کے ہمراہ قیدی کے جوہ کے اندر گئی۔
اور وہاں ایک اکشاف ہو جاوے تھا کہ ایک دوسری عورت مسماہ
کلو کی لاش ملی جو قیدی کے جوہ کے اندر ایک بستر پر پڑی ہوئی
تھی۔ اس عورت کے سر پر ضربات لگی تھیں اور خون بہت زیادہ
مقدار میں بستر پر پٹکا تھا اور اسکے قریب ایک کنڈی شکل میں
جمع ہو گیا تھا اپنی ضربات کے صدقہ مسماہ رانی ۱۲ فروری کو
فوت ہوئی۔ دو عورتوں کی لاشوں کے طبی معائنہ سے یہ ظاہر
کہ سر پر متعدد کچلے ہوئے تھیں۔ مسماہ کلو کے جسم پر سات کچلے ہوئے
زخم تھے جن میں سے پانچ بائیں کان کے اطراف تھے۔ طبی ریکارڈ یہ
تھی کہ ہلاکت کہو پری کی ہڈیوں کے ٹوٹ جانے سے واقع ہوئی
تھی اور یہ کہ زخم غالباً ایک کندہ تہیارسے چنچائے گئے تھے مسماہ
رانی کی موت کی علامات بھی کہو پری کا ہیٹ جانا ظاہر ہوئی تھیں
مراجع نے اس وقت تک جرم کی نیت بہت کم کہہ دی۔ مال
کی شہادت موجود ہے کہ جب پولیس پہنچی اور حوالہ دینے قیدی کے
سامنے یہ پوچھا کہ کس نے یہ کام کیا ہے۔ بہنو کانسٹیبل نے قیدی
کی طرف اشارہ کر کے جواب دیا۔ یہی شخص ہے۔ اور حوالہ دینے کہنا
آؤ کو گرفتار کرو۔ اس نے قبول کیا ہے۔ قیدی نے یہ الفاظ کہے
مجھے گرفتار کرو میں نے خون بہا یا ہے۔ بہرہگی سے قبل کی تحقیقات
تقریباً اسی وقت شروع ہوئی اور ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء کو ہیٹ
سیرکنڈہ قیدی کی اور ان سوالات کا کوئی جواب حاصل نہ کر سکا
اس سے کہنے گئے تھے جب قیدی کے خلاف اپریل ۱۹۲۳ء میں

جرم اوسکے دماغ کی حالت کیا تھی۔
مراجعہ بنام ملی حکم صدر سشن جج لکھنؤ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۲۳ء
میں جانب افغ۔ سرزمنت المدیکیم بوادین، ناظر الدین دہلی شکر
میں جانب سرکار۔ گوڈنٹ پلیڈر۔
فیصلہ۔ بہگوتی پر شاد کے خلاف جن کی عمر تقریباً ۲۴ سال کی تھی
وہ علم سشن جج لکھنؤ نے دو جرم حسب نمبر ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند
اس بنا پر تجویز ثبوت جرم صادر کی تھی کہ وہ ضعیف عورتوں مسماہ
کلو ایک کہارن اور مسماہ رانی ایک برہمن کی ہلاکت کا باعث
ہوا تھا۔ قتل عمر کی دونوں وارداتوں کا ارتکاب ۱۱ فروری
۱۹۲۳ء کو ہوا تھا اور ذی علم سشن جج کا حکم ۱۱ فروری ۱۹۲۳ء
کو صادر کیا گیا تھا۔ مرافقہ میں تسلیم کیا گیا کہ قتل عمر کی دونوں
وارداتوں کا ارتکاب بہگوتی پر شاد نے کیا تھا۔ عدالت تحت کے
شہینوں اسپرڈن کی وہی ریکارڈ تھی۔ پس عدالت کی تجویز جال بھی
جاتی ہے کہ بہگوتی پر شاد نے ان افعال کا ارتکاب کیا تھا۔ جو
استغاثہ کی جانب سے بیان کئے گئے تھے۔

دشوازی کا سوال یہ ہے کہ آیا فتور عقل کی وجہ سے وہ اوس
فضل کی اہلیت جس کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ قتل عمر کی حد
پہنچتا ہے یا یہ جاننے کے قابل نہ تھا کہ اوس کا فعل بجا یا خلاف
قانون ہے وہ حالات جن میں وہ عورتوں کو قتل کیا تھا مشتبہ ہیں
ہیں اور ان کو باسانی بیان کیا جاسکتا ہے۔ ۱۰ فروری ۱۹۲۳ء
کی رات میں تقریباً ۳ بجے شام کے چھین سنی
گئیں جو ایک مکان میں نرم کے معصہ کی رپ سوار ہی ہیں
جس میں وہ اپنے دو بہائون مایونیو پر شاد اور ابو جوڈ پر شاد
سے علاحدہ رہتا تھا۔ یہ دونوں بہائی چھین سکر ماہر لکھے اور یہ
دیکھا کہ قیدی عورت مسماہ رانی کو ایک لکڑی سے مار رہا ہے۔

کوئی اختیار سماعت نگرانی حاصل نہیں ہوتا لیکن اس وقت میں نے اس کو
کریسمس کے کافی سبز موجود ہوتی ہے جیسا کہ موجودہ مقدمہ سے
حکم گو وہ نظام دفعہ ۵۸ کے تحت ہو مگر دراصل دفعہ کی رو سے نر
ہو یا دوسرے الفاظ میں وہ بلا اختیار سماعت ہو۔
ان کارروائیاں ہیں جو اب زیر بحث ہیں عدالت کے اختیار
کام بنیاد استعمال کیا گیا ہے۔

میں مجسٹریٹ کا حکم منوع کرتا ہوں۔ حکم منوع کیا گیا
عدالت چوڈیشیل کمشنر اودہ

نمبر مقدمہ ۱۲۶ بابۃ ۹۲۳ منقصلہ ۲۹ ۱۹۲۳ء

اجلاس میسٹر دلال چوڈھری کیلئے

ہنگوئی پرشاد مراع بنام ملک معظم مراع علیہ

محبوبہ تعزیرات ایکٹ ۴۵ء بابت ۱۹۸۲ء دفعہ ۸۴ء حقل میں فتورہ
 طرزم کا طرز عمل ماقبل و مابعد۔

کسی مقدمہ کو دہرہ مجموعہ عزیرات کے نمایاں نیکو
فرم کو چاہئے کہ عدالت کو یہ اطمینان دلائے کہ اس کی
عقل کا متور ایسی نوعیت اور ایسے درجہ کا ہے کہ اس کی وہ
سے دخل کی ماہیت یا یہ جاننے کے قابل نہیں تھا کہ اس کا
نسل صحابہ خلاف قانون ہے۔

محمد حسین بنام ملک معظم الشریعہ کسبیر جلد ۱۸ صفحہ ۶۴۱ و ملک معظم
بنام ہرکاز کسبیر نا جبریل جلد ۴ صفحہ ۸۸ کا سوالہ و یا گیا اور
ازین کو میر کیا کیا۔

اوس مقدمہ میں جس میں کوئی ملزم جھوٹ کا عہد پیش کرے
ملکہ احمد اس نتیجہ سے جو قیدی کے طرز عمل قابلِ مبالغہ
اندکزیسا کا ہے یہ بالکلہ قانع کر سکتی ہے کہ وقت اور مکان

گوہاٹی کی گورنمنٹ کورف میں اس کے تحت دارود ایات کے متعلق

اپنی دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا کہ کھڑکی کے کالادری اور کافیاں دیر
گولی چلا کر لکھنے کر رہا تھا قتل جرم کے ذریعہ قتل اس کو وہ شوہر
کر چکے ہیں ایک لاشیما اور اسی طرح وہاں کہ تعلیم شریعے اس
واقعہ کو انسانی قربانی کیلئے مافیہ کی تہاں نہ لے کر لڑ گیا
ہے لیکن نتیجہ یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے بین طور پر واروات کے مہینوں
پہلے تو قیدی کی دماغی حالت اسی وزیر پریشان تھی کہ افسانہ کے ساتھ
انہیں کہا جاسکتا کہ کوئی خاص قسم کا وراثت فعل کے کوئی نہیں اور
اثر پر تھا میری رائیں موجودہ مقدمہ بلور خود ایک علیہ خصوصیت
کہتا ہے کہ قیدی کے افعال بعد از کتاب جرم کے وقت او کی مافیہ
حالات کے متعلق کوئی علامت نہیں ملتی مقدمہ میں باہم ملک نظر (۱)
جس کا حالہ از علیہ ج نے دیا تھا اور ملک نظم بنام ہر کا (۲) میں لکھا کہ
قیدی کے الفاظ اور افعال سے بہت زیادہ مدد دینے سے نتیجہ اخذ نہیں ملتی
تھی کہ قیدی ہر مقدمہ میں یہ جانتا تھا کہ فعل جرم کا وہ ارتکاب کر رہا تھا
صاف قانون تھا الہ آباد کے مقدمہ میں اس نے جس نے ایک پیکر
ہاں کیا تھا تسلیم کیا تھا کہ اس کو اس فعل کے سچا پیکر کا علم تھا اور
وضاحت کی کہ ایک یو نے اس سے یہ کہا تھا کہ اگر وہ کسی شخص کو ہاں
تو وہ اس کے درجہ بانی شکل یہ ظاہر ہوگی اور وہ مقدمہ میں ہی
پولیس اسٹیشن پر گیا اور ان امور کے متعلق ایک خبر پر پورٹ خبر کہ ان
جن کے افسانہ اس نے اپنی زوجہ کو ہاں کیا تھا اس مقدمہ کے اور اس
کے لحاظ سے حالت جرم کے لیے صریح طور پر قرار دیا تھا عدالت کو یہ ظہرانا
دلانے کا بار لازم ہوتا تھا کہ اس کی عقل کا تصور اپنی نوعیت اور البتہ درجہ
تھا کہ اس کی وجہ سے وہ افعال کی ماہیت یا یہ جاننے کے قابل نہ تھا
اور کا فعل سچا یا خالی قانون تھا اور وہ کے مقدمات اور شکل مقدمات
میں قیدی ان توہمات میں مبتلا تھے اور ان کو جنوں کا عارضی دور
ہو چکا تھا اور جب ان کے خلاف تحقیقات کی گئی تھی تو وہ برائے راز سے

اپنی صفائی پتھر کر کے قابل تھے۔ موجودہ مقدمہ میں بھی یہ معلوم ہوتا
ہے کہ قیدی ہمیشہ قریب قریب مجنون تھا اور عدالت تخت کے روبرو
تھوڑے دن میں اس نے بہت سی حکم لیا تھا۔ اس نے واروات پاسے
صل جرم کے ارتکاب سے انکار کر کے یہ جھٹکا کی اور اس میں کسی جواب کے
دینے کی کوئی قابلیت نہ تھی بلکہ گواہ نے یہ کھانا ہر کی جی جو جواب کی
حیثیت رکھتا ہے کہ قیدی نے قیدی اور بروری کے خلاف
کو پہلے لایا اور اس قسم کے مقدمہ میں حالت صرف اس نتیجہ سے ہوئی
کے طرز عمل یا قبل و بعد سے اخذ کیا جاسکتا ہے یہ قائم کر سکتی ہے کہ
ارتکاب جرم کے وقت قیدی کی مافیہ حالت کیا تھی اس مقدمہ کے
حالات اس قسم کے ہیں کہ جی ان میں صرف ایک ممکنہ یہ اخذ کیا جاسکتا
ہے کہ مافیہ اپنے فعل کی ماہیت یا یہ جاننے کے قابل نہ تھا اور یہ جی
ایک حررت خدادان کی ہریم لازمہ تھی اور دوسری یہ ضروری ہوتی
تھی قتل جرم کے لیے کوئی وجہ نہ ہو کہ یہ موجودہ قبی حرائق سے قتل کر سکتے
اور ہاں جانے کے یا اپنے جرم کو معاف کر لے کے متعلق کسی جواب کے
میں کسی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے۔ قیدی نے اس مقدمہ کے بعد اس کے خلاف
جیو افتخار کر کے اپنے خون بہا اور ان السام کا ہنر بان اور
احادہ قہر کی موجودگی نہ ہے۔ قیدی نے اور یہ وہی قتل
ہو چکا ہے۔ کوئی وجہ نہیں ملتی اور ملین سے یہ جرم
نے ان کو کہا تھا وہ بالکل باطل تھا اور اس کے خلاف
قفل اور جنور کی سلاٹ اور یہ امر درجہ میں قیدی
ایک سال کو اور عدالت اس نے کہا تھا کہ اس کے خلاف
یہ ہے میرے ذہن میں یہ گزیرا ہے کہ وہ تباہی کے اثر میں
حزن کی حالت میں رہا ہے اور اس نے یہ کہا تھا وہ درجہ
طریقے سے کیا ما اور وہ اس کا ماہیت یا یہ جاننے کے قابل نہ تھا
کہ وہ فی الواقعہ ناجائز تھا۔

ہر گز
شام
مارک
(اورہ)

۱۹۲۱

بھگت پر شاد
نام
ملک معظم
(اور وہ)

سعدی میں تحقیقات شروع ہوئی تو یہ معلوم ہوا کہ صورت حال کی وجہ سے وہ اپنی صفائی نہیں کرنے کے قابل تھا۔ دوسری تحقیقات کے دوران میں کرنل کلیمینٹس کا جینی نگرانی میں ۸ مارچ ۱۹۲۲ء کو قیدی کو طبی نگرانی میں گواہ کے اندر لایا گیا۔ ۸ مارچ ۱۹۲۲ء کو قیدی کو طبی نگرانی میں نہیں کہا گیا تھا طبی عہدہ دار اپنے معائنہ میں نہیں ہو گیا تھا کہ قیدی مجنون تھا کہ وہ ساوٹس جنوں کی حالتا بہت ظاہر کر رہا تھا۔ اس نے اور نگرانی میں بھی نہیں لی جو اس کی بجائے تھی اور وہ گردنوں کے حالات کو لا پرواہ تھا۔ وہ بڑا چھٹا اور اونگھو مقررہ اوقات میں داخلہ ہوتا رہتا تھا وہ بہت نکایت کرتا تھا کہ ایک لا اومی نہایت میاں ایک سچو آتا تھا جو اس کے پاس دو ایک گھنٹہ تک ٹھہرتا اور کوئی نہ اور مارتا تھا اس نگرانی کے دوران میں قیدی نیکنیہ کی ہیکٹر کو قابل تھا اور وہ اپنی افعال کی بابت ذمہ دار نہ تھا۔ طبی عہدہ دار کی یہ رائے تھی اور قیدی کو ایک درالجا نہیں میں اس سال کے آغاز تک لایا گیا تھا۔ فوراً ہی میں بیخیا لیا گیا تھا کہ وہ اپنی صفائی نہیں کرتی قابل تھا اور اس نے اس کے خلاف تحقیقات کی گئی تھی۔ شیون اسپرون کی سرکاری کہنوں کے قیدی کی حالت پر اس نے مایہ جاسے کے قابل نہ تھا۔ کہ اس کا اصل سچا تھا جیسا کہ اس کے بیان کیا گیا ہے۔ تعلیم سترج نے اختلاف کیا تھا جو کہ قابل جج نے اپنے وجہ پانچھلہ میں بیان کیا ہے وہ یہی کہ قیدی نے ذہنی عقل اور وہ ہم کی وجہ سے یہ اور کیا تھا کہ انسانی قربانی سے طاقت حاصل ہوتی تھی اور یہ کہ اس دہم کے زیر اثر ہو کر اس نے دونوں صورتوں کو ماک کر دیا تھا۔ ذہنی جج کی یہ اسے تھی کہ قیدی کی نسبت طور تجویز میں آئی چاہے گو یا کہ وہ واقعات جکی متعلق اور وہ ہم تھا تحقیقی تھے۔ اگر واقعات تحقیقی بھی ہوتے تو انسانی قربانی جائز ہونگے پس مزارع کو جب اس وقتا جھڑی وارداتوں کا اثر کا کبا

تھا یہ معلوم ہوا چاہے تھا کہ اس کا فعل بھی تھا انسانی قربانی کے ذریعہ سے لا تھا۔ حال میں بھی نسبت مزارع کے یقین کا یہ خیال نہیں زمانہ کی کتب کا لیکچر پرائے اور اندر حال کے مضمون پر بھی لائنوں کو دست پلڈر کو جنہوں نے اس حالہ کے متعلق بہت غور و فکر کا کام کیا۔ کتاب کا لیکچر پرائے ویا نہیں ہوئی اور اس کتاب کے دو بابتل میں شریک میں کتاب اندر حال اس عدالت میں پیش کی گئی۔ لیکن تسلیم کیا گیا ہے کہ اس میں سے کوئی کتاب قیدی سے قبضہ میں نہیں لائی گئی تھی اور وہ دائرہ فیش کنندہ رنوں کو اس کے پیش کیا تھا کہ اس امکان کی تائید ہو سکے۔ قیدی اپنے ہم میں تھا اس قسم کی کوئی شہادت موجود نہیں تھی اس کو نتیجہ اخذ کر لیا گیا تھا کہ قیدی نے کبھی انہیں سے کسی کو بڑا تھا۔ اندر حال میں اوون کے حوالہ جات درج میں اور اون جادوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اس پرندے کے پر سے حاصل ہو سکتے ہیں قیدی او بال رکھے تھے اور اس پرندے کے بروں خود کو بچاتا تھا لیکن تعلق یہ ثابت کر سکے تھے کافی نہیں ہے کہ قیدی انسانی قربانی کا یقین رکھتا تھا اور یہ کہ اس نے دو صورتوں کو اپنی قربانی کی حیثیت سے ہلاک کیا تھا۔

اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا کہ قیدی کا دماغ پریشان تھا اور یہ کہ اس سے یہ جانوں کے لئے جنوں کی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور اس کا طرز عمل معمولاً عجیب تھا وہ جانور کی ہڈیوں کا پانہنتا تھا اور انہیں ہاتھوں میں سرخ کر پڑے کے طور پر باندھتا تھا۔ اس مضمون کی شہادت موجود ہے کہ اس کو یہ ہم تھا کہ ایسا طور پر اپنے منہ میں لے لیتے وہ نظر نہیں آتا تھا اور اس کا ایک اور ہم یہ تھا کہ ایک کالا دمی اور اس کے بندھن لے ہوئے اور اس کا تعاقب کرتے تھے تاکہ اس پر کوئی چلا نہیں قتل عہد کے ۲۰ یا ۳۰ گھنٹہ قبل اس نے

اسے
میں سے

ہائیکوٹ پٹنہ

نگرانی و حواری

نمبر ۲۸۸ سالانہ سٹاک ہولڈنگس

راجا سٹاک ہولڈنگس سیکورس۔

جیو ام مارواری اور سٹاک ہولڈنگس ملک معظم فریق ثانی
محبوبہ تعزیرات ایکٹ ۱۸۵۷ء کے تحت دفعہ ۱۱۱ کے تحت
خود اختیاری جہازوں۔ دوبارہ قبضہ حاصل کرنا۔

یہ دفعہ کوئی شخص کسی قطعہ زمین پر قبضہ کرے اسکو

کوئی ایسا حق نہیں دیتا جسکے وسیعہ وہ کسی شخص

کو جو اس زمین پر قبضہ کرتا ہو اس پر قبضہ کرے

اس کا چارہ کار یہ ہے کہ اسکو قبضہ کرنا ہو تو وہ قبضہ کرے

حق حاصل ہو اور اختیار ہی حاصل کسی ایسے مقدمہ پر نہیں دیتا

ضرورتاً اسکی حالت سے قبضہ حاصل کیا جائے مادہ مارہ

قبضہ حاصل کیا جائے مادہ مارہ

نگرانی و حواری سارا ہی حکم ڈپٹی کمشنر پٹنہ کے صدر ۱۳۳۷
جنوری ۱۳۳۷ء

سٹاک ہولڈنگس سٹاک ہولڈنگس سی۔ پال۔

فیصلہ یہ درخواست نگرانی اور چارہ سٹاک ہولڈنگس کی ہے

نسبت ڈپٹی کمشنر پٹنہ کے تحت دفعہ ۱۱۱ کے تحت تعزیرات

ہند جو یہ ثبوت محرم مادہ کی اور ان میں سے ہر ایک پر قبضہ

حرام کیا گیا ہے۔ اور جو یہ ثبوت محرم اور سٹاک ہولڈنگس کے

برطانوی مراعات کے تحت واقعہ جو بیان کئے گئے ہیں وہ یہ

ہیں کہ مسیحیت کو اپر حلوائی نے اس اقدام اور اسکی کے زمیندار سے

جو جمال پور بادام میں واقع تھی جنوری ۱۳۳۷ء میں بتایا تھا

کی اور راہ لے میں اس پر قبضہ کرنا تھا مگر اس کے لئے صفائی سے

اہارت حاصل کی۔ اور عید ماہ لیجے اور اکتوبر تک اس مقام

پر قبضہ کر دیا۔ ۲۰ سالہ سٹاک ہولڈنگس کی ایک جماعت میں

سٹاک ہولڈنگس سرکار نے آئی اور اس زمین کی بارگاہ اور جو

کچھ اس میں تھا اس کو صاف کر دیا۔ عدالت استعلائی نے تجویز

کی کہ اس زمین پر قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔

اگر یہ سٹاک ہولڈنگس وغیرہ کو اس زمین پر قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔

لیکن اس پر ان کو واقعی حتمی قبضہ حاصل نہ ہوا۔ اور قبضہ کر دیا۔

کسی جائیداد کے سبب قبضہ حاصل کرنے کی غرض سے اس زمین پر

قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔

نہیں کہ مسندت کے جو یہ سٹاک ہولڈنگس اس زمین پر قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔

قبضہ حاصل کیا تھا۔ اور اس واقعہ کے وقوع کی تاریخ پر اس کا قبضہ

تھا اگر بالضرورت اس سائل کو اس زمین پر قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔

کہ اس نے کبھی بھی اس زمین پر قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔

قبضہ حاصل کیا تھا۔ اور قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔ اور قبضہ کر دیا۔

قائل تھا۔ انہوں نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ واقعہ وقوع میں آیا

اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے مسندت کا گواہ "سہدم لڑیا گیا۔

اور یہ کہ چاروں سلطان اس مجمع حالات قانون کے مستریک ہے

جس کی غرض مشترکہ یہ تھی کہ اس زمین کا حق برستغیت نے

ایسا گواہ "بنایا تھا بدو بیع جبراً دیا اس کی حالت سے اس کا

قبضہ حاصل کریں۔ یہ سمجھ لگائی ہے کہ واقعات مجوزہ کی بنا پر

یہ مقدمہ مجمع حالات قانون کی تعریف کے تحت نہیں آتا کیونکہ

اراضی حورام سائل کی ملک ہونے کی وجہ سے مسندت ایک

مداخلت سے اس کے حصہ کو حورام اراضی سے تبدیل کر دیا

ممان تھا۔ میں اس صحت کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ اولاً وہ

سٹاک ہولڈنگس کی سٹاک ہولڈنگس کے یہ واضح نہیں ہے کہ یہ اقدام اراضی کا

نمبر ۸۲۸ بابتہ سنہ ۱۹۲۲ء -

مجاہد مرقعہ - مسٹر مکر -

مجاہد مرقعہ علیہ - مسٹر میلو -

فیصلہ مستحیت لڑتی سامان کا تا جہ ہے حکومت کو کہ
ما سو قومہ جانیان میں ایجنسیاں رکھتا تھا۔ ملزم بمقام کس
اس کا کارندہ تھا اور یو کو ما کا کارندہ سلیمان تھا۔

تینا بیچ ۸۷۲ پٹنمبر ۱۹۲۲ء مستحیت نے مبلغ ۵۰۰ روپے
ملزم کے پاس اس ہر اس کے ساتھ بھیجے کہ وہ سلیمان کو
ادائے جائیں۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ رقم ملزم کو وصول
ہوئی لیکن وہ سلیمان کو ادائے سے قاصر اور اس کا
تصرف بجا کر لیا۔ اس کے بعد ایک اور رقم بھی گئی اور ملزم
نے اس کے ایک حصہ کا تصرف بجا کیا۔

اس لئے مستحیت نے رگول میں استغاثہ دائر کیا تھا
تہ کہ رقم ایک بکاس کے توسط سے جس کی کہ ملزم نے تسلیم کیا
لیتی تھی گئی تھیں اور ادا کر لئے ابتدا اور یہ غرض پیش کیا
اور باقاعدہ رقم ۸۸ مجموعہ ضابطہ فوری عدالتہ کو ادا کیا
سماعت حاصل نہیں ہے جس تک کہ وہ پہلے ہی قاضی کو رٹ
کی اجازت حاصل نہ کر لے دیئے تھے رٹ سے اس عدالت
تسلیم کیا اور نتیجتاً کہ ہر اس کی کہ وہ ضروری اجازت حاصل
کرے مستحیت نے گزشتہ بیٹیں کی ہے اور اس کی استدعا ہے
کہ مجسٹریٹ کا حکم اس اہم شاہدہ جمع کیا جائے کہ وہ
اس کو ریان ماجا کرے۔ یہاں میں ہر اس کا ادا نہ ہوا
ملزم کے ایک فعل کا بیچہ بنا۔ اس لئے حرم عدالت رگول
میں تحت ضمیمہ ۲ دفعہ ۸۸ قبول دفعہ ۹۰ تحقیقات کے
قابل ہے۔ تمغہ منی السلام تمام ام نیول سنگہ (۱)

جو ڈیپل کسٹریس ہر اس کے شریک برائے اس
کی محبت پر رکھا تھا۔ مقدمہ ہندو تمام اور اس
(۳) گیش لال ہام ساکنو (۳۳) بمالہ رامپور (۳۴)
اور راجانی منو واکرو رتی شام انڈیا ٹیکسٹائل انڈسٹریز
کمپنی لمیٹڈ کا حوالہ دیا گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ ایسے
حالات میں جو مقدمہ میں ہاں ہوتے ہیں دفعہ ۹۰ مجموعہ
ضابطہ فوری مستحق ہیں ہوتی۔

اس سوال یہ کہ آیا اس مقدمہ کے متعلق جو فیصلہ
سے واقع ہو ایسا لقمہ سالہا جا سکتا ہے جو حرم کو پورا کر
لا سکتا ہے اور ادا کرنے مقدمہ خارج لاگت ہر اس
انکس (۱۹) مزید عرض کیا ہے اور اس حرم میں مقدمہ
اور اس (۲۰) وہاں دیو ہام ملک منظم (۲۱) کی تعلیم کرتے
ہوئے اور مقدمہ گیش لال ہام مندرجہ (۲۲) کو ہر اس
ہوئے یہ قرار دیا ہے کہ یہاں ہر اس کے مقدمہ پر
کا ادا کیا گیا ہے ہر اس کو پورا کر دینا ہے۔

انکس (۱۹) ہر اس کا لٹریچر نہیں کیا گیا ہے۔
ہر اس مسئلہ ہر اس کے لئے رہا ہے۔
راہیل (۲۳) میں کیا گیا تھا جس میں تمام مولدہ بالا ادا
کے مقدمات کا حوالہ دیا گیا تھا اور اس پر عدالت
کیا گیا تھا۔ دفعہ ۹۰ مجموعہ ضابطہ فوری عدالت
(۲۴) ہر اس کے لئے ہر اس کے لئے ہر اس کے لئے
اور جو سب سے زیادہ ہر اس کے لئے ہر اس کے لئے
دراہیل (۲۵) میں کیا گیا تھا اور اس پر عدالت
(۲۶) میں کیا گیا تھا اور اس پر عدالت
انکس (۲۷) میں کیا گیا تھا اور اس پر عدالت

اسکے اودھار پر شرط لگائے کہ قبول کرنے سے پہلے وہ شرطیں
 ۱۲ روپیہ و سہری صورت میں فروخت تالی نقد اور کرنا اور
 مسائل کوئی اور بار کی شرط قبول کرنے سے پہلے ملے
 یا نقد مال ہو و سہری صورت میں اسکو وصول ہوتے
 سن لئے یہ سہری کی گئی ہے کہ فرق تالی نے سائل کو دیا اور
 رہتا یا بدویا تھی سے سائل کو ترغیب دی کہ اس سے اوکار
 یا شرط قبول کرے جس کو وہ (سائل) قبول نہ کرتا اگر اسکو
 میں طرح دیکھ نہ دیا جاتا اور وہ فعل اسکے پہلے کر دے کہ
 نقصان کا باعث ہو۔

میرزا راجہ سے اگرچہ یہ اصل مدعی ہے کہ سائل کو
 ہو کہ دیا گیا اور اس کی دہرائے تالی تالی ہوئی کہ فرق
 تالی کے اوکار پر شرط لگائے کہ وصول کرے لیکن میں
 میں کہہ سکتا کہ ایسی وہ کہ ہی کی وجہ سے سائل کو جس
 حل کے کرنے کی ترغیب ہوئی وہ سائل کے جسم خاطر
 یک نامی یا جائیداد کے نقصان یا ضرر کا باعث ہو یا اسے
 نقصان یا ضرر کے احتمال کا باعث تھا۔ اس سے نتیجہ نہیں
 عمل سکتا کہ اگر سائل فرق تالی کے اوکار پر شرط لگانے سے
 نکال کر اسکو اور الذکر لقیقہ نقد رقم سے شرط لگانے پر مجبور
 دیتا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ فرق تالی کوئی شرط ہی نہ لگاتا۔
 رقیہ تالی یہ حرم و غنا ثابت کرنے کے لئے سائل کو یہ ثابت
 رہنا چاہیے کہ اس کا مفاد نہ تمت و دھ ۱۵۰ ہجری قمریہ
 نہ آتا ہے۔ اور میرزا خیال ہے کہ اس میں سائل قاصر رہا
 و نیل جو سنا سائل پیش کی گئی ہے کہ ایک شخص سامان یا
 و یہ ایک ایسے ذریعہ سے حاصل کرنا ہے جس کے متعلق وہ
 جانتا ہے کہ اس کا رد کیا نہیں کیا جائیگا اور اس طرح

حرم حریہ کا محرم قرار پاتا ہے۔ میرزا کے یہ یہ بتیل ہند
 ہر اسے مطالبہ کیا ہوتی۔ لہذا میں اس حکم کو مسترد کرتا ہوں
 جسٹس کے چوتھے نمبر۔ مفاد نہ تمت و دھ ۱۵۰ ہجری قمریہ
 نگرانی کا باعث ہو۔ چنانچہ حسب ذیل ہیں :-
 سائل سترایج کے یہ یہ ہند وار سائل کلکتہ ٹریڈنگ
 کا ایک اجارہ یا حصہ یکساں ہو اور پہلے حلقہ میں کام
 کرنا۔ و بول تالی کہ سائل ٹریڈنگ کا ٹیڈنگ ٹریڈنگ
 سائل سترایج تالی کو اپنے مفاد نہ تمت و دھ ۱۵۰ ہجری قمریہ
 اجارت دی اور اس کا نتیجہ یہ ہو کہ فرق تالی سائل کے
 لار گیا۔ فروخت تالی لینے دینے قصہ ہاتھ نہ تھا سہرا و
 ہند کے اور اس کے سائل اس کو اوکار پر شرط لگائی
 اجارہ نہ دینے سے انکار کیا
 اسکے لئے تالی تالی ہند وار سائل کو سائل کو سائل
 اس کے لئے ایک ایک دیا۔ جب کہ وصول ہو گیا ہو کہ
 سائل نے فرق تالی کو تالی ۱۶ ٹریڈنگ سائل اور اوکار
 شرط لگانے کی اجارت دی۔ سائل سے اجازت ہے کہ
 دی کہ چاہے سائل اس کے لئے تالی اس طرح رو بہ
 اوکار دیا جائیگا۔ فرق تالی تالی ۱۶ ٹریڈنگ
 رقم سائل کو دیا گیا سائل تالی ۱۸ ٹریڈنگ
 ایک سائل اس کے لئے تالی تالی کی اجازت دینی
 کر دیا گیا کیونکہ اس کی اجازت کے لئے رقم وہ وہ تالی
 تالی نے سائل سے یہ ظاہر کیا کہ اس نے اسے حسابات کو
 کر دیا ہے اور تالی ۱۶ ٹریڈنگ سائل سے نقصانات متعلقہ
 ۹ لار ۱۶ روپے کرنے کے لئے ایک جدید چاق تھی
 سائل کو دیا سائل کو دیا سائل کو دیا سائل کو دیا

ایک کے یہ
 حرام
 صاحب
 ۶ کلکتہ

ص ۸

بیج کے بعد پر
بنام
دارمطلب
دکالت

حکم جو عدالت ہذا کو سبب و معقول معلوم ہو جاری نہ
کیا جائے۔ یہاں تاں جو اس درخواست کا باعث ہو
تھے حق تھی۔ اور یہ حکم جاری کیا گیا تھا حسب دہلی ہے۔
سائل حکم دہلی طرف طلب کا اسامہ یا نہ ملک ہو
ہے اور کالکٹ گورنر دہلی کے میدان کے پہلے حلقہ میں ۱۲۳۳ھ کے
تیسرے کے ایک مستقل کتاب رکھتا ہے۔ فریق ثانی کے جو
سخت گوشت آویں انڈیا کرشنل علیجنر کا ڈبئی ڈاکٹر سے
لیٹین دلائے کہ اگر کوئی نقصان ہو گا تو وہ بروقت تصفیہ
حساب کے رہا اور دیگر سائل نے فریق ثانی کو ترجیح اور
۱۲۳۳ھ کے دہلی میں سائل کی اجازت دی تھی
جاست جو سائل کو فریق ثانی سے اور دہلی میں لگانے کے
مستحق وصول طلب تھے ان کی تھا و مبلغ الصالحہ
ہوئی تھی فریق ثانی رقم متذکرہ مبلغ الصالحہ کے
یوم تصفیہ حساب پر واکوٹے سے قاصر اور اس لئے
اصل نے تصفیہ کیا کہ وہ فریق ثانی کو مزید ادوار کی
اجازت نہ دیکھا جب تک کہ رقم متذکرہ کامل طور پر ادا نہ
ہوئی جائے۔ اس پر فریق ثانی نے بتایا ۱۲۳۳ھ
ایک حکم جس میں سائل کا نام لکھا ہوا تھا و مبلغ الصالحہ
بنام انڈین انڈسٹریل سبک سائل کے پاس روانہ کیا۔
جب متذکرہ شام میں بنک کے اوقات کے بعد بھی گیا تھا۔
فریق ثانی نے سائل کو یقین دلا یا کہ جب متذکرہ پیش ہوئے
پراس کی رقم ادا کر دی جائیگی اور اس یقین دلائے سائل
نے فریق ثانی کو اپنے مقصد اور دہلی میں شرط لگانے کی
بتایا ۱۲۳۳ھ کے اجازت دی۔ اور بتایا ۱۲۳۳ھ
اور سائل نے اسی اور دہلی میں شرط لگانے کی وجہ سے فریق ثانی

صفحہ ۷

سائل کا مبلغ سبک کی حد تک مقروض ہو گیا۔
جب محولہ بالا بتایا ۱۲۳۳ھ کے سائل ادا کی گئے
کیا گیا اور دہلی میں سائل گیا اس کے بعد فریق ثانی
کو اطلاع دی گئی اور اس نے اپنے نقصانات بتائے
۱۲۳۳ھ کے سائل کو پورا کرنے کے لئے ایک حد تک سائل کو یقین
دیا کہ سائل کو یقین دلا یا کہ جب متذکرہ کی رقم
حاصل کرنے میں کچھ دقت نہ ہوگی۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سائل
نے فریق ثانی کے یقین دلائے پر اعتماد کیا اور اس کو ترجیح
۱۲۳۳ھ کے سائل کو مزید ادوار پر شرط لگانے کی
اجازت دی۔ فریق ثانی سائل کا مزید مبلغ لگا دیا
مقروض ہوا اسی آسائیں متذکرہ جب رقمی مبلغ الصالحہ
بتایا ۱۲۳۳ھ کے سائل ادا کی گئے لئے پیش کیا گیا اور
۱۲۳۳ھ کے سائل کے بعد سائل نے دونوں رقمیں مبلغ
صالحہ اور مبلغ لگا دیا حال کی مختلف شکایات
لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر بتایا ۱۲۳۳ھ کے سائل
پر سبب سے محسوس کیا کہ پاس ثبوت و قہر ۱۲۳۳ھ کے فریق ثانی
کے نام حکم نامہ لکھی گئی کہ سائل نے دہلی میں پیش
کی کیونکہ اس نے ان متذکرہ حکموں کے مستحق اس سے دعا
کی تھی۔ ذیل محسوس اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہاں اوقات
کئی دفاظ نہیں کی گئی تھی۔ اور سائل کی درخواست
مستحق دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری جاری کر دی۔
منام سائل ۱۲۳۳ھ کے دہلی میں سائل کی گئی ہے
فریق ثانی نے اس سے یہ ظاہر لے لیا کہ جب دہلی میں
کاروبہ اور اجارہ سائل کے قرضہ جات ۱۲۳۳ھ کے
سائل کا تصفیہ ہو جائیگا سائل کو یہ تصفیہ ملے گی کہ

پیش کے بعد اور
نیام
را و صاحب
کلمتہ

کے وقت تک بعد لکھا گیا تھا چاہے پھر وہ کہے سال کے فرق ثانی
کو تاریخ ۲۳ مارچ ۱۲۷۰ شمسی ہے اور یہ شرط لگانے کی احادیث وہی
ہو کہ فرق ثانی میں مبلغ اضعاف چار گنا ہو گیا اور اگر وہ
کیا گیا۔ سال کا مقدار یہ ہے کہ فرق ثانی کے اسکے ساتھ دعا کی ہے
کہ فرق ثانی جبکہ اس نے چاک جاری کئے تھے یہ خوب جانتا تھا کہ انکی
رقم و انیس کجا بیگی اور یہ کہ سال کو یہ چاک دینے سے جسکی نسبت وہ
یہ جانتا تھا کہ وہاں نہ کیا جائیگا۔ اس لئے سال کو وہ کہہ دیا کہ فرق
وہ کہ سال کے نقصان کا باعث ہوا۔ سال کے خلاف فرق ثانی
سخت و دعوے اہم مجموعہ تعریات ہندو کا الزام لگا کر استغاثہ
دار کیا ذیل جامع پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے استغاثہ اس بنیاد پر
کر دیا کہ کوئی جرم و جہاری ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس موقع پر
تقصیر طلب ہے وہ یہ کہ اگر واقعات مبینہ سال کو تسلیم کیا جائے
اور یہ قرار دیا جائے کہ فرق ثانی کو یہ خوب معلوم تھا کہ چاک کی رقم ۱۰
نہ کی جائے گی تو یا جرم و دعا کا ارتکاب کیا گیا۔ لہذا ہرگز واقعات صحیح
ہیں تو فرق ثانی نے یقیناً سال کو وہ کہہ دیا اور ایسا کرنے سے اسکو
ایک الباقول کر سکی ترمیم دی جس کو سال کسی اور صورت میں
ذکر کیا یعنی اس نے فرق ثانی کو اپنے ساتھ ادوار پر شرط لگا سکی اجازت
دی۔ سوال جو تصدیق طلب ہے وہ یہ ہے کہ آیا فرق ثانی کو ادوار پر
شرط لگانے کی احادیث دینا الباقول ہے جو فرق ثانی کے خاطر
یا سیکنا کی کو نقصان یا ضرر پہنچا سکا باعث ہوا اسکے باعث
ہو سکا تھا حال میں شرط کر دی گئی تھی کہ اس سے سال کو مبلغ
۱۰۷۲۷۰ کو نقصان ہوا جو رقم کہ فرق ثانی نے سال کو ۱۲۷۰
۲۷۰ کو نقصان دیا تھی۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ اگر فرق ثانی کو
ادوار پر شرط لگانے کی اجازت نہ دی جاتی تو وہ اتنی ہی قدر رقم
شرط پر لگاتا کہ اس طرح سال کو مبلغ اضعاف چار گنا ہو جاتا

اور چونکہ اس کو یہ رقم نہیں ملی اس لئے اس کا نقصان ہوا۔ لیکن
میں یہ خیال نہیں کرتا کہ رقم کو ایسا اٹھائے لئے یہ قیاس کر سکا
ہے کہ اگر فرق ثانی کو ادوار پر شرط لگانے کی اجازت نہ دی جاتی تو
وہ اتنی ہی قدر رقم شرط پر لگاتا آسمیں زیادہ سے زیادہ ایک
امکان ہے اور رہنمائے واقعات مجھے کہنا چاہیے کہ اس میں شک ایک
احتمال ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ سال کی سابقہ حالت میں کوئی شرط
واقع ہوئی کیونکہ فرق ثانی نے اس وہ کہہ کے باعث سال کو مبلغ
۱۰۷۲۷۰ رقم ہر دی اور وہ اب اس کا انیس لگائی ہے۔ اٹنا باعث ہے
یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ سال کو یہ رقم شرط لگانے کے
بیتہ کی وجہ سے کسی دوسرے گروہ سے پہلے وہ زیادہ رقم مقرر کرتا اور
اس لئے نقصان اٹھاتا۔ درخواست میں کہیں ظاہر نہیں کیا گیا کہ
اوہ معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع یہ ایک ایسا معیادہ تھا اس اتفاق
ہے جس کا ثبوت ملتا ہے۔ ثبوت رہتا ہے۔
یہ سوال خالی از وقت نہیں ہے لیکن بہت احتیاط
سے غور کرنے کے بعد میری یہ رائے ہے کہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ
فرق ثانی کو ادوار پر شرط لگانے کی اجازت دینا ایک ایسا
فعل تھا جو سال کے نقصان یا ضرر کا باعث ہوا۔
اس لئے ذیل پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی رائے
درست ہے کہ کوئی جرم و جہاری ظاہر نہیں کیا گیا ہے اور
میں اس حکم اظہار وجہ کو منسوخ کر دینگا۔
حکم اظہار وجہ منسوخ کیا گیا۔

حکم
بنام
رلیارام
دلاہوں

اجلاس برکھیائے ہر شہر میں شغاک الہ کے گاہوں کا اہلکار بطور اسکال
کو اہلکار کے لیا جائے اور اہلکار گواہوں سرکاری کے۔

تحقیقات مکمل کر کے حکم دیا گیا

ہائیکورٹ لاہور

مگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۲۰۱ بابتہ ۱۹۲۲ء منقطعہ ۲ مئی ۱۹۲۳ء

اجلاس۔ جسٹس مارٹینو

بنام

رلیارام دیکس دیگر

سالمان

محبوبہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۹۴۷ء بابتہ ۱۹۴۷ء دفعات ۱۴۵
۱۴۶ دسی حکم ابتدائی صادر کرنے سے قاصر رہنے کا اثر۔ مگرانی

جیسا کہ کوئی مجسٹریٹ کسی کارروائی کے تحت دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ
فوجداری میں ایسا حکم ابتدائی صادر کرنے سے قاصر رہے ہو

اوس دفعہ کی سختی دفعہ ۱۴۱ میں محکوم ہے۔ اور اوس
کارروائی کا کسی توثیق یا بعد کو کوئی ایسا حکم صادر نہ کیا ہو

جو لازماً اوس سختی دفعہ کی ضروریات کو پورا کرے تو وہ کارروائی
بلا امتیاز سماعت میں اور اوس کے معلق ہونے پر نہیں قیاس کیا جاسکتا

کہ وہ کارروائیاں سختی دفعہ ۱۴۵ میں ہے۔
مندرجہ بالا حالات میں ہائیکورٹ برائے دفعہ ۱۴۵ (۲)

مجموعہ ضابطہ فوجداری برطبق مگرانی سختی قرار دے کر ہے۔
منسوخ نہیں ہے۔

و درخواست مگرانی بنا راضی حکم و شل جسٹس جی جی گرانوالا مقام سکو
موزعہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۲ء شہر بجالی حکم مجسٹریٹ دیر اہل اسکال

طلبہ گرانوالا مورقہ ۲ مئی ۱۹۲۳ء
مکاتیب سالمات مسز شام لال وغیرہ احمد۔

مکاتیب فریق ثانی۔ مسزہ جی۔ سی۔ نرنگ ولی این کی
فیصلہ ۵۔ یہ ایک حکم کی مگرانی کی درخواست ہے جو سختی دفعہ
۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر کیا گیا ہے۔ مجسٹریٹ نے
ایک حکم ابتدائی صادر کرنا ترک کیا ہے جو اس دفعہ کی سختی دفعہ ۱۴۱
میں محکوم ہے اور یہی ترک اہم بنا ہے جو یہ کہ درخواست کی سختی
رہی کی ہے۔

مکاتیب سالمات مسزہ فریقہ فیصلہ لال نظر پر استناد کر
ہیں مقدمات عبداللہ خان بنام گنڈا دانی تارا چند بنام ہیا

لال (۲) اور دیوان چند بنام قبصرہ چند (۳) اور قبصرہ
میں سے پہلے مقدمہ میں حکم ابتدائی کی نقل کی تھیں جس میں

تھی بارہ ہتہ نہیں لکھی تھی جیسا کہ سختی دفعہ ۱۴۱ میں لازماً
دیا گیا ہے اور دوسرے مقدمہ میں کوئی حکم ابتدائی نہیں صادر کیا گیا ہے

اسکے علاوہ ان دونوں مقدمات میں جسٹریٹ نے فریقین کے ہٹوں کی شہادت
ترک کیا ہے بر خلاف اسکے موجودہ مقدمہ میں کوئی ایسا حکم نہیں کیا گیا ہے

دیوان چند بنام قبصرہ چند (۳) بھی ایسا مقدمہ ہے جس میں موجودہ مقدمہ
مکاتیب فریقہ فیصلہ لال نظر پر استناد کر

مضامین سکالری جاج تارا چند (۴) دی پر شاد بنام سیوٹ کے (۵)
بھلا چوپڑیاں (۶) محمد رفیع بنام دیشیت رائے (۷) نور بخش بنام

ملک سنگھ (۸) اور جواہر بنام ملک چند (۹) لیکن وہ مقدمات بھی
بالکل مطابق نہیں ہیں پہلے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے حکم ابتدائی صادر کر

لیکن صرف یہ ہدایت کرنا ترک کیا تھا کہ حکم کی ایک نقل شہر بجالی کے
اور تیسرے مقدمہ میں بھی کارروائیوں کے نقائص موجودہ مقدمہ میں

مکاتیب سکالری جاج تارا چند (۴) دی پر شاد بنام سیوٹ کے (۵)
بھلا چوپڑیاں (۶) محمد رفیع بنام دیشیت رائے (۷) نور بخش بنام

ملک سنگھ (۸) اور جواہر بنام ملک چند (۹) لیکن وہ مقدمات بھی
بالکل مطابق نہیں ہیں پہلے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے حکم ابتدائی صادر کر

اعمال کے مستحق ہیں جب سے انکو قصہ ضابطہ حاصل ہوا
 مدعیان نے یہاں کیا کہ جون ۱۹۱۹ء میں عدلیہ نے کثرت تنازعہ
 کی کاشت میں فراغت کی ہے عدالت نے یہاں کثرت تنازعہ کے
 فی میں کہ مدعیوں نے ہرگز کہتے ہیں کہ کسی قسم کے اس کے
 نویشن میں کی اور وہ کثرت کر کے ہے نفع کے کہ کثرت
 مرافعت کے نے بخیر کیا کہ جون کا کہ تو ہی وہ ہوا اور
 وہ اس قصہ سے محروم کے ہے یہ بحث کی گئی ہے اور یہ ثابت
 کیا گیا ہے کہ سب سے زیادہ اس کے سے کہ اس کے سے
 سے محروم رکھا گیا تھا اس کے اعمال کا جو مستحق طور پر
 خارج کیا گیا۔ عدالت نے یہاں کثرت کی ڈگری میں جسکو عدالت
 ماتحت مرافعت نے بحال کی ہے وہ اس اضافہ کے ساتھ جسکا
 ذکر کیا گیا ہے تبدیل کی جاتی ہے اور بلحاظ دیگر امور بحال
 رکھی جاتی ہے۔ مرافعت اس عدالت کے مرافعت علیہم کو
 نصف خرچہ ادا کرینگے۔ عدالت ہائے ماتحت کا خرچہ ان
 عدالتوں کے حکم کے بموجب عائد ہوگا۔

ہائیکورٹ رنگون

مرافعت ثانی دیوانی
 نمبر مقدمہ ۱۳۰۰ بابتہ ۱۹۲۳ء منقطعہ ۱۳ فروری ۱۹۲۳ء
 یا حلاس دہ سرکل ڈائریکٹ ناٹ جیف جیسٹ و
 مسٹر جیسٹ کے اونگ
 کوٹھی ایس۔ ایم۔ اے۔ آئی۔ اینام کوٹیک کا وغیرہ
 مرافعت علیہم
 قانون ریٹری و تناویذات ایکٹ ۱۷ بابتہ ۱۹۰۵ء و احکامات
 ۵۸ (۲) ۵۸۔ و تناویذات غلط ریٹری ضابطہ کی غلطی۔

نقص آیا قابل ترمیم ہے۔
 جب کوئی شخص تناویذات کر سکا اور اناجیا کوئی تناویذ
 بلحاظ ضابطہ ہرگز نہ ہو اور جس کی وہ ریٹری کر کے اور
 نکت قانون ریٹری و تناویذات کیا ہو اور جس کا مفروضہ تھا
 اس کے قسم کی کوتاہی ہوئی ہو۔ قانون پر مبنی
 نے غلط ہوگا کہ اسکو عدالت ریٹری کے کارروائی کی
 کی غلطی یا نقص کی وجہ سے پیش ہوئے کہ کوئی تناویذ
 نظام ریٹری کی گئی۔
 جب اس قسم کی درخواستیں جیسے بنیاد میں کثرت
 انخاص نے لی ہو سب ریٹری غلطی سے باوجود منسلک دیگر
 تکمیل کنندگان کے ایک تکمیل کنندہ کی تکمیل سے انکار
 کی وجہ اس دستاویز کو ریٹری کے لئے سب دفعہ ۸ (۲)
 قانون ریٹری قبول کرے تو سب ریٹری کی ایسی غلطی
 کی غلطی تصور کیا جائے گی جسکی تصحیح حسب دفعہ ۸ قانون
 ریٹری ہو سکتی ہے بشرطیکہ شری کی جانب سے کوئی
 فریب عمل میں نہ آیا ہو اور معلوم ہو کہ بیاض کی تکمیل
 فی الحقیقت تکمیل کنندگان نے کی ہے۔

مرافعت ثانی دیوانی بنارسی ڈگری ڈیویژنل کورٹ ہستنا واڈی نوٹ
 ۸۱۸ کوٹہ ۱۹۲۳ء بمرافعت دیوانی نمبر ۲۷ بابتہ ۱۹۲۳ء
 منجانب مرافعت۔ مسٹر۔ (ا)۔ ایم کاوس جی۔
 منجانب مرافعت علیہم۔ مسٹر نیگ
 چیف جسٹس رائیسن و۔ ماونگ پوہان اور اسکی راج
 ماڈہ مانے جو ارضی متدعوہ کے مالک تھے مرافعت کوٹھی جی کے حق
 میں اسکی منتقل کی تکمیل کر دی اور سپر تارخ یکم فروری ۱۹۱۹ء
 دج کی۔ انہوں نے ارضی کے انتقال کی تکمیل مرافعت علیہم

کوٹھی ایس ایم
 و۔ آر جی
 نام
 کوٹہ
 رنگون

طلب کیا تھا وہ نے بد وارس کہا کہ اس نے اس دینار کو کیسے لیا ہے
 لیکن میں اس کی روشنی میں نہ پا سکتا ہوں کہ یہ ہر دھان میں نہیں ہو سکتا
 یہ مجھے صاف معلوم ہے کہ وہ لوگوں نے بیع نام کی لکھ لیا ہے
 جان کر کہ وہ بیع نام تھا اور بعد از اس میں اس نے بیع نام کو
 کی اسکی یہ وجہ طلب کی کہانی ہے کہ ایک خانہ لہا تھا کہ وہ بیع نام
 لیکن وہ اسکو بہت قسم کے کیا اور یہ کہ انہیں اس امر کا خوف
 پیدا ہوا کہ بروقت وہ ایسا نہ کر گیا۔ غریب ملا یہ معلوم ہوتا ہے کہ
 اسے بچا کر یہ نہیں کہ وہ لوگوں نے جانست بہت بڑھ چکا ہے کہ وہ بروقت
 کیسے سے انبال کیا لیکن اس خوف سے انہوں نے کہا کہ وہ اس سے
 کہ "خانیہ" یا چاہتے ہیں حال شومی قسمت سے ان واقعات
 کی کوئی شہادت نہیں ہے جو عام طور پر اس غدر میں قیاس کے
 جاتے ہیں۔

اب پوری تسلیم کرنا ہے کہ اس فیصلہ میں سب کے روبرو مکمل سے
اقبال کیا تھا اور نیز اگر یہ فرض کیا جائے کہ حقیقت ایسا ہو بھی
کر ما دو مانے میں تکمیل سے انکار کیا تھا تو جائز ہے سب رعبہ انکار
چاہئے تھا کہ پیرانہ کی حد تک اس دستاویز کو رجسٹری کے لئے قبول
کرنا تو وہ رجسٹری کرنے سے اس حد تک انکار کر دینا چنانکہ نے قانون
سے تعلق تھا۔ کل کارروائی پہلی دستاویز کے بعد سے غلط تھی اور قانون
کے شرائط کے بموجب نہ تھی۔ باوجود ڈپٹی کمشنر کے حکم کے انہوں نے
اس حکم کے شرائع کی پوری طور سے تعمیل نہیں کی اور مکمل کے تعلق
شہادت لینا شروع کی جس کا مقصد قانون انکو کوئی حق نہ تھا اور
بالاخرہ انہوں نے اس دستاویز کی رجسٹری کر دی یا تحت دفعہ ۸۵
اس دستاویز کو رجسٹری کے لئے قبول کیا جس کا تعلق اس مقدمہ سے
ہے جس میں ایک شخص مکمل سے اقبال کرتا ہے لیکن انہی سے خط ثابت کرنے
سے انکار کرے۔

حکام کا نام امیر ہو کر اسل و مریضہ اس حالت پر پہنچی تھی اس لیے مریضہ
مستورہ کھین لال اس کے سامنے آکر لال اس میں اپنی کھانسی
اس حالت سے سخت کی تھی اگرچہ وہ ایک دہرہ اس مقدمہ میں پہنچ کر کوئی کام
نہیں کر سکی تھی اس مقدمہ میں مریضہ نے ایک دہرہ پیش کیا تھا کہ
اس کا علاج میری مرضی سے ہو گا ورنہ میری مرضی سے نہیں ہو گا اس لیے
اس کو کاپی لال کے کہانوں نے اس وقت تازہ کر دیا تھا
کی ہے اس تنازعہ کو جیٹری کے بقول اگر حکام عامہ تمام مجسٹریٹس
کے سامنے اس میں کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ جیٹری کے مقدمہ نے اس تنازعہ
کی جیٹری باغواں کی عدم حاضری میں کیے سے دفعہ ۱۱ کی غلطی
ورزی کی تھی لیکن حکام ملایم مقام کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ
وہ فیصلہ کریں کہ جیٹری کا عدم تعلق آیا وہ ایک ایسی غلطی
تھی کہ اس وقت اس سے شخص حسب متبع ہو سکتا تھا بہر حال
یہ رائے ظاہر کی جا سکتی ہے کہ دفعہ ۱۱ میں ایسے کوئی الفاظ نہیں
ہیں جن سے ظاہر ہو کہ کسی وقت جیٹری اس وقت کا جیٹری
جو جائے کی جیکہ اسکی رجسٹری مکمل کنندگان کی حاضری میں ہو
ہو یہ امر سبب شک ہے کہ آیا اس دفعہ کے الفاظ جیٹری کے
ہوتے ہیں جس سے فریقین تنازعہ کی منفعیت مقصود ہے اور
آیا اسکا فریقین کی عدم موجودگی میں رجسٹری کرنا محض
شہادت کی بنا پر جائے فریقین تنازعہ کے اقبال تکمیل کے حساب
مضمون دفعہ ۸۹ ایک نقص سے زیادہ اثر رکھتا تھا کہ یہ
یہ سامنے نہیں ہے کہ الفاظ دفعہ ۸۹ مجسٹریٹس کے اسکی رجسٹری
حکام قانون بنائی گئی ہو اس کا رد والی کے لئے رجسٹری کے
لئے قبول کئے جائے جس میں قبل اس کے کسی معاملہ کا ذکر
نہ کیا گیا ہو علی الخصوص انتخاب حسب متعلق تنازعہ کے
لئے محدود نہیں ہیں اور نہ احکام دفعات ۱۵-۱۶ یا ۱۷

قلمی ایس ایم
بنام
محکمہ
(دنگوں)

محرم ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء کو کی مزارع کے حق میں جو اتفاق کیا
گیا تھا اس کی حسب ضابطہ رجسٹری ۱۰۱۹ء کے تحت رجسٹرڈ کی گئی تھی
موجودہ قانون کے یہ قرار دیا کہ فی الحقیقت اس رجسٹرڈ کی گئی ۱۲
فروری کو ہوئی تھی اگر قبیل کی تاریخ اس وجہ سے رجسٹرڈ کی گئی تھی کہ
اس اتفاق سے مقدم ہے جو مزارعہ علیہم کے تین میں کیا گیا تھا
۹ دلو ۱۰۱۹ء کے فی فیہ قرار دیا کہ اتفاق جو مزارعہ علیہم کے حق میں
کیا گیا ہے اس کی گئی ۱۲ فروری کی حقیقت دونوں میں پائی اور اڈو
سہمی تھی اور پھر ان میں جو برقیات اس کی گئی ۱۲ فروری کے لیے
اس میں وہ امور یہ کہ نہ لو غور کیا جاسکتا ہے اور نہ مزارعہ کی
جانب سے بحث کی گئی۔ لیکن یہ بحث کی گئی ہے کہ مزارعہ علیہم کی
تساوی کی مزارعہ ناقص ہے اور خلاف قانون ہوئی ہے اس لیے
۱۰ مقررہ اصول داخل شہادت ہے اور یہ کہ اس کا کوئی ایسا اثر نہیں
کہ نہ وہ اس طرح نافذ ہو سکتی ہے کہ اس سے اس اراضی میں کوئی
حق مزارعہ علیہم کو قائم ہو جائے۔

یہ الفاظ دیکھ کر کہ کوئی مزارعہ فریب یا اقدام فریب کے
مترکب ہوئی ہے اور اس میں نام کا مبادیہ جو حق کے بعد حاصل
اقدار اراضی کی فکر ہے باوجود اس فیصلہ کے حاصل کر رہا ہے
کہ مزارعہ علیہم نے اس اراضی میں کوئی حق حاصل نہیں کیا ہے
اصل حال یہ ہے کہ وہ یہ کہ کہ یہ مزارعہ علیہم کی وراثت
کی رجسٹری کے خلاف قانون اور غیر اختیار کے کی گئی تھی یہ وراثت
رجسٹری کے ۱۲ فروری کو سب رجسٹرڈ اس کے بیان حسب ضابطہ
رجسٹرڈ کی گئی تھی۔ اور وہ خواست میں تحریر کیا گیا تھا کہ پوہان
اور ماڈو واڈو رجسٹری میں حاضر ہونے سے انکار کر رہے ہیں
اور اس کے لیے کی گئی تھی کہ یہ غیر رجسٹرڈ اس کے نام طلب نامہ
جاری کیا جائے۔ اس کے بموجب طلب نامہ جات جاری ہوئے

اور وہ دونوں حاضر ہوئے رجسٹری کی کارروائیات سے یہ بین
ثابت ہوا کہ آلاں سے وراثت کی گئی ہے۔ اقبال یا انکار
کے متعلق کچھ پوچھا گیا تھا یا نہیں۔ وراثت پر یہ بین
یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے رجسٹری کر کے اس میں اعتراض کیا
اور اس وجہ سے رجسٹری کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ اس بنا پر
مزارعہ علیہم نے نقول کے کے درخواست کی اور درجہ تحت دفعہ
۱۰۱۹ء کے فی فیہ قرار دیا کہ اس کے مزارعہ سے صرف یہ ثابت
ہو گیا کہ پوہان اور ماڈو واڈو کے اور رجسٹری کر کے پوہان کیا رجسٹرڈ
قرار دیا کہ دفعہ ۵۸ء کے تحت متعلق ہے۔ کاغذات یا سند اس
رجسٹرڈ کو تھانہ لے کر کے اس تحت دفعہ تصفیہ کی غرض سے بھیج
دئے جاتے ہیں۔ بہر حال حکم میں یہ بھی مندرج تھا کہ فریقین طلب
کے جائیں اور پوچھا جائے کہ کیا قبیل سے اقبال ہے اگر وہ تبا
کرس تو چاہئے کہ بموجب دفعہ ۵۸ء کے عمل کرے اگر وہ قبیل سے
انکار کرے تو رجسٹری کرنے سے انکار کر دیا جائے۔

جائے نشست سب رجسٹرڈ کے ویرکار والی پیش پیش ہوئے
حکم صادر کیا دستاویزات اور شہادتیں گننے کے آفس سے
وصول ہوئی۔ برصیاق کو حکم دیا جاتا ہے کہ مارج سٹاکو کو
دو کو ابھیر کر لیں۔ مزارعہ علیہم نے مارج کو دو کو ابھیر کے بٹکا
اٹھا رکھ لیا فلم نہ کیا گیا اور جائیداد سب رجسٹرڈ رہے
حکم دیا کہ دستاویز کی رجسٹری بموجب دفعہ ۵۸ء کے قانون رجسٹری
پوہان نے اپنی شہادت میں بیان کیا کہ میں نے تنہا ایک کاغذ
پیش کر کے قبیل کی پیمیری وجہ اس وقت موجود نہ تھی۔ اس نے
پھر کہ اس دستاویز کی قبیل میں کی ہے لیکن اس نے میرے ساتھ سند
اس میں (دستاویز) کی قبیل ایک کاغذ کے حق میں کی ہے۔
اور یہ کہ کہ سب رجسٹرڈ نے مجھے رجسٹری وجہ کو اپنے دفتر میں

محکمہ

(۱۲) از زمین لاریبورت الیاد و طیاره ۴۵

اور اگر چہ اسے موافق نہ لیا اور ملا خرب و بڑا سے لایا کی
رہی تھی کراچی۔

رہنما ہل تھا جس میں اور ان کے فریق اس میں نہیں رہا
وہ قاتلانی مشرکہ حال کے بزرگانہوں نے فریق کا جھنڈا
سے لہرایا تھا کیا جیسا کہ پردہ آنا کر ۱۱ جاز سے اور
اور ان کے غلطی کی تھی تو اس کا جائیداد میں اس کے
راہ سیر کی تھی یہ وہ فریق تھا جو قاتلانی سنالہ کا
ایک شخص تھی جو اس کے قانون پر مبنی تھا۔
مبنی تھی کہ اس کی صورت میں نہیں ہو سکتا اور اگر وہ
ان کے ہر ایک غلطی کی وجہ سے تاوان ادا کریں اور ان کے
فریق پر طرز عمل کا مباح ہو جائے تو یہ نہایت فحش و
اس کے سیر کی راہ میں یہ مرفوعہ کا مباح رہتا ہے
عدالت تحت کی ڈگری بحال رکھی جاتی ہے اور مرفوعہ بحال
خارج کے خارج کیا جاتا ہے۔

جسٹس اوٹنگ میرا اتفاق کرتا ہوں

مرفوعہ خارج کیا گیا۔

عدالت جوڈیشل کسٹر اووہ

متفق مرفوعہ دیوانی ۱۹۲۳

بہر مقدمہ ۲۵ بابۃ ۱۹۲۳ متفقہ بہر اپریل

باجل مشر دلال جوڈیشل کسٹر

اندیشہ مدعی علیہ بنیام گریڈال، نگہ مدعی

مراجع

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۵ بابۃ ۱۹۲۳ آرڈر ۹ رول

۱۱ آرڈر ۱۴ رول ۱ آرڈر ۳۳ رول (ج) ۲۱

ڈگری کیلکولیٹس۔ حکم جس کی رو سے ڈگری کی کسٹر رقم

کے لئے نام نہ لیا گیا تھا یا منصفانہ سے
نہیں دیکھا گیا کہ ان کے خلاف مرفوعہ کیا گیا
۱۱ سہ ماہی رہنما۔ مرفوعہ اور اس کا جواب

جسٹس جی ایس ایس اس میں ناچسپین کیلکولیٹس ڈگری مافوق
ہو کہ مانتا کی تلور اس میں ناچسپین کیلکولیٹس
نہیں دیکھا گیا تھا۔ یہ مرفوعہ کی ضمانت دہل کر۔ بہت
ہے اس لئے نہ لیا گیا کہ یہ نہیں لایا گیا۔

اس مرفوعہ میں ۵ کھڑکیوں کی مافوق سے جو لکھا گیا ہے
رو سے دیکھا گیا۔ مافوق کیلکولیٹس اس میں ۵ کھڑکیوں
ہو کہ حکم مشروط کی میں یہ مکر۔ احت کی مافوق کی مافوق
تقیل نہیں لکھی تھی۔ مرفوعہ برلرم ہے کہ ایک نقل حکم
انجیل سے نقل حکم مشروط کی مکر۔ مرفوعہ لکھا گیا ہے
اس کا قصور کا اصرار مافوق کی مافوق کی مافوق

ان قابل سماعت میں ہو جاتا۔

مرفوعہ بنیام گریڈال کسٹر راے بریلی ۱۹۲۳

بنیام گریڈال، مشر دلال، بنیام گریڈال، مشر دلال، بنیام گریڈال، مشر دلال

۱۹۲۳

۱۹۲۳

۱۹۲۳

۱۹۲۳

۱۹۲۳

۱۹۲۳

۱۹۲۳

۱۹۲۳

اندیشہ
بنام
گریڈال سنگہ
(دوہ)

۱۹۲۳

جی فرم
بنام
ریک کا
ریگن

یہ فرق ہے۔ اس لئے وہ اس دستاویز کی رجسٹری
کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔

یہ نظارہ ہو گا کہ یہ مقدمہ نہ ہو اس لئے اس میں خا
کہ غلطی جو وقوع پزیر ہوئی وہ اس لئے کہ وہ اپنی سے وقوع
میں آئی تھی یہ رجسٹری کی اسناد کو برہان مانا گیا ہے۔ تاہم اس
سے بھی متعلق تھا جس سے رجسٹرار کو رجسٹری کرنے کا حق پیدا
ہوا تھا۔

اس مقدمہ کی تعلیم یہ ہے کہ رجسٹری پر شاہ بنام مہیا
(۱) میں گائی تھی جو بالکل مماثل مقدمہ تھا مقدمہ مہیا
بنام صاحبین (۲) میں بے بیٹارے ایک دستاویز کی
رجسٹری اس شخص کے خلاف کر دی جو تکمیل دستاویز سے انکار کرتا
تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ اس کا عمل خلاف قانون خارج
از اختیار تھا اور یہ کہ وہ دستاویز اس شخص کے مقابلہ میں
جسے تکمیل سے انکار کیا ہو شہادت میں قبول نہیں کی جاسکتی
مقدمہ مہیا (۲) کا حوالہ دیا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا
ہے کہ الفاظ رجسٹری کنندہ ہمارے دستاویز کی رجسٹری کرنے سے
اس شخص کے حق میں انکار کر گیا جو اس سے انکار کرے۔ حکام
عامہ مقام سے بھید کے بعد اضافہ کئے گئے ہیں مقدمہ مہیا
قانون موضوعہ درخواست کی پیشی کا تھا۔ لیکن یہ قرار دیا گیا
تھا کہ رجسٹری کنندہ ہمارے دفتر کے احکام امتناعی سے
اعتدال کی تھی اور اس وجہ سے انہوں نے قرار دیا کہ دستاویز
کی باضابطہ رجسٹری نہیں کی گئی تھی۔

بجز اس ایک استثناء کے دیگر تمام اظہار رجسٹری کی
کمی میں ان میں درخواست ایسے شخص کی جانب سے پیش کی گئی

ہے اس کے پیش کرنا خاص نہیں رکھتا تھا جس کی وجہ سے
رجسٹری کنندہ افسر نے وہ اختیار استعمال کیا جو اسے حاصل تھا
آخر میں یہ کہ مقدمہ مانو گا میں بنام مانو گا باوجود اس
میں ابتدا پر نو کی رجسٹری کے یہ مقدمہ اور مقدمہ مانو گا تھا
اور ان کی تعلیم کی گئی تھی۔ وہ مقدمہ مہیا (۱) میں
بہت مماثل ہے۔ رجسٹرار نے ایک دستاویز رجسٹری کے لئے
اس وقت قبول کر لی تھی جس کا منجملہ ایک کنندگان کے ایک
دستاویز تھا۔ حاضر واقعہ۔ بلکہ اس شہادت کی بنا پر
جو اس کی جانب سے طلب کی گئی تھی۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ یہ
بیضابطگی یا نقص ضابطہ کا تھا جس کی وجہ سے رجسٹری
کالعدم نہیں ہوتی۔

اس کے نظائر مال کے لحاظ سے میری رائے ہے کہ جب
ایک دستاویز شخص محاذ کی جانب سے پیش کی جائے اور جس کی
وجہ سے رجسٹری کنندہ ہمارے اختیار کا استعمال کرے اور
ہو جب قانون کے وہ تمام امور کرے جن کا کرنا ضروری ہو اور
اوس سے کوئی ہموار وقوع میں نہ آیا ہو تو یہ ہمارے قانون اور
وضعان قانون کی نیت کے خلاف ہو گا کہ رجسٹری کنندہ ہمارے
کی کسی غلطی یا نقص ضابطہ کی وجہ سے پیش کئے جانے کے بعد
کوئی نرا دیکھ لے۔

مرافعہ علیم نے موجودہ مقدمہ میں سب رجسٹرار سے استدعا
کی تھی کہ تکمیل کنندگان طلب کئے جائیں۔ چنانچہ اس نے
طلب کیا اور ان میں سے ایک نے تکمیل سے اجناں بھی کیا
لیکن رجسٹرار نے رجسٹری کرنے سے انکار کر دیا۔ مرافعہ علیم کو
ایک چارہ کار باقی تھا اور انہوں نے اس چارہ کار پر عمل کیا

اندلسنگہ

نیام
گردیاں سنگہ

(ادودہ)

ادریجیا سکے۔ ان شرائط کی پیمائش کیلئے ابکار ہادی مدت کی تھی۔
گوشرہ اول میں لفظ نوراً مندرج تھا ۱۹ مارچ ۱۹۲۳ء کو لکھ
دار کیا گیا تھا۔ قبل اس تاریخ کے مذی علم کلکٹر نے مراغہ کی درخواست
۱۹ مارچ ۱۹۲۳ء کو خارج کر دی۔ فی الحقیقت مراغہ کو چاہیے
تھا کہ حکم اخراج کی اپنا نقل مع ایک نقل حکم مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۲۳ء
داخل کرتا بہر حال یہ ایک مہملہ غلطی ہے اور میں نے
وسیم کے اس غدر کو کہ مراغہ ناقابل پیشرفت ہے تسلیم نہیں کرتا
مستوریم مدعی مراغہ علیہ کے دلیل کو تسلیم نہیں کرتا۔

سوال یہ ہے کہ کن منصفانہ شرائط پر مکرر سماعت کی منظوری
دی جانی چاہیے مبلغ ۲۰۰۰ کی ضمانت کا حکم جیسے سخت معلوم
ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ فریقین کے حق میں انصاف ہو گا اگر
علیہ علیہ کے جاہل ادوی قری تحت آرڈر ۳۹ رول ادب مجموعہ
ضابطہ دیوانی قائم رہے۔ مزید کی نسبت میں خیال کرتا ہوں
مدعی علیہ کو چاہیے کہ مدعی کو مبلغ ۱۰۰ ادا کرے جو اس نے
عدالت تحت میں اس تاریخ تک برداشت کیا ہے۔ جبکہ درخواست
تینچ ڈگری کی طرف دینی تھی۔

میں عدالت تحت کے احکام مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۲۳ء
۱۹ مارچ ۱۹۲۳ء منسوخ کرتا ہوں اور عدالت کرتا ہوں کہ اس
مقدمہ کی مکرر سماعت ہو بشرطیکہ مدعی علیہ عدالت تحت میں
مبلغ ۱۰۰ آج کی تاریخ سے پندرہ یوم میں مدعی کو ادا کرے
کیلئے داخل کر دے۔ اگر یہ ضمانت مدت مقررہ میں داخل نہ کیا
تو مراغہ مع مزید خارج سمجھا جائیگا اگر رقم داخل کرو جائے
تو یہاں کا مزید اور دیگر مزید علماء ہ مبلغ ۱۰۰ کے
نتیجہ پر منحصر ہو گا۔ اگر مقدمہ کی مکرر سماعت کی جائے تو بہر
مدعی علیہ کی جاہل ادوی قری یا تو مثل قری عمل ڈگری کے

یا مثل قری سماعت آرڈر ۳۹ رول ادب ۱۹۲۳ء

پلا ۱۹ کو لکھ

نظر ادا ہوا

نمبر قدامت ۸۳۳۸۳۱۱۱۶۱۱۱۶۱۱۱۶۱۱۱۶

مختصہ مدعی ۱۹۲۳ء

اجلاس جسٹس سری۔ کے۔ ملک نائے جسٹس جہاں کی
مسماہ پوہوب دیو پر شیاہم رام جاری تیار ہوا
نمائندہ وغیرہ۔ رتو خالص

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۸ باقیہ ۵۸ آرڈر ۳۹ رول ۵۸
مدیون ڈگری کے سابقہ نقل الیک کی جانب سے قری کو منظور داری
نیلام۔ اختیار سماعت کا اختتام

مدعی کو اختیار نہیں ہے کہ تحت آرڈر ۳۹ رول ۵۸ مجموعہ ضابطہ
دیوانی اس جاہل ادوی کے متعلق عدالت کی تحقیقات کرے
جو مثل ڈگری میں قری ہوئی ہو اور نیلام ہو چکی ہو اگرچہ
۵۸ عدالت نیلام کے منصف ہو سکتے ہیں لیکن یہی وجہ نہیں کہ
ہو کیونکہ نیلام ہی فی نفسہ قری نعم ہو جاتی ہے اور اس کے
بعد عدالت کا کام ختم ہو جاتا ہے۔

گر پال خندرا مکرر نیام شتو بار کنڈوا ٹریکسینر فلک ۱۹
صوبہ کی تعلیم کی کمی۔

گرانی ناراضی حکم منصف لکھ درجہ سوم بیٹہ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۲۳ء
میں نائے سنگہ۔ مسٹر کیلاس پتی ہنجان فریق مخالفہ ٹریکسینر
جسٹس ملک ۱۔ اس مقدمہ میں ڈگری دار نے ڈگری بقا کے
کی تعمیل میں جو خطرات اراضی قری کرے جس میں سے خندرا مکرر
فریق مخالفانے آساموں کے منتظم الیک کے طور پر ادوا کرتا۔

اس کے اگر یہ اس سے متعلق جو بائیس کی بائیس گزشتہ گزشتہ
 وارڈز عمل میں لائے گئے تھے وہ صحیح و مست ہوئے تھے کہ
 حسبِ مقررہ قانون کی خلاف ورزی نہ ہو کہ یہ صحیح نہیں ہو سکتا
 کہ بائیس کی ذات پر وارڈز سال کی وہ وارڈز عائد کی جا
 ۱۳۴۱ مگر کوئی صحیح مسابہ شے متعارف نہ ہو کہ حقیقت
 صحیح و درست کا کیا ہو تو یہ ایک وقت پر اس کا جواب
 رافقہ اور وارڈز سپرنٹنڈنٹ جی ماہ کی وارڈز ۱۲ جولائی
 ۱۹۲۳ء کو شریعتی ڈکری میں مقررہ وارڈز ۱۲ جولائی
 بنائے گئے ہیں۔ یہ فیصلہ نہایت مسرور ہو سکتا
 منجانب سے رافقہ علیہ السلام حضرت علیؑ
 ان کے لئے ایک ایسی رافقہ حقیقت کا اٹھانے پر کرن
 اور رافقہ وارڈز میں لگے ہیں وہ اس طرح رافقہ علیہ السلام کا
 اس کے ساتھ ہیں کہ رافقہ وارڈز نے ان قابل اہل کا
 کی جائے جو بائیس کے عمل کرنے ہوئے ۲ اگر گزشتہ وارڈز
 کی کچھ جائیدادوں کا کیا نامہ رافقہ علیہ السلام کے پیشتر حقیقت کے حق
 میں کیا گیا ہے۔ ان جائیدادوں میں ایک حصہ ۵ پائی ۲ کرانت
 ہم جو کچھ بنیادوں پر گزشتہ دریا آنا دیکھیں کہ ان کے ضلع بارہ کی
 کا شامل تھا۔ اس قبضہ میں جو زمینیں لگاتار ملک تھیں اس
 حوالہ کی نوعیت کی ترسیل اس طرح کی گئی تھی کہ دریا میں بہنے
 سے پہلے اس کے وارڈز میں ملے تھے۔ یہ صحیح و مست ہے۔
 اس انتقال کی رو سے اس جائیداد پر قبضہ حال کیا اور اس قبضہ
 سے ۱۹۲۳ء تک متعلق ہوتا رہا جب کہ ایک مالش بہنے والی کی ڈکری
 میں جس کا ذکر تفصیل کے بعد کیا جائیگا اس سے قبضہ نقل گیا ابتدا
 رہا کہ ایک سلمان خاتون تھی جو ۱۹۲۳ء میں فوت ہوئی۔ اس کی
 کے بعد چند اشخاص نے جائیداد پر ہونے میں حق عروجی کا دعویٰ کیا

اس بنا پر کہ قانون مذکور کو خاندان کے رواج کے بموجب اس جائیداد
 میں حین حیات میں عا کا دعویٰ کامیاب رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ
 رافقہ علیہ السلام نے ہلا دوائی زرہ میں بی بی خلی کو دیا کہ وہ حق
 جو اس کے خلاف کامیاب رہا وہ رافقہ کے حق سے ملتی تھا۔
 مدعی رافقہ کے اس پر اس میں معاہدہ کی تلافی و زرہ کے حصہ
 کے لئے جو بی بی خلی حقیقت کے صحیح و درست ہونے کے مسئلہ درج
 تھا اسلئے ان کے لئے کی باز رافقہ کی مالش بی بی خلی کے رافقہ نے
 سید ابوبکر سے یہ ایسی ہی بی بی خلی کی مالش کوئی معاہدہ نہیں ہوا
 معاہدہ کی بنا پر مدعی کو ایسے معاہدہ کا مطالبہ کرے کہ اس حال
 نہ ہو جو اوقات میں مدعی بالاسے معاہدہ ہوا ہو۔ عدالت نے اس وقت
 میں مدعی کا دعویٰ کامیاب رہا اسلئے مدعی کیلئے کیا گیا ہے
 یہ نہ رافقہ کیلئے کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی نے اس
 امر کو تسلیم کیا ہے کہ بی بی خلی کوئی ایسی شرط ابراہان تھی کہ اس
 واقعہ کی بنا پر جو مقدمہ میں درج میں اسے بی بی خلی
 و وارڈز میں بی بی خلی کے لئے بیان کیا ہے۔ کہ بی بی خلی
 حقیقت اور اس میں حق کی صاف شریعت و بی بی خلی کے حق کے لئے
 کوئی شرط نہیں ہے جس کو نقل کنندہ نہ چھوڑے۔ اور بی بی خلی کو
 وہ نقل الیہ کو اس نقصان سے بری کر لیا جو ایسے شخص کے فعل سے
 جو اس کے ذریعہ سے دعویدار ہو پونچھے۔ مدعی کو کیا ہے اس مسئلہ
 میں یہ بحث کی گئی تھی کہ تحت احکام دفعہ ۱۲ قانون انتقال
 جائیداد بابت ۱۹۲۳ء حسبِ مقدمہ قانون شے متعارف تھا کہ
 حقیقت کے درست و صحیح ہونے کا معاہدہ عدالت نے اس بحث
 کو قبول کر کے اس کو نافذ کیا اور یہ اسے ظاہر کی کہ بی بی خلی
 میں کوئی معاہدہ اس کے خلاف نہ تھا۔ مدعی علیہ کی بابت ہے
 یہ بحث کی گئی ہے کہ ان نقصانات کی ذمہ داری اس کی ذات

برقی پالی سنگ
 تمام
 احوال و اس کا
 (اورہ)

ماہر کا اس وقت بھی پابند ہوتا ہے جبکہ وہ کورٹ آف وارڈز کی نگرانی سے ملحدہ ہو جا اور اس قدر کی ضمنی ذمہ داری سے اس کو اس کا نگرانہ ماضی پر مشورہ کیا گیا ہے۔ ماضی سے لاکھوں ایڈر ڈر، جیٹن لڑتے ہیں کہ سیاق و سباق کی معادہ ہو جائے کہ بائع کی زر واری اس کی یاد رکھے ہے۔ باقی کا معادہ رہے جو پر اس کا معادہ ہو لیا جائے۔ میں اس بحث سے متفق نہیں ہوں۔ میرے نزدیک بائع پر ذاتی ذمہ داری عاید کرنے کے لیے عبارت کافی طور پر وسیع ہے۔ ضمنی اس کے وہ الفاظ جو اس مسئلہ پر مشورہ ہوتے ہیں یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔ ایسے معاہدات بائع پر واجب آئیں ہو گئے۔ بائع کے کورٹ آف وارڈز کی نگرانی سے نکل جانے کے بعد بھی اس سے متعلقہ ہوتا ہے کہ اگر بینامیہ میں زمین پر عرصہ کے متعلق بیع کے درست ہونے کا معاہدہ تھا تو ہر قدر دیا جائے کہ وہ کر یا جو عدالت اسے تحت نے مراجع کے خلاف صادر کی ہے اس میں اب صرف یہ سوال درخشا ہے کہ اس میں نامہ میں ایسا کر یا معاہدہ ہی یا نہیں رہیں سے مراد ہے انتقال یہ کسی خاص ایجاد یا غیر منقولہ میں جو بعض اطمینان اس رہے کہ اس کا ایجاد ہو بلکہ فرضہ کے دیگیا ہو (ملاحظہ فرمادہ قانون انتقال ایجاد ایکٹ باب ۱۱۱) اس میں رہیں۔ یہ دراصل وہ معاملہ مراد ہے جس میں فرضہ دیا جاتا ہے اور ایجاد کا انتقال صرف ضمنی ہوتا ہے جس کی غرض یہ ہوئی ہے کہ فرضہ کی دلیلی کا اطمینان کیا جاسکے۔ اس کے جب اس بینامیہ سے حقوق پر کسی کا وہ حصہ منتقل کیا گیا جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے تو اس سے دراصل زر و فرضہ کی بازیافت کا حق منتقل ہوا اور ایک عام بات ہے جو تاریخ منتقلی پر دونوں بائع اور مشتری جس کی اس خاص مقدمہ میں ایک ہی شخص یعنی دینی کشر مارہ کی نامی

کر یا تھا یہ جانتے تھے کہ زمین کا بار یافت کے متعلق خیریت کے حق میں کوئی نقص نہیں ہے۔ مگر کے لاکھ اندر کیٹ سے جو اس کی ایک مکیل کے پیشتر حقیقت کو پایا در پر وہ کی منتقلی سے جو ایجاد ہوا تھا وہ ایجاد پر وہ سے جہاں تکرار متعلق سے دعائی نامہ تھا کہ کر یا تھا اور اس چونکہ مدعی اس میں سے ان اشخاص کی دگری کی بنا پر خیریت کر دیا گیا ہے۔ سن کا حق انہیں کے خیر کی نہ نسبت اصل تھا اور وہ ہر جہ مندر سور کے دلا جانے کا مستحق ہے۔ میں اس بحث سے اتفاق نہیں کرتا اس لئے کہ اگر زر زمین متعلق کے دو حصہ ہی روز اور ایجاد یا جانا تو اسے حاصل دے کہ بقصد کے متعلق کا موقع کیا گیا اور وہ بائع کے مقابلہ میں ہر کا مطالعہ بھی نہیں کر سکتا تھا ایسا اصل میں جو مدعی کے پیشتر حقیقت کو نقل اور اسے حاصل ہوئی تھی وہ زر زمین کا حق تھا۔ میں پیشتر نے دیکھا ہوں کہ مشتری اور بائع دونوں ہمانت تھے کہ بائع کو اس بائع حاصل تھا اور اس کے اس حق کا انتقال ان الفاظ کے ساتھ ہوا۔ تمام ملکیت حق حقیقت اور مرافق بائع کے اس میں (یعنی اس میں منتقل شدہ میں) اور الفاظ ذیل اس میں جس کے جو بار اور بیع ہوئے کہ متعلق کافی طور پر معاہدہ کیا حد تک ہو گئے ہیں۔ مذکورہ شیخ نوشاد علی خان مشتری (ان کے وراثت اور نقلیہ میں کے متعلق کے لئے ہمیشہ اس پر فائز ہیں متصرف ہیں اور ان کے مذکورہ ہونا بائع مذکور بائع پالی سنگھ (بائع) ان کے وراثت اور منتقلیہ میں کی جانب سے مشتری مذکور کے ساتھ یہ معاہدہ کیا ہے کہ باوجود اس کے یا اس کے پیشتر حقیقت کی جائز سے کسی فعل ترک یا عہد آجائز کے اس کو اس کی مذکور سے عطا کرنے کا اختیار ہے اور وہی اختیار ہمیشہ رہیگا اور شیخ نوشاد علی خان مذکور کے متعلق کے لئے رہیگا۔

یعنی ماہر کا
نام
اجارہ ہوا تھا
(۱۰۱۱)
سور
صفا

یاد رکھو
بنام
رہنما خان
(۱۰)

برسایہ میں ایسی جگہوں پر قانون نے منشاء معاہدہ میں
حقیقت کے صحیح و درست ہونے کے معاہدہ سے عائد ہوا۔ اس
بحث کی تائید میں ایک مخصوص فیصلہ مندرجہ بالا ہوتا ہے جو
بنام لواء، ایک پینس کی گستاہا عدالت نے اس مقدمہ کو اس
بنام پر برکریا۔ کہ ہر جرم کا دعویٰ ایک صریح شرط ابرا پر جو
معاہدہ میں مندرج تھی یعنی ہتھی مقدمہ پر اس نقطہ نظر سے نو
ہیں کیا گیا تھا کہ ہر بیانیہ میں منوی طور پر حقیقت کی ضمانت ہو
تھی۔ ان وجوہ پر یہ بحث نامعلوم کی گئی اور بالآخر عدالت کے
نفس میں دگرہی معاہدہ کی گئی۔

مدعی علیہ نے عدالت بارڈر نیٹ جج بارہ نمکی میں مداخلت
کیا دی علم بارڈر نیٹ جج نے عدالت ابتدائی سے اتفاق کرتے
ہوئے یہ قرار دیا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ قرار دینا چاہیے
کہ یہ مقدمہ دفاتر ۴۵ و ۵۵ قانون انتقال جاہلاد کے تحت ہے
اور یہ کہ باقی پر لازم تھا کہ شہری کو اپنی حق کے نقص سے آگاہ
کر دیتا اور یہ کہ منوی طور پر حقیقت کے صحیح و درست ہونے کا
جہد تھا۔ مدعی علیہ کی ذاتی ذمہ داری کی بابت تعلیم بارڈر
جج کی یہ رائے تھی جو کہ بیع کورٹ آف وارڈر کی جانب سے عمل
میں آئی تھی مدعی علیہ کو ان نقصانات کا ذمہ دار قرار دینا
چاہیے جو اس سے متعلق تھے منشاء معاہدہ میں صحیح و درست
ہونے کے۔ یہی حکم ہے۔ یہی ہوتا ہے۔

مجبور فیصلہ کی اپنی جوہر اتفاق کرنا چاہیے۔ اس سے کے
۱۰۰ جج کی جانب سے کورٹ آف وارڈر عمل میں لائے
ہوئے کے جہد میں ہر مقدمہ قانون کی خلاف
ورہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ مدعی علیہ کی ذات پر اس کے
انتظام کی ذمہ داری مایہ کی جائے۔ یہ قانون کا ایک تفصیل

شہرہ مہول ہو کہ کو کی ولی نابالغ کے نام سے ایسا ہوتا ہے
کہ سکتا ہونا نابالغ کی ذات پر کوئی ذمہ داری عائد کر کے مداخلت
ہوں حکام عالیہ مقام پر یوٹی ٹی وی کے فیصلہ جات ابتدائی و
راجہ نبی بنام شیخ مصلح الدین (۳۱) و اندر خندرشنگہ بنام دیا
کشو گروہش (۳۲) اس کو مدعی کا دعویٰ جو حقیقت کے صحیح و درست
ہونے کے معنوی ہند کی خلاف ورزی پر مبنی ہے قائم نہیں
کہا جاسکتا۔

اس مقدمہ میں جو طریقہ بحث مداخلت کے لائق ایڈوکیٹ و مدعی
کے لائق ایڈوکیٹ نے اختیار کیا ہے وہ عدالت کے تحت کے
طریقہ سے بالکل جدا گانہ ہے۔ جو یہ یقین ہے کہ یہ بحث کی گئی تھی کہ
دعویٰ جب مہوم قانون حقیقت کے صحیح ہونے کے معاہدہ کی خلاف
ورزی کی بنا پر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جج کے کہ دستاویز میں
صریح معاہدہ ہو جس کی رو سے مدعی کو اس چارہ کار کا حق حاصل
ہوتا ہو جس کی استدعا اس کٹاش میں کی ہے جو عدالت کے
تحت نے عطا کی ہے۔ یہ اس مقدمہ کے بموجب تھا جو عرضی دعوے
میں پیش کیا تھا اگر بیع نامہ میں وہ معاہدہ مندرج ہوتا چکیا
مدعی کے لائق ایڈوکیٹ بحث کرتے ہیں کہ مندرج ہے تو اس میں
کے کوئی شبہ نہیں ہے کہ باوجود قانون کے اس عام قاعدہ کے
جس کا میں نے اس سے قبل ذکر کیا ہے۔ مدعی علیہ مداخلت پر لازم
ہو گا کہ اصل حکام دفعہ ۱۲ قانون کورٹ آف وارڈر ایڈوکیٹ
بابت سلسلہ مدعی کو نقصان سے مراد ہے۔ دفعہ ۱۲ ضمنی
کے دوسرے حصہ کی رو سے ان معاہدات کا جو کورٹ آف وارڈر
کی جانب سے کئے گئے ہوں یہ اثر ہوتا ہے کہ نابالغ ان

دیں انڈین لاپرواہی جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵ (۱۰) انڈین لاپرواہی جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵

(۲) عدالت ابتدائی میں مدعی کا بیٹھنا اور راجیہ تادیب نہیں قرار دیا گیا اور مدعی کو قبضہ کی دگر کی دیکھ کر ہی غریب کے تعلق کے لیے حکم صادر کرنے پر تیار رہا کہ یہ مقدمہ اس میں کیا ہے جبکہ دگر قانون دوم عدالت کی دفعہ نمبر ۱۱ (دست) میں کیا گیا ہے اور اس نے حکم صادر کیا کہ کابل کی قیدیں ہیں۔ اسی رقم پر تادیب کی جائے جو جب دونوں قانونوں میں تادیب ثابت ہو جائے تو تادیب میں سے کسی ایک پر اور اس مقدمہ کی مالیت اختیار سماعت کے لیے بھی ہوگی اس میں اور دگر میں یہ غلطی کی گئی ہے کہ دونوں اعتراض کے لیے مالیت ماحصہ حسن کی گئی ہے۔ اگر مقدمہ اس میں ہو تو جو دفعہ نمبر ۱۱ (دست) قانون رسوم عدالت میں بیان کیا گیا ہے تو مالیت مبلغ اسی ہوگی۔

(۳) مرقعہ میں تعلیم دشمن کے ج نے بہ قرار دیا کہ دوسرے سال کے لیے پیشہ جو مدعی علیہ کا بیان کیا تھا ثابت ہے لہذا حکم دیا کہ مقدمہ خارج کر دیا جائے۔ مدعی کی جانب سے جو دہان مرقعہ علیہ تھا یہ مقدمہ پیش کیا گیا کہ اس عدالت کو مرقعہ کی ضمانت کا اختیار تھا کیونکہ اس جاہد کو مالیت بازار مبلغ صحت سے زیادہ ہے لیکن ذی علم نے عدالت ابتدائی کی رائے بحال رکھی کہ مقدمہ قانون رسوم عدالت کی ضمن (ادبی) کے تحت آتا تھا اور اس لیے مالیت بجائے رسوم عدالت اختیار سماعت مبلغ ماحصہ ہے (عدالت ابتدائی کی غلطی جو مبلغ ماحصہ کی مالیت کے تحت کے متعلق تھی معلوم کی گئی اور اس کی تصحیح کی گئی)

عدالت ماتحت مرقعہ کے اختیار سماعت کا سوال یہاں کر رہیں کیا گیا۔ اس کے متعلق بہن بجز عرضی جو ہے کہ بیانات کے کسی اور امر سے سروکار نہیں اور ان کے

مستحقانہ حاکمہ طریقہ سے تھوڑے نہیں ہو سکتا کہ وہ اس شخص کو جس سے مدعی جاہد اور غیر مستحق کی باہر بافت کا دعوہ دار ہے تادیب یا ایسا ہی بتلائی نہیں ہو جو اس کے اختیار کے بعد مرقعہ اس عدالت میں اس خیال کی تادیب کے لیے کوئی کوئی نہیں کی گئی ہے اور یہ بھی سمجھا سکتی ہے کہ عرضی دعوہ میں دو سال کے حقیقی سید کے متعلق کوئی ذکر کیا گیا ہے لیکن مدعی علیہ کے لائن وکیل نے بحث کی رائے کے بیانات کے دائرہ سے دیا آسای تھا جو لہذا ہم مدعی نے عرضی تھا اس کے تعلق پہلے ہو جو کیا گیا ہے وہ عدالت ہدائی درخواست مرقعہ میں کیا گیا ہے اور وہ شخص اس دہن کو کیا گیا ہے کہ اس کو ستر دیا جائے جو ایک طرح سے باعث دیکھی ہے آسای جو بعد خدمت پیشہ تھا ہو یا آسای رعایتی ایسا آسای ہو جائے جو حق قانون کی بنیاد قبضہ کے قانون ختم ہونے کے بعد (دکائی جس سے) اس شخص کی رضامندی سے یا بلا رضامندی جسے حق قبضہ حاصل ہوا رضی ہو قابض رہتا ہے۔" (دکائی کی مولفہ وارٹن صفحہ ۸۸) قانون زمیندار آسای مولفہ اور فال میں آسای رعایتی کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ وہ ایک شخص ہے جو قانون کی استقلال یا حق کی بنیاد قابض ہو جائے اور بعد ختم قبضہ شخص مستحق کی رضامندی یا ناراضامندی سے قبضہ قائم رکھتا ہے۔" اور فرید تشریح یہ کہ گئی ہے۔ اس وارٹن عود کی کے مقلد جو ان کی اجازت دیا ہے عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہ توفیق یا غفلت کا مجرم ہے۔

عرضی دعوہ سے یہ صاف ظاہر ہے کہ مدعی علیہ بعد ختم کیا مال مدعی کی ناراضامندی کے بغیر قابض نہیں رہا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے سو خیر الذکر نے اس کو سید خلی کیلئے

مدعی
بنام
محکمہ
(دکائی)

پرتھی سنگھ
بنام
ریسول خان
(وردہ)

اور ایک بابو برہنہ بال سنگھ مذکورہ اس کے ورثہ اور متعلق الیہم کی
جاس سے تمام بار سے آزاد اور بیکروش اور تمام حقیقوں کو ملو
جات دعویٰ اور مطالبات کے مقابل تصفیہات سے بری
اس لیے اس دعویٰ کے خلاف جو حق بازیافت زبردہنہ
تینے کے لیے کیا جائے اس معاہدہ ابرا میں شرائط و برح تہیں
جو کہ الفاظ مذکورہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے میں اس سے قبل
بیان کر چکا ہوں کہ ابا دعویٰ صرف پیش ہی نہیں کیا گیا تھا
بلکہ وہ کامیاب بھی رہا اور مدعی مبالغہ کا جائیداد مزبور نہ کا
قبضہ ملاوادی زبردہنہ نکل گیا۔

مبالغہ نام کامیاب رہتا اور مدعہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔
مبالغہ خارج کیا گیا۔

عدالت جوڈیشل کمشنر ناگپور

مبالغہ ثانی دیوانی
نمبر مقدمہ ۱۹۲۳ء بابت ۱۹۲۳ء منصفہ ۲۳ راج
باجلاس مسٹر بیلیکس ایشنل جوڈیشل کمشنر
ناگپور۔ مدعی مبالغہ تمام کارام مدعی علیہ
مبالغہ علیہ۔

قانون رسوم عدالت ایکٹ ۷ بابت سشن ۱۸۵ قعرہ ۵
۱۱ (ج ج)۔ آسامی کا بعد نوٹس بدیع علی مدت سے زیادہ
قالبض رہنا۔ قبضہ کی نالش۔ رسوم عدالت۔ آسامی جو
مدت سے زیادہ قالبض ہو کون ہوتا ہے۔

اس شخص کے خلاف قبضہ کی نالش جو بعد ختم میا دی
قالبض ہو اور حیدر قانونا بدیع علی کا نوٹس دیدیا گیا
ایسے شخص کے مابین جایداد و غیر منقولہ کی بازیافت

کیا نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کی وجہ سے معاہدہ قبضہ و قالیہ ہو
بلکہ وہ مصلحت یہی کہندہ کے مقابل بازیافت کی نالش
جوئی اور اس کے ذریعہ قبضہ ۱۱ (ج ج) قانون
رسوم عدالت کے تحت نہیں بلکہ اسی دفعہ کی نالش کے
تحت آتی ہے۔

آسامی جو اور ابھی پر قبضہ رکھنے کے قانونی حق کے ختم ہونے
کے بعد مزید نہ ہو سکتا تاہن رہے ایسا شخص ہوتا ہے جو
موجود حق ہونے کے اس شخص کی ضمانت فراہم نہ کرے بغیر جس
قبضہ کا حق ہوا اسی پر قبضہ جاری رکھتا ہے

مبالغہ ثانی بندر مانی دگر مانی ایشنل ڈسٹرکٹ جج ناگپور مقدمہ
ابراج سلسلہ ۱۹۲۳ء بمبالغہ دیوانی نمبر ۱۵۱ بابت ۱۹۲۳ء
مبالغہ مبالغہ۔ منسرتا تمام ہیا گوشت و اس سے سی و دھڑ
مبالغہ مبالغہ علیہ۔ مسٹر ایم۔ آر۔ بو بڈ سے۔

فیصلہ۔ مدعی ایک کہیت مالیتی مبلغ ۵۵۰ روپے کا مالک
مقبوضہ ہے جس کی سالانہ مالگزاری مبلغ ۱۵۰ روپے ہے اس
مدعی علیہ کے مقابلہ میں اس کہیت کے قبضہ کا دعویٰ اس سال
سے رجوع کیا ہے مدعی علیہ نے اس سے ایک سال ۱۹۲۱ء کے سلسلہ

کے لئے اس کہیت کا پٹہ مبلغ مبالغہ بریا تھا اور بعد ختم سال
اراضی پر بل جوت کو اس پر طریق ناجائز قالبض ہو گیا۔ عرضی
دعویٰ میں فریدیہ بیان کیا گیا ہے کہ مدعی نے مدعی علیہ کو ایک
تجزیہ نوٹس نومبر ۱۹۲۳ء میں دیدیا تھا کہ اس کو سالانہ

کے ختم ہونے پر قبضہ پہنچا دیا ہو گا۔ جو اب یہی بھیہ کی گئی
کہ مدعی نے مدعی علیہ کو اس کہیت کا جدید پٹہ ۱۳۳۱ء کے
کے سلسلہ ۱۹۲۳ء میں مبالغہ مبالغہ دیدیا اور اسی وقت
بکھر پڑا وصول کر لیا ہے۔

<p>نام مرید (ادوہ)</p>	<p>مصدر ہر سال ۱۹۲۳ء میں جس کی رو سے مدعی نے رقم طلب کی دعویٰ سیدھا ہے اس میں سے قسط چھوٹنے کے بعد جو مبلغ ۱۲۷ روپے کے عوض کیا گیا تھا۔ منظور کیا گیا تھا اس کے بعد مدعی نے مدعی علیہم پر ضمانت نہیں اس مراد کی اصل بنام جیو مرید سے رو بروی کی گئی ہے رقم زرین کی صحت کی بھی جس کے متعلق عدالت سخت نے توجہ کی تھی کہ مرید کو واجب الادا تھی۔ لیکن کی دیگر وجہ ترک کی گئی ہے اور مدعی مراد کے عذر راہ سے جوٹ نہیں کی گئی ہے۔</p> <p>مدعی کا دعویٰ اس میں ۱۲۷ روپے ۱۲۷ روپے (دواویہ) پر مبنی ہے۔ اصل رقم جو اس کے ذریعے کی گئی مبلغ ۱۲۷ روپے سود کی شرح جو قدر کی گئی تھی فی صد ۱۲ روپے ۱۲ روپے مہر قسط کو بنا سروسے ۱۲۷ روپے ہے۔ شرائط میں جو اس مراد سے متعلق ہیں حسب ذیل ہیں۔</p> <p>(۱) راہبان ختم جیہ شہادت فی بیضی و سطوح شہادتیں اصل سود کی رقم اور اس کے انکسار کر لینگے۔</p> <p>(۲) بصورت قصور مرید بنام مرید کا جائیداد مرید پر قبضہ کرے۔</p> <p>(۳) اگر مرید قبضہ حاصل کرے تو اس کے بعد ہر سال ایک انکسار نہیں کرایا جائیگا۔</p> <p>(۴) اصل سود و سود و سود کی رقم پر جو بوقت قبضہ ہو۔ یہ شرائط ہر ۱۲ صدی ۱۲ روپے ۱۲ روپے سود ادا کیا جائیگا۔ مدنی جو مدت مال و سود اسے جو بموجب کا قضا پٹواری وصول ہوں اول ادائی مالگزاری و دیگر مطالبات گورنمنٹ و اخراجات دیہی و اخراجات جمع برداشت کے جائینگے اور باقی ماندہ رقم کے مرید بنام سود (اگر کوئی)</p>
<p>۹۶</p>	<p>عوض کر چکا اور رقم اصل کی ادائیگی نہیں کر چکا ہے بیان ہو کر جاسکتا ہے کہ لفظ ادائیگی چھوٹا ہے بیان ہو کر ہو اس کے اول زرین نام کے لفظ لکھا گیا ہے کہ قبضہ کیا گیا ہے جس سے مطلب کل آمدنی ہے جو مالک آدمی نے مرید کو ملتی ہے۔ رقم مرید کے کونسل اس نصیر کو تسلیم کرتے ہیں اور یہی نصیر عرضی دعویٰ کے فقرہ ۲ (ج ۳) میں منظور کی گئی ہے۔ ۱۲۷ روپے اس طرح کی رقم میں سے سود مذکور کی ادائیگی ہو باقی رقم پر سود و سود ہر سال بنام مرید سے دیا جائیگا۔ اس کی ادائیگی اول رقم کے ساتھ ہر سال انکسار روپی (جواب اد مرید) اور تب جا یا اور انکسار کرایا جائیگا۔ جا یا اور انکسار اس وقت نہیں ہو سکتا جب تک مرید بنام مرید کی رقم واجب الادا ۱۰۱ روپے ۱۲۷ روپے تکمیل کنندگان جا یا اور مرید کا یا یا سال کے بعد انکسار نہ کر اس تو مرید حق ہو گا کہ جا یا اور کامیابی کر اسے یا زلفہ کا دعویٰ بقدر چل رقم مل و سود و سود و سود و سود کر کے تکمیل کنندگان کی ذات دیگر جا یا اور وصول کرے اور ان کو نیلام کرے۔</p> <p>راہبان نے تاریخ مقررہ پر زرین کی ادائیگی میں قصور کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرید بنام مرید نے تاریخ ادائیگی سے پہلے کے عرصہ کے بعد ایک مالکس باز یافت قبضہ کی راہ کردی اور تاریخ ہر ماہ ۱۲ روپے ۱۲ روپے (دستاویز ۳) ایک ڈگری صلی ۱۲ روپے ۱۲ روپے کو دستاویز است نمبر ۱۲۷ حاصل کر لی جس میں حسب ذیل اہم شرائط مندرجہ ہیں۔</p> <p>(۱) یہ اقرار کیا گیا ہے کہ مدعی کو مبلغ ۱۲۷</p>

ابن
نام
ارام
وگپور

تحریری اطلاع نوٹس دیدیا تھا۔ خود مدعی علیہ کے بیان کے بموجب جس پر اس امر کے تصدیق کے لئے اگر غور کیا جائے وہ ایسا آسانی نہیں کہا جاسکتا جو ختم مدت پندرہ تا بیس ہو کیونکہ اس نے بہت صراحت بیان کیا ہے کہ اس کا قبضہ ملک کی رعایت دیئے بغیر نہ تھا۔ یہ مقدمہ صاف طور پر اس اراضی کے قبضہ کا ہے۔ یہ مداخلت بھی گنبد قابض ہے اور جو دعوے ضمن ۵ قانون رسوم عدالت کے تحت آتا ہے۔ اس لئے مناسباً اس رسوم عدالت کے لئے مبلغ نام حصہ اور اختیار سماعت کے لئے مبلغ ۵۰ روپے ہے اس وجہ سے اس کا مقدمہ عدالت ہذا میں ہونا چاہیے نہ کہ عدالت ڈسٹرکٹ جج میں۔

حسبہ عدالت تحت مرافقہ کی ڈگری منوع کی جائیگی اور اس عدالت میں یہ مقدمہ اس ہدایت کے ساتھ واپس لیجا جائیگا کہ مدعی علیہ کو درجہ دست مرافقہ تحت دلیل اور ڈگری بشمول دفعہ ۱۰۰ اور جو ضابطہ دیوانی واپس کی جائے۔ مدعی علیہ مرافقہ کو چاہیے کہ اس عدالت اور عدالت مرافقہ تحت کا کل خرچہ ادا کرے لیکن یہ حکم ترمیم کے لئے اس مرافقہ کے تابع ہو گا جو ابتدائی ڈگری کے خلاف اس عدالت میں پیش کیا جائے۔
ڈگری منوع کی گئی

۹۰
مکلف

حکم التماس جو پیش کیا گیا اور وہ
مرافقہ اولیٰ دہرائی
بہتر مند بابا لکھنؤ ۱۹۲۱ء
باجلاس۔ مسٹر جی۔ ایل۔ جی۔ ڈی۔ ایل۔ کشر و مسٹر وین
اوشیل جی۔ ڈی۔ ایل۔ کشر
لال بہادر و غیرہ پٹنہام سید مراد علی وغیرہ
مدعی علیہ۔ مرادان مدعی علیہ۔ مراد علیہ
قانون عدالت امداد اکٹہ ۱۱۰ باب ۱۱۰ دفعہ ۷۶
فقہ (ز)۔ حسابات عدالت کے متعلق مرتب کا فرض اس
کے برخلاف معاہدہ۔

بہر حال دفعہ ۷۶ ضمن (ز) قانون عدالت بایداد
مرتب پر نانی وجوہ ہے کہ وہ ان تمام دعوے جو ایک
بجائیت مرتب وصول ہوئی ہوں باوجود اس طرح کی ہونے
صاف مکمل اور ٹیکہ حساب مرتب رکھو اس قانونی و فیض سے
مرتب؛ رویہ معاہدہ سکندری محل نہیں کر سکتا کیونکہ
اس کے خلاف معاہدہ کے حق میں کوئی ایسی ایشیا نہیں
جیسا کہ دفعہ کے دو فقرہ ۱۱ میں موجود ہے۔
وہ صورتیں جن میں دفعہ ۷۶ فقرہ (ز) قانون عدالت
جایز کے عیاں کردہ فرسٹ سے کیا گیا جائے گا
قانون مذکور کی دفعہ ۷۶ میں منسلک ہیں۔

مرافقہ بنادنی ڈگری سپ جج متیا پور مقدمہ ۱۹۲۱ء
منجانب مرافقان۔ مسٹر عبدالحقین ڈی۔ جی۔ مسٹر وین
منجانب مرافقہ علیہ۔ مسٹر رام چندر وکیل بہاری لال و
ہر دہیان چندر۔
حسبہ عدالت۔ یہ مرافقہ بنادنی ڈگری سبار وین جج متیا پور

یہ کہ اس عہدہ یا سہ کی دواوری حاصل کرنے کے لئے اس کے مالک کو
 کہ ان حسابات کو تسلیم کرے اور اس کے ایک قانونی ذمہ داری بھی کرے کہ
 بحسب قریب قریب کے تمام رقم جو وصول ہوئی ہے ان میں سے
 صرف کئی فیصد اور کچھ عداوت کا بل راجح شمار کر کے (ملاحظہ
 ہو قانون انتقال جائداد ایک سو بائیس سالہ قاعدہ ۶۰۹ (د)۔
 وہ کہتا ہے کہ اس میں سے حسابات ہیں جس پر عداوتوں سے کوئی
 حسابات نہیں ہیں۔ اس کے کوئی فیصد نہ دیتے ہیں کہ جس
 سے "پہلے" اسی کے کا عداوت شہادت میں پیش کرنے سے جیسا کہ اس میں
 میں شرط لگائی گئی ہے اس ذمہ داری قانونی کو پورا کر دیا ہے
 یہ دیکھ کر کہ اس قانونی فرض سے ملنے کوئی معاہدہ نہیں
 کر سکتا۔ کیونکہ یہ ان کے برخلاف کسی معاہدہ کے تابع کوئی اثر
 نہیں ہے جیسا کہ دفعہ ۶۰۹ مندرجہ بالا کے بعض فقرات میں موجود
 یہ بھی ہمیں خیال کرتے ہیں کہ ان کے زمین کا یہ نشانہ "پہلے" اسی
 کے کا عداوت قریب قریب کے حسابات کے قائم مقام تصور کیے جائیں کیونکہ
 قریب قریب کے حسابات بہت زیادہ مقاصد میں کام آسکتے ہیں جو پورا
 کے کا عداوت مل کر نہیں دے وہ مقاصد دفعہ ۶۰۹ کے فقرات (د) اور
 (ج) میں بیان کیے گئے ہیں وہ صورتیں صرف جن میں دفعہ
 ۶۰۹ فقرہ ۱ (ب) قاضی عائد شدہ سے معافی حاصل کی جاسکتی ہے
 دفعہ ۶۰۹ میں مذکور ہیں۔ یہ واضح ہے کہ موجودہ مقدمہ دفعہ
 موخرالذکر کے تحت نہیں آتا۔

"پہلے" اسی کے کا عداوت کی شہادت کی وقعت کے متعلق ذیل
 سبب دیکھیں کہ یہ رائے ہے کہ وہ قابل اعتماد نہیں ہیں اس
 خاص مقدمہ میں ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں کہ وہ قابل اعتماد
 نہیں ہیں۔ کئی واقعات کی وجہ سے ان کا عداوت پر اعتماد کر سیکے
 میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ کہ کاشت زیادہ تر قریب قریب کے لگان جنس میں

وصول ہوا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد اس سال بہ سال بدلتی رہتی ہے۔ اور
 اس سال سے کہ کوئی ٹھیک اندازہ لگا جا سکے بہ ضروری ہے کہ ہر سال
 فصل کا نتیجہ کیا جائے اور اس کی حالت سے کیا جائے۔ عدلی کے یہ ظاہر نہیں
 کہ اس سال سے کہ اس کے ایسا عمل کیا گیا ہے جیسا کہ نافع جیسا کہ پہلے
 کالی چوں (گواہ) کو نہیں نے ظاہر کیا ہے صلح اس کے بعد
 جس کو زمین کی مالک دواوری نہ کرنے کے بعد صلح اس کے بعد
 رہے ہیں۔ یہ سالانہ سود کی رقم صلح اس کے بعد زیادہ ہے۔ اس
 کی شہادت بالاستقلال یہ ظاہر کرتی ہے کہ "پہلے" اسی کے کا عداوت کے سال
 تخمینہ کے وقت حاضر نہیں تھا۔ لیکن سبب دیکھیں کہ کوئی مخالف رائے ظاہر
 کرنے کے اس شہادت کا حوالہ دینے ہیں۔

۲۔ ایک سو سیٹھ تختہ سے زیادہ ستر خود کاشت "ارضیات" کا
 قریب قریب کے سال بہ سال میں کاشت کرنا ہے جو جو "پہلے" اسی کے کا عداوت
 کے ان ارضیات سے کہ یہ بھی مناسب حال نہیں ہوا بیان نہیں ہیں
 مدعی نے ان ارضیات کا لگان تمام پریکٹس "پہلے" اسی کے صلح سے
 مقرر کیا ہے۔ ہماری رائے میں یہ سالانہ لگان کے تخمینہ کا معیار بہت
 کم ہے۔ ان ارضیات کے متعلق جن پر وہ خود کاشت کرتا ہے جس
 ایک متعقول لگان قبضہ اس کے نام پر لکھے جائیں گا وہ درجہ لگان
 ہو دفعہ ۶۰۹ فقرہ (ج)۔ کالی چوں "پہلے" اسی کے (گواہ مدعی نمبر ۱)
 بیان کرتا ہے کہ یہ ارضیات قبضہ کی ہیں بہ نسبت ان ارضیات کے
 جو اس میں کوئی پروٹیکشن نہیں جانا لگان جنس میں ادا کرتے ہیں۔
 مدعی نے کوئی متعلق شہادت نہیں پیش کی ہے جس کی بنا پر ایک متعقول
 لگان قبضہ کا معیار حاصل ہو سکے۔

۳۔ ان ارضیات کے متعلق جن پر اس کا صلح سے ہمارے پاس
 مدعی علیہم کے گواہوں کی جو تمام مقررہ متنازعہ کے آسامیاں ہیں۔
 شہادت موجود ہے۔ مثلاً مدعی (گواہ مدعی علیہم نمبر ۱) بیان کرتا ہے

لال ہمسار
 تمام
 قریبی دہر
 (۱۰۵)

لال بہار
بنام
مرید ہر
(۱۰۰)

باب چھل و سود کے واسطے اللہ واسطے دے اپنے بقعہ فقرہ
کی رقم اور خرچہ بطور حیرانی صاف کر دیا ہے۔
(۲) تب تک جس کی اس کے متعلق یہ تصدیق
کیا تھا کہ مدعی علیہ اس تاریخ سے تین ماہ کے اندر رقم
جمع کرا سے تاکہ اس چاہدہ کا انکسار ہو جائے مگر
سبب و معینہ گذر جائے تو مدعی کہ بیاد شریط رہن نامہ
بیاد اور سود نہ پرانچ (۱۰) کہ رقم قبضہ حاصل ہو جائیگا
اور سود اور منافع کی رقم مطابقت نہ رہے گا۔
اضافہ کیسی لگی۔

وہ تین ماہ اور دو ماہ کی توسیع شدہ مدت (تلاویز
الفعل) راہنما کی جانب سے بلا ادائیگی ختم ہو گئی
اور آخر کار مرہن نے ۱۹ شہریہ ۱۲۹۱ کو چاہدہ مرہونہ
سود نہ پرانچ (۱۰) اور سود (۱۰) مرہن کا قبضہ لے لیا
حساب پرانچ کے ساتھ اس سے شمار کیا گیا تھا۔

تاریخی مدعیہ در سود و سود (۱۰) اور سود (۱۰)
کی رو سے زمرہ مرہن مبلغ کے مقرر کیا گیا تھا۔ اور
حسب شریط رہن نامہ سود و سود و سود اس پر لایا
کیا گیا۔

داد و دسی جو طلب گاہ کی تھی اور جسے عدالت
نے منکر کیا وہ دگر ہی بیبیات کے لئے تھی۔

وہیں پر اس داد و دسی کی اسد جا بنی تھی جو مدعی
وہ کی عبارت سے مرہن پرانچ و اسد کی جاکتی ہے
(۱۰) کہ مدعی مرہن کے قبضہ کی مدت ۱۹ شہریہ
۱۹۱۱ کو ختم ہو جاتی ہے اور مدعی مستحق ہوتا ہے کہ اس
چاہدہ مرہونہ کا بیبیات کر لے۔

(۱) یہ کہ بیبیات مرہن نامہ اسد و سود
کو وہ ان حسابان کی راہداری کی ہے یا نہ
میں سند پرانچ جسے چاہدہ اور مدعی کی کامل نام
جمعندی نکاسی شامل ہے اور اسی میں مدعی کی خور
کانت اور اقیات کا نشان ہے جو حصہ مرہنہ کی مدت کے تھا
اور جو بیبیات بیان نمبر ۲ کے جو اصل سود و سود
نامہ امریل سند ۱۰ کی باقیہ تھا جو مدعی کی رقم و اسد
تھی۔ "بیان" اس کے ساتھ یہ ہے کہ جو مدعی آئندہ کے
سود و سود پرانچ جو تا ادائیگی عاید ہو گا۔

وہ حسابی فہرستیں مرہن کا حوالہ فقرہ ۱۱ اب اور
دیا جائیگا جسے مدعی مرہن میں جو اس مذکورہ
کے مرہن کی گئی ہیں اور غرض دعویٰ کہ ماہیت انکسار
میں ان ہر دو ہرستوں کی نہایت اسی فقرہ میں ظاہر
کی گئی ہے اور اس کے ادعا کی ضرورت نہیں۔

غرض دعویٰ کے فقرہ (۱۰) پر بیان کیا
گیا۔ کہ وہ مذکورہ۔ "بیبیات" پرانچ کے مرہنہ
وہ مدعی نکاسی سے مرہن کی گئی ہیں اسد و سود
۱۹۱۱ کے جس کے لئے بطور اسد کے کا خدا ہے
ہرستہ نہیں ہو سکے اور ان ہرستوں کا مرہنہ
پر کیا گیا ہے۔

اب حساب کی فہرستوں کے معانی سے مدعی کے
مقدمہ کی حالت ظاہر ہوتی ہے۔ چاہدہ اور مرہونہ کا
منافع، چاہدہ سود کی رقم کے بہت کم ہو اسے جس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ حساب ششماہی پلٹ کے اصول پر جاری
رہا اور تمام مدت اسی طرح جاری رہا۔ یہ ظاہر ہے کہ

ہوئے کی وجہ سے یہ ممکن ہے کہ قریب کو انہی وصول میں کوئی اجازت
 نہ ہو۔ یہ ہوں وہ خود سال میں وہ قریب کو انہی وصول میں کوئی اجازت
 حاضر ہو سکتا تھا اور ان کو حاضر ہونا چاہئے تھا۔ جیسا کہ حالی میں
 پیشواری کی شہادت میں بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے قریب کے نام پر
 اترانہ وصول کا قریب کو انہی وصول میں کوئی اجازت نہ ہو۔ و سناویہ
 حیدر آباد نیٹ ج کے نتائج میں ہیں۔ پرگنہ کتاب کا ایک انتخاب ہے
 جو صدر مقام تحصیل میں رکھی جاتی ہے اور جسکو قانون کے بورڈ
 کی کمیٹی ۳۔ ۸ قواعد ۵۵ ج ۹۰ کے تحت قریب رکھتا ہے۔ یہ قریب
 "نیٹواری" کے "سیاہوں" سے لئے گئے ہیں جسکو وہ سال کے اختتام پر
 تحصیل میں شریک کر دیا ہے۔ اس لئے و سناویہ ۳ کے اندراجات
 کی وقت خود پیشواری کے کاغذات کے اندراجات سے زیادہ نہیں ہے
 اور ہم نے یہ نظام کر دیا ہے کہ اس مقدمہ کے خاص حالات کے لحاظ سے
 وہ قابل اغماض نہیں ہیں۔ جیسا کہ خود قریب بارڈ نیٹ ج نے بھی
 قرار دیا ہے۔ قریب برائے سالانہ جمعہ دی گئی کا واسطہ جو محض
 نقد جمعہ دی پر مبنی ہے منافع کا حساب کر کے لئے بل ایک معقول
 بنیاد کے قبول نہیں کیا جاسکتا اگر ہم اس واقعہ کا لحاظ کریں جیسا کہ
 ہم کو کرنا چاہئے تو منافع کا زیادہ حصہ مالک اراضی کے حصہ میں رہا
 جس سے حاصل ہوتا ہے۔ جس میں قریب کے قریب میں ہیں۔ یہ
 اضافہ ہوا ہے اور اس لئے اس کے اجناس کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ
 کی وجہ سے بہت زیادہ منافع کا باعث ہوا ہوگا۔ یہ وہ واقعات
 ہیں جو قریب بارڈ نیٹ ج محسوس کرتے ہیں لیکن جسکو چھینہ کرنے
 کے مقاصد کے لئے واسطہ قائم کرنے میں نظر انداز کرتے ہیں۔ قریب
 نقد جمعہ دی کی رقم زمین کے قبضہ کے زمانہ میں جیسا کہ "نیٹواری"
 کے کاغذات میں درج ہے کسی طرح اصلی واقعات کی صحیح فہرست
 نہیں ہے۔ وہ زمیندار ہونے کی حیثیت سے آخر کار گورنمنٹ کے

اطالع کے ذمہ دار جسکی تشخیص ممکن ہے کہ آئندہ بند و بست میں
 ہو۔ ممکنہ کم جمعہ دی کا نام کرنا اور جسکی مفید تھا۔ آخر کار ہمارے
 میں کوئی شخصہ نقد اگان کے لئے واسطہ قریب کاشت کی بنا پر
 بالکل غلط رہنمائی کرنے والا ہے و سناویہ ۳ کے معائنہ سے ظاہر ہوا ہے
 ہوگا کہ اس کے خلاف سے لگان جس دیے والی اراضیات میں اس کے
 اضافہ ہوا ہے اور نقد اگان دینے والی اراضیات کے قبول میں
 اسی مناسبت سے کمی دافع ہوئی ہے۔
 قریب کی حالت جیسا کہ بیان نمبر سے ظاہر ہوئی ہے یہ ہے کہ اس
 قبضہ یا نیٹواری پہلے پانچ سال (۱۳۱۳ تا ۱۳۱۸) تک زمینیں تھیں
 اور خود کاشت اراضیات پر پانچویں قبضہ جاری رکھا۔
 لیکن یہ بیان عرضی دعوئے میں نہیں کیا گیا ہے مگر یہ کوشش
 کی گئی ہے کہ ان زمینوں کے پیشواری کے کاغذات سے اسکی تائید کیا
 ملاحظہ ہوں و سناویہ ۱۵ تا ۳۰ اس قریب کے متعلق بہترین
 شہادت قریب کے بیانات ہوتے۔ وہ ہمارے روبرو نہیں ہیں نہ ہی
 اور نہ اسکی حفظ کا ذمہ نے اس واقعہ کے متعلق حلف لیا ہے۔ موجودہ
 حالات میں ہم پیشواری کے کاغذات کو شل کافی اور قابل اعتماد نہیں
 کے قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں دوسری طرف ہمارے پاس موقع
 کے کثیر تعداد آسایوں کی متفقہ شہادت پیش کردہ مدعی علیہم موجود
 ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ مدعی نے ان اراضیات کا بھی قبضہ حاصل
 کیا جبکہ اس نے اس حصہ کا قبضہ حاصل کیا تھا ہم اس شہادت
 کو نامنفور کرتے کی کوئی وجہ نہیں پاتے۔ یہ اس امکان کے
 مطابق ہے کہ اراضیات چھینہ کے بہترین قسم کی اور انکا رقبہ معقول
 طور پر بڑا ہے فطرتاً میں ان پر قبضہ حاصل کر گیا جس کو
 متعلق حق حاصل ہے کوئی وجہ اسکی نہ تو بتلائی گئی ہے اور نہ
 اسکا کیا گیا گیا ہے کہ کیوں ابتدا سے قریب نے ان اراضیات کا

اللہ پر سار
بنام
مرئی و ہر
(۱۱۰)

فیض حاصل نہیں کیا یا وہ قبضہ حاصل نہیں کر سکا، بلکہ وہ ظاہر
اولیٰ برہمن میں قابض ہوا۔ ہم قرار دیتے ہیں کہ ہر شخص کا قبضہ
سے "سیر" اور "خود کا شہ" اراضیات پر قابض تھا اور اس کے وہ اس
منہ جب تھا کہ اس کے منافع کا خرچہ اس کے نام پر لکھا جاتا۔

عزید غولے کے ساتھ جو بیان، نمبر انگ لکھا گیا ہے وہ ہمیں
ہم دیکھتے ہیں کہ مرئی نے منافع کا اپنا حصہ جو یہ اور خود کا شہ
اراضیات سے حاصل ہوتا ہے منہا کر دیا ہے اس بنا پر کہ وہ اس
حصہ کے مطابق ہے جو اس کے قبضہ میں نہیں دیا گیا ہے۔ یہ ظاہر
ہوتا ہے کہ ذیل علم سار و نیل سار نے بھی اسی کیا ہے۔ یہ صریحاً ظاہر
یہ اراضیات موضع کی تمام جماعت مالکانہ کے قبضہ میں نہیں ہیں
بلکہ کلیتہاً اس کے ۱۲ حصہ بنے خلاق ہیں جو مرئی کے قبضہ میں
ہم محض اس بیان کو سبکی نامہ کسی شہادت سے نہیں لے سکتے

قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ مرئی نے اپنی آمدنی اور اخراجات
کا کوئی حساب نہیں رکھا جیسا کہ ذیل سار و نیل سار نے ظاہر کیا ہے
مرئی سیتا پور میں ایک "سر پروردہ" دیکھل ہے اور گارڈزہ "اورنگی"
رکھتا ہے۔ یہ قیاس کیا جانا چاہئے کہ وہ اس مسئلہ پر قانونی احکام
سے واقف تھا ہم خیال کرتے ہیں کہ حسابات محضی کر دئے گئے ہیں۔

مرافعات کے کونسل لبریری کیت کی ہے کہ مرئی کے فرد مرئی
حسابات رکھنے اور پیش کرنے میں قاصر ہونے کے لحاظ کرتے یہ قیاس
قائم ہونا چاہئے کہ مکمل زر مرئی اصل (مبلغ عسے) اور سود و
جائداد مرئی کے مکان اور منافع کے وصول سے ادا ہو گیا۔ ہم اس
بحث کو قبول نہیں کر سکتے۔ ہر بات کو خیال رکھ کر قیاس کیا جائے
کے غور سے یہی قیاسات کے معقول حدود ہیں۔ وہ محض قیاسات
نہ ہونے چاہئیں بلکہ ایسے معلومات پر مبنی ہونے چاہئیں کہ شہادت
سے خود ظاہر ہو کہ وہ بالکل صحیح ہیں۔ ملاحظہ فرمادے کہ مرئی

بنام بابو سری سن، (۱۱۰)۔
آخر فقہ و فقہ ۷۷ اکٹہ ہم باب: ۱۱۰ سہ ذیل
"اگر کوئی شخص اپنے قبضہ کی اراضی میں فاضل ہے تو خود
انہذا کہ اگر مالکین کو جب مساوات سبب باب ۱۱۰ فیض حاصل کرے
تو مالکین کوئی نقصان نہ اس وصول کی وجہ سے ہمارا ہوا ہو
اوسکے نام پر لکھا جاسکتا ہے۔ تمام قبضہ جیسے ہم دیکھتے ہیں
کہ جائداد مرئی کے مالک، منافع (مبلغ عسے) سے ذیل مرئی
کے لئے جو سال بسال حاصل ہوتا تھا کافی طور پر زیادہ تھے۔
تخریف میں کوئی واقع ہونی نمی وہ بیع کی زیادتی سے پور
ہو جاتی نمی۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ قیاس سے اس نتیجہ کی تائید
کہ نہ ہر شخص ایک محدود حد تک ہم دہائی کے خلاف کرتے ہیں
ہم انصاف پر عمل ہیں۔

فرید پور میں نامہ کے فقہ ۱۲ میں شرط موجود ہے کہ اگر
سود و باب فیضی ۱۸ فی ماہ رقم منافع سے ادا کرنا چاہئے
تو اس صورت میں جس ماہی پلٹ کے اصول پر سود و سود حاصل
کیا جاسکتا ہے۔ یہ دہائی کی بنیاد دہانہ کا ایک ہزار ہے کہ تمام
مدت میں منافع سود سے کم رہا ہے اور مکمل ثابت کرنا چاہئے کہ
اوس نے یہ کیا نہیں کیا ہے۔

اب ہم اون تلامذہ کا یہ تفصیل ذکر کرنا شروع کرتے ہیں جسکی
نسبت ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ شہادت مشمولہ مثلی سے اخذ
کرنے میں ہم تقویٰ بجانب ہیں اوسکے کمزور اور قوی اور کار کا یہ
اقتیاد موازنہ کرنے کے بعد اور اس محدود قیاس سے بھی جو
آمدنی اور خرچ کے حسابات پیش کرنے سے مرئی کے طرز عمل
سے پیدا ہوتا ہے۔ شہادت کی حالت یہ لحاظ کرتے ہوئے
یہ تسلیم نظام ایسے حیک نہیں جیسا کہ کوئی مسابقتی ہوتا ہے

پانچویں
۱۴
۱۵
۱۶

مستحق نہیں ہے۔ وہ بلا شک ایک بہت قوی و متقدم تھا۔ موجودہ مقدمہ میں
ماؤنگ کا ونگ تھا۔ نظامِ برصغیر میں وہ کسی پرورش کی اور جب وہ علحدہ
ہوئی وہ اس کی نوآبادی ہوئی اور یہ قریب قریب اس کے انتظام
سیسی برکسائش ہے۔ دہلی علیہا غیر اسماؤ ماہی کا نگار وجود ہے
جسکی تعلیمات و خواہشیں بہت زیادہ ہیں۔ مرافعہ کی طرف ترقی کر کے کیونکہ
جب پہلی سماعت پر اس کا اظہار کیا اس نے یہ بیان کیا کہ وہ خزانہ کیلئے
باب اور اسکے ساتھ اسکے اروج کے بعد وہ اہل تہذیب کیلئے جب
اوس کا بھتیجہ ایک گواہ کے اظہار کیا اس نے اس مدت کو ایک سال
کہا کہ میرا اس اثر سے کہ میرے مرافعہ سے علیحدہ ہو چکا ہوں اپنے باب
کے پاس و تیس وقت کی اسکے کوئی علیحدگی نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ
مجھے علم ہے کہ یہاں پہلے میں کوئی احکام نہیں ہے جو کسی باب کو اپنی
اولاد کو محروم اللات کرنے کا اختیار دے۔ سوائے اسکے کہ کسی کی ہنریت
میں پیدا جائے اگرچہ اولاد جو اپنے والدین کے مقابلہ میں دشمنی کا برتاؤ
کرے وہ درشت سے محروم کر دیا جاتی ہے۔ بچے جو شخص باب کی نوآبادی
پر اس سے علیحدہ رہتے ہوں وہ بچوں کی اول میں اقسام میں
وہ اہل نہیں ہیں جو دولت کے مستحق نہیں ہیں۔ مندرجہ بالا نظریہ میں
یہ طے ہوتا ہے کہ جو عرق و تہذیب بدہ محض ساتھ رہے کو کوئی قابل
قد و ثناء نہیں دیتا یا اسکے مخالف حالات کو محرومیت کا سبب
نہیں بناتا۔ اور محرومیت کے لئے اولاد کی جانب سے کوئی غفلت
ہونی چاہئے کہ کسی غفلت میں جانب اولاد اس مقدمہ میں ثابت
کی گئی ہے۔ یہ عہدہ مرافعہ اپنے باب کی آسائش کا لیا کر کے اس سے
علحدہ نہیں ہے۔ کیا اس کا کوئی ثبوت ہے کہ اوس کے باب نے کسی موقع
پر اس کا دیا اور وہ اوس کے پاس نہیں گئی یا یہ کہ اس نے کسی اس
کسی کام کے لئے کی خواہش کی اور اس نے انکار کر دیا؟ وہ صرف
۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

علحدہ رہتی تھی وہ قدرتا اوس کی طرف نہیں کر سکتی تھی۔ چنانچہ وہ اپنا
کونسی نوآبادی نہ کر کے اسکے ہر رائے یہ ہے کہ مقدمہ کا پانچواں شک کہ اس
سے متعلق ہے غلط فہم کیا گیا ہے اور چونکہ دوسری تقریر کا مقصد
نہیں کیا گیا ہے دوسری قائم شدہ تحقیقات کے تصدیق کے لئے مقدمہ
سبب ذکر نہیں ہیں اور پس بھیجا جائیگا۔ دونوں عدالتوں کی کارروائی
مقدمہ تصدیق کے دوام کے اندر دوبارہ بھیجی جائے گی۔

پانچویں رٹ پٹنہ

مرافعہ عالی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۵۷ و ۱۵۵ بائبلہ ۱۹۲۲ء

باجلاس جسٹس سبکی کے۔ ملک نامٹ و سٹریٹس کونسل

مرافعہ ناراضی حکم مرافعہ نمبر ۱۵۷ بائبلہ ۱۹۲۲ء

اولاد علی ڈگریدار بنام عبدالحمید خیر نیلام

مرافعہ علیہ

مرافعہ بنا راضی حکم مرافعہ نمبر ۱۵۵ بائبلہ ۱۹۲۲ء

اولاد علی مرافعہ علیہ مرافعہ بنام ایس ایم بطیفہ الحسن مرافعہ علیہ

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بائبلہ ۱۹۲۲ء دفعہ ۱۵ آرڈر ۲۱

رول ۸۹۔ زرا مانت قبول کرنے سے انکار۔ استعمال اختیار سے

انکار۔ ٹکرائی۔

تحت آرڈر ۲۱ رول ۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کسی زرا مانت کے

قبول کرنے سے جو فرض شیخ نیلام داخل کیا گیا ہوا انکار اختیار

استعمال سے انکار ہے اور ایسے حکم کی ناراضی سے ٹکرائی مجموعہ

دفعہ ۱۱۵ تحت ہو سکتی ہے۔

مرافعہ بنا راضی حکم ڈسٹرکٹ جج پورنیا مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء اشعر بحالی

حکم سبڈیوٹیشن جج پورنیا مصدرہ ۱۱ مارچ ۱۹۲۲ء

اس وقت میں جبکہ ازدواج ثانی سے کوئی اولاد نہ ہوئی ہو
 "پہلیں" کا پلہ اور "دوٹھ" کا پلہ ہوتا ہے۔
 مرقعہ اولے بناراضی ڈگری ڈسٹرکٹ کورٹ پیاپوں مورعہ ۱۳ اگست
 ۱۹۲۱ء بمقام اولے نمبر ۱۳ بابتہ ۱۹۲۱ء عہد
 منجانب مرقعہ اولے نمبر ۱۳ بابتہ ۱۹۲۱ء عہد
 منجانب مرقعہ اولے نمبر ۱۳ بابتہ ۱۹۲۱ء عہد
 منجانب مرقعہ اولے نمبر ۱۳ بابتہ ۱۹۲۱ء عہد
 جسٹس مئے آؤنگ - مدعیہ عالیہ مرقعہ اولے جو متوفی
 اولو ماؤنگ کی پوتری ہونے کی دعویٰ دار ہے مدعی علیہا اولو ماؤنگ
 کی بیوہ اور علانی پوتیوں کے مقابلہ میں اوس بیٹی میں ایک
 حصہ کے لئے جو اس نے چھوڑا تھا نالشی دائر کی۔ یہ بیان کیا
 جاتا ہے کہ اولو ماؤنگ نے ۳ وقت ازدواج کیا۔ اولاً ماؤنگ ہلا
 کے ساتھ جس سے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بیٹی مسمیٰ پو میا ہو
 ثانیاً مانگوئی گانی سے جس سے اوس کے کوئی اولاد نہیں ہوئی
 اور آخر میں مدعی علیہا نمبر ۱۳ - مدعیہ نے حلفا بیان کیا کہ وہ
 پو میا کی بیٹی ہے جو اپنے باپ سے پہلے فوت ہوا تھا۔
 اولاً بصیغہ نفاذی نالشی کرنے کے لئے اجازت کی مدعیہ کی
 درخواست کی مدعیہ نے مخالفت کی۔ دوران تحقیقات
 میں مدعیہ نے اپنے خاص طور پر حلفا اقبال کیا کہ مدعیہ پو میا کی
 بیٹی تھی جو اوس کی پہلی زوجہ سے اولو ماؤنگ کا اکلوتا بیٹا تھا۔
 لیکن مدعیہ کی درخواست منظور ہونے پر مدعی علیہا نے دعویٰ
 کے جواب میں ایک تحریری بیان داخل کیا جس میں انہوں نے
 مدعی علیہا نمبر ۱۳ کے ساتھ اس کے ازدواج سے قبل اولو ماؤنگ
 کے خاندانی تعلقات سے ذاتی لاعلمی ظاہر کی۔ اور بعد کیا کہ ان
 نے مدعیہ کو کبھی نہیں دیکھا تھا جب تک کہ اس نے اولو ماؤنگ کی
 وفات پر دراشت میں حصہ کا دعویٰ کیا۔

اس کے بعد اور پو میا کے نسب کے معلوم کرنے کے لئے تفحیحات واقعاتی نام
 کی گئیں ان کا تصفیہ مدعیہ کے حق میں ہوا اور مدعی علیہا نمبر ۱۳ نے
 اب مرقعہ کیا ہے لائق کونسل اس امر پر در دیتے ہیں کہ شہادت جو
 اس مقدمہ میں پیش کر گئی ہے وہ مدعیہ کا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے کافی
 ہے۔ اولاً یہ یاد کرنا نہایت ضروری ہے کہ نیچا اور مور کے مدعیہ سے
 ایسے واقعات ثابت کر چکی ہیں جو اوس کی پیدائش سے
 زمانہ قبل واقع ہوئے تھے۔ اوس کی عمر اس وقت ۲۸ سال تھا اور ماؤنگ
 ہلا کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اس مقدمہ سے ۱۴ سال پیشہ فوت
 ہو گئی۔ مزید برآں اولو ماؤنگ اپر برہما کا ایک بانٹہ تھا جو شل ایک
 جوان شخص کے دلگامیں آباد ہونے یا تھا اور نیچہ کی دوسرے رشتہ دار تھی
 کے چھوڑنے کے ۲ برس کی عمر میں فوت ہو گیا اور مدعیہ بیان ہیں کیا کہ اس
 اوس ہلا کے کوئی حقیقی رشتہ دار چھوڑا ہے۔ پس یہ ایک حلفہ ہے جس
 عام شہرت کی شہادت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ تشریح یہ تھی کہ اوس کے متعلق
 کو شوی ساگوں کی بیان چکر خود مدعی علیہا نے طلب کیا ہے صاف اور واضح
 ہے۔ اوس کی عمر ۲۸ سال سے زیادہ ہے اور وہ عائدان کا نشانہ ہے جو متوفی
 کا موضع تھا اور وہ باطلی ہے وہ متوفی کو ۲۸ سال سے جانتا تھا اور
 اس نے مدعیہ کو اولو ماؤنگ کو دادا پکارنے اور پو میا کو بھائی پکارتے تھے
 متوفی اور مدعیہ کے متعلق اوس نے کہا کہ موضع میں عام طور پر یہ کہا جاتا
 تھا کہ وہ دادا اور پوتری میں اور متوفی اور پو میا کا ذکر کرتے ہوئے اس نے
 کہا کہ موضع میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ماں اور بیٹے ہیں۔ تہا نہ ایک بیٹہ
 قریب ہے جو تقریباً ۱۰ گھنٹے پر متزل ہے اور یہ قیاس کرنا بالکل واجبی ہے
 کہ بہت سے باشندے ایسے قریبی متوفی سے جو زیر بحث ہیں واقف ہوں گے
 اور اوس کے متعلق گفتگو کر رہے ہوں گے۔ اس لئے کہ ایک طائرہ امر کے طور
 فرض کیا جاسکتا ہے کہ مدعیہ متوفی کی کم از کم بیوی پوتری تھی اور اس کے
 متعلق کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ وہ متوفی کے کسی وقت سے فراغت

اولاد علی
بنام
عبدالحیہ
(پیشہ)

خلاف مزاج کے موجودہ شرائط پیش کیا ہے۔
یہ واضح ہے کہ کوئی مزاجہ دائرہ نہیں ہو سکتا لیکن مزاج کی استعداد
ہے کہ اس کی درخواست مثل ایک درخواست نگرانی کے تصور کی جائے۔ اس
مذہب کے خاص حالات میں ہم اس کی استدعا کو قبول کرتے ہیں اور
اس کے مفاد کی روگردانی پر غور کرتے ہیں۔
اس امر پر غور کریں کہ کشتی کے کپتان کے وہ منافع کا رکھنا
ہماری ذمہ داری ہے جو اس کے مفاد سے کہ اس نے اپنا تعمیل مقصد
رجو کیا تھا مستحق ہے یہ بحث کی ہے کہ جس نے بلایا م نہیں کیا جاتا
گوئی کہ وہ خود داری کو چاہے اس کا الگ ہے۔ اور میں اس کا کوئی بیان
نہیں پاتا جس کی وجہ سے خبردار نیلام کو اپنی دولت بدلنے کی تحریک
ہوئی ہو۔ اس لیے میں خیالی کرنا ہوں اس مقدمہ میں کوئی امر مانع
تقریر مخالف مہی پر گواہی نہیں ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا مزاجہ زخمی کر کے یا مستحق تھانہ
رائ میں اس کی حد بلایا کی خبر داری سے اس کی انفاک رہن
ساقط نہیں ہوا ہے۔ اولاً اس کی خبر داری ہوا جو اس کے حق تر بنی
کے مساوی نہیں تھا۔ ثانیاً یہاں ضمانت کو داری رکھنے کا
قیاس بہت قوی ہے۔

اس لیے وہ نیلام رہن کے وقت جائداد کا مالک تھا اور وہ
تحت آڈر ۲۷ ول ۸۹ جو وہ ضابطہ دیوانی رقم جمع کرانے کا
مجاز تھا۔ میری رائے میں منصف کا حکم مشعر نیلام بھیج تھا
اور ذیل دسٹر کسٹج اس کو منسوخ کرنے میں غلطی برتنے۔
لیکن منجانب فریق ثانی یہ بحث کی گئی ہے کہ یہ اس مقدمہ
نہیں ہے جس میں ہم تحت دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی
کر سکیں۔ جواب یہ ہے کہ اس کے خلاف اس کا طے شدہ دائرہ
ہے کہ نیلام منسوخ کرنے کے لئے ضمانت کو قبول کرنے سے انکار

مثل انفیہا اس کے استعمال سے انکار کے تصور کیا جاتا ہے اور میں
خیال کرتا ہوں کہ موجودہ درخواست تحت دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ
دیوانی قابل پذیرائی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ درخواست منسوخ فرم
کی جانی ہے دسٹر کسٹج کا حکم منسوخ اور منصف کا حکم بحال رکھا
جائے۔ مزاجہ عدالت منصف اور عدالت دسٹر کسٹج کا حق
پانے کا مستحق ہے۔ عدالت ہذا میں فیس سماعت مبلغ ۷۵۰
کی جاتی ہے۔

جسٹس میگزین۔ میں اتفاق کرتا ہوں۔
حسبہ حکم دیا گیا۔

ہائیکورٹ رنگون

مزاجہ دیوانی
نمبر ۱۸۹ اپریل ۱۹۲۱ء منصف ۲۷ فروری ۱۹۲۳ء
بالاس سرسٹی رائن نامٹ جیج جسٹس مسٹر
جسٹس مے اونگ
ماہوں ایک کس دیکر پٹام مانگونی نقص۔ یہیہ
مزاجہ منصف
مانگونی پودہ اہل برہما۔ وراثت۔ نسب کی نسبت تھوڑی
عام شہرت کی شہادت کی وقت۔ حصص کا وراثت حاصل ہونا
پوری مقابلہ علاقائی داوی۔

وراثت کی اغراض کے لئے کسی شخص کے نسب کے متعلق تجویز
کرنے میں عام شہرت کی شہادت بہت اہمیت رکھتی ہے
جیکہ متوفی کوئی حقیقی رشتہ دار نہ چھوڑا ہو اور
وراثت جو سوال کے تفسیر کے لئے اہم ہونا بہت
اہم تیل واقع ہوا ہو۔
تجزیہ ضمنی۔ کسی پوری کا حصہ مقابلہ علاقائی داوی کے

لحد نبی ایک ماہ قبل تک جبکہ وہ اس مقدمہ میں حثیت گواہ کے عدالت میں حاضر ہوا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ اسکا مکان اوپو ماڈ کے مکان سے چار یا پانچ دروازوں کے بعد تھا یہ ایک غیر معمولی انکار ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ گواہ کے منقولہ یہ فرار دیا تھا کہ وہ واقعہ سے بہت زیادہ پہلے کی کوئی شے کر رہا ہے۔ لیکن اس نے تسلیم کیا کہ مانگو کی گائی کی وفات کے بعد پو سا آیا اور اوپو ماڈنگ کی ارضی پر ایک سال تک کاشت کی اور وہ یہ کہتے تھے کہ تباہ نہیں تھا کہ مدعیہ پو میا کی بیٹی تھی۔ ماڈنگ میں ڈوک نے اپنے آپ کو ڈاکٹر ظاہر کیا اور بیان کیا کہ وہ اوپو ماڈنگ کو اس وقت سے جانتا تھا جبکہ وہ یعنی گواہ تقریباً ۷ سال کی عمر کا تھا۔ اس کی عمر ۵ سال کی تھی جبکہ اس نے گواہی دی۔ وہ چار یا پانچ مکانات کے اس طرف رہتا تھا اور متونی سے تقریباً دروازہ ملتا تھا۔ اس نے ہر ایک چیز سے انکار کیا سوائے اسکے کہ اس نے مدعیہ کو اوپو ماڈنگ کے گھر کے چھ ایک چھوٹے دروازے میں دیکھا تھا۔ لیکن اسکے بیان کے مطابق مدعیہ صرف تین یا چار ماہ سے اس چھوٹی سی میں رہتی تھی۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ پو میا نے کبھی اوپو ماڈنگ کی ارضی پر کاشت کی تھی یہ ایسا واقعہ ہے جس کو پو پو ہو گا نے تسلیم کیا ہے۔ بری رائے میں ان گواہوں کے بیانات مدعیہ کے مقدمہ کو گنبد بھی کمزور نہیں کرتے۔

مدعیہ کی جانب ایک کمزور امر ہے۔ یعنی اسکا اپنی ما کو طلب نہ کرنا جس کے متعلق یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ دیگائی میں زندہ ہے۔ اس کی شہادت بہت باریقت ہوتی خصوصاً مدعیہ کی ولادت اور نسب کے سوال کے متعلق۔ اور چونکہ وہ خاندان کی تھی یہ ممکن تھا کہ وہ اوپو ماڈنگ سے اپنی قربت

شاہی پھر اگر فی الحقیقت اس درمیان اس کی شہادت اگر وہاں اس پر بیہوش کر دیا جاسکا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کی خیر خواہی میں دوسری زبانی ہے۔ اور میں یہ خیال نہیں کرتا کہ اسکا انکار گواہ نہایت یا کا جانا مقدمہ کے لئے مفید رسالہ ہے۔

سب سے بڑھ کر مدعیہ علیہا ان کے اثبات ہیں جو اس نے اپنے اس انکار میں کئے تھے جو مدعیہ کی نکاحی کے سوال سے منقول لیا گیا تھا۔ اس نے انکی تاہم ایلات کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔ انا اس نے بیان کیا کہ وہ خیال نہیں کرتی کہ اس نے ایسے باپ کے ہیں جو اس سے متعلق کئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد اس نے عذر کیا کہ اس کے سوہرہ اور بعض قریب دروں کی وفات کی وجہ سے اس کا دل مضطرب ہے اور اس نے اسکو معلوم نہیں کہ اس نے پہلے کیا بیان دیا ہے۔ جب وہ بیانات اسکے دو بروڈر سے کئے تو اس نے کہا کہ وہ غلط ہونے چاہئیں۔ آخر کار اس نے سوالات کر دیں۔ یہ بیان کیا کہ تیسرے سابقہ انہما میں میں نے وہ بیانات سوالات جمع کے جو اس میں کئے ہیں کیونکہ اس نے اس حثیت کا احوال کیا تھا کہ میں بہتر در دیکھتا ہوں کہ وہ بالکل ناقابل اعتماد ہے اور اس کے متعلق یہ قیاس کرنا چاہئے کہ اس نے مدعیہ کی حثیت کو تسلیم کر لیا ہے اور اس طرح حالت یہ احتیاطی میں سچائی کو ظاہر کر دیا ہے۔

اس کے بری رائے میں لاری تجربہ ہے کہ مدعیہ متونی کی پوری اور ایسی حالت میں اسکے اسٹیٹ میں ایک حصہ کی خلق ہے۔

اب اس حصہ کی مقدار کا سوال باقی رہتا ہے۔ عدالت ماتحت نے مقدمہ میں شہادتیں اس کی ادا کی تھیں کہ وہ مدعیہ کو چھ حصہ پیش کیا۔ یا تو پو پو کا مادہ کا جو اوپو ماڈنگ مدعیہ نمبر کے ساتھ اردراج کے وقت کہتا تھا اور پہلے حصہ اس جلد اوکا جواز دواج کے اندر مندرجہ طور پر حال ہوئی تھی عطا کیا ہے۔ ایسا کرنے میں انہوں نے اس امر پر

ماہوں
سیام
مانگو کی نص
درنگوں

اسہوں
بنام
ہنگوئی غس
(دیکھو)

انکار کیا تھا۔

مدعیہ کا پہلا گواہ یو تھازان ہمسرہ سال جو ایک ماہو کار ہے تھا۔
میں ہم سال سے زیادہ سکونت پذیر رہا تھا اور اس زمانہ میں متونی سے
مخفی وقت تھا وہ متصلہ ارضیات میں کاشت کرتے تھے۔ اوسکے بیان کے
مطابق اولیٰ ماؤنگ دیگھائی کو گلیا ہوا ایک دو کا موضع ہے اور وہاں
ازدواج کر لیا۔ یاد سال کے بعد وہ تھاندن کو واپس آیا اور اسکے
ہمسرہ اسکی زوجہ اول ہلا اور ایک بیٹا متونی نام سال تھوہ بیٹا
یو میا تھا بعد ازاں اولیٰ ماؤنگ کی زوجہ کا انتقال ہونے سے اس نے
ماؤنگ کی کافی سے ازدواج کیا اولیٰ ماؤنگ بھی اپنے باپ کے گھر واقع تھاندن
س اور کبھی اپنی ماں کی قربت داروں کے مکان واقع دیگھائی میں رہتے
لگا۔ یو میا نے ماہیں سے بیگم دیگھائی ازدواج کیا اور اس سے ایک بیٹ
بیٹا پیدا ہوا جو مدعیہ ہے۔ گواہ نے مدعیہ کو پہلا وقت دیکھا جب
موجودہ گواہ ۱۵ سال کی تھی اور اس زمانہ میں اس نے اولیٰ ماؤنگ سے
تھاندن میں ملنا شروع کیا۔ اولیٰ ماؤنگ نے اس سے کہا تھا کہ وہ کی
یو تری ہے۔ مدعیہ کے اولیٰ ماؤنگ کے بیان میں ایک بیٹا پیدا ہوا اور
وہ اس کی وفات کے وقت اوسکے ساتھ رہتی تھی۔ وہ اس طرح ایک
سال سے زیادہ یہی بیٹا فرمیں گواہ نے بیان کیا کہ یو میا کا اولیٰ ماؤنگ
ماہیٹا ہونے پر واقعہ موضع میں ہونے لگی تھا کہ بیٹا چھوٹا تھا۔ مدعیہ نے
اس بنا پر اس گواہ کی شہادت کو غیر مستحکم ثابت کرنا چاہی ہے کہ
اوس نے ایک قطعہ ارضی کے متعلق اولیٰ ماؤنگ پر مالش دائر کی تھی
جس میں گواہ کی جانب سے مبلغ ۵۰ روپے پر مصالحت ہو گئی تھی۔ اس
مقدمہ کے بعد گواہ اولیٰ ماؤنگ کے مکان پر نہیں گیا اور اس سے اور
بھی بیان نہیں کیا۔ بات حقیقت نہیں کی۔ لیکن اولیٰ ماؤنگ فوراً سوچا
جہ اور یہ قرار دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ گواہ اس عمر میں بیٹہ
اسی شہادت رکھتا ہے جو صحیح واقعات کی نسبت اوسکی جھوٹی قسم

کھانے کا باعث ہو جو معمولی مالاب میں اوسکے علم میں ہونے چاہیے۔
مدعیہ کا پہلا گواہ اگرچہ ایسا انکار پر ہمسرہ ہے اور بیان کرتی ہے کہ
میں نے مدعیہ کے تہود کے بیانات سنے میں یہ کہنے کے لئے تیار نہیں
ہوں کہ کیا اوسکے بیانات صحیح ہیں یا غلط۔ میں بعض کسی پس پیش
یا شبہ کے یو تھازان کی شہادت کو قبول کرنے کی۔
یو تھازان کے علاوہ تھاندن کے اور باتسفرے میں جہوں نے
مدعیہ کی تائید کی ہے اور اس واقعہ کو ثابت کر دیا ہے کہ یو میا عموماً
اولیٰ ماؤنگ کے بیٹے کی طرح دیکھا جاتا تھا اور تسلیم کر لیا جاتا تھا کہ
وہ کبھی کبھی اپنے باپ سے ملنے آتا تھا اور یہ کہ وہ اپنے باپ کی
ارضیات میں کاشت کرتا رہا۔
یہ واقعہ بھی مسلمہ ہے کہ مدعیہ اور اوسکا شوہر ایک سال سے
زیادہ عرصہ تک اولیٰ ماؤنگ کی وفات کے قبل سوخرا لڈ کے کھلیا
کے قریب اوسکے گھر کے پیچھے رہتے تھے۔ مدعیہ کا پہلا گواہ بیان کرتی
ہے کہ وہ شغل فرود روں کے کام کرنے کے لئے آکر ہے تھے۔ لیکن اس
ادعا کا ثبوت کرنے کے لئے اس نے اپنے بیان تحریری میں اولیٰ ماؤنگ
کی وفات سے قبل مدعیہ کو کبھی دیکھنے سے چھوٹا انکار کیا تھا
اس لئے اولیٰ ماؤنگ کی زندگی میں اس کے اور مدعیہ کے تعلقات
کو کھٹانے کی کوشش پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ثابت ہو گیا
ہے کہ اولیٰ ماؤنگ بہت محکم تھا اور واقعہ کہ اس نے اپنی
پوتری کو رام میں نہیں رکھا تھا اوس شہادت کی تردید نہیں
کرنا کہ قربت مستعد عویہ موجود تھی۔
مندرجہ بالا کو شوئی سا کے علاوہ بنجانب مدعی علیہ ہا اور
گواہ طلب کے لئے گئے تھے جنہوں نے تردید کی شہادت دی ہے
اور ہنگوئی ہمسرہ نے بیان کیا کہ اس نے مدعیہ کو اولیٰ ماؤنگ
کی وفات سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور اس واقعہ کے

موجود ہیں۔ کھنگو موٹوں پر کھنٹی ہے جو کہ رقم نکالان انسانی اور حلال و
صحت عارضہ مرض کے لئے دیکھنی ہی اس لئے وہ واپس نہیں مل سکتی
یہ بھی سہ کر کیا گیا تھا کہ مدعی علیہ نے تقریباً دو سال پہلے مدعی کو مبلغ
تین سو روپیہ قرضہ دیا تھا اور مدعی نے مدعی علیہ سے کہا تھا کہ یہ مبلغ
مادہ ۱۰۰۰ کے تحت ایک بڑی اولی میں محسوب کیے جا سکتے ہیں اس پر
مدعی نے عہدہ سے مدعی نے انکار کیا مقدمہ میں کوئی شہادت پیش نہ
کی گئی اور جج نے یہ قرار دیا کہ مدعی علیہ کے پاس یہ رقم نہ دینے کے کوئی
شہادہ اس میں ہے کہ رقم کو قرض میں محسوب کرنے کی اجازت انکی کھنٹی
اور مدعی کے قبضہ و پاس پانے کے حق کے تحت ہی یہ قرار دیا گیا کہ رقم و
کے بارے میں کوئی شہادہ مدعی علیہ کے پاس اس امر سے ہے جسے لازم
ہے کہ مدعی کو روایہ ہے کہ مدعی کا دعویٰ دگر کی کیا گیا۔ اور دگر کی
کے خلاف مدعی علیہ نے خود درنوارت کوئی شہادہ پیش کیا ہے۔
یہ قرار کیا گیا ہے کہ عہدہ ایک اور دواج کے تحت نہ کا ہے
یہ کہ مدعی علیہ کو رقم اس قرض سے دگر کی تھی کہ وہ اسی بابت اولی
کے دواج اس امر کا نہیں ہے کہ وہ اس لئے کوئی کا دواج مدعی
کہ دے۔ یہ قرار دیا گیا ہے کہ معاہدات ازدواج یا معاہدہ اس
پر کیا گیا ہے کہ ازدواج اگر باجمہ محبت سے جس کو کہ دگر کی
وہاں سے ہے اور یا اس سے متعلق ہے جو چاہئے جو ایسی چیز
کے متعلق جو طلاق یا تہ راسخہ کے تحت دگر کی ہے معاہدہ ازدواج
میں فرقیہ کی رضا مندی کوئی لازمی شرط نہیں ہے۔ یہ قرار دیا
کیا ہے کہ کسی نابالغ کے والدین یا ولی کو رقم دینے کا معاہدہ
اس لئے کہ وہ نابالغ کے ازدواج کے لئے ایسی رضا مندی ظاہر کرے
کا عدم ہے کہ دگر کی و صحت اور نہ طلاق یا تہ راسخہ
نیام نگار ازدواجی بینین میں نیام جگہ میں اس میں (۲۷)
وڈھوئی اس اشور نیام غل بینین میں (۲۸) تکس میں یہ

[illegible]

یہ معلوم ایک ایسے شخص کا نہیں ہے جو اب اجرن میں نہ رہ سکے
ہوئے اجرنی کو رقم اس شخص سے دے کہ وہ اس کے لئے ایک زوجہ
یا ایک کمرہ دے علی علیہ کے لئے کچھ مہر نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس کو ذرا
لے کر اس کے مطابق منتخب کردہ زوجہ کے باپ کو کچھ دینا یا اسے رقم
دینا اور دیکھائی جائے تھی یہ دور حال کے نظر کرتے مجھے معلوم نہیں
ہوتا کہ یہ علی علیہ کیسے طرح رقم دے لیں گے یہ اس کا اور ساتھ
دے کوئی معاہدہ ثابت نہ کر سکا جسکی بنا پر یہ رقم اس کے ذمہ
یا اس کی بیوی محسوب ہونی سے عدالت تحت کی ڈگری میں صحیح معلوم
ہوئی ہے یہ یہ در خواست نگرانی خارج کرتا ہوں۔

درخواست
عدالت جو پیش کش کر رہا ہے

متفرق مراغه و یوانی

بمقامه ۱۹ تا ۱۹۲۲ منقوله ۱۹۲۲ و ۱۹۲۲

اطلاس و مسٹر محسن اڈریس جی جوائیل منسٹر

ملد شنگه و فيره بنام مساة بقفوا النساء مدینه

در علم علیهم السلام - مرآت الحقائق

قالون يهاون اليك ابائهم مشركوهم ١٦٥ كما اطلاق

تفصیل
مقام
کونہ مارواڑ
دیا گپور

(۱) انیس لاکھ روپے پر اس جگہ پر (۲) تیس لاکھ روپے کا بجیٹ ہے۔
 (۳) انیس لاکھ روپے پر اس جگہ پر (۴) تیس لاکھ روپے کا بجیٹ ہے۔

۱۶۱۲

۱۶۱۲

۱۶۱۲

۱۶۱۲

۱۶۱۲

۱۶۱۲

۱۶۱۲

۱۶۱۲

۱۶۱۲

<p>مقرر کی گئی ہے برطانوی اور افغانی عدالت ابتدائی کا فیصلہ مشیخ کیا گیا اور عدالت ہائے برطانوی اور افغانی عدالت ہائے برطانوی کے فیصلہ کو محال کہہ کر یہ ظاہر ہوا ہے کہ مشیخ کے فیصلہ پر بار افغانی فیصلہ ہوا ہاں ملک مظہر باجلاس کونسل کے حضور میں مقرر کر کے کی اجازت حاصل کی ہے۔</p> <p>یہ لکھ لیا گیا ہے کہ حوثیہ کی کمی کا فیصلہ و فیصلہ کے حقوق پر مقرر ہو گا جہاں تک کہ جائداد کے مندرجہ ذیل حصہ جات ۳ و ۴ کا تعلق ہے ۱۱۱ ہے اور یہ ظاہر ہوا ہے کہ فریقین نے ذیل علم بار ڈینیٹس کے مواہ میں اس مسئلہ پر کسی قسم کا معاہدہ کر لیا ہے۔ ذیل علم بار ڈینیٹس ۳ و ۴ حصہ جات ۳ و ۴ میں جائدادوں کا فیصلہ کر کے ہوئے حسب ذیل بیان کرتے ہیں۔</p> <p>اوپر لکھے فیصلہ کے تحت یہ ہے کہ عدالت ہائے برطانوی بغیر تصفیہ کے چورس جاہن اور ملکی کامیابی کی صورت میں تمام عالمی تمام برلوی کونسل کے فیصلہ کے احکام کے تابع ان جائدادوں کے متعلق ایک ڈگری صادر کیا سکتی ہے۔ میں فیصلہ کی تحریک سے اتفاق کرتا ہوں اور اس مسئلہ کو بغیر تصفیہ بقوت و قیام ہوں۔</p> <p>ذیل علم بار ڈینیٹس کے ڈگری تصفیہ جات ۳ و ۴ میں جائدادوں کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں ہے۔ "یہ قرار دیا جائے کہ عدلیہ منوفی بالویشن برتاب اندر انارین سنگہ کے شہر ہوئے کی شہریت ہے اور معاہدہ مورخہ ۹ مئی ۱۹۰۷ء کی وجہ سے جائداد ہائے تصفیہ جات تمام متذکرہ غیر عدوی کے قبضہ کے متعلق ہیں لیکن جائداد ہائے متذکرہ تصفیہ جات ۳ و ۴ کے متعلق وہ برلوی کونسل کے فیصلہ کے تابع قبضہ کے متعلق ہیں" اور عدالت جائداد کے سول کا تصفیہ کرتے ہوئے ذیل علم بار ڈینیٹس جات</p>	<p>ایشیہ برتاب نارین برنام استغنی سگ مقرر کیا ساتھ ہی سال مقرر فیصلہ دیوانی ایکٹ ہاں متعلقہ دفعات ۱۰۱ و ۱۰۲ ۱۰ دہائی ۳۔ عدالت کا اصلی اختیار برلوی کے صادر کر کے ہوئے کر مقرر کر کے اختیار فیصلہ کی عظمت۔</p> <p>کہان کو دو ادا جو ضابطہ دیوانی سے ایسا کوئی انتظام میں داخل ہونا وہ اپنے متعلقہ وار کے کسی جگہ کو نہ کرے۔ وہ فیصلہ میں کتابت کی اجازت ملطیان یا وہ ملطیان و القاتی ہو یا کہ اسے پیدا ہوں درست کر کے لکھا جائے اور وہ اس کا بھی حق کہ فیصلہ کی توثیق کرے اگر توثیق کی وجہ سے موجود لیکن وہ سب موراد میں وہ فیصلہ ایک فیصلہ ہیں</p> <p>ذیل کے کا بار ہیں ہے مقرر فیصلہ دیوانی ایکٹ ہاں متعلقہ دفعات ۱۰۱ و ۱۰۲ منجانبہ سائر سمرز ملطیان احمد و ذی کے سہما۔ منجانبہ فریق ثانی سمرز ایس سی سمرز و ذی کے سہما۔</p> <p>جس میں اس معاملان ایکس جائداد موسومہ سرمد راج اشیٹ کے بازیات قبضہ کی مالش میں مدعیان کے ہوں جائداد کو تصفیہ میں شریک کیا جائداد ہائے تصفیہ ۳ و ۴ وہ جائداد میں تین جن کا اشرفی سنگہ شلانی مقرر کی کے دھیار تھا جائداد مشمولہ تصفیہ کے متعلق فریقین کے مابین ایک سابقہ دعوی تھا۔ اشرفی سنگہ جائدادوں کا شلانی اپنے مقرر کی کے دھیار تھا اور سالانہ اشرفی سنگہ کے حق کی مخالفت کر رہے تھے عدالت ابتدائی نے مقدمہ اشرفی سنگہ کے حق میں فیصلہ کیا بلکہ دیگر اس نے یہ قرار دیا کہ اشرفی سنگہ کو ان جائدادوں میں ایک</p>
---	---

بسیست و پانچا
بنام
اشرفی سنگہ
(دیکھ)

مستورین
نظام کریمہ
نظام کریمہ
نظام کریمہ

ایسے خیال اس کے اس ناظرین اظہار کرتے ہیں کہ دیا جاوے
کہ یہ خیال ان کو اس کے فیصلہ کے قابل مانس کے ۳ سال
نیا ہے جائداد سند ضمیمہ ۴ کے متعلق متعلق کے سختی ہیں۔
اور بن کی ریت کیلئے جب تک کہ قبضہ دیا جائے یا سند و ڈگری
کے ۳ سال بعد تک ہاں میں سے جو پہلے واقع ہو متعلق کے
مستحق ہیں۔

میری رائے میں اس میں کچھ بھی شبہ نہیں کہ ولیم بارڈنٹسٹج
نے جائداد ہائے ضمیمہ جات ۳ و ۴ کے متعلق مدد ان کو ایک
ڈگری دیدی کہ اس شرط پر کہ وہ ڈگری نافذ ہوگی اگر آخر کار
بر لوئی کولس استرنی سنگہ کام افہ منظور کرے۔

سناٹاں نے اپنی ولیم بارڈنٹسٹج کے پاس جہوں نے
فی الواقع ڈگری صادر کی تھی۔ ڈگری کی تعمیل کیلئے درخواست
پیش کی۔ ولیم بارڈنٹسٹج نے نہ صرف جائداد ہائے ضمیمہ جات
۳ و ۴ کے متعلق بلکہ جائداد ہائے ضمیمہ جات ۳ و ۴ کے متعلق بھی
تعمیل کی اجازت دیدی اس پر فرق مخالف اثر فی سنگہ نے تحت
دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی بازیافت کیلئے درخواست پیش
کی اور اس حکم کیلئے کہ جائداد بن اس کو اور ریسوار کو پوک ایک
مقدمہ سابقہ میں منظور کیا گیا تھا بازیافت ہوئی جاہلین۔

بظاہر اس کی رائے یہ تھی کہ جائداد ہائے ضمیمہ جات ۳ و ۴
کے متعلق کوئی ڈگری نہیں تھی اور یہ کہ ڈگری کی اس طرح تعمیل
نہیں ہو سکتی کہ مدعیان جائداد ہائے ضمیمہ جات ۳ و ۴ کے سختی
ہو جائیں۔ یہ درخواست اس ولیم بارڈنٹسٹج کے پاس
نہیں پیش کی گئی جس نے مقدمہ کا تصفیہ کیا اور ڈگری صادر کی
بلکہ دوسرے بارڈنٹسٹج کے پاس جو پہلے بارڈنٹسٹج
جج کا جانشین ہوا تھا ولیم بارڈنٹسٹج نے اثر فی سنگہ کی

وزیرانہ بینہ کا تصفیہ کرتے ہوئے اس امر کو تسلیم کیا کہ مقدمہ
کے واقعات سے دفعہ ۴۴ متعلق میں جو تعمیل بلکہ اس نے خیال
کیا کہ اس حکم کو اس کے عہدہ دار پیشرو نے تحت دفعہ ۱۵
مجموعہ ضابطہ دیوانی صادر کیا تھا وہ نسخہ کرے کا کامل اختیار
حاصل ہے۔ جو حکم کہ اس نے آخر کار صادر کیا وہ ان الفاظ میں تھا
”اس لئے میں تحت دفعہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی درخواست کو
منظور کرتا ہوں کیونکہ میری رائے میں اس جائداد بن بر لوئی
کولس کے فیصلہ سے پہلے قبضہ نہیں دیا جاسکتا۔ ریسوار کو
سائل کو جائداد ہائے ضمیمہ جات ۳ و ۴ پر قبضہ دیا جائے۔“

میری رائے میں ولیم بارڈنٹسٹج کے حکم کی تائید
ہیں کیا سکتی۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۵ اسے اس کو
کوئی ایسا اختیار حاصل نہیں ہوتا کہ کوئی ایسا حکم جو ان
کے عہدہ دار پیشرو نے صادر کیا ہو اس کو منسوخ کر سکیں۔
تعمیل کی درخواست درخواست تحت قانون تہی جڑا ہے
بارڈنٹسٹج کے پاس پیش لگئی تھی بن کو اس کے تصفیہ کا
اختیار تھا۔ صحیح یا غلط طریقہ سے ولیم بارڈنٹسٹج نے اس
درخواست کا تصفیہ کرتے ہوئے جائداد ہائے ضمیمہ جات
نمبر ۳ و ۴ کے خلاف تعمیل کی اجازت دیدی اگر جائداد ہائے
ضمیمہ جات ۳ و ۴ کے خلاف تعمیل کا حکم دینے میں وہ غلطی
تھے تو اشرفی سنگہ جو اس مقدمہ کا ایک فریق تھا تحت حکام
مجموعہ ضابطہ دیوانی اس حکم کے خلاف مرقع کر سکتا تھا جبکہ
مرافقہ کی صورت میں ایک چارہ کار باقی ہو میری رائے میں یہ
ولیم بارڈنٹسٹج کیلئے ایک غیر معمولی چیز ہے کہ وہ اس اختیار
کو جس کو وہ اصلی اختیار کے نام سے منسوب کرتے ہیں استعمال
کریں اور اس حکم کو جو ان کے عہدہ دار پیشرو نے صادر کیا

<p>ہری ہریشاد نام اور پتہ (الہ آباد) صفحہ ۱۱۴</p>	<p>ساتھ شرکت کی۔ سماگتیشی کورنگی دفاتر دیوالیہ کے دائرہ میں رہتا تھا۔ نی جاڈوا کی عدالت سے اس جاڈوا کے دھرم داس موہے۔ ہری ہریشاد کے عذر بر عدالت دیوالیہ نے اس سوال پر مور کیا لیکن دائرہ میں کی بحث کو بحال رکھا عدالت تحت کی تجویز ہے کہ دیوالیہ جیسا ریشاد کو اس کی مانگشی کورنگی ذات پر جاڈوا حاصل ہوگئی تھی۔ بلاشبہ یہ اس طرح حاصل ہوئی تھی جو اس کے بروہے ہند نامہ مورخہ ۱۹۱۹ء پہلے سے ہری ہریشاد کے حق میں وہ منتقل ہوئی ہو۔ ایک پیمیدگی ہے جس کا ذکر دیا جانا ضروری ہے۔ اور دائرہ میں کے ایک دائرہ میں نام رہتا تھا جس کو مولا کورنگیشی کورادو جیسا ریشاد نے مشترکاً فروری ۱۹۱۹ء تک مکمل کیا تھا۔ اس نے اپنے بہن کی بنیاد ایک ایسے مقدمہ میں جس میں ہری ہریشاد ایک فریق تھا اور جس کا منشا یہ کیا گیا تھا ایک ڈگری حاصل کی۔ اس مقدمہ میں عدالت نے دائیں مرتبہ اور تمام مدعی علیہم کے اس نتیجے کی تصدیقات کی کہ ایا ہند نامہ مورخہ ۱۹۱۹ء دسمبر ۱۹۱۹ء کے ذیل ہے ہری ہریشاد کے حق میں کوئی ایسا انتقال ہوا جس کا اثر گنتشی کورنگی کے بعد ہی باقی رہ سکے۔ مختصر عدالت نے یہ قرار دیا کہ یہ بیوہ کیجا ب سے ملا صروت قانونی ایک انتقال تھا۔ یہ کہ اس سے بیوہ کی زندگی میں قبضہ و تسع کے حق سے زیادہ موجب کے حق میں کچھ ہی منتقل نہیں ہوا۔ اور یہ کہ گنتشی کورنگی وفات جاڈوا جیسا ریشاد دیوالیہ کو حاصل ہوئی تھی یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ تجویز کم از کم دس سین یا کفالت اور ہری ہریشاد مرغ کے دائرہ میں امر فیصل شدہ کا اثر رکھتی ہے۔ منجانب ہری ہریشاد</p>	<p>کے نام سے ریشاد دیوالیہ ہے اور ریشاد ہی جاڈوا وکس انت کے اس قتل ہو جانے پر بہ حال حسب اطلاع انتقال میرزا منادی دیر والا قریب ترین وارث عودی عدالت کے دیرالا سے دیوالیہ قرار دیا گیا جس کی جائداد لہجہ دیوالیہ رسور کو حاصل ہوگئی ہو تو انتقال سے موجود کہ کوئی حق حاصل ہوگا کہ اگر ایک شخص کسی سے اس تاریخ حکمۃ عدالت کی تکمیل ہوگا وہ اس عودی کو جاڈوا میں اختیار حاصل ہو تو اس کی کو کچھ حقوق کے وارث عودی حاصل ہوں وہ سیو بیسٹ دیوالیہ پر منتقل ہو جائیگا اور کوئی ایسا حق باقی نہ رہیگا جس کو وارث عودی نہ ہو سر منتقل کرینگے۔ مرغہ اولی بنا راضی حکم و حکم شریعت میں۔ منجانب مرغہ سسر زیم۔ اہل۔ اگر والا واسے۔ پی۔ دیوالیہ۔ منجانب مرغہ علیہ۔ سسر زیم۔ لال بنرجی۔ فیصلہ اس مرغہ علیہ دیوالیہ میں ایک خالص قانونی سوال پیدا ہوتا ہے۔ دیوالیہ کا نام جیسا ریشاد ہے اور اس میں شامل لوہ دیوالیہ قرار دیا گیا۔ جیسا ریشاد کی مانگشی کورنگی کی بیٹی تھی۔ یہ شخص بہت جاڈوا چور گرفت ہوا جو ایک نو کی حقیقت کے ساتھ اس کی بیوہ سماگتیشی کورنگی منتقل ہوئی یہ عورت ماہ دسمبر ۱۹۱۹ء میں فوت ہوئی ماہ دسمبر ۱۹۱۹ء ہے کہ اس کے بعد ہندو بیوہ کی محدود حقیقت کے ساتھ جاڈوا گنتشی کورنگی منتقل ہوئی۔ لیکن اس عورت نے فوراً ایک ہندو ماہ کی تکمیل کی جس کی رو سے اس نے تمام جائداد کو چھوڑے ہری ہریشاد فرزند جیسا ریشاد دیوالیہ کے حق میں منتقل کر دیا جس نے تکمیل و متادین میں اس کے</p>
---	---	---

[illegible]

اس کے جواب میں صرف یہ غدر لیا جا رہا ہے کہ رہن کی نالائقی
میں اس کی قائم مقامی بطور ضمانت نہیں لگائی تھی بحقیقت
نہ ہوا، نہ قانون، اس مقدمہ میں، حلقہ چورہاہ اس کی پسند
ہماری رائے ہے کہ اس کی بنا پر یہ لازمی نہیں ہے کہ ہم اس
وال ریفریکٹرین ہم نے اس سال قدر مبالغہ کا حوالہ دیا ہے
سب سے پہلے اس کی ایک تفسیر شدہ معاملہ کے اور اس لئے ہی
کہ یہ باطل واقع ہے کہ نالائقی رہن میں ہماری ہر پریشاد کے
حق میں ہم نامہ کے جو ان کے سوال کی نسبت محض قیاس کی
بدراہ پیچیدہ صورت میں انتقال کی ضرورت قانونی یہ
محکمہ لگائی ہے۔ اگر انتقال پر غور کرنے کا یہی صحیح طریقہ ہے تو
اگرچہ عدالت ابتدائی کا فیصلہ بالکل صحیح ہے ابتداً انتقال
پر طرزیہ کی تائید مگر ضرورت قانونی کے بیان سے نہیں
لیا جاسکتا۔ اگر یہ واضح ہو گیا ہے کہ اس وقت زندہ وارث
جو ۱۰۰ فیصد ترین کی حیثیت سے انتقال کی نسبت ضابطہ
نظام کی تہا اس میں شرکت کی تو اس نے محض اس امر پر
بہرہ ور کیا تھا کہ وہ ضرورت قانونی کے حق میں ایک قیاس
قائم کر رہا ہے۔ لیکن اس مقدمہ میں جو ہمارے سامنے پیش
ہے اس قیاس کی کل ترویج ہو گئی ہے چھاپریشاد ویوالیہ قرار
پانے کے بعد جائداد کی وراثت سے جو کہ اس کے وارث
ہوئے۔ اسے روز ہی روز بڑھتی ویوالیہ کو حاصل ہو گئی کوئی
مجموعہ حاصل نہیں کر سکتا تھا اس کا اپنے بیٹے کے حق میں
جائداد کے انتقال پر رضامند ہونا ضروری اس کے مفید اور
اس کے دائرہ کے منہر تھا اس کے ایسا کرنے کا واقعہ
انتقال کی ضرورت کے حق میں کوئی قیاس نہیں پیدا کرتا۔
لیکن ہمارے رد و رد یہ بحث لگائی ہے کہ کسی شخص مالیت کے

حق میں انتقال اور سوال میں زندہ یہ عقائد کے لئے
 ہر ہی ہر بتاد ایک شخص تارک متصور ہونا چاہئے کسی کو
 کی یہ وضوح حائد کے لئے انا ہاں ہوں کوئی غرض نہیں تھا
 تھا۔ اگر وہ ایک ہندو یہ کہ بجانب سے مضاہدی وارث
 حودی قریب تر و وقت انتقال زندہ ہونا اُسے تو عقیدہ
 کہ وہ ایسی ہودہ کی قبوضہ حائد کی کامل دست بردار ہے
 ہو بحیثیت ایک جائز انتقال نہ قوت ذاتی موثر ہوتا ہے۔
 بطور ایسے انتقال کے جو قریب ترین وارث حودی کی حاسد
 سے کیا گیا ہو حضور دست قانونی کا الیہ اقیاس پیدا کرتی ہے
 جو قابل تردید ہوتا ہے اس بحیثیت کو حاکماں عالم مقام برہمن
 کو تسلیم کے فیصلہ بمقدورہ رنگا سانی گونڈن بنام ناجی اگاوہ
 دہلی بعض فقرات پر مبنی کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو
 کا اور جائز و شوہری ہاں حالہ کرنے کے متعلق اس ہندو
 بیوہ کے اختیار کی نسبت نہایت مستند فیہ ہے۔
 کی وفات کے بعد حق میں حیاتی کے ساتھ وارث ہوتی
 ہے۔ لیکن یہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں حکام عالم مقام نے
 ان اصولوں کا خلاصہ درج کیا ہے جس کو وہ ہندو
 عدالتوں کی ہنگامی فیصلہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے ایسی
 مقدمات کو جن میں ضرورت کے سوال پر لحاظ کرنے کی ضرورت
 نہیں ان مقدمات پر محدود کر دیا ہے جس میں بیوہ تمام
 جائداد میں اپنے تمام حقوق سے بحق وارث یا وراثت
 حودی قریب ترین بوقت انتقال دست بردار ہوتی ہے
 وہ ایسے امتیازات کی نسبت تجویز کر رہے ہیں جو ایسے امتیازات
 کے حق میں کئے گئے ہوں جنہی الوقت وارث حودی ہوں
 نہیں ہیں سادہ ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے تمام امتیازات

مرکز پژوهش‌های
سیاسی و
فرهنگی

[illegible]

منجانب مراجع مشرطنی نہ سمجھا۔ انکار
منجانب مراجع علیہم سمر لیس۔ سید احمد انکار۔ سید محمد علی علیہ السلام
اُسے سی نشانیوں کا نا پھر ایم کرشنا بہارتی۔
فیصلہ یہ دو جہات ایک مقدمہ سے پیدا ہوئے۔ تہ ہیں
تحت دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی مندر سری تہیا کارا سہ
سوا می تمام کیوں اور مرفوع ضلع قیور کے اہتمام کیلئے ایک سکیم
مقرر کرنے کیلئے رجوع کیا گیا تھا وہاں متعدد امانتیں یا
نوسند رین پوجا کی امداد کی اغراض سے یاد دوتا کے نام
سے حرات کرنے کیلئے قائم تھیں جن کو کٹائی کہتے ہیں۔
ہر ایک کٹائی کا خاص امین ہے اور ہر ایک کٹائی کے لئے
ایک خاص جابدارین وقف کر دیئے ہیں۔ اس وقت ۳۱ کٹائی
ہیں اور ان کی ایک فہرست عرضیدہوی کے ضمیمہ الف
میں دی گئی ہے۔ ان میں سے پہلے چار سب سے زیادہ
اہم ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں (۱) اولیٰ خورائی (۲)
بنی شیکا۔ (۳) انا و صانا و دہرا اجان۔ پانچواں اور

ایک ایک کا
ریکا ریکا
نام
یہی ہے، یہی
(۱۰۸)

سید کیا گیا ہے کہ مختلف کٹائی مختلف اوقات پر ہو جو دیر
ہو میں اور ایک زمانہ درانے غالباً صدیوں پہلے کا طریقہ
انتظام کیا جاتا ہے بعض تانبے کی تختیاں جبریں راجا
کٹائی کے متعلق بعض اراضیات کے زمینداروں
۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔

[illegible]

بعض کٹائیوں پر پانچہ طہیدہ غور کیا جانا چاہئے۔ ہم نے
قبل اس میں راجان کٹائی اور اپنی شیکا کٹائی کے امثال کے
اقبالات کا حوالہ دیا ہے کہ ان کی فاضل رقوم مند کی مرمت
میں صرف کئے جانے کی متوجہ ہیں لیکن انادھام اور دیگر
کٹائیوں کا معاملہ دوسرے۔ انادھام کٹائی کے متعلق

ملاحظہ فرمائی کہ یہ فیصلہ صدر مسٹر جسٹس گاراسوامی باستعمال عدالت
اختیار حاصل ابتدائی عدالت ہذا بعد از عدالت ہائی کورٹ ۳۳ بجائے
منجانب در افتادہ مسٹر ٹی۔ آر۔ کوٹھندراما دے لبار۔
منجانب در افتادہ علیہ مسٹر وی۔ آر۔ اکر سنبھا
چیت جسٹس شوکت مقدمہ ہذا میں مدعی بعض امانتی
باندہ میں جس کا وہ اپنے مستوفی ہائی کورٹ کے ساتھ سرکاری طور پر گناہ کیا ہے
قبضہ کا دعویٰ ہے یہ ظاہر ہو گا کہ وہ دوسرے بہائی ایک نام کی شہر
تھے اور بہائی اور جس شخص کا کوئی مال نہ ہو جس کا نام نہ ہو تھا۔
جس کے ذریعہ سے وہ اس امر پر کہ گئے تھے اور اس امر کا بھی ذکر انکار میں
تھا جو بعض سرکاری مقاصد کے لئے قائم کی گئی تھی یہ ظاہر ہو گا کہ یہ بہائی
یہ تھے کہ یہ اس میں جھگڑا ہوا اور بعد از بازی شروع ہوئی یہ بہائی
دو نام لے گئے تھے اور ایک یہ اپنے بعد چھوڑ کر سن ۱۹۱۹ء میں فوت ہوا اس وقت
تھے کہ اس کے بعد اس کے بیٹوں نے مانی باندہ کے انتظام کو جاری کیا
اس مدعی اپنی جائیداد پر جس قدر قبضہ اور جس قدر انتظام کے حق کا دعویٰ ہے
یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مدعی ایک امن تھا لیکن یہ کہا جاتا تھا کہ اس کے
حضور میں مسیحا و عارض ہے جسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے نہیں کچھ رہا
پس یہ اولاً دفعہ اولاً قانون مسیحا و عارض سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ قانون
مسیحا و عارض کے کسی حکم کوئی نام نہ لے جس قدر یہ مقابلہ میں جس کو کوئی نام نہ
ہے نامہ کسی خاص شخص کے لئے حاصل ہوئی ہو یا تعالیٰ کے قائم مقامان
قانون کے جس کے باوجود قبضہ میں لے گیا اور یہی ہو کسی مدعی کے
گذرے پر خارج المیدا و نبوی میری رائے میں جس سے کہ یہ نام نہ لے
وہ کہ ایک شہر کا امن منجانب سے حاصل ہوا اس کو اسے قبضہ نہ لے
اسے دوسرے امین کے مقابلہ میں ہے میری رائے میں اس میں کسی
ایک امین کی نام نہ لے چا دی ہونے کے لئے الفاظ بہت وسیع ہیں دوسرے
کے مقابلہ میں اس امر کا دعویٰ ہے کہ جائیداد دونوں کے قبضہ میں رہی ہے

وہ ایک نہایت عجیب بات ہے کہ اگر اس میں جو نام نہ لے دو نام میں سے ایک
قائم رہتا اور دوسرا جو اپنے شہر کا امن کے احوال کا ذکر دار سے
کسی صورت میں اپنے شہر کا امن نہ لے رہا ہو کہ اس سے محروم ہو گا کیونکہ اگر
وہ اپنے شہر کا امن نہ لے کر قبضہ کی نام نہ لے تو اس کو اس میں عارض کا
مقابلہ کرنا پڑے گا۔
اگر اس میں قانون کی دفعہ ۱۰۱۰ کے تحت یہ رائے غلط ہو اس خط کو لکھا
کے اس پر چھوڑ کر باقی رہتا ہے جس اس نام نہ لے کے دائرہ میں سے دوسرے کے
اندراج میں ہے مدعی کے بیوہ کو یہ لکھا تھا کہ اس سے یہ وراثت حاصل
کر لے یہ وہ اس صورت نام کی رو سے جس کے ذریعہ سے وہ اس کا
بہائی اس امر پر کہ ہونے تھے یہاں اس نام نہ لے وہ مدعی ہے اور وہ بعد از
اپنے بھتیجوں کے مقابلہ میں نام نہ لے کے قبضہ کا دعویٰ ہے جو اس میں
اور اس کے نام نہ لے کے ولی نے دیا تھا اور جس کی طرف سے ایک
دکھنے لکھا تھا یہ تھا۔ مجھے یہ ظاہر کرنے کی مزید ہدایت دی گئی ہے
کہ میری نمونہ کے نام نہ لے کے نام نہ لے جائے کہ انتظام کے نام نہ لے کے نام نہ لے
پس یہ نام نہ لے کے نام نہ لے کے نام نہ لے جائے کہ انتظام کے نام نہ لے کے نام نہ لے
قائم ہو گا اس طرح قبضہ کا ان حالات میں حاصل کیا جاتا ہے اور یہ کہ
جائیداد یا قبضہ مخالفانہ ہو سکتا ہے جو یہ فعلی کی حد تک مجموعہ
کہونکہ وہ اپنے خاص مشیران قانون کے توسط سے یہ ظاہر
کرتے ہوئے تحریر کرتی ہے کہ وہ شہر کا امن مدعی کی اسد عا
اور اس کی رضامندی سے اپنے بیٹوں کے ساتھ شہر کا طور پر جو
اس کے ذریعہ سے کام کرتے ہیں انتظام کرتی ہے جب دوسرے
سے ایک امین دوسرے سے کہہ کہ تم جائیداد کا قبضہ لو اور قبضہ
رکھو اور وہ دوسرا بعد کہ اس کا قبضہ مخالفانہ ہے تو اس
بجائے کا چھنا ہے اور اس سے باہر ہے۔
دوسرا منسلک کے دوسرے ہی فقرہ میں منقول ہے اور وہ

شہر کا
نام
سنگار و اج
(مدیر اس)

ہائی کورٹ لاہور

مرامہ اولیٰ دیوانی

نمبر ۱۱۹۱ بابت ۱۹۱۱ء فیصلہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء
 باحلاس ریسترسٹس آرٹھوڈو مسٹرسٹس ٹیمپل
 ایڈرام ویکس دیگر بنام امیر محمد و خیرہ مدعی علیہم
 رحمان مرغان مرامہ علیہم
 رہیں۔ راہن کے حق میں شدہ خاص معاملات۔ نال
 رہائے شدہ۔ نالشی بعد رہائے رہیں کیا مجموع ہے۔ مجموعہ
 مالٹہ دیوانی ایکٹ ۵۱۹۰ء آرڈر ۲۰ دل ۱۔

حکایت ہے اور ایک ٹیڈ جانکا اور مہونہ کے متعلق راہن کے حق میں
 ایک ہی ڈرٹسٹل کے جائیں لیکن ہنار میں ٹیڈ کا کوئی جواز ہو
 اور اساتو کے اتھا کا تہر کا حق میرو تہور میں ہر ٹیڈ ویتھ
 معاملات ہیں اگر چہ رقم گمان رقم سود کے مساوی ہو۔
 یہی معاملہ میں گمان کہ نالشی رہائے شدہ آرڈر ۲۰ دل ۱
 ضابطہ دیوانی ایکٹ نالشی رہائے شدہ کو جو رقم علیہم
 کے والی لاپائے کے لئے کیجئے متوجہ اساعت کر کے لئے کو تہر
 محمد حسن بنام علیہم بقصور اڈین کینر ملہ ۵ صفحہ ۱۰۲ کی
 تھیل کی گئی۔

ناہنا سنگہ بنام چنی لال۔ اڈین کینر ملہ ۵ صفحہ ۳۱۳
 منبر کیا گیا۔

انڈیا اولیٰ بندر خلیج ملگری منیر جبار ڈیٹ جج اتر قمر صدر ۲۲
 برن ۱۹۱۶ء۔

نجات مرانوان پنڈت شیو نارائن۔ آریس و لاؤ قیر خند
 نجات مرانوان پنڈت شیو نارائن۔ آریس و لاؤ قیر خند
 یہ صلہ۔ مدعیان نے اس رقم کی بازیافت کی نالشی د

مرامہ
 بنام
 امیر محمد
 (الامہ)

کی خور و سہن بنام محمد جس کردہ مدعی علیہم مہورہ ۹ دسمبر ۱۹۱۱ء
 تھی نالشی اس طرح خارج کی گئی ہے کہ وہ آرڈر ۲۰ دل ۱ مجموعہ ضابطہ
 دیوانی کے تحت مجموعہ اساعت ہے اسوقت کے مدعیان نے گمان کی گئی
 رہائے شدہ ۱۹۱۱ء میں کی تھی جو اسنی تاریخ پر ٹیمپل کیا گیا تھا اس
 تاریخ پر کہ رہیں آرٹھوڈو مسٹرسٹس ٹیمپل کیا گیا تھا عدالت سختہ یہ دہر ایک رہیں
 یہ سود وہی ہے جو گمان ہے اور یہ کہ نالشی مدعیان نے یہ دہر ایک رہیں
 میں لکھی ہے۔ مدعیان نے مرامہ کیا ہے اور نصف ٹیڈ ملول ہے کہ
 آج آٹھ ڈر ۲۰ دل ۱ متعلق ہو سکتا ہے۔

رہیں مامیں یہ شرط ہے کہ مدعیان کو جائے اور رہیں باقی
 بعد اوندہ دی گئی تھی۔ یہ کہ مدعی علیہم مال سود بحال
 فیصلہ ارا مہوار ادا کرینگے اور یہ کہ جو گمان مدعیان کو جائے
 مہونہ سے وصول ہو وہ سود کی ادائیگی میں محسوب کیا جائیگا۔
 مدعی علیہم جب ماہ کے اندر انٹھاک کرالینگے اور اگر وہ داصر
 رہیں تو تاریخ انٹھاک تک سود ادا کرنے پر بیٹھے۔ مدعی علیہم
 کے عدم تعمیل کی صورت میں مدعیان کو اختیار دیا گیا تھا کہ
 وہ جب چاہیں رقم واجب معہ سود جائے اور مہونہ باقی اور
 جائے مدعی علیہم کی ذات سے وصول کر لیں۔

بتیس یہ بیان کیا گیا تھا کہ مدعی علیہم کے جائے اور مہونہ
 کو مدعیوں سے ماہانہ ماہانہ گمان پر جب ماہ کے لئے
 لیا ہے گمان ماہانہ ادا کیا جانا چاہئے اور عدم تعمیل کی صورت
 میں رہیں جس وقت جائیں رقم وصول کر سکتے ہیں۔

عدالت تحت نے مقدمہ ناہنا سنگہ بنام چنی لال کی تعلیل
 کی ہے جس میں بتا دیا گیا ہے کہ فریقین کے مابین ہر ایک
 معاہدہ ہوا تھا اور گمان محض رہیں کی سود کی ادائیگی کا ایک
 طریقہ تھا لیکن وہ فیصلہ اسوقت پر مبنی تھا کہ رہیں مامیں رہیں

صفحہ ۲۰

شیر مکتبہ
نام
نظم نگار واجبی
(مدرس)

ان الفاظ میں ہے جسے علامہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کا بالفرض اگر
کس کے متعلق ہے اب روایت حال کر لیا ہے کہ اگر آپ کے زیر حاشیہ
میں نہ رہے جو میری ہو گا نہ چاہیے بیٹوں کے اور ان کا کوئی حصہ نہ
کے مطابق شریعت کا اثبات کی جائے اور ان کے انتظام سے متعلق ہیں
یہاں کو کل مدعی کا جو نام لیں اور جوئے کے دو ال کے اندر تحریر
مدعی کے حق کو تسلیم کیا ہے جو نصف ایک کافی شہادت ہے کہ اس کا
نصف چھانٹا بیٹوں کے مدعی کے مقابل میں نصف مخالفانہ
ہو گیا۔

ان خود کی بنیاد پر ہی علم حج کے فاصلہ سے اتفاق کرتا
ہوں اور یہ مرفوعہ خارج ہو جاتا ہے۔

جسٹس کوٹس ٹرائر دسری بھی سب سے ماسقہ
میں مجھے دو اور مخالفانہ کے قدم کے لئے یہ خطر معلوم ہوئے
میں اول خود ان قانون بہاد ماعت ہے جس کے متعلق کوئی دلیل
کا جس نے کس مقدمہ میں بنیاد طوالت سے بحث کی ہے ان کے

یہ بت کر وہ وہ صرف اس صورت میں متعلق ہوتی ہے جبکہ ایک
شخص اپنے حق میں ہے یا نہیں کام طلب کرے اور اس صورت میں
جبکہ وہ شخص جو اس کے معاملات کی جانچ کرنا چاہتا ہو خود ایک
شہر کہ اس میں اس حالت کے لئے کوئی نظیر نہیں پاتا اور
ان کوئی نظیر یہ کی گئی ہے۔ اور یہ مسئلہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
ایسا ہرگز اس نصف فائدہ سے دست برداری سمجھا رہی
ہے جو ایک کی فوری رد سے مطالب کیا گیا ہے

وہ اس امر کو غماز فرماتا ہے جو باہمانان کی مانگ لکھا
ہے کہ کو حشر و نما لہار نے اس کے خلاف یہ بیٹ کی ہے کہ
اور یہ ان مخالفانہ کے کوئی اقبال نہیں کر سکتے۔ لہذا وہ
ایک عام مسئلہ کی نوعیت سے ماحول میں لے رہے ہیں یہاں ہم

ایک خاص واقعہ کی جانچ کر رہے ہیں جس میں موجودگی اس کے
قبضہ کے آدلی کا منجانب اپنے نابالغ بچے کے قبضہ مداح کے
خلاف تھا یا نہیں جو اب رہے کہ جو کچھ اس نے اس کے
متعلق کہا وہ بالکل قابل اذعان ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ وہ کس نسبت سے اپنے بیٹوں کی فاعل مقام کی حیثیت سے
جائداد پر قابض رہی۔ ممکن تھا کہ اسے الفاظ با افعال سے
کوئی شہادت تھی کہ وہ اپنے متعلق بہاد کر تھی اس کی
نیت تھی کہ ان کی جانب سے مدعی کے خلاف جائداد پر قبضہ
مخالفانہ رکھے ایک اگر اس نے اس میں کیا تو بالذات اسے
قبضہ کے متعلق ایسی نیت اور طرز عمل متعلق نہیں کیا جاسکتا
جو خود ان کے دل کا جو ان کا قائم مقام اور کارند ہوتا ہے
نہیں سمجھا جھٹلا رہا ہے کہ وہ نابالغ میں کسی نسل یا نسل سے
مخالف نوعیت جو حقیقی قبضہ میں موجود نہ ہو پیدا نہیں
کیا جاسکتی۔

میری رائے میں یہ مرفوعہ نا کامیاب رہ سکتا ہے۔ اور میں
جسٹس کے مجوزہ حکم سے اتفاق کرنا ہوں۔
مرفوعہ خارج کیا گیا

صفحہ ۱۶۲

بانی گورنمنٹ آباد

مراٹھ ادنیٰ دیوالی

نمبر مقدمہ ۲۹۱ باب ۱۹۱۱ ضلع گورنمنٹ آباد ۱۹۲۲

باجلاس، میٹر جسٹس رفس و میٹر جسٹس لٹڈ سے

سروں پر سائیو، ایک لکھ کھرب تمام ماسیو نارائن سنگھ وغیرہ

مدعیان مرافقان مدعی علیہم مرانو علیہم

فی شفعہ۔ موضع دووہی ضلع گورنمنٹ آباد کے اراضی اروں

یہ حقوق۔

موضع دووہی موضع سندھ و اجو بنار گز ضلع گورنمنٹ آباد

اوناتھیل کے اراضی دار شریک حصہ دار ہیں اور

مالکوں کی جماعت کے کوئی حقوق یا ذمہ داری کا تعلق

نہیں کہتے اور اس کے نتیجہ میں کوئی حق شفعہ حاصل نہیں ہے۔

مراٹھ ادنیٰ بنار گز و اراضی بنار گز ضلع گورنمنٹ آباد

منجانب مرافقان مدعی علیہم۔ اگر والا و لکشی نارائن تیواری،

منجانب مرافقہ علیہم۔ سرزہری نہیں بہانے۔ ہر زندہ پر شہاد

و سو زبیر اناتھ ورمہ۔

فیصلہ۔ سوال کیا کہ ان دونوں مرافقوں میں فیصلہ

کرنا ہے اور جن میں وہی ذریعہ مرافقان ہیں یہ ہے کہ آیا بروک

رواج ان کو حق شفعہ حاصل ہے یا نہیں۔

حالت تحت نے مدعیان کا دعویٰ یہ قرار دیتے ہوئے

خارج کر دیا کہ ان کی حیثیت کی بنا پر جیسی کہ وہ شہادت سے

ظاہر ہے وہ حق شفعہ کے مستحق نہیں ہیں۔

حالیہ دعویٰ کی گئی ہے اور جس کے متعلق حق شفعہ کی

استدعا کی گئی ہے ایک موضع موسومہ دووہی شہاد پر گز

حربا ضلع گورنمنٹ آباد کی پلاٹی تحصیل میں افس ہے۔

سے سن سے بہ قرار و باک عاں نے اپنے آپ کو افسیہ تسلیم

کیا ہے اور چونکہ وہ کا عذاب و بھی میں ہی نام سے موسوم ہیں کہ

شفعہ کا حق نہیں ہے اور اس کے لئے ذی علم ساریٹیٹ

جج نے عدالت ہائے اجلاس کال کی نظیر ساریٹیٹ لال کیما ہے

ملاحظہ ہوا ان کوری تمام درہنہ صحت یا شک (۱) اگر وہ نظیر

اس مقدمہ سے جو ہمارے سامنے ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی

تک نہیں کہ عدالت تحت کا فیصلہ صحیح ہے۔ لیکن ڈاکٹر اگر ڈاکٹر

نے حصول نے منجانب مرافقان ہمارے رور واکا نہا۔ علی لال

اور قابلیت کے ساتھ بحث کی ہے ہم سے اس عاکی ہے کہ حق

حصی رائے کی بنا پر جو اس فیصلہ میں جس کا ابھی ہم نے حوالہ

دیاج ہے اس میں مدعا فیصلہ کیا جائے اور انھوں نے یہ بھی

استدعا کی ہے کہ موضع ہر بحث میں لال مدعیان کی حقیقی حیثیت

کی جان کر کے بھی مقدمہ کی تری کیا ہے۔

جان تک اجلاس کال کی نظیر تعلق ہے اس میں یقیناً یہ

قرار دیا گیا ہے کہ وہ اشخاص جو اراضی دار کہلاتے ہیں سرکار کی

جماعت کے ارکان نہیں ہیں اور حق شفعہ کے مستحق نہیں ہیں۔

فیصلہ میں مندرجہ بہت مختصر ہے اور اس کی تائید وجوہ سے

نہیں کی گئی ہے ذی علم جوں نے جن کے رور و مدعا میں

تھا ہوا کیا ہے کہ یہ صاف طور سے ظاہر ہیں کہ اگر اراضی دار

اشی سے کیا مطلب ہے لیکن مختلف نہ دہشت کے پورٹوں

کو دیکھتے ہیں ان کو معلوم ہوا کہ اراضی دار شرکار کی جماعت کے

ارکان نہیں تصور کئے جاتے۔

ضلع گورنمنٹ آباد کی بندوبست کی رپورٹ مرتبہ سرکار

شک منسٹر ۱۹۱۱ء میں اصطلاح "افسی دار" کی تعریف

موجود ہے۔ اس سے قبل اس ضلع کا بندوبست میٹر لٹڈ نے

دا (۱) زمین لالہ پوٹا (۲) آبادی (۳) مسطور (۴) ہم (۵) اجلاس کال

سروں پر سائیو

نام

باسیو نارائن

دارالام

راہب ارام
بنام
امیر چن
ولاہور

میں دانا اور جو جسے متعلق آتا ہے اس کی ایک حد تک مدد کا اندراج تھا
اگر میں نے جس کے بنایا ۱۰۰۰ روپے سالانہ اس کے رہنے میں کی
ایسی شرطیں نہیں بنائیں جو اس کی زندگی میں ہر سال کا ایک
(۱) موجودہ مقررہ سے قابل بنانے کے۔

اگر ضرورت ہو تو اس کے لئے نیا امر خانا بنائی
پھر ان میں سے جو ضرورتیں ہیں ایک ایک کی نظر سے جو منقول ہوتی
ہیں اور ان کی بحث کی تائید کرنی ہے یعنی مقدمہ محمد حسین نام
محکمہ غفور خاں (۲) جس میں بدو دیگا اعلیٰ لہ اگر یہ آتا ہے
تقسیم آ رہا ہو جس کو ذکر ہے نام نہ ملے بلکہ کیا تھا نام ہم وہ
ایک علیحدہ معاہدہ تھا جس پر ایک بندہ چھوڑ کر تیسری وہ نظر
بھی قابل تفتیش ہے کہ اس میں نام نہ ملے یہ شرط بھی کہ نہیں جائیداد
کو جس کو جائیداد پر دیکھتا ہے۔

لیکن اگر یہ جو زمین نامہ مدعی علیہ میں اس قدر میں جس کا
ہے اس میں کوئی ایسی شرط نہیں ہے تاہم زمین میں سے اس کی
کے انتخاب کے اختیار پر کوئی قید فاعل نہیں لگائی ہے اور وہ
بیان کر رہا ہے کہ ان میں سے زمین کو قلعہ کے اندر دیا جائے ایسی
صورت میں اس قدر امانت ہو کہ اس کے لئے قلعہ بنایا جائے۔

معدہ بنیمر مٹھاک ۱۰۰ روپے سالانہ لالہ احمد صاحب سے
روانا بنی مدعی بنام ونکٹار آجوا لالہ (۳) جس میں
یہ قرار دیا گیا ہے کہ صبح مشاہدہ میں اور پٹہ کی شرائط میں جو
ایک ہی روز تکس کے لئے لگے گئے ہیں اس کو طاس کرنا ہے کہ دونوں
دستار دیاں ایک ہی محلہ کے اجراء میں لیکن اس میں مدعی
دونوں متاویز اس کی شرائط میں نسبت موجودہ مقدمہ کے
زادہ مشابہت بھی رہیں برسر وہاں دانی کی صورت میں
ایک خام جناب سے سوہ در سے دیکھا جائے گا اور پٹہ میں بھی

برسر کی ایک گریڈ جس پر برنگان زادہ اکیلا صاحب نے نو اسٹری
آئی ہے یہ سو دیکھا اسکا مزید بیان فیصلہ میں یہ ظاہر کیا
جائے گا کہ ان کا سوہ طاس کرنے کے لئے جو خاص اصطلاح طے
ہیں استعمال کی گئی تھی وہ وہی تھی جو زمین پر سوہ و سوہ کے لئے
استعمال کی گئی تھی اور یہ کہ وہ بٹ کے لئے مخصوص نہیں تھی
سو اس کے یہ رائے فاعل ہو کہ جب کہ برنگان کہا جاتا تھا۔
وہ غیر فاعل کے خیال میں محض سوہ تھا۔

موجودہ مقدمہ میں لکھ رہیں نامہ اور پٹہ ایک ہی روز
قبل کر گیا اور برنگان رقم سوہ کے ساوی تھا تاہم ان واقعات
کے بعد نظر نہ رہیں نامہ میں طے لکائی جو الہ ہندو تھا اور یہ کہ
مہندس کا اختیار ہے اس میں اس میں کے انتخاب کی نسبت محمد
نہیں بنایا جو خیال کرے ہیں کہ زمین اور پٹہ دو علیحدہ محالہ
تھے اس لئے سابقہ مالش کا ارجاع جو پٹہ پر مبنی تھی موجودہ
مالش کا مانع نہیں ہے۔

لہذا اس میں مراغہ منظور سارا ڈیٹ شیخ کی دگر ہی ماریج
اور ان کی عدالت کے مقدمہ نہایت آرڈر ۴۴ رول ۲۳ مجموعہ
نصابہ و بولانی رول ۱ پر دیکھ کر مقدمہ کے لئے واپس کرتے ہیں
رہا عدالت جو ان کی یادداشت پر ادا کی گئی ہے اس
کو دیا جاتی اور وہ اس میں مقدمہ کا حشر یہ ہو گا۔

مراغہ منظور اور پٹہ میں دیکھا گیا

<p>و احب الخیر کی لغت معنی ہے جو شے میں موجود ہے اور اس کا ایک بڑا حصہ طبع نہیں کیا گیا ہے اس میں سادہ نہیں جو کہ یہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق بعض انجان خاصہ بن کے نام و سادہ بن کے آغاز میں درج میں اور یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ اس وقت موضع کے مالکان کے لئے ہے۔ اس کے قریب کیا اعلان کیا تھا۔ ہم نے ان کے لئے اس سے متعلق جو معاملہ کیا ہے جو عدالت تحت نے بتلایا ہے اور ہم کو کوشش کی ہے کہ اعلان کنندگان اس موضع کی جانست لکھا یہ ارکان ہے۔</p>	<p>اس میں سادہ بن کے فقرہ (۵) میں ایک مرتبہ جس میں نصف کا رواج معلوم ہوتا ہے۔ یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہر ایک حصہ دار اپنی ارضی یا ایسا حصہ اپنے قبضہ کی حد تک بذریعہ بیع یا رہن منتقل کرنے کا حق رکھتا ہے جس وقت انتقال عمل میں آتا ہے شرط قابل بحالیہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حصہ کو منتقل کرنا چاہے تو سب سے پہلے اس کو قریب کا حصہ دار اس کو مال کرنے کا متفق ہوگا۔ اور انکار کی صورت میں اس کے دوسرے حصہ دار بھی ہونگے اور اگر تمام انکار کریں یا ایک مقبول قیمت نہ لگائیں تو حصہ کسی شخص ثالث کے حق میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اور کسی حصہ دار کو شفیع کا حق حاصل نہ ہوگا۔</p>
<p>اس متعلق مزید حوالہ ہے جن کا اسی طریقہ پر ذکر کیا گیا ہے۔ ان عام قطعوات کے متعلق تجویز کرتے ہوئے مالکان موضع کا استفسار ہے کہ ان خاص مذکورہ اندرون وغیرہ یا دال کی مالگاری کو نہ لکھا ان ارضی زمینات رہائش میں ہے۔ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ اس سے لکھ گنگان یعنی مالکان کسی طرح پر ان کی مزاحمت نہ کر سکیں (ان سے کچھ مزاحمت نہ کر سکیں)</p>	<p>اس میں سادہ بن کے فقرہ (۵) میں ایک مرتبہ جس میں نصف کا رواج معلوم ہوتا ہے۔ یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہر ایک حصہ دار اپنی ارضی یا ایسا حصہ اپنے قبضہ کی حد تک بذریعہ بیع یا رہن منتقل کرنے کا حق رکھتا ہے جس وقت انتقال عمل میں آتا ہے شرط قابل بحالیہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حصہ کو منتقل کرنا چاہے تو سب سے پہلے اس کو قریب کا حصہ دار اس کو مال کرنے کا متفق ہوگا۔ اور انکار کی صورت میں اس کے دوسرے حصہ دار بھی ہونگے اور اگر تمام انکار کریں یا ایک مقبول قیمت نہ لگائیں تو حصہ کسی شخص ثالث کے حق میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اور کسی حصہ دار کو شفیع کا حق حاصل نہ ہوگا۔</p>
<p>دوسری دشا و زجب کا حوالہ ہمارے روبرو دیا گیا ہے وہ مرقعہ اولی نمبر ۲۹۰ یا ۲۹۱ کی شکل کے صفحہ ۱۱ پر طبع ہوئی ہے یہ موضع دو وہی کا منجمہ کمیونٹ کے نام سے موسوم ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۳ء کی فصلی مطابق ۱۸۸۳ء میں مرتب کیا گیا ہے جس وقت کہ گورنر کے دور میں تب ولایت کا کام جاری تھا اس میں سادہ بن میں بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ موضع دو وہی شہر مکمل طریقہ دار کی صورت میں اب کیا موضع ہے۔ پہلے دو اندراجات میں فی حصہ ۸ کے دو حصوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک شام برن سنگ وغیرہ سے متعلق ہے جن کا ذکر کمیونٹ کہا ہے نمبر ۱ میں کیا گیا ہے اور دوسرے میں ایک بیان برناب سنگ وغیرہ سے متعلق ہونے کا ذکر ہے جو کمیونٹ کہا ہے نمبر ۲ میں مندرج ہے۔</p>	<p>اس میں سادہ بن کے فقرہ (۱۱) میں جو طبع نہیں کیا گیا ہے لیکن جس کے متعلق ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ شکل میں موجود ہے ایک مزید حصہ اس اعلان کا جو مالکان موضع نے اس وقت یعنی ۱۸۹۹ء میں کیا تھا مندرج ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس موضع دو وہی میں ایک رقبہ ۹۴ سیکڑ ۱۰ اسبوسے بندوبست ارضی میں ولایت ہے جو دو شخص اندرون اور سند پانڈ سے سے متعلق رکھتا ہے۔ اس میں دوسرے دو قطع</p>

کیا اس پر تمام معاملات مالگزار سی کا ایک ہی نمونہ ہوگا شخص تھا بشر
 کر ایک ملک کی رپورٹ کے فقرہ ۱۰۱ صفحہ ۵۶ پر اچھوٹے اچھا
 نمونہ اور ارضی داران کے متعلق مسٹر ٹن کی تعریف کا حوالہ
 دیا ہے۔ ہم جتنا سمجھتے ہیں کہ اس فقرہ کی مکمل نقل کر دیں
 حسب ذیل ہے۔

”آخر نیا دبست کے وقت مسٹر ٹن نے یہ تحریر کیا ہے
 اس پر گرنے کے وقت قبضہ عائد کا ذکر کرتے ہوئے کثیر التعداد
 برت اور خود مختار حقیقت ہائے ارضی کا ذکر ترک نہ کیا جانا چاہیے
 یہ ارضی کے جوڑے قطعات ہیں جو تقریباً ہر موضع میں واقع
 ہیں جن پر ابتداء اکثر صورتوں میں بجائی لگان قبضہ ہمارا ان کی
 ابتداء اس عام جائداد کے انتقال سے ہونی کو اشیاء جن کے
 حق میں اس پر گرنے میں موجودہ صدی کے اوائل میں کیا گیا ہوا
 اور جس کا حوالہ سرس اور وہ تلف اروں کی ابتداء اور سابقہ تاریخ
 کا ذکر کرنے وقت دیا گیا ہے کمزور اور بخلس زمینداروں نے
 حق کی خواہش میں گمان کے اور حکومت کے درمیان کوئی شخص
 رہے کوشش اپنے موضوعات کو کسی ایک یا دوسرے وقت تعلقاً
 کے حق میں منتقل کروا چکے ہیں اسی زمانہ میں پر گرنے میں اپنے
 قدم جمائے اور صرف اپنے لئے ایک چھوٹا قطعا ارضی مختص
 کر لیا جو ان کی عین سیر برو کے لئے کافی تھا دوسرے موضوعات
 کی صورت میں جن کو مصلحتداروں نے بہ جبر عصب کر لیا تھا اولاً
 لئے اس نیا دبست کی قدیم مالکوں کو ان کے مخلوق موصی
 میں بعض محروم و فطرت ارضی پر قبضہ باقی رکھنے کی اجازت
 دے اس طریقہ سے اکثر برت اور خود مختار ارضی واری
 قبضہ عات جہاں موضع میں کثیر التعداد میں پیدا ہوئے
 اور جو عہدہ داران نیا دبست کے لئے دو اسباب سے

بجائے بخل کا دیر ہے جس ادا بوجہ ان کی سمجھ حد کے متعلق
 دوامی مزاج کے اور ثنائی بوجہ اس وقت کے ہوگو رنٹ کے مطابق
 کے مناسب حصہ کو ہر ایک برت کر کے میں ہوتی ہے ان فطرت
 ارضی کے مالکان موضع کے زمیندار کے بلا واسطہ اپنے قبضہ
 اور ان کا انتظام کرنے ہیں۔ آخر ان اکثر برت زمینداروں کی
 صورت میں مالگزار سی جمع برت بخل قبضہ مالکانہ
 انوس پاتے ہیں۔“

ہم نے پہلے ہی اس فقرہ کو ظاہر کر دیا ہے کہ جس کا
 سے اب ہمارا تعلق ہے وہ سید ہوا جو بنا پر گرنے میں جس کا
 حوالہ مسٹر ٹن نے اپنی تعریف میں دیا ہے واقع ہے۔

ہم اسی رپورٹ نیا دبست کے دوسرے فقرہ کا
 بھی حوالہ دیتے ہیں یعنی فقرہ ۵۲ کا جو صفحہ ۵۲ پر ہے۔
 اس میں عہدہ دار بند دبست نے مسٹر ٹن کی جو عظیم گڑھے
 عہدہ دار بند دبست سے تعریف نقل کی بالفاظ ارضی داران
 کی ایک تعریف ہے۔

”مسٹر ٹن نے لفظ ارضی کی اس تعریف کی ہے
 ایک قطعا ارضی ہے جو اگرچہ موضع اور مالکان کے زمینوں میں
 داخل ہے لیکن حیر ایک خاص پٹ پر قبضہ رکھا جاتا ہے
 اور موضع اور مالکوں کے دوسرے حصہ میں حقوق اور
 مافیہ کی حقیقت کو منتقل نہیں کرتا۔“

اب مضامین کی شہادت دستاویز کی طرف توجہ کرتے
 ہوئے پہلا کاغذ جو توجہ کا محتاج ہے وہ واجب المرض
 ہے جو مسٹر ٹن میں مرتب کیا گیا تھا اس دستاویز کا ایک
 مختصر انتخاب مرقعہ اولی نمبر ۲۹۱ باب ۲۲ کی مثل
 مطبوعہ کے صفحہ ۱ پر طبع کیا گیا ہے۔ لیکن ہم نے مکمل

جملہ ایک سو تین اور بقیہ ۳۴ کا حصہ ترشہ کے لئے تھا
 اس ساون کا دوسرا اندراج ۵۷ دینہ پسا تیوار کی طرف
 نے نام یہ ہے۔ ۵۲ کا حصہ ایک کے لئے تھا۔
 سہراہ یا لگاری جو اس قبیلہ پر مشتمل تھی وہ بنجیہ
 کی تھی اور ان انخاص کے نام اس قبیلہ میں جن کے نام راجو
 اور سی دارا کے نام ہیں ان کا ذکر مانا کہ قبیلہ میں کیا گیا ہے
 ان کے ناموں میں جہاں ان کے نام بھی سرکب ہیں
 نسلا اندراج دوسرے رقبہ اور اسی سے متعلق ہے جو ہمیں
 وہیں لکھوا کے قبیلہ میں بھی اور پھر اندراج بھی اسی ہی حصہ سے
 متعلق ہے جو اسی قبیلہ میں تھی اور اسی قبیلہ کا جملہ قبیلہ
 ۵۸ اور ۵۹ ایک دیا گیا ہے اور جملہ لگاری اس قبیلہ میں ہے
 ستلائی کی ہے اور آخری اندراج میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ
 کا کال قبیلہ ۵۸ اور ۵۹ کے لئے ہے اور یہ قبیلہ کے پہلے پنج
 سال کے لئے جملہ سرکاری لگاری شمول شمس لگاری اور اسی
 واری حقیقت میں سمجھا دیا کہ ہوئی ہے
 اس اندراج سے متعلق خانہ کیسٹ میں یہ بیان دیا گیا ہے
 کہ جملہ (محال کل) ہے
 متعلقہ خدمات ہیں جن کا لگائی نا جائز اور ڈاکٹر
 اگر وہ لاسٹ پروڈکٹ کی ہے کہ اسی اندراج کی تاریخ
 موکلین اپنے اس میں رہ رہتے جا رہے ہیں جن کی حسب
 موضع کی ہے۔
 جرنل دتا وزیر غیر موکلین کی کہوت "قریب ۱۸۵۳
 بحث کرتے وقت اس امر کو کہ کر دیا ہے کہ اگر وہ اس
 کی حقیقت کی توجیہ کرنے ہوتے خانہ کیسٹ میں حسب
 بیان کی گئی ہے۔

”رہا مالک (مالک) اب وہ ساری زمانہ سرکاری
 لگاری اور ابواب جمع کرانے اور مالک اسی سال کا ہے اور
 دی انیج سے اس کا کوئی نام“
 اور وہ اس کا کوئی نام نہیں دیا اور اس کے لئے اس کے لئے
 بننے نام میں اس کی ذرا دل کے دیکھ سکے ہیں۔
 عدالت محنت سے دی علم نے اس کے لئے عدالت میں ملا وہ جلا
 کال کی نظر کے سرکار نے حال دیات عدالت کے ایک دوسرے
 فصلہ کا کوئی نام ہے۔ یہ وہ ہے جو پورا نام جگر دیو گریہ
 وہ ایک ایسا مقام تھا جس میں ایک منبع میں کسی فٹ ایک قبیلہ
 لگاری قبیلہ میں تھا۔ یہ لگاری لکھنا کی تھی اور اسی
 اس میں جو برگی تھی کہ منسلک شدہ معانی کے لئے مالک لکھنا
 بہت گورنمنٹ کو اور اگر تا اس میں معاملہ میں سوال پیدا ہوا کہ
 آیا یہ شخص انجمن کے حصہ دار کی حیثیت کے دعوے کا حق ہو گا یا نہیں
 عدالت نے اس کی نظر کا حوالہ دیا گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ دوسرے
 مفادات پر قرار دیا گیا ہے کہ اس قسم کے دعوے میں جس کی حق
 شیع کا دعویٰ کیا گیا تھا اس میں یہ ہے کہ آوازہ شیع کے دعوے کا
 حصہ نہیں ہے ان مال کے ساتھ تو اس کے لئے نفع یا اگر اس کی ذرا
 میں سرکب یا ہمیں محدود طور کے ساتھ اس کے تحت یہ قرار دیا
 گیا کہ قطعات ضبط شدہ معانی کے مالک کے متعلق ”حب لوص“
 کے معنی میں تصور کیا گیا ہے کہ وہ شیع کا نہیں ہیں۔ ہم خیال
 کرتے ہیں کہ عدالت تحت کیسٹ کی نظر میں اس لکھنا پر اس
 کے میں صحت عمل کا تھا اگر یہی ہو۔ طلبہ اس میں اس کا
 اس میں جن سے موجود ہے۔ اس کے لئے اس کی قوت
 کان معانی تھا اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 لندن کی توجیہ کا لکھنا کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

سرکاری پر سار
 نام
 اس میں اس کے لئے
 (مالک آباد)

روس پر ساری
سام
اسد و سانس
(۱۰۰)

کرنے کے بعد اپنے ٹیک کی شراکت کے مطابق اپنے چہ کی رقم مالکوں کے
یاں جمع کرنا ہے جو خود مالگزار ہی سرکاری راہبواب سرکاری
میں جمع کر کے مالگزار ہی کی رسائی حاصل کرتے ہیں
ان دو اندراجات کے بعد ہی ہم کو اور دو اندراجات نمبر ۱۲
جو ارضی شملات کے قطعات سے متعلق ہوتے ہیں۔ ایک یا دو
بیان پر نام سنگ وغیرہ کی شملات ہے جو باتیں میں ۸ بیگین
سے کچھ زیادہ ہے دوسرے شملات دو عام ارضی موضع
ہے ۹ بیگین ہے۔

ان چار اندراجات کے بعد ہی اور چار اندراجات نمبر
۵-۶-۷ اور ۸ ہیں۔ اندراجات نمبر ۵-۶-۷ دو اشخاص
سے جو ارضی داروں کے نام موسوم ہیں متعلق ہونا چاہیے کہ گاہ
یہ وہ عنوان ہے جو اندراجات کے اوپر درج ہے ان میں سے
پہلا اندراج نمبر ۵۔ اندروت کی ارضی سے متعلق ہے جسکی
نسبت ہم یہ جانتے ہیں کہ مرثیان اس کے قائم مقام ہیں
ان راجات نمبر ۷، دوسرے اشخاص کی قبضہ جائداد ارضی
سے متعلق ہیں جن سے مفاد یہ ہدائیں ہم کو کوئی تعلق نہیں ہے
آخر اندراج نمبر ۸۔ ایک چھوٹے رقبہ سے متعلق ہے جسپر
شکرہ دیت مثل شکرکلیپ تالہ ہے اس کو کاغذات میں مثل
شکرکلیپ رات کے ظاہر کیا گیا ہے۔

موضع کے اس حصہ اور رقبوں کے بیان کے ساتھ
ایک مولی بیان ہے جو ایسے کاغذات کے ساتھ رہتا ہے
اور جس کی تعبیر مثل ایک اجبا العرض کے گجانی ہے اور
اس کے فقرہ میں جو شکرہ کا رواج حسب ذیل بیان کیا گیا
ہے اگر کوئی شخص اپنی جائداد حقیقت کو مفصل کرنا
چاہتا ہو تو یہ ایسی جگہ ہائی اور رشتہ دار قریب کے حق

میں منتقل کرنا چاہئے اور اس کے بعد رشتہ دار بیگ کے حق میں اشخاص
کی صورت میں اس کو ٹیک کے حصہ داروں کے حق میں اور اس کے بعد
موضع کے حصہ داروں کے حق میں منتقل کرنا چاہئے اگر اس میں
سے کوئی بھی نہ لینا چاہئے یا معقول قیمت سے تو منتقل کنندہ
کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنا حصہ جس کسی کے حق میں چاہئے منتقل کرے
مرثیان نے اپنے جتن کی بنیاد اس لینا میں یہ لپی ہے
جس کا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اور ان کا دعویٰ ہے کہ
وہ حق شفعہ کے مقاصد کے لئے مثل موضع کے حصہ داروں
کے فرض کئے جانے کا متعلق اس کے متعلق ایہ قابل یادداشت
ہے کہ جو واجب العرض اس کہ بیوٹ مرثیہ ۱۲۹۳ فصل
کے ساتھ منسلک ہے اس پر نہ صرف ان اشخاص کے
دعا ہیں بلکہ موضع کے مالک ہیں بلکہ اس پر اندروت اور کم اہم
ایک اور ذہنی دار کے بھی دستخط ہیں ہم یہ رائے ظاہر کر سکتے ہیں
کہ ٹاکٹر اگر والانے اسی واقعہ پر بہت زور دیا ہے۔

سب کے اخیر میں ہمارے سامنے دس اوپر نمبر ۱۲ ہے جو
موضع دوہی کے نیا و بست کہ بیوٹ کی ایک فصل ہے جو حالت
بند و بست ۱۲۳۲ فصل مطابق ۱۲۳۲ میں مرثیہ کی گئی
اس وقت تک بظاہر موضع کے انتظام میں نہیں بدلی واقع
ہو گئی تھی اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں کے درپیش کے
دعا صرف ۱۲ ایک حصہ ہے جو اوپر سے یہاں پر تاج
نمبر ۱۲ کی حائد کے طور پر درج کیا گیا ہے اس اندراج کے
مقابلہ میں ہم سرکاری مالگزار کی کا ذکر کرتے ہیں اور اخیر
خانہ میں ہم کو ایک ضمیمہ ملتا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ
موجودہ مالکان کون ہیں اس خانہ سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ اس وقت تک یہ مثل مرتب ہوئی مالکوں کے قبضہ میں

<p>مکملہ امر تھو نام نام ہون (مہر برہما)</p>	<p>چیف کورٹ لوئر برہما مراقضاتی دیوانی نہری ۱۲۳۰ ہجری ۱۲۳۰ بمطابق ۱۹۱۲ء باجلاس ریٹرنس جٹس مانگنکن مگ شونی سے مراحہ منام مالی ہون مراقضہ طیبہ معاہدہ خلاف ورزی معاہدہ ازدواجی ۔ عہدہ چوکیا برجہ آیا حال کیا جا سکتا ہے ۔ کسی خلاف ورزی معاہدہ ازدواجی ۔ کسی مہر جسکی مالس میں کچھ صریح ہو لیکن مہر کے علاوہ ایسا بھی معنوی مال کیا جا سکتا ہو ۔ مراقضاتی دیوانی منام فیصلہ وڈگری مصدقہ ڈسٹرکٹ جج ماہون برجہ مراقضاتی دیوانی غیر ۱۲۳۰ ہجری منجانب مراحہ ۔ مٹراونگہ مال ۔ منجانب مراحہ علیہ ۔ مٹراونگہ مال ۔ فیصلہ ۔ یہ ایک خلاف ورزی معاہدہ ازدواج کے برجہ کی مالس ہے ۔ معیسہ عدالت ابتدائی ہون کا بیام گدہ عدالت مراحہ میں کیا جا رہی ۔ عدالت مراقضہ نے یہ قرار کیا کہ ازدواج کوئی عہد نہیں ہے اگرچہ عورت کا تحصیل ایسا ناجائز ہوگا ۔ عدالت سخت نے قرار دیا کہ ازدواج معاہدہ موجود تھا بدم افعہ اسوجہ کی بنا پر کیا گیا ہے ۔ مہر کہ نام کرنے کے لئے کوئی شہادت موجود نہیں ہے عدالت مراقضہ نے قرار دیا کہ کیا عدالت کی شہادت میں ہے کہ ازدواج کیا گیا تھا اس شہادت سے ۔ اس کو اہل عہدہ</p>	<p>حضور نہیں ہیں اور جماعت مالکانہ سے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہی نہیں کہتے نہ نام واقعات ہم کو مشریدی کی نوٹس مندرجہ درج بہ نسبت گورنر کے دفتر ۱۸۷۱ کی طرف واپس لے جس جس برائے یہ بھی حوالہ دیا ۔ مٹراونگہ نے جو اس صوبہ کے تمام مالکانہ سے سوال کیا ایک پتہ نہ مل سکا تھے ۔ یہ طور پر قرار دیا ہے اور انہیں انہیں عدالت نہیں ہیں جو اگرچہ موضع اور محالوں کے درمیان میں داخل ہیں لیکن ان سے باہر مختلف قسم کا پتہ نہ ملے جاتے ہیں اور دوسرے موضع اور محالوں کے حصوں پر کسی حقوق یا مراحہ کے حق کو منتقل نہیں کرنے ۔ یہاں ہمارے خیال میں بالکل یہی حالت ہے ۔ ممکن ہے انہی قطععات اور اسی موضع و دوری کے رقبہ میں بائیں محال کے رقبہ میں جو اس نام سے موسوم ہے داخل ہوں ۔ لیکن ان میں یہ محال قطعہ موضع یا محال کے طور سے باہر مختلف ہے اور ان کی ملکیت ان موضع یا محالوں کے دوسرے حصوں حقوق یا مراحہ پر کوئی حق منتقل نہیں کرتی اس لئے یہ خیال کرتے ہیں کہ ڈی ایلم سارڈیٹ نے اسے اس خدمت میں ج کیا ہے اور اس لئے دونوں مراحہ جات ناکام رہنے اور موقع خارج کئے جاتے ہیں ۔ مراقضہ خارج کیا گیا ۔</p>
--	---	--

۱۲۹

سردی بر باد
شام
ماہ پور ابنگ
درہ آباد

کسی مہم کی مدافعت نہ کر سکتے۔ وہ ایک ہی امت کا حصہ ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت کی جماعت کا ذوق ان کے مابین کوئی غفلت یا حقوق نہیں ہے بلکہ یہ ہم ان کے بارگاہ حرامی واران کے ہوا کے ذوی مسئلہ کی سبب سے تھر تھر ہیں حوالہ بنے ہیں یہ نے پہلے ہی کر کر دیا ہے نہ انہ روٹ اُس اُس نے دھو اُس کے نام نہ مذہبی دین پر دھندلک جان کما کیا ہے مرہا آں مہم کی جان کیا گیا ہے کہ وہاں درہ آباد مالگر کو خزانہ میں جمع کرنا اور سامانہ حاصل کرنا ہے اور انہی حیل سے اخراجات دہی روٹ کے کرنا ہے ہم اس طرح کا پھلت پھونک رہا ہے کہ گورنمنٹ کی مالگاری کی دوسری پورا دوسرے کے مفروضہ رقمہ یہ شخص کی تھی اب انہی دوسری دہی حوالہ کی دوات تک میری دھمکی اور جس سے اس کے دو بیٹوں کے مالگوں کو کوئی ملین نہیں تھا۔

کسی مہم کی مدافعت نہ کر سکتے۔ وہ ایک ہی امت کا حصہ ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت کی جماعت کا ذوق ان کے مابین کوئی غفلت یا حقوق نہیں ہے بلکہ یہ ہم ان کے بارگاہ حرامی واران کے ہوا کے ذوی مسئلہ کی سبب سے تھر تھر ہیں حوالہ بنے ہیں یہ نے پہلے ہی کر کر دیا ہے نہ انہ روٹ اُس اُس نے دھو اُس کے نام نہ مذہبی دین پر دھندلک جان کما کیا ہے مرہا آں مہم کی جان کیا گیا ہے کہ وہاں درہ آباد مالگر کو خزانہ میں جمع کرنا اور سامانہ حاصل کرنا ہے اور انہی حیل سے اخراجات دہی روٹ کے کرنا ہے ہم اس طرح کا پھلت پھونک رہا ہے کہ گورنمنٹ کی مالگاری کی دوسری پورا دوسرے کے مفروضہ رقمہ یہ شخص کی تھی اب انہی دوسری دہی حوالہ کی دوات تک میری دھمکی اور جس سے اس کے دو بیٹوں کے مالگوں کو کوئی ملین نہیں تھا۔

درہ حضرت مالگر والائی بحث کا زیادہ حصہ میں نمونہ میں ہے جس میں غالبہ بددست کا کہنا ہے کہ اس وقت کی جماعت کا ذوق ان کے مابین کوئی غفلت یا حقوق نہیں ہے بلکہ یہ ہم ان کے بارگاہ حرامی واران کے ہوا کے ذوی مسئلہ کی سبب سے تھر تھر ہیں حوالہ بنے ہیں یہ نے پہلے ہی کر کر دیا ہے نہ انہ روٹ اُس اُس نے دھو اُس کے نام نہ مذہبی دین پر دھندلک جان کما کیا ہے مرہا آں مہم کی جان کیا گیا ہے کہ وہاں درہ آباد مالگر کو خزانہ میں جمع کرنا اور سامانہ حاصل کرنا ہے اور انہی حیل سے اخراجات دہی روٹ کے کرنا ہے ہم اس طرح کا پھلت پھونک رہا ہے کہ گورنمنٹ کی مالگاری کی دوسری پورا دوسرے کے مفروضہ رقمہ یہ شخص کی تھی اب انہی دوسری دہی حوالہ کی دوات تک میری دھمکی اور جس سے اس کے دو بیٹوں کے مالگوں کو کوئی ملین نہیں تھا۔

مالک مسدود ایک مہم کی مالگاری کی دوسری پورا دوسرے کے مفروضہ رقمہ یہ شخص کی تھی اب انہی دوسری دہی حوالہ کی دوات تک میری دھمکی اور جس سے اس کے دو بیٹوں کے مالگوں کو کوئی ملین نہیں تھا۔

مالک مسدود ایک مہم کی مالگاری کی دوسری پورا دوسرے کے مفروضہ رقمہ یہ شخص کی تھی اب انہی دوسری دہی حوالہ کی دوات تک میری دھمکی اور جس سے اس کے دو بیٹوں کے مالگوں کو کوئی ملین نہیں تھا۔

۱۲۸

۱۰۰

دستِ ہار میں بالکل ابا جڑے ہوئے۔ میرا ہی ہاتھ نہ دیکھو میں
 ٹھہرا ہوں، اس پر وہ جوان خالوں کھینچ رہے جاؤ اور میرے دل
 سے ملاقات کروڑوں مفصل حالات میں عورت دریافت کر لی ہے
 کہا۔ .. ابا ہے لیکن اسانہ سوار ہے اور ہر دعوایہ بتا
 ہے کہ ابا جب اس گھنگری اُن حالات میں جن میں کہ
 وہ واقع ہوئی ہے تب نمبر کجانی ہے وہ وہم دے اس گھنگری
 پر ابرہونی ہے کہ کاتم سرری روجہ ہوگی۔ اور عورت کے اس
 کہنے سے برا کہ ہاں۔

فانون نہ ہیں کہتا کہ ازدواج کا ایک صریح عہد ہو چاہیے۔ حالات مفرد سے ایسے بہت کم متصور کیا جاسکتا ہے اس مقدمہ کے فریقین شکارانہ اور جزبان انہوں نے سفار کی جس میں کسی کو بھی تصویر کشی یا چاپہ جو وہ خود آگیتے اگر یہاں عہد کی شہادت ہوا تو بین قرار دیتا ہوں کہ وہ کل میں موجود ہے تو اسی حالت میں مقدمہ بند نہیں قانون عدالت ہائے نوٹر یہ کہ تحت ملاحظہ ثانی نہیں ہوگا۔ اگر کوئی امر قانونی ہے یعنی کسی حصہ شہادت کے معنی کے متعلق تصویر کرنی ہو تو ملاحظہ عدالت تہا میں مجبوراً ضابطہ دیوانی کے تحت نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایک ایسا مقدمہ ہے جو نمبر کے

نہیں ہے۔

جیسا کہ میں نے فرمایا ہے شہادت موجود ہے۔ اور
شہادت کا بشرطیکہ بھی ہو یہ مفہوم ہے کہ ازدواج کا عہد
کیا گیا ہے اس میں کوئی زیادہ سارروائی نہیں ہو سکتی
سو اس کے مرافض فاج کر دیا جائے۔ کیونکہ عدالت
نہ اس سوال کی تحقیقات کی مجاز نہیں ہے کہ آیا شہادت
قابل اعتماد ہے یا نہیں۔

بج کی رائے صحیح ہو یا غلط یہ تقاضا کر لینا چاہئے کہ اگر منظور ہے
 یہ تصدیق کیا تھا کہ درخواست فرقی خارج المبادیہ یعنی فیصلہ اس
 طرح نہ ہو جائے کہ اگر کسی مقدمہ میں یہ قرار ہو کہ بارہ مہینے
 میں میعاد فارض ہے تو جج اس ضمن میں تو ناچار کر سکے جو اس ہمت
 دے وہ یہ بھی ہو یا نہ ہو علیہ کے حق میں تو کسی صادر کر سکتے
 کہ اگر وہ بجائے مقدمہ خارج کر دیتے ہیں تو اس کے حق میں تو کسی
 صادر کر سکتے تو کسی مقدمہ تو کسی جائز ہے جب تک کہ وہ مقررہ میں
 منسج نہ کیا جائے اور مدعی علیہ درخواست تعمیل ڈگری میں نہ
 رہے مقدمہ نہیں کر سکتا کہ بنا سے وصولی میں غامض نہیں
 سمجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقدمہ میں جو پیش کیا وہ یہ
 تھا کہ مدیون ڈگری نے تعمیل کے متعلق غدر پیش کیا تھا
 نوہ ایک ایسا اثر تھا جس کا نصف کرنا ذی ظلم جج کے لئے ضرور
 تھا اور وہ ایک ایسا معاملہ تھا جس کا نصف امور واقعاتی پر
 مبنی ہونا چاہئے تھا اس فعلی مقدمہ میں مدیون ڈگری حاضر
 ہوا تھا اور عدالت کے روبرو اپنے فرائض کی تائید میں شہادت
 پیش کر سکا ہر ایک موقع اس کو حاصل تھا لیکن جب وقت آیا
 وہ اس موقع سے فائدہ اٹھانے سے قاصر رہا۔ کوئی کارروائی
 نہیں ہوئی اس لئے ذی ظلم جج نے اس کی درخواست کو
 خارج کر دیا اور ساتھ ہی ایک حکم دیا جو اس کے مساوی تھا
 کہ تعمیل مقدمہ میں کارروائی نہ ہوئی بلکہ انھوں نے جو فی الواقع
 کیا وہ یہ تھا کہ انھوں نے حکم دیا کہ ڈگری اپنے اپنا تعمیل مقدمہ
 حلانے کے لئے ضروری تدابیر عمل میں لائے وہ اس لئے سے
 جو میں نظیر منگل ریشاد ویشٹ نیام گریجا کانت لاہری
 کے متعلق رہنما ہوں مطابق ہے کسی عدالت کا یہ فیصلہ کہ فی الواقع
 تعمیل مقدمہ میں میعاد فارض نہیں ہے خواہ صحیح ہو یا غلط

بروز مال کرتا ہوں کہ کبھی سروالی انداز میں یہ مسئلہ جانے
 دیا گیا کہ لہذا مدیون ڈگری کو یہ حق باقی نہیں ہے کہ وہ رجسٹر
 کرے کہ وہ تعمیل مقدمہ سے ناچار رہا
 یا منسجٹ الایا کہ وہ بھی یہ سارے یہ فیصلہ
 جج اب اس ادارہ میں اس وقت وہ اس وقت
 مشابہ کے مقدمہ میں رجسٹرنگ کیا گیا ہے شہادت کا اندازہ
 ذیل میں دیا گیا کہ جو فی الواقع ڈگری نے اس کے حق میں
 یہ مقدمہ رجسٹرنگ کیا تھا اس میں اس کے حق میں اس کے حق میں
 تعمیل کے لئے حکم صادر کیا گیا ہے جو اس کے حق میں اس کے حق میں
 کی تحقیقات کا اختیار ہے جو اس کے حق میں اس کے حق میں
 مقدمہ میں ناچار ہے اگرچہ یہ فیصلہ غلط ہے اس مقدمہ کے واقعات
 سے اس میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں
 اس مقدمہ میں درخواست تعمیل ڈگری ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ کو خارج
 کی گئی تھی۔ دوسری درخواست میں اس کے حق میں اس کے حق میں
 بعد کی گئی تھی مدیونان ڈگری کو اس درخواست کا نوٹس دیا گیا
 تھا اور انھوں نے عدالت میں اس کے حق میں اس کے حق میں
 اس کے لئے مقرر کی گئی تھی وہ اپنے حذرانہ کی تائید کرتے
 سے قاصر رہے اور عدالت خارج کر دے گئے لیکن اس کے کار
 اس مقدمہ میں درخواست تعمیل ہو جو سے خارج کی گئی کہ ڈگریا
 نے طلب ادا نہیں کیا۔ یہ قرار دیا گیا کہ مدیونان ڈگری
 مجاز نہیں ہیں کہ کسی درخواست تعمیل یا بعد کے میں ہونے پر
 سابقہ درخواست کے متعلق میا د کا حذر کریں یا مقدمہ میں
 واقعات اس مقدمہ میں پیش آئے تھے جو مقدمہ حالیہ میں
 پیش آئے ہیں اور میں اعتراض کرتا ہوں کہ اس مقدمہ
 میں مائیکورٹ کلکتہ نے جو رائے قائم کی ہے اس سے اختلاف

۲۹۲۳

جائے مقوم
بلا
کبیر ۱۱ مارچ
(۱۷۱۰)

ہست کی تکمیل میں مبادی واضح ہے۔ آیا جمیل میں مبادی عارضہ؟
ہمیں بدینہ سانہ و صریح و اتھائی برادر ہے جو اس امر پر
آیا سا کو برقعہ طار۔ ہنگر افادہ ادا کی گئی تھی یا نہیں اس لئے سخت
کی کہ وہ نہیں داک کی گئی تھی۔ تو کریدار نے یہ سخت کی کہ واد کی گئی تھی
اس لئے مٹی قدر میں صاف لکھا جس کے لئے مارجہ۔ اور اس لئے
متر کی گئی تھی مگر بعد یون ڈگر کی پٹے عذ کی تانب میں حاضر
ہوا اور چ نکہ عدالت کے روبرو کوئی امر نہ تھا اس لئے نہ تھا۔ جو
تنبیہ میں مبادی عارضہ ہے عدالت نے اس عذ کو رد میں ردی
نہ کیا تو کر دیا اور آبی رفر حکم صادر کیا کہ ٹاگر بیدار کو چاہئے کہ مزید
تدبیر اختیار کرے اور یہ ہدایت کی کہ بڑیا حکام کے لئے مقدمہ
اس نہ کی اور مارچ کو پیش کیا جائے۔ ڈگر بیدار کے درجہ بدیر اختیار
کر کے اس سے اس کی تاریخ کو اس کی تانبی مقدمہ میں مہر دی
حاضر کر دیا گیا۔ دوسرے تانبی مقدمہ اس کے بعد ہی ماہ شمس
میں پیش کیا گیا اور یوں گئے شہنہ نمسل مقدمہ کے اندر واپس مال
مراجع اب عراض کرنا ہے کہ مقدمہ میں مبادی عارضہ ہے اس لئے
سا مقدمہ میں مقدمہ میں جس میں اس کا عذر خارج کیا گیا ہو مبادی
اس لئے یہ معلوم ہو تا ہے کہ یہ مقدمہ جو ڈیشن کشی کے
میں مقدمہ کے تاج ہے جو بکھارہ مشعل برشاؤں شدہ نام کر جا
ڈیشن کی ۱۱ مارچ ۱۷۱۰ء کو تھا۔ حاضری میں ایک ایسا ہی سوال
برادر تھا اگرچہ اس مقدمہ میں سابقہ نمسل مقدمہ میں مبادی
کے لئے الٹا ہوا وہاں یہ نہیں ہوا تھا۔ اس مقدمہ میں جس
تنبیہ و رفر است و شمس ۱۷۱۰ء کو پیش کی گئی تھی اور سابقہ
اور جو اس میں ۱۷۱۰ء کی تاریخ کو پیش کی گئی تھی جسے جمیلی
مقدمہ کا کوئی نمبر نہیں نکلا اور ۱۷۱۰ء شمس ۱۷۱۰ء
درخواست میں کی گئی تھی۔ یہ بحث کی گئی تھی کہ آخری درخواست

میں مبادی عارضہ ہو کر کوئی حقیقی واقعات۔ اس لئے یہ مقدمہ
اس سے بد ظاہر ہو تا ہے کہ سارہ دہہ میں مبادی عارضہ کی گئی
اور وال کا بلا و اس فیصلہ نہیں آگیا نہ اس حکام نے
مقدمہ میں یون ڈگر کی پٹے کو نافذ کر دیا ہے انکار کر دیا
اور جسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وجہ حرکتی بڑیا اختیار ہو
سوال کے پیش لیکن اس سے انکار کیا تھا وہ یہ بھی کہ چوٹی
نمسل درجہ است اگرچہ اس میں مبادی عارضہ بھی مگر عدالت سے
وہ ٹاگر ایک جائز اور درست نمسل مقدمہ کے طور پر تسلیم کی گئی تھی
نہی تھیں نہ کوئی اعتراض نہیں کیا تھا اور اس میں جس
بعض احکام صادر کئے گئے تھے اور بلحاظ حالات مدلول گئی
کوئی نہیں رہا ہے کہ وہ وہ میں یہ بحث کر کے اس مقدمہ میں
مبادی عارضہ بھی حکام عالم مقام نے یہ ظاہر کیا ہے کہ سارہ دہہ
جس کو اس درخواست کی بنا پر حوالہ اس کو پیش کیا گیا
تھی اور چوٹی نمسل درجہ است میں ایک دیہاتی درخواست تھی
اس سے اختیار مال ہو گیا تھا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ تاریخ پر
ڈگر میں مبادی عارضہ بھی نہیں اور ایک حکم صادر کیا گیا تھا
کہ فرقی جاری کیا جائے۔ میں یہ ظاہر کر سکتا ہوں کہ کسی نے اور
مقدمہ میں کوئی عذر نہیں پیش کیا تھا کہ اس مقدمہ میں مبادی
عارضہ بھی نہیں ہو گیا تھا۔ مگر حکام عالم مقام نے یہ فیصلہ کیا کہ جو
یہ سوال میں نہیں کیا گیا ہے لہذا اس حکم کی نسبت فرقی
جاری نہ کیا جائے۔ سو ناچاہئے کہ اس سے مواختم
ہو جائے اور احکام جو اس طرح صادر کئے گئے درست
اور جائز احکام تھے۔ اور بعد وہ دوسرے نمسل مقدمہ
میں مبادی بنا کر اس کے متعلق عذر نہیں کیا جا سکتا
مزید اس حکام عالم مقام نے یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ خواہ

اور اس سے عدالت پر حرج اور باکہ خونگی مبالغہ نہ ملے جو عدالت
 کو دہرا کر لیا جائے نہ ہو، نہ کہ باکہ خونگی عدالت کے کسی
 زائد سے چھوٹے کیا ہے کہ کیا کاروائیاں میں میا دے آتے
 ہیں، اگر ان کو کسی اور سے ہاتھ میں لے کر دیکھ کر دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 حال میں مقدمہ سے منہ و اوقات سے ہاتھ نہ لگائے، اگرچہ یہ
 شیخ قبیلہ اندر کر لیا جائے کہ عدالت کے ہاں اس طرح دیکھ کر
 اس پر یہ کہ سالہ فی حق ہے، تو یہ کہ سالہ فی حق ہے، تو یہ کہ
 اس پر اس طرح دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 اور اس کوئی اور قبیلہ نہیں ہے، کسی اور قبیلہ سے اس کے
 اس سے سوال کو نہیں کرے، اس کی وجہ کی بنا پر یہ کہ سالہ
 کہ موجودہ معاملہ کو نہ کا میاب ہونا چاہیے اور اس کے ساتھ
 خیر خارج کیا جاتا ہے۔

جسٹس کلونٹ سہا کے میں اتفاق کرتا ہوں۔

مراقبہ خارج کیا گیا

ہائی کورٹ الہ آباد
 نگرانی دیوانی
 نمبر مقدمہ ۱۹۲۲ء فیصلہ ۵ دسمبر ۱۹۲۲ء
 باجلاس بدست جسٹس سنگھ و جسٹس دالش
 جسٹس سنگھ مدعی بنام جسٹس سنگھ مدعی
 فریق ثانی
 نابالغہ - فیصلہ ثالثی - فریق نابالغہ مجدد اسیر ثالثی کرنے
 کے لئے مصالحت - عدالت کا فرض - نابالغہ کا فائدہ - مجموعہ
 ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۱۴ء باب ۱۹ ضمیمہ ۲ -
 چونکہ فیصلہ ثالثی فریقین پر واجب العمل ہے اور جب اسکا

ایک فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک

فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک

فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک
 فریق نا بالغ ہو عدالت کے فریقین میں سے ایک

جسٹس کلونٹ
 دالش

(N) انڈیا کے صدر

زائد اس نظام کے تحت چل کر ہوا۔ ہمارا ہمارا ۱۰۰۰ روپے کا
 ضرورت یا مراد۔ قانون کے تحت ہمارے پاس ہمارے کام پر ہمارے
 ایسی حالت میں۔ قرار دینا ان کے لئے کہ وہ ہمارے لئے قانون کے
 حق رکھتا ہے۔ دوسرے امور کے قلعہ نظر میں ہوتا ہے کہ اس کے قرضہ جاتی
 کے متعلقہ واقعات کو بغور دیکھا جائے تو یہ ظاہر ہو گا کہ اس کے قرضہ
 کی قانونی ضرورت تھی۔ جیسا کہ میں نے پہلے ظاہر کیا ہے۔ ہمارے اس
 کے لئے اس دعوے کے بعد ہی اس ہتھال کی متعلقہ جاہلادوں کی
 نگرانی کے لئے ایک سپورٹ کا تقریر کیا گیا تھا۔ اس طرح ہمارے اس
 اور تمام ذرائع سے جسے کہ وہ اپنی سرپرست کر لیا تھا وہیں ہمارے
 کے لئے محروم کر دیا گیا تھا۔ یہ اس کے لئے بالکل لازمی تھا کہ وہ ہمارے
 اس کے متعلقہ حملوں کے مقابلہ میں اپنے حق کی حفاظت کیلئے
 قرضہ لیتا ان حالات میں ہوتا تھا کہ اس کو روپیہ قرضہ
 اور میری رائیں یہ کہنا ناممکن ہے کہ اس قرضہ جات کی قانونی
 ضرورت نہیں تھی۔ مقدمہ شکر بھاری سوامی بنام وکیلا ناگ (۴)
 اس امر پر قطعی ہے کہ وہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں ایک شخص
 ویدیا شکر کے حق پر جو جاہلاد ہائے ٹمٹھ پر قابض تھا حملہ کیا
 گیا تھا۔ ویدیا شکر نے اپنی ملازمت اور مقدمہ متاثرہ کی جوابدہی
 کیلئے قرضہ لیا تھا۔ چیف جسٹس ہارنٹ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ وہ
 قرضہ جو ایسی حالات میں کہ مٹھ کے سوامی کے ضروریات پوری ہوں
 اور مٹھ میں آسائش قائم رکھنے کے لئے لیا جائے تو مٹھ کے رسم و
 رواج کے لحاظ سے جائز ہو اور قرضہ مقصود ہو گا۔
 ویدیم بارڈنیش جج کے روپر ویدیا شکر کی گئی تھی۔ مگر اس
 خیال کیا کہ یہ فیصلہ متعلق نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ
 اولاً مہنت سیارام داس سو جاہلاد ہتھال کا حقیقی مہنت تھا۔
 دوم یہ کہ قرضہ نیک نیتی سے لیا گیا تھا اور اس کے حق کی حفاظت

پاؤں سے اس کو یہ کہ میں نے اس کو اس کا درحقیقت یہ باور رکھا ہے
 و اس ہتھال کے لئے اس کے لئے قرضہ دیا ہے جہاں تک کہ
 ہمارے لئے قانون کے تحت اس کے لئے اس کے لئے قرضہ دیا ہے۔
 اور دینے کے لئے اس کو اس کے لئے قرضہ دیا ہے کہ مہنت سیارام داس
 سو جاہلاد ہتھال کا مہنت نہیں ہے۔ جہاں تک کہ وہ دوسرے امر کا
 تعلق ہے۔ قرضہ بلاشبہ اس وجہ سے لیا گیا تھا کہ سیارام داس
 بمقابلہ اس متعلقہ مخالف کے ہوا تھا۔ اس کو اس کے لئے قرضہ دیا
 حق کی حفاظت کرے۔ مقدمہ ہارنٹ میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ مہنت
 سیارام داس میں یہ قرار دیا گیا تھا اور جہاں تک کہ اس کی امر کا
 تعلق ہے۔ اس کو جو یہ کہ میں نے اس کو اس کے لئے قرضہ دیا ہے
 یہ اپنے حق کو محفوظ رکھنے کے لئے روپیہ قرضہ دیا ہے۔ نتیجہ کر کے
 وجہ نہیں ہے کہ قرضہ نیک نیتی سے دیا گیا تھا۔ بلاشبہ مہنت
 گوئی کے لئے یہ قرار کیا گیا تھا کہ وہ مٹھ۔ مٹھ اس رقم کے جو اس
 نے مٹھ میں سیارام داس کے لئے لیا ہے۔ اس کے لئے قرضہ دیا ہے۔
 ہارنٹ لیکن اس کو اس رقم کی دہائی نہیں ملی۔ جس کا اس
 نے مٹھ میں سیارام داس کے لئے لیا تھا۔ اس کے لئے قرضہ دیا ہے۔
 دہائی اس رقم کے متعلق تھی۔ جس کو اس نے فی الواقعہ
 اس کے حق کی حفاظت پر صرف کیا تھا اور اس رقم پر
 ایک قول ہو دیا گیا تھا۔ میری رائے میں اس میں شک کرنے
 کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جو رقم مٹھ میں لیا گیا تھا۔ سیارام داس
 کو اپنے حق کی حفاظت کے لئے قرضہ دی تھی وہ ایک نیک نیتی
 سے دی گئی تھی۔ مقدمہ راجہ سیارام داس مکرئی بنام
 زیدراتا مکرئی (۵) بالکل متعلق ہے۔ اگر قرضہ کی قانونی

بنام
 مہنت
 (۱۸۲۸)
 صفحہ ۱۸۲

(۵) کلکتہ وکیل نوٹس جلد ۹ صفحہ ۲۱۲۔

کہ اگر اس کو ان کی اجازت نہ دیا جائے گا تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔

اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔

اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔

اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔
اس لیے کہ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔

کروڑ شالاک
سام
چنتہ والرا دگر
(دوس)

موجود ہو اور ثنائیہ موجب منفر شدہ۔ اس کے تحت
ہو۔ شوہر کو اپنی زوجہ کے لئے رقم کا انتظام کرنا چاہیے لیکن
اس کے قطع نظر عام اصول جو جو معلوم ہو اس سے یہ ہے کہ زوجہ
جس پر اس کے شوہر نے عدالت صادر کنندہ طلاقیہ دیا
یا ہو یا الزام لگا یا ہو اس مقدمہ کی جوابدہی میں خرچہ
یا نہ کی سچی ہے۔ اس کے دینے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کو
خرچہ شخصہ یا جائے اور اس خیال کرتا ہوں کہ مقدمہ ہوا
میں اس کو مقدمہ کا خرچہ شخصہ دیکر حکم میں ترمیم کی جائے البتہ
یہ عہدہ دائر شخص کفنتہ خرچہ کا فرض ہے کہ بوقت ترتیب فرد
حساب یہ قرار دے کہ آیا بعض شخص وغیرہ رکھے یا نہیں لیکن
عدالت مراغہ میں مقدمہ جرح ہو تو حالت مختلف ہو جاتی
ہے اور مراغہ علیہ کو اس کے مراغہ کا خرچہ دیا جانا چاہئے
لیکن چونکہ مراغہ خرچہ کے مساوی میں کامیاب ہو چکی ہے اگر
اس کے مراغہ کا جزو عظمیٰ کامیاب رہا ہے مناسب حکم
یہ ہو گا کہ مراغہ کا خرچہ نہ دیا جائے

نہی

جسٹس رام سیم میں اتفاق کرتا ہوں۔
حکم میں ترمیم کی گئی
ہائی کورٹ بمبئی
درخواست نمبر ۱۹۲۳
منبر مقدمہ ۵۰ ابابہ ۱۹۲۳
باجا جسٹس سری کے ملک اسٹ و بسٹس
سرجان کیشن ناتھ
بابوشین موہن سنگھ بنامہ بانو نارین ریستاد
سائل اسمتہ نارین شانی
کوینٹ آف انڈیا ایکٹ بابہ ۱۹۲۳
۱۹۲۳

ابہ ۱۹۲۳ رفر۔ اسمتہ نارین شانی
درخواست ۱۱۸۵۷ کوکیرا نارین سابل بنو (کر۔)
۱۹۲۳ ان کے والدین کے راجدات کرگئی حشر و دفعہ ۲
۱۹۲۳

اگر یہ زیادتیاں نہ ہوتیں تو مجموعہ مضابطہ دہائی
دگریرا نارین سابل کے مساوی کے متعلق کے لئے
میں دہائی اس مقدمہ کی دفعہ ۱۵ کے تحت فائل
لیکھی نہیں ہیں تاہم جلال ایسا علی الزام دہائی
بالکل نا واجب ہو کہ اس میں فریضہ غلام کے دہائی
کے پیش شدہ شہادت کے اور بدلتہ مضابطہ کے
اور ان وجوہ کے متعلق جن پر فیصلہ مبنی ہے کو کو حشر
نہ کی گئی ہو تو ہائی کورٹ کو ریسٹ آف انڈیا ایکٹ
کی دفعہ ۱۵ کی تحت دست اندازی کر گئی۔

مجموعہ مضابطہ دیوانی دفعہ ۳۳ میں دائر فقرہ دس طرف
اس میں متعلق ہے جس کا بار کفالت بمقابلہ ملی
دگریرا کے جائز ہو اور ایسے مرتب کو اجازت ہے کہ
ایسے نظام سے دشمن کی تقسیم حصہ رسد کی درخواست
کرے جو تقسیم دگریری جو تقسیم دگریرا کیا گیا ہو
میں مرتب رہن کے علاوہ بمقابلہ دیوانی دگریری کوئی
دفعہ کی دگریری بھی رکھتا ہو۔

منجانب سائل درمستریس این سرجا مسٹر ست دیو اسہائے۔
منجانب فریق ثانی۔ مسٹر میٹھور دیال و سہو سرن۔
مراغہ بنار اہنی حکم سبارٹینٹ جج عدالت درجہ دوم بمبئی
۱۹۲۳
جسٹس ملک۔ یہ درخواست بنار اہنی حکم سبارٹینٹ جج

یہ دفعہ کے لیے فی الواقع اہم ہے۔
 نتیجہ یہ ہے کہ مرنے والے کو جو کچھ چاہیے ہے فیسر کا
 وارث بن جائے گی۔

پیشکش کاٹل میں اللہ تعالیٰ کو راضی ہوں
 ورنہ اسے خارج کی گئی

ہائی کورٹ الہ آباد

مرافقہ تانی دیوانی
 بہر مقدمہ ۸۴۸۸ بمطابق ۱۹۲۳ء منصفہ کیم جون سنہ ۱۹۲۳ء
 باحلاس دسٹرکٹ جیڈ پورہ مشرقی پنجاب
 محمد زین خان وغیرہ پٹھان نور الحسن خان بیک
 مدعیان۔ مرافقان دیگر مدعی علیہا مرافقہ تانی
 شرح اسلام۔ وقف۔ واقعہ لاہور میں داخل خارج اسماء
 کے جانے کا اثر واقعہ اور اس کی زوجہ کا کامل آمدنی پر
 بنی زندگی تک اختیار باقی رکھنا۔ وقف کا جو اثر
 اگر کوئی شخص اپنی جائیداد وقف کرتے وقت ہوتا ہے کہ یہ جائیداد
 قرار دے اور حیثیت ایسے تعلق کے جائیداد کو اپنے وقف
 رکھے تو وقفہ دینے کی وجہ کو وقف کا لغو نہیں ہوا اگر
 کہ وقف کے عین ایسے تعلق کے لیے ایک مکمل داخل خارج
 کر لیا ہو۔

محمد عبد بھیل خان بنام محمد عبداللہ خان الدین کینر حلالہ
 صفحہ ۲۵ کی تقلید کی گئی۔
 اگر کوئی عاقل متوجہ جائیداد کی کامل آمدنی کو عین سے
 صلحہ اپنی زندگی تک یا انجمن کی تک اور اپنے بعد اپنی
 کی زندگی تک مخصوص کرتا تو اس حالت میں بھی وقف نہ
 ہے اگر بالا فرجاید وقف کی مناسب غرض کے لیے ضروری ہے

محمد زین خان
 سام
 نور الحسن خان
 (دالہ آباد)

جون لی لی بنام عبداللہ محام ان کے پیشکش (سلسلہ قسیم) حلالہ
 صفحہ ۸۴۸۸ کا سام علی سراج ہائی سیر ہائی نام سر کیم ہائی ہائی
 اور کسر حلالہ ۱۲۵۵ کی تقاریر کی گئی
 سکاٹا میڈام سکاٹا لال لالہ اور اس لاریور کے کاکتہ حلالہ ۲
 ص ۱۱۶ محمد احسان اللہ چوہدری نام امر خیر کٹھن وائٹین
 لاریورٹ ککٹہ حلالہ ۲۸ صفحہ ۱۸ کا نوادہ دیا گیا۔
 مرافقہ تانی بنام دگری مرافقہ تانی لاریورٹ ککٹہ حلالہ ۲۸ صفحہ ۱۸
 خانب مرافقان۔ ڈاکٹر کے سائن ککٹہ۔
 منجانبہ مرافقہ علیہا مرافقہ تانی احمد وائٹین۔ رضا علی۔
 شد صملہ در سوال جو ان دو حلقہ مرافقون میں بعض تصفیہ میں
 کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وقف نامہ محمد عبداللہ علی خان اور اس کی
 زوجہ نے ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء کو مکمل کیا تھا جائز ہے عبداللہ علی خان
 کے لیے وقفہ کو اور اس کی زوجہ اس کے چند روز بعد ہی فوت ہوئی
 اور جو وہ مال اس کے بھائی محمد علی خان نے بموجب شرح اسلام
 بیٹا اس کے وارث کے جو اس جایداد میں اپنے قانونی حصہ پر
 کا وجود رہے دائر کی محمد علی خان کا وارثیات کے دوران
 میں نہ ہوا اور مرافقان اس کے قائم مقامان قانونی میں
 کے فریقین میں محمد علی خان نے اپنے عرضی دعوے میں انکا
 کیا کہ کوئی وقف کیا گیا تھا۔ اور مرید بران یہ بیان کیا ہے
 کہ اگر ایک وقف تھا تو وہ فرضی اور سازشی تھا۔ وقف نامہ کی
 تکمیل پر ہر ہر ہر ہر سے اختلاف نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن اس بات پر
 اس کو ایسا وقف تصور کیا ہے جس کا نفاذ فی الواقع عبداللہ
 خان اور اس کی زوجہ کی وفات تک نہیں ہو سکتا تھا لہذا
 اس نے اس کو وقف نامہ کے خلاف حلالہ کے لیے حصہ کی حد تک جائز
 تصور کیا ہے اور باقی جائیداد کے متعلق دوسری دگری کیا ہے۔

[illegible]

متر حاضر اور اس مرتبہ سے متعلق ہے بشر کی کفالت
بقا یا تعلیمی ڈگریا کے جاننے سے جو وہ مقدور ہیں کو پڑھنے
کے بار کفالت کے وجود میں آنے کی وجہ سے نہیں ہو سکتی
کے بعد نظام پر کسی طرح کے بار کفالت سے شریک نہیں کر سکتا تھا
اور اگر لکھ پڑھنے والی جو کسی ڈگری کے متعلق تقسیم حصہ
رہی کی وجہ سے اسے کرنے سے محروم کیا جائے تو کوئی کامیاب
باقی نہیں رہی جس کے مقابلہ میں وہ اس ڈگری یا بار
رہن کی تکمیل کر سکے۔

اس امر میں شک ہے کہ آیا ضمانت نامہ رام غریب کے حصہ کے رہن پر اس معنی میں مؤثر ہو سکتا ہے کہ اس سے گفٹنگ کو کامل معافی کے مبادی میں رام غریب اور اس کے وارثان پر نالیش کرے گا حق حاصل ہو۔ دستاویز میں موجود یہ اقرار ہے کہ لکویڈیٹر زلفی کی ڈگری کی تعمیل میں رام غریب کی جائیدادوں کے مقابلہ میں کارروائی کر گیا۔ اور محض بقایا کی صورت میں رام غریب کے دو ستر حصہ داروں کے حصوں کے مقابلہ میں رہن نافذ کیا جائیگا۔ لیکن وہ امر موجودہ ذرا سیٹ

محمد علی
نام
ادرس خاں
در آبار

۱۔ انکس ایمل آؤسیمل، جی مجا کروٹہ، ان جہرہ سے ابراہیم (۱)
 رکھا اور امداد بنایا، کہ وہ دل کی عادی نہ بنے۔
 ۲۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۳۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۴۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۵۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۶۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۷۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۸۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۹۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۰۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔

۱۱۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۲۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۳۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۴۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۵۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۶۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۷۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۸۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۹۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۲۰۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔

۱۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۲۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۳۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۴۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۵۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۶۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۷۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۸۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۹۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۰۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۱۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۲۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۳۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۴۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۵۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۶۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۷۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۸۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۱۹۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔
 ۲۰۔ کہ وہ اس کی اور جیسی ہے۔

اور اس اقسا و سکتے شامل قصور پر ذکر مداروں کو یہ اجازت
 دے گی کہ کل رقم باقاعدہ وصول ہو دیوں ذکر کیا
 کی داسا و دیگر جائداد سے وصول کریں اور رقم واجب الادا
 سے کما کر ہٹا دیں نہ ہونے پر ذکر مداروں کو حق ہو گا
 رقم سارا دے مہونہ کے نیلے وصول کر لیں۔ جائداد
 میں نہ صریح گھاٹ ماج بوزارہ تو فیع نمبر ۴۴ میں بیان
 کا حصہ ہے اور اگر وہ جملہ رقم اس طریقہ وصول نہ ہو جائے
 تو وہ بھی جائداد کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے کہہ کر
 کیا گیا ہے۔ اس مرفوعہ کی مرض کیلئے ضروری نہیں ہیں۔
 بدون ۱۹۲۱ء میں بموجب فقرہ ذکر فی تین مسلسل
 اقسا میں قصور ہونے پر ذکر کیا ورنہ اسے ذکر
 کی تعمیل کی درخواست دی۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ
 تعمیل کی درخواست کس طرح مرتب کی گئی تھی۔ وہ درخواست
 نہیں اس جائداد کے خلاف درخواست تعمیل کے طور پر
 مرتب کی گئی تھی جس کا ذکر ذکر فی میں کیا گیا ہے اور
 اس جائداد کے خلاف تعمیل کیلئے بھی جو بہ لحاظ حکم
 ذکر فی میں زیر مواخذہ قرار دی گئی تھی۔ طریقہ جس کے
 بموجب عدالت سے استدعا کیا گیا تھا سب سے اول
 یہ تھا کہ دیوں ذکر فی کی جائداد ہائے منقولہ قرق و نیلام
 کی جائیں اور دوسرے یہ کہ جائداد ہائے مہونہ قرق و نیلام
 کی جائیں۔ جائداد ہائے منقولہ کی ایک ہر سست مرتب کی گئی
 تھی سارا جائداد ہائے مہونہ کا صرفہ اظہار اس طرح ذکر
 فی میں کر دیا گیا تھا کہ وہ صریح گھاٹ ماج بوزارہ تو فیع نمبر
 ۴۴ میں چارتا کے کا حصہ ہے بنظام جائداد ہائے منقولہ
 دستیاب نہ ہوں اور ہر صورت وہ قرق نہیں کی گئیں۔

۱۹۲۱ء کے قریب باب ست میں اس کی تک کوئی ملاحظہ
 کیا گیا۔ یہ کہ دیوں ذکر فی کے بیان کیا گیا
 کے بارے میں ایسی جائداد ہائے منقولہ ہیں۔ جائداد
 ہائے منقولہ قرق کی قرق کے قریب ہے۔ جائداد ہائے منقولہ
 بعد ذکر مداروں نے عدالت سے استدعا کیا کہ جائداد
 مہونہ قرق و نیلام کی جائیں۔ دیوں ذکر فی کی جائداد
 درخواست کی نسبت انقض عذرات میں لکھے گئے ہیں۔
 بل ان میں بیان ہوا ہے ہر دو جائداد ہائے منقولہ
 عذرات کو خارج کر دیا اور حکم دیا کہ تعمیل مذکورہ
 جائداد ہائے مہونہ کی جائے۔

جن امور پر ہمارے روبرو اس مرفوعہ میں پیش کی گئی ہے یہ
 ہیں اول یہ کہ مقدمہ احکام آرڈر ۳۲ رول ۱۲ کے تحت
 اور اسلئے قبل ان میں کہ جائداد ہائے مہونہ کا جائداد
 ایک فریڈالٹش کی ضرورت ہے اور دوم یہ اس وجہ سے کہ
 تعمیل میں درخواست نیلام جائداد ہائے مہونہ کی تعمیل
 کی مرضی درخواست ہے جس کو بہ لحاظ مندرجہ بالا منصفانہ
 عدالت کو اس وقت منظور کر کے گا۔ اختیار نہیں ہے کہ
 درخواست دینے پر کر لی جائے۔

بہ لحاظ امر اول میں خیال کرتا ہوں کہ ذکر فی جو موجودہ
 میں حاصل کی گئی ہے وہ بمقابلہ اس ذکر فی کے کہہ دیا گیا ہے
 جو بین میں زائد کی افائی کے مطالبہ کے الفاظ کے طور پر
 صادر کی جاتی ہے آرڈر ۳۲ رول ۱۲ اس قسم کی ذکر فی سے
 متعلق ہوتا ہے اور اس میں محکم ہے کہ اگر کوئی مرتب کسی ایسے
 دعویٰ کی پیروی میں جو کسی معاہدہ میں کی رو سے بددیواری
 ذکر فی افائی زائد کی نسبت حاصل کرے تو اس پر نفاذ نہیں

اگرچہ اس (۱) میں قرار دیا گیا تھا کہ ختم احکام آرڈر ۲۲ رول ۱۱ میں
 کی درخواست میں کسی ترمیم کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھو کہ وہ
 درخواست درج و شکر کرنی چاہی ہو۔ یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر
 وکرم یا کسی اور طریقہ سے ایسی ڈگری کی تعمیل کرنا چاہنا ہو جو
 درخواست میں نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ اس عرض میں
 ایک یا جدید مقدمہ شروع کرے۔ بہر حال مقدمات بالی میں اور
 علی الخصوص مقدمہ گیارہ لاکھ روپے بنام شامانند جین
 (سٹنڈرڈ لکچر) (۲) اور اس عدالت کے ایک حال کے
 مقدمہ رام سمرن پریشاد بنام بالورام بہادر (۳) میں یہ قرار دیا گیا
 ہے کہ ایک ایسی درخواست جو جائیداد کی جدید فہرست داخل کرنے
 کیلئے دی گئی ہو جس میں خلاف تعمیل کی استدعا کی گئی ہو ایک مرتبہ
 تعمیل نہیں ہوگی کیونکہ اس کی بہر حال موجودہ مقدمہ ہر دو مقدمات
 مذکورہ بالا سے زیادہ تر صاف ہے۔ کیونکہ موجودہ مقدمہ کی تعمیل کی
 درخواست سے متعلق کرنے سے معلوم ہوا کہ صرف تعمیل دیوناں ڈگری
 جائیداد کے متعلق کی ترقی و نیلام سے کرے کی درخواست کی
 تھی اس کے لئے کافی ثبوت ہوئے ہیں کہ فرقی و نیلام جائیداد
 موجود ہے ہی اس لئے یہ بالکل واضح ہے کہ موجودہ درخواست
 تعمیل کے لئے جائیداد کے متعلق ہو نہ نیشنل ایک درخواست تعمیل کے
 لئے اس لئے کہ میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے تاکہ عدالت اس
 جائیدادوں کے خلاف کارروائی کر سکے۔
 ان وجوہ سے میری رائے میں ہر دو وجوہات پر یہ ملاحظہ کیا گیا
 رہتا ہے کہ درخواست میں کہ مراد سے ہم کو خیر خواہوں کے لئے
 کیا ہے۔ مراد خارج کیا جاتا ہے۔
 جسٹس کلونٹ سہائے بین اتفاق کرتا ہوں۔
 مراد خارج کیا گیا۔

ہائیکورٹ لاہور مراد خانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۲۰۵۳-۱۹۵۳ء جسٹس جیو ری سٹل
 اجلاس جسٹس براؤن و جسٹس ظفر علی
 بنام ساون وغیرہ علی بنام
 گلی۔ مدعی مراد۔
 مدعوہ مدعیان مراد علیہم
 قائم مقام قانونی کے تفریق کی عرض۔ بابت کے لئے ہوئے انتقال
 پر اس کے لئے کی جائے نالاش جسکو اعتراض کا حق ہوئے ہے
 وفات۔ آیا بابت کے لئے قائم مقام قانونی ہے۔
 قائم مقام قانونی کے فرقی بنائے جانے اور مقدمہ کا انحصار
 ہونے کے بعد آیا کسی دوسرے قائم مقام قانونی کی درخواست پر
 کر سکتا ہو سکتی ہے۔

مقدمہ میں مدعیان تفریق سو فی کے قائم مقام قانونی کے تفریق
 عرض یہ ہوتی ہے کہ مقدمہ کی سماعت کیا گئے اور اس کے لئے
 (۱) سے ایک مقدمہ دائر کیا کہ ان کے بابت دے عدالت کی
 ہے وہ قابل اعتراض ہے متزیاں کی جانب سے مدعو کے درج
 میں (۱) لا لودہ مت ہو اور درخواست متزیاں ملو ان
 (۲) ملو ان کے قائم مقام قانونی کے فرقی کیا گیا۔
 مراد دیا گیا کہ (۱) ملو ان مقدمہ ہے قائم مقام
 قانونی متصور ہیں ہو سکتا اور جو کہ (۱) کا جائز قائم مقام
 قانونی فرقی نہیں کیا گیا ہوا اس لئے متزیاں کا مدعو
 (۱) ملو ان متزیاں ملو ان قائم مقام قانونی مقدمہ میں
 پایا جائے اور اس مقدمہ کا فیصلہ ہو جائے تو اس کی کر
 سماعت نہیں ہو سکتی کہ سو فی کا کوئی دوسرا قائم مقام
 عدالت میں تاریخ وفات سے چھ ماہ کے اندر آئے اور قائم مقام

گلی
 بنام
 ساون
 لاہور
 صفحہ ۱۹۵

دراویڈ

ہندو

ہندو

(۱)

جائداد وہ نہ دار کے اس جائداد کو نیلام نہ کر سکیگا اور اس میں مزید یہ معلوم ہے کہ جائز ہے کہ وہ اس مذکور ماوصف میں ہر ۱۴ آرڈر کے دائرہ کے مجھے معلوم ہوتا ہے مقدمہ کی وہ قسم جو حسب نوائے آرڈر ۳۲ رول ۱۴ ہوتی ہے وہ قسم مقدمہ ہے جس میں نالش اس معاہدہ کی بنیاد پر دائر کی جاتی ہے کہ اس رقم کیلئے کیا جاتا جو رہن نامہ میں مذکور ہے یا اس رقم کیلئے دائر کی جاتی ہے جو اس معاہدہ میں مندرج ہو یا کسی اور وجہ جو اس رہن سے پیدا ہونہ کہ وہ مقدمہ کی رقم جو کہ جائداد ہائے مرہونہ کی نیلام کی شرح سے رجوع کیا جا رہا ہے۔ یہ رول دفعہ ۹۹ قانون انتقال جائداد کے مطابق یا اس کی بجائے وضع کیا گیا ہو دفعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی وجہ سے نسخ ہو گئی ہے اور اس سابقہ قانون میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ جو نالش تحت آرڈر ۳۲ رول ۱۴ دائر کی جائے اس سے مرہونہ سخی نہیں ہوتا کہ جائداد ہائے مرہونہ کو شہر بنیلام کرے۔ وہ قدیم قانون کچھ خفیف تر یہ قسم کے ساتھ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مکرر وضع کیا گیا ہے اور جو ہنوز اول کانٹرکٹا ہے۔ یہ بالکل صاف معلوم ہوتا ہے کہ نکلن ہے کہ قوی وجہ ہوں کہ جائداد ہائے مرہونہ کے نیلام سے انکار اس بنیاد پر کر دیا جائے کہ مرہونہ نے جو ڈگری رہن کے مقابلہ میں حاصل کی ہے وہ ڈگری رہن نہیں ہے بلکہ صرف ذاتی ڈگری ہے اور ایسی ڈگری کسی طرح جائداد ہائے مرہونہ پر موثر نہیں ہو سکتی۔ ایسی حالت میں اس کی صریح ضرورت ہے کہ قبل ازین کہ جائداد ہائے غیر متعلقہ کے بارے میں نافذ کر لیا جائے ایک ڈگری صادر کی جائے جس میں اس بارے میں نافذ کا حکم دیا جائے۔ یہ موجودہ مقدمہ

ایک بالکل مختلف نوعیت کا ہے۔ ڈگری جو موجودہ مقدمہ میں حاصل کی گئی ہے وہ ایک خفیف فرق کے ساتھ بعینہ اس ہی قسم کی ڈگری ہے۔ یہ کام قہرات رہن میں دائر کی جاتی ہے یہ نالش رہن کی نالش ہے اور اس میں استیصال ہے کہ جائداد ہائے مرہونہ کی نیلام کیا جائے لیکن یہ قسم مقدمہ کی مصالحت کی بنیاد پر بجائے معمولی ڈگری رہن کے اس میں دیوں ڈگری کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ مدت مقررہ کے اندر رقم ڈگری ادا کر دے جس سے قاصر رہنے کی صورت میں جائداد ہائے مرہونہ نیلام کر دی جائے گی ایک ڈگری مصالحت مرتب کی گئی۔ اس ڈگری مصالحت میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ دیوں ڈگری پر لازم تھا کہ خدا قرین رقم ڈگری ادا کرے اور اگر اس سے مسلسل تین اقساط کی ادائیگی میں قصور ہو تو کل رقم باقی ماندہ کی تعمیل دیوں مان ڈگری کی دوسری جائدادوں پر کیا جائے گی اور اس طریقہ پر رقم کے نہ وصول ہونے پر جائداد ہائی مرہونہ پر اس کی تعمیل کیا جائے گی۔ اس لئے یہ صاف ہے کہ اس مقدمہ کی ڈگری میں یہ حکم ہے کہ دیوں مان ڈگری کے قاصر رہنے اور ان کی دیگر جائداد کے کافی نہایت نہ ہونے پر موجودہ مرہونہ کی نیلام کیا جائے اس لئے کچھ کوئی سبب نہیں معلوم ہوا کہ ڈگریوں کو کیوں دوسری نالش نیلام جائداد مرہونہ کیلئے دائر کرنے کی ضرورت ہے کیا صرف اس وجہ سے کہ ڈگری میں جو چارہ کار بتلایا گیا تھا وہ سود مند نہیں ثابت ہو رہا ہے خیال میں اس مقدمہ کی نوعیت اس مقدمہ بالکل مختلف ہے جو تحت آرڈر ۳۲ رول ۱۴ ہونا چاہئے اور اس وجہ سے مرافقہ کو نا کامیاب ہونا چاہئے۔ امر دوم کے متعلق یہ کہ بلاشبہ مقدمہ اس قدر علی بنام تر لو کہ نہایت

گاہیہ کے قائم مقامان، ان فی انہما اور اس سے ان کو ذوق
بنایا جائے۔ روزنامہ عدالت میں اس کے کونوی مسلم
ڈسٹرکٹ جج نے یہ امر درج کر کے جان کر دی کہ اس مرفوعہ کا
فیصلہ ہو چکا ہے۔

اب اس مسئلہ کے اب اس عدالت میں اپنی درخواست کے
اندر اس کے حکم کی نگرانی کی ہے اور اس کے دوسرے میں مقدمہ
مرفوعہ حاکم دائر کر کے ہیں۔ نگرانی اور مرفوعات توسط
مشرعہ گویا سیٹی پیش ہوئے ہیں اور خواہ اب مرفوعات
مستریان مشرک حیدر حاضر ہیں۔ یہ فیصلہ تمام مرفوعات
ذکر الیٰ کا فیصلہ کر دیا گیا۔

انگریزی (نمبر ۲۰۵۲) عدالت میں کر کے ہوئے مشرعی
نے یہ بیان کیا کہ ذیل مرفوعات جج کو چاہئے تھا کہ مرفوعات
کی بار دیگر سماعت کر کے (جہاں باکیاں سے انتقال کے
مستحق) اس وجہ سے کہ اس میں شک گاہیہ کی وفات سے چہ
کے اندر عدالت میں جمع ہو گیا تھا۔ مقدمات و ملائم جی
نام جوہی جہاننگا (نمبر ۱۰) اور جہاں دہن بنام رائیچندر (۲)
سے استناد کیا گیا۔

ہیں ہر دو نظائر اس مسئلہ سے متعلق ہیں معلوم ہوتا ہے پہلے
مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ کامیاب مرفوعات بار دیگر مقدمہ
کی سماعت رزرو نہیں دیکھتا کیونکہ وقت سماعت بوجہ وقت
مرفوعہ مقدمہ کی نویدیت بدل گئی تھی۔ یہی کے مقدمہ میں
واقعات بالکل جدا گانہ تھے۔ ہیں نگرانی کی کوئی وجہ نہیں
معلوم ہوتی۔ حکم منظوری درخواست سے صاف ظاہر ہے
کہ وہ اس وجہ سے منظوری تھی کہ اس میں یہ درج تھا کہ گاہیہ
نے ایک بیٹا پسندہ چھوڑا ہے۔ مشرعی کو پان سیٹی نے

ہمارے روبرو تسلیم کیا ہے کہ یہ غلط تھا اور یہ کہ وہ لاوارث
ہو گیا ہے۔ لہذا یہ درخواست معذرتہ جج کی کیا ہے۔
اب ہم اس مرفوعات رزرو کریں۔ جوہاں دہن اور گھر کے استناد
متعلق ہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دی علم ڈسٹرکٹ جج کا یہ خیال
تھا کہ قائم مقامان قانونی کی ناقابلیتوں پر لیا گیا تھا۔
اس رائے سے ہیں اتفاق نہیں ہے۔ کوئی دینی حد
قوت ہو جاتا ہے تو اس کا قائم مقام قانونی نہیں کیا جاتا ہے
تاکہ مقدمہ جاری رہ سکے اور اس کو فیصلہ کیا جائے۔
مشرعی کے حق اور ناقابلیت ہیں سن پڑا گیا تھا۔
اور صرف یہ امر کہ گلی بوجہ میعاد کوئی تلاش بغیر مستحق انتقال
نہیں کر سکتا تھا۔ ہماری رائے میں کافی وجہ نہیں ہے کہ گاہیہ
کا مقدمہ بھی قابل احراز قرار دیا جائے۔ بلاشبہ اس ہر
مقدمات میں گلی اپنے بیٹے کا قائم مقام قانونی تھا اور وہ
ڈسٹرکٹ جج کو چاہئے تھا کہ مرفوعات کا فیصلہ رزرو کر کے
یس ہم یہ دونوں مرفوعات نمبر ۲۰۵۲ و ۲۰۵۳ بائندہ مشط
منظور کر رہے ہیں اور اس کو ذی علم ڈسٹرکٹ جج کے پاس قانونی
کے مطابق فیصلہ کرنے کی غرض سے واپس کر کے ہیں عرضیہ
کے تاج ہو گا اسٹامپ واپس کر دیا جائیگا۔

اب اس مرفوعات پر جو کرنے سے جس کا تعلق گلی ویرا کے انتقال
سے ہی (مرفوعات نمبر ۲۰۵۲) ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ
ذیل مرفوعات جج نے چریمان غلطی کی ہے۔ مشرک حیدر نے
بحث کی کہ فی الحقیقت نگاہیہ نے گلی کے کل وراثت کے قائم مقام
کی حیثیت سے مقدمہ رجوع کیا تھا۔ اور یہ کہ گلی خود وارث
نہیں تصور کیا جاسکتا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس مقدمہ کی عرضیہ
کیے گلی خود اپنے بیٹے کا قائم مقام قانونی نہیں خیال کیا جاتا

اختیار نہ کرے کہ وہ قس کی درخواست کو قبول کرے۔ عدالت
سارہ گمانیب سے عدالت اسلام پور میں ڈگری کی تعلیم پر ڈگری
نے قبل از وقت تعلیم ڈگری کی لئے حد کو شش کی اور چونکہ عدالت
ستارہ لے عدالت اسلام پور میں صداقت نامہ روانہ نہیں کیا
ہے اس لئے اس کی ناکامیابی تعلیم ڈگری میں ہوتی تھی
میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس کا اختیار ختم ہو گیا ہے اور اسلام پور
کی عدالت کا ہر حکم بلا اختیار ہے۔

دوم یہ کہ میں عرض کرتا ہوں کہ موجودہ درخواست بابت ۱۹۱۵ء
و سابقہ درخواست بابت سلسلہ سے تین سال کے اندر
پیش کی گئی ہے تاہم اس وجہ سے ہمیں سبب عارض ہے کہ وہ
درخواست بابت سلسلہ خلاف قانون تھی لہذا اس سے کی طرح
سبب محفوظ نہیں رہ سکتی۔ سلسلہ میں دیوں ڈگری نوٹ مواد
فائز مقامات قانونی عدالت اسلام پور میں فریق مقدمہ سب سے کو
جک اس عدالت میں ڈگری تعلیم کیلئے گمانیب عدالت ستارہ متقل
کی گئی تھی میں خیال کرتا ہوں کہ عدالت اسلام پور کو دیوں کے ورتا،
و فریق سب سے کا کوئی اختیار تھا اپنی بحث کی بنیاد میں مقدمہ
سوائی تاہم اربنام و دیاتاشا ستری (۱) سے استناد کرتا
ہوں۔ بلاشبہ نتیجہ قائم نہیں کی گئی کہ آیا ورتا کے فریق بنائے
مانے کی درخواست عدالت ستارہ میں تعلیم کیلئے ڈگری کی
متقل کے قبل ہمیں پیش کی گئی تھی اگر یہ نتیجہ میں بھی جائے
نویہ تجویز کیا گیا کہ عدالت اسلام پور میں ورتا فریق بنائے
کئے تھے۔

گمانیب مافظہ علم مشر تار۔ اسے جاگیر دار کی بحث سماعت میں کی
فیصلہ دیوں نان ڈگری گمانیب سے یہ ایک کوشش ہے کہ
۔ اس ڈگری کی تعلیم سے محفوظ رہیں جسکو عدالت ستارہ نے

معدوم نمبر ۱۹۲۰ء بابت ۱۹۱۵ء میں صادر کیا تھا اور اس میں
عدالت اسلام پور میں متقل کی گئی تھی۔ یہ بحث کی گئی تھی کہ اس میں
سے عدالت اسلام پور سے روانہ کیا گیا تھا اس کا اختیار ختم ہو گیا
دفعہ ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ چونکہ
اسلام پور کی عدالت سے وہ صداقت نامہ جو روانہ کرنا چاہتا ہے تھا
ہیں روانہ کیا گیا اس لئے اس کا اختیار سافظہ ہو گیا
اسلام پور کی عدالت کا اختیار باقی رہیگا جسک کہ وہ عدالت
صداقت نامہ موجب دفعہ ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی روانہ کرے۔

مقدمہ عابدیم بام مظفر حسین خان (۴) جو ایک ایسا مقدمہ
تھا جو مجموعہ ضابطہ دیوانی بابت ۱۹۱۵ء کے مطابق دفعہ ۴۱ کی تحت
تھا جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ اس عدالت کو حسین ڈگری تعلیم کیلئے
روانہ کیا جائے اس ڈگری کی تعلیم کا اختیار اس وقت تک حال
رہتا ہے جسک کہ حکم تعلیم اس سے واپس لے لیا جائے یا جسک
کہ وہ ڈگری کی پوری تعلیم کر کے عدالت صادر کرے۔ ڈگری
میں صداقت نامہ روانہ کرے یا جسک کہ ملحا اپنے اختیار سے اس
حد تک تعلیم کرے اور عدالت صادر کرے۔ ڈگری میں اس صداقت
روانہ کرے یا وہ تعلیم میں فاصلہ رہے اور اس واقعہ کا وہ رائے نامہ
عدالت صادر کرے۔ ڈگری میں روانہ کرے اسے یہ تجویز ہو سکتی
ہے کہ عدالت تعلیم کنندہ ڈگری میں درخواست دیوانی اور اس
اس لئے اس عدالت کا درجہ ہے کہ عدالت صادر کرے۔ ڈگری
میں ایسا صداقت نامہ روانہ کرے ڈگری اس امر کا حوالہ
ہوگا کہ انہی ڈگری کی تعلیم عدالت اول الذکر میں کرے اگر دفعہ ۴۱ کی
یہ تجویز صحیح ہو جیسا کہ اب کیا جا رہی ہے تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ڈگری
ایک عدالت سے دوسری عدالت میں بلا منفعت ڈگری کے
منتقل ہو کر گئی۔ جب عدالت تعلیم کنندہ ڈگری نے، ڈگری

دوم نمبر
بنام
گمانیب مافظہ علم
(مستفی)

صفحہ ۱۵

قالین شہادت ایک البتہ علامہ دفعہ اقبال نے ان کا اثر اور اس کا اثر۔

اقبال کس دوست اور معاذ کس لطف کا کافی ثبوت ہے لگے
 وہ دوسرے انخاص رید و لقس ہو واد التعلیم میں
 حاضر بن کر اسی فیصلہ دیکر کج طرح کہکھ مار دے۔ ۲۔ بارے میں کہ
 شعر میں غیہ یا غنہ کیا پوری غور نہ کر وری سلسلہ ۱۹۱۸ء
 میں انہیں ان کے سر کی۔ این۔ سہا
 میں انہیں عرف علیہ سر کی آ۔ یا دہری۔
 جسٹس تاکہ عیاں نہ کیا، اشرع نہ اے رہیں، اہ
 برتاؤ مدعی علیہ یا اس بیان سے۔ جس کی اگر مدعی علیہ سر
 کو تعبیر کر دے گا اور غنہ نہ ہو علیہ کتب ان کے میں کیا جاوی
 کہ وہ نہ غنہ یا عیاں فیصلہ الیم تھے۔

منصف نے قرار دیا کہ گو جن گواہوں کی تہمت ارجح بیان کیا جاتا ہے۔ انہوں نے دستاویز کی توثیق کی تھی اس کی تصدیق مطابق قانون نہ تھی بلکہ انہوں نے فعل و تقویٰ کیلئے گنہگار اپنے دستاویز پر کردہ جیسے ایسے بنا پر انہوں نے کل مقدمہ خارج کر دیا۔

دوسرے گتے جس کے پاس مرفوعہ کیا گیا غنی کی رائے یہی کہ جب
بیکمیل کنندہ نے اپنے تحریر ہی پر بارہ مین بیکمیل دستاویزے اقبال
کیا یہ تو کوئی مزید شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہی اور
انہوں نے مقدمہ منصف کے پاس واپس کیا کہ مقدمہ میں
حقیقت یہی ہے کہ تحقیقات کریں یہ موجودہ مرفوعہ تیار ارضی حکم

والہی صوفیوں نے بنیادی علمی بنیادیں ڈال کر کیا گئی ہے
یہ مدافعت ہے کہ حسب دفعہ ۱۰ قانون شہادت ہند اقبال عیسیٰ
دستاویز بتیقا کہ تکمیل کنندہ کافی تہذیب ہے لیکن اس امر

پایکورت پٹنہ
مفتی نزاری علی حکیم وایسی

خبر بقدر ما واجبه سلامه شمس ۱۲۰۲ نوامبر ۱۲۰۲
 بیلاس جیش صرعی کے ملک انش و طر طر
 از جن سا ہو مر افغ تمام گیکلا و ایتہ مر افغ علیہ

<p>محمد مدعی علیہ کے خریہ اٹھا نام ہمیں کما گیا ہے مگر اس کا مقصد برنارڈ گری سلام ہے اور وہ جن مہدم کام میں ہے ان سے ہم نہیں بخا گیا جیسا کہ مرفوعہ علیہ کے ایڈوکیٹ نے بحث کی ہے کہ مدعی حق نہیں ہے کہ حائد اوکا سلام کر کے تا دلائل اس نے مدعی علیہ کیسٹ کے میں اول کا انکشاف کر دیا ہو۔</p>	<p>اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ کوئی نہ نہیں ہوا کہ مصلحت صحیح ہے۔ اور اس جو ڈویژن کو رٹ عطا کرنا چاہتا تھا اگلے صاف نہیں ہے ڈگری کی ترتیب میں نقص ہے۔ لیکن اس ترتیب گری سے جس کا مصلحت میں کر ہے حلوم ہو گا کہ متاثرہ جھاکہ میں ان کی مدعی کچھ وصول کرے ترتیب اول کی ڈگری کی ادائیگی کر دی جائے۔</p>
<p>حال کے ایک مہدم سبھی نام غلام مہدم خاں (۲) میں بروی کو نسل کے حکام عالی مقام نے بہ قرار دیا کہ جب مہدم مہدم (جیسا کہ اس مقدمہ میں ہے) اس نسل میں فریق نہ کیا گیا ہو جس میں مہدم نے ڈگری حاصل کی ہو تو اس کی وہی حیثیت قائم رہے گی جیسی کہ فریق کیسے جانے کی صورت میں ہوگی۔</p>	<p>اس امر میں ہم مسئلہ ہے کہ آیا مدعی علیہ مہدم مہدم کے لئے اسے مقدمہ کا درجہ کرے اور اس کی جائداد مہدم سے تادائی میں مقدمہ کچھ وصول کرے دے۔</p>
<p>جیکہ مہدم مہدم پر جس کے ڈگری تحت آرڈر ۳۳ میں حاصل کی ہو مہدم مہدم کوئی نسل دائرہ کی موجودہ مہدم مہدم فریق نہیں بنایا گیا تھا تو وہ مہدم مہدم میں ہے جیسا کہ وہ قبل نفاذ ایکٹ باسٹنٹ ٹیڈ کے ہونا کہ اپنے میں مہدم کی منبر مذکر ہے اور اپنی ڈگری کی ادائیگی کی شرط مہدم مہدم کی ڈگری سلام میں قائم کرے۔</p>	<p>محمد مدعی علیہ کے لئے اس کے مدعی علیہ مہدم مہدم کو مہدم مہدم کو کیا ہے مہدم مہدم مہدم اور اس کے لئے کہ جائداد کا سلام نام اس مہدم مہدم کے لئے مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم یہ مہدم مہدم کی گئی ہے کہ مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم کے لئے ہے۔</p>
<p>موجودہ مہدم مہدم وہ مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم ہے اور مہدم مہدم کا حوالہ مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم مہدم گیا ہے اس لئے ہماری رائے میں اس کی وہی شکل ہے اور وہ اسی اصول پر مبنی ہے۔</p>	<p>محمد مہدم</p>
<p>محمد مہدم</p>	<p>اس مہدم</p>

میں نے اپنے حاکم عام تمام جو زمین کی پٹی بریلوی کو اس عہد میں زمین
 کے نام کافی وہی وہی (۱) درجستہ نگہ بنام ہمارا جو ہوا (۱۹۲۳)
 اور ارضیات میں عہد کے حق کی نسبت کوئی سوال نہیں پیدا ہو سکتا ہے
 وصول فیضیہ میں سے وہ عہد ہے جو اس کے اربعہ مقدمات
 سے بارہ سال قبل سے زمیندار کا قبضہ مخالف اس کے مخالف ہے یا
 ہو۔ بلاشبہ بحث ماحصل صحیح ہے حال بحث تصفیہ طلب یہ ہے کہ
 زمیندار کا قبضہ مخالف اس کے مقدمات میں کیا گیا ہے کب
 سے شروع ہوا۔ کیا زمیندار کا قبضہ مخالف اس وقت سے شروع
 ہوتا ہے جس وقت سے گورنمنٹ نے زمیندار کے حق میں ان ارضیات
 کی تخلیک کی تھی یا اس وقت سے قبضہ مخالف محسوب کیا جائیگا
 جب سے کہ زمیندار کا قبضہ سے عہد کے مقابلہ میں کوئی عمل مخالف
 کیا گیا ہو۔
 بلاشبہ مقدمہ رام گوپال مشل بنام کارنٹا لارنس (۱۹۲۳)
 میں بتا دیا گیا ہے کہ قبضہ بلٹنی دائرہ میں اس بار سے محسوب کیا
 جائے جس بار سے گورنمنٹ نے زمیندار کے حق میں ان ارضیات
 کی تخلیک کی ہو۔ یہ فیصلہ ارضیات مقدمہ اور اس کے پلٹنگ بک
 سے کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ بخلاف
 ۱۹۲۳ء میں آئین ہمایا و سماعت عدالت کو چاہئے کہ ہر مقدمہ
 میں ارضیات شرعیہ یہ سمجھنی کہ مدعی علیہ کا جو اکثر زمیندار
 ہوتا ہے قبضہ مخالف یا قبضہ بلٹنی دائرہ میں سے محسوب کیا جاتا ہے
 زمیندار کا قبضہ بلٹنی دائرہ کے مقابلہ میں مختلف طریقوں سے ملحق
 ہوتا ہے مثلاً جبکہ زمیندار سے ان ارضیات کی تخلیک کی گئی ہو تو

(۱) انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۹۸۱

(۲) انڈین کیسز جلد ۴۸ صفحہ ۲۶۲

(۳) انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۹۵۵

ماحول میں رہائے، ہمارا افسی کے کہنا تھا ہوا اور وہ کچھ نہ کرے
 اور بعد ازاں سارا مال ارضیات کو خاص قبضہ میں رکھے یا
 اس کی تائید جاریہ دائرہ کے حق میں کرے یا کوئی اور فعل کرے ہمارے
 ہمارے میں ہر مقدمہ میں ارضیات کی تصفیہات ہوا یا جاریہ قانون
 ہمارا صاحب ہر ۱۹۲۳ء میں چاہئے ان مقدمات میں ہر مقدمہ
 رویم وہیں عدالت ہر ارضیات نے اس امر کی کوئی غور نہیں کی ہے
 کہ بلٹنی دائرہ ارضیات مقدمہ زمیندار کا قبضہ مخالف بلٹنی
 کب سے شروع ہوا اس لئے ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ
 عدالت ہر ارضیات میں واپس کیا جائے کہ ان مقدمات میں
 اس امر کی صحت و صریح تحریر کیا ہے جن کے مقدمات ہمارے
 دیگر ارضیات ہر ارضیات ۱۹۲۳ء - ۱۹۳۸ء متعلق بار ہمایا میں
 ہر ارضیات کے حق کی تملیک ہر اس چند ارضیات کے
 حق میں کی گئی ہے فریقین کو ارضیات کے قبضہ کے متعلق اپنی
 اپنی مزید شہادت میں کر بار عدالت مانتے ہر ارضیات یا بلٹنی
 عدالت استانی اس تہا کے قبضہ کرے۔ ہر ارضیات ہر
 ۱۹۳۲ء - ۱۹۳۸ء کا فرج عدالت ہر ارضیات کے اس فیصلہ پر
 منحصر ہو گا جو وہ اس امر پر کرے۔

مقدمات واپس کیے گئے۔

میں نے اپنے حاکم عام تمام جو زمین کی پٹی بریلوی کو اس عہد میں زمین
 کے نام کافی وہی وہی (۱) درجستہ نگہ بنام ہمارا جو ہوا (۱۹۲۳)
 اور ارضیات میں عہد کے حق کی نسبت کوئی سوال نہیں پیدا ہو سکتا ہے
 وصول فیضیہ میں سے وہ عہد ہے جو اس کے اربعہ مقدمات
 سے بارہ سال قبل سے زمیندار کا قبضہ مخالف اس کے مخالف ہے یا
 ہو۔ بلاشبہ بحث ماحصل صحیح ہے حال بحث تصفیہ طلب یہ ہے کہ
 زمیندار کا قبضہ مخالف اس کے مقدمات میں کیا گیا ہے کب
 سے شروع ہوا۔ کیا زمیندار کا قبضہ مخالف اس وقت سے شروع
 ہوتا ہے جس وقت سے گورنمنٹ نے زمیندار کے حق میں ان ارضیات
 کی تخلیک کی تھی یا اس وقت سے قبضہ مخالف محسوب کیا جائیگا
 جب سے کہ زمیندار کا قبضہ سے عہد کے مقابلہ میں کوئی عمل مخالف
 کیا گیا ہو۔

چیف کورٹ اونر برہما

نیمتانی دوانی

ہجرت: ۱۵۲۰ھ بمطابق ۱۹۲۲ء مفصلہ حکم ۱۹۲۲ء

بلاس و سٹر جسٹس گنگو

لوگوں کے لئے اس لئے اہل قضا تمام ملک میں لوگوں کو وغیرہ مدعی علیہم

مراجعہ علیہم

قانونی شہادتیں ایک ایک ۱۸۶۲ء سے ۱۹۲۰ء تک ہر سال میں شریعت
الہی کا عمل - اقرار کیا گیا ہے کہ صبح ستر ماوا والی آیا جائے۔

اگر میں یہ نادانی ستر تحریر کی تھی تو میں جہتم
ہوئے دو سال کی راج میں سے انھماک کا نداد سے منسوب ہو

شرعاً نادانی کے لئے ہونے کے ایک ہر صدمہ دار کے حذر میں
انھماک میں کی مانتی اس میں سارے دار کی کفر نہیں ہے

ایک اقرار دانی کیا تھا اور اسے احادیث دی تھی کہ ہر وقت
انھماک میں کیا جا سکتا ہے۔

درارہ ایک اقرار دانی تحریر شدہ رہا اس لئے
مدعی علیہم میں کہ جس میں ۹۲ سالوں تک

اقرار دانی کا تار کرے۔

مراجعہ دانی میں ہی دگر دین و نزل کورٹ باڈنگ میں

محتاج ہر انسان میں کو کوئی۔

نیمہ صدمہ - وہی حکم و نزل نے اہم امور میں

موجود کیا ہے جو نہ ظاہر صدمہ معلوم ہوئے ہیں۔

مدعی علیہم کے اس میں مل کر یا جنہوں سے وعدہ کیا تھا کہ انھماک
میں ہر وقت کیا جا سکتا ہے۔

میں نام میں یہ شرط نادانی میں مدعی علیہم کی راج میں تاریخ
میں سے وعدہ انھماک سے دو سال جانے کا انھماک کرانے

سے ممنوع ہوگا

مدعی علیہم ۱۹۲۲ء میں انھماک میں کی خواہش کی
اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس نے مدعی علیہم کو ان کے

وعدہ کے انھماک سے جو انھوں نے ارجح میں سے کیا کہ
فل بیان ہو چکا ہے ایک سال بعد کیا تھا محبور کیا تھا

وقف تک اگر فریض میں کوئی اقرار نہ ہوتا تو میں کی شرط
نادانی مؤثر ہو جاتی اور وہ جاننا دبوچ اس شرط کے کہ میں

یعنی مدعی علیہم کی قطعی ملکیت ہو جاتی۔ لیکن مدعی علیہم
کہتا ہے کہ یہ غیر ضروری ہے کیونکہ اس نے اقرار دانی کیا

ہے جو حکمت میں رجسٹری شدہ کے ایک حدید داہرہ

یہ حدید معاہدہ نادانی ہوا ہے۔

میں کو کوئی نہ اس سے رو برو قانونی حادہ ہند

کی دو دفعات میں جو عہدہ معاہدہ سے ملتی ہے

لیکن میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دو دفعات کے علم سے
اس مقدمہ کے مناسب فیصلہ میں کوئی مدد نہیں ملتی۔

فریض ایک معاہدہ کرے کے بعد دوسرا معاہدہ
اسکی بجائے کر سکتے ہیں اور یہ دوسرا معاہدہ ہند

عمر کرنا چاہئے کہ یہ معاہدہ

نہیں سوال یہ ہے کہ معاہدہ یا معاہدہ بجائے معاہدہ
اول کے قائل ہو جائے کس طرح ختم کیا جانا چاہئے۔ اگر
قانون میں اس کے انھماک کا کوئی طریقہ بتایا گیا ہے

یو کیو

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

چند سالوں کے لئے کوئی شرط نہ ہو

مراجعة سالانہ

بہر وقت یہ ہمہ ماہانہ ملازمین کے لئے ہونا چاہئے اور ہر سال کے لئے ملازمین کو ملازمت سے ہٹا دینا اور ملازمین کو ملازمت سے ہٹا دینا۔
مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔
مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔

قانونِ سہادہ سماعت ایکٹ ۱۹۱۹ء کے تحت سہادہ سماعت کے لئے ناٹس۔
قانونِ سہادہ سماعت ایکٹ ۱۹۱۹ء کے تحت سہادہ سماعت کے لئے ناٹس۔
قانونِ سہادہ سماعت ایکٹ ۱۹۱۹ء کے تحت سہادہ سماعت کے لئے ناٹس۔
قانونِ سہادہ سماعت ایکٹ ۱۹۱۹ء کے تحت سہادہ سماعت کے لئے ناٹس۔

مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔
مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔
مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔
مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔

مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔
مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔
مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔
مجلسِ عدالت کی طرف سے جو کسی شخص کو ملازمت سے ہٹا دینا ہو وہ اس کو ملازمت سے ہٹا دینا۔

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

مجلسِ عدالت

بازگشتن از سفر

برای آنکه

در راهی که میروم

ببینم چه چیزها

در این راه پدید میآید

و چه چیزها در آنجا

پنهان شده است

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

بازگشتن از سفر

برای آنکه

در راهی که میروم

ببینم چه چیزها

در این راه پدید میآید

و چه چیزها در آنجا

پنهان شده است

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

بازگشتن از سفر

برای آنکه

در راهی که میروم

ببینم چه چیزها

در این راه پدید میآید

و چه چیزها در آنجا

پنهان شده است

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

و چه چیزها در آنجا

پیدا می شود

ملاحظه نمائید که این سفری است که در آنجا
ببینیم چه چیزها در آنجا پیدا می شود

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note.

[illegible]

۱۔ طائفہ ہندی، امام احمد، چنانچہ کہتے ہیں کہ ہندوستان
 میں ایک ایسا ملک ہے جس کی طرف سے ہندوؤں کا
 اکثر تعلق کوئی سرحد و حدود کا نہیں ہوتا
 بلکہ تمام ہندوؤں کا ایک ہی ملک ہے۔
 ۲۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان
 ایک ہی ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے۔
 ۳۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان
 ایک ہی ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے۔
 ۴۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان
 ایک ہی ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے۔
 ۵۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان
 ایک ہی ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے۔
 ۶۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان
 ایک ہی ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے۔
 ۷۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان
 ایک ہی ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے۔
 ۸۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان
 ایک ہی ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے۔
 ۹۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان
 ایک ہی ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے۔
 ۱۰۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان
 ایک ہی ملک ہے جس کا نام ہندوستان ہے۔

[illegible]

نظم
نام
رکھنا چاہئے

(مدد اس)

(۴) اس لئے نوکر کے رنج کو کھلا چکا کر دے اس کو
یا اس کو اس کی گنجی کو کر دے پھر باہر کال دی جائیگی اور جوتے
لگائے جائیں گے۔

(۵) اس لئے راجہ کو کیکر کر دے جو کی دیکھی دے کہ چاہتے
اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے جائیگے۔ اور رویتا کی کو اجازت دے گی
تھی کہ اس کو گالیاں سنائے اور کہے کہ (دعویٰ لیا اول سے کر دے)
اس کو تہی ہے کہ ٹکڑے پر کھڑی کر دی جائے اور سادہ روایں سے کہنا
جائے کہ اس پر تہی کریں۔ یہ کہہ کر ہی کافی تھا کہ اس سے بچنے کی گردان
نہیں مٹوڑی کہہ پیو پھینک دیا۔ اور یہ کہ لکرو کہ لکرو کے لئے
لگائے گی اس کو چھوڑ دے زور کو ب کی جائیگی۔

(۶) ۳۱۶۶ گھنٹہ پکا کر دے کہ دیکھنے میں چھائی تھیں کیا
ساس اور چھوٹی جاس یہ محبت سے بڑا تھی شوہر کے
اقدام قتل کا الزام لگا کر لے کر اس کی مخالفت کر رہی تھیں۔
چنانچہ لکھا ہوا کہ قانون انکسار کے بموجب یہ حالات یہ ہیں
کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن ہندوستان میں جہاں حالات مختلف
ہیں ان کے لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ہیں کہ ان حالات میں اسکا
دراوی کیا ہے۔ عدالت کے اس کی نظر کی اندازہ ہو گیا
کی جائے۔ عدالت کے ہندو اوصاف عدلیہ کی تھی تھی
ہیں اور اگرچہ دارالام کا فیصلہ نہایت بدلتا ہے۔ اور اس کے
لحاظ ہے تاہم عدالت نے ہند پر قابل طاعتی ہندو کو
فیصلہ اصول کا من لایا تھی کہ ہندو بلکہ انکسار کے قانون
نہ ہی کے اصول محض پر ہوتا ہے نہ ہندوستان میں عدالت
محض اس وجہ سے ان فیصلہ کی تعلیم کی یا ہندو پر اس کے
انکسار کا قانون نہ ہی اس ملک کا قانون نہیں ہے اور
اندر واج داخل جیسا کہ شوہر کا تعلق ہے دہرم شاستر کا قانون

صفحہ ۳۴

لاہیں ہے۔ دہرم شاستر طلاق تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ اگرچہ
ریتا ہے کہ جتنی رو چکاں چاہے وہ کہہ لے کہ اس کو ہندو
منہ پر کہہ دے (لیکن اس میں لیا) یہ سادہ دارالام کے الزام
آتا کہ اس کو ان دونوں فائدہ میں رہے تھے۔ اس لئے کہ اس کی مرضی
لے خلاف تھی کہ اس کو اس حالت کے لئے مجبور کرنا چاہیے گی۔
اس کے ساتھ اس کی آہے یہ سخت کی ہے کہ اس کی مرضی کو
رہیں اس کو نہایت سختی سے اس کے سائل طریق پر ظہار و شہسوس
کارتا ہے اور یہ کہ وہ اس کے ساتھ طور پر وہ کہہ چکا ہے اور یہ
سلوک کرنا کہ وہ اس کے لئے اس نے یہی زور دیا کہ وہ اس کے
شوہر کا راجہ چھوڑنا تھا قابل مافی ہے۔ اور یہ کہ ہم کو
فریقین سے ایسے اصول معلوم کرنے چاہئیں جو ایسی صورت
میں تعلق ہوں جہاں خود ہی تسلیم یا تہا ہندو ہوں۔ یہ نہیں
باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ مضافات اور دیہات میں
جائے تعلقان موجب جہاں شاستر کا سماجی آئین ہوتا ہے
ہاں تب بعض اوقات ہندو سوسائٹی شوہر کی جانب سے
زور پر جب ان کے نظر اس کا کرتی ہے کہ اس کے ہندو
دارالام کی جاتی ہے تو عدالت کو دیہات کی راستہ عدالت
سنا کر ہونا چاہیے بلکہ حالات کے لحاظ سے کچھ انصاف
عدالت پر اس کے مافی عمل کرنا چاہیے۔ ایسے تمام یہ طریق
کوئی راستہ عام نہیں ہوتی۔ کیا رو کہ اس کے لئے سلا تھی (جیسا کہ
ممكن ہے اگر شوہر ملے اس پر ہر وہی کے اقدام کا الزام
عاید کرنا لینا کرے اور قدرے سبب ہوئے پس اس کو یوں
کے حوالہ کر دے اور جس حالات کا اس کو کوئی سبب معلوم
نہ ہو سکا ہو۔ اس امر کی کوئی ضمانت نہیں کہ شوہر اس کو
ایک مرتبہ اور دوسرے پھانسی ہوگا۔ اگر وہ یا اس کی زندگی بچانی

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہر دینا
مسم
عالم
والد آوا

مار یافتہ کے لئے مالش روع کی ہے۔

مدعی علیہم نے ان کی حوالہ دہی یہ تھی کہ وہ کہیت بہریت
پراس وقت جبکہ وہ ہر سال وریا سے برآمد ہوتا تھا بل
جلائے اور اس کی تحریری کرتے تھے اور بہتہ بصل کاشت
کرتے تھے یہ کہ سال تبارع میں احوال نے حسب معمول
بہادون سمکے ۱۹ کے ایک ٹکڑے تحت حوتہ وطلہ
نہر دینے دیا تھا اس میں تحریری کی تھی اور یہ کہ مدعی نے
کہیت زیر بحث میں کہی تحریری نہیں کی تھی اور وہ اس
کو اصل میں کوئی حق حاصل تھا۔ نیز انہوں نے یہ بحث کی
تھی کہ ان میں اور مدعی علیہم میں کوئی سناہ نہیں تھی
مدعی علیہم نے دیکھ دیکھ علیہم کے ساتھ کوئی سناہ
ہونے سے انکار کیا تھا اور یہ بیان کیا تھا کہ وہ مدعی
نے اصل بولی اور کاشتہ کی تھی۔

عدالت ابتدائی اس نتیجہ پر پہنچی کہ قطب الدین بڑا
کوٹہ مذکورہ ملکا کر سکا اذنیار تھا اور مدعی علیہم بہرانا ۹ سے
درحقیقت قطعہ تناری کاشت کیا تھا۔ اس لئے مزید تجویز
کی کہ مدعی کو مالش روع کر سکا کوئی حق نہ تھا اور یہ کہ
پٹواری نے مدعی علیہم کے ساتھ سارتن نہیں کی تھی۔ اس
لئے اس فصل کی مالیت کا تصدیق نہیں کیا جس کا نص کر کیا
جانا میراں کیا گیا تھا اور ان سچاویہ پر دعویٰ ناج کیا تھا
مدعی نے مرادو دائر کیا۔ عدالت مانتی مراجعہ کے
دی علم نے صحت طور پر یہ تجویز کی ہے کہ پٹواری نے
نے دیا تھا ایک سال سے زیادہ مدت کی بات نہ تھا اور
یہ کہ اس لگان کی مالیت جو محفوظ کیا گیا تھا مبلغ مار سے
بہارہ کہی جاسکتی تھی۔ اس لئے پٹہ کا اسٹاپ شدہ یا

بانیکوٹا الزابا

مراسلہ تالی وپالی

تہذیب قدیمہ وراہہ سلاۃ منصفہ ۱۲۱۲ھ

باجلاس نہ سترگوکل پرتاد۔

ہر دینا۔ مدعی۔ مرافع۔ بنام عالم عیو۔ مدعی علیہم
نہر دینے کے اختیار میں۔ اسی زمینداری کا پٹہ۔
کسی خاص قوم کے متعلق نہوار کواری کا رستہ ساری کا پٹہ
نہر دینے کا اختیار تھا۔

مرافقہ تالی سلاۃ قدیمہ وراہہ سلاۃ منصفہ ۱۲۱۲ھ
یہ امر پٹہ سلاۃ۔

سحاب مرافع۔ سترگوکل پرتاد۔

سحاب مرافع علیہم سترگوکل پرتاد۔

ان سلاۃ یہ مرافع مدعی کی جانب سے ایک مالش میں کیا
تھی کہ پٹہ اصل علی سلاۃ اس کی مالیت کی بازیافت
کے لئے رہی تھی مدعی کا بیان یہ تھا کہ اس نے مدعی
دینا راہ نمبر ۶۰ کے (۵) سیکر گیا تھا اور بولی کوئی
تھی یہ کہ مدعی علیہم بہرانا ۹ نے پٹواری کے ساتھ سارتن
کی تھی مدعی علیہم نے لکھنیا ۱۲۰۲ سلاۃ کو وہ فصل
جو مدعی نے بولی تھی ستر کاٹی تھی۔ مدعی علیہم اس موقع کا
پٹواری ہے اور اس کو ان فصل حاضر مدعی علیہم بہرانا ۹
اس سے یہ پٹہ اصل علی سلاۃ تھا۔ مدعی نے دیکھ کے
کہ وہ ستر کاٹا پٹہ گہیوں وغیرہ کر کے بولی تھی لیکن مدعی
علیہم بہرانا ۹ نے مدعی علیہم بہرانا کی سارتن سے فصل قطعہ اور
علیہم کی تھی۔ اس لئے مدعی نے اس مالش کی جو مدعی علیہم نے
علیہم کیا تھا یا مبلغ سلاۃ کی جو اس کی مالیت تھی

۱۔ ہریال

۲۔ جام

۳۔ کالم

۴۔ الدیبا

۱۔ ہریال شہر ۲۰۰۰ فٹ اونچا ہے (۱۰۰۰ فٹ اونچا ہوں میں)۔
 ۲۔ جام: دریا کا ایک حصہ جسے انگریزوں نے اپنا نام دیا ہے۔
 ۳۔ کالم: ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۴۔ الدیبا: ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۵۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۶۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۷۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۸۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۹۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۱۰۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔

پاکستان کی حکومت

سربراہان دیوانی

۱۔ ہریال: ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۲۔ جام: ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۳۔ کالم: ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۴۔ الدیبا: ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۵۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۶۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۷۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۸۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۹۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔
 ۱۰۔ ایک ایسی چیز جسے زمین پر کھڑا کر کے اس کے اوپر سے پانی کو بہا کر دیا جائے۔

ہوئیں چند را داس کے ہیں۔ دستاویزے ۲۵ بجے ملائے
 ورتھیل کی گئی تھی اور جس کے ہمدہ دور جٹری کی عبارت
 ظہری سے ظاہر ہوتا ہے اس کو دہلی رکھال راج رائے
 نے (۱۰) روز جٹری کے لئے پیش کیا تھا۔ اس نے تھیل
 سے اقبال کیا تھا اور ہوش چند را داس نے اس کی جٹری
 کی تھی جن کا نام دستاویز میں بطور ایک گواہ عادیہ کے
 درج ہے تھیل کے اس سال کی ہمارے پیر سے تھیل کی گئی تھی
 عدالت اقبال کی میں خر سوشی ہوش رائے اگرچہ بطور
 اکا بگواہ کے تھا یہ کیا گیا تھا تبہا دینا دینے کے لئے حاضری
 ہوا تھا۔ ہرن چند را حطری کا اظہار پیش کے درج سے
 لیا گیا تھا۔ ہوش چند را داس نے یہ ضابطہ طلب کیا گیا
 تھا اور وہ ۸۰۰ بجے ملائے کو عدالت میں حاضر ہوا تھا
 لیکن جب تحقیقات فی الواقع آغار کی گئی تھی وہ حاضر
 نہ تھا اور اس لئے اس کا اظہار میں لیا گیا تھا۔ اس غلط
 خیال کی وجہ سے ہر عدالت قانون شہادت ہند کی سب سے
 سہار ڈیٹ رجسٹر قائم کیا تھا ہوش چند را داس کے اظہار
 سے صراحت کیا جا رہا تھا اس لئے ہم نے فریقین کو سوشی ہوش
 رائے اور ہوش چند را داس کا اظہار لینے کا موقع دینے کا فیصلہ
 کیا تھا۔ اس لئے سماعت میں مزید یہ بیان کیا گیا تھا کہ ہرن
 چند را حطری نے عدالت کے جیو جیو جیو جیو سے گزریا تھا
 اور مذکورہ تھیل اس کا اظہار لیا گیا تھا۔ اس لئے ہم نے عدالت
 پر ایک ہر ایک راہ جٹری کو بھی طلب کر دیا فیصلہ کیا تھا۔
 اس میں اتنا خاص کا اظہار لیا گیا تھا۔ سوشی ہوش رائے
 نے اپنے آپ کو اس لئے بطور شہر کے پیش کیا تھا لیکن وہ یہ
 بیان کرتا ہے کہ وہ اس وقت موجود نہ تھا جبکہ دستاویز فی الواقع

تھیل کی گئی تھی۔ ہرن چند را حطری اس بیان پر قائم ہو
 اس نے عدالت اقبال کی میں کیا تھا کہ وہ دستاویز کی تھیل سے
 وقت موجود تھا یہ کہ اس نے تھیل کے لئے اس سے روٹھا تھا
 کرتے دیکھا تھا اور یہ کہ اس نے اس کے بعد لودا کیا گیا تھا
 کے طوا پنہ وٹھا کئے تھے۔ ہوش چند را داس یہ بیان
 کرتا ہے کہ راہیں کی استدعا پر وہ دستاویز کا ایک گواہ ہوا
 تھا۔ وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس نے دستاویز پر اپنے دستخط
 ثبت کیے تھے لیکن اس کو دستاویز کی تھیل کے لئے اس کی
 دیگر واقعات یاد نہیں ہیں۔ وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ تھیل کے
 دور وہ ہمدیں دور جٹری میں حاضر تھا اور یہ کہ اس نے
 راہیں رکھال راج رائے کو شناخت کیا تھا جبکہ ہرن چند را
 ہمدہ دار جٹری کے دور تھیل کا اقبال کیا تھا پس سوال
 پیدا ہوتا ہے کہ آیا واقعات بینہ کی ناریرہ نتیجہ ساسطہ پر
 اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ ۹۵ قانون اقبال ہمداد کے
 احکام کی تھیل کی گئی ہے یہ الفاظ دیگر یا کہ کمال راج رائے
 نے ودا تھیل کے دور ہمدہ دستاویز تھیل کیا تھا وہ اس نے
 اس کو دستاویز تھیل کرتے ہوئے دیکھا تھا اور جو گواہوں
 حاشیہ بنے تھے۔ ہرن چند را حطری کے تعلق ہمارے رائے ہیں
 اس میں کوئی شک نہیں ہے تاکہ وہ موجود تھا یہ کہ اس نے اس کو
 تھیل ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور یہ کہ اس نے بطور ایک گواہ ہوا
 کے اسے دیکھا تھا کہ تھیل تھے ہوش چند را داس کے تعلق ہیں
 کا یہ اظہار کیا کرتے ہیں کہ وہ موجود تھا اور اس نے اس کی اس
 یہ بطور ایک گواہ حاشیہ کے اسے دیکھا تھا کہ تھیل لیکن اس کو
 یاد نہ تھا کہ آیا راہیں رکھال راج رائے کو دستاویز
 کرتے دیکھا تھا مزاح کی ہوش یہ کہ اسی تہادت ہے ہر ایک

تھا تو آ
 تمام
 ہمدہ را
 (کلکتہ)

تاہو سن رک

سام

تیرہ تار تار

انگلت

پیدا کر کے تار تار لارم ہے کہ حسب دستور اول
 و تار و تار تصدیق کی گئی تھی۔ مفہوم اس قدر ہے کہ
 ہندو اس میں سادہ مانندہ مہر نامی (۱) تین تار تار
 نام جو کہ رانا تار تار (۲) ہیں کہ ہندو اس میں
 ہندو اس میں کیلا میں چندا اس (۳) تار تار ہے اس
 ہمارے لئے اس امر پر جو کہ رانا تار تار ہے کہ تار تار
 ہے کہ تار تار کی حسب دستور تصدیق کی گئی تھی
 اس امر سے کہ تار تار کیا گیا ہے کہ تار تار میں
 کیلا میں کیا گیا ہے اور وہ طور انکسار میں کہ تار تار
 جو اس کے تار تار کے کم اور کم دو گواہوں کے ہندو اس
 و تار تار کے ہندو اس کے کم اور کم دو گواہوں کے ہندو اس
 اس امر کی جانچ کرنی چاہیے کہ آیا تار تار کے کم اور کم
 تار تار میں اس رستاویز پر دراصل و تار تار کے کم اور کم
 تار تار کے کم اور کم دو گواہوں کے ہندو اس کے کم اور کم
 کم ہو گئی ہے اور ہمارے دو تار تار میں ہندو اس کے کم اور کم
 فعل میں جو ہے جو تار تار میں ہے تار تار کی گئی تھی۔ و تار تار
 سے نظر ہر تار تار ہوتا ہے کہ اس پر تار تار کے کم اور کم
 راجہ رائے نے و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 کیا ہے۔ و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 جو تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم

پیدا کر کے تار تار لارم ہے کہ حسب دستور اول
 و تار و تار تصدیق کی گئی تھی۔ مفہوم اس قدر ہے کہ
 ہندو اس میں سادہ مانندہ مہر نامی (۱) تین تار تار
 نام جو کہ رانا تار تار (۲) ہیں کہ ہندو اس میں
 ہندو اس میں کیلا میں چندا اس (۳) تار تار ہے اس
 ہمارے لئے اس امر پر جو کہ رانا تار تار ہے کہ تار تار
 ہے کہ تار تار کی حسب دستور تصدیق کی گئی تھی
 اس امر سے کہ تار تار کیا گیا ہے کہ تار تار میں
 کیلا میں کیا گیا ہے اور وہ طور انکسار میں کہ تار تار
 جو اس کے تار تار کے کم اور کم دو گواہوں کے ہندو اس
 و تار تار کے ہندو اس کے کم اور کم دو گواہوں کے ہندو اس
 اس امر کی جانچ کرنی چاہیے کہ آیا تار تار کے کم اور کم
 تار تار میں اس رستاویز پر دراصل و تار تار کے کم اور کم
 تار تار کے کم اور کم دو گواہوں کے ہندو اس کے کم اور کم
 کم ہو گئی ہے اور ہمارے دو تار تار میں ہندو اس کے کم اور کم
 فعل میں جو ہے جو تار تار میں ہے تار تار کی گئی تھی۔ و تار تار
 سے نظر ہر تار تار ہوتا ہے کہ اس پر تار تار کے کم اور کم
 راجہ رائے نے و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 کیا ہے۔ و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 جو تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم
 و تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم تار تار کے کم اور کم

میں تسلیم کیا تھا سوال ایک نیکو کا سوال ہے وگرو دیتے کے حالات سے ادا کیا جا سکتا ہو اور ایسے معاملات ہو سکتے ہیں جن میں عدالت ایسے واقعات کے ثبوت کی نہا پرچس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ قانونی احکام ملحقین کے پیش نظر نہ تھے یہ نتیجہ اخذ کرنے سے انکار کر سکتی ہے مقدمہ موجود ہے ۵۰ میں ایسے امور پیدا نہیں ہوئے ہیں اور ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ دستاویز سندوں یا ایک ایسا لفظ مصدقہ اور خوشی سند دین نامہ ہے۔

ہم یہ احادیث کر سکتے ہیں کہ جب ہمارے دو برومقدد میر
استدعا سمجھ کر گئی تھی مرنے سے مراد علیہ کی جانب سے رہیں
نامہ میں نہ کئے جانے سے فائدہ اٹھا کر یہ بحث کی تھی کہ بہن
نامہ دفتر جیٹری سے ہرگز محال نہیں کیا گیا تھا کیونکہ مرنے
راہن کو بدل دراصل ادا کیا تھا۔ فریقین کی استدعا پر ہم نے
دفتر جیٹری سے اس امر کی نسبت کیفیت طلب کی کہ آیا تیار
ہموز عہدہ درمیانہ کی تحویل میں تھی۔ دفتر نے یہ بیان
کیا تھا کہ دستاویز ۱۴۲۲ بج ۱۹۱۸ کو یعنی اس کے قبل لے جا
اد جیٹری کے لئے پیش کئے جانے کے چار دن بعد دفتر جیٹری
محال گئی تھی اگر راہن نے دستاویز محال کی تھی تو وہ مولا
مرافقہ کی تحویل میں ہونی چاہیئے۔ اگر برخلاف اس کے اسکو
مرن نے محال کیا تھا یا وہ مرن کی جانب سے محال گئی تھی
تو میں اس امر پر عرض کر چاہیئے کہ ایادہ میان جو گمشتگی کے
مستحق ہرگز چندرا جیٹری لے کیا تھا قرین قیاس ہے۔ چون
چندرا داس نے یہ بیان کیا ہے کہ اس نے اس کو دفتر جیٹری
سے مرن کی جانب سے ہی الواقع محال کیا تھا اور اس کو
ہرگز چندرا جیٹری کے حوالہ کیا تھا جو یہ بیان کرتا ہے کہ وہ اس کے
قبضہ سے گم ہو گئی تھی۔ اس بیان کی تائید اس دفعہ سے

بدی ہے جو ہر چہ دریا چھڑی نے اس پر لے لیا ہے کہ وہ
 کے محسوس کے رو سے کیا تھا ایک اس لیے وسوسہ ہے کہ وہ
 اطلاع دی تھی۔ اس لئے معنی کی جا بہ سے ال دین مانتے ہیں
 سے قاصر رہنے سے اس خیال کی تائید نہیں ہوتی کہ راجہ نے
 کو دشمن قرار نہیں کی تھی کیونکہ معاملہ کی مابین کوئی
 نہیں کیا گیا تھا۔

[illegible]

ملاحظہ ہوں مسودہ اسذیل علی بن ابی بنام
 بسیر الی میں (۱) راجہ صاحب پر بلاؤ پہن بنام بابو بیہ
 سک (۲) علی خان پر اور بنام بدر پر شاد (۳) جیہ شاد
 پیشا کر بنام بدما دی (۴) بیشنور دیال بنام ہر سہا
 (۵) رحیم جان بی بنام ماں جان بی (۶) اس تارک
 سکدنی حال نہیں لگائی ہے۔ برضا حسا کے مدعی بنی حاسہ
 یہ ظاہر کرنے کے لئے تصریح شہادت موجود ہے کہ مدعی وقت
 اد کیا گیا تھا۔ اس لئے ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ سہارڈ نیٹ
 ج لئے یہ صیح طور پر تجویز کی ہے کہ بدل نقل ہو قیاس طرح کہ
 بیان کیا گیا تھا اعدیہ کہ سہارڈ میں قائل ہوا تھا پتہ چلا
 سہارڈ میں شہر کی دگر کی جا لگائی ہے اور مدعی اور مدعی کے خاتم
 کیا جاتا ہے۔ راجہ صاحب کو لاء۔

دکتر محمد علی قزوینی در تاریخ ۱۳۴۳/۱۱/۲۹ در تهران درگذشت و در روز ۱۳۴۳/۱۱/۳۰ در تهران به خاک سپرده شد. در روز ۱۳۴۳/۱۱/۳۰ در تهران به خاک سپرده شد. در روز ۱۳۴۳/۱۱/۳۰ در تهران به خاک سپرده شد.

۱۔ بحوالہ سے۔ بل ہوئی ہوگی۔ اسی فائدہ کے لئے اس طرح
 ۲۔ اس میں کیا ذکر ہے کہ وہ جو سے جو اس کے صورتوں میں داخل ہو
 ۳۔ یہ ایسا کیا ہے کہ ان کی پیش تر کو کسی اور صورت میں اس
 ۴۔ یہاں ۱۰۱۰ ہوتا ہو اس کے لئے یہاں کیا ہے کہ وہ اس کے لئے
 ۵۔ یہ فائدہ مذکور ہے جس میں اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے
 ۶۔ یہاں اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے
 ۷۔ یہاں اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے
 ۸۔ یہاں اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے
 ۹۔ یہاں اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے
 ۱۰۔ یہاں اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے کیا ہے کہ وہ اس کے لئے

اس لیے یہ دریافت کرنے کے لئے اس وقت رقم حوالہ دینا ضروری ہے۔
جنرل کی جانب سے عام کی جانی چاہیے کیا جائیں، ایکٹ بائیں
(صفحہ ۲۵) پر، کرنا چاہیے۔ دفعہ ۵۲ (ایکٹ بائیں ۱۵) کے
کی تعبیر کے تحت اس تعبیر کے ان کل قواعد کو متعلق کرنا چاہیے۔

خود دعوہ دیکر سے متعلق تھے جبکہ وہ نافرمان تھے تاکہ دفعہ زیر التعمیر اور عیسائیوں کے
میں خاص الفاظ استعمال کر کے کہ متعلق و اعدا ان قانون کو نہ مانیں
یہاں تین ہی طرح کے اور اس لئے ہیں عمال کرتا ہوں کہ وہ ۱۵۱۲ء کے
مقبوضہ کا سوال حل کرنے کے لئے ہم دفعات ۱۵۱۳-۱۵۱۲ء و ۱۵۱۴ء
۱۵۱۵ء پر غور کر کے کہ یہ سب باتیں اور روایتیں مذکورہ بالا پر غور
کرنا لازماً ہے۔

تعمیر کا پہلا اصول یہ ہے کہ الفاظ اس طرح چن لیے جائیں
اور صرف ان صورتوں میں لکرائیں کہ ان کے ساتھ زیادہ
معنی کی تعمیر ہو سکی ہو مضمون حاصل کر لیتے ہیں اسے طاری کر کے
غور کرنا چاہیے۔ دوسرے الفاظ داخل ہیں۔

[illegible]

اوسطیہ پیر
بنام
وادیہ زلیا
(مدد)

چاہیے جو اس کو اتنا ہے اپنا میں وصول ہو۔ میں اور
اور سوسہ پیر کو نظر انداز نہیں کر سکتا یعنی یہ کہ ہر قانون سے
بلاشبہ تعمیر کو قطع کی گئی ہے پس میں میں خیال کرتا کہ مجھے
محض اس سبب کو کہ وہ مناسب تھی ایسے بابہ نکلتے تھے
کرتے وقت نہایت اہمیت دی جاوے۔ باہمہ میں یہ خیال کرتا
ہو نہ کہ یہ صحت یا کوئی کے سوال کے قطع نظر استقامت
کا مناسب مفہوم ہے لیکن اسکا حد یہ کہ کیا ہے کہ وہ ۵۲ کی
تعمیر کرنے کے لئے دفعہ ۵۲ قانون کو دیکھنا چاہیے اور اگر
سليم ہو کہ شمار کا کوئی دوسرا طریقہ اسکی میں نظر ہے تو اگر
دفعہ ۵۲ ملے ہو تو یہ ہوگی ہے اس کو یہ دریافت کرنے کے لئے
کہ دفعہ ۵۲ کا ضروری مفہوم کیا ہوا چاہیے تھا بطور ایک دلیل
کے استقامت پر نہایت مناسب ہے۔ میں اس بحث کو تسلیم
کرتا ہوں اور میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ہم اس میں سے کسی ایک
کی تعمیر کرنے کے لئے دیگر دفعات پر غور کرنے کے مجاز ہیں اور
درحقیقت ہم پر ایسا عور کرنا لازم ہے اگرچہ صرف ایک دفعہ
مکرمنا ہو گی ہے۔ دفعہ ۵۲ میں یہ مذکور ہے کہ مترکہ کی
وصول یا یہ ایسے اڈیشنل جنرل کو نصف کمیشن ادا
کنا جائیگا اور وہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ لیا اور پھر نصف
اس اڈیشنل جنرل کو ادا جب ملا ہوگا کسی مترکہ کو
اہتمام کے مناسب اخراجات میں تقسیم کرے اور وہ
ایسی تقسیم میں اس کو اپنے قبضہ میں رکھ لیتا ہے۔ اگر وہ مذکور
کی عرض صاف ہو یہ اس صورت کی نسبت ضرورت کرنیکی
تھی جسکی کسی خاص جائدادوں کے اہتمام کے دوران میں
اڈیشنل جنرل کی خدمت میں تبدیل ہوئی ہو اور ایک طریقہ
مقرر کرنیکی تھی جس کے بموجب کمیشن اس خدمت کے بدل

عہدہ داروں کی سہولتیں ہونا چاہیے۔ اسکا یہ حکم
کہ نصف کمیشن اس میں ملے۔ مگر سب سے زیادہ اسکا یہ
حکم کہ وہ اس کے لئے مقررہ رواد ہونا چاہیے اور اس کے لئے
ہر لئے والی ہو مار چوہ و کدو لیا اس کے لئے اس کے لئے
کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
پے وہ ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
معلوم ہو چکا ہے کہ کسی ایسی صورت میں اس کے لئے اس کے لئے
ہیں کیا جائے گا۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
حساب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کا نتیجہ اس کے لئے اس کے لئے
ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
یہ نصف کمیشن میں ہونا چاہیے۔ اگرچہ اس کا اس جائداد کی
صورتحال میں ہوتا ہے جس سے مودہ صحت پیدا ہوئی ہے
وصول یا بی تقسیم کے مابین جائداد کی مالیت میں اضافہ
ہو تو یہ ظاہر ہے کہ اس جائداد میں اس کی مالیت میں اضافہ
ہوگا۔ دیگر نصف کمیشن وصول کرنا چاہیے۔ اس کے لئے اس کے لئے
سرینو اس اس گار کی مودیت پر اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کی نسبت ظاہر کر کے گئے ہیں کہ اس کو اس طرح شمار کرنا چاہیے
جب دو نصف حصہ ہو تو اس کو اگر دفعہ ۵۲ کی تقسیم
مقصود ہو تو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کر لی ہو تو ظاہر مالیت کا کوئی دوسرا نہیں کرنا چاہیے۔
یہ ملتا ہے ایک شخص اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
تقسیم نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
زادہ کمیشن ملے گا حالانکہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

این اس
نیام
پاکوئی کی کڑیا
(اگر یاد)

اگر کوئی شخص جس کی رو سے کٹا ہوا زمین اور کسی مکان کے قریب اس وقت
اصد زوہ رقوم اور مبالغہ اور تجارتی اسباب و دریاقت کو لئے
اور اپنی سفار نہ تیار کر کے لئے ان پر جو کر کے لئے لکھ لکھا
مقرر کیا گیا تھا۔ ڈگری کا کسی نام نہ تھا۔ اس وقت
پیش کیا گیا تھا۔ اس وقت حیدرآباد کے قریب قریب
نے ایسا کام جاری رکھا اور اس کو یہ معلوم ہوا کہ اسلئے ماور
کی رقم جو اس سرکاری کی بنیادی مبالغہ واجب الادا ہونے لگی
پارا تھی اس کو محکمہ کے لحاظ سے ناکافی تھی۔ اس لئے اس نے
اپنے مامات اور ان جائیدادوں کی فہرست پیش کرتے وقت
جس کو تسلیم کرنا مقصود تھا عدالت میں یہ درخواست کی کہ
ان کو اس کام کی باوجود اس نے کیا تھا اسلئے لاٹری کی
وہ اس وقت کے نہیں۔ اس عدالت نے یہ حکم دیا کہ عدالت
واجب سے اس کو مبلغ سوا اور مدعی علیہ کی جانب سے
مبلغ ۱۰۰۰ روپے چاہئیں اور یہ کہ اگر وہ دفعہ چوتھی
ڈگری کی مار تھی سے پیش کیا گیا تھا کامیاب رہے تو
مدعی علیہ عدالت سے جو مال ذکر رقم کی باقیافت کا مستحق ہوگا
اسی لئے مرید حکم دیا تھا کہ اس رقم کی مبالغہ کٹش کے حق
میں حقیقین نالاش کے خلاف ایک ڈگری تیار کی جائے
۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو صادر کیا گیا تھا لیکن حکم
مذکور کے بعد جسے موجب کٹش کے حق میں کوئی ڈگری فی الواقع
تیار نہیں کی گئی تھی۔ عدلیہ نے محض رقم کے ایک قلیل جزو کے
ادائیگی میں قصور کیا تھا۔ مبالغہ جو ابتدائی ڈگری کی ناکافی
سے پیش کیا گیا تھا بالآخر کامیاب رہا اور عدالت ابتدائی
لئے ۵۰ روپے بل ۱۹۱۹ء کو کل دعویٰ بالآخر خارج کیا تھا
اس آخری یا قطعی ڈگری میں حاس وقت تیار کیا گئی تھی

مستحق یہ ہوا

۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء کی ہرچہ اس میں مبالغہ کی ادائیگی کا کوئی
تھی جو عدلیہ کی جانب سے کٹش کے لئے ۱۰۰ روپے اور اٹھ سو روپے
کا بل تھا۔ اس ۱۰۰ روپے کے بل کے لئے ۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو
اس کی کٹش کی گئی۔ وہ وہ دلیہ قرار دئے گئے تھے
۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو عدلیہ نے ۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو اس کے حکم کی
حاصل کیا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ کارروائیاں دیوالیہ کے اس
نے ان کی جانب سے اس رقم کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے
جو ان کی جانب سے کٹش کو واجب الادا تھی اور شدت قریب
جائے کی فہرست میں رقم جو کٹش کو واجب الادا تھی ظاہر کیا
بیان نہیں کی گئی ہے۔
اب کٹش کی جانب سے عدلیہ کی گرفتاری کے وسیع
سے حکم مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء کی قیاس کی درخواست کی گئی
ہے۔ عدلیہ نے اس درخواست کی مخالفت نہ کی اور
کے اس بار کی تھی کہ دیوالیہ قرار دئے جانے اور کٹش
کئے جائیں وچر سے وہ کسی ایسے قریب کے ساتھ ہر حساب
فستائے وفات ۳۴ و ۳۵ قانون دیوالیہ کو جاری کی گئی
۵۰ مبالغہ کارروائی دیوالیہ میں ثابت کیا جا سکتا
ہو گرفتاری کے متوجہ نہ تھے۔ جب یہ اعتراض سماعت کی
غرض سے پیش ہوا عدلیہ نے اس کو مان ڈگری کے لئے بیان کیا کہ
وہ اس وقت کوئی رقم ادائیہ کر سکتے تھے بلکہ وہ کچھ کاروبار
شروع کرنے اور کچھ رقم کمائی کے بعد اس کی ادائیگی کر سکتے تھے۔
کٹش اس رقم کی ادائیگی کے لئے جو اس کو واجب الادا تھی
ان کو مہلت دینے پر رضا مند ہوا تھا۔ لیکن سارا ڈگری کا
نے مہلت کے متعلق درجنان ڈگری کی استدعا قبول کی اور ان کو
رقم کی ادائیگی کے لئے دو سال کی مہلت عطا کی لیکن ساتھ ساتھ

Handwritten signature: *[Illegible]*

۱- واپس لوٹ کر آئے۔ ۲- انہوں نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔
۳- وہ اس کے ساتھ ہی آیا تھا۔ ۴- اس نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔

اس کی ذمہ داری ہم نے ۱۹۷۱ء میں اسی ملک متحدہ کوئی حراس نے

دوسرا ہستی۔ اور ملک کا، عسکری ملکہ اور امام خند و ولوں کی بہبود و
رقم مقررہ اور تیار ہونا، عسکری ملک کی تیار کیا گیا تھا۔ جس طرح

کہ دستاویز میں معاہدہ کیا گیا تھا۔ لیکن یہ قرار دیا گیا تھا کہ جو رقم اس معاہدہ سے جس پر معاہدہ قائم کیا گیا تھا وصول

کی ہاں سنی تھی وہ سب ایک ہی دھڑی میں تھے۔ چونکہ سنیوں کو
وفا دینے کی سخت و اچھب اور انہی کے لیے تبلیغ ایک لائحہ عمل

اور یہاں سب خیر کی رقم بھی اور بنیاد کو تعمیر رحم کا اور اپنا

وہ ابانٹنی کا رونا دھونا نہ تھا۔ اس کا دل تھا۔ مگر ہر ایک کے دل میں

ہمیشہ کے لئے گئے ہیں ایک راجہ دیوانی نمبر ۱۹۱۲ء کے

۵۵ سالہ کا ایک جوان

میں نے اس سے کہا کہ اگر وہ اس کے ساتھ آئے تو اس کے ساتھ ہی آئے۔

ایک لاکھ ۷۰۰ کی حد تک، ذمہ داری۔ اس ہفتے جو اچھا

[illegible]

پس عین کار کئی تھی۔ اولاً کہ وقتاً و بیکراً مناسب افسر کے لئے مقرر کیا جائے۔
۱۔ ام جبر صحت ایک خاص تھا اور تائی یہ کہ عوی خارج السیام

۱۸۔ شہر دہلی سے آ کر اپنے عقیدہ مورسہ کو ترک کرنے سے یہ نیکو افراد
ایسا ہی ڈوگری کی مارا ہی ہے۔ دین کے لئے فتنے و دلوں میں

وہم مانتے تھے اور لڑتے تھے اس لئے یہ جو روم نہ پڑ کی صاحب سے

و انرا لیا لیا بخت کرد و گفتم : تا اینکه در مقامی بود
 که در محلی ملو و ملو کی با سادات فقیر ایامی بنیام سلام شد مرا

کلی ملک حصار دم عید ایک کوئی دوسرے رام حیدر آباد
کا ایک شہر اب تھا جو کوٹلی دس تاریخ یکم بعد رخصتی (۱۸۷۱ء)

کیا گیا تھا کہ فریڈینکس کیل کے پاس سے ماہر یہ مار رہا تھا

[illegible]

نام محمدؐ ہے اس پر جس اطرافِ اربابِ ہوا میں نہ دیکھا گیا ہے میری
وہ اس آدمی کا ملک تھا جس پر ملکی عمارات و قلعہ نہیں۔

ایک ماہرہ جو ان کے روز ہر پیر کے لئے عرصہ کو دینی میں کیا

اسی کا نام لکھ تھا جس پر علامات تعمیر کی گئی ہیں جو بعد میں محفوظ
طرز سے بن کر اسے ظاہر کر رہا ہے۔

آف اپر انڈیا لیٹریٹ شراف دہلی..... میں ہوا تھا۔
فقہ دوم: جو حسب ذیل سوا دہکے گنا تھا۔

10-10-1947

رام پید
شا
یکسا آئے اور پڑیا
دلا ہوا ہے

قرضہ ردہ فیصدی سالانہ کی شرح سے سود و سود
عائد کیا جائیگا جو ہر سن سہ ماہی پر شمار کیا جائیگا اور کمپنی مذکورہ سے
قرضہ جات کی ادائیگی ان رقم سے کر سکتی تھی جو کمپنی مذکورہ قرضہ
فوتیگا کر سکے۔ بشرطیکہ کمپنی مذکورہ ہر چھ مہینے کا نوٹس منقضی ہونے
پہلے جس کا ذکر اس کے معاہدہ کیا گیا ہے ایسی ادائیاں کر سکی غرض سے
کسی دوسرے شخص یا سادہ کار سے کوئی رقم قرض نہ لے گی۔
بنک مذکورہ حساب بند کرنے کے متعلق اپنی خواہش کی اطلاع
پچھ مہینے قبل دیکر کل اصل ادویہ کی واپسی کی مستحق ہوگی اور اس کو
ایسے قرضہ جات کی باتہ واجب الادا ہونے پر شرط ہے کہ ایسا
حساب کسی اطلاع کے بغیر کسی وقت بند کیا جاسکتا ہے جب کہ
کمپنی مذکورہ کے حسابات پر تصفیہ ہوں وہ اپنی کرنی کا کام
بند کر کے نقصان سے کام کرے یا اس معاہدہ کی شرائط
کے تحت شمولی خلاف ورزی کی مرتکب ہو۔۔۔۔۔

فقہ دس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

قرضہ جات مذکورہ سود یا کسی نتیجہ سے ہونے کی باتہ جو قرضہ
ذاتی واجب الادا ہو اس کے بدلے جو بل ٹکوریہ کیلئے پیشہ مذکور
بنک مذکورہ کو بذریعہ ہڈا جاتا دوسرے شمولی عمارات پورے
سلالات فیچر سامان تجارت عام سامان وغیرہ پر پائی گئی
عطا کرتی ہے۔ اس کے بعد اس میں سب قیل بیان کیا گیا ہے :-
”اور مالہ رام چہ مذکورہ بذریعہ ہڈا جس مذکورہ اس راہی
جس پر کمپنی مذکورہ کی عمارات واقع ہیں جملہ مواخذہ جات اور
بار کفالت سے مبرا ایک پائی ادا لیت عطا کرتا ہے۔“

اس کے بعد حدود تہلہ لائی گئی ہیں۔ یہ سچوتی کی گئی تھی کہ
الفاظ کمپنی مذکورہ کی نیت تہدیر میں یہ بتایا گیا تھا کہ وہ
ظہر لیز اور رام چہ سے مجموعی طور پر متعلق ہوں ستادیز کے

نفا کر بند

مختلف حقارت میں عام طور پر اس نئی پیشہ طرز پر استعمال نہیں
کئے گئے ہیں اور یہ کہ اس لئے رام چہ مالہ متہادوت کے ذریعہ
سے یہ ثابت کر سکتا تھا کہ اس وقت جب کہ اس نے دستاویز پر
قرضہ کئے تھے وہ محض بطور ایک امین کے عمل کر رہا تھا۔ اس سلسلہ
میں مسٹر جی بیج۔ ویب کی شہادت کی جاسکتی تھی کہ اس نے اپنی
گئی تھی جو شل کے صفوہ پر درج ہے۔ یہ صاحب اس وقت جب کہ
یہ معاہدہ کیا گیا تھا کمپنی کے ملازم تھے ان کا اظہار اس لئے نہیں
یا دستاویز کی تکمیل کے تقریباً ۱۵ سال بعد لیا گیا تھا۔ ان کا
اظہار بعد سوالات کے ذریعہ سے لیا گیا تھا اور دستاویز کی ایک
نقل ان کو تہلہ لائی گئی تھی۔ ان کی شہادت یہ ہے کہ رام چہ قرضہ
اس راہی کی حد تک ضامن تھا جو اس کی حاجت سے تہلہ لائی
تھی۔ مسٹر بیج نے اس شہادت کے قابل قبول ہوئی مہنت
اعتراف کیا تھا۔ مسٹر ویب نے سارے یہ بحث کی تھی کہ چہ تہلہ شہادت
بلا اعتراض قبول کی گئی تھی اس پر بلا اعتراض یہ تہلہ لائی
تھا اور اپنی بحث کی تائید میں اصول نے مقدمہ شہزادہ بیگم
بنام صاحب ذریعہ ہڈا کا حوالہ دیا تھا جس میں بتا دیا گیا
تھا کہ مرقعہ میں کسی ایسی دستاویز کے قابل قبول ہونے پر اعتراض
کرنا بعد از وقت تھا جو عدالت ابتدائی میں بلا اعتراض قبول
کی گئی تھی۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظریہ متقلب ہے اور یہ کہ مسٹر
ویب کی شہادت کو اس کو بہت قابل قبول خیال کرنا چاہیے۔
لیکن مسٹر ویب کا صرف ایسی شہادت ہے جس سے رام چہ کے اس حوالہ
کی تائید ہوتی ہے کہ وہ محض ایک ضامن تھا۔ مسٹر بیج نے یہ بحث کی
تھی کہ مسٹر ویب کی شہادت دراصل مفول تھی۔ وہ بنک کا ایک
برطانیہ شدہ ملازم تھا جو صحیح معلوم ہوتا ہے اور اس نے غلط
سے شہادت دی تھی۔ اس شخص کی شہادت کے سوا نہ کے بعد

مرام چید
بنام
بنک
(لاہور)

منجھ سے ملا یا تھا یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ یہ مندرجہ بالا کی
کڑی سے قرض لینے کے تھا نہ بلکہ یہ کہ مندرجہ بالا کی کڑی سے
بروری لا رہا ہے اس مال کی بابت جس کی سربراہی کی گئی تھی رقم
واجب الا دیوار یہ معاملہ ماری حسابات اور معاملات خرید
بمقتضی کے سولی تدار فی طریقہ سے کچھ روادہ ہو رہی ہے
میں یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ مندرجہ بالا کی کڑی سے رقم
سک کو ادائیگی کی غرض سے قرض لی گئی ہے اور یہ کہ اس کے لیے
دوسرے شخص سے قرضہ لینے کے معاملہ کی خلاف ورزی نہیں
ہوئی ہے اور اس لیے مہری رائے یہ ہے کہ دیکھو جاری کیا گیا ہے
چونکہ سٹروٹی ساگر نے دیگر اس وجہ سے مبالغہ میں
پیش کئے گئے تھے ترک کئے ہیں اس خیال کے ساتھ میں نے
اسور و صدر کی نسبت قائم کیا ہے مبالغہ کا مبالغہ ناکام
رہتا ہے اور وہ خرچہ کے خارج ہوا چاہیے۔

اب میں اس مبالغہ مبالغہ دیوانی نمبر ۲۹۱۰ مبالغہ ۱۹۱۰
پر بحث کروں گا جو بینک کی جانب سے پیش کیا گیا ہے یہ سٹروٹی
ساکر نے ایک امتیازی اعتراض اس پر کرتے ہوئے کیا تھا کہ مبالغہ
ناقص تھا کیونکہ وہ بینک آفس پر ایڈ کی جانے سے وار کیا
گیا تھا جس بینک کے حسابات کا یہ تصدیق نہیں اور یہ کہ اس نے
صرف سرکاری کوٹڈیٹر مبالغہ کر سکتا تھا۔ اس بحث کی تائید
کسی حلف نامہ یا دیگر ثبوت سے نہیں کی گئی تھی اور سٹروٹی میں
لئے عدالت کو یہ اطلاع دی گئی کہ مبالغہ کی پیشگی کے قبل اس
لئے بینک کے آئیٹ کے ساتھ مبالغہ کی تھی۔ ان حالات میں
یہ اعتراض نامنظور و ناجائز ہے۔

مبالغہ ہوا اس امر تصدیق طلب ہے کہ ایڈ ڈسٹرکٹ جج
پٹناروی نے میں جن بھانپ ہیں کہ بینک چاہا جائے مبالغہ

۱۔ مندرجہ بالا کی کڑی سے قرض لینے کے تھا نہ بلکہ یہ کہ مندرجہ بالا کی کڑی سے
بروری لا رہا ہے اس مال کی بابت جس کی سربراہی کی گئی تھی رقم
واجب الا دیوار یہ معاملہ ماری حسابات اور معاملات خرید
بمقتضی کے سولی تدار فی طریقہ سے کچھ روادہ ہو رہی ہے
میں یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ مندرجہ بالا کی کڑی سے رقم
سک کو ادائیگی کی غرض سے قرض لی گئی ہے اور یہ کہ اس کے لیے
دوسرے شخص سے قرضہ لینے کے معاملہ کی خلاف ورزی نہیں
ہوئی ہے اور اس لیے مہری رائے یہ ہے کہ دیکھو جاری کیا گیا ہے
چونکہ سٹروٹی ساگر نے دیگر اس وجہ سے مبالغہ میں
پیش کئے گئے تھے ترک کئے ہیں اس خیال کے ساتھ میں نے
اسور و صدر کی نسبت قائم کیا ہے مبالغہ کا مبالغہ ناکام
رہتا ہے اور وہ خرچہ کے خارج ہوا چاہیے۔

۲۔ اب میں اس مبالغہ مبالغہ دیوانی نمبر ۲۹۱۰ مبالغہ ۱۹۱۰
پر بحث کروں گا جو بینک کی جانب سے پیش کیا گیا ہے یہ سٹروٹی
ساکر نے ایک امتیازی اعتراض اس پر کرتے ہوئے کیا تھا کہ مبالغہ
ناقص تھا کیونکہ وہ بینک آفس پر ایڈ کی جانے سے وار کیا
گیا تھا جس بینک کے حسابات کا یہ تصدیق نہیں اور یہ کہ اس نے
صرف سرکاری کوٹڈیٹر مبالغہ کر سکتا تھا۔ اس بحث کی تائید
کسی حلف نامہ یا دیگر ثبوت سے نہیں کی گئی تھی اور سٹروٹی میں
لئے عدالت کو یہ اطلاع دی گئی کہ مبالغہ کی پیشگی کے قبل اس
لئے بینک کے آئیٹ کے ساتھ مبالغہ کی تھی۔ ان حالات میں
یہ اعتراض نامنظور و ناجائز ہے۔

۳۔ مبالغہ ہوا اس امر تصدیق طلب ہے کہ ایڈ ڈسٹرکٹ جج
پٹناروی نے میں جن بھانپ ہیں کہ بینک چاہا جائے مبالغہ

رہے اور جب اول اگست ۱۹۲۲ء کو گزشتہ سال کے

منہا نمہ مرا فرماں - مالو سہرت چندرا رائے جو دہری
اپنے کرشنا کمال مترا -

مجاہد مراد علیہ - مالو موہن دانا تہرا رائے و بالو
نندرا نا تہرا رائے -

ٹپس گھوش - مرا اندھا ایک ناش پیدا ہوا ہے جو

میان لے دے علیہ کے ساتھ ہمارا ضیاء کے مشترکہ قبضہ کے لئے

بیع کی گئی۔ وہ اوقات بالکل ختم ہیں۔ یہ کہنا گیا ہے کہ اراضیاں

سایک و سیکاری ارضی شامل ہے جو ایک آسانی کے قبضہ میں

ہے اور دھیمان اور دے علیہ ہر دو زمیندار ہیں جو مالکان شریک

ہے۔ دے علیہ نے لگان کے اپنے حصہ کی راتہ آسانی و خیر کاری

حالات ایک ناش جمع کی تھی اور ایک ڈگری قابل کی تھی اور

لڑی مذکور زمین میں جو دارا منی خریدی تھی اور گزشتہ سال کے

قبضہ قابل کیا تھا۔ ڈگری کا اثر محض ایک ڈگری زلفہ کا

ما اور دے علیہ نے آسانی کے صرف حقوق و مراعات خریدے تھے

جو وہ ناش ۲۳ جون ۱۹۲۲ء کو رجوع کی گئی تھی یہ تجویز

ہی ہے کہ ارضی ایک ناقابل انتقال و خیر کاری ارضی تھی

دے علیہ نے خریدی تھی۔ تسلیم کیا گیا ہے کہ دے علیہ کو تحت

نعمہ ۲۲ ضمن ۲۲ قانون مزادمان بھنگال کوئی حق حاصل نہ ہوا

فاناکہ وہ اس صورت میں جبکہ میا دسماعت کی کوئی نعمت

جو مشترکہ قبضہ کی نسبت دھیمان کے دعویٰ کی مخالفت کرے

حق ہو۔ عدالت ابتداً نے صرف ایک قطعہ کے متعلق دھیمان

حق میں مشترکہ قبضہ کی باتہ ایک ڈگری عطا کی۔ پھر مراد

بارڈرینٹ جج نے ڈگری مذکور منسوخ کی ہے اور ناش میا د

سماعت کی بنا پر پکلیتہ خارج کی ہے۔ دھیمان کی جانب سے

جو عدالت ہمارے راجان ہیں یہ بحث کی گئی ہے کہ ذیل سار ڈیٹ

کا فیصلہ غلط ہے۔ یہ بحث کی گئی ہے کہ چونکہ دھیمان اور دے علیہ

حصہ داران شریک تھے دے علیہ کی ہمارا تہرا رائے ارضی قبضہ

کی دھیمان کے خلاف کوئی میا دسماعت کی رو سے دعویٰ جائز

کہ فی الواقع بید علی عمل میں آئے۔ اور یہ بحث کی گئی ہے کہ جو

علیہ یہ کہتا ہے کہ دھیمان محال کے مالکان کی حیثیت سے ارضی

کے لگان کے اپنے حصہ کے تحت ہیں کوئی بد علی عمل میں نہیں

ہے۔ اور اس لئے قانون میا دسماعت کی رو سے دعویٰ جائز

نہیں ہے۔ اس لئے اس سوال یہ کہ آیا مقدمہ کے حالات کے

لحاظ سے دے علیہ میا دسماعت کا عذر ثابت کرنے میں کامیاب

رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب قبضہ ہو جائے حقیقت سے

مستقل کیا جاسکتا ہو تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ناجائز تھا اور یہ

وہ کسی مالک شریک کے حقیقین مخالف تھا۔ قانون میا دسماعت کی

شریک کے خلاف آغار ہونے کے لئے فی الواقع بد علی یا کوئی

ایسا فعل ہونا چاہیے جو بد علی کے مساوی ہو۔ اس لئے یہ

چاہیے کہ آیا دے علیہ کی جانب سے قبضہ کا حاصل کرنا کسی جائز

حقیقت کے تحت تھا۔ دھیمان اور دے علیہ شریکیت حصہ داران

شریک کے ہاں شہدائے حصص کے مطابق اس آسانی سے لگان

وصول کر چکے تھے جو آسانی پر تاجز تھا حصہ داران

شریک میں سے کوئی بھی ارضی کا فی الواقع قبضہ حاصل کر چکا

حق نہ رکھتا تھا۔ جب دے علیہ نے ناقابل انتقال حق خریداری

کر لیا تھا تو اسی خرید سے اس کو کوئی حقیقت عطا نہ ہوئی تھی

اور جب اس نے قبضہ حاصل کیا تو ایسا قبضہ اسکے حصہ داران

شریک کے خلاف ناجائز تھا۔ عدالت ہمارے نظر کے بموجب دھیمان

اس تاجز سے جبکہ دے علیہ نے جائداد کا قبضہ حاصل کیا تھا ارضی

ہر سار ڈیٹ

تمام

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

دھیمان اور دے علیہ

کہ وہ اب اگر کرنا ہے کہ وہ مرعیاں اور مدعی علیہما کے تہذیب و تمدن کا کیا کیا
 کرنا چاہتا ہے وہ فریق بنایا گیا تھا لیکن بالآخر گری و صرعیان اور
 مدعی علیہما کے تہذیب و تمدن کے خلاف صا و رکائی تھی۔ مدعی علیہما کے
 متعلق یہ کہ کیا تھا اس کا نام کا عدالت میں درج نہیں کیا گیا
 تھا نہ ہی جس ایک آسانی کی حیثیت سے نہ کیا گیا تھا۔
 اس سوال کا جواب یہ کہ ایک حصہ دانت کی تھانویہ فیصلہ کیا گیا
 تھا کہ اگر عدالت دیوانی سے متعلق تھا اور وہ نالہ سے خارج کیا گیا
 تھا۔ یہاں تک کہ اگر عدالت میں جے جے کے مطلق اور اسات
 (سنگ) عدالت مال میں جے جے کے مطلق اور اسات کے مطلق کی تہذیب
 سے قطع نظر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مقررہ مقررہ سوال فیصلہ
 نہیں کیا گیا تھا۔ عدالت مال کی جانب سے جو تھانویہ فیصلہ کیا گیا تھا
 وہ یہ تھا کہ عدالت مال کے مقررہ اس و اس کی کو جو اصول سے چاہی تھی
 ان یقین سے حاصل کر کے تھانویہ نام و خور و انھوں نے تہذیب سے اور جو
 صرف ایک نام ہے جو کا عدالت مال میں درج کر کے نہیں کیا گیا تھا
 اس امر کا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عدالت کی ان قطعات میں کوئی مقررہ
 حاصل نہیں کیا گیا لیکن یہ کہ عدالت نے اس کے فیصلہ سے انکار کیا تھا کہ
 اس امر کو کوئی تہذیب کی حق حاصل تھا یا نہیں۔ یہی وجہ اساعت کا سوال
 حسب ذیل طریق سے بیان ہوتا ہے۔ اس میں مقررہ ہے۔ مال کی حق
 سے جبکہ نالہ کی حق حاصل ہوا تھا چہ سال کے اندر جو کچھ کیا گیا ہے
 ضابطہ کے تہذیب میں جب عدالت نے یہ مقرر کیا تھا کہ وہ ایک حصہ دار
 تہذیب کیا تھا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ عدالت کو یہ معلوم نہ تھا کہ نالہ کے لئے
 سال کے مدعی حاصل ہوئی تھی۔ اس لئے مقررہ نالہ اس وقت سے چہ
 سال کے اندر جو کچھ کیا گیا تھا یا نہیں تھی۔ عدالت کی وجہ اسات و تہذیب
 ۲ تا ۲۵ سال کے مقررہ ہے۔ مقررہ نالہ ۱۶ مقررہ تہذیب
 کو چہ مقررہ ہے اور وقت کے مقررہ کی گئی تھی۔ اس لئے اس نتیجہ کا نتیجہ

کیے بغیر میں مقررہ ہے اس بنا پر نالہ کہ دعویٰ
 خارج البیاد تھا۔
 بائیکورٹ سٹیج
 مراخذ اولی دیوانی
 مقررہ ۸۹ باب ۱۰ فیصلہ ۲۹ مقررہ ۱۰
 باحلاس مقررہ ۱۰ فیصلہ ۲۹ مقررہ ۱۰
 پٹیل اسرار کمیر و اس بنام صاحب و تہذیب باحلاس
 مدعی۔ مقررہ۔ مدعی علیہ۔ مقررہ علیہ۔
 قانون اختیار و سماعت مال کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔
 مجموعہ مالگاری اور مقررہ ایکٹ ۵۵ مقررہ ۱۱۔ مقررہ
 دفعہ است جو نا منظر کی گئی ہو۔ مقررہ کر کے سے قاصر نہ ہو۔ اسات
 کی نالہ اور اس کا قابل پذیرائی ہونا۔
 مدعی نے جو کچھ چاہا وہ خود بخود عدالت کے لئے سے قاصر نہ ہو
 سے کل کر کے پاس مقررہ کے درج اسات کہ درج اسات کہ درج
 نار یا منظر کی گئی تھی کہ عدالت مال کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔
 وقت مدعی کے ہالے نے اپنی حقیقت ثابت کرنے کی تھی اور جو
 مقررہ کی جائداد مقررہ کی تھی۔ اس میں مقررہ ہے اپنی حقیقت کے
 اسات و مال کی ایکٹ ۵۵ مقررہ ۱۱ مقررہ ۱۱۔ مقررہ کی تھی۔
 قرار دیا گیا کہ جو کہ مدعی مقررہ کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔
 کی نالہ سے تحت دفعہ ۱۱ مجموعہ مالگاری اور مقررہ ۱۱۔
 مقررہ سے قاصر نہ تھا اس کا دعویٰ حسب احکام و مقررہ مقررہ
 اختیار و سماعت مال کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔
 مقررہ مال کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔ مقررہ مال کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔
 مقررہ مال کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔ مقررہ مال کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔
 مقررہ مال کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔ مقررہ مال کی ایکٹ ۱۱ مقررہ ۱۱۔

پٹیل اسرار کمیر و اس بنام صاحب و تہذیب باحلاس
 مدعی۔ مقررہ۔ مدعی علیہ۔ مقررہ علیہ۔
 (مقررہ)

اعمال
ہمام
اسمعیل
(۵۵)

مالی جمع کی کہ دعویٰ علیہ ان نکاح میں جو طبعی کی مالش
میں مالہ منزع تھے دعویٰ کے ساتھ اعلیٰ یا ادنیٰ حق یا شرکت
نہ رکھتا تھا۔

قرارداد کیا اور جو کہ دعویٰ کے متعلق دعویٰ کی حیثیت کے
سوال کا تصدیق یا بقا اس میں عدالت مالی کا حاکم تھا۔
پہلیں کیا گیا تھا اس کے بعد اس میں تبدیلی نہ تھی۔

(۲۵) کہ دعویٰ علیہ کے اس حصہ سے جو دس لے بیٹی کی
ناتش میں بیٹی کیا تھا کہ وہ دعویٰ کا ایک حصہ دار تھا

موقوفہ کے کھانیاں سائے دعویٰ میں شامل تھیں اور جو
سماعت دعویٰ علیہ کی درخواست کی تاریخ سے شروع ہوئی

تھی اور یہ کہ اس لئے دعویٰ تحت مر ۱۲ فیصلہ اول قانون
میرداد سماعت خارج المیاد تھا۔

مرادفات فی ہمار جنسی ڈگری مصدقہ اولیٰ ہمارڈینٹ جج
فیصلہ کیا اور مر ۳۳ سٹریٹس لاء۔ متعلقہ کی ڈگری مصدقہ

مصنف فیصلہ کیا اور مر ۳۳ سٹریٹس لاء۔

مجاہد مرافقان سرحد زمین دے کے۔ سترجی۔

مجاہد مراد علیہ ہم۔ مسرغمت اللہ۔

فیصلہ۔ یہ ایک مرادفات کی ہے جو دعویٰ کی جانب سے پیش کیا
گیا ہے جو کہ دعویٰ ہر دو عدالتوں کے تحت لئے خارج کیا تھا۔

ناتش دعویٰ اور دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ ۳۳ کے حق میں
اور دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ کے خلاف اس امر کی نسبت ایک استقراری

ڈگری کے لئے تھی کہ دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ اور دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ
وہ کے ساتھ متعلقہ تھا قطعات نمبر ۲۷-۷۸-۷۹-۸۰

میں کوئی اعلیٰ یا ادنیٰ حق یا شرکت حاصل نہ تھی۔
تعلقہ باروں کی جانب سے معافی کی فیصلہ کے لئے ایک

ناتش مجموع کی گئی تھی مر ۲۷ سٹریٹس لاء کو دیکھیں گی کہ اس کی -
ڈگری ہمارڈینٹ ذریعہ سے مدعیان اور دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ اور قطعات

نمبر ۷۷-۷۸-۷۹ کے ذیلی مالک اور قطعات نمبر ۷۶-۷۷-۷۸ کے
اسامی قرار دے لئے تھے مدعیان اور دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ ۳۳ لے

اس ڈگری کی بنا پر اپنے اسامی تسمی کی حیثیت سے دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ
کے خلاف ایک بیٹیلی کا نوٹس جاری کیا گیا لیکن دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ

دس نوٹس کی مخالفت کر کے لے لے ایک نالغہ جمع کی اور اپنے
ایک مدعیان اور دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ ۳۳ کا ایک حصہ دار سترجی

ہونا بیان کیا۔ یہ بحث سترجی کی تھی اور ۱۹ سٹریٹس لاء
نوٹس منسوخ کیا گیا تھا اس لئے مر ۷۷-۷۸-۷۹ ناتش مجموع کی گئی تھی

فرقین کے مابین امرضیہ طلب یہ ہے کہ آیا عابد علی مدعی ہے
نمبر اکو جواب نو ہو چکا ہے اور جس کے قائم مقام اسکے ساتھی ہیں

ہیں وہی حقوق حامل ہیں مدعیان اور دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ ۳۳ کو حامل
ہیں کہ وہ نمبر ۷۷-۷۸-۷۹ کے تسمی مالک کی حیثیت سے ان کا

ایک حصہ دار سترجی ہے اور نمبر ۷۷-۷۸-۷۹ کے ان کے بیٹے ہیں
ایک حصہ دار ہے صیاد اس نے بیان کیا تھا یا ایسا ہے کہ مدعیان

کہتے ہیں وہ مدعیان اور دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ ۳۳ کا ایک اسامی تسمی ہے۔
لیکن اس امر کا فیصلہ ضروری ہے کہ آیا اس نتیجہ کی تحقیقات کی

جا سکتی ہے موانعات عدلیہ فیصلہ شدہ وسیع سماعت کی بائیں
بالا فریہ حال موجود ہے کہ آیا دعویٰ مستحبہ حاکم کی تقریر ہے اور

جو عدالت کے اختیار میں ہے پر منحصر ہے عطا کی جانی چاہیے۔
جس طریقہ پر فیصلہ شدہ کا سوال یہ ہے کہ یہ ہے جب

تعلقہ اصل نے معافی کی فیصلہ کے لئے اپنی ناتش مجموع کی تو انھوں نے
مدعیان اور دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ ۳۳ کو اس کا فرق بنایا لیکن دعویٰ علیہ ہمارڈینٹ

لے ایک دوسرا مستند پیش کی جس میں اس نے یہ بیان کیا تھا جس طرح

ناتش مجموع

جماعت کے اتفاق کیلئے میری علیحدگی کرنا محال تھا۔
 یہ مسئلہ بالکل ضروری ہے کہ اس خیال سے اگر وہ جرح نہ ہو
 پیدا ہوگی مگر مجھ میں سب سے زیادہ اس مسئلہ پر توجہ
 اور تامل ہے۔ لیکن اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنے فیصلہ کی تائید میں
 دو وجوہ متقدم ہیں۔ پہلی وجہ یہ کہ دفعہ ۱۹ کی رو سے صرف
 ایک ہی رائے کی صورت میں ایک ہی رائے کی گئی ہے اور دوسری
 وجہ یہ ہے کہ اس مسئلہ پر دفعہ ۵ قانون مراعات میں موجود ہے۔
 دفعہ ۱۹ کا حوالہ ملا ہے جس میں دفعہ ۱۹ کی نسبت ہے لیکن میں صرف
 اس صورت میں غلطی ہوئی ہے جبکہ مسئلہ دیکھا گیا ہے وہ صرف
 ایک صورت میں دیکھا گیا ہے نہ کہ ایک ہی صورت میں دیکھا گیا ہے
 جو مقدمہ ہمارے ہاں بالکل متضاد ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اس کے لئے
 صحیح کہتے ہیں کہ دفعہ ۱۹ میں اس میں صرف ایک ہی صورت کی وجہ کی
 صراحت ہے۔ مگر دفعہ ۱۹ کے تحت اس میں یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ
 دفعہ ۱۹ اس دفعہ کے بالکل ابتدائی الفاظ میں ہے۔
 جب کوئی زمیندار کسی آسامی کو یہ فیصلہ کرنا چاہتا ہے کہ زمیندار کا
 دفعہ ۱۹ میں اس لئے نہیں ہے کہ کوئی زمیندار اس لئے نہیں ہے کہ
 میری رائے میں یہ واضح قانون ہے کہ صرف ایک ہی صورت میں
 کا حال دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا ہی ہو اس کو یہ فیصلہ کرنا ہی تھا ہے۔
 وہ قانون کی اعتراض نہیں کرتے۔ یہ خیال دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا ہی
 مقدمہ میں تمام دفعہ ۱۹ میں قائم کیا تھا جس فیصلہ کی تعلیم کی
 مقدمات مابین میں گئی تھی۔ مگر اگر وہ اس فیصلہ سے کہ یہ فیصلہ
 جو فیصلہ اس فیصلہ سے حال کی ایک نظیر میں اختلاف کیا ہے جو
 طبع میں گئی ہے۔ خواہ کچھ ہی ہو یہ فیصلہ میں وہ فیصلہ قانون کے
 ہاں مقدمہ فیصلہ میں اس فیصلہ سے اس فیصلہ سے کہ یہ فیصلہ

جماعت کے اتفاق کیلئے میری علیحدگی کرنا محال تھا۔
 یہ مسئلہ بالکل ضروری ہے کہ اس خیال سے اگر وہ جرح نہ ہو
 پیدا ہوگی مگر مجھ میں سب سے زیادہ اس مسئلہ پر توجہ
 اور تامل ہے۔ لیکن اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنے فیصلہ کی تائید میں
 دو وجوہ متقدم ہیں۔ پہلی وجہ یہ کہ دفعہ ۱۹ کی رو سے صرف
 ایک ہی رائے کی صورت میں ایک ہی رائے کی گئی ہے اور دوسری
 وجہ یہ ہے کہ اس مسئلہ پر دفعہ ۵ قانون مراعات میں موجود ہے۔
 دفعہ ۱۹ کا حوالہ ملا ہے جس میں دفعہ ۱۹ کی نسبت ہے لیکن میں صرف
 اس صورت میں غلطی ہوئی ہے جبکہ مسئلہ دیکھا گیا ہے وہ صرف
 ایک صورت میں دیکھا گیا ہے نہ کہ ایک ہی صورت میں دیکھا گیا ہے
 جو مقدمہ ہمارے ہاں بالکل متضاد ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اس کے لئے
 صحیح کہتے ہیں کہ دفعہ ۱۹ میں اس میں صرف ایک ہی صورت کی وجہ کی
 صراحت ہے۔ مگر دفعہ ۱۹ کے تحت اس میں یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ
 دفعہ ۱۹ اس دفعہ کے بالکل ابتدائی الفاظ میں ہے۔
 جب کوئی زمیندار کسی آسامی کو یہ فیصلہ کرنا چاہتا ہے کہ زمیندار کا
 دفعہ ۱۹ میں اس لئے نہیں ہے کہ کوئی زمیندار اس لئے نہیں ہے کہ
 میری رائے میں یہ واضح قانون ہے کہ صرف ایک ہی صورت میں
 کا حال دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا ہی ہو اس کو یہ فیصلہ کرنا ہی تھا ہے۔
 وہ قانون کی اعتراض نہیں کرتے۔ یہ خیال دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا ہی
 مقدمہ میں تمام دفعہ ۱۹ میں قائم کیا تھا جس فیصلہ کی تعلیم کی
 مقدمات مابین میں گئی تھی۔ مگر اگر وہ اس فیصلہ سے کہ یہ فیصلہ
 جو فیصلہ اس فیصلہ سے حال کی ایک نظیر میں اختلاف کیا ہے جو
 طبع میں گئی ہے۔ خواہ کچھ ہی ہو یہ فیصلہ میں وہ فیصلہ قانون کے
 ہاں مقدمہ فیصلہ میں اس فیصلہ سے اس فیصلہ سے کہ یہ فیصلہ

اور علیؑ کی کاملاً مشترک شہریت تھیں کہ آپ اس لئے اکمل اور
ایک اشتراک اور علیؑ علیہ السلام اور آپ کی جانب سے متحد ہوئے تھے
کی اکل جائیدادوں کے تصرف کی جو انکی اور چند قوم کی عوام فی ان
افرادات کے سامنے تھے۔ ہوا کہ ہم ان کے احساں اور ایان کی جائیں والی
کی اس قدر کا کیا ہے۔

اس دفعہ اس تحریر کی ویلانی میں سوال یہ ہے کہ اگر
کی مالیت کا کس طرح تعین کیا جائے۔ سارٹوٹ نے جو ۱۸۵۰ء
کے مجموعہ کو مندرجہ ذیل اصول جاری کیا وہ اس کی جو ان میں سے
تھیں مالیت کا کیا قضاۃ نے درج کیا ہے یہ زیادہ ہے اس کی مالیت
کا تعین کیا ہے۔ مگر اس کے بعد یہ سائل اس کے بعد کیا ہے کہ وہ
کی جائیدادوں کی مالاری مالیت کے مجموعہ ان کی مالیت کے تعین
پر عمل کیا گیا اور اس کا وہ دائرہ اس کے بعد یہ بیان کیا ہے کہ وہ
حسب دفعہ ۴۷ دفعہ ۴۷ اور ۴۸ کے تحت اس کے بعد یہ
کی مالیت کا تعین کر سکتا ہے کیونکہ اس میں حق بیع و صلہ
حق ہے۔ جائیداد کے متعلقہ کے انتظام کی نسبت اس کے بعد
درخواست گزار کی دلیلاں ۱۸۵۷ء کے بعد اس میں اس کے بعد اس کے
ایکایک کے رو بہ پیش ہوا اور اس کے بعد اس کے بعد اس کے
متعلق تھا اور سوال یہ تھا کہ کیا اس کے بعد اس کے ساتھ
تقریر کے لئے مالش کی دلیلاں مالیت مندرجہ ذیل جائیدادوں کی
مالاری مالیت پر رسوم عدالت ادا کرنا لازم تھا جس طرح کہ قیصر
کی مالش میں ہوتا ہے جو دفعہ ۴۷ کے تحت اس کے بعد
ہم نے اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے
استصواب اجلاس کا اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے
سے دست برداری کر لی گئی ہے سوال جو نہایت اہم سوال تھا
جس کی نسبت اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے

بازاری مالیت کی تعریف انگلستان میں اس طرح کی گئی ہے کہ اس سے ایسی قیمت مراد ہے جو ان حالات میں جو اس وقت موجود ہوں، بازار حاصل ہوگی اور تعریف مذکور کا اعادہ یہ ہے کہ یہ مالیت ہندوستان میں قائم ہوئے بعد میں متبادلاتہ مندرجہ بالا صاحب وزیر مندرجہ بالا لائسنس (صفحہ ۱۱) میں پایا جائے گا۔ وہ قانون حصول زرعی تحت ایک مقدمہ حنا اور جو بیچہ حاصل کیا گیا تھا وہ ایک ٹرک میں اور ٹرک، مذکور کی بابت معاوضہ کا مطالبہ کیا گیا تھا جو اس زرعی کی مالیت پر مبنی تھا جس پر ٹرک اس وقت جبکہ وہ ایک ٹرک باقی نہیں رہی تھی زرعی یا تجارت کی یا حامل غرض کے لئے قائم تھی اور حکام عالم عام پر یوپی کونسل نے یہ امر اگل واضح کیا تھا کہ تلخ نظر اس امر کے کہ قانون حصول زرعی کی رو سے ایسے امور کی شرائط مالیت کی گئی تھی معاوضہ کا اصول جو باقی مالیت پر مبنی تھا جو الفاظ قانون نہ گوار اور نیز قانون رسوم ملا میں استعمال کے لئے ہیں یہ ہیں کہ حالات پر اس طرح غور کرنا چاہئے جس طرح کہ وہ اس وقت موجود ہیں۔

یہ مندر ایک قدیم مقدمہ ہے اور اس کے حالات کم از کم ایک ہزار سال قبل کے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مندرجہ بالا اور دو نامہ سبب اغراض کے لئے وقف کیا گیا ہے واقعات مذکور پر مبنی دریافت کرنا چاہئے کہ آیا ایسی تھے کے لئے کوئی بازار ہے۔ مگر خیال میں یہ تحقیقات اس نتیجہ کا باعث ہوئی ہے کہ کوئی بازار نہیں ہے اور یہ کہ اسکی بازاری مالیت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ حصول جو کثیر نے اس وقت تصدیق کیا تھا جبکہ انہوں نے بطور بازاری مالیت کے ایسی مالیت شخص کی تھی۔ جو قریباً کسی تعمیر کی مالیت کہی جا سکتی ہے۔ مگر خیال میں بکل غلط ہے۔

اس کو اور ایک مقدمہ اس کے شی کی اس وقت کی مالیت شخص کرنی چاہئے کہ ہمارے دو پر مبنی مالیت کی حالت میں جو اس وقت کی جانب سے جو اصل تعداد حالات حاضرہ میں ہندوستان میں پایا گیا ہے کہ اسکی مالیت کے لئے در اول کی مالیت ہوتا ہے۔ مگر یہ مالیت کرنا چاہئے کہ یہ امر کہ حیدر قابل انتقال ہو اور دوا مذکور (صفحہ ۱۱) کے لئے یہی ہے ایسی حالت کے خلاف قلمی ہوگا ان وجود سے یہ امر اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ بحقیقت مندرجہ کے اس مندرجہ کوئی بازاری مالیت نہیں ہے ایسی حالت میں اس قانون کی دفعہ مذکور کے تحت نہیں آتا اور اس پر مبنی دوم دفعہ کے تحت بطور ایک ایسے معاملہ کے بحث کرنی چاہئے جس کے لئے مذکور کی گئی ہو جو اس کے مقدمہ ہذا میں جایدا گیا ہے کے لئے یہ ہذا، بابت یہ امر بازاری مالیت ہے اور اسکی بابت نے مالیت میں کی ہے۔ اسکی جانب سے اس تین مالیت کی بابت کوئی ملاحظہ نہیں کیا گیا ہے اور اس لئے مالیت کا وہ شخص قرار دینا اور اس کو صحیح خیال کرنا چاہئے

مقدمہ کی نسبت یہ خیال قائم کرنا چاہئے سوال پر جواب دینا ضروری ہے جو بیچ اقتصادیات گذشتہ کے حراخت ہمارے سپرد کیا ہے یعنی ایک کسی دعوے پر جو کسی اس نے امانت کے مناسب انتظام کی غرض سے جایدا ہاے امانت کے قبضہ کے لئے رجوع کیا ہوا اسکو امانتی جایدا کی مالیت پر رسوم عدالت ادا کرنا چاہئے یا اس صورت میں اس پر صرف معمولی رقم مبلغ ۱۰۰ یا مبلغ ۵۰۰ اور یا لارم ہے یہ سوال سابق میں عدالت ہذا کے ایک اجلاس کا مل سے مذکور کیا تھا لیکن وہ اس وقت فیصل نہیں کیا گیا تھا اور وہ ایک کثیر واقعات کی بنا پر وہ اب بھی (اسی حالت میں) رہتا ہے

میرے رائے یہ ہو گا۔ بہت قانون رسوم ملانے لگائی میں رجو باجھ میں
 بہت کا مسکن ہو ایک مسکن میں کرا جا سکتا جسکی بازاری مالیت،
 شہر میں کجا جسکے چونکہ مندر اشیا کے تجارت سے خارج ہے اس لحاظ سے اسکی
 مالاری مالیت نہیں اسکی۔ پنجوبی علوم ہے کہ ان عداوت کو جو ہندوستان
 کے متعلق دھندلوں کے متعلق ہوں بغیر کرانے کے لئے لکھی لکھی ہیں اس آگاہ
 روپیوں کی ضرورت ہوگی اور میں میں خیال کرتا کہ وہ انسان قانون کا
 پیشا تھا کہ مندروں کی اس مالیت پر جو عمارتوں و بروبط و بازاری
 مالیت کے مظاہر کی ہے رسوم عداوت رائے ہونا چاہئے۔ اس لئے میں یہ
 قریب سے پر غیب ہو کہ کسی مندروں کے متعلق مالیت کا اذن کرنا
 ممکن نہیں ہو اور یہ کہ ہر صورت میں اس کے لئے متعلقہ حاکموں

ان سوال کا جو عدالت کے سپرد کیا گیا تھا جواب یہ ہو کر رہا
عدالت جو قانوناً واجب الادا ہے ایسی رسوم ہے جو قبل ازیر ابدا

میں متفق ہوں۔

نہ حکم دیا گیا۔

ہائی کورٹ میں

مرافقہ شدہ تیار کیا گیا

نمبر مقدمہ ۱۵ مانتہ شدہ منصفہ ۱۹ جون ۱۹۱۹ء

محالہ۔ سرکار میں تیار شدہ چیف جسٹس و سٹر

جسٹس اے

بلدیہ سنگہ وغیرہ۔ ینام سینگہ و غیرہ

مرافقہ شدہ۔ مرافقہ شدہ۔ مرافقہ شدہ۔

دگری کی تعمیل۔ عدالت کا زمین کا نیلام۔ علامتی منصفہ کی
اعوانگی آیا ضروری ہے۔ نیلام کی منصفہ کے بغیر انفلکاک کی ملک
آیا جائے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ مانتہ شدہ ۱۹۱۹ء

۲۲۔ جون دگری کو نوٹس دینا کب ضروری ہے۔

جب کسی بار کا نامہ مرتبہ ان کے قبضہ میں ہو تو انفلکاک

وہیں نبلا میں ہو گیا ہو تو یہ ضروری نہیں ہے کہ

خریدار نیلام کی حقیقت کی تعمیل کے لئے خریداری حق

خرید شدہ کا علامتی منصفہ اسکو دیا جائے جبکہ وہ اس

جایدار پر جو اس نے خریدی ہو دراصل ملکیت کے

حقوں استعمال کرے۔

مرافقہ شدہ ایک زمین کے انفلکاک کے لئے نامش کی اور

عرفی دعوے میں یہ بیان کیا کہ کوئی خاص نیلام جو

کے دگری کی تعمیل میں حق انفلکاک زمین کا کیا گیا تھا
یعنی مرافقہ و سازش اور ناجائز تھا۔

قراردید یا دالہ بیان، جو نیلام کے متعلق کیا گیا تھا

نمبر ۱۵ اس بیان کے ساتھ تھا کہ اس کا عدم تھا بلکہ یہ

نیلام آیا ہوا کہ وہ مسافر کا کارروائی تھا۔ یہ جانے پر

غائب ہو کر گیا تھا۔

۲۲۔ چونکہ نیلام کی منصفہ کے لئے کارروائیاں نہیں کی

گئی تھیں انفلکاک کی نامش جائز نہ تھی۔

نوٹس مندرجہ آرڈر ۶۱ رول ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

کام صرف اس صورت میں جاری کرنا ضروری ہے جبکہ

تعمیل کی درخواست تاج دگری سے زائد ان کی مال

کے بعد پیش کی گئی ہو۔

مرافقہ شدہ فرمان شاہی بنارہنی منصفہ صدرہ مشر جسٹس ملک

مرافقہ شدہ ۲۲ مانتہ شدہ ۱۹۱۹ء ۲۲ مانتہ شدہ ۱۹۱۹ء

منصفہ صدرہ مبارک منصفہ ج سناہ آباد مورخہ ۲۲ مانتہ شدہ ۱۹۱۹ء

مشر منصفہ منصفہ صدرہ منصفہ آرڈر مورخہ ۲۲ مانتہ شدہ ۱۹۱۹ء

منجانب مرافقہ۔ سرکار کے حنین واسے کے رہے۔

منجانب مرافقہ علیہ۔ سرکار بنواری لال دوجی دی سنگہ۔

چیف جسٹس مرافقہ شدہ فقہ ۱۰ فرمان شاہی عدالت

ہر اس کے ایک منصفہ مورخہ ۲۲ مانتہ شدہ ۱۹۱۹ء کی بار

سے پیش کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے وہ مرافقہ خارج کیا گیا تھا

جو مبارک منصفہ ج کی بارہنی سے پیش کیا گیا تھا جن کے

فیصلہ کے ذریعہ سے دگری کا دعویٰ جس کو منصفہ نے خارج کیا

تھا۔ منصفہ کے پاس جدید تحقیقات کی غرض سے واپس

کیا گیا تھا۔

جج کے فیصلہ کی وجہ سے غلط نہیں ہوئی تھی۔ کہ مقدمہ میں جو کچھ زیر بحث تھا وہ نیلام کا جواز نہ تھا بلکہ اس دگری کا جو اٹھا جس کے تحت کیلاس با بو کا نیلام منعقد ہوا تھا خرید کے بواڑ پر اصل اعتراض یہ کیا گیا تھا کہ دیونان دگری پر سخت روڈ ۲۲ رول ۲۲ مجموعہ مضابطہ دیوانی نوٹس کی تعمیل نہیں کی گئی تھی اور یہ کہ مدعی علیہم کو ایسا نوٹس نہ دینے کی صورت میں عدالت تعمیل کو جایداد نیلام کرنے کا کوئی اختیار نہ تھا اور اس نے خارج از اختیار عمل کیا تھا پس نیلام کا عدم تھا میں نے بل ازین یہ کہہا ہے کہ یہ امر بلڈنگ میں صراحتاً نہیں کیا گیا تھا کہ نیلام کا عدم تھا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عدالت و عدالت نے سخت میں اس طور پر تصور کیا گیا ہے گویا کہ ایسا غلطی سے کیا گیا تھا۔ جب عدالت ہذا کے فاضل جج نے مقدمہ پر جرح کرنی شروع کی تو انہوں نے حسب ذیل رائے ظاہر کی تھی۔

رٹش یہ ایک دگری دیں لفظ دگری کی جانب توجہ مبذول دینا ہوں جو کیلاس با بو نے حال کی تھی ناشر میں طلب نامہ یا اجرائی کے بغیر حاصل کی گئی تھی اور اگر نیلام نوٹس کی اجرائی منعقد کیا گیا تھا تو ذیلیں متعلقہ کی کوئی قائم مقامی نہیں ملے گی تھی اور تحقیقات جاری رکھنے کی نسبت عدالت کا اندیشہ ماقط ہو گیا تھا۔ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ دریافت کرنے کے لئے کہ آؤ دگری مدعی علیہم پر طلب نامہ اور نوٹس تعمیل کے بغیر حاصل کی گئی تھی شہادت لیجائی جانی چاہئے وہ اختتام پر بیج بیان کرتے ہیں کہ اگر عدالت یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہیں تو وہ دگری نیلام کو کا عدم تصور کرنے اور انکساک کی نسبت اپنا حق ابرت کرنے کے عجز میں اگر وہ قاصر رہیں تو یہ سوال پیدا ہوگا آیا اس وجہ سے کہ مدعی علیہم نے حق انکساک میں خرید اٹھا۔

اگر انہوں نے دراصل اسے خرید اٹھا وہ مقدمہ منجم لال پانم سن ہذا (۱۹۲۲ء) کے اصول کی بنا انکساک کی مخالفت کرنے کے عجز میں وہ جسے تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ایک عجز نامہ ہے لیکن ایک الباء امر ہے جس حد تک کہ عدالت ہذا کا تعلق ہے فیصلہ بمقدمہ سید زار بن ادبہا نام رام جتن ادچھا (۲۲) کے ذریعہ سے طے کیا گیا ہے۔ جس حد تک کہ ذیل علم ح کے فیصلہ کا تعلق ہے میں بہت خیال کرتا کہ اس کی نسبت کوئی شکایت کیا جاسکتی تھی اگر وہ دراصل مقدمہ ہذا کے واقعات کے ایک صحیح خیال اور اندازہ پر مبنی تھا اور اگر دراصل یہ بیان اور باب کیا جاتا کہ اتس میں فریب پر کوئی غلطی جاری نہیں کیا گیا تھا تو صاف طور پر مدعیان دگری اور کل کا واپس آئے بعد جو اس سے پیدا ہوئی تھیں کا عدم تصور کرنے کے عجز ہوئے لیکن استداسے اہتماماً یہ صورت نہ تھی اور جس حد تک کہ انکساک کے کسی جزو کے حوالہ کا تعلق ہے سوال صرف یہ ہوتا کہ آیا نیلام نہ کہ دگری کا عدم حاضر قابل اصلاح تھی۔

عدالت ہذا میں ہر دو جانب سے بہت کچھ بحث اس امر کی نسبت کی گئی تھی کہ آیا تحت آؤڈر ۲۲ رول ۲۲ مجموعہ مضابطہ دیوانی نوٹس جاری نہ کرنا ایسا نقص تھا جس سے نیلام کی کاروبار مناسب مابعد کلٹیا کا عدم ہو گئی یا یا وہ نقص ایک بے ضابطگی تھی جن کا اگرچہ ان کی بنیاد مدعیان مناسب کاروبار و انیات کے لئے نیلام منعقد کرانے سے سخت ہوئے تھے یہ زیادہ اثر ہوا تھا کہ کلٹیا کا عدم قلم دیا جاتا۔ یہ ممکن ہے کہ وہ ایک عمدہ سوال ہو لیکن مقدمہ ہذا میں عدالت کے لئے اس امر کا فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے۔ کیونکہ اگر وہ ۲۲ رول ۲۲ کے احکام کے تحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عدالت کے لئے جو دگری کی تعمیل کو اس نوٹس کو جس کا اس میں ذکر ہے صرف

بلد یا نہ
سما
میں کچھ نہ
رہے

کی جو انکی مٹی پر سازش و فریب تھی اور یہ کہ ختم ہو جو نیلام میں
اور بیع کے تحت کی گئی تھی جو بالکل سہی بر وریب اور جانور
پس مٹی کے انفکاک کے مانع نہیں ہو سکتی۔
جب معاملہ منصف کے روبرو پیش ہوا تو انہوں نے یہا
مناسط طور پر یہ بتلایا تھا کہ عرضی دعویٰ جس طرح کہ موجود
تھی یہ تحت نہیں کی گئی تھی کہ خرید جو کیلاش چندرا کی جانب
سے نیلام میں کی گئی تھی کالعدم تھی اور انہوں نے یہ بتلایا
تھا کہ اگر نیلام جائز اور قائم تھا تب تک کہ وہ منسوخ نہیں کیا
جاسکتا اور کالعدم تصور کیا جاسکتا تھا جو دعویٰ دراصل
کرنا نہیں چاہتے تھے تو وہ انفکاک کے ہر دعوے کے مانع
نہ تھے اور قسٹیکہ وہی عدالت مجاز سماعت کی جانب سے منسوخ
نہ کیا جائے۔ عرضی دعویٰ ہی یہ ہم نہایت واضح نہ تھا کہ آیا
اس نیلام میں جو بابو کیلاش چندرا کے حق میں کیا گیا تھا
کامل ارضیات متدعو یہ اور نیز چند دیگر ارضیات شامل نہیں
تھا۔ بیان کے مطابق نیز یہ ہو کہ کیلاش بابو کے حق
ان کا کہ میں خیر اعدا جو اس وقت عرصہ دراز سے مدعیان
در اصل تھا اور یہ کہ اس سے اسے مرہون کو نیلام کیا تھا
اور دعویٰ اس پر نہ تھا۔ نامہ انتظامی کے تحت زمین دار تھے اس لئے
ان کو یہ معلوم ہوا تھا کہ مقدمہ نہ ان میں سے شہادہ اور غور
کرنا آخر چندری تھا کیونکہ نیلام کی تشخیص کے لئے کوئی ناشر
وجہ نہیں کی کہ نہ تھی اور چونکہ یہ بیان نہیں کیا گیا تھا کہ نیلام
کالعدم تھا نہ یہ کلثنا خارج کیا جاسکتا تھا۔ مدعیان صاف
طور پر انفکاک کے مستحق نہ تھے۔

بارڈن بیج کے روبرو مرفوعہ پیش ہونے پر انہوں نے
تقریقین کو اپنے علی الترتیب بیانات کی تائید میں شہادت

میں کر تکی اجارت و دیگر مقدمہ از سر نو تحقیقات کیلئے منصف
کے پاس واپس کیا تھا اور جس بنا پر انہوں نے ایسا کیا ہمارہ
یہ تھی کہ عدالت تحت نے مدعیان کو یہ ثابت کر تکی اجاز
نہ دی تھی اور دگری جو کیلاش چندرا نے حاصل کی تھی مٹی
بر وریب اور ناجائز تھی یا یہ کہ مدعی علیہ مرہونان بالقبض
تھے اس سے یہ ظاہر ہے کہ بارڈن بیج نے یہ خیال کرنا
میں غلطی کی تھی کہ دعویٰ نے اس دگری کے جواز کی کسی اعتراف
کیا تھا جس کے تحت فیصلی نیلام نہ ہو میں منعقد کیا گیا تھا
اگر یہ بحث کی جاتی کہ دگری خود کالعدم تھی تو بلاشبہ وہ شہادت
کے لئے ایک مرتبہ لیکن عرضی دعویٰ میں ایسا کوئی بیان نہیں
کیا گیا تھا۔ عرضی دعویٰ میں جو بحث کی گئی تھی وہ صرف یہ تھی
کہ کیلاش چندرا کی جانب سے نیلام کی خرید مٹی پر فریب و
سازشی اور کالعدم تھی اور یہ نہ تھی کہ وہ کسی دگری کے
تحت ایسا نیلام تراجم طور خود قابل نفاد نہ تھا اور نہ عرضی دعوے
میں درحقیقت یہ بیان کیا گیا تھا کہ نیلام فی نفسہ کالعدم تھا جو کہ
بیان کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ نیلام فریبہ اور سازشی نہ تھا اور اسے ایسا
جو غالباً شکار رو لیا کرتے پر منسوخ کیا جاسکتا ہے کیونکہ کوئی کارروائی
نہیں کی گئی تھی اور جو کہ ایسی کارروایاں کر تکی بعد از دعوے
فریب کی صورت میں تین سال ہوگی اس وقت سے یہ منسوخ ہوگی
تھی جب کہ نیلام منعقد کیا گیا تھا یا جبکہ مدعیان کو فریب کالعدم
ہوا تھا تب ظاہر تھا کہ نیلام منسوخ کرانے میں مدعیان کی مدد
کرنے کے لئے اس سے زیادہ اور کچھ نہ کیا جاسکتا تھا۔

بارڈن بیج کے فیصلہ کی ناراضی سے عدالت ہذا کے
ایک جج کے روبرو مرفوعہ پیش کیا گیا تھا اور معلوم ہوتا ہے
کہ ان کا بھی یہی خیال تھا جس میں ان کو بلاشبہ بارڈن بیج

اس نے کل موازنہ بابت کے تابع خرید اتھا اس کے کوئی حصہ
نقد موجود نہ اور پیر اصل کر سکتا تھا۔ مقدمہ کے
راجعہ الاصل سے خواہ اس کے حق میں اس کا عالمی مقدمہ
ہو سکتا تھا مری رائیں ایک ایسے مقدمہ میں جیسا کہ مقدمہ
موجود ہے بشمول یہ نہیں ہے کہ کسی غیر مادی حق کا احاطہ
بقصد خریدار کہ دیا جائے تاکہ انکی حقیقت حاصل ہو جائے
حکم وہ اس جا یا اوپر جو اس نے خریدی ہو دراصل حقوق
ملکیت اہل کے مقدمہ موجود ہیں جو کچھ ہوا تھا وہ ہم
تاکہ اس کے حق الفلک میں رہے اور اس نے اسے بعد اس نے
اس کو مدعی علیہم بنون کو دراصل نیلام کے ذریعہ سے منتقل
کیا تھا اس لئے اس نے نہایت موثر طریقہ سے حقوق
ملکیت اور حقوق قبضہ استعمال کئے تھے جس حد تک کہ ہر
کہا جاسکتا تھا کہ اس نے اس چاہا وہ اس نے اس کے
میں اس نیلام کے بعد کے ذریعہ سے خرید اتھا قبضہ حاصل کیا تھا
اس نے یہ خیال کرنا چاہئے کہ عیار انہوں کے خلاف اس کے
حقوق مکمل اور قطعی تھے اگرچہ ۱۹۲۷ء سے ضرورت میں قبضہ کی
حقوق ضروری ہوئے ہمارے دوہرہ مقدمہ میں کسی دوسرے امر پر
تجربہ کی گئی ہے میری رائیں رافعہ بیان اور جملہ عدالت ہائے
تحت کے حرج کے ساتھ منظور ہونا چاہئے اور ذی علم نصف
کی دگری جس کی دوسری خارج کیا گیا تھا بحال ہونی
چاہئے۔

جسٹس اراچی مجھے اتفاق ہے۔
مرافعہ منظور کیا گیا۔

لیکن ایشیا، جنوبی افریقہ، ایک قریبی امریمہ یا ایو پو اچھا
 امریمہ یا کس کا کہہ کر گیارہ پندرہ دراصل اس جاویں
 کا جو اس نے پوری تھی قبائل نہیں کیا تھا۔ اس نے
 نیلا سمیٹتے ہوئے یہ اچھا ہر دونوں کا حق تھا جو حق
 اللہ کا کہ رہتا تھا۔ ہر تہنات ہنوز قابض تھے اور قابض
 کے مستحق تھے اور وہ خود راہ دونوں یا راہمنوں کے حق اللہ کا
 رہتا تھا۔ یہاں کی جانہ سے بیخبر رکھے جاسکتے تھے کہ

میں
نام
یہ
ہو

فرید تاشاقتیل میں سیج بن اور ان اشیا پر جو الہ سے
بنائی جائیں سب پر ہی ہندی مرعاید کئے گئے ہیں اور ان
کی ایک ہندی کی نسبت ملتہ ایک خیال کی گئی ہے۔
ان صورتوں میں چونکہ کوئی شرح فیصدی موجود نہ تھی۔
ہندی کی کوئی مالیت شخص پر نا ضرور نہ ہوتا۔ کہونکہ جس طرح کہ
ایک کار کو یہ معلوم ہو کہ کوئی ہندی اس طرف سے کم یا زیادہ
وزن کرتی ہے تو وہ (۱۲) اوند سے زیادہ یا کم محصول عاید
کرنے کا محاز ہو گا

مجھے وہ ظاہری تعبیر معلوم ہوتی ہے جو عدالت کو اس نسبت
کی کرنی چاہئے۔ یعنی اس میں حسابات کو کل ہندی سے متعلق
نے اس طریقہ پر اعتراض کیا تھا جس پر محصول جنگی عاید کیا گیا تھا
اس نے یہ کہا تھا "چونکہ ان اشیا پر محصول عاید کرنا
مشاور معلوم ہوتا ہے جن کے مقابل میں مالیت بلحاظ مالیت شرح
کی گئی ہے موجودہ عمل درآمدات کو توقف کرنا چاہئے اور بارہ
لوہے اور دیگر ہات وغیرہ پر جس کے محاذی مالیت بیان کی گئی
ہے وہ محصولوں کے معائنہ کے بعد جن سے وہ خرید کی قیمتیں ظاہر
ہوتی ہوں جو درآمد کنندگان نے برآمد کنندہ تاجروں سے
وصول کی ہوں بلحاظ مالیت محصول عاید ہونا چاہئے یا کمتر
محکمہ کرڈر گیری کی اجازت سے فہرست ترمیم کی جانی چاہئے
نہ کہ موجودہ عمل درآمدات پر ہو سکے۔ صفائی کے فائدہ کے لئے
پاچہ اور لوہا وغیرہ یا ان اشیا پر جو ان سے بنائی گئی ہوں
بلحاظ مالیت محصول عاید کرنا " اس سب سے جس طرح کہ اکثر سمجھا گیا
ہے۔

یہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحیح ضابطہ اسکے بالکل خلاف
ہے۔ اگر کوئی فائدہ کے لئے یہ مناسب خیال کیا گیا تھا کہ

پاچہ اور لوہے وغیرہ پر یا ان اشیا پر جو ان سے بنائی جائیں
ان کی حقیقی مالیت کے لحاظ سے محصول عاید کیا جائے تو ہر
میں ایسے قواعد اضافہ کرنا بقضائے درمی ہر گاہ جن میں یہ
تباہی لگایا ہو کہ ان اشیا کو حقیقی قیمت کس طرح بتا دیا جاتی ہے
ایسی مالیت میں ہر گاہ کہ اس کے لئے مناسب ذریعہ ہے تاہم کہ نا ضرور
ہو گا جو یہ امر غلبہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جبکہ ہر
تیار کی گئی تھی یہ مناسب خیال کیا گیا تھا کہ جنگی سے اس قدر
پر جو ان تک ممکن ہو کم تاخیر مواد پر یہ کہ محصول عاید شدہ
شخص کرنے کے طریقہ پر جو ان تک ممکن ہو نہایت معمولی ہوں
اگر یہ مقصود تھا کہ ایسے مال کی بند یوں کے سامان کی حساب
کہ یہ بھی جو مختلف نوعیت اور اقسام کا ہے جنگی سے اس میں
مالیت شخص کی جائے اور اگر محصول ایسی مالیت پر عاید کیا جائے
تو مالیت مذکور کا اندازہ کرنے کے لئے ماہر شخص کنندگان کی ضرورت
ہو گی۔ علاوہ بریں کی صورتوں میں زیادہ تاخیر کے بغیر ایسی
بیمکین حاصل کرنا ممکن ہو گا جن سے خرید کی قیمتیں ظاہر
ہوتی ہوں جو درآمد کنندگان کو برآمد کنندہ تاجروں سے
وصول ہوئی ہوں۔ بہر حال اگر محکمہ صفائی اس مال کی
مالیت کے محاذ سے جو اس کی حدود کے اندر درآمد کیا گیا ہو
محصول جنگی عاید کرنا چاہئے تو اسکو اس مرض کے لئے مناسب
دفتر قائم کرنا چاہئے۔ حکم اظہار وجہ قطعی قرار دیا جائے اور ملٹی
کے جن میں مبلغ ملے کی بات ایک ڈگری صادر کی جائے گی۔

جسٹس کمر صپا
حکم اظہار وجہ قطعی قرار دیا

حضرت رکبتا ہو حال خود را بنی من پس سید ای، با لشکر در
 و دہر سے ہو جو وہ در فہ کالہ نہ ہو گا کیو کہ مرادہ کو الہ و ادا
 غیر منہر سی و اکث اور افعال میں نہیں کی غی اس
 شمس طرا و تا آگیا تھا اس پر ملکہ و اس کے
 پرچہ کے کار و آریا کی دونوں پر اور اریل اور
 وقت اور وقت یکہ ہوا کے و اس دگر ہی ہوا
 ماحی کے حصہ نہ نہ کر کے بہتر سے اس سے مل کر مالا
 ارجاع ناس سکود اور اسی رنج نہیں کو ایک مرتبہ
 تھا انیا دعوی تالی کو سیر نہ کی نفی ایک معاہدہ کیا
 کی تالی کے ارجاع کا مانع نہ تھا اور نہ یہی اس کے
 تالی کا کوئی جواب پر گاہ کسی بیخ سے لے نہ نہ
 و شید کران فلول پر اسکو اندرون معاد سے لے لے
 لولی ایک امر کرنا چاہیے اس کو عقد کی ناس و جو کرنا
 اسکو شتری سے ایک و سادہ انتقال حاصل کرنی پڑے اگر
 نے ان امور میں سے کوئی امر کیا ہے تو محض اس امر سے اس سے
 یہ بیان کیا ہے کہ اسکو حق حاصل ہے یہ کہ اس شتری جو کھ
 و شید کی ہے کہ انہوں نے اپنا سنا لکھ تالی کے پر کرنا
 جو جارج المیاد ہرنے سے محفوظ نہیں رہیگا
 دوسری تاریخ اسرار جہا لکھ ہے جبکہ ہرنے کے
 قی میں دگر ہی صادر کی ہے اسوقت تک متماثل نہیں نہ خود
 ایک دگر ہی حاصل کی تھی لیکن اس رقم جمع کر کے اس میں
 مکمل نہیں کی تھی اسکی دگر ہی مدی کے خلاف چار نہ تھی
 فقرہ ۲۰ منہر یہ مجموعہ ضابطہ دوزنی میں یہ صراحت ہے کہ
 جسکی عدالت کے توسط کے بغیر کوئی معاملہ تالی کے پر کرنا
 لیا ہو اور اس پر فیصلہ تالی صادر کیا گیا ہو تو کوئی شخص جو

۱۰۱۱
 اب اسکی تالی میں اسرار جہا لکھ ہے عدالت میں ہوا اسکی تالی میں
 دہر سے ہو جو وہ در فہ کالہ نہ ہو گا کیو کہ مرادہ کو الہ و ادا
 غیر منہر سی و اکث اور افعال میں نہیں کی غی اس
 شمس طرا و تا آگیا تھا اس پر ملکہ و اس کے
 پرچہ کے کار و آریا کی دونوں پر اور اریل اور
 وقت اور وقت یکہ ہوا کے و اس دگر ہی ہوا
 ماحی کے حصہ نہ نہ کر کے بہتر سے اس سے مل کر مالا
 ارجاع ناس سکود اور اسی رنج نہیں کو ایک مرتبہ
 تھا انیا دعوی تالی کو سیر نہ کی نفی ایک معاہدہ کیا
 کی تالی کے ارجاع کا مانع نہ تھا اور نہ یہی اس کے
 تالی کا کوئی جواب پر گاہ کسی بیخ سے لے نہ نہ
 و شید کران فلول پر اسکو اندرون معاد سے لے لے
 لولی ایک امر کرنا چاہیے اس کو عقد کی ناس و جو کرنا
 اسکو شتری سے ایک و سادہ انتقال حاصل کرنی پڑے اگر
 نے ان امور میں سے کوئی امر کیا ہے تو محض اس امر سے اس سے
 یہ بیان کیا ہے کہ اسکو حق حاصل ہے یہ کہ اس شتری جو کھ
 و شید کی ہے کہ انہوں نے اپنا سنا لکھ تالی کے پر کرنا
 جو جارج المیاد ہرنے سے محفوظ نہیں رہیگا
 دوسری تاریخ اسرار جہا لکھ ہے جبکہ ہرنے کے
 قی میں دگر ہی صادر کی ہے اسوقت تک متماثل نہیں نہ خود
 ایک دگر ہی حاصل کی تھی لیکن اس رقم جمع کر کے اس میں
 مکمل نہیں کی تھی اسکی دگر ہی مدی کے خلاف چار نہ تھی
 فقرہ ۲۰ منہر یہ مجموعہ ضابطہ دوزنی میں یہ صراحت ہے کہ
 جسکی عدالت کے توسط کے بغیر کوئی معاملہ تالی کے پر کرنا
 لیا ہو اور اس پر فیصلہ تالی صادر کیا گیا ہو تو کوئی شخص جو
 عدالت نہ لکھ لکھ غیر مطبوعہ مقدمہ موجود ہے جسکی تقلید عدالت
 اکت مرا فہ کے کی تھی مجھے مقدمہ دلائل میں نام بکھانا خان

$\frac{6}{7} \times \frac{1}{2} = \frac{3}{7}$

[illegible]

بہت سے متعلق دو تصدیقات تھیں اور اس امر کی نسبت کوئی تہاد
ہندو کی اور بلخ سار کی قیمت چوبیسوا میں درج تھی تاہم یہی
آٹھری متفق دو حصوں میں تھی
الف، کارہ انبیات ثانی کا انٹرکسیہ ۹ اور ب، کسی کارہ
انور فریب اور سازش پر مبنی تھیں ۹

ذی علم منصف نے یہ تجویز کی کہ کلاروائیات فریب اور
 اور رزمی تہنس یہ کہ انفراد سپردگی ناشی دراصل موجودہ ناس
 کو اجاع کے بعد کیا گیا ہوتا اور اسلئے گوگل پر شاد دمی علیہ نمبر ۳
 کے بعد اب انکی شیخ کا دوسری خارج الیحاد و چکا اسلئے ہوں نے دمی
 کے حق میں ایک دگر کی صادر کی گوگل پر شاد دمی علیہ نمبر ۳ کے حق میں
 ذی علم بار دنیٹ چلے ایک تجویز داتانی یہ صادر کی
 اچھی کہ سپردگی ناشی ۱۹۱۹ء کو کی گئی تھی اسلئے ۱۹۲۰ء

کتابخانه حضرت امام زین العابدین علیه السلام در کربلا

پرتو را که در میان مردم می بیند او بدو را می شناسد

اور اس نے اس کوئی تعلق نہ رکھا تھا اور اس کو کہہ دیا کہ یہ ایک ایسا

فانینا راجا راجا کوئی تعلق نہ تھا اس امر کی تردید ایک ایسا فرد تھا

وہاں رہا اور اس نامید ہوا چمن میں بیٹھ کر مرقا کو دیکھ کر ہنسی مانی اور
کی جان سے انہم کو دیکھ کر چاہیے کہ وہ او ملتی دو لون فروری شہر کے

ہاں ہرگز کہ انسانیت نہ فقیر کرے ہر جگہ کہ وہ نہ موجود تھا اور نہ فقر
کے معنی میں ہر اے عالم سے متعلق انہی مروجہ کھجور کی پٹا ہر ایک کی

۱۔ افسانہ نگار کی زندگی کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک سادہ اور صوفیانہ شخص تھا۔

سے تعریف اور ادا کی ہر محال کیے جانے کیلئے قرض دے گا

اندر کراچون وہ یہ کہ مدعی علیہ غیر امدنی غیر اسے یہ کہ امدانی اور

سنگی لڑکا تھا کہ اس پر ویرا بدر ان کی ادائی نہیں کی تھی اور وہ اصل
میں صبر سے کام لے کر انصاف کا رشتہ تھا تو صرف یہی کام تھا علوہ

ہمیں شک ہے کہ مدعی علیہ نے اس مبلغ ایک ہزار ایک سو عووض میں مکان
پر مہینہ بیچ کر اٹھا کر کیا جس سے مگر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی قیمت ۱۹۰۵ء

اس کے معادہ کی نسبت یا تو یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ ہنوز موجود نہیں یا یہ

مدعی علیه میرانے بلاشبہ امرای حق الفکار متعلق اینی کشت

نے فرمایا کہ تم میری جگہ پر جاؤ اور میری جگہ پر جاؤ۔

(۲) اندین کسیر ۲۲ صفحہ ۲۲۹ نظامتہ صفحہ ۱۶۵

میں چند راہیں تنگی سے نصف جاہد کو باقیہ زوجہ کو طلاق اپنی ڈگری پر پہنچاؤں گا۔
حال کو بھی اور دوسرے حصہ میں کسی نہ کسی وجہ سے یہ وصیت نامہ نام
کردہ قابلین ناقابل فساد قرار دیا گیا تھا۔ اس میں زوجہ اور بیٹی جیسے نہ

سنا کہ باہر نیرنگا سنگہ کے منت پر ایک حصہ مانگیل لیا تھا وہاں
 نے جینر کا سنگہ کے قائم قحان حصت کی تہیت سے اس بہہ نامہ کا
 تار پرانی لائبریری کے نشہ میں منہ میں سنگہ دھیا ہو سکے وہ تیرا
 ہل سے انکے تفاوت ہوا اور سنگہ نے اس کے بیٹے گیت بی نے
 ساہیہ کے خیامہ کی باریدوں کو دھون دھون اور سوہنہ چنر کا

(اور)

۱۸

صفحہ

کے خلاف ششہائے صلبہ نامہ کی تسخیر اور فساد جاہلاد کے قبضہ کیلئے
ابانگری حاکم کی سال ۱۹۱۶ء میں زور و فتنہ ہوئی سال ۱۹۱۷ء میں میان
موجودہ انڈیا جو کہ وہ جگت علی کی نصف جاہلاد کے قبضہ کی استرا
نہ کر کے تھے کیونکہ انہیں شہل شدہ کی سادہ ایسا کرنے سے متعلق تھے۔
کیونکہ صلبہ کاموہب (جگت علی کی ڈگری) صلبہ سال ۱۹۱۸ء کا فرق تھا
لیکن چونکہ جگت علی سے نصف حصہ کے قبضہ کا مطالعہ کر کے تھے اور انہوں

نے ایسا عطا کر لیا تھا۔ چند راہلی کی دو گری صرف زوجہ کے خلاف جائز
تھا۔ زوجہ کی وفات کے وقت تک یہ دو گری بھی اسکے مہربانہم کے خلاف
جائز تھی لیکن جب وہ فوت ہوئی تو صحیحہ جو اس کی بیٹی کی چاہت کر لیا تھا قابل
لفافہ و اعصاب اور مدعیان نے اپنی مالش رجوع کی تھی چند راہلی بہت با
عاجد کے مقابل میں سابقہ وصیت نامہ پیش نہ کر سکا تھا لیکن اس کے

بیضا پیش کیا تھا ہر اگر فتح سنگہ نے شکستہ نہیں جا یا دوسے اپنے
 آپ کو حرم کو کیا تھا تو وصیت نامہ ہاتھ ملنے کا عدم تھا۔ اور
 حصہ ساوی طور پر بانٹا تھا اور مدعیان کا دعویٰ ناکام رہنا چاہا
 مسٹر ڈال کے فیصلہ کے ذریعہ سے مدعیان کامیاب رہتے ہیں۔ اگر
 مسٹر ڈال کا فیصلہ منسوخ کیا جائے تو فیصلہ صرف نصف جا یا د پر اثر کرے گا
 وہ جگت ملی کے نصف حصہ پر مٹا بھی ہو نہ ہو گا مدعیان جگت ملی

قرار دی تھی اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مراجعہ کی مسامحت نہ ہو جو اس کی وجہ سے
 سے کیے جاسکیں بجائے جبکہ وہ اس وقت تک تھی جبکہ مالیت مباح ہے۔
 قرار دیا گیا کہ مفروضہ جس نے تھی اسلئے عدالت مراجعہ میں اختیار مباح است
 کی اغراض کیلئے مالیت پر اعتراض کر سکتی ہے نہ اسکا کوئی کارندہ و نہ
 نہ تمام مقدمہ جگنا نہ مختص تمام زندان (۳) میں عدالت دہرا کے دو ججوں
 کے ایک ہی شخص نے ان حالات میں جبکہ ہم مقدمہ موجودہ کی میر نہیں کر سکتے ہیں
 قرار دیا تھا کہ مدعی علیہم کا جنہوں کا اختیار مباح کی اغراض کیلئے جاہلاد
 کی مالیت قبول کی تھی بدویوں اس مالیت پر اعتراض نہیں کر سکتا
 ہمارے رد بروئی نظائر کا حوالہ دیا گیا ہے کہ بھیا ایل مالیت جو محصول
 اسباب کی اغراض کے لئے مقرر کی گئی جو شے مندرجہ کی تھی ایسی
 طور پر کوئی زیادہ رقم ظاہر کرے جس کسی فرقہ کی مانع ہوگی لیکن ہم
 نظائر مقدمہ ہمارے متعلق نہیں ہیں جس میں اعتبار مباح کی اغراض
 کیلئے ایک مختلف مالیت بیان کی گئی ہو نہ ہمارے فیصد جنہوں نے حوالہ میں اختیار
 کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ جاہلاد کی مالیت الیک امر واقعاتی ہے اور یہ کہ
 سوال مذکور کا تصفیہ خود مدعی علیہم کے اقبال پر کیا گیا تھا۔ یہ نظر ہے
 کہ اگر مدعی علیہم اختیار مباح کی اغراض کیلئے مالیت پر اعتراض کرے
 تو ایک تفسیر قائم کی جائے اور معاملہ کا تصفیہ مقدمہ کی ابتدائی نوبت پر
 کیا جاتا۔ اسلئے ہم اس تفسیر سے اتفاق کرنے پر راجح ہیں کہ وعدہ الہ
 تحت کی ایک تجویز واقعاتی دراصل موجود ہے کہ اختیار مباح کی
 اغراض کیلئے مالیت وہی ہے جو عرضی دعویٰ میں بیان کی گئی ہے
 پر یو کی کونسل ہنایت قوی دیکھ کر بغیر کسی امر واقعاتی پر جسے عدالت
 تحت نے بالاتفاق فیصل کیا جو مکرر بحث کر سکی اجازت نہ دے گی قطع
 نظر اسکے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی فرقہ کے لئے یہ مباح نہیں ہے
 وہ کم مالیت کے تعلق ایک اقبال کے ذریعہ سے مراجعہ مباح است منظور
 ہے اسلئے کہ اسے اور اس کے بعد پر یو کی کونسل میں مراجعہ پیش کر سکتی ہے

عدالتِ خدا کے لئے پہلا سوال تقصیر طلب یہ ہے کہ آیا سلطان یہم
مذہبِ پیش نہ کر سکتے تھے کہ مالش کی شے متنازعہ کی مالیت مبلغ ۵۰۰۰ ہے
کیونکہ انہوں نے عدالتِ ابتدائی میں یا اس وقت جبکہ مرعیان نے مرافقہ
کیا تھا اس مالیت کی نسبت کوئی اعتراض نہیں کیا تھا یہی ماد رکھنا چاہیے
کہ عدالتِ ابتدائی میں یہاں غیر یہم تھا کہ اختیارِ سماعت کی غرض سے مالیت
کیا بیان کی گئی تھی کیونکہ ہارڈنسٹج ج کو ایک غیر محدود رقم کی حد تک
اختیارِ سماعت حاصل تھا لیکن مرافقہ میں اختیارِ سماعت کی اغراض کیلئے
مرعیان کے موجودہ سلطان کے اعتراض کے بغیر مالش کی وہی مالیت

114

بہنہ کی پرورش
بہنہ
بہنہ
۵۰

پراعتراض نہیں کر کے کہو کہ لکھنؤ کی دوسری سالانہ
ایک سالہ فیہ تدریس اگر فیہ فیہ نالت جگت ملی راہ سر اعلیٰ
موجودہ مصابہ مقدمہ میں ایک سالہ مضل سند نہ ہو
موجودہ کو راج اس صورت میں جائز قرار دینا
دعویٰ دائر شدہ کا سبب امتیاز کرنا نہیں کہ تعلق نظر ان وجوہ
سے جو اسکے لیے بتائی گئی ہوں کوئی مفصلہ چکا قدر الہ دیونہ
ہو سکتا ہو تو ایسے مفصلہ یا حکم کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس
میں مقدمہ کی شے متنازعہ کے متعلق معنی بھی ایک سوال شامل ہے
اسلئے ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ دگری زیر بحث میں معنی بھی بلع
کی جائیداد کے متعلق ایک سوال شامل نہیں ہے۔
وجوہ مذکورہ بالا کی بنا پر ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ یہ دعویٰ
کوٹل کے رد پر وفاق نہیں ہو سکتا اور درخواست استیجازت
مراجعہ سے خارج کرتے ہیں۔

درخواست نامعلوم کی گئی
ہائی کورٹ عدالت
مرافعہ اولی دیوانی
نمبر مقدمہ ۲۲۲۲ بابۃ ۱۹۲۲
درخواست نکالی دیوانی
نمبر مقدمہ ۵۲۱ بابۃ ۱۹۲۲ منصفہ ۲۲ فروری ۱۹۲۳
باجلاس جسٹس سرزاسل و لڈ فیڈلٹ و مسٹر جسٹس رینک سہارو
کری باپناویک کن لگر بنام شکری ویرا وغیرہ
معیان۔ مرافعان درج علیہم نمبر ۱۳۱۱۱۱۱۱۱۱
قانون شہادت ایکٹ بابۃ ۱۸۴۵ دفعہ ۱۴۱ کی وسعت اختیار
جو فیصلہ کی نسبت کیا گیا ہو۔ سخت غفلت۔
۱۸۴۵ قانون شہادت نہ صرف اس صورت سے متعلق ہے

ہائی کورٹ عدالت
مرافعہ اولی دیوانی
نمبر مقدمہ ۲۲۲۲ بابۃ ۱۹۲۲
درخواست نکالی دیوانی
نمبر مقدمہ ۵۲۱ بابۃ ۱۹۲۲ منصفہ ۲۲ فروری ۱۹۲۳
باجلاس جسٹس سرزاسل و لڈ فیڈلٹ و مسٹر جسٹس رینک سہارو
کری باپناویک کن لگر بنام شکری ویرا وغیرہ
معیان۔ مرافعان درج علیہم نمبر ۱۳۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱
قانون شہادت ایکٹ بابۃ ۱۸۴۵ دفعہ ۱۴۱ کی وسعت اختیار
جو فیصلہ کی نسبت کیا گیا ہو۔ سخت غفلت۔
۱۸۴۵ قانون شہادت نہ صرف اس صورت سے متعلق ہے

مقتضی زندہ باپ کا اسللا مال و متاع اور پتہ کے ساتھ
 اوس کا اتر- اس مال جو کہ ان کے پاس ہے ان کے پاس
 مدعی کو ایک دستاویز کے ساتھ دے گا۔ (۱۹۱۳ء)
 حوالہ ذیل پر مبنی تھا
 "تم کہ کل حوالہ مال و متاع اس مال میں جو اس ملک میں
 حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 رہے متعلقہ سے اس کے سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 اور جب کہ ہم نے یہ میری زندگی میں زندہ رہیں ہمارے
 حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 مالک ہمارے لئے متعلقہ سے اس کے سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 کہ میں زندہ رہوں میں نے اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 کا انتظام (دو یا دس ہزار روپے) میں دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 پسند کرتے ہوئے اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 میں نے اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 بایں کی رضا مندی سے متعلقہ سے اس کے سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 قرار دیا گیا کہ فقرہ مذکور کے متعلقہ سے اس کے سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 کی کسی عدالت سے اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 کیا گیا تھا لیکن اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 گیا تھا۔

ہائی کورسٹن (پٹی)
 مراختانی دیوانی
 ۱۹۲۳ء
 ۲۲ بانیہ ۱۹۲۳ء منصفہ ۱۲۱۱
 بادل اس میں منصفہ ۱۲۱۱ منصفہ ۱۲۱۱
 بالیا گنہا گنہا دی ۱۲۱۱ کو مایا گنہا
 مایا - مراخت - ۱۲۱۱
 ۱۹۲۳ء - ۱۲۱۱
 دہم تہا - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۱

مقتضی زندہ باپ کا اسللا مال و متاع اور پتہ کے ساتھ
 اوس کا اتر- اس مال جو کہ ان کے پاس ہے ان کے پاس
 مدعی کو ایک دستاویز کے ساتھ دے گا۔ (۱۹۱۳ء)
 حوالہ ذیل پر مبنی تھا
 "تم کہ کل حوالہ مال و متاع اس مال میں جو اس ملک میں
 حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 رہے متعلقہ سے اس کے سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 اور جب کہ ہم نے یہ میری زندگی میں زندہ رہیں ہمارے
 حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 مالک ہمارے لئے متعلقہ سے اس کے سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 کہ میں زندہ رہوں میں نے اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 کا انتظام (دو یا دس ہزار روپے) میں دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 پسند کرتے ہوئے اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 میں نے اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 بایں کی رضا مندی سے متعلقہ سے اس کے سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 قرار دیا گیا کہ فقرہ مذکور کے متعلقہ سے اس کے سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 کی کسی عدالت سے اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 کیا گیا تھا لیکن اس مال میں حوالہ دے کر کوئی سامان اور اس سے ہم نام یا بار بار
 گیا تھا۔

۱۱۱ - ۱۱۱ - ۱۱۱
 ۱۱۱ - ۱۱۱ - ۱۱۱

1

مستور

۱۱۱

22

اسی مرقعہ کا کام رہتا اور سبھی دوا پہانہ لار (مارو) علیہا
(۱) کہہ رہے کہ خیر کیا جاتا ہے۔ درخواست نگرانی درباری
۱۱۔ لو کریاتی ہے۔ حریہ کے متعلق کوئی کم صادر نہ کیا جا سکا
مرقدہ درخواست خارج ہے

لائی کو بی بی

سراپھہ لہائی دیوانی

نمبر قلم ۱۱۴۹۰
۱۹۲۳
۱۹۲۴

باجل سوار شمس ریوز

فی الدینی وغیرہ دینا پشام نامو گلاب دوس

مرافقان ویکس ویکس مدعی علیہا

صراطِ قمر علیہا

۱۶۔ مالش جو حقوق ذیل کاری کے استقرار کے لئے زمیندار اور آسامی شریک کے خلاف رجوع کی گئی ہو۔ عدالت مال کا

اختیار جماعت

اسلام دفعہ ۱۶ قانون غرارہ الکوہ اعرافا کی رو سے
کوئی مالک جو کسی آسامی پر ملک و دارائی ہذا کو
ملک و زمیندار کو کسی آسامی نہ رہا، کہ خلاف فقہ
ذبحکاری کے استقرار کے لئے یہ ملک و دارائی عدالت مال
نہ کہ عدالت دیوانی کی مدعا کے آلی۔

مؤلفہ انی بنارہی دگر ہی مصدقہ مؤلفہ بنارہی کتب چ مراد آباد
 مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۱ء۔

پنجانب مرقدان۔ مشرکس۔ رضا علی۔

جناب ارفعہ علیہ وسلم پر ہر گز شک و دو کا پرنا نہ

۵۹۰ شمسی اراضی متنازعہ کا آسامی ذہید کا ارتقا

پارٹ کے شیر خان زمین الدین باز خان اور خیر الدین کو چھوڑ

رفوت ہو۔ اے معیان خیر الدین اور مرید الدین کے جو فوت ہو چکا

ہے چار بیٹے اور بارخان کے بھی جو فوت ہو چکا ہے تین بیٹے ہیں۔

میں نے اس کے پاس ہزار ہا روپے کی نقد مال میں سے کچھ لے کر اپنے پاس لے آئے اور

أَمَّا الْكُشُوفُ فَلَهُ الْمَكْرُهُ هُوَ السَّيِّدُ بِمَا يُكْشَفُ وَمَنْ يَسِرْ بِهِ فَيَحْشُرْهُ إِلَى النَّاسِ يَكُ مِنَ الْمَخْلُوفِينَ

اور وہ بیان کرنے کے بعد انہوں نے ہنسنا لگا کہ تمہاری

فات پراسکے چار بیٹوں نے اراخی شہر کا شہر کی تھی لیکن

غذات مال میں صرف شیر خان کا نام درج کیا گیا تھا۔ کیونکہ

فرزندِ کمان اور خاندانِ کمازگ متحد مدعیانِ یہیم بیان کرتے

یہ کہ وہ ہمسی کے ورتار کی حیثیت سے اراضی پر قابض ہیں لیکن

وہ کہ زعلیدار کے یہ تسلیم نہیں کیا ہے کہ وہ آسمان میں رہا

۹۵ (الف) قانون مزارعان الکمرہ کے لئے

سچائی کی اس بات پر جس سے وہ ہرگز واپس ہٹا نہیں سکتا،

پانی کو روکنا اور اس مراعات کو برقرار رکھنا

مقررہ مدت ۱۹۱۱ء

درجہ است نگرانی و براداری

مقررہ مدت ۲۰۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری
مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری

مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری
مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری

مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری
مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری

مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری
مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری

مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری
مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری

مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری
مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری

مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری
مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری

مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری
مقررہ مدت ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۱۲ء
ماہ ۱۲/۱۱/۱۹۱۲ء
مجلس اولہ و دومہ است نگرانی و براداری

۲۲۴
صفحہ

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

[illegible]

لیکن ہم راولی کوئٹہ کے اس حال کے قصہ صمدیہ عربیہ میں اس کے بیان
بمقام بی بی سوزنا دیر (۱۰) میں حکام عالمہ امام حسن علیہ السلام کے اس حال
وہ مراجع کی حلاوت کہہ سکتا ہے کہ اس میں وہ روح حیدر اس کے حلیہ
میں ہے میں مختلف طریقوں سے بیان کیا تھا۔ اٹھارہ اس عرضی و محو

۱۹۔ مالک کہ اس طرح اس کی ۱۹ کوسں کی گئی تھی جس میں اس نے
 ۔ ماں کیا تھا کہ اس کے حصوں پر یہیں سکے خاندان کے موجودہ اور
 نہایت دیرم فوج سے رہا ہوئے تھے نانہا ایک بیان ہے جو اس نے
 اس جو لائی تھی کہ اس کے حلقہ دیا تھا جس میں اس نے یہ بیان کیا تھا کہ

روح بہ قصہ کا کھنڈر ہے کے اندر روح نے بعد از مرنے جا لیا دوس جہاں اس کے
 (ہاں پہنچ گیا نہیں ہے) رنہ واروں نے چھوڑی ہو عورت کی وراثت کے
 صلہ صوفی اہل پہنچا ہے، اور بالآخر موجودہ کارروائیاں جنہیں
 روح حسب ذیل الفاظ میں مان کہا گیا ہے: "لیکن اس وجہ کے

بلوچب فریضین کے خاندان میں اور غریزہ بلوچوں اور سرداروں میں غور توں کی وراثت کے متعلق ہے جو قدیم اور سلسل ہے اور جس نہایت قدیم زمانہ سے عمل کیا گیا ہو اور جو سنہوں اور شعروں میں مساوی طور پر رائج ہے غور کے خاندان کے مرنہ حاجیفت کے

یہ جو سب نے مناسب چہرہ کی سمجھ رہے ہیں اور اس کو اس کے آب
کی جانب سے رشتہ داروں کی جان اور اس کوئی دیگر حقوق وراثت

حکایتیں ہیں۔

وہاں مجلس فرودا جس وقت انکے انوار فرق موجود ہے تسکین
حکام عالم فدا اس امر کو سن کر جمہیت دینے کے لئے تیار رہیں کہ ان کے
ارواح کا دعویٰ باطل ہو جائے اور وہ وہ فرعون کی طرح جس کے پاس نہ
استدلال کے لئے انکے بار و واج ہے جس کے بموجب بابا و حسن خون منہ کی

صور میں منوفی کی بیٹیاں ایسے ہائوں کی وجہ سے محروم کیجاتی ہیں اور ہمیں رنہ داراں کچی یا ازہم دکوکر کی وجہ سے محروم کیجاتی ہیں اور سوال یہ ہے کہ آیا ایسا رواج نابینہ کرنا گیا تھا؟

سے محفل کے حاس کے لیے صرح اور حرم سیدہ بیوا اور صاحبہ طوبہ نے ہاتھ
 لگایا جانا چاہیے لیکن کہ انھوں نے لگ سے لگ سے محفل کو عائد ہو کر
 ذکر کیا جاتے ہیں اس کے سبب مراد ان کو کامیاب ہو سکی جا رہا ہے دیکھئے
 بنابر میں شرطیکہ وہ جامد دہر اور صبر کے متعلق کتب غنی فی راج کا وجود

اس کے بی بیہ حال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ایسا روحانی ثابوت
جائنا دھرم اور اس کی تحقیقی ترتیب کی کسی قدر مفصل طور پر غور کرنا ضروری ہے

ہے۔ ایٹنگس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خاندان کا پہلا ٹکس جس نے بہرامپور میں ارضیات حاصل کی تھیں سورب سنگھ تھا۔ (ملاحظہ ہو شیجرہ مندرجہ بالا صفحہ ۲۹ حصہ اول) اگر موضع کے جوطوطہ اصل موضع بہرامپور کہا جاسکتا ہے، جب انفرمیرس

(ملاحظہ ہو دستاویز نمبر ۱۳ صفحہ ۸۸ اور ۸۹) اے ایف ایس، ۱۹۵۷ء
م (مثل) اکہا مان موجود ہے "سورت سنگھ نے دریا کے اس جانب
موضع ہر امور اور موضع رہنبا کا ایک حصہ رہن کیے درخت سے
نصر بنیا (۵۰) سال کے قبل حاصل کیا تھا" لیکن اس کے کئی اور مقامات

[Illegible text]

محکمہ اعلیٰ تعلیم

14

محمد اکرم خاں

1491

100

1

100

100

1

1

1

10

1

1

100

.....

وہاں لڑائی اور ایک اور دوسرا۔ اور انہوں نے ہم کو لالہ ہوا سونگے
 دے سنا اور ان کے بیٹے نے اسے شہر کے خانہ فانی جادو کی آغوش کے لیے اپنے
 اور مدد عباس سے۔ سو ان کا تھا کہ خانہ مال موجود شہر کے تھا اور کہ وہ
 شہر کے خانہ فانی جادو اور شہر کے شہر کے خانہ فانی تھے۔

ہر جس عینہ سے جہاد و قابل تقسیم ہو اور اور و شہداء و کلمہ کہ
مستحقانہ انسانی روح و جہاد و گنہگاروں کو جہاد سے اس کی تائید
کئی گئی ہو دیگر دینی علیہم و عیالہ کے ساتھ شہر کہ تھے۔

یہ عالم سارٹمنٹ اس کے دعوئی اس خود مرادوگری کی کیا تھا کہ
 رواج جو عالم علیحدہ تمام نے سال کیا تھا مات نہیں کیا گیا تھا۔
 ماسی ایسے تمام اس امر انوکھا ہے۔ جابر جابر جابر اور تھیں۔ وہ عالم علیحدہ
 وہ انہی علیحدہ کے انہی تھے۔

۱۔ ائمہ میں فخر و اہمیت طلب نہیں پہلا اور یہ ہے کہ اگر اموال کا نام لیا گیا ہے، اور دوسرا نہ ہے، تو اگر سرخو سرکی جائے کہ رد و حق نامت نہیں کیا گیا ہے، تاہم یہ بیان کا دعویٰ خارج السما ہے۔

ہماری عزت پر ان نام نہیں کیا گیا ہے کیسے کہ
رحمان کا عونیٰ خارج المادہ ہے۔ ایک جو دوسرا سمجھ کر مال
کا ٹیڈی جسکے اس پر رہی ہے کہ آگ مال کا طور پر آدھ

کہ آگے داخل ہوا، اس نے نہیں دیکھا اس لئے کہ اس نے اس کے وجود
 بلا لیا۔ یہ ہے کہ اگر تار و اج تار اس کے گلاب سے
 سحر و شہاں کے ہر طرف پر ملے، کہ اسے اور اس کے گلاب سے سحر و شہاں

عجب میں آئی کہ یہ کون ہے یا تابن کر ناصر و می شاہوادی ایک
حاضر خاندانی را کہ کا دو دہا صحر کہ جس ہر ام لور اٹھ

ابو جابر مصعب بن اوفیٰ غزوہ بدر کا وہ شہید ہے جس کے مزار میں
اس کی یاد دہانی کی گئی ہے۔ عائد کر کے من غلطی کی ہے

من بہت دوسری کتب میں مذکور ہے۔

ان میں سے اکثر یہ بھی کہ ان مسلمانوں کے ساتھ جو کہ ان کا سلطان اعلیٰ درجہ
موجود تھا کہ کسی خاص حال و احوال سے مصالحت سے کچھ عرصہ کے لئے ان کے ساتھ
کہ جسے جانتے گا کہ ان کے لئے کمال کی زندگی میں یہ فرار سے کشتہ قرار دیا جائے گا کہ

بہر حال اوسے حکم دے کر اس کو چلا گیا کہ میں نے اپنا قسمت لے لیا ہے اور وہاں رہا
 رہا اب معاف کر دینا، مجھ پر نہیں کہنے کے اسطرح ان غیر محکم بھی کہیں
 مجھ پر ضرور کشت ہو کہ ہمارا اس قدر کی کسی دوسری حالت کا علم نہیں

شہناجی جہاں کہہ کر میں نہیں ہے "خاندانِ تقیہ کا قاعدہ جو صحفی حاکم اور
سے بزرگ متعلق ہیں جو نامہ اور یہ شمال کے مسائل کے لئے کہہ کر وہ
حائما دے طریقہ بطور امکان انی رواج کے لئے طرح فائزہ سکا ہوا

خانہ دل کے تمام حالات کے مسئلوں مفصلاً سمجھ کر مایہ خوار ہو کر رہے
دیئے گئے۔ ہارڈ ٹیوٹن نے بھی مفقود کے اس جذبہ میں پہنچ کر مایہ خوار
ہو کر رہے۔ اور اس کی دلیل اور مباحثے انصاف سے مدبرانہ محققانہ کہہ سکتا کافی

شکریہ فرمادیں ان سکولار شاگردوں کی جامعہ میں تعلیم رکھتے ہیں۔
اس طرح غلام کی دوسری سائنس ہیں جو ان تعلقات پر قابض ہیں
جو بیکار کے فہرست دوم کا نمبر ۱۶۹ میں لگا گیا ہے۔

کی رہے ہیں اس امر کی نسبت قطعی ہے کہ اقبالینہ قسم کا استغناء از دنیا و رواج اُن سے معلوم ہے لیکن خاندان کی پیرامور و تشریف و حال

حصہ و قسمل اور شامہ - اشاد اس طرہ اوپر ابھور کے جس راہ
عز کر رہے ہیں اس کی اولاد میں سے کسی کے متعلق یہ بتایا جائے
رہے کہ وہ ایک کوئی اندراج موجود نہیں ہے۔

۱۱ لاد لبرادر فرصلی که کم - سلسلہ میں کون سا کسکے سائنٹھ صیام
بہنی میں (ملاحظہ فرصلہ) البتہ بھی میری غماز ۵۵ ۵۶

قد سبست بنال تھے حور و شہنا کی جو بی بی میں سے تھے۔ یہ بھی بیکھل
 تہہ کہ ناقابل تہہ کا کوئی رواج کرنا نہ کر کے کل میں طرح طرح سے
 خطا جیسے کی انتہا کا تہہ صرت ہی لگنا پکڑا وہ ایک رہیں ہے شیخ
 اسلام کی، و سب سے پہلے انہ کا کہنے کوئی مباد سماع و مقرر
 نہ تھے، ملاحظہ ہوں ٹیکور لا پیکر نہ پائیدہ نہ لکھا گیا و سماع
 مؤلفہ مشر اجلہ (۱۶) الفہم ہے، لکن میں قانون جاری رہا
 ٹیکال رگول میں نمبر پائیدہ ۱۶ فہرہ ۱۴ میں بصرت
 ہے کہ کوئی مدت ۰ رہیں کی صورتوں کی باندہ کی بارانہ
 کے لئے انہ کی سماع لائے نہ ہوگی۔ قانون سماع و سماع
 ۱۹۵۹ء میں پہلے یہ سماع و سماع و سماع کی تھی (قانون سماع و سماع)
 مؤلفہ مشر اجلہ (۵۱) سماع و سماع ۲۰ سال بھی (دفعہ ۱۶) (۵۱)
 اور وہ کہ از کم دو سال تک اس حکم سے منہ کی کیا گیا تھا لیکن ۱۹۶۹ء
 میں ایک لکچر پیر ۱۹۶۹ء مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۹ء کی، و سے
 وہی (۱۶) سال کی سماع و سماع ۰۰۰ منقول کی گئی تھی اس سماع و سماع
 کو ۱۹۵۹ء میں کہ ان رشتہ کی باندہ کی تھی جسٹس حاصل ہیں
 سماع و سماع کی کوئی نہ لے راکا کا تہہ اس جہا تہہ نام شامہ
 اس جہا تہہ (۱۶) ہر حسب ذیل یار کیا تھا یہ سماع و سماع
 کہ کسی جائیداد کی جو ملکیت خاندان کی ملکیت ہو وراثت کا ایک
 خاندانی رواج اس طرح جو دو سماع و سماع و سماع کے واقعات
 مختلف تھے جہاں کو کسی عہدہ سے متعلق تھی جو کوئی نہ کی مرضی
 پر عطا کیا جا سکتا تھا یا جہین لیا جا سکتا تھا لیکن جاری ہے
 یہ کہ کہ اصول مذکور ایسی جائیداد سے متعلق ہوتا ہے جس پر
 محض ایک مرتبہ کے حقوق کی بنا پر قبضہ ہو۔ مقدمہ میں
 جیسا کہ مقدمہ مذکور میں ہوا تھا حقیقت کی قوت بھی سماع و سماع
 تھی اور اس سے جائیداد سے کوئی رواج منقول ہونا کل قرار دیا گیا

اس شخص کے کواؤں سے محمد اول کے صفحہ ۲۹ راجہ ۰۰۰ بہ
 طاہر ہو گا کہ سورہ سنگا اس جائیداد کے کسی جز کا کسی مالک نہ تھا
 کہ اس کا مالک اصل سنگا رہیں کے درجہ سے حصہ قابل ہر مالک
 اصل سنگا کو درجہ پہل سنگا اور حاکم بہادر سنگا تھے۔ ہمارے درجہ
 اس امر کی وجہ تہاد و تہو، ہے کہ وہ نوں کے نام رہیں لکھا تھا
 لیکن یہ افواہ کے حق میں تسلیم کرنا چاہئے کہ اس کے معنی کی اور
 اندراج موجود نہیں ہے کہ جنگ بہادر یا اس کی اولاد جائیداد کے کسی
 جز کی مالک تھی۔ لیکن یہ امر قطعی نہیں ہے کہ کوئی نہ کی تہو کے
 حاکم بہادر سنگا کا سلسلہ جو پہل میں تہہ ہوا تھا جو اولاد کی تہاد
 کے لحاظ سے ادھر سنگا موافق ہیں جو تقریباً (۱۶۰) (۱۶۰) سال
 قبل ان حق فرب ہوا تھا اس لئے جنگ بہادر کسی طور پر کوئی اہمیت
 نہیں رکھتا یہ خیال کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ پہل
 سنگا کے رہائیں جائیداد قابل تہہ خیال کی گئی تھی۔

ہیں ہر وار سنگا پیر پہل سنگا اس سے بھی علم ہے ہیں
 معلوم ہوتا ہے کہ جہاں سنگا ہر سنگا کے پہل کی اولاد سے ہے
 اشخاص کے اس قدر عرصہ بعد یعنی لکھا سنگا کے زمانہ میں
 ایک فوت نہیں ہوا تھا جائیداد کی نسبت دعویٰ پیش کیا تھا لیکن
 اسکا دعویٰ کام رہا تھا۔ سورہ سنگا کے تہہ گریہ کرنا و سنگا
 اور دینا سنگا تھے۔ اگر جائیداد قابل تہہ تھی تو گریہ کرنا و سنگا
 ایک کا حق تھا اور یہ امر تو ہی طور پر افواہ کے حق میں ہے کہ کال
 جائیداد اب اس کی اولاد کے قبضہ میں ہے ہیں نہ وہ تمام سماع و سماع
 کچھ معلوم نہیں ہے۔ جہاں اس کے کہ اس کا بیٹا بس سنگا مسدغ
 (۱۶) کے لکچر پیر سہرام پوڈس (۱۶) ایک اور اسی کو آسامی
 تھا یہ ممکن ہے کہ اس کی ہر درجہ کے سبب ان تمام کے گائے
 اور اس سے یہ طاہر ہو گا کہ اس وقت جائیداد قابل تہہ تھی

نام
 جگہ
 دور
 صفحہ ۲۴

تو رہیں خلاف روز کی کیا بی بی چلیکے ماہ بہ نسبت خاندانی عظمت باوجود
 ترقی محنت کیونکہ سب سے بڑی چیزیں دنیا میں جہاں اپنے طریقے کا سن
 نصیب کرے۔ اس کی وفات کے بعد وہ اس قسم کو قبول کرتے ہیں
 اور اپنے علی الترتیب حصہ حاصل کرتے ہیں جو عطف الہی کی وراثت کے
 قانون کے بموجب ان کی اولاد کو وراثت حاصل ہوتے ہیں یا اگر بڑی
 طور پر تقسیم کئے جاتے ہیں جو طریقہ کہ ان کو بہتر بن جلوم ہو یا وہ
 آپس میں آپس کے لئے جھگڑتے ہیں جب تک کہ ان میں سے تو کسی بہتر بن
 شخص کو کمال جائز دیا جائے۔

ایسی حالت میں اس واقعہ کی کہ دہرم شاستر کی موشہ سختی کے
 ساتھ باہمی نہیں کیا جاتی تھی نسبت کی لیے رواج کے وجود کے
 جو قانوناً جائز ہو دیگر وجوہ سے توضیح کیا جاسکتی ہے یہ امر اس
 غلبہ میں کہ خاندان عطف الہی کی وراثت کا جو طریقہ اختیار کرنا
 ارجمند نظر کر رہا تھا یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ کوئی رواج جو بطور
 قانون کے تسلیم کئے جانے کے کافی طور پر قدیم ہو موجود ہو سکتا تھا۔
 اس کے بعد ہم حال کے عہد آمد کی شہادت پر بحث کرینگے
 جو قوی ہے اس کے شہادت اس امر اجزا پہلے باضابطہ بنیادوں
 سے متعلق عدالتوں سے مذہب کی چند کارروائیاں ہیں۔

رواج کے سوالات کی نسبت بطور شہادت کے عدالتوں
 کے فیصلہ جات کے اہمیت کے عام سوال کے متعلق پر پوری کوسل
 کے حال کے فیصلہ مقدمہ محمد ابراہیم روٹھر نام شیخ ابراہیم روٹھر
 (۳۱) کے مد نظر زیادہ کہنا ضروری نہیں ہے مقدمہ مذکور میں
 حکام عالی مقام نے مسلسل فیصلہ دیا ہے پر غور کیا ہوا اور فیصلہ جاتا
 وہ بطور قیمتی شہادت کے تصور کیا تھا مثلاً انکیورٹ۔ مدد ہما
 ن ایکٹ گری پر بحث کرتے وقت جس میں جسٹس انیس نے عہد آمد
 یا تائید میں فیصلہ کیا تھا حسب ذیل کیا گیا تھا۔ لیکن ان کی

جو گری کی نارہمی سے انکیورٹ کی گواہی کا جوہر محنت پر مشتمل تھا
 جس نے انکیورٹ شہادت کے ان کے بعد ان کی گواہی کا جوہر محنت پر مشتمل تھا
 ہو جاتی ہے۔ باقی گورٹ کلکتہ اجلاس کی ایک سند پر جو لال رام
 فتح لال (۴۲) میں جس میں اس کے برعکس قرار دیا گیا تھا۔ ال
 رواج کی باہمی نہ ہا بلکہ محض طائر وغیرہ کے حق کی باہمی تھا
 مفہوم موجود وہ جس کو فیصلہ جاتا ہو جوہر میں جس سے انکیورٹ
 ایک ساتھ دیا جائے تو یہ ظاہر ہو سکتا ہے کہ عدالتوں نے یہ فیصلہ
 کے وقت اور مسلسل آج کی تاریخ تک تا قیامت یہ کارروایاں
 تسلیم کیا تھا تا شیخ راجا مالش ۶ جولائی ۱۸۶۶ء کے فیصلہ کے مطابق
 تقسیم ہوا، انکا کم از کم ۱۶ مئی ۱۸۶۶ء سے عہد آمد ہوا جبکہ
 جائداد کی تملیک صرف لٹا سنگھ کے ساتھ کی گئی تھی قیام وہ
 صرف (۳۹) سال کی مدت ہے اور اس قدر حال کی تاریخ کا
 عہد آمد بطور ایک رواج کے خیال نہیں کیا جاسکتا۔ اس امر کا
 نسبت جوہر ۱۸۶۶ء سے کسی عہد آمد کے وجود کی بات ہے کہیں
 عدالت اتالی سے اختلاف ہے اور اس لئے کسی قدر مفصل ہے۔
 ساتھ وجود کا بتلانا ضروری ہے۔

ہم ملاحظہ عدالتی کارروائیاں پر اسٹا لال کر کے ہیں
 لیکن ہم عدالت کی لسانی شہادت کو بھی کبھی اہمیت دینے پر
 ہم اس مخالف رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے جو ذی علم ہوں
 جمع نے اس شہادت کی نسبت ظاہر کی ہے۔

سب سے قدیم ساؤز الف ۱۷ ہے جو حصہ ۴۱ کے صفحہ ۲۱۰
 رواج ہے۔ وہ چند سوالات اور جوابات کی ایک نقل ہے جو
 سٹیٹنگ پر دیا گیا ہے لیکن جو شیخ ابراہیم روٹھر اور نیر ایکٹ
 فیصلہ ہے۔ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سٹیٹنگ کے بیان
 کیا تھا کہ وہ بھی اس سٹیٹنگ میں ایک متینداری رکھتا تھا

نظام
 نظام
 نظام

<p>جو اس کے ذریعہ مالک زراعی کی حالت کی بارگاہی ہو گا اور</p> <p>ہوئے کا انوار کرنا تھا دھاری طور پر ایک لکھتہ تھا لیکن قریباً دس</p> <p>معاہدات عام طور پر یا خود مالک کی جانب سے کسی بڑے تاجر</p> <p>کیا گیا تھا جس سے کہے جاتے تھے جو کسی چھوٹے زمیندار کی مالک زراعی</p> <p>کی وصولی کی اور ادائی کا خود ذمہ دار ہونا تھا جو اس کے ذریعہ</p> <p>سے کسی حد تک اس کا اسامی بناتا تھا۔ دینا سنگ گنگا سنگ اور</p> <p>دینا سنگ کو قبولیت کا عطا کرنا جہاں تک کہ وہ متعلق ہو سکے</p> <p>اس کی شہادت ہے کہ جائے اور اس وقت ناقابل تقسیم تھی ورنہ</p> <p>قبولیت صرف بلا شرکت غیرے مالک کو عطا کی جاتی اور خاندان</p> <p>کے کسی دوسرے رکن کو عطا نہ کی جاتی۔ وہ شہادہ خلف اکبر کی</p> <p>کے خلاف زیادہ قوی شہادت ہے۔</p> <p>پہلے اس کے متعلق بہت کم شہادت موجود ہے کہ ان کی نسبت</p> <p>ایک رواج موجود تھا کہ شہادت بلا شہادہ موجود ہے اس کے لئے</p> <p>ہوئی تھی۔ لیکن یہ واقعہ اس قوی شہادت نہیں ہے</p> <p>جس طرح کہ وہ اور طور پر الحاق سے قبل اودہ کے حالات</p> <p>کی بنا پر ہوتا۔ سفر اودہ مولفہ سلسلے کی ابتدائی طبع کے</p> <p>صفحہ ۱۶۹ پر حسب ذیل بیان کیا گیا ہے۔</p> <p>"اودہ میں جملہ تعلقہ اران یا خاص زمینداروں</p> <p>میں خلف اکبر کی وراثت کا قانون رائج ہے۔ اور راجپوت</p> <p>کسی اور عورتی جماعت کے زمینداروں کے درمیانی طبقہ</p> <p>میں کسی حد تک رائج ہے۔ اگر اس جماعت کے ایک حصہ دار شریک</p> <p>کہ خد بٹے ہوں تو خلف اکبر اس کل حصہ کا عوا اس نے چھوٹا</p> <p>موجودارت ہوتا ہے اور بیفہ خاندان کی پرورش کی کل ذمہ داری</p> <p>جواس سے تعلق ہوں سہرا نہ ہوتی ہیں۔"</p> <p>لیکن خلف اکبر کی وراثت کے اس قاعدہ کی اکثر اس</p>	<p>لیکن وہ بلاشبہ تعلق نہیں ہے۔</p> <p>دینا سنگ گنگا سنگ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے</p> <p>۱۸۲۶ء میں مال کی مدت کے لئے دینا سنگ سے اس میں شریک کیا</p> <p>گیا تھا جو اس میں بطور میرام پور کے زمیندار اور مالک و شریک</p> <p>گناہر کیا گیا ہے۔ اور وضع اتنی اس کے واجب الوض (اور اودہ</p> <p>میں صفحہ ۱۶۹ حصہ سوم میں بریلین کا سلسلہ تعلقہ حسب ذیل بیان کیا</p> <p>۱۸۲۳ء فصل { عبوی کر ساد سنگ</p> <p>۱۸۲۱ { دینا سنگ</p> <p>۱۸۲۲ { دینا سنگ</p> <p>۱۸۳۰ { دینا سنگ</p> <p>۱۸۳۱ اور سنگ پیر گریشا سنگ</p> <p>۱۸۳۲</p> <p>۱۸۳۳ راست انتظام</p> <p>۱۸۳۴</p> <p>۱۸۳۵ دینا سنگ</p> <p>۱۸۳۶ { راست انتظام</p> <p>۱۸۳۷ { بار بار سنگ پیر دینا سنگ</p> <p>۱۸۳۸ { لٹا سنگ سدا ہر سنگ</p> <p>۱۸۳۹ گنگا سنگ</p> <p>۱۸۴۰ نمیک لٹا سنگ سدا ہر سنگ</p> <p>۱۸۴۱</p> <p>۱۸۴۲</p> <p>۱۸۴۳</p> <p>۱۸۴۴</p> <p>۱۸۴۵</p> <p>قبولیت ایک تاجر ہی جس کی جانب سے اس کے</p>
--	---

جب وہ دار بند راستے کا قیام لے کر واپس لوٹا تو اس نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ وہ
 اپنا بایں کیا۔ اس وقت میں معتدل سنگھ نے فیلم کیا تھا کہ حالہ
 ناما بل تھی اس سے بچو کہ یہ بیان کیا تھا وہ یہ تھا کہ وہ
 کی وراثت کے طریقہ کے موجب حاصل نہ ہوئی تھی بلکہ یہ
 بڑے بیٹے کو حاصل ہوئی تھی۔ میں نے اس کا کہہ کر کہنا چاہا کہ
 وہ درمیان میں واقعہ تھا کہ کی وراثت کے طریقہ کو اس نے
 سے بے نیاز کیا تھا وہ ناما بل نصیب ہونا تھا کہ اس کا
 اس کی وراثت کے موجب حاصل نہ ہوئی تھی بلکہ یہ
 وہ انما بل نصیب ہوا اور اس سے معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ
 حاصل نہ ہوئی تھی اس لیے اس نے وہ خود میں سے نہیں لے لیا تھا

انہیں اور فضلہ کسر کی وراثت کے ایک مال سے جو انہیں لیا گیا تھا
 سہ برابر کیا گیا تھا اور انہیں انہیں انہیں کے اعداد کے متعلق ہر چاروں
 علیحدہ علیحدہ حصہ کیا گیا تھا۔ عہدہ دار مذکورہ دست کو اس امر پر
 مصنفہ کی طرف سے لیا گیا تھا کہ انہیں کسر کا وراثت کا طریقہ معلوم ہو
 نہا اور جو حصہ انہیں لیا گیا تھا اس کا ایک حصہ عہدہ دار لیا اور باقی حصہ
 وغیرہ کا عہدہ دار لیا تھا۔ یہ سچا کسی قدر مشکل ہے کہ ہر
 معائنہ کس طرح ہوئے ہیں جن سے سب نے ایک جاننا اور ان کا مال
 ہتھم کا مطالعہ کیا تھا لیکن غالباً اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے
 کہ ان کی مشترکہ خاندان کے ارکان کو انہیں انہیں کا مال دیا گیا تھا جو
 مشترکہ خاندان کی ملک ہو چکا تھا۔ کس کا حق حاصل ہو نا ہے
 اور اس کی نسبت وراثت کی اہلیت ہو رہی ہے۔ اس مسئلہ کا

نوی علم عہدہ دار بندہ رست نے اُن قبولیتوں پر بحث کی
نہی جو دنیا سنگد اور باہر ماندہ رکھتے تھے۔ وہ یہ کہتے ہیں:-
یُزیرِ حیات و صبح کہ در اندر رنگِ شبنمِ بخشش اور الماسِ سنگدِ الواقع
مالک تھے! اس شبنمِ بخشش کا ذکر سحر میں حصہ اول کے صفحہ ۱۲۹ پر

Handwritten signature

۱۲) اس میں ہی بحث کے حسب دل سان کا بھلاؤ نصیر کا فائدہ
 ہمارے حال اس میں جو لہجوں سے نہیں ہے اور اس میں ایسا حال
 میں عداوت ہونے کی وجہ سے برج کی گئی تھی۔ اس پر دوسرا
 رد سافر الفیہ، ۲۰۰ ص ۱۲۱ (مجموعہ ۱۲) میں لکھا ہے کہ گئی تھی
 اسی پر ذرا ایک دوسری درخواست پر بحث کی گئی تھی وہ دراصل
 کوئی اہمیت نہیں کہتی یہی بحث سنگ ایک میوہ کا پھول کو یکے بعد دیگر
 ذرا لکھا اور اس نے ایک درخواست (ملاحظہ ہو دتا و نزل الف، ۲۲ ص ۱۲۸)
 ص ۱۲۸) میں لکھی ہے کہ کئی طرح بیان کیا گیا ہے کہ اس میں
 لکھا ہے کہ اس کے طریقہ کے خلاف تھی اس میں جو کچھ بیان کیا گیا
 عداوت ایک ثابت تھی جو خود اس نے لال بہادر لکھا اس کے سب سے
 بڑے بڑے تھے لال بہادر سنگ پر ضرور سنیں اپنے باب کا دار نہ ہوگا
 اس پر درخواست کی تو فیہ عہدہ دار بن رہا ہے۔ نہ یہ کہ کسی ایک
 سے سودا عداوت نہ ہو تو اس صورت نے اس سے دست برداری
 کی تھی کسی حکم مورخہ۔ اسی مسئلہ کے ہے جو دوسری بحث کی درخواست
 خارج کئے جانے کے صریح دور و روز قبضہ کیا گیا تھا۔

اس کے بعد کہ درخواست سراب میت سنگ کی جانب سے
 پیش کی گئی تھی۔ وہ شجرہ میں بطور مہرمان سنگ کی ایک اولاد کے ظاہر کیا
 گیا ہے جس کی وجہ سے ہمیں ایک قدیم زمانہ پر غور کرنا پڑا ہے
 کہ ان کا مورث اعلیٰ مہال سنگ ہے جو اہل سنگ کے دو بیٹوں
 میں سے ایک ہے۔ اس کی درخواست دنا و نزل الف ۱۵ ہے جو صفحہ
 ۱۶ پر درج ہے۔ اس نے اپنے دعوے سے کلیتہاً دست برداری کی اور
 رد ایسی بار خستہ پر جس پر کہ وہ فاضل تھا بظاہر اسی شرح سے جو
 قبل از اس کا کہتا تھا کان ادا کرنے پر رضامند ہوا تھا۔ یہ سناؤ
 الف ۲۰ دتا و نزل الف ۲۰ کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے

خود ۱۲۱ پر یہ ہے۔ درخواست کے پیش کو ملنا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
 جہاں سنگ کی بنا پر یہ بات تھی۔ اس کے بعد کہ وہ کچھ۔ نوٹوں پر لکھا
 دنا و نزل الف ۱۵ کا بھلاؤ نصیر کا فائدہ ہمارے حال اس میں جو لہجوں سے نہیں ہے اور اس میں ایسا حال
 میں عداوت ہونے کی وجہ سے برج کی گئی تھی۔ اس پر دوسرا
 رد سافر الفیہ، ۲۰۰ ص ۱۲۱ (مجموعہ ۱۲) میں لکھا ہے کہ گئی تھی
 اسی پر ذرا ایک دوسری درخواست پر بحث کی گئی تھی وہ دراصل
 کوئی اہمیت نہیں کہتی یہی بحث سنگ ایک میوہ کا پھول کو یکے بعد دیگر
 ذرا لکھا اور اس نے ایک درخواست (ملاحظہ ہو دتا و نزل الف، ۲۲ ص ۱۲۸)
 ص ۱۲۸) میں لکھی ہے کہ کئی طرح بیان کیا گیا ہے کہ اس میں
 لکھا ہے کہ اس کے طریقہ کے خلاف تھی اس میں جو کچھ بیان کیا گیا
 عداوت ایک ثابت تھی جو خود اس نے لال بہادر لکھا اس کے سب سے
 بڑے بڑے تھے لال بہادر سنگ پر ضرور سنیں اپنے باب کا دار نہ ہوگا
 اس پر درخواست کی تو فیہ عہدہ دار بن رہا ہے۔ نہ یہ کہ کسی ایک
 سے سودا عداوت نہ ہو تو اس صورت نے اس سے دست برداری
 کی تھی کسی حکم مورخہ۔ اسی مسئلہ کے ہے جو دوسری بحث کی درخواست
 خارج کئے جانے کے صریح دور و روز قبضہ کیا گیا تھا۔

ان تین قدمات میں کی گئی درخواستیں اس کام میں مددگار بن گئیں
 لکھا سنگ نے غلطی کی اور اس کی۔ دیکھئے دتا و نزل الف ۲۰ ص ۱۲۸
 لکھا ہے کہ اس کا رد تھ اس کی درخواست دنا و نزل الف ۱۵ ص ۱۲۸
 ۱۹ ص ۱۲۸ ہے۔ وہ ایک قدیم خانہ کی راج میں کرتا ہے اور وہ مذکور
 حجت ماسے ارضی اور وہ کی تقریب دوم میں مذکور ہے کہ جو کچھ
 ملتا ہے کہ اس کے راج کے حالات کی ایک تقریب دوم میں مذکور ہے کہ جو کچھ
 کو اس کے قبل لکھا ہے کہ راج کے بعد یہ بیٹوں اور وارث کو
 حاصل ہوئے تھے۔ عہدہ دار نہ رہا ہے۔ اس کے بعد کہ اس کا حکم صاف
 کئے ہیں اس کے بعد یہ عداوت کی ہے کہ لکھا سنگ کو ایک سلی۔ اس کے بعد
 انی سفارش بلانہ ناقابل تقسیم اور غلطی کی وراثت کی اہمیت ایک پر
 پرانی کی تھی لیکن بطور شہادت کے اس سفارش کی اہمیت میں حد
 غلطی کی وجہ سے گئی اٹھ ہوتی ہے جو اس میں جو دین فیصلہ دیکھ
 میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم گندہ شہرہ راجپوتوں سے اور
 یہ امر غلبہ نہیں ہے کہ وہ ان راجپوتوں کی بات ہو کہ مورث سنگ
 نے چند صفحات اتے احوال کئے تھے ناقابل تقسیم اور غلطی کی
 کی وراثت کا عمل یاد ہو جو دتا و نزل الف ۱۵ ص ۱۲۸ کے بعد
 اٹھ تیس بھی ہو گئی ہیں لیکن اگر ہم اس مسئلہ کی وجہ سے جو کچھ سنگ سے
 اس کے پہلی لکھا سنگ کے حق میں گئی تھی بطور ایک شہادت نہ کریں تو
 جادہ سنگ پر شا و سنگ کے جو کچھ اور چار اور تیس سو روپے لکھا ہے
 پھر چنگی جیسا کہ ہم نے قبل از اس تجویز کی ہے صورت سنگ کے کوئی وارث

ظہار اور ایسا
 بنام
 محاکمہ راجہ
 (۱۲۱)

شاہد احمد علی صاحب
نام
شاہد احمد علی صاحب
(۱۱۱)

صحیح طور پر غلطی سے مراد ان کی جانب سے ایک جہد ان کی جانب سے
ان کی غیبت کی نسبت بجا و غیر بجا کی گئی ہے۔ خیال کیا گیا کہ
مثلاً ملک کی گئی ہے لیکن ہمارے اس کے لئے اس کے اس وقت کے احکام
موجود ہیں جبکہ اس کو جو ز (دنا ویزا الہ ۱۱۵) ۱۱۵ (۲۱) وصول
ہوئی تھی۔ انھوں نے حسیب فیل مان کیا اور انھوں نے اس کے دعوے
میں کوئی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔ وہ یہ ثابت کرے کہ اس سے واصرہ
کہ ایک غیر منقسم خانہ دار کے اراکین کی نسبت سے وہ حصص لا
مطابق کر سکتے تھے چند دیگر امور پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے
بعد عدالت نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اس کے جملہ موضوعات کی نسبت مددگار
مہرہ وار بند نسبت کا حکم منظور کیا ہے۔ ایک نہایت اہم فیصلہ ہے
وینا شک کی شاخ جو جائز اور قابل تقسیم ہوگی صورت میں نصف خانہ دار
کی حد تک ایک حصہ کی حق ہوئی اس لئے دعویٰ میں کہے تاکہ قانون
موجب ان کا فیصلہ کیا جائے۔ یہ صحیح ہے کہ وہ انھوں نے خانہ دار کا
قابل تقسیم بنایا لیکن اس کی وجہ یہ ہوئی ہو سکتی ہے کہ
انہوں نے جائیداد کو قابل تقسیم خیال کر کے عدالت میں لائے اس کے قابل
تقسیم ہونے کے سوال کی نسبت یا کہ قابل تقسیم کی نسبت ایک وجہ ہوئی ہو
ایک فیصلہ طلب کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس کو ثابت کرے کہ اس سے فاصلہ
نہیں ہے لیکن یہ بحث بے شک کیا سکتی ہے کہ اس فیصلہ کی اہمیت ہو
ستہ باقی نہیں رہتی اس لئے شک نہ جائز اور قابل تقسیم بنایا جائے
کیا تھا لیکن یہ مسئلہ کے بعد اس نے ایسا بیان کیا تھا۔ دنا ویزا الہ
۱۱۵ (۲۱) ۱۱۵ (۲۱) یہ فیصلہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں فریقین نے
انصاف موجب ہر امر کی نسبت دعویٰ کر کے اس کا کیا کیا ہو وہ دارست
نے یہ خیال کیا تھا کہ اس کے فیصلہ کے مد نظر یہ سوال ایک اور فیصلہ نہ
ہو اور دعویٰ خارج کیا گیا تھا اب اس کے دوسرے فیصلے اس میں اس کی
نہیں گئی ہے جو پہلے میں تھی اور یہ دونوں چکے ان کو ایک تھے

۱۱۱ (۲۱) ۱۱۵ (۲۱) یہ فیصلہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں فریقین نے
انصاف موجب ہر امر کی نسبت دعویٰ کر کے اس کا کیا کیا ہو وہ دارست
نے یہ خیال کیا تھا کہ اس کے فیصلہ کے مد نظر یہ سوال ایک اور فیصلہ نہ
ہو اور دعویٰ خارج کیا گیا تھا اب اس کے دوسرے فیصلے اس میں اس کی
نہیں گئی ہے جو پہلے میں تھی اور یہ دونوں چکے ان کو ایک تھے

بیتا نکال دیا۔ میں نے مجھ سے جو کچھ مانا تو کر لیا۔ باقی مال
 وزارت کے بجائے اس شخص کے ہاں خاندان کے ایک سے ملو مال
 بہادر سنگہ کے قبلا لایا۔ وہ وہیں ہم اس شخص کو سلا کر گئے۔ وہ
 لے خاندان میں نہیں رہتا۔

اس شخص کی سوانح کا وہاں سے ملتا ہے۔ یہاں سے ملتا ہے۔
 تین تین سال فاسم کی تھیں۔ یہ ۱۱-۱۲-۱۳ لیکن ایک ایک وقت تک
 فضا اور صرف شیشہ نمبر ۱۲ پر غور کرنا ضروری ہے۔ وہ یہاں سے
 اگر نہ خود کیا تھا تو جانا مادمہ جو یہ سنگہ کا بیٹا تھا اور اس
 تو کہا اُن کے علم میں یہاں نماز بارہ سال قبل اس کے
 یہاں سے جو کہہ گئے ہیں۔

یہ ظاہر ہو گا کہ بعضی دعوے میں مدعیان میں کرنے ہیں
 وہ ہنوز قابل ہیں۔ وہ عرض دعوے کے قہر میں یہ تسلیم کرنے
 کہ لال بہادر سنگہ کی وفات بعد کی علیحدہ کرنا ۲۴ یعنی لال بہادر
 سنگہ نے نہیں پیش کیا۔ یہ ۲۴ اگست ۱۹۴۷ء سے قبل
 اقسام کی نزاعات پیدا ہو گئی تھیں۔ لال بہادر سنگہ ۲ جون

۱۹۴۷ء کو فوت ہوا۔ مدعی علیحدہ کرنا دربارہ بنیاد میں
 شخص۔ وہ وہاں سے قانونی مالک زاری اراضی اپنی وراثت کی اطلاع
 ملا۔ لکھنؤ میں تاؤبرالٹ ۵ صفحہ ۶۰۸ حصہ سوم اور ۱۰۰
 مایہ کی تھیں۔ یہاں سے یہاں سے علیحدہ کرنا کے روبرو تھیں
 یہاں سے لکھی تھی اور وہاں سے سنگہ کے پاس میں ہوا۔ اس
 مدعی علیحدہ کرنا کی تھیں۔ لکھنؤ میں۔ لکھنؤ میں۔ لکھنؤ میں۔

یہ ۳۰ حصہ سوم۔ مدعی علیحدہ کرنا کے روبرو تھیں۔ یہاں سے
 کیا تھا کہ جانا دانا قابل تقسیم نہیں اور یہ صرف مدعی عمل
 داخل خارج اسماء کا حق تھا۔ اس سنگہ کے لکھنؤ میں اس کا دعویٰ
 منظور کیا اور صرف اس کے نام عمل داخل خارج اسماء کے

۱۱۔ وہ ساؤنڈ الٹ ۵ صفحہ ۶۰۸ حصہ سوم مدعی
 یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

۱۲۔ لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

۱۳۔ لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

۱۴۔ لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

۱۵۔ لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

نام
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

۱۶۔ لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

۱۷۔ لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

۱۸۔ لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

۱۹۔ لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔
 لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔ یہاں سے لکھنؤ میں۔

عام
شماره ۱۰۳۹
(۱۰۳۹)

مدنی سر اسرار میں ہے۔ اختصار ہے ان کی زبان سے کوئی
 اختصار نہیں رہا تھا بلکہ باوجود اس کے، دینی علم کے
 اس قدر کثرت نے چنیال کیا تھا کہ وہ اس کے عام مافوقی
 اعتبار کرنا محال تھا اور انھوں نے جھوٹے بیٹوں کے
 نام پر یہ عہدہ داران شریک کر دیے۔ اس حکم کی ناراضی سے
 لال بہادر سنگھ نے مداخلت کیا۔ ڈپٹی کمشنر کا حکم دستاویز الف
 ۶۴۴ میں جو صفحہ ۳۰۴ پر درج ہے۔

”شاہکار ال بہادر سنگہ مرائع بنام زمین سنگہ شہر بہادر سنگہ
وزوج لانا سنگہ رافقہ علیہم وعلیہم و داخل خارج محل بہار سوسہ
اکثر شہادت کثرت شہادت جاتی پر سوانے بہار کے لانا
سنگہ منہ کی جاندا میں اس کے سب سے بڑے بیٹے لال بہار
سنگہ کے نام پر داخل خارج ہو گیا وہاں تک کہ یہ ہدایت کی ہے
کہ وہ جھوٹ بیٹوں کے نام اخصا کے جائے کہ وہ بھی لال بہار
لال بہادر نے اس کی ناراضی سے مرائع کہا ہے اور
عدالتہا کے بند و بست کے طور و فیصلہ جانتے پورا ت لال
کیا ہے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جانا و ناقابل نفیم ہے اور
ہر بیٹوں کو صرف وظیفہ ملتا ہے۔“

موضع ہر امور حقیقت مثل ایک موائے کے بعد ہے یہ
صحیح معلوم ہونا ہے اور یا دوسری نظر میں اس طرح سمجھنا کہ تم
شکم عبر صحیح معلوم ہونا ہے کیونکہ جو شخص بحیثیت مالک کے
قابض ہو سکتا تھا اور صرف لال بہادر ہے مؤخر الذکر کے مطابق
نئے اکثر اس شخص کے سر سے رو بہ یہ سلم کیا تھا کہ اگر لال بہادر
سچ بایستہ مالک ہے تو اس کے ہاتھ پر کوئی اعتراض نہ تھا تا
یہی کہ تھا اور وہ جو سچ بایستہ نابالغ تھے۔

نہایت پرستش و تعظیم کے ساتھ لکھا ہے کہ
 یہاں پر ایک بڑی بڑی کتب خانہ ہے جس میں
 کئی کئی سو سالوں سے لکھی ہوئی کتب
 موجود ہیں۔

۱۔ حوالہ نمبر ۲۵۰ (فرحانہ) ای۔ ایل نیر (۱۸۸۱ء گنسر)
 ۲۱۔ ایل کوئی وقت نہ ملا تا جی سال اور دونوں بالان
 حاضر ہیں ان کی مال اور ولایت میں ہے۔ شہر ہزارہ
 زمین بنگہ ۱۷۵ سال اپنی مال کی آب و خیر ہر سال کے
 مال خانہ میں ہے اس میں ہر سال ایک خاصہ
 ایسی ۵۰ میلان سے اس کو عادی ہے یہ معاف کرنے کی
 انتہا مال کی ہے کہ چونکہ وہ ایک مردہ نہیں ہو رہے ہیں
 وہ اس میں کہتی ہے کہ جانہ کہہتی ہے یہ نہیں کی گئی ہے اور یہ
 اس کو سب سے بڑا شے لال ہمارے نام پر داخل خارج اس کا
 نائبہ کوئی اعراض نہیں ہے

دشمبر بہادر عمر ۱۶ سال مقرر ہے کہ اسپر اس کی ماں کے دستخط
ہو اور وہ اس کے نواسی ہیں کسی ماں نے تحریر کی تھی یا

حکم ہو کر گذر کر کے و افغانا ہے میں میں اس افغان کو کچھ کھا
استیثات کتنے کے حکم کی ناراضی سے پیش کیا گیا ہے منظور اور اس کا
اس کا حکم منسوخ کرنا ہوں جس کی رو سے شیر بہادر اور زمین بیکہ
بیشیت مکان کا تابع تحصیل کے چٹراٹ میں فوج کے آگے بول
دفعہ اس حکم کے ذریعہ سے وہ جاندا میں اپنے حصہ کا دعویٰ
رہنے سے بے شک محروم ہونے جبکہ ان کے کسی کو کوئی قہر اس کا
ارضا امتیاز کرنا مناسب معلوم ہو کوئی خرچہ نہ دیا جائے گا
رواج اس طرح پر پیش اور ناقہ کیا گیا تھا۔

لالہ جہانگیر شاہ نے اپنی وفات تک قابض رہا

۱۲۱) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔
۱۲۲) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔
۱۲۳) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔
۱۲۴) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔
۱۲۵) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔
۱۲۶) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔
۱۲۷) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔
۱۲۸) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔
۱۲۹) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔
۱۳۰) اگر کائنات، مادی ہو، ہرگز خداوند نہ ہو، ورنہ ہرگز اس کے سامنے نہ ہوتا۔

مجلس سے نہ ہوا جس کے بعد اس نے حکام سے فیصلہ
حاصل کیا۔ لا رومہ کسٹرن نے یہ قرارداد کی کہ کسی طرح سے یہ ظاہر نہ ہوتا
تھا کہ اس کی نسبت بحیثیت پاپا یا غاصہ کے فیصلہ یا سبکی تھی۔ وہ
بحیثیت ایک لکڑی کے سگستہ نمایاں کا خاص حق نہ رکھتا تھا
اور یہ فیصلہ کرنا خاص ہتھکڑی اس نے با زحق کی بنا پر دخل پایا تھا۔
وہ یہ مسئلہ کر کے کہ اس کو کوئی ہمارے حیثیت حاصل تھی ایسے آپس کو
جائز فیصلہ نہ ہو۔ ورنہ اگر سنا نہ ہوا۔ یہ مفاد یہ مفاد موجود ہے
اس بنا پر جو پایا سا حکم سے لال بہاؤ سنگ نے دھیلیا بی کے
وفات حکام مال کے روبرو اپنی مخالفت بحیثیت صاف الفاظ
میں پیش کی تھی اور انھوں نے اس کا دعویٰ مسترد کیا تھا۔
اس لئے یہ فیصلہ کرنے کے بعد کہ لکڑی میں لال بہاؤ سنگ
نے وہ بیان اور مضمون کے فیصلہ حاصل کیا تھا یہ فیصلہ کہ تاخیر کی
ہے کہ یہ بیان کو اس محرومی کا علم کہ ہوا تھا۔
یہ فیصلہ کہ یہ نسبت یہ چارہ ربح کی گئی ہے کہ لال بہاؤ

۱۱۱۱

Handwritten signature

مانع ہوں تاہم جب جائداد متحدہ ہو جائے اور ایک شخص کی ملکیت
 ہو جائے تو جب تک کہ اس کے حلقہ عملہ آہ بیدار ہو سکے
 تو یہ جائداد کا مالک اس کے فالقہان یا بعد پر واجب ہو سکتا ہے
 کہ جائز ہو سکے مگر مالکیت بعد از خلاف کہہ کی درائش کا رد
 اسی طرح ہو سکتی جائدادوں کی بیعت سے اہم ہے اور
 اس کے بعد انہوں میں متحدہ ہوئی ہوئی یا تنگہ انہوں میں متحدہ
 زمانہ کی وجہ سے کسی وسیع مال اضافہ ہو رہا ہو البتہ راجح
 ورنہ مکمل ہو رہا ہو، مگر توقع کرنا بغیر غرض قبول ہونے کا
 نہ کہ کاغذی رہا ہوئی قبول نہ ہونے میں برقرار رہا ہو رہا ہو۔
 حکام عالم مقام کا مسئلہ تھا۔ میر تقی میرین خاں نیام محمد
 علی خاں (۸) میں طبع ہو چکا ہے۔ لیکن حکام عالم مقام نے
 عدالت کے سوال پر بحث نہیں کی تھی انھوں نے دیگر وجوہ
 کی بنا پر رد مصل کیا تھا۔ ان اصول قانونی کو جو اس میں
 مبرا ظاہر ہو گئے ہیں کسی حد تک مراعات سے کوئی نے نہ کیا
 تھا جو تسلیم کرتے ہیں کہ کوئی ثابت کرنا چاہئے کہ اگر
 رواج قدیم تھا اور یہ برتاؤ کہ اس قدر ہونے کے در پر
 کرتے وقت جو کسی خاندانی رواج سے متعلق ہو تاکہ وہ قانون
 جائز قرار دیا جاسکے۔ نیز کچھ اہمیت رکھنے کے تھے
 سے ساتھ ہم اپنے فائل ہم جلیس کی اس سے اختلاف
 کرنے کا جرات کرتے ہیں۔ عملہ آہ کا رواج کے مترادف ہونے
 استعمال نہ کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ نہ سب سے ہوتے
 ہیں لیکن اس میں سے کسی کو بھی رواج کے ساتھ مخلوط نہ کرنا
 چاہئے وہ یہ ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ عوام
 کی جانب سے کیاں و سلسلہ طور کیا جاتا ہے۔ جب وہ
 اس میں استعمال کیا جاسے تو عملہ آہ قانون کی اہمیت

اس کے ہی جس سوال پر ہم بحث کرنے ہیں وہ سب از حد عجیب
کی یہ چیز ہے کہ نالہ شے ہر دو فریق ایک شکر کہ منہ و جان
بٹتے ہیں۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ نصر بانٹ ۹۹ تھیں جس میں
فوت ہوئی تھی لال بہادر شاہ کے دو چھوٹے بیٹے (موت
علیحدہ ہوئے تھے بہ امر نہایت واضح نہیں کہ اگر ریشہ بت کیا جا
تو اس سے مراد ان کو کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر طبعی گی و زرع
ہوئی تھی تو بھی مدعیان میعاد و سماعت کے سوال سے قطع نظر
جامعہ کی تقیم کا اس بنا پر طالع کر سکتے تھے کہ وہ اس وقت کہ
تقیم نہیں کی گئی تھی۔ بارڈریشن نے یہ قرار دینے کیلئے
کہ مال کی وفات پر کوئی علیحدگی نہیں ہوئی تھی علیحدگی بخش
وجہ بتلائی ہے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰

میرزا قاسم
(کلمتہ)

ماتے ہر اسے جو حاکم کا نظم ہے اسے اس کا
کار دے دیکھتے حاکم کے درخوست کے۔

قرور دیا گیا کہ حالات نہ گورنر اس کے نام پر
ہے کہ وہ جس نام پر ہے اور حاکم کا نام نہ ہو۔

اس کا نام دے جانے کے یہ نصف زمین نام کے کا کوئی اور

سیا نیل مسٹر بی بی
نہیں ہے۔ یہ دفعہ ایک شخص کا نام اس نام پر ہر نام اس کے
کا ہے۔ اس کے لئے لکھی ہے کہ وہ ہر نام اس کے نام اور حاکم کو
میر کا جائے اور سکنا اس کے ان قوم کی بات ہو اس میں ہر وہ لاد میں جو
جائے اور حاکم ہے ہر ایک کو دی ہے اس کا غیر نصف حصہ اس کے ہر محل کر گیا
اختیار دیا ہے۔

نیل فرہم تاس کے کتب خانہ کا نام ہے وہ اپنے باپ کا کتب خانہ
ہے۔ کہ وہ اس کے لئے ہر نام اس کے نام ہے اس کے لئے ہر نام اس کے
کہ وہ ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
از نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے

اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے

نیل فرہم تاس کے کتب خانہ کا نام ہے وہ اپنے باپ کا کتب خانہ
ہے۔ کہ وہ اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
از نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے

اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے
اس کا نام ہے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے لئے ہر نام اس کے

ہائی کورٹ کلکتہ

نمائندہ

بہتر فیملی ۱۹۲۳ء سنہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۳ء

ماہیلاں اور سولہ سالہ سنہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۳ء
سر جان اور وائیٹ، ڈسٹرکٹ جج، کلکتہ

بہتر فیملی سائل بہتر فیملی - سولہ

قانون طلاق ایکٹ ۱۹۲۳ء سنہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۳ء

ڈگری سائل کی وفات ڈگری کی منظوری - ہائی کورٹ کلکتہ

سماعت - حکم جو بچوں کی حفاظت کے قانون صادر کیا گیا ہو -

حکم انصاف از دواج کے لئے ایک طریقہ ڈگری اور دواج

بچوں کی حفاظت کے لئے ایک حکم ڈال کرنے کے لئے سائل کو

ہو جانے ہائی کورٹ کو ڈگری منظور کرنے کا کاروائی میں

بچوں کی حفاظت کیلئے کوئی حکم صادر کرنا اختیار کیا

اسٹاپو پنام اسٹاپو پنام - ڈگری پر رد ورجل ۱۲ جولائی ۱۹۲۳ء

کی تعلیمی گئی -

چیف جسٹس سٹاپو پنام اسٹاپو پنام - ڈگری پر رد ورجل ۱۲ جولائی ۱۹۲۳ء

کیا تھا جس میں انہوں نے زنا اور سولہ سالہ سنہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۳ء

جانے کی بنا پر انصاف از دواج کی ایک طریقہ ڈگری صادر کی گئی

سائل زود بھی ڈی علم ڈسٹرکٹ جج نے خرید یہ حکم صادر کیا تھا

کہ ہائی کورٹ کی جانب سے مقدمہ کا قطعی تصفیہ ہونے تک سائل

از دواج کے تین بچوں کی حفاظت کر لگی - سولہ کو تین بچوں

کی پرورش کیلئے تاریخ ڈگری سے مقدمہ کے قطعی فیصلہ کی تاریخ

تک مبلغ ماضی مانا اور کرنا حکم دیا گیا تھا - ڈگری مذکور تھا

ہذا کے رد پر منظور کی غرض سے ٹیس ہوئی اور ہمارے خیال

میں مقدمہ فرید تیار کرنے کے لئے عدالت تخت میں دیا گیا کرنا ضروری تھا

نسبت اپنی وجہ ظاہر کی ہیں بصیغہ نگرانی اعتراض کرنا مشتاق

کے نوٹس کی وجہ سے مل - ہے ان کے موکلوں کو مقام ارجاع نمائش

کے ہٹنا کا - ہے اور اس پر کہ ہٹنا کرنا چاہیے - ہر اس کے

کہ جائز کارروائی کے ذریعہ - اور کافی وجہ سے ایسا کیا جا

نیرادہ ہونے پر ہٹنا کیا تھا کہ ڈسٹریکٹ جج کے روئے نظر

کی سماعت کی گئی - جبکہ وہ عقل نہ کیا جاتا اس منصف سے جس میں

مقدمہ عقل کرنا کرنا کرنا کرنا کرنا کرنا کرنا کرنا کرنا کرنا

ہر دو ارے در ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

جج کے روئے نظر کیا گیا تھا کہ مقدمہ نے ہٹنا کرنا کرنا کرنا

میں دراصل تین روز صرف کیے تھے اور وہ اس کی اہمیت کا بہتر

اندازہ کر سکتے تھے - چھو بہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ تسلیم کیا جائے

کہ حکم بے ضابطہ تھا وہ ایک ایسا حکم نہ تھا جس سے ناراض ہو

کے موجودہ سائلان بصیغہ نگرانی کوئی کافی وجہ رکھتے تھے خلاف

اس کے اس نکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ بہتر ہے کہ مقدمہ کا تصفیہ

اس جج کی جانب سے کیا جائے جس نے شہادت یا اس کے برے

جزو کی فی الواقع سماعت کی ہو جبکہ کام کی پیشگی بغیر ایسا ممکن ہو

اسکے اگرچہ چھو اس امر سے اتفاق ہے کہ ڈسٹرکٹ جج کا حکم بے

تھا میں بصیغہ نگرانی اس میں دست اندازی کرنے پر راضی

نہیں ہوں - اس لئے درخواست خالی کی جاتی ہے - لیکن میں

یہ حکم دیتا ہوں کہ ڈسٹریکٹ جج نے اپنا اپنا خرچہ برداشت

کریں اور جج فیملی وجہ سے ایسا حکم دینا ہوں کہ فریق ثانی کو

یقیناً فریق اول کے نام نوٹس کی اجرائی کی ضرورت کی جا

ڈسٹرکٹ جج کی نوید بنیاد کرنا چاہیے تھا -

وزم است خاص کی گئی

بہتر فیملی
۱۹۲۳ء
بہتر فیملی
(کلکتہ)

۱۹۲۳ء

مقدمہ کا انتقال۔ نوٹس جو فریق ثانی کو نہ دیا گیا ہو یہ ضابطہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی انتقال کے لئے وجہ جو بیان کی گئی تھی جبکہ

تھی کہ نصف نے تین روز تک مسلسل تہادت ساعت کی تھی جبکہ وہ بطور اسٹبل منصف کے عمل کر رہا تھا اور یہ کہ مقدمہ کسی دوسری عدالت میں ان کے بار بار پرانے کا یہ دلیل ہوا چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ڈسٹرکٹ جج و فریق ثانی کو نوٹس دیا جائے تھا کیونکہ وہ ایک فریق کی درخواست پر نہ کہ بطور خود ایک مقدمہ کی منتقلی پر بحث کر رہے تھے۔ ان کی جانب سے ایسا کرنے سے قاصر رہنا یقیناً ایک بے ضابطگی تھی۔ مقدمہ ذوالقدر جج کا یہاں رہا مگر فیصلہ دلیو شپ میں جو ناپارہ اسٹڈ دا میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایسی بے ضابطگی ایک اہم بے ضابطگی تھی اس مقدمہ میں بے ضابطگی کو اہم قرار دینے کے لئے کوئی وجہ نہیں بتائی گئی تھی اور یہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف اس صورت میں اہم ہو گی جبکہ اس سے اس فریق کو جو اس متاثر ہوا ہو نقصان ہو گا ہو۔ ایک الہ آباد کے مقدمہ کا فیصلہ سیکم سام ادا علی (۲) میں ہائی کورٹ الہ آباد کے ایک جج نے اس متاثر کرنے بے ضابطگی کو ایک کارروائی خارج از اعتبار بیان کیا تھا۔ ہذا اس لئے کہ چند حالات میں جج کے لئے فریقین کو اطلاع دینے بغیر منتقلی کا حکم دینا ممنوع نہیں ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کے حکم کو کسی صورت میں خارج از اعتبار کہنا لفظ اختیار کا غلط استعمال ہے کسی ایسے معاملہ میں جو عدالت ہدا کے روبرو تھی و فریق ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی پیش و عدالت ہدا کسی بے ضابطگی میں متاثر کر کے الٹا کر سکتی ہو سکتی ہے کہ وہ خیال کرے کہ بے ضابطگی ایسی تھی جس کی شکایت کی سال بعد بغیر نگرانی تھی وجہ رکھتا تھا۔ میرے روبرو ایک جانب سالوں انتقال مقدمہ اعتراض کر سکتی باقی وجہ بتائی میں اور دوسری جانب فریق ثانی نے اسکی استدعا کی

اس معاملہ میں جو ہائی کورٹ کے روبرو تھی دفعہ ۱۱۵ مقدمہ زاید دہ لائی میں ہو سکتا ہے کہ کسی بے ضابطگی میں مقدمہ کو نہ دیا گیا ہو کسی بے ضابطگی کے وہ یہ خیال کرے کہ بے ضابطگی ایک اہم بے ضابطگی ہے جس کی نسبت سبیل کو نصف نگرانی شکایت کر سکتے ہیں حقیقی وجہ ہے۔

کسی ڈسٹرکٹ جج کی جانب سے کسی فریق کی درخواست پر فریق ثانی کو نوٹس دے بغیر ایک عدالت سے دوسری عدالت پر مقدمہ کا انتقال ایک بے ضابطگی ہے لیکن یہ ضابطہ کی طرف سے اس صورت میں اہم تصور کیا جائے گی جبکہ اس سے اس فریق کو جو اس سے متاثر ہوا ہو کچھ نقصان پہنچا ہو۔ ذوالقدر جج کا یہاں رہا مگر فیصلہ دلیو شپ میں جو ناپارہ اسٹڈ دا میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایسی بے ضابطگی ایک اہم بے ضابطگی تھی اس مقدمہ میں بے ضابطگی کو اہم قرار دینے کے لئے کوئی وجہ نہیں بتائی گئی تھی اور یہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف اس صورت میں اہم ہو گی جبکہ اس سے اس فریق کو جو اس متاثر ہوا ہو نقصان ہو گا ہو۔ ایک الہ آباد کے مقدمہ کا فیصلہ سیکم سام ادا علی (۲) میں ہائی کورٹ الہ آباد کے ایک جج نے اس متاثر کرنے بے ضابطگی کو ایک کارروائی خارج از اعتبار بیان کیا تھا۔ ہذا اس لئے کہ چند حالات میں جج کے لئے فریقین کو اطلاع دینے بغیر منتقلی کا حکم دینا ممنوع نہیں ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کے حکم کو کسی صورت میں خارج از اعتبار کہنا لفظ اختیار کا غلط استعمال ہے کسی ایسے معاملہ میں جو عدالت ہدا کے روبرو تھی و فریق ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی پیش و عدالت ہدا کسی بے ضابطگی میں متاثر کر کے الٹا کر سکتی ہو سکتی ہے کہ وہ خیال کرے کہ بے ضابطگی ایسی تھی جس کی شکایت کی سال بعد بغیر نگرانی تھی وجہ رکھتا تھا۔ میرے روبرو ایک جانب سالوں انتقال مقدمہ اعتراض کر سکتی باقی وجہ بتائی میں اور دوسری جانب فریق ثانی نے اسکی استدعا کی

کی ہو جبکہ کامیابی بے نتیجہ کے بغیر ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ ذوالقدر جج کا یہاں رہا مگر فیصلہ دلیو شپ میں جو ناپارہ اسٹڈ دا میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایسی بے ضابطگی ایک اہم بے ضابطگی تھی اس مقدمہ میں بے ضابطگی کو اہم قرار دینے کے لئے کوئی وجہ نہیں بتائی گئی تھی اور یہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف اس صورت میں اہم ہو گی جبکہ اس سے اس فریق کو جو اس متاثر ہوا ہو نقصان ہو گا ہو۔ ایک الہ آباد کے مقدمہ کا فیصلہ سیکم سام ادا علی (۲) میں ہائی کورٹ الہ آباد کے ایک جج نے اس متاثر کرنے بے ضابطگی کو ایک کارروائی خارج از اعتبار بیان کیا تھا۔ ہذا اس لئے کہ چند حالات میں جج کے لئے فریقین کو اطلاع دینے بغیر منتقلی کا حکم دینا ممنوع نہیں ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کے حکم کو کسی صورت میں خارج از اعتبار کہنا لفظ اختیار کا غلط استعمال ہے کسی ایسے معاملہ میں جو عدالت ہدا کے روبرو تھی و فریق ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی پیش و عدالت ہدا کسی بے ضابطگی میں متاثر کر کے الٹا کر سکتی ہو سکتی ہے کہ وہ خیال کرے کہ بے ضابطگی ایسی تھی جس کی شکایت کی سال بعد بغیر نگرانی تھی وجہ رکھتا تھا۔ میرے روبرو ایک جانب سالوں انتقال مقدمہ اعتراض کر سکتی باقی وجہ بتائی میں اور دوسری جانب فریق ثانی نے اسکی استدعا کی

۱۱۵، انڈین کیئر جلد ۵۸ صفحہ ۲۵۶، انڈین کیئر جلد ۵۸ صفحہ ۵۲۰

۱۱۵، انڈین کیئر جلد ۵۸ صفحہ ۲۵۶، انڈین کیئر جلد ۵۸ صفحہ ۵۲۰

حاجی مقبول حسین غریب شاہم حاجی احمد حسین دیکھ کر
 درعیان - مراغیان دیکھ کر مدعی علیہا - مراغیہ علیہا
 بنہ خانانہ - استقل جو مقدمہ اس کی کا کیا گیا ہو - بار بار
 ایدہ تقسیم جو مراغیہ میں قائم کی گئی ہو - اعتراض جو فریاد کیا
 رہا جس سے نہ کیا گیا ہو ادراسکا اثر

کسی لڑکی میں جو اس قسم کے قصہ کے کہ جو ہم کو گئی ہو، اسی طرح کہ
کہ اس میں سے جو کچھ کہ سال میں انشا دہ پڑی ہو، اسی طرح کہ اس میں
ہو، اس کو غلط و رائے کے لئے استعمال کر رہا تھا۔ لیکن یہ
تجربہ کیلئے ہی کہ اس لئے تقریباً دو سال قبل ہو، دے اس کو کیا
بنایا تھا عدالت استدائی نہ ہوئی، دگر یہ کیا کیوں نہیں
مرا، اور اسے یہ عذر پیش کیا کہ اگر وہ ہو، دے اس کو کیا
ہیں کیا کیا، ہاں، اور اس کو استعمال با یاد کے خاتمہ کا
سنتی تھا، اس عذر پیش کے حال میں اس کو دیکھی گئی تھی جس
اس کو کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ ہاں، کوئی میں مراد ثانی
میں یہ کہ کیا تھا کہ اس عذر کو پیش کر سکی تھا، نہ وہ جانی جا کر
قرار دیا گیا، اور چونکہ متفقہ مدعی کو اطلاع دیے کہ اس کو دیکھی
رہا، نہ مدعی کے ساتھ تیار کیا گیا تھی، اسی طرح اس کو قبول کر کے
دہا، یہ کہ اس وقت کے کہ اس میں سال کی تھی، ان سال
ہو، دے اس کو کیا کیا، یہ بیان کے لئے تھے، مدعی کی اس میں اس وقت
خامانہ قرار دینے کے لئے کافی تھے۔

فرمانی کہ سبھی نام گھول دے اس میں جو چاہیں اس میں الپ و بڑی چیزیں
 ص ۳۳۲ کا اقتباس کی گئی۔

صوفیہ کی تعلیم کی بنی -
 مرقیہ ثانی بنارفتی دگر کی مصدقہ اور اشیل ہارنیش بیج بریلی حوضہ ۱۲۰۰
 منجانب مرقیہ ثانی - مشرق اقبال احمد -
 منجانب مرقیہ ثانی - ڈاکٹر اکرم مایل - اگر والدہ مشرق ایم - ع - عزیز -

[illegible]

دی علم سارو بچ چہ شہادت یریمہ حوزہ کی کہ ایک تلس
اراضی میں حیان کو حقیقت حال بھی انہوں نے یہ بگڑی کہ قلمہ کی سال
مکہ افتادہ پڑا ہوا تھا اور یہ کہ میں سبیل پورڈ اس کو غلاطت جمع کرنے
کے اے افعال کرتا تھا لیکن انہوں نے یہہ تجویز کی کہ میں سبیل پورڈ
کی جائے و اراضی کا اسمال کیا جانا نہر کہ دھیان افعال قبضہ مخالف
یا انکی سید خلی کے نہ تھا انہوں نے یہہ تجویز کی کہ میں سبیل پورڈ کے دربار
ہاش کے تقریباً دس سال قبل قبضہ مخالفانہ حاصل لیا ہوتا ہے کہ انہوں
اوسکو پکا بنا یا تھا لیکن ایہہ رول میں ہوا تھا اسلئے میں میں سبیل
پورڈ نے اراضی مدعی علیہ حفاظہ امین کو یہہ کی جس اسیرا کی کان
نہہ کرانی۔ دی علم جس کے روبرو دفعہ اولیوں متعلق حایدر کے متعلق
ایک بیضیحہ میں لکھی تھی دی علم سارو میں چہ یہہ قرار دیا کہ جو کو یہہ
حافظ احمد حسین قلمہ سند عویہ کا اب متعلق الیہ تھا اس نے نیک منہی
کے یہہ یاد کر کے کہ وہ اسکا قطعی اسحقا کرتا تھا اسکو نرتی دی
اسکی انہوں نے یہہ یاد کیا کہ وہ اسکا قطعی اسحقا کرتا تھا اسکو نرتی دی

فرسید
سام
نیل
ہلکتا

لیکن جس سے قبل اسکے کہ عدالت ہذا کی جانب سے تجاویز زیر غور کیا جائے کہ سالہ ہر ایک سالہ کو فوت ہوگی اسلئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عدالت ہذا کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں سالہ کی وفات کی وجہ سے عدالت ہذا کو ان کارروائیات میں کوئی حکم صادر کرنا ایسا مناسب نہیں ہے اسی قسم کی بحث انگلستان کے کورٹ آف اپیل میں مقدمہ اسٹانہوپ بنام اسٹانہوپ (۱۸۸۱ء) میں زیر غور تھی۔ اس کا عنوان حسب ذیل ہے۔ ایک شوہر جس نے اپنے ازدواج کے انصراف کیلئے ایک شرطیہ ڈگری حاصل کی تھی ڈگری قطعی قرار دے جائیگا کہ چھل ہوئے سے قبل فوت ہوا تھا۔ اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ شوہر کا دارا ذاتی تمام مقام ڈگری قطعی قرار دے جائیگی درخواست کر سکی شوہر نے اس شرط کی تجدید نہ کر سکا تھا۔ لارڈ جسٹس بوون نے فیصلہ کیا کہ عدالت یہ بیان کیا تھا کہ کسی شخص کو اسکی وفات کے بعد اسطرح طلاق نہیں دی جاسکتی جس طرح کہ اسکی وفات کے بعد اسکا ازدواج نہیں ہو سکتا یا اسکو سرحد موت نہیں دی جاسکتی ازدواج شوہر اور زوجہ کا ان کی مشترکہ حیات تک ایک تعلق ہے۔ بجز اسکے کہ وہ اسقبل منع کیا جائے اور عدالت کسی ایسے تعلق کو فسخ نہیں کر سکتی جو قبل ازین ختم ہو چکا ہو۔ لارڈ جسٹس نرائی نے حسب ذیل بیان کیا تھا۔ ڈگری جکی اسد عاکی سکتی تھی وہ صرف یہ ہوگی کہ ازدواج فسخ کیا جائے یا یہ کہ یہ خیال کیا جائے کہ وہ شرطیہ ڈگری کی تاریخ سے فسخ ہوا تھا۔ کوئی عملی اسلئے البدل طریقہ ممکن نہیں ہے بلکہ اس کے متعلق کوئی حکم کسی ایسے ازدواج کو فسخ نہیں کر سکتا جو فعل خدا سے متاثر نہ ہو۔ نسخ ہو چکا ہو۔ اس کے متعلق عدالت ایک ایسی ڈگری صادر نہیں کر سکتی جو اس پر یہ قرار دیا گیا ہو کہ ازدواج کسی تاریخ یا قبل پر نسخ ہوا تھا کیونکہ قانون ہر منوعہ کی رو سے اسکو اسکوئی اختیار نہیں رہا گیا ہے لکھ صرف ایک ایسی ڈگری صادر کر سکتی جہاں تکلیف

ہے۔ جس کی رو سے یہ قرار دیا جائے کہ ایسا ازدواج فسخ کیا جائے۔ نتیجہ یہ ہے کہ میرے خیال میں یہ قرار دینا کہ ایسا ازدواج فسخ کیا جائے اس کی منطوری کا اختیار نہیں ہے۔ اس حکم سے متعلق جو بیرونی حقائق متعلق ہو کر آیا گیا تھا۔ جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سالہ داؤد باطلاق ایسا مذکور باقیتر سالہ متعلق ہو سکتی ہے۔ اس میں یہ حرحرح ہے کہ ڈگری کرشنا ازدواج کے انصراف کی مانتہ ایک قطعی ڈگری یا ازدواج کا انصراف قرار دینے کے متعلق ایک ڈگری صادر ہوئے کے بعد اور ڈگری کرشنا ازدواج فسخ یا کالعدم کر سکتے تھے ان ایک ڈگری صادر ہوئے کے بعد اس شخص سے درخواست نہیں ہونے پر نابالغ بچوں کی جن کے والد کا از دراج ڈگری میں زیر بحث ہو حفاظت پرورش اور تعلیم کے متعلق یا ایسے بچوں پر کورٹ آف وارڈز کی نگرانی قائم کرنے کے متعلق وقتاً فوقتاً ایسے احکام صادر کر سکتی ہے اور ایسا ان تمام کر سکتی ہے جو ایسی قطعی ڈگری یا ڈگری کے ذریعہ سے (جیسی کہ صورت ہو) یا ایسے درمیانی احکام ڈگری صدر کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہے اسلئے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حکم انصراف ازدواج کے ڈگری قطعی قرار دینے کا اختیار نہیں ہے لہذا ان کارروائیات میں بچوں کی حفاظت کے متعلق کوئی حکم صادر کر سکتا بھی اختیار نہیں ہے۔ جسٹس وڈروف۔ مجھے اتفاق ہے۔ جسٹس کچر وڈسن۔ میں متفق ہوں۔ جسٹس کچم دیا گیا۔

ہائی کورٹ لہ آباد

مرافضانی دیوانی
بمقدمہ ۱۵۴۴ بابۃ متعلقہ ۱۹۱۳
بابلاس اور جسٹس وڈسن

لے۔ خدا مال سے بہرہ فرمادیا کہ اس کو مال کی سعادت کا اختیار ہو
تھا یہی حکم اللہ کے اور ہوتا کیا لیکن مومنوں کے لئے عداوت
کا حکم نہ ہوا کہ ہمارے لئے۔ مگر یہ نہ تھا دیوانہ پر عرق و
کریہ پیش کیا لیکن خدا کو نہ بہرہ فرمادیا دیوانہ ایک مومن
تھا تھا اس کے بعد بھی نہ تھا دیوانہ کے لئے حکم کہ خلاف خدا
رو سے اختیار و سعادت ہو نہ کہ اگر اس کا اختیار نہیں ہے کہ عداوت
فرمانہ کلام حق پر شواہح و اسباب تھا۔

قراردیگیا کہ میں نے ہر دہائی میں چھ سو کوڑے
پانچ سو روپے کا مالک بن جائی گا اور ہر دہائی میں
اساویس سو روپے کر دیں گے کوئی مناسب خیر نوا نہ تھا
وہ دہائی میں چار سو روپے کا مالک نہ تھا۔

کوئی دانش جو پڑی وارنگی چاہے ہو، فلسفی پڑی وارنگی مانگے گا
 اور انکی رقم کی بار بار یافت کرنے اور جو کچھ ہے جو اسے ملے گی
 چاہے ہوا کی ادا کی ہو، عداوت کو اتنی نہ کہ عداوت مال کی قابل شایستہ
 ہے کہ یہ کہ جسے شایستہ دفعہ ۱۰ حقہ دہائی قانون انکار
 اور وہ فقیرین جسے داران شہر کا نہیں ہیں۔

نگرانی دیوانی بنارس چو نگری صدرہ مبارکین شجہ انام و بنده اسرار
جنوری ۱۹۲۱ء مشرقی دیوانی نگری صدرہ منصف (شمالی) انام و بنده
۱۹ اگست ۱۹۲۱ء

منجانب سلطان مرشد پر یہودیوں کی حکومت۔
منجانب ترکستانی مرشد علی محمد بجائے مرشد شاہ جو بہن خدیوہ
فرید اللہ پر جو خواہتا ہے نگرانی تین نامہ نشات سے یہودیوں کی میں جو
منصفہ خدائی اناؤ کو عدالت میں ایک ہی دار نے اس نگرانی کی بابت
کیلئے یہودی کی تہیں جو درعیان نے دے دی علیہم کی جانب سے جو ایک شکستہ ٹی ہار
تھے اور ایک ہی منصفہ نے جبکہ وہ بہرہ و نیلہ ان کے زیر تصفیہ تہیں یہودیوں کے

124

10/10/10

(۱) ۱۵۰ روپوٹ بھٹی مل مینو (۲) ۱۲ روپوٹ انگوٹ (۳) ۱۵ روپوٹ کھل و کھنڈ (۴) ۲۹ روپوٹ (۵) ۱۵ روپوٹ کھنڈ
۱۵ روپوٹ کھنڈ (۶) ۱۵ روپوٹ کھنڈ (۷) ۱۵ روپوٹ کھنڈ (۸) ۱۵ روپوٹ کھنڈ (۹) ۱۵ روپوٹ کھنڈ (۱۰) ۱۵ روپوٹ کھنڈ

(۱) اندر کسے خادمہ صوفیہ -

واعظ الحق
پیام
شہیدانی جولا
در پٹنہ

ان سے اس قیاس کو سمجھنا پڑے گا کہ جو کچھ ان کے عقائد تھے وہ کون سے تھے؟
اندر احادیث سے پیدا ہونا چاہیے جو صرف ایسی شہادت تھی کہ فریق ثانی
کے موافق تھی۔ شہادت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ فقہ کے بعد اضافہ
کا تبادلہ ہوا تھا اور یہ کہ فریق ثانی کو قطعاً متنازعہ کے ساتھ کسی کارروائی نہ
میں دیگر اضافات ہائی تھیں۔ انہوں نے بہ قرار دیا کہ فریق ثانی کا
نہ تھا اور حسبِ نیل بیان کیا تھا۔

”فریق اول کا بیان بلاشبہ زیادہ اعلیٰ دستاویز شہادت
سے اسکی پوری تائید ہوتی ہے لیکن چونکہ فریق ثانی کی جانب سے
مقدمہ میں مخالفت نہیں کی گئی ہے مجھے اپنی تجویز کا یقین نہیں ہو سکتا
ایک مزید امر موجود ہے بعد یہ کہ یہی نوعِ تبدیل لگان کے متعلق
کی ایک تصحیح میں بابِ بحث ہے۔ اس امر کا یہاں فیصلہ کرنا چاہیے کہ
فریق نے مقدمہ کی مخالفت نہ کی ہو تبدیل لگان کے مقدمہ کے فیصلہ
مضمر ہو سکتا تھا۔ عدالت کو صرف نقص اس کے انسداد سے متعلق
قبضہ کی نسبت میرے فیصلہ سے متعلق کا قطعی تصدیق نہیں ہو سکتا۔
اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ بہترین طریقہ اضافات کو فرق کرنا ہو گا کہ
میں قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ کون کون سے فی الواقع تابع ہے۔“

نتیجہ جو اخذ کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ کل قانونی امور جو
محیطِ شہادت کے رد میں موجود تھے جنہوں نے قبل ازین یہ تجویز کی تھی
فریق ثانی تابع نہ تھا انکے اس نتیجہ کا باعث ہوئے تھے کہ فریق اول
شے متنازعہ پر قابض تھا لیکن یہ کہ خارجی یا غیر قانونی امور متنازعہ
ہو کر وہ اس قسم کے نظائر ناگزیر نتیجہ سے اسلئے حکم تحت ضمنی
سے باز رہے تھے محیطِ شہادت کا کام یہ دیکھنا نہیں ہے کہ آیا
انکے حکم تحت دفعہ ۱۴ سے ایک آئندہ فیصلہ پر جو شاید چند سال بعد
کسی کارروائی میں ہمارا دیا جائے مضمر نہ ہو گا۔ ان کے
اتحاد کو رد کرنا اس سبب نہیں ہے کہ چونکہ انکا فیصلہ قطعی نہیں

آکٹوبر ۱۹۲۲ء
بنام
ملک، مظلم
درجہ اول

پیش ہوئے تھے۔ ان حالات میں یہ امر عجیب و غریب کہ مرافع اور مناد
دیگا۔ شہادت حواس نے منعہ لئے جانے کو ثابت کر سیکے
پیش کی تھی متناقص اور مشتبہ تھی۔ اور میری رائے میں الزام تھا
کر سیکے لئے بالکل ناکافی تھی۔

مجھے اس میں شک کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ مرافع
نے اپنے دشمن کو نقصان پہنچانے کی نیت سے بولس کچھ بولی
اطلاع دی تھی اور وہ اپنے آپ کو حوس قسمت خیال کر سکا ہے
اُس کے خلاف زیادہ سکیں جرم تحت دفعہ ۱۱۱ مجموعہ قہر پڑھنا
کی بابت استغاثہ نہیں کیا گیا تھا

اس قسم کے جھوٹے الزامات سخت مزاحمت کے مستحق ہیں اور جو
اس امر کے کہ مرافع کو کمارل کو بطور معاونہ مبلغ حصہ بھی ادا کیا پڑا
تھا میری رائے یہ ہے کہ اسکو کم سے کم لکھی ہے۔

مرافعہ خارج کیا جاتا ہے مرافع مکرر گرفتار اور اپنی مابقی مزاحمت
بھگتے کے لئے محسوس کو روانہ کیا جائیگا۔

ہائیکورٹ الہ آباد

استصواب فوجداری

نمبر مقدمہ ۶۳۲ باب ۱۹۲۲ء - منصفہ ۶ - ڈسمبر ۱۹۲۲ء
باجلاس - مسٹر جسٹس اسٹوارٹ -

اتو - ملزم - بنام ملک مظلم - طرف ثانی -
مجموعہ قہر پڑھنا ایکٹ ۵۴ باب ۱۹۲۲ء دفعہ ۲۲۸ - دہلی جو

گواہ کو عدالت میں دی گئی ہو۔ جرم -
ملزم جو کسی مقدمہ کی سماعت کے دوران میں کسی گواہ

کو جو کچھ شہادت میں ہو گستاخی سے دہلی سے نو ایک جرم
تحت دفعہ ۲۲۸ مجموعہ قہر پڑھنا کا مکتب ہوتا ہے۔

استصواب فوجداری منجانب جسٹس جج بدایون۔

حکم استغاثہ ملزم - یہ درخواست نگرانی کو کی جا رہی ہے کہ
ثبوت جرم تحت دفعہ ۲۲۸ مجموعہ قہر پڑھنا کی ناراضی پیش کر کے گئی ہو
میں اس واقعات کو مودلاحت سے تجویز کیے ہیں صحیح قبول کرنا ہونا
اور وہ حوس بل ہیں۔ الہ آباد کی تحقیقات ایکٹ اسٹیسل جسط
درجہ سوم کے روٹ کی گئی تھی جبکہ گیند لال کا اظہار بطور گواہ
گواہ استغاثہ لئے لیا جا رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اتو نے گواہ کی
وجہ رکھا تھا کہ گواہ غائب تھا۔ اگر اسے اس وقت شہادت
دیگا رہا تھا۔ اتو نے گواہ کو تراض کیا لیکن اس نے گواہ اور
اسی بیان کی کا (عادہ کرتے ہوئے یا انوالو) کہ گواہ کو معاملہ کے
یہ کہا کہ وہ اتو، اسکو گوشمالی دیگا۔ صرف یہی واقعہ بتایا
تھا اور یہ کہا گیا ہے کہ اس سے قویں عدالت کا جرم بتاتا تھا۔
عدالت تحقیقات کنندہ سے بھی یہ تجویز کی ہے کہ حاکم عدالت کی
قویں کرنیکی نیت تھی لیکن چونکہ اس طرح کے اس عمل کا یہ اثر ہوا تھا
کہ اسٹیسل مجسٹریٹ نے کارروائیاں تحت دفعہ ۲۲۸ - فوراً شروع
کی تھیں وہ بمنزلہ کسی ہر گادی ملازم کی جبکہ وہ بطور ایکٹ اسٹیسل
اجلاس کر رہا ہو مزاہمت خیال کیا گیا ہے واقعات خود صحت
ہیں اور ان پر نکتہ دینی کرنا مشکل ضروری ہے۔ میری ناقص رائے
اسے ایسی مزاحمت نہیں تھی جو خود اسٹیسل مجسٹریٹ کی کی گئی ہو۔
اگر ان غیر معمولی الفاظ کی بنا پر جو ملزم نے استعمال کئے تھے عدالت
اسکی نسبت کارروائی کرنا اپنا فرض خیال کیا تھا تو یہ نہیں کہا جاسکتا
کہ وہ خود ملزم کی جانب سے ایک مزاحمت کے مساوی تھی۔
اس لئے میں انھوں کے ساتھ یہ ظاہر کرتا ہوں کہ باوجود اس امر کے کہ
اتو نے اسٹیسل مجسٹریٹ کے روٹ انھوں سے ظاہر کیا تھا اور معافی
چاہی تھی وہ زیر تھڑا اور چند روز تک کے الاستیوں رکھا گیا تھا اور
سب سے زیادہ یہ ہو کہ اس پر مبالغہ جرم مانہ کیا گیا ہے۔

سوریش چندر گپتا
مام
ملک
مظلم
(کاکا)

مشرک اور کھلیا کی پولیس کی جانب سے روزنامہ حیات رکھے جانے کے عمل کوئی ضابطہ موجود نہیں ہے لیکن سہولت کی غرض سے وہ ایسا کرتے ہیں۔
جسٹس کی پیشگی اطلاع دیا گیا کہ اس کے بعد کیا کوئی عہدہ دار پولیس اسے بھیجی جائے گا یا نہیں؟
مشرک۔ گوہر پرائس کا حوالہ تیار کرنا لازم نہیں ہے اور جہاں کے وہ اہلکار ہیں ایسا ساڈہ تیار کر لیں اس کو استعمال نہیں کر سکتا۔
وہ کہہ کر ادا کیا جانے لگا، وہ کہہ کر سے اس کا رگڑے گورنر نامہ حیات کے لئے تیار ہو سکتے ہیں اور ہم نے دستاویز کو پیش کرنے کے لئے عہدہ دار پولیس پر طلبہ اسمبلی میں کراہا تھا۔

سندھ کی پولیس۔ الٹ دی ہے۔ دستاویز موجود ہے اور میں اسکو اسامیہ تیار کروں گا۔
جسٹس کی پیشگی اطلاع دیا گیا کہ اس نے اس کو تیار کر دیا ہے۔
ایک شخص کے حوالہ سے اس میں پیش کر لے کیلئے ضروری کارروائی کی ہے۔

مشرک۔ جی ہاں، اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ لٹو اس کی شہادت دے گا۔
جسٹس کی پیشگی اطلاع دیا گیا کہ اس نے اس کو تیار کر دیا ہے۔
ایک شخص کے حوالہ سے اس میں پیش کر لے کیلئے ضروری کارروائی کی ہے۔

جسٹس کی پیشگی اطلاع دیا گیا کہ اس نے اس کو تیار کر دیا ہے۔
ایک شخص کے حوالہ سے اس میں پیش کر لے کیلئے ضروری کارروائی کی ہے۔
جسٹس کی پیشگی اطلاع دیا گیا کہ اس نے اس کو تیار کر دیا ہے۔
ایک شخص کے حوالہ سے اس میں پیش کر لے کیلئے ضروری کارروائی کی ہے۔

کے اور جہاں سے یہ بیان کیا گیا کہ اسکو یاد نہ تھا اس سے اس سے اپنا حافظہ تازہ کر کے عرض سے اپنا رد بیان دیا جو وہ کہنے لگے کہا گوہر نے لیا کر لے سے اس نے اپنا بیان دیا کہ وہ ایک درامہ حاضر تھا اور تحت دفعہ ۲۲۱ کے تحت اس پر صفائی کی جانب سے ایک درخواست پیش کی گئی تھی جس میں عدالت سے یہ استدعا کی گئی تھی کہ وہ اغراض عدالت کیلئے بیان کرے اور درامہ طلب کرے اور اس کا معائنہ کرے اور صفائی کے دیکر کو خود اس کی نسبت سارے کی جانب سے پیش کیے گئے تھے اور روزنامہ حیات کے معائنہ کی خاطر دس بجے کے بعد درخواست پر ایک حکم صادر کیا جسکی رو سے اس نے اپنا رد بیان دیا کہ اس کا تعلق قانون روزنامہ حیات کے معائنہ سے متعلق تھا کیونکہ وہ ایک ایسا درامہ تھا جو تحت دفعہ ۲۲۱ کے تحت ضابطہ عدالتی مرتب کیا گیا تھا۔
مشرک۔ کوئی حوالہ کیا گیا ہے؟
جسٹس کی پیشگی اطلاع دیا گیا کہ اس نے اس کو تیار کر دیا ہے۔
ایک شخص کے حوالہ سے اس میں پیش کر لے کیلئے ضروری کارروائی کی ہے۔

جسٹس کی پیشگی اطلاع دیا گیا کہ اس نے اس کو تیار کر دیا ہے۔
ایک شخص کے حوالہ سے اس میں پیش کر لے کیلئے ضروری کارروائی کی ہے۔
جسٹس کی پیشگی اطلاع دیا گیا کہ اس نے اس کو تیار کر دیا ہے۔
ایک شخص کے حوالہ سے اس میں پیش کر لے کیلئے ضروری کارروائی کی ہے۔

رہا ہے علم
بنام
نہ حال
(ادب آباد)

تہا نہ شہر سارس کے اسٹیشن پر اس نے ریل کے گاڑے جان سے
وقت دریافت کیا یوٹرانڈ کرنے اس کو گالیان دین اور اپنی جہتی
اس پر حملہ کیا سوشل چندر نے پولیس کے رو برو استفانہ کیا جو
قلند لگا لگا اس استفانہ پر سخت دفعہ ۱۲۰ قانون ریوے سے ایک دفعہ
ڈاک لگا گیا۔ چار دن کے بعد ابر جولائی کو جان نے ڈاکٹر رائے
اسٹنٹ سیول سرجن کے رو برو سوشل چندر سے معافی چاہی۔
سوشل چندر نے ایک دستاویز تحریر کی اور اسے جان کے حوالہ
کیا جو حسب ذیل ہے میں یہ تحریر کرنا ہوں کہ سوشل جان گارڈی
این۔ ڈیویر ریوے میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے ڈاکٹر
ایل این رائے اسٹنٹ سرجن سارس کے رو برو غیر منظم و طوطا
چاہی میں ان کے خلاف مقدمہ سے دست بردار ہوتا ہوں۔
اس پر دستخط کے لئے تاریخ درج کی گئی اور وہ تحریر ملزم کو حوالہ کر گئی
جس نے ۱۹ جولائی کو اسے عدالت میں پیش کیا۔

جج ٹریٹ نے شہادت قلند کی سوشل چندر نے ابر کا معاہدہ تسلیم
کر لیا لیکن کہتا تھا کہ وہ صرف دفتر کے عدالت کیلئے دیا گیا تھا اور یہ کہ وہ
اس کو گالیان دینے اور اسے کی مابہ ملزم کی تحقیقات کرنا چاہتا
ہا۔ جان آئند ایک بیان کیا تھا جس سے جرم میں خفت ہوئی تھی
لیکن جب الزامات سخت دفعہ ۱۲۰ قانون ریوے اور سخت دفعہ
۵۰۴-۱۲۳۵ مجموعہ تعزیرات ہند تریب دسے گئے تھے تو اس
نے اس سب کا اقبال کیا جج ٹریٹ نے اس کو الزام سخت دفعہ
۱۲۰ قانون ریوے سے بری کیا تھا اور جرائم سخت دفعات ۵۰۴-۱۲۳۵
۱۲۳۵-۱۲۳۵ کے تحت ہند کا مجرم قرار دیا تھا اور جرمانہ کی نرا دی
یہ قدر کیا گیا ہے کہ جرم میں مصالحت کی گئی تھی اور یہ کہ اسلئے
مجھڑت جرم کا عدم تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ جج ٹریٹ نے خیال
کیا تھا کہ معاہدہ کوئی مصالحت نہ تھی۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک

دست برداری ہی جو صرف جج ٹریٹ کو اطلاع دیا گیا سکتی تھی
لیکن ان کو اس وعدے سے غلط فہمی ہوئی ہے کہ الفاظ دست بردار
ہونا الفاظ معاہدہ میں استعمال کئے گئے تھے۔ وہ اصطلاحی معنی میں
میں کوئی دست برداری نہیں ہے کیونکہ یہ صرف معاہدہ وادیر
کمدہ استفانہ کی ماب سے کیا سکتی ہے۔ اس کے بعد وہ یہ کہتے
ہیں کہ کوئی بدلہ موجود نہیں ہے۔ کوئی قانونی حکم موجود نہیں ہے
جبکہ ریوے معافی کے درپے سے جرائم میں مصالحت کرنے کی
ممانعت کی گئی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب معافی چاہی جائے تو
مقدمات سے بالخصوص الزامات خست عرفی یا توہین کے مقدمات
سے ہمیشہ دست برداری کی جاتی ہے۔ میری رائے میں دستاویز
حرف ب کا صرف ایک مفہوم ہے یعنی یہ کہ سوشل چندر نے فی
قبول کی تھی اور وہ کوئی مزید کارروائی کرنا نہیں چاہتا تھا
اصطلاحاً اس وقت کوئی مقدمہ موجود نہ تھا جس سے وہ دست بردار
ہوتا بلکہ ایک جرم میں نہ کہ ایک مقدمہ میں مصالحت کی گئی ہے جب
ایک مرتبہ کسی جرم میں مصالحت کی جائے تو کوئی عدالت اس معاملہ
میں مداخلت کر سکتی۔ زیادہ شکیں نوعیت کے مقدمات
میں عدالت کسی جرم میں راضی مابہ پیش کر نیکی اجازت دیتے
تھا کر سکتی ہے لیکن اس نوعیت کے جرم میں اجازت دینے سے
انکار نہیں کر سکتی جو محض ناگوار الفاظ کا ایک استعمال ہے اور گاڑ
کیا جب سے جہڈی سے کم دشمن ایک اصطلاحی حملہ ہے۔ حسب
سوشل چندر نے دستاویز حرف ب جان کہ دی تھی تو اس نے
ہر ایسے جرم میں مصالحت کی تھی جس کا ارتکاب جان نے اس کے
خلاف کیا تھا اور جس حد تک کہ ان کے ذاتی جھگڑے کا تعلق
تھا جج ٹریٹ کو اختیار سماعت حاصل۔ تہا ان کو ہونو مقدمہ
تحت دفعہ ۱۲۰ قانون ریوے جاری رہا تھا جس کی نسبت

کہ روک کر رہا تھا۔ ایک طرف دوسرے روپے کا اور دوسری طرف لٹا کر
 وچراست میں لیا۔ دوسرے دورہ ایک ٹکڑے کے روپے
 لایا گیا تھا جس نے اس کو متنبہ کرنے اور اس امر کی نسبت اپنا اظہار
 کرنے کے بعد کہ بیان جو وہ کر چاہتا تھا بلا حائل دلا کر لیا جا چکا اس کا اقبال
 جرم قلمبند کیا تھا جو مندر اس بیان کے ساتھ کہ وہ دیگر اشخاص کے
 ساتھ اس متوفی شخص کے قتل سے تعلق رکھتا تھا۔ وقت تحقیق
 اس اقبال جرم سے انحراف کیا گیا اور ملزم نے یہ کہا کہ اس نے وہ
 بیان ہرگز نہیں کیا تھا جس کا ذکر قتل کے بعد ہی پچائی ہو گا۔
 نیچا بیٹا اور دنیا بندھو وغیرہ نے کیا تھا۔
 اہل جوہری بات کی رائے پر مشفق تھے اور انہوں نے یہ اضافہ
 کیا تھا کہ اگر کو اس امر کا اظہار نہ ہوا تھا کہ ملزم کے اقبالات جرم
 صحیح تھے یا یہ کہ وہ بطور شہادت کے کوئی اہمیت رکھتے تھے۔
 ذیل علم اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ اس میں کوئی شک نہ تھا کہ یہ
 اقبالات جرم ثابت کئے گئے تھے اور کچھ تائید ہی موجود تھی اور
 یہ کہ اس کو یہ اطمینان ہوا تھا کہ ملزم مجرم تھا اور اس کے خلاف اس
 طور پر تجویز شہادت جرم صادر کی جانی چاہئے۔
 مقدمہ بنائے اس ایک امر موجود ہے جسکی نسبت یہ ظاہر نہیں ہوا کہ
 ذیل علم نے توہم کی تھی اور وہ یہ ہے کہ امر نالال یا سونے جگہ
 وہ مجسٹریٹ سپر وکنڈہ کے روبرو شہادت دے رہا تھا حسب
 ذیل بیان کیا تھا۔ "اس کو اپنی ملزم کو اس کے بعد احاطہ کے کسی
 دوسرے حصہ میں لایا گیا تھا اور بانٹالی لہو اس انکیا بالا دینا
 بندھو ہا کر موہند را لہو اس اور ایک یا دو دیگر اشخاص کے
 روبرو اس نے یہ بیان کیا تھا کہ اگر وہ شلج سے محفوظ رہا
 جائے تو وہ سب سان کرے یا مادہ تھا۔ دنیا بندھو وغیرہ
 نے اس سے یہ کہا تھا کہ اگر وہ ہر امر کا اکتفا نہ کرے تو وہ رہا
 کیا جا سکتا تھا۔ روپے کا اور دوسری طرف لٹا کر
 گواہ نے شہادت کے وقت شہادت دینے ہوئے سب ذیل کہا
 تھا "ہم میں سے کسی نے ہی ملزم سے یہ نہیں کہا تھا کہ اگر وہ حق کیا
 کرے تو وہ اس کو رہا کر دیں گے۔ میں نے مجسٹریٹ سپر وکنڈہ
 کے روبرو یہ نہیں کہا تھا کہ دنیا بندھو وغیرہ نے اس کے رہا کر دیا
 کہ اگر وہ ہر امر کا اظہار کرے تو وہ رہا کیا جائیگا۔ اس نے
 اس بیان کی تردید کی تھی جو اس نے مجسٹریٹ سپر وکنڈہ کے
 روبرو کیا تھا اس نے یہ بھی بیان کیا، بالکل اس کے الگ امر کہ
 بیان نہیں کیا تھا جو اس کے اظہار سے ظاہر ہونے لگے۔ لکچر
 چال میں اس استعلا کی طرف سے یہ ال کرنا چاہئے کہ اس
 نے مجسٹریٹ سپر وکنڈہ کے روبرو وہ ان نہیں کیا تھا جو اس
 اظہار سے ظاہر ہونا چاہئے۔ لکچر میں یہ امر قابل اظہار
 کہ بیان فروری میں کیا گیا تھا اور اس کے لیے پبل میں اس سے
 انحراف کیا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس اقبالی میں اس کا
 ڈال گیا ہو گا۔ ملزم کو اپنی نسبت سے دنیا بندھو ہر امر کا
 اس نے سب ذیل بیان کیا تھا "ہم نے ملزم سے یہ نہیں کہا تھا
 کہ اس کے خوف کرنا ضرور نہیں ہے اور یہ اس کو کوئی نقصان
 نہیں پہنچے گا۔ بیان مذکور ایریل میں تحقیقات کے وقت کیا گیا
 تھا۔ میں یہ فرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ شلج کے صفیہ نے بیان
 باسوکی شہادت میں درج ہے وہ صحیح ہے کہ ملزم یہ یہ جرم
 و بابت کیا تھا کہ آیا اگر وہ یہ بیان کرتے تو وہ تاج سے محفوظ
 رہ سکتا اور یہ کہ اسکو یہ اطمینان دلا گیا تھا کہ اگر وہ ہر امر کا اظہار
 کرے تو وہ رہا کیا جائیگا اور یہ لکچر تحقیق کی بنیاد پر ان میں سے
 کیا تھا۔
 سوال یہ ہے کہ کیا یہاں مذکور قبائل اقبال شہادت سے بہت زیادہ

حکے متعلق بیان کیا جاتا ہے طرم نے کچھ دن کی تلاش کے
بلانے کی تلاش کے مکالم پر چند ہمسایگان اسے بہت مہول
دو بیوں امرتہ لالہ اس کے جوابی بیانیہ تھا اور ہا دیو بسوں کے
جو مددگار نیابت تھا اور ایک شخص دنیا بند ہو سکر کے جس کے
اپنے آپ کو بطور ایک کاشتکار کے ظاہر کیا تھا لیکن وہاں ان خاص
میں سے ایک شخص معلوم ہوتا ہے جنہوں نے بعد کے واقعات میں
نمایاں حصہ لیا تھا اور اس نے اپنے آپ کو بطور ایک ٹہا کر کے
ظاہر کیا تھا۔ اس انخاص کے جمع ہونے کے بعد طرم جسکی نسبت یہ
شہوریتا کہ وہ کالی کمار اور ملا کے خلاف عداوت رکھتا تھا
مکالم میں طلب کیا گیا تھا۔ یہ اس شب کے بعد جبکہ کالی کمار
مازہ دار پر حملہ کیا گیا تھا علی الصبح کا واقعہ تھا اور شہادت یہ ہے
کہ وہ لاش کے پاس لایا گیا تھا یہ کہ اس پر لرزہ طاری ہو گیا اور
دہ زور ہو گیا تھا اور شکل بات کر سکتا تھا یا کہہ سکتا تھا
کیمرہ بعد جب اس سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ اس کے متعلق
اسکو کیا معلوم تھا تو یہ خیال کیا گیا ہے کہ اس نے یہ کہا تھا کہ وہ
کہہ نہ سکتا تھا۔ بالآخر اس نے اپنے آپ کو علیحدہ مقام پر
لیٹنے کی استدعا کی اور یہ کہا کہ اس کے بعد وہاں واقعات کو
بیان کریگا جن کا کہ اس کو علم تھا۔ اس پر وہ اسکو احاطہ کے
کسی دوسرے حصہ میں لیکے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ با نا ملی
بوسوں کا کیا بالا دنیا بندھوٹا کر موہندرا ما تہہ بسوں دلو
لسوس امرتہ لالہ با سوادہ شہید ایک یاد و ذکر انخاص کے
رو رو اس نے یہ اقبال کیا کہ وہ دیگر انخاص کے ساتھ جن کے
ام اس نے بلائے تھے متوفی کے قتل سے تعلق رکھتا تھا۔
اس اقبال میں کی نسبت ان گواہوں نے انہار دیا ہے جن
کی شہادت کا زیر ذیل علم جمع کیا ہے۔ طرم کو باشندگان موضع

ارکاس کے حالات کی تحقیقات کی مسرت نمایاں ہوئی
تو یہ خیال لڑا چاہیے کہ وہ جسٹس کے دھرم قانون تھا
انخاص دیو مسکتہ ہیں اور مددگار بیانیہ طرم کو یہ
یقین دلائے کہ اگر وہ ہر امر کا اکتفا دے گا۔ وہ وہ ایک
جائے کا اور اس یقین کی سادہ پروہ کوئی بیان کرے تو
بیان مد کو جسٹس حکام و دھرم و مدد ز قابل احوال تھا
ہے ایک مائل میان جو بعد میں کسی شخص کے روبرو
کریا گیا ہوا اس کے بعد اس سے انحراف کیا گیا ہوا قابل
ادوال شہادت ہو گا اگر اس کے کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ
اتر وارم کے دل پر پیدا ہوا تھا کلتی ساع ہو گیا تھا۔
استصواب و عداری ممانتہ شش رج بریدو یونہ ۲۲ اپریل ۱۹۱۱ء
منجاب طرم۔ بالواتولیا حیرین بوس۔
منجاب سر مارٹر آر۔ ڈی لیگل ریسر سر۔
پیشیتبٹس سینڈرسن۔ یہ استصواب و ذیل علم سن ۱۹۱۰ء
کے باب ۱۰ مقدمہ میں کیا گیا ہے جس میں کشینڈرا گولڈا پر
قتل و زور ساری کے الزامات عائد کیے گئے تھے اس میں
تاکہ یہی سہ کہ توئی کالی کمار اور ملا کسی حالت میں شریک ہو
سکتے تھے تو وہی رات کو ملا و اس کے بھوتے وقت راستہ میں
آگیا اما ملا و اتھا۔ کالی بابا۔ تاکہ طرم وغیرہ نے اس پر
ار دہ حملہ کیا کہ وہ مدد کے ایک جند سے گذر رہا تھا
اس کو سزا دی گئی۔ اس پر اسے آپ کو قریب ترین مکان
۱۹۱۱ء میں ملا و اس کے ساتھ ساتھ کالی کمار کی ملک تھا وہ
اس کے بعد ہی ہوئے۔ جو گیا۔
اس کے صراف تہذیب لہر۔ اکتا ۱۹۱۱ء میں ہجرتی تہ

لکھنؤ
۱۹۱۱ء
۱۹۱۱ء

ملکیت معظم
نام
نیش جندرا
(کاگنہ)

احکام شرعی ہے جو دفعہ ۲ قانون شہادت میں پائے جاتے ہیں جن میں حکوم ہے کہ اقبال شخص ملزم کو مقدمہ فوجداری میں اس وقت میں واقعہ متعلق نہیں ہے جبکہ وائبال عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ کسی شخص ذی منصب کی اس ترغیب یا دہلی یا وعدہ کے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے اراہے ملازم کہتا ہو اور عدالت کی رائے میں اس امر کے واسطے کافی ہو کہ شخص ملزم کو عقلاً اس خیال کے پیدا ہونے کی وجہ پائی جائے کہ اگر وہ ایسا اقبال کر گا تو اس مقدمہ میں جو اس پر ہر سر دست کچھ فائدہ حاصل ہو گا یا کسی بیج کی حراستی سے بچ جائیگا جسے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس سے ملزم کافی وجہ ہی جو اس کیلئے یہ خیال کرنے کیلئے مناسب معلوم ہوئی کہ اس کو مقدمہ میں کوئی فائدہ ہو چکا اور سوال جو میرے خیال میں کیندر مشکل معلوم ہوتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ آیا ترغیب ایسی ترغیب تھی جو کسی شخص ذی منصب کی جانب سے دی گئی تھی۔ ملزم کی جانب سے یا اس کیلئے یہ ظاہر کیا ہے کہ سبب انتشار کے دفعہ مذکور بالی نیابت اور مددکاری نیابت دونوں اشخاص ذی منصب تھے قانون شہادت ہند میں شخص ذی منصب کی کوئی تعریف درج نہیں کی ہے۔ الفاظ مذکور کی تفسیر گلستان میں کی گئی ہے میرا جو تعلق کیا گیا ہے حسب ذیل ہے کہ کیا اشخاص ذی منصب اس معاملہ میں دست اندازی کا اختیار تھا جس حد تک کہ ملزم کا تعلق ہے مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ اشخاص بالان میں سے چند اشخاص جس سے اس نے یہ سوال کیا تھا کہ آیا اگر وہ صحیح بیان کرے تو وہ تبلیغ سے محفوظ رہیگا اشخاص ذی منصب تھے لیکن ہماری جانب سے یہ قرار دیا جاتا جائز کرنے کیلئے کافی ہو گا کہ وہ اشخاص

ذی منصب تھے میرے خیال میں بالی نیابت یا مددکاری نیابت کی حیثیت اور اس حصہ کا لحاظ کرتے ہوئے جو وہ مل کے حالات کی تحقیقات کرنے میں لے رہے تھے مقدمہ ہذا کے واقعات کا بنیاد ملزم میں اپنے آپ کو مقدمہ ہذا کے واقعات تک محدود کرتا ہوں یہ قرار دینا چاہیے کہ ان کو اشخاص ذی منصب خیال کرنا چاہیے۔

اس کے بعد سوال یہ ہے کیا مقدمہ ہذا کے واقعات کی بنیاد پر ترغیب ان دو اشخاص میں سے دی گئی تھی جو اشخاص ذی منصب قرار دیے کسی کی جانب سے دی گئی تھی؟ میرے خیال میں ظاہر کرنے کیلئے کافی شہادت موجود نہیں ہے کہ ترغیب بالی نیابت اور مال باسو کی جانب سے دی گئی تھی لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ ایسی بالکل کافی شہادت موجود ہے جس کی بناء پر ہمارے لئے یہ قرار دینا جائز ہو سکے کہ ترغیب دینا بندھو وغیرہ کی جانب سے دی گئی تھی جن میں میری رائے میں جہادیلو اس مددکاری نیابت شامل ہو گا اسلئے میں یہ قرار دیتے کیلئے تیار ہوں کہ ترغیب مددکاری نیابت وغیرہ کی جانب سے دی گئی تھی اور یہ کہ مقدمہ ہذا کے حالات کے لحاظ سے مددکاری نیابت ایک شخص ذی منصب تھا اسلئے میرے خیال میں اقبال حرم جو ملزم کی جانب سے اس وقت کیا بیان کیا گیا ہے سبب اس کے یقین دلایا گیا تھا کہ وہ تبلیغ سے محفوظ رہیگا دفعہ ۲ قانون شہادت کے احکام کی بناء پر قابل افعال شہاد۔۔۔ تھا اگر یہ صحیح ہے تو وہ اصل وجہ باقی نہیں رہتی جس سے اس پر تعلیم جمع کے مقدمہ ہذا عدالت ہذا کے سبب دیا گیا تھا۔

یہ صحیح ہے کہ وہ اقبال جرم موجود ہے جو ملزم نے تحریر کیے کے روبرو دیا گیا تھا۔ وہ ایک مخدومہ اقبال جرم تھا اور وہ قابل افعال

دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری اسٹیکر یا گورٹ کے احکام کی عین
سے پیش کرتا ہوں۔ اس منصوبہ کا ایک فقرہ بالبعد میں ذیل ہے
اگرچہ مجھے خود اس امر کا اطمینان ہوا ہے کہ بروڈلہ ملزم نے
ہملک دار کیا تھا مین جو ری کی اس رائے کو قبول کر سکتا
ہوں کہ اس معاملہ کے متعلق شبہ ہے مین و لعل جج کا مشایہ
سمجھتا ہوں کہ اگرچہ وہ اس کو اس امر کا اطمینان ہوا تھا کہ
بروڈلہ صرب لگائی تھی اہل جو ری کو بظاہر اس معاملہ کی
نسبت شبہ تھا اور یہ کہ وہ یہ کہنے سے قاصر ہے کہ شبہ مذکور
اساں ہوتا ہے اس لئے وہ مقدمہ کے اس جزو کی ہست ہوئی
اسی رائے کو قبول کر سکتے ہیں اس کے بعد انہوں نے حسب ذیل
کہا تھا "لیکن جو ری نے یہ بی قرار دیا تھا کہ اس امر کا متنا
شبہ موجود تھا کہ ان دونوں جوان اشخاص نے کسی نیت مشترکہ
کی پیشرفت میں مل کیا تھا۔ مین اسکو خلاف شہادت خیال کرتا
ہوں۔ ہمارے خیال میں مسلمہ واقعات اس خیال کے بالکل
تناقص ہیں کہ ان دونوں جوان اشخاص میں سے کوئی ہی اپنے
ساتھی کی نیت سے ناواقف ہو سکتا تھا۔ اس کے بعد انہوں
اس نتیجہ کی وجہ بتلائی ہیں اور حسب ذیل بیان کیا ہے "میں
رائے یہ ہے کہ ملزم بروڈلہ صاف طور پر دفعہ ۳۰ مجموعہ تشریفات
ہند کے تحت مجرم ہے اور اہل جو ری کی رائے خلاف شہادت
ہے کیونکہ انہوں نے کسی شخص کو بھی ایک سنگس جرم کا مجرم
قرار دینے میں تامل کیا تھا۔"

سرکار کیجا سب لائق کونسل نے یہ بحث کی تھی کہ ملزمان اس
حالت کے جسکے موجب پروڈلہ ملزم اور مدار کے متعلق رائے
دی گئی تھی اور ملزمان اس امر کے کہ و لعل جج نے اس سے اختلاف
کیا تھا اور مقدمہ تحت دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری پر دیکھا

تھا عدالت ہذا شہادت کا حوالہ نہ کر سکتی تھی اور یہ قرار دے سکتی تھی
کہ پروڈلہ ملزم اور مدار کے متعلق کوئی نتیجہ نہ دیا تھا ایک مین
اس امر کہ اس منصوبہ کا لحاظ لےنا چاہئے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ مقدمہ کے اس جزو کے متعلق و لعل جج نے جو ری کی رائے
قبول کر لی تھی ایسی حالت میں میرے خیال میں ہر گز اس منصوبہ
کے اس سوال پر غور نہ کرنا چاہئے۔ میرے لئے اس امر کا فیصلہ
کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا اس منصوبہ پر مین تحت دفعہ
۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری اس امر کی تحقیقات کرنی چاہئے
کہ آیا ملزم بروڈلہ نے ہملک دار کیا تھا کیونکہ اس منصوبہ
کے الفاظ کا لحاظ کرتے ہوئے میری صاف طور پر یہ ہے کہ مین
ایسا نہ کرنا چاہئے جو ری نے یہ نتیجہ دیا ہے کہ اس امر کا شبہ موجود
تھا کہ آیا پروڈلہ ملزم نے ضرب لگائی تھی اور و لعل جج نے مقدمہ کے
اس جزو کو اس لئے جو ری کی رائے کو صاف طور پر قبول
کیا ہے۔ اسلئے میرے خیال میں عدالت ہذا کو اس امر پر غور
نہ کرنا چاہئے کہ مقدمہ کے اس جزو میں شامل ہے۔

میں اس مسئلہ پر مین جس امر کا فیصلہ کرنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ
ان و لعل جج اس نتیجہ پر پہنچنے میں حق بجانب تھے کہ مسلمہ واقعات
اس سوال کے بالکل تناقص تھے کہ ان دونوں جوان اشخاص میں
کوئی ہی اپنے ساتھی کی نیت سے واقف ہو سکتا تھا اور مین
مقدمہ کے اس جزو پر اس مرض پر کہ ان دونوں اشخاص میں سے
جو موجود ہے ایک نے ہملک دار کیا تھا اور اس جزو پر مین
نہ کرنا چاہئے کہ یہ ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ ان دونوں اشخاص میں
کسی شخص نے ہملک دار کیا تھا مقدمہ کے اس جزو کے متعلق
و لعل جج نے جو ری کو حسب ذیل ہدایت دی تھی "دفعہ ۳۰
مجموعہ تشریفات ہند کی رو سے جب چند اشخاص اپنی اس نیت کی

ملک عام
نام
ملزمان
دعا

آپاؤ ۲۲ مجریم جو غریب اور بے گھر ہو کر رہا ہے اور اس کی
 کہ اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو
 اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

ہا اور انہوں نے اس جرم کا ذکر کیا جس کا انہوں نے مروجہ
 مجرم یا ان کا نام لیا جس کی دفعہ ۳۲۲ مجریم کے تحت
 کیا گیا

کہ اگر کوئی شخص اس جرم کا ارتکاب کرے اور اس کی جائیداد
 اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اس کی جائیداد کی طرف توجہ نہ دے کر اس کی جائیداد کو

اسی طور پر اگر اس وقت جبکہ مٹھ بنوانا بصلہ تحریر کرے
تہ اُن کے روبرو یہ جز بہ شہادت موجود ہوتی تو یا حرا اگر
انطباق نہیں لگتی ہے کہ وہ اس پر بیچارہ بن کر تسلیم کرتے
جو انہوں نے اُسے کیا تھا یعنی اسلئے میں شہادت نہ دنا سخت
بلا و عین شہاد کے قبول کرے یہ راجح ہوں۔“

”بے شک اب یہی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ شناخت اصلیت نہ تھی
لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ یہ امر یقینی ہے کہ اکثر عدالتیں اب
اس حالات میں کم از کم ملزم کو شبہ کا فائدہ دینے کا فیصلہ
اسلئے نہیں کیے۔ پھر اس مقدمہ کی مثل اس استدعا
کے ساتھ روانہ کرتا ہوں کہ آپ مقدمہ ملک معظم بنام کا
عرف براتی عرف شہر قی کی مثل کا معائنہ کر کے اگر آپ کو
متفق ہیں تو اسکو واجب التعمیم ہائیکو رٹ میں بدینہ پیش
روانہ کریں گے کہ مزاح کالے عرف براتی کی نسبت
ہے نہ نہ کی جائے اور یہ کہ وہ فوراً آزاد کیا جائے۔“

فصل یہ درخواست شن راج میرٹھہ کی تہا سے پیش
کی گئی ہے جس میں مجھ سے ایک تجویز فوت جرم کو خواہ اس کے پیش
نے صادر کی تھی اور جس بگٹے کے مال کی تھی اس بنا پر
مسون کر نکلی استعدا کی گئی ہے کہ کچھ مواد جس کا ڈھنگ
محکمہ کے قواعد میں ملے ہوا تھا جرم کی عمر میت کے متعلق شبہ ہی
ہو ایک ایسا معاملہ نہیں ہے جس میں عینہ نگاری غور
کر سکتا ہوں، اگرین خود وہ حکم صادر کرنا جس کے رو سے مرنہ
خارج کیا گیا تھا تو میں اس کی تجویز ثانی نہ کر سکتا تھا اور
میں حالت ہا کے کسی دوسرے راج کے حکم کی تجویز ثانی نہیں
کرسکتا۔ اس معاملہ میں نگاری نہیں ہو سکتی۔

میں شیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس واپس کرتا ہوں تاکہ وہ

اگر یہ فرض کیا جائے کہ ڈاک کا مقدمہ زیر بحث نہیں تھا خاص
اعراض کا قبض اور وہ دیگر گواہوں کی شہادت متضاد کیاتہ
اور ساتھ ہی ساتھ ریفیج کے بیان کی تردید کی شہادت کے
ساتھ شکی اس وقت ایک ان تینوں مقدمات میں اضافہ
ہوئی تھی اس وقت زیر تفتیش تھا کہ اس کوئی شک نہیں ہو
کہ ان میں مقدمہ عدالت میں داخل کر کے قبل از بائیتا
کرئی اور یہ ماکل یعنی ہے کہ مقدمات چالان نہ کرتی۔

1940

ایک امر قانونی ہے لیکن حقیقی طور پر امر مذکور
میں ایک معاہدہ ہے۔ اس کے کوکھ پر پورا پورا اعتماد
کیونکہ ایک ایسا معاہدہ ہے۔ دلائل کے ساتھ
کیا ہے۔ جس شخص پر بائیاں دی گئی ہیں ان کے لئے

شخص کا نام عابدہ ہے اور یہ ہے وہ ہر دلالی، "از"
وہ دوسرے فریق کے نام سے ماوا ہے جس کا نام "از"
ہے اور اس کا نام "از" ہے عابدہ کے پاس رہا ہے
اور اس کے دلالی، یا غلام کے پاس رہا ہے۔ ہر دلالی
اور اس کے پاس رہا ہے اور اس کے پاس رہا ہے
کہ اس کے پاس رہا ہے اور اس کے پاس رہا ہے
کے پاس رہا ہے اور اس کے پاس رہا ہے۔

اسکے صاحبِ دل اعراض کیا یا نہیں اور اگر نہیں
تو اس میں کیا اثر و تدبیر کے انکسار ایک دوسرے کے لئے کیا ہو گا
جو صرف اپنے پیش سے غرضت کیا یا یہ اعراض ہیں یا اسباب اور وہ
اساططہ علیہ کئے گئے ہمارے میں حیرت کی اعراض کیا یا یہ سوا اس
میں کیا ہے ایسے متعلق کیا ہے اور اس کے خلاف کیا دلائل آتی
و مروری محض ربانی اطلاع کہ دلیہ سے قسم کی حاضری پر
جنگل کا یہ خیال کر لینے پر راجع ہے کہ ہمارے کہہ سکتے ہیں
محض کسی ربانی اطلاع کی کسی امرِ خجہ کوئی کار کوئی اثر
نہی جا سکتی ہے۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے اس کے بعد اس کے
اور تجربہ کے لحاظ سے کوئی شخص جو اس قسم کے محض ربانی تدبیرات
پیش کرے کسی تحریر کی عدم موجودگی میں بطور ایک بیانیہ کہہ
حیال کیا جائیگا مجھے اس امر کا اطمینان نہیں ہوتا ہے اس
بیان میں جو دلائل کی فہم واری قسم ہوئے ان کے متعلق کیا گیا ہے
اس نتیجے کے سوا کہ قطع نظر روح کے معمولی اصول قانونی کے

مجلس

بائیکارٹ الہ آباد
مرافعہ تالی دیوانی
میر تقی محمد ۱۳۹۹ بابہ ۱۹۲۲ فی فیصلہ ۱۹۲۲
باجلاس بیجٹرس اسٹولٹ و بیجٹرس گولڈ تیراد
ام نارا اثر - مدعی علیہ بنام سوخی - مدعیہ ویکس دیگ
مرافعہ مدعی علیہ ۱ - مرافعہ علیہ ۲

15

تہا کہ جب ہندو کہہ دے کہ پچھلے شہادت پر اندھا لایا گیا تھا۔ دوسری قابل پذیرائی نہ تھا۔

مجھے اس راستے سے کلیتہاً اتفاق ہے مگر ڈیڑھ لاکھ روپے قلم کی ہے۔

دوسری صاف طور پر سابقہ مقدمہ کو اس بنا پر مکرر اٹھا کر سبکی ایک کوشش ہے کہ ڈگری شہادت کے انداز کے دیکھتے ہیں اصل کی گئی تھی۔ ہمیں فریب کی نسبت واصل قبل ازین فیصلہ کیا گیا ہے کہ میری یہ اس ہے کہ بیانات میں جو بعض دعویٰ کی بنا پر دوسری قابل پذیرائی نہیں ہے۔

مستندہ مندرجہ خارج کیا جاتا ہے۔

مرافعہ خارج کیا گیا۔
ہائیکورٹ کلکتہ
مرافعہ اولی دیوانی

مہر خاں ۱۴۱۲ء بمطابق ۱۹۲۲ء بمطابق ۱۹۲۲ء
بلاشبہ جسٹس سر سویش مکرجی ناٹک ڈسٹرکٹ جج

راجا جی تہہ منظر تھی ویکٹری گورنمنٹ کالنی پرائیویٹ جج ڈگریڈ
پروفان ڈگری۔ مرافعہ۔
مرافعہ علیہ۔

کالونی میعاد سماعت ایکٹ واپس منظر ۱۹۲۲ء بمطابق ۱۹۲۲ء
۱۸۲۲ء ڈگری کی تعمیل۔ ہدایت کہ فیصلہ کی خاص طریقہ سے کیا جائے۔

مرافعہ امانت پر مبنی ہے۔ اس میعاد کا اخراج جو سابقہ
دعویٰ کی تہہ منظر تھی ویکٹری گورنمنٹ کالنی پرائیویٹ جج ڈگریڈ
دعویٰ سماعت کے۔

ایک بار دہرے تعمیل کی ایک دفعہ کوئی جج پڑھ کر
جج نے حکم کی تعمیل ایک خاص طریقہ کی بنا پر کیا ہے۔

ڈگریڈ کے ادا کرنا کوئی مزید کاروائی نہیں کی اور
حصہ کے قلم کی ایک جج پر دوسرے جج کی صریح

عدالت میں نے دوسری حکم صادر کیا جو ڈگریڈ جج نے مسالہ
دوسرے استیصال کے اختتام ڈگریڈ کے ڈگریڈ جج کے جج

ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

تھی۔ جو ہائیکورٹ میں تھی کہ کیا تھا جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں
ہاں کیا سکھ اس کاروان جج کی گئی تھی ایک دفعہ میں

رام نارائین
بنام
سودی
(الہ آباد)

مراعاتیہ اس بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اس بارے میں جس کی
اس سے دینی سند یا کسی پتہ کا اندازہ نہ ہو سکے گا اس کی حق حاصل نہیں
ہے۔ دعویٰ غلط ہے۔ یہی پتہ تھا اور خارج دیا جائیگا تھا۔ اس لئے
ہم مراد منظرہ دیکھنا چاہتے تھے تاکہ اگر باوجود اسوج اور ریمب کا
دعویٰ سبکل، اللہ تعالیٰ کے حربہ کے خارج کر لیں۔ مرنہ نظر کیا گیا۔

چھبیس کورٹ لوکس برہما

مراعاتی دیوانی

نمبر قریب ۱۲۰۰ بانہ ۱۹۲۲ء منفعہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۲ء

ماندلا س۔ مسٹر جسٹس برٹ

ارندو۔ مدعی۔ مرنہ۔ بنام مدعی۔ اے۔ اے۔ ایل۔

یہاں مدعی۔ مدعی علیہ۔ مراعاتیہ

مجموعہ صاف دیوانی ایکٹوں بابت مراد و مدعہ ۱۱۔ فریب۔
ڈگری چھوٹ گئی ہو۔ انصاف شدہ۔

مدعی نے ایک ڈگری کا حق لئے اس کے خلاف صاف دیوانی

اس میں اس لئے کہ وہ دیر سے وہاں کا رہنے والا تھا

کہ مدعی علیہ کی حسابات سے حسابات کا ایک خرچہ کیا گیا تھا

جس کے وجہ سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ دولت کو وہ دیر کیا تھا

مدعی علیہ نے ایسے حسابات کے وجود سے انکار کیا تھا یہ تجویز

کی گئی تھی کہ ساتھ ساتھ اس میں حسابات کے صحیح یا جھوٹے ہو کی

تائید کی گئی تھی۔

قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ کی دست دراصل اس لئے تھی

کیا تھا اور دعویٰ قابل دیر دیا تھا

قادر دیوانہ دار چاہے ہی مایہ دلائی نہ ہو مدعی

۱۲۰۰ کی تعلیم کی گئی

مراعاتی برادری ڈگری مندرجہ ڈویژن کورٹ میں

دیوانی برہما بانہ ۱۹۲۲ء

منجانب۔ ارفع۔ برٹ کر لیں۔ مانکر۔

منجانب مراد علیہ۔ طرہ ۱۱۔ ایل۔ پین

فیصلہ۔ مدعی نے ماتر کیا، اس لئے اس کی گئی تھی

لئے سب ڈویژن کو یہ تھا کہ ہمارا سا یہ ماتر کیا

تھی کہ وہ فریب سے حاصل کی گئی

میں مدعی علیہ کی مدعی۔ اس سے اس کے ساتھ

کو نفی کرنے کے ذریعہ سے کیا گیا تھا جس کی مدعی مدعی علیہ

اور مدعی سب طور پر اپنا دعویٰ پیش کرنے سے باز رہا تھا اور

کو وہ دیر کیا گیا تھا اور وہی مناسب بنایا دیر مقدمہ کیے بغیر

خاص کر تھی۔ عدالت نے ابتدائی لئے یہ قرار دیا کہ مدعی علیہ

تھا کہ ماتر کے واقعات سے معلوم ہو کہ کوئی فریب نہیں بیان کیا گیا

تھا اور یہ کہ ماتر میں ایسا مدعی کو کرنا تھا کہ کرنا تھا کہ

جس کے متعلق قبل اس کے ایک قطعی فیصلہ کیا گیا تھا، الفاظ دیگر

یہ کہ ماتر کی شے متاثر دیا گیا اور فیصلہ شدہ تھی۔

بطریقہ ارفع ڈویژن کو یہ لئے ایک عالمہ اور فیصلہ

میں یہ بتایا تھا کہ سابقہ ماتر میں حسابات کی مدعی کے متعلق

جس کی نسبت ہر فریق نے قیادت پیش کی تھی اور عدالت نے فیصلہ

صادر کیا تھا مدعی کو حسابات پیش کرنے کا پورا موقع دیا گیا تھا حسابات

کے صحیح یا جھوٹے ہونے کے متعلق تصدیق کیا گیا تھا اور مدعی کو اپنا

کہنے کی اجازت نہیں گئی تھی کہ وہ چند حسابات پر استدلال

کرنا ہے جن کا مدعی مدعی علیہ نے تسلیم نہیں کیا ہے اور یہ کہ اس لئے

سابقہ ڈگری فریب سے حاصل نہیں کی گئی تھی۔

اس کے علاوہ اس کے مقدمہ قرار دینا انہما

کے پورا ہی مانکر کی تعلیم کے ذریعہ ڈویژن جج نے یہ قرار دیا

[illegible]

اور اسی مدعوہ دن رقم کی جو اس طرح سے وصول و ترخیص
کے ساتھ ادا کی گئی تھیں اور سود کی داری کے معلق ہی اور بیک
دعویٰ کلہر کا حکم مورخہ ۲۸ سے منسلک تھا موضع دسلا میں ۲
جون منسلک کردار طاع نالت کے یاخ دن قبل وصول ہو بیان
کیا گیا تھا جہاں رقم سرائیل منسلک کو وصول کی گئی تھی۔ پس
مالش کی وجہ سے صحیح طور پر تفریق مندرجہ خانہ میسران کا
میسا و سماعت مدہ کے تحت آتی ہے (یعنی ناکس جو بنام سکور
واسطے باقیات اس دویہ کے جو بدیعہ عدرواری واسطے البعد
دعویٰ حکام مال کی باقیات یا لگزارہ یا ایسے مطالبہ کے
ادا کیا گیا ہو خوش باقیات سلور وصول ہو۔ گنا ہو) شہر جرت
یہ ہے کہ آیا یہ امر کہ مطالبہ کی ادائیگی کے لئے (عینا کار
بیان کیا گیا تھا) مدعی کی فصل ضبط کی گئی تھی نہ ۲۹ دج
قانون میسا و سماعت کی بنا پر دفعہ ۸۵ ایکٹ ۲۸ منسلک
کو معلق کر لئے اور اس طور پر میسا و سماعت میں کمی کر کے جس
موثر ہے اس امر سے کہ بیان نے انہی عرائص دعویٰ میں اپنی
فصل کی قری کا ذکر بھی نہیں کیا تھا صاف طور پر یہ ثابت
ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس سے متفرق نہیں خیال کرتے تھے (نکا
بیان یہ نہیں ہے کہ ان سے محصول آپ کی وصولیابی انرون
احتیاء رہی لیکن بے ضابطہ ہی۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ بالاجری
از احتیاء تھی کیونکہ وہ محصول کی ادائیگی کے لئے دوسرے
تھے کیونکہ وہ پالی کی نسبت ایک نہایت قدیم جملہ تھے کہ
ان کا رد انیا تھیں جو مالگزارہ کی وصولیابی کے لئے
مخرقا قانون کے تحت کی گئی ہوں لیکن جو بنزلہ احتیاء سماعت
ایک ناجائز یا بے ضابطہ استعمال کے جملہ جس سے ہر فرق کو
مضر پہنچا ہو اور ان کا رد انیا تھیں اس پر
جستے

خلافت و کی گئی ہوں سامعی نہ جو بیانیہ وہ نہ کیا تھا نہ ان
ہیں ایک اجلاس کامل نے مقدمہ و ایک اجلاس کا دورہ
یہی دہرہ اختیار کیا تھا اور اس کے موراد کو قضا کا دورہ
یا ترمیم کر دیا (۳) اس نامہ مذکورہ پر اسری سے دارال
دولت برائے ان کی ریت ہی بنام ریلوی نے لکھا (۱۸۷۴) اور اس
نکویہ در اکو سام نہایت دیر (۱۸۷۵) میں قائم کیا گیا
مقدمہ صاحب دولہ رستم بنام ہمدانی کرنا سترہ
میں جس کا سارٹوینٹ جج نے حوالہ دیا تھا اور مندرجہ سوریا کرنا
راہ نام صاحب و رستم ہمدانی میں مدعا اور اثر ہے
اور اس پر بحث نہیں کی گئی تھی۔
نفاذات راہولون کا لاری ہی نام صاحب و رستم
راہولانگہ انام صاحب و رستم (۱۸۷۹) صاحب و رستم
رستم رستم و نگہا نا پٹھ (۱۸۷۹) میں نہیں نا کسان (۱۸۷۹)
کی وصولیابی کے لئے نہیں جو باہر کے طور پر لکھا جاتا ہے ان
تھا ایک سالہ میسا و سماعت تحت مدہ ان میں تین تری کی گئی تھی
اور وصول مندرجہ مقدمہ رستم سا ایک نامہ مذکورہ (۱۸۷۹)
کے بعد جب وصول ایکٹ ۲۸ بابت منسلک لکھا اعلان آ رہی
کے مقدمات سے محدود کیا گیا تھا جس سے دفعہ مذکورہ صاحب
جو کئی ہو دینے ان خاص نامہ محدود کیا گیا تھا جہاں صاحب
پانے صاحب کار روایات سے مندرجہ مقدمہ رستم کی جو
مبادیہ منسلک لکھا وصولیابی مالگزارہ کی گئی تھی اور
ذرا بڑا ٹوینٹ جج کی یہ رائے رہتا ہے کہ وہ ان کا رد
ان کا رد انیا تھیں جو مالگزارہ کی وصولیابی کے لئے
مخرقا قانون کے تحت کی گئی ہوں لیکن جو بنزلہ احتیاء سماعت
ایک ناجائز یا بے ضابطہ استعمال کے جملہ جس سے ہر فرق کو
مضر پہنچا ہو اور ان کا رد انیا تھیں اس پر
جستے

دارالمنزلہ میں لکھا گیا تھا (۱۸۷۹) میں اس کا رد انیا تھیں جو مالگزارہ کی وصولیابی کے لئے
مخرقا قانون کے تحت کی گئی ہوں لیکن جو بنزلہ احتیاء سماعت
ایک ناجائز یا بے ضابطہ استعمال کے جملہ جس سے ہر فرق کو
مضر پہنچا ہو اور ان کا رد انیا تھیں اس پر
جستے

نظا ايمند

بنام
مکملہ جہان
(مدرسہ)

[illegible]

میں نے اپنے اس وقت کے استاد اور ایک عالم الفیہ اور استادِ اخلاق
 سے اس مسئلہ کا ایک رسالہ تمام الفیہ اور اساتذہ اہل
 دین کی حالت پر ایسا ارسال فرمایا۔ اللہ اعلم
 کہ مولیٰ تعالیٰ اس کے حق میں کیا فرما دے گا۔
 ہاتھ کا پانی حیدر مہینوں تک نہ ٹھہرا۔ اور جب کہ اس کا کھانا
 حقیقی تھا۔ کہ اس پر حال کو کیا ایسے کس کا فائدہ نصیب کے
 ساتھ تو بابر بھی دیکھ کر صاحبِ ہاں کا شک تو ہو گیا اور اس
 سے مل کر رہنے لگے۔

مراۃ ثانی ہندوؤں کی مصلحتوں کے لئے لکھی گئی ہے۔
 اس میں ۱۹۱۷ء میں تصویب ہوئی تھی۔
 ضلع کرناٹک میں ۱۹۱۷ء میں
 سب سے پہلے لکھی گئی تھی۔
 سب سے پہلے لکھی گئی تھی۔
 فیصلہ۔ عدالت کی تادیب کی بنا پر مراۃ ثانی کے لئے
 لکھی گئی تھی۔

14-00000

۴۲۳

۱. در این کتاب که در این کتاب است
 ۲. در این کتاب که در این کتاب است
 ۳. در این کتاب که در این کتاب است
 ۴. در این کتاب که در این کتاب است
 ۵. در این کتاب که در این کتاب است
 ۶. در این کتاب که در این کتاب است
 ۷. در این کتاب که در این کتاب است
 ۸. در این کتاب که در این کتاب است
 ۹. در این کتاب که در این کتاب است
 ۱۰. در این کتاب که در این کتاب است

۱۰۱۰
 ۱۰۲۰
 ۱۰۳۰
 ۱۰۴۰
 ۱۰۵۰

[illegible]

جھسکے تانے و عنکبوت کے دروس مایہ ناز کے کافی ہوئے اور انہیں بہت
 بے سارے کوئی عجیب و غریب کھانا مس کر دے اور الگ کر کے اپنے خاتم
 کے کندھوں پر قصہ کہہ دے گا عار کیا گیا تھا۔ ان کے تہذیب کی تضحیک
 کی حاجت سے یہ جل گیا گیا تھا۔ اکیس سالوں میں جو بڑے بے گناہ
 یہ اس کے ملاحقہ کے لئے رنج و گماں کی تھی تھی جس نے ان کو
 جو بڑے تانے کے راجہ کی تہذیب سے پہچان کر لیا۔
 تہذیب کے راجہ کے راجہ کی تہذیب سے پہچان کر لیا۔

[illegible][illegible]

قبعہ کی نسبت یا قرین کی اہم کی ایک شخص آنا سے اس ہمارے
معاہدہ کی یاد آئی اس کی ملک تھی اور وہ رہا اس کی
نسبت کو فی حقیقت جانا پہنچی یہ سہمی دگری کیا کیا تھا۔
اس کے بعد اس کے ایک بچے کے بعد وہ دانش لاء کا
کے لئے رجوع کی تھی برآمد دانش سماجی علیہ تھا کہ وہ بچہ
اکیس ترقی تھا اس میں نے حقیت کا وہی عدیش کیا تھا۔
قرار دیا گیا کہ سلفہ دانش میں بہن نے جبارا کے ساتھ تھا
کی حیثیت سے دانش کی تھی اور دانش مسجد میں سرکاری
دراصل بہن کے ذریعہ سے دعویٰ کیا تھا اور دعویٰ علیہ نسبت
کی نسبت وہی عدیش یہ کر سکتا تھا اس کا سابقہ
دانش میں بقعہ کیا گیا تھا۔

مراغتہا فی ہمار فی فیصلہ مسدودہ و مسٹر کج سارہ برفہ
نمبر ۲۰۸ پانچہ ۱۹۲۲ء۔
منجانب مرفع مسٹر بی تنگینے۔

[illegible][illegible]

(۱) این تاریخ که در کتب قدیم آمده است - ۹۷۰ هـ - (۲) این تاریخ که در کتب قدیم آمده است - ۹۷۰ هـ -

سے لے کر انتظامیہ کے ذریعہ کا کیا گیا ہو۔ حالانکہ کال
سے لے کر انتظامیہ کے ذریعہ کا کیا گیا ہو۔ حالانکہ کال
سے لے کر انتظامیہ کے ذریعہ کا کیا گیا ہو۔ حالانکہ کال
سے لے کر انتظامیہ کے ذریعہ کا کیا گیا ہو۔ حالانکہ کال

حکومت کوئی مالک کوئی انتقال کرے تو حسب ذیل افاقوں
مراعات اگر اس امر میں ہے جو اس سے بارہ سال یا
کامیابی ہو سکتے ہوں تو یہ اور جو کامیابی کر لیں
ہو جائے ہیں اور وہ ایک اس امر میں ملکیت پر جائے
حکومت کوئی مالک اس امر میں ایک زمین انتظامیہ کے
اور اس کے ذریعہ مالک زمین سے کہیں تو سستی کارروائی
میں ہوتی ہو کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔

اگر سستی اپنے مالک کے ساتھ جائے ہو تو کہیں زمین کا
قصہ کا سستی حال کرے تو حسب ذیل قانون مراعات
اگر اس امر میں مالک اپنے سے بقایا لے لگان کی نش
رجوع کی جا سکتی ہے۔

مراعات ثانی بنارہی دیگر مصدروں اور تین ڈسٹرکٹ جج درجہ
اول علیحدہ صورت میں ہر جوائی ۱۹۲۱ء۔
مخالف مراعات۔ سٹر پن لال۔

فیصلہ۔ یہ مراعات و متعلقہ نشانات سے پیدا ہوتے ہیں
جو ان ہی فرقہ میں سے ماہرین سے کی گئی تھیں۔ پہلی نشست میں
مراعات ثانی نمبر ۱۱ ہائے سلاسلہ پیش کیا گیا ہے تحت دفعات
۳۴ و ۳۵ قانون مزاد عان اگر ہ بقایا لے لگان کی جائے تھی
وہ سستی نشانات میں مراعات ثانی نمبر ۳۴ ہائے سلاسلہ پیش
کیا گیا ہے ایک نشانات باقی جو مدعی علیہم کی سید علی کے لئے
رجوع کی گئی تھی۔

مدعی علیہم تین حصہ داران سرکاریہ کا لوانا درودہ کی تھے
معدوم کے نزدیک اس میں۔ ایک خریدار زمین کی گئی تھی۔ وہ
دارائی کی جائیداد ایک زمین انتظامیہ کے ذریعہ جو سستی
مالکوں نے وہی سگندہ اور تہا کر کے تھے اس کا تہا تھا مالک
زمین کی ایک خریدار تھی زمین کو زمین زبوجہ وہ ہے۔ زمین مذکور
کے تحت رابطوں کے حق میں ان کی ارہمی سے اور خود کا
کی جائیداد سستی مالکیت سے پیدا ہوتے تھے۔ جب انہوں نے
مدعی علیہم کے حق میں بیجا سگندہ کیا تھا مالک نے اسی زمین
سستی مالکیت میں ملک کی تھیں اور مدعی علیہم کو قبضہ کا تہا کر
جو انہوں نے فرقہ میں کے ماہرین امر قضاہ سے یہ کہہ دیا مدعی علیہم
بطور سامیوں کے یا بطور خود کا قضاہ کے ان امر قضاہ کے
کے۔ ایک مالک جس کے وجود وہ۔ زمین موقوف تھے سابق میں سرکاری
نے اس بنیاد رجوع کی تھی کہ مدعی علیہم کی جانب سے ان قطع
کی کاشت سستی مالکیت سے یہ فعلی کے تھی۔ مالک اس سستی
کی گئی تھی کہ مدعی علیہم لہجہ دار سے منافع وصول کر کے قضاہ
اور در قوم لگان لہجہ دار کی جانب سے کہ ان کے صدر داران کے

کے جانب سے وصول کی جاتی تھیں۔ ان دفعات پر سستی
رہے میں وہ التماس تحت سے صحیح طور پر یہ قرار دیا ہے کہ مدعی
علیہم بطور خود کاشت کے اس فعلی کی کاشت نہ کرتے تھے۔
چونکہ مدعی علیہم کسی حصہ کا مالک نہ تھے نہ کہ تھے یہ سستی
تھے ان کا قبضہ کس طرح بطور خود کاشت کے خیال کیا جا سکتا
تھی جو کاشت صرف ایسے مالک کی جانب سے ہو سکتا ہے جو
قابض ہو اور ان اشخاص کا قبضہ جن سے مدعی علیہم نے قطع
حاصل کئے تھے صاف طور پر سامیوں سستی مالکیت کا قبضہ
تھا۔ جب کوئی مالک کوئی انتقال کرے تو حسب دفعہ ۱۱ قانون

کتاب سگندہ
نام
سستی مالک
دارائی

۲۸

۱۔ لالہ لکھنؤ کی جانب سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اقتدار (۱۸۵۷ء) میں
 میں بلکہ ۱۸۵۷ء میں چاہئے۔ ثانیاً یہ کہا گیا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں
 ان مختلف قوم کی مانتہ جو ۱۸۵۷ء کو قیام پانچواں اور گیارہویں کی
 حصہ لکھنؤ میں تھے ہیں اور ثانیاً یہ بیان کیا گیا ہے کہ سب
 لیے، بلکہ ۱۸۵۷ء میں چاہئے۔ ثانیاً یہ کہا گیا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں
 کو راجا اور راجہ، بالآخر اختیار کیا، مگر ۱۸۵۷ء میں لکھنؤ
 ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں لکھنؤ میں لکھنؤ
 کا اختیار نہیں ہے جو عدالت ہذا کے صوبہ بھری میں راجہ کی
 نتیجتاً جو طریقہ کے مابین قائم کی گئی تھیں وہ ہیں۔
 لکھنؤ میں نالاش ہمارے چھپاؤ کے لیے (۱۸۵۷ء) اور (۱۸۵۷ء)
 حاکم کی باوجود نہ ملتی ہے۔
 دن کیا جو ۱۸۵۷ء میں مدنی اور مدنی کے لیے کوئی
 معاہدہ ہوا تھا کہ مدنی حکم کو لا کر لکھنؤ میں لکھنؤ میں
 ہے کہ ہمارے کام شروع کیا گیا تھا، مگر ۱۸۵۷ء میں شروع
 سے، لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں
 نتیجاً ۱۸۵۷ء میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں
 دن کیا چھپاؤ کے لیے اور مدنی کے لیے اسی قسم کا معاہدہ
 ہوا تھا۔
 ۱۸۵۷ء میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں
 لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں
 ۱۸۵۷ء میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں
 مدنی کو کس قدر رقم لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ میں
 مدنی کا جب سے مسٹر ایمر علی نے حسب ذیل نتیجہ
 پیش کیا ہے۔
 دن کیا مدنی حسابات اور ہمد گاہ کے بل پیش کرنے سے قانع
 رہا تھا جس طرح کہ چھپاؤ کے فقرات سرور میں بیان کیا گیا تھا۔

ہے اریلی موریس
بنام
لائبریری
(کلکتہ)

وہ کس کے خلاف کارروائی کر لگایا اور یہ کہ چند امور میں کسی
کارروائی جو کسی ملاح کی جانب سے ماسٹر کے خلاف کی جائے
وہ سہولت بخشتی ہے۔ (ملاحظہ ہو مقدمہ ۱۰۰)
جو ڈائجسٹا بحری ۱۰ لکھ پریچر ٹیم میں جمع کئے گئے ہیں) مقدمہ
جیہا کیارک ۱۹ میں ماسٹر ایم اسکاٹ نے (جو لوہی میں لارڈ
اسٹوویل کے نام سے مشہور تھے) یہ قرار دیا تھا کہ
ملاحوں کی اجرت کی باتیں ماسٹر فوروارڈ تھا جہاز فوروارڈ تھا۔
اور مالک اور فوروارڈ تھا۔ ملاح اپنے انتخاب کا مستحق تھا اور شاید
بعض اوروں میں ماسٹر کے خلاف کارروائی کرنے میں کم تکلیف
واقع ہوتی تھی کیونکہ اس صورت میں جہاز کو کمانڈ تھا
ایک امریکہ کے مقدمہ نمید بنام بیون (۱۹۰۳) میں یہ کہا گیا ہے کہ
ملاح اپنی اجرت کی باتیں (تین اقسام کی کفالت رکھتے ہیں یعنی
جہاز مالک اور ماسٹر کی کفالت رکھتے ہیں۔ اور مقدمہ ۱۰۰
۱۳) میں بطور ایک مسلمہ قاعدہ کے اس قدر قید ہے کہ اس کی
ابتداء معلوم نہیں ہے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ملاح ماسٹر کے خلاف
ناشائے کر کے اپنی اجرت حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز ملاحظہ ہو
بیلی بنام گرینٹ (۱۸۹۵) (۱۸۹۵) حکم بنام مورٹن (۱۸۹۵) اور ماسٹر
بنام (۱۸۹۵) ان فیصلہ جات کا اصول یہ ہے کہ اگرچہ ملاح
بحری کی رو سے جہاز ملاح کے لئے اس کی اجرت کی باتیں جہاز
کفالت ہے اور اگرچہ جہاز مالک (ایک تختہ باقی رہے ملاح اپنی
اجرت کی باتیں بطور کفالت کے تختہ کی قیمت کا مستحق ہے ملاح
بھی اپنی مرضی سے ماسٹر یا مالک کے خلاف کارروائی کر لگایا
(۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵)
(۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵)
(۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵)
(۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵) ماسٹر بنام مورٹن (۱۸۹۵)

مستحق ہے۔ ایک قادیان مقدمہ میں کسی قادیان سے ماسٹر کے خلاف کارروائی
کیا گیا ہے کہ ملاح کے مابین ماسٹر بطور نمائندہ اپنے مالک
کے خیال کے لئے ہیں کسی جہاز کو ماسٹر ہو سکتا ہے مگر یہ کہ اگرچہ
تیار ہی بہترین ہو جو در حال کی ماسٹر ہو سکتا ہے یہ کہ اگرچہ
کہ حال کی جہاز کی ہر ترکیب اس میں ہے مگر یہ کہ اگرچہ ماسٹر ہو سکتا ہے
کہ اس کی مگرانی کے لئے کوئی دماغ موجود ہو اور اس کے کمرانی کی رفتار
کی مگرانی اور اس کے متعین پیچیدہ آلات کی انتظام کے لئے مہر مند
چیف اجینئر موجود ہوں اسکو ماسٹر کہہ سکتے ہیں والا یہ کہ اس کا
رہنما ہے اور اس کی اور خاموش رہتی ہے وہ نالی اس جسم
کے ہے جبکہ اس میں سے روح پرورد ہو سکتا ہے جو تینوں کس کار اور تینوں
بجز اس کے کہ شکاری کے ساتھ اسکو استعمال کیا جائے یہ کہ اگرچہ
نہیں بلکہ وہ شخص مگر ناک ہوتا ہے جو اسکو بچھوڑتا ہے اور اس
حال میں ملاح کو زمانہ قیدیم ہوتا ہے اور اسکو شخصی تعلق کا مسئلہ ہوتا
ہوای نہ اس وجہ سے کہ کون بھریہ کی سہولت ہے کہ
ملاح کو اس کی تہذیب دی جائے اور کئی بہت زیادہ جہاز
کی جائے اور ملاحوں کے سفلی ان امور کا قہر ہے
مسادی طور پر ملاحی کے ساتھ کیا ہے جو ملاحوں کی سہولت اور اس
امریکہ کے کون ملاح ہیں تو ان میں موضوعہ سے تعلق رکھتے ہیں
لفظ مذکور ان اشخاص تک محدود نہیں ہے جو فی الواقع جہاز رانی
میں شریک ہوئے کوئی شخص جو یا جہزی کے ساتھ جہاز میں رہتا
رکھتا ہو اور جو کام ملاحی کے ساتھ اسکو چلانے میں مدد کر رہے
ایک ملاح پہلے کہ وہ ایک سے دوسری اسی کے مابین تیار کر کے
لیکن مقدمہ موجودہ میں یہ بحث کی گئی ہے کہ مقدمہ موجودہ کے ہوا
ہوئے ہیں کہ تیار کر دینا غیر ممکن ہے کہ ملاح اپنے دھوی میں اس اجرت
اور مالک کو مثال کر سکتا ہے جو چیف اجینئر کو واجب ہے

کر سکتا ہے جو کل کے لئے کمرہ کے علاوہ تنخواہ کے علاوہ اور چاندی پر
مشکل نہیں اور دعویٰ کی جانب سے رجسٹر کر کے رو رو و
دفعۃً کہے اور رسالہ کو پڑھیں ہوئے پر قوم وہ ان میں اقسام
کے ملاحق کر دے جب الاد او ہوا دعویٰ کے دعویٰ سے منہا
کی جملہ سنگی اور ضرورت نامی وقت و دریا غرض اس کے لئے ہونا
مستطاب ہو گیا۔

حسد بیک حکم دیا گیا۔

طائر پلنگی

مرآتی عالمی و علمی

[illegible]

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

مجلس اسرار میں کہ آپ شہ کبر درویشوں کو کئی اسرار عیادت کے
 قی کر رہے تھے یہ سہ تھاکر جس کو یہ ظاہر تھا ہو کہ وہ سنا
 کسی سالار بیٹے کی راتہ ان تمام پر پہلار ہی طریقہ اس کی
 تفسیر کیا پوچھی کہ یہ کیا سنا تم اس کی پٹ پٹ چمکتے تانے کیا تھا
 کہ انی اسرار کی ہا میں قصہ و سرانستہ قالہ پوچھ کر کہ یہ کیا
 دریافت ہو میں کیا سنا کہ یہ کیا سنا کہ یہ کیا سنا کہ یہ کیا سنا
 ماخراٹ پر پہنچو ایسا کیجئے۔ ارٹا اسامی کو جو بیہوشیت ایک
 اسامی اتھارے کے اتھارے ہا ماخراٹ کرے اس واقعات کو سنا
 کہ ہا چاہیے اس کی ہا پر وہ وغیرہ حضور اللہ زری ہا چاہیے

کے قیاس کا اتنی بوجھ لیکن رمیہ و رکعہ صاحب سے ایک ہفتہ تیار
 کہہ کر ایک روز پڑھ کر پڑھتے ہیں۔ یہ قولیت کا اترا مانی و ہر ہر
 دل سے رائل ہو سکتے ہیں۔ اس کی توفیق نے حیثیت و رتبیہ
 کے قطعہ حاصل کر کے ارادہ و عیادت میں رہا تو تاہم کریم
 ارادہ کیا ہو اور اس میں سے تہمتیں حاصل کی ہوں۔ تو
 قرار دیا گیا کہ بعد کے حال کے لحاظ سے اس میں کیا
 یہ قولیت پر مستحکم کہ چاہے کسی ایسے قیاس کا رد پڑے
 ہے جو ایک طرف سے اس کی آواز کو دے کہ اس میں کیا

مرافقه شانی بنیادی فیصلہ محدود و بی حد الیہ علم الہیات تعلیم
وہا کثرت سبب صحیح و درجہ اول بہ احتمال اعتقاد اتہ مرید قائم
برانہ نمبر ۱۱۲ باب ۱۵۱۵

منجانب مرغان - بشری - این - ہمارے معیت شکر - چھٹا -
منجانب مراد علیہا بشری - ہی - کو - ہی - مراد علیہا
ایس - اور - لال - رشید - و - دوس -

قبضہ کیا۔ یہ بیان نے نالشرہا راہبہا متاں نہ دھڑھکی ہوئی
کے قصہ و معاملات اور کچھ ہر جہ کی بازیافت کے لئے رجوع کی تھی۔
عدالت ابتدائی نے دعوی اس نہاں خارج کیا تھا کہ وہ اندراج

جو تو میریساتا، میں نے سلطان کے دربار میں میری دعا کی کہ اس کی حالت میں سے ڈھل
کر آئے تھے اور اس کی کا قبضہ دینے کے منقول کیا گیا تھا فرمایا ہے اور
میری دعا یہ کہ سلام کیا گیا تھا اور یہ کہ قطع نظر قبولیت کے دعا

علیہ السلام و اہل بیت پر جو سخت و فحشہ محسوسہ گزری اس اضنی
تبویز کیلئے تھے اس قیاس کے مستحق تھے کہ وہ اسامیان اتر کر
یہ فیصلہ مرقعین شوح کیا گیا خاکید کہ ذیل میں چھٹی رائے

یہ تھی کہ مدعی علیہم کی یہ بحث کہ سزاوارہ کی قرابت درجہ اول
فریب سے حاصل کی تھی سبھا ورتا ہے اور یہ ہے ثابت نہیں کی گئی

1951

۱۹۲۵

مفتی اعظم ہند خلیفۃ المسیحؒ میں کہیں سورہ کی تہات قبول

کتابوں اور یہ قرائتیں ان کو ایسا لگا کہ وہ اپنے ہر ایک کتاب کا
تلاش کا ارتقاع نمبر میں کیا گیا ہے۔
نتیجہ ہر ایک متعلق جو دنیا کی تاریخ کے ہر سترہویں صدی کے
تہذیب و تہذیب جو میر سترہویں صدی کے ہر اشاعت میں ہے۔
مستمر میر سترہویں صدی کے ہر متعلق جس وقت کہ دنیا کی تاریخ کا
متعلق ہے ہر باب نفی میں ہے۔

اب سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ جسے مدعی کو کیا حادہ ہوگی اور کیا
مدعی صاف طور پر یا سنی اور فساد اور کاک اور کھوکھ اور کس کا
مستحق ہے جس حد تک اس کا چھینا زمین بھری اور کھوکھ اور کاک کے
اور اجاڑ کا تعلق ہے مدعی اپنے مدعی ہر والا کو مثال کر لیا
مستحق ہے۔ ان ادائیگات کے تعلق جو کچھ کہہ کر کے ملاحظہ
تتمہ کے ملاحظہ اور چہاڑ والی کو گائی تقاریر سے رو بہ روچہ
رہا یہ پیش کی گئی ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی مادی
کی گئی تھی جس حد تک کہ مدعی کا تعلق ہے کل کے کمرہ کے ملاحظہ
تتمہ کے ملاحظہ اور چہاڑ والی کی نسبت کہ اگر وہ وہاں ان
نظارہ کی بنا پر چین کا یہ اسنے فرمایا ہے صاف ظاہر ہے اور
اگرچہ اس شہادت کی بنا پر جو میر سے رو بہ روچہ ہے
اس سدر کا اطمینان ہے کہ تقریباً اس کے ملاحظہ کو اس حد
یعنی کل کے کمرہ کے ملاحظہ کے ملاحظہ اور چہاڑ والی کے حد کو
مبلغ لاء ادا کئے گئے ہیں مدعی کی کامل حفاظت کی غرض سے
میں حسب دلیل حکم صادر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہ مدعی کہ غرض
اس کے مدعی کی کامل زمین اور فوجی بستر نمبر کا ہوا تھا یہ
صادر کیا جاسے۔ اس فیصلہ میں آج کی تاریخ سے تعلق کو
(۶) فیصدی سود وچ ہوگا لیکن مدعی علیہ جسٹس کے ۱۹۰۳
رستہ سدر جو عرضی مدعی کی مانتہ ان اثبات کی اس سدر

مدح علیہ السلام سے ماوا قضا سے پیدا ہو سکتا تھا اور اس کی وجہ سے
 ایسا واقعہ وقوع میں نہ آیا جس کی بنا پر یہ قیاس کیا جاسکتا کہ
 صلیب پر دو خط کرنا محض اتفاقی تھا جو قدیم بشر الطریقہ قضا پر
 رہنے پر قضا الہی کی ساری کالعدم تصور کیا جاسکتا تھا۔
 یسہم یہ خیال کرتے ہیں کہ سب صحیح و جہاں کا ضعیف
 تھا اور یہ کہ اس لئے امر ضروری نہ ہو چاہا ہے۔
 مراہم خارج کیا گیا۔

ہائیکورٹ لاہور

مراقبتی دیوانی

کیرفہ ۲۳ باب ۱۹۲۰ء منسلک و ۱۹۲۳ء

باجلاس سترادی لال باغیچہ حسن و حسن سڈن

الہام سورۃ و غیرہ۔

بارہ ماہ - مرزا علی -
 مدعی علیہا میرافند علیہا -

• رواجِ تہنیتی کا جائز نہ ہونا۔ یہ وہ قسمی بیٹے کے حق میں کیا گیا ہو۔

ویاس

حکومت و تار و پود کی شخص کے حقیقی تخیل کے ساتھ ساتھ مل گیا ہو

جیالہ آباد، ایک قیدی رہتا ہے اور وہ مولیٰ اور عرواس کو چاہتا ہے

کہ ایسا تعینت کی بنا پر چھوڑ دینی کا کام تھا، یہاں پر علامہ کو دشاہری

سجارت اور گریڈیشن کے حالات پر مکرر فی ایچ پی آر مقدس میں

فصل کہ گویا چاہیے کہ آیا تہنیت ہم یا ہمہ ما الوصیت کر لیا گئے

۱۰۔ اوجھ بکرا سنی یا ایسا بطور دایا ہی بیچے کہ وہ ہوب لم با

وچوب کہ تا کو حیات کا درخت اس حق کو ظاہر کرے ہے

[illegible]

یہ ناظران صورتوں میں ملتی ہیں جو کسی سنیہ قسمی اور سنیہ لہجے کی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مرآة خانی بنیاد (۱) ذکر می نمودند و در وسط طبع آمدند و بعد از آن

۶۰ فی خلد از مشهورترین و مهم‌ترین معانی بسیار و درینست جمع است

روز ۳۱ دایچ ۱۹۱۳ ع -

[illegible]

نہا۔ ہر وقت شہسوار اینار۔ بی۔

[illegible]

امیر حسین ایام جاہلیہ کے دور میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام امیر حسین تھا۔ ان کے والد کا نام امیر حسین تھا۔ ان کے والد کا نام امیر حسین تھا۔

ایسی باتیں کہیں سے کہیں نہ آئیں گی کہ وہ کسی اور کی بات ہیں

انکس مصلحت متاثر نہ ہو اور وہ گنہگار رنگ کی جان لاد کی ہر ذرہ متاثر نہ ہو

ان کے متواتر یہوشمن ہو گئے۔ ڈسٹرکٹ جج نے عدالتِ امیر کی یہ بات

آفتاب کے لئے مقرر دیا چکے سورت سنگ کو گنڈے سنگ نے حمل کر دیا

لیا تھا اور یہ کہ بیبیہ تعلیمت محض ایک کاعادی جاملہ تھی نہ لین وشم

جمع لئے و "وینہ تبیین" کے طور پر ایک مہرہ مارنے سے قشور کیا ہے اور

گدا رنگ کی جاؤ کی دہائیت کے متعلق سورت سنگھ کے حق کی

تائید و ایجاب استقرار و تکرار صادر کی چو کس نه چاهه

اول الذکر کا قبضہ تھا اور عیاں کے متعلق موروثی ثابتہ نہیں ہوتا۔

یہ متعدد درجہ فراہم کیا گیا ہے ملاحظہ ہوں جو دیگر کتب میں

کیا حاصل کیا ہے۔ قبولیت یہ معصوم کرنا اسی کا نام، ان کے تیل
بقیہ کے دوران میں بعض اطوار کیا علیحدہ مثال کے لازمی طور
اسی کو کامیاب ہے، یہ وہ بارہ رکھیں گے۔

اس مقدمہ سے جو بیمار سے رو چڑھیں، چسپاں یہ نہ آتا
کیا گیا ہے کہ قبولیت کا صحیح مرض کے لئے حوالہ کی کمی تھی کوئی زیادہ
وضوح مقدمہ نہیں ہو سکتا۔ مدعیان کو بطور عدالتی مریدانہ رول کے
منسلک نہیں قبضہ درالیا گیا، اسکے قیام راضی کا نظام حکم کٹر
کی جانب سے کیا گیا تھا لیکن یہ بھی کہ مدعیان نے قبضہ حاصل
کیا تھا انھوں نے اس معاملہ میں اس وقت کی نسبت اپنے حقوق قائم نہ
کر رکھے تھے اور وہ کر لیا تھا۔ انھوں نے مختلف قاضیوں کے
حالات قبضہ کی ناستات رعبہ کر لی تھیں۔ یہ ناستات
بلیک رٹ نامہ جاری کر رکھی تھیں اور ان کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ
مدعیان کے حقیقی ذکریات معادہ کی کمی تھی اسکے بعد مدعیان نے
اسامیوں سے قبولیت یعنی شروع میں غیر اختیار التوا قبولیت
مقدمہ میں شریک کی گئی ہیں جو سلسلہ سے منسلک نہ تھے اس کی بدولت
سے متعلق ہیں۔ وہ غرض جو مدعیان ان قبولیتوں کو حاصل
کر رہے تھے بالکل ظاہر ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اسامیان
کو جو ارضیات موضع پر قابض تھے یہ علم ضرور تھا کہ مدعیان کے
ذہن میں کیا تھا۔ اسامیان کو یہ علم ضرور ہونا چاہیے تھا کہ
مدعیان قبولیت حاصل کر رہے تھے یہ کہ وہ بہ حیثیت اسامیان
استمراری کے خالص رہنے کی نسبت اسامیوں کے کسی حق کے حالات
اپنے حقوق پیش کر رہے تھے اور یہ کہ کئی اسامیان ان قبولیتوں سے
دستبردار رہے تھے۔ ان حالات میں مدعیان نے مدعی علیہم سے قبولیت
مسترد کر حاصل کی تھی۔ اس لئے قبولیت پر دستخط کرنے سے فوراً
انہیں قبضہ کی تردید ہوتی تھی جو ارضیات مسترد کر دی گئی تھیں۔

488

و بعد ازاں شکر گاہ چھپنے چھپنے کہ رشتہ خراب ہو گیا ایک فیصلہ
بقیہ سنت سنگھ نام سد (۱۲) پر اسد لال آیا ہے جس میں شکر گاہ
کا کسی تہی کہ نسبت واقع ہوئی تھی لیکن اس رواج کے بموجب
بوقت فقیرین سے متعلق تھا وہ راجا نر فروری گئی تھی لیکن وہ
(۱۲) انڈین لارپور کے کلکتہ ہلالہ ۴۶ (۱۲) انڈین لارپور کے کلکتہ ہلالہ
۴۸ (۱۲) انڈین لارپور کے کلکتہ ہلالہ ۴۶ (۱۲) انڈین لارپور کے کلکتہ ہلالہ

[illegible]

عبدالمجيد بن عبدالمجيد

مراشواہمی دیوانی

کتابخانه موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی
تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۳۱
تلفن: ۸۸۸۸۸۸۸۸ - ۸۸۸۸۸۸۸۸
فکس: ۸۸۸۸۸۸۸۸ - ۸۸۸۸۸۸۸۸
پست: ۱۹۱۹۱۹ - ۱۹۱۹۱۹
سایت: www.majlis.ir

ماجلاس شریعتیہ اور تعلیمی و تربیتی
 سماء مہتیا وغیرہ پنجم اہمیت کی ایک کتاب
 درعیان مرآۃ فی علیہا واقعہ لایا
 و شافری لعیبر بہ۔ اتقال رحمہ و دعا لکسکی

محض ایک خاص اطلاق ہے۔

محب کوئی مری جاندار میں محدود فی رکبتا ہوا اور جو ہر ادا
انتقل کرنا ظاہر کرے۔ تو یہ قیاس ہوتا ہے کہ اس کے تحت اس کا
محدود حق منتقل کرنا مقصود ہوتا ہے اور اگر یہ انتقال ظاہر نہ
کرتا تو اس کی جائزہ لے کرنا چاہیے کہ اس کو اس حق کی زیادہ
منتقل کرنا مقصود تھا لیکن اس غرض کے لئے صریح انتظام ضروری
نہیں ہے وصیت کے ضمنی اور وقتی قید کی ماسبست کا انتقال
کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ موصی کے حقیقی حق سے متعلق کیا جائے۔
میں نے وصیت نامہ کا ایک ترجمہ کر لیا ہے۔ اس کو
اصطلاح کے ساتھ موازنہ کرنے کے بعد مجھے اس امر کا اطمینان ہوتا
ہے کہ حالتوں مذکور کو اپنے عین حیات حق سے زیادہ حق منتقل کرنا
مقصود تھا۔ اس امر سے کہ وہ یہ کہتی ہے کہ وہ جو یہ کہہ کر
حاکم اور موصیہ کی بابتہ انتقال کے کمال حیثیات حاصل
ہیں اور حاصل ہو گئے اور وہ سزا بوند اس پر قائم
اور حیل رہ گئے۔ اس سابقہ بیان کے نہ لغو و مستور میں
ایک ربانی وصیت کی نسبت درج ہے جس کی رو سے ان کو
ایک باقی حصہ دیا گیا تھا یہ مراد ہوئی جا چاہیے کہ قطعی حقیقت ان
حین حیات حق کو جو یہ نامہ کے تحت ہمہ کا یا ادا کیا۔
باقی حصہ میں جو وصیت کے لئے وناجیہ سے ہمہ
یا وصیت کیا گیا تھا اضافہ کر دینے سے مراد ہوتا ہے۔
اھا طعن سے اس کے عین حیات حق سے زیادہ حق
منتقل کر دینے کی نیت کی تائید ہوتی ہے وہ صرف ایسے
الفاظ میں جو اسے اس کی وفات کے بعد رعایت کے لئے اسرار
کی خواہش ظاہر ہوتی جو من سے ربانی وصیت اور ایسے ہی
کی خواہش تائید ہو سکتی ہے۔

اپنی حیرت انگیز طرز پر اس سادگی کی توجہ سے اس کو وہ فی رائے
رہنما بنانے پر اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا ہے جو اس
شہادت کے بیان میں محدود ہے۔ اس پر اب غرض کیا گیا ہے اور
اس کے لئے ہر تائید بل آگیا، اس لئے کہ اس کی بابتہ تائید کے لئے اس
یہ ظاہر ہوتی ہے یہ نامہ کی بل یا اس بیان کی حاکم میں رہنے
ایک سابقہ خاص نامہ کی تائید کے لئے تائید ہو گیا ہے۔ رضافہ اس کے
بیان کے لئے ایسے ہی سابقہ نامہ کی تائید کے لئے تائید ہو گیا ہے
یہ نامہ میں اس کا نام اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا حقیقت ہر ایک کو
اسے اس کے اہل خانہ کے لئے تائید ہو گیا ہے اس کا اثر یہ ہو گیا تھا
کہ وہ ایک نسبت اور فی حدیث کے بموجب اس کے شوہر کی جائداد کو
منتقل نہ کر سکتی تھی اگر کوئی جائدادی تھوڑا سا حصہ ہمہ نامہ میں
اس کا ضرور ذکر کرتی ہے۔ اس کے لئے تائید ہو گیا ہے اس کا اثر یہ ہو گیا ہے
کا قبول کیا گیا نامہ ہر تائید کے لئے ظاہر ہے کیا گیا ہے کہ وہ ہمہ نامہ
کے قبل یا ایک نامہ کی تائید کے لئے تائید ہو گیا ہے اس کے لئے تائید ہو گیا تھا
اس لئے پہلی تائید ہمہ نامہ کے قبل کسی جائدادی تھوڑا سا حصہ کے وجود کے
تائید ہو گیا ہے۔

دوسری توجہ کے متعلق اگر یہ فرض کیا جائے کہ دفعہ ۳ قانون
انتقال جائداد دیگر امور سے متعلق ہو سکتی ہے تو یہ کہ اس کا اثر ہو گیا
دراستہ ہر ایک کے لئے یہ کہ اس کو اپنا حقیقی حصہ لکھا گیا تھا اس کی
وفات کے بعد قائم رہے منتقل کرنا ظاہر کیا تھا۔ اگر اس لئے ایسا ہی
کیا تھا تو عدلیہ کی جانب سے احتجاج کا کوئی سبب نہیں ہو سکتا
ہمہ نامہ کی تائید کرتے وقت میں اس سبب دل سے سوچا کہ اس سے
الفاظ کی تائید ہو گیا ہے اس کا والد دو نکاح میں تھیں کہ وہ تائید ہو گیا
بیان کے لئے ہیں وہ تائید سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ وہ حقیقت ہر ایک
کے عام قواعد سے دفعہ ۳ قانون انتقال کے مطابق ہر ایک

باقی کورٹ کا اور

مرافقہ نامہ ۱۸۱۱

مقررہ ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 اس میں ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 دوسروں کے دعوے وغیرہ بنام شیخہ
 مدعی علیہ مرافقہ
 اور ان کے جو واجب الادا
 موضع ایک واحد ایک کی
 کی موضع پر جس کے درجہ کے
 اس میں مدعی علیہ مرافقہ
 مدعی علیہ مرافقہ کی ایک
 میں ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 مرافقہ نامہ ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک

بنام مرافقہ ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 فیصلہ ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 دوسروں کے دعوے وغیرہ بنام شیخہ
 مدعی علیہ مرافقہ
 اور ان کے جو واجب الادا
 موضع ایک واحد ایک کی
 کی موضع پر جس کے درجہ کے
 اس میں مدعی علیہ مرافقہ
 مدعی علیہ مرافقہ کی ایک
 میں ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک

مدعیان نے درج ذیل ثابت کیے کہ واجب الادا
 ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 دوسروں کے دعوے وغیرہ بنام شیخہ
 مدعی علیہ مرافقہ
 اور ان کے جو واجب الادا
 موضع ایک واحد ایک کی
 کی موضع پر جس کے درجہ کے
 اس میں مدعی علیہ مرافقہ
 مدعی علیہ مرافقہ کی ایک
 میں ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک

۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 دوسروں کے دعوے وغیرہ بنام شیخہ
 مدعی علیہ مرافقہ
 اور ان کے جو واجب الادا
 موضع ایک واحد ایک کی
 کی موضع پر جس کے درجہ کے
 اس میں مدعی علیہ مرافقہ
 مدعی علیہ مرافقہ کی ایک
 میں ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک

مرافقہ نامہ ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 دوسروں کے دعوے وغیرہ بنام شیخہ
 مدعی علیہ مرافقہ
 اور ان کے جو واجب الادا
 موضع ایک واحد ایک کی
 کی موضع پر جس کے درجہ کے
 اس میں مدعی علیہ مرافقہ
 مدعی علیہ مرافقہ کی ایک
 میں ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک

نتیجہ یہ ہے کہ مرافقہ نامہ ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 خارج کر دیا گیا ہے
 باقی کورٹ کا اور
 مرافقہ نامہ ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
 دوسروں کے دعوے وغیرہ بنام شیخہ
 مدعی علیہ مرافقہ
 اور ان کے جو واجب الادا
 موضع ایک واحد ایک کی
 کی موضع پر جس کے درجہ کے
 اس میں مدعی علیہ مرافقہ
 مدعی علیہ مرافقہ کی ایک
 میں ۱۸۱۱ء کی ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک

100

11/2/21 11:00 AM

1867

سید محمد باقر، از اهل کاشان، در این کتاب، در بیان
 سیرت و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام، و در بیان
 فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام، و در بیان
 فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام، و در بیان

مجلس اول
در روز پنجشنبه ۱۳۰۲

$(\frac{1}{2})^2 = \frac{1}{4}$ $(\frac{1}{2})^3 = \frac{1}{8}$ $(\frac{1}{2})^4 = \frac{1}{16}$ $(\frac{1}{2})^5 = \frac{1}{32}$
 $(\frac{1}{2})^6 = \frac{1}{64}$ $(\frac{1}{2})^7 = \frac{1}{128}$ $(\frac{1}{2})^8 = \frac{1}{256}$ $(\frac{1}{2})^9 = \frac{1}{512}$
 $(\frac{1}{2})^{10} = \frac{1}{1024}$ $(\frac{1}{2})^{11} = \frac{1}{2048}$ $(\frac{1}{2})^{12} = \frac{1}{4096}$ $(\frac{1}{2})^{13} = \frac{1}{8192}$

[illegible]

1 2 3 4
 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035

مأثر في حق ساسانيه
مقامه تا به که
باشد تا به که کسی در احوال

[illegible]

پہلے روکتا تھا لیکن مجھے اوروں نے کہا کہ تم کو چاہیے کہ
کی بہت اسامہ بنجیاں لانا شروع کر دو اور یہ ہو گا کہ
حبال کرتا جو نہ دفعہ اولاً بالاس وراستہ کے ساتھ ہوتا ہے

[illegible][illegible][illegible]

ابتداء کی آری، مگر جو یہ کہ بحال کیجاں ہے
 خداوندی ہوش و دانش کی شہادت ہے

ایک ہفتہ سال کی نگری محمد و سہارونشاہ رام راہ بابا
الحاج ۱۴۲۱ھ
منجانبہ مراد - ڈاکٹر محمد - اس - را -

مشرق و ۱۳ امانت ۱۹۲۲ء سے جلد ۴، نمبر ۵
ماہنامہ کتب لال چوڑا، گشت

ہجاء ہاؤ علیہ السلام شہر دارا کر شہر ہادی و اسفند
 فیہ علیہ السلام - خند کشور اور ساتھ ہر کے و شامے
 کجہ جبار اسکے سحر ہر مسام خند نے جھواری

ایہ میرا گوجہ تانوں کو گئی ہو فیصلہ جوین تانوں نے

[illegible]

آغا تاج پور ہوں
کسی ماستر حراں ترمک مارا یونہی کیلئے جو جمع کئی ہو عدا
انداز کی باتہ راجا لداکھی خود نوں کی علی علیہم کعبہ سے
بدی کے کسی کھانہ میں کسا گیا تھا یہ طاہرہ اختہ کی عہدی
ادایا گیا کئی مہینے پہ لکھی جا کی خبریں کی کئی مہینے کے
سراقتہ دوسرے کے دستخط اصا کے لئے تھے۔
تقریر کیا گیا کہ ادائی صادقہ ہو پھر اس افراد کے لئے کہ ادائی
مستحق ہو گا۔ دونوں کی طرف سے تھوڑا سا رقم

[illegible]

مستحقان و نیازمندان را به دست خود رسیدگی کند و در صورت لزوم به آنها کمک و مساعدت نماید.

چند خطوں میں لکھا ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ جو کہ
جس پر بھی یاد رکھو کہ یہ ایک اور خط ہے جو کہ
اور کہ کھانے میں اس کا نام نہ ہو اور اس کے
وہ خط ہے جو کہ اس کی یاد رکھو کہ یہ ایک اور
اور اس کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ جو کہ اس کے
جس کے نام اور جس کے نام کے ساتھ ہی لکھا ہے
ان کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ جو کہ اس کے
کام میں اس کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ جو کہ اس کے
ہی اس کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ جو کہ اس کے
اور اگر یہ اس کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ جو کہ اس کے

[illegible]

انسان مقدسہ راہ نشین ہے، جس کی علیہ نمبر کو مشترکہ قرار
کو کر کے کہیں اور آیات از تجہ جاری کیا تھے اور اس کو اس وقت جب

[illegible][illegible]

آبِ حیات

درخواست غیر معمولی و دلالتی

تقریر نمبر ۱۱۱، تاریخ ۳۱/۱۲/۱۹۸۸ء
۱۱/۱۲/۸۸

اجلاس سہ ماہیہ میں منسلک: ایک دفعہ

فہرست

دو چہ چیزیں ہوں بنام ہمیشہ شاہ پوری
سائل

قانون میاں سہت اچل و بابہ شہدۂ دعوت ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱
مشرکہ قزو، خرو، اتی جو ایک مدعی علیہ کے سوا بہ کی ہو اور
جس پر دوسرے مدعی علیہ کے دستخط نہ ہوں، اقرار۔

عند افتتاح کسی قوم، یکصد روز جلوس ایک کھڑا، مسلمان
کیا گیا جو اور وہ فرد کہ جاتی ہیں اور انہیں کہتے ہیں۔ وہ روز ہی ہوتا
تھو کہ روزوں اور ان کے کہتے ہیں اور ان کے کہتے ہیں۔

ازیدہ سراجی ازادانی کچھی بھی نہ ہو اس پر کہو کہ کیا تھا لکھ اس کے دِل میں
 ہنم دستِ کر کے جی ظاہر اُسا ہمارے جی راجہ جس وہ ہمارا لکھو پریمہ
 مسدود ہادی اس قرار کے محاکمہ ادا کیا کچھی

۱۹۴۱ء کو یہی اقرار کے مستحقین کو رحمت پہنچا دیا۔
 دیکھو اور ان کی یہ حد ہے کہ ان کے دلوں سے کوئی فرد نہ قائم رکھا جائے
 جو ان کیسے احوال دیکر حکمائیں ذکر ہے جس سے یہ اگر کسی حد تک
 پہنچانے سے کہے جانے تو یہ حد یہاں سے احوال کوئی اچھے
 ہے، یہ یہ وہی دہائی کا ایک فرد کہہ رہا ہے

اسی لمحہ میں یہ جمالیار کرتا : "خونکہ علم اطباء، نظم و قرار دیا جاوے
 چاہئے اور مدنی علم، ایسے حلالہ بھی منہ کل خیر چہرہ کے ایک شکر
 صادر ہوئی حاسئے۔"

پیشکش کر سکیں۔ شرفیاء اس وقت نہیں آئے۔

کے لئے لایا۔ مجھے پتہ نہ تھا کہ میں نے کیا کیا ہے۔ یہ کہہ کر صدمی

علیہ السلام لے کر آنا شروع کر دیں، ۱۰۱۵ء کے بعد اس کے بعد

ذکر ہستی علیہ نماز کے مختار کی حقیقت سے کہانی یہ امر فراموش نہ

وہاں آئے تو اس پر ایسی ہی مجاہد کیا تھا اس معاملہ میں وہ ایک

یہ خود اس وقت ہو رہا تھا اور آپ کہ اس نے ہم ایشیائیوں کو

کے لئے اسے زکوٰۃ دینے سے روک دیا۔ اسی طرح ان کے لئے بھی کہہ دیا کہ یہ زکوٰۃ دینے سے روک دیا۔

مہاراجہ سرتھانہ کے ہمارے نائب ہے اور اسی کی نگرانی میں حکومت چلے گی۔

کے سبب سے لیا گیا اور میرا اس ادنیٰ کا کہ اجابا اور جس

کلی عہدہ جس کے ادا کی ذمہ داری علی گڑھ کے محکمہ اعلیٰ تعلیم پر ہے۔

کتابخانه جامعہ اسلامیہ لاہور
لاہور

یہودیہ و مسیحیہ و اسلامیت اہل حق و عدل کے لئے ہے۔

وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو دیکھ کر ہنس پڑا۔

Handwritten signature: *W. J. ...*

مجلس المجمع المبرور في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٩٠
مجلس المجمع المبرور في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٩٠
مجلس المجمع المبرور في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٩٠

[illegible]

کئی مہینوں پہلے ان کے دربار میں سے عوام اور ماسٹر مولوی
اور ان کی طالب کری کے ہاں ان میں سے کچھ کچھ کوئی مہینہ پہلے
نظر میں آئے ان کے دربار میں سے ماسٹر مولوی کے کہہ کر ان کے

الطحاکی فی الدلیل علی الترتیب و التدرج فی التعلیم

الغناک کی دشت اور اکاس ترنگ و مہا مہر و انکسار و انکسار

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ میری ہی ہمت کا نتیجہ ہے۔

کہ وہ فریجس کے ذریعہ پہنچا جائے گا کہ وہ لوگ اس کے پاس آئے۔

ایہ کیا مانتی کیا اس کی حاکم ہوتی ہے

نہایت کے احوال سے کیا تھا ازل میں کیا تھا کما اگر تیرا

تخلیف فرما ہوں اور اس سے الگ الگ بیٹگریک ناما یاد رکھنا

ہو تو اگرچہ ہمارے مذکور تائید کریم اور محمدانہ معیت شریعتہ علیہ السلام

کرگئی جو ماسا سٹوڈیو، ملائیکا کے ملے ہوئے لیکن اس قسم

و متعاضدای بد کینچا که هم عرس کور راسال ادره و کینا ماته ادره

۱۰۰

کونوں سے دیئے گئے اور طبعی اس کا کام ہر ایک کے لئے ہوتا ہے

عکس اب الی اصول تا بحکم سابقہ دیگر نیز انبار خود میں جڑتے

اللہ کا یہایت کی بارگشت ہوتا ہے اللہ اس کے ساتھ ہے

حاصل ہو سکے مگر اس کے لئے اور بوقت الفکاک میں اس کو زبردستی
 میں اس کو دیکھا گیا تھا۔ ماسیہ پڑے ہوا تھا کہ مہتر (۱۱)
 سال کی رہتا تھا۔ ایسی شرائط پر جو خود اس کے معبود اور اس کے
 لئے یہ تھا۔ چاہا نہ اور جو پر قابض رہے نہ تھا۔ یہ ہوا تھا کہ کو
 سر کے خلاف ہوئی رائد مائے لہذا چاہئے وہ دروان میں نہیں
 ار کیے اور ان سے نہ کہ ان کے بعد الفکاک کا دعوت کیا گیا
 کہ اس کے ریل ملے چاہئے۔ میں کیجا ب سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ
 ایسا معبود (۱۲) کے باوجود وہاں کے درویش سے مانا گئی تھیں
 اس کے بعد کی بار بار ایسا باب سے مدت کے انحصار کے بعد رہیں
 بلکہ ان کے ہاں کافی تلاش کی لیکن اس قدر درجہ دراز کے بل
 نہ کہاں مگر میں ہے کہ سلسلہ میں کیا قیمت ہوگی۔

۱۱۔ میں کہ اس کی شرائط کے درویش سے جو نامناسب یا سخت
 اور اس کے ایک کی حالت کی اجازت نہیں دے سکتی۔ کوئی مٹا
 جو تو ہے رہیں ہی رہیں اور مہتر کے مابین ہوا اور میں مذکور کو
 ان کا الفکاک وار رہے کہ نہ نہیں ہو سکتا۔ ہر میں کیا تہ
 اس کے الہ کا کہی ۱۲۔ رہا ہوا کا حق سر یک رہتا ہے جو اس کا
 ۱۳۔ الفکاک میں کہ لانا ہے الفکاک کا حق کسی میں کا اس قدر
 ۱۴۔ اس سے کہ وہ نہیں رہیں مگر اس کے درویش سے زایل ہیں ہو سکتا
 جو اس کے متعلق کیا گیا ہو کہ اس کے ذیل الفکاک ہو گا یا یہ کہ حق مذکور
 اس کے کسی خاص طریقہ کے یا پسہ سخن شرائط کے استعمال نہ کیا گیا
 اگر شرائط کی طرح ہوں اور اس سے الفکاک سے گزرنے کا یا مار رکھنا
 مقصود ہو تو کوئی اس کی تائید کرے اور اس کو ان سخت شرائط سے
 معذور کرے جو نامناسب طور پر الفکاک کی حالت ہوں اور جن سے
 اس رقم میں کوئی دست اندازی نہ گئی ہو جو مہتر کی کوئی توقع نہ
 اس ۱۵۔ مہتر وہ اب الہ ان کی کفالت میں رہیں کیا گیا ہو

کیئے ایسی طویل مدت مقرر کرنے اور انہوں کیلئے مسدود کی کسی کی مٹا
 حوالہ سے اس کے لئے اس کے مسائل کی سہ گہ الہی حور میں کے
 درویش سے حاصل کیا گیا تھا لہذا کہ نہ کوئی مہتر یا حق مہتر
 اس کے کہ نہ ہوا کہ الفکاک کو رہیں کیلئے ہاں بہت قرار ہوئی (۱۶)
 حالت کیجا بے کوئی طویل مدت لی ۱۷۔ مٹا ایک امرام حق الفکاک
 میں کے مہتر میں ہو گئی تھیں جب اس طویل مدت کیجا بے دیگر شرائط
 عائد کیجا بے جیسا کہ مٹا ہاں میں موجود ہیں جس سے اس کو کوئی
 حساب نہ آئے نہ نیچے الفکاک نہایت مشکل اور سخت ہو جائے تو مہتر
 کو حق الفکاک میں باطل کر کے کیلئے شرائط کے مستغنی ہو گئی ہاں
 نہیں دیکھا تھی جیسا کہ مقدمہ دنگا سنگھ نام مہتر میں حال (۱۸)
 میں ظاہر کیا گیا تھا کوئی مہتر اس تاج کے قبل جو الفکاک کیلئے مٹا
 گئی ہو مہتر میں کوئی مہتر کی الہی مٹا کرے پر مہتر میں کہ مٹا
 میں نام میں ایک سماج موجود ہو کہ الفکاک تاج کے قبل نہیں
 کیا جائیگا لیکن جبکہ عائدہ کا اثر اس کو کوئی مناسب فائدہ نہ پہنچا
 نہ کسی نامناسب طور پر طویل مدت کیلئے الفکاک کو مٹوی کرنا ہو یا
 ایسے حالات موجود ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ سماج کے سب سے
 الفکاک مٹوی کیا گیا تھا نامناسب اور سخت ہے اور اس سے حق
 الفکاک میں کی حالت کرنا مقصود رکھنا الہی الت اگر وہ مناسب
 خیال کرے تو بالظاہر مدت مذکور کے الفکاک کی اجازت دے سکتی ہے
 مقدمہ مہتر اور نام مہتر کہ مٹا (۱۹) میں میں نام میں
 یہ صراحت تھی کہ الفکاک گئے نازل حاصل کردہ کی الہی (۲۰) سال
 کے بعد میں کیا گیا یہ قرار کیا تھا کہ سماج کی تہ کو ایک مٹا لیا
 جانے کے لئے حق اس کا کہ میں تہ اور وہ ان کے لئے جاسکے تھے ہر
 اس کے کہ جس حد تک کہ الہی مہتر کو سماج کی کسی کی تکمیل کیلئے

برا مدلال کیا ہے لیکن ہر جس کا اگر وہ ایک رہیں جو یہ ایک
 معروضی ہو چکر وہ اس وقت تک قابل الحکام ہو جب تک کہ
 اس الحکام کے لیے اس طریقہ سے جس کا اس میں صحت ہو
 سادہ مارا کہ نہ کیا گیا ہو اور کوئی رکاوٹ نہ ہو جن سے الحکام
 عطا کیا جائے کہ ان قرار ہوا مفسود ہو تسلیم نہیں کیا سکنیں بجز
 اس کے کہ اگر ایسے حالات موجود ہوں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ
 ان سے ان فرائض کا ادا ہونا مقصود تھا جو اس کو عطا کئے
 گئے تھے اور نہ انما ۔ یا تخت نہ تھے

و انہ اصحاب کا دعویٰ فعل اس مدعیوں کی حساب سے
 ترک کیا گیا ہے۔ اس سوال کا جو اس درجہ سے متعلق ہے جو
 اگر کوئی ہو مدعیوں کی حساب سے واجب الادا ہو مقررہ کیا کرنا

مقررہ ہے
 اس لیے حوالہ مقررہ اور الہامی اس میں ہوتا
 ہے اس کا ادا کیا۔ کہ وہ اس کو اس کے ساتھ نہ کرے کہ اس سے
 اور خالی ہونے کے لیے مقررہ کیا گیا ہے۔ یہاں اور ہر ایک کا
 مقررہ ہے۔ مقررہ ہو گا۔ مقررہ ہو گا۔ مقررہ ہو گا۔

ہاں یہ کہ اس کا ادا کیا

و انہ اولیٰ ما اسی حکم

مقررہ ۱۹۱ھ ۱۲۱۹ھ ۱۲۱۹ھ ۱۲۱۹ھ
 باجلاسہ سراج۔ مسٹر جس دا اثر اور مسٹر جس پور
 مسٹر جس دیکھا کہ دیگر پنہام فرائض امام مدعی
 مدعی علیہ ہر انہاں مقررہ علیہ
 پانچ بجے مقررہ تانی تانی اس انتقال حائلہ ایک ہ ماہ
 کہ اس کے دفعہ ام کا اطلاق امر واقعی یا قانونی۔
 یہ کہ اس میں اس واقعہ سے وہ ام قانونی اس حال جاننا

منطق ہوتی ہے یا نہیں ایک امر واقعی ہے امر واقعی ہیں اور
 مقررہ تانی میں یہ کیا جا سکتا ہے
 حوالہ محمد علی سام محمد امجد علیہ اللہ لا املہ ۱۲۱۹ھ صفحہ ۴۹
 کی تعلیم کی گئی
 محمد اس سام لا سکر مدعی کسر عدہ ۲۵۵۰۰۰ ہجری کرنا
 مقررہ اولیٰ ما اسی حکم مقررہ اولیٰ ما اسی حکم مقررہ اولیٰ ما اسی حکم
 مقررہ ۱۲۱۹ھ ۱۲۱۹ھ ۱۲۱۹ھ

منہاں ہر انہاں مسٹر داور اس
 منہاں ہر انہاں علیہ مسٹر اس اسے حیدر۔

فیصلہ۔ جائداد متعلقہ ایک عورت مسماۃ فیہ النساء
 کی ملک تھی وہ ایک بیٹا حبیب جس اور ایک بیٹی مسماۃ روگنی کو
 چھوڑ کر ادا ۱۹۱۹ء میں فوت ہوئی تھی مسماۃ فیہ النساء کی دولت
 پر صرف حبیب من کا نام کا فادات مال میں درج کیا گیا تھا اور اس کے
 بعد سے حبیب من جاندار پنی الواقع قاصر رہا ہے ۱۹۱۹ء میں
 اس نے یہ جاندار مولد کے باپ کو دین کی تھی۔ من مذکور کا

چہ بدن کے بعد ایسا کیا گیا تھا۔ حبیب من نے مولد کے حق میں
 ۱۹۱۹ء میں ایک دوسرے دن کیا تھا اور ۱۹۱۹ء میں ایک غیر
 دین کیا۔ اس کے بعد مولد نے اس میں پر مانو رجوع کی تھی

اور ایک نیلام کی ڈگری حاصل کر کے بعد اس نے جاندار مولد کو اپنی
 تھی اور اس کو خود خریدا تھا۔ اس پر وہ نالت جس سے مقررہ ہوا
 پیدا ہوتا ہے مسماۃ وہ تھی ہے اس استقرار کیلئے رجوع کی تھی کہ
 وہ بحیثیت مالک کے ایک ثلث جاندار متعلقہ کی مستحق تھی اور
 اس استقرار کی امت عا کی تھی کہ جس حد تک کہ اس کے ایک ثلث
 حصہ کا تعلق ہے جس اور نیلام ناقابل نفاذ ہے۔ اس نے یہ عذر
 کیا تھا کہ حقیقت میں وہ اپنے بھائی کے ذریعہ سے شروع سے قابض تھی

مولد
 سام
 مولد
 (الادار)
 صفحہ ۴۰۸

سید اعظم
ام
سراج
(اورہ)

مناسبت سے سو دیا گیا ہو۔ مقدمہ راجہ اس تمام سواہی دیال (۱۳) ابرا
ایک معاہدہ کی رو سے اس کو (۱۰) سال کی مدت تک جس کے
الٹاکاک کی مالیت کی جتنی حد میں جائداد ہو وہ نہ کہ نہ مالیت
طور پر زیادہ تھا اسی طور پر جو جائداد مناسبت فرارہ اگر اتنا کہ وہ ملے
ایک امر طبع حق الکاک جس کے ہر ذریعہ مفداہ سوہن (۱۱) نام
کود (۱۴) اور اب دیوں سنگہ جام سنگہ (۱۵) اس کا یہاں
جس کی رو سے عرصہ وار تک الکاک ملتی کیا گیا تھا اور یہ سراسر جائیداد
کی جتنی حد میں اس کے در قرض سے لٹاکاک کا حق ہو گا اس طور پر یا قائل
نفاذ قرار دیا گیا تھا۔ فیصلہ حیات مقدمہ صاحب بکتر سنگہ جام محمد علی
محمد صالح (۱۶) و ذوالفقار علی بنام سراج پر تارا (۱۷) سے مدعی
علیہم کی تائید ہیں ہونی کیونکہ مقدمہ اصل الذکر میں جس میں سال
کی مدت کیلئے کیا گیا تھا اور سو دیا گیا کہ اس میں ملے سے رادہ تھا
جو جائداد مر ہوئے سے وصول کیا جاسکتا تھا اور مقدمہ موہر الذکر میں
ایک بل شد کی بات اس طرح پر رضامندی دی گئی تھی کہ جس چیز
جائداد مر ہوئے جس پر وہ کسی سالقہ میں کی بنا پر قابض تھا اور اگر
کرے اور کوئی مزید قرضہ دے اور اس سو دیا جائے جس جو اس کر
رہیں اور اس مزید قرضہ یہ واجب الادا تھا جو اس نے دیے کا
اقرار کیا تھا البتہ جائداد کا مسافع قبول کرنے پر رضامند ہو۔

۳۰۶

یہ فیصلہ مقدمہ گنیمت کارام تا پیکر سام نادیں راگھو پنہ (۱۸)
کا حوالہ دیا گیا ہے لیکن مقدمہ مذکور میں مرتب کو ادائی کی مقررہ
معاہدہ کے واقعہ سے کہ اس میں سراج کے ذریعہ نصیب کر کے
اسکو تفری دیے کی اجازت دی گئی تھی جس کے عوض یہ قرار پایا تھا

(۱۳) انڈین کیمر ملہ ۵۵۲ ص ۵۵۲ (۱۴) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶
۵۵۲ ص ۱۶ (۱۵) انڈین کیمر ملہ ۲۴ صفحہ ۵۵۲ (۱۶) انڈین کیمر ملہ ۲۴
(۱۷) انڈین کیمر ملہ ۹۹ ص ۹۹ (۱۸) انڈین کیمر ملہ ۲۵ ص ۲۵

کہ اسکو از اس میں یہ اس وقت تک واپس رہنے کی اجازت دیا جائے
جائے متبک کہ ان ذریعہ سراج میں اس میں اس میں اس میں
مناسبت سے کہ ان مناسبت قرار دیا گیا (۱۹) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶
سمت ہوں کہ وہ حال میں رہیں اور مال کی پیش اور (۲۰) انڈین
کیلئے وہ جائداد کی کر سکتی ہے حالانکہ وہ (۲۱) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶
حوالہ معاہدات کا ہوا چاہیے تھی رو سے (۲۲) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶
ہو نیچے بعد الکاک کی مالیت کی جتنی حد میں جائداد ہو وہ نہ کہ نہ مالیت
نکاح علیہ تمام بلکہ اس کے لیے (۲۳) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶
راجہ سنگہ سواہی دیال (۲۴) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶
ہر مقدمہ کا فیصلہ خود اس کے واقعات اور حقائق کے مطابق کیا جائے
ہونا چاہیے۔ اس امر سے زیادہ حذر کرنا اور زیادہ احتیاط کرنا
ہیں ہے کہ ان نتائج کو جو ایکسٹریکٹ کے واقعات سے اخذ کر کے
حاصل کیے ہوں ان واقعات اور حالات سے متعلق کیا جائے
کو کسی اور مقام پر ثابت کئے گئے ہوں۔

مقدمہ مذکور میں مرتب نے ایک ایسی بیوی کرنا پسند
ہیں کیا تھا کہ اس کے اسکو شفعہ کے عوضے کا اندیشہ تھا اس لیے
ایک دین لینا پسند کیا تھا لیکن اس کا عمل ناجائز یا غیر جائز
کیلئے حق الکاک میں یہ سخت اور نامناسب رکھا گیا تھا
کر کے جائداد کو کھو دینے کے خطرہ میں کسی کرئی توہر کی تھی

مدعی علیہ مرافعہ الیہ کے لائق کونسل نے ایسی اثر سخت
کی تائید میں کہ متبک کہ کوئی مال جائیداد نہیں ہو گا
واجب التمسک ہوتا ہے اور اس آگیا جائے کہ اس کے مال کا کوئی
کیا جاسکتا ہے (۲۵) الف قانون معاہدہ ہند ایکشن ۱۱ ماہ
۱۸۸۵ء دفعہ ۶۰ قانون اقلیت مال معاہدہ ایکشن ۱۱ ماہ
(۱۹) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶ (۲۰) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶
(۲۱) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶ (۲۲) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶
(۲۳) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶ (۲۴) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶
(۲۵) انڈین کیمر ملہ ۱۶ ص ۱۶

ماہر سچا اگر خوار اس کی، عا سرتلواری ای اقی حاداً
 ہے تار اگر ہاتھ اعدو مدد لے یہ ۱۸۹۶ء میں
 یہ جس دن یہ موجودہ فرجیہ کے باپ کے اوردہ کی
 کو اس میں کا اٹھا کیا کیا تھا، جس نے پڑ، سر ہا کر
 کوئی اس میں نہیں آیا تھا سوار احوال میں حیل
 کر کیا بقیہ احوال نہ کہ میں مدد کو لے کر کیا خاصہ
 طور پر کیا گیا تھا (۲۱) سال کے بعد جب اس نے اس کے پاس
 آج جاندار میں کی تھی اس نے اس کی ست ابا انار کہ
 تھا کہ صلیب زن کا نام جس حد تک آکر رہے کا ملق، اور نظر
 مانداری کے لئے مالک کے کھیت میں، رہے نہا، ہم یہ سچ سے قاصر
 اس کہ مرد راج کو کہ یہ رہے تھا، کر لی گیا ہے تھو وہ اس بار
 اس حیثیت کی اہلیہ کی سست جو صلیب جن بطا ہر انداز (۲۵)
 سال تک رکھا تھا، مافت کر سکتا تھا یا اس پر کر سکتا تھا ان
 حالات میں ان واقعات پر جو حالت ہا یہ تحت لے ہو کر کے ہیں
 ہم بطور ایک قانونی قیاس کے یہ جیاں کرتے ہیں کہ دفعہ ۴۱ قانون
 انتقال جاندار متعلق تھی اور یہ کہ اس منادہ دعویٰ کے معنی میں
 کہا گیا تھا۔

اس لئے ہم عدالت تحت کی ڈگری منسوخ اور عدالت ابتدائی کی ڈگری منسوخ، بشمول کیسوں عدالت، بالترجہ اعلیٰ بحال کرتے ہیں ڈگری منسوخ کی گئی

اینگورٹ ہراس

مراتبہ اولیٰ و ثانی

بجلاس - سید حسین کرشن و سید محمد شمس
راہیسم

[illegible]

آئندہ ۱۳۲۱ھ میں محمد رضا خان نے ان کی طرف اس غرض سے سلاطین کو لکھا کہ
 ان کے عرصہ حکومت میں سے اظہارِ برحق کی کتابہ نامی مکتوبہ ملے۔

مہی نام نامی لالہ رائیس لالہ رائے کے دربار میں ۱۸۹۹ء میں مقید ہوئی
اگر کسی متبع یہ روحی محدث نہ ہو گا، اور جو کتاب کوئی ہو جو اس
یہ تجویز کہہ کر ہی اس کے واسطے دعویٰ اور احاجیہ کرے کہ یہ احاجیہ نام
ولی دولت محمد رسول ہے، ترک کر کے حاکم اور سر نگاہ سے اس
جاری رکھنے والے کیلئے کیا کام سے بہت دیا گیا ہے اور صرف اس
صورتوں کے کوئی محض مصلحت ہے کہ وہ صحت سے خارج کر دیا جائے

سکری نامی نامہ لکھی اس پر حکم انداز کیے خطہ ۱۸۵۶ء کا حوالہ دیا گیا
تیس سال اس کے کچھ حالت اس کا نصیب کیا کہ وہ مری مارلے چکا
ہوا اسکا عقائد ہے کہ وہ اس کو اس مایہ ناز کے کہ وہ ماریے پر چڑھ
ہیں گئی تھی اسلاف کا دردناک اوصاف کے ساتھ اور ماریے کے
جس کہ کسی ماریے میں علیحدہ اس کا ہونا تاج نامہ

اور انہوں نے مقدمہ جیسا اس سامعہ امامت کے (۱) رد رد کیا ہے۔
مقدمہ مذکور میں عدالت ماتحت مرافعہ نے یہ قرار دیا تھا کہ دفعہ ۳۱
معلق تھی۔ عدالت ہدایں اسے مانی پیش ہوئے پر یہ الس کے
ایک واحد جمع نے یہ قرار دیا تھا کہ دفعہ ۳۱ قانون انتقال جائداد
معلق تھی مقدمہ کا مرافعہ حسب فرما سنائی داور ہوئے پر عدالت
ہذا کے ایک منج نے فیصلہ مذکور متوجع کیا تھا اور یہ قرار دیا تھا کہ مرافعہ
کہ آیا مال محمد محمد بخش کے وراثہ کی صورت میں مانتی رہا ہے یا
جائداد کا ظاہری مالک تھا اور نیز یہ کہ اگر ثابت نہ ہو کہ مرافعہ علی
لال محمد کی حقیقت دریافت کر کے کہنے پر مانتا تھا یا نہ مانتا تھا
یعنی سے نقلی حاصل کی تھی امور واقعاتی نہیں ہو سکتا عدالت ماتحت
مرافعہ کو فیصلہ کرنا چاہیے تھا اور یہ قرار دیا تھا کہ عدالت ہذا مرافعہ
تالی میں عدالت ماتحت اور اس کی سوا بیروانی کی باہر
اور وہ اس کے خلاف ہیں کہ منشی خواجہ دتتو نے لکھا کہ اس
باب میں اگر فاضل رحیم کو یہ قرار دیا تھا کہ یہ سوال کا جواب
دفعہ ۳۱ قانون انتقال جائداد خاص قسم کے واقعات سے معلق ہے
ایک امر واقعی ہے تو ہم ان میں سے کسی ایک کو لے کر آئے ہیں
یہ خیال ہیں کہ یہ کہنا صحیح ہے یا اگر اسے لے کر
مذکور سے دراصل یہ مراد ہے کہ ان واقعات سے عدالت ماتحت
مرافعہ نے تخیل کر کے متوجع کیا تھا اور اس پر مرافعہ مانی میرا
کیا جاسکتا عدالت ہذا کیلئے یہ کہنا صحیح ہے کہ اسے مانتا تھا یا نہ
ہے اس کے خلاف ہے و مراد یہ ہے کہ اسے مانتا تھا یا نہ
عدالت ابتدائی نے اسے لالہ امانت خانہ پر جو عدالت ہذا پر
(۲) اس مقدمہ کے واقعات پر کوئی حجت نہیں ہے اور اس
نمبر سے اس جائداد کے مالک کی جیندہ سے مراد جیندہ کی
(۱) اس کی جیندہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۱ میں اس کے رد کے ساتھ ہے۔

الرجوع الیہ، یعنی عدالت نے اسکی صلح کر کے یا کوئی دنا
 دیا ہے یا اسکی صلح کرنے کی کار دیا ہے اس کی بھی اور نافرمانی
 باضابطہ حکم سے۔ ماہرین کیا کیا تھا۔ یا مہمہ کنی، مہالی کار دنا
 مالہ، ۳۰۰ روپیہ علیہ غیر بطور ایک ایسے ولی کہ مہور کا گناہ کار
 دہی یا مہمہ سے مہمہ سب مہور پر دنا کیا تھا مہور مہور دنا لیا
 تھا کہ اسطرح اس کے لیے لی ہو گیا (۱۱) مال یا تو صلح
 کی بھی یعنی اس امر کا قطعی فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کہ کہ
 انکی یہ دوسری کیا جائے کہ (۲۱) سال کا فائدہ معلوم تھا اور
 تا چھ ماہ اس پر مالغ تھا وہ اس وقت ہمارے عدالت سے
 نہیں رہے تھے یعنی مالغ ہو چکا تھا اور اب مالغ ہے اور وہ اس
 رو بہ اوپ لالہ اسکیل کے درپے اس کل کارروائیات کا باعث ہو
 بہ ضابطہ اس طرح عدالت نے یہ بھی لکھی ہے۔ اور ۳۲ روپیہ
 ضابطہ دواوی صرف اس مہور میں مطلق ہو سکتا ہے جبکہ غرضی
 انظار مدعی ایک مالغ معلوم ہو ملاحظہ ہو مینی راجہ بنام رام لال
 (۱) مقدمہ مذکور قدیم مقدمہ کے تحت تھا اسکی یہ یہ مقدمہ کے درجہ
 اس امر میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے اگر کسی نتیجہ پر حوض نہیں
 پیش کی گئی ہو اور اسکی تحقیقات کی گئی ہو عدالت یہ تجویز کرے کہ مدعی
 نا مالغ ہے تو اسکو فوراً دعوے خارج نہ کرنا چاہئے بلکہ کسی دلی
 دواں مقدمہ کو شریک کرے اور مقدمہ جاری رکھے کیلئے مہمہ
 مہلت دینی چاہئے اور صرف اسی صورت میں جبکہ کوئی دلی دواں
 مقدمہ حاضر نہ ہو اسکو غرضی دعوے نامعلوم کرنا چاہئے۔ مقدمہ
 مہمہ رام بنام رام لال (۱) اس مسئلہ کیلئے بھی ایک نظیر ہے
 مقدمہ موجودہ میں فل اس کے کہ عدالت نے یہ فیصلہ کیا ہو کہ
 مدعی نا مالغ تھا وہ مالغ ہو چکا تھا اور اس کے بعد اس کیلئے
 ایک دلی دواں مقدمہ کی ضرورت نہ تھی مدعی بلاشبہ موجودہ

مالغ اس سارے سارے کر سکتا تھا کہ وہ مہمہ مہور دواں ہو
 کی گئی تھی لیکن اس پر کرنا واجب تھا وہ سابقہ کارروائیاں
 مہور کر سکتا تھا اور مالغ دواں کر سکتا تھا (۱) اصول
 آثار ۳۰۰ ل ۱۰۱ اور اسے آئینہ اقدار ۱۰۱ مقدمہ
 لیا خط ہو سکتا اسکی ام دیو کا بہرہ (۲) مہور کر سکتا
 تھا اور اور دنا کیا تھا اس کی کوئی دلی دواں نہ ہو مہور
 کیا گیا اور یہ امر اس کے مالغ اس کے مالغ نامالغ کی مہمہ
 دلی دواں مقدمہ سے مہور مہور کی گئی تھی نہیں کیا گیا تھا
 اس کے بعد اس پر طلبہ مہور دنا والی بیلام جاری تھی
 کیونکہ اگر وہ حاضر تھا تو جاندہ مدعی علیہ مہور کو قتل دواں ہے اور
 مدعی اس میں کوئی حق نہیں رکھتا اور مالغ اس کے خارج ہیں کر سکتا
 عدالتی بیلام کا مہور دواں ہو کر دنا تھا اور کوئی فرق تالست نہ تھی
 اور اسلئے اس میں عدالتی بیلام کے خریدار ان نیک میت کے حقوق
 یا بدل پر غور کرنا اس میں ہے کیس مقدمہ ہاں میں سلام کا جواز
 امر یہی ہے کہ آیا ڈگری دستاویز ۹ مدعی پر دواں التسلیم کیا گیا
 مدعی نے یہ محبت کی ہے کہ اس کیلئے کسی عدالتی ولی کا نافرمان
 تھا کیونکہ مدعی علیہ مہور نے دواں ایک جھوٹے حلفنامہ کے درجیت
 حاصل کیا تھا اور یہ کہ چونکہ مدعی علیہ مہور ایک دلی تھا جو قانون
 دواں تھا اس کے تحت مہور کیا گیا تھا کوئی وجہ نہ تھی اور کوئی وجہ تخریب
 نہیں کی گئی ہے کہ وہ کیوں مہور کیا جانا چاہئے تھا۔ اور نیز یہ کہ عالم
 دلی سخت غفلت کا مجرم تھا۔ ان امور پر غور کرنا وضاحت
 باعث ہوگا۔
 اگر دوسرے امر کو پہلے لیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ مدعی علیہ مہور
 ابتدا مدعی علیہ مہور کو بطور مدعی کے دلی دواں مقدمہ کے تجویز
 تھا اس کے نام پر چار نوٹس جاری کئے گئے تھے جن میں سے

دواں
 نام
 دواں
 دواں

اسلئے

کامیابی سے سب کا لہو ہندوستان کے لیے لپٹا ہے۔ اس لیے اس کی ہر ایک بات کو سنا کر اور اس کی ہر ایک بات کو کرنا ضروری ہے۔ (۱۵ اگست ۱۹۴۷ء)

[illegible][illegible]

مرافقہ ثانی بنو امیہ دگر ہی مصدور ہے شکر طبع غازی
مورخہ ۱۱۳۶ھ -
سید اسماعیل مرقعہ - مسطورہ - ایشیائی -
"دانیہ مرقعہ" - شکر طبع غازی -

[illegible]

یہاں کیا تھا

۱۱۰ و ارج که نه است و بدست او زین کلاه نعلی
 در عرض آنکه او را به عرض میخواند و وضع میراثی بر او
 میراثی که بعد از او ۱۹۰۰ پس بنابر کمالی از او معلوم می باشد که
 همه سهم لیجایی و کوه شایان از او است کلاه کار فرود می رود
 بعد از کار از او است و قیاسی که به بهر کار در این باب
 نامی که از او است و لیجایی از او است و از او باقی میماند
 و از او است و لیجایی از او است و از او باقی میماند

[illegible]

امثال کہیں کہیں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ
اصل اور کمال کی تقلید کیا ہے جو وہ نہ ذرا
آکر آوید اور فرار نہ کیا ہے کہ یہ دستاویز جواب ہوتا
ہے۔ چنانچہ ایک روایت کا اندازہ ہے۔ مفید مذکور
نہ ہوتا یا کیا تھا کہ جس کی انداز میں جیسے رواج
نہ لے کر یہ فیصلہ اس لال کا ہے۔ یہ وہی وہی امیر

یہ روایتیں - سید رفیع الدین اور سید علی ہمدانی کے ہوں اور
 پورا و فخر دین کے اسناد اور ان کے شاگردوں کے ہوں
 نہ ایسا کہ کہا ہو نہ ان کے شاگردوں کے ہوں نہ ان کے شاگردوں کے ہوں
 طور پر و احیاء کا ایک اندراج ہے کہ جس میں
 یہ تمام اس جہاں میں فیصلہ ہے کہ جس میں
 اگر اس میں سادہ و سادہ ہے کہ جس میں
 یہ سادہ و سادہ ہے کہ جس میں
 عنوان میں ذکر ہے۔

”مختصر داروں کے اس لیے کہ (وہ سادہ و سادہ ہوں)“

یہ سادہ و سادہ ہوں۔

اس کا کفر و اشفاق بہ حقان ہے وہ دگر اور
 در شوقی بر شمول اس قراطہ کی اسوہ مانا چاہی
 لسانی چاہیے جبکہ عاملانہ درین کا انکار کر رہا ہے اور
 اسی کو وہ ایک حصہ دار شریک کہتا ہے اور اسے انکار
 کا صراحتاً اختیار مانا ہے جو کہ دوسرے حصہ دار شریک
 سے کیا ہو جو وہ کہہ لیتا ہے کہ اب یہاں سے اس کا
 عیناً رضامند ہو یا اسے اسد عائد کرے۔ اس وقت تاہم کہ اس
 ہے کہ کوئی دوسرا حصہ دار شریک یا زیادہ حیران نہ ہو لہذا
 کہ کہتا ہے اور اس پر اس وقت تک قابض رہ نہ سکے
 ہے جبکہ وہ اس حصہ دار شریک کو جواب سے ہمیشہ رہن لیا
 ہوا انکار کرتا ہے۔

ہم اس مقدمہ کو اس مقدمہ سے جو کچھ ہم نے جو اور
 پہلے مضامین میں لکھا تھا ہم نے اس مقدمہ کے
 لیے نہیں لکھا اور نہ ہی ہم نے اس مقدمہ کے
 لیے مقدمہ لکھا ہے بلکہ اس مقدمہ کے
 لیے اس مقدمہ کو اس مقدمہ سے جو کچھ ہم نے جو اور

1

1921

عبدالمجيد

مراثی دیوانی

منبره و ابانہ ۱۹۲۷ء

الاسم من سورة الفاتحة

[illegible]

مدیریت جو پیشکش اور وہ
مراعات کا

نہ مقررہ ۸ مارچ ۱۹۲۳ء سے منقطع ۱۲ نومبر ۱۹۲۳ء
 ماحول میں نہ ٹریڈنگ اور نہ ٹریڈنگ پیشکش
 سماج و قیادت کے ہاں عام اور اعلیٰ وغیرہ۔
 مدھیہ (سرحد)۔ مدھیہ علیہ۔ مراعات علیہ
 قانون ہمارا لگتا ہے اور ان کے ساتھ ایک ہی جہت سے
 وقت ۱۹۲۳ء (جی)۔ وقت اور اس کا اطلاق۔ اس رپورٹ
 کے لئے نہیں ہے۔ وقت ضروری قرار دیا گیا ہے۔
 قانون کے تحت منافع کی حالتیں یا مسودہ سماعت کی۔
 پیشواری کی ہوئی رپورٹ اب کافی ہے۔ ویران حالتیں ہیں
 وہ بہت کم ہیں۔ قانون ہمارا لگتا ہے اور ان کے ساتھ ایک ہی جہت سے
 بائبل کا حکم اور ان کی تائید ہمارا لگتا ہے اور ان کے ساتھ ایک ہی جہت سے
 قانون رائے تحت یا میں جس کی رائے ملتا ہے مال کو
 ماحول کے ساتھ رپورٹ کیا گیا ہے۔ یہی حالتیں ہیں۔
 سے کوئی رائے یا وجہ مستعمل کر کے نہ کر سکتا ہے۔
 رپورٹ اس کے لئے کہ اس میں ہو سکتی ہے۔
 جس میں اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اس میں اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔
 اگر قبل از ماحول رائے دال ہمارا لگتا ہے اور ان کے ساتھ ایک ہی جہت سے
 ۱۲۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔
 معلوم نہیں ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔
 یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔
 جن کے لئے یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔
 کوئی رپورٹ عدالت کے لئے نہیں ہے۔ یہی صورت ہے۔
 وہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔

مدیریت جو پیشکش اور وہ

مراعات کا
 نہ مقررہ ۸ مارچ ۱۹۲۳ء سے منقطع ۱۲ نومبر ۱۹۲۳ء
 ماحول میں نہ ٹریڈنگ اور نہ ٹریڈنگ پیشکش
 سماج و قیادت کے ہاں عام اور اعلیٰ وغیرہ۔
 مدھیہ (سرحد)۔ مدھیہ علیہ۔ مراعات علیہ
 قانون ہمارا لگتا ہے اور ان کے ساتھ ایک ہی جہت سے
 وقت ۱۹۲۳ء (جی)۔ وقت اور اس کا اطلاق۔ اس رپورٹ
 کے لئے نہیں ہے۔ وقت ضروری قرار دیا گیا ہے۔
 قانون کے تحت منافع کی حالتیں یا مسودہ سماعت کی۔
 پیشواری کی ہوئی رپورٹ اب کافی ہے۔ ویران حالتیں ہیں
 وہ بہت کم ہیں۔ قانون ہمارا لگتا ہے اور ان کے ساتھ ایک ہی جہت سے
 بائبل کا حکم اور ان کی تائید ہمارا لگتا ہے اور ان کے ساتھ ایک ہی جہت سے
 قانون رائے تحت یا میں جس کی رائے ملتا ہے مال کو
 ماحول کے ساتھ رپورٹ کیا گیا ہے۔ یہی حالتیں ہیں۔
 سے کوئی رائے یا وجہ مستعمل کر کے نہ کر سکتا ہے۔
 رپورٹ اس کے لئے کہ اس میں ہو سکتی ہے۔
 جس میں اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اس میں اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔
 اگر قبل از ماحول رائے دال ہمارا لگتا ہے اور ان کے ساتھ ایک ہی جہت سے
 ۱۲۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔
 معلوم نہیں ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔
 یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔
 جن کے لئے یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔
 کوئی رپورٹ عدالت کے لئے نہیں ہے۔ یہی صورت ہے۔
 وہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔ یہی صورت ہے۔

نہیں لائی
عام
اور لائی
نہ آجی

نے ہونے لگا کہ میں مقدم رہا ہوں کیا اتفاق کیا میرا کہ آیا اتفاق
قرارداد اگر کرنا لگا رہا ہے حق اور کھانا ہوتا ہے اور ہمارا ہوتا ہے کہ اتفاق
نے میری وجہ سے مقدم کا اتفاق کیا اسکا تو ہرگز نہ ہوتا ہے
ایک کیس میں مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کا ایک کیس میں مقدم ہوا ۱۰۰ روپے کا
مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

مقدم ہوا ۵۰۰ روپے کے کیس میں مقدم ہوا

نہیں لائی

عام

اور لائی

نہ آجی

نہیں لائی

عام

اور لائی

نہ آجی

نہیں لائی

عام

اور لائی

نہ آجی

نہیں لائی

عام

اور لائی

نہ آجی

نہیں لائی

عام

اور لائی

نہ آجی

نہیں لائی

عام

اور لائی

نہ آجی

مراجعة ثانی و یولائی

[illegible]

مسماوات اور الارض کے اس فرق میں جو تصور کا حوالہ دیا گیا ہو
تو دو بچہ معاملات کا یہاں حوالہ دیا جائے اور بطور مکتبہ مراجع کے
امارات بھر اس لئے تو قیاس کی تہ و بید نہ ہو جاتی ہے۔

۱- زمین نام مرتفعات و کوهستان کیسیر علیہ السلام ۶۴۲ھ تا ۶۵۰ھ
۲- زمین نام مرتفعات و کوهستان کیسیر علیہ السلام ۶۵۰ھ تا ۶۵۸ھ

۱۱۔ دیرہ - قلعہ کی بنیاد ۱۷ سال درجہ ہو کر کوئی ادا نہیں ہوئی۔

وہاں پہنچا اور کوئی غیر تہہ تکے قریب ہی بیکر سکیں اور
تہہ آراہ کوئی وقت تھا اگر وہ جس تہہ تک جس در کی وجہ سے

۱۔ یہ ہے قانونی حاکم اور کسی مالک کا ہو گی ۔

مردان کیا کہ اس جیسا کہ اس کے لئے ایک اور شخص
 کے اندر اس سے پہلے رہتا ہے، مگر یہ تو پہلے ہی ہوا، کہ وہ
 اس وقت میں وہی تھا، مگر یہ تو پہلے ہی ہوا، کہ وہ
 اس میں تھے وہ رواج کے اور ماحول میں تھے۔

مرفوعه ثانی بناراضی و کبری و کسری و مرفوعه موخره و امر است
متناسب مرفوعه مفرطین سبک و اشیا
متناسب مرفوعه علییه و مفرطین سبک و اشیا

فیصلہ یہ (فقد مدعی علیہ شتر) کہ یہ کیا ہے، (کیا نہیں)

سے انکار کیا اور علیہ السلام نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے کہ وہ اپنے
دافعہ کے اندر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگا ہے۔

اور انہیں دلوں کی اویسہ قرار دیا کہ جس شخص کا راجہ مینیسی

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ ”گناہات ہیرو“ اس کے خلاف مدد ملی ہے۔
 کے ایک ہیرو اور دوسری برائے ال کیا ہے۔

کونوں درجہ و غیر متقدّمہ مطلق و مطلق العرفہ ہیں اور درجہ
نے جو اس کا لقب ہے مراد بالمالی توتہ ہیں خزانہ سے کہ

۱) حبس العزلی میں کوئی عدالتی نہایت یا کوئی دوسری سہادت یا عدالت اس کی ضرورت کہ ہے۔ موجودہ مقدمہ میں اگرچہ یہ معلوم

۱۰۱۔ ان میں کیا گیا۔ ہم صرف سنہ ۱۸۴۷ء کے درجہ العرض میں

ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد حضرت انسؓ سے ایک مرتبہ

بھروسہ ہی ٹٹا کہ تیر کا، اصرار اور دل کے حق میں حق و شوق

فی نفعہ کا کوئی رواج موجود ہے جس کی تحت وہ جاننا دیکھتا ہے
 اہل حال کر سنا سکتے ہیں۔ پہنچ یہ ہے کہ یہ مراد منقول ہو جائے۔
 مسیحی عدالت مانت مراد کی تکرری منسوخ اور عدالت تبدیل
 کی تکرری جگہ پر کے ساتھ بحال کرتے ہیں۔ اس میں عدالت
 ہر کی رسوم شریعتی اعلیٰ متاثر ہوگی۔ مراد منقول کیا گیا۔

عدالت جو پیش کش اور وہ

مرافعتانی دیوانی

مذہب قادیانی ۱۲۶۱ھ بمطابق ۱۸۴۵ء میں قادیان میں
 باجلاس مسٹر ویرجسن اڈیشنل جج پیش کش اور وہ
 جاگتی پیشاد ویکس دیکھ کر ہنسنا م پٹل شوشیر چندا
 مدعی علیہ۔ مؤلفہ علیہ۔ مدعی۔ مرافعت علیہ۔
 انسانی شراکت۔ حہ اہل دیوانہ و غیر مذہب۔ اہل دیوانہ
 غریب آباد پر آئیں جو اہل انسانی شراکت راصل ہوا ہو مدائع
 کار بارہ باب و یا جاننا چاہیے۔ تاہن سارا ایک ہی ویاستہ
 ۱۲۶۱ھ و قادیان

مدعی اور مدعی علیہ نہ ایک کارہ مارا گیا کہ اس میں شرکت
 ذام کا نہ شرکت ہو جس طرح کر دیکھی نہیں اس طرح کے قوت
 کہ یہ کیا کیا قادیانہ یہ تھا کہ جو ال کا وغیرہ ۱۳۱۵ھ
 قادیان میں تھا۔ یہ ایک قادیانہ اس وقت کہ انھا۔ انھوں
 آجہا کا کوئی تہ نہیں ہیں، اس طرح شرکت میں
 کوئی کی جانب سے کچھ ان کی خریداری کے لئے ذمہ لیا گیا تھا
 اتنی اجرت کی ادائیگی کوئی کی حامی سے کیا گئی تھی انکی
 مال انصاف شرکت کے بعد مراد اہل دیوانہ اس مال کو
 فروخت کر لیا۔ مدعی نے حاکمات کے تصدیق کے لئے مانتی اور
 کار بارہ مال مرکوب سے جو منافع وصول ہوا تھا اس میں سے

کامیاب کیا۔ قادیانہ ایک اور قادیانہ ۱۲۶۲ھ قادیان میں
 میں قادیانہ اور اس میں قادیانہ کی کمالی کی مراد کی شرکت
 مال زکوٰۃ کی نسبت جو قادیانہ سے لیا گیا تھا اس میں قادیانہ
 مراد ہر بار قادیانہ کی سارا رزق میں قادیانہ سلطان پورہ ۱۲۶۹ھ
 باج کشا لیا مشہور سارا قادیانہ کی مدعی سلطان پورہ
 ۱۲۶۳ھ قادیانہ سلطان پورہ۔

منجانب مرافعات مسزات۔ پی سن و مدعی ہیں۔

منجانب مرافعت علیہ مسز زعمت اللہ و ہرگز مدعی ہیں۔

فیصلہ ۱۲۶۹ھ کے اہل میں مدعی اور مدعی علیہ سلطان
 میں کمال قادیانہ ۱۲۶۹ھ کے اہل میں مدعی اور مدعی علیہ سلطان
 سال ۱۲۶۹ھ کو قادیانہ کی مدعی اور مدعی علیہ سلطان
 کے لئے ایک شراکتہ نامہ قادیانہ میں قادیانہ کی مدعی اور مدعی علیہ
 انما ذکرہ، ایسا تھا جو ہر شراکتہ تحریری تھا لیکن ایسا
 میں اس کی ہی شرائط کا اندراج کیا گیا ہے جوہر فیل میں
 راضی ایک مدعی اور مدعی علیہ ہر دو کا روبرو کیا گیا ہے
 نفسہ مدعی اور وہ نقصانات ہی ہی تھا سب سے ہر شراکتہ
 دیا گیا کہ کسی رقم قادیانہ پر جو قادیانہ میں سے ایک یا دو
 آٹھ کے مطابق ہر دو نے والا یا دینے والے قادیانہ ۱۲۶۵ھ
 رقم پر حجاب ۱۲۶۵ھ قادیانہ سے دیا گیا ہے سب سے ہر شراکتہ
 دیا گیا کہ مدعی ملا کسی قادیانہ کے اس دکان پر کام کیا گیا
 نکسا اور سب کا تیل بیجا جائیگا۔

ایسا دفعہ میں یہ ایک معلوم بات ہے کہ یہ شرکت ہم سارا
 ۱۲۶۹ھ کے قادیانہ میں اس انصاف کے وقت جو قادیانہ
 ۱۵۰۰ھ میں تھا کو قادیانہ کے شراکتہ میں وہ وغیرہ قادیانہ
 گیا تھا جو دکان میں تھا اس تاریخ پر کوئی تصدیق جاسکتی ہے

جاگتی پیش
 قادیانہ
 قادیانہ

(اودہ)

بلوچستان
برام
اور بھنگ
(۱۱۱۵)

کے وجود کا اندراج موجود ہے۔ دارجہ بعض کے اس حق میں ہیں
یہ اندراج ہے متعدد دیگر معاملات کا اندراج ہے جن کی تعداد
ایک اور جن سے زیادہ ہے۔
مدعی علیہ رافع کی جانب سے ٹیسٹ زور کے ساتھ بیعت
کی جا رہی ہے کہ حقہ کو بحیثیت شریعی ٹھہرنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ اندراج کسی رواج کا اندراج نہیں معلوم ہوتا۔ ایسے معاملات
میں جو میان متعلق کرنا چاہیے وہ ایک۔ ایسی بیعت نے مقصد
میں بیعت محمد شریف (۱) میں قرار دیا ہے جس میں یہ بتلایا گیا
تھا کہ اگر واجب العرص کی ذریعہ بیعت خیر ہو تو اس حقہ
میں جن میں حق شفعہ کا ذکر کیا گیا ہو متعدد دیگر ایسے معاملات
کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو بلوچستان رواج کے معاملات نہیں ہو سکتے
آزادی کی تردید ہو جائیگی اس مقدمہ کے تکرار متعدد
دیگر مقدمات میں کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو مقدمہ سورج بلوچستان
بنام محمد نصیر (۲) جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایک شریک جہت
کا حق اس دین کے الگ الگ کا جو دوسرے شریک کا حصہ دار ہے
کیا وہ بطور مکرم رواج کا اندراج نہیں ہو سکتا۔
مقدمہ موجودہ میں چونکہ ہمارے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ
ان تمام معاملات کی تفصیل بیان کریں جو ممکن ہے کہ عدالت کا
اندراج ہوں یا نہ ہوں ہیں صرف اس کے اس خاص حصہ کا
حوالہ دیا ضروری ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی والا
شریک مدعا کو یہ حق نہ ہو گا کہ وہ ایسی جائیداد کا شریک
شخص جو شریعت کے حق میں کرے اور اگر ایسا کوئی انتقال
میں آئے تو شریک حصہ دار کی وفات یا شہادت کے بعد وہ قانونی
جائیداد مالک ہو جائے۔
یہ صاف ظاہر ہے کہ ایسا مالک کے اختیار انتقال پر ہے

ایک غیر معقول قید ہے اور اگر قید ہو سکتی ہے تو عدالت کے
مائدہ کے لئے لکھی گئی ہے تاہم کوئی عدالت قانون ۱۳۱ کو ماننا
نہیں کر سکتی۔ کوئی اندراج۔ یہ قرار دیا گیا ہو کہ ایک حق
موجود ہے کسی ایسے رواج میں جو ہمیں کیا ماننا ہے اور ان
کی قوت رکھنا چاہیے۔ اس کے ثابوت کے لئے بطور
شہادت کے وقت ہے کہ وہ عدالت کے حال میں ہے یا نہ
ہے کہ اس رواج کی مدلول جموں میں واجب العرص
میں حق شفعہ کے کسی اندراج۔ یہ پید ہونا ہے اس قدر
میں بطور کافی تردید ہے کہ یہ کہ وہ حقہ میں منقطع
تھا وہ یہ ثابت کرنے کے لئے موجود ہے۔ ہندو رواج کا
موجود ہے کسی صورت میں اور یہ (۱) رواج ثابت ہو گیا۔
اس وجہ سے (۱) رواج ۱۳۱۵ میں یہ رواج ثابت ہو گیا
تو اگر حق شفعہ ہر (۱) رواج ۱۳۱۵ میں ہر حال میں
ہے کہ شریک کا ہندو (۱) رواج ۱۳۱۵ میں ہر حال میں
ہے کہ حق شفعہ اگر وہ ہندو کسی ہندو (۱) رواج ۱۳۱۵ میں
نہ تھا۔ اس وجہ سے (۱) رواج ۱۳۱۵ میں ہر حال میں
نہ اس کا قید مل گیا کہ (۱) رواج ۱۳۱۵ میں ہر حال میں
تو اگر حق شفعہ ہر (۱) رواج ۱۳۱۵ میں ہر حال میں
ہے کہ حق شفعہ کے اوجان شہادت ہے تاہم شہادت کے
کیونکہ کسی رواج کا جو رواج ۱۳۱۵ میں ہر حال میں
اور نہ عدالت (۱) رواج ۱۳۱۵ میں ہر حال میں
سکالو کا منصفہ کا منصفہ ہمارے دہرہ موجود ہے
مدعی کے اس مقدمہ میں کہ ایک رواج ۱۳۱۵ میں ہر حال میں
کی گئی ہے کہ یہ ثابت نہیں کیا گیا (۱) رواج ۱۳۱۵ میں
ہے کہ اس مقدمہ میں مدعی یہ ثابت کرے کہ یہ رواج

[illegible]

1754

۱۲۵

ہائیکورٹ المآباد

مراکز اولی دیوانی

مقررہ تاریخ ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ء

باجلاس فیستور ہالڈ میں دستگیر کیا گیا۔

[illegible]

اساتذہ شریف - حامدان مشرق - حامد و حامدانی کا رہنما -

وہی وہی تھا۔ بارہوت۔ وہی لی عید کا سلسلہ تھا۔

ن کو جاننے سے میں کہے جاؤں گا تو اب اس سے کیا ہوگا؟

تکون الاقصاء حقوقاً مستقلاً، المـ مستقلاً

[illegible]

پتہ ای
نام
رہائشی
(۱۱)

۱۱) واقعات پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں
بہت ابتدائی زمانہ کے تھے سب سے پہلی دستاویز جو مل گئی
تھی ۱۲۵۵ھ جنوری ۱۸۷۱ء کی ہے جو ہر دیو موجودہ رہبان
کے دادا نے احمیت سنگ کے حق میں ملنے والے تھے کیل
کی تھی اور یہ رقم نقد ادا کی گئی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ چونکہ اس
تعمیم کی کفالت خاندانی جائیداد سے کی گئی تھی اس لئے
اس کے متعلق یہ تصور نہیں ہو سکتا کہ وہ انط کے صحیح حصول
پر غور نہ سالقہ تھا۔ لیکن چونکہ وہ بہت پہلے یعنی ۱۲۵۵ھ
میں تحریر ہوئی تھی اور حقیقی قانونی صورت کی شہادت
جو نگاہ مغفود ہو چکی ہے اس کے حوازا اقبال بالعد
ایک قوی جزو شہادت ہو گا جس پر غور کیا جانا چاہیے۔
اس دستاویز کے بعد ایک دوسری دستاویز ۱۲۵۸ھ

۳۲۸

پانچویں دستاویز مورخہ ۵ جنوری ۱۸۵۷ء بمیل
الام کی تھی۔ اس سے سابقہ دستاویز مورخہ ۲۶ جنوری
۱۸۵۷ء کی ادائیگی کی گئی تھی اور مزید بمیل ۱۸۵۷ء کی قرض
قرض لی گئی تھی۔ اس کے بعد ہمارے دو برو دستاویز مورخہ
۵ اگست ۱۸۵۷ء کے ذریعہ سے چوتھے اور پانچویں دستاویز
کی رقم ادائیگی تھیں اور بقیہ رقم نقد حاصل کی گئی تھی۔ یہ
تمام معاملات وہ معاملہ نمبریں جو مرتبہ کے داد اور دینے
گزشتہ صدی کے منتہی کے درمیان میں کئے گئے تھے۔
۱۳ جنوری ۱۸۵۷ء کو ایک زمین بیع بالوفادہ کی گئی
بمیل ۱۸۵۷ء کے عوض ایسی زمین حیات سنگہ کے حق میں
کی گئی تھی جس کی رو سے اس کو حاکم دادا نے مزبورہ پر قبضہ کیا
گیا تھا اور جو رقم سابقہ دستاویز مورخہ ۵ اگست ۱۸۵۷ء

میں مقدّمہ بلکے نام نہ بنام ہو گیا (۹)۔ ہنسی و ہنسا مہربان
 سنگدہ (۱۰)۔ ہونے والا جو چاروں لوگوں نام اور ہی گوند ساری
 (۱۱)۔ بطور پیش کرنا ہوں۔ ایسے بیٹے جانتے کی صورت ایک
 ایسے ناچار انتقال کی سی ہے جو کہ ہندو شتر کے خاندان کے کن
 یا کسی ہندو بیوہ کے کیا ہو جب اس رنج کیا جائے تو تمام
 ارکان شتر کے خاندان کے مقابلہ میں کالعدم ہو جاتا ہے۔ کہ صرف
 انتقال کنندہ کی خزانگاہ۔ اگر موجودہ بچہ کی قسم کے بیٹے جانتے کو
 رتوار کہا جائے تو اس سے حصہ داران شتر کے فریاد و رازہ
 کھل جائیگا جیسے بیٹے جانتے کیل کر کے دوسرے حصہ داروں کو
 اپنے جائز حقوق سے محروم کر دینگے۔

منجانبہ مرقہ علیہ۔ مسٹر ایم۔ اے۔ عزیز اس سے قبل کی اطلاع
 پر غور کیا جائے یہ ضروری ہے کہ ان واقعات کو چھٹی نظر کیا جائے
 جو عدالت کے تحت کے محرم میں موضع کے زمین کی ترتیب یہ ہے کہ
 حصہ داران شتر کے لئے قائل کاشت ارٹھی کو بیٹوں کے ہاتھ
 کر لیا ہے اور یہی "ارٹھی شتر" اور "نادرہ" ہے۔ صرف کسی
 کہ کسی حصہ دار شتر کے لئے اس ارٹھی کے کسی چھوٹے حصہ دار
 کا شتر کر کے باورفت لفظ کر کے اس پر لینا قبضہ کیا ہے اور
 اسکے بلا شتر کے غیر قبضہ میں بھی کوئی مداخلت نہیں کی گئی
 ہے۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ کیا کوئی حصہ دار شتر کے
 ارٹھی کے کسی حصہ پر قبضہ کر سکتا ہے اور بلا شتر کے غیر قبضہ
 اپنے لئے رکھ سکتا ہے۔ اس قطعہ کو چھٹی پر بھی دے سکتا ہے اور بچہ
 اسامی کا بلا شتر کے غیر زمین دار بن سکتا ہے۔ مقدمہ کے حالات
 میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایسا کر سکتا ہے اس طرح درج علیہ
 نمبر ۱۲ صرف اپنے بیٹے و ہندو گان کے اسامی ہیں اور یہ بیان
 (۱۲)۔ اگر وہ بچہ کو شتر کے ہاتھ لے لے (۱۲)۔ اگر وہ بچہ کو شتر کے ہاتھ لے لے
 ۱۹۲۸ء (۱۱)۔ انڈین کیسیر جلد ۸ صفحہ ۱۹۸۔

اس انفراز نے سختی ہے کہ ان کو حقیقت حاصل ہے لیکن منکر
 قبضہ کی ڈگری انہیں نہیں ہے۔ یا حاکمی۔ مدعیان۔ ایسے کی
 نالیش ہیں اپنے پڑے ہندوستان میں عدالت طلب کر سکتے ہیں لیکن
 اس سے زیادہ کہ نہیں کر سکتے

یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی صورت میں مدعیان مداخلت
 شتر کے قبضہ کی ڈگری کے سختی نہیں ہیں کیونکہ اصل دوسری
 جس کی استماع انھوں نے کی تھی وہ استقرار کی تھی اور شتر کے قبضہ
 کی دوسری صورت کی سبیل البدل چاہی گئی تھی۔ مدعیان کو صرف
 ان کے بیٹے کے شتر کا حصہ دیا گیا ہے اور جبکہ دوسری صورت
 عطا کی جا چکی ہے اس لئے شتر کے قبضہ کی دوسری صورت سے انکار کیا
 جانا چاہیے۔ مرید یہ کہ شتر کے قبضہ کی دوسری صورت عطا کرنے سے
 انکار بالکل مطالبہ کو ٹھیک ہوگا کیونکہ بیٹے داروں نے ایسی
 ارٹھی کو یہ کاشت لاکر جو بالکل بخر ٹری تھی نہ صرف اپنے
 بیٹے و ہندو گان کو عظیم فائدہ پہنچایا ہے بلکہ نام مالکانہ عطا
 کو فائدہ پہنچایا ہے۔

قانون کے ایک اہم سوال کے طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے
 کہ فیصلہ مقدمہ دکن اس کے کو بیام راجہ ہندوستان (۱۳) میں کی
 تعلیم ہو لانا تھا۔ بیام بوسکن (۱۲) میں اور ایسے لکھنے کے لئے
 مثلاً مقدمہ جگنا تھا سگہ بنام ہے نا تھ سنگدہ (۱۲) میں کی گئی تھی
 صحیح مسئلہ قانون قرار دیا گیا ہے۔ مقدمہ جگنا تھ و بیام بنام
 (۱۳) میں اس صواب طور پر قابل اختیار ہے۔ واقعات بالکل
 عجیب تھے۔ جانا و ہندوستان نے ایک شخص لکھنے اور ہا کی ملک تھی
 اس کی وفات پر وہ اس کی بیوہ کو اور اس کی وفات کے بعد
 مرنے والے علیہ بعض دیگر اشخاص کو حاصل ہو گئی تھی چنانکہ
 مدعی کو قبضہ نہیں ملا تھا اس لئے اس نے اسکے لئے نالیش کی اور

سماعت سرور
 بنام
 حیدر علی
 والا آباد

کونجانی لڑائی۔ اور عدالت ہائیں کو بعد مذکور ای کی اور
میں آگاہی ہو ۱۹۰۹ء میں ان کو خارج کی گئی۔ ان کا واپس
کا نتیجہ یہ کہ اس سال قلعہ دہری، امدادی متعلقہ ہے۔
۱۱۔ ایچ سٹوڈنٹ کو کچھ سنگتے پیدا ہوئے، شاہین آباد میں
سیور مقرر کیا جائے۔ قلعہ بارڈر میں چھ ایک سہ ماہی
ہاؤس چھ مقرر کیا۔ انھوں نے اس سال میں ہندوؤں کے لئے
مقرر کیا جس سے آگاہی کوئی تعلقی بہرہ واصل ہونے کی حد تک
انھوں نے سیور مقرر کرنے سے زیادہ ترس باجرا ہلا کر دیا کہ
سال ہندوؤں کی نسبت مادی انظر میں قیمت ثابت کرنے
سے تاہم رہا تھا۔ ایک وجہ یہ ہے کہ مادی نے ضروریات
یعنی کہ مادی علیہ غریب آدمی پتہ اور اس کا اہلکار رہتا ہے
تالیف بہت کم، کوئی برس انھوں نے یہ بیان کیا تھا کہ مادی نے
کوئی کافی وجہ سیور مقرر نہ کی تھی اور اس امر کا اندازہ کیا
مادی کا کہ یہ لے کر درخواست کر لکھا ہے اگر وہ یہ حال کرے
کہ مادی علیہ مادی کے مادی میں دیگر مادی ہونے کی صورت میں
واصلات ادا کر لکھیں کہالت کے سوال کافی مادی علیہ
لیکن درخواست دہری میں اس مادی مادی کوئی ذکر نہیں کیا گیا
اس میں کہالت کے لئے کوئی استدعا نہیں کی گئی ہے اور مادی علیہ
اتفاق طرہ سے مقرر نہیں کیا جاسکتا۔
یہاں مارہ پکاری میں یہ درخواست میں کی کہ اصل کے
کہالت لی جائے اور تعلیم بارڈر میں چھ لے وہ حکم صادر کیا
اب مادی علیہ نے اعتراض کیا ہے فقہین کے سواہ سے واصلات
کی رقم مادی سالانہ قرار دی گئی تھی۔ مادی علیہ کو کچھ مارہ یا
وہ ایک سال کے واصلات کی حد تک ضمانت دے، اور اس میں
کیا گیا تھا اگر مادی اندرون ایک سال ختم نہ ہو گا تو مادی کو

بائی اترالی تمام دیس تکہ بلایا دے میں پریشان کیا اچھا
 "تکہ دفعہ ۱۱۱ محض اختیار دے والی دفعہ ہے جسکی اسے کورٹ
 کو اختیار سماعت عطا کیا گیا ہے اور چونکہ اس اختیار است کا
 استعمال مندرجہ حدود کے اندر ہائی کورٹ کے اختیار تکہ ۱۱۱ پر چھڑکا
 اس دفعہ کی تفسیر کی بجائے کسی قدر وسیع تفسیر کی جائیگا۔۔۔
 ان دہوہ سے ہم ضمانت کا حکم منسوخ کرتے ہیں۔ اٹل وٹون

ایمان میں اپنا خرچہ یا لگا
ایٹل چوڈیشیل کیشنل مین تھن ہون
 حکم منویہ کیا گیا۔

بائی کورٹ الہ آباد
 رافہ تانی دیوانی
 نمبر ۱۴۹۰ ابتداء ۱۲ مئی ۱۹۱۶ء
 باجلاس، مشر جسٹس ایڈ۔ و مشر جسٹس سلیمان
 الہ آباد پید۔ مدعی علیہ بہام چچو۔ مدعی۔
 رافہ طلبہ

اد۔ المرض کی تعمیر حق دفعہ کی شرط۔ خارجی امور کا اس راج
 کیا گیا۔ رواج کا اندراج اس میں شفعہ مرمونہ جایداو کا
 ہوا۔ اس میں جو زمین پر مساوی حق معاملہ آیا بیع اور
 قابل نہ ہو جس شفعہ ہوتا ہے۔

اگر کسی وجہ العرض میں یا بیع و بیع ہون جن کے متعلق کسی
 رواج کا ہونا ممکن نہ ہو تو یہ معمولی قیاس کہ واجب العرض
 رواج کا جبر ہوتا ہے باقی نہیں رہتا۔
 فضل حسن بنام محمد شریف اندین کیس نمبر ۲۱۱۲ ص ۲۲۴ و
 سوچ بائی سنگہ بنام محمد سار اندین کیس نمبر ۲۱۱۲ ص ۲۲۴ کی تقلید
 کی گئی۔

لکس لکسی واصلہ میں حق دفعہ کے ذکر کے علاوہ سپریم
 - معاملات کا راج۔ اگر اس میں اس کے واسطے کوئی طریقہ تو نہیں
 وفات کے بعد مالک ہو گا اور اگر اس میں اس کے واسطے کوئی طریقہ تو نہیں
 ایف۔ جے جایداو اس وقت نقل ہوئی ہے جس میں متوفی شریک
 تھے اور وہ مکان کو چھوڑا تھا اور سپریم ان کو نوٹوں
 کی وراثت سے مستثنیٰ ہے ایسے ایسے معاملات جو کہ ہمیں دیا
 ہو ہو وہ ان کے ہاں قرار پائے گا کہ اس میں اس کے

لازمی طور پر اس کے کار سے نہیں ہے۔
 اگر کسی جائیداد اس کے انتقال کا اس کے ہاں ہے تو اس کے
 نوادہ کرے گا۔ اس کے ہاں ہے اس کے ہاں ہے اس کے ہاں ہے
 فہم داری راہ اور جایداو کی مادی سے اس کے
 کی مقدار زیادہ ہو تو یہ نہیں ہو گا اس کے انتقال پر
 کی جانے نہیں چھوڑا اس ساری کہ باقی اس کے ہاں ہے
 نہیں باقی کہ یہ کہ وہ زمین کے تھوڑے اس کے ہاں ہے
 منکدش جو اس کے ہاں ہے اس کے ہاں ہے اس کے ہاں ہے
 متعلق حق شفعہ اس کے ہاں ہے اس کے ہاں ہے

رافہ تانی بنام راجی و گرو ہمدانہ اس کے ہاں ہے اس کے ہاں ہے
 حکم حوالی اس کے ہاں ہے۔
 خانہ مزاج۔ شہر ہال حسنہ
 منجانب رافہ علیہ۔ مشر اور اس کے ہاں ہے۔
 فیصلہ اس راجہ میں ہمارے دو اور دو ہونے کی گئی ہے
 پہلا امر یہ ہے کہ آیا اس وقت کے قانون کا نلی پر ۱۱۱ پر نہیں درسنہ
 تھا کہ واجب العرض باقی اس کے ہاں ہے اس کے ہاں ہے
 ہمارے روبرو بحث کی گئی ہے کہ چونکہ واجب العرض پر بحث
 منظور ہو گیا ہے اس میں حق شفعہ کے علاوہ دوسرے

لامہ چند
 بنام
 چچو
 (الہ آباد)

ظم کہ جس کی کو تو وہ اصلاحات و اصول کرتے تھے تاکہ ہر ملک کیوں نہ
 ہو تو اس میں اس صریح کر دیا کہ جس کے ہندو میں ممکن ہے کہ کوئی دوسری
 نہ ہو وہ ہو باوجود اس کے مجموعہ میں جسے حکم کے لئے کوئی نہ ہو
 ہیں ہیں ہم کوئی ایسا مطلقہ نہ ہو نہیں پاتے جس میں اس حکم کا
 حکم نہ ہو کیا گیا ہو۔ وہ اس بار کوئی نہ ہو چھ لے جو ای اخص
 بنام ایوانہ انداجی صاحب دس ہاتھ ماد کا ہے

۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

علاوہ قیصر فرزند بھی کہ احکام منہجہ قیودہ اس کی نسبت را کہ حکومت مسعود کر کے رہا ہے

۱۹۱۰ سن لیرنا ۲۴ قضا ۱۴۱۲ (۲) ابن کسر علیہ السلام صفحہ ۲۲۰

میں دس سائے ہندوئی رو سے مجاز میں زولیم سار دنیٹ ج نے
یہ قرار دیا تھا کہ کارروائیاں سار دنیٹ ج، میان کو جیڈیز ناس
حاصل ہوئی تھیں۔ اس کے لئے دعویٰ ہے کہ المیاد تھا۔ انہوں
نے احکام مندرجہ دفعہ ۱۱ قانون میعاد ساعیت کے متعلق ہونے
یا ہونے کے سوال پر نہیں کیا تھا۔

میری رائے ہے کہ میعاد کا شمار کارروائیاں بذریعہ کے
فیصلہ کی تاریخ سے کیا جانا چاہئے یہ کارروائیاں بازیافت
لگان کے دعویٰ کی ڈگری کے ضمن میں نہیں اور وہ صراحتاً
اوس ڈگری پر مبنی کی گئی تھیں۔ اس لئے لگان کے دعویٰ
کی ڈگری کے صادر ہونے پر پیدا ہوئی تھی۔ کارروائیاں بذریعہ
میں حکم صادر ہونے تک جاری رہی یہ سلسلہ ہے کہ بازیافت
لگان کے دعویٰ کی ڈگری کے باوجود اور باوجود اس کے کہ
کارروائیاں مابعد میں بذریعہ کے حکم صادر کی گئیں مابعد بھی
مستدعو یہ اراضی پر قابض ہیں اور انہوں نے سائلہ ڈگری
کے بموجب لگان یا سود ادا نہیں کیا ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر
میں یہ قرار دیتا ہوں کہ مدعی کا دعویٰ منقضی المیاد نہیں ہے۔

دوسرا مرحلہ پر زور دیا گیا تھا یہ ہے کہ مدعیان منقضی
ارضی کے مالکان اوتے نہیں ہیں۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائی
باضابطہ بندوبست بابتہ ششہ کے وقت مدعی ہلیہ کا پیشرویت
عدالت بندوبست میں اس غرض سے رجوع ہوا تھا کہ اس کا مال
ارضی پر لگان شخص کیا جائے جو مدعیان کے پیشروانہ حیثیت
کے قبضہ میں تھی مستدعو یہ اراضی حقیقت مذکور کا صرف ایک جزو
تھا۔ متعلقہ دار کے ایجنٹ نے یہ بیان کیا تھا کہ ابتداً ۱۳۱۱ء
کا ششکلیپ کو شست تھا جو میرے موکل کے مورثوں نے نہ لیا
گوشائین کو دیا تھا۔ اور یہ کہ اون کارروائیاں کے مدعی علم

ہر نارائین گوشائین کے میں سٹیو، اور لاوی، اور
لگان متاثر ہے۔ اقاہیں بھی لکن لہذا واراب
کہ ششکلیپ دارن کو شروع سے جمع اور اپنے چاہئے
یہ کہ یہ امر باضابطہ طور پر قرار دیا جائے۔ یہ مدعیان
ادامہ کریں گے۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں مزید درجہ دای
کی رو سے یہ قرار دیا کہ ششکلیپ کے دیو کا کوئی واراب نہ
اور جو کچھ کہ متعلقہ دار جانتا تھا وہ یہ تھا کہ یہ ششکلیپ
لگان طلب کرنے کے متعلق اوس کا حق قرار دیا جائے۔ اس کا
حرفی لفظ میں ایک ڈگری صادر کی گئی تھی۔

مستدعو یہ ڈگری بحق مدعی کی نسبت یہ قرار دیا گیا
وہ حیثیت متعلقہ دار مدعی علیہ ششکلیپ داروں کے۔ ۱۳۱۱ء
ارضی پر لگان طلب کرنے کا حق رکھتا ہے ایسے لگان ادا
سرکاری مطالبہ کے ذیلی امر باضابطہ طور پر صادر کیا
یا مولیٰ سالانہ کے حساب سے موجودہ باضابطہ بندوبست
زمانہ میں کیا جائے۔ کہ پیوٹ بابتہ ششہ ۱۲۶۵ء و ۱۳۱۱ء
مورثوں کے نام ششکلیپ داروں کے طور پر رہیں گے۔ یہ مدعیان
سین مابعد میں اون کا اندراج کاغذات مال میں ادا ہوا
متعلق قبضہ داروں کے طور پر کیا گیا تھا۔

حالت یہ ہے کہ ششکلیپ کو شست ممکن ہے کہ اونی مالکان
ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اوس کی حیثیت ہنوز یہ بارہ کوئی علم نہ
اصطلاح نہیں ہے جو حیثیت اون نے مالکان پر کیا ہے کہ
سیکٹر کی مشہور کتاب جمہوریہ قانون متعلقہ مدعی اودہ کے
صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۲ پر اس پتہ کی نوعیت کے متعلقہ
جامع بحث کی گئی ہے موجودہ مقدمہ میں مجھ پر تصدیق
کہ آیا مسلمہ ششکلیپ کو شست اوتے مالکان پتہ تھا یا نہ تھا۔

بابو منوچال
بنام
اچھو تاملہ
(اورہ)

اوتی دہ۔ ہن کی طرقت اور ہریت میں کلمہ جو وہ دوسرے
کے ہاں عسک کی گئی تھی رجونہ شیخیم پور پر کتہ باز
جناب سلطان پور پر لڑنے کی مدعی علیہ مونس کا مالک ہے۔
جس کو جوابدہی میں اب اس پرانہ میں قلموں ہن وہ یہ تھی کہ
استقرار میں متعلق داورئی نفی الیہادی اور یہ کہور
مدعو ارضی کے مالکانہ اوتے نہ تھے عدالت ابتدائی نے اور
دونوں کا تصفیہ مدعی کے حق میں کیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا ۱۰
کہ مدعیان کا دعوہ ہی خارج کیا گیا تھا۔ مدعیان کی جانب سے عدالت
سبارڈینٹ جج سلطان پور میں مرافعہ میں ہو کر اور اوتے
کی دگری منوع اور مدعوئی میں دگری صاؤ بکھری۔

پہلا سوال جس پر مدعوئی میں غور کرنا ہوتا ہے کہ کیا مدعوئی
منقذی الیہادی ہریت میں مدعو مدعی مدعیہ کے مالکانہ ہریت قانون
لگان اورہ کی رو سے مدعوئی ارضی کے لگان کی بازماندہ کے
لئے مدعیان کے خلاف ایک مدعوئی رجوع کیا اوس مقدمہ میں جواب
لگان برود کا بھی مدعوئی لیا گیا تھا۔ مدعیان نے یہ جوابدہی کی
تھی کہ وہ اوتے کے مالکان اوتے تھے اس لئے
وہ سوداگر سے پابند تھے۔ عدالت نے بعض کاغذات مل
کے اندراجات بنیاء پر یہ فیصلہ کیا کہ مدعیان اس ارضی کے
مالکان اوتے نہ تھے اور اس لئے وہ سوداگر کے پابند
تھے فیصلہ کی تاریخ ۱۱ اگست ۱۹۱۵ء میں نہیں ظاہر کیا گیا
تو بقایا کے لگان کی دگری کی جہین وہ سوداگر تھا جو اس پر
واجب الادا تھا کہہیں۔ یہ مدعی علیہ نے تعمیل کرا کی تھی لیکن
۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۶ء کے لگانہ روایتیات موجودہ مدعیان
کے خلاف اوتے ہریت ۱۱ قانون لگان اورہ کی رو سے
رجوع کیں لکھنؤ کے لگانہ اور لگان کی دگری مدعی عدالت

۱۱۔ اوس میں سلطانہ کو سید علی کا حکم صادر کیا۔
۱۲۔ مقدمہ میں عرضی دعویٰ اثبات عدالت مبارک
۱۳۔ اوتے میں ۱۳ اگست ۱۹۱۵ء کو دگری کی گئی اور
۱۴۔ مدعی کی اراضی کے لئے مدعوئیہ چاہا اوتی مالیت
۱۵۔ دگری علیہ نے اوس مالیت پر استراض کیا جو
مدعیان کے قرار دی تھی عدالت مدعوئی مدعوئی کی تھی
۱۶۔ ۱۹۱۵ء میں پانچ لکھ مالیت جو مدعیان کے
لئے ہوا اوتی ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔
۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔
۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔
۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔
۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔
۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔
۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔
۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

[illegible]

17

مراد اولی و دلیلی

71955

[illegible][illegible]

کے لیے یہ اسلام میں ضرورت قرار دی گئی ہے
 رافضیوں کی بنیاد پر ڈگری معذورہ سباز و بٹ بج نظر فرما کر مسلمان
 پنجاب مرافقان مسز ابن احمد و ابوال احمد
 پنجاب مرافقہ علیہم مسز بیگم شکیلہ بیگم ااکثر مسز خیرہ رافضیہ
 قیام علیہم جو سوال اس مرافقہ سے پیدا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ کیا
 ایک استاد غیر معذورہ یا راجح نہ ہو کہ شیخ اسلام کے مطابق وہ
 تہی ہے کہ خیرانی اور مدہبی اغراض کے لئے جاہل و احمقوں کی تہی
 حقیقی یا د بعض مقررہ اشخاص کے لئے ایک مہمہ تھا۔ دستاویز
 کی شرائط کے مطابق بعض نامزد کردہ اشخاص کو جاہل و احمق
 تہی جو فی الفور اس کے مالک قرار پاتے تھے اور وہ اور ان کے
 بعد ان کی اولاد یا دوسرے ہمیشہ متبع حاصل کر سکتی تھی لیکن ان
 کو حقیقی کا کوئی اختیار نہ تھا۔ اگر وہ ان مقررہ مہمہ ب الہم کے

یہ سکتا ہے جب تک حالتِ صحت نافذ رہے اور اگر بیمار ہو جائے تو اس کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔

تقریباً ۱۰۰ روپیہ کی رقم پر واجب التعمیل نہیں ہے۔ مدعی کی برکت اور
 دوسری حالت میں جب تک اسے تقسیم حال کی تھی یہ تھی کہ وہ کان
 نہ آیا اب اس غلام چھ ماہ کی ملک تھی جس سے درنا مسلطہ طور پر
 اور اس روکان کی حرکت اس کو اس تقسیم کی دگری کوئی
 نہ تھا سو اس نے حال کی تھی اس تقسیم میں جو بعد میں لگتی
 یا اس کو متدعوہ دکان کا حصہ دلایا گیا تھا۔ اس کے حقوق
 اس میں سے ہی منتقل ہو گئے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے یہ ہے کہ ایک کی بجائے
 دوسری حالت قائم کرنے کا اصول متعلق کیا جانا چاہیے اور یہ کہ
 رہن مرہونہ جایدادوں سے متعلق ہونے کے بجائے اول جایدادوں
 پر منتقل ہونا چاہیے جو مدعی علیہ نمبر ۱۳۱۴ نے اس حصہ کے
 معاوضہ میں حاصل کی تھیں جو اس کان میں مدعی علیہ نمبر ۱۳ کو دیا گیا
 تھا۔ حالت ہائے تحت نے اس سبب کو نامعلوم کر دیا ہے اور اساری
 اسے یہ ہے کہ اول کا عمل درست ہے۔ ایک کی بجائے دوسری کفالت
 قائم کرنے کا اصول صرف اس وقت متعلق ہوتا ہے جب کسی خاص
 جایداد کا قبضہ رہن کو اس تمام جایداد میں غیر منقسم حصہ کے معاوضہ
 میں دیا گیا ہو جس سے متعلق تقسیم عمل میں آئی تھی۔ مدعوہ اس وقت متعلق
 نہیں ہوتا جب تمام مرہونہ جایداد رہن کی ملک ہو اور اس کے بعد
 ایسے شخص نے جس کو کوئی حقیقت حاصل نہ تھی مرہونین کے بلا علم اس کے
 ایک جزو پر قبضہ حاصل کر لیا ہو رہن جب اس کے قبضہ کی گئی تھی۔
 بالکل جائز رہن تھا اور مرہونین اس کے متعلق ہیں کہ مرہونہ جایداد
 کے کسی جزو کو خلاف تعمیل نافذ کر رہے ہیں۔ مدعی یا اس کے پیشرو
 حقیقت کے موافق کسی انتقال مابعد سے اول کے حق پر اثر نہیں

اس حکم

رہا

دار اور

عدالت نے جو حکم دیا ہے اس کے خلاف اس کے لئے کوئی اعتراض نہیں ہے۔
 مرافعہ اولیٰ اور ثانی
 نمبر مقدمہ ۱۳۱۴، تاریخ ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۴ء
 اجلاس ہائے سیمینل اور سنل جو سب سے پہلے دیکھیں
 اور سنل جو سنل کے
 بالوینٹ رائے، مرہونین، بنیام لاکہ، یورام، ستو، یار، اسکی
 مرہونین، وفات کے بعد، الگ الگ دعوے۔
 مدعی علیہم۔ مرہونین علیہم
 دہم شامہ شریکر خاندان۔ رہن منجانب منظم۔ زیادہ تصحیح سود
 کسی خاص شرح پر فرض لینے کی ضرورت۔ سود میں کمی کرنے کے متعلق
 عدالت کا اختیار۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۰ ہائے ۱۸۵۹ء
 اور فیصل شدہ۔ ہندو شریکر خاندانی جایداد کی تقسیم کا دعوہ ہے۔ یہ کہ
 کے جوار کی زمین، تھانہ رہن کی ضامیر دعویٰ مابعد سود اور
 رہن کی شرائط کا جواز آیا اور فیصل شدہ ہوتا ہے،
 قانون مالیا کوئی عام قانون نہیں ہے، سود کی شرح
 دس فیصدی کی زیادہ ہو اس صورت میں ہمیشہ سب سے پہلی حالت
 جب قرضہ کے لئے کافی کفالت موجود ہو
 یہ سوال کیا کہ کوئی خاص شرح سود سب سے پہلی حالت
 سوال ہے جو ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہونا چاہیے
 قرضہ رہن پر ہر مقدمہ کی سالانہ سود کی شرح جو سال سال
 ہو جاتا ہو۔ قیاس پیدا کرنے کے لئے فی نفسہ کان نہیں ہے
 کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے مرہونین نے رہن پر اثر نہیں
 کا احتمال کیا تھا۔

۱۴۴

صفحہ

ماہرین کے
نام
لاکھو رام
(۱۰۰)

یہی چیز دیکھی تھی کہ بن سردار شاہ شنگہ سے رہے عیال کے
بار کی تھی کہ وہ بن سردار شاہ شنگہ کی دگری عطا
کے اور اگر وہ دگری کی رقم اس وقت کرانہ جو عطا
ادائی کے لیے مستحق ہے اور اگر نہ ہے تو مرہون بیاہر
سلامت اسے عطا کر دینا عیال کو اس نام اصل رقم کی
پہرہ میں نامہ کی رو سے عطا کر دینی تھی اور سالانہ ۱۲ فیصدی سارہ
سہ کیلئے دگری عطا کی ہے۔ مدعیان کا یہ مقدمہ عدالت ابتدائی
کی دگری کے اس مقدمہ کے خلاف ہے جس کی رو سے سود کو ۱۵ فیصدی
سالانہ دو روپے ۱۲ گنا کر ۱۲ فیصدی سالانہ سود سادہ کر دیا
گیا ہے اس مقدمہ میں جو ہمارے رو برویش ہے کوئی دوسرا
امرتال نہیں ہے۔

وہ وجہ جن پر تعلیم سارٹوئیٹ ج نے سود کے سوال کی
نسبت ان الفیضہ مبنی کیا ہے وہیں ۱۵) ہے کہ مرتبین نے سود
کی شرائط متعلق راہن کی رضا مندی واپ ناہار سے حال کی
حق اور ۱۲) یہ کہ ایسی زیادہ شرح سود سے قرضہ لینے کی کوئی ضرورت
نہ تھی کہ قرضہ لینے کی ضرورت موجود تھی ان دونوں وجوہ پر
اس مرتبہ میں اعتراض کیا گیا ہے جو ہمارے رو برویش ہے
کو مل میں کہ یہ شہادت اس قسم کی موجود تھی کہ مرتبین
یہ ثابت رکھتے تھے کہ راہن کی مرضی پر غالب ہوں باجوہ
اس کے کوئی بھی شہادت ایسی نہیں ہے کہ وہ انہوں نے اس وقت
سے فائدہ اوٹھا یا تھا اور بطور واقعہ کے راہن کے ساتھ مرتبین
کی شرائط طے کرنے میں واپ کا استعمال کیا تھا اور نہ راہن کی
شرائط ایسی حد تک جیسا ہیں جو عدالت کے اس قیاس کو جائز
کرے کہ مرتبین نے واپ ناہار کا استعمال کر کے راہن کی
رضا مندی حاصل کی تھی مقدمہ کے اس جزو پر تعلیم سارٹوئیٹ

یہی کا فیصلہ مقدمہ عبداللہ بن عبدالمجید نام کے سرو سپد رمال رام کی دگری
کلیہ کے فیصلہ پر طعنا مبنی معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس مقدمہ پر تیار ہوں
کا کوئی عام قاعدہ اس نوعیت کا قرار دیا گیا ہے جس پر تعلیم
سارٹوئیٹ ج کا خیال ہے تو ہم اسے اس وقت ۱۵) ۱۱) ۱۱) ۱۱) ۱۱) ۱۱)
میں اس میں مدعیان کے سندز نوٹ کیا ہے سارٹوئیٹ ج نے یہ ان کے پاس ہے
جب کافی کفالت موجود ہو تو اس میں سے زیادہ منہج بن
شرح سود قرار دینی ہے۔ ہم میں مکمل سے اتفاق نہیں کر سکتے
کہ سود کی شرح جو ۱۵ فیصدی سے زیادہ ہو وہ ۱۵) ۱۱) ۱۱) ۱۱) ۱۱) ۱۱)
وقت یا شرح دقتور کرنا چاہیے حسب فرضہ سند کافی کفالت
موجود ہو جائے خیال میں کوئی شبہ موجود نہیں ہے کہ اس مقدمہ
مقدمہ کی کفالت کافی تھی لیکن یہ سوال کہ آیا کوئی خاص ت
سود یہی ہے یا نہیں ابک ایسا سوال ہوتا ہے جو ہر مقدمہ کے
خاص حالات پر منحصر ہونا چاہیے ایسی حالت میں ہماری تیار
ہے کہ ۱۵ فیصدی سالانہ سود کی شرح یہ قیاس پیدا کرنے کیلئے
فی نفسہ کافی نہیں ہوتی ہے کہ اس کو حاصل زمین ملک میں سے
راہن پر دریا جائز کا استعمال کیا تھا ملاحظہ فرمادیں کہ روٹی
بقدمہ پوسا ہتورائے بنام گنپا چٹیار (۲)

اس دوسرے سوال کی حد تک جو مرتبین میں ہے
ہماری یہ رائے ہے کہ تعلیم سارٹوئیٹ ج کا فیصلہ مستقل بنیاد
پر قائم ہے اس مضمون کے متعلق قانون کا حوالہ مقدمہ لواب
ناظر سلیم بنام راؤ رگھوناتھ (۱۵) میں پریوی کونسل کے
فیصلہ سے دیا جاسکتا ہے پریوی کونسل کا فیصلہ صادر کرتے
وقت لاؤٹو قلمیور نے مقدمہ میں حسب ذیل رائے ظاہر کی تھی۔
"اوں اشخاص جو چوکی ایسے زمین کی مالک کرتے ہوں جو

(۱) انڈین کینٹر جلد ۲۹ صفحہ ۳۴۸ (۲) انڈین کینٹر جلد ۲۹ صفحہ ۳۴۸۔
(۳) انڈین کینٹر جلد ۲۹ صفحہ ۳۴۸۔

اور دراصل بیخ بنیاد ہو گیا تھا اور ہمارے دربار کی
حقیقتی قدر کے لئے فصلہ پورہ سے لوگوں میں ایسی صورت
پیدا ہو گئی کہ اس کی نسبت از قوت ہو سکتا تھا۔

ایسی حالت میں مرثیہ ناکامیاد رہتا ہے اور مندرجہ بالا
کیا جاتا ہے۔

پانی کورٹ مالہ آپاد

مرثیہ ثانی ریوانی

بہشتیہ ۱۹۶۱ء بمقام عدالت عالیہ ۱۹۶۲ء

باغچہ لاہور میں جسٹس لڈیہ جج ہونے پر
راجہ لالہ پیر شاہ و دیگر بنیاد رام بہادر مدعی۔

مدعی علیہم۔ مرافقان۔
عدالتوں کا اختیار رسالت۔ فاضل باغ کی حیثیت سے بتقدار
کا دعویٰ۔ عدالت ریوانی کا اختیار۔

کوئی حد تو ریوانی مدعی کے اس حق کا اتنا اہم ہو سکتی
ہے کہ وہ باغ پر حق نہ ہو کہ باغ قائم رہے فاضل
رہ سکتا ہے لیکن یہ قرار دینے کا اس کو کامل اختیار
ہوتا ہے کہ مدعی باغ کے درختوں کا مالک ہے۔

مناہ نام رنگ لال انڈین کمپنیز لمیٹڈ ۱۹۵۹ء کی دہائی
مرثیہ ثانی بنیاد ریوانی دگری مہاراجہ سبھاش چاندھی پریست مورخہ

۱۹۶۱ء کی دہائی۔

سجانب مرافقان۔ مرثیہ۔ بی۔ سہانا۔ بیان مرافق علیہ مرثیہ
جسٹس لڈیہ۔ اس مقدمہ کے مرافقان نے ایک عدالت مال میں پورے
مدعی مرثیہ علیہ کو بیخ بنیاد کرنے کے لئے دعویٰ کیا۔

مرافق علیہ نے یہ مذہبی پیش کیا تھا کہ وہ ارہی کا مالک تھا
اور یہ کہ وہ باغ کی اراضی تھی۔

ہذا سال ۱۹۶۱ء کی دہائی میں مرثیہ علیہ کی دہائی
کی اور مرثیہ علیہ کو برادر۔ ۱۹۶۱ء کی دہائی میں مرثیہ علیہ
کا لڈیہ نے لڈیہ کے لئے دہائی میں مرثیہ علیہ کی دہائی
نئی پیدا ہوا ہے۔

اپنے مرضی دعویٰ میں مرثیہ علیہ۔ ۱۹۶۱ء کی دہائی میں مرثیہ علیہ
زیر بحث ویز اور دہائی کا مالک تھا پورہ۔ ۱۹۶۱ء کی دہائی میں مرثیہ علیہ

اوس نے یہ بھی ادعا کیا کہ اوس نے ایک کون لڈیہ دیا تھا
اور ارضی پر ایک مکان بنوا دیا تھا اور اس نے اس تمام جائیداد

کے متعلق اپنی مالکیت حقیقت کے استقراری استدعا کی اپنے مرضی
دعویٰ کے دوسرے طرف میں اوس نے یہ بیان کیا کہ اگر یہ بھی قیاس

کیا جائے کہ وہ فاضل باغ عطا تو فریقہ خانہ کو از روئے قانون
کوئی حق اوس کو بیخ بنیاد حاصل نہ تھا۔

عدالت عالیہ نے یہ قرار دیکر دعویٰ خارج کیا کہ مدعی اراضی کا
مالک نہ تھا لیکن نصف کی یہ رائے تھی کہ مدعی فاضل باغ تھا

اور انہوں نے یہ قرار دیا کہ اوس کو اوس کے حق کا لڈیہ استقراری
عطا کر دیا اور انہوں نے اس بات میں کوئی اختیار نہ تھا چنانچہ اوس کی عدالت

میں احکام سند رجسٹرڈ ۱۹۵۹ء کی دہائی میں مرثیہ علیہ کی دہائی میں مرثیہ علیہ
بہشتیہ ۱۹۶۱ء کی دہائی میں مرثیہ علیہ کی دہائی میں مرثیہ علیہ

نہیں ہے لیکن انہوں نے اوس کو باغ کے درختوں کا مالک قرار
اور انہوں نے اوس کو اس زمین کی دگری عطا کی ہے کہ وہ

باغ پر قبضہ رکھنے کا حق ہے کہ وہ قائم رہے حق ہے۔

ہمارے روبرو یہ بحث پیش کی گئی ہے کہ عدالت ریوانی کو ایسا
کوئی اختیار نہ تھا کہ وہ مدعی کے اس حق کی نسبت استقراری حق

عطا کرے کہ وہ اس وقت تک باغ پر قابض رہے جب تک کہ قیام
رہے یہ بیان کیا گیا ہے کہ صرف ایک سوال جس کی ابتدا ریوانی

راجہ لالہ پیر شاہ
رام بہادر
والہ آباد
مدعی علیہ

حکم کی ذیل کے اصولوں کے مطابق

قرار دیا گیا کہ اگر وہ نہیں ہے اور نہ ہی کہہ سکا

نگرانی کی درخواست قابل غور رہی ہوگی

درخواست نگرانی کے بارے میں حکم عدالت کے مطابق

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

فیصلہ ایک درخواست نگرانی کے بارے میں

کی نگرانی کے بارے میں ایک درخواست

الکار کیا گیا ہے بلکہ اس کے بارے میں

جواو کی درخواست کے بارے میں

میں ایک درخواست کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

حکم کی ذیل کے اصولوں کے مطابق

قرار دیا گیا کہ اگر وہ نہیں ہے اور نہ ہی کہہ سکا

نگرانی کی درخواست قابل غور رہی ہوگی

درخواست نگرانی کے بارے میں حکم عدالت کے مطابق

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

فیصلہ ایک درخواست نگرانی کے بارے میں

کی نگرانی کے بارے میں ایک درخواست

الکار کیا گیا ہے بلکہ اس کے بارے میں

جواو کی درخواست کے بارے میں

میں ایک درخواست کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

کوئی حوالہ نہیں دیا گیا بلکہ

بجانب نگرانی کے دیگر امور کے بارے میں

۱۹۱۱

۱۹۱۱

پانچواں نمبر

پانچواں نمبر

نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر

حکیم الملک علی علیہ الرحمہ پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

پانچواں نمبر ۱۱ تا ۱۲۲۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

لیکن دہی مرفوعہ کی جانب سے اس امر زور دیا گیا کہ
 بیضا سے اس کے باپ کے قرضہ عات سابقہ ادا ہو جائے کہ جو سے
 انہیں کہیں اثر نہیں پڑا ہے بلکہ اس واقعہ کے کہ اس دہی کے
 رجوع کیے جانے کے وقت اور وقت بہت بہت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
 فکری مبادی کے پاس نہ کہ وہ زندہ تھا احکام عالم مقام کے فیصلہ
 ساہو رام چند راہ نام بھوپ سنگھ (۵) کی ایک عبارت سے استناد
 کیا گیا ہے جس میں مذکور ہے کہ ادا کیے بغیر دیا جا چکا ہے وہ عبارت یہ ہے
 لیکن جب تک باپ زندہ رہے کہ ہر کوشش جو جائز اور مہربان
 اور پوتوں کے حصول پر ان کے باپ کے قرضہ بات ادا کرنے کی
 نسبت ملتی ان کی زندگی میں وہ داری کی حالت میں نہ رہا ہے اور
 نہ کہ اس قرضہ کی نسبت جو ٹھیک طریقہ سے خود جائداد کی اغراض
 کیلئے حاصل کیا گیا تھا اس کے ۱۰۱۰ اپنے باپ کے ساتھ بلا شکر کہ
 مالک ہوئے ہیں تو وہ کوشش نہ کیا یہاں رہی چاہے اور اس کیلئے
 نہایت ہی سادہ و چھوٹا کچا سکتی ہے لیکن یہ کہ باپ کی موت کے
 قبل ممکن ہے کہ وہ قرضہ ادا کر دے یا اسکی وفات کے بعد ممکن ہے کہ
 کافی ذاتی جائداد موجود ہو جو وہ باپ کی ملک جو جس سے قرضہ ادا

جزو مابعدی تر ہے جو ہر مالک کے لئے ہر مالک کو مال رکھنا کہا ہے
 قرضہ سابقہ تھا کہ اگر بے سند ادا مال سے مراد کو مال رکھنا کہا ہے
 اور مالک میں اس قرضہ کی بات سے ہر کسی باپ کے
 کیا تھا بیٹوں کے خلاف باپ کی مالک کی بات اس کے انتقال کی
 تائید کیلئے دیا گیا سکتی ہے
 اس مرفوعہ میں دیا کوئی غرض نہیں پیش کیا گیا ہے کہ بارشوت
 مرفوعہ پر غلط طریقہ سے مانا گیا تھا تو مرفوعہ اولیٰ میں یہ غرض پیش
 کیا گیا تھا کہ بیٹوں پر یہ لازم ہے کہ وہ قرضہ بات کا خلاف اخلاق
 ہو ثابت کریں سمجھئے اس کے منتقل ایہ انکی تداوت کو ثابت
 کرے یہ واضح ہے کہ غرض ان کے خلاف اس سے کہ کوئی تہہ نہایت
 نہیں کہہ سکتا جو باپ کے منتقل کی ہوتی ہے سوائے اس کے کہ
 بہت ہی خفیہ ضرور سے اس کے وجود یا باپ کے قرضہ بات ثابت
 کی نسبت ٹھیکہ غرضات ثابت کرنے سے متعلق اس کی حقیقت کم
 ہوتی ہے اس لئے اس سے تحقیقات کے متعلق کم سخت جو مطلب
 کیا جا سکتا ہے لیکن ان کا وجود ثابت کرنے کا بار حق ٹھیکہ کی وجہ سے
 منتقل ایہ سے بیٹوں منتقل نہیں ہوتا مگر اس کے کہ بیٹے حق منتقل کی اور

124

اس دور میں سماع کی پیدا کردہ کئی نئی دعوے پر اثر زوال کا
 جسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حجت درست ہے جتنی پرشاد و عام ہو سکے
 (۱) اس کے فائدہ کی دوسری باتی کو روٹوں میں تقبہ نہیں کی گئی تھی
 پہلے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ رول انٹرہ انج کی رو سے
 جس اسکودنہ ۱۴۴۱ مجموعہ صابطہ و بانی کے ساتھ بڑھا رہا ہے
 و اس ان قانون کا باہر وہ یہ نشا تھا کہ وہ اس فیصلہ کو سونا
 کرے۔ اس کی رائے کے گہا لون آسٹن لٹرنڈ بنام اووہ بہاری لال
 (۲) اس میں ناظم کی گئی ہے۔ میری رائے میں عدالت تحت کا نل
 دعویٰ کو سمیٹا و ماعت کی بنیاد خارجی کر کے میں ضلعا تھا جس کا کہ
 تمام دوسرے امور کی حالت ہے عدالت تحت سے مدعی کے
 موافق تھوڑی کی ہے۔ میں عدالت تحت کی ذکر منسوخ اور دو
 حالتوں کے خرچہ کے ساتھ مدعی کے دعویٰ میں ذکر کی گئی ہے تاکہ
 ملاحظہ فرمایا گیا

ہائیکورٹ الہ آباد

ملاحظہ فرمائی

نمبر ۱۴۴۱ بابہ ۱۴۴۱ شمسہ ۲۲ مئی ۱۹۲۲
 باجلاں پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ

کاشی پرشاد۔ مدعی علیہ۔ بنام پنالال غیر مدعی علیہ
 دائرہ بندیوں پر ایسری نوٹ پر دعویٰ۔ آزادانہ بنائے
 تائیس کی وقت -

اس کی دائرہ کو اس روید کی ماریات کے لئے
 بنائے نامش واصل بوجس کے لئے اس کے مدون
 نے پائیری کوئی کی نہیں ہے تو اس سے طاعت وادارہ
 سکا پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ

رام سروہب بنام سودا گندہ اندر کی سرحد ۱۴۴۱
 کاشی پرشاد
 مدعی علیہ بنام پرشاد کاشی پرشاد
 مورخہ ۱۴۴۱۔ چو لائی ۱۴۴۱

منجانب حراج رستہ سری میں سپاہ
 منجانب رستہ علیہم مسٹر کو ریشاد
 فیصلہ یہ ہے ملاحظہ اس دعویٰ سے پیدا ہوتا ہے جو پنالال
 و پنالال نے کاشی پرشاد کاشی لال وغیرہ کے خلاف ترقی
 کے لئے رجوع کیا تھا۔ دو خواہشیں تھیں۔ ۱۔ اس میں ذکر
 اس میں ذکر کاشی پرشاد کاشی لال وغیرہ کے خلاف ترقی
 کیشن کی ہے کہ کاروبار پنالال پرشاد کاشی لال وغیرہ کے خلاف ترقی
 جبکہ اس میں ذکر کاشی لال وغیرہ کے خلاف ترقی
 اس میں ذکر کاشی لال وغیرہ کے خلاف ترقی
 بیباقی میں۔ وہ پنڈیاں دیں جو ان دونوں کی جانب سے
 تھا۔ ذکر دووں کے خلاف بھی کاشی پرشاد کے اس بنام
 ملاحظہ کیا ہے کہ وہ دائرہ تھا بلکہ یہ کہ منشی لال ذمہ دار تھا اس میں
 یہ بحث کی تھی -

(۱) یہ کہ ہندوؤں کی کیشن گز کے حساب میں قرضہ کی
 بیباقی کے لئے نہیں کی گئی تھی بلکہ وہ بالکل مختلف قرضہ کے حساب
 میں کیشن کی گئی تھیں -
 (۲) یہ کہ جیسا کہ نامشوں نے تصدیق کیا تھا صرف منشی لال
 نے یہ اقرار کیا تھا کہ وہ ہندوؤں کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار
 ہو گا -

ہر دو عدالتوں نے یہ قرار دیا ہے کہ پنالال کا قرضہ
 اس کی بیباقی کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ بالکل مختلف قرضہ کے حساب

کاشی پرشاد
 پنالال
 پنالال
 پنالال

سرمدی، قزوینی، بروجردی،
 اصفهانی، تبریزی، شیرازی، کرمانی،
 خراسانی، سیستانی، بلوچی، گیلانی،
 مازنی، گرجی، ارمنی، یهودی، مسیحی،
 زرتشتی، مانوی، سکائی، و غیره
 در این کتاب مذکور است.

مرکزیت و مرکزیت

۱۷۰۰: مسند احمد، ج ۱، ص ۱۷۰۰
۱۷۰۱: مسند احمد، ج ۱، ص ۱۷۰۱

ہام بولے: مجھ کو خواہ سینا تم شریک نہ کرنا کیونکہ میں نے اپنے لیے فیضی عطا
 فرما کر دنیا بھر میں اپنی اہمیت کا پتہ چلا دیا ہے۔ وہ فرمایا: ہاں اور میں
 اور اے مرضی دعویٰ کا مالکانی رسوم و رواج کی بنا پر دنیا بھر میں
 کا یہاں سے اس کے متعلق ہو سیکے لیکن اس مدت کے اندر تم کو کیا جانا
 دو حالت سے محفوظ رکھ دو دعویٰ ایسا تقاضی الیہا ہو جاتا ہے۔

وہ دعویٰ چاروں طرف سے مدد و حمایت لیکن کافی رسوم ادا نہیں کیے
 وہ کہہ گیا ہوتے ہی ایسا فرمایا ہو گا تا اگر نقص کا تشکیک اس وقت کے
 اندر کر دیا جائے جو عدالت نے توڑ کی تھی تو سبب و حمایت اس
 دور اس میں شخصی ہو چکی ہو۔

مستحق بر سراد بنام بیخ گم که ازین لاریورط اولاد و جلد ۱
مستحق که ازین لاریورط اولاد و جلد ۱

اوس کے اور یہ سب کچھ دیکھ کر اس کی حالت
 بخیرانی و برافراہی بنا کر اس کی حالت
 خود بخود صحت و سلامتی کا علاج ہو گیا
 و اس کا علاج
 اس کے لئے جو اس کی حالت

[illegible]

اسور کے یہ غار میں کیا کہ دھرنے میں آباد تھا ساء اور
نے لہا لار وندا مدھی۔ سیمہ سرافتی بحر زکی ایکو منشی پر ناو باہم
عک (۱۰) کا ہا ہرے شرار ویکہ، خوشی منشی ایدما تھا مدھی۔ نے
ننگرائی اس امر پر دور و باہرے کو اس فیصلہ کی اس فاکو کو
باقی نہیں رہی ہے اور یہ کہ اور ڈی رول انقرہ و
منا دیوانی کی رہے۔ جب اس کو دفعہ ۱۶۱۰ء میں عرضا بلا لیا
سکے۔ باقی پڑھا جائے عدالت کو یہ اختیار کرائی تھا کہ وہ
مدھی کو خیریت مہلت و تہی جس میں وہ رسوم عدالت کی کسی کو نہ کہ
اور یہ کہ ایسی کسی کامیاب و مقدرہ کے اندر نہ کہ ہو گیا تھا تو یہ واضح کہ

(۱) این سند را در تاریخ ۱۳۰۴ هجری قمری صادر شد.

چھٹا۔ اس مقدمہ کے واقعات پیچیدہ ہیں لیکن مرافعت میں
بہت ہی دودھ کو صرف و دوا اور کے متعلق باقی رہ گئی ہے وہ باقی
بہو جا اور بہن اپنے مابین سونے نیا گاؤں کے کھانہ نمبر ۱ میں
۱۲ سوہ حصہ کے مالک بنے۔ وہ بھائی ایٹیکٹنگ ستر گا مالک تھے
بہن ایک سوہ مساتہ کنڈر کو رکھ کر چھوڑ کر پہلے فوت ہوا۔ بھو جا ایک
سوہ مساتہ بلا سو کو چھوڑ کر بو رہیں موت جو انتھسا ۱۱ کے
پید مساتہ بلا سو اور سب کے آخر میں مساتہ
کنڈر کو فوت ہوئی۔ بہن کی وفات پر اس کا حصہ اس کے
غیر مستحق بھائی کے متعلق منتقل ہونا چاہیے تھا لیکن دراصل اس پر
مساتہ کنڈر کو رکھنے قبضہ حاصل کیا تھا اور بلا سو کی وفات پر کنڈر کو
اس کے حصہ کی بھی قائم مقام ہوئی اور اس طریقہ سے کامل ۲۱
سوہ حصہ کی مالک مندرجہ رہیں گئی۔ مساتہ بلا سو نے اپنے
شوہر کی وفات کے بعد دیگر سنگھ اور بلدیو سنگھ کے حق میں ۱
سوہ حصہ رہن کیا جس پر وہ قابض تھی۔ اس رہن کی تاریخ ۱۸ مئی
تھی۔ بلدیو سنگھ اس مقدمہ میں مدعی علیہ نمبر ۱ ہے۔ ۱۸ مئی ۱۹۱۹ء
کو مساتہ کنڈر کو رکھ کر دوسرے کھانوں کے مالکوں کے ساتھ ان
دو بیٹا حاجات میں شریک ہوئی تھی جن کی رو سے انھوں نے
نیا گاؤں میں ۱۲ سوہ حصہ اور ایک دوسرے سونے کھانوں
میں ۱۲ سوہ حصہ تین اشخاص دیگر سنگھ، بلدیو سنگھ اور بوہن کے
حق میں بھجوا دیا تھا۔ نیا گاؤں کے ۱۲ سوہ حصہ میں
مساتہ کنڈر کو رکھا ۲۱ سوہ حصہ داخل تھا جس کا حوالہ دیا گیا ہے
مرافعت میں اہلی قاضی یہ ہے کہ ایسا ہی بیٹا سے وہ حق مرثی
زائل ہو گیا تھا جو اس ۱۲ سوہ حصہ میں رہن بابت مسئلہ کے
بوجب دیگر سنگھ اور بلدیو سنگھ کے قبضہ میں تھا۔ مدعی نے اس
جاء اد کے ایک حصہ کی نسبت حق شفعہ حاصل کیا جس سے بیٹا

بابت مسئلہ متعلق تھا اور اس لئے بالواسطہ مریداری کی وجہ سے
دیگر سنگھ کی وہ عرض حاصل کی جو اس کو دشوار نہ ہو سکے جو بیٹا
حاصل تھی۔
اس نتیجہ کی نسبت مرافعت کی جانب سے یہ بحث کی گئی ہے کہ
اولیاء یہ کہ وہ ۱۰ قانون انتقال جائیداد متعلق نہیں ہوئی اور وہ ہم
یہ کہ اگر وہ متعلق ہوئی ہے تو بھی کوئی اوغام نہیں ہوا تھا کیونکہ
رہن کا جاری رہنا ان کے لئے ناگوار ہے۔ لہذا تھا اور یہ کہ اس میں
ایسا ایک منوی شفا سو جو تھا کہ رہن قائم رہے۔
وہ وجہ کے گمان سے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ دن ۱۱
متعلق نہیں ہوئی ہے کہ بیٹا مورثہ ۱۸ مئی ۱۹۱۹ء کو مرثیہ میں
تین خریداروں کے حق میں تھا جبکہ انہیں سے صرف دو رہن میں فرق
تھے۔ یہ جوابی دو جوہر سے ناغلو کو مافی ما ہے۔ اولیاء کہ رہن
بیوہ حصہ کے صرف نصف سے کہیں ۱۲ سوہ حصہ سے متعلق تھا۔ کیا یہ
کو بیٹا ہر دو سے ۱۲ سوہ کا حصہ حاصل ہوا تھا۔ اس طرح
اگر تیسرے مشتری کے حصہ کو خارج کیا جائے تو بھی وہ ایک ایسے
حصہ کے مالکان متعلق بن گئے تھے کہ اس حصہ سے زیادہ تھا۔
جمیر وہ رہن رکھتے تھے۔ ثانیاً یہ کہ عدالت نے شفا علی خاں
بنام محمد علی خاں (۱) میں یہ قرار دیا تھا کہ حبس مرثیہ میں
کا کو ایک حصہ خریدے اور تمام واقع ہوتا ہے اور بہن اس حصہ کی
مدد نہ ملے ہو جاتا ہے جو مرثیہ سے خریدتا ہو۔
وہ وجہ بہن کی بنا پر اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اگر وہ ۱۱
متعلق ہو تو بھی کوئی اوغام نہیں ہوتا تھا اور وہ ۱۲ میں
(۱) یہ کہ خریداروں کے نام مرثیہ کی حیثیت سے کہیں مرثیہ
درج کئے جاسکتے ہیں۔
(۲) یہ کہ بیٹا کے وقت مساتہ کنڈر کو کی نسبت تھا۔

مرافعت میں
بنام
بنام

۱۹۱۹

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زچہیں۔ انھوں نے یہ بھی قرار دیا ہے دسمبر ۲۵
قانون اسامیہ بند کے بموجب پٹیاں زائد احوال
شہادت دینے کے لئے کہ ان پر ناکافی اسامیہ ثبت تھا اس
پتہ لال اصل گزٹ کے حساب کے مطابق اپنی دلیل پر استدلال
کرسکتے اور اس کے ثابت کرنے کا مجاز تھا جس کی مبادی
کے لئے یہ ہندیاں تکمیل پائی تھیں۔

مراغہ میں واقعات پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا لیکن یہ بحث کبھی
ہے کہ عدالت مدعیان کو یہ اجازت دینے کی مجاز دیتی کہ وہ
ہندوؤں کو سرد کریں۔ یہاں تک کہ اس حالت کا تعلق ہے
نظام کے ایک دلیل سلسلہ میں یہ امر ہے یا ہے جس کی ایک مثال
رام سہرپ نام حسودا کنور (۱) بتلائی جاسکتی ہے جس میں یہ قرار
دیا گیا تھا کہ اگر کسی ان کو اس رویدہ کی ذمہ داری کیلئے بنائے
میں نہ ہو جس کے لئے اس کے مہون نے پراپرٹی نوٹ
کی تیار کیا ہو تو وہ نوٹ سے غلط اور آزاداں اپنی بنائے ناش
میں نہ ہو جس کے لئے اس کے مہون نے پراپرٹی نوٹ
کی تیار کیا ہو تو وہ نوٹ سے غلط اور آزاداں اپنی بنائے ناش

آخری امر جو پیش کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ چونکہ مدعی نے
ترغیہ کی کال پیسائی کے لئے رسید دی تھی اس لئے وہ اس کے
استعمال کرنے کا مستحق نہ تھا یہ امر عدالت تحت میں نہیں پیش کیا گیا
تھا۔ ایسی حالت میں ہم یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ عدالت
میں اس بحث کی جائے۔ پس پھر اٹھنا تھا جو یہ مراغہ کا سیلاب رہتا
اور وہ مہتر پہنچا رہا تھا کہ جس میں عدالت ہمارا خیر پیش
داخل ہوگا

مراغہ خارج کیا گیا۔

(۱) پٹیاں گزٹ ۱۲۸

۱۰ الٹ چورنگی کٹر اور وہ

مراغہ اولی دوانی

نمبر ۲۹ بابہ ۲۵۰ ضلع ۲۵۰ نمبر ۱۹۲۲

باسلام مرٹھ پٹر اولی کٹر کٹر
کو منگھ دینے والی علی علیہم سپانم بناد منگھ وغیرہ مدعیان امرائے
مراغہ علی علیہم۔ مراغہ علیہم
قانون انتقال جائداد ایکٹ ۱۸۸۰ بابہ ۱۰۰ دھندا اولی دوانی
حق انحصار کے ایک جزو کی خریداری منجانب مرتین اور اس کا
اثر۔

حسب کوئی مرتین اس جائداد کے حق انحصار کا
کوئی جزو خریدے جو اس کے پاس رہے گی تو وہ تمام
میں میں آتا ہے اور اس حق کی حاکم رہا رائل
یوٹا ہے جو مرتین نے خریدا تھا۔

شمس الدین خاں نام مرٹھ خاں انڈین کنسر علیہم
سزا کی تعلیم کی گئی۔

وہ مرتین جس نے حق انحصار خرید لیا وہ خود اپنے
سابقہ رہن کو اس موقع سے نہیں پیش کر سکتا کہ وہ
ابھی تھیں کے خلاف قائم ہے۔

نندیشوری سنگھ سام پنڈت برون سہائے انڈین پٹا
کلا جلد ۱۵۹ کی تعلیم کی گئی۔

مراغہ بنارانی وکری مہرہ اولی دوانی جج ہرود
مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۲

منجانب مراغہ مرٹھ پٹر اولی کٹر کٹر
منجانب مراغہ علیہم سزا کے پٹیاں گزٹ کے پٹیاں

[illegible]

دوسری شقیج کا تعلق بھی ان دو مینا حیات سے ہے جو
جہ کی تکمیل کرنے اور جوہر سے ۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو کی گئی تھی۔ دو
سالہ شقیج کا موضوع ہیں ان یاچج اتحاد میں سے جو ان
مینا حیات میں شرکات ہوئے تھے ایک تھیں بہادر تھا جو موجودہ
دعویٰ میں مدعی علیہ نمبر ۲ تھا اور ایک مراج ہے بہادر اس کے
تیسرے بھائیوں متفرق ملک اور تعلیم میں سے ہر ایک نیا گاؤں کے
کھانا ہوتا ہے ایک بسوہ کا مالک تھا ملک اپنے بھائیوں کے
پسپل بوت ہو گیا۔ جن میں سے ہر ایک کو اس کی وفات پر ان کے
ایک بسوہ حصہ کا حصہ ملا تھا۔ بہادر مراج کی کھیت اس امر شقیج
کے تعلق یہ ہے کہ ایک ٹلٹ حصہ جو اس کو ملک کی وفات پر
حاصل ہوا تھا مینا ر سونہ ۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں داخل نہ تھا۔
وہ خاص و جہر میں کے لحاظ سے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ
لکھنؤ میں یہ حصہ اپنی زندگی میں برہن کر دیا تھا اور یہ کہ اسی سارا
برہن کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا تھا اس سے علاوہ جس کے بہادر
کیسوں میں جس کا اندراج ہوا۔ تاہم برہن کے اہم
نکتے ہیں کہ یہ دعیاں سپریم کورٹ نے یہ قرار دیا ہے کہ یہ
بہادر جو ناقابل اطمینان ہے یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اس کا
حصہ کو جو مینا ر کی تکمیل کے وقت مسئلہ طور پر بہادر کا تھا

ہمدردی ہے تاکہ نیا گلوں میں اپنا مسودہ حشر کھل کر دبا جائے
 وہ اس پر مناہ کی رو سے منتقل کیا گیا تھا اس امر سے اس شیخ طلبہ
 کا تفسیر ہو جاتا ہے اور مرانہ کی صحبت کو نامشہور کرنے میں یہاں
 نعت سے متفق ہوں۔

میں نے یہ سچے سچے کہہ دیا تھا کہ یہ سچا اور سچا ہے اور اس میں شک ہے۔
خارج کیا جا سکتا ہے۔

مراکز فامیج کرپا گما

پروپی کونسل

مراقبتہ دار صحتی خدامت مسند روڈ پانی کورنگ علی

منہجہ اولیٰ - ۱۹۲۳ء

باجلاس۔ لارڈ وائسرائے اور قلیو، سران

الحجۃ المبرکۃ فی ۱۰ ذی الحجۃ ۱۳۸۰ھ

امروزه در این سوره لکیر و غیره بنام رانگه و نامده و کشیش و کشیش و کشیش و غیره

مرغی علیہم مرفعان

گريشن لمي نشان ۹۹ بابۃ ۲۵۲۵ وفات ۲۰۱۹ ۲۰۱۹

۱۰ ارضیات کا اسمی مخالفہ قبضہ۔ اسماری پید کا اصل ہوا۔

و کہیں بھی سب سے پیشہ یہ دعوئی کیا ہو کہ وہ حاکمی دینی رہیگا

کامیابی و چو در این یسیت بیاوردن او را در دست
خداوند متعال و در روز قیامت

که از خدمت من این خبر که شکر من را که در سلطنت من در دست است

سید محمد علی

مرافقہ تیار ہونی فیصلہ بعد وہ سبیل اسکاتلینڈ میں

جیسے بیچارہ۔۔

منجانب ارفع مسزجیا و دبلیں کے ہی کنوٹھی ہوا

۱۵۹

لیونہور او
بنام
راگھوناتھ
پرکاشی

استھاری اسمی کی حیثیت سے آجی کی غرض پر کوئی اثر نہ پڑا
اپنی ڈگری کی تہذیب میں بنام کے وقت تک تو صرف جو گنا تھا اس
پر جو غور و فکر ہو رہی ہو وہ کہ آیا عدالت کہ ایسا کوئی اختیار
تھا کہ وہ اس بنام کا حکم دیتی۔

۱۰۔ جنوری ۱۸۵۷ء کو گنا وارا آجی کے مابین مذریعہ
دستاویز جبرہ شدہ یہ شرط تھا کہ آجی تہذیب اور ارضیات
کے استھاری اسمی کی حیثیت سے گن کو مہر و پیر لگان اور
بیس سال تک مہر و پیر لگانہ فرمادہ اور اس کے گنا
۱۱۔ سالانہ ۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۸۵۹ء تک گنا کو مہر و پیر
آجی اور اس کی وفات کے بعد مہر و پیر اس کے بیٹے وامن
اور اس کے جاتے تھے جو مہر و پیر ۱۸۵۹ء کا باپ تھا۔

۱۲۔ مہر و پیر کو مہر و پیر کے باپ راجندر نے جو وقت
وٹنڈا تھا ایک دستاویز کی گیل کی تھی جس کی وجہ سے کرائی گئی تھی
جس کی رو سے اس نے بظاہر ایک شخص سنہ سے کو ان ارضیات کا
جو اب مہر و پیر ہیں استھاری پڑھ ۱۸۵۷ء سالانہ لگان کے عوض
منقل کیا جس کے ساتھ لگانہ تھا اور سنہ سے کو ارضیات پر
تاجن کر دیا اس سے سنہ سے وامن گنا وارا ایک شخص مانا باجی
پیش کے مابین نزاعات پیدا ہوئے جس نے یہ اعلان کیا تھا کہ اس
یہ ارضیات ایک ڈگری کی تہذیب میں خریدی تھیں۔ ان شخص نے
نزاعات ناشی کے سپرد کیے۔ رام چندر اس ناشی میں ترقی نہ تھا۔
اس ناشی میں وامن نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ ارضیات کے قبضہ سے
عازنی طور پر موجود رکھا گیا تھا۔ یکم جنوری ۱۸۵۹ء کو ٹائٹوں نے اپنا
فیصلہ صادر کیا اور اس کی رو سے یہ حکم دیا کہ وامن کو چاہئے کہ وہ
سنہ سے کو سالانہ گنا وارا ۱۸۵۷ء سے مانا باجی کو اور اس کے
اور استھاری اسمی کی حیثیت سے ارضیات سے متعلق مال کو تاج

و فیصلہ تعلق ۱۹ مارچ ۱۸۵۷ء کو عدالت کی ڈگری قرار دیا گیا
تھا۔ رقم جن کی نسبت اس طور پر حکم دیا گیا تھا وامن۔ ۱۰ اور اکائی
۱۱۔ سالانہ ۱۸۵۷ء سے سنہ سے وامن نے ۱۸۵۷ء سالانہ لگانہ چاہا
کو اور کیا تھا ان رقم کے لئے وامن کی رمانہ چاہا اس نے یہ
پیش کیا تھا کہ وامن ارضیات استھاری اسمی کی حیثیت سے
فائدہ اٹھا لگا کے کاغذ اس حقوق میں مہر و پیر کا نام
ارضیات کے استھاری اسمی کی حیثیت سے وامن کی کیا گیا تھا۔
راجندر کی وفات پر مہر و پیر نے ۱۸۵۷ء سالانہ لگان
استھاری اسمیوں کی حیثیت سے پیش کیا لیکن وامن نے اس
رقم کے لینے سے انکار کیا جو اس طور پر پیش کی گئی تھی۔ راجندر
۱۹۔ سالانہ ۱۸۵۷ء کو فوت ہوا اور وامن نے وامن کی حیثیت سے
اس کے قائم ہوئے ان واقعات کے ثابت ہونے پر جو مہر و پیر بیان
کئے گئے ہیں۔ بہار ڈینٹا نے یہ قرار دیا تھا کہ استھاری پڑھ کی نسبت
جسکی نسبت مہر و پیر وامن نے بیان کیا تھا بہت زیادہ تھی۔ افسوس
اپنے فیصلہ میں یہ بیان کیا تھا

۱۰۔ یہ امر غیر فراموش ہے کہ وامن کی جیسے تعلق دعویٰ کیا گیا ہے وٹنڈا
وطن انعام ہے اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ وٹنڈا کی سٹیٹیکٹ اور
اس میں صرف جن حیاتی غرض رکھتا تھا اور اس کو یہ اختیار نہ تھا کہ
اپنی زندگی سے زیادہ مدت کیسے اس کو پڑ پڑ سے مہر و پیر کا وارا
اور ٹیکٹ راول جس نے پڑ پڑ سے مہر و پیر نقل کیا تھا مہر و پیر
اور مہر و پیر کا باپ راجندر کو پڑ پڑ سے مہر و پیر کے لئے نسبت اس وقت
سے ۱۸ سال کی مدت حاصل تھی جو پڑ پڑ سے ایسا مل نہیں کیا تھا اس لئے
استھاری پڑ پڑ سے مہر و پیر کے لئے نسبت دعویٰ کرنے کے
معلق مہر و پیر کا حق مندرجہ اساعت ہو گیا ہے ملاحظہ ہوں انعام
شام راول (۲) وارا وٹنڈا بنام انت راول (۳)۔

مصور اور وہ

بنام
گورنمنٹ
دریوی

مانع ہوتا ہے۔

اراضیات جو اس مغلہ میں رہیں عاقبتی طور پر ارضیات
تھیں جن سے دفعہ ۲۰ ریگولیشن ۱۹ ایسے متعلق ہیں وہاں
دعویٰ نے خدشی وطن اراضیات کے قبضہ اور وصال نے دعویٰ
کیا تھا۔ عی علیہم کو ایک حلیہ بابت ۱۸۸۸ء کے اراضیات پر
قابض ہونے کا دعویٰ تھا جو ان کے حق میں اراضیات کے متعلق
درعیان کے دادا نے کیا تھا جو علیہ۔ کہ وقت و طمانہ اور ارضیات
نی لمانہ قبضہ کی بنا پر سبب و سماعت کا عند میں کیا اور لمانہ
بہر عی علیہم نے اس لال کیا تھا انظار ہر یہ تھا کہ سبلی کی طرف
کے بعد ۱۲ سال کی مدت تک ان کا بظاہر قبضہ مانتا رہا۔ دعویٰ
محنت یہ تھی کہ اس کے دادا سبلی کو اپنی زندگی سے زیادہ ارضیات
کے متعلق علیہ دینے کا کوئی اختیار نہ تھا اور یہ اس کے دینے
دعویٰ کے باپ کو یہ اجازت دینے کا اختیار تھا کہ اراضیات
دعویٰ علیہم کے قبضہ میں رہتیں۔ چیف جسٹس سار جیٹ اور جسٹس
نانا جیالی ہر دہاس نے تین سوالات اجلاس کمال کے سپریم کورٹ
محرف یہ ضروری ہے کہ ان سوالات کے بعد پہلے سوال کا ذکر
کیا جائے جو یہ تھا "ایا ایک قابض کی زندگی میں ۱۲ سال کا
مخالفانہ قبضہ قاضیاں مابعد کا مانع ہوتا ہے" اجلاس کمال نے
یہ فیصلہ کیا تھا کہ فریب اور سازش کی عدم موجودگی میں پہلے سوال کا
جواب اثبات میں دیا جائے گا۔ اور یہ اگر مخالفانہ قبضہ کیا ہوگا
ہر خاص معصوم میں تصدیق ہوئے کے لئے چھوڑ دیا جانا چاہئے
سوال اور اس کے متعلق اجلاس کمال کا جواب جب مقدمہ کے
واقعات کی ناظمی سے اس پر ذکر کیا جائے عام معلوم ہوتا اور
وہ مشورہ لائڈسٹ وطن اراضیات کی تفتیش کی صورت میں
محدود نہیں ہیں جو وطن دار کے تھیں جنہ کے حق میں کی ہو

جس نے یہ بیان کیا ہو کہ اس ۱۲ سال کے قابض قبضہ ہونے پر
حاصل ہو گئی تھی۔ یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ پہلے سوال کے
جواب کا حتمی منشا کیا تھا اور اس غرض سے حکام صاحب مقام کی اس
میں یہ معلوم کرنا ضروری ہے جو کوئی۔ اصل کیا تھی جو اس وقت
زیر بحث تھی۔ وہ بریڈیہ اتھارٹی پشہ کی منتقلی اس کے سامنے
کے حق میں تھی وہ ایک سید اور انتقال مطلق ایک ایسے شخص
کے حق میں تھا جو وطن اور وطن کے عائد اس کے لئے متعلق نہ
تھا جس کے ساتھ سبلی کی وفات کے بعد ۱۲ سال کی
گزری تھی یہ زمانہ جس شخص متعلق ایسے وطن دار نہیں
عام قاسوں نے یہ اجازت دہ تھی کہ اراضیات اور
بلات قبضہ رکھے ہر صورت میں علیہ بلا ہر قبضہ رکھے۔ بلات
ریگولیشن ۱۹ ایسے سبلی کی رو سے منع کیا گیا تھا کہ اس
مقدمہ کے واقعات کے لحاظ سے چھپے اس سربراہی سار جیٹ
اور جسٹس نانا جیالی اور اس کے بعد بریڈیہ اتھارٹی کے
اجلاس کمال۔ اس کی تو بریڈیہ اب جا رہی تھی ہر
اجلاس کمال کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ اس نے مقدمہ کی ناظمی
یہ تھا کہ شخص نے وطن سے نئے ایسی خاص کو تھوڑا
وطن اراضیات پر اس انتقال مطلق کے بعد سے قبضہ کیا ہے
جس کے حق میں سبلی نے کہا تھا جو علیہ کے وقت و طمانہ
اس دعویٰ میں جان اراضیات کے قبضہ کے لئے ایک ایسا
معدوم ذکر کیا ہو یہ ثابت کر کے کامیابی کے ساتھ جواب
سبلی کی وفات کے بعد وہ اراضیات پر ۱۲ سال کی مدت
بلات قابض رہا تھا۔ چارلس سار جیٹ کے اس فیصلہ پر اگر غور کیا
کہ ساتھ خود کیا جائے جو مانع بنام انتہا مانع و مانع
کیا گیا تھا تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس سوال پر پہلے

ابتدائی قانون ہے کہ ایک شخص دوسرے کی ملکیت کا پابند نہیں ہو سکتا
 بجز اس کے کہ وہ بحیثیت قائم مقامی کارندہ یا ولی یا اسی قسم کی
 کسی حیثیت سے کیا گیا ہو یہاں ساتھ ساتھ یہ بلور استحقاق کے
 ایسی جائداد کی نسبت مسائل کہ رہی تھی جو خود اس کی تھی جب یہ
 قرار دیا گیا ہے کہ جائداد اس کی رہی تھی اس کے متعلق اس کے
 تمام معاملات فی نفسه کا عدم ہونا اور وہ جو ایک کے سوالات
 کے باعث اس کو رہن کی مجلس کی ترغیب ہوئی تھی بایہ کہ اس نے
 ورژن کے متعلق کیا حاصل کیا کچھ غیر متعلق ہوں۔ اگر اس مسئلہ
 کیلئے کسی نظریہ کی ضرورت ہے تو وہ حکام عالی مقام پر یہی کوئی
 کے فیصلہ بمقتدہ مذکورہ سنگھ بنام پورنڈر اکول کلنسی (۱۱) اس
 مل سکتی ہے۔ اس مقدمہ میں رہن کی مجلس ایک شخص نے راج سنگھ
 نے کی تھی جس نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ قطعی مالک کی حیثیت سے
 مرہونہ جائداد پر قابض تھا اور یہ کہ اس میں کوئی شریک حصہ دار
 نہ تھا اور اس نے یہاں پر اس کو اپنا دنیا بیک کے حق میں پہن کیا۔
 حقیقت یہ ہے کہ جائداد شیوراج سنگھ اور اس کے چھوٹے بھائی
 مہاراج سنگھ کی مشترکہ جائداد تھی۔ مہاراج سنگھ رہن میں شریک
 نہیں ہوا تھا اور نہ رہن دار۔ یہ یہ ظاہر ہوتا تھا کہ مرہونہ جائداد
 میں اس کو کوئی مالکانہ حق حاصل تھی۔ لیکن اس کو یہ ترغیب
 دی گئی تھی کہ وہ رہن دار پر دستخط کرے تاکہ یہ شہادت مل سکے کہ
 شیوراج سنگھ کے قرض سے نہیں اس پر قبضہ کیا گیا تھا۔ اس نے
 رضامند ہو کر اس کی تھی۔ رہن کی بنیاد دونوں بھائیوں کے ناموں
 ایک دوسرے کے ناموں کے ساتھ اور اس پر حیا اس سنگھ نے اس جائداد
 اعتراض کیا تھا کہ مجلس رہن کے وقت وہ نابالغ تھا اور یہ کہ ستائیس
 اس پر حیا جس مجلس نے تھی اس کی نابالغی کا سوال اس جو ابھی کے
 لحاظ سے اہم تھا کہ وہ رہن میں شریک نہیں ہوا تھا اگر اس کے

متعلق اس نے رضامندی دی تو رہن وستان کی عدالتوں میں
 یہ قرار دیا تھا کہ وہ نابالغ تھا اور اس کی حیا کے نام پر رہن کو شریک
 رو بہورافہ پہنچا دیا گیا تھا کہ اس کو اس بنا پر حیا قرار
 دیا جائے کہ شیوراج سنگھ اس کا واقعی ولی تھا اور یہ کہ رہن کی مجلس
 قرضہ سابقہ کے بدلے اس کو دیا گیا تھا۔ اس کا یہ اصرار تھا کہ اس کا
 نے یہ رائے ظاہر کی تھی
 مذکورہ احد کہ یہ قرار دینا کہ وہ مرہونہ دار ہے۔ لیکن یہاں
 کو حیا کے نام پر نابالغ تھا کہ وہ مرہونہ دار ہے۔ حیا کے نام پر حیا
 کے لئے ضروری نہیں ہے۔ وہ مرہونہ دار ہے۔ حیا کے نام پر حیا
 بنا پر اس رہن کے متعلق یہ مرہونہ دار ہے۔ حیا کے نام پر حیا
 نے یہ قرار دیا ہے کہ رہن کی مجلس شیوراج نے دیا اس کے لئے
 مہاراج سنگھ کے کسی قائم مقام ہو۔ رہن کی حیثیت سے نہیں کرانی
 اور چونکہ مہاراج سنگھ اس وقت نابالغ تھا اس لئے اس کے اور
 جائداد میں اس کی غرض کے خلاف نہ ہوا مرہونہ دار ہے۔ اس لئے
 نہ تھا وہ کا عدم اور یہ مرہونہ تھا۔ وہ اس سے مرہونہ دار ہے۔ حیا
 چاہئے جس میں وہ رضامندی دینے والا فرقی نہ تھا اور اس سے مرہونہ
 کے طور پر جس کا کوئی اثر نہ پڑا جائاد میں اس کے مرہونہ دار ہے۔ حیا
 اسی طریقہ سے موجود مرہونہ دار ہے۔ حیا کے نام پر حیا
 رہن دار کی مجلس کے وقت نابالغ تھے اس لئے اس کے متعلق اس کی
 رضامندی کا کوئی سوال نہیں ہے۔ حیا کے نام پر حیا
 اور اس کے متعلق اس کے لئے یہی طریقہ ہے مرہونہ دار کی مجلس
 کہ وہ مرہونہ دار ہے۔ حیا کے نام پر حیا
 میں اس کے اثرات کے لئے مرہونہ دار ہے۔ حیا کے نام پر حیا
 وہ کا عدم مرہونہ دار ہے۔ حیا کے نام پر حیا
 اثرات پر مرہونہ دار ہے۔ حیا کے نام پر حیا

مذکورہ
 بنام
 حیا
 (الہ آباد)

رین پر شاہ
تجاس
رینہ نر
الہ آباد

دیوید کی طرح کیا تھا اس نے زرہ بن کے ساتھ کیا تھا
بلوت سنگھ نام دیو زڈرا کو لکھنؤ میں ۱۸
ص ۶۲۵ کی تصدیق کی گئی۔

مرافقہ ثانی بنیاد یعنی دیوید کے لئے ڈیٹیلڈ ڈسٹرکٹ جج کے
کو کچھ پورے ہوئے مہر نوید کے لئے۔

منجانب مرافقان۔ مسٹر ایس پی سنہا۔

منجانب مرافقہ علیہم مسٹر جی۔

فیصلہ سہ ماہی کے واقعات جن سے یہ مرافقہ پیدا ہوا ہے

مشہور ہے جائداد ابتداً ایک شخص شیو جی کی ملکیت تھی وہ

ایک میٹریسیٹل چھوڑ کر فوت ہو گیا سینٹل کے تین بیٹے دی شونی

نندن اور شیو نندن تھے۔ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۷ء میں ایک

وصیت نامہ کی تکمیل انہی زوجہ ماہ سہ ماہی کے حق میں مندرجہ

جائداد کے متعلق کی اور اس کی تکمیل کے وقت سے ہی مرافقہ

فوت ہو گیا۔ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۷ء کو سہ ماہ سہ ماہی نے جائداد کا

برقی کی ذریعہ کے حق میں کیا۔ یہ دعویٰ مرافقہ کے درمیان اس

تم کی بنا پر یافت کے لئے جو اس وقت مرافقہ میں واجب الادا

مرافقہ کے لئے سہ ماہ سہ ماہی کے ذریعہ سے رجوع کیا اور وہ صرف سہ ماہ

سہ ماہی کے خلاف رجوع کیا گیا تھا عرصی دعویٰ میں اس کی توثیق

مرافقہ کے لئے کی گئی ہے اور اس کے میٹوں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

اس کے بعد نندن پر شاہ کی درخواست پر جو اس نے اپنے لئے

اور اپنے نابالغ بھائی شیو نندن کے ولی کی حیثیت سے پیش

کی تھی وہ اصل میں مار گئی ہے کہ مرافقہ کے لئے نہیں اور مرافقہ

بھائی کے لئے ہے۔ مرافقہ کے لئے ہے۔ مرافقہ کے لئے ہے۔ مرافقہ کے لئے ہے۔

اور مرافقہ کے لئے ہے۔ مرافقہ کے لئے ہے۔ مرافقہ کے لئے ہے۔ مرافقہ کے لئے ہے۔

یہ کہ اس میں اس کو کوئی بھی استحقاق نہ تھا۔ مرافقہ نامہ میں وصیت
کا ذکر کیا گیا ہے اور سہ ماہ سہ ماہی نے یہ ادعا کیا تھا کہ وہ مرافقہ کے
وصیت نامہ جائداد پر کمال مالکانہ قبضہ کرتی تھی اور بطور مالک کے
وہ یہ جائداد اپنے نام سے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے
ضروریات کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے
ہے کہ مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے مرافقہ کے لئے

نزدیک پشاور
بہار
جملہ اسٹیشن
رہا آباد

کے ساتھ ساری سنے دین کی شکل مایانوں کی جائداد کی قائم مقامی لئے
درجہ نہیں بلکہ جائداد کے مالک مطلق ہونے کے اوقات کی بھی
راحت عدالتوں کو مرفعات اور رجوعہ جائداد کے خلاف جو انکی
ملک تھی دعویٰ جاری کرنا چاہئے تھا۔ اس دعویٰ میں خواہاں ملک
کے خلاف ذاتی ذمہ داری کی اسے عائد نہیں کی گئی ہے جبکہ ہم مداخلت
اور تمام عدالتوں کے فریضہ کے ساتھ دعویٰ جاری کرتے ہیں جس میں
فیس شرح الی دال ہوگی۔

مداخلت نظر رکھا گیا

عدالت جوڈیشل کمنشنر وہ

مداخلت والی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۸۱۱ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ ادا کو ۱۲۲۲

باجلاس مشرف فرانسس کی پیشکش

راگھو پشاور۔ مدعی۔ تمام صاحب پر ہند باجلاس کنسل فریڈ
ڈاکٹر فرانسس کی پیشکش

تاقون مشرف ویتا ویزات ایکٹ ۱۹ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د)
تاقون انتقال جائداد ایکٹ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د)
کی جانب سے عدلیہ کا انتقال رجسٹری تاقون حق اسٹیشن ایکٹ ۱۸
بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د) لکھا گیا کی تیسرے کے لئے ہونے بل اور انکی کا
عضید۔ حق یا اور انکی کے ساتھ ہوتا ہے۔ چیلنگ اور عدلیہ آمد عدالت
یا فریقین کے لئے جدید مقدمہ بنا سکتی ہے۔ مداخلت والی جدید امر
راپیش کیا جا سکتا ہے۔

تاقون انتقال جائداد۔ ۱۹ (د) تمام حق کا تعلق ویتا ویزات
کی رجسٹری۔ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د) کو دے دی
رجسٹری ویتا ویزات سے احکام کا منشی شہید ہیں اور رجسٹریات کی

مداخلت وہ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د) کو دے دی
کی نسبت یہ تھو۔ مار شہید کو وہ اسی امر ۱۸۸۱
مداخلت وہ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د) کو دے دی
میں لکھی ہے۔

مداخلت وہ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د) کو دے دی
دہ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د) کو دے دی
اسی حالت میں اس کی رجسٹری کی طرف ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲
کسی لکھا گیا کی تیسرے کی دس سے سو، دل اور اس
کا علیہ میں یہ صاحب کی تھی ہو کہ مطلق ملک اور انکی پر
ہیں گا اس عمارت کے جوہر نام کے ساتھ مداخلت میں شامل
ایسا حق جو اس کے ساتھ مداخلت کے ساتھ مداخلت اور عدلیہ ۱۸
قانون حق اسٹیشن کے احکام کے تحت ہوتا ہے۔

عدالت اور انکی کی چھ مداخلت ہونے کو دے دی
دیں ہیں کہ جو فریقین کے لئے لکھا گیا ہے۔ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲
عدلیہ اور انکی میں مداخلت اور انکی میں مداخلت اور انکی میں

مداخلت میں لکھا جا سکتا ہے۔

مداخلت والی چھ مداخلت کی تیسرے کے لئے لکھا گیا ہے۔ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲
فیس آباد و رجسٹری ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د) کو دے دی
فیض آباد و رجسٹری ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲ نمبر ۱۹ (د) کو دے دی

مداخلت والی چھ مداخلت کی تیسرے کے لئے لکھا گیا ہے۔ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲
مداخلت والی چھ مداخلت کی تیسرے کے لئے لکھا گیا ہے۔ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲

مداخلت والی چھ مداخلت کی تیسرے کے لئے لکھا گیا ہے۔ ۱۸۸۱ بابت ۱۲۲۲
فیصلہ یہ مداخلت کی دعویٰ سے بعد ہوتا ہے جو مدعی نے
عدالت ابتدائی میں رجوع کیا تھا اور عدالت سہاڈت کے تحت رجسٹری یا
پس مداخلت ہونے پر رجسٹری کی کاپی کی تھی اور انکی میں کی اسٹیشن
مدعی نے اپنے عرضی دعویٰ میں کی تھی صرف ذیل تھی۔

امر نمبر ۱۰۔ اس امر کے متعلق مرافعہ علیہم کے لائن کوئلے نے
 یہ ظاہر کیا ہے کہ ایک جدید حالت ہے جو مرافعہ کے کوئلے نے
 پہلی مرتبہ اس بارود سے متعلق شش کی ہے جو اس عدالت میں
 داخل کی گئی تھی یہی ذیل کوئلے سے اس حصہ میں متعلق ہوں
 اس نوعیت کی حراست کے متعلق قبل از قبل یہ کہنا ممکن تھا
 ہے کہ اس کا تصدیق و اذعان سوالات کے حوالے سے بغیر ہو سکتا
 اور ایسے عدالت میں سوالات و اذعان شامل ہوں آخری
 عدالت میں پیش کر سکی احادیث دیکھ کا حصہ کوئی موقع باقی ہیں
 رہتا۔ مرافعہ کے اذعان کوئلے نے یہ بحث کی تھی کہ اگر لائسنس کی
 تفتیش کے مقدمہ پر بحث کر سکی ان کو احادیث نہیں دی گئی
 تھی تو وہ نتیجتاً احکام مذکورہ دفعہ ۹۵ قانون جن اسٹیشن
 ایکٹ ۱۸۷۵ء کے تحت سے استناد کر سکتے تھے یہ ممکن ہے کہ
 سمجھ میں جو اس دفعہ کے احکام پر تھی تو اس قانون کا سوال
 پیدا ہوتا ہے ۱۸۷۵ء دیہہ اجازت دیا گیا ہے کہ وہ مرافعہ نامی ہیں
 ان کی حالت لیکن یہ بحث صریحاً اس قبیل پر تھی ہے کہ انہوں
 مورخہ ۱۱ نومبر ۱۸۷۵ء کو ایک لائسنس نے عطیہ سے زیادہ حقیقت
 نہیں لکھنا تھا جو صاحب ویرہند نے مدعی علیہ نمبر ۱ کو اس
 لائسنس پر کچھ عمل کرتے ہوئے دیا تھا جو اس کی رو سے عطا کی گئی
 تھا میری یہ رائے ہے کہ اس دستاویز کی صحیح تعبیر یہ ہے کہ
 وہ ایک معاہدہ موافقہ بال ایک طرف صاحب ویرہند اور
 دوسری طرف مدعی علیہ نمبر ۱ کے مابین تھا اس معاہدہ کا مقصد
 تھا کہ مدعی علیہ نمبر ۱ کو تصدیق و ویرہند میں دریا کے سر جوئے
 کو دلی پیا گیا لکھا تھا تبصرہ کی غرض سے مدعی عطا کی گئی ہے
 پتہ عمارت کے لئے جس قدر مدعی کی ضرورت تھی وہ ان باتوں
 میں سے ضرور کیا جائے گا پانچواں جو مدعی علیہ نمبر ۱ کا تھا اور

صاحب ویرہند ان تمام ناموں سے منفعت حاصل کر سکتے تھے
 جو ممکن ہے کہ اس سے حال ہوں۔ دستاویز میں مرقعہ میان
 کیا گیا ہے کہ مدعی علیہ نمبر ۱ عمارت میں مالکانہ حق رکھتا ہے اور اس
 یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مدعی علیہ نمبر ۱ کو اس کی حق
 حاصل ہو گا۔ ایسی رائے میں مدعی علیہ نمبر ۱ کو اس صاحب کو
 رو سے یہ حق حاصل ہے آیا مثالہ وہ صاحب ویرہند کی مدعی
 یہ بھی عمارت بنائے تو وہ ایسا حق تھا اس کی نسبت یہ قرار دیا جاتا
 جائے کہ وہ اس کی۔ ملاحظہ فرمائیے ایسی عرض اذعان سے
 پہلی تحریک میں داخل ہوئی ہے (مدعی علیہ نمبر ۱) سے مستند جلد ۱
 صفحہ ۵۵ طبع ۱۸۷۵ء) ایسی حالت میں مدعی کی نسبت لائسنس
 قرار دیا جاسکتا کہ وہ ۱۸۷۵ء میں مدعی سے لیا تھا وہاں
 مورخہ ۱۱ نومبر ۱۸۷۵ء کو مدعی نے حق اس واقعہ کی
 پیدا ہوئی تھی کہ اس نے لائسنس دے دی اور اس کا پتہ صاحب
 ویرہند سے حاصل کر لیا ہے۔ لیس یہ امر اسطو کر لیا جاتا ہے
 امر نمبر ۲۔ مقدمہ ۱۸۷۵ء میں جرم میں اس موافقہ کی تفتیش
 کے وقت عدالت اور القاب کے لائن کوئلے وہ نور کا
 بہت زیادہ وقت صرف کیا۔ اس امر کی جامع بحث
 لئے میں اس کا اسطو قرار دیا ہے یہ ضرورتی ہے۔ احصا
 اور کسی قدر تسلیس ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ بعد میں نے نتیجہ اخذ
 کیا ہے کہ اس مذکورہ لائسنس و ویرہندوں عدالتوں کی تصدیق و ویرہند
 میں دست اندازی کر کے لئے کافی وجوہ موجود ہیں اور
 معاہدہ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۸۷۵ء میں اس امر کی صراحت ہے
 معاہدہ کا موضوع ہے تین تھانہ طریقیں سے دستاویز کے
 ذیل کی گئی ہے۔ اولاً قبضہ فوج سے مستحق مامور اور
 شمال یا جنوب کی وہ پیشتر ہے یہ قبضہ فوج ہمیشہ

راگھو ریشاد
 تمام
 صاحب نظام
 (اودہ)

اس پر مشاور
تیار
مہاجرین کے
(۱۹۰۸ء)

اصول کے لحاظ سے بحث کی تھی۔

(۱) یہ کہ دستاویز مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کی رجسٹری
کی ضرورت نہ تھی (۲) یہ کہ دفعہ ۵۰ قانون رجسٹری
دستاویزات ہند کا اثر و تاویز کے اثر پر نہیں ہوتا تھا (۳)
یہ کہ پٹہ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کے چوتھے احکام مندرجہ
دفعہ ۲۰ قانون معاہدہ ہند لکٹ ۹ بابتہ سلاٹ کی رو سے
کالعدم تھا اس لئے وہ ایک دلیل تھی جو دیلم سارڈینٹ جج
نے جیشیا کی جہی (۴) یہ کہ بہر صورت دستاویز مورخہ ۱۱ نومبر
۱۸۵۷ء محض لائسنس کی حد تک پہنچتی تھی اور اس وجہ سے صاحبان
ہند اس کو منسوخ کر سکتے تھے اور یہ کہ جب انہوں نے پٹہ مورخہ
۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کی لکٹ کی تھی اس وقت اس کو منسوخ کر دیا
تھا اور (۵) یہ کہ معاہدہ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۸۵۷ء میں جو مدعی علیہ
نمبر ۱ نے پیش کیا تھا تنازعہ قطعہ اراضی و اہل نہ تھا اور ایسی
حالت میں صاحب ذریعہ ہند اس کا پٹہ مدعی کے حق ناکر سیکے
مجاز تھے جو عمل انہوں نے مسئلہ طور پر دستاویز مورخہ ۳۱
جولائی ۱۸۵۷ء کو موجب کیا تھا۔

امریکا کی سبٹ میری یہ رائے ہے کہ مران سے لائق کی
کی یہ بحث کہ دستاویز مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کی رجسٹری
یعنی منقول ہے جہاں تک کہ وہ صاحب ذریعہ پر کیا گیا ہے
مدعی کے حق میں علیہ کی منتقلی ہے وہ صرف احکام مندرجہ فقو
دفعہ ۵۰ قانون رجسٹری دستاویزات ہند کے تحت آتی ہے۔
دفعہ ۱۰۰ قانون انتقال جائیداد لکٹ ۹ بابتہ سلاٹ کے احکام
بھی پٹہ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کو کالعدم نہیں کرتے
جس کی وجہ یہ ہے کہ اثر اٹھ کر قانون کے احکام جن کا تعلق
دستاویزات کی رجسٹری سے ہے احکام مندرجہ تین

رجسٹری دستاویزات کے محض نمبر کے لحاظ پر نہیں جائے یا نہیں
دعا علیہ دفعہ ۴۴ قانون انتقال جائیداد (۱) ریبیہ و نوٹس کے
احکام یہ کہ ایک تو وہ جو دفعہ ۱۰۰ قانون انتقال جائیداد
میں ظاہر ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو دفعہ ۵۰ قانون
رجسٹری دستاویزات ہند میں ظاہر ہوتے ہیں ایک ساتھ
پڑے جائیں تو اس نتیجہ سے گزینہ نہیں کیا جاسکتا کہ
مستثنیات جن کا ذکر دفعہ ۵۰ قانون رجسٹری دستاویزات میں
کیا گیا ہے ان مقدمات سے بھی متعلق ہونی چاہئیں جنکی
صراحت دفعہ ۱۰۰ قانون انتقال جائیداد میں کی گئی ہے
امر نمبر ۲ یہاں بھی میری یہ رائے ہے کہ مران سے
لائی کیل کی بحث منظر کیانی جاسٹس دیلم سارڈینٹ جج
محض کا ہوا ہے اور دفعہ ۵۰ قانون رجسٹری دستاویزات
ہند پر مبنی نہیں لیکن ۲ دفعہ ۵۰ قانون مذکور سے ملتا
ہے اور اس شرط کے لحاظ سے جو ضمن ۲ میں قائم کی گئی
ہے یہ قرار دیا جانا چاہئے کہ پٹہ مورخہ ۳۱ جولائی
۱۸۵۷ء دستاویز رجسٹری شدہ تھی۔

امر نمبر ۳۔ فریقین کے کونسوں کے ساتھ میں نے
مقدمہ کے پٹہ تک کو پڑھا ہے اور ایسی دلیل کا مجھے کوئی پٹہ
نہیں ملا جو فریقین کی باہمی غلطی پر مبنی تھی جس سے دستاویز
مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کا عدم ہو جاتی تھی۔ ملاحظہ
نمبر ۲ کے لائق کونسل نے علانیہ طور پر یہ تسلیم کیا ہے کہ
اس مضمون کے متعلق کوئی خاص غور نہیں پیش کیا گیا تھا
ایسی حالت میں یہ قرار دینا ہوں کہ دفعہ ۲۰ قانون
معاہدہ ہند کے احکام اس مقدمہ سے متعلق کرنے میں
دیلم سارڈینٹ جج کا عمل درست نہ تھا۔

ابتدا فی شے مدعی علیہ نمبر ۱ کو حریف دلائل سے انکار کیا گو مدعی کا
 رجوعی کلیتہا حارج کیا گیا تھا اس انکار کی وجہ یہ تھی کہ مستود
 عدالت حق پاس مدعی علیہ نے وہ روایا تھا غیر ہم سے اور کو
 عدالت مذکور نے نام نہاد کیا تھا مدعی علیہ نمبر ۱ نے عدالت
 ابتدائی کے اس حکم پر اس وقت اعتراض کیا جب دلائل
 سارا دہیٹ جے نے مراجعہ کی سماعت کی تھی۔ ذیل سارا دہیٹ
 جے نے اس اعتراض کو مسطور کیا اور مدعی علیہ نمبر ۱ کو مدعی کے
 خلاف حریف دلائل عدالت ابتدائی کی ڈگری میں ترمیم کی۔
 پہری رائے یہ ہے کہ ذیل سارا دہیٹ جے کو ایسا عمل کرنا
 چاہیے تھا۔ وہ وجوہ دلائل سے صحت لے اس حکم کے لئے
 تحریر کی تھیں جو انھوں نے حریف کے متعلق صا د کیا تھا
 قضیوں اور ذیل سارا دہیٹ جے نے عدالت ابتدائی کے اعتبار
 نمبر ۱ کے اس اکتھال میں دست اندازی کر سکی کوئی وجہ
 نہیں بتلائی ہے۔

ایسی حالت میں میں ذیل سارا دہیٹ جے کی ڈگری
 میں صرف اس حد تک ترمیم کرنا ہوں کہ ان کا حکم جکی رو
 سے مدعی علیہ نمبر ۱ کو عدالت ابتدائی میں خرچہ دلا گیا ہے
 مسوق کیا جائیگا۔ اور انھوں میں مراجعہ ناکا میاں رہتا
 اور خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔ مراجعہ خارج کیا گیا۔

ٹائیکورٹ الہ آباد

مراجعہ ثانی دیوانی

ممبر مقدمہ ۲۰۵ بابہ لالہ محمد علی صاحب
 باعلا اس جسٹس ریورنڈ جسٹس ڈی بی
 سید محمد ہمایہ بری شاد بنام کنبیالال وغیرہ۔
 عدوردار۔ مراجعہ۔ رجوعی مخالفہ، مراجعہ علیہ

قانون ہما دعوت ایکٹ ۱۹۰۸ء کے تحت نمبر ۱۸۱
 رہن پر نیلام کے لئے ابتدا کی ڈگری۔ بطریق مراجعہ سجائی۔
 قلعی ڈگری کے لئے مدعو است۔ تا بیخ آغا سید عا ست
 رہن کی ہا ریم کے مدعی میں الزام تھا کی ڈگری کی مدعی سے
 مراجعہ مدعی کی کیا ہوا اور ڈگری کی کیا ہو تو قلعی ڈگری
 کا کسی وجہ سے اس سے مراجعہ کے آثار کی تاریخ مدت
 طوع کی ڈگری کی تاریخ ہوتی ہے۔

لھام الدین شاہ بنام ہمایہ بری شاد
 صعدہ ۸۰ گجھا و ہر سنگ نام کش حیون لال ٹرینکسیر
 ۱۹۰۳ء کی تعلیمہ ڈگری۔ لیکن سگہام عکس اٹا کنبی
 جلد ۱۰ صعدہ ۸۰ میر کیا گیا۔

مراجعہ ثانی بنام راجی ڈگری مسعودہ ٹورنگل جی آگہ سور
 ۲۰۳ طوسہ بر ۱۹۰۷ء۔

بنجابی مراجعہ۔ مسٹر جی۔ ایل۔ آگہ زلہ۔
 بنجابی مراجعہ علیہ۔ مسٹر ای۔ پی۔ استہانکا۔
 فیصلہ۔ گلاب سنگہ۔ اس اور گوپی رام مرتین تھا جکی
 قائم مقامی اب مدعی نے کی ہے۔ ہمایہ بری شاد بطور مدعی علیہ
 کے اس دعویٰ میں خرق بنایا گیا تھا جو مدعی نے جرحہ لاد
 مر ہو کہ مستری البعد کی حیثیت سے اس رہن کی بنا پر
 نیلام کے لئے رجوع کیا تھا جکی تکمیل گلاب سنگہ نے کی تھی
 اس لئے منحلہ مدسرسے عدالت کے رید رہنیں کیا کہ وہ
 جانکا دیہ سابقہ رہن رکھتا تھا۔ مدعی کا دعویٰ اس توسط
 کے تابع ڈگری کیا گیا تھا کہ وہ اس سالہ رہن کو واکر سے
 جو ہمایہ بری شاد نے پتہ کیا تھا۔ ۴۰۰ اربا جے لالہ کو ایک
 ابتدائی ڈگری صا ور کی گئی تھی۔ اس ڈگری کی ناراضی

بنام
 کنبیالال
 (الہ آباد)
 مسٹر جی۔ ایل۔ آگہ زلہ

اور وہ یہاں پہنچا تا تمہیں کرشمی غرض سے کچھ رانی علی گڑھ
 اس وقت میں ایک لقمہ کا مالہ دیا گیا ہے جو اس
 امر کا وصاحت کے لئے مرثیہ کہا گیا تھا جس پر ڈیوٹنٹ کے لئے
 ساقی میں اصرار کیا تھا کہ ارہی عطا کی گئی تھی وہ کسی
 حالت میں اس حد تک نہ بڑھ سکی کہ کسی طرح کچھ راستہ میں
 دست اندازی ہو۔ یہ لقمہ دستاویز باب ۲۶ ہے اور
 پکارا نہ تھا ارہی ممبر ۱۴ کے حبيب میں ظاہر کیا گیا ہے
 ایسی حالت میں میری یہ رائے ہے کہ ارہی کی حد جو مالہ
 مرخص ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ میں ارہی کی تاحات اور دست
 ظاہر کرنے کے لئے سلائی گئی ہے صحیح ہے اور وہ مسطور کی جانے لگا
 اگر ہم یہ نتیجہ ہی ادا کریں کہ حکم مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ اور
 معاہدہ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ کے ماہ میں جائداد کی تحصیل
 کے متعلق فرق ہے تو جسے قرار دیتے ہیں کوئی تامل نہ ہونا چاہیے
 کہ وہ شخصیں جو دود کے دلیہ سے بنائی گئی ہے اس کو
 ترجیح دینا چاہیے اور مالدار کرنا چاہیے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ
 مراعات کے قانون کی تحت اس حد تک پہنچتی ہے کہ حکم مورخہ
 ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ اور معاہدہ کا جزو و حصہ سمجھا جانا چاہیے
 میں حکم کو اس طور پر تصور کرنے کے لئے آمادہ ہوں نتیجہ یہ ہے
 کہ ایک ہی دستاویز میں جائداد کی دو تفصیلات کے ماہ میں
 فرق ہے جب بہ ہتھ ہے جو میں نے ادا کیا ہے تو مقدمہ
 رینٹ علی بنام رام دیال ٹیڈارڈ میں حکام عالی مقام
 پہلی کورسل کے فیصلہ کا اصول متعلق ہوتا ہے۔ وہ ہوا
 اس مقدمہ سے متعلق کیا گیا تھا جس کا لقمہ سلائی
 کے ایک پیسے کے کیا تھا۔ لنگا پشاد بنام بہار سنگ چند ۲
 اب صرف ایک امر میں غور کرنا باقی ملاقات ہے اور

ہے جس میں اجلاس کمال کے فیصلہ کیا وہ زندگی نام کستن
 حیون لال (۳۴) کی تعلیم کی گئی تھی۔ چار ی رائے میں احمد
 مود فرخ خاں کیا نا چاہیے۔ حسین اس عدالت کی نہیں
 بستر ح اعلیٰ داخل ہوگی۔ -
 مراۃ خاں کیا گیا۔

مراہواولی ولایتی

نمبر ۲۹۰۹ باب ۱۲ فصل ۱۹ سے ۱۹۲۳ء
 باجلاس جسٹس ریسروٹن مکرگی اسٹاٹوٹس مکرگی
 راجہ پیارے موہن مکرگی بنام منوہر مکرگی۔ مرافہ علیہ۔
 مراجع۔

مجموعہ ضابطہ دیوانہ ایکٹ ۵۰ باب ۱۷۱۹ دفعہ ۲ (۲۰)
 آرڈر ۲۰۰۔ اپنی ٹکری۔ حکم جو کارروائیاں مبنی میں صادر
 کیا گیا ہو اور قطعی ڈگری کا باعث ہو اور۔ آرڈر ۲
 ایسا جامع ہے۔ امانتیں۔ ایسے شخص کی دہ داری جو جو
 اپنے فعل پر مبنی ہے۔ مین بنا ہو۔ حسابات کی نوعیت۔
 قانون میعاد سماعت ایکٹ ۵۰ باب ۱۷۱۹ دفعہ ۲۰۰ کا
 اطلاق۔ ایسے شخص کے خلاف حسابات کا دعویٰ جو جو
 اپنے فعل پر مبنی ہے۔ مین بنا ہو۔

اس دعویٰ میں جس کا تعلق کسی وقتیں سالہ کے نظام اور اس
انتظام کے لئے جو کہ اس جاناؤں کے ایک جز کی حد درجہ
تعمیل جو اس کے لئے کے نام پر تھی ماحول اور یہاں پر تھی
کہ اس کے لئے ایک کڑی کی اور اس کے لئے یہاں پر تھی
کا نام تھا اور یہاں پر تھی کہ اس کے لئے یہاں پر تھی
ہو سکے کہ تیس سے اس کے لئے ہو سکے کہ تیس سے
کیا تھی اور اس کے لئے یہاں پر تھی کہ اس کے لئے یہاں پر تھی

اس امر پر درودیا ہے کہ یہ حکم دفعہ دوم میں تصویب ہوا تھا۔
 بابہ شہادت کے معنی میں حلال ایکسا ڈگری ہے۔ صطلاح
 ڈگری کی تصریح اس طور پر کی گئی ہے کہ اس سے ایسا تعبیر
 فیصلہ ہوا ہے جس سے جہاں تک عدالت صا و رکنندہ
 ڈگری کا نقطہ ہے فریقین کے حقوق کل بالعموم و تشریح
 فیصلہ کرتا ہے۔ قطعاً ملے ہو جائیں اور ابتدائی ہوتی
 ہے یا قطعی ڈگری ابتدائی اس وقت سمجھی جاتی ہے
 جب قبل اس کے مقدمہ کا حل طور پر ملے یا کسی کے مقدمہ
 کا رد وائے کر کے ملے اور قطعی اس وقت سمجھی جاتی ہے
 جب اس سے مقدمہ کا حل طور پر فیصلہ ہو جائے یہ ممکن ہے
 کہ وہ جزو اول ابتدائی ہو اور جزو اول قطعی ہو۔ ان جہان کے سور کی
 نسبت عدالتی رائے میں کسی قدر اختلاف رہا ہے جو اس امر
 کے متعلق کر کے لئے متعلق کئے جاتے چاہئیں کہ ایسا کوئی
 خاص فیصلہ کسی صورت اور فیصلہ کی نسبت فریقین کے
 حقوق کی تصدیق کی حد تک ہی رہتا ہے۔ ٹیکورٹا ہی
 نے ایک وقت یہ قرار دیا تھا کہ یہ فیصلہ کہ کوئی دعویٰ مال
 بیجا کی وجہ سے ناقص نہیں ہے یا یہ کہ وہ قضی لیا ورنہ
 یا یہ فیصلہ کہ عدالت کو یہ اختیار سماعت ہے کہ وہ فی مقدمہ
 میں سماعت کرے ابتدائی ڈگری ہے۔ ملاحظہ ہوں۔ سدا
 ناقہ جو روڈ واپو کار وڈ ہاگنیش گووند گارڈ واپو
 مارا میں بالکریسا کلر کی نام کو دیا گیا ہے۔ ڈگری ابتدائی
 رائے اس عدالت میں مقدمہ کا کسی دینی بنام یہ ہو تو
 ماتہ دہی نالینڈ کی گئی تھی اور وہ اس کے لئے حود
 ہاگنیش کے لئے ہے۔ میں ترک کر دیتی ہے۔ ملاحظہ ہوا حلال
 (۱۸۵۱ء) ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء) ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء)
 (۱۸۵۱ء) ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء) ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء)

فیصلہ اسل سالی بنام گنگا، ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء)
 جوہر پاتندرا سالی نام ہاگا ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء)
 صفائی مارا کسہ بنام کلکر مارا کسہ (۱۸۵۱ء) ڈگری کی تصدیق
 اس رائے کے مطابق جوابی میں خندا کجاتی ہے تو لہذا
 میں لفظ امر سے واقعی امر یا التذائع متضادہ ہو سکتا ہے اور
 کسی داد میں کی استدعا کی گئی ہے اور لفظ حقوق سے ذمہ داری کے
 اصل حقوق ہوا ہیں، لا واسطہ اس داد میں پراثر ڈگری کی تصدیق
 موقع کیجا ہے والی ہی اس کا تعلق تشریف کی الفاظی تمام
 یا بعض مرقنہ روپیہ سے ہوتا ہے جب اس رائے سے
 ساریج کیا ہے تو دراصل کرنی گناہش اس امر کے لئے
 معلوم ہوتی کہ کم پر یہ لہذا ڈگری ہے اس رائے کی تائید و
 کیٹی کے فیصلہ ہو جا رہا ہے بنام بچہ ہارنگڈ (۱۸۵۱ء) سے ہوتی
 ہے جس میں لارڈ کاب ڈوس نے یہ قرار دیا تھا کہ یہ فیصلہ کہ ایک مقدمہ
 میں دے لئے دراصل اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت
 بخانا سے مجموعہ کیہ ہم میں ڈگری تھا۔ یہ رائے ہے۔
 بنام حقو جس (۱۸۵۱ء) وکٹوم بیوی نام شہزادہ راجہ
 کے لفظیں ہیں ہے اور اس رائے کے مطابق ہے حکام کی
 یہ رویت ہو ماتہ دہی میں احتیاط کی گئی تھی۔ یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے
 کہ واضا قانون کا یہ منتا تھا کہ بالعموم دعویٰ میں ایک ابتدائی
 ڈگری اور ایک قطعی ڈگری ہونی چاہیے۔ ابتدائی ڈگری جو
 امر حقن کر یا جاتا ہے کہ کیا جانا چاہئے جس کا قطعی ڈگری ہے
 میں کیا جاتا ہے جو ابتدائی ڈگری کی رو سے حال ہوتی ہے
 جیسا کہ جس کیلئے یہ فیصلہ ہے سام ہارنگڈ (۱۸۵۱ء)
 (۱۸۵۱ء) ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء) ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء)
 (۱۸۵۱ء) ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء) ڈگری کی تصدیق (۱۸۵۱ء)

صفحہ ۴۹۹

اولا عدالت نے خیال کر سکتی ہے کہ بالارادہ و مہر کی ضمانت میں
 لگائی ہیں مالا اور مالا کی بنیاد یہ مسلم تھا جا کر کرنے کے لئے
 باقی ہیں پھر مالا اور مالا کی بنیاد یہ مسلم تھا جا کر کرنے کے لئے
 ہر وقت قاضی محالہ نہ ہو سکتے کے متعلق دیکھ کر پتا لگا لارادہ
 اہل کی صورت ایک بار و صورت میں ثابت ہوئی ہوں مگر وہ کسی
 نوعیت کی بات کی ہے پھر عدالت کو یہ ترغیب ہو کہ وہ بالارادہ
 خصوصاً کسی بیٹا اور عام طور پر حساب کی ہدایت دے جس کے متعلق
 اہل کی صورت میں ان کے ہاں مالا ہوں کو پتا نام کا طریقہ ۱۲
 محالہ پیشکش کو کا نام پیشکش (۲۳) سبب نام نام
 (۱۳) مالا دوسری نام برائونی (۱۴) مالا اور مالا رہے
 یہ بیٹا کی کرادہ سے نہ ہو گا کہ کو کسی ہدایت ضروری تھی
 جاتی ہیں۔ لیکن ہم اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ عدالت سخت
 کو ان سے انکار کرنا ناگزیر ہو گا اس کے لئے سابق میں مبلغ
 اہل کے لئے کی قسم کے مالا اور مالا ہوں کے خرچ کی نسبت
 خاصہ کی نہیں ہاں یہ بھی رائے ہے کہ وہ ہدایت جو
 یا رہا۔ یہ جج نے دی تھی کہ اگر سادات سے دیکر حاکم
 کے تو ہیں تھا باظاہر ہوئی ہو تو نسبت کے خلاف ذرائع
 ہاں اگر ہی صاف کر دیا جائے مگر دیکھائی جائے۔ و اتفاقاً
 حاکم کے لئے فرمایا ہے اور قبل از قتل اس واکا نصیب
 کرنا غیر ضروری ہے مالا یہ بھی رائے ہے کہ جب حاکم نے
 جاوےں تو یہ بدعت ہے اگر نسبت سے خدایت وراثت کے
 متعلقہ نہیں ہو تو یہ سبب کو نوٹس دیا جانا چاہئے جو ممکن ہے
 کہ اس میں شک ہے مگر کیا گیا ہو جو غرض مذکور کے لئے دائر

(۱۲) مالا دوسری نام برائونی (۱۴) مالا اور مالا رہے

(۱۳) مالا دوسری نام برائونی (۱۴) مالا اور مالا رہے

کیا کیا ہوا اس امر کو کہ دوران میں نسبت کی وفات بظاہر
 شرائط اثر نہیں ڈالتی جن کے لحاظ سے اس کی ذمہ داری
 دیکر حاکم سے اس کے کا دعویٰ کر سکتی ہے اور یہ عدالت کے لئے
 مرنے والا نام اس وقت میں چلے باوہا (۱۳) مالا اور مالا رہے
 عمر متعلق ہے آخر میں ہم اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر مالا
 خد میں کوئی نسبت نہیں ہے چھ سبب رڈنسٹ جج کے ہاں
 اہل کے لئے کی قسم کے مالا اور مالا ہوں کے خرچ کی نسبت
 بھی جب تک مسلم اہل کے لئے کی قسم کے مالا اور مالا ہوں کے
 اس عدالت نے ان کی عدالت میں مالا نہیں کیا ہاں۔
 ان حالات کی نوعیت کے لحاظ سے جن سے غور کرنا ضروری
 ہے ہم یہ نتیجہ کہ لئے آدھی محفوظ رکھتے ہیں کہ وہ
 اس عدالت میں درخواست پیش کر برائونی اس کے لئے کیا
 احکام کو نافذ کرنے میں کوئی حقیقی و شوری سیدہ ملی ہو گا
 بالعموم حسابات کی نسبت مزید ہدایات کے لئے سبب رڈنسٹ
 جج کے روبرو دیکھیں ہیں کیا کیا جائے۔
 ان ترمیمات کے تابع جو اوپر مالا ہوں کی ہیں سبب رڈنسٹ
 جج کا حکم بحال رکھا جائے گا اور اس عدالت میں ہر فریق اپنا
 خرچہ خود برداشت کرے گا
 حکم بحال کیا گیا۔

پارہ ۱
 نام
 سوہر کرمی
 (کلکتہ)
 صفحہ ۹

(۱۳) مالا دوسری نام برائونی (۱۴) مالا اور مالا رہے

اور جس ساری شے والے قریب کا جس کی طرف سے متعدد رہا چھوڑا جو وہ
 فرض میں آئے اور وہ اس وقت میں مل گیا ہے کہ یہ جان بوجھ کر
 ہو اور کیا مانا جائے اس کے لئے کہ اس کا اپنے یا اس کے امیر کر کیا جائے
 جو اس کے کرنا چاہئے تھا۔ ملاحظہ ہوں جو مالہ و وٹس جوٹس (۱)
 اوٹس (۲۵) لارڈ جسٹس کاٹس (۱) معاملہ گسٹا ہارٹسٹس ٹریٹس
 (۳۶) (لارڈ جسٹس لوڈ) چیز اس کے لئے کافی نہیں موجود ہو
 یہ درست نہیں ہو تاکہ فیصلہ دینے سے وارنٹ کا باوجود وارنٹی تحفظ
 کا کوئی مان درج کیا جائے جو فرضی خلاف و زنی فرض پر مبنی ہو
 ملاحظہ ہو جو مالہ ٹیسٹس گسٹس (۱) لارڈ جسٹس
 لارڈ جسٹس (جسٹس اسٹرنگ) نے جو مالہ بارکے بارکے بنام انڈیو
 (۲۷) میں یہ لکھا ہے کہ بالارا وہ تصور کا قاعدہ اب
 اس وقت نہیں ہے جو وہ جو جج اس کے لئے نہیں تھا اور
 مناسب تھا کہ جس کی فعل پر چڑھا کر کرنے کے بعد عدالت کو یہ
 اختیار دیا جائے کہ وہ ہمارے قریب کی باتہ آگے نہ بڑھ سکے
 بالارا وہ تصور کی کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی جو اسے
 کے لئے اس کا حوالہ دیتے ہیں نہ وہ کیا ہوا ملاحظہ ہو شام
 ایٹ (۲۸) سابقہ حوالہ آمد کے بموجب اگر ماموں کے کو مفید
 کے دوران میں یہ معلوم ہوا کہ اس میں بد اعمالی کا مرتکب ہو جائے
 تو اس کا طرہ کار یہ تھا کہ عدالت کی اجازت سے مزید تلاش
 پیش کرے جو حالات کے مطابق ہو ملاحظہ ہو ٹوٹس بنام
 بال (۲۹) جو مالہ ٹیسٹس گسٹس بنام ریورٹ (۳۰) موجودہ
 حوالہ اس کے بموجب جب ماموں کے لئے انٹی بلینڈنگ میں خراب
 آئے، خرابی میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ تصور کا الزام لگایا جائے
 اس میں نیو وٹس کوئی فیصلہ نہ تھا کیا ہو تو عدالت کا یہ دیا
 لی خبر بہت پر ہے کہ اس میں نیو وٹس حساب لیا جائے

(۲۵) لارڈ جسٹس لوڈ (۲۶) لارڈ جسٹس لوڈ (۲۷) لارڈ جسٹس لوڈ (۲۸) لارڈ جسٹس لوڈ (۲۹) لارڈ جسٹس لوڈ (۳۰) لارڈ جسٹس لوڈ

اگر بالارا وہ تصور کی بنا پر اس کی کوئی دلیل نہیں مل سکتی ہے تو
 کے تحت کارروائی کی جھڑپ سے ثابت ہو جائے تو قیامت میں آگے
 جیسے اگر وہ لوٹنٹ تحفظ سے ثابت ہو جائے تو قیامت میں آگے
 اس قابل ہو سکتا تھا کہ وہ بالارا وہ تصور کی بنا پر اس کی کوئی دلیل
 حاصل کرے تو اس میں جھڑپ کا اٹھانہ کیا جائے گا۔ ملاحظہ ہو
 کوٹ بنام کارٹر (۳۱) جو مالہ فریڈریک ٹریٹس بنام ٹریٹس
 (۳۲) برکے بنام برکے (۳۳) جو مالہ سٹرنسٹس
 بنام ٹانگن (۳۴) جو مالہ ٹانگن ٹریٹس گسٹس بنام ریورٹ (۳۵) میں
 یہ رائے ہے کہ اس میں یہ فیصلہ حاصل ہو کہ کارروائی
 میں نقلیہ کیا جاسکتی ہے۔ یہ دعویٰ صراحتاً بالارا وہ تصور کی
 مناد پر حسابات کے دعوے کے لئے یہ ترتیب نہیں کیا گیا
 جن حسابات کی نسبت یہ ثابت دی گئی تھی وہ بلاشبہ یہ ثابت
 طویل مدت کے لئے ہیں اس لئے کہ نسبت (۳۶) میں
 کے ماموں کی طرف کوئی حساب نہیں ہوئی تھی بلکہ
 مواضع ہائے نسبت بنا ہوئی تھیں کہ اس کے لئے
 کہ بنی وضع اخراجات بنانا ماموں تمام مدت کے لئے ہوا
 کی خارج کرنے سے ہوا ہے (۳۷) حالات میں ہمارے یہ
 کہ بالارا وہ تصور کی بنا پر حساب کی بنا پر اس میں مزید
 چاہئے اور عام حساب لیا جائے کہ اس کے لئے اس کا
 کی گئی ہے۔ لیکن عیادیو۔ رنے ذریعہ کے لئے اس کا حساب
 لینے سے تعلق تھا یہ آزادی صنف نہ کر کے جائے کہ یہ حساب
 میں کے لئے ہوں تو وہ اس میں اس کے لئے دعوے کے لئے
 کہ شہر کو کوئی اس کے لئے منعلق ایام طرہ بر مالہ اور
 کی بنیاد پر حساب لیا جائے۔ یہ طرہ کیا جاسکتا ہے کہ بالارا
 تصور کی بنیاد کو برکے وٹس کے حساب لیا جائے

سام چند کینا
سام
کوسوامی رام پرنی
دال آباد

بانی کورٹ الہ آباد

مراٹھ نانی دیوانی

۹۹۲
نمبر ۹۹۱ تا ۱۹۲۱ء بمطابق ۱۲۱۱ تا ۱۲۲۱ء

ماہیلاس ریسٹریکٹڈ ٹریڈنگ کمپنی

رام چند کینا مدعی علیہ مرافعہ بنام کوسوامی رام پرنی مدعی علیہ
مس شرفہ سے شرع اسلام تعلق جو شہرہ کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل
کیا جاتا ہے یہاں حصول وسیع کیا جاسکتا ہے۔۔۔ مارٹنوت۔

ع اسلام تعلق شہرہ کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل

کیا جاتا ہے یہاں حصول وسیع کیا جاسکتا ہے۔۔۔ مارٹنوت۔

حیدرآباد کے گورنر کے نام سے

بالا اڈہ میں کال کتبہ کا ہے یہاں یہاں سے کیا

ہوئے اور ایسی سب سے مارٹنوت کے نام سے

گھوڑوں پر ہائی نام کا ہے اس میں

صفحوں کی تعداد

مراٹھ نانی بنا ہی دگری ہے وہ شہر کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل

انجیل پرنی دہلی پست انجیل کا ہے یہاں یہاں سے کیا

ماہیلاس ریسٹریکٹڈ ٹریڈنگ کمپنی

فیصلہ اس میں ہے جاننا اور ماہیلاس ریسٹریکٹڈ ٹریڈنگ کمپنی

ارضی نمبر ۱۲۹۳ جو شہر کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل

عہدہ تحفہ کی حویلی کے ملازمین وہ مودہ دار وخت کی کاشت کیلئے

امثال کیا جاتا ہے۔۔۔ دوسرے کے غرض میں منہ دیں اور

مدعی کے یہاں کیا جاتا ہے وہ قطعہ اس میں ایک سے

حق کو مانڈا لے گا حق تھا جو مدعی علیہ مرافعہ بنام کوسوامی رام پرنی

عرصہ کے تقریباً ۳۰۰ میں یہاں کیا جاتا ہے

مس شرفہ سے شرع اسلام تعلق جو شہرہ کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل

کیا جاتا ہے یہاں حصول وسیع کیا جاسکتا ہے۔۔۔ مارٹنوت۔

ع اسلام تعلق شہرہ کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل

کیا جاتا ہے یہاں حصول وسیع کیا جاسکتا ہے۔۔۔ مارٹنوت۔

حیدرآباد کے گورنر کے نام سے

بالا اڈہ میں کال کتبہ کا ہے یہاں یہاں سے کیا

ہوئے اور ایسی سب سے مارٹنوت کے نام سے

گھوڑوں پر ہائی نام کا ہے اس میں

صفحوں کی تعداد

مراٹھ نانی بنا ہی دگری ہے وہ شہر کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل

انجیل پرنی دہلی پست انجیل کا ہے یہاں یہاں سے کیا

ماہیلاس ریسٹریکٹڈ ٹریڈنگ کمپنی

فیصلہ اس میں ہے جاننا اور ماہیلاس ریسٹریکٹڈ ٹریڈنگ کمپنی

ارضی نمبر ۱۲۹۳ جو شہر کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل

عہدہ تحفہ کی حویلی کے ملازمین وہ مودہ دار وخت کی کاشت کیلئے

امثال کیا جاتا ہے۔۔۔ دوسرے کے غرض میں منہ دیں اور

مدعی کے یہاں کیا جاتا ہے وہ قطعہ اس میں ایک سے

حق کو مانڈا لے گا حق تھا جو مدعی علیہ مرافعہ بنام کوسوامی رام پرنی

عرصہ کے تقریباً ۳۰۰ میں یہاں کیا جاتا ہے

مس شرفہ سے شرع اسلام تعلق جو شہرہ کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل

کیا جاتا ہے یہاں حصول وسیع کیا جاسکتا ہے۔۔۔ مارٹنوت۔

ع اسلام تعلق شہرہ کاہنہ پرنی دہلی پست انجیل

کیا جاتا ہے یہاں حصول وسیع کیا جاسکتا ہے۔۔۔ مارٹنوت۔

طاشکنت ۱۰ دسمبر ۱۹۷۵ء

لرائع و موافق

۱۹۲۱ تا ۱۹۳۳

[illegible]

۱۔ کہلور (کھجور) کا درجہ بہت اعلیٰ ہے۔ یہاں سے
لوانہ، ایک سو کھجور کی درجہ ۱۰۰ اور ۹۰ درجہ
میں ہے۔ اس کے علاوہ ۱۰۰ مجموعہ فضائل، انوار کے ساتھ
۱۰۰ کے قابل درج ہے۔

۱۹
میراجیہ رسالہ کے نام لکھ کر سیالکوٹ میں کسٹر چلے
۲۰۷۷ء میں علامہ سید امین ستونو، لوا لائن سنگھ، ڈن
ایڈیٹر ایف پی ۵۸ سے اخلاف کیا گیا۔

پیرا راجہ المانام، الدار کے پٹن کہ طرہ ۲۵
صفہ ۱۳۴۶، نام جنگا اٹھیں کسٹر طرہ ۹۰ صفہ
۵۰۵، ایر اجمن ۵۰، سام ماہ - اٹھیں کسٹر
میں دیکھی ۸۴۷-۱۰۱۱ سنہ ۱۸۱۱ء

ازدواج و طلاق و ۱۹۳۱

نیا سالہ شریعی مصر
تلاش شریعی مخالفہ فرزند اللہ و ادیب و شاعر۔

[illegible]

(۱) اندریس علیہ ۹ صفحہ ۶۱۴ (۲) اندریس علیہ ۱۵۲ صفحہ ۱۵۲
(۳) اندریس علیہ ۴۵ صفحہ ۶۱۴ (۴) اندریس علیہ ۵۵ صفحہ ۵۴۵
(۵) اندریس علیہ ۵۵ صفحہ ۵۴۵

دفعہ کا ذکر کیا: اگرچہ کوئی قانونی ذمہ داری نہ ہو
 دفعہ نمبر ۱۱۱ میں جو اور دفعہ قابل افعال شہادت میں ہوتا۔
 منجانب دفعہ علیہ ڈاکٹر دیکھا کہ مترجمین بالوجہ اور
 چند البواس و سائنس جنرل کار

رافعہ جات ثانی نمبر ۱۰، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴
 یہ دون جادو اہل کے لئے تھے اور ان کو نمبر سیر نہ لیا جانا چاہئے تھا
 دوسرے دفعہ حالت کی حد تک ان کا تصفیہ کیا گیا۔
 اہل آہستہ ہو جاتا ہے جن پر دفعہ ثانی میں اعتراض نہیں کیا
 کا غذات بنو اور ریگینین ۲۱۶۳ دفعہ ۱۱ دفعہ ۱۱
 کی رو سے مرتب کیے گئے تھے وہ ایک سرکاری دستاویز ہے اور وہ
 دفعات ۱۱ و ۱۲ قانون شہادت کی رو سے قابل افعال شہادت
 ہوگی۔ دفعہ ۲۲ ریگولیشن ۱۱۱۱ کا حوالہ دیا گیا ہے
 اس قسم کی دستاویز ہے جس کو ایک سرکاری ملازم نے مرتب کیا ہے
 اور وہ اگر دفعہ ۳ قانون شہادت کی رو سے نہیں لگتا
 ۱۱ و ۱۲ کی رو سے قابل افعال شہادت ہونی ہے۔

جن نظر ان کا حال صبر سے نازل دست بنے دیا تھا وہ علی
 انور بر جاج میں سوائے ان دو مقدمات کے جو جج کی محکمہ نام
 و سنوٹ ہو رہا تھا جاری (۱۱۴) و دینا تھا چاند بنام علی
 دھ ۱۱ میں بین دوسرے مقدمہ راج کتور دبو بنام باڈی مقدر
 (۱۱۶) فیصلہ نہ لال پانچک بنام چا فوریت واس ۱۱
 سے میری بحث کی تائید ہوتی ہے۔ تا رو پاتر بنام امینا نر چیت
 (۱۱۷) اکیشا کی مدت بنام نہا چون (۱۱۸) کا حوالہ دیا گیا
 بحث کے دوسرے حصہ کی حد تک جس کا تعلق ان

کے نہ ہونے سے سن نام نامی نہا مقصدی ۱۱۱۱
 نامہ صدی ۱۱۱۱ یا سندھان نامہ اس امر کی نسبت
 نام گریس جی رنر جی ۱۱۱۱ کے کوئی فیصلہ نہ لگتا تھا
 انشا بنام ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۱ جات ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱

ابو حار وجہ البواس ۱۱۱۱ یا ۱۱۱۱ کے نام کا اثر ہے
 کہ علیحدہ اور قابل افعال انباز جہا میں قائم تھیں۔ لا سندھ
 ہسم جہا راجہ بہرہ بنام کالی بر سنار (۱۱۹) ۱۱۱۱ چنرہ راکرہ
 بنام نہا پیندہ راکرہ بنام کالی بر سنار (۱۱۹) ۱۱۱۱ چنرہ راکرہ
 بنام انہرہ مومن سورمار (۱۱۱) ۱۱۱۱ کہ نام سکھ راجہ راکرہ
 (۱۱۱) و چند راکرہ بنام کالی بر سنار (۱۱۹) ۱۱۱۱ چنرہ راکرہ
 ان حالات میں دفعہ ۱۱ قانون مزاعان بنگال کی رو سے
 کوئی قیاس نہیں پیدا ہوتا لگان میں فیصلہ تائید بلیان
 بھی موجود ہیں اس کی اگر وضاحت نہ کھائے تو وہ اس قیاس
 کی تردید کے لئے کافی ہوتا ہے جو دفعہ ۱۱ قانون مزاعان بنگال
 کی رو سے پیدا ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو سادب راکرہ بنام

ہر نہا اس (۱۱۴) نیز ملاحظہ ہو سیر علی بنام ۱۱۱۱
 بنام ۱۱۱۱ (۱۱۵) لیکن دفعہ ثانی میں حکام قاضی قائم
 اس امر کی نسبت عدالت مرافعہ بحث کے فیصلہ میں استنا
 ذکر کرنی چاہئے راجہ کتہ دیب بنام گنی تائید سادب (۱۱۶)
 دفعہ چند راکرہ بنام چو دہری بنام سکھ راجہ (۱۱۷) کا حوالہ دیا گیا
 کا غذات بنو اور ریگینین ۲۱۶۳ دفعہ ۱۱ دفعہ ۱۱
 تاہم راکرہ بنام چو دہری (۱۱۸) دفعہ ۱۱ دفعہ ۱۱
 میرا اس پل چو دہری بنام منوراما دیب (۱۱۹) کا حوالہ دیا گیا

- (۱۱۴) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۵) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۶) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۷) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۸) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۹) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳
- (۱۱۶) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۷) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۸) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۹) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳
- (۱۱۷) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۸) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۹) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳
- (۱۱۸) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳ (۱۱۹) انڈین کیس رپورٹ ص ۹۸۳

دستاورا سووا دکا کا اسے ہمیں ملوئے۔ ملا خط ہو چکا ہے۔
ناباکر اسے (۱) آسا میوا ہے، ملا خط و بال الدفا پیدا ہو

نہیں ہو۔ یہ ظالمیہ اصول ہے، اور یہی کوئی گوسائی نامہ پروردگار
کے لئے (۴۱) کو اب خبر نہ لیا، نہ انامہ اور یہی حضرت سیدنا (۴۲)

[illegible]

بنام محمد و آله و سلم
بنام محمد و آله و سلم

ملک معظمہ : یام گزہ حسنہ رہنبرجی (۸) رام پرشاد کہ

نیام لکھنؤ (۹) اور ب جابر نیام سرمدیر یافتہ ۱۵۰۱
مس کمرچی - سوال - کہ آگنی و سنا و سر میر

۱۶ در این کتاب به عنوان واقعیت معلوم می شود که ملا خلیفه به امام مادی
تمام منتسب در اینجا کوروش کا فی صله امام مادی بنام

مصدقہ ۱۳۱) کے ملوہ طبع کیا گیا ہے جو الفاظ و معنی کا
 مافوق شانہ معیار ہے۔ جس میں وہ اندراج اور دیگر

توضیح: طالبہ کا بیان کہ "نایس" یہ لفظ اگر سختی سے دیکھا جائے،
نواہد راجہ کے ہونے کا اشارہ ہے۔

نوادید راج فی حکم خودی اس وقت پہلی سنی سپین
جب مہرم ۱۲ قانون شہادت منسلک اندر راج کا نہ ہونا دفعہ

مسئلہ جو کہا ہے :-
موجہ بندی میں اگر اس عبارت کے لحاظ سے جو فرقہ

میں نے شمال کی سمتی کا عذات تقسیم شہادت میں اٹھ کئے جا رہا
لو اندر راجہ ہونا راغبتہ تعلقہ نہیں ہو نا ساو موسا ہونا

راجہ رام (۱۳۱۱) کا حوالہ دیا گیا کسی دستاویز میں کسی ایسے

(۱۵) اصل نوٹ: حکم نامہ ۴۵۴ محمد ۹ (۱۲۵) راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ سکر
 (۱۶) اصل نوٹ: راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ (۱۲۵) راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ سکر
 (۱۷) اصل نوٹ: راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ (۱۲۵) راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ سکر
 (۱۸) اصل نوٹ: راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ (۱۲۵) راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ سکر
 (۱۹) اصل نوٹ: راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ (۱۲۵) راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ سکر
 (۲۰) اصل نوٹ: راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ (۱۲۵) راجپوتوں کا خط محمد ۱۹ سکر

جلد ۱ ص ۵۹
جلد ۲ ص ۶۰
جلد ۳ ص ۶۱
جلد ۴ ص ۶۲
جلد ۵ ص ۶۳
جلد ۶ ص ۶۴
جلد ۷ ص ۶۵
جلد ۸ ص ۶۶
جلد ۹ ص ۶۷
جلد ۱۰ ص ۶۸
جلد ۱۱ ص ۶۹
جلد ۱۲ ص ۷۰
جلد ۱۳ ص ۷۱
جلد ۱۴ ص ۷۲
جلد ۱۵ ص ۷۳
جلد ۱۶ ص ۷۴
جلد ۱۷ ص ۷۵
جلد ۱۸ ص ۷۶
جلد ۱۹ ص ۷۷
جلد ۲۰ ص ۷۸
جلد ۲۱ ص ۷۹
جلد ۲۲ ص ۸۰
جلد ۲۳ ص ۸۱
جلد ۲۴ ص ۸۲
جلد ۲۵ ص ۸۳
جلد ۲۶ ص ۸۴
جلد ۲۷ ص ۸۵
جلد ۲۸ ص ۸۶
جلد ۲۹ ص ۸۷
جلد ۳۰ ص ۸۸
جلد ۳۱ ص ۸۹
جلد ۳۲ ص ۹۰
جلد ۳۳ ص ۹۱
جلد ۳۴ ص ۹۲
جلد ۳۵ ص ۹۳
جلد ۳۶ ص ۹۴
جلد ۳۷ ص ۹۵
جلد ۳۸ ص ۹۶
جلد ۳۹ ص ۹۷
جلد ۴۰ ص ۹۸
جلد ۴۱ ص ۹۹
جلد ۴۲ ص ۱۰۰
جلد ۴۳ ص ۱۰۱
جلد ۴۴ ص ۱۰۲
جلد ۴۵ ص ۱۰۳
جلد ۴۶ ص ۱۰۴
جلد ۴۷ ص ۱۰۵
جلد ۴۸ ص ۱۰۶
جلد ۴۹ ص ۱۰۷
جلد ۵۰ ص ۱۰۸
جلد ۵۱ ص ۱۰۹
جلد ۵۲ ص ۱۱۰
جلد ۵۳ ص ۱۱۱
جلد ۵۴ ص ۱۱۲
جلد ۵۵ ص ۱۱۳
جلد ۵۶ ص ۱۱۴
جلد ۵۷ ص ۱۱۵
جلد ۵۸ ص ۱۱۶
جلد ۵۹ ص ۱۱۷
جلد ۶۰ ص ۱۱۸
جلد ۶۱ ص ۱۱۹
جلد ۶۲ ص ۱۲۰
جلد ۶۳ ص ۱۲۱
جلد ۶۴ ص ۱۲۲
جلد ۶۵ ص ۱۲۳
جلد ۶۶ ص ۱۲۴
جلد ۶۷ ص ۱۲۵
جلد ۶۸ ص ۱۲۶
جلد ۶۹ ص ۱۲۷
جلد ۷۰ ص ۱۲۸
جلد ۷۱ ص ۱۲۹
جلد ۷۲ ص ۱۳۰
جلد ۷۳ ص ۱۳۱
جلد ۷۴ ص ۱۳۲
جلد ۷۵ ص ۱۳۳
جلد ۷۶ ص ۱۳۴
جلد ۷۷ ص ۱۳۵
جلد ۷۸ ص ۱۳۶
جلد ۷۹ ص ۱۳۷
جلد ۸۰ ص ۱۳۸
جلد ۸۱ ص ۱۳۹
جلد ۸۲ ص ۱۴۰
جلد ۸۳ ص ۱۴۱
جلد ۸۴ ص ۱۴۲
جلد ۸۵ ص ۱۴۳
جلد ۸۶ ص ۱۴۴
جلد ۸۷ ص ۱۴۵
جلد ۸۸ ص ۱۴۶
جلد ۸۹ ص ۱۴۷
جلد ۹۰ ص ۱۴۸
جلد ۹۱ ص ۱۴۹
جلد ۹۲ ص ۱۵۰
جلد ۹۳ ص ۱۵۱
جلد ۹۴ ص ۱۵۲
جلد ۹۵ ص ۱۵۳
جلد ۹۶ ص ۱۵۴
جلد ۹۷ ص ۱۵۵
جلد ۹۸ ص ۱۵۶
جلد ۹۹ ص ۱۵۷
جلد ۱۰۰ ص ۱۵۸

(۱۵) اصل نویسه شکسته طبع ۴۵۰ هجری ۹ (۱۲۵) کپی بر روی خط طبع ۱۹۰ هجری ۱۹
 (۱۶) کپی بر روی خط طبع ۱۷۹ (۱۲۵) اصل کسر طبع ۱۸۰ هجری ۱۴ (۱۵۱) اصل کسر
 طبع ۱۸۰ هجری ۱۴ (۱۶۳) کپی بر روی خط طبع ۱۷۵ هجری ۱۴ (۱۶۵) اصل کسر طبع ۱۷۵ هجری ۱۴

[illegible]

۱۳۲۲ (۱۳۲۲) ۱۳۲۲

[illegible]

17/0 10

مدینہ علیہ السلام
مقام
ادارہ

دارالافتاء کے زیر اہتمام ۱۹۱۰ء کو لاہور میں منعقد ہونے والی مجلس
تعمیل نے اپنی تیسری سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں ان کے خلاف کئے گئے
اور عدلیہ کے جرم نمبر ۲۵۱۱۱ کے خلاف دسویں بار اپنا بیان دیا۔
اس میں یہ مدعا درج ہے کہ جب کہ وہ اپنے پیروں کی جگہ پر
جو کہ مکہ معظمہ میں ہے وہیں کہ وہ اپنے پیروں کی جگہ پر
نہلائے ہیں ان کے کاد دعویٰ رجوع کر کے ان کے اپنے ارادوں کے مطابق دیا گیا
اس میں تو ان کے کاد سے مدعی کو فائدہ پہنچ سکتا تھا
دوسرے بار یہ بھی مذکور ہے کہ ان کے خلاف دفعہ اول
مکاتہ فیہ ہاں لکھا ہے کہ ان کے پیروں کی جگہ پر
دار کی جانب سے نہ تھا۔
پہلے عدالت کی مذکور صرف یہ کہنا کافی ہے کہ غلطی ہو سکتی
ہے تمام صاحبزادے نے یہ بیان کیا کہ ان کے پیروں کی جگہ پر
دوسرے بار کی مستحق یہ ہے کہ ان کے پیروں کی جگہ پر
کے سالانہ رپورٹ نمبر ۲۵۱۱۱ کے خلاف سے مدعی نے یہ بیان کیا ہے
کہ وہ اپنے کو جیاد میں حق حاصل ہے وہ ان کے خلاف تمام
تعمیل کے خلاف (۲۵) جب اس نے اس کے خلاف غیر متعلقہ ہے کہ
دفعہ میں جیاد کا تعلق وارڈ سے نہیں بلکہ وارڈ کے دیوان
دار کیسے تھا اور محض اس وقت سے کہ وارڈ نے اس کے خلاف کو قرق
کرایا تھا وارڈ کو جیاد میں کسی حق پیدا نہیں ہو سکتا تھا
یہ حق ائمہ کے مدعی نے عدالت سے اپنی کی ہو گئی کی بنا پر
مراقبہ کیا ہے جس کی رو سے دار کے خلاف دعویٰ خارج
کیا گیا تھا صراحتاً یہ ظاہر کرنا ہے کہ وہ مدعی نے یہ محسوس
کیا ہے کہ جیاد کا تعلق دراصل دار کی جانب سے ہے
جاری اس کے میں مراقبہ کیا گیا ہے اور منہ خیرہ جلیج

۱۹۱۰ء کو لاہور میں منعقد ہونے والی مجلس
تعمیل نے اپنی تیسری سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں ان کے خلاف کئے گئے
اور عدلیہ کے جرم نمبر ۲۵۱۱۱ کے خلاف دسویں بار اپنا بیان دیا۔
اس میں یہ مدعا درج ہے کہ جب کہ وہ اپنے پیروں کی جگہ پر
جو کہ مکہ معظمہ میں ہے وہیں کہ وہ اپنے پیروں کی جگہ پر
نہلائے ہیں ان کے کاد دعویٰ رجوع کر کے ان کے اپنے ارادوں کے مطابق دیا گیا
اس میں تو ان کے کاد سے مدعی کو فائدہ پہنچ سکتا تھا
دوسرے بار یہ بھی مذکور ہے کہ ان کے خلاف دفعہ اول
مکاتہ فیہ ہاں لکھا ہے کہ ان کے پیروں کی جگہ پر
دار کی جانب سے نہ تھا۔
پہلے عدالت کی مذکور صرف یہ کہنا کافی ہے کہ غلطی ہو سکتی
ہے تمام صاحبزادے نے یہ بیان کیا کہ ان کے پیروں کی جگہ پر
دوسرے بار کی مستحق یہ ہے کہ ان کے پیروں کی جگہ پر
کے سالانہ رپورٹ نمبر ۲۵۱۱۱ کے خلاف سے مدعی نے یہ بیان کیا ہے
کہ وہ اپنے کو جیاد میں حق حاصل ہے وہ ان کے خلاف تمام
تعمیل کے خلاف (۲۵) جب اس نے اس کے خلاف غیر متعلقہ ہے کہ
دفعہ میں جیاد کا تعلق وارڈ سے نہیں بلکہ وارڈ کے دیوان
دار کیسے تھا اور محض اس وقت سے کہ وارڈ نے اس کے خلاف کو قرق
کرایا تھا وارڈ کو جیاد میں کسی حق پیدا نہیں ہو سکتا تھا
یہ حق ائمہ کے مدعی نے عدالت سے اپنی کی ہو گئی کی بنا پر
مراقبہ کیا ہے جس کی رو سے دار کے خلاف دعویٰ خارج
کیا گیا تھا صراحتاً یہ ظاہر کرنا ہے کہ وہ مدعی نے یہ محسوس
کیا ہے کہ جیاد کا تعلق دراصل دار کی جانب سے ہے
جاری اس کے میں مراقبہ کیا گیا ہے اور منہ خیرہ جلیج

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کتاب
نام
موضوع
تعداد

کتاب کی برکت و کثرت

مرافقہ فی دین
نویسنده ۲۰۲۶
باجلاس
موضوع

موضوع
موضوع
موضوع

موضوع
موضوع
موضوع

موضوع
موضوع
موضوع

۱۲۱

اساتذہ
موضوع
موضوع
موضوع

موضوع
موضوع
موضوع

موضوع
موضوع
موضوع

موضوع
موضوع
موضوع

۱۔ الت مرافقہ ہے اپنے فیصلہ کی سب ذیل عبارت میں اپنے وجود فیصلہ کی صراحت کی ہے۔ جیف شٹس منکلیو نے یہ بیان کیا تھا "مدعی علیہم یہ جانتے تھے کہ یہ عیاں صرف اس شخص کو کوئلہ حوالہ کرتے تھے جس نے حکم حوالگی مال پر دستخط کئے تھے یہ عیاں (مرافقہ علیہم) کو لازماً اس امر کا علم ہو گا کہ کھیلے مارا اس کوئلہ کی نسبت تجارت میں کر سکتے تھے۔ صرف ایک منافع جو وہ اس معاہدے سے حاصل کر سکتے تھے محدود قیمت اور اس قیمت کے ماہرین فرق تھا جو خریدار (کمپنی کا رخانہ برف) کوئلہ اور اگر کسی ایسی حالت میں نہ فرض کیا جانا چاہیے کہ معاہدہ کئے جائیں گے ذات و فیض یہ جانتے تھے کہ صرف ایک منافع جو عیاں حاصل کر سکتے تھے وہ ان کے معاہدہ اور اس معاہدہ کے ماہرین فرق ہو گا جو ممکن ہے کہ وہ خریدار یا ہونہار فرق سے کر رہا ہو، زیادہ سے زیادہ اس سے ہر جہ کی مقدار معلوم ہوگی۔

۲۔ معاہدہ کی غرض یہ تھی کہ ایک خاص گاہک کیلئے کوئلہ چھپایا جائے اور ایسی حالت میں روئے معاہدہ کوئلہ اگر وہ فراہم ہو گیا تھا اس خاص گاہک کو دیا جانا ضروری تھا یا ضرور اس ذخیرہ کی تکمیل کیلئے استعمال کیا جاسکتا تھا جس میں سے اس استعمال کو نیوٹن کو مال دیا گیا تھا۔

۳۔ حکام عالیہ مقام ان آرا کو منظور کرنے سے قاصر ہیں برعکس اور مرافقہ علیہم کے ماہرین ایسا کوئی معاہدہ نہ تھا کہ اول الذکر کہنے وہی کوئلہ چھپایا کر دیا جائیگا جو کوئلہ کی کانوں سے سال ہوا تھا۔ بخلاف اس کے صراحۃً شرط قائم کی گئی تھی کہ کوئلہ جو مرافقہ علیہم سے خرید دیا گیا تھا وہ مرافقہ علیہم کے ذخیرہ

۱۔ دیا گیا جانا چاہیے۔ اس سے علاوہ عیاں نہ اس کے لئے تھا۔ نظام مرافقہ علیہم کے ماہرین یا مرافقہ اور کارخانہ برف کے ماہرین ایسا کوئی معاہدہ نہیں کیا تھا کہ مرافقہ کو چاہئے کہ وہ کارخانہ برف کو کوئلہ حوالہ کر دے یا نہ کر معاہدے مورہ الاکانہ دیر ۱۹۱۱ء کی ر سے عوا کہ کیا جائے تھے شک نہیں کہ حکم خریدی مال کو اس طریق سے جو اس کے نقل نظام کیا گیا ہے اس عرض سے استعمال کیا گیا تھا کہ واکس کو حاصل کیا جائے مرافقہ کا نام حکم خریدی مال پر نہیں درج ہے مرافقہ علیہم کا نام درج ہے مرافقہ علیہم اور کارخانہ برف کے ماہرین خاص تعلقات کی کوئی تہات نہیں دیکھی تھی ایسی حالت میں حکام عالیہ مقام کی یہ رائے ہے کہ وہ تعلقات خواہ کچھ ہی رہے ہوں اور مرافقہ علیہم پر خواہ کچھ ہی ذمہ داریاں ہوں گزرتا پابند نہ ہوتے اگر معاہدے مورہ الاکانہ کو برکیں ملتی تھیں لیسے کارخانہ برف کو وہ کوئلہ فروخت یا حوالہ کر دیا جاتا جو مرافقہ کو مرافقہ علیہم کے ذخیرہ میں سے حوالہ ہونا چاہئے تھا وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ کارخانہ برف مرافقہ کا صرف ایک گاہک تھا انکی رائے یہ ہے کہ اگر وہ کوئلہ جو خرید دیا گیا تھا اس کے معاہدہ کے مطابق مرافقہ کے حوالہ کر دیا جاتا تو مؤخر الذکر اس کے سختی ہونے کہ وہ کھیلے بازار میں بازاری قیمت پر کوئلہ فروخت کریں اور ایسی حالتیں ہر جہ کی مقدار صحیح طور پر معاہدہ قیمت اور بازاری قیمت کے ماہرین فرق شخص کی گئی تھی۔ ایسی حالت میں حکام عالیہ مقام کی یہ رائے ہے کہ وہ فیصلہ کی ناراضی سے مرافقہ کیا گیا تھا غلط تھا اور وہ منسوخ کیا جانا چاہئے اور منسوخ شٹس کا جی جی کا فیصلہ و لگاری بحال کھانی چاہئے اور وہ ملک معظم کی خدمت میں اور با حسیہ مستورہ عرض کر سکتے مرافقہ علیہم کو چاہئے کہ وہ عدالت بدلاؤ

ایسٹریڈ راورس
عام
دارالہدایہ سکس
(دہلی کورس)

44

سو لال

12

روح القدس

۱) ریلوے کونسل

حاکم خان کے معاہدہ مورخہ ۱۸۴۵ء کی اصل و نسخہ کی کاپی کے خلاف روزی کاتب
 جو مراد علیہ سے سرزد ہوئی تھی ہر چہ کی مازیافت کا دعویٰ کیا ہے جو
 اس کی عدم حاکمی کے لئے جس کے حوالہ کیا گیا تھا معاہدہ کیا گیا تھا انھوں نے
 قدرتی طور پر اس نصیب میں جبکہ نصیب انھوں نے اس کی ادائیگی کیلئے
 معاہدہ کیا تھا اور بازاری قیمت میں جس کے عوض وہ اس کو فروخت
 کر سکتے تھے صرف کی مازیافت کے لئے دعویٰ کیا تھا اگر حال حوالہ کیا
 گیا تھا اور ذیلی معاہدہ کے کوئی سہولت سہا نہیں ہے تھے تو وہ معاہدہ
 پیسہ و قیمت کا بار ڈالتے اور وہ حوالہ کیا جاتا وہ اس کو بازاری قیمت
 پر فروخت کر سکتے تھے جو غالباً اس کی بابت بتوں میں اس حاکم خان کی
 کیونکہ اس وقت اس معاہدہ میں جو وہ حاصل کر سکتے تھے
 جو ان کے حصوں کے مابین فرق تھا اس سے کہ اس پر معاہدہ کا بار عائد
 کیا گیا ہے جو اس کو اس کے فروخت میں جو مراد علیہ نے داخل کیا
 تھا یہ یاں کیا گیا ہے کہ یہ معاہدہ ۱۸۴۵ء کو اس حاکم خان نے مراد علیہ
 کو بطور اطلاع ہی تھا کہ انھوں نے اس حاکم خان نے معاہدہ کیا تھا یہ
 نہیں جان کیا گیا جو کہ اس کے ساتھ کیا تھا کہ وہ اس کو اس کے
 معاہدہ کی رو سے وصول ہوا تھا کارخانہ فروخت ہوئی تھی اس کے
 باوجود اس کے نام پر اس ملک جو نصیب کے مابین ہوتی تھی اس میں
 باوجود اس کے اور اس کی تہاد سے کسی طرح اس کی تہاد نہیں ہوتی
 حکام عامہ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ کسی طرح سے اس
 معاہدہ کے ساتھ نہیں ہیں جن میں تلافی دیکر کے ساتھ معاہدہ کرنا ہے کہ وہ
 اگر کوئی مال و دولت اور ہمارا کر سکا اور اس کے موخر سے اس کے مال
 کے ساتھ معاہدہ کرنا ہے تاکہ اس کے ساتھ معاہدہ کی تعمیل کے لئے اس
 بوقت خریداری کے اس معاہدہ کے اس کی اطلاع دینا ہے جس نے اس
 معاہدہ کے ساتھ اس کے معاہدہ میں اگر (الف) کے مال کے لئے دیکر کے لئے
 معاہدہ کے ساتھ اس کے معاہدہ میں اگر (الف) کے مال کے لئے دیکر کے لئے

خلافہ نے یہ بار بار فرمایا کہ اس زمانہ انسان کو جو سترہ سو سال کا تھا اور
ساتھ ہزار کی حد تک جمع کیا کہ جس سے زور کو برداشت نہ کر سکتا تھا
انگلستان میں ڈاروین کی بات کاخو کھا گیا ہے کہ راج کو اس میں
کی کوٹھ کے لئے زور دیا لی صورت میں کافی نہیں تھی یہ راج کو فرمایا
کاخو کو زور دیا دینے کیلئے سرور ہے کہ اس کو چاہا اب اس کو فرمایا
کیا ہو گا وہ جو ہونی تمام حالت راج کو کئی (۱) سالوں پر خارج کر دیا
یہ جیت کی کئی قانون مبادیہ ہند انگلستان میں ششملی ۱۱ و ۱۲ کی حد تک
فرما دیا وہ یہ کہ لئے زور کا کسی اور کو زور نہ دے کہ اس کو ہند میں
صاحب کے زور میں ایک بلکہ ہند میں ہر صاحب کو ایک بلکہ ہند میں
کو اس کو اضافہ نہ کر دے بلکہ اس کو اس کی اس کے جوہر کی لائی
باتحری شہادت ہے کہ اس کے لئے موجود ہیں کہ انھوں نے کسی شخص کو اضافہ
یہ ذیلی عبادہ کیا تھا کہ وہ زور کا کار کا کوٹھا بازنہ وہ کوٹھا انھوں نے
ہر دفعہ علم سے خریدھا اس کے حصول پر ہر مائیں کی کوٹھ کے آکر
فرمایا میں نے اس کو کوٹھا پر علم ہندو اور ان کے آکر اس کے
صورت ۱۱ و ۱۲ میں ہر دفعہ اس کو علم کیلئے باج میں معصوم طلب
قرار دے گئے تھے اس میں صرف وہ بنایا کہ کوٹھ کے ہند میں ہر دفعہ
مستقل کوٹھ کے قائم نہیں کی گئی تھی اب انھوں نے بعضی معاہدہ کیا تھا کہ
وہ کارخانہ راج کی کمیٹی کو وہ کوٹھا کو دے دیتے جو ممکن ہے کہ اس کو
میں حصول پر ہر دفعہ میں ان کے معاہدہ و شرائط وغیرہ ان کے لئے ہند میں
اور ایام و احوال کی ہر دفعہ میں اور اس کی ہند میں ہر دفعہ میں ہند میں
وہ ہر دفعہ میں ہر دفعہ میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں
میں ان کے لئے ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں
تھا کہ ان کو کوٹھ کے لئے ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں
میں ان کے لئے ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں
ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں
ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں ہند میں

عدالت نے عذر دار کو ایسے عذاب کی نائید میں شہادت پیش
 لڑیکا موقع دے لے لڑکی صدار کی تھی۔ ملاحظہ ہو مامانام
 لدار ماتہ (۳) لیکن جب عدالت نے فیصلہ ثالثی کے تعلق
 عدالت رطلحاظ رداد غور کیا ہوا اور ایک ایسا مقدمہ جس کی
 سبب نگرانخواہ کی یہ سبب ہے کہ وہ غلط مقدمہ ہے اس مسئلہ
 کے متعلق اندک کیا ہو کہ آیا ثالث کی طرف سے کوئی مصدا بطلی
 ہوئی تھی تو یہ واضح ہے کہ مقدمہ دفعہ ۱۱۵ کے احکام کے تحت
 نہ ایسا اور یہ کہ کوئی نگرانی قابل بددائی نہ ہوگی۔ میں اس را
 سے بالکل متفق ہوں جو فاضل چیف جسٹس ہائیکورٹ الہ آباد
 نے لٹا دیا بنام لچیا دہم، میں ظاہر کی تھی اور جسکو جسٹس
 ہیکٹ نے احو دہیا برتا د بنام مدرامن (۵) میں لکھا گیا
 تھا کہ داصعاں قانون کا یہ صریح منشا تھا کہ ناجوازی کی بنا
 پر فیصلہ ثالثی کے متعلق عدالت کا کسی دوسری عدالت کو نہیں
 ملکہ اس عدالت کو تصفیہ کرنا چاہیے جس نے سبب کی حکم صا
 لیا تھا اس مقدمہ میں صرف ایک عدرو جو میں کیا گیا ہے وہ
 یہ ہے کہ ثالث نے فریقین کی غیر حاضری میں تصا شخص
 سے سوالات کئے تھے۔ خود ثالث نے اس کے متعلق شہادت
 دی ہے اور یہ بیاں کیا ہے کہ جب وہ مازار سے واپس آ رہا
 تھا جہاں اس نے اسی تحقیقات کی تھی اس نے دو ایک
 اشخاص سے اس امر کے متعلق گفتگو کی تھی لیکن یہ کہ یہ شخص
 اتفاقاً گفتگو تھی جس کا کوئی اثر اس کے فیصلہ پر نہیں پڑا تھا تا
 ایک حیثیت والا شخص ہے جس کے اعتقاد کے خلاف کوئی بیانا
 نہیں کیا گیا ہے اور عدالت نے اسکی شہادت مسطور کی ہے

(۲) انڈین کیرسلر جلد ۲۴ ص ۴۰۳ (۳) انڈین کیرسلر جلد ۲۴ ص ۹۸

(۵) انڈین کیرسلر جلد ۲۴ ص ۳۵ -

میں خود کو اس مسئلہ کا یاسد کر لیا نہیں چاہتا کہ کسی حال میں بھی
 ثالث کو خاگی دریافت کر چکا اختیار نہیں ہوتا۔ یہ ممکن ہے کہ جس
 صورتوں میں فریقین کا منشا یہ ہو تا ہے کہ وہ ایسا عمل کرے لیکن
 اگر یہ درص کر لیا جائے کہ اس مقدمہ میں فریقین کا منشا یہ نہ تھا
 تو عدالت تحت نے بطور واقعہ کے یہ قرار دیا ہے کہ ثالث کا فیصلہ
 بالکلہ اس شہادت پر ہی تھا جو اس نے فریقین کی موجودگی
 میں قلمبند کی تھی اس تجویز کے لحاظ سے یہ واضح ہے کہ کوئی
 نگرانی قابل پذیرائی نہیں ہے اور جس میں درخواست مودعہ
 خارج کرتا ہوں درخواستیں خارج کی گئیں

ہائیکورٹ پٹنہ

د سرکٹ ٹنگ

مراسمہ اولی دیوالی

نمبر مقدمہ ۳۱۹۲۱ء مصلحہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۲ء

ماجلاس د مسٹر جسٹس ملک د مسٹر جسٹس راس

مولوی محمد مہم الحق مدعی بنام جگت بگو گھوش مدعی علیہ

مرافعہ علیہ

ترج اسلام وقف انتقال منجاب امین شخص ناموں کو
 آیا قضا کی بازداشت کیلئے دعویٰ کر سکتا ہے متولی کے خلاف
 دعویٰ کرنے کے متعلق شخص مسلم کا حق۔ عدالتوں کے اختیارات
 قانون دارسی حاص اکٹ ۱۸۵۸ء دفعہ ۴۱۲ اس
 متفرار کیلئے جو کو انتقال منجاب امین ناجا رہے آیا قابل پذیرائی
 ہو یا ہے۔ دادرسی مستلزمہ۔ قانون میعاد سماعت اکٹ ۱۸۵۸ء
 دفعہ ۲۳۳ سیکل ۱۲۰۔ استغرا یہ دادرسی بنا
 نالٹ کا تو اترتا بیخ آغاز میعاد سماعت۔

ایک اسلامی وقف کے متعلق امام کاموں لا جسکو کسی مسجد یا

تبیونین

مام

سکھ (۱۸۵۸ء)

(۱۸۵۸ء)

ص ۳۳

سرپرست
مام
سکریٹری
(اورہ)

ماہیت عدالتوں میں مراعات کا حصر اور اگر ہیں۔

سالبرٹراں منجانب مراعات سرپرست ہوز اید کارٹر۔

سالبرٹراں منجانب افیسر مسز بی۔ ایل دس ایڈو

عدالت جوڈیشل کونسل اور وہ

نگرانی دلائی

مہر عدالت اور امانت ۱۹۲۲ء معطلہ اور وہی ۱۹۲۲ء

باجلاس ایڈیٹر ٹریبلز ایڈیٹر جوڈیشل کونسل

ٹیبلٹین مدعی علیہ سر ۳ بنام سکریٹری کونسل و غیر مدعیان

نکرو ایڈو

محمود ضابطہ دلائی ایکٹ ۵ مابعد ۱۹۲۰ء دفعہ ۱۱۵ ضمیمہ ۲ فقرہ

۱۶ ثالثی فیصلہ ثالثی۔ اگر کسی برائے فیصلہ ثالثی نگرانی۔

یہ قواعد ہیں یا اسکا کہ کسی مقدمہ میں کسی ڈگری کی ناراضی سے

نگرانی کی سماعت نہیں کی جائے جو فیصلہ ثالثی کے مطابق صادر ہوگی ہو

عدالت تحت کا عمل بالکل مضبوط اور ماحول ہو۔

علامہ حاتم محمد بن ابراہیم لاہور ٹکلیہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۷

بیکری و لرم مام شرف دیوی انڈس کیر جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۸ متنا

ماہر اناہبہ انڈس کیر جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ سے استناد کیا گیا

لیکن عدالت نے فیصلہ ثالثی کے متعلق عدالت رولز لاہور

فرد کیا اور ایک ایسا جو بھی سب سے بڑا سمجھا جائے ہے

کہ وہ غلط سمجھا ہے اس کے متعلق اخذ کیا ہو کہ ادا مالٹ کو اس

سے کوئی مضبوطی عمل میں آئی ہے اور مقدمہ حکام صدر دفعہ ۱۱

محمود ضابطہ دیوانی کے تحت آجاتا ہے اور کئی نگرانی قابل پذیرانی

ہیں ہیں

ان میں مام لیا انڈس کیر جلد ۱۲ صفحہ ۹۸۹ و احمد ہایر تارنام

بیکری و لرم مام شرف دیوی انڈس کیر جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۸ سے استناد کیا گیا

دامعاں قانون کا پیسج ماسے کہ احادی کی مایہ جود وہی

وحدت سید ہائی ہو مصلحت ثالثی کے متعلق عدالت کا تصدیق

دوسری عدالت کو ہیں مگر ان کے ان کو جس کو کم پیکر صادر کیا تھا

کہ جانیے

نگرانی مام راضی حکم مصدرہ منصف پرتاب گندہ مؤرخہ ۱۶ راج ۱۹۲۳ء

منجانب نگرانی عوام ڈاکٹر کے۔ اس مصدرہ مشرعی اس صرا

منجانب ذوق مخالف۔ مشرعی پاکستان۔

فیصلہ۔ نگرانی کی یہ دو درخواستیں ان دو متعلقہ مقدمات

میں پیش کی گئی ہیں جس میں ایک مقدمہ کے متعلق نزع ثالثی کے

سپر کی کئی تھی فیصلہ ثالثی صادر کیا گیا تھا اور فقرہ ۱۶ ضمیمہ ۲

محمود ضابطہ دیوانی کے تحت فیصلہ ثالثی کے مطابق ایک ڈگری

صادر کی گئی تھی۔ اس مقدمہ میں اصلی سوال یہ ہے کہ آیا عدالت

ناجادی یا ہم مضبوطی کے ساتھ عمل کیا تھا اسطورہ کہ یہ مقدمہ

دفعہ ۱۱۵ مجموعہ کے احکام کے تحت آجاتا ہو۔

ایک استدلالی غدیہ پیش کیا گیا ہے کہ اس قسم کے مقدمہ میں

کوئی نگرانی قابل پذیرانی نہیں ہوتی اور علامہ حاتم محمد بن

۱۱ میں پر دیوی کونسل کی مشہور رائے کا حوالہ دیا گیا ہے کہ اس

قسم کے مقدمہ میں مراعات کے مقابلہ میں نگرانی زیادہ قابل اعتراض

ہوگی۔ میرالی و سرام بنام شرف دیوی (۲) میں اسکی تعمیر

کی گئی ہے کہ اس میں یہ نہیں قرار دیا گیا ہے کہ کسی مقدمہ میں

بھی اس ڈگری کی ناراضی سے نگرانی قابل پذیرانی ہوگی کوئی

فیصلہ ثالثی کے مطابق صادر کی گئی تھی اگر عدالت تحت کا عمل

بالکل مضبوط اور ناجائز تھا اور دراصل عدالت ہذا کا ایک

مقدمہ موجود ہے جس میں ایک نگرانی اس بنا پر منظور کی گئی تھی کہ

(۱۱) انڈس لاہور ٹکلیہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۷ (۱۲) انڈس کیر جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۸

محمد ابراہیم الحق
مقام
نکدہ، ملو
(شعبہ ۱)

دوسرے حیرانی اسٹیوٹس کے جاری کیے جبراً اس حال ہو کلام
میں رہا۔ ریل ۵۰۰ ڈالر انکم و جھلا دواوی سے رد حال کیے سر
اور دوسرے ماموں کو کھاس سے نہ قائم حائی عوئے کے لھر
اس جائیداد کے قصہ کی ماریا مت کیلئے جو اس سے مادی طرف
سے محل لیا تھا اور اس میں سے حق امتز من کیلئے دعویٰ کر سکتا ہے کہ جائیداد
نامت کی ملحق بنادہ کر سکتا ہے جس کا سامنا
دلوں مامو حاکم دواوی سے ملحق لایڈر ٹر ملو ۱۰
صفحہ ۱۶ مایہ کیا گیا

حاصلی مامو رہا متا تہہ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
مقام تھا دیکھا لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
اکثر میں لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
ہر سالوں حوالے سے کوئی نام نہ مال کرتا ہے اسکا جس ہوا
چکہ وہ اس کے متعلق اپنا حق نامت کے کیلئے منوال کے حلال
ماتھ جائیداد کے کسی حصہ کی ماریا مت کیلئے جس کے متعلق لھر
جیو کالگا ہونے کی جس جانب کے حلال کئی دوسرے جس کو سر یک کئے
لھر دھوئے کرے جو کس ہے کہ مانی میں اس کے ساتھ جھیا تہا ہو
قائم جس مامو جس مالک لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۱۰ میں مامو حمید الدین میر لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
دواوی اس کے دواوی میں سماعت کر کے سب ہمد دواوی کی
علاوہ کے احتیاد کیا تھا مامو احتیاد تال میں ہوتا کہ وہ استغفر
جس کی ڈگریاں در کر کر اس کے کہ مریخا اور دے تالوں ایسا
جسار دیا گیا ہو

استغفر اہو سہو دہا رگو دواوی ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۱۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰

ایسی سا لکی حاکم لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
میں جس کا ہوا تو وہ اتنے کی جو کس مریخا لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
کیلئے وقتہ اداری کی لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
اس مقام سے آگے مامو لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰

حاکم لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰

حب کوئی اس حال قائم کا عدم ہو تو اس حال کے کہ وہ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
کے اس لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
استغفر اہو سہو دہا رگو دواوی ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
اور وہ مامو حمید الدین میر لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۱۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰

۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰

۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰
۲۰ لایڈر ٹر ملو ۲۰ صفحہ ۲۰ ملو ۲۰

محمد رفیع الرحمن
نام
حکومت
دہلی

دعا بلکہ دیوانی کی رو سے امین کی علیحدگی بعد میں کے قرار قرار
اسکیم کیلئے حائد کسی امین کو حاصل ہوئے اور اس دوری اقام
کی داد دی کیلئے دعویٰ کرنا چکی صورت دفعہ مذکور میں لکھی ہے
لیکن مدعی نے وہ طریقہ نہیں اختیار کیا ہے اور میری رائے میں
ذیل میں سہارن پور کا عمل یہ قرار دے میں درست تھا کہ وہ عام
قانون کے مطابق کوئی داد دی نہیں حاصل کر سکتا مگر اس کے
کہ وہ باریات قصہ کی کل میں متلزم داد دی کی استدعا کرے
اسکا دعویٰ میری حکام مندرجہ دفعہ ۲۲ قانون داد دی کے خلاف
اب یہ امر طے ہو چکا ہے کہ ایک سلامی دفعہ کے متعلق امانت
کا ماملہ نہ جسکو کسی مسجد یا دوسرے جبراتی انیسٹیوشن کے جاری
رہنے میں عرصہ حاصل ہو احکام مندرجہ دولہ آرڈر مجموعہ
خاصہ دیوانی سے مدد حاصل کئے بغیر اور دوسرے ماملوں میں کی
حمایت سے بحیثیت قائم مقامی دعویٰ کئے بغیر اس جائداد کے قبضہ
کی باریات کیلئے جسکو میں نے ناماً طریقہ سے منتقل کیا تھا اور
اس میں استغفار رحمت کیلئے دعویٰ کر سکتا ہے کہ جائدادیں امانت کے
تعلق ہیں اور یہ کہ انکو منتقل نہیں کیا جاسکتا یہ صحیح ہے کہ دونوں کو
میکم نام نواب سید اصغر علی خاں (۱) میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ
اس جائداد کے متعلق جو احکام مندرجہ ایکٹ ۲۰ بابت ۱۸۹۳ء
کے تابع ہو ماملوں نہ کوئی دعویٰ خاص عدالت دیوانی کی اجازت
کے بغیر جسکی ضرورت دفعہ ۱۸ قانون مذکور میں بتلائی گئی ہے رجوع
ہیں کر سکتا تھا لیکن وہ فیصلہ دراصل جان علی نام لائسنس ہولڈر
میں منسوخ کر دیا گیا تھا جہاں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایسے مقدمہ میں
مدعی دفعہ ۱۸ قانون اوقاف مذہبی کی رو سے اجازت حاصل
کئے بغیر دعویٰ کر سکتا ہے لیکن اسکو احکام مندرجہ دفعہ ۳۰ مجموعہ خاصہ
(۱) محکمہ لائبریری جلد ۱ صفحہ ۱۶۷ (۲) انڈین لائبریری کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲-
(۳) انڈین لائبریری آلہ آباد جلد ۹ صفحہ ۹۴ (۴) انڈین لائبریری آلہ آباد
جلد ۸ صفحہ ۱۷۸ (۵) انڈین لائبریری جلد ۲ صفحہ ۱۷۸

صفحہ ۱۷۸

محمد بہیم الحق
مام
نگہت ملو
(شہ)

ذیل سارٹوٹیش ج نے ان استدعاؤں کے متعلق یہ خیال کیا تھا کہ وہ دفعہ ۲۴ قانون دادری خاص ہمد کے مفہم میں تکررہ دادری تھی اور جب مدعیوں نے اسپر بلحاظ مالیت رسوم عدالت اور کرنے سے انکار کیا تو ایک حکم موزعہ یکم ستمبر ۱۹۱۲ء کی رو سے یہ ہدایت دی کہ انکو ترک کر دیا جائے۔

دعوے میں اولاد غی علیہم مبراد نے جوابدہی کی تھی اور بس انہوں نے یہ عدد پیش کیا کہ مدعی علیہ نمبر ۲۲ کی عدم موجودگی میں جو جائداد نمبر ۲ کا مندری تھا اس میں کارروائی نہیں ہو سکتی تھی تو بت سری ہواں جبکہ اس کے معرفت دار سنا ماتہ رے کے ذریعہ سے بطور فریق کے اضافہ کیا گیا تھا جس نے بھی ایک جوابدہ پیش کیا ہے۔

سارٹوٹیش ج نے یہ قرار دیا ہے کہ دفعہ عصمت السلاے قائم کیا تھا ہاں ر اور قابل تھا اور چون کہ مدعی نے کسی تکررہ دادری کی استدعا کر کے سے انکار کیا ہے اسلئے احکام صدر دفعہ ۲۲ قانون دادری خاص کے لحاظ سے دعوے نا قابل پذیرائی ہے انھوں نے بھی قرار دیا ہے کہ دعوے چہ سال کی مبادا ساعت کے قاعدے کی رو سے مقضیٰ اہلجا ہے جسہ انہوں نے دعوے خارج کیا ہے اور مدعی نے مرافعہ پیش کیا ہے۔

ایک دوسرے دعوے لیے دعوے نمبر ۱۱۲ ماتہ ۱۹۱۹ء میں اس دعوے کیساتھ اہی حادادوں کے متعلق تحقیقات عمل میں آئی تھی جس میں مدعی عبدالشکور نے عبدالغنی کے تقریر پر جو دعوے کے قبل تھے یا چار سال کا واقعہ ہے دفعہ کے منولی ہویکا دعوہ کیا تھا اس دعوے میں اس نے متذکرہ بالا استقرارات حق کے علاوہ باذیت قصہ کی استدعا کی تھی۔ ذیل سارٹوٹیش ج نے یہ قرار دیا تھا کہ دعوے ٹھیک طور پر مرتب کیا گیا تھا لیکن یہ کہ عبد الشکور نے

یہ نہیں ثابت کیا تھا کہ اسکو اس کے مابعد الغنی نے منولی مقرر کیا تھا اسلئے اسکو قائم رکھے کا وہ مجاز نہ تھا۔ تحقیقات کے دونوں عدالتی حوت ہو گیا اور عبد الشکور نے اس استدعا کے اضافہ سے عرصی دعوے کی ترمیم کیلئے امارت چاہی کہ وہ عبدالغنی کے مرتبہ بڑے بیٹے کی حیثیت سے منولی کی عدالت پر جان لیں ہوئے کا مستحق تھا ترمیم کی وہ استدعا منظور کر گئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں خارج کیا گیا تھا

ایک تیسرے دعوے نمبر ۲۴ ماتہ ۱۹۱۹ء بھی رجوع کیا گیا تھا جس میں مدعی محمد بہیم الحق نے اس استقرارات حق کی استدعا کی تھی جو دعوے نمبر ۲۲ کے کال تھے وہ دعوے بھی خارج کیا گیا تھا چونکہ عادی نمبر ۱۱۲ و ۲۴ کی ڈگریوں کی مابعدی سے مراد دار نہیں کئے گئے ہیں اسلئے ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ دلیل اختیار کرتے ہوئے جو مرادوں کیلئے ہدایت ہی مہید ہے اور ایک لمحہ کیلئے یہ عرض کرتے ہوئے کہ مرافعہ علیہم کے عدالت عکسی کے باوجود مسجد کے متعلق ہمد خاص عرض کیلئے جائدادوں کی نسبت تھا یہ کہ وہ ترمیم اسلام کی رو سے جائز تھا اور یہ کہ انتقال جو عبدالغنی نے مدعی علیہا نمبر ۱۱۲ کے حق میں کئے تھے وہ غیر معاہدہ مع جمدی علیہا نمبر ۱۱۲ نے مدعی علیہ نمبر ۲۲ کے حق میں کئے تھے ناماً نہ تھے صرف ایک قصہ طلب سوال یہ ہے کہ آیا مدعی محمد بہیم الحق اس استقرارات کا مستحق ہے جسکی اس نے استدعا کی جب وہ منولی ہیں ہے گو وہ بانی کے حادادوں کا کوئی کن ہو تو وہ عوام الناس کے ایک فرد سے کوئی بہتر حیثیت نہیں کہتا جس کو انات سے دلچسپی ہو اور اسکو یہ اختیار تھا کہ دفعہ ۲۲ نمبر

عام قانون مدعی کو اسرار حق کا مستحق قرار دیتا ہے۔ میری رائے میں اس بحث میں کوئی بھی اہمیت نہیں ہے اب یہ امر اسی طرح علم ہو گیا ہے کہ دیوانی عدالت کے رعاوی میں سماعت کر کے مسترد وستان کی عدالتوں کے اختیار کیساتھ استغراق کر کے عام اختیار شامل نہیں ہوتا بلکہ اس کے کہ خارجہ از روئے قانون ایہ اختیار دیا گیا ہو استری انشورہ منہور و حیار گونا دہانی کلیہ پوری ناچار بنام روز اسکی تیور (۹) میں حکام عالم مقام جوڈیکل کمیٹی ہندوستان استغراقیہ ڈگریوں کی سوانحیاں کرے اور بعد انشورہ ضابطہ دیوانی بابہ ۱۸۵۴ کی تفسیر نہیں حسب ذیل رائے ظاہر کی جاتی ہے۔ اور نہ ہندوستان کی کسی عدالت نے محمولہ صادر کرنے کی بناء پر خیال کیا ہے کہ اسکو اس فقرہ کے ملاحظہ استغراقیہ ڈگریاں صادر کر کے اختیار تھا۔ درحکام عالم مقام نے آخر کار یہ قرار دیا کہ استغراقیہ ڈگری صادر نہیں کیجا سکتی تھی۔ اس کے کہ مستلزمہ دوسری کا حق موجود ہو جو اسی عدالت میں بالخصر صورتوں میں دوسری عدالت میں حاصل ہو سکتا تھا یہ بحث کہجا سکتی ہے کہ اگر کسی مامون لہ کو یہ اجازت دیکھائے کہ وہ مشعل شدہ ایسی جاننا دہ کی بار یافت کیلئے دعوی کرے اور عدالت سے یہ امتدعا کرے کہ وہ جاننا دہ مذکور خلاف دوزی کر نیوے متولی کے حوالہ کرے تو عدالت دراصل مشعل الیکو ایک فریب میں اور اس مقام اصول کی خلاف ورزی میں مدد دیتی کہ مشعل اسے عطیہ سے نجات دہیں کر سکتا وہ پہلی طبقہ میں یقیناً ایک ایسی بحث معلوم ہوتی ہے جو اس لائق تخیلی کہ اس پر توجہ دیکھائے لیکن نام سفعلیہ مقدمات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتوں نے مشعل الیکو کی حفاظت کے مقابلہ میں زیادہ لحاظ دیا جاننا دہ کی حفاظت کا کیا ہے اور

اب یہ طے نہ ہو کہ اگر خود علی المرتضیٰ کا یہ استعمال ہو یا کسی اور کا یہ استعمال ہے تو عدالتیں اس کی تحریک پر استعمال حوالہ دے کر اس کے خلاف فیصلہ دے سکتی ہیں۔
دست اندازی کر کے کسی ایک حکام کا طرز عمل اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
دستی (۱۰) امیر، حکام کا ملحقہ جو عدالتوں کے خلاف طرز عمل سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
نہی کہ محض اس کے لئے کہ وہ ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
کریکٹ وہ جائیداد کی حفاظت کرنے سے انکار کر کے اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
محکمہ میں جھوٹا نسخہ اور اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
مقدمہ کی تعلیم کا ایڈووکیٹ کو کیا (۱۱) میں نے یہ بھی نہیں
عدالت نے یہ قرار دیا ہے کہ اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
دھر مار کر اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
اور ایسے استعمال کی اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
یاد رہے اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
کیا یہ کہ اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
میرٹھی لیکچر اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
تسلیم کو جس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
میرٹھی کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
وکیٹھی کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
اصول یہ ہے کہ اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
اور نقل الیہ کے مابین اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
مرلے کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
ابھی عرضی کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔
دادری کی اس کے خلاف عدالتوں سے خارج کر کے ایک اور جگہ پر جگہ پر بھیج دیا جائے گا۔

(۱۱) کلیدی دلائل و حوالہ، اسمعیل ام (۱۱) انس الذی لا یورث حدیث، ۱۵ ص ۴۸

(۱۲) کلکھ دیگی روش طبر ۱۴۳

179 547 6 1/2 1/2 1/2 1/2

یہ معلوم
عام
حکومت
دینے

تھا جو اعلیٰ سلسلہ نالشی بھی اور یہ کہ قصہ کی دادری کا بھی تیس سالات
میں غولے کیا جاسکتا تھا اگر یہ ثابت ہوا کہ جی سولی کا قصہ
پر جائیں ہو انھیں باسجد میں خدمت انجام دے رہا تھا اعلیٰ سزل
حسب حال جموں کے دروخت کی بھی یہ تھا کہ آماضہ لکھنؤ جو
دفعہ ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی مابین ۱۸۸۷ء سے ۱۹۰۱ء حاصل کئے
انفیروئے رجوع کیا جاسکتا تھا اور جس زمانہ سے کا یہ حال اگر
بہ احتیاط طریقہ ہائے قویہ ظاہر ہو گا کہ انھوں نے یہ ہیں قرار دیا
تھا اگر یہ بھی کو دادری کے طلب اختیار تھا تو وہی باوجود اس کے
مدعی محض استقرا حق کی استدعا کر سکتا تھا میرے خیال
میں فاضل جج مذکور کا مناجو کچھ کہ قرار دے کا تھا وہ تھا
کہ اگر یہ معلوم ہو کہ مدعی بلحاظ حالات باز یافت قصہ کا حق
نہ تھا تو محض استقرا حق کا دعویٰ ہو سکتا تھا یہی تعبیر بھی حواس
میں کی جسٹس ڈیٹس نے ہائیکورٹ لاہور کے مقدمہ میں
بنام حمید الدین حسین ۱۱۱ کی کی تھی۔

پس سوال یہ رہتا ہے کہ آیا جب مدعی کو موجودہ مقدمہ
میں دادری کے طلب صرف کا اختیار حاصل تھا تو وہ حق کا مستحق
میری رائے میں وہ اس کا مستحق نہیں ہے اور میں دیو کا کورما
کدرا کا تہہ ۱۶ میں جیسٹس قلمبیس کی آرا سے لال کرنا
ہوں جہاں فاضل جج نے دفعہ ۲۲ قانون دادری خاص
کی متا کی تشریف صہ ذیل کی ہے "وہ قیہ جو دفعہ ۲۲ قانون
دادری خاص کی رو سے مانگ سکتی ہے ان لوگوں سے تعلق
رکھتی ہے جو محض استقرا یہ ہوں اور نہ امتحان لوگوں تک
وسیع نہیں ہوتی جن میں اس دادری کے مرتب استدان کے طور
پر دادری عطا کی جاتی ہے اور اقرارات مصطلح کئے جاتے ہیں

ایسے اقرارات کیلئے دھماکے قانون کی سلاوہ کی ہے یہ نہیں
ہوتی کیونکہ وہ قدیم لکھنؤ آمد پر مبنی ہونے کے اس سنگس مادہ دوسرے کے
عدالت کے اس اقرارات کی نسبت خود عطا کر دی ہے خود دار اور
کفایت شعار ہونا چاہئے بالعموم کما ہوتا ہے کہ دادری
ملا استقرا حق کے عطا کیجئے۔
حکام عالمیہ عام ہائیکورٹ کیلئے کا یہ ضابطہ مقدمہ استقرا
بنام وزیر مال (۸۰) بلحاظ اس اصول کے مطابق کہ ہم سکا
لیکن اس مقدمہ کے حالات خاص تھے ہاں یہ عمارت ہے جو
ایک مسجد میں عمارت کے بنوائے تھے برقیہ بجایا بھی اس اعتبار
کیلئے کہ انتقال جوتوں سے کئے تھے وہ کا اورد اور قابل
تھے اور یہ عمارت یا متولی کے موافق خاص فیضہ ہوا اور اعلیٰ
ڈگری کیلئے دعویٰ کیا تھا خاص فیضہ اور وادریہ اس کا مندرجہ
نامنظر کیا گیا تھا اور یہ اس محض استقرا حق کے مستحق تھے
مدعی علیہ کتاب سے مراد تانی نہیں ہونے یہ ہائیکورٹ یہ
قرار دیا تھا کہ دعویٰ کسی عمارت کے بنوائے یہ کیا تھا حال ہی
بسا اور انہوں نے مرافعہ خارج کیا دادری سے متعلقہ تعلقہ
کے حساب سے کوئی مرافعہ کسی نہیں پس کیا گیا تھا اور ان حالات
میں عدالت کو سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ عدالت
سخت کی جگری اس سنگس س سال رکھے جن میں وہ ہمارے کی تھی
لیکن وہ یہاں اس مسئلہ کیلئے کوئی طریقہ نہیں معلوم ہوتا کہ عدالت
دفعہ ۲۲ قانون دادری کے احکام کے خلاف کوئی ڈگری صادر
کر سکتی ہے۔

ہمارے روبرو یہ بحث کی گئی ہے کہ اگر دفعہ ۲۲ میں امتحان ہو کر
وہ دفعہ مانع نہیں ہے اور یہ کہ قانونی مسئلہ کے فیصلے کے طور

کسی قسم کی تفسیل کے ساتھ حیدرآباد میں نااہل شخصین بنام ملا سید امدادیہ (۴۱) میں غور کیا گیا تھا۔ اس مقدمہ میں ایک ماموں نے اس جہان داد کی بازیافت کیلئے دعویٰ کیا تھا جو ناجائز طور پر ایک ہندو نے منتقل کی تھی اور یہ ۱۲۰ قانون میعاد سماعت بطور امتناع کے میں کئی تھی اور عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ یہ ۱۲۳ یا ۱۲۴ قانون میعاد سماعت متعلق ہوگی کیونکہ دعویٰ محض استغفار حق کیلئے نہیں بلکہ قصہ کیلئے تھا۔

لکھنؤ کے ال اے سام لوی موہن رائے (۱۵) کی بناء پر عالیاہ کت گمان تھی ہے کہ موجودہ مقدمہ میں دعویٰ کا حق ایک مسلسل حق ہے اور یہ کہ متک جہان داد کی نسبت مدعی کا حق قائم رہتا ہے دعویٰ محض الیعدا نہیں ہو سکتا۔ گو مقدمہ چل لال (۱۵) کی شخص تار سے جو ایک وارث عودی کیجا ب سے ایک صیت نامہ کی تفسیر کیلئے دعویٰ تھا لکھنؤ اس رائے کی تائید ہوتی ہوگر میں بحال تنظیم یہ خیال کرتا ہوں کہ اگر یہ مقدمہ تھا کہ بطور عام مسئلہ کے یہ قرار دیا جائے کہ جہان داد کی نسبت متک کہ اسکا حق زائل نہ ہو جائے استغفار یہ دگری کا مسلسل حق ہوتا ہے تو یہ مسئلہ بہت وسیع طور پر بیان کیا گیا ہے دفعہ ۲۳ قانون میعاد سماعت کا اصول شکا تعلق مسلسل افعال ہیجا سے ہے استغفار یہ دعویٰ سے متعلق نہیں ہو سکتا اور استغفار یہ داری کیلئے کوئی متواتر سلسلہ نہیں ہوئی یہ امر قابل غور ہے کہ مقدمہ چل لال (۱۵) کے فیصلہ کو بری کوئٹل نے ایک دوسرے امر کے متعلق الت موہن سنگہ رائے بنام چکین لال رائے (۱۶) میں منسوخ کیا ہے۔ حکام عالیہ مقام نے میعاد سماعت کے سوال پر غور نہیں کیا تھا لیکن

۱۲۱۲ میں کسٹمر مل ۲۲ ۲۶ ۱۵ (۱۵) میں لاریٹ کلک ۲۶ ۱۲ ۹
۱۱۶ میں لاریٹ کلک ۲۴ ۲۶ ۸۳۲

میں یہ خیال کرتی جرات کرتا ہوں کہ میعاد سماعت کا آغاز اس وقت سے ہوا تھا جب مدعی علیہ نے وہ پہلا فعل کیا تھا جو مدعی کی حقیقت کیلئے نقصان دل تھا۔

ہر صورت میں موجودہ مقدمہ کے واقعات مختلف ہیں اور میری رائے میں وہ میرا متقاضی الیعدا ہے کیونکہ وہ تاریخ انتقال کے چھ سال سے زیادہ عرصہ کے بعد رجوع کیا گیا تھا۔

نیمہ یہ ہے کہ مزاحمت نہ فرجہ خارج کیا جاتا ہے۔

جسٹیس اس میں متفق ہوں

عدالت جوڈیشل شینڈون

مرات مالی دیوالی

مقدمہ ۲۴ ۱۹۲۲ء فیصلہ ۲۳ اپریل ۱۹۲۲ء
ماجلاس ایڈمکسٹریٹو لال جوڈیشل کسٹمر
ماتا عظام سنگہ۔ مدعی ملانہ بنام سبٹل ریشادہ مدعی علیہ مرانہ
مجموعہ ۱۵ دیوالی ایکٹ ۵ بابہ ۱۹۲۲ء آرڈر ۳۲ رول ۳
نابالغ ولی دھان مقدمہ کا تقریر قیاس۔ ولی کے تقریر میں بیضا بطلی کا اثر۔

عدالت نے اپنے عمل سے اس امر کے متعلق اپنی فطری ہی ہر کہ کوئی شخص کسی مال مدعی علیہ کے دل دراز مقدمہ کے طرہ پر حاضر ہوتو قور کے ماملا حکم کی عدم موجودگی لاریٹ ملہ رکادنا سکتا ہے حوالہ دینا ہوتی

حکومتی ہمارے دیوالی عدالت کی مالانہ مدعی علیہ کیلئے منظور کیا گیا ۱۲۱۲ میں عدالت کا فیصلہ مایعہ لکھی جس سے لاریٹ ملہ رکادنا سکتا ہے

یار میں کہہ سکتی کہ اسی دگری کو اس عرصہ میں حیدرآباد کی ہی جس میں بالائی کی قائم حادی ایسے ولی نے کی مایعہ رکادنا سکتا ہے

مقدمہ ۲۴ ۱۹۲۲ء
نیمہ ۱
صفحہ ۲۰۹

خود بہم ملحق
نام
گنگ
پیشہ

نوبت یہ مسطور ہیں کہ فائز علی بالخصوص جب اس دعا میں (اگلا،
(گھلا) اور (جلا) کو جبکہ فلق مسطورہ داری سے تھا عدالت
ادائی میں اس کی عہد کی وجہ سے صلح کر دیا گیا تھا
لاقین دلیل ہے یہ بھی استدعا کی ہے کہ میں استدعا کیا
کو مسطورہ داری کی استدعا ہم نامہ ہے۔ اس فقرہ کی عبارت
حسب ذیل ہے۔

میر کہ یہ قرار پائے کہ متدعوہ جائداد کے متعلق مدعی
علیہا نمبر ۲ کا قصہ این کا قصہ ہی اور یہ کہ انکو متدعوہ جائداد
کوئی فلق باقی نہ رہا ہے کیونکہ وہ متولی نہیں ہیں اور اس
میں سے عمل کر کے ناقابل ہیں۔

اولاً یہ بالکل واضح ہے کہ مدعی علیہا نمبر ۲ ہندو جو مذہبی
دور سے الگ تھی جائداد کے متولی نہیں بن سکتے۔ دوم یہ کہ الحاق
متدعوہ جائداد سے کوئی فلق نہ رہا چاہے "مہم" میں اور ماریت
معد کی استدعا کی حد تک نہیں پہنچے مدعی نے تمام دوران میں
اپنے دعوے میں جس استغراق و دعوے کے طور پر برہمن کی بھی
اور یہ بحث کرینا اچھا موقع نہیں ہے کہ دعوے احکام مسطورہ
۲۴ قائلوں داری خاص کے مطابق تھا۔

ایسی حالت میں اس سوال پر کہ آیا دعوے قابل پائی ہے
میری رائے یہ ہے کہ اعلیٰ سڈیٹ جج کا فیصلہ بحال رکھا جانا چاہیے
اور نہ کہ دعوے صحیح طور پر خارج کیا گیا ہے

سادہ صحت کی حد تک مراد علیہا ہے یہ بحث لگتی ہے
کہ دعوے جہاں کی سادہ صحت کے قاعدہ کی مدد سے منقضی البیعا
صحتاً آغاز پانچ متولی سے ہونا ہے میری رائے میں وہ رائے صحیح ہے۔
۱۲ دالوں بیعا سماعت ہند متعلق ہے اور حکام عالیہ قاضی
مداس کا فیصلہ متحدہ ہمارے پیش رو ہے۔

کا دیر تہہ الاثمہ واسرین لمجوری (۱۳۱) کو وہ بہت مختصر طریقہ سے
طبع کیا گیا ہے میری متعلق ہوتا ہے وہاں ایک ہندو دفت کے
مطعم نے اس استغراق کیلئے دعویٰ کیا تھا کہ جس انتقال کا عدم
تھے۔ قرار دیا گیا تھا کہ بتائش کا آغاز تاریخ بیٹے سے ہونا تھا
میں رو سے انتقال کیا گیا تھا اور یہ کہ چونکہ اس تاریخ سے چھ
سال سے زیادہ عرصہ ماضی ہو چکا تھا اسلئے مدعی کا دعوے خارج
کیا جانا چاہیے جو جائداد کے متعلق دیر اسوام کا حق مجموعہ سلامت
نہ ہو گیا ہو۔

مرفوع کے لائق دلیل نے یہ بحث کی ہے کہ اگر قصہ اور اسطور
حق کا دعوے کسی متولی کے جائز ہے یا نہیں انتقال
کے متعلق قابل پیریائی ہو جو متولی نے اپنی وفات کے قبل کئے
تھا اور سماعت ۱۲ سال کی ہو تو بدرجہ اولیٰ یہ منہ نکلتا
چاہیے کہ وہ دعوے جو متولی کی زندگی میں ماموں نے یا خود متولی
نے کیا تھا منقضی البیعا وہیں ہو سکتا اور یہ کہ ہر صورت بیعا و صحت
کی مدت متولی کی وفات کے بعد سال تک منقضی نہ ہونی چاہیے
میری رائے میں یہ بحث معاملہ رہے۔ وہ استغراق جو قصہ کے
دعوے میں حاصل کیا جاتا ہے جس صحتی اور بالعموم غیر ضروری ہونا
ہے لیکن جب بتائش کسی اثر پر مبنی ہو جو اس شخص کی صحت
پر پڑا ہو جو اس تک ہی مسطورہ داری کا حق نہیں تھا تو بیعا کا
آغاز اس تاریخ سے ہونا چاہیے جس کی صحت پر وہ اعتراض
مرفوع ہوتا ہے اگر لائق دلیل کی صحت صحیح ہے تو متولی کی وفات
سے کچھ فرق نہیں ہو سکتا اور کوئی بیعا و سماعت نہ ہونی چاہیے
میں کی وفات کے قصہ کی باریا صحت کے مقدمات جو مد ۱۳
کے تحت آتے ہیں جو وہ مقدمہ سے غیر متعلق ہیں۔ اس سوال پر

<p>ماہنامہ شریعہ نامہ مجلہ برصا (اردو)</p>	<p>ایسے ولی کی حسرت سے کسی شخص کی حاضری کیلئے اپنی منظوری ہی نہ لے کر تفریق کے باوجود حکم کی عدم موجودگی لازمی طور پر کارروائیاں کیلئے خطرناک نہ تھی۔ متعلقہ ماہرین یا انکی ماں کی ذات یہ فیصلہ ہونے کے وقت ان کو بھی محض یہی اصطلاحوں کے طور پر تصور کیا گیا تھا جس سے دورانِ ہمد سابقہ مجموعہ ضابطہ دہلائی متعلق تھی اور وہ ایسی غلطیاں تصور ہیں کتنی تھیں جو دعویٰ کیلئے خطرناک ہوں۔ منوالاں ہام غلام علی (۲) میں اس طریقہ پر یہ قرار دیا گیا تھا ایسے مصلحتانہ کی عدم موجودگی جبکی ضرورت نہ تھی اس رد دفعہ ۲۵۹ سابقہ مجموعہ ضابطہ دہلائی میں عمل کے تفریق کے وقت میں کئے جانے دفت بتلائی گئی ہے نا اہل کے خلاف کارروائیاں نہ کرنا اور کارروائی کے وقت یہ فیصلہ اس بنا پر کافی نہ تھی کہ اس میں خطا نہ ہو بلکہ اس میں قیام مقامی نہیں تھی۔ اس مقدمہ میں عدالت نے ایک حکم صادر کیا تھا جس کی رو سے ایک شخص کو بعض نا اہل کا ولی دورانِ مقدمہ مقرر کیا تھا اور حکام عالمی مقام نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ حکم مذکور میں موجود تھا تو اس کے خلاف میں شہادت نہ ہوگی صورتیں فیکس یہ ہوتا تھا کہ ہر امر باقاعدہ اور ٹھیک طور پر انجام دیا گیا تھا۔ رام برج رام بنام تارک تباری (۳) میں جہاں ایک خاندان کے مسلمے خاندان کے ایک نابالغ لڑکے کے ولی دورانِ مقدمہ کے طور پر مل کر لے سے انکار کیا تھا اور عدالت نے اس کو شش کو جاری کئے بغیر بھی ضرورت آرڈر ۳۲ رول ۳ مجموعہ ضابطہ دہلائی میں بتلائی گئی ہے ناظر کو اس کے ولی دورانِ مقدمہ کی حیثیت سے مقرر کیا اور ناظر نے نابالغ کی جانب سے کوئی جوابدہی نہیں کی لیکن منظر نے کامل طریقہ سے دعویٰ میں جوابدہی کی تھی گو اسکو کامیابی نہیں ہوئی تھی تو یہ قرار دیا گیا تھا کہ فریٹ سارن یا مصلحت نابالغ کے کسی نقصان کے ثبوت کی عدم موجودگی میں</p>	<p>اس لئے یہ تصور کیا کہ مہجرت کی قطعی ڈگری مدنی پر وجہ نہیں تھی مگر یہ ضروری کا عذر نہ نکالے جائی وجہ سے ایسے باہر مابط حکم کا یہ نہیں چلتا تھا جس کی رو سے مسماہ صبری کو مدنی کے ولی دورانِ مقدمہ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اس لئے اس کے علاوہ موجودہ دعویٰ کو الٹا کر رہیں کہ دعویٰ کے طور پر تصور کرنے سے انکار کیا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدنی کی قائم مقامی سابقہ دفعہ ۲۵۹ مسماہ صبری کو روئے تھی ولی دورانِ مقدمہ کے طور پر کی تھی بلکہ سپارڈینٹس نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جو ضروری کا عذر نہ نکالے اتفاق کی وجہ سے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ آیا مدنی کے ولی دورانِ مقدمہ کے طور پر مسماہ صبری کے تفریق کا حکم صادر کیا گیا تھا یا نہیں معمولی طریقہ سے ایسا حکم اس درخواست پر صادر ہوا ہوگا جو اس کے تفریق کیلئے سابقہ دفعہ ۲۵۹ میں مسماہ صبری کے پیش کی گئی تھی جن دونوں کا عذر نہ نکالے کر دیا گیا تھا اس تاج میر جو دعویٰ مدنی کی نسبت کیلئے مقرر کی گئی تھی مسماہ صبری کو اپنے نابالغ بیٹے کی ولی دورانِ مقدمہ کے طور پر فی الواقع حاضر ہوئی اور ایک مصلحتانہ دال کیا جبکی رو سے یہ دعویٰ کیا کہ وہ رقم ڈگری شدہ چار ماہ کے اندر ادا کر دے گی اور مزین نے یہ وعدہ کیا کہ وہ اسکو مقدمہ کے خرچہ سے سکندر نہ کر دے گا۔ مصلحتانہ عدالت کی اجازت سے مکمل یا یا تھا اور اس واقعہ سے کہ ایسی اجازت عطا کی گئی تھی یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ہر فرد فی فعل نابالغ کی قائم مقام ولی دورانِ مقدمہ کے ذریعہ یہ ٹھیک طور پر ہو۔ فیصلے انجام دیا جا چکا تھا والیان بنام راجے بہاری برتاؤ سنگ (۱) میں حکام عالمی مقام پر بروی کو شش نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ کسی عدالت نے اپنے فیصلے</p>
	<p>(۲) ایڈس کبر طرک جلد ۱ صفحہ ۷۸ (۳) ایڈس کبر جلد ۲ صفحہ ۵۵</p>	<p>(۱) ایڈس لارڈ پریٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۲۱۔</p>

[illegible]

گستاخ
سام
معدولہ
(الآباد)

ایسی حالتیں مراد کی سماعت مسموع ہے اگر اس مراد میں سماعت کی جائے اور اسکو مسطور کیا جائے تو دو ڈگریاں اس قسم کی پیدا ہو جائیں گی جو ایک دوسرے کے خلاف ہوں لکن باوجود اس فرقین پر واجب نہیں۔ اس کے لئے ترتیب متلج پیدا ہوئے۔ جسٹس نیرجی (دوسری ڈگری کا خلق خرمی سے بھا اور اسکا کوئی تعلق اس سلسلہ سے جواب ہمارے روبرو نہیں ہے ایسے سود کی شرح سے نہ تھا)

گو اس کا خلق خرمی سے ہو مگر اس میں ڈگری شدہ رقم کا ذکر کیا گیا ہے اگر ہیکوٹ شرح سود کو اور اس طریقہ سے رقم ڈگری شدہ کو تبدیل کر دے تو اس کی ڈگری ڈگری کے جج کی دوسری ڈگری کے قناقص ہوگی۔

جسٹس نیرجی (میں ڈگری کے نمونہ پر ہیں بلکہ اس کی اصلیت پر غور کرنا چاہیے)

اگر مرادہ نظر کیا جائے اور مدعی اس عدالت کی ڈگری کی سماعت کرنی کا ردوائی کہے تو مدعی علیہ ڈگری کے جج کی ڈگری کے ساتھ جو ہو گا اور کہہ سکا کہ اس ڈگری کی شرائط کی رے سے جو مدعی پر واجب سماعت ہے موصوفہ ذکر اس رقم سے زیادہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا جسکا ذکر اس میں کیا گیا ہے بخلاف اس کے مدعی ہائیکوٹ کی ڈگری کی بنا پر اس رقم کا دعویٰ کر سکا جسکا ذکر ڈگری مذکور میں کیا گیا تھا یہ ایک بے ترتیبی ہوگی۔ میں بلہائی یا ٹڈے بام شہو سمیت یا ٹڈے (۱) از ہر یا بام دی (۳) دھمی دین بام سہ علی صفر (۳) از ہر یا بام اور سے بجاں پر گاہ (۴) عبدالباقی باقر شہا ق میں (۵) سے آتنا ذکر تاہوں

(۱) از آمد لاخری جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۶، (۲) از کسر جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۶ (۳) از کسر جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹ (۴) از کسر جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۵ (۵) از آمد لاخری جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹

مناوب مراد میں استقبال احمد سے جو اس میں طلب کیا گیا لیکن انہوں نے یہ واقعہ ظاہر کیا تھا کہ جب دو درجہ گراں ابتدائی تھیں تو اس میں سے کسی کی تھیں ہیں تو کتنی بھی ملتی گری کی ہی نہیں کیجا سکتی اور ایسی حالت میں وہ لے ترمیمی جس کا خوف تھا واقع نہ ہوگی۔

جسٹس میسر جسٹس بیگٹ جسٹس الش جسٹس ریونر یہ مرادہ یاخ غوں کی ایک بیج کے اسامہ کے نصیبہ کیلئے سپرد کیا گیا تھا کہ آیا مرادہ کا حق اس تمامہ کی وجہ سے جسکو اصولک امر بصل شدہ کہا گیا ہے اور اس ابتدائی عدد کے مطابق مسموع الساعت ہے جو مرادہ علیہ سے منس کیا تھا یا دوسرے الفاظ میں آیا بصلہ ہر یا بام دی (۲) اس سے متعلق تھا یا آجا جسکا مرادہ نے بحث کر لی اس سے نظر دامور در اس بام شہورام داس (۶) متعلق ہوتی تھی اور ایسی حالت میں جسکا اثر یہ تھا کہ آیا موصوفہ کر بصلہ کی نسبت عجم طور پر یہ طبع کیا گیا تھا کہ وہ اول الذکر کے بموجب منس ہو گیا ہماری یہ رائے ہے کہ ایسی کوئی امتناع موجود نہیں ہے اور یہ کہ عدرا ابتدائی نا کا سیاب رہتا ہے واقعات سادہ ہیں یعنی لے ایک دین کی سائر دعویٰ کیا ہے جسکی تکمیل مدعی علیہ نے اس کے حق میں ۸۸ مئی ۱۹۱۹ء کو کی تھی اور یہ ات عاک ہے کہ اصل رقم جو حاصل کی گئی تھی مسموع مسموع مسموع ادا کیا جائے یا علی سبیل البدل طریقہ سے مرادہ جائداد میلا کہ کیا جائے لے دعویٰ میں ڈگری صادر کی گئی رتی کو فروج سے اس بنا پر محروم رکھا کہ سود کی شرح بہت زیادہ تھی اور کہ صاحب الادا رقم ڈگری بہت زیادہ ہو گئی تھی اس ابتدائی ڈگری کی ناراضی سے

(۶) از کسر لاخری جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹

آخری عدالت مراجعہ کے قطعی فیصلہ کے مطابق فریقین کے آخری حقوق کا تقصید اونا چاہیہ اور وہ طے اسے چاہیں۔

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ دامور داس بنام سناہ رام داس کی فیصلہ غلط ہے اور یہ کہ حسب دل مقدمات سے لینے والے الباسط بنام ستھان حسین (۵)، دھبھی دیں بام سید علی احمد (۳)، رام چرن بنام گھنٹس رتساد (۱۰)، کی نسبت یہ تصور کرنا ماننا چاہیہ کہ وہ اب بطور قانون کے نافذ نہیں ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ موجودہ مقدمہ خاص طریقہ قوی مقدمہ ہے ڈگری زیر مراجعہ جو ڈگری میر مراجعہ کا ایک ٹکڑے ہے جس کے دعوے میں ایک ابتدائی ڈگری ہے یہ طے شدہ قانون ہے کہ جب طبق مراجعہ کسی ابتدائی ڈگری کی ترمیم کی جائے تو قطعی ڈگری عدالت مراجعہ کی ڈگری کے مطابق ہونی چاہیے یا وجہ حقیقت عجیب ہو گا اگر ایک ہی دعوے میں شے ابتدائی ڈگری کا وجود ایسی ابتدائی ڈگری کی ناکار سے مراجعہ کیلئے اشاعت ہو۔

جسٹس فہرچمی برادر مراجعہ کی سماعت کے منطق ایک ابتدائی عدالت بنام پرنس کیا تھا ہے کہ مراجعہ نے ایک متعلقہ مراجعہ میں حالت مراجعہ سخت کے فیصلہ کی نا انصافی سے مراجعہ ہیں کیلئے جن دونوں کا تقصید ایک ہی فیصلہ کی رو سے کیا گیا تھا وہ حالات میں اعتراض نہ کر رہا ہوتا ہے یہ ہیں۔ مدعی مراجعہ نے ایک دہم کی بنا پر عیلام کیلئے دعوے کیا۔ مدعی علیہ نے منجملہ دیگر دعوہ کے اس بار مقابلہ کیا کہ متوجہ سود کی رقم بہت زیادہ تھی، عدالت ابتدائی نے یہ حذر ناسنکر کیا اور سود کے دعوے میں ڈگری صادر کی لیکن اس نے مدعی کو خرچہ نہیں والا کہ وہ سود کی مقدار زیادہ بڑھ گئی تھی۔ دونوں فریقین میں مدعی نے خرچہ کے سوال پر اور مدعی علیہ سود کے سوال پر اس

ڈگری کی نا انصافی سے مراجعہ کیا مدعی علیہ کے مراجعہ کا نمبر ۱۲۵۱ اور مدعی کے مراجعہ کا نمبر ۱۰۱ تھا دونوں مراجعہ جات کا تقصید ایک ہی فیصلہ کی رو سے کیا گیا تھا۔ عدالت مراجعہ سخت کے دونوں مراجعہ جات منظور کیے سو وہ اس قدر ادا کو کم کر دیا جو عدالت ابتدائی نے دلائی تھی لیکن مدعی کو جو بھلا گیا اس مراجعہ سے مدعی کے مراجعہ نمبر ۱۰۱ کا تقصید اس کے موافق ہوا تھا اس نے یہ فیصلہ منظور کیا اور اس کی نا انصافی سے مراجعہ ہر کیا گیا جو کہ دو مراجعہ نمبر ۵۵۳ م حکا منطق مدعو سے تھا اس کے خلاف تقصید پایا گیا اسلئے اس سے مراجعہ نمبر ۵۵۳ کے فیصلہ کی نا انصافی سے موجودہ مراجعہ دائر کیا۔ یہ بحث کئی تہہ کہ جو کہ دونوں مراجعہ عدالت کا تقصید عدالت مراجعہ سخت نے ایک ہی فیصلہ کیا کہ رو سے کیا تھا اور مدعی نے مراجعہ نمبر ۱۰۱ کے فیصلہ کی نا انصافی سے مراجعہ ہیں کیا ہے اسلئے موجودہ مراجعہ قابل بیروانی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ کی تائیدیں اجلاس کمال کے مقدمہ ہر بام سام دی ۲۲ سے استناد کیا گیا ہے۔ میری رائے میں وہ مقدمہ موجودہ مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتا اور وہ اعتراض حصر مراجعہ علیہ کی جانب سے زور دیا گیا تھا مافیل بدیرا ہے ہے ہمارے روبرو یہ سوال متر ہے کہ آیا مدعی موجودہ مراجعہ کو قائم رکھنے سے ممنوع ہے اس سے کہ اس نے متعلقہ مراجعہ کا فیصلہ منظور ہو جانے دیا اور ہم سے یہ فیصلہ کر چکی اس سے غائب کی گئی ہے کہ آیا مقدمہ ہر بام سام دی ۲۲ کا فیصلہ یا مقدمہ دامور داس بام شہر رام دی ۱۶۱ کا فیصلہ درست ہے۔ آخر الذکر مقدمہ بر مراجعہ کیجا بام سے مستشرق اقبال احمد نے استدلال نہیں کیا تھا گو خود یہ مدعی ہر اجلاس کمال میں اسکا حوالہ دیا کیا ہے میری رائے میں اس سے مشترکہ سوال تسبیح طلب نہیں فریقین یا اپنے استخاص کے کامین تکی رسالت سے وہ دعوہ لڑیں دو دعوی یا دو مراجعہ جات ہر پیدا ہوا اور دونوں فریق جس کے خلاف سوال یا تقصید ہوا ہو دونوں دعا و ۱۰

مقام شام سنگ

عام

مقام شام

مقام شام

کیا گیا تھا لہذا اس امر کا یہ بہرہ کیا گیا تھا اس مقدمہ میں دو
نمبر ۱۰۰ کے دو عادی دعوے کئے تھے جس کا ہر سے ایک
کی جس کے تعلق استغالی حقیقتوں کا اس کا کیا تھا ایک ناکامیاب
مدعی سے مراد کیا لیکن اس سے کامیاب، غی کے دعوے کی
ڈگری کی ناراضی سے مراد ہیں کیا تھا جو اس کے خلاف مدعی
علیہ کی جمیعت سے صادر کی گئی تھی اس نے ایک قطعی ڈگری کو مانڈ
رہے دیو جس کا اثر لیا داروند اس کے دعوے پر اس کے لئے
اسطور پر مضرت مہاں تھا کہ اس کا خاتمہ دوسرے درجے کے حق میں بالکل
ہو جاتا تھا یہ ظاہر ہو گا کہ ہائیکورٹ عدالت مراد کی حیثیت سے
اس مقدمہ میں لمحاظ روئے امراد کو خارج کر کتی تھی بحر اس کے
کہ مبالغہ اس امر پر آمادہ ہو کہ مراد میں اس درجہ ڈگری کو
پیش کرے جس کا مضرت اس کے حق پر پڑا تھا اور کہ دراصل یہ
ضروری نہ تھا کہ امر فیصل شدہ کے اصول سے مدد لی جائے مقدمہ
دامود واس بنام شیورام واس (۱۶) ایک ہائیکورٹ مختلف مقدمہ
تھا جو زیادہ تر موجودہ مقدمہ کے مشابہ تھا ہماری رائے میں اس کا
صحیح طور پر فیصلہ کیا گیا تھا اور جو کہ وہ مقدمہ لاہر یا نام دی (۲۱)
سے ہم معاملہ یا بخت میں مطالبہ نہ تھا اس لئے اس کی نسبت یہ
ہیں کہا ہائیکورٹ کہ وہ مقدمہ مذکور کی رو سے منسوخ کیا گیا تھا و اور
اس عام شیورام واس (۱۶) میں عدالت نے صحیح طور پر دو ڈگریوں
کو دراصل ایک ڈگری کے طور پر تصور کیا تھا گو وہ دو پرت میں تب
یعنی تین لیکن یہ مقدمات مابعد اور باہر نام دی (۲۱) کی مستند
ہزارت سے یہ واضح ہے کہ ہر یا بنام دی (۲۱) کی نسبت یہ تصور
کر لینا ہے کہ اس میں ایک عام قاعدہ قرار دیا گیا ہے جس کی تعلیل ان
عام مقدمات میں کی جانی چاہئے جس میں وہ ڈگری جو ہر زمانہ کا روئے
میں صادر کی گئی تھی جو ایک ہی راج سے پیدا ہوتی تھیں عدالت

مقام شام

مراد میں بلا مراد کے نام نہ چھوڑ دیا جائے ایسی حالتیں ضروری
ہو جاتا ہے کہ ایک تہہ اور ہتھیہ کیلئے وہ کلید آمد تحریر کر دیا جائے
جس کی آئینہ زمانہ میں عدالت پاب ہوئی جاسکتے اور ہر عام
دی (۲۱) کے قاعدہ کے عام طلاق کی تردید کی جائے۔
اس فیصلہ سے بطوریکہ رد اور مماثل مقدمات کے
واقعات سے متعلق کیا گیا تھا اختلاف کئے بغیر ہماری یہ رائے ہے کہ
بعض وجوہ اور باجوہ فیصلہ جات میں مندرج ہیں اس حد سے
متجاوز ہوئی تھیں جس کی ضرورت تھی یا جس تک ہم خود متجاوز کرنے
کیلئے آمادہ ہیں اور یہ کہ بعض بعد کے مقدمات میں انکو غلط طریقہ سے
متعلق کیا گیا ہے جس کی عدالت مراد کو یہ معلوم ہو کہ دو ڈگریاں
موجود ہیں جو دو عادی سے پیدا ہوتی ہیں جس کی سماعت ایک تہہ
کی گئی تھی یا ان سے ایسی فرقین کے مابین مشترک سوال پیدا
ہونا اور یا حوان دو مراد جات سے پیدا ہوتی ہوں جو کسی نہ
مراد تحت میں دائر کئے گئے تھے اور اس سے کے رد و دفع
ایک ڈگری کا مراد پیش کیا جائے اور ڈگری انحصار رساں نہ ہو
جس کی رو سے مراد نہ پیش کیا گیا ہو اور عدالت کے سامنے موجود نہ ہو
ایسی صورتیں بھی وہ ڈگری منسوخ کی جائے گی جو کہ مراد میں جو
اس نے رجوع کیا تھا کامیاب ہو تو مراد کر نکاح حق امر فیصل شدہ
کے قاعدہ کے بموجب یا کسی طور پر بھی اسوجہ سے مسا قوط
نہیں ہو جاتا کہ وہ اس ڈگری کی ناراضی سے مراد کرے سے
قاصر رہا جو اس پر مضرت ہیں ذاتی تھی۔ درحقیقت مراد کا عمل غلط
ہو گا کہ وہ ایسی ڈگری کی ناراضی سے مراد کرے جس کا اس پر کوئی
مضرت نہیں پڑا تھا اور جس میں نے اعتراض نہیں کیا تھا اور
ختم ڈگریوں کی ناراضی سے مراد کرے جس کا انہیں سے کسی ایک کی
ناراضی سے مراد کافی ہو گا اور وہ یقیناً ایسا کرینا پاب نہیں ہوتا۔

مدنی کو یہ حق نہیں مائل ہوا تھا کہ وہ اس مزاحمہ کے فیصلہ کی ناراضی
 اظہار میں وہ کامیاب نہ ہوا تھا جو کچھ دعوے ایک مرتب کا دعوے اور
 اس میں صرف اسی طرح کے صادر کیا جکتی تھی اس لئے وہ دوسری ہوجاں تھیں
 اس مرتب کی تھی وہ دوسری تھی جو بیٹا نہ دوسرا دعوت کے مسئلہ کا
 نتیجہ تھا اس میں محض مومنہ نہیں بلکہ اہلیت یہ ضرور کا جائزہ کسی ملکی کی جو
 اس راے کے خلاف احوال اس مقدمہ میں بتلائی گئی ہے فقہ نہیں کیا جکتی
 اس اس عذر کو نا منظور کرتا ہوں جو مزاحمہ علیہ کی جانب سے پیش کیا گیا ہے
 حتمہ حکم دالما۔

ہائیکورٹ میں

مطالعه مانی و دیوانی و درخواست شمع و دیوانی

تمت في ١٩٢٢

منفصله الاگست ۱۹۲۲ء

باجلاس میونسپلٹی ایسٹریسٹس میونسپلٹی دیوار اس۔

برافه سر ۱۳۹۹ ۶۱۹۱۸

تجارتی رہنما بنام
۱۹۱۸ء

سراج مہر و سراج بابہ ۱۹۱۸ء

تہا می رتیار مدعی مراجع بنام اللہ بڑی داغیرہ مدعی عظیم مرافقہ عظیم

قانون معاہدہ اربعیت ۱۸۵۷ء اور دفعات ۲۶۹ء کی رعایت -

فانوں سے چار سو سات ایتھ ۹ مائے ششستر سیرہ دیات ۱۶، ۱۷

۱۴۴۰ھ میں کابل سے ہجرت کر کے ہندوستان آیا۔ یہاں اس نے سترہ سال کی عمر میں

لایحه‌ای که از این جهت که در این کشور...

محمد عبد الحکیم ولد في الحکف ٥ هامة ١٩٠٥ سنة (١٥١٥) في روم روم

دُکڑی پر اٹھوا کئے جائے قبل فیصلہ کی تجویز مافی حالت کا انتظار مہل۔

انتخاب ۱۶۹۹ء قاتلین معاہدہ ایسے احساس کے فائدہ کیلئے نہیں ہے

حور و ہیزوں کے معانی اب میں سمجھا رہی ہوں

راجہ پٹیل صاحب، اسٹیریٹ، ایڈیٹر کیمبرج، ۱۹۳۳ء، ۱۰۷ اور ۱۰۸

مام صاحب مؤثر الذریعہ، شمس العلماء محمد احمد دہلوی صاحب

نام مخصوص مرد و اما سید و چه دیگر رجال عام و لا ادرم مردان و اما سید و

مسورہ کا حوالہ دیا گیا

دفعہ ۱۹ کے اعلانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے اس دفعہ کے کمالی ماہ ہے۔

طالعہ ادب و سائنس ماسٹر انسٹیتوٹ لاہور

صوفیاء کی تعلیم و تربیت

وہ مجموعہ انہی میاں بہ نال کہ اسے اوتیں میاں کی ہمارے والدت قرار ہے

ایک معاملہ کے پیشہ درویشوں میں احمد کی مائتداری محال کہہ سکتے ہیں۔

مہاراجہ نے اس کی کدوئی کے ارام میں جھانکنا نہیں چاہا اس کی آواز نہ دیا

کو طام سے محفوظ رکھیں کیلئے مواقعہ دیگر ادا کرتا ہے۔

حکامی عدالت اعلیٰ میں کیا نوع کے کام مرتب ہو کہ وہ درگزی کی راہ سے۔

مراؤ کیا گیا تھا؟ حال کر سنا ہے تو اس میدان کوئی حل نکلادی ہے۔

ہونی جسکا شمار تہائی بڑی کی پانچ سے کیا جائے

حکیم جدید تمام ریختنی حد لال خود ہی (حکیم جدید) اندر کسر

۱۴۴۴ھ کی تقلید کی

مرکز تھانہ اسلام حاسمی پے اینڈین کیمبر ملد ۲۹ صفر ۱۹۷۱ء کی علیحدگی

حق کوئی نص ایسا نہ دے سکے کہ اگر کوئی دوسرا شخص باوجود

تمولی دادی بعد اس خطا کہ سختی پر مبنی علیہ سعادۃ اللہ

کی ہوی رسم لینے والی زکری ہوں کیا کہو ۱۶۹۰ء میں ماہ جنوری

سہ ماہی داروئی ملی و طبی ہائی سٹی ہار، ملی لی راسٹر دھندلہ

اس قدری ان سہولت سے مخفی ہو گا کہ وہ کسی ایسے عامل اور معاہدے سے

وہی کہ جس نے اسے پہچان لیا اور اس کے ساتھ ہو گیا

[illegible]

گونا گونا گویا

مقام

نہایت زیادہ

(مدیر)

یاد رکھو
اس
سہ
اور (۱۲)

مراعات جات کے فیصلہ کی نا اہمی سے مراعات کی جگہ اس ہوتا ہے اور اگر
وہ کسی دعوے سے یا مراعات کا فیصلہ جو مسووح کرانے چھوڑے اور قطعی
مسووحانے کو وہ اس مراعات میں کارروائی کرے۔ یہ مسووح ہو جاتا ہے
جو اس نے صرف ایک دعوے یا مراعات کے فیصلہ کی نا اہمی سے
رجوع کیا تھا جب کسی نتیجے کا تصفیہ اسی فریقوں یا اس کے میزبان
حکومت کے مابین دو عادی یا مراعات جات میں ہوا ہو فیصلہ اگر
مسووح ہو فریقوں پر راجع نہیں ہوتا ہے۔ اگر وہ فریق جس کے
حالات سوال کا تصفیہ ہوا ہے کسی ایک مقدمہ کا فیصلہ قطعی ہو جائے
اور اس طرح ایسے آپ پر راجع نہیں ہوا ہے دے تو عدالت دوسرے
مقدمہ یا مراعات میں اس فیصلہ کو متروک نہیں کر سکتی جو قطعی ہو گیا ہے
اور لازمی نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ مراعات میں اسی سوال پر کرکٹ
کرے گی اسد عا کی جائے قابل پیرانی نہیں ہو سکتا یہی امر مقدمہ
زاہر یا نام دی ۱۲۱ میں قرار دیا گیا تھا اس مقدمہ میں ایک ہی بیج
کے متعلق حق اختلاف کے دو عادی دو عادی اور دل نے رجوع کے متعلق
میں ایک نے دوسرے کے مقابل میں یہ ادا کیا تھا کہ اسکو شفعہ کا
حق حاصل تھا اور مقابل مدعیوں کے جملہ ایک کے دعوے میں
ڈگری صادر کی تھی تاکہ یہاں مدعی نے ایک دعوے کے فیصلہ کی ناکار
سہ مراعات کیا اور اس طرح دوسرے دعوے کا فیصلہ اور ڈگری فریقوں کے
اس میں قطعی ہوئی یہ قرار دیا گیا تھا کہ چونکہ دو عادی میں ایک ہی نتیجے
تمام نتیجے تھے اور اسکا تصفیہ ادا تھا اور ایک دعوے میں اسکا تصفیہ
فریقوں کے مابین قطعی ہو گیا اسلئے وہ فیصلہ شدہ کے طور پر اثر پذیر تھا
اور اس مراعات میں جو اس فریق نے دائر کیا تھا جس کے خلاف نتیجے
کا تصفیہ کیا گیا تھا اس نتیجے پر کرکٹ اور جو نہیں کیا جاتی تھی
میں اس پہلے سے کچھ متعلق اس اور میں چھ فریقوں کی فیصلہ
یہ مسووح نہ ہو سکتا تھا اسکا فیصلہ صادر کیا تھا کوئی ایسا امر نہیں ہوتا

جس سے اختلاف کیا جاسکتا ہو اس مقدمہ سے کسی طرح مراعات
عدلیہ کی دلیل کی تائید نہیں ہوتی۔ نظیر امور در اس بناء شہداء اور اس
پر مراعات کے لائق وکیل نے استدلال نہیں کیا تھا اور ہم سے یہ استدلال
ہیں کچھ ہے کہ اس مقدمہ کے فیصلہ کی صحت یا عدم صحت پر کوئی
راے ظاہر کریں اگر یہ تصور کیا جائے کہ ہمیں قانون کا کوئی ایسا
قاعدہ مندرج ہے جو فیصلہ زاہر یا نام دی ۱۲۱ کے خلاف ہے تو اس
اسکی تقلید کر کے کیلئے ادا نہیں ہوں فیصلہ میں کوئی وجہ اس عذر کو
نامنظر کر کے کیلئے نہیں بتلائی گئی ہے جو مقدمہ کو میں پیش کیا گیا
تھا اگر فاضل جوں کا مثالیہ قرار دینے کا تھا کہ فیصلہ شدہ کا کوئی اثر
محض سوجہ سے نہیں پیش کیا جاسکتا تھا کہ دو مقدمہ میں ایک فیصلہ
صادر کیا گیا تھا عیاں کہ بانگورٹ کلکتہ نے ان مقدمات میں سے ایک
میں قرار دیا تھا جسکا حوالہ فیصلہ میں دیا گیا تھا تو اس بحال نظریہ اس
اتفاق کر کے ناقابل ہوں موجودہ مقدمہ میں صرف ایک حال جس کا
تصفیہ اس مراعات میں جو عدالت تخت میں مدعی نے رجوع کیا تھا ایسے
مراعات نمبر ۱۴۱ میں کیا گیا تھا آخرچہ کا سوال تھا اور اسکا تصفیہ مدعی
کے حق میں کیا گیا تھا ایسی حالتیں اسکو کوئی موقع اس مقدمہ کے
فیصلہ کی نا اہمی سے مراعات کر سکتا تھا اور اس فیصلہ کی نا اہمی سے
اس کجا جب سے مراعات نہ کیا جاتا اس کے موجودہ مراعات کے لیے نتیجے
مراعات نمبر ۱۴۱ میں کسی ایسی نتیجے کا تصفیہ نہیں ہوا تھا جو اس کے خلاف
تھی اور کوئی نتیجے جو اس مراعات میں پیدا ہوئی تھی اور اسکا تصفیہ ہوا
تھا اس مراعات میں پیدا نہیں ہوتی عواہر سے روایت ہے
ایسی حالتیں اس مراعات کی سماعت کیلئے کوئی امر راجع نہیں ہے جو
دو عادی اس مقدمہ میں پیدا ہوئی ہے وہ اس واقعہ کے باعث
ہے کہ دونوں مراعات جات میں صرف ایک ڈگری مرتب کی گئی تھی اور
ہر مقدمہ میں اس ڈگری کی ایک نقل شریک کر دی گئی تھی لیکن اس سے

اور کسی رقم کیلئے ڈگری یا چارٹ نہیں ہے۔ اس سے حد اعلیٰ
 سال کیلئے ہے۔ تاریخیں مسلمانوں کی تھیں۔
 سسہ کوڑے ۱۲۸۱ھ ۱۹۱۱ء کو مدعی کی میت کے جنازہ
 توہم کی بھی اور یہ ڈگری برطبق مرقعہ ثانی ۱۳۱۳ھ فروری ۱۹۱۱ء کو جنازہ
 رکھی گئی تھی اور موجودہ دعویٰ ۱۲ فروری ۱۹۱۱ء کو دائر کیا گیا تھا
 متعلقہ ۱۹۱۱ء اور تاریخ آغاز مہار ساحت ڈگری کی بحالی
 کی تاریخ میں بلکہ ارجو لائی ۱۹۱۱ء ہے ملاحظہ ہو پریو کی کونسل
 کا فیصلہ حکم جدید بنام پریشی پنڈ لال چودھری (جسکوڑا) ۱۱۱۱
 جسکو محمد علی شریف بنام بہار چودھری بنکھائی راجہ (۱۱۱۱) اور دوسرا نا تھا
 شاستری بنام سیتا لکھنوی (۱۱۱۱) متعلق کیا گیا تھا۔ مقدمہ راجہ
 گویا بنام نہر پانڈیال بمبین (۱۱۱۱) جسکی تعلیم و حق ماراؤ نام
 چیسامی بیٹے (۱۱۱۱) میں کچی پریو کی کونسل کے فیصلہ کے بعد
 قانون باقی ہیں رہا ہے۔

جلد ۲۲ کا فیصلہ مدراس (مردخما ماراؤ بنام نیاسامی بیٹے (۱۱۱۱)
 پریو کی کونسل کا فیصلہ طح ہونے قبل صادر کیا گیا تھا۔
 مدعی کا دعویٰ بدل کے سقوط کی بنا پر ہے انکو کھم ہنہ حال
 نہیں ہوا تھا۔ انکی حقیقت کے خلاف ۱۲ ارجو لائی ۱۹۱۱ء و تحویری
 کئی تھی اور اسکا دعویٰ اس تاریخ سے تین سال سے ۱۱۱۱ء
 اسلئے مدد کے بموجب مفعی الیہا ہے۔

اگر بیع امتدادی سے کالعدم ہے اور قرضہ نہیں، یا یا تھا تو
 ممکن ہے کہ مدد متعلق ہو لیکن مدعی کا دعویٰ بنیام کے بموجب
 رقم کی ادائیگی کی سب سے آخری تاریخ لیجئے ۱۱۱۱ء فروری ۱۹۱۱ء سے
 بھی تین سال کے بعد رجوع کیا گیا ہے ملاحظہ ہوں۔ ہندوان
 (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱
 (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱
 (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱

کمال بنام ہندوان ہندوان ۱۱۱۱ء کو بنام بنام پیرا (۱۱۱۱) کو مدعی
 نسوی ریڈی بنام قلاہ کا ڈاٹا گھاٹ ۱۱۱۱ء بنام بنام اور بنام
 پابھیری سری راس بنام سری پڈ (۱۱۱۱) اور بنام بنام راجہ گویا (۱۱۱۱)۔
 مدعی ۱۱۱۱ء سال سے فائدہ مانا گیا بھی تھی نہیں ہے
 فیصلہ مانا تھا اور بنام اور بنام پابھیری سری راس بنام بنام
 (۱۱۱۱) بالکل متعلق ہے حقیقت کا معاہدہ تاریخ میں مستطیع ہو گیا ہے اور
 کوئی مسلسل خلاف دوری نہیں ہو رہی ہے مدعی اور اس کے پانچ کے
 حق میں بیج علی الترتیب ۱۱۱۱ء و ۱۱۱۱ء و ۱۱۱۱ء و ۱۱۱۱ء و ۱۱۱۱ء
 ہوں فیصلہ جات انگلستان رور بنام سون (۱۱۱۱) واسیلور بنام گری
 صاحب در پیر ہند بنام بیاراجہ بنکھائی (۱۱۱۱) امر بنو سارا گھاٹ
 ڈکشا در بنام رنگا ساسی انگار (۱۱۱۱) اور بنام بنام راجہ سکھ (۱۱۱۱)
 ہری بنواری بنام راجہ مانہ بنواری (۱۱۱۱) کا کھلی سولہ دیا گیا
 ۱۱۱۱ء متعلق نہیں ہوتی ہر صورت مدعی صرف راجہ کے
 ڈگری یا سکتا ہے ملاحظہ ہو راجہ دریا بنام بنام راجہ بنام راجہ
 راجہ (۱۱۱۱)۔

ہر ایسی رائے کے بموجب غوث بنام سماعت ہے ملاحظہ ہوں
 اکمن صاحب بنام سمون بنوی صاحبہ ال (۱۱۱۱) باسٹنہ بنام
 کرچی بنام نوریندرا مانہ کرچی (۱۱۱۱)۔

(۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱
 (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱
 (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱
 (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱
 (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱
 (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ (۱۱۱۱) میں کسر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱

گیا ۱۱۱۱ء
 بنام
 (۱۱۱۱) دار
 (۱۱۱۱) دار

۱۱۱۱ء

کرنیکا' سختی سے یہ رقوم مدعی 'ا' ادا کر چکے ہیں وہ زیادہ تر ایسے
دوسرے سوائے ان کے کسی شخص کو ایک بار ۱۰۰ سے ۱۳۰ کی قیمت
تائید قرار دے رہی تھی مجھے سے دو ۴ قانون انتقال جائیداد
بھی ملے تھے وہی سب رقوم اس کے حاکم دہت میں عنانہ کاک
کا منتری تھا لڑکے کو ریک کی بود کی ڈگری ایک دانس کی
سکھانے دوسرے داس کو قائم کر کے بہت میرے معاملہ موجودہ
حوالہ از بہرہ بنی ٹرائی۔

راہہ ڈیا کر ہم بنام راجہ برہم لاسو ماسکھا رار (۱۵۰)
نارایا کٹی گوڈن بنام بیچی مال (۲۶۱) پالا لانی مال بار بام موٹھ
اٹلیں اکسیرٹ کینی (۲۰۱) دیا ماسامی بنام پالا اٹند (۲۵۰)
کا حوالہ دیا گیا۔

دوسرے سوال کی نسبت مدعی ہر صورت میں رفقہ کی ڈگری کا مستحق
ہیں اخوات ۱۹۰۷ قانون معاہدہ ہند پر استدلال کرتا
الوٹ علی نقیٹل ایہ طامنا دہرہ سچ مدعی علیہ کو بین طور پر مواخذوں کی
اولیٰ و فائدہ پہنچا ہے مدعی کا نشانہ نہ تھا کہ وہ بلا مواخذہ رقم ادا کیے
راجہ شیا پور بنام صاحب دربرہد (۳۷) دامور دلا لیا
بنام صاحب دربرہد (۳۸) ہند راکھو شال بنام محبوب رانا
(سود چنڈ گھوسال بنام مالام مرانا) (۳۹) سیالالار یوڈو
سام سبار یوڈو (۲۷) کر دین امبالا گارن بنام سکنتہ لیوانی (۲۱)
ورادہا مادہ سمانا نام ساسی نام س (۲۰) کا حوالہ دیا گیا۔

مدعی کی بیع کالہ ہم ہیرا ہمہ عولہ فیصلہ جات میں یہ قرار
دیا گیا ہے کہ جب نیک بنتی سے کسی ایسے شخص نے رقم ادا کی ہو
سکی غرض ادائیگی سے متعلق ہو اور دوسرے شخص کو فائدہ پہنچا ہو

(۳۷) اٹلیں کیسہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ (۳۸) اٹلیں لارڈز جلد ۱ صفحہ ۸۸

(۳۹) اٹلیں کیسہ جلد ۶ صفحہ ۸۱ (۴۰) اٹلیں لارڈز جلد ۲ صفحہ ۸۲

تو وہ معاوضہ یا بکاسخت ہوتا ہے یہ مدعی کے صرف یہ مدعی علیہ کی
تجائز کی صورت ہے
معاشرہ اس کو پالا چار نے ان مقدمات کو میر کیا جس کا
حوالہ مرفوع لے دیا تھا۔

مراجعہ نمبر ۲۳۹ باب ۱۹۱
جسٹس اسٹیمپر۔ یہ دعوے مدعی علیہ نمبر ۱۳۹ رقوم کی
باز یافت کیلئے رجوع کیا تھا جو مدعی لے مدعی علیہ نمبر ۱۳۹
دائیں کو ان ہدایات کی رو سے ادا کی تھیں جو اس عمر منقلہ
جائیداد کے ایک بنیاد میں مندرج تھیں جو مدعی علیہ نمبر ۱۳۹ سے
خرید کی تھی جس نے سابق میں سکود مدعی علیہ نمبر ۱۳۹ سے خریدنا تھا
مدعی علیہ نمبر ۱۳۹ سے مدعی علیہ نمبر ۱۳۹ کے حق میں بیع کی
مکمل۔ اگرچہ مدعی ۱۹۰۷ کو ایک جبری شدہ دستاویز (دستاویز)
کے بموجب عمل میں آئی تھی اور وہ بمعاوضہ حصے کے تھی وہ بیع
جو مدعی علیہ نمبر ۱۳۹ نے مدعی کے حق میں کی تھی ایک دوسرے معاہدہ
(دستاویز) امور ۲۲ رگٹ ۱۹۰۷ کے رو سے عمل میں آئی تھی۔

جب مدعی نے مقدمہ استدانی نمبر ۱۳۹ سے ۱۹۰۷ میں ان
ارامیات کے قصہ کی باز یافت کیلئے دعوے کیا تھا جو اس نے خریدی
تھیں تو وہ ٹورنٹ مصف کی عدالت میں کامیاب رہا تھا لیکن
سب کرٹ میں اسکا دعوے بار ٹورنٹ سچ کی اس تجویز کی رو سے
خارج کیا گیا تھا کہ اس کے بارے کی خریداری جو دستاویز الہا کی
رو سے عمل میں آئی تھی برائے نام بیع تھی جو کبھی دفع ہیں ہری
نھی۔ ایک مرفوعہ ثانی رجوع کیا گیا تھا لیکن ہائیکورٹ نے اس
قرین وجہ سے دست اندازی کر کے اسے انکار کیا کہ جو کہ حالت
مراجعہ تحت لے تصدیق کیا تھا وہ ایک سوال مرقاتی تھا۔

موجودہ مقدمہ میں ذیل علم سارڈنٹ سچ نے مدعی کو مستعد ہویہ

گواہ دو تھے
ماہ
ماہی رڈ
۱۱ مارچ

<p>دیوانی ہست سگھی نام بھادو امانی ۳۴۱</p> <p>کوئی ادائی قطعاً نیک ہتی سے ہیں یہی ہے اور مدعی</p> <p>دفات ۱۹۷۰ء قانون معاہدہ سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں</p> <p>یوگسلاوئی امانی امانی نام نیارہ مار کا یار (۳۵۳) اور</p> <p>راماسامی ماڈو سام صوسا ہالے (۳۵۴) ۵۵۵ اور دیا گیا</p> <p>منجانب مدعی ملکہ کے آرٹیکل سامی آئین کے بموجب دیا</p> <p>رومیہ مدعی کے حق میں ہوئی ہے فطرت کا لودم مع ہیں</p> <p>وہ صرف ملک الانفساح سے مدعی طلبہ اور مدعی طلبہ اور</p> <p>کے معاہدہ میں مدعی جائز اور قائم ہار ناتس رکھتا ہے دعویٰ سے</p> <p>منقصی السیاد نہیں ہے اگر مدعی ۹ متعلق ہو تو ہمارا کا آغاز شد</p> <p>مراۃ کی ڈگری کی تاریخ سے نہیں ملکہ ہائیکورٹ کی ڈگری کی تاریخ</p> <p>سے ہوتا ہے جب مقدمہ ہائیکورٹ میں مندرجہ تھا تو یہ ہیں کہا</p> <p>ہا سکتا کہ بدل کے ساتھ ہرے یہ دعویٰ کی سکت مدعی کا</p> <p>حق پیدا ہو گیا تھا حکم جیسید بنام پر بھی جید لال چوہدری</p> <p>(جسکو ۱۱) میں پر پوری کوسل کا فیصلہ قابل تیار ہے فیصلہ</p> <p>سرور بھار از بنام چاساسی لے (۵۵) اب بھی جائز قانون ہے</p> <p>اس میں ایک سابق فیصلہ راجہ گوپال بنام ترو پانہنٹال بھیلن</p> <p>(۴۱) کی تقلید کی گئی تھی۔ ۱۶۲ اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتی</p> <p>ٹھیکہ درج اس مقدمہ سے متعلق ہونی چاہیے ۱۳۲ ہے مدعی</p> <p>نے ان کھالتوں کو ادا کر دیا ہے جو جائدادوں پر قائم نہیں اور</p> <p>وہ فرہین کے قائم مقام ہو چکا ہے اگر مدعی کو از روئے</p> <p>قانون مارچال ہے تو ۱۳۲ متعلق ہوگی اور دعویٰ صریحاً اندرون</p> <p>میراد ہو گا ایسی صورتیں جو طلب سوال یہ ہے کہ آیا مدعی ہار تھا</p> <p>(۱۳۳) لندن ڈیڑھنی جلد ۴ ص ۶۳۳ (۱۳۵) لندن کبیر جلد ۴ ص ۱۱۰</p> <p>۱۳۶ لندن کبیر جلد ۴ ص ۷۶</p>	<p>دوسرے امر کی نسبت مدعی نے اپنے مانع کے حق میں برائے</p> <p>نام سب کے علم کے موصوفہ ہار حاصل کی تھی وہ خاص نقل و حرکت</p> <p>معاہدہ قانون ایک دانس کی حکایت دوسرے دانس کو اس شخص کے</p> <p>رے ریس نہیں کر مار سب کے محو جب برائے نام مستری ہو چکا اور</p> <p>کر سکی کوئی ذمہ داری نہیں</p> <p>اس کے بعد گریڈنگ نام بن ریکارڈ (۲۰) کریں سال</p> <p>گاران بنام سکتہ لیوانی (۳۱) مدعا سولی اس نام ایو او داں</p> <p>(۲۲) تیار لال نام رام بیاری (۳۳) امانی امانی نام ہا</p> <p>سوامی ماڈو (۳۴) چا نام سامی ہار لا اند (۳۵) ہار لا</p> <p>کسی کوئی نام پھیا امانی (۳۶) کا حوالہ دیا گیا</p> <p>فیصلہ جات سارالاروڈو نام سارالاروڈو (۳۷) ہار لا</p> <p>ریار بنام سوٹھائیں اسپرٹ کیٹنی (۳۸) گوہار یا ویا جی بنام</p> <p>لوکا ماتہہ آرا (۳۹) دس گنہ جہا بنام پراویاں (۴۰) قابل</p> <p>میر ہیں دفعہ ہار قانون ہار بھی اس وقت متعلق نہیں ہوتی</p> <p>جب وہ شخص عروہہ ارا کے ایسا عمل حقیقت کی شہادت نہ لے</p> <p>کے لئے کرتا ہے</p> <p>ملاحظہ ہوں بھکاری بنام ہریداس (۳۱) جانچی پر شاؤنگ</p> <p>سارالاروڈو (۳۲) مفت علی بنام فتح علی (۳۳) و</p>	<p>اسامی بھار</p> <p>سام</p> <p>بازر دھار</p> <p>مدیس</p>
---	--	---

معدوم میں رضا حاکم کی ہے گروہ رقوم جو مدعی نے خریداری کے بعد
 اور اس کی تین تا کہ مواعدہ جات کو میاق کیا جائے بغیر ضروری یا خواہ خواہ
 ہر کہہ چاہتیں کیونکہ یہ امر طے شدہ ہے کہ وفات ۶۶ و ۷۰ قانون
 سامعہ ۴۴۷ کا مقصد ہوا اس اتحاص کو فائدہ پہنچا سکا نہ تھا جو دوسرے
 کے سامعہ میں دست اندازی کرتے ہیں ملاحظہ ہوں راجہ پٹیاور
 سامعہ صاحب زیر مہد (۱۳۷) دامودرا دیار نام صاحب زیر مہد (۱۳۸)
 دہرہ راکھو ہتال سامعہ بھون مرانا سوچند گہو ہتال بنام بالارام
 مردانا (۱۳۹) میں ذیل حکم ساراؤینٹ ج سے متعلق ہو مگر وہ شخص
 حوالہ میا صاحب حاصل کرے اور اس معیارہ کی بنا پر کسی عدالت مجاز
 سے مقابلہ کئے ہوئے دعوے میں قبضہ کی جائز فزگری حاصل کرتا ہو
 اور حقیقت کی تہمات سبکی کو تتر کر نکالنا لازم ٹھیکہ طور پر جائز نہیں
 آباد کیا اگر وہ اس شخص سے حامد اسے مواعدہ جات کو ادا کرتا
 ہے تاکہ اخو بیلام ہونے سے محفوظ رکھے

ریا ایا ایو نام ساراؤڈ (۲۷) چااسامی بنام بیلا
 اسدو (۲۸) دیا لالانی مدکار بنام سوچہ اکیورٹ کمپنی (۲۹) ایس
 شفق بیہم لوس زورقہ سہوں نے ایک مٹی سے وہ رہیں اگئے
 جو انہوں نے اس وقت تک اسے اسطورہ تصور کئے گئے ہیں کہ وہ
 رزم نامہ وادسی مٹی پر عدل کے ستی تھے جو انہوں نے ادا
 کیا کہ ان کو امتحالات حوالہ کے حق میں تھے کالیم یا مکن الانصاح
 تارہ ہوئے۔

۱۰ امیر شاد سنگ بنام لدہ پتا (۳۲) یہ ۱۰۷۰ بی کی خریداری
 ذہنی اور ماذابل تعدادی یہاں اور کے لکے کی خریداری سے جو
 ناکامیا رہی ہے۔
 زرب ۱۰ الاکار بنام تہہ ہوانی (۳۱) میں شش انگشت
 صعدہ ۱۰ یردہ بن طہ ابی نے صعدہ ۱۰ برتسم کیا تھا کہ گوبرج

نامہ زار فرمانہ ہو لیکن وہ شخص جو اس کیلئے قیمتی بدلہ ادا کرتا ہے
 باوجود اس کے ایک نیتی سے مکمل ایامدادی کے ساتھ رقوم ادا کرے
 تاکہ اس قرضہ جات کو میاق کرے جو حامد اور پر جو دیتے اس مقصد
 کی مع سازشی اور بغیر کسی بدلہ کے تھی اور اس کے بعد قبضہ نہیں دیا
 گیا تھا اور رقوم بہت جلد کے بعد طاری خریدار کو قوت دیتے
 کی غرض سے ان کی مٹی ایسی حالتیں حاصل ہوں نے اس
 شخص کو ایک دان کی بجائے دوسرے دان کو قائم کیجی وادسی
 مٹی۔ عدل نے عدل کرنے سے انکار کیا تھا جو ملا لاش وپ کے عدل
 میں رومع نہیں ہوا تھا یہاں مدعی نے ماقاعدہ اطلاع کے بعد
 ایسی حقیقت خریدی جو برائے نام اور سے سود ثابت ہوئی کیونکہ اس نے
 ابتدائی مالک کے ساتھ سازش کر لی تھی لیکن حاکم عدالت میں
 اس حقیقت کی حاجت نہیں ہوئی اور اس کو انصاف نہیں قرار دیا گیا
 تھا مکمل ہے کہ اس نے نیک بیعتی سے باور کیا جو کہ وہ ایک ٹراڈ
 جو حامد ادکی حفاظت اور لیبر اسکائی حوت کو بچا تھا حاکم نے ہے کہ
 اسکا اسی خریداری کی صورت سے حاصل ہوا مدعی علیہ ثبوت کے دائیں کو ادا
 کر کے فرقی اور بیلام میں اتہر کرنا تھا اور جب اس نے اسطورہ ٹریل
 کیا تھا تو بقایا اسکا منہا ہوا وہ بلا معاوضہ مدعی علیہ ثبوت کے فائدہ
 کیلئے ایسا لگ کر سے میری یہ رائے ہے کہ پلاعدر ناکامیا رہتا ہے۔

اب اگر معاوضہ اس کے سوال پر غور کیا جائے تو اجماع امر یہ ہے کہ
 ہے کہ وہ ابتدائی مالک کو کسی یہ جس تیار سے مدعی کی سبکدوشی
 کہ رے لگی تھی ایسی حوتی حوتے میں اس مرد و تاریخ ۱۴ شری
 ۱۹۱۳ء لالانی سے حب ما کو شہدے اسکا انوشالی مارا گیا
 تھا کیلیر یروی کہ لسل کے مہملہ حکم حیدر پید نام پر تھی یہ راجہ
 (جنکوں بد ۱۱۷) کے ۱۱۷ سے جس میں اصول قرار دیا گیا تھا کہ راجہ
 مرافقہ کا جو کسی عدالت اعلیٰ میں رکھا گیا تھا وہ نہ ادا

گرمالاسامی اسکار
 سام
 مای رڈ
 (مداس)

صفحہ ۱۴۱

گویا موائی گویا
نام
اپنی رائے پر
اند

جہاد اور پر بعض رقوم کیلئے ایک معاہدہ عطا کیا ہے اور ادائی میں
تصور ہونے پر غلام کی یہ ایسی ہی ہے (ڈگری میں اس تاریخ
کی صراحت نہیں کی گئی ہے جس تک کہ انکو ادا کر دیا جائے)۔
مدعی علیہا نمبر ۱۳۰ کے حلال ایک ذاتی ڈگری اور خانہ الی
مائد اور کے حلال مدعی علیہا نمبر ۱ کے بطور مدعی علیہا نمبر
۱۳۱ کے خلاف مستحق مدعا داروں کے غلام کے بعد جو وصول
تھا بکلیئے ایک ڈگری دیر مدعی علیہا نمبر ۱۳ کے خلاف مسلخ لے
کلیئے ایک ذاتی ڈگری جو رقوم مدعی علیہا نمبر ۱۳ کے ہاتھ میں
۲۲ اگست ۱۸۶۱ء کو ادا کی گئی تھی لٹا کی اور تاریخ ارجاع دعوے
تک امیر سرور لایا مدعی اور مدعی علیہا نمبر ۱۳ نے مقدمہ کیا ہے۔
یادداشت عدالت میں جو مدعا علیہا نمبر ۱۳ نے پیش کی
مدعی کے مقدمہ کی بنیاد پرست کی گئی ہے اور اس لئے اسکی
پہلے سماعت کی گئی ہے۔ عدالت نے کی ڈگری کے خلاف دو اہم
اعتراضات پیش کیے ہیں (۱) یہ کہ وہ رقوم مدعی نے ادا کی تھیں
اس سے بالاتر وہ خرابی طرف سے ادا کی تھیں اور ان سے
اس کے معاوضہ پائی نسبت کوئی قانونی ذمہ داری پیدا نہیں
ہوتی (۲) یہ کہ دعوے منقضی الیحد ہے۔

۴۳

مدعا داران نمبر ۱۳۰ کے مدعا علیہا نمبر ۱۳۰ میں مدعی علیہا نمبر ۱
ایک فریق تھا۔ مدعی کی ڈگری کی زالی سے، مراد جس عدالت
۱۸۶۱ء کی تاریخ کی ہے کہ مدعی علیہا نمبر ۱ کے یہاں جو مدعی
تھی وہ ایک رائے نام معاملہ تھا اور سے جی نافذ ہیں جو مدعی
مدعی کو ادا نہ ہوئے مابعد ۱۸۶۱ء کے بعد پر مبنی کرنی ہے
و تاویر مدعا کب لوٹس ہو مدعی علیہا نمبر ۱۳۰ نے منشی حسن کو
مدعو کو بھیجا تھا جس سے اسکو یہ کیا تھا کہ یہ مدعی علیہا نمبر ۱
کے حق میں ہو مدعی برائے نام ذوالاقل تھا مدعی اور امیر سرور کے

ہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ وہ ایسے نقصان کی مانتہ ذمہ دار ہو گا جو اس
سبب ثانی کے باعث پیدا ہو جو ممکن ہے کہ وہ مدعی علیہا نمبر ۱۳۰ سے
مائل کرے اور وہ اسکو مدعی علیہا نمبر ۱ کی حقیقت کے تقاضا سے
اطلاع دے کیلئے کافی تھی اس کے بعد وہ ایسا عد نہیں پیش
کر سکتا کہ وہ خریدار ایک بیت بلا اطلاع ہے لیکن گو مدعی کی
مزیداری کسی شخص اجنب کا ایسا فعل تھا جو نیک نیتی پر مبنی
ہو کر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ جب وہ مدعی علیہا نمبر ۱۳۰ سے معاوضہ حاصل
کر چکا تھا تو جو رقوم اس نے ابتدائی بانے کے دائیں کی گرفت
جاندہ کو محض ظاہر رکھنے کیلئے ادا کی تھیں، اس تک مدعی سے ادا نہیں
کی گئی تھیں بالخصوص وہ رقوم جو اس وقت ادا کی گئی تھیں جب عدالت
ابتدائی میں اسکی حقیقت ثابت ہو گئی تھی اسکی خریداری اس میں
تک نہیں کہ اسے قطع کر گئی تھی جان بوجھ کر اسس نے
اسے معاوضہ کر دی کا بعد میں تبدیل کر لیا حوالہ اٹھا یا لیکن اسکو
لینے کے بعد مدعی علیہا نمبر ۱۳۰ کے ساتھ اسے معاوضہ کی شرائط کا
پابند تھا اور احکام صدر عدلہ ۱۸۶۱ء میں قانون اتحالیہ ۱۸۵۷ء
کی رو سے وہ اس رقوم کو ادا کر لیا پابند تھا ان رقوم کے ادا کرنے
میں مدعی ادا کی کا، مدعی علیہا نمبر ۱ قانونا مستحق تھا اسکی خواہ مخواہ
مدعی جب اس لفظ کا ہدایت ہی وسیع مفہوم پایا تھا۔ ۱۸۶۱ء
قانون ۱۸۵۷ء میں اسے اتھا (۱) کا رد۔ یہ عدلہ ۱۸۵۷ء کا
سام سامی نام میں (۲۰)، سے الفاظ غرض کا تعلق ہوا
کی وسیع تفسیر کرتی ہے

خواہ اس کے اس ارادہ کیلئے کچھ بھی کہا جائے کہ وہ
لئے جائز مابعد عدلہ سے مدعی علیہا نمبر ۱ جہاد میں مائل کرے
جو مدعی علیہا نمبر ۱ کے بھائی کی جہاد میں اس کے متعلق تھیں جسکو اس نے
سابق میں خرید لیا تھا جس سے وہ مدعی علیہا نمبر ۱ کے متعلق تھیں جسکو اس نے

جس کا مقصد ترقی و اصلاحات ایسی ڈگری ہے اور یہی میل
کی تیسری چیز یہ ہدایت دیکھتی ہے کہ ڈگری کچھ ہے۔ اسے اول
اکثر رہتا ہے اور اس پر جو اسکو ان رہبر کے ایک کاک کرنے
پر ہر درجہ کے رہبر یا تھوڑا سا ہی رہبر یا تھوڑے فاصلے کی جو آئی ہو
مقابلہ اپنے فاصلے کے دعوے کی جو ابھی کے طور پر اس قسم کے
اعوانی سے نہ مل سکے ہیں بلکہ جاننے والوں کوئی میعاد سماعت
نہ ملے گی۔ اس میں مدعی کو دلیل یہ نہیں ہے۔ اس کے
اعلاوہ مدعی کو وہ ۹ قانون انتقال جائیداد کی رو سے حق
ار کا کس قسم کے رہبر کو بہ نسبت سے کوئی حقوق حاصل ہیں
اس لئے یہ ضرور مانگنا ہے کہ کہہ کہ اس نے خیر یا تھوڑی قیمت
تھی اور اس پر یہ دعوہ اس کی شہادت نہیں رکھتا ہے

مقدمہ ۱۰۱۰ اور تاخرم بنام راجہ ترچہ لاسو یا سیکھا لارا (۱۱)
کو اس بنا پر جو کہ یہاں مدعی ان اشخاص کے ساتھ
شریک حصہ دار تھا جن کی رقم مالگاری کو اس نے ادا کیا تھا
اور وہ دفعہ ۲۸ قانون انتقال جائیداد سے اور اس دفعہ سے جائیداد
اٹھا سکتا تھا کہ دفعہ ۲۰ و ۲۱ ایکٹ ۲۰۱۹ء کے تحت مدعی
مستحقہ قیمت کی ادائیگی کے لئے یہ قانونی بار قائم ہو گیا تھا
نارائنا کٹی گورنمنٹ ہسپتال (۲۶) میں میعاد سماعت کا کوئی
سوال پیدا نہیں ہوا تھا۔

سب کوئی شخص ایسا مقدمہ ادا کرے جسکو ادا کرنا کوئی درجہ
شخص یا بند ہو تو معمولی دادرسی جو عدالتیں عطا کر سکتی ہیں مدعی
علیہ کے خلاف ذاتی ڈگری اس رقم کی باتہ ہوتی ہے جو مدعو
(۱۱) جیل (۱۱) جو کہ یہ دفعہ ۲۹ قانون معاہدہ میں کسی اعلیٰ
میااد کار کی صراحت نہیں کی گئی ہے۔ اگر مدعی کی تاخیر کی وجہ
اس چارہ کار کے حاصل کرنی مہلت باقی رہے تو وہ مدعی علیہ

کی جائیداد پر مارا گیا ہے اور یہ دادرسی کی استدعا کر کے میعاد سماعت
میں توسیع نہیں کی گئی تھی۔ اس لئے بالابہاں میں اس کی
رقوم عطا کر دی گئی ہے۔ ۱۱۰۰۰۰ روپے مالدار اور ۱۱۰۰۰۰۰ روپے مالدار (۲۱) خاندان
دفعہ ۲۸ قانون کے تحت، مالدار (۱۱) کے لئے کسی حکم کا حوالہ نہیں
دیا گیا ہے۔ یا ماسامی ام بدالاسہ (۲۵) میں کسی رقم کی
سمت حق منی بہ عدل نہیں کہہ سکتے ہیں کہ رقم داپس کر بیٹے کی کا ذکر کیا گیا
ہے۔ بالامالائے مالدار بنا ہوئے انڈیا انسورٹس کمپنی (۲۸) میں بھی
علیہ نقل الیہ تھا اور مدعی نے کہنے سے حق میں کی ڈگری حاصل کر چکی ہے
نظر قائم کی گئی تھی کہ وہ مدعی علیہ کو حاضری سے قانونی حیدت کے
اعلاوہ مدعی کے حق میں بہت کم ملے کوئی بھی دعوہ نہیں ہے
امداد کے باوجود اس سے ایک خریداری بہ امید مع ایک ایسے شخص
سے کی تھی جیسا کہ بعد میں ثابت ہوا تھا کوئی قانونی حیدت نہیں
رکھتا تھا جب مدعی کا مقدمہ اس عدالت میں بطریق مرافعہ ناکام تھا
رہا جو سوال واقعاتی کا ملکی نصفہ کر سکتی تھی تو اسکو تیس سال کی
مہلت اس رقم کی بازیاں کیلئے حاصل تھی جو اس نے دوسرے
شخص کے قرضہ جات ادا کر ہیں صرف کی تھی اس سے یہ سید
کہا تھا کہ ایک امر قانونی پر ہائیکورٹ میں ایک طرفہ کے فیصلہ کا
انتظار کرے جو موجودہ تھا۔ جب وہ مرافعہ ناکام رہا تو اسوقت
بھی ایک سال اور پانچ ماہ کی مہلت باقی تھی جس میں وہ یہ دعوے
رجوع کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے اسوقت انتظار کیا جب تک کہ بجز
تیس دور کے کامل غیر سال گزر چکے تھے اور اب اسکو یہ معلوم ہوتا
ہے کہ اس کا عمل نادرست ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ مرافعہ علیہ غیر نمبر ۳ کی یادداشت عدالت سے
حریہ منظور کی جاتی ہے اور مدعی کے (مقدمہ استدالی) عمر ۹۹ سالہ
مدعی علیہ نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ کے حریہ بطورہ کے ساتھ خارج کیا

کریا اسلامی
مدعی
مدعی
مدعی

مدعی
م
بی
۱۰

ڈگری جسکی مارا سی سے مراد کیا گیا تھا اس وقت اس کمال رکھی جائے
بہ سجاد کے محسوب ہونے میں کوئی غلط نہیں لڑتا جسکا شمار رائے دانی
ڈگری کی تاریخ سے کیا گیا ہو قسمل کی اغراض کیلئے ۸۲۷ اناؤں
میں رعایت میں خاص طور پر یہ ملاحظہ کیجئے کہ عدالت مراد کی
تعمیم ڈگری نامہ آغا ریسٹا دیکھی جائے اور فیصلہ دسوا تھا شاہی
امینیتا کی ۱۱ (۳۱) میں ایک قسمل کی درخواست پر تحریر لکھی
تی کہ مدعی و تھما انو نامہ جیاسا می لے (۵) کا تصفیہ حکم جدید
مامہ تی بیدلال چوہری (حکمرن مید) (۱۱) میں پریمی کو قسمل
کا فیصلہ اس ملک میں طبع ہونے کی قسمل کیا گیا تھا اور اسکی تقلید نہیں
کیا جاسکتی جس حد تک کہ اس اس بدل سے مختلف اصول درج
ایا گیا ہے جو عدالت اعلیٰ نے قرار دیا تھا یہی حال راجہ گوپال بنام
زینتہال تمہرن (۳۶) محمد علی ترقیب بنام راجا ویکراچتی راجو
۲۱ کا ہے جو سر و تھما انو نامہ جیاسا می لے (۵) کے بعد کا تھا جس
میں بید نامہ پرتی چند لال چوہری (حکمرن مید) (۱۱)
کو تقلید کی گئی تھی۔ میں اس طریق سے تجویز کرتا ہوں جو طریقہ جو قسمل
کیا گیا ہے اس ملک میں تمام مہموں مندر (۱۶) میں اختیار کیا تھا اور
دو علی بل عدالت میں سے ہر دہ پر عور کرنا ہوں جب یہ امر متنبہ
ہے کہ انہیں سے کوئی مدعا و افات مقدمہ سے زیادہ متعلق ہے

موجودہ مقدمہ میں خواہ سوزوں مد ۹ ہو جو اس رقم کے
مدادی سے متعلق ہوتی ہے جو اس بدل کی بنا پر ادائیگی مبنی جو بعد
میں صاف ہو جائے یا خواہ ۶۲ متعلق ہوتی ہو ہر صورت میں معاد
ساعت صرف مین سال کی ہے اور پہلی صورت میں آغاز کی تاریخ
سہارن پورٹ کو رٹ کے فیصلہ (دستاویز ح) موزہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۷ء
کی تاریخ ہے جسکی رو سے مدعی کا دعویٰ جو قبضہ کیلئے تھا اس لئے
کے اظہار کے ساتھ حارج کیا گیا تھا کہ ان قرضہ ہات کا معادضہ

پانچ نسبت اس کے دعوے کا جو اس نے مدعی علیہ کیلئے ادا کیے تھے
علیحدہ تصفیہ ہونا چاہئے اور علی سبیل العدل طریقہ سے وہ ہر
کی ادائیگی کی تاریخ ہے آخری ادائیگی ۲۶ نومبر ۱۹۱۲ء کو کی گئی
آئی تھی۔

اور ناچلا مامہ راما سامی (۳۱) اور صاحبہ زمرہ
بنام دیکھا (۱۲) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پٹنہ گیر مدہ با شتری جو
معادہ جبری مندر کی بنا پر قبضہ حاصل کرے اور جو اس کے
پٹنہ دندرہ یا بلانے کو حقیقت حاصل ہونے کی وجہ سے بیدل کر دیا جائے
تو وہ اپنی بیدلی کی تاریخ سے ۱۱ کے بموجب چھ سال کی معیاد
نے قسمل کی حقیقت کی خلاف ورزی کی مابقتہ مرجہ کا دعوے کرنے
کیلئے رکھتا ہے لیکن اگر ابتدا ہی سے باج کر ایسی حقیقت حاصل
ہو جاتی جسکو وہ قسمل کرتا اور رتہ ہی قبضہ نہ پائے تو معیار یا مامہ
راجا گوپال (۱۰) میں جسٹس شیناگری ان کی اس کے مطابق آغا
میساد ساحت کی تاریخ سے کی جائے ہوتی ہے موجودہ دعوے سے
ابتدائی کی ڈگری بر طبق مراد مندرجہ ہو جائیگی جو مدعی
کی بیدلی کے حوالہ سے ۱۹۱۱ء کو واقع ہوئی تھی ۱۶ سال
کے اندر رجوع کیا گیا تھا

لیکن جہاں تک کہ مدعی علیہ نمبر کا قسمل ہے یہ دعوے سے ہر
کیلئے یا زور نہیں کی دایسی کیلئے نہیں ہے اور ایسا دعوے ہونے کیلئے
مدعی اور مدعی علیہ نمبر کے اس معادہ کا کوئی قسمل نہیں ہے
آخر کار یہ کوشش کی گئی ہے کہ مدعی کے مقدمہ کو مد ۱۳۲ کے
تحت لایا جائے جسکی رو سے ۱۲ سال کی مدت اس تاریخ سے
دی گئی ہے جبکہ وہ رقم جسکا بار غیر منقولہ جائیداد پر تھا واجب الادا
ہوئی تھی لیکن مدعی مقدمہ عویہ جائیداد کا کوئی کفالتہ نہیں ہے
اگر وہ قابض تھا اور وہ حقیقی مالک کے دعوے پر بیدل نہ

ممدہ عرصہ ۶۰ کے گنتی کی تھی ماضی علیہ نمبر ۱۲۔ ممدہ اداریہ ۱۹۱۹
عربی جوئے مدعی کے حق میں دستاویز ب کی رد سے ۲۲ (کسٹ)
کے حق میں مدعی کی ایک کو مقدمہ رافضہ نمبر ۱۹۱۹ کے حق میں
انکیا اور یہ بیان کیا کہ مدعی علیہ نمبر ۱۲ کے حق میں
کی کاست کی تھی اور یہ کہ اسکو اس جہان اور بقضہ مانا جائے جس طرح
کے حق میں مدعی علیہ نمبر ۱۲ نے دستاویز ب کی رد سے منع کی تھی اور
اب حکم اتماعی کی استعاضی تاکہ مدعی حلی کو حاضرت و تاح کرے یا
اس کے قصہ میں است امداری کرے رو کا مامور ہوئی و نہ سے
۲۲ ٹرسٹ نمبر ۱۹ کو اداریہ کیا تھا اور اسکی لڑائی مدعی اس مقدمہ میں
دستاور کے طور پر کی ہے۔ مکرہ بالا مقدمہ کے مدعی علیہ جو
مدعی علیہ نمبر ۱۲ ہے جو اب یہی کہ تھی کہ سب کو بالائے اسکال کے حق میں
غل میں آئی تھی جو یہاں مدعی علیہ نمبر ۱۲ ہے برائے مامور سب کی
یہ کہ اسکو نافذ نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ کو بالائے گار جہان مدعی کو
سب کو نجات تھی نہ تھا اور مدعی نے اسکو اس علم کے ساتھ حلیہ دیا تھا کہ
دستاویز الف میں نام سے ایک ایسا مامور تھا کہ وہ اسکو
کرنا مقصود نہ تھا اور اسکی نسبت صرف یہ معلوم تھا کہ وہ مدعی ایسا
کے انیس سال ایک میر اور اسکے منصفہ میں سرٹم میں مدعی
کے دعوے میں ڈگری صادر کی اور وہ اسکا کہ وہ اسکا مامور تھا
حقیقی تھا اور یہ کہ مدعی کو دستاویز ب کی رد سے منع کیا گیا تھا
ہو گئی تھی اور یہ کہ مدعی کو قبضہ حوالہ کیا جانا چاہیے اس کے فیصلہ
کی تائید ہی دستاویز ب کے طور پر کی ہے جو بطریق عارضہ سارڈیٹ
ج ترجیحاتی سے یہ قرار دیا کہ دستاویز الف اسکی مدعی حلیہ
حکمانہ کہ اسکو مقصود نہ تھا اور اسکو کیا گیا تھا اور یہ کہ
مدعی نے جہان اور اسکو مقصود نہ تھا اور اسکو کیا گیا تھا اور یہ کہ
ماہر اس مطلق کے حق میں نہیں ہوا اسکو دستاویز ب کی تائید ہے

اثنان بی بی، سائلہ، اس ایک عیارہ، دنداد، الہی

111

اور یہ کہ اس لفظان اور اخراجات وغیرہ کا وہ وار ہونا چاہیے جو ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے برداشت کرتے ہوئے اس علم کے ساتھ جو تبادیل ہو، کسی رو سے حاصل ہوا تھا مدعی نے جاننا و مسجد جو عرضی دعویٰ و تنازعہ کی رو سے ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء کو خریدی تھی۔ عدالت نے سمجھا کہ وہ دوسرا اپنی تہاوت میں مدعی نے تسلیم کیا ہے کہ اس کو لوٹس و تنازعہ (۲) اس تاریخ کے قبل مافوق وصول ہوئی تھی جب اس نے و تنازعہ کی رو سے جاننا و خریدی تھی یہ کہ اس نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا تھا یہ کہ وہ یہ جاننا تھا کہ اس کا جائے مدعی علیہ ہر اہم اہم اور پر قبضہ میں رکھتا تھا اور یہ کہ مدعی نے جاننا و پرفا بقی تھا۔ اسی صورت میں بغیر کسی خطرہ کے یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ مدعی کو تعمیری یا صریح لوٹس تھا حالانکہ موجود تنازعہ و زلف کی تکمیل کے وقت موجود تھے اور ان حالات کا حاصل تھا جو اس کے قبل یا بعد واقع ہوئے تھے جب کوئی شخص تحقیقات نہ کرے یا بالآخر وہ تحقیقات کرے سے گریز کرے تو قاضی یہ قیاس کرتا ہے کہ اس کو ان تمام واقعات کا علم تھا جو اس تحقیقات سے جو بنیادیں تھیں ان کی تھی واضح ہو جاتے ان حالات میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بحث نہیں کی جاسکتی کہ مدعی خریدار نیک نیت ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ بارڈر ٹیبل ہے بیان کیا تھا یہ تھا کہ جائیداد سند رجوعی دعویٰ جائز یا ناجائز ذریعہ سے حاصل کرے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی نے مبلغ ۵۰۰ میں جائیداد خریدی تھی اور جائیداد کے بعض واقعہ جات کو بھیاق کر لیا تھا کہ کیا تھا جن کو بھیاق کر لیا تھا مدعی علیہ ہر اہم و تنازعہ کی رو سے ذمہ لیا تھا۔ و تنازعہ کی بابت کا بدلہ ہی ہے جو تنازعہ الف کا تھا اور اس قسم کی بھی تہاوت موجود ہے کہ مدعی ایسا نہیں ہے جو مقدمہ بازی کیا کرتا ہے اسلئے اور مدعی علیہ ہر اہم اور ایک

شخص سمجھا سہو ۱۱ کریم لوم ہوتا ہے کہ صورت تھے موسسات اس کے لئے کرانے کے عادی تھے۔ ایسی حالتیں برہمنی کی نسبت ہیں تو اس تمام ماہ اسٹاک اس نے مدعی علیہ ہر اہم کے لئے جاننا و کی کارروائی کی تھی اور اس تعین سے حفاظت کر سکی عرض سے کوئی رقم یکا پٹی سے ادا (سند ۱۳) کی نہیں اس کی صرف ایک غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ جائیداد یا جاننا و ذرا لے جاننا و سند رجوعی کے متعلق مدعی نے پیش کیا کہ اس وقت قوم کے متعلق یہ دعویٰ کر سکی غرض سے جو جاننا و کے لئے سنا مذہمات کی بیاد کی کہ اسے ادا کی گئی تھی مدعی کو یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ وہ نقل المیرہ تھا اور یہ کہ اس نے خواہ مخواہ رقم ادا نہیں کی تھی اس پر یہ ظاہر کر لیا کہ ثابت تھی کہ ساتھ جاننا و ہوتا ہے کہ وہ نیک نیت تھا اور اس نے قرار دینے کے لئے آمادہ نہیں ہوا کہ اس نے یہ رقم نیک نیتی کے ساتھ ادا کی تھی۔ سبب مالار یوڈو وینا مالار یوڈو وینا مالار اس بحث کی تائید کی غرض سے دیا گیا تھا کہ مدعی کو خریدار نیک نیت نہ تھا مگر وہ اس رقم کی ادا کی کا حق تھا جو اس نے کارروائی سے قبل سے جاننا و کی غلامت کر لیا صرف کی تھی۔ اس مقدمہ کے واقعات موجود۔ مقدمہ کے لئے تھا کہ مشابہتیں ہیں وہاں الف نے یہ قرار لیا تھا کہ وہ فی جاننا و لگ کر بیچ کر لیا اور اسکے لئے اس نے وہ جاننا و اور اب و سبب انتقال یا بعد کی رو سے دیکھے جس میں تادم حاصل کر لیا ہے۔ مدعی نے بیچ کی بیع ماموریت کی تاریخ دے کر دی اور اسے کہ اس کا کیا ہو چکے جس میں تھا۔ فاضل ججوں نے یہاں سے کہ ہے۔ اس واقعہ میں ہم ایسا کوئی دوسرا یا ذرا مالارائی کے جائیداد پر تانا و جو اس میں شک نہیں مدعی نے جو دینے و لینے کی تقویت کی غرض سے کی تھی۔ اپنے معیار میں قبل کی تاریخ سے کر سنے میں مدعی کا عمل بھی اپنی حقیقت کی تائید

ایمانی سرمد
عام
مائی گیارہ
(براس)

و سوال کیا کہ درویش مالوں کے لئے قرار دیا جو کہ بدل کا حق حاصل ہیں ان
کا بدلہ کیا جائے۔ والہ اعادہ اس کا حکم جاری کیا کہ کوئی نہیں ہے کہ ان دو
اگر یہ ہیں کیا ان کے لئے بدلہ ہو کہ اگر یہ کسی قائل کے دوسرے طریقہ کی رو سے
نہ ہو کہ یہ ہی اول ہو کر دالوں و فضائلہ ہمد کے موصوفات الی ذلک فی
پیش کیے ہیں جس میں ہوا باقی اور نہ اس کا اثر ہو کہ پہلے ہوتا ہے جس
سے قرآنہ علاج کی ذلک کی صادر کیا ہے اس مقدمہ میں بعد از تالیف
کی تاریخ سے عرصہ بیانی شروع ہوئی تھی جو فرقہ کا فیصلہ تھا جسکی رو سے ڈیڑھ لاکھ
مصدقہ کی ذلک کی منجلی تھی اور اس زمانے کے مطلق دعویٰ کی غرض سے جو
ایک سو روپے کی رو سے الکی گئی تھی جو یہ سارا ادا ہوا تھا دعویٰ تالیف
کر کے تیس سال کے اندر رجوع کیا جا چاہئے تھا جو کہ دفعہ موجودہ دعویٰ کی
تاریخ کے تیس سال سے زیادہ عرصہ قبل آگئی تھیں اس لئے دعویٰ مقصود لا جا رہا
اس سال پر مگر جو کہ اگر فروی ہے کہ یہ عرصہ ۹۹ موجودہ عرصہ سے زیادہ
نہ ملتی نہیں ہوتی مگر مدعی علیہ ہر کے اس سادہ کا کوئی ملحق نہیں ہے
یہ مدعی علیہ میر کو کسی کیلئے کوئی بدلہ نہیں کیا تھا سراسر گھاس کا
آگہار ہے جو مدعی کی جانب سے حاضر ہونے میں یہ تسلیم کیا ہے کہ اس مقدمہ میں
تالوں میاد سماعت کے تحت ہیں آنا تھا مگر وہ مقدمہ سے ملحق
ہیں ہو گئی کیونکہ مدعی نے جیل میں کیا ہے کہ مدعی علیہ کو مدعی کے لئے نہ کیلئے
کوئی رقم وصول ہوئی تھی اور نہ ملحق نہیں ہو گئی کیونکہ مدعی نے مدعی علیہ
کہنے کوئی رقم ادا نہیں کی تھی۔

مدعی کی طرف سے ہر طرح کا مافی آگاہ سے بخت کیا ہے کہ اس کے مگر ملے
جائے اس کے بعض مواضع جات اور لکھے ہیں جو مدعی علیہ پر لے نام لکھے تھے اور
اس لئے وہ رائے کوئی اسکا متعلق ہے کہ اسکو اس سادہ اور مندرجہ عرضی و نحو
کی کہ ان سے رقم ادا لے جائے جو اس نے اس سے بکری وشی دلائی تھی
اکی بحث یہ ہے کہ گو کہ تالیف ایک برائے نام ہے مگر جبکہ نامہ کرنا مقصود
نہ تھا اور اس کے دستاویز جتنی معاملہ تھا گو کہ دستاویز الہ کی اوجیت

کا علم تھا۔ مدعی مراد ہے اور اگر کیا ہے تو کہ ان کو کیا اسکا سزا
کر کے وہ سادہ و سادہ حصہ ہے کی نسبت جائز ہے۔ اگر ہر ایک
اسوں نے یہی کہتے ہیں کہ ہر صورت میں یہ سادہ و سادہ اگر ہر ایک
حق سزا ہے موافقہ ہر ایک کے لئے کہ ہر ایک کے لئے یہ سادہ و سادہ
لے مارا باقی کر کا حق تھا کہ نہ کیا ہے۔ سادہ و سادہ اگر ہر ایک
مدعی تھی اور نہ کہ مدعی نے اس پر کیا کہ مدعی کو ہر ایک کے لئے
معاوضہ پانچواں تیس سو چار سو نہ ہوا۔ سادہ و سادہ اگر ہر ایک
نامہ کی اور نہ کہ مدعی نے اس پر کیا کہ مدعی کو ہر ایک کے لئے
کیا تھا کہ وہ باندہ و باندہ کے لئے نہ ہوا۔ سادہ و سادہ اگر ہر ایک
۱۱ سال کی ہوتی ہے اس لئے میاد سماعت کا کوئی حوالہ اس مقدمہ میں
میرا نہیں ہوتا۔ تالیف سادہ و سادہ کے لئے یہ سادہ و سادہ اگر ہر ایک
اتنا ہی کہ در سادہ و سادہ ایک سو سادہ و سادہ اگر ہر ایک
کی وصحت سے آگاہ تھا جو دستاویز الف سے ظاہر ہوتا تھا اور اس لئے
وہ کسی داد دہی کا متعلق نہ تھا۔ دستاویز ایک ہر ایک سادہ و سادہ اگر ہر ایک
جو ایک تھا ہے جو مدعی علیہ ہر ایک کے لئے یہ سادہ و سادہ اگر ہر ایک
مدعی کو ہر ایک کے لئے یہ سادہ و سادہ اگر ہر ایک
ہے کہ یہ یا تھا کہ اس کے اور مدعی کے لئے ہر ایک سادہ و سادہ اگر ہر ایک
ہے وہ اس طرح کے لئے یہ سادہ و سادہ اگر ہر ایک
زخم ابھی گویا آگاہ ہے۔ اس کی اس ارا حیات کی سے نالہ
حاصل کر کے حق کا ذکر اس سبب سے کیا گیا تھا جس کی تکمیل
اس نے نہ کرہ بالا کے حق میں کیا تھی اور وہ قابل لغو
نہ تھی اور ہر ایک میں کیا گیا تھا اور یہ کہ یہ بالکل درست نہ تھا کہ آ
دست نقصان پہنچا سکی کہ شش کی جائے اور اس نے مدعی کو لایا
دی کہ بصورت اس کے کہ اس نے یا اسکی وسالت سے کسی دور
شخص نے سبب سے کیل کر لی تھی تو وہ اسکا پابند نہ ہونا چاہئے

کہتا تھا اس رقم کی بات میں وقفہ دینے کا یا یہ نام اس شخص کا
 لگا کر یہ سلام ہے جائے اور کی حفاظت کر کے لے کر آئی ہو جو تھوڑا
 یوں ہی لے کر سامنے لائیں کی بجائے اسکی حقیقت کی جانچ لیں جو
 کی جائے بلکہ وہ جائے اس کے خلاف اس رقم کی بات لگ کر یہاں ہے
 اس نے بعض مواخذہ حالت کی بنیاد کے لئے اور کی تھی اسکی نسبت
 یہ میں کہا جا سکتا کہ اسکو ان رقوم کے اور کسی وجہ سے کوئی بار
 ہو گیا تھا جو اس نے اس وقت اسکی نہیں جب جائے اور اس
 وہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا تھا وہ محض باسیہ قلعہ سے لے کر آیا
 تھا نہ اسکی نسبت حق ثابت کر کے اسکی کوئی نسبت کر کے
 متعلق اسکو لے کر وہ ملتا تھا کوئی حقیقت نہیں رکھتا ہے کہ
 کسی جاننا کہ وہ مواخذہ کا کارک کر کے مار قائم نہیں کر سکتا جو
 اسکو جاننا دین کوئی قائم غرض حال نہ تھی۔ انہوں سے قانونی
 صورتوں میں ایک بار قائم ہوتا ہے جب رقوم اسے ان خاص
 اور کی ہوں جو بعض رقوم کو اور اگر کسیے با بند یا حتی ہوتے ہیں
 قانون میں ایسے دفاع اور شخص کے لئے کوئی رعایت نہیں کی گئی ہے
 جو صرف جاننا میں حقیقت قائم کوئی غرض سے روپیہ اور ایک
 مقدمہ جاننے پر تیار و سنگہ بنام بلدیہ پرتساو ۲۳ موجودہ مقدمہ
 کے بہت مستابہ ہے۔ اس مقدمہ میں دعویٰ یہ بیان کر کے کہ
 آئے یہ حق میں حقوق نہیں کے خریداران تھے مرن کے خلاف ایک
 وگرمی کی رقم اور کی تاکہ جاننا کو سیلا م سے سیلا میں ۲۸
 مجموعہ صفا دیوانی کے تحت ایک دعویٰ میں یہ تہی سے یہ قرار
 دیا گیا تھا کہ مع جو دعویٰ کے حق میں ہو فی حق وہ فرمایا تھا
 انفاذ تھی۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ دعویٰ وہ رقم اور کی تھی اپنے
 بائیان سے اس پرانے مستحق نہ تھے۔ مانع انہوں نے پندہ کی
 کے ساتھ جیویدی لال بنام بیگوان داس ۱۹۱۸ میں جس میں

نہیہ کی ایک عبارت کا حوالہ دیا تھا۔ اگر یہ بیان یہ مقدمہ میں اسکو
 کی حقیقت سے یہ پندہ کیا تھا کہ اپنے ہاتھ میں رسول پڑا اس پر
 یہ یہ دعویٰ علیہم کے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے اور اس تو یہ جو دال کی
 تھی اور وہ اب دفعہ سے جاننا نہیں لگا کہ اسکو یہ مقدمہ میں (مدرس)
 دعویٰ نے حق میں لے کر کام کرنے والے کو دینا ہوا اور اسکی
 حقیقت کی تماماری ہیں اس کو اس رقم میں ہوا یا یہ کام اس
 لئے اور کی تھی کیونکہ وہ محض لگا ہوا تھا اور اس نے ہوا جو
 اس عرض سے رقوم اور کی نہیں کہ جائے اور اسکی حقیقت
 ثابت کر کے جب اس کے متعلق اس کو کوئی حقیقت نہ ملتی تھی
 ایسی حالت میں میں یہ قرار دیا کہ وہ اسکی ایسی
 رقم کی بات جس کی نہ تھی بلکہ اسکی اسکا اور اسکا
 مقدمہ عرضی دعویٰ کو مانع ہو گیا اور اسکی
 تھی۔ دعویٰ علیہم کی ذات ۱۹۱۸ میں جاننا ۲۰ ہوا اور اسکی
 کفالت پر دعویٰ نہیں کر سکتا دعویٰ کا دعویٰ اسکا کہ اسکی
 نہ اسکا تعلق ہے جو دفعہ خارج کیا جانا چاہیے۔
 مراجعہ علیہم نہ اتنا کی یادداشت عداوت مدد فرم
 سفور کی جاتی ہے۔ دعویٰ کا مراجعہ (ممبر ۳۹) بائینہ ۱۹۱۸
 ہی دعویٰ علیہم نہ اتنا کہ جو دفعہ کے ساتھ مانع کیا جاتا ہے۔
 نتیجہ یہ ہے کہ دعویٰ کا دعویٰ دعویٰ علیہم نہ اتنا کہ قائم تھا اور اسکی
 کو چھوڑ کر تمام کے مقابلہ میں مدد فرم دیا جاتا ہے۔
 مقدمہ مراجعہ ۱۹۱۸ بائینہ ۱۹۱۸ میں مدد فرم دیا کہ
 خلاف سفور کرنے سے میں متفق ہوں۔ مراجعہ دعویٰ علیہم نہ اتنا
 خریدا اور لگا۔
 جب ان مراجعہ جات کو لگاری کی اور اسکی سبب کے لئے
 اس پیش کے جابج حکم دیا گیا تھا اور مراجعہ علیہم نہ اتنا ۱۹۱۸

بالا ساری نکاح
بنام
چی او بار
(مدرس)

پس میں یہیں خیال کرتا کہ مدعی نے وہ رقم کا تعین کر لیا تھا اور
پسے نیکامی سے جان لو کی حفاظت کئے لئے اور ان کی بقا۔ اس امر پر زور
دیا گیا ہے کہ مرتب نے مرنہ جان لو کے حوالے سے اس کی کارروائی کی تھی
اور مدعی نے تعین سے جان لو کو برپا کرنے کے لئے وہ اس کو اور بار اور بار
پر بار دیکھنا چاہیے کہ مدعی شخص نقل الیہ تھا اور وہ مدعی ہی ہیں
کہ سکتا تھا کہ اس نے ایسا عمل جان لو کی کسی غی کی بنیاد پر کیا تھا۔
مدعی موٹی ان بنام اپنا وادیاں (۲۲) میں میرے حاصل شریک
ڈیپٹس انیس سرائے یہ قرار دیا ہے کہ اس شخص کو جو اور مدعی تھی
پیر کوٹی کا مدعی ہو جو حالت میں فریب کی لائش پاک رجوع ہونا چاہیے۔
اور مدعی کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ علامت میں فریب سے پاک
رجوع ہو چکا ہے اور یہاں تک کہ مدعی جو مدعی جو مدعی جو مدعی جو مدعی جو
مدعی نے اس آواز سے کہنے لگے اتنا دیکھا ہے کہ اس کو جان لو میں عرض حال
تھی اور یہ کہ رقم جو اس نے اس غرض کی حفاظت کے لئے اور ان کی بقا
بتی سے اور ان کی بقا۔ مقدمہ مندرجہ حاشیہ سے مدعی کو کوئی ہتھیار
مدعی کی سبکدوشی ایک صحیح تھی جو وہ ہے کہ مدعی کی نسبت یہ قصور
ہیں کیا جا سکتا کہ اس نے کوئی شہادت کا قریب حوالہ خواہ یہ شخص
مستقل ہے کہ حیثیت سے اور ان کا کیا تھا بھگوتی پر شاہنام واکستان
سیور کا پانیہ ۱۳۴۱ میں یہی مدعی کو نقل نے یہ قرار دیا تھا کہ فریقین
لئے فضائی اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کے تعلقات کی وجہ سے
وہ زور دیکھا کہ مدعی نے اس مال کا اس کے لئے جان لو کی خریداری کی
اس میں سے قرض کی تھی جان لو اور جو اس مال کا اس کے بقدر تھی ایک بار
مدعی تھی کہ وہ تھی حوالہ اور روپہ قرض دینے والا تھا جو اس کے حوالہ
کے لئے نام خریدار کو قرض دی تھی؟ اس حوالہ کا کارندہ تھا اس
استقرار قرض کا مستحق تھا کہ خریداری کے لئے روپہ کا قرض تھی خریدار کے
حلال جان لو پر ایک بار تھی کی کوئی تھا اس مقدمہ میں تمام معاملات

حقیقی معاملات تھے اور یہی کہ مدعی نے وہ رقم کی بقا مدعی سے ان کے
کی کوئی تھیں۔ راجی اس مال بنام راجی مال ۱۳۴۲ میں اس شخص سے اس مال کو
جسٹس نے یہ قرار دیا تھا کہ مدعی کے پاس سے جو مدعی نے مال کو
سے ایسی جان لو خریدتا ہے جس کو وہ مال کے لئے نہیں لکھ مدعی کی
حالیہ سمجھتا ہے کہ بیع کے وقت ان رقم کو اس نے میرا تھی تھا
اس نے مال کے جان لو کے ساتھ جان لو کی مدعی کے لئے اس
کی بقا۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایک اس میں کی بقا سے دوسرے اس
کو قائم کر لیا اصول نقل الیہ یا شخص حلیہ کی صورت میں اس نے
تھا اس مقدمہ میں ایک دائن کی بقا سے دوسرے دائن کو قائم
کرنے کے اس اس حوالہ تھی بر کوٹی پر مدعی کے شریک ضرورت نہیں ہے کہ یہ
مدعی نے یہ بحث نہیں کی ہے کہ وہ مرتب کے قائم قائم ہو گیا تھا ہے
اس کا مدعی مصرعہ ہے کہ وہ ان رقم کو وہ اس کا پاس جو اس کا
مدعی اور ان رقم کے لئے جان لو دیکھا ہے کہ تھی اور ان کا
رہا تھا با ساسی رام میں مدعی میں یہ حوالہ دیکھا تھا اور ان
کی اور ان کی بقا تھی تھیں کے شری نے اس میں مدعی کے لئے
کے قصور کے لئے مدعی کی تھی حوالہ تھی اور اس نے مدعی کی شری کے لئے
رجوع کیا تھا جس کے سبب یہ قرار دیا گیا تھا کہ مدعی نا جائز تھا اور
اس حوالہ کے دوران میں مدعی مستری سلام نے نہیں بلکہ مدعی نے
رجوع کیا تھا جس کی تحریک یہ سلام کو قرض میں لایا گیا تھا اور ان
اور ان میں نہیں تھی کیونکہ وہ (مدعی) اس شخص سے جس کو وہ مدعی تھا اور ان
کے مدعی میں قرض کی ادائی سے تعلق ہے۔ یہاں یہ حقیقی معمل کی
تھی اور مستری اس کا پابند ملحق تھا کہ اس رقم کو ادائے کے حوالہ
کو جان لو دیکھا جان لو میں اپنی غرض کی حفاظت کر رہا ورنہ یہ تھا
کہ حقیقت سے مدعی جو مدعی جو مدعی اور مدعی جو مدعی کی نسبت مدعی
حقیقت رکھتا تھا جس نے کوئی اس شخص کو جو صرف مدعی کی انصاف

یہ عذر صراحتاً بتا دیتا ہے عدالتوں میں پیش کیا تھا تو یہ غلط ہے
 یہ کہ عدالت ابتدائی اس مضمون کی منقح قائم کر لی کہ ایسا
 ان کے قبضہ میں رقم ہو ورنہ ہی جو کچھ کہ واقعہ ہوا تھا وہ یہ
 تھا کہ مرغی نے اپنی مرغی کو بیوی کے لحاظ سے مرتب
 کر لے ہوئے بطور بی بی علیہم کے بعض ایسے اشخاص کو داخل
 کیا تھا جو فوت ہو چکے تھے۔ اپنے اس عمل سے ہنگامہ ہو گیا ہے
 اس نے ان کے جانشینوں کے نام درج کرائے۔ اگر جانشینوں
 کی خواہش یہ عدالتیں کر سکی تھی کہ وہ ان رقم نگار کی بات
 ذمہ دار تھے جو ان کے پیشہ واران کے زمانہ میں املا لیا
 ہو گیا تھا تو انھوں نے صراحتاً اس واقعہ کی جوابدہی
 کی ہوتی۔ جس امر کے متعلق انھوں نے اعتراض کیا تھا
 وہ بطور بی بی علیہم کے ایسے اشخاص کا استعمال تھا جو فوت
 ہو گئے تھے اور یہ لفظ ان کے ناموں کے قائم کرنے سے
 دفع ہو جاتا ہے۔

سندھ بھلا وجہ سے میں یہ چار مراعات جات میں سے
 خارج کرتا ہوں۔
 مراعات خارج کئے گئے۔

ہائیکورٹ پٹنہ
 نگرانی دلوانی
 منتر مقدمہ بابہ ۱۹۱۲ء منصفہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۲ء

باجلاس، جسٹس فاسٹر
 ایٹ انڈین ریپبلکن سوسائٹی و بنام گوبند کپور سنگھ کیس میں اس گورنمنٹ
 کیس کو رجسٹرڈ کیا گیا۔ (۱۹۱۲ء)۔ واس۔ مدعیین۔ مدعی مخالف
 پٹنہ ٹنگ۔ عدم حوالگی سال کی باجہ مواضعہ کے لئے دیو
 کپور کے خلاف دعویٰ و مشاورت ابراہن خطرہ سفر۔ جوابدہ دعویٰ
 گم شدگی کی جوابدہ ہی کر نہیں تصور۔ قیاس۔ گم شدگی آیا

الحمد لله
(- ١١ -)

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

مراقبہ فوجداری

۱۹۲۴
 ۱۹۲۵
 ۱۹۲۶
 ۱۹۲۷
 ۱۹۲۸
 ۱۹۲۹
 ۱۹۳۰
 ۱۹۳۱
 ۱۹۳۲
 ۱۹۳۳
 ۱۹۳۴
 ۱۹۳۵
 ۱۹۳۶
 ۱۹۳۷
 ۱۹۳۸
 ۱۹۳۹
 ۱۹۴۰
 ۱۹۴۱
 ۱۹۴۲
 ۱۹۴۳
 ۱۹۴۴
 ۱۹۴۵
 ۱۹۴۶
 ۱۹۴۷
 ۱۹۴۸
 ۱۹۴۹
 ۱۹۵۰
 ۱۹۵۱
 ۱۹۵۲
 ۱۹۵۳
 ۱۹۵۴
 ۱۹۵۵
 ۱۹۵۶
 ۱۹۵۷
 ۱۹۵۸
 ۱۹۵۹
 ۱۹۶۰
 ۱۹۶۱
 ۱۹۶۲
 ۱۹۶۳
 ۱۹۶۴
 ۱۹۶۵
 ۱۹۶۶
 ۱۹۶۷
 ۱۹۶۸
 ۱۹۶۹
 ۱۹۷۰
 ۱۹۷۱
 ۱۹۷۲
 ۱۹۷۳
 ۱۹۷۴
 ۱۹۷۵
 ۱۹۷۶
 ۱۹۷۷
 ۱۹۷۸
 ۱۹۷۹
 ۱۹۸۰
 ۱۹۸۱
 ۱۹۸۲
 ۱۹۸۳
 ۱۹۸۴
 ۱۹۸۵
 ۱۹۸۶
 ۱۹۸۷
 ۱۹۸۸
 ۱۹۸۹
 ۱۹۹۰
 ۱۹۹۱
 ۱۹۹۲
 ۱۹۹۳
 ۱۹۹۴
 ۱۹۹۵
 ۱۹۹۶
 ۱۹۹۷
 ۱۹۹۸
 ۱۹۹۹
 ۲۰۰۰
 ۲۰۰۱
 ۲۰۰۲
 ۲۰۰۳
 ۲۰۰۴
 ۲۰۰۵
 ۲۰۰۶
 ۲۰۰۷
 ۲۰۰۸
 ۲۰۰۹
 ۲۰۱۰
 ۲۰۱۱
 ۲۰۱۲
 ۲۰۱۳
 ۲۰۱۴
 ۲۰۱۵
 ۲۰۱۶
 ۲۰۱۷
 ۲۰۱۸
 ۲۰۱۹
 ۲۰۲۰
 ۲۰۲۱
 ۲۰۲۲
 ۲۰۲۳
 ۲۰۲۴
 ۲۰۲۵
 ۲۰۲۶
 ۲۰۲۷
 ۲۰۲۸
 ۲۰۲۹
 ۲۰۳۰

یہ کہ گواہ گواہ نہ ہو سکتا ہے۔ اس کا شہاد
کی تردید کی جاتی ہے۔ یہ گواہ ہے۔ بنیادی طور پر
کے اس قدر محدود۔ ان کی گواہی کا اس کو بار نہیں کیا جاتا
تاکہ انہوں نے کسی راجہ کی گواہی نہ کی ہو۔ شہادت کے لئے
زمیندار کے لئے جو کہ زمین کے ساتھ ساتھ گواہی دے سکتا ہے
انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
سگہ لے کر۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
سہم جو دہائی کی شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
یہ قرار دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
قرار دینا کہ بعض واقعات موجود تھے جن کی وجہ سے اس کو منظور
کرنا دشوار ہو جاتا تھا۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
استغاثہ کے مقابلہ میں دیا۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
پس کے ذیل میں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
تھے اس جواب کا ذکر نہیں کیا کہ مہراں کی شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
ہوئی تھی۔ یہ جواب سہماؤ دنا کی جہ میں ملتا ہے۔

سہماؤ دنا کی جہ میں ملتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
ظہور کے لئے یہ نہیں کیا تھا کہ اس کے اور اس کے ساتھ ہی جہی
کے مابین کوئی ناجائز تعلق تھا اور یا اس کے شہادہ جہی کے
مابین کوئی لڑائی ہوئی تھی۔ ان دونوں امور سے اس نے
انکار کیا تھا۔ اس اظہار میں جو شہادتیں سپر وکندہ کے لئے
دیا گیا تھا پر شہادہ صرف ایک لازم تھا جس نے مہراں کی شہادت
کے متعلق جو اب پیش کیا تھا۔ حاد دنا تھے محض یہ بیان کیا
تھا کہ وہ رات کے وقت ہلاک کر دیا گیا تھا۔ دوسرے دو ملزمین
نے یہ بیان کیا کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ مہراں کی طرح انہی کیا
دیا تھا۔ سن جے کے روبرو انہوں نے ان بیانات میں کوئی اضافہ

نہیں کیا جو شہادتیں سپر وکندہ کے لئے روبرو کیے گئے تھے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
کچھ ہی شہادتیں اس بیان کی تائید میں نہیں پیش کی تھیں کہ مہراں
کا موت اس کے اور گواہی کے مابین طوائف ہونے کی وجہ سے
واقع ہوئی تھی۔ اگر حاد کیا ہے تو ذیل میں سن جے کی گواہی
ملزمین کی رات کی وجہ سے کہ گواہی تائید شہادتیں شہادت
میں بعض اختلافات۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
استغاثہ کے بیان میں شہادتیں پیدا دینا تھا اور ایسے کسی جواب
کے معلوم کرنے کی وجہ سے انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
نامعلوم کرنا جائز تھا۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
کے ذہن میں یہ بات آئی تھی کہ اگر کارروائی استغاثہ کے راجہ
نامعلوم کرنا مقصود تھا تو مہراں کی روبرو اس کے لئے ہوا اور اس کے لئے
کو جو مضر تھا۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
بب ایسا کوئی جواب موجود نہیں ہے تو یہ جائز ہو گا کہ شہاد
استغاثہ کو یہ راجہ تھا۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
کیا جائے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
شہادتیں کریں۔

اس مقدمہ میں جو راجہ تھے انہیں شہادت دینا ہوتا ہے۔ انہیں شہادت دینا ہوتا ہے
کہ ان وجوہ پر باقی تفصیل جو کیا جائے جسٹس جے نے شہادت
تائید استغاثہ پر اعتبار نہ کرنے کی سبب کی ہیں اور اس کے بعد
ان وجوہ پر غور کیا جائے جو اس عدالت میں ملزمین کے کوشش
لے پیش کی ہیں۔ آخری طریقہ ضروری ہے کہ اس عدالت میں
ملزمین کے کوشش نے ان وجوہ پر بہت دیا وہ وہ دیا ہے جو
جے نے شہادت کو نہ باور نہ کی تھی بلکہ انہوں نے دوسری وجہ
اختیار کیا ہے۔ ان دونوں کی وجوہ پر غور کرنے کے بعد ہمیں
کرنے کے قابل ہوں گے کہ ہماری رائے میں وہ واقعات کیا ہیں۔

ملک معظم
بنام
نور محمد
(اردو)

اس کی زوجہ مسماۃ ونا کچھ پانی لیکر کہتے ہیں، اُن کی ہنسی اور اس نے
اپنے تہہ سر کو سچا ہنسی کی کوشش کی لیکن اس کو ایک لڑکی کی ہانپری
جس کی وجہ سے اس کا منہ ٹوٹ گیا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ پڑھنے
آداب کے تین گہری اہل کا واقعہ ہے جس سے تفسیر ۲۰۷

جس کے مراد وہ ہے اس ماریٹا لوئیس لڑکوں پر ہم ہاتھ
سوچنے کی اور گردن لٹے دیکھا تھا جو کہتے تھے کہ ہر ماریٹا
چراغ تھے اور اس میں سے گردن لٹے حوسا سے ٹوٹ کر کاچے جی
ہر سال کی شہادت دی ہے۔ یہ ہی بیان کیا گیا ہے کہ
سٹیو پاسی بلدیو گد ریا رستم فقیر اور ہر پاسی قرب جوار
کے کہ تہوں یا تہوں سے آئے اور ان کی آمد کی وجہ سے
مل میں ہجرت گئے۔ ان میں سے بلدیو اور جوار کا اظہار گواہوں
کی شہادت سے آیا گیا ہے جب مل میں مشرق کی طرف بھاگ
گئے تھے تو ایک جا پانی فراہم کی گئی اور مہلوک مہربان کو اسکے
مکان پر لے گئے جہاں وہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد موت ہو گیا۔
اس کے وقت ہونے کے قبل اس کا بہائی بیٹی تھانہ اطلاع دینے
کے لئے دوڑا اور جہد ایچ کیڈار سے ملا چہرہ یاد کر لیا کہ شخص کچھ
کو کہنے کے لئے رات پور ولس آ یا اور بعد میں چنی سے جالا
طی شہادت سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ مہربان کی موت کپڑی
کے پھٹ جانے کی وجہ سے واقع ہوئی تھی۔ یہ رپورٹ بیٹی گنج
پولیس اسٹیشن پر تین ساعت سے پہلے ہی کی گئی تھی کیونکہ
راج پور سے پولیس اسٹیشن کا فاصلہ دس میل ہے سب انسپکٹر
پولیس موضع گوی میں جہاں متوفی رہتا تھا ساعت شام کو
پہنچے تھا۔ قتل جہ کے ایک ماہ بعد تک ملازمین گرفتار نہیں کئے
گئے تھے۔ ان کی گرفتاری ایک درخواست کے باعث ہوئی تھی جو
انھوں نے سب ڈیوٹر مل افسر ہر دوئی کے دو پر دہرے کو

۱۱۱

میں کی تھی جس میں انھوں نے یہ شکایت کی تھی کہ مہلوک کے
رشتہ داروں نے ان پر جہونا الرام لگا دیا تھا۔ اور یہ کہ پولیس
ان کے خلاف جہوٹی شہادت دے دیا کر دی تھی۔ جب رپورٹ
افسر کو یہ درخواست وصول ہوئی تو ان اتھا جس کا چالان ان کے
رد پر نہیں ہوا تھا اور اس لئے انھوں نے محض یہ حکم دیا کہ پولیس
پلورٹ طلب کی جائے اور ملازمین گرفتار نہیں کئے گئے یہ فیصلہ
ہیں ہوتا کہ یا وہ اس وقت حاضر تھے جب درخواست پیش
کی گئی تھی یا ایسا اسکو کسی مختار نے پیش کیا تھا۔

ذیل مہتمم نے مل میں کو حسب ذیل وجہ پر بری کیا
ہے وہ محرک کے تعلق انھوں نے یہ قرار دیا ہے کہ مہلوک
اور اس کا بھائی ملازمین کے خلاف عداوت رکھنے کی بہت
زیادہ وجہ کہتے تھے پہلی بار اس کی برعکس حالت کے اور یہ کہ مہربان
پر حملہ کا مینہ موقع یعنی یہ ملازمین نے اس سے یہ کہا تھا کہ
وہ ایک ایسے کہیت پر مل چلانے سے بار رہے جس سے ان کو
یعنی ملازمین کو کوئی تعلق تھا نہ ہو وہ تھا شہادت کی طرف
انھوں نے یہ قرار دیا کہ چنی کی ابتدا کی رپورٹ اور عدالت کی تلبہ کو
شہادت کے مابین اختلافات تھے۔ انھوں نے یہ بھی قرار دیا کہ
ابتدا کی رپورٹ کرنے میں بہت زیادہ تاخیر ہوئی تھی۔ ان کو
نے وہ وجہ تسلیم نہیں کی جو مسماۃ ونا نے کہیت پر ہونے کی
بتلا کی تھی، انھوں نے یہ قرار دیا کہ وجہ جو گواہ بلدیو نے کہیت
کے قریب ہونے کی بتلا کی تھی صحیح نہیں ہو سکتی تھی یہ کہ گواہ جوار
نے اس مقام سے کچھ نہ دیکھا ہو گا جہاں اس نے یہ بیان کیا
تھا کہ وہ موجود تھا اور اس نے اپنی شہادت میں یہ بتلائی
ظاہر کیا ہے یہ کہ اگر کچھ واقع ہوتا تو لڑکا گردن اس واقعہ کے
کے قبل بھاگ جاتا جو کچھ کہ اس نے بیان کیا تھا کہ اس نے یہ بیان کیا

انھوں نے اسکا انکی استدعا کو بالکل نظر انداز کر کے کاشت کرتے ہوئے پایا اور یہ ممکن ہے کہ وہ بہت زیادہ ناراض ہو چکوں۔ یہ امر کہ بہت ہی معمولی بات سے بڑے ہنگامے پیدا ہوتے ہیں جب فریقین کے تعلقات بدستور ہی سے کشیدہ ہوں ہماری یہ رائے ہے کہ دو سو لاکھ کی نسبت استغناء کے سیان میں کوئی ناممکن یا غیر غلب امر نہیں ہے گو یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ بہت سی کاشت پر اعتراض کر لینی ملزمین کے پاس کوئی قوی وجہ نہ تھی۔

گواہوں کی شہادت کے متعلق سشن جج نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جی کے اطہار میں ایسے اختلافات موجود ہیں جن کو ابتدائی رپورٹ کے اور مجسٹریٹ سپر وکٹرمہ کے روبرو گواہ کے بیان سے مطابق نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں یہ اختلافات بہت ہی غیر معلوم ہوتے ہیں۔ جی نے تہا نہ رپورٹ میں یہ بیان کیا تھا کہ حملہ کے قبل فریقین نے ایک دوسرے کو گالیاں دی تھیں اور اپنی شہادت میں جو سشن جج کے روبرو دی گئی تھی اس نے یہ بیان کیا ہے۔ ہم نے ملزمین کو گالیاں دیں وہ تو ہی مجسٹریٹ کے روبرو اس نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ ملزمین کے لالچی کے گھول کو بچا تا رہا اور موضع کی طرف بھاگا اور سشن جج کے روبرو اس نے یہ بیان کیا ہے کہ چاروں ملزمین نے اس کو مارا تھا اور یہ اس نے ان کی لاشیوں کے چاروں راہی لالچی پر روکے اور اس کے بعد بھاگ گیا۔ ابتدائی رپورٹ میں اس نے یہ بیان کیا تھا کہ مٹھو بلدیو رستم اور جو اہر وغیرہ کے آجانے سے وجہ سے گئے تھے اور سشن جج کے روبرو اس نے یہ بیان کیا تھا کہ خوف کی وجہ سے کسی شخص نے پیچھا نہیں کیا تھا۔

ان دو بیانات میں کوئی اختلاف نہیں ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شخص عملی طور پر مارا نہیں ہوا تھا لیکن قرب وجوار کے

لوگوں کے احاطے سے ملزمین بھاگ گئے تو ہی مجسٹریٹ کے روبرو کہ وہ نے یہ بیان کیا تھا کہ اس نے ملزمین کو گالیاں دیں سے لپکارا تھا جس واقعہ سے سشن جج کے روبرو اس نے انکار کیا ہے تو ہی مجسٹریٹ کے روبرو اس نے یہ بیان کیا کہ ملزمین نے اس کے خلاف بغاوت کیا کی بات بہت سے دعا دیکھو جو ہنگامے اور سشن جج کے روبرو اس نے یہ اقبال کیا کہ اس نے صرف ایک بار دہری تھا۔ ان اختلافات میں سے ہمیں کوئی راہ نامیہ نہیں معلوم ہوتا اور نہ مقدمہ کے اہم واقعات پر اثر ڈالتا ہے سشن جج نے بھی جی کے بیان کے اس جز پر ہنگامہ نہیں کیا ہے جس کو انھوں نے غیر غلب تصور کیا ہے۔ انھوں نے اس واقعہ کو غیر غلب خیال کیا ہے کہ جی اپنی لالچی کو مار ڈیا کہ لالچی کی جار ضربات کو بھیا سکتا تھا اور وہ صرف لالچی پر زخم کھا کر بھاگ سکتا تھا۔ یہ ظاہر ہے کہ اس حملہ کی تعریف کے متعلق جو اس پر کیا گیا تھا ہم جی سے زیادہ صحت کا حامل نہیں کر سکتے اس کی شہادت دراصل یہ ہے کہ اس پر حملہ کیا گیا تھا اور وہ اپنی لالچی کو اپنے سر کی حفاظت کے لئے پکڑ کر فرار ہو گیا۔ یہ ممکن ہے کہ وار جو جی پر کئے گئے تھے ٹھیکانے لگے ہوں۔ ہم سشن جج کا بیان سمجھنے سے قاصر ہیں جبکہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر یہ نہیں سمجھا سکتا تھا کہ گواہ کی انگلی کو کس طرح سے ضرر پہنچا تھا۔ ہم خیال کرتے ہیں انگلی کو سنبھالی اس طریقہ سے ضرر پہنچا ہوگا جیسا کہ خود جی نے بیان کیا ہے یعنی ایک لالچی سے جو خود اس کی لالچی پر ہسل گئی تھی۔ اس کے بعد سشن جج نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ امر غیب جہ ہے کہ کس طرح جی فرار ہی ہو سکتا تھا۔ یہ امر یقینی نہیں ہے کہ ملزمین کا منشا جی پر حملہ کرنا نہیں اس کے علاوہ کچھ نہ کہ اس کو مارنا ہے

لکھنؤ

بنام

نروتم

(اور وہ)

جن پہم استغاثہ کے بیاں کی مدد سے اپنے متعلق فیصلہ کر گئے
 لئے استدلال کر سکتے ہیں اسکے بعد منہاجی کی شہداء سے یہ
 ذکر کرتے ہیں اور یہ تصفیہ کر گئے کہ یہ شہداء جو عدالت کے
 حکام میں ہیں یہ شہداء استغاثہ کی تردید کے لئے یا اس پر
 لئے کئے گئے تھے یا نہیں تو یہ

ہیں پیش کیا گیا ہے۔ واقعہ یہ تھا کہ ہریان ملزمین کی
جوابدہی کے حوالہ سے کہیں سے ریل چلا رہا تھا سٹیشن پر
لے یہ ظاہر کیا ہے کہ ملزمین نے کسی ایسی بیوقوفی نہ کی ہوگی کہ
وہ ہریان سے یہ کہتے کہ وہ ایک ایسی بہت سیر کا شہر نہ
کرے جس میں ان کو کوئی غرض حاصل نہ تھی۔ استغاثہ کی بحث
یہ ہے کہ ملزمین نے ہریان سے یہ کہا تھا کہ وہ اس کہیت کو
خالی چھوڑ دے کیونکہ ٹھوس چرائی کے لئے اسکی ضرورت تھی
بڑا سالی یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ جب ملزمین نے مذکورہ موقع کا
ٹھیکہ لیا تھا تو انھوں نے یہ خیال کیا تھا کہ کاشت کے تمام
انتظامات میں دست اندازی کریں ان کو قیاس حاصل تھا۔
ایسا کرنے کے بعد وہ جو بھی برہمن تھے سنبھالی اسی بے ادبی کو محسوس
کر سکتے تھے جو ان کے لئے ایک پاسی لے جو حیثیت مہلوک کی تھی
ظاہر کی تھی۔ یہ واضح نہیں ہے کہ کیا وہ کہیت جس مہلوک
کاشت کر رہا تھا سابق میں چرائی کے لئے خالی چھوڑ دیا گیا تھا
یا نہیں۔ لیکن اس واقعہ میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے بلکہ ملزمین
نے بہت ہی خفیت بنیاد پر چھڑا کر انکی کوشش کی تھی۔ یہ
واقعہ صحیح دیر بحث کو ان کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ
وہ اپنے مویشی لائے تھے اگر باور کیا جائے جینی کے ہریان
کی تائید کرتا ہے کہ ملزمین نے کہیت پر ریل چلانے کے متعلق
اقرض کیا تھا۔ ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہیت جو جنگل کے
گرنے میں تھا بمشکل لوتی کی دست اندازی سے محفوظ رہا
جاسکتا تھا اور بہر اس وجہ سے وہ بالعموم خالی چھوڑ دیا جاتا تھا
ممكن ہے کہ ملزمین اس واقعہ سے ناواقف ہوئے ہوں کہ ہریان
اس کی کاشت کی تھی اور شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے
چندر روز قبل اس سے یہ کہا تھا کہ وہ ایسا لکھنے سے ڈرتا ہے

آقا ہونے
نام
کردار
دودھ

بھائی کے خیال کے لئے دست اندازی کرے سے روکا جائے وہ شخص
بھائی تھا جس نے مل میں کے ساتھ بھرت کر کے اس کی توہین کی تھی
ہر صورت میں فراموش کیا اور اس واقعہ کی نسبت کہ وہ قرار دیا گیا تھا
یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے بیان اس قدر پرکھچہ شہرہ ہوا ہے۔
سنتین جیسے عوام کی فکروری کا اثر پڑا تھا جو ماہ
و سال اس وقت پر ایسی سوچو گی کے متعلق دیا تھا۔ یہ امر قابلِ توجہ ہے
کہ جب وہ ۲۰ سطر کی گواہی دیکھی تھی تو وہ مستحقِ عہدے لڑنے
کی راہ سے کسی طرح کے ہونے کے بغیر عورت سے یہ سوال کیا تھا
کہ وہ اس قدر سوچے کہ نسبت پر کیوں پانی لگئی تھی۔ اس کا جواب
یہ تھا کہ اس کا شوہر کہ نسبت میں جالتے وقت راستہ میں مصروف تھا
اگر لڑیا تھا اور یہ کہ جب اسکے ہاتھ پر اور اس میں پھنسی ہوئے
تھے تو وہ چہ جانتا تھا کہ وہ رسماً نہ صرف کر کے لے لیا کی کا لوٹا
لائے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس جواب میں کوئی امر قابلِ اعتماد ہے
مگر افسوس ہے یہ بیان کیا ہے مسماہ و نا کو موقعِ واردات پر لائے
سے لے یہ ضروری تھا کہ کسی حیلہ کی اختراع کی جائے کہ یہ نکالیں کہ
ضروری ہو چکا تھا جس کا پوشیدہ کہنا ممکن نہ تھا۔ اس فقرہ کو معلوم
کرنا کسی قدر عجیب ہے جس نے اس واقعہ کے امکان یا احتمال کو
تسلیم کیا گیا ہے جس کا اشارہ اس طرح میں کیا گیا ہے جو مزین ہے
مسماہ و نا پر لکھی تھی کہ یہ کہ وہ بھائیوں کے مابین لڑائی ہوئی
تھی یہ مابین مصلحتیں غلطہ موجود ہے میں کسی دوسرے مقام پر
اس بیان کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے یہاں ہم یہ بیان کر سکتے ہیں کہ ہم
اس طرح بیان میں وہ فیاض کر کے بالکل ناقابل
بہ نسبت مسماہ و نا پر اس ایک سوال کے علاوہ کسی دوسرے
ذریعہ سے اس کو ثابت کر سکتے ہیں کہ اس کی گواہی ہے میں
جو نصف موضع برقرار ہے جس کیلئے ان کے سرور اس قابل ہو سکتے تھے

کہ وہ ایسی لڑائی کی اگر وہ واقع ہوئی تھی کچھ نہ کچھ نہ ہر وقت
فراموش کرتے وہ مسماہ و نا کا وہ اب اس کے کہ یہ لڑائی
وجود کی متعلق دیا تھا صبح ہو یا نہ ہو ہم یہ قرار دینا چاہتے ہیں
اس بیان کی صداقت پر شبہ کر سکتے ہیں کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس
صبح کو اپنے شوہر کے کہیں نہ پائی ایسا حال کی نسبت زوجگان کی
عادوں کو ایک طریقہ پر نہیں لایا جا سکتا جس کا نتیجہ کہیں نہ
کو پانی کا لوٹا لیا جاتا ہے ممکن ہے کہ ہمارے اس سے ایسا لڑائی
عاشق طار کی ہو جو زوجگان کے لئے یہ غیر معمولی ہے کہ وہ
اس قدر سوچے کہ نسبت میں سے کیا یا لڑیں گواہی ہمیں ۳
بلدی کی صحت کہ نسبت کے قریب موجود رہنے کی اس سے یہ وجہ
بتلا کی تھی کہ وہ ایک بار ایک راہ پر لڑنے کو سدا رہا تھا جو نسبت
موجود کی نسبت پر سخت ہے۔ ملائی ہے۔ سنتین جیسے یہ بیان کیا گیا ہے
دری بر شاہ دیواری گواہ صفا کی نمبر ۱ کی شہادت سے یہ بیان
محفوظ ثابت ہو گیا ہے مصلحت میں غلطی اس کو گواہ استواء
بتلا لیا گیا ہے) کیونکہ اس نے یہ ثابت کیا ہے کہ موضع سے ہوتا ہے
ایسی کوئی شہادت نہیں نکلتی۔ اس پٹواری کی شہادت پر اگر غور کیا جائے
تو ہم یہ نہیں پاتے کہ وہ راستہ کی موجودگی سے انکار کرتا ہے
جو کچھ کہ پٹواری نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ راستہ پڑی ہو جاتا
ہے کہ نسبت پر سخت کر جائے کہ لے ایک خاص راستہ پر نکلتا
کہ نسبتوں کے حدود سے بھی وہاں ہو سکتے ہیں۔ پس زیادہ سے
زیادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پٹواری شہادت کو ایک راستہ کہتا
ہے اس نقشہ میں جو مخالف استغاثہ میں ہوا ہے یہ نظر کرنا
ہے کہ ایک شہادت کہ نسبت کی ایک جانب سے گزرتی ہے اس کے وجود کو
تقریباً تمام گواہان استغاثہ نے تسلیم کیا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ
یہ شہادت ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کا حوالہ ملے دیا تھا گواہی

[illegible]

جب استغاثہ کی سہارا دہشت کو منا منظور کر لیا گیا اس میں جس نے جو
بتلائی ہیں تو یہ بتائیں کہ اس عرصہ میں ملزمین کے کونسل
ان وجوہ سے یہ لفظ نہ استعمال نہیں کیا تھا لیکن وہ کوئی اہم علی
سبیل البطلان جو یہ ہے کہ اس کے میں جس کی رو سے استغاثہ کے بیان کو غلط
نہ کر دیا جائے کہ کونسل نے اس طویل زمانہ میں بہت زیادہ استطلاع کیا ہے
جو رپورٹس لے کر نہ اور واردات کی مبینہ سرعت کے مابین جو رپورٹ
لیکن یہ تشریح ایک عجیب سی ہے جو کہ یہ عجیب رپورٹ کی کسی تاخیر
صرف اس وقت (جہم ہو سکتی ہے اگر ہر ان کے کہ یہ تہمت پہنچے واقعہ
تھا صدقائی کا بیان یہ ہے کہ اس کے کہیت پر کچھ واقعہ نہیں ہوا تھا
کسی مبینہ واقعہ اور ایسے واقعہ کے مابین جو کسی واقعہ نہیں ہوا تھا
رپورٹ کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ہو سکتی اس بحث میں دراصل
خاموشی کے ساتھ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر ان کے کہیت میں کوئی
بانتا پیش آئی تھی اسی نوعیت کا یہ اعتراض ہے کہ گواہ چنی ہوئے
کہ اپنے زمیندار کے گناہ بخش سنگ کے مکان پر آتے ہیں کیا ہوگا کہ

گنگا شمسنگر ملوک کے ہاتھ مل رہا تھا اور صفائی نے یہ ظاہر کر
 دیا کہ اس کو گنگا سخت سنگین سمجھتا تھا۔ یہ ظاہر کیا گیا تھا یہ سنگین
 کیا تھا کہ یہ واقعہ میں آیا تھا تو اس بحث میں نہ آتی تو تہیں ہے
 بلکہ ہر ماہ کے یہاں ہے ہر واقعہ میں انکار کیا گیا ہے۔
 اسے علاوہ انہوں نے کوئل نے ان ناموافقہ اس
 کیا تھا جو تین چھ نے مسترد کیا وہ ان تاثرات و تفسیر کے طرز میں
 ظاہر کی تھیں ان میں سے پہلی رائے سعادۂ دنیا کی شہادت کی تہ
 میں تھی ہے جس میں حج نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ گواہ ہے کہ یہ
 ہے وہ ظاہر اپنا قصہ بار بار بیان کرتی ہے لیکن بیت و ترانہ
 اس میں وال کا جو بہت زیادہ ہے جو کوئل اس سے کرتا ہے اسے علاوہ
 لڑکے گردین کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے۔ گواہ نے اس کا اعادہ
 کیا ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ اس قصہ کو بخوبی جانتا ہے جو اس کو
 سکھایا گیا ہے لیکن وہ بالکل نادان تھا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ
 کہہ کہ اس سے کوئی نیا سوال کیا جائے جس کے لئے وہ تیار نہیں کیا گیا ہے
 اس کے علاوہ ملوک کے نائب یارم عمر ۶۰ سال کی شہادت کی تہ
 یہ رائے ظاہر کی گئی ہے جو براستہ خاطر گواہ ہے جو یہ کہہ جاتا ہے کہ وہ
 نہیں جانتا اس لئے کہ وہ کوئی جواب دینا نہیں جانتا وہ گنگا کو
 کے طریقہ عمل کی نسبت کوئی ریکارڈ نہیں ہیں ایسی حالت میں ظاہر
 ہوتا ہے کہ جن گواہوں کے طریقہ عمل کی نسبت متراض کیا گیا تھا
 ایک حورثہ ایک لڑکا عمر ۱۰ سال اور ایک سن ۱۵ سال
 تھا ہم اس کو ہاں تامل سے زیادہ اہمیت متعلق کرنے کے لئے آمادہ
 نہیں ہیں جو اس قسم کے حیاتیات و انصاف کے کثیر شہادت میں ظاہر
 تھا۔ یارم کی شہادت اہمیت نہیں رکھتی تھی۔

ایک اور عذر جو ملزمین کے کولس نے پیش کیا تھا یہ تھا کہ
 دو گواہوں کی جھگڑا لیس نے بھیجا تھا ہمارے لئے سماعت نہیں کی گئی

فرق نہ کیا تھا یہ معاملہ نہ ہی تن مجھے رہ رہیں میں نہیں جانا ،
 سہائی کا بیان یہ تھا کہ ان کے کھیل اور امیر تبادلت جب وہ آتا تو
 نہ کر رہتے تھے اسکو کہو یہ بالوں اور پشاور میں نہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ
 یہ سالی کر رہے ہیں کہ ان کے پانچ ماہہ تھا اور یہ کہہ پا سھول نہ کی
 تلاش کی تو وہ ان لوگوں میں ہیں اور یہ کہہ بہ لا ماہہ ہالوں
 سرسار لے ہوا کہ باگیا تھا۔ ملاقات اسکے یہ ممکن ہے کہ میں نے یہ
 بیان کیا تھا کہ ان لوگوں میں اسکو ان ، والا کیا تھا اور یہ کہ ہالوں
 پر شاید یہ شیت ہیں کہ یہ کہ وہ اس امر سے انکار کریں کہ ان کے
 ایسا عمل کیا تھا۔ انھوں نے یہ بیان کیا تھا کہ لندن میں ان کے
 مکان پر چند گواہوں کے ساتھ آیا تھا اور اس نے ان کو کاغذ
 دینے کی کوشش کی لیکن انھوں نے اس کو پس کر دیا بعد میں جب
 انھیں انڈیشوں کا واسطہ کر رہے تھے وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ انھیں
 وہ ان کو دیا تھا لیکن اگر یہ فرض کیا جائے کہ ایک ماہہ جو اس عبادت
 میں تھا جو بدعتی کی جاسم سے بیان کی گئی تھی پانچ ہائیوں کے
 مابین ۵ اگر کسی وقت تکمیل کیا گیا تھا تو یہی ہم پر مبنی ہائی
 کرے کہ اس واقعہ سے ملزمین کو کوئی روٹیلٹی۔ یہ ماہہ بہت ہی
 غیر معمولی نوعیت کا ہے اس کی تشریح و تفسیر میں تلافی گویا
 ان میں یہ تو یہ کیا گیا ہے کہ ایک مصلحتی جاوہر کے موافق ایک
 ان کی تکمیل کی گئی تھی اور یہ کہ کہیں میں صرف اسی کام میں رہیں
 کے طور پر بظاہر ہوتا تھا حالانکہ وہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ
 کیا تھا اس میں بہت ہی بیان کیا گیا ہے کہ درمیان میں کی تدبیر کے طور
 پر مقررین مصلحت معلوم ہوتا تھا کہ کہیں طوائف کسی حصص ہائے تمام
 نہیں کے ناموں سے مرتب کیا جائے جسکے متعلق جاوہر کا کہہ سکتا
 ہے اعتراضات تھے جن کا لفظ غیبہ یا بھی نہیں ہو سکتا تھا مصلحتی کی
 مانجے کوئی تہادت یہ ظاہر کر سکے تھے نہیں ہیں کی گئی ہے کہ نہ میں

لے مابین اس رد میں کے متعلق کوئی ہلچل نہ ہوئی تھی یا نہ کہ
 کوئی تھا ، بہرہ گشتہ معاہدہ میں لفظ ان دو نشان میں
 پر رکھا گیا ، ان آج ص کر رہا ہے کہ نہ کہہ سکتے ہیں ، ان کے
 کہ ان کی ریت ان کی ہلچل نہ ہوئی تھی ، ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 معلوم ہوتا ہے کہ پانچ مصلحتی ان میں ہلچل نہ ہوئی تھی ، ان کے
 کی مزاح میں باقاعدہ معاہدہ کہہ سکتے ہیں ، ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 موجود تھی ، ان کے معاہدہ معاہدہ ، ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 حال یہ تھا کہ ان کے معاہدہ معاہدہ ، ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 ہی مصلحت مرتب کر لیا گیا تھا۔ یہ اعتراضات ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 ہے کہ تمام ملزمین میں سے ہر دو میں سے ایک کو دیا گیا تھا
 جس نے یہ بیان کیا ہے کہ ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی ، ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 لیکن اسکی شہادت کے عرصہ پر یہ ہلچل نہ ہوئی تھی ، ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 اعتماد ہے کہ گواہان میں ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی ، ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 کوئی دوسرا رد یہ ہلچل نہ ہوئی تھی ، ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 تھا جس کے ساتھ اس نے سفر کیا تھا انہیں عذر عدم موجودگی کا تھا
 کہ نامزد خان کا کام تھا۔ انھوں نے یہ ظاہر کر دیا کہ ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 ہے کہ کسی وقت دن کو صرف ایک شخص جس کے ذریعہ سے وہ سفر کرے
 فصل ہر دو میں ہونے کے لئے فی الواقعہ سے پہلے ہی گئی اور وہ روٹیلٹی
 میل سے لے کر تھوڑے اوقات میں وقت ۹۔ ۱۰ تھلا گیا ہے لیکن یہ
 ایک یا جڑ میں ہے اور اس میں درگھٹا کی دیر ہی ہو سکتی ہے وقت
 منفرہ یہ ہو سکتی ہے اس میں ایک گھنٹہ کی تاخیر ہو سکتی ہے زیادہ
 کوئی طرم جو گھوڑے پر ہوا اور ہلچل نہ ہوئی تھی ، ان کے ہلچل نہ ہوئی تھی
 پہنچ سکتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ قتل عمر کے عرصہ میں واقعہ ہے۔
 ۳ (یعنی اگر کتاب جم کے لئے دس منٹ رہے ہوں) اور صفحہ ۳۳۴
 اس وقت کے مابین جب طرین سندیل سے نکلی تھی دوسری وقت میں

ایک مصلحت
 بیام
 سرو
 (۵۰۱)

صفحہ ۳۳۴

ملانی میں کہ ہماری، جس میں ادباً ہوتا یا نکل نکل تھا آخر
 میں عدد عام موجودگی، کل اس میں ایک ثابت ہے و قتل
 فاروقیابی، دو سرے میں نے کیا تھا اور اگر کوئی شخص ہو
 کی عداوت کی وجہ سے میں سے یہ، مگر انہی کا لگاؤ نہیں
 کو اس امر کا اندازہ علم، تاکہ اسی سارنشا کی نسل ہر صورت میں
 و شواہد ہو، گو ملز میں تاریخ پر بحث پر تمام قواعد سے اس نے
 ہی اس سارنشا کی کوشش نہ کی ہو تو یہ اس سے سرب کھا
 ہے حسب کتاب کہ وہ اس امر کا تعین نہ کر لیا کہ یہ اس میں
 سرسید و اسبیت، اگر چاروں ملز میں ہر دو کی نہیں تھے تو اس کو
 بہ آسانی اس کا علم ہو جاتا اور اس نے بھی مار میں کے خلاف
 ایسا مقام پر ایسے حرم میں کا سدائی کر کے کجا کر دیا تھا
 جب اس کو علم تھا کہ کل طور پر عدد عام موجودگی پر مشتمل کر کے
 ایسی حالت میں ہوا، یں اسے ہے کہ ملز میں کوسری کر کے
 شش سح کا عمل فقط تھا۔ الزام حسب دفعہ ۱۲۰۰ موجود تھا
 ہفتہ کی ہر کسب ہم نہیں قرار دیتے کہ شہادت سے ملز ہوتا ہے
 ہر مالہ کہ ہلاک کر کے کی میت تھی ہیں اس امر کے قتل ہی نہیں ہے
 آیا یہ تا بہت قرار دیا جا کہ کہہ کہ عاقل ملز میں کی نہت اس کو
 ایسی مضرت جانی پہنچانے کی تھی جس سے ہلاکت کا احتمال تھا
 یا کہ اس کے مستر نہت یہ تھی کہ اس کی ہلاکت کا باعث ہوں۔
 طبی ہوا دیتا ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرسید کا ایک رسم تھا اور
 یہ ظاہر کر کے کہ کوئی امر ہو دیا یہ ہے کہ ان کو اس ملز میں پہنچایا
 تھا دفعہ ۱۲۰۰ کہہ انگریزات ہمد سے مدر میں لیا سکائی ہو
 اس کے چار ر میں تھے ہر مالہ کی ہلاکت کا ایک ملز میں کے
 نہت ایک رسم جو ہوتا بہت بات ہے میں وہ حرم سادہ
 ۱۲۰۰ مجہدہ لغز بات ہند ہے شہادت سے یہ نہیں ظاہر ہوتا

کہ ملز میں سے کس نے مجہدہ اور عورت کو سراپا پہنچائی ہیں
 مار میں کے خلاف ان اشخاص کو نہ پہنچائی ہو سکتی تھی نہ تو
 حرم صناد کی کسی بھی ایک ایسے الزام میں تھی نہ اثر حرم
 کر یا صوری ہیں معلوم ہوتا۔

نیچہ میں ہے کہ ہم حق سطر سطر راستہ سنی اور عام ملز میں
 کو حرم حسب دفعہ ۱۲۰۰ مجہدہ لغز بات ہند کا حرم قرار دیتے ہیں
 ہر ایک اس سات سال فی رہا، شقت کی سر کا حکم دیتے ہیں۔
 مراجعہ منطوق کیا گیا

ٹیکوٹ الہ آباد

درواست نگرانی دیوانی

نہایت قدیم ۱۲۰۰ باب۱۲۰۰ منصفہ ۱۲۰۰

باجلاس یہ جسٹس کنہیا لال

ہر اس طرح ہر اس طرح ہر اس طرح ہر اس طرح ہر اس طرح

مجموعہ صا بطہ فوجی ای ایکٹ ۱۹۰۰ ہا ۱۹۰۰ ۱۹۰۰ ۱۹۰۰ ۱۹۰۰

حلفی کی راتہ منشا تہ کیا اجارتا۔ گواہ کا اظہار۔ ہر اس طرح

گواہ کو قتل ہوا دینے میں ان کا بھی کچھ نہیں ہو تو کائنات ہے اور حلف

ایسا موقع ہے کہ جس کو کوئی ایسا واقعہ آئے۔ جس کے متعلق اس

میان کا تھا۔ یا کہ جو تھا تو باہر ہوا کہ مستعد ہی ملے

لے جو ملز کی کارڈ کی راتہ منشا تہ کیا اجارتا۔ گواہ کا اظہار۔ ہر اس طرح

لچھی ہا دیں نام ملز میں ملز میں کی راتہ منشا تہ کیا اجارتا۔ گواہ کا اظہار۔ ہر اس طرح

کوئی میان کوئی گواہ نے کی ہا دیں ہا دیں ہا دیں ہا دیں ہا دیں

سے کتاب کا اظہار ہوا ہے اور ہوا ہے اور ہوا ہے اور ہوا ہے اور ہوا ہے

کردی حالے اس وقت تک گواہ کو نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا

ترجمہ یا کا بھی ہے۔

نگرانی دیوانی ہر اس طرح ہر اس طرح ہر اس طرح ہر اس طرح ہر اس طرح

ملک معطی
 تمام
 نروتم
 (اردو)

[illegible][illegible]

مہاراجہ گجراتیہاں۔ دارا شہر لال۔

چند سالہ قرضاتی۔ (۱) حکومتی۔ (۲) نجی۔

[illegible]

میدید اشتیاق از بدنی کیا کرمانی روسه الی یه الرام کجا کرد
 بهر طبعی که از او اس کو که کسایه کسایه او اس کو که کسایه
 اسکو که کسایه کسایه کسایه کسایه کسایه کسایه کسایه
 کسایه کسایه کسایه کسایه کسایه کسایه کسایه کسایه

کارروائی نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ ایسے ضابطہ پر چلے گئے تھے
لیکن ذیل حکم بطریقہ مذکور ہر اس عدد کو نظر انداز کیا تھا اور
نگارینخواہوں کے خلاف قروٹے قرار داد عوام مرتب کی تھی اور
عدالت ہذا میں تصدیق کرانی مسترد مال کے توسط سے دعوہ ہوئے
ہیں اور فتح مرغان کی مانند اسے میں نے لا حکومت رائے کی ہے
عامت کی یہ مستشرق مال سے بیہوش و بے معاملہ راہ چینی

[illegible]

یہاں لکھا ہوا ہے کہ اس کی طرف سے
 اس کا حوالہ دیا گیا تھا کسی ایک شخص کو جو وہ معاملے سے متعلق ہے۔
 یا مرنے والے شخص کے پاس لکھا گیا ہے کہ اس کی طرف سے اس کی طرف سے

ملکریہ سٹیج پر برائے غیر متوجہ قانون کی غلط رائے پڑی تھی کہو سیکرٹمنٹ

(۱) ایشین لاریوت کلکته حله چو (۳۰) ایشین لاریوت کلکته حله چو
 (۲) ایشین لاریوت کلکته حله چو (۳۰) ایشین لاریوت کلکته حله چو
 (۳) ایشین لاریوت کلکته حله چو (۳۰) ایشین لاریوت کلکته حله چو
 (۴) ایشین لاریوت کلکته حله چو (۳۰) ایشین لاریوت کلکته حله چو
 (۵) ایشین لاریوت کلکته حله چو (۳۰) ایشین لاریوت کلکته حله چو
 (۶) ایشین لاریوت کلکته حله چو (۳۰) ایشین لاریوت کلکته حله چو
 (۷) ایشین لاریوت کلکته حله چو (۳۰) ایشین لاریوت کلکته حله چو
 (۸) ایشین لاریوت کلکته حله چو (۳۰) ایشین لاریوت کلکته حله چو
 (۹) ایشین لاریوت کلکته حله چو (۳۰) ایشین لاریوت کلکته حله چو

مفتی

مستطاب
مستطاب
(لا يهوى)

پھر ان کے الزام سے بری کیا گیا ہے اس لئے اس میں ان کے

جوشنتر کے دو برو دی گئی ہو۔ انہما کا گورہ کے دو برو نہ پڑا ہو

پہلوؤں کا مسئلہ
فرمانِ باوقار سے لکھا ہوا ہے کہ

مفتی محمد رفیع الدین

اجلاس - لارڈ کیمسٹر لارڈ لوڈن لارڈ کارسن
سر جان ایچ ہارٹسڈل لارڈ مائکس
بالگوینڈونی رافیلیم قاسم بنجامن بری پرشاد ویکٹوریہ
سر جیمز کیمسٹر ویکٹوریہ وغیرہ
مراعات

واجب العرض کی بھیہ سے رواج کا ثبوت -

میں وہ داراں بندہ دست کو دینے والے میں روایات
قلندر کرنے میں اولیٰ فرائض کو انجام دیا پڑتا ہے کہ
انجام وہی کا گورنمنٹ اور نہیں کہہ دیتی ہے۔ ان میں سے
ایک فرض یہ ہے کہ وہ اجات کو قلم بند کیا جائے جس طور پر
کہ عہدہ دار بندہ دست اون کو پانچ سے نہ کہ اسی طور پر
جو اس کے خیال میں وہ ہوئے چاہئیں۔ جہاں قابلِ عطا
بہداشت سے یہ نظام کیا گیا ہو کہ عہدہ دار بندہ دست
نے اپنا فرض انجام دینے میں غفلت کی تھی یا رواج کے
تعمد کرنے میں اس کو غلط فہمی ہوئی تھی اور یہ نہ ظاہر
ہوتا ہو کہ رواج کا بیان مبہم ہے تو واجب العرض میں
کسی نہ رواج کا اور رواج کی نہایت ہی ہمتی نہ ہوتا ہو اس
باب کی سالی بہت زیادہ قابلِ عطا و بہداشت ہوتی ہے
جو رواج کی نہایت ہی مزاح کے پیدا ہونے کے بعد کیا ہو
رافیلیم رافیلیم لارڈ کیمسٹر عدالت جوڈیشل کیمسٹر اور دست
کیمسٹر لارڈ کیمسٹر لارڈ کیمسٹر لارڈ کیمسٹر
منجانب مراعات - سر جیمز کیمسٹر لارڈ کیمسٹر

منجانب مراعات علیہم - سر جیمز کیمسٹر لارڈ کیمسٹر
سر جان ایچ ہارٹسڈل لارڈ مائکس
کی ناراضی سے جس سے جس کی رواج سے رواج سے رواج سے
اور دعویٰ خارج کیا گیا تھا۔ یہ دعویٰ موضعِ ایلینیاں، رواج سے رواج سے
کے قبضہ اور وہ ملات کے لئے تھا اور اس کا انحصار اس امر پر تھا کہ
ایا موضع میں اس قسم کا نام نہ لیا جائے تھا یا نہ تھا جس کی رواج سے
اور اون کی اولاد وارثت - جیمز کیمسٹر میں بار و سٹیمج
لئے یہ قرار دیا تھا کہ اس قسم کا رواج موجود تھا اور وہی رواج
صادق کی جائے گا۔ اس لئے اس قسم کا رواج یہ قرار دیا کہ وہ آ
نہ تھا اور سند دعویٰ خارج کیا۔

یہ سمجھئے کہ کس طرح رواج کے تعلق سے اس میں کیا
بیٹھوں اور اون کی اولاد وارثت سے محروم کی گئی ہے، اس
مقررہ میں پیدا ہوا ہے یہ ضروری ہے کہ غلط فہمی سے اس میں
کا ذکر کیا جائے جس سے دعویٰ بالگوینڈونی یا بندہ سے کا تعلق تھا الگو
پانچ سے اور اس کے میں ٹھے جہاں سٹیل پرشاد مانڈے راہ پانچ
اور راجہ پانچ سے اپنے پانچ ناراین دت پانچ سے کے ایک سے
بندہ و خاندان سے تھے جو قانون متاثر سے جس میں برادر راج
جائز ترمیم ہو سکتی تھی تابع تھا۔ اس قانون کی جائز ترمیم
رواج ہو گا۔ جس کی رو سے بیٹھوں اور اون کی اولاد کو وارثت
سے محروم کیا گیا ہو البتہ رواج اودہ اور ہندوستان کے دوسرے
حصوں میں غیر مروج نہیں ہے۔

ناراین دت پانچ سے کا پڑا بہائی ہزار این پانچ سے تھا
جو قابض سند تھا اور اودہ میں بہت زیادہ غیر متعلقہ ہوا ہے
قابض تھا۔ ہزار این پانچ سے نے اپنے بعض مواضع ناراین
دت پانچ سے کے حوالہ کر کے ناراین دت پانچ سے نے بھی دوسرے

بالگوینڈونی
سام
مدری پرشاد
لارڈ کیمسٹر

تعلقہ : ولی کے واسطہ ان لفظوں کے لئے تھے جن میں حقوق
و اتانہ سماں تک و ارواح تھا لیکن اپنی ان رگا سے کہ روایات
کما حقہ اسباب میں بن ولی کے فقرہ ۲ میں دیا گیا ہے یہ شاد
بانتہ سے وضع ہوا ہے کہ واجب العرض پر دستخط کے قلم
اور علامہ دارنید و سید کے اور روایان دیکھ کر واجب العرض
کی تصدیق کی گئی اور روح کے اندراج کی نسبت کسی شخص نے
کوئی اعتراض نہیں کیا تھا

نذر ولایت کے بعد یہاں ایک دوسرے علاحدہ ہو گئے اور سات ایوانوں درگا دو سرے یہاں رادہا یا نڈہ سے حصہ میں آیا۔ رادہا یا نڈہ کے بے مسماہ جانا کا جس کے ساتھ ازدواج کی لیکن حکام عالم مقام کو اس کا علم نہیں ہے کہ آیا ازدواج بند ولایت کے قبل یا بعد ہوا تھا۔ رادہا یا نڈہ کو اپنی زوجہ ایک بیٹی مسماہ ہٹا کر دی پیدا ہوئی تھی لیکن کوئی بیٹا نہیں ہوا تھا مسماہ ہٹا کر دی کا ازدواج ۱۱۰۰ اور اس کا ایک بیٹا بدری برشا دتھا جو مدعی نیرا ہے۔ رادہا یا نڈہ کے ساتھ میں فوت ہوا اور اس کی بیٹی پر مسماہ جانکا بندہ بیوہ کی حقیقت کے لئے یونین درگا پر تھانہ ہوئی ہر اپریل ۱۹۰۶ کو مسماہ جانکا نے یونین درگا کے بیٹے کا ایک آنکھاری پٹیہ تیبہ یونین تیار اور بالشر تیواری کے حق میں عطا کیا جو مدعی علیہا نیرا ۱۹۰۷ میں اور حکم نے ۱۹۰۸ کو موضع کا غیر منصف نصف مدعی علیہا نیرا کے مشروان حقیقت کے حق میں رہن مال قبضہ کر دیا۔ اس کے بعد ۱۹۱۶ کو مسماہ جانکا نے یونین درگا کے حصہ کا بیہ گجاہر برشا مدعی علیہا نیرا کے حق میں کیا تھا۔ ۱۹۱۶ نومبر ۱۹۱۶ کو مسماہ جانکا اور اس کی بیٹی مسماہ ہٹا کر دی نے ایسے تمام حقوق مراعات

جو وہ اومان درگاہ کے باقیاندر اس حصہ میں دیکھتے تھے بدرستی تھا
 مدعی صاحب میرے حق میں منتقل کئے گئے مہربانی ۱۹۱۷ء کو مسافر جانکا
 فوت ہو گئی اس کی وفات پر مدعی بالگو بند پانڈے اس کے
 شوہر زاد باپ پانڈے کا قریب ترین وارث عوامی تھا کیونکہ
 اوس وقت تک سمبھل پانڈے اور رگپور پانڈے فوت ہو چکے
 تھے ۲۴ اگست ۱۹۱۷ء کو بالگو بند پانڈے نے ایوان درگاہ
 آٹھ آنہ حصہ کی توث رام پانڈے اور حکیم دت رام پانڈے
 کو دیا تھا جو سبیل پر شاد پانڈے کے پوتے تھے اس لئے کہ وہ
 مہادیو پرشاد کے شے تھے جو اس وقت موت پہ چکا تھا ۲۵
 ستمبر ۱۹۱۷ء کو بالگو بند پانڈے کی توث رام پانڈے اور حکیم دت رام پانڈے
 کے بہنوئی برجیہ کیا تھا بالگو بند پانڈے فوت ہو چکا ہے اور اس پر غویں
 اس کی قائم تھامی اس کے بیٹوں سورج دت اور جگدیش دت
 ایک نابالغ نے اپنے ولی کے ذریعہ سے کی ہے۔

۴۵۱
صفحہ

یہ ثابت کیا گیا ہے اور نہ بحث کی گئی ہے کہ اول انتقال
میں سے کوئی انتقال جبکہ ذکر سماء جانکنا کیا تھا ضرورت
کے لئے علی میں آئے تھے اور صرف ایک سوال جس پر حکام عالمیت
کو غور کرنے کی ضرورت ہے یہ ہے کہ آیا بروے رواج بیٹیان اور
اون کی اولاد ایوان درگامیں وراثت سے خارج کیجاتی ہے
جیسا کہ اسکے قبل بیان کیا گیا ہے وعلیم سید ڈینیٹل ح نے
جنہوں نے دعویٰ کی تحقیقات کی تھی یہ قرار دیا تھا کہ نہ رواج
نہ امت تھا فاضل جودیشل کشر نے جنہوں نے ملاحظہ میں سماعت
کی تھی دیکھا ہر اس کے متعلق شبہ نہیں کیا تھا کہ موصح نیڈی
کے واجب العرض میں رواج کا اندراج اس رواج کی شہادت
تھی جو موضع ایوان درگامیں وراثت کے حق میں متعلق تھا۔
لیکن اون کی پررکھی کپندی کے واجب العرض کا فقرہ ہم

بالا گویند
شمار
بدستی پیرزاد
در پیروی رسول

101

انکسٹہ بابہ شمسہ اگر ڈرامہ رول ۱۱ اردو ۲۲ - مرنہ نانی رت
اسد رانی کے فیصلہ کی نقل کا میا و سماعت منصفی دے نہ سکے لیا
داخل کیا جانا میا و میں توسیع کافی وجہ - ذرا حدہ کی لابی
ارداج کو منتقلی ضرورت قرضہ سابقہ تجارتی اخراجات کے لئے
ہائی کورٹ میں لٹاؤ کی یادداشت کے ساتھ عدالت
کے فیصلہ کی نقل منسلک ہوئی چاہے اور اگر میا و سماعت منصفی
نہ ہو تو اس کی نقل پیش کیا تو مرنہ بالعموم منصفی المیار
دیا جا کر خارج کیا جانا چاہیے۔
مواہل بنام سری رام لال دیکھ کر جلد ۱۰ صفحہ ۳۳ کی نقل
جب پڑھ لیا گیا ہو کہ عدالت ابتدائی کے فیصلہ کی نقل
واقعہ کی وجہ اندر لیا میا و میں پیش کی گئی تھی کہ اس
کی اشاعت کے بعد میں اس بات کی ضرورت بتلائی گئی ہو
کہ ایسی نقل یادداشت افروختنی کے ساتھ پیش کی جائے اور
جب مرنہ دائر کیا گیا تھا قاعدہ کا علم سام طور پر
کے لئے کافی وقت نہیں گزرا تھا۔
قراردیالیا کہ مذکورہ قانون میا و سماعت کے مفہوم میں
سماعت مقررہ مرنہ کی توسیع کے لئے کافی وجہ موجود تھی۔
بالعموم کسی قرضہ سابقہ کے منتقلی ایہ کی جانب سے کوئی شخص
نائب کو واجب الادا ہو تو قلم کی لوائی جائز ہوتی ہو اور
کو کسی خریدار کے کر لکی اور یہ ثابت کر لکی ضرورت نہیں
ہوتی کہ قرضہ سابقہ ضرورت کیلئے حاصل کیا گیا تھا۔
پہنیں قرار دیا جاسکتا کہ کسی حالت میں کاشتکاری قرضہ
کارکن تجارت میں صرف ہونے کی غرض سے موقوف جا یہ لو
مقتل نہیں کر سکتا۔
سنتا سنگہ بنام رام سنگہ انڈین پٹرولیم کورپوریشن کی اشاعت کی گئی

جب کوئی شخص ان کے درجہ میں ہو تو اس کی نقل لایا
اور وہ قلم طور کارکن تجارت میں ہو تو اس کی نقل لایا
کئے کا ہی ہو اور وہ اس پر دس سال کا کوئی دوسرا دین
رکنا تو تجارت میں ہو بلکہ اس کی غرض سے اس کی نقل لایا
ضرورت کے لئے کی جائے تو قلم میں اس کی نقل لایا
مرنہ نانی بنام رانی دیکھ کر جلد ۱۰ صفحہ ۳۳ کی نقل
مور ۲۰ جولائی ۱۹۱۵ - مرنہ نانی دیکھ کر جلد ۱۰ صفحہ ۳۳
جج انکسٹہ بنام لال پور مور ۲۰ جولائی ۱۹۱۵
منجانب مرغان - سند غلام رسول دیکھ کر
سنتا سنگہ بنام رام سنگہ انڈین پٹرولیم کورپوریشن کی اشاعت کی گئی
قراردیالیا کہ مذکورہ قانون میا و سماعت کے مفہوم میں
سماعت مقررہ مرنہ کی توسیع کے لئے کافی وجہ موجود تھی۔
بالعموم کسی قرضہ سابقہ کے منتقلی ایہ کی جانب سے کوئی شخص
نائب کو واجب الادا ہو تو قلم کی لوائی جائز ہوتی ہو اور
کو کسی خریدار کے کر لکی اور یہ ثابت کر لکی ضرورت نہیں
ہوتی کہ قرضہ سابقہ ضرورت کیلئے حاصل کیا گیا تھا۔
پہنیں قرار دیا جاسکتا کہ کسی حالت میں کاشتکاری قرضہ
کارکن تجارت میں صرف ہونے کی غرض سے موقوف جا یہ لو
مقتل نہیں کر سکتا۔
سنتا سنگہ بنام رام سنگہ انڈین پٹرولیم کورپوریشن کی اشاعت کی گئی

محمد حسن (السر)
ام
بغض علی شاہ
لاہور

بال گوشت
بنام
مدری سرشا
د پوئی کوئل

تھا اور یہ کہ اس اہرام کی وجہ سے رواج ثابت نہیں ہو تھا۔ یہ الکل
صحیح ہے کہ کوئی رواج کسی واجب العرض کے مہم بیان سے
نشأت نہیں ہو جاتا
حکام عالم مقام کی ترکیبیں رواج سے متعلق بیان میں کوئی اہرام
نہیں ہو اسکی صرف ایک تفسیر چکیا سکتی ہے وہ حکام عالم مقام
کی ترکیبیں یہ کہ موضع کے کسی مالک کی وفات پر اسکی کوئی
بہن یا کسی حالت میں بذریعہ حق وراثت جائیداد میں حصہ پانے
پر تعلق نہیں ہوتی خواہ اس سے بیٹے چھوٹے ہوں یا نہیں انہ
اس امر پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہو کہ کس طور پر ایسا رواج اون
صورت میں نہیں نافذ ہو گا جن میں کوئی مالک اور رشتہ دار نہیں
بلکہ ایک بیٹی کو چھوڑ کر فوت ہوا تھا جو وارث ہو سکتی تھی۔ اگر
بیٹی وارث ہونے کا کوئی حق نہیں تھی تو اسکی اولاد
نہیں ہو سکتی بشرطہ کہ شریک حصہ دار کی وفات پر اس کے
بیٹے حصص مساوی اس کے حصہ کے مالک بن جاتے ہیں
غالباً اس قایم کی گئی تھی کہ اصول وراثت خلف کبر کے
رواج کے بموجب دعویٰ کو خارج کیا جائے جو اورہ کا ایک
حکام رواج ہے۔

عہدہ داران بنہ ولایت کو واجب العرض میں رواجات قلیلہ
کرنے میں اولیٰ فرض کو انجام دینا پڑتا ہے جن کی انجام دہی
کا گورنمنٹ اون کو حکم دیتی ہے۔
ان فرض میں سے ایک فرض یہ تھا کہ رواجات کو قائم
کیا جائے جس طور پر کہ عہدہ دار بنہ ولایت نے اون کو پایا ہو اور
کہ اس طور پر جو اس کے خیالی میں نہ ہو چاکین جب
قابل اعتماد تہدات سے ہونہ ملا کر کیا جائے کہ عہدہ دار
بنہ ولایت اپنے فرض انجام دہی میں غفلت کی تھی یا کسی

رواج کو درج کرنے میں اس کے غلط فہمی ہوئی تھی اور نہ فلاں
کہ رواج کا بیان مہم ہے تو کسی واجب العرض میں کسی رواج کا بیان
رواج کی نہایت ہی گہنی شہادت ہوتی ہے۔ اور فلاں مالک نے رواج
مابعد سے بہت زیادہ وقت رکھتی ہے جو رواج کی نسبت نزاع
پیدا ہونے کے بعد دیکھی ہو۔

یہ ثابت یا ظاہر کرنے کے لئے کوئی شہادت موجود نہیں ہے
کہ عہدہ دار بنہ ولایت واجب العرض میں رواج کا بیان کرنے
میں جس طور پر کہ اس نے بیان کیا تھا اس امر کا ثقیں کر نہیں
کہ رواج کیا تھا اپنے فرض سے غافل رہا تھا یا رواج کی نسبت
اس کو غلط فہمی ہوئی تھی اور نہ اس دعویٰ میں ایسی کوئی
شہادت دی گئی تھی جس میں رواج سے انکار یا اختلاف کیا گیا تھا
حکام عالم مقام پر قرار دیتے ہیں کہ رواج جس کی رو سے
بیٹوں اور اولاد کو وراثت سے محروم کیا گیا ہے ثابت
اور حصہ ملک منظم خدمت میں ادباً بشورہ عرض کریں گے
کہ مراخہ ہذا کو جو منظور تھا جڈیل کشن کی دگری سے خارج
منوع اور سب ڈینٹ چ کی دگری پر قرارہ بحال کچاے۔
مراخہ منظور کیا گیا۔

سائیسٹر جناب مرافان۔ سرکاری۔ ڈاکاؤ
سائیسٹر جناب برنہ علیہم منبر بارو جو جس ونیول
مالی کورٹ لاہور

مرافقہ ثانی دیوانی
بہن مقدمہ ۲۵۱۶ بابۃ منقصہ و جنوری ۱۹۲۳
باجلاس۔ مسٹر جسٹس اکاٹ اہمہ و مسٹر جسٹس موتی ساگر
محمد حسن الدین۔ مدعی علیہ۔ مرافقہ بنام سیف علی شاہ علی غریبی مدعی
قانون میعاد ساعت ایکٹ و بابہ منقصہ کو فہ۔ محمد قیاد دیوانی

عند ار اسامی کی دستور اہل دین و سید ہستند و در
 سابلکہ کہ در سند اسامیوں نہ پہنچا انا نہیں بلکہ کا
 مراد تھا صرف ایک اصل پر قانون کی دفعہ ۵۲ کی دفعہ ۵۲
 دو بار یہ انصاف اپنے اہلین کہ ہر منہ کی حق رائے ہوں تو
 اس کے متعلق لا اشتراک ہے دعوی کر سکتے ہیں وہ اصول ۵۲
 قانون مذکور میں تسلیم کیا گیا ہے اور اس اسان کو نفی منظور کیا
 کہ اگر دیو یا زیادہ شریک جھڑا اسامیوں کو سقوط لگان کا ستر کہ حق حال
 ہو تو وہ اس حق کا ادعا صرف اس دعو میں کر سکتے ہیں جس میں تمام
 اسامیان فریق ہوں اس مقدمہ میں جو سہارہ و برپوش ہے
 تمام اسامیان دعو کے فریق ہیں اور محکمہ مقدمہ کا دفعہ ۵۲
 شریک جھڑا اور زمیندار کے خلاف اس جو کہ دعو کرنے میں نہ کیا
 آخری مقدمہ کا حوالہ میرے دیا ضروری ہے کہ شریک
 دایہ جام چین کرنا کنڈو دفعہ ۵۲ ہے اس مقدمہ میں فاضل
 جھڑا یہ قرار دیا تھا کہ دفعہ ۵۲ میں اسامیان شریک کوئی حوالہ
 نہیں دیا گیا ہے اور وہ تنہا ایسے شریک جھڑا اسامی متعلق
 نہیں ہوتی جو اسامی دعو جس کی از رو قانون اجازت دیتی تھی
 سقوط لگان کا دعوی کرے جیسا کہ میں نے اس کے قبل بیان کیا ہے ضروری
 نہیں ہے کہ دفعہ ۵۲ کو دفعہ ۵۲ قانون مذکور میں دیا گیا جائے تو
 ا مطالبہ اسامی مندرجہ دفعہ ۵۲ حقیقت کے اسامیوں کے مجملہ کیا
 نہیں بلکہ حقیقت کا اسامی مراد ہوتا ہے۔ اس فیصلہ پر اعتراض
 بھی کیا جاسکا ہے کہ وہ صراحتاً اس فیصلہ پر مبنی ہے جو آخر میں
 بحث کی گئی ہے جس میں بلاشبہ ایک مختلف اصول قرار دیا گیا ہے۔
 جی تمام مقدمات میں جن کا حوالہ ہمارے رد بردیا گیا تھا
 عدالت نے اس کے اس فیصلہ کے علاوہ جہاں میں حال دیکھا ہوں اس
 کو فیصلہ نہیں ہے جس میں صراحتاً یہ تصدیق کیا گیا ہے کہ شریک جھڑا

زمیندار کے دعوی میں کی حقیقت اسامیوں کو سقوط لگان کا دفعہ ۵۲
 نہیں ہوتا۔ دفعہ کی جہاں میں پہنچا ہے ۱۹۰۰ میں کی
 دفعہ ۵۲ میں تمام شریک جھڑا کے اہلین جو۔ میری رائے میں علیحدہ
 دعو میں سقوط لگان کی اس سند مارنے کے تحت ہیں جو شریک جھڑا
 زمیندار نے اون کے خلاف رجوع کیا تھا۔
 یہ صورت ایک دو سطر پر قید سے پیش لجا سکتی ہے شریک جھڑا
 زمیندار کو یہ حق مطلق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ لگان میں اپنے
 جھڑے کے دعوے کا یہ لکھے اسکو اسامی دعوی رجوع کر سکی اس
 انتظام کے بموجب اجازت دیا سکتی ہے جو تمام زمینداروں اور تمام
 اسامیوں کے باہم کیا گیا ہے لکن اس انتظام تمام حقیقت کے ابتدائی پیش
 کے تسلسل کے مطابق ہونا چاہیے۔ ملاحظہ ہو غنی محمد نامہ مورخ
 (۴) یہ قرار دیا گیا ہے کہ شریک جھڑا زمینداروں کو ایسے
 انتظام کے بموجب لگان ہں اپنا حصہ وصول کرنے کا حق ہو گا
 کوئی امر اس کا افع نہیں ہوتا کہ وہ اپنی ابتدائی حالت پر غور کرے
 اگر ان تمام میں اتفاق ہوا اور یہ کہ دعوی جو تمام شریک جھڑا
 تمام لگان کی بازیافت کے لئے رجوع کیا ہو قابل پذیرائی ہوتا ہے
 ملاحظہ ہوں راجہ و موہنا تھار کی نام راجہ راموئی کا فتوہ اس
 (۵) دیشا مچرن ہٹا چار یہ بنام ایکے کمار متر (۶) منور لڈ کر
 مقدمہ میں جس پر اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ علحدہ علحدہ لگان
 وصول کرنے کا انتظام باہمی سہولت کا انتظام ہوتا ہے اور تمام
 کے لئے فریقین اس کے پابند نہیں ہو سکتے لیکن اسکو اسامیان یا
 زمیندار ان مجموعی طور پر منوع کر سکتے ہیں گو ایک زمیندار دوسرے
 کی رضامندی کے بغیر اس عمل نہیں کر سکتا۔ ان تمام مقدمات پر جس
 رامپنی جسٹس اور ورنے کے گشتائے کمار متر بنام گوبال کامتی
 دی دے میں نظر ثانی کی تھی فاضل جھڑا نے اون تمام فیصلہ کو اپنے

ہا راجہ پرناد
 بنام
 رام دیپ سنگھ
 (پٹنہ)

۲۵۷
 صفحہ

مستندہ کے مدعیان کو جوہ کے خلاف اس کی فائز یا دہ رگر کی
جس میں جوئی تھی جس کو کہ حق تھے یہ نہ کہ موجودہ دعویٰ مدعی علیہا بل
کے خلاف دعویٰ کی حد تک بالقدہ تہفہ کے دعویٰ کی وجہ سے اس میں
ہے غالباً ایک بار عذر ہو گا جس سے سناہ کہہ کر کی ہر جہاں ہی علاج
کر دیا جائے گا۔ اس کا اندر مدعیان کے خلاف نہیں ہو سکتا ایسی حالت
ہیں اس امر کا تصفیہ مرفضان کے خلاف کیا جاتا ہے

تیسرا سوال ہے کہ آیا عدالت دیوانی دعویٰ میں اختیار کیا
رکھتے ہیں جس حد تک کہ اس کو مدعیان نہر تاہ نے رجوع کیا تھا۔
دفعہ ۲۳۲ دکن قانون مالگزاری اور ان کی وجہ سے منسوخ تھے جس
اس امر کی ممانعت کی گئی ہے کہ عدالت دیوانی محالات کی تقسیم سے متعلق
دعویٰ میں سماعت کرے عدالت مال کو جس کے رد برکوی تقسیم کا دعویٰ ہے
ہو وفد الادب قانون مالگزاری اور ان کے بموجب یہ اختیار دیا
گیا ہے کہ وہ کسی فریق کو یہ ہدایت دے کہ وہ اس اعتراض کے تصفیہ
کے لئے عدالت دیوانی میں دعویٰ رجوع کرے جس میں ان کا دعویٰ
کا کوئی سوال شامل ہو اس قسم کے دعویٰ میں جواب متاخر ہے
بڑی سناہ شکل دیئے عذر داری کی تھی اس کے کہید میں ان کا
شریح حال کی جو حقیقت سے متعلق اس کے دعوے کے موافق تھی پس
مدعیان کو یہ ہدایت دی گئی تھی کہ وہ یہ دعویٰ رجوع کریں مدعی نے
اپنے ساتھ مدعی کی حیثیت سے چار و دستہ سرنگ حصہ داروں کو شریک
کیا ہے جو تقسیم کے دعوے میں مدعی علیہم تھے یعنی یہ کہہ کر کہ
حصہ دار تھے جو تقسیم کی نسبت مدعی کے حق سے ان کے اعتراض نہیں کرتے
تھے مگر انہی جانب سے انہوں نے تقسیم کی اس نہ جانیں کی تھی
مرفضان میں دلیل معلوم ہوتی ہے کہ یہ تقسیم کے دعوے کی فریق
کو یہ ہدایت دیا گیا کہ وہ اپنی حقیقت کو واضح کرنے کیلئے دیوانی دعوے
رجوع کرے کہ کسی دوسرے شریک حصہ دار کو یہ حق نہیں ہوتا کہ وہ

دعویٰ رجوع کرنے میں شریک ہو یہ قرار دینے کے لئے نظیر موجود ہے کہ جب
تقسیم کا دعویٰ متاخر ہو تو تقسیم کے دعویٰ کے کسی فریق کو دوسرے
فریق کے خلاف حقیقت کو واضح کرانے کے لئے عدالت دیوانی میں
دعویٰ نہ کرنا چاہیے جس کے اس عدالت نے ہدایت دی ہو جو
تقسیم کے دعویٰ کی سماعت کر رہی ہو اس مسئلہ کی بنیاد یہ ہے
کہ تقسیم کی عدالت کو حقیقت سے متعلق اختیار سماعت دیا گیا ہے اور
اس سے معنی طور پر حقیقت کا سوال کارروائی تقسیم کا انجام
ہو جاتا ہے پس عدالت دیوانی حقیقت کے سوالات کی سماعت کرنے
سے منع ہوتی ہے سو اس کے کہ دعوے اس قسم کا ہو جو عدالت تقسیم
کی ہدایت سے رجوع کیا گیا ہو اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ یہ صحیح
ہے تو اس سے نتیجہ نہیں نکلا کہ وہ فریق جس کو حقیقت کا دعویٰ
رجوع کرنے کی ہدایت نہ دی گئی ہو ایسے فریق کو اس قسم کا دعوے
رجوع کرنے میں شریک نہیں کر سکتا جس کو حقیقت معلوم ہو کر
کی ہدایت نہیں دی گئی تھی تقسیم کے دعویٰ کی کارروائی میں جو دار
دہ کے بموجب یہ سمجھا رہی ہو کہ کسی ایک فریق کو عدالت مال کی ہدایت
معلوم میں کہ وہ عدالت دیوانی میں حقیقت کا دعویٰ رجوع کرے بہ حق
داخل ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو بطور مدعی کے فریق بنایا
جائے جس کو دوسری کامشترکہ حق حامل ہو۔ کسی شخص کو دعوے
رجوع کرنے کی ہدایت دینے کے معنی ہونے چاہیں کہ وہ ضابطہ
قانون کے مطابق اور اسی کے لحاظ سے ہو نا چاہیے اور آرڈر ۱
رول ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ایسے اشمال کی اجازت دی گئی ہے
ایسی صورت میں اس امر کا تصفیہ مرفضان کے خلاف کیا جاتا ہے
یہ ظاہر کرنا قرین مصلحت ہے کہ اس دعویٰ میں مدعیان
اس میں کم کا ادعا کیا ہے جب کہ وہ اپنی بنائے مال کی نسبت متعلق تھے
انہوں نے صرف یہ ادعا کیا کہ یہ جو سناہ شکل دی کے حق میں

ماہ کم دی
بنام
مرات
(اودہ)

فہم تسلیم کرتے ہیں کہ جو کچھ پوچھتے تحقیقات اس امر کی اہمیت
 کرنی چاہیے کہ وہ ایسی تمام شہادت خارج کریں جو بطور شہادت
 بنیاد رکھنے کے تعلق ہو۔
 ورنہ کیل نیل ثابت کرنے کے لئے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اسے یہاں
 کیے گئے تھے جو بیان کنندہ نے اس کے علم میں پہنچے تھے یا اس قسم
 کے تھے کہ بیان کنندہ کو اس کوئی معقول یقین نہیں تھا
 متاثر وہ صحیح تھے یہ کہ اس غرض سے کیے گئے کہ ان پر عمل کیا
 جائے گا کہ ان کو مارا گیا اور ان پر عمل کیا گیا تھا اور وہ اس
 حقیقی نقصان کا ماحولہ جو تھے جس کے دائرہ کی کیا گئی
 مرنے والی بناراضی و گوری صدر کے ایشیل بارڈر ٹیپ ج بنارس۔
 بنجانیہ افسانہ ڈاکٹر سر نیرود ناتھ سمن سر دمودر داس
 کی تلاش تھی جو گورو پرست و بدی نامہ ہیں۔
 بنجانیہ مرنے والے علیہ سر پر ای۔ اے۔ کوکر، نرہار، احمد و نارین پراپتا
 تھے جس کے لئے تین تین میں اس معاملہ میں کی تعمیل تھی کیلئے ایک عویں تین
 جو ایک ستارہ نمونہ ۱۹۱۸ء میں منسلک تھا اس دستاویز
 میں یہ حرج کی گئی تھی کہ سماء مانگی گورو اور مدعی علیہ اور مدعی
 اس میں کہ اس میں جو مائل غرض دیکھتے تھے موضع لاچی پور میں تقریباً
 ۱۰ ایکڑ اراضی کی نسبت ایک نزاع پیدا ہوئی تھی وہ اراضی چند سال
 قبل گوری شکر نے خریدی تھی وہ اراضی ایک حق منفیہ کے تحت
 میں جا یا رہا مالہ النزاع تھی جس کو موجودہ مدعی نے جمع کیا تھا۔
 اور جو اس معاملہ میں ۱۹۱۸ء کی تاریخ پر دو عدالتوں میں
 ہو چکا تھا اور پھر عدالت میں اس کا تصفیہ عورت کے خلاف کیا گیا تھا
 اس معاملہ کی تاریخ یہ ہائی کورٹ میں ایک مرنے والے بنجانیہ جس کی
 غرض یہ تھی کہ اس نزاع کو ختم کیا جائے جس کا تعلق موضع لاچی پور
 میں اس اراضی سے ہے و نیز اس غرض سے کہ اس کی قدر و ثمن

ک نسبت و یقین کے مابین متبادل کو ختم کیا جائے جو ہمارے بار کے زیر تفتیش
 تھی اور ہم نے معاہدہ سٹاٹوٹ کی پیل کی تھی حوالہ دیتے ہیں۔ کہ
 بعض حالات پیش آنے پر غور سے کو موضع لاچی پور میں، رضی کی مالک
 بننے کے لئے سمیت اور ان کا ضروری معاہدہ وہ مدعی ۱۰ بد موضع
 سکھن پور اور دوسرے مواضع مند بے رضی رورہ کی حد کے ہیں
 اس جا پور میں شریکیت کے لئے اور اس بنیاد پر سر دیہہ کے
 لئے کہ ہر ذوق کو نصف ملے گا وہ تھے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نصف ان کا
 موجود تھے جو یہ جا پور حاصل کرنا چاہتے تھے اور ایک حصہ جس کا نام
 نال میں کوئی اہمیت نہیں کہتا اور ان کے لئے کی کچھ ہفتہ اپریش کی
 صورت نے اس میں اس قدر اضافہ کیا کہ وہ ۱۰۰۰۰ کا اندازہ ہو گیا
 اور اوپر مدعی علیہ اور اس کے ساتھیوں نے اس میں اس کے
 اضافہ کیا جس کی وجہ سے نذرانہ کی رقم بڑھ گئی ان حالات میں
 ہر چائین ہمارے بنارس کی عدالت نے اس معاملہ میں کیا اور اس
 وجہ تک اس وجہ کے تمام اشخاص نے ایک دوسرے کے خلاف بولی
 بولنے کی نامعقولیت کو مان لیا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ ۱۰ ستمبر
 ۱۹۱۹ء کو ان کو ان میں سے عہدہ اور ۱۰۰۰۰ لکھ گیا
 کہ اس کے لئے اس کے جا میں کے حصے عورت کی ۱۰۰۰۰
 گوری شکر اور اس کے باپ کی جانب سے اور اس میں سیر ہار
 نصف جا پور حاصل کرنے پر قانع ہو رہے تھے اور ان کے لئے جو
 موجودہ مدعی کی شکایت یہ تھی کہ معیار ہمارے کوئی حوالہ
 دہری کوئی ہوئے مدعی علیہ نے اس کو حصہ سے جو خورہ تھے
 مرنے والے معاملہ میں کی گئی تھی لاچی اور کی جا پور منتقل کرنے سے انکار
 کیا تھا مدعی علیہ نے جواب دہی کی تلاش کر کے ہے یہ خیال کیا کہ
 فرسکے چند مہینہ باغات اس کو مدد ملیگی اور ان کو اس سے فائدہ
 ۱۰ میں منسلک کیا مدعی نے فرسکے کی تفصیل کے لئے درخواست نہیں

گوری شکر
 نام
 مانگی گورو
 مال آباد

نور کی شکستہ
مام
مالکی کور
(الہ آباد)

مجتہد کی اور تعلیم مبارک و بیانیہ احکام مندرجہ اور ڈیڑھ چار گنا بار
دیوانی کو کھینچا نظر انداز کرتے ہوئے امور تفریق طلبہ سے کر کے میں
مصرف ہوئے وہ تفریق طلبہ جس کا تعلق فریب سے ہو چکا تھا
اور جس عبارت حسب ذیل ہے تفریق طلبہ مندرجہ ذیل امر اور انسانی امور
حقیت سے متعلق کوئی بیانات نہ دے ہو کہ نہ مانتے ہو۔ یہ
جس کا اثر دینی تعلیم پر پڑتا ہے اور جو ایک اور پڑھائی کے فرقہ میں
بیان کیا گیا تھا اگر یہ حالت ہے تو اس واقعہ کا اثر دعو
پر کیا پڑتا ہے۔

مدعی کے دلیل کا یہ فرض تھا کہ وہ بارڈینٹ جج سے جج
یہ حکم دینے کی استدعا کرتے کہ وہ فریب کے الزام کی زیر پرست
میں کرے۔ اور انہوں نے ایسا عمل نہیں کیا اور تفریق طلبہ قرار
دیتے وقت خود جج کا یہ فرض تھا کہ وہ مدعی تعلیم کو یہ حکم دیتے کہ وہ
خود فریب کے ساتھ ہفتہ فریب کی نوخیز کی ہر اسے کریں اور
کو ایسا عمل مدعی کے فائدہ کیلئے اسوجہ کر کے اور اس کی فریب
تھی اور بغرض عامہ کرنا چاہے تھا۔ اگر بارڈینٹ جج فریقین
معتول تھی کے ساتھ احکام مندرجہ اور لا کا یا سند کریں تو مقدار
کا تصفیہ زیادہ اطمینان بخش طریقہ سے ہو گا اور ان کے تصفیہ میں
عداوتی وقت کا بہت زیادہ حصہ بچ جائیگا جس سے فریقین کو
اوس قدر فہمت ہوگی۔

بطور مثال اگر فریب کی دلیل پر غور کیا جائے تو معمولی دعو
میں جب مدعی نے ہمہ طریق سے فریب کا بیان کیا ہو اور جو اس کا
ہیکہ نہ ہو کسی قدر حسب ذیل ہو گا کہ یہ کہ مدعی کو یہ حکم دیا جائے
کہ وہ ان امور وہ مدعی علیہ کو اس فریب کی مزید اور بہتر تفصیل
دے کہ وہ اس کے ساتھ فریب سے ہو گا کہ یہ کہ مدعی کو یہ حکم دیا جائے
جس میں یہ بیان کیا گیا ہے۔

مہم آ یا مہم نہایت زیادتی یا تحریر کی اگر تحریر اور استوار رہا ہے
کی ساخت کی جائے اور ان کو بعض حاتمہ پیش کیا جائے اگر ان کی
نو مذکورہ الامانات میں سے ہر ایک کا خلاصہ بتلایا جائے اور ہر ایک
سے متعلق اس طرح کی جیب اس مقام کی جہان اس شخص کی
جانب سے اور اس شخص کا جس سے مذکورہ بالا بیان کیا گیا تھا اور کہ
مٹی ہوئے تحقیقات کسی ایسے بیانات کی ہتھکڑیاں کر کے ہے موضوع
کہا جائے جو ان بیانات کے علاوہ ہوں (اگر کوئی) اور اس میں
افتم نور پر جو ابھی گئی تھی فقرہ جات فہم کے جاری ہیں
اور تفصیل دے کہ کچھ اور یہ کہ مدعی کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ مدعی
مدعی علیہ کو بطور جریمہ کے اور اس کے جو اس درخواست کے باعث
عاید ہوا تھا ایسی ادائیگی اور تفصیل کی مالکی کے ساتھ بھی جائے
جس کے متعلق حکم دیا گیا تھا۔

بارڈینٹ جج کو اختیار کے ساتھ اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں
کہ تمام مہم تین فریقین نے اپنی دلائل ایسے صاف مکمل اور واضح طور پر
پیش کی ہیں کہ ہر فرقہ اس دلیل کی نوعیت جانتا ہے۔ جس میں کو
جو ابھی کرتے ہیں اور یہ قاعدہ عام اطلاق کا قاعدہ ہے اگر اوقات
مہم دعاوی اور جوابدہوں کی معمولی تفصیل کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس
امر کو واضح کر دیا جائے کہ مدعی یا جو ابھی کی کوئی اصلیت نہیں ہے
تفصیل دعو پیش کر کے حکم دیتے وقت بارڈینٹ جج کو چاہئے
کہ وہ تصور وار فرقہ کو یہ حکم دے کہ وہ ایک خاص مقدار میں حصہ دے
فریق کو اس طرح کی بات ادا کرے جو درخواست سے واقع ہوا تھا
ایسی ادائیگی تفصیل دعوے کی حوالگی کے ساتھ یا اس کے قبل کچھ جانی
چاہئے۔ اگر حکم کی خلاف ورزی کی جائے تو مدعی ہاتھ دھوئے کی صورت
میں اس کی نالائش خارج ہونی چاہئے اور مدعی علیہ تصور وار امر کو ادا کرے
جو ابھی استدعا کر دیا جانی چاہئے۔

۲۶۸
۵

اصل خرچہ تھا کیونکہ وہ اصل رقم فراہم کرنے کیلئے صرف کیا گیا تھا اور یہی رقم تھی جو قانون اکٹہ کرنے کے احکام کی رو سے کاروبار کے منافع سے منہا کیا جاسکتی تھی۔

حسب ان اعداد و ارون کی جانب سے دفعہ اول قانون اکٹہ لکھتے ہیں کہ ۱۹۱۸ء کے تحت رقم برسر درکار کے ہائی کورٹ سے اس سوال کی استدعا کیا گیا تھا کہ آیا ۲۸ لاکھ روپیہ کا یہ خرچہ دفعہ ۲۲ (۱۹۱۸ء) قانون ہدایتی رقم منہا کیا جاسکتا تھا اس حقیقت سے کہ وہ اصل خرچہ کی نوعیت کا نہ تھا اور وہ اس ضمن کے مفہوم میں صرف ایسا منافع حاصل کرنے کی غرض سے برداشت کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء کو فیصلہ صادر کیا اور یہ قرار دیا کہ الفاظ "کوئی خرچہ" جو اصل خرچہ نہیں جو محض منافع حاصل کرنے کی غرض سے برداشت کیا گیا ہو" سے عام طور پر منافع مراد تھا اور نہ صرف وہ منافع تھا جو سالانہ تشخیص میں حاصل ہوا تھا بلکہ یہ کہ اس مقدمہ میں ۱۸ لاکھ کا خرچہ اصل خرچہ کی نوعیت کا تھا اور اس کے مقابل منہا کی نہ تھا اس فیصلہ کی ناراضی سے مراجعہ کرنے نے ہائی کورٹ بمبئی کی اجازت سے ملک منظم باجلاس کونسل کے روبرو مراجعہ کیا ہے جب مراجعہ عرض است پیش ہوا تو مراجعہ علیہ نے ایک ابتدائی قدر میں مضمون کا پیش کیا تھا کہ مراجعہ قابل ہدایتی نہ تھا کیونکہ یہ بحث کی گئی تھی کہ دفعہ اول قانون ہدایتی کے تحت مقدمہ سپرد ہونے پر ہائی کورٹ کے فیصلہ تقو اب کی ناراضی سے کوئی مراجعہ نہیں ہو سکتا تھا، یہ کہ ایسا فیصلہ جب کہ بیان کیا گیا محض سفارش ہوتا ہے اور وہ کام مال کی رہنمائی کے لئے کسی قدر ایک راز کی نوعیت رکھتا تھا کہ گس طرح انہیں اس وال کی حد عمل کرنا چاہئے جس کے متعلق ہائی کورٹ سے استدعا کیا گیا تھا۔ اس اعتراض پر جو اس طرح پیش کیا گیا تھا کسی قدر دشواری ہے مگر فیصلہ کونسلوں نے بہت عطف و ملاحظہ سے بحث کی تھی یہ تسلیم کیا

کہ اسے کہتا ہے یا ہمدردستان کا کوئی موضوع ہوتا تو ان میں سے کسی کا نہیں ملتا جس کا رجسٹر تھا یا مضمون یا بلا اجازت یا ٹیکوٹ بمبئی ملک منظم باجلاس کونسل کے روبرو اس فیصلہ یا حکم یا فیصلہ کی ناراضی سے مراجعہ کرنا چاہئے یا راجا گیا ہو جو ہائی کورٹ نے احکام مندرجہ ذیل اور قانون اکٹہ لکھتے ہیں کہ ۱۹۱۸ء کے تحت سا در کیا تھا اور نہ البتہ کوئی قانون ملتا ہے جس کی رو سے ملک منظم باجلاس کونسل کے روبرو مراجعہ کا عام حق کسی خاص قسم کی عدالتوں کے احکام یا فیصلہ جات کی ناراضی سے عطا کیا گیا ہو جس طرح کہ دفعہ ۳۲ (۱۹۱۸ء) لکھتے ہیں جو رسلٹ ایکٹ یا دفعہ ۱۸ کے رو سے دارالامرا کے روبرو اول عدالتوں کے فیصلہ جات یا احکام کی ناراضی سے مراجعہ کرنا عام حق دیا گیا ہے جن کا ذکر اس میں کیا گیا ہے لیکن یہ بحث کی گئی ہے کہ کیا عام حق مراجعہ جو اس نوعیت کا ہے جو اب حق کے کسی قدر شاہد ہے جو پریلیٹ جو رسلٹ ایکٹ کی رو سے دیا گیا ہے بمبئی میں فقرہ (۳۹) فرمان شاہی تعلق ہائی کورٹ بمبئی صدر ۱۸ دسمبر ۱۹۱۸ء کی رو سے عطا کیا گیا ہے اس فقرہ ۳۹ میں یہ ملاحظہ کی گئی ہے کہ ہر شخص ملک منظم باجلاس کونسل کے روبرو مراجعہ کر سکتا ہے۔ اولاً معاملہ میں رجوع جاری رہتا ہے سماعت کا نہیں ہائی کورٹ آف جوڈیکل بمبئی کے قطعی فیصلہ و گری یا حکم کی ناراضی سے جو بطریق مراجعہ صادر کیا گیا ہو اور ثانیاً ایسے قطعی فیصلہ و گری یا حکم کی ناراضی سے جو ہائی کورٹ نے اپنے ابتدائی اختیار سماعت کے استعمال میں صادر کیا ہو جسکی ناراضی سے فقرہ ۵۸ کے بموجب ہائی کورٹ میں مراجعہ ہر شخص کے لئے حکام عالی مقام کی یہ تہ ہے کہ الفاظ ابتدائی اختیار، اختیار صرف الفاظ ابتدائی مراجعہ کو نہیں کہنے کے لئے استعمال کیے گئے ہیں جن کا ذکر اور اس کے مندرجہ میں کیا گیا تھا لیکن یہ بالکل خلاف ہے

گورنر جنرل
نام
ملکی سکور
دارالامان

کہ وہ سچ نہیں کہ وہ ٹل کے چلے اور باور کئے جانے کی غرض سے لکھتے
تھے یہ کہ او کو باور کیا گیا اور اذن پر عمل کیا گیا تھا اور اذن کی وجہ سے
وہ نہ بولتا تھا۔ ان پہنچا ہوا ہے کہ لکے وادوسی کی استدعا کی گئی تھی
اس کی وجہ سے سلسلہ میں مدنی عا کا کوئی حکمتہ جواب نہیں پاتے اور
ہمارے کہ یہ اور مفاد میں سے ہے جس میں معاہدہ کی قیام
میں ہم بہ مزہ جو چیز خارج کرتے ہیں۔
مرافعہ خارج کیا گیا۔

پریوی کونسل

مرافعہ بنار ارضی فیصلہ مصدقہ ہائی کورٹ کی

مستقلہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء

باجلاس دار لارڈ ڈوبینڈن، لارڈ انکس لارڈ رنہری
ٹاٹا اورن ہسٹل کینی شام چیف ایوٹو انہار ملی
لارڈ مرافعہ ملکی مرافعہ ملکی
قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۵ء مستندہ کا ہائی کورٹ
پر دیکھا جائے۔ ہائی کورٹ کے فیصلہ کی نوعیت۔ پریوی کونسل میں مزہ
آپنا قابل نہ بولتی ہوتا ہے۔

۱۔ مقدمہ میر جو دھادہ قانون انکم ٹیکس کے تحت سپرد کیا
گیا ہو صیغہ انتداب ہائی کورٹ کا فیصلہ عرض پشامی ہوتا
ہے۔ لفظ کے ہیکہ دار قانونی معنی میں قطعی نہیں ہوتا
۲۔ اس میں اور میں لکھ منظم باجلاس کونسل کے روبرو ملو
نہیں ہو سکتا۔
۳۔ کہ منظم باجلاس کونسل کے روبرو مزہ کرنے کی صلاحت عطا
کے جس کی وجہ سے اس کی نسبت ہائی کورٹ کے فریڈن شاہی میں
ہائی رافیت بحث کی گئی ہو

مرافعہ بنار ارضی فیصلہ مصدقہ ہائی کورٹ کی

سبھا مرافعہ بنار ارضی فیصلہ مصدقہ ہائی کورٹ کی

منجانب مرافعہ ملکی۔ سر ڈیون کے سی۔ دھاس

لارڈ انکس۔ یہ ایک مرافعہ ہائیکورٹ ملکی کے اوس فیصلہ کی رائے

سے ہے جو اس ہوائی کے متعلق صادر کیا گیا تھا جو اس کے۔ دھاس

قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۵ء کی رو سے سپرد کیا گیا تھا

جن میں مرافعہ پیدا ہوتا ہے فقیر اہل میں سرکاری سال ۱۹۱۹ء

۱۹۲۰ء کے لئے لکھنؤ انکم ٹیکس مرافعہ ملکی کے خلاف کسٹہ لاکھ روپے

ٹیکس شخص کیا تھا۔ جس کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ آمدنی

تھی جو کہ شہر سال ۱۹۱۵ء۔ ۱۹۱۶ء میں وصول ہوئی تھی۔ کینی نے

یہ ادعا کیا تھا کہ اس شخص سے انٹیکس لاکھ روپے ہانکے جائیں جو اس

کینی کے مارولے سن لاکھ مالیت کے حصص مرج جاری کرنے کی نسبت

بعض ہمد والوں کو ادائے تھے اس حیثیت سے کہ وہ مزہ تھا۔ جو کینی

اپنے کاروبار میں منافع حاصل کرنے کے لئے برداشت کرتا تھا۔ دھاس

ضمن (۱) قانون ہذا کی رو سے اس امر کی صراحت کی گئی تھی کہ ٹیکس

(یعنی انکم ٹیکس) شخص کو جب ادائی انکم ٹیکس کی جانب سے عنوان

آمدنی جو کا دوبارہ وصول ہوئی تھی کے تحت کسی کاروبار سے منافع

کی نسبت واجب الادا ہو گا جو ٹیکس ادا کرنے والا اعلان ہو اور ضمن ۲

دو میں یہ مزہ صراحت کی گئی ہے کہ اگر یہ مزہ کینی نسبت رعایت کی

(جو اصل مزہ کی نوعیت کا ہو) جو شخص ایسا منافع حاصل کرنے کی غرض سے

برداشت کیا گیا ہو۔

مرافعہ کینی نے یہ ادعا کیا تھا کہ اس آمدنی سے جبہ اس کے خلاف

ٹیکس شخص کیا گیا تھا ۲ لاکھ روپے کی یہ رقم ہانکے جائے جو ہمد والوں

ان حصص مرج سے اجراء میں دینے کیلئے ادا کیے تھے۔ لکھنؤ انکم ٹیکس اور

چیف ایوٹو انہار ملی کی ہر راستہ تھی کہ ۲ لاکھ روپے کی ادائی در حقیقت

اور آپ حکم دے گی کہ وہ مرافعات کو جو اس جرم کے ادا کیا جا
 سواؤں کو مرافعات کے متعلق اور اگر ناظر تھا لیکن اگر عدالت کشن
 کی تشخیص کو بحال رکھے تو وہ نہ ہو جو انہوں نے مرافعات کے متعلق
 پروا نہیں کیا تھا منجانب مرافعات اور کیا جانا چاہیے اور جنوری
 ۱۸۹۰ء کو عدالت تحت نے ۱۲۰ ال کا تصفیہ جو پیش کیا گیا تھا
 کشنوں کے موافق کیا تھا اور ۱۰۱ مرافعات لیکن مرافعات کے پیش
 کی تفصیل اس وقت کے اندر کرنی ترک کی جس کی ضرورت
 آرڈر ۵۵ رول ۳ رولز آف دی سپریم کورٹ ہائے ۱۸۸۳ء
 میں بتلائی گئی ہے۔ جولائی ۱۸۹۰ء میں اس نے کورٹ آف
 اپیل میں یہ درخواست پیش کی مرافعات نہ کیے کی معاد میں اس
 تنازعہ کو وسیع کیا کہ اس امر کی نسبت ثبوت پیدا ہو گئے تھے
 کہ آیا عدالت تحت کا حکم فقرہ ۵۵ قواعد متذکرہ بالا کے مفہوم میں
 فیصلہ یا حکم تھا۔ اور رول کی عبارت یہ تھی جو کسی ریٹ
 حکم کسی حکم کی مار انھی سے خواہ وہ قطعی یا درمیانی ہو جسی ملہ
 میں جو ناٹش نہ ہو کوئی مرافعات کورٹ آف اپیل میں اس رول کے
 کے بعد کورٹ آف اپیل کی خاص اجازت کے بغیر نہ ہو سکے گا اور
 نہ کوئی دوسرا مرافعات بجز اس کے عدالت کی اجازت
 حاصل کی گئی ہو ایک سال گزرنے کے بعد رجوع کیا جاسکے گا۔
 لارڈ الیش نے عدالت کا فیصلہ صادر کیا متعدد نظائر کی
 ارا کا حوالہ دینے کے بعد جن کو جس طور پر فیصلہ طبع کیا گیا ہو
 خود ان کے فیصلہ کے حصوں سے تمیز کرنا آسان نہیں ہے اور انہوں
 نے ان ارا کا حوالہ دیا ہے جو لارڈ جسٹس کاٹن نے یکایک چھتری
 معاملہ جنیری (۵) میں ظاہر کی ہیں جن لارڈ جسٹس بون اور
 لارڈ جسٹس کے اتفاق کیا تھا مافہون نے یہ بیان کیا تھا
 میں خیال کرتا ہوں کہ ہمیں اس ضمن میں الفاظ قطعی

کے تحت اور کیا سمجھنا چاہیے جان لینے اور اس کے نتیجے میں
 حاصل کیا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ ایک نیا دور کا دور ہے
 دوسرے ارا کی کاٹن نے یہ بیان کیا ہے کہ لارڈ جسٹس کاٹن نے
 کرنے کے لئے کوئی مضمون نہیں ہے۔ یہ کہ لارڈ جسٹس میں ان الفاظ کو
 ایسے معنوں میں استعمال کر لیا تھا جو ان کے قانونی مفہوم سے
 زیادہ وسیع تھے۔

اور ان کے بعد یہ صراحت کی ہے۔
 لارڈ جسٹس بون نے یہ بیان کیا ہے کہ فیصلہ جات اور اسکا
 کے مابین انی فرق موجود ہے اور یہ کہ الفاظ قطعی فیصلہ کے
 ایک اصطلاحی معنی میں جو عبارت سے میرے خیال میں ان کا نشانہ
 یہ کہنے کا تھا جیسا کہ لارڈ جسٹس کاٹن نے سابق میں بیان کیا تھا
 کہ فیصلہ وہ تصفیہ ہوتا ہے جو کسی ناٹش میں حاصل کیا جائے
 اور اگر ان کا یہ نشانہ تھا تو ان دونوں لارڈ جسٹسوں نے وہ
 مضمون کا فیصلہ صادر کیا اور لارڈ جسٹس فرائی نے ان کے ساتھ
 اتفاق کیا تھا ایسی صورت میں فیصلہ وہ تصفیہ ہوتا ہے جو کسی ناٹش
 میں حاصل کیا جائے اور دوسرے تصفیہ حکم کہلاتا ہے وہ
 میری رائے میں ان کے فرق ہے اور اس کے موجودہ مقدمہ میں تصفیہ
 فیصلہ نہیں بلکہ حکم ہے اور لارڈ جسٹس کاٹن نے اس میں جو کیا تھا
 چاہیہ لیکن حالات کے لحاظ سے ہم بطور رعایت کے مرافعات کرنے
 کی معاد میں توسیع کریں گے۔

اس فیصلہ سے صریحاً یہ ثابت ہوتا ہے کہ فیصلہ اور حکم جو وہ
 نے دفعہ ۱۱ قانون انکم ٹیکس کے تحت صادر کیا تھا فقرہ ۳۹ فران
 شامی کے مفہوم میں قطعی فیصلہ نہیں فرار دیا جاسکتا کیونکہ یہ
 کرنے کے لئے کوئی مضمون نہیں ہے۔ یہ کہ لارڈ جسٹس میں ان الفاظ کو
 ایسے معنوں میں استعمال کر لیا تھا جو ان کے قانونی مفہوم سے
 زیادہ وسیع تھے۔

اور ان کے متعلق فیصلہ صادر کرے گی۔ ہمیں وہ وجوہ ج
ہوں گے جن پر فیصلہ دیا جائے گا اور اس فیصلہ کی ایک نقل
سیکرٹریٹ کی طرف اور رجسٹرار کے دستخط ہوں گے حاکم مال
کے پاس، ورنہ اس کی اور حاکم مال پر مقدمہ کا تصفیہ کریگا
یا اگر کسی ماتحت عہدہ دار مال نے مقدمہ پیش کیا تھا تو اس
فیصلہ کی ایک نقل اپنے عہدہ دار کے پاس بھیجی جائے گی
مطابق مقدمہ کا تصفیہ کریگا۔ اس آخری حکم سے محض یہ مراد
کہ عہدہ دار مال اس کام کے کرنے میں جیسے وہ اس وقت ضرور
تحتاج وہ سوال پیدا ہو اور سپرد کیا گیا تھا اس فیصلہ سے
رہنما فی حاصل کریگا جو صادر کیا گیا تھا اور حاکم مال کی تحریک
عمل میں لائیگا۔ آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ۱۰ ٹیکس وائرٹوالے
پر ایسی ہی متعلقہ شخص کرنا ہے جسکو وہ ایسی ہدایتی رائے
میں صحیح خیال کرتا ہے عمل شخص کی تہذیب یا تہذیب کے لئے جب وہ
اس طرح سے کہ جائے کوئی دعوے نہیں رجوع کیا جاسکتا ٹیکس
اور اگر نیوالوں کی ذمہ داری کی حد اسطور میں طریقہ سے
مقرر ہو جاتی ہے لیکن کوئی اور عمل نہیں کیا جاتا۔ ہائیکورٹ
فیصلہ کسی طرح سے اس ذمہ داری سے سکدوشی حاصل کریگا
نافذ نہیں کرنا۔ حکام عالی مقام کو یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ لفظ
"فیصلہ" یہاں اس کے تحت قانون کی اور ٹیکس مفہوم میں استعمال
نہیں کیا گیا ہے۔

یہ کہ ۱۰ آمد و ستاویز نہیں ہے بلکہ اس کی رو سے ہدایت
دی گئی ہو کہ اس کی اصل کیا گیا جائے بلکہ وہ ان بنوں میں سے
بنوں نے مقدمہ کی سماعت کی تھی یا وہ کی سماعت نہیں کی تھی
اس کے ساتھ ان دعوہ کی سماعت کی گئی ہے یا وہ اور اپنی
اپنی صورت میں فیصلہ کی گئی ہے یا نہیں ہے۔

جس کے متعلق ٹیکس وائرٹوالے نے ادعا کیا تھا کہ وہ اس وقت
مہیا کیا جائے جس کی نسبت اس کے خلاف حکم ٹیکس وائرٹوالے
جائز نہیں ہے۔

اگر ٹیکس وائرٹوالے کے خلاف اس حکم ٹیکس کی پابندی
دعوے کیا جائے جو اس کے خلاف شخص کیا گیا تھا تو شخص
کا ثبوت مقدمہ کی پہلی تدبیر ہوگی آخری تدبیر اسٹینڈرڈ
ڈسکونٹ کیڈنٹی نام دار ڈیڈی لاگریٹ (۱۹۱۱) میں
اور جسٹس کاشن کے فیصلہ کے مطابق ان حالات سے
یہ ظاہر ہوگا کہ عہدہ فیصلہ یا حکم سے معین اور قطعی طور پر
تخصیص کی تعداد مقرر کی گئی تھی مگر وہ محض درمیانی تھا۔
حکام مال بلاشبہ اس فیصلہ کے مطابق عمل کریگا کہ یا نہیں
خود فہم اور قانون ٹیکس کی رو سے صادر کیا گیا ہے۔
اور جسٹس بودن نے اپنے فیصلہ بمقام ٹائٹل ٹیکس
پر منٹ بلڈنگ سوسائٹی (۱۹۱۱) میں بظاہر بہت زیادہ
اہمیت اس واقعہ کو دی ہے کہ اس صورت میں جب مراضہ
عدالت کے روبرو خاص طور پر اس کے مشورہ اختیار اختیار
کے استعمال میں لانے کے لئے کیا جائے اور وہ کوئی فیصلہ
یا حکم سماعتی نوعیت کا صادر کرے تو ثالث یا دوسرے شخص
جسے رائے طلب کی ہو اس پر عمل کرنا قانوناً یا نہ نہیں ہوتا کہ وہ
انطلاقاً اپنے رائے کرنا پائے ہو ایک اسکاٹ لینڈ کے مقدمہ میں
ٹریسٹر نام گلاسگو کا لیوڈ (۱۹۱۱) میں ہونے والا تھا کہ وہ
بالکل یہی تھا جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ عدالت نے یہ قرار دیا
تھا کہ جس عدالت کا رائے اس کے لئے مقدمہ میں لایا تھا اس کے لئے
عمل کرنا پابند تھا اور اس کا اندازہ کیا کہ اس کا حکم عدالت
کو نہیں ہونا تھا بلکہ عدالت کے حکم عدالت کی رائے کے لئے

لانا ان واسطی
بنام
جسٹس وائرٹوالے
(پروٹو)

لا اے لڑکے نے یہاں کیا کیا
مشرقی و غربی میں اس طرح کے قانون سے تعجب ہو ا تھا کہ ایک خاص
میں جو کورٹ آف چانسری کی رائے کے لئے قانون ۱۲۱۱ء اور ۱۲۱۲ء
کا رد و پسہ ہو گیا تھا اس لئے اس کا فیصلہ قانون مذکور کی متعدد
دعا کے تحت کر کے دیا گیا ہے جو اس میں شک نہیں کہ کونسن پر کیا
ہو چکا اس فیصلہ کے متعلق ہے لیکن اس فرق میں جو اسٹراٹ دی روٹ
پر بھی تھا یہ کہ یہاں میں کلیئر متفق ہوں
۱۱۱۱ء جسٹس جیون نے بھی (جو اس وقت ان کی جینٹلمن) اتفاق
تھوڑے سے قانون میں جس کا لارڈ لٹل نے حوالہ دیا تھا یہ صراحت
کی کہ اس کے لئے کو وقت سماعت بذریعہ حاصل مقدمہ کے جو سپرد کیا گیا
تھا حوالہ کا تصدیق کرنا چاہیے اور اس کے بعد اپنی دگری کی رٹ اور
حقہ کی نیت اپنی اس کا نام کرنی چاہئے جو اس میں شامل تھے لیکن یہ
اور اس کے عطا کر کے کارروائی نہ کرنی چاہئے جو اس میں فیصلہ سولازم آتی ہو
لیکن اس فیصلہ کا ہی رد اور اثر ہو نا چاہئے تھا گویا کہ وہ اس وقت
میں جاری کیا گیا تھا جو فریقین نے بذریعہ عرض کیے تھا یہ حکام کے
کو یہ معلوم ہو تا ہو کہ اس کا فیصلہ اس میں شخص سفارش تھا اس مقدمہ
اسیو باس کٹر ان انڈین ریوڈ (۱۳) وی واضح ہے کہ الفاظ تفسیر
اور تصدیق کرنا کا استعمال یا یہ درایت کہ رقم جو اضافہ داد کی گئی تھی
جو انی چاہئے یا نا کامیاب فریق کے خلاف خرچہ لانا ایسے امور میں جو
کے فیصلہ کو حکم سے نہ رہے ہوں جبکہ اللات کے حلق عدالتوں سے جو ترقی
معدنیہ پیش کر کے منقول اب کیا گیا ہو۔
حق یہ ہے کہ فیصلہ عام مفہوم میں بہت مختلف معنوں میں
استعمال کیا گیا ہے لہذا جب کوئی شخص یہ کہے کہ فلان خاص شخص معقول
آزادی ہے جس سے مراد یہاں ہے کہ اس کو ایسی ممانعتی قابلیت نہیں ہے کہ
وہ ذات یا اس کے صحیح ذمہ دار نہ ہو یا جبکہ قانونی معاملہ میں بھی

[illegible]

یہ احتیاط تھا کہ فرانس شاہی راستہ لال کرے۔

پھر صدر، رت، امانت، عطا ہوئے تھے لیکن اس کا استعمال ہو کر
جاسکا تھا۔ ۱۹۱۰ء تک یہ کسی کی جانکس بن جائزہ لے لیں کہ یہ قدر
مقدمہ اثراتی بدل بنام ڈی کیس سر، پول (۱۰) کے تاجر
جو کہ اس وقت میں دیا گیا تھا چنانچہ اس سوال پر کہ
دارلہجہ سے غور کیا گیا تھا کہ عاقلانہ اور ماکہ بنظر کی ترقی
میں یہ مشورہ عرض نہیں نابل ہو گا کہ مرافقہ کرنے کی اس
اجازت عطا کی جائے بلکہ اس معاملہ میں فرانس شاہی میں
کافی طور پر بحث کی گئی ہے۔

اسی حالت میں کہ عاقلانہ اور ماکہ بنظر کی نسبت
میں یہ مشورہ عرض کیا کہ مرافقہ قابل پذیرائی ہے
اور وہ خارج کیا جانا چاہیے اور یہ کہ مرافقہ کو چاہیے
۱۰ مرافقہ علیہ کا نہ چاہیے اور اس مرافقہ خارج کیا گیا۔

سالہ ۱۹۱۰ء میں مرافقہ - مندرجہ ذیل اسلئے
سالہ ۱۹۱۰ء میں مرافقہ علیہ - انڈیا آفیس -
ہائیکورٹ، ریٹ، پٹنہ
مقدمہ گرائی دیوانی

مقدمہ ۱۹۱۰ء باب ۱۹۱۰ء منصفہ ۱۹۱۰ء جون ۱۹۱۰ء
باجلان چٹس سبزی - کے ملک نائٹ چٹس سبزی جان
کیلیہ شوریہ - گراؤخواہ بنام رگہو بندن پرشاد وغیرہ -
فریق مخالف -

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۱۰ء باب ۱۹۱۰ء دفعہ ۱۱
ہر راچارہ کار حاصل ہونا گرائی آتا قابل پذیرائی ہوئی
نانوں و جبری اراضی ایکٹ ۱۹۱۰ء بنگال کونسل باب ۱۹۱۰ء

دفعہ ۵۵ - ہائیکورٹ کی جانب سے عطا ہونے والی اس سے
دیوانی کو آیا حقیقت سے سوال کے منصفہ کی
اختیار ہو تا ہے۔

اس وقت کے ہائیکورٹ کے ملا کر فی حکم صادر کیا گیا
ہو کر فی دوسرے بارہ کار حاصل ہونے کے بعد دفعہ ۱۱
مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت ایسے اختیار جماعت
گرائی کے استعمال میں حکم میں - ۱۰ امدادی سرگئی
جب دو دفعہ میں ماکہ بنظر تراج ہر حصہ اراضیات
کے حصہ کے حق کے متعلق تھے ہائیکورٹ میں ہر حصہ
تھے کلکٹر کی جانب سے عطا دیوانی کے رہا
دفعہ ۵۵ قانون ریٹری اراضی کے روئے چوک
گئی تھی اور اس کے نتیجے میں مقدمہ کی تحقیقات
کر کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ایک خاص فرق کا تفریح
تھا تو ہائیکورٹ میں حکم کی گرائی کی درخواست میں
یہ قرار دیا گیا کہ ہائیکورٹ کے اس معاملہ میں منصفہ کی
اختیار حاصل تھا اور چونکہ اختیار جماعت
کا کوئی بیضا بلکہ یا خلاف قانون استعمال نہیں ہوا تھا
اس لئے ہائیکورٹ بصیغہ گرائی دست امدادی اس
کر سکتی تھی۔

گرائی دیوانی بنا راضی حکم مصدرہ دوسرے طرح دیا گیا
مورثہ ۱۱ - ڈسمبر ۱۹۱۰ء -

منجانب گراؤخواہ مسز ایم - ایس واس ویلج - پی
منجانب فریق مخالف مسز محمد حسن جان -
چٹس ملک - ہر باطل واضح ہے کہ عدالت ہائیکورٹ اختیار
نہیں ہے کہ وہ بصیغہ گرائی دست امدادی کرے۔

کیا مشورہ ہوا
بنام
رگہو بندن پرشاد
(دہلی)

صفحہ ۱۹۵

महाराष्ट्र राज्य सरकार, पुणे, २७/१२/७७

راہ چھوڑ کر اور
بنام
دوسرے
پہلوی کو

قبضہ کی وجہ سے کہ اکٹلی بی بی گیتا تھا ایسی حالت میں انہوں نے
دعویٰ میں مزید یہ کہ بی بی صادر کی مدعی علیہ فی عدالت
دوسرے کو بی بی گیتا کے ہاں ہر دفعہ کیا جتہاں لے عدالت تحت سے
اتفاق کیا اور ہر دفعہ خارج کیا مدعی علیہ نے اس کے بعد عدالت
کو پیش کش اور وہ میں ہر دفعہ کیا جتہاں لے ان ہی وجوہ پر
فیصلہ حال کیا اور ہر دفعہ خارج کیا۔
چونکہ ان تمام عدالتوں کی یہ رائے تھی کہ ہر دفعہ حکمی مالکانہ
آوق ثابت کرنے سے قاصر رہا تھا جبکہ اس نے استدعا کی تھی
کہ جو ملک کسی کی جانب سے مزاحرجوع نہیں کیا گیا ہے اور وہ
موجودہ دفعہ میں بورڈ کے روبرو حاضر نہیں ہوا ہے اس لئے
ان وجوہ پر غور کر کے ضرورت نہیں سمجھیں کہ لحاظ سے فیصلہ
جج نے وہ نتیجہ اخذ کیا جس سے ان تمام کو اتفاق تھا۔ لیکن یہ امر
کہ یہ نتیجہ بالکل جائز تھا صرف اس تاویز حقیقت سے ظاہر
ہوتا ہے جو مقدمہ میں پیش کی گئی ہے۔ وہ دستاویز مضامین
فرید کا واجہ لاہر میں ہے جس کی تہہ بہہ سندیں بیان کی گئی ہیں
اس دستاویز کے ایک اقتباس میں حبیل عبارت درج ہے۔
فقہ ۱۲ حکما تعلق ادنی مالکانہ حقوق سے ہے اور قطعی طور پر
یہ بیان کیا گیا ہے۔ اس موضع میں کوئی ادنی مالکانہ نہیں ہے۔
اس دستاویز کے لحاظ سے اور بلحاظ اسکے کہ کوئی ایسا امر موجود
نہیں ہے جس سے مدعی کے موافق مالکانہ حقوق ظاہر ہوتے ہیں
پورے خیال کیا ہے کہ اس فیصلہ کی صحت کی نسبت کوئی شبہ
نہیں ہو سکتا جو اس عنوان کے تحت عدالتہائے ماتحت نے
اخذ کیا تھا جب قوانین بدولت اور وہ کی تاریخ اور اس کی
عبارت غور کیا جائے تو یہ امر اس سے بھی زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ اگرچہ
۱۸۹۳ء میں پیش کیا جاتی تھی مدعی علیہ نے یہ غلطی کی تھی

اس مالکانہ کے لگان۔ اور جو چھوڑ گیا اور ہر دفعہ
ادنی مالکانہ کے لگان۔ اور جو چھوڑ گیا اور ہر دفعہ
اس مالکانہ کے لگان۔ اور جو چھوڑ گیا اور ہر دفعہ
اور کہتا ہے ایک فرق یہ ہے کہ اول الذکر بقایا سے لگان
پر یہ ایک بیکار بند نہیں ہوتا۔ یہ وہ مقدمہ میں مدعیان نے
یہ عدالتوں کا اور ادنی مالکانہ کے متعلق اس کی ذمہ داری پر اقرار
کیا ہے کہ اس نے عدالت کو مالکانہ کے لگان پر دیا کہ عدلیان
مالکانہ اور ادنی مالکانہ کے لگان کو اس میں سے طور پر تصور کرتے
ہوئے اس کے استدعا مطور کی اور وہ میں اس کی صادر کیا
اس لئے کہ یہ فیصلہ موجودہ دعویٰ پر جمع کیے جاتے ہیں۔
۱۸۹۱ء اور ۱۹۱۲ء کے عدالتوں نے فی لایں رائے کی کہ
یہ نتیجہ ہے۔ اس عرصہ میں مدعی نے سابقہ کارہ ایات
اور کیا تھا۔ یہ استدعا کی کہ اس کے موافق ایک ہر دفعہ
لے اس میں کی صادر کیا۔ کہ وہ ان اراضیات کا مالک
ارنی مالکانہ موضع مدعیان فرید میں خالص تھا۔ اس سے ان
۱۸۹۱ء اور ۱۹۱۲ء کے دو وجوہ پر جمع کیا تھا۔ اول یہ کہ وہ اور اس کے مورث
نام مالکانہ مالکانہ ادنی سے ہے۔ تھے اور اس نسبت سے
مالکانہ مالکانہ ایات پر قابض تھے اور وہ یہ کہ اگر وہ یہ
تاکہ کہ وہ مالکانہ پر قابض رہا تھا کہ اس کی تاریخ کے ۱۲ سال
پہلے یہ مالکانہ کے بعد تک قبضہ رہا تھا جبکہ یہ غلطی کا دھڑل
مذکور کیا گیا تھا اور اس طرح سے بدعتیہ امت مالکانہ
حقور حاصل ہو گئے تھے۔
مقدمہ میں صرف ایک استیعاب طلب یہ تھا آیا مدعی قلععات
اراضی مستند ہے۔ مالکانہ ادنی تھا۔ مکتف نے یہ پیش کیا تھا
کہ کوئی ادنی مالکانہ حقوق نہیں رکھتا تھا بلکہ یہ کہ وہ تعلیم

صفحہ ۱۱

منسج کہ ایک اور دھار کے عدالت کے طور پر ہوا۔ یہ عدالت کی وجہ سے
 اگر شخص بیان کیجائے تو یہ بھی کہ حیدر علی کے جواب میں کوئی
 دلیل یہ غلط پیش کرے کہ اپنی حقیقت میں وہ کسی مالکانہ حق پر تیار
 ہو رہا تھا۔ ریونیو کو یہ اطمینان دلا اس کے لئے کافی ہے کہ یہ کسی
 کرنے کی بقول وجہ موجود ہے کہ وہ قانون لگان کی ایک معمولی قاعدہ
 آسامی نہیں ہے تاکہ وہ لوٹس کی تیج حاصل کر سکے۔

بورڈ آف ریونیو کے غور کردہ فیصلہ سے یہ واضح ہے کہ
 اس کی یہ رائے تھی کہ عدالت نے باوی النظر میں دلیل ثابت کی
 تھی فیصلہ سابقہ کارروائیات پر مبنی تھا جو مدعی علیہ مالکین
 حاصل کے مابین واقع ہوئی تھیں جو زیر بحث اراضی پر قابض تھے
 جن کے حق کے موجودہ مدعیان اس مقام پر بیان کرتے ہیں۔

عدالت ہائے بندوبست میں موضع کے ان کے باوبست کا
 عینے کہا تھا اور ان کا دعویٰ نامہ طور پر کیا گیا تھا لیکن اس کو منظور
 عدالت ابتدائی بندوبست نے ان کو سب سے متعلق ایک
 مالکانہ ڈگری عطا کی تھی۔ اب ڈگری کی ناراضی سے کشن کی تیار
 نہ ہونے کی کیا گیا تھا جہاں یہ ڈگری بندوبست یا سہر کی حقیقت
 اور مدعا پر نہیں بلکہ اصطلاحی وجہ پر کھٹا غلط ٹیکس تھی۔

معدومہ بعض حقیقتات واپس کیا گیا لیکن فیقین نے اس میں
 بار والی کرنی ترک کر دی تھی اور کسی فرق کے موافق کوئی فیصلہ
 صادر نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن یہ واقعہ کہ عدالت ابتدائی بندوبست
 نے مدعیان کے حق میں ڈگری صادر کی تھی یہ بھی کہ لوٹس کی
 تسلیہ کیلئے کافی وجہ قرار دی تھی اور فیقین کو چھوڑ دیا گیا تھا کہ وہ اس
 مدعا کی اگر ان کی یہ خواہش ہے ٹیکس دیروانی عدالت میں رجوع کرے۔

اس مقدمہ پر نہیں غور ہوتا کہ کوئی حقیقت ثابت کی گئی ہے یا نہیں
 حریہ اس پر اس کا انحصار تھا یا اس امر کی بنیاد تھی جو موجودہ مقدمہ میں

۱۹۰۵ء میں اسامیوں پر وہ رقم باقی ہوئی اگر ایک نہ
 جائیداد کے اصطلاح استعمال کیجائے، جو نہ یہ بحث اراذیات کی
 نسبت ایک اور رقم ہے اور مدعی علیہ نے ان کے خلاف

۱۹۰۵ء میں اسامیوں پر وہ رقم باقی ہوئی اگر ایک نہ
 جائیداد کے اصطلاح استعمال کیجائے، جو نہ یہ بحث اراذیات کی
 نسبت ایک اور رقم ہے اور مدعی علیہ نے ان کے خلاف

حیات نام
- اسم
- پیدائش
- لاہور

ایسٹریٹس

مرامانی نواری

نمبر مقدمہ ۱۳۷ ایڈ ۱۹۲۳ء - حصہ ۲۰ - اپریل ۱۹۲۳ء
ماہنامہ "تاریخی مال" - صاحبیت جسٹس میر سید محمد اسٹون
حیات نام - مرام - نمبر - ۱ - پانچ لاکھ روپے
مستیان مرافعات

قانون دادوسی خاصہ ایڈ ۱۳۷ - حصہ ۲۰ - اپریل ۱۹۲۳ء - رواج -
پانچ لاکھ روپے - وراثت کی بابت - استدلال - کارروائی
آپا خاں پڑائی جوگا

حق - ۱۹۲۳ء میں دہلی کے حقوق میں درجہ اول
سیدہ سائیکہ - امیر ہا - سیدہ کہنہ و سائیکہ - امیر ہا
میں رکھ دیا جائے لیکن وہ فی الواقع اس کے وراثت عودی کے
حقوق میں درجہ اول سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے اور اس سے
موجودہ کو ہونا اس اس استدلال کے لئے حاصل نہیں ہوتا
اکثری سے اس کے حقوق عودی سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے

قرنی کسی مسئلہ کی جانک ہوتی ہے -
مرامانی سائیکہ کی دہلی کے حقوق میں درجہ اول سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے
وہ سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے - سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے -
حجہ ہر حال موروثہ ہے - سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے -

منجانب مرافعات لالہ محمد چوہدری -

منجانب مرافعات سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے -
فیصلہ - ۱ - فی جرح سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے -
جو مرامانی کی ملک تھی اس کے خلاف ایک لکڑی کی تعمیل میں
قرنی کرانی - مدینوں کو - کہ یوں نے قرنی کے متعلق غلط
کرنے کے بعد حوکا میاب نہیں ہوئی اب اس استدلال کے لئے دعو

قانون معاہدہ معاہدہ کٹ ۱۳۷ - حصہ ۲۰ - اپریل ۱۹۲۳ء
دفعہ ۱۳۷ کا حوالہ دیا گیا تھا جبکہ عمارت - فیصلہ ہے -
"اس معاہدہ کے تحت ہو - تہی ہو نہ رہے نہ کسی شخص کی جان
کے کسی جائیداد کے قبضہ کا دعویٰ کے لئے مقرر کی گئی ہے
الہی جائیداد کی نسبت اسے احق تملک ہو جائیگا یہ ظاہر ہے
کہ یہ دعویٰ موجودہ معاہدہ - کوئی تعلق نہیں کہ کوئی تعلق نہیں
اپنے کو تسلیم کی وساطت سے یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ غیر
موضع کے قبضہ کا دعویٰ ہے نہ کہ سکتا تھا یا یہ جہاں کو اسطور
یہ دعویٰ کر سکتا تھا گو یا کہ - محض بلا استحقاق قابض تھو
لوہ کے روئے کسی دوسری دفعہ کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا اور
نہ انہیں کسی دوسری دفعہ - فو - یہ واقعہ ہے - سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے
جائیداد کا حق تملک ہو جائے ہو کسی ایک شخص کو حاصل ہو اور
محض انحصار معاہدہ کی وجہ سے وہ اس شخص کے حق میں متعلق
ہو - سائیکہ کی واقعہ قابض تھا -

مرافعات کرنے کی خاص اجازت منجانب دیگر امور کے اس بنیاد
عطا کی گئی تھی کہ تحت عدالتوں میں خرچہ کی ادائیگی بدلت
میں کسی صورت میں نہیں ہونی چاہیے اور یہ کہ مرامانی کو جائیداد
کہ وہ مرافعات علیہ موروثہ اور اگر وہ کام سائیکہ کو جائیداد ملک منظم
کی خدمت میں یہ صورت عرصہ کی ہے کہ دہلی کی سرنگ نہیں ہے
بجز اس حد تک کہ جہاں تک ان میں خرچہ کی ادائیگی کا ذکر کیا گیا ہے
اور یہ کہ دعاوی خارجہ کے جائیں - چونکہ مرافعات علیہ موروثہ
ہوئے ہیں اسلئے مرافعات کے خرچہ کی نسبت کوئی حکم صادر
نہ کیا جائیگا -

سائیکہ منجانب مرافعات - سائیکہ کی سرنگ نہیں ہے -

فیصلہ مدعیان نے جسکے بار اور رنگن ناہتہ کے متوفی بیانی
رام سر کے خلاف اس روپیہ کی بابت جو کتب حساب کی
روپیہ واجب الدعا تھا اس بیان سے دعویٰ رجوع کیا جگنا
اور رام سر کے ایک مشترکہ سند و خاندان کے ارکان تھے اور
اس کے ساتھ معاملات کرتے تھے جس ناہتہ نے یہ سند
پیش کیا کہ وہ رام سر سے علیحدہ تھا اور مدعیان کے ساتھ
کوئی معاملات نہیں رکھتا تھا عدالت ابتدائی نے تمام مدعیان
کے خلاف وکری صادر کی لیکن جگن ناہتہ کے مدعیان نے
رجوع اس کے خلاف یہ قرار دیکر کہ جگن ناہتہ نے رام سر
انہی مدعیان کی تین تہ تاہت کی تھی مگر مدعیان کے معاملات صرف
رام سر کے ساتھ تھے کیونکہ جگن ناہتہ نے مدعیان کے کتب
کے کسی اندازہ پر دستخط نہیں کئے تھے اور یہ قرار دیکر
دعویٰ خارج کیا کہ مدعیان کو یہ تاہت کرنا تھا کہ قرضہ جات
جگنا ہتہ کے فائدہ کیلئے حاصل کئے گئے تھے جس سے کہنے
سے وہ قاصر رہے۔ مدعیان نے مرافعہ ثانی رجوع کیا ہے۔

بازو تہ کے سوال پر برت لال بنام جیشی رام (۱) میں
سر ڈو والڈ جانسن کا فیصلہ مرقعوں کے موافق ہے لیکن دوسری
نظر اول کے خلاف بین گیت کہ انہام منی لال (۳) میں
بہ قرار دیا گیا تھا کہ اس قسم کا کوئی قیاس نہیں ہوتا کہ قرضہ جو
کسی ہندو خاندان کے منتظم نے حاصل کیا تھا خاندان کے
فائدہ کے لئے حاصل کیا جاتا ہے اور ایکورٹ اسے کلکتہ
اور ممبئی کے فیصلے جن کا حوالہ اس فیصلہ دیا گیا تھا وہی اثر
رکھتے تھے الہ آباد کے فیصلہ کی تعلیم ہو رہا تھا بنام ساریس
(۴) پارس رام بنام گیاں چند (۵) و رام دھن داس (۶)

(۱) انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ (۲) انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۴۲
(۳) انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۸ (۴) انڈین کیسز جلد ۵۰ صفحہ ۲۶

راجی داس (۵) میں ہے کہ جگن ناہتہ نے یہ کہہ کر ان
کے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے کہ وہ ان کے پاس کیا ہے جو
ہائیکورٹوں نے قائم کی ہے لیکن صرف یہ کہ یہ کہہ کر
کوئی شخص اس سوال کے متعلق جواب نہیں دے سکتا ہے کہ انہی کے فائدہ
خاندان کے فائدہ کیلئے حاصل کیا گیا ہے یا نہیں اس لئے اس کے
مکمل کو یہ تاہت کرنے کا موقع ملا تھا۔ کیا کہ اس طرح
حاصل کئے گئے تھے اس بحث میں کوئی نو نہیں معلوم ہو
کیونکہ مدعیان نے یہ بیان کیا تھا کہ ان کے معاملات تمام
اور جگن ناہتہ کے سوا کسی اور کے لئے اس سوال
کسی علیحدہ سند کے قائم کر کے اس سے انکار کیا قرضہ جات
خاندان کے فائدہ کیلئے حاصل کئے گئے تھے۔ اس سے
علاوہ یہ امر واضح ہے کہ دوسری تہ میں ہا ماسا ناہتہ یہی کہتا
ہے کہ وہ مدعیان کو یہ رقم مدعیان کے خاندان کو قرضہ دی
تھی۔ مدعیان نے یہ تاہت کیا کہ ان کو ایسے واقعات تاہت
کرنے ہئے جو جگنا ہتہ کو ذمہ دار قرار دیں گے اور جب یہ
قرار دیا گیا تھا کہ انہوں نے ان کو تاہت نہیں کیا تھا تو
دعویٰ صحیح طور پر خارج کیا گیا تھا۔ ہم اس امر سے اتفاق
نہیں کر سکتے کہ مدعیان کو ایسی سند کے متعلق تھے اور
حقیقتاً وہ جو حرج خارج کرتے ہیں۔ مرافعہ خارج کیا گیا۔

عدالت جوڈیشل کیمبرج اور وہ

درخواست متفرق نمبر ۵۹۹ بابت سلاطین

برلن والی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۸۰ بابت سلاطین ۱۹۹ منقسمہ ۲۲ نمبر سلاطین
اجلاس برلن والی دیوانی جوڈیشل کیمبرج و سلاطین ۱۹۹
راجی داس دیوانی علی بنام محمد شیر خان یعنی ترقی

انڈین کیسز جلد ۵۰ صفحہ ۲۱۵

جو اندہ مل
بنام
جگن ناہتہ
(۱) اور

کیلیہ یہ کافی ہو گیا کہ وہ اپنی یادداشت سے اس کے ساتھ صرف فیصلہ کی نقل منسلک کرے اور میرا تاریخ فیصلہ سے محبوب ہو سکتی ہے لیکن جب کوئی علیحدہ حکم مرتب کیا گیا ہو تو فیصلہ اور طریقہ تو فیصلہ کے دونوں کی اصول یا وراثت کے ساتھ ساتھ منسلک کیجانی چاہیں اور اس کے تحت ہی ہو سکتا ہے کہ وہ اس میں مددگار ہو کر جو اس کی نقل حاصل کرے اس میں ضرورت ہوگی کہ اس کا نام یا پھر اس کی تاریخ کی تاریخ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰ کی تعلیم کی گئی۔

۱۔ بنام نیا واصل انڈین کمپنیز جلد ۵ صفحہ ۱۵ کو مرتب کیا گیا اس کے نام پر وارم انڈین کمپنیز جلد ۹ صفحہ ۱۰ کا ذکر کیا گیا ایک مرتبہ فروری ۱۹۲۱ء کو اس حکم کی راضی سے دائر کیا گیا تھا جو فروری ۱۹۲۱ء کو صادر ہوا تھا لیکن اس کی کوئی نقل منسلک نہ تھی اس لئے کہ اس وقت تک کوئی نقل نہیں ہوئی تھی۔ ۲۔ فروری کو مران کے اٹل ڈگری کیلئے درخواست پیش کی ۱۵۔ کو بطریق فیصلہ مرتب کیا گیا تھا اور اس کی ایک نقل منسلک تیار ہو گئی تھی اور وہ اس کو ۱۹ کو موافق لکھی ۲۳۔ فروری کو اس نے بطریق فیصلہ حکم کی ایک نقل داخل کی۔

قرارداد کیا کہ جو اس تاریخ کو بطریق فیصلہ حکم مرتب ہو رہا تھا حکم وراثت سے دائر کیا گیا تھا اس کے تحت اس کو منسلک کرنا تھی تھا جو نقل حاصل کرنے میں ضرورت تھی وراثت سے دائر تھی ڈگری مصدرہ ڈگری کٹ جی مراد آباد مورخہ ۵ اگست ۱۹۲۱ء۔

منجانب رافع مٹر ایس۔ ایس۔ جید۔
منجانب رافع علیہ۔ مسٹر ڈرگاپن ساد۔

فیصلہ اس مرتبہ میں غور طلب یہ ہے کہ آیا مرتبہ وراثت سے دائر کیا گیا تھا یا نہیں البتہ وہ حکم جس کی راضی سے مرتب کیا گیا تھا وہ فروری ۱۹۲۱ء کو صادر ہوا تھا لیکن اس کی کوئی نقل منسلک نہیں تھی اس لئے کہ اس وقت تک کوئی نقل منسلک نہیں ہوئی تھی اور وہ اس کو ۱۹ کو موافق لکھی ۲۳۔ فروری کو اس نے بطریق فیصلہ حکم کی ایک نقل داخل کی۔ ۲۔ فروری کو مران کے اٹل ڈگری کیلئے درخواست پیش کی ۱۵۔ کو بطریق فیصلہ مرتب کیا گیا تھا اور اس کی ایک نقل منسلک تیار ہو گئی تھی اور وہ اس کو ۱۹ کو موافق لکھی ۲۳۔ فروری کو اس نے بطریق فیصلہ حکم کی ایک نقل داخل کی۔

۲۸۔

سے پیش کر گیا ہے کی رو سے اچھی درخواست برآ تبیل ڈکری
 رہیں خراج کی گئی تھی۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سماء بی بی فیضی کے جو ایک
 رکن تھے مسلمان سورت تھی بہت زیادہ جائداد ہائے رستم
 اراہی یہ قرضہ رکھتی تھی اور فوت ہوئی اپنی وفات کے قبل
 اس نے زمین بہ ناجائز نہیں کیے جن میں سے وہ ایک بیٹوں اور ایک
 اس کی بیٹی کے حق میں تھا۔ اس کی وفات کے بعد بی بی فیضی کے
 باق ماندہ ورثانے بہ ناجائز کی منہ اور جائداد میں اپنے فائدہ
 کے لئے قرضہ کی بازیافت کیلئے متعدد دہادی رجوع کیے
 اور دعاوی میں بیٹوں بہ ناجائز مسوخت کیے تھے اور
 بی بی فیضی کی جائداد کے اہتمام کیلئے ایک استادی ڈکری صادر
 کی گئی تھی اور بی بی فیضی کے جائداد کے اہتمام کیلئے ڈسٹرکٹ جج
 پٹنہ کے حکم سے ایک ریورنر رکھا گیا تھا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
 بی بی فیضی کے حوالہ سے کلیمہ الظفر نے بی بی فیضی کا ایک بیٹا تھا
 جس کے حق میں ایک بہانہ لکھ لیا گیا تھا جس میں مانا جا رہا ہے
 نے بروئے بہ حاصل کی تھیں ایک ہی صورت میں بار بار
 کی رو سے ڈکریاں کے حق میں رہیں کہیں۔ ڈکریاں سے
 اس رہیں کی بنا پر دعویٰ رجوع کیا اور اس نے اس ریورنر
 کو بسکو ڈسٹرکٹ جج پٹنہ نے مقرر کیا تھا اس نے کہ ہوی میں
 مدعی علیہ بیٹی کے طور پر فریق بنایا۔ وہ ڈکری اس میں
 کے دعویٰ میں صادر کی تھی حسب ذیل الفاظ میں ہے۔
 "مدعی علیہ نمبر ۱ کلیمہ الظفر کے خلاف دعویٰ میں کلیمہ ظفر
 خرمہ اور دوسروں کے خلاف بعد متقابلہ ڈکری صادر کرائی
 مدعی علیہ نمبر ۲ آج سے چھ ماہ کے اندر رقم ڈکری شدہ ادا
 کرے۔ بی ادائی میں قصور ہونے پر ہونہ جائداد اس کا
 اس قدر حصہ جو مرز ہائیکورٹ کی ہدایت کے مطابق ریورنر

کی جانب سے ترصہ جات کی ادائی کے بعد مدعی علیہ نمبر ۲ کی
 جائداد قرار دی جائے ڈکری کی الفاظ میں نیلام کیا جائے گی۔
 یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بی بی فیضی کی جائداد کا ایک کامل
 طور پر اہتمام نہیں ہوا ہے اور ان فرصہ جات کا ایک جزو جو
 بی بی فیضی کی جائداد سے واجب الادا ہے اب بھی ریورنر
 ارا کرنا ہے۔ ڈکریاں نے یہ درخواست ڈکری کی نہیں کیلئے
 پیش کی اور ریورنر نے ان ضمنوں کی ایک جلد داری تھی
 کہ ڈکری کی شرائط کی رو سے جب تک کہ بی بی فیضی کے قرضہ جات
 ادا نہ ہوں وہ جائداد جو کلیمہ الظفر نے رہیں کی تھی نیلام نہیں
 کیا جاسکتی تھی۔ ذیل میں بار ڈسٹرکٹ جج نے یہ حوالہ داری منظور
 کی ہے اور بی بی فیضی کے قرضہ کو خارج کیا ہے۔ ذیل میں بار ڈسٹرکٹ جج
 کے اس حکم کی ناراضی سے ڈکریاں نے عدالت ہائیں
 یہ عرض و جمع کیا ہے۔
 یہ ظاہر ہے کہ جب تک کہ وہ قرضہ جات جو بی بی فیضی کی جائداد سے
 واجب الادا تھے ادا نہیں کیے گئے تھے اس تحقیق نہیں ہو سکتا
 کہ ہونہ جائدادوں میں کلیمہ الظفر کا حصہ کیا ہے اور ڈکری
 کی شرائط کی رو سے کوئی جائداد نیلام نہیں کیا جاسکتی جب تک
 کہ یہ امر متحقق نہ ہو جائے کہ جائداد میں کلیمہ الظفر کا حصہ کیا ہے
 ڈکریاں کے لائق وکیل نے یہ بیان کیا ہے کہ تقریباً تمام
 قرضہ جات جو بی بی فیضی کی جائداد سے واجب الادا تھے
 سوائے دو ان میں سے گروہر داس و دھن سونا کوہر کے
 قرضہ جات کے ادائے چاہئے ہیں لیکن یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
 ان دو قرضہ جات کے متعلق نزاعات ہو رہی ہیں اور یہ امر
 یقینی نہیں ہے کہ آیا بی بی فیضی کی جائداد آخر کار ان قرضہ جات
 کیلئے ذمہ دار ہوگی یا نہیں۔ ایسی صورت میں میری رائے

سب سے شام لائز
 تمام
 جمیل احمد
 (پٹنہ)

کے لئے یہ
شام
نظام
درا لے گا

پیشتر، جی اور اگر اس مدت کا اضافہ کیا جائے اور اگر فیصلہ حکم
کی نقل حاصل کرنے میں وقف ہوئی ہو تو مرقعہ برائے روں جلا
ہوتا ہے جو کہ مرقعہ برائے شام تیار ہوا کرتا ہے اور اس کا کیا
ہوتا ہے اس کے بعد اس میں کوئی حکم لکھا گیا ہے اور اس کے بعد
یہ کار ہو چکا ہے کہ وہ اسی یادداشت کے ساتھ اس کے ساتھ
کی ایک نقل منسلک کر کے اور یہاں تک فیصلہ سے گزر سکتی ہے
ایکس جب کوئی فیصلہ حکم مرتب کیا گیا ہو تو فیصلہ اور فیصلہ
حکم وہ لوگوں کی تہل یا درانتت حرائع کے ساتھ منسلک ہو جائے
چاہے اس میں مرقعہ اس مدت کو منہا کرنے کا حق ہے جو اس کی
نقل حاصل کرنے میں صرف ہوئی ہو منگل سکے سام ہر رام
اور اس میں یہ ضرور دیا گیا ہے کہ جب کوئی فیصلہ حکم مرتب کیا
گیا ہو تو عدالت مرقعہ کو ڈگری کی نقل پیش ہو گئے ہوں
مرقعہ ملتوی کرنا چاہئے فیصلہ مرقعہ برائے شام تیار کر لے اور اس کے
میں ہوتا کیونکہ وہ ان مرقعہ روے کرنے کیلئے مرقعہ برائے شام
گذری کی تہل اور یہ ظاہر کرنے کیلئے کوئی ام موجود نہیں ہے کہ آیا
ڈگری کی کوئی نقل ہو لی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ایسی صورت
میں مرقعہ منظور کیا جاتا ہے یا نہیں اور مقدمہ عدالت مرقعہ محبت
میں اس ہدایت کے ساتھ دالیں کیا جاتا ہے کہ اس کو سب سے
مہر پر لیا جائے اور حسب احکام قانون اس کا تصفیہ کیا جائے
اس مرقعہ کا مرقعہ تہل آخری ہوگا۔ مرقعہ منظور کیا گیا۔

نظام عدالت
مرقعہ اولی دیوانی

مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲

مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲
مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲

مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲
مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲

مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲
مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲

مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲
مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲

مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲
مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲

مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲
مرقعہ مقدمہ ۱۱ باب ۱۲ مندرجہ ۱۲ مندرجہ ۱۲

صفحہ ۶۹) یہ رقم کسی اور اہلین کی تھی۔ سلسلہ ۱۱ میں گلارنگہ
 کی اولاد نے یہ لینے باپ کے حصہ کیلئے دعویٰ کیا لیکن دعویٰ
 خارج کیا گیا تھا کیونکہ یہ قرار دیا گیا تھا کہ سلسلہ ۱۱ کے مقدمہ
 کے فیصلہ سے جدید دعویٰ ممنوع ہو گیا تھا اور یہ کہ
 مدعی علیہم سلسلہ ۱۱ سے مخالفانہ قبضہ رکھتے تھے۔ سلسلہ ۱۱ میں
 گلاب سنگھ کی اولاد نے ارجن سنگھ اور سرچن سنگھ کے خلاف اضافی
 میں ان کے باپ کے حصہ کے نصف کیلئے دعویٰ کیا تھا جو بائداد کے
 آپ کیلئے اس بیان سے دعویٰ رجوع کیا کہ انہوں نے پیشتر
 ہی قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ ان کا دعویٰ ناکامیاب رہا۔
 ۲۱ جنوری ۱۹۵۷ء کو ارجن سنگھ نے مدعی علیہم کے خلاف
 بائداد کے حصہ کے قبضہ کیلئے دعویٰ رجوع کیا یعنی جو گلاب
 کے ابتدائی حصہ کا نصف تھا۔ مدعی علیہم نے طویل قبضہ کا
 غدر پیش کیا ارجن سنگھ نے یہ بیان کیا تھا کہ سابقہ دعویٰ
 یعنی سلسلہ ۱۱ کے دعویٰ کے بعد انہوں نے یہ قبضہ حاصل
 کر لیا تھا۔ اس نے یہ بیان کیا کہ وہ پیداوار کا ایک حصہ
 ادا کر کے تھے یہ کہ انہوں نے اسکو نو سال تک ادا کیا تھا
 اور یہ کہ گزشتہ دو سال سے انہوں نے اسکی ادائیگی تو
 کر دی تھی دوسرے الفاظ میں انہوں نے یہ تسلیم کیا تھا کہ
 وہ گیارہ سال سے قافلہ تھے۔ ۵ مارچ ۱۹۵۷ء کو
 تحقیقات مرتب کی گئی تھیں لیکن ۳۲ مئی کو جو تاریخ ثبوت کیلئے
 مقرر تھی فریقین نے التوا کیلئے استدعا کی کیونکہ وہ صلح کرنی
 چاہتے تھے تاریخ پیشی ۲۲ مئی مقرر کی گئی تھی اور اسی تاریخ پر
 مقدمہ میں صلح ہو گئی جبکہ اس داس نے ۱۱ حاصل کر کے
 اپنے دعویٰ سے دست برداری حاصل کی تھی۔ موجودہ
 دعویٰ ارجن سنگھ کے بیٹوں نے اس استعرا کیلئے رجوع

کیا ہے کہ صلح نامہ کی تعمیل اس کے ماتھے ۱۹۵۷ء کے مقدمہ میں
 کی تھی اس کے باپ کی وفات کے بعد اس کے حقوق خودی
 پر مشتمل ہو چکا ہے۔ عدالت نے صلح نامہ کی روکڑ دیکھ کر
 اسے تعبیر یہ قرار دیا کہ وہ ایسی نقلی کی حد تک ہیں جو پختی تھی
 جس پر خودی اعتراض کر سکتے ہیں ایسی شواہد اس نے
 دعویٰ خارج کیا۔

مدعیان سے اس عدالت میں حلفہ دائر کیا ہے اور ان کی
 جانب سے یہ بحث کی گئی ہے کہ وہ دفعہ ۳۲ قانون داد و تحریص
 کے موجب صلح نامہ پر اعتراض کر سکتی نسبت یقیناً دعویٰ جو
 کر سکتے ہیں اس کے کوئلے نے یہ تسلیم کیا تھا کہ لوٹا بنام
 (۱) اور دوسری نظر کے لحاظ سے صلح نامہ کی تعمیل نیکیا تھی
 سے کی گئی تھی ایک شخص کے ورثہ کو پابند کرتا ہے لیکن اس امر
 پر زور دیا کہ وہ اس بنام صلح نامہ میں اعتراض کرنے کے مجاز
 ہیں کہ اسکی تعمیل نیکیا تھی سے ہیں نیکیا تھی۔

اس غدر پر حلفہ علیہم کی جانب سے ڈاکٹر تندرال نے اعتراض
 نہیں کیا تھا اور میں یہ بالکل واضح معلوم ہوتا ہے کہ عدالت
 نے اس کا عمل اس ابتدائی غدر پر دعویٰ خارج کر کے میں
 غلط تھا پس ہم نے صلح نامہ کی روکڑ کے متعلق اور اس امر
 کے متعلق کہ آیا اس کی تعمیل نیکیا تھی سے ہوئی تھی یا نہیں
 دلائل سماعت کی ہیں۔

حیسا کہ اس کے قریب ظاہر کیا جا چکا ہے ارجن سنگھ نے سلسلہ ۱۱ کے
 مقدمہ میں یہ تسلیم کیا تھا کہ مدعی علیہم اس کا حصہ برسر کا اس نے
 دعویٰ کیا تھا گیارہ سال سے قافلہ تھے۔ یہ دعویٰ ۲۱ جنوری
 ۱۹۵۷ء کو رجوع کیا گیا تھا جس کے یہ مدعی علیہم ہر صورت
 سلسلہ ۱۱ میں قافلہ تھے۔ حالت یہ ہے کہ اس سابقہ دعویٰ میں

اچھا کر سنگھ
 بنام
 سچا سنگھ
 (لاہور)

صفحہ ۶۹

کوہی شام
بنام
جلیل احمد
(بیٹہ)

ہے کہ فی علم سبار ڈیٹس کا یہ حکم درست تھا کہ ڈگری بہن کی
تعمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ فرضہ جاریہ ادا نہ کیے
گئے ہوں اس میں شک نہیں کہ یہ امر بہت قریں مصلحت ہوتا ہے کہ
تو اگر ایک شخص قدر حد تک ہو تعمیل پا چاہے بی بی بھیم کی ورنہ
کیلئے علانیہ طور پر یہ امر خلاف انصاف ہے کہ وہ کسی میں تاخیر
کی جائے لیکن جیسو پر معاملات موجود ہیں میں یہ نہیں چاہتا کہ
جیسو پر ڈگری یاروں کو یہ اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ بی بی
ایسی ڈگری کی تعمیل کریں اگر ڈگری داران اس ڈگریٹ
کوریٹ میں درخواست پیش کریں جو جائداد کا استہام کر رہی
ہے تو ڈگریٹ کوریٹ اگر وہ مناسب خیال کرے ان فرضہ
کی ادائیگی کیلئے انتظامات کر سکتی ہے جو بی بی بھیم کی جائداد
سے ڈگری دار کو کلا یا جزوا واجب الادا ہیں یا وہ ایسے بعض
انتظامات کر سکتی ہے جو مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے اسکو
جائداد کا ایک جزو کلام لطف کے تحت گذشتہ کر کے کیلئے ٹھیک
معلوم ہوں تاکہ ڈگری داران ایسی ڈگری کی تعمیل جائداد
کے اس جزو کے خلاف کر سکیں۔ لیکن جیسو پر یہ معاملہ اب
ہے ہمارے لئے یہ بات نہیں ہے کہ ڈگریٹ جج کو جو جائداد کا استہام
کر رہے ہیں کوئی ہدایت دیں۔ یہ کام ڈگری داروں کا ہو گا
کہ وہ ڈگریٹ کوریٹ میں ایسی درخواست پیش کریں
جو وہ ٹھیک خیال کریں اور چچے لقمین ہے کہ ایسی درخواست
پیش کئے جانے پر ڈگریٹ جج ایسے احکام صادر کریں گے
جو مناسب ہوں۔

یہ امر مزید خارج کیا جاتا ہے۔
چیف جسٹس ملر بین تھیں ہوں۔ مرافعہ خارج کیا گیا
ہائیکورٹ لاہور

صفحہ ۶۸۹

مرافعہ اولی و لا انا
مہینہ مارچ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء تک
اجلاس دسٹریکٹ اس کاٹ استنبہ دسٹریکٹس پر ہے۔
اما اگر سنگہ وغیرہ۔ عدلیا بنام سچا سنگہ وغیرہ۔
مرافعہ۔
روح۔ صلحا۔ ورنہ خودی آیا یا پابند ہوئے۔
صلحا۔ جس کی پہل نیل بنتی۔ کیلئے ہو فریقین کے درمیان
پابند کرتا ہے لیکن موہر لڈ کر اس بنایا صلحا۔ یہ ڈگری
کر کے مجاز ہوتے ہیں کہ ان کی نیل نیل پٹی۔ نہیں
گیلگی تھی۔
بنام خدائش بنام کار باہر ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۳ء
کا حوالہ دیا گیا۔
مرافعہ اولی بنام راضی ڈگری۔ یہ مرافعہ خیر سبار ڈگریٹ جج کے حوالہ
موجودہ ۸ دسمبر ۱۹۱۳ء۔
بنام مرافعہ بنام راضی ڈگری۔ بنام مرافعہ بنام راضی ڈگری۔
یہ صلحا۔ اس مرافعہ بنام راضی ڈگری کی مرافعہ دیوانی نہیں ہے۔
کے ساتھ سماعت کی گئی تھی اور میں اکثر اس مقدمہ کی مطبوعہ
نیل کا حوالہ دیتا ہوں گا جس کا ہم نے مطبوعہ "ب" کا نام رکھا
ہے اور موجودہ مقدمہ کی مطبوعہ نیل ریشاں الفا ڈا اگلا
ہے فریقین کا شجرہ خاندانی نیل "ب" کے صفحہ ۹۸ پر مندرج ہے۔
عدلیا جس سنگہ کے بیٹے اور عدلیا غلام گلاب سنگہ کی اور وہ
ہیں۔ گلاب سنگہ ابتداً مشہور کہ راضی کے لیے حصہ کا متعلق تھا
جو جماعت سنگہ کی اولاد کی ملک تھی۔ سنگہ امین گلاب سنگہ
کے ورثانے دعویٰ کیا اور اپنے لیے حصہ کی ڈگری الٹ کر دے
کی ادائیگی کی شرط سے حاصل کی ملاحظہ ہو مطبوعہ نیل "ب"

(۱۹۱۱)

میں نے اس کا راز حال ہی میں تم پر اور کچھ نہ فرمایا
 میں نے اس کے ہیکہ کا وہ دکن کو ظاہر کر دیا اور اس کو
 مادرِ اہلِ حق سے یہ عبارت دی گئی تھی کہ وہ اس کو قائم رکھے
 تاں یہ دعائی کی تمام مدد میں اس نے باضابطہ طریقہ سے
 سمجھا لیا ہوئے کہ وہ کئی بیت سے اجلاس کیا تھا جب اس نے
 یہ خیال کیا کہ اس سال اس کو باضابطہ طریقہ سے منب کر لیا گیا
 تھا اور اس سے پہلے یہ کیلئے کسٹریکٹ احازت طلب کی اور
 حاصل کر لیا اور جو دیکھ کر وہ لوگ کارکن بنائے اس کا طریقہ دیکھ کر
 وہ ایک اور بات کی ایک بکتر سماعت کر رہے ہیں اور عمل
 درمیان میں وہ کہہ لیا گیا ہے کہ وہ اتحاد نامیہ رہا۔
 جسے کہہ اہل صحابہ اور یہ کہ اس کے اس کا اس کا نام ہے۔
 وہ اس وقت ایک ایسے شخص تھا جو دو (۱۶، ۱۷) کے ہونے
 اس کی اس طرح کی خدمت برعکس تھا جو کس صفائی
 پر یا منتقل کر سکتی ہے۔

کچھ نہ کہ یہ ال بغیر نصف ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ بہت
 جو سالوں نے بہتر کی تھی کہ اس کے الفاظ منافع کی خدمت
 ایک جاہل اور عام وارت کی حیثیت سے بالادادہ خیر کے
 تھے کہ وہ ان بات کی تسلیم کر دے اور وہ اوی ہوتا
 وہ جان لے کہ اس میں ہو تو ان میں بہت کم ہوتی ہے اس بحث
 کی ناسب میں ڈاکٹر کو نے بارے میں دو تالوں مجلس صفائی
 کی ایک سہ ماہی سند کا کاروبار ہے یہاں تک کہ وہ پوری
 نزلہ لے کر دے گا۔ ہمدہ دارِ ملازم اس میں یاد تیرا
 اس کے یاں لگانے سے یا اسے شخص سے نفاذ میں تھیں کہ
 ہے جو بالواسطہ طریقہ سے بطور خود یا اسے کسی شریک کے ذریعہ
 سے کوئی حصہ یا حصہ نہیں لے لیا گیا ہے یا خدمت میں رکھتا ہو جو

صفائی کے ساتھ یا اس کے تحت یا اس کی طرف یا اس کی جانب سے ہو
 دفعہ ۳ قانون صفائی ملک میں باطل اسی قسم کی ناقابلِ کٹائی
 ترابطہ موجود ہیں۔ قانون صفائی دربار میں ہی اسے شخص یا
 کو تسلیم کیا گیا ہے کہ اس کے لیے ہیکہ میں جو کارپوریٹ سے لیا گیا تھا یا
 اس کا کہ اس کے لیے کیا گیا تھا غرض یہ کہ اس نے
 اسی حالت میں اگر وہ وال جس کے لیے یہ کر رہی ہے اس کے
 ہے کسی ایک انتخاب میں پیدا ہوتا جس سے تو ان میں بھی لگا رہا
 دربار میں تھے تو حالت بالکل واضح ہوتا ہے کہ ان کی ان
 کو اس کے الفاظ سے ان کا اب کے اہل ہر ایک اس تھا
 میں ہیں مقامی قانون صفائی کے الفاظ میں جو کہ چھپ رہے ہیں
 بیان کیا گیا ہے کہ اس شخص کی صورت داخل ہے جس کو
 ہیکہ اسل کیا ہو یا اس کی کوئی غرض رکھتا ہو جس کو اس میں
 تصدیق کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ آیا یہ دفعہ ۱۳ (۱۳) کی مناسبت
 تفسیر کی کہ اگر الفاظ منافع کی خدمت جو مجلس صفائی کے ہر ایک
 میں ہوئے تو اس میں لے جاوے تو وہ معمولی مختاری ہیکہ پر
 اور یہ اس الفاظ منافع کی خدمت سے ایک میں تائی تعلق
 رکھتا ہے اور یہ اس لفظ "ہمدہ" کے ساتھ لایا جائے تو ان
 سے ان میں تائی کے تمام طلباء واقف ہیں ایک سٹینڈرڈ قانون
 ۱۳۹۲ ہمدہ دیم سوم باب ۲ دفعہ ۳ میں یہ تصریح کی ہے کہ
 خاندان برہمنوں کی تخت نشینی کے بعد کوئی شخص جو ہر شاہ
 کے تحت سلف کا کوئی ہمدہ یا خدمت رکھتا ہو اسے اس کے
 رکن کی حیثیت سے کام کرنے کے اہل نہ ہو گا یہ فقرہ ایک سٹینڈرڈ
 قانون ۴۷۶ ہمدہ اس باب ۴ میں یہ تصریح ہے۔
 ان قوانین کا مقصد یہ تھا کہ یہ ان میں لے کر لیا جائے کہ بہت سے
 کے ارکان چنان تک ممکن ہو وہ اب کے امکان سے اور بدستور

میں نے اس کا راز حال ہی میں تم پر اور کچھ نہ فرمایا
 میں نے اس کے ہیکہ کا وہ دکن کو ظاہر کر دیا اور اس کو
 مادرِ اہلِ حق سے یہ عبارت دی گئی تھی کہ وہ اس کو قائم رکھے
 تاں یہ دعائی کی تمام مدد میں اس نے باضابطہ طریقہ سے
 سمجھا لیا ہوئے کہ وہ کئی بیت سے اجلاس کیا تھا جب اس نے
 یہ خیال کیا کہ اس سال اس کو باضابطہ طریقہ سے منب کر لیا گیا
 تھا اور اس سے پہلے یہ کیلئے کسٹریکٹ احازت طلب کی اور
 حاصل کر لیا اور جو دیکھ کر وہ لوگ کارکن بنائے اس کا طریقہ دیکھ کر
 وہ ایک اور بات کی ایک بکتر سماعت کر رہے ہیں اور عمل
 درمیان میں وہ کہہ لیا گیا ہے کہ وہ اتحاد نامیہ رہا۔
 جسے کہہ اہل صحابہ اور یہ کہ اس کے اس کا اس کا نام ہے۔
 وہ اس وقت ایک ایسے شخص تھا جو دو (۱۶، ۱۷) کے ہونے
 اس کی اس طرح کی خدمت برعکس تھا جو کس صفائی
 پر یا منتقل کر سکتی ہے۔

اھاگر سگہ

بنام

سچا سگہ

دلا ہوا

جو انہوں نے رجوع کیا تھا جس میں انہوں نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ
 پانچ حصہ پر قابض تھے اور باقی ماندہ پانچ حصہ کا دعویٰ کیا تھا اور
 جون مشنڈ کو خارج کیا گیا تھا ہمارے پاس کوئی راز نہیں تھا
 کرنے کے نہیں ہیں کہ کس طرح انہوں نے اس پانچ حصہ پر قبضہ کیا
 کیا تھا لیکن یہ کم از کم اعلیٰ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پانچ حصہ کا دعویٰ
 ارجن سگہ نے اس دعویٰ میں کیا تھا جو وہ (مشنڈ) سے
 رجوع کیا گیا تھا وہ پانچ حصہ تھا جس کے متعلق مدعی علیہم نے اس دعویٰ
 میں حوا متویس سے شکایت کی تھی کہ انہوں نے بیان کیا ہمارے وہ پانچ
 قابض تھے۔

اگر یہ حالت تھی تو ارجن سگہ نے خودی یہ نہال کیا کہ اگر وہ اپنے
 دعویٰ میں کامیاب ہو گا۔ یہ ثابت کرنے کا ہارڈ کارڈ تھا کہ مدعی علیہم
 اسکو پیداوار اور ادا کرتے رہے تھے یا دوسرے الفاظ میں دعویٰ ہے
 اندرون بارہ سال اسکو خود اپنا قبضہ ثابت کرنا تھا یہی وجہ
 شبہ نہیں ہے اس کے لحاظ سے اس نے ما وصول ہونے پر دعویٰ
 میں صلح کر لی۔ عدالت تحت کے یہ ثابت قرار دیا ہے کہ اس نے
 حاصل کیا حاصل کئے ہیں اور اس امر پر ہمارے روبرو روبرو
 نہیں رہا گیا۔ یہ بیان ہے کہ اس نے ایک نویداری مقدمہ
 شدہ ہوئے کی وجہ سے اس میں مداخلت کر لی تھی جو ٹا
 ظاہر کیا گیا ہے۔

ہماری رائے میں واقعات مشمولہ مثل ہے ہم نے ایک مناسب
 نتیجہ یہ نکالنا جاسکتا ہے کہ ارجن سگہ نے یہ مصالحت نیک نیتی سے
 یہ باور کر کے کی تھی کہ اپنے دعویٰ میں کامیاب ہونے کا اس کو
 کوئی حقیقی موقع حاصل نہ تھا۔ ان حالات میں مدعیان کا دعویٰ
 کامیاب نہیں ہو سکتا اور ہم مرفوعہ خریہ خارج کرتے ہیں۔
 مرفوعہ خارج کیا گیا۔

ہائیکورٹ الہ آباد

قدیم تفریق دیوانی

برہنہ ۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۳ء سہ حصہ ۱۰ جون ۱۹۱۹ء
 اجلاس سرگرمی و دسترس ناٹ چھٹا جس میں جسٹس سٹین
 جیسٹس وکس و دیگر بنام حیدر الباقی خان و دیگر
 ساکن فریقین مخالف

قانون مجلس صفائی ایکٹ ۱۲ مانہ ۱۹۱۹ء دفعہ ۱۶ (۱۶) (۳) (۳) (۳)
 تمام منافع کے معنی۔ ٹیکس ادا کی حیثیت۔

الفاظ مقام منافع کے معنی۔ دفعہ ۱۶ (۳) (۳) (۳) (۳) (۳)
 صفائی ملک متحدہ کے ٹیکس معنی و تعلق کے دانیہ یا نہیں
 یہ ہے جس میں حیثیت اور خدمت ظاہر ہوتی ہے اس میں
 میں کہ ایسی خدمت سے حقیقت متعلق ہے اور اقا اور ملاز
 کی نوعیت اور حیثیت کا یہیں حرر اور کام شامل ہے
 اس ٹیکس ادا کی نسبت ہم سالانہ ایسا کیلئے تھا
 یا تھے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی منافع کی خدمت
 پر قابض ہے اور اسلئے وہ مجلس صفائی میں انتخاب
 کیلئے آئے آپ کو پیش کر کے نا اہل نہیں ہوتا ہے
 ایٹلی بنام نیو یوٹی ایٹڈ لائٹس ٹرانسمیٹنگ کمپنی جو کہ
 استصواب دیوانی منجانب کسٹمر الہ آباد و دیگرین۔

فیصلہ۔ صفائی کے انتخاب میں جو گذشتہ راج کو الہ آباد میں
 واقع ہوا تھا ایک شخص خان بہادر محمد عبدالباقی خان ایک
 امیدوار تھا اور بعد میں اس کی نسبت یہ قرار دیا گیا کہ اس کا باقی
 طریقہ سے انتخاب ہوا تھا۔ حیدر سال سے اس کے پاس اس کے خاندان
 کے دو ستر اکان کے ساتھ مجلس صفائی کو تھوک طریقہ سے
 مٹی کا تیل بہہ پینا ٹیکس ٹیکس تھا۔ وہ بورڈ کا ایک رکن تھا

ہوئی سے اس مفہوم میں راہی بدست۔ تیت تعلق ہے اور قاعدا اور ملازم کو بنوجو سے اور پیشیت کا جن میں ہر سال کام آتا ہے یعنی یہ کہ ایک خدمت میں تعلق اور دوسرے تھا میں جو دوسری شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ معاوضہ کے لئے اس کے حکم کی تعمیل کرے اور اگر یہ کام کرے اور اسی خدمت انجام دے اس میں کسی تہمت طاعت ذرا ملتی ہیں نہ کہ کٹ لٹک انہیں جو غائب ہو کر دوسرے وقت آباد رہ گئے ہیں کہ وہ ماہر اور دیگا اور پورا نوں کو پیش کرنا کامل یا مقررہ وقت کا عہدوار ملے اور تیس ہفتوں کی مدت میں اس کا تمام و تیس ہفتوں میں ملازم کا نام نوادہ دے دے گا ہو نہ قاعدہ ضروری ہے کیونکہ کسی۔ جسے اس کاں کی ایک ہی وقت میں آنا ملے اس کی مدت میں نہ ملے جیسے ہم اس پر کو سمجھتے ہیں اگر اس کے بارے کی جتید جو کسی اور زمین اجلاس کیا ہو مقررہ وقت پر آوے اس سے یہ سب اوقات و متواتر اور پریشا کر، ان کے یہاں ہو سکتے ہیں ان کے سوال کا جس کے بعد کرنا چاہیے وہ یہ کہ آیا ان کے منافع کی خدمت کی مساس ہے جس کے یہاں ہے یہ ان میں داخل ہوئے کتا تھا۔ ہمارے خیال میں ایسا نہیں ہے۔ کتا اور گوئیں کہ ان کے ان اس کا قانون کا بننا چاہئے ان نفاذیاتوں کے اصول کی تعلیم لہذا جو قوانین میں لکھا ہے اور مدارس میں مسطور کئے گئے ہیں مگر ہماری رائے کے مطابق واقعہ یہ ہے کہ وہ ایسا عمل کرنے سے قاصر ہے میں ان کے عہد میں ہماری یہ رائے ہے کہ خان بہادر محمد عبدالہاقی خان کا مٹی کے تیل کے ہیکہ یہ قبضہ رکھتا ہے لہذا اس کے عہدہ اور خود کے پیش کرنے کے مانع نہ تھا اور وہ اس کے انتخاب کو ناجائز نہیں کرتا اور یہی

جواب ہے جو ہم کتا کو دیتے ہیں۔ جسے حکم دیا گیا۔
پریکوی گولڈنسل
 مرافقہ سارا اسی قبضہ صدر ہائیکورٹ میں
 مسدود ۱۲ جون ۱۹۱۶ء
 انداز ۱۲ مارچ ۱۹۱۶ء ڈیوٹیڈل لارڈ کاسن میں جلیان اور مسابو اس اس میں پتیا ہم ٹرلر سٹیف مرکا ایشوری ہندرام۔ مرانے اور غیر۔ مرادیلیم۔
 امانتہ میں کے خلاف ڈگری کی تعمیل میں اس کی داد کا نظام بستی کا بلا حائل قبضہ رکھنا۔ حادہ کی بازیافت کا دوسری میں واسعت۔ قانون میں واسعت ایکٹ ۱۹۱۶ء
 کہ ایک ہی وقت میں آنا ملے اس کی مدت میں نہ ملے جیسے ہم اس پر کو سمجھتے ہیں اگر اس کے بارے کی جتید جو کسی اور زمین اجلاس کیا ہو مقررہ وقت پر آوے اس سے یہ سب اوقات و متواتر اور پریشا کر، ان کے یہاں ہو سکتے ہیں ان کے سوال کا جس کے بعد کرنا چاہیے وہ یہ کہ آیا ان کے منافع کی خدمت کی مساس ہے جس کے یہاں ہے یہ ان میں داخل ہوئے کتا تھا۔ ہمارے خیال میں ایسا نہیں ہے۔ کتا اور گوئیں کہ ان کے ان اس کا قانون کا بننا چاہئے ان نفاذیاتوں کے اصول کی تعلیم لہذا جو قوانین میں لکھا ہے اور مدارس میں مسطور کئے گئے ہیں مگر ہماری رائے کے مطابق واقعہ یہ ہے کہ وہ ایسا عمل کرنے سے قاصر ہے میں ان کے عہد میں ہماری یہ رائے ہے کہ خان بہادر محمد عبدالہاقی خان کا مٹی کے تیل کے ہیکہ یہ قبضہ رکھتا ہے لہذا اس کے عہدہ اور خود کے پیش کرنے کے مانع نہ تھا اور وہ اس کے انتخاب کو ناجائز نہیں کرتا اور یہی

محمد بخش
 بیام
 محمد عبدالہاقی
 (الہ آباد)

صفحہ ۴۶

محمد بخش

نام

محمد رضا خان

راہ آباد

ایک خاص سے اختیار کے استعمال لئے جانے کے استعمال سے اس بارہ میں اور وہ انداز اور طریقہ اپنی سیاسی پارک یا حد کر سکیں اور وہ شخص کہلو نہ ہوں منافع کا عہدہ یا خدمت جس سے ان قوانین کا تعلق ہے ان حد منوں سے حوالہ ہی مانداں میں جن میں استیاز میں کی تین ان مناسب اک مدلی تہی من یہیئے ریاست کے اعلیٰ عہدہ داروں کی حیثیت سے خدمت فرمائے گا انجام دینا ضروری تھا اُن کی جلیج کرنے سے یہ طامہ ہو سکتا کہ اُن کا تعلق کسی طرح سے اُن تجارتی عبادات کے احکامین لائے بادشاہ و رعیت دونوں کو فراموشی اختیار کر کے لئے نہ لینا پڑتا ہے۔

جہاں تک یہیں مسلم ہے صرف ایک مقدمہ اس قسم کا ہے جس میں اصطلاح عہدہ یا منافع کی ضابطہ سے تعلق عدالتی فیصلہ صادر کیا گیا ہے اس کا نام ہو بیولی بیٹیڈ (Boulby) میں مدعی نے اس حکم امتناعی کیلئے استدعا کی تھی کہ مدعی علیہ یعنی او۔ دوسرے طرف کو کو منع کیا جائے تاکہ وہ کہنی کے دائرہ کٹر کی حیثیت سے عمل نہ کرے اس کے اہم ہوں۔ مدعی علیہ نے یہ بیان کیا تھا کہ مدعی دائرہ کٹر الی ہیں۔ بعضاں کو کہ اس کی ایک حفاظت کی دستاویز کی مانت جس کا تعلق منسکات سے تھا ان شرائط سے قبول کی تھی کہ کہنی ان کو اس کی حد سے کہنے رقم داکر۔ ہوگی۔ انہوں نے اس امر پر۔ دیا تھا کہ ان حالات سے اس کا عہدہ دائرہ کٹر کی قسم ہو گیا کیونکہ صواب انہوں کی ایک شرط میں یہ امر تھا کہ کہنی کہ دائرہ کٹر کی خدمت خالی کر دینی چاہیے اگر وہ کہنی کے تحت کوئی دوسرا عہدہ یا منافع کی خدمت رکھتا ہو مگر جس سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ قابضان منسک کے امین کی خدمت منافع کی خدمت تھی کیونکہ صواب انہوں کی حص یہ

ہی ازار کر کے کو کسی ایسے فعل سے روکا جائے جس کی وجہ سے کوئی دائرہ کٹر دائرہ کٹر باقی رہتا ہے اور بار جو اس کے کہنی پر نہ ہو بلکہ یہ عہدہ یا منافع کی خدمت کہ قبول کرتا ہے یا اس کے دائرہ کٹر رہتا ہے۔

اسی حالت میں یہ معلوم ہو گا کہ یہی جو الفاظ عہدہ یا منافع کی خدمت سے تعلق ہے۔ اُن کی خواہوں کو کہہ دینے سے اور اُن کو اس کے تباہی نام اس سے اس کو کرنا پڑتا ہے کہ اس عہدہ یا منافع سے واسطہ دار نہ ہو بلکہ ان کا منشا یہ داخل کر کے کا تھا اور اُن کو منسک کا منشا یہ قانون بنا کا تھا کہ وہ اُن خاص ناقابلیتوں سے متعلق ہو تکی صراحت خاص طریقہ سے قوانین کی کلفت اور مدار اس میں کہنی نہیں ہے اس وقت کو منسک کر کے کے ناقابل ہیں۔ مثلاً ہم اس کو منسک پاتے ہیں کہ وہ اس کے الفاظ قبضہ رکھتا رہا۔ اس کے میں کسی غرض سے یہ عہدہ اس کے الفاظ رکھتا رہا کو کوئی منی دین۔ اس کے کہ قانون کے مقوم میں یہ امکان داخل ہو گا کہ ان کا امین دار واصل اس وقت نہیں کہ میں غرض رکھتا تھا اور دفعہ ۴۰ کی رو سے اس کو یہ موقع دیا گیا تھا کہ وہ اپنے انتخاب پر کٹر سے اجازت اس امر کی حاصل کرے کہ اپنے انتخاب کے باوجود وہ منسک چلا سارے یہ وہ منسک دار جو ہم رسائی اس کے لیے معاوضہ پاتا ہے لفظ خدمت کے معمولی معنوں کے مطابق اس کی نسبت نہیں کہا جاسکتا کہ وہ منافع کی کسی خدمت پر قابض ہے لہذا مولفہ سے یہ خدمت کی تعریف اس تعلق میں بطور عہدہ ملازمت یا جاہلاد کے کہنی ہے یہاں یہ رائے ہے کہ وہ منسک معنی جو الفاظ منافع کی خدمت کے مندرجہ دفعہ ۳۱۱ (۳۱۱) سے متعلق کئے جاتے ہیں یہ ہیں جس سے منسک اور خدمت طاسا ہر

۱۔ مال و دولت کا حق ہر شخص کے لئے برابر ہوگا۔
 ۲۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۳۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۴۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۵۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۶۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۷۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۸۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۹۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۱۰۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔

۱۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۲۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۳۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۴۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۵۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۶۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۷۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۸۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۹۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔
 ۱۰۔ ہر شخص کو اپنی جائیداد پر مکمل طور پر قابض ہونے کا حق ہوگا۔

سیاستدار
 بنام
 محترمہ صلیبہ مرزا کا پیر
 ایرلی کوٹ

اُس کو خود وحفیہ کے ساتھ حاصل کیا تھا جس کی وفات
 کے بعد باقی رسمہ اُس کے منبر کے دروازے پر بیٹھے والا تھا۔
 ایسی حالت میں تصفیہ طلب سوال یہ ہے کہ آیا مدعی کا
 ساتھ ہر نام کلی مسماۃ سہو در کی نواسی کی حیثیت سے درج
 ہے اور اس کے مقابلہ میں جو اُس عورت کے لئے ہن وارثہ فرمایا
 مرقہ علیہ کی ہے سے یہ بحث کی گئی ہے کہ دوسرے شہادت کے متعلق
 کیا ہے اس کے لئے اگر فہم ایک جواب ہو سکتا ہے تو یہی ہے
 اور اگر ترجیح حاصل ہوتی ہے اصولاً دوسرے سے ایک اور
 نہ ماننا ہے اس لئے کہ منسلک کیا ہے کہ اس قسم کے متعین
 میں اس عورت کے استری وہن کے ذریعہ زور کرنا چاہئے جس
 کے ذریعہ جائداد استری وہن کی حیثیت سے ہی ملاحظہ ہو
 اگر نہ ہو تو نام و نامہ چلی (۱) وہی دیال سنگھ مرانا
 نام لکھ کر (۲) اس کے علاوہ مقدمہ میں پتلیک
 سہارن سنگھ نام لکھا اور (۳) میں حکام عالیہ مقام پر یوی
 کوٹس کا بہت ہی بڑی خیریدارک ہے اس عدالت کے اس
 رجول کی رائے پر لکھو لکھو کے درج کیا گیا ہے جنہوں ایک
 رہا تھ تو بت پرستی مقدمہ میں تجویز کی جاتی حکام عالیہ مقام کو
 اس جائداد کی نسبت تجویز کرنی ہی جو ایک عورت مسماۃ
 لکھنؤ کنور کا استری وہن تھا اور جو اُس عورت سے اس
 کی بیٹی جاگنی کنور کا منتقل ہوا تھا۔ اصل سوال جو کہ آپس
 تصفیہ کرنا تھا یہ تھا کہ آیا جاگنی کنور نے وہ جائداد اپنی مان
 سے خود وحفیہ کے ساتھ حاصل کی تھی یا یا خود جائداد
 جاگنی کنور کے قبضہ میں استری وہن رہی لیکن حکام عالیہ
 نے جاگنی کنور کی وہ جائداد کے انتقال کے سوال پر
 فیصلہ طرہ سے بحث کی تھی اور انہوں نے اس عدالت کے قابل

نام سہاری
 نام
 نام کلی
 (الہ آباد)

جوان کی ایک رائے کا حوالہ دیا ہے اس مضمون کی تہی کہ
 جاگنی کنور لکھنؤ کی بیٹی تھی تو رشتہ لائق طور پر اُس
 کے باب کے دروازے پر بھی اُس رائے کا اس وجہ کرنے
 کے لئے جو یہ نام جائداد نام نے اس امر کا انشا فرمایا ہے غالباً اُس کی ماں
 کے استری وہن کے دروازے کی حیثیت سے جبکہ سہو در کے دروازے
 سلسلہ بلا و موجود نہ ہے اس لئے یہ ہیں یہ بالکل واضح ہو
 ہوئے کہ اگر حکام عالیہ نام کو جائداد کی منتقلی کا تصفیہ کرنا تھا
 نہ جاگنی کنور کی وفات پر دعویٰ میں اور انہوں نے اس کی
 مان کیلئے اس کو اس کے استری وہن کے وارثت کی تلاش کی ہوتی
 اور اس امر کی تحقیقات کی ہوتی کہ اس مکتبہ میں شہادت کے مطابق
 جیسے سند مذکور کے فریقین تالیف تھے وہ دروازے ہونے لگے
 اگر صرف ہی نظر ہمارے روبرو ہیں ہوتے تو یہ امر اس لئے
 واضح ہو گا کہ اُس میں بحث کا موقع باقی ہونگا۔ اُس بحث
 کی وجہ سے ایک قسم کی دشواری پیدا ہو گئی ہے جس پر قوت
 کے ساتھ مرقعان کے لائق وکیل نے ہمارے روبرو دریا
 ہے جو حکام عالیہ مقام پر یوی کوٹس کے فیصلہ میں لکھا لال نام
 دی ہے ہمارے (۴) میں بھی یہی ہے۔ وہ اصل سوال جس کا حکام عالیہ مقام
 کو اس وقت تصفیہ کرنا تھا کہ آیا وہ جائداد جو ایک عورت کو
 اس کی مان سے وراثتاً حاصل ہوئی ہو اُس عورت کے قبضہ
 میں جس نے اس کو اس طور پر وراثتاً حاصل کیا ہے استری وہن
 ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب جیسا کہ ہم اس کے قبل ظاہر
 کر چکے ہیں انہوں نے نفی میں دیا تھا۔ یورٹ کے صفحہ ۴۷ پر
 حکام عالیہ مقام نے یہ بیان کیا ہے کہ ایسی حالت میں جس میں
 جو تصفیہ کیلئے پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ آیا وہ ہم سند کے متعلق
 کی رو سے جائداد کسی عورت کو بذریعہ وراثت کسی عورت

صفحہ ۴۹۲

نام بہاری لال
بنام
رام کلی
(الد آباد)

حاجن ہوتی ہو اس سنی جی ۱۲ کا استری ہوں ہوتی ہے
لا اس فی وفات بر مرد و یکا بھر تک کہتے ہیں وہ لکھا گیا
میں اس کے استری و بکھڑا کرنا اور اسی کے پاس ہی کہ
سوال و جواب کا راز فیہ وہ میں نصیب کیا گیا تھا کہ یہ
نسیلم کیا جا رہا ہے اس کے مدد دہ کے فائدہ میں وہ نہیں
تالٹ اس کے بلور میں صورت کے پاس اس صورت میں اور ہے
پر جو برے تہذیب و پائیدار رہا اور رشتہ حاصل کیا ہے
ایسی حالت میں اس کے رشتہ کی داسی جو اس کا دار بر
آخری مرتبہ استری رہیں کہ سبب سے قابض ہیں جس
پراس کو ملکیت کے کار حقوق حاصل تھے حکام بالمرقا
نے مقدمہ کا تصفیہ اس داسی کے مبینہ فرق ثالث کے
ضمان کیا تھا اس مقدمہ میں جس کا ہم اس کے فعل حال
دسے چکے ہیں یعنی سبزیں چٹی بنام اردنا چلم چٹی (امین
بائیکورٹ مدراس کے حکام عالی مقام نے اس کا روبرو کر کے
ہوئے یہ فرض کیا تھا کہ فیصلہ شیونکر لال بام دیسی سہا
(۴) بہت ہی محدود دلیٹنگ بر صا در کیا گیا تھا انہوں
یہ فرض کیا تھا کہ وہ زب بطور حق فریق ثالث کے نہیں کیا
گیا تھا پیشی کا حق ۱۲ شیش سے تھا اور یہ کہ داسی کی
حیثیت سے اس صورت کے حقوق کے متعلق کوئی جواب دہی
کبھی نہیں گئی تھی اس لیے کسی امر کا تصفیہ ہو انھما بحلاف اس
کے مشر میں نے دہرم شاستری پانی شرح میں واقعات
کے متعلق کامل سلم کے ساتھ کیونکہ خود انہوں نے مقدمہ
میں حکام عالی مقام بریلوی کونسل کے روبرو بحث کی تھی یہ بیان
کیا ہے کہ بطور واقعہ کے وہ دشواری جس کا ذکر اوپر کیا گیا
ہے حکام عالی مقام کے روبرو پیش کی گئی تھی لیکن اس کا جواب

جو دہرم (۱) کے برعکس میں ہے اس کے روبرو دار لال
اقسام فی استری (۲) ہاں دار لال کا یہاں سے لایا گیا
بندہ نے تو یہ کہہ دیا کہ اس کے پاس کافی معلوم ہو گیا
کہ شیونکر لال بنام دیسی ہمارے (۳) میں حکام عالی مقام ہوں
لوئی کا قبضہ اس کے خاص امر کے متعلق ساکن رہا اس کا
پر لال (۴) کے مدد میں اس کے حکام عالی مقام (۵) کے مدد
میں ہی لایا گیا ہم اس کے فیصلے خود فی لال کے روبرو کر رہے ہیں
اس سوال کے بعد اس کے اس امر کا کہ وہ جو دہرم لال
جو عدالت کے روبرو پیش ہو رہا ہے اس کے روبرو دار لال
لال بنام دیسی سہا (۶) ہیں اور دہرم لال کو ستر
کیا گیا تھا اس کے جواب میں اس کے لال کے لال کا
دیا جاسکتا ہے جو بائیکورٹ مدراس کے فائل میں موجود ہے
کے تھے پالہ صفحہ کی اس بنیاد پر دراماننا یہ ہے کہ
میں نے اپنی سرسختی قائم کی ہے یہ ہم پر ہوا ہے اور اس کے لیے
دلائل جو اس مقدمہ کے فیہ دیئے گئے ہیں اس کے روبرو
پر صا در ہونے دیا جاسکتا ہے کہ اس کے روبرو قائم ہے
اور جو اس امر کے متعلق اس مقدمہ میں جو اس کے روبرو
ہے اس کے روبرو بنام دار لال (۷) اس کے روبرو
کی گئی تھی یا یہ کہ میں اس کے روبرو اس کے روبرو
نے امر کی تائید میں پیش کی تھی ان مقدمات کے روبرو
ہم اس کے فعل حال دسے چکے ہیں بائیکورٹ مدراس
داس و کلکتہ کے فاضل ججوں کی رائے سے اختلاف کرنا
چاہئے۔ ایسی حالت میں ہماری رائے یہ ہے کہ عدالت
ابتدائی کا فیصلہ درست تھا اور ہم یہ امر فراموش نہ کریں
خارج کرتے ہیں۔

کا بار بھی منتقل ہو گا۔

لیکن اس کے لیے ضروری ہیں کہ مقدمہ واپس کریں کیونکہ فریقین نے وہ تمام شہادت پیش کی تھی جو وہ پیش کرنا چاہتے تھے اور کوئی شہادت روک نہیں کر سکتی ہے۔ انہی حالت میں ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ مقدمہ پر بلجی طرہ و دار و نور کریں اور اس حال میں ہونے والی شہادتیں یہ کہ شہادتیں ہیں۔ دی گئی شہادتیں کر سکتے ہیں بالکل ناکامی سے۔ ایسی حالت میں ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ دی گئی شہادتیں یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ عدالت کی حاصل کی ہے کہ یہ جائز معاملات تھے نتیجہ یہ ہے کہ عدالت کی ذکر کی بحال رہی جانی چاہیے کہ مقدمہ خارج کیا جاتا ہے۔ مقدمہ خارج کیا گیا۔

پروپوزی کوٹنسل

مقدمہ بار بھی منتقل ہو گا۔

نصف لکھ۔ جہاں سے لکھا

باجلاس۔ لارڈ سنس، لارڈ فیلور، سر جان لیو و سٹریٹنگی انداموں کے مرنے۔ بنام گورڈن ملنگ وغیرہ فریقین درم شامٹر قانون انتقال جائیداد ایکٹ ۱۸۹۷ء دفعہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ کے تحت کے انتقال کا جواز۔

ولانتون کی امیدوں کے انتقال قانون انتقال جائیداد و درم شامٹر دونوں کی دفعہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ کے تحت کے انتقال کی اولیسی امیدوں کے انتقال کے تحت کے معاملات کی جائز طریقہ سے نہیں کیا جاسکتی۔

سیناٹ: انیم۔ سٹریٹنگی گورڈن کے سی و ڈاکٹر مجید معاہدہ وراثت کے خلاف کوئی اختلاف نہیں ہے تاکثر او غیر دائرے ہاگ وہ دونوں کے، جب چاہیے وراثت منتقل کیا جاسکتی ہے ملاحظہ ہوں رام نرنجن سنگھ بنام ہریاگ سنگھ

(۱) پرنڈی پروپوزی کوٹنسل راج بنام پرنڈی پروپوزی کوٹنسل (۲) درم شامٹر کے مطابق کوئی اختلاف نہیں ہے ملاحظہ ہوں کولبروک جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶۔ آئینہ کی بیج کے ساتھ سے مقدمہ نکال داری لال بنام کہیدن لال (۳) مقدمہ ہے غیر موجودہ سے کا انتقال منتظر کیا گیا ہے ملاحظہ ہوں دوسرا ہو بنام اے۔ سی۔ ٹرورم راج صاحب پیرا و سیر بنام راج راجیندر کشور سنگھ (۴) ہولڈر بنام مارشل (۵) و (۶) ٹیلپی بنام افیشل ریسورس (۷) ہر صورت ہمارے متعلق ہوگا اصول متعلق کیا جانا چاہیے ملاحظہ ہو کتاب کے بعض مولفہ فریقین ایسی اسامی کی بیج کا معاہدہ جو آئینہ و حاصل کر والی پر جائز ہوتا ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۱۰ قانون انتقال جائیداد و دفعہ ۱۱ قانون معاہدہ ہو چاہیے اس میں سے اپنے زمانہ عودی کے حق میں دست برداری حاصل کر سکتے ہیں ملاحظہ ہوں ہم چنچر سیمال بنام سر لومولی دی (۸) پروپوزی کوٹنسل شامٹر کے بنام ہری ماہیہ شامٹر کے (۹) ہری بنام کوٹنسل (۱۰) ہری بنام کوٹنسل بیوہ کے ایکٹ اور شامٹر کے حق میں کی ہو جائز ہوتی ہے ملاحظہ ہوں نکال داری بنام کوٹنسل و سیکٹا ارینا یا (۱۱) ران گری و سیمال بنام کوٹنسل چوہری (۱۲) دوسرے اشخاص کی جائیداد کے مانند وراثت عودی کا حق بیج کیا جاسکتا ہے ملاحظہ ہو کتاب کولبروک (۱۳) باب ۲ دفعہ ۱ (۱۴) و (۱۵) صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶۔

منجانب مقدمہ علیہم سر جارج لونڈیس کے سی و سٹریٹنگی کے جواب سماعت نہیں کیا گیا۔

(۱) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ (۲) درم شامٹر جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۳) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۴) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۵) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۶) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۷) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۸) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۹) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۱۰) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۱۱) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۱۲) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶ (۱۳) انڈین لارڈز کٹنگ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶

جائداد کو اس بنا پر چھوڑ دیا جائے کہ اس کا خالق تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ
 یہ چیز بلکہ ان کے انتقال سے یہ چیز نہیں ہے کہ کوئی مقول
 وہ ان کے کوئی انتقال اس طرف سے ہو جس طریقہ سے کہ ان کے
 کا انتقال ہوا ہے اس سے وہ راستہ کی سب سے معاہدہ کی سب
 کہ یہ سب کا مانع نہیں ہوتا۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ مقام کوئی غیر
 اس قسم کی نہیں ملتی ہے، یہ اس رائے کی تائید ہوتی ہو کہ ایسا
 معاہدہ ان کے ساتھ نہیں کیا گیا ہے کہ ان کے ساتھ ان کے
 نظاف ظاہر موجود ہے نظریہ بحث مقدمہ سری جگنا دارا جو گارو
 (نام سری) راجہ پرشاد دارا (۱۴۴۱) ہے، یہ عدالت ابتدائی
 کے فائز ہے اس قدر ظہین ہر کے تھے کہ انہوں نے مزید بحث
 کے بغیر دلیل کے بغیر اپنی منظوری ظاہر کی تھی اور سب کو
 یہی ظہن ہو گئی تھی اس فیصلہ کی دلیل کا خلاصہ بخوبی اولاً حیف
 جٹ راجہ بلیس کے فیصلہ کے ایک اقتباس میں اور ثانیاً ان
 کے جلیسہ میں طبعاً ہی کے فیصلہ کے اقتباس میں ظاہر
 کیا جا سکتا ہے۔

فاضل حیف جس نے صفحہ ۵۵ پر یہ بیان کیا ہے اس سوال
 پر جب اس میں لکھا نظر کے غور کیا جائے مجھے کوئی شبہ نہ کرنا
 چاہئے اس لئے کہ امید وراثت کے ایسے اتصالات کو منع کرنا بے
 معلوم ہوتا ہے اگر ان کو منتقل کرنے کے احکامات اس وقت
 نافذ کئے جائے چاہیں بغور اس کے کہ اسٹیٹ قبضہ میں
 اسے مان حالات میں مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یہ فرض ہے
 کہ ہم ان احکام کو نافذ کریں جو ہم موصوفہ قانون کے صریح احکام
 خیال کرتے ہیں بجائے اس کے ایک سلسلہ فیصلہ جات نکلتا
 کی تعلیم کریں جس سے ظاہر ہوگا کہ ابتدا ہی سے کسی اصول پر
 بلکہ قدیم قائم شدہ عملہ رائے کے لحاظ پر ہی ہیں اور جن کو

لارڈ انڈل نے پسند نہیں کیا تھا۔

اس کے بعد ستر طبع جی نے صفحہ ۵۹ پر یہ بیان کیا ہے۔
 قانون انتقال جائداد کی رو سے کسی ایسے شخص کو جسے بطور وارث
 کسی جائداد کے قائم مقام ہونے کی امید ہیں ہوں یہ اجازت
 نہیں ہوتی کہ وہ آئندہ کے منافع منتقل کرے جب نظائر ایسا
 انتقال کیا جائے تو وہ خاص کر جانب سے یہ کوشش ہوتی ہے
 کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اپنی قانونی حیثیتیں تبدیل کریں
 اور ایک کی جانب سے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ دوسرے سے
 اس حالت کو منسوب کرے جسکو واضعان قانون نے بطور
 حقوق کے تسلیم کر لیا ہے بلکہ اسکو محض اتفاق کے
 نام سے موسوم کیا ہے جو منتقل کئے جانے کے قابل ہوتا ہے
 یہ قرار دینا احکام قانون کو متروک کرنا ہوگا کہ گواہی امیدین
 حال یا مستقبل میں منتقل نہیں کیا سکتیں مگر ایک شخص وہی
 نتائج پیدا کرنے کا ہے کہ اس طریقہ سے پابند کر سکتا ہے وہ
 معاہدہ کو اس وعدہ کی منتقل دے کہ وہ امیدین نہیں بلکہ
 امیدوں کے خرواروں کو منتقل کرے گا یہ کہہ کر کہ اس نے جو کچھ کہ
 ظاہر کیا ہے اس کی صراحت اس عبارت سے مختلف عبارت
 میں لکھا سکتی ہے جو اس کو نایسند کریں غرض سے واضعان
 قانون نے تعلق کرنی پسند کی ہے جب واضعان قانون
 امید منتقل کر کے کوشش کی حیثیت سے معاملہ میں انکار
 کرتے ہیں تو اس سے وہ صحیح صورت ظاہر ہوتی ہے ہیں جو حالت
 کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

حکام عالیہ مقام یہ خیال کرتے ہیں کہ جب وہ اس دلیل اور اس
 نتیجہ کو منظور کرتے ہیں تو وہ صرف ان متعدد دو دستہ فقرہ جات
 کی تعلیم کر رہے ہیں جن کا حوالہ اس بورڈ کے سابقہ فیصلہ جات

اندر اس میں رائے
 بنام
 گورنمنٹ ملک
 (پریوی کونسل)

صفحہ ۵۰

اندرونی رشتہ
نام
مومن ملک
ایرانی (کونسل)

خیال کیا جاتا تھا کہ آیا قانون انتقال جائداد کے قطعہ طرہ سے
قصر اویا جاسکتا تھا کہ ان دنوں کو یہ اختیار مولیٰ دہرم
شاہ کی رو سے حاصل تھا کہ وہ اپنی امید وراثت منتقل کرنے
کا معاہدہ کر سکتے ہیں اور آخر کار اس کو اس کی موجودہ حالت میں
منتقل کر سکتے اور اس میں شک نہیں ہے کہ اگر نزاع کا وہ بھی قبی
امر تھا تو یہ امر مفید تھا کہ خفیہ امور کو ترک کر دیا جاتا تھا کہ اس
بیعت کا تصفیہ کر لیا جاتا تھا اس وقت میں جب ذکر کی گئی تھی
کیونکہ اور وہ حاصل کی گئی تھی اور موجودہ وقت میں حکام عاقل
بورڈ کا فیصلہ نہایت کور بنام اندر بہادر سنگھ (۱۳۵) صادر
ہوا ہے اور عیاں کہ حکام عاقل مقام کو یہ ظاہر ہوتا ہے اس میں
محض ان امور کا امداد کیا گیا ہے جو سابقین میں بار بار بیان
کئے گئے تھے مگر ان فیصلہ کی تائید ہے کہ جہاں تک اس کا تعلق
ہے دہرم شاہ کے بوجب ایسے ہی کے منتقل کئے جانے کے احکام
کی نسبت قطعی حکم دیا گیا ہے۔

اس حالات میں مشروری گریو تھرنے حکام عاقل مقام کے رد و روایہ
درخواست پیش کی تھی کہ اس درخواست کے واپس لینے کی
اجازت دی جائے جو ایک روایت کے رد و روایت کی تھی اور وہ ذکر
جو اس درخواست پر رد و روایت کی تھی منسوخ کی جائے اور اس طور
پر کسی طریقہ سے اگر ثبوت نہیں تو بحث پیش کرنے کی اجازت
دی جائے جس کا مقصد یہ ظاہر کرنے کا تھا کہ ایسے حالات تھے
یا ہو سکتے تھے جن میں یہ قرار دینا ممکن تھا کہ معاہدہ کی اجازت
معلوم کرنے کا وقت وہ وقت تھا جب معاہدہ تکمیل پانے
تھے اور فیقین قانون مانتے تھے اس کی نسبت یہ قیاس کیا جا
چاہئے کہ ان کو اس کا ملحق بلکہ ایک ہی کی تاریخ تھی اگر
حکام عاقل مقام کو ٹھیک طریقہ سے یہ بین بتایا گیا ہے کہ وہ

میں کوئی تھی ایس امر پر رد و روایت کیا تھا کہ اگر اس قسم کے حالات
میں ظاہر کے جلسے تھے تو ایک رائے جو اس رائے کے منافیہ
تھی جو بورڈ نے رد و روایت کر دیا تھا کہ اس کی ہی حریفانہ حالیہ
کے موافق ہی قائم کیا جاسکتی تھی لیکن اس مفروضہ پر یہ حاصل تھا
موجودہ جو موجودہ مفروضہ کے حالات سے بالکل مختلف تھا
جو حالات بذریعہ شہادت ثابت کئے گئے تھے اور جو حکام عاقل مقام
کے واسطے عمل کرنے کیلئے کافی تھے اور جسکی وجہ سے وہ یہ فیصلہ
قابل ہوئے تھے کہ مفروضہ میں پیشی و رسد ویز خود معاہدہ کی
تاریخ کے بعد کی تھی موجودہ کارروائیاں اس کے دوران میں
کسی مقام پر یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ ایسے واقعات پیش آئے
آئے تھے جو اس رائے کو تبدیل کر سکتے تھے جو مولیٰ طور پر
الفاظ پیشی دستاویز کے معنوں کے متعلق اور اس وقت کے
متعلق قائم کیا جاسکتی تھی جو یہ قرار دیا گیا تھا کہ اپنی
دستاویز مذکور واقع ہوئی تھی نہ صرف یہ حال تھا کہ وہ خود
مراجع کے بالا راہ کی وجہ سے ان خیالات کے لئے لیا جاتا تھا
جو اس وقت یہ بینہ طلب تھا کہ دستاویز خیالات نہ اس
نئے بیعت کے متعلق قسم کی تحقیقات کے رد و روایت نہ مذکور
تھے حکام عاقل مقام پہلے امر کا تصفیہ یہ کہ مذکور فیصلہ پر قرار
کہ جو تحقیقات پر اب بحث نہیں کیا جاسکتی اور یہ کہ معاہدہ
سے مرنے کا تصفیہ اس سوال پر کیا جاتا تھا کہ معاہدہ اس
جائداد دہرم شاہ کی رو سے جب اس کو امیر مانا گیا
کی خریداریوں سے متعلق کیا جائے کوئی وجہ جو وہ ہیں کے
لحاظ سے ان معاہدات کی تائید کیا جاسکتی ہو۔

ڈاکٹر بھندرا نے ان امور کو وضاحت سے بیان کیا ہے اور
ان کے عدالت و ظاہر ہوتے ہیں اگر ایک لمحہ کیلئے قانون انتقال

کسی بارغ کی پیداوار جو قاضی بارغ زمیندار کو دے گا پانچ ہوتا ہے لگان کی تعریف میں آتی ہے۔

رگہ جیر کے بنام ماہیوانڈین کیر جلد ۴ صفحہ ۱۰۰ کی تعلیم کی مدعی ایک قاضی بارغ نے زمیندار کے خلاف دعویٰ کیا جس کی رٹ اس شہرہ کی قیمت کا ۱۰ عاکیا تھا جس کا موثر الذکر نے اجازت طور پر تصرف کیا تھا۔

قرار دیا گیا کہ قانون مزارعان مرتب کنندگان کا منشا یہ تھا کہ اس قسم کے مقدمہ کو عدالت کے اختیار ستائین داخل کیا جائے غریب پندیر پاک تمام غیر محکمہ کو وکیل پر پورے جلد ۴ صفحہ ۱۰۳ کا حوالہ دیا گیا۔

انگریزی دیوانی بنیاد میں حکم صدر رج عدالت مطابقت حیفہ دیوانی منجانب گزائی ہے اور مسٹر ہری جس سہلے۔

منجانب فریق مخالف مسٹر نریشور پریشاد اویا دیا۔

فیصلہ اس درخواست سے اختیار سماعت کا ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ مدعی قابض بارغ اور مدعی علیہ زمیندار ہے۔

دعویٰ اس بیان سے رجوع کیا گیا تھا کہ مدعی علیہ جو بارغ کے شہرہ کے ۱۰ حصہ کا مستحق تھا ناجائز طریقہ سے نصف شہرہ کا تصرف کیا تھا۔ یہ دعویٰ عدالت مطالبات خفیہ میں پیش کیا گیا۔

تھا جسکی رو سے اس شہرہ کی قیمت کا ادا کیا گیا تھا جہاں جائز طریقہ سے تصرف میں لایا گیا تھا۔ جوابی یہ پیش کی گئی تھی کہ دعویٰ میں صرف عدالت مال سماعت کر سکتی تھی کیونکہ وہ

ایک ایسا دعویٰ تھا جو دفعہ ۳۶ قانون مزارعان کے مفہوم میں داخل تھا اور یہ کہ اس لئے عدالت دیوانی کا اختیار تھا

دفعہ ۱۶۷ قانون مذکور کی رو سے ساقط ہوتا تھا دفعہ ۳۶ اس آسامی کے عادی سے متعلق ہوتی ہے جس سے کوئی رقم یا پیداوار

اس کے زمیندار لے اس مقدار سے زیادہ ۱۰۰ روپے کی ہے۔ اس سے اٹھائے لگان کے طور پر واجب الوصول ہے۔

تحت کے فاضل نے اس کے اختیار کے سرال پر لکھا کہ اس قسم کے مرتب کیا تھا لیکن اس کا تصدیق نہیں کیا تھا لیکن اس قسم کے متعلق مدعی کا جواب یہ ہے کہ فعل حاصل کرنا ایک ہی چیز ہے۔

اسی شے داخل ہے جس کے ادا کرنے پر آسامی اپنی مرضی کے خلاف مجبور کیا گیا ہوا اور وہ ایسی صورت سے متعلق نہیں ہوتا جب زمیندار بارغ میں گیا ہوا دعوہ ویدوار وصول کی ہو۔ بلکہ نراعی نہیں ہے

کہ بارغ کی پیداوار جس کے ادا کرنے کا زمیندار کو قابض بارغ فرما دیا ہو لگان کی تعریف میں آتی ہے اور ایک سے زیادہ دفعہ

رگہ جیر کے بنام ماہیوانڈین کیر جلد ۴ صفحہ ۱۰۰ کی تعلیم کے لغوی معنی اس تعبیر کے مطابق ہیں جو اس کے مراد میں ہے

ہیں۔ صلی معنی جو کہ فورڈ وکشنری مولفہ رس میں بتلائے گئے ہیں مطالبہ کرنا اور افانی نافذ کرنا ہیں اس میں مقام مریدوار

کا صریح تصرف کرنا داخل نہیں ہے۔ میرے رد روایا، فہم فیصلہ غریب پندیر پاک تمام فقرہ ۱۰۰ کو (۱۰۰) کا حوالہ دیا گیا ہے،

جس میں وہی لکھا ہے اختیار کیا گیا تھی۔ یہ کہ زمیندار نے مزارعان کے مرتب کنندگان کا منشا یہ تھا کہ اس قسم کے مقام

عدالت مال کے اختیار سماعت میں داخل کیا جائے۔ اور اگر خود ۳۶ میں طور پر کہ وہ مرتب کیا گیا ہے اس سے متعلق نہیں ہوتی تو

اس کی وجہ سے یہ کہ اس وقت جب دفعہ ۳۶ میں لکھی تھی اس صورت لے امکان کا خیال نہیں کیا گیا تھا لیکن جسے دفعہ ۳۶

تعبیر اس کی موجودہ عبارت کے لحاظ سے کہ فی چاہئے۔ بحث کے دوران میں علی حسین البیدل عدلیہ پیش کیا

گیا کہ مد ۳۵ (۲) یا مد ۳۲ الف ضمیمہ دوم قانون عدالت ہے

(۱) انڈین کیر جلد ۴ صفحہ ۱۰۰ (۲) وکیل پر پورے جلد ۴ صفحہ ۱۰۰

ادنیٰ کی

۱۰۰ روپے

۱۰۰ روپے

۱۰۰ روپے

ہن رائے
مام
بن ملک
یا کونسل

میں دیا گیا ہے ان کیلئے کیونکہ یہ ہے کہ وہ ایسے حکم قانونی کے قائم
رکھنے کی معقولیت کو تسلیم کریں جو معاہدہ کے غرض کے تابع ہوگا
جبکہ معاہدہ کے طور پر معاہدہ کے نام پر نہ دیکھا جائے گا کہ اس طرح
دفعہ ۱۵ قانون معاہدہ پر بند یا اس طرح کی نوعیت سے کہ وہ محض
آئندہ کا معاملہ متبادر ہو سکے وہ اس کے طور پر معاہدہ کے منطوق کر سکتے
ہیں جبکہ وہ اس کا معاہدہ نہیں کیئے نہ صرف قانون اتفاق
جائز کی یہ تفسیل محض یا منظور کی جاتی ہے بلکہ جس کی بنا
کبھی اس پر یہ حاصل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس پر پوری ہونے
کو معاہدہ کی تعمیل نہیں کیا جاسکتی۔

ایک اور طریقہ بھی ہے جس طریقہ سے واقعہ کے یا تو کونسل کے اس
اگر کوئی شے کیا ہے یعنی یہ کہ یہاں ایک ایسا معاہدہ ہے جو آئندہ
کے معاہدہ سے بالکل قابل امتیاز ہے کیونکہ تمام حادثات
لئے کامل حلقہ سے مراعت کر کے بعد و تاویزات میں اس
اسکان پر بحث کی گئی ہے کہ یہ معاہدہ یا ان میں سے کوئی شے نہ کیا
منفرد اپنی حقیقت میں حیاتی سے دست برداری حال کریں
یا ان کو رد نہ ہو دی کے حق میں بیج کریں جس صورت میں
دست برداری یا بیج کی تاریخ سے وراثت کے حق کی رو سے
ہاں اگر کے وجود مالک بن جائیگے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس
کو اس طور پر پہنچا دیا ہے کہ اس کا تعلق اس شخص کے ساتھ
معاہدہ سے ہے جو اس معاہدہ کے فریقین کے ساتھ ایک بہت
طویل معاہدہ کے۔ یا ان قائم ہے اور ان کی وراثت کی
آئندہ سے تعلق رکھتا ہے دوسرے الفاظ میں اس کے اس
سو یہ پر باہر آیا ہے تو کیا اس کی عبارت یہ ہے کہ نیز یہ کہ
اگر ہم اس شخص سے جو خاندان کیلئے بالکل شخص خاص اجنب
ہوں۔ نہ توئی چاہی پر نہ تو کوئی حصہ نہ دے مگر یہی حالت

کریں تو ہم یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ ہم اس کو اس کے ساتھ
نظر انداز کر سکتے ہیں جس میں اس طرح کے معاہدہ کے
کو ہم کرتے ہیں کہ معاہدہ کے ساتھ اس کے ساتھ
نہیں ہے کہ اس حد تک ایسے معاہدہ کی تائید کی جاتی ہے جس
کیونکہ و تاویزات سے یہ بالکل واضح ہے کہ یہ اس کا معاہدہ
نہیں ہے اور ایسی حالت میں اس کا معاہدہ کا معاہدہ
آئندہ اس کو حلقہ کر کے یہ معاہدہ ہے۔

ایسی حالت میں نتیجہ یہ ہے کہ اگر معاہدہ کا ایسا معاہدہ
چونکہ ان کو ہندوستان میں یہ کام حال تمام کے معاہدہ
مختص کر دیا گیا ہے اس لئے صرف ایک طرف کا معاہدہ
اور دوسرا معاہدہ علیہم جنس۔ معاہدہ معاہدہ
وہ معاہدہ باہر کے اور یہ کام عالمی مقام ملک مظلوم کی خدمت میں
ادیا جائے گا شومہ عرض کریں گے۔ معاہدہ معاہدہ
سالہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ
سالہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ
ہاں یہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ معاہدہ
مگر انی دیوانی

میر تقی میر نے اس معاہدہ کو منصفانہ اور انسانی
باجلاس میں پیش کر دیا۔
بلی پرستاب نارائن سنگھ۔ بنام مہنت رام پرستاب دھار
مدعی علیہ۔ مگر انی خواہ۔ مدعی قریب تھا
قانون مراد علی اگر ایکٹ ۲۰۱۱ کے تحت دفعہ ۱۰۱ کے تحت
میں کیا باغ کی پیداوار داخل ہوتی ہے۔ فالس باغ کی
جانب سے اس معاہدہ کیلئے دعویٰ جس کا زمیندار نے ناجائز
طور پر تصرف کیا ہو۔ اختیار سماعت۔

و نیز زندان کا کالیہ بھوان کو داخل کرنا ہو گا قلم حاصل
 کریں پس یہاں سے باہر کو دروازہ بکھرے گا جس کی قین سے
 ابتداء لیں تا کہ نامہ کیل پانچواں حصہ تک پہنچے اور دروازہ
 چھوڑیں مگر یہی ہوتی ہے مدینے ماد کا سالم صبح تھا ۱۲۰۰ شمسی ۱۲۰۰
 کو سارا ڈنٹے ہوئے مدینان کو ان کا کامرس کی ڈگری عطا کی
 اس ڈگری کی نارسا ہی سے یہ بعد بکھرے تین طرفہ جات میں
 کیے گئے تھے پہلے نامہ کا حصہ ۳۰۰ شمسی ۱۲۰۰ کو
 کا حصہ ۱۱۰۰ شمسی کو جو ڈنٹے میں لکھنے کے کیا تھا اور
 کا حصہ ۱۰۰۰ شمسی کو جو ڈنٹے میں لکھنے کے کیا تھا اور
 کہہ سکتے ہیں یہ تصدیق کیا تھا کہ وہ فیصدی شرح سود بسیار تھی
 اُن کے لیے تصدیق کے بہت ہی کم حصہ کے بعد مدینوں کے درجن
 سنگہ کے حق میں ایک بہ نامہ کی کمیں کی تھی جس سے انہوں
 نے چار سال قبل ہمہ در عرض لئے تھے یہاں تک
 طریقہ سے یہ بیان کرنا سہولت بخش ہو گا کہ رہن باندہ
 کے ابتدائی زمانہ کی ملک کنوسی جاؤادہتی چیت سنگہ
 اہل سنگہ اور سوبہ سنگہ تھار اسٹیٹ کے کم حصہ کے مالک
 تھے بطور کوئی سا بقسم عمل میں آئی تھی اور اُس کا
 حصہ سب ذیل طریقہ سے ظاہر کیا گیا تھا۔

تسمیر احمدی موضع ہزارکا۔

سالم سے وضع سر پر رکا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُنِيبِ الرَّحِيمِ

تفحص الفيا

یہی جاؤاد ہے جو اس معنامہ کی روستہ منتقل کی گئی تھی
 جس کے متعلق اب حق شیعہ ناذر کیا جا رہا ہے جس وقت نامہ
 نکلس پایا تھا تو ان میں ابتدائی راہوں کے سبب صرف چھپتے

اسلام میں ابتدائی راسخون کا نام ہقامون نے انکال
 رہن کیلئے ایک دعویٰ جمع کیا تھا۔ راسخون نے اس بات
 کی ضرورت محسوس کی کہ دعویٰ کا ہرچہ برداشت کرے کیلئے

بلدیہ شکر
بنام
ڈپٹی کمشنر
(اوروہ)

سب مدعی جاہل و کم سن ملحق دعویٰ کر رہے تو شہری کے حساب سے
 رہن اور کرنے کی رقم مجرا و بجائی چاہیے جو کہ در طور پر مدعی کو دیا گیا
 ہم اس فیصلہ کی عبارت کو اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن نظام
 اکوٹی کا ایک وسیع اصول قرار دیا گیا ہے اور وہ اس معاملہ کے بار
 کی وجہ سے آزاد ہے جو غرض وہ ستر صدات میں ملتی ہے اس فیصلہ
 کی اکثر تقلید کی گئی ہے متعلقہ صدات کتاب میں مولفہ کہوش طبع
 چہارم کے صفحہ ۳۶۹ پر جمع کئے گئے ہیں۔ نیلویا ٹنڈورنگ بنام
 راماپٹلو جی (۴۴) دسیا مالارایو و بنام سبارا بو و و ہم کو اس
 قاعدہ کے اطلاق کے انتہائی مفید تا کی تیس کے طور پر پیش کیا جاتا ہے
 مراہدان کے کونسل کے اصول کے جو درپیش اس میں ہیں کیا
 ہے اور نہ انہوں نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ رہن کی ادائیگی
 ممکن ہے کہ ایک ذمہ داری پیدا ہو جو ان پر اس وقت عائد ہوگی
 جب انہوں نے حق شفعہ کی ڈگری کی رو سے جاہل و کم سن حاصل
 کیا ہو لیکن انہوں کو قوت کے ساتھ یہ بحث کی ہے کہ ان کے ان
 مشترک کے مابین اگر کوئی حق دعویٰ ہے تو وہ ایک علیحدہ دعویٰ
 معین کیا جانا چاہیے انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ کسی اصول پر کوئی
 سے موضوعہ قانون کے اثر کو ناسل نہیں کیا جاسکتا یہ کہ اگر کوئی
 قانون ان کو یہ حق حاصل کہ وہ زیادہ رقم نہیں بلکہ زمین کی
 ہی ادائی پر حق شفعہ کی ڈگری حاصل کریں۔ اس بحث کا جواب
 یہ ہے کہ حق شفعہ کی ڈگری قصہ کی ڈگری ہوتی ہے (جس کا اثر
 ۲۰ جول ۱۱۴۱ء سے ظاہر ہوتا ہے) اور یہ کہ قصہ کی تمام ڈگریاں
 اسی قاعدہ میں رکھ لی گئی ہیں جس کا حوالہ ہم نے مقدمہ
 مولوی محمد شمس احمد کے (۱۲) سے دیا ہے۔ ہم قصہ دیے جانے کی
 نسبت شفعہ کے حق کے ساتھ ایسی لفٹیں متعلق نہیں کرتے
 دیکھنے میں شامل ہوگی کہ عدالت حق شفعہ کی ڈگری عطا کر

میں تھوڑے، انصاف کے مطابق ۱۰ ادائی کی ترمیم کرنے سے جو
 جوتی ہے اس کیلئے کچھ نہ کہہ رہے۔ دوسرے معاملہ مولوی لال
 بنام رام مالین (۱۱۱) وہ ایک حق شفعہ کا دعویٰ تھا۔ وہ یہ
 ہیں بلکہ عیادت کا مقدمہ تھا لیکن ہم یہ خیال نہیں کرتے کہ
 اس سے کچھ فرق ہوتا ہے اس مقدمہ میں وہ رقم جو اس کے
 متعلق اس وقت واجب الادا قرار دی گئی تھی جب ڈگری قطع فی قرار
 دی گئی تھی (۱۱۱) ہی شفعہ کے صرف اس رقم کی ادائی پر حق شفعہ
 نافذ کرنے کا ادعا کیا تھا لیکن ٹی ٹی نے دوسری شہادت کا
 کیا تھا انہیں سے ایک وہ رقم تھی جو ان کو عیادت کے بعد لقا یا
 لگان کی بابتہ اوکری پڑی تھی۔ یہ بیان کیا گیا تھا دفعہ اول کی
 عبارت کے قطع نظر ہمیں یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ ان
 شفعہ کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ ہی رام کے قائم مقاموں کی رقم
 ادا کریں جو ہی رام نے اس لقا یا لگان کی بابتہ ادا کی تھی جو کسی
 ایسی شہادت کے لئے واجب الاصول ہو گئی تھی جو عیادت کے بعد اس کے قبضہ
 ہونے کے زمانہ سے قبل کی تھی۔
 یہ بیان کیا گیا تھا کہ دعویٰ شفعہ ان میں ہے اس دعویٰ کی رو سے او
 ہے کہ اگر کوئی حقیقت میں قائم کیا جائے جس میں نام اس وقت
 اس سے حاصل کیا تھا ایسی ذمہ داری کی ترمیم نہیں کر سکتا جس
 میں ام اس وقت تعلق تھا یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ادائی معاوضہ کی نوعیت کی
 تھیں کیونکہ مالک علی ایک ڈگری رکھتا تھا اور خود اس کے ادائی مالک کا
 کے بدلہ کے ذریعہ سے عمل کی دفعہ است کی تھی لقا یا لگان کی ان رقم کا
 زر زمین کا ساتھ اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن ہمیں کہ یہ نہیں کیا جاسکتا
 کہ وہ زر زمین جزو ہیں کیونکہ بحث کے فی ذریعہ قابض زمین کی ملکیت
 نہیں بلکہ مالک حقیقت سے برادار تھا ایسی صورت میں مقدمہ
 مسئلہ کی طرح ہے کہ حق شفعہ کی ڈگری میں قبضہ اور انصاف مقدمہ ترمیم کی

۵۰ سال تھی وہ معاویہ مروانی ۱۰۰ھ کو منقص ہوئی اور
 اس زمانہ کی بنیاد پر تینوں کا دعویٰ مرجعاً فی سلاطین کے خلاف السواد
 ہو گیا تھا۔ معاویہ کی تاریخ ۴۰ رو مبر ۱۱۱ھ ہے۔ وہ دعویٰ جو
 مرتسین نے اس زمانہ کی بنیاد پر جمع کیا تھا منقصی المعادینا
 اس کے علاوہ اگر تینوں معاویہ کو یا حاکم دودہ و شادین الفضا
 (۱۱۱ھ) کو یہ معلوم ہو چکا کہ اس زمانہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر
 مستر ابونہ یہ جانتے تھے کہ ان زمانہ کو تعین یا کسی دوسرے زمانہ
 کے خلاف نظر نہ کر کے تارہ رکھا جائے تو یہ امید کتنی تھی کہ وہ
 جو دعویٰ میں یہ بیان دیکھ لیں کہ یہ دعویٰ جو دہی کہ کیوں ہے
 نیز معاویہ سے نہ کیا جاتا چاہیے وہ تعین شخص کے دعویٰ کے
 فیصلہ میں نہ آئے وہ دعویٰ اس میں نے حوالہ دیا ہے یا بعد
 کے بعد ۱۱۱ھ میں گئی ہے میرعیان (موجودہ شریان مروانہ) نے
 اس وقت کا دعویٰ کیا ہے جو زمانہ مورخہ مروانی
 سلاطین کی رو سے واجب و احوال کے لئے ہے جسکی
 تکمیل درگاہ بنی سگہ نے دعویٰ کر لیا (مروانہ سگہ) اور بعد ازاں
 بھائیوں کے حق میں کی تھی یہ دودہ و شادین... تاریخ معاویہ کے
 قبل ہی سے موجود تھی اس کو ان جہات میں سے کسی میں داخل نہیں
 کیا جاسکتا جس کیفیت سے متعلق ہے جس کی صراحت معاویہ
 کی عبارت کا حوالہ دیتے وقت اوپر لکھی ہے معاویہ نے زمانہ
 کوئی حوالہ نہ دیا جانا مرثیین معاویہ کی اس نیت کی ہر علامت کو
 و قہیت لے کا مرہونا نہیں ملے پایا تھا اس میں شک نہیں کہ
 کو یہ علم ہو گا کہ بعد اسکے کہ مدعیان متحد ہو کر معاویہ کے خلاف
 کی حیثیت سے ان کا مطلق بن گئے تھے زمانہ ناکل ہو جائیگا۔ یہی
 حالت اس میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ اس زمانہ کی بات نہ لے
 کے حساب میں مدعیان کو کوئی رقم نہیں دلائی جاسکتی۔

اس زمانہ کے حالات راوی جو پیش کش کے فیصلہ میں ان الفاظ
 میں کیا گیا ہے مدعیان نے اس کو مدعو کا دعویٰ ہی اس
 زمانہ کی مانتہ کیا ہے جو درگاہ بنی سگہ کے زمانہ میں سگہ راوی
 سگہ سگہ اور راوی رگہو میرنگہ کے حق میں مروانی سگہ کو
 کیا تھا دودہ و شادین لیکن اس زمانہ کا حوالہ معاویہ مورخہ ۴۰
 اگست ۱۱۱ھ میں موجودہ قرضہ کے طور پر نہیں دیا گیا تھا جو رگہ
 سخت ہو گیا جب سے واجب الادا تھا لیکن یہ واضح نہیں کیا گیا کہ
 بدل کا کوئی جزو اگر دیا گیا تھا تو وہ اللہ کا کہ زمانہ کی خصوصیت ان
 اخراجات کی اور ان میں صرف کیا گیا تھا جس کا تعلق اس مقدمہ سے
 تھا جو اللہ کا کہ زمانہ کے دعویٰ سے پیدا ہوتا تھا۔ اس وقت مروانی
 سلاطین لفظ ہر ایک لفظ کے معاملہ کے طور پر تصور کیا گیا تھا۔ اگر
 کا منشا یہ تھا کہ اس رقم کو جو اس زمانہ کی تاریخ و حال دہی
 میں محسوب کریں جو دعویٰ میں ستر لوں کو دیا جاتا تھا وہ قیاس میں
 خلاف عقل نہیں ہو گا کہ ان کے صراحتاً یا مرثیین الفاظ میں بیان
 کیا جاتا جو اس رقم کے لئے غلط فہمی کا احتمال جو نقد و اشیاء
 جن کا حوالہ معاویہ میں دیا گیا تھا ان زمانہ میں اس وقت
 کے متعلق کوئی تحقیق جو اللہ کا کہ زمانہ کے دعویٰ سے اس قرضہ سے
 پیدا ہوتا تھا جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طریقہ سے ایسے اشخاص نے
 برداشت کیا تھا جو اللہ کا کہ زمانہ کے دعویٰ تھے اور بنی مروانہ
 بالاکو صحیح طریقہ سے حساب سے خارج کیا گیا ہے اس دگری کی تکمیل
 میں ہی جس کا تعلق اس فیصلہ سے تھا بیضا تکمیل پایا تھا۔ بیضا
 کی تعبیر کر کے فیصلہ پر صحیح طریقہ سے جو کیا جاسکتا ہے۔ یہ قرار دیا
 جانا چاہیے کہ ذیل علم سار ڈیوٹ صحیح کا مستوجب بخوں نے اس بیضا
 کی تکمیل کی تھی یہ تھا کہ اس کو حاکم جو پیش کش کے فیصلہ کے
 مطابق رقبہ کیا جائے اور بعد ازاں خارج کیا جائے اور جو علم کی جائے

بلکہ اس سگہ
 بنام
 دہی است
 (الزاد)

صفحہ ۱۵

بلدیہ سنگہ
بنام
ٹی کیشنر کراچی
(الہ آباد)

میں جسٹس رکھتے ہیں سب اھوں نے تعمیل محض کے لئے ایسا
دعویٰ رجوع کیا تھا تو اھوں نے یہ استدعا کی تھی کہ یہ سارا ڈال کیا
جائے۔ اھوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ان کم زمینوں کی مقدار اسی
سے ہٹا کی جائے جو دائرہ کی قیمت تھی۔ لیکن یہ دادرسی طے ہو گئی
جائے سے اس سارا ڈال کیا گیا تھا کہ وہ معاہدہ بیع کا جو وہ تھی
اس دادرسی سے انکار کرتے ہیں عدالت انتظامی نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ
فریقین کا منشا یہ تھا کہ زمین رائل ہو جائے جو ڈیل کے مسئلہ
کی را اس قدر واضح نہیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان کی تعبیر کرنا
ہیں کسی قدر دشواری ہوتی ہے لیکن اس قدر واضح ہے کہ یہ قرار
دیا گیا تھا کہ اس دستاویز کو صحیح طور پر حساب سے خارج کیا گیا
تھا۔ یہ ایک ایسا مقدمہ ہے جہاں جو دائرہ کی ملکیت زمین کے
قبضہ میں آگئی ہے اور زمین یہ چاہتا ہے کہ اپنے زمین کو ایک ایسے
تخص کے خلاف بطور سپر کے پیش کرے جو دائرہ کے قبضہ کی
کو گری کا تحت ہے۔ ایسے تمام مقدمات میں سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا
زمین نے جب وہ حق انحصار کے تابع ہو گیا تھا زمین کو تازہ رکھا
تھا۔ ملاحظہ ہو گولڈ اینڈ ہال اس بنام یورنل بریم کورٹس
(۱۹۰۶) یا اس نے اس کو رائل ہو جانے دیا۔ افغانستان میں جہاں
منتقلی کے قواعد سخت ہیں یہ تبدیل عملہ رآمدیہ کے زمین کو
اس کی اس طرح غرض کے لئے تفویض کیا جائے کہ اس کو تازہ
رکھا جائے۔ ہندوستان میں بھی ایسا عمل نہیں کیا جاتا اور علاقوں
کو ہمیشہ بغور کرنا ہوتا ہے کہ کیا زمین کا فائدہ اس میں تھا کہ اپنے
زمین کو تازہ رکھے اور اگر اھوں نے اس کے لئے یہ مفید قرار دیا
تھا تو اھوں نے یہ قیاس کیا ہے کہ اس کا دراصل منشا یہ تھا کہ
اسکو تازہ رکھے لیکن یہاں اس قسم کے قیاس کی کوئی گنجائش
نہیں ہے۔ زمین کی تیس اس وقت ہوئی تھی جب ایک عدالت نے

فریقین کے مابین یہ تھا کہ زمین کو تازہ رکھا جائے کہ معاہدہ کی تعمیل
تعمیل کر رہی تھی کہ زمین رائل ہو جائے۔ اس کے خلاف اس
کو تازہ رکھا تھا۔ اس کے بعد زمین کو تازہ رکھا گیا تھا۔ زمین کو تازہ
شرط تھی کہ زمین تازہ رکھا جائے۔ زمین کو تازہ رکھا گیا تھا۔ زمین کو تازہ
ہیں کہ زمین رائل ہو گیا تھا۔
ہم اس واقعہ کے اثر کا بے انتہائی افسوس کرتے ہیں کہ زمین کو تازہ
چارہ کار بیع کی تاریخ میں زمین کو تازہ رکھا گیا تھا۔ زمین کو تازہ
چکہ اگر اس نے زمین کو تازہ رکھنے کی کوشش کی ہوتی تو وہ اس
وجہ سے ایسا کرنے سے قاصر رہتا۔ عدالت انتظامی نے اس کے متعلق
تجو کر نہیں مقدمہ ہندوستانی سنگہ (ہندوستانی سنگہ بنام زمین
بلراج سہاے (۱۹۰۷) کا حوالہ دیا ہے جو اس کے متعلق ہے۔ زمین کو تازہ
ہے۔ اس مقدمہ کے واقعات یہ تھے کہ زمین کو تازہ رکھا گیا تھا۔ زمین کو تازہ
دارڈ کے پھر کی حیثیت سے زمین کو تازہ رکھا گیا تھا۔ زمین کو تازہ
بیع کے زمین کو ایک پر وہ سابق سے ایک زمین انتفاعی کے بیع
قابل تھا جس کی مقدار زمین سے ہٹا کی گئی تھی۔ زمین کو تازہ
مالکان اس کی حیثیت سے حق انتفاع کا دعویٰ کیا تھا۔ زمین کو تازہ
مستند قسم کی جوابدہی زمین کی زمین سے ایک زمین کو تازہ زمین
انتفاعی کی حیثیت سے قابل زمین کا حوالہ تھا۔ زمین کو تازہ
تھا کہ سوال دستور تھا۔ زمین میں اس سابقہ زمین کا کوئی
ذکر نہ تھا جس پر زمین قابل تھا۔ زمین اس امر سے انکار نہیں
کیا گیا تھا کہ جب جائیداد بیع کی گئی تھی تو وہ زمین اس کے لئے
تھا جس میں سے ایک زمین با قبضہ تھا۔ زمین کو تازہ رکھا گیا تھا
کہ اس زمین کو تازہ رکھنے کا کوئی منشا نہ تھا اور یہ کہ زمین
قبضہ کے اس دعویٰ کے جواب میں جو شفیعوں نے کیا تھا زمین
انتفاعی کو نہیں پس کر سکتا تھا اس لئے زمین قبضہ سے زمین

بلکہ یو سسگہ
بنام
ڈیپٹی کمشنر
(لاہور)

تھما ڈرٹن کا وہ حصہ اور اگر پڑا تھا۔ ہمارے روبرو پیش شدہ
مقدمے میں فریقین کا منشا یہ تھا کہ بغیر کسی ادائیگی کے زمین
رائے اٹل ہو جائے اور اس لئے شفیق کے لئے یہ ضروری
نہیں ہے کہ وہ اس مواخذہ کو اور اگر ہے ریشٹریوں کے لئے یہ
صحیح معلوم ہوتی ہے کہ ان کا زمین رائل ہو جائے جب کہ ایک
لئے ان کو کوئی زمین نہیں وصول ہوئی تھی لیکن میں یہ معلوم ہوتا
ہے کہ یہ وہ شے تھی جس کے حامل کو نیکی انھوں نے تعمیل شخص
کے دعویٰ میں کوٹیشن کی تھی اور حال کرنے سے قاصر ہے۔
اور یہ کہ مرصعہ میں حصہ کی ذمیت کے سیکلہ سے وہ ریشٹری سماعت
اور اس کے لئے وہ اپنے کہ یہ زمین کا جزو دیا جو مواخذہ
کے طور پر تصدیق نہیں کیا جاسکتی جس کی ادائیگی کا مشرعی دعویٰ
کرتا ہے۔

ایک اور امر باقی رہتا ہے۔ جس پر ج، د، ہ اور
و کی نصف رقم کوٹا آف وارڈز نے بشکل ذرا نقد ادائیگی تھی
اور نصف رقم راج رگہ پر سنگہ نے ہری رام کے حق میں ایک لین
کے ذریعہ سے ادائیگی تھی جو خردان دستاویزات کی رو سے زمین
تھا اس زمین کی رقم ادائیگی کی گئی ہے۔ وہ دستاویز الف
۲۷ ہے جس کا تاریخ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ہے اور جو حصہ ۳
کے حصہ ۱۶۶ پر مندرج ہے۔ عدالت تحت کی ڈگری کا نتیجہ ہے کہ
شفیق پر لگنے والے حصے کی ادائیگی کا ہمارا اند کیا گیا ہے جو رقم
رگہ و سیر نے ہری رام کو ادائیگی تھی جبکہ وہ یہ بھی معلوم کرتا
ہے کہ اس کی جائداد زمین دستاویز الف ۲۷ کے زیر
مواخذہ ہے۔ دو میں سے ایک امر کیا جانا چاہیے یا تو
ہ قرار دیا جانا چاہیے کہ شفیق زمین دستاویز الف ۲۷ پر
مسرعا جائداد کو حاصل کرتا ہے یا وہ لکھنے والے حصے کی ادائیگی

مقدمہ ۱۵

سے سبکدوش کیا جانا چاہیے جو رقم اس زمین کی عدالت پر چلائی
گئی تھی اور جو دستاویزات ب، ج، د، ہ اور و کی نصف رقم ادائیگی
کرنے کے لئے صرف کی گئی تھی۔ زمین ہری رام اس مرافعہ میں درج
نہیں ہو پس ہمارے لئے یہ قرار دینا ناممکن ہے کہ جائداد اس کے
زمین سے سبکدوش ہے اسی حالت میں شہناش فیق کو اس ادائیگی سے
سبکدوش کرنے کے ذریعہ میں زمین کی مالیت چاہیے۔

کامل و متاخر اور نصف دستاویزات ب، ج، د، ہ اور و کے
متعلق ہر دفعہ جات میں کامیابی ہوئی تھی دستاویزات الف و و
کے متعلق وہ کلیمات کا کامیاب رہتا ہے

مرافعہ میں جس کا تعلق دعویٰ ہے، سے ہے زمین کی مالیت
منظور کیا جاتا ہے اور اس مقدمے میں حق شفیق کی ڈگری زمین
کے دال کے لئے زمین شرط ہے مرافعہ میں جس کا تعلق دعویٰ نہیں
ہے زمین کی حد تک منظور کیا جاتا ہے اور اس دعویٰ کا
حق شفیق کی ڈگری زمین کے لئے جائز ہے زمین شرط ہے زمین
۶۶ جس کا تعلق دعویٰ ہے زمین شرط ہے زمین کی حد تک منظور
کیا جاتا ہے اور اس دعویٰ میں حق شفیق کی ڈگری زمین کے لئے
جائز ہے زمین شرط ہے یہ تمام رقم مدعی علیہ نمبر کو ادائیگی
کرنے کے لئے تاریخ ڈگری نہا کے اندر دن ۶ ماہ عدالت میں جمع
کر دی جانی چاہیے عدالت عدالت کی وجہ کی اسے عدالت مذکورہ
حکم بحال کیا جاتا ہے عدالت ہذا کا فیصلہ فریقین میں کامیابی و
نا کامیابی کے لحاظ سے ادا اور وصول کرے۔

اوپر مذکور دلیل کشمیر دلال۔ میں متفق ہوں۔
مرافعات جو دستاویزات و ج و د و ح کے لئے
پائیکورٹ لاہور
مرافعات فرماں شاہی

اسی حج کے روبرو تحریر ثانی کی درخواست پیش کرتا اگر اس نے
 یہ رائے قائم کی تھی کہ حکم سورقہ پر پشیمبر قابل دفعہ تھا اور اس نے
 لئے بختیاب چارہ کار بہ تھا کہ دعوی رجوع کرنا اور اس کی
 احتیاط کے ساتھ اور شکیاب طریقہ سے چہاں میں کرانا۔ اس سے
 ایسا عمل نہیں کیا اور ایسے اسے تفریح طلبی کا حق کی نسبت
 مناسب طریقہ سے یہ نیا سہ کیا یا اس کا یہ کہ ملائی طور پر
 سہار ڈینٹیاچ لئے روبرو پیش تھے اور چہاں کا اس کے لئے
 تصدیق کیا تھا قطعی تصدیق عمل میں آیا تھا خاندان ایسا ہوگا
 تصدیق یا علاقہ طریقہ سے ہوا تھا۔ یہ حالت اس کے لئے اور ہم
 یہ بیان کر چکے ہیں کہ ہماری یہ رائے ہے کہ اس روبرو تعلیم
 سہار ڈینٹیاچ درخواست حسب انڈیا ۲۲ رول ۵ دی کی ساری
 معاملہ پر روبرو نہیں بعض تو تفریح طلبی کے متعلق اوی وچہ کا تھا
 کر رہے تھے جس کا سابقہ حج نے تصدیق کیا تھا۔

یہ بالکل صحیح ہے جیسا کہ ملاحظہ فرمائیے یہاں سے روبرو دیا
 ہے کہ تعمیل کے لئے کچھ بعد دیگرے تلابر اختیار کی جا سکتی ہیں
 یعنی یہ کہ کوئی امر اس کا مانع نہیں ہوتا کہ متعدد درخواستیں
 پائیدار کجا ہیں جو غلطی کا مانع کی تہا کہ اس کے حالات اور اس کے
 متعلق ہوں۔ کوئی امر اس قسم کا نہیں ہے جو یکے بعد دیگرے
 درخواستوں کے پیش کیے جائیں گے مانع ہو جو ایسے اخص کے
 خلاف ہوں جو اس خاص کاروبار کے شرکاء و متعلقین یا ماور
 کے لئے ہوں جس سے وگرنہ پیدا ہوئی ہے لیکن جو قیدان تمام
 درخواستوں پر عائد کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی سابقہ
 درخواست ہو جس میں کوئی سبب تصدیق ہوا ہو یا اس کا کسی
 خاص حزمہ انداز یا کسی خاص شخص پر لگتا ہو اور اگر چہ اس کی
 ناراضی سے شکل ملاحظہ یا ارجاع دعوی کوئی کاروائی نہ کی گئی

ہو بصورت اس کے کہ ان طریقہ کی اس سے کوئی طریقہ اختیار کیا گیا
 تو وہ فیصلہ فریقین کے مابین قطعی فیصلہ ہوتا اور اگر چہ اس سے
 مابعد میں یہ امر پھر ہم ہو جائے تو فریقین اس سابقہ فیصلہ کے
 پامند ہوتے ہیں اور اس کے بعد یہ سبب نہیں کی جاسکتی اس کے ساتھ
 اور صرف اسی ملک کا کچھ بعد یہ سبب نہیں کی جاسکتی اور اس سے
 ہوتی ہے۔ ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اعتراض جو ملاحظہ فرمائیے
 چکے ہیں اس سے اس کو اس معاملہ میں جو کچھ اس نے کیا تھا
 نہ تھا کہ اگرچہ اس کی نسبت وہ ان ہی امور کا اعادہ کر رہے ہیں
 جس پر سخت کوئی اور اس کا قطعی تصدیق فریقین کے مابین سبب
 سے اس میں ہوا تھا صحیح منہ تھا اور ان کو درخواست
 کرنے کی سماعت نہ کر لی جا چکے تھے۔

ایسی حالت میں نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس عدالت کا ذریعہ
 تحت کا حکم منسوخ کرتے ہیں اور اس کی بجائے ہم اس درخواست
 کو خارج کرتے ہیں جو ملاحظہ فرمائیے لال نے انڈیا ۲۲ رول ۵
 دیا کہ موجب پیش کی تھی۔ ان حالات میں ہم فریقین کو جو دیا
 تمام حصہ یہ برداشت کر لے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

درخواست منظور کی گئی

عدالت جوڈیشل کمشنر اوون
 مراٹھ املا دیوانی
 نمبر قسط ۵۵ مانتی ۱۹۲۳ء منصف عدالت اوون بمبئی ۱۹۲۳ء
 باطاس ہسٹری نیلینڈ ٹیٹیل جوڈیشل کمشنر مسٹر
 دلال اڈیشلی جوڈیشل کمشنر
 مرزا یعقوب بیگیا و غیرہ بینا مرزا علی بیگیا و غیرہ
 مدعی علیہم۔ مرافقان
 شرع اسلام۔ مدعون۔ و غرض اس کی نتیجہ یہ ہوا کہ

صفحہ ۱۵

کتاب ایک مشرک کاردار ہوائے، چہ خولہ لہر کتاب بن گیا کیا تھا
 جبکہ تبتوں اعلیٰ ایک مخلصہ کی شہر لٹکی روئے غلغلہ ہوئے جو
 عدالت میں ایک تنظیم کے رعی ہیں کیا گیا تھا جو کیم کش اور
 جلیب اندر کیا، تہ سال کتاب کے خلاف، رعی کی ابتدا ہر کاروبار
 کی کتاب رعی کی بھٹ یہ ہے کہ سول سنگ علحدہ ہو گیا تھا اور کیم
 بھٹس اچھو جلیب اور کاردار علاقے تہا ور بہ کہ اس نے جلیب لہر
 اپنی وفات کے وقت جو ۸۰ رفروری ۱۹۱۷ء کو واقع ہوئی تھی کاردار
 یا کتاب حصہ رہتا تھا۔ کیم کش اور جلیب کے وفات ہو گیا تھا
 ذیل علم ہارڈوین شیع نے تہا ور دیکھا جلیب کے کاردار میں ایک حصہ
 رکھتا تھا لیکن اھلے کاروباری جائیداد کا کوئی حصہ اس
 کو گری ہو، اول کرتے سے انکار کیا جو اھلے تہ رعیوں کو عطا کی
 تھی اور پھر کہ رعیوں نے کاروبار جلیب اندر کے حصہ کی رقم
 انہیں تہا تہ کی تھی اس پر شجور کے خلاف مزید علیم کی جانب سے
 کو فائدہ تہا رعی شہ کیا گیا ہے لہذا اس موقع میں اس کی تہا
 کیا ضروری نہیں ہے کہ آیا جلیب اندر تہی کیم کش انہی کو
 سالہ کے اور شہر کتاب رہا تھا یا نہیں

روحانی دعویٰ کے ساتھ چار فرشتے مسلح کیا گئے ہیں۔ ہر ایک (الف) جہنمیہ انسان کو فرشتہ (ج) جاندار کے متعلق ہے۔ ہر ایک (ب) میں دکان کے سربراہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ ہر فرشتہ (ج) میں حبیب اللہ کے مکالمات واضح کیا گئے ہیں۔ اشیاء بتلائی گئی ہیں اور فرشتہ (د) کا تعلق حبیب اللہ کی نقدی سے ہے جو دعویٰ علیہ کے اقتدار میں ہے۔

جائیداد کے مسدود ہو کر رہا (ب) دفترست (ج) کے متعلق
دعویٰ خارج کیا گیا تھا جائیداد مسدود ہو کر رہا (الف) کی تردید
جو اہل بی بی جہاںماری کے حق میں ۳۰ سالوں کے لئے بی بی جہاںماری کے
بشرط فیصلہ جائیداد جس کا ذکر میں نے اس دفترست میں کیا تھا

اس کی حدس الہیہ (بہ اعتقاد ان جاننا وہی کیے جو ہم نے کتبہ
و تہمہ پر درج کی گئی تھیں) سے قدرتی طور پر کی تعداد سے قطعی کیا
و نقصان سے ۹۹ جولائی ۱۹۱۷ء کی رو سے جب کی چٹری اس پر جولائی
۱۹۱۷ء کو کی گئی تھی اور یہی اوپر لکھی دفعہ کے لئے وقف کی گئی تھی
کی تھا جب کی صحت خیرست العالیہ پر وہ پہنچی گئی تھی جو اب
یہ تھی کہ ان کو حبیب اللہ نے اپنی روح و مائتہ بانو خاتون کے دین کر کے
سما دین میں ملا کر دیا تھا دعویٰ ابتداء ۱۹ جولائی ۱۹۱۷ء کو دائر کیا گیا
تھا جب مائتہ بانو زندہ تھی وہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء کو فوت ہوئی اور کیا
بھائی مرزا بن بیگ اس کی بی بی کے طور پر علیہ کے خاتم کیا گیا تھا۔
وہ بعد میں اپنی استدعا پر دعویٰ میں سعی نہ کیا گیا تھا وراثت سے
میں ان مکانات کے قبضہ کے متعلق بن بیگ کے حق میں کوئی چھاپہ
کھا اور جوہ مارچ ۱۹۱۷ء، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ میں عدالت تحت کی ڈگری
کے اس پر درخواست کرنا کیا گیا ہے۔

لیکن بحث کے مدخل میں مرفاعان کے کونسل کی استدعا چارچند
میں حسب ذیل کارروائی قابلِ بحث کی تھی۔ مرفاعان کے کونسل نے یہ بیان
کیا تھا کہ فہرست الفبا کی جانداروں کے نمبر ۱۰۰۰ و ۱۱۰۰ ایک ہزار کے
تالیقی ہیں جو حسب اعداد ایسا روبرو جانداروں کے جن میں کیا تھا
ہم اب تسلیم کرتے ہیں کہ ان میں ہم کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔ اور حسب
دو دست مرفوعہ کی وجہ نمبر ۱۰۰۰ تا ۱۱۰۰ کی نسبت یہ خیال کیا جا
سکتا ہے کہ وہ کرکڑ کی اڑی ہیں۔ اسی حالت میں ان تین شکانات کی
عدالت مرفوعہ میں بیگ کے خلاف ناکامیاب رہیگا۔

مرفوعہ کے سوالات اس طرح محمد و حوکریرہ کہتے ہیں کہ دیا
وقف سورہ ۲۹ راجع الیٰ ذہ قابل تھا ذہ نوعیت رکھتا تھا یا
نہیں اور آیا یہ علیہم جمیع الدن کی جامعہ اول کی آمدنی کا حصہ
دینی کے پابندی میں عرض ہوئی وہی وقف کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا تھا

مرزا یعقوب بیگ
بنام
مرزا رسول بیگ
(۱۱۵۵)

برایعقوبت یا
شام
ازول یا
(دودہ)

حبیب اللہ کی جائیدادوں کی آمدنی کے حساب دینی کی نسبت مدعی علیہم
سرا لیتا تھا اور محصل بیگ کی ذمہ داری ان وجوہ کی بنیاد پر بیان
کی گئی تھی جن کا ذکر عرضی دعویٰ کے فقرہ جات ۱۰، ۱۱، ۱۲ میں کیا گیا تھا۔
۱۰ (الف) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ مذکورہ بالا اہل خانہ کی
وجوہات کے دفعہ ایک سو سال پہلے کا وقت تھا جبکہ وہ عہدہ دار تھے۔
۱۱ (ب) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ اور مرزا امین اللہ بیگ کی بیوی
یہ مرزا حبیب اللہ بیگ کے ساتھ اس کی وفات کے وقت تھے۔
۱۲ (ج) ان کے خور و نوش کا انتظام مشترک تھا اور ان کے حقیرانہ
عسار نامہ بھی منسلک پایا تھا۔

۱۳ (د) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ کے عہدے کے بل اور دیگر فیصلہ
کے بعد مرزا حبیب اللہ بیگ کلید مذکورہ بالا اشخاص کے زیر اختیار
دریہ گرائی تھا جس کے مشیر بھی تھے۔

۱۴ (ه) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ کی غیر منقولہ جائیداد سے
محصل ہوتی تھی اور اس کے حصہ کا منافع تجارتی کاروبار سے پیدا ہوتا
تھا۔ العیوب بیگ اور مرزا امین بیگ کے ہاتھ میں آتا تھا
نقد رقم ہی جو مذکورہ بالا حبیب اللہ بیگ کی ملک تھی ان کے
اختیار میں لائی گئی تھی اور اس کو مذکورہ بالا اشخاص نے
مختلف طریقوں اور مختلف اوقات میں بیع قبضہ کیا تھا۔
مذکورہ بالا تین باتوں کے ساتھ ساتھ یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ
بیگ کی بیوی مذکورہ بالا اشخاص کے قبضہ تحویل اور نگرانی میں
رہتی تھی انھوں نے بطور تجارتی حیثیت کے محض اسے اس پر بار
سے اس کا بیعت صرف کیا ہے اس کو کوئی پورا و رد و سبب خراجات
نہیں دی گئی تھی۔

۱۵ (و) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ کی حیثیت سے مذکورہ بالا اشخاص کو

قانون اس کے ذمہ داری کے اس منافع کا جو کوئی بھی سے پیدا ہوتا تھا۔ اس
۱۶ (ز) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ کے محصل ہوتی تھی اور نقدی کا حساب
دینے اور وہ رقم کو بیع قبضہ کیا تھا۔ ۱۷ (ح) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ اور
دو گئی تھی۔ محتصر یہ بیان کیا گیا تھا کہ مرزا حبیب اللہ بیگ اور
امین اللہ بیگ کے درمیان ۱۸۹۱ء میں ۱۹۱۱ء کو قوت پورا
حبیب اللہ کے کارندہ تھے اور اس حیثیت سے وہ مرزا امین
بیگ اور مرزا حبیب اللہ بیگ کی حیثیت سے مرزا حبیب اللہ بیگ کے
وفاقی تھے اور ان کی ملکات اور بیعت بیعت کو مرزا حبیب اللہ بیگ
کا وارث تھا اس کی ملکات حساب دینے کے ذمہ دار تھے۔

۱۸ (ط) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ کے عہدے کے بل اور دیگر فیصلہ
کے بعد مرزا حبیب اللہ بیگ کلید مذکورہ بالا اشخاص کے زیر اختیار
دریہ گرائی تھا جس کے مشیر بھی تھے۔

۱۹ (ی) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ کی غیر منقولہ جائیداد سے
محصل ہوتی تھی اور اس کے حصہ کا منافع تجارتی کاروبار سے پیدا ہوتا
تھا۔ العیوب بیگ اور مرزا امین بیگ کے ہاتھ میں آتا تھا
نقد رقم ہی جو مذکورہ بالا حبیب اللہ بیگ کی ملک تھی ان کے
اختیار میں لائی گئی تھی اور اس کو مذکورہ بالا اشخاص نے
مختلف طریقوں اور مختلف اوقات میں بیع قبضہ کیا تھا۔
مذکورہ بالا تین باتوں کے ساتھ ساتھ یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ
بیگ کی بیوی مذکورہ بالا اشخاص کے قبضہ تحویل اور نگرانی میں
رہتی تھی انھوں نے بطور تجارتی حیثیت کے محض اسے اس پر بار
سے اس کا بیعت صرف کیا ہے اس کو کوئی پورا و رد و سبب خراجات
نہیں دی گئی تھی۔

۲۰ (ک) یہ کہ مرزا حبیب اللہ بیگ کی حیثیت سے مذکورہ بالا اشخاص کو

مرزا یعقوب علی
بنام
مرزا رسول علی
(۱۰۵۵)

چونکہ سنی کے تاجدار نے کیا بارہوی علیہم بہرت اس وقت ہوگا
اگر وہ اسے خیال کرے کہ سنا لیا ہے وہ عیال کی طرف سے پریشان
کی گئی تھی کہ یہ دفعہ مطلق نہ رہی کہ یہ مولا مہارہ ہیں گامیہ تھا۔
اس واقعہ کے علاوہ کہ دفعہ اکابر اصول پر بحث میں تعلق کیا گیا ہے
سنا کی مجلس سنگہ نام رام گوپال سنگہ (۱) اگر سنا کی پالیسی ہے تو
یہ سنا ہوگا کہ وہ بہر حال سنا کی پالیسی پر چلا کر اسے علیہم کے لائق کو تسلیم
کے یہ تسلیم کیا تھا کہ علی طور پر دفعہ اقل اور زیادہ اقل
سنا کے کہ اس میں زیادہ فرق ہوئے یہ اصل نہیں کیا جا سکتا ہے کہ سنا
سنا قدرتی تھا اس قسم کا تھا جس کی تکیہ کرنا حبیب اللہ علیہ السلام
لئے قرینہ تھا اور قدرتی تھا تو عدالت ہر صورت میں اسکو جائز رکھے
ستہادہ شمولہ مثل پر جو کرنے کے بعد ہم نے یہ نتیجہ دیا ہے
کہ سنا میں حبیب اللہ ۷۰ سال کی عمر کے ہیں تھا جس نے
وہ واقعی اور سنا کی کوریائیں جو اس عمر میں ہوتی ہیں کن وہ چلے
پھر سنا اور کوریا سنا کے قابل تھا۔ ہر وجہاً نہ کہ سنا پہلے
اس کی عمر کے متعلق ہم نے نتیجہ دیا ہے لیکن دو بیانات ایک کریم
کا اور رسول کا اس قسم کے ہیں جن سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ حبیب
سنا ۱۵۰۰ میں پیدا ہوا تھا سنا ۱۹۰۰ میں کریم بخش نے اپنا علم ازہر
جو وہ عدالت میں دے سنا تھا یہ بیان کیا تھا کہ سنا کے تقریباً چھ
سات سال کے بعد حبیب اللہ ۷۰ سال کے ایک دوکان ہوئی تھی
(دستاویز الف۔ ۵۶۰)۔ اس وقت تک کہ حبیب اللہ
عمر تقریباً ۲۰ سال کے ہوئے کہ کریم بخش نے یہ بیان کیا تھا کہ اس وقت
رسول ربی کی عمر یا ۱۰ سال کی تھی اور اس عدالت میں رسول ربی
نے یہ بیان کیا تھا کہ حبیب اللہ اس عمر میں تقریباً ۱۰ سال
تھا اور اس وقت میں ۱۵۰۰ میں حبیب رسول ربی کا انہار
ایک مقدم میں سنا کو وہ کے لیا گیا تھا اور اس نے اپنی عمر ۱۰ سال

بتلائی تھی دستاویز الف ۵۶۱) پس کہ سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا
حبیب اللہ کی عمر سنا میں ۱۰ سال کے بعد وہ سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا
۱۰ سال کی تھی اس کی سنا سنا کی عام حالت کے سنا سنا سنا سنا سنا
کے ہیں کہ سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا
تحت نے یا سنا تھا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا
کا تسلیم و قبول عمومی قسم اور وقت کا تھا۔ اسکو حقیقت اس کا
عارضہ لیکن اس طرح یہ معلوم اس کی صحت ثابت نہ ہوئی۔ آل علی
رنگ کی آخری حیران سال میں اس کو طبعی یا ایک مقام
سے دوسرے مقام پر جاتے ہیں دیکھا تھا وہ فرق سنا سنا
میں وراثت جو اس کے قبل اس طرح ہے یا سنا سنا سنا سنا
شخص کی مدد کی ضرورت تھی سنا ۱۰ اس کے کہ سنا سنا سنا
اس کی میانی میں نقص پیدا ہو گیا تھا اس کی سنا کے
مختلف اوقات میں یہ معلوم کیا تھا کہ وہ سنا سنا سنا سنا
طاف کرتا تھا جو سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا
کی عمر کے لحاظ سے حالت پر جو کیا جاتا ہے حبیب اللہ کی سنا
اس کی مدد کی آخری حصہ میں اس حد تک طلب ہوئی تھی جو سنا
اس کی عمر کے لحاظ سے کی ہو جاتی ہے لیکن اس سے زیادہ سنا
وہ اپنی آخری عمر میں تقریباً ۱۰ سال کی سنا سنا سنا سنا
جب اس کی عمر کے عمل جراحی ہوا تھا تو وہ اس کے سنا سنا
سنا سنا لیکن عمومی قدرتی مینائی باقی نہیں رہی تھی جو سنا سنا
عمل جراحی کے بعد دوسری آنکھ پہلی اثر طرہ تھا۔ سنا سنا
سنا سنا سنا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سنا سنا سنا سنا سنا
حبیب اللہ کی سنا میں موتی بند کے لئے عمل جراحی کیا گیا تھا۔
سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا
سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا

اس خیر لڑائی میں با اہستہ سے علاوہ کچھ تو ہم جا رہا تھا
"روح و دھڑکاؤ تھا اور تقاضا کی رسم و منظم کے متعلق اور اس
کے لیے علاوہ رکھ دی گئی تھیں۔

ہمارے ناکرینے کے لیے کہ وہ باطل تھا یہ خبر اتنی پر عیاں
کی جانے سے وہ قسم کا اعتراض کیا گیا تھا۔ (۱) یہ کہ منظم کو ایسا
وہیں اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ تعجب کے لیے ہر قسم کا موقع حاصل
تھا۔ اور (۲) یہ کہ احادیث ان قسم کے تھے جو عقوبت اور اس کی کوٹھڑا
پر رستہ کرنے پر تھے اگر وہ غائب اسی صورت کی گئی ہوتی تو اس
بعض دلائل والی نہیں ہیں کسی عینہ صلاحت و رزنی امانت کی صورت
میں ہر مسلمان کو یہ حق ہو گا کہ وہ دفعہ ۹۲ و ۹۳ صلاحت و رزنی کی
رہے گا اور وہی کہے اور منظم کو علاوہ کرانے صبا کہ حکام عالم تھا
لے اس میں ہیں جو بطور امامان و چٹیا رہنما و اولیائی مقرر کیا
(۳) کے طے کیا گیا ہے اسی قسم کی ایک بحث کا جواب دینے وقت اس
ظاہر کی تھی یعقوب اور اس کی ان احادیث کو برداشت کرنے کے
کسی قانون کی رو سے یا بعد سے جس کی صراحت و تفصیل کی گئی تھی
یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ہمارا وہ وقت کی آمدنی میں اضافہ ہونے سے منظم
اور دیگر انکار اس سے سالار کی خواہ تھا کہ تھے اور اس کے علاوہ
کرا یہ سواری پر مال لے کر گئے تھے لیکن دستاویز میں یہ شرط
ہے کہ منظم اور دیگر انکار کی آمدنی صرف اس لحاظ مناسب ہو جانیے
اور جب وقت کی آمدنی سے لگے تک جہ جاتے تو یہ امر خلاف
نہیں ہوتا کہ دو تین کو اس سے کا ادا اس ملنا جائیے اور ان کے
اگر کسی کے کرانے کی بات یہ مال لے کر گئے جاتے جاتے ہیں اور ان کی
جا بڑا دلوں کے لحاظ اور اس کام کے مناسب سے زیادہ نہیں ہے
جس کی امید و تین سے کی گئی تھی۔ اس کے متعلق یہ ذکر کیا جا سکتا
ہے کہ جب دستاویز کی تکمیل ۱۹۱۷ء میں کی گئی تھی کہ منظم زندہ تھا

اور وہ صبا اس کی جاننا و کے حصہ کا سحرانہ کر کی وجہ سے
بڑا بیکار تھی تھا اور یہ یقیناً تھا کہ کریم بخش اپنے بھائی کے قبل خود
جیسا کہ وہ حدیں موت ہوا تھا۔

اور عیاں کی جان سے یعقوب اور اس کی بددیانتی کی نسبت
بہت کچھ کہہ گیا ہے اس پر طائر نا انکس کام ہے کہ اسی سبب پر صبا
حبیب اللہ نے وقتاً فوقتاً اس کی تکمیل کی ہی کریم بخش نے ایک گاؤں میں
(دستاویز الف ۲) کی تکمیل کی۔ اس کی رو سے اس نے اسی طائر و
کا ایک حصہ سالانہ کے ملاوٹی وراثت کے قانون کے حالات اپنی
زندگی موت تہہ بیٹے یوسف بیگ کے لیے چھوڑا تھا یعقوب
اور اس کی کریم بخش کی جانب سے ایک نام لے کر اس کی عایت
ظاہر کر کے جان کی اجازت دی ہوئی اگر وہ اسے دریں تو جیسا کہ
دعیاں نے ظاہر کیا ہے۔

دستاویز کی شرائط کے عائد سے یہ بھی ظاہر ہو گا کہ اس قسم کی
دستاویز ہے جس کی حبیب اللہ نے ان حالات کے لحاظ سے نہیں وہ تھا
قدرتی طور پر تکمیل کی ہوئی نہ اس قسم کی جس کی تکمیل اس وقت کی جانی
مکن نہ تھی اگر دستاویز کی تکمیل دراصل علی علیہم یعقوب بیگ اور
اسمعیل بیگ نے اپنے ذاتی مائدہ کے لیے کر لی تھی دستاویز کا آغاز
اس واقعہ کے بیان سے ہوتا ہے کہ زندگی کا کوئی یہ نہیں ہے۔ کہ
تکمیل کنندہ جس کے کوئی اولاد و رقم کو دیا جائے اس میں یہ کہ وہ اپنے
اس پر کمال قدرت رکھتا ہے اس امر کا قیاس یہ ہے کہ وہ اپنی طرف
کو اس کیلئے ہی رہی ہیں وقتاً کرے۔ اس کے بعد اس نے اب
سب سے بڑے سے کہ چھوٹے کہ نہ کام دیا اس کی اور طائر و
نے انجام دے دیے ہیں اس کی طرف سے اس کی یہ وہ ہے
سے چھوٹے جانی علی علیہم اسمعیل بیگ کو بھی مقرر کیا ہے تاکہ
وہ اس کی مدد کرے اور چھوٹے متولی اس کے کام کی نگرانی کرتے

یعقوب بیگ
تمام
رسول شہید
(اورہ)

صفحہ ۵۲۳

یہ فتویٰ شریک
نہام
رسول پر ہے۔
(۱۷۰۰)

اعتراف نہیں کیا گیا ہے۔ اس وقت تحت کی سخت حمایت تھی اور وہ اس
مضمون کی تھی کہ اگر حبیب اللہ نے دس سو روپے کی رقم لے کر دیکھا کہ اس
عالم کے ساتھ کیا ہوئی تو یہی یہ تزلزلہ مدعی علیہم کو دیا ماحول قائم
کی گئی تھی اور دیکھ لے آئی وہ اہل بیت پر ناقابلِ اہل و عیال ذلیل و خوار
نے صفحہ ۳۸ پر یہ رائے ظاہر کیا ہے کہ اگر حبیب اللہ کے ساتھ اس امر سے
دیکھا کہ اس کا وہ کیا کر رہا تھا تو یہی اکی یہ دماغی حالت اس کے بارہ
لکھ روپے سے پیدا ہوئی تھی جو وہ دوسروں پر کرتا تھا (صفحہ ۳۹)
یہ حالات اس قسم کے ہیں کہ حبیب اللہ کی شہادت ہی جو اس کے ساتھ
کے متعلق تھی کہ وہ تین سو روپے کے وقت (۱۷۰۰) کو مدعی علیہم سے
تھا جو وہ اجماع دے رہا تھا مدعی علیہم کو بارہ لکھ روپے دینی
دس سو روپے کی رقم حبیب اللہ کی وفات کے تقریباً سات سال قبل
کی گئی تھی اور اس زمانہ میں نہ تو حبیب اللہ زندہ تھا نہ وہاں میں سے کسی
اس کے جواریہ اعتراف کیا تھا۔

مدعیان کی طرف سے دوسری جہت پیش کی گئی تھی کہ دس سو روپے
پر تین سو روپے کی رقم لے گیا تھا اور حبیب اللہ کے خیال تھا کہ مدعی علیہم
ہاں داد کی ملک تھی مدعیان نے اس کو شش کوٹھی رہیت و
پے جو مدعی علیہم کی جانب سے یہ ثابت کر کے لے لے گئی تھی کہ دس سو
روپے کی رقم حبیب اللہ کی توفیق بطور متولی کے گئی تھی (تقریباً ۱۷۰۰)
رسانہ و فروغ سے حساب کو مدعی علیہم کی جانب سے پیش کیا گیا تھا کہ
حبیب اللہ کی توفیق کو تین سو روپے لے لیا تھا اس مال کی کیا ہر دس سو روپے
الفاظ ۳۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰ کا ذکر ملازمت تحت کے فیصلہ کے صفحہ ۳۸
پر کیا گیا تھا جبکہ مدعی نے مساوی طور پر تین سو روپے اور دس سو روپے
پیش کیں جن میں اس کا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا گیا تھا اور دس سو روپے
(۱۷۰۰) اس کا قصہ فقیر کی ضرورت میں ہے کہ انہی لفظوں سے
میں داخل کر دیا گیا تھا یا نہیں جو مدعی علیہم کی جانب سے پیش کی گئی

۱۷۰۰ دس سو روپے کی رقم لے لے گئی تھی۔ اس وقت دس سو روپے حبیب اللہ کو
سائی حار ہی تھی جو اس نے دس سو روپے لے کر دیکھے تھے اس نے
اس وقت حبیب اللہ کو دیکھا کہ اس کے تین سو روپے اس پر بھی طرح سے
قابلِ حاصل تھا۔ فارسی گواہ مدعی علیہم (دوسرے تصدیق
کندہ گواہ) کے پاس ہے یہ بیان کیا تھا کہ حبیب اللہ نے اس کی
موجودگی میں دس سو روپے اس سالانہ ثابت کیا تھا اور اس وقت اپنی
نقل و حرکت پر کمال طور پر قائم رہتا تھا۔ اس گواہ کے بیان کے
مطابق اگرچہ تین سو روپے اور اس نے اس وقت ایک سو روپے
نامہ کی تکمیل کی تھی لیکن اگرچہ اس کا کوئی بیٹا موجود تھا مگر وہ کل
چند سو روپے پر ملتا تھا (گواہ مدعی علیہم) نے حبیب اللہ کی وفات
اس وقت کی تھی جب دس سو روپے کی رقم لے لے گئی تھی اور اس نے
دیا ہے۔ اس وقت میں نے حبیب اللہ سے یہ وصاف کیا تھا کہ اگر
اس نے دس سو روپے کی رقم لے لے گئی تھی اور اس کو سمجھا تھا اور اس نے یہ بیان کیا
تھا کہ اس نے اس کو سمجھ لیا تھا۔ اس وقت کے حاصل جمع مدعی علیہم
اس بحث کو قبول کیا ہے کہ حبیب اللہ نے دس سو روپے لے کر دیکھے تھے اس کی تکمیل
کی تھی۔ انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ صفحہ ۳۸ حبیب اللہ کی جانب سے
دس سو روپے کی رقم لے لے گئی تھی۔ وہ اتفاقاً
(گواہ مدعی علیہم) نے اس کے متعلق اظہار کیا ہے جو یہ ہے کہ گواہ
کی کہ وہ آنریری ججسٹریٹ آنریری اسٹیکلرڈ وریٹس کا منصب
ہے اور ایک زمیندار ہے جو اپنے چچا اور لادیں کے ساتھ ملے۔ زر
مالگزاری اور کرنا ہے۔ مدعی کی جانب سے بطور جج کے اس گواہ سے
ایک ہی سوال نہیں کیا گیا تھا اس ضمن میں کہ تمام بیانات کہ حبیب
نے دس سو روپے پر اپنے اقدار نشان بنائے ہیں کیا تھا اور کاروباری
ملاقات کے متعلق کوئی رائے قائم کرنے کی مدعی کا بیٹا نہیں کرتا
تھا اور اس کے متعلق اس گواہ کے اظہار سے سمجھ جاتا ہے کہ اس کوئی

کتاب کا اختتام ہم بھی فرار ہو رہے ہیں کہ یہ قصہ دور تھا کہ مدعی علیہم کو دفعہ
یکہ واپس سے فائدہ پہنچا دے۔ چونکہ معاملہ تبدیل شکل یعقوب اور
اسمعیل (ہمیں متنازعہ ہے) یہ اس لئے مقدمہ میں مدعی علیہم کی ایک ترقی
آگاہی کے واسطے ہو سکتا تھا اس سہادت سے جس نے پیش کرتی
اور مدعی علیہم یہ چونکہ حریف الہد کی طرح حار و سرد کی حساسی
اور وفا کر دے۔ تاہم شکر کی عرض سے لگتی تھی ان سے نہیں ملتا تھا
ہوتا تھا کہ عیسایہ اور ہندو مذاہب کی طرح سے سمجھ کر ان کی تکمیل
کر رہے کہ ان کا اصل مقصد یہ کیا ہے۔ تاہم وہ یہ تھا کہ وہ اس اور کو تو تیار
کر رہے کہ یہوں مدعی علیہم کی ایک نیا ترقی پر مشتمل کیا جانا چاہیے ہماری
راہ سے ہیں ایسا کوئی وال پیدا نہیں ہوتا۔ یہ معاملہ اصلی خاوار
جسبہ اس لئے کہ یہ طرح سے سمجھ کر ان کی تکمیل کی تھی۔

قانون ہند کا بہت زیادہ حصہ جو اس مقدمہ کے واقعات سے
متعلق ہوتا ہے آپس میں اس اعتبار کا اظہار کرتے ہوئے حکام عالمیقا
پر یوپی کونسل نے ذہنی پال اس نام نہاد سرگرمی میں غلبہ رکھی کہ
ہندوستان میں کسی مقدمہ کا تصدیق اور اصل کے مطابق نہ کیا جا
سکے کہ کوئی عدالت ہند انگلستان کا اصول بنی برائگی جال کرتی
ہے ہم اس امر کی ضرورت نہیں محسوس کرتے کہ ان مقدمات انگلستان
پر نوکر میں جن کا حالہ برائہ علیہ کے لائق کونسل نے دیا تھا انکی ہم
اسیر پر غور کرتے ہوئے جسکی تکمیل ایک پر فہین عورت نے اپنے
آستانہ کے بیٹے کے حق میں کی تھی۔ حکام عالمیقا پر یوپی کونسل نے
کاخی خوشی منگے بنام رام کمال سنگ (۱) میں رائے ظاہر کی تھی کہ دائر
پر غور کرکرنے کے بعد جنین مطلق ... کی نوعیت و نیز فرقی
حالات اور اصل میں جن کا اثر تکمیل پر پڑتا ہے۔ اگرچہ توجہ ادا کیا جائے
اور آزادانہ مشورہ حال کرنے سے نتیجہ میں ارسال لچہ فرق نہ ہوتا
وہتا پر بحال رہتی جا بیچے۔

باؤگزنام دہلی ولن نہ کیا میٹنگ (۴) میں پرلوی کو کول
 ایک ایجا عورت پر جو پر نشیں تھی دہلی قانونی تحفظ عطا کر کے
 انکار کیا جو اس جماعت کی عورت کے معاہدات سے متعلق تھا
 اصغر علی بنام روس بالو سنگھ میں ان مراعات پر بحث کرتے
 ہوئے جو اردو کے قانون پر وہ بین عورت کو عطا کی گئی ہیں حکام
 عالیہ عام نے صفحہ ۳۶۹ پر اسے ظاہر کیا ہے اس میں شک نہیں
 کہ اگر وہ شخص جو اہلیت رکھتا ہے کسی دستاویز پر دستخط کرے تو
 یہ قیاس کیا جانا چاہیے کہ اس نے اس دستاویز کو سمجھا تھا جس
 پر اس نے اپنے دستخط ثبت کئے تھے حکام عالیہ عام کی یہ رائے اس
 وجہ کر رہی ہے کہ قانون کے اصول جو رہتین عورت سے متعلق تھے
 ہیں اور شخص تک اس بنا پر سمیع نے نہ مانگے کہ وہ صحت تھا
 اور دست و توانا نہ تھا۔ سو حودہ مقدمہ میں حسب الدین نے
 اپنے قمار و لہجہ و کلمہ پر تھیں تھیں کہ وہ دفع کا متولی ماننے کے علاوہ
 کوئی خاص منافع عطا نہیں کیا تھا۔ لیکن اس مقدمہ میں یہی
 حکم کار مدہ کے لئے اسکے مالک نے علیہ کیا تھا یا نیکورٹا الزام
 نے پہنچا نہ بنام کہو (۱) میں یہ قرار دیا تھا کہ کوئی ایسے عمل کا
 مانع نہ تھا اور یکہ اگر کوئی کار مدہ صراحتاً یہ ظاہر کرے کہ اسکے لئے
 کوئی ہبہ یا ایک ایسے مصلیٰ نے کیا تھا جو آزادانہ اور خود رائے
 استعمال کر کے کی قابلیت رکھتا تھا جس کو اپنے افعال کا مالک
 علم تھا اور یہ مجال رکھا جائیگا۔ اس مقدمہ پر لوی کو کول کے اقرار
 جو بطور اسمعیل موسیٰ جی کوکم بنام حافظہ بودی کے طے کیا گیا
 حالیہ مقدمہ کے واقعات کے مماثل تھے اس مقدمہ میں بعض مسائل
 رحمن کی تکمیل ایک مسلمان عورت کی ماں نے اپنی بیٹی کے حق میں
 کی تھی اسکے بیٹے نے اعتراض کیا تھا حکام عالیہ عام نے بیٹی اور

(۴) انگریزوں کے لیے ایک اور نیا بازار بنایا گیا اور اس کے لیے ایک نیا علاقہ مختص کیا گیا۔
(۵) انگریزوں کے لیے ایک اور نیا بازار بنایا گیا اور اس کے لیے ایک نیا علاقہ مختص کیا گیا۔

یعقوب بیگ
بنام
رسول بیگ
(۱۰۵۵)

تجس۔ دیندار ذریعہ تعلق ہی ایسے مقام کی تائید کی گئی ہے ایسے ہی
 اختیار کرتے ہیں جو ایسی روایتیں رکھتا ہے کہ اس کے متعلق
 کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ حبیب اللہ کو یہ علم تھا کہ ایک دفعہ قائم کیا
 گیا تھا و سادہ کے فقرو میں بعض عمارتوں کی تعمیر کے لیے جس
 کی رقم غلہ کی گئی ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ تعمیل و نصف بعد تعمیر
 ایک لاکھ پچاس ہزار کی عمارتیں تعمیر کی گئی تھیں (ملاحظہ ہو سر
 کی رپورٹ و سٹاڈیو ۱۱) مدعی علیہ کے گواہ ناصر دیکھ رہے ہیں
 نمبر ۱۲) دنیا ز احمد گواہ مدعی علیہ نمبر ۱۱) نے بیان کیا ہے کہ حبیب اللہ
 نے ان سے وہ تھا کہ ذکر کیا تھا۔ متولی گواہوں کے اعتبار پر مدعیان
 نے اس میں باہر اعتراض کیا تھا کہ وہ یعقوب کے دوست تھے وہ
 حبیب اللہ کے ہی دوست تھے اور ایسے شخص تھے جن سے یہ علیہ تھا کہ
 حبیب اللہ و تھا کا ذکر کیا۔ ان تاریخوں کے مقابلے میں کا ذکر
 نیاز احمد نے اپنے بیان میں کیا تھا یہ بحث کی گئی ہے کہ کچھ کہیں
 نے بیان کیا تھا اس کا کہہ ہر نام نہ تھا ہماری یہ رائے ہے کہ پیشانی
 کا سبب یہ تھا کہ حافظ تازہ زمرہ تھا اس نے گواہان و واقعات
 متعلق اظہار و سادہ تھا جو اس کے بیان کی تاریخ کے ساتھ سال
 سے دیا وہ عمدہ قبل اتر ہوئے تھے حالات سخت نے ماطحین کو متبر
 گواہ خیال کیا ہے (صفحہ ۸ فقرہ ۲) ہماری یہ رائے ہے کہ ان گواہوں
 کے مینا نیت صحیح ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے مدعی سیف بیگ کو
 تزلزل و سٹاڈیو کے بموجب مہاراجہ ملتے تھے اور سیف بیگ نے
 نسخہ مدعی پر سامع (و سٹاڈیو الف ۸۶۰ و الف ۸۶۱) علی الترتیب
 ۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء کی دستاویزوں پر حوالہ کی ہیں۔ سیف بیگ ان
 رسالہ کی صلیت پر عرض کر کے لکھے حاضر ہیں ہوا۔ دفعہ آخری
 کہ جس میں مولود شریف پٹا یا کرتا تھا لیکن اس کی تعمیل کے بعد کوئی
 رقم کریم جس کی زندگی میں حبیب اللہ کے نام سے جاری کئے گئے تھے

صفحہ ۵۴

دو سٹاڈیو ۵۲۵ الف ۵۰۰ الف ۵۰۱ الف ۵۰۲ الف ۵۰۳ الف ۵۰۴ الف ۵۰۵ الف ۵۰۶ الف ۵۰۷ الف ۵۰۸ الف ۵۰۹ الف ۵۱۰ الف ۵۱۱ الف ۵۱۲ الف ۵۱۳ الف ۵۱۴ الف ۵۱۵ الف ۵۱۶ الف ۵۱۷ الف ۵۱۸ الف ۵۱۹ الف ۵۲۰ الف ۵۲۱ الف ۵۲۲ الف ۵۲۳ الف ۵۲۴ الف ۵۲۵ الف ۵۲۶ الف ۵۲۷ الف ۵۲۸ الف ۵۲۹ الف ۵۳۰ الف ۵۳۱ الف ۵۳۲ الف ۵۳۳ الف ۵۳۴ الف ۵۳۵ الف ۵۳۶ الف ۵۳۷ الف ۵۳۸ الف ۵۳۹ الف ۵۴۰ الف ۵۴۱ الف ۵۴۲ الف ۵۴۳ الف ۵۴۴ الف ۵۴۵ الف ۵۴۶ الف ۵۴۷ الف ۵۴۸ الف ۵۴۹ الف ۵۵۰ الف ۵۵۱ الف ۵۵۲ الف ۵۵۳ الف ۵۵۴ الف ۵۵۵ الف ۵۵۶ الف ۵۵۷ الف ۵۵۸ الف ۵۵۹ الف ۵۶۰ الف ۵۶۱ الف ۵۶۲ الف ۵۶۳ الف ۵۶۴ الف ۵۶۵ الف ۵۶۶ الف ۵۶۷ الف ۵۶۸ الف ۵۶۹ الف ۵۷۰ الف ۵۷۱ الف ۵۷۲ الف ۵۷۳ الف ۵۷۴ الف ۵۷۵ الف ۵۷۶ الف ۵۷۷ الف ۵۷۸ الف ۵۷۹ الف ۵۸۰ الف ۵۸۱ الف ۵۸۲ الف ۵۸۳ الف ۵۸۴ الف ۵۸۵ الف ۵۸۶ الف ۵۸۷ الف ۵۸۸ الف ۵۸۹ الف ۵۹۰ الف ۵۹۱ الف ۵۹۲ الف ۵۹۳ الف ۵۹۴ الف ۵۹۵ الف ۵۹۶ الف ۵۹۷ الف ۵۹۸ الف ۵۹۹ الف ۶۰۰ الف ۶۰۱ الف ۶۰۲ الف ۶۰۳ الف ۶۰۴ الف ۶۰۵ الف ۶۰۶ الف ۶۰۷ الف ۶۰۸ الف ۶۰۹ الف ۶۱۰ الف ۶۱۱ الف ۶۱۲ الف ۶۱۳ الف ۶۱۴ الف ۶۱۵ الف ۶۱۶ الف ۶۱۷ الف ۶۱۸ الف ۶۱۹ الف ۶۲۰ الف ۶۲۱ الف ۶۲۲ الف ۶۲۳ الف ۶۲۴ الف ۶۲۵ الف ۶۲۶ الف ۶۲۷ الف ۶۲۸ الف ۶۲۹ الف ۶۳۰ الف ۶۳۱ الف ۶۳۲ الف ۶۳۳ الف ۶۳۴ الف ۶۳۵ الف ۶۳۶ الف ۶۳۷ الف ۶۳۸ الف ۶۳۹ الف ۶۴۰ الف ۶۴۱ الف ۶۴۲ الف ۶۴۳ الف ۶۴۴ الف ۶۴۵ الف ۶۴۶ الف ۶۴۷ الف ۶۴۸ الف ۶۴۹ الف ۶۵۰ الف ۶۵۱ الف ۶۵۲ الف ۶۵۳ الف ۶۵۴ الف ۶۵۵ الف ۶۵۶ الف ۶۵۷ الف ۶۵۸ الف ۶۵۹ الف ۶۶۰ الف ۶۶۱ الف ۶۶۲ الف ۶۶۳ الف ۶۶۴ الف ۶۶۵ الف ۶۶۶ الف ۶۶۷ الف ۶۶۸ الف ۶۶۹ الف ۶۷۰ الف ۶۷۱ الف ۶۷۲ الف ۶۷۳ الف ۶۷۴ الف ۶۷۵ الف ۶۷۶ الف ۶۷۷ الف ۶۷۸ الف ۶۷۹ الف ۶۸۰ الف ۶۸۱ الف ۶۸۲ الف ۶۸۳ الف ۶۸۴ الف ۶۸۵ الف ۶۸۶ الف ۶۸۷ الف ۶۸۸ الف ۶۸۹ الف ۶۹۰ الف ۶۹۱ الف ۶۹۲ الف ۶۹۳ الف ۶۹۴ الف ۶۹۵ الف ۶۹۶ الف ۶۹۷ الف ۶۹۸ الف ۶۹۹ الف ۷۰۰ الف ۷۰۱ الف ۷۰۲ الف ۷۰۳ الف ۷۰۴ الف ۷۰۵ الف ۷۰۶ الف ۷۰۷ الف ۷۰۸ الف ۷۰۹ الف ۷۱۰ الف ۷۱۱ الف ۷۱۲ الف ۷۱۳ الف ۷۱۴ الف ۷۱۵ الف ۷۱۶ الف ۷۱۷ الف ۷۱۸ الف ۷۱۹ الف ۷۲۰ الف ۷۲۱ الف ۷۲۲ الف ۷۲۳ الف ۷۲۴ الف ۷۲۵ الف ۷۲۶ الف ۷۲۷ الف ۷۲۸ الف ۷۲۹ الف ۷۳۰ الف ۷۳۱ الف ۷۳۲ الف ۷۳۳ الف ۷۳۴ الف ۷۳۵ الف ۷۳۶ الف ۷۳۷ الف ۷۳۸ الف ۷۳۹ الف ۷۴۰ الف ۷۴۱ الف ۷۴۲ الف ۷۴۳ الف ۷۴۴ الف ۷۴۵ الف ۷۴۶ الف ۷۴۷ الف ۷۴۸ الف ۷۴۹ الف ۷۵۰ الف ۷۵۱ الف ۷۵۲ الف ۷۵۳ الف ۷۵۴ الف ۷۵۵ الف ۷۵۶ الف ۷۵۷ الف ۷۵۸ الف ۷۵۹ الف ۷۶۰ الف ۷۶۱ الف ۷۶۲ الف ۷۶۳ الف ۷۶۴ الف ۷۶۵ الف ۷۶۶ الف ۷۶۷ الف ۷۶۸ الف ۷۶۹ الف ۷۷۰ الف ۷۷۱ الف ۷۷۲ الف ۷۷۳ الف ۷۷۴ الف ۷۷۵ الف ۷۷۶ الف ۷۷۷ الف ۷۷۸ الف ۷۷۹ الف ۷۸۰ الف ۷۸۱ الف ۷۸۲ الف ۷۸۳ الف ۷۸۴ الف ۷۸۵ الف ۷۸۶ الف ۷۸۷ الف ۷۸۸ الف ۷۸۹ الف ۷۹۰ الف ۷۹۱ الف ۷۹۲ الف ۷۹۳ الف ۷۹۴ الف ۷۹۵ الف ۷۹۶ الف ۷۹۷ الف ۷۹۸ الف ۷۹۹ الف ۸۰۰ الف ۸۰۱ الف ۸۰۲ الف ۸۰۳ الف ۸۰۴ الف ۸۰۵ الف ۸۰۶ الف ۸۰۷ الف ۸۰۸ الف ۸۰۹ الف ۸۱۰ الف ۸۱۱ الف ۸۱۲ الف ۸۱۳ الف ۸۱۴ الف ۸۱۵ الف ۸۱۶ الف ۸۱۷ الف ۸۱۸ الف ۸۱۹ الف ۸۲۰ الف ۸۲۱ الف ۸۲۲ الف ۸۲۳ الف ۸۲۴ الف ۸۲۵ الف ۸۲۶ الف ۸۲۷ الف ۸۲۸ الف ۸۲۹ الف ۸۳۰ الف ۸۳۱ الف ۸۳۲ الف ۸۳۳ الف ۸۳۴ الف ۸۳۵ الف ۸۳۶ الف ۸۳۷ الف ۸۳۸ الف ۸۳۹ الف ۸۴۰ الف ۸۴۱ الف ۸۴۲ الف ۸۴۳ الف ۸۴۴ الف ۸۴۵ الف ۸۴۶ الف ۸۴۷ الف ۸۴۸ الف ۸۴۹ الف ۸۵۰ الف ۸۵۱ الف ۸۵۲ الف ۸۵۳ الف ۸۵۴ الف ۸۵۵ الف ۸۵۶ الف ۸۵۷ الف ۸۵۸ الف ۸۵۹ الف ۸۶۰ الف ۸۶۱ الف ۸۶۲ الف ۸۶۳ الف ۸۶۴ الف ۸۶۵ الف ۸۶۶ الف ۸۶۷ الف ۸۶۸ الف ۸۶۹ الف ۸۷۰ الف ۸۷۱ الف ۸۷۲ الف ۸۷۳ الف ۸۷۴ الف ۸۷۵ الف ۸۷۶ الف ۸۷۷ الف ۸۷۸ الف ۸۷۹ الف ۸۸۰ الف ۸۸۱ الف ۸۸۲ الف ۸۸۳ الف ۸۸۴ الف ۸۸۵ الف ۸۸۶ الف ۸۸۷ الف ۸۸۸ الف ۸۸۹ الف ۸۹۰ الف ۸۹۱ الف ۸۹۲ الف ۸۹۳ الف ۸۹۴ الف ۸۹۵ الف ۸۹۶ الف ۸۹۷ الف ۸۹۸ الف ۸۹۹ الف ۹۰۰ الف ۹۰۱ الف ۹۰۲ الف ۹۰۳ الف ۹۰۴ الف ۹۰۵ الف ۹۰۶ الف ۹۰۷ الف ۹۰۸ الف ۹۰۹ الف ۹۱۰ الف ۹۱۱ الف ۹۱۲ الف ۹۱۳ الف ۹۱۴ الف ۹۱۵ الف ۹۱۶ الف ۹۱۷ الف ۹۱۸ الف ۹۱۹ الف ۹۲۰ الف ۹۲۱ الف ۹۲۲ الف ۹۲۳ الف ۹۲۴ الف ۹۲۵ الف ۹۲۶ الف ۹۲۷ الف ۹۲۸ الف ۹۲۹ الف ۹۳۰ الف ۹۳۱ الف ۹۳۲ الف ۹۳۳ الف ۹۳۴ الف ۹۳۵ الف ۹۳۶ الف ۹۳۷ الف ۹۳۸ الف ۹۳۹ الف ۹۴۰ الف ۹۴۱ الف ۹۴۲ الف ۹۴۳ الف ۹۴۴ الف ۹۴۵ الف ۹۴۶ الف ۹۴۷ الف ۹۴۸ الف ۹۴۹ الف ۹۵۰ الف ۹۵۱ الف ۹۵۲ الف ۹۵۳ الف ۹۵۴ الف ۹۵۵ الف ۹۵۶ الف ۹۵۷ الف ۹۵۸ الف ۹۵۹ الف ۹۶۰ الف ۹۶۱ الف ۹۶۲ الف ۹۶۳ الف ۹۶۴ الف ۹۶۵ الف ۹۶۶ الف ۹۶۷ الف ۹۶۸ الف ۹۶۹ الف ۹۷۰ الف ۹۷۱ الف ۹۷۲ الف ۹۷۳ الف ۹۷۴ الف ۹۷۵ الف ۹۷۶ الف ۹۷۷ الف ۹۷۸ الف ۹۷۹ الف ۹۸۰ الف ۹۸۱ الف ۹۸۲ الف ۹۸۳ الف ۹۸۴ الف ۹۸۵ الف ۹۸۶ الف ۹۸۷ الف ۹۸۸ الف ۹۸۹ الف ۹۹۰ الف ۹۹۱ الف ۹۹۲ الف ۹۹۳ الف ۹۹۴ الف ۹۹۵ الف ۹۹۶ الف ۹۹۷ الف ۹۹۸ الف ۹۹۹ الف ۱۰۰۰ الف

یعقوب بیگ
بنام
رسمول بیگ
(۱۰۰۰)

مال کی محنت رشتہ داری اور بی بی کی طرف سے مالک کے حالات کا
انتظام کے جائیگی باپردہ نامہ کار کا قیاس کرنے سے انکار کیا
مفسدہ کے واقعات پر لوی کوئل کے فیصلہ میں اس پر بیان
کئے گئے ہیں۔ خواجہ بوا ایکس بہت ہی معصوم تھی اور تمام قدرتی
کم و زیادہ کرتی تھی جو اس عمر میں لاحق ہوتی ہیں۔ وہ فاضل
نہ تھی اور کاروبار سمجھنے کے قابل نہ تھی۔ اس کو پردہ میں کہا
گیا ہے لیکن اس کو بدقت ضرورت کاروبار کے معاملات میں
جو اس کے خواہ ان کے ارکان کے علاوہ دوسرے اشخاص
کے ساتھ گفتگو کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔ وہ عدالت
میں جاتی اور اپنے مقدمہ میں اپنے بیٹے کے خلاف تہاوت دے
سکتی تھی اور وہ جرحہ کے دفتر پر جرحہ دستانہ دینی
عرض سے اپنی دستاویزات سے اقبال کرنے کے لیے اصلات
حاضر ہوتی تھی۔

بجالات اسکے اسکی بیٹی اس کے ساتھ رہتی تھی اس کے
گھر کی منتظم تھی اور اس کے معاملات کا عام انتظام کرتی
تھی۔ یہ نہیں ظاہر کیا گیا ہے کہ آیا ان خاص حالات کی حد
تک حق یا اعتراض کیا گیا تھا مان لینے کسی شخص سے
مشورہ لیا تھا۔

مکتوبات ان معاملات پر غور کیا جائے تو وہ حکام
عالمیہ عام کو ان حالات میں بہت ہی قدرتی معلوم ہوتے ہیں
جو اس بدقت موجود تھے۔ مان اپنے بیٹے کی سخت مخالفت تھی وہ
معجزی اور اس کی وفات کی صورت میں اسکے بیٹے کو اس کی
جائداد کا زیادہ حصہ پہنچا صرف ایک طاہر القیوس کو کہ
وہ اس کو ایسا عمل کرنے سے روک سکتی تھی یہ تھا کہ وہ اپنے رمدگی
میں اپنے آپ کو چاہا و سے محروم کرے۔

درعیان کی جانب سے جب ذیل مطبوعہ تقدمات کا حوالہ
دیا گیا تھا۔
واجبہاں بنام عیوض علی خاں (۸) خجہ خاں بنام
حسینی بی بی (۹) بستر بنام بی بی لال (۱۰) بالی المی
گوری بنام ملک داس کلپان داس (۱۱) کستھی داس بنام
رد پال (۱۲)

محرم بخش حال بنام بی بی (۱۳) میں حکام
عالمیہ عام نے ان امور کی ضرورت کی ہے جن کے متعلق یہ ہے کہ
مقدمہ میں دابہ جارج کی ترویج پتیں ہونے پر تحقیقات
کی جانی جائیے۔ عدالت کو یہ غور کرنا چاہیے کہ آیا یہ
زیر سمٹ (الف) اس قسم کا ہے جس کی نسبت یہ امید
کی جا سکتی تھی کہ اس کو کوئی صحیح العقل شخص کر لگا رہا
ایا وہ مصلی کی کوتاہ اندیشی کا فعل ہے یا نہیں (ج)
اس قسم کا ہے جس کے لئے مشورہ کی ضرورت ہو سکتی
تھی۔ اگر اس کو مصلی نے حاصل نہیں کیا تھا اور (د)
ایا یہ کہ یہ کیا منشاء مصلی کا تھا۔ اگر ان امور کا معیار
کو موجودہ مقدمہ سے متعلق کیا جائے تو ہم نے اس کے
قبل یہ ظاہر کیا ہے کہ اس طرح وہ وقت جب کی تکمیل میں
لے کی تھی ایسا سامان ہے جس کی نسبت یہ امید کی جا سکتی
تھی کہ کوئی صحیح العقل شخص جو ایسے حالات میں تھا کر لگا
اور وہ اس کا عاقبت اندیشی کا فعل ہے وقف کرنے کے لئے
کسی مشورہ کی ضرورت نہ تھی اور یہ باور کرنا کہ کوئی یہ نہیں
کہ اگر جلیس نے کوئی مشورہ مان لیا تھا تو وہ مختلف طریقہ عمل کرتا

(۸) انڈین لائبریری کالج لاہور ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء انڈین لائبریری کالج لاہور
صفحہ ۶۸ ۱۹۵۸ء انڈین لائبریری کالج لاہور ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء انڈین لائبریری کالج لاہور
بی بی جلیس ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء انڈین لائبریری کالج لاہور ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء انڈین لائبریری کالج لاہور

گورنر الہ آباد

مرزا قاسم علی

زیریں ۱۸۱۳ء تا ۱۹۲۳ء مندرجہ ذیل عرصہ ۱۹۲۳ء
 ۱۸۱۳ء میں مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے
 ارادہ سے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 قانون ہما اکٹہ ۱۸۱۳ء مندرجہ ذیل عرصہ ۱۹۲۳ء
 قانون ہما اکٹہ ۱۸۱۳ء مندرجہ ذیل عرصہ ۱۹۲۳ء

مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی

مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی
 مرزا قاسم علی نے مرزا قاسم علی کے مرزا قاسم علی

لیکن جہاں تک متعلق ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان قانونی اصول
 کو جو اس سے متعلق ہوتے ہیں اور اس اصول کو مختلف مراعات میں
 نہ کے خاص حالات سے متعلق کرتے ہیں۔ مجھ کو مطلقاً شیعہ میں
 بہت سے عبادت میں جن میں ایک بڑی تعداد میں ڈاکوؤں کی سرکشی
 جن کی تحفظات کیجئے ہیں مختلف ڈکیتوں کی سرکشی کے الزام
 میں کی گئی ہے۔ یہ ڈکیتیاں میں مختلف اوقات میں اور مختلف مقامات
 میں گرا گئی ہیں اور ان کی توجہ میں کی گئی ہیں ان میں ہر قسم کی
 ڈاکو سنا تھا دل بہت بڑے گروہ میں سے نکالایا گیا ہے بجائے
 اس کے کہ دوسرے حالات سے غلام کرنا جن کا تعلق بہت تین
 ڈکیتوں سے ہوتا۔ دراصل یہ چار ڈکیتوں میں اور میں اسی تمام
 پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ پورے اور میں جج و جج کو یکساں ایک
 مسئلہ کام سے سابقہ تھا اس وجہ سے کہ میں آئندہ طور پر یہ کہہ سکتا
 چاہتا ہوں۔

ان ڈکیتوں میں سے صرف ایک اس وقت میرے سامنے
 یہ ڈکیتی سرسبز چھپلا میں ۲۳ جولائی کے درمیان میں۔ ان کا
 رتی رام اور دیگر اصحاب جو ایک ہی احاطہ میں سکونت پزیر تھے ان کی
 مراعات ان ڈکیتوں سے متعلق ہیں جن کا انتخاب ۹ مارچ ۱۸۱۳ء
 ۱۸۱۳ء میں کوہا۔ جو غرضی ڈکیتی جس کے متعلق جج نے لکھا ہے
 کہ اسکو عہدہ دار تفتیش کنندہ نے اس ڈکیتی کا جزو میں ہے
 خیال کیا کہ اس کا انتخاب انھی شرکاء میں سے کیا اور وہ تاریخ
 ۱۰ جولائی واقع ہوئی۔

میں نے دوسرے واقعہ جات کی سماعت نہیں کی ہے لیکن
 میں سے اسٹیکٹ کوڈ منٹ اڈو کیٹ نے بیان کیا ہے کہ
 نفسہ اور بلحاظ ان خصوصیات کہ میں کی وجہ سے ہم کو مقدمہ
 کی تجویز نہ کی جانی کی ضرورت داعی ہوئی دوسرے دو واقعہ

[illegible][illegible]

میں نے یہ سچ کہ ہم فرست لفظ ننگہ عریٰ دھوکے کی جاہد آ رہا ہوں
 اس سے متعلق دو نون عثمان کے مٹنا ہے چہ کے ساتھ مراد خارج کرتے
 خانہ روم از میں گری صفا کرتے ہیں اور عیان کا باقیمازہ ہو ورنہ
 عثمان کے مٹنا ہے چہ کے ساتھ خارج کرتے ہیں۔ مراد خواہ متعلق کیا

اسرا جلال کو حسبِ وجہ ۳۰ ماہوں نہادیت بمقتلایہ جملہ افعال
 کے تحت یہ افعال شریکِ جرم اس حال کیا اور یہی قبائل جرم
 تو اس میں سے اس کی ایک حد تک لگا کر اس کی طرح کی کلید
 اور اس میں سے یہ دیکھ کر اس کے طرزِ استعمال سے شہادت برکونی
 اعتراف نہیں ہو سکتا اگر اتنا بالِ قائل ہو کر کہی رہا
 اس کی تائید افعال کی شہادت کے معانی میں ہو تو ہی جس کو
 آئندہ اس کی تائید میں قرار دیا ہے مگر اس سوال سے کہ آیا وہ
 قائل اور مال ہی ہے۔ ہم وہ قول اس سے پوری طور پر مطمئن ہیں
 اور یہی قائل اور مال ہی اس سے بلکہ ذی علم حج نے فی الحقیقت
 اس امر پر کہ ملو نہ شہادت کی سطح کی ہے کہ اس بار ہی سے
 اسی کے بارے میں اس سے وہ سطح کا قائل اور مال تھا اس وقت
 اور یہی قائل اور مال ہے ہماری اس کی مقادیر کی مطلق
 کو شہادت نہیں کی جو ہم نے فاکم کی ہے کہ ذی علم حج کی شہادت
 وہی ہے کہ اس نے سال کی ہے۔ ذی علم حج۔ لے۔ تجویز کی
 ہے کہ اولاً اس میں اس طرح برصانی کا خواہاں تھا۔ اس نے یوں
 کو کسی اطلاع کے دیئے۔ یہ انکار کیا تا وقتیکہ اس کے لئے کہہ
 بدل جسکی وہ اس کے ساتھ تھا حال۔ کہنا اسے تھا اس کی اپنی ذی
 خیالات کا اظہار اور اس سے اس سے اس سے کہہ کر دیا تھا اس کا
 رام سر وہب در اس کی صحت کو کن کو بلکہ کلکٹر کے بجگہ غرض
 معافی کی تحریر کرنے کی غرض سے کیا یہ نہیں بیان کیا گیا ہے
 کہ اس نے اس تحریر میں کوئی حصہ لیا ہے۔ فی الحقیقت اس نے
 کوئی حصہ لیا بھی نہیں۔ لیکن یہ ایک مہل سا خیال ہو گا اگر
 یہ کہا جائے کہ وہ کلکٹر کے بجگہ جانے کی غرض سے ناواقف
 تھا اس تحریر میں ایک دفعہ واقع ہو گیا۔ رام سر وہب اور
 اس ایک چٹھی کے ساتھ سب ڈویژنل فسر کے پاس بھیجے گئے

اور اس دن کن کا بیڑا سا بیان ملینا کیا گیا۔ یہ جہاں
 دوسرے روز صبح کو مکمل کیا گیا یہ نتیجہ خوارنگ دیا سر کیا گیا
 اگر نام حالات متعلقہ کا مواظف کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا جائے
 کہ جب کن کلکٹر سے ملنے کے بعد سب ڈویژنل فسر کے پاس
 اور اس سے اس سے گفتگو کی گئی تھی اور اس کو توقع تھی اور اس کو
 اس طرح کرنے کی ترغیب دیا کہ اگر اس سے یہ بیان کیا جاوے
 ایک ہی حصہ معلوم ہو تو انہاں اس کو معافی لیا جائے نہ ذی علم
 حج کے الفاظ تھے یہ ہیں یہ اسے بتا دے اس سے اس سے اس سے
 اور سب ڈویژنل فسر کا مفہوم سمجھا دیا گیا تھا اس کی انکار
 یہ رائے تھی کہ کن کو واقعی معافی دی جائے جس کی
 وہ اس کے لئے رہا تھا۔ فی الحقیقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ کن نے
 بالخصوص اپنے بیان کی قیمت کے معافی کی مصلحت کی تھی۔
 سب ڈویژنل فسر نے غدار کیا کہ یقینی معافی کا۔ بجائے اس
 نوبت پر بلزوں کو ہو گا اور بالآخر کلکٹر نے بھی اس سے اتفاق
 کیا اور کن کو سمجھا دیا گیا کہ اس کو خطہ کو جھلسا دیا گیا اور اس سے
 اس پر اپنا بیان دیا یہ مبینہ حالت متعلق روز روشن ظاہر ہے
 اگر کوئی شخص اپنی حیثیت کے اظہار سے مستعد نہ ہو کر نہ
 ہے اور وہ سب سے فرنی کو مدعو کرتا ہے کہ وہ اس سے معاملت
 کرے اور فرقی مافی اس حد تک کہ وہ ہوتا ہے کہ وہ اس پر
 غور کرے کہ وہ مدت دیکھا نہیں اور بالآخر بلا انکار لگے ہوئے
 تجویز کو اس وقت تک ملوئی کر دیتا ہے کہ شہی فروخت سند
 کا مزید مواظف کرے تو بائو کے دل میں مناسب توقع اس کا
 ہوئی چاہئے کہ جب مشتری اس چیز کو دیکھ لیا کہ اس سے مزید
 چاہتا ہے تو وہ اس کی قیمت دیکھا۔ اس نے یہ تجارتی زبان
 محض اس وجہ سے استعمال کی ہے کہ ابتدا سے انتہا تک اس کا

صفحہ ۱۳۱

نار
عام
عالمی معلم
الکافی

جو زر کارروائی تھے اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہیں اور اس پر مافیہ کو
یہ تجربہ دوسرے مقدمات پر نو زہ ہوگی۔ تاہم مطلق اس کے اس
مقدمہ کو دوسرے مقدمات کی نوعیت کا تصور کرنا چاہئے۔ اور
دوسرے مقدمات کا نتیجہ ان ہی اصول پر مبنی ہو چاہئے جو
ہم ان مقدمات پر دروہنے ہیں اور جو نتیجہ ہم اس مقدمہ کے طرہ فقہ
کارروائی پر جو پر قسمی سے اختیار کیا ہے۔ کریں یہ تفسیر ہوتا
دوسرے مقدمات کے ماتمیہ بننا چاہئے۔

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بطور اس مقدمہ کی خصوصیت
ایک گروہ کے مقدمہ کے مشابہ ہیں جس میں جو شہادت پولیس کو
بدعت ہوئی وہ یا مخصوص ان معانی یا انگلیں کے ذریعہ سے
ملی ہے جو ہم پر دل غیل دلے اور شرکت وغیرہ میں شریک
ہے اور علی طور پر اس میں حصہ لیا تھا اور یہ حالات ایک گروہ
اشخاص سے متعلق ہے جن کی تعداد مختلف ہے اور جنہوں نے بالائے
ارتکاب سلسلہ جرائم کا ارادہ کیا تھا۔ کوئل متحاب ملزمین اور
اسسٹنٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ
یہ حالات دوسرے واقعات سے بھی متعلق ہیں۔ ذی علم
مج کو بھی مہیا کر ان کی تجزیہ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ تو قضا
دوسرے مقدمات کا حوالہ دینے سے احتیاب کرتے ہیں نہایت
درجہ وقت پیش آئی اور انہوں نے اکثر مقام پر اس مواد کو
بہت زیادہ مقدار میں جو ان کو پولیس کی شہادت سے پولیس
کے روزناموں سے غالباً دستیاب ہوا استعمال کیا۔ جن سے
پولیس مشتہم ہوئی تھی اور عام طور پر مخصوص اشخاص کے مقابلہ
میں اس کو سرانج دیا گیا قبل اس کے کہ پولیس کو کوئی خاص
اطلاع اس ڈکیتی یا دیگر ڈکیتوں کے ارتکاب کے ملے جس کا
میں نے ذکر کر دیا ہے۔ دوسری خصوصیت چھاس قسم کے

فہرست

ہے۔ جس میں اسلئے زیر ۱۰۰ جوازیر ثوب حرم ایک مخصوص
ڈکیتی کے ارتکاب میں کی گئی ہیں جو ایک مخصوص گروہ میں کیا
گیا۔ ایک غیر معمولی امر ہے کہ ایسا لیاں موضع ہے باسنتیں
سے یا ان کے مقامات کے رہنے والوں سے نہایت حاصل کئے
جائے۔ جس کو شہادت کا لینا مفقود رہے اور ان میں سے کوئی بھی
شہادت میں طلب نہیں کیا گیا ہے۔

دوسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ باشتنا سے ایک
مضر و ملزم کے جس کا ذکر ہم کو محکم کرنا چاہیگا کسی کوٹ کا
سراخ نہیں لگا اور ان دنوں امام افسان کے مقابلہ میں
جن کے خلاف تجا و بشتوت جرم کی گئی ہیں ان کے فیضہ
میں کسی کوٹ اس کے پائے جانے کی شہادت نہیں ہے۔

اب ہم اس مقدمہ کے مخصوص اور چھ یہ حالات پر غور
کرتے ہیں۔ بخیرہ افسان کے ایک شخص سے کہتے ہیں۔ ہم اسکو
نظر انداز کرتے ہیں کہ پولیس کو اس شخص کا نام کس طرح معلوم
ہوا اور اس کو اس نے کس طرح پایا۔ اس نے فوراً ہی بیان
کر دیا کہ وہ اطلاع دینے کے لئے آمادہ ہے۔ اس نے اپنی
شرکت کا اقبال ان ڈکیتوں میں کیا جن کی پولیس دریافت
کر رہی تھی اور اس نے پولیس سے صاف کہا کہ وہ بدل کے
مناوضہ میں ان حالات کے بیان کر دینے پر آمادہ ہے جو اسکو
معلوم ہیں۔ فی الحقیقت یہ اس نوعیت کا اقبال ہے
جو قانوناً ناجائز ہے اور اس کو شہادت میں کسی طرح قبول
نہ ہونا چاہئے تھا۔ بہر تقدیر اس کو حسب دفعہ ۱۶۴ مجموعہ
ضابطہ نو جہاں سے خبیث دی گئی۔ اس نے ایک مفصل بیان
اس مقدمہ کے تحت کیا جو اقبال کی حد تک چھوٹا ہے۔ وہ
چالان کیا گیا اور مجرم قرار دیا گیا اور ذی علم جج نے غور

درجہ داران اور جج نے اس معاملہ میں ملوث کی حیثیت سے غور کیا ہے۔ میں نہیں خیال کر سکتا کہ کس طرح ذی علم جج اس نتیجہ پر پہنچے کہ کیشن ٹاؤن شپ کے صاحب دفعہ ۱۹۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری اس ترغیب کی وجہ سے رہتا کہ اگر اس کا بیان قابل اطمینان ہوا تو اس کو معافی دی جائیگی لیکن میری رائے میں اُنھوں نے ضمانت طور پر یہ نتیجہ کیونکہ اس بیان کی اس طرح ترغیب دی گئی تھی اور جو انھوں نے غلطی کی ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے محسوس نہیں کیا کہ البتہ بیان جو اس طرح ترغیب سے حاصل کیا گیا ہے جب دفعہ ۲ قانون شہادت فوجداری کا ردوائی میں غیر متعلق ہے بشرط ملکیس نے منجانب سے کارائشا پر ردوایا ہے ذی علم جج نے اس سے انکار کیا ہے کہ ان کی غرض وہ تھی جو ہم نے خیال کیا کہ اب جو ایسی چیزیں بیان کرنا ہوں گے ہم نے ان کو اجازت دی کہ اس سلسلہ میں جو کچھ کہنا چاہیں گے پیش کریں۔ جو یہ کسی شخص کے دماغ میں اس سلسلہ پر پیدا ہو گیا ہو وہ اس عجیب و غریب حالت کے علاوہ سے نرالی ہو جاتا ہے۔ سب ڈویژنل انسپکٹر اور ڈیپٹی کمشنر نے تبادلہ مراسلات نہایت صفائی سے کی ہے یہاں کہ ان کو اس امر پر غور کرنے کی غرض سے کہا چاہیے کہ آیا معافی دی جائیگی یا نہیں لیکن انھوں نے اس سے بھی انکار کیا۔ انہوں نے نہ اس معاملہ میں باوجود بوجہ بحث کی بات جو لازم سے کیا گیا تھا۔ ڈیپٹی کمشنر نے نوٹ پر بتایا کہ اس کی دستخط کیے اور سب ڈویژنل کمشنر نے نوٹ کیا کہ بہر طور اس سے لہا یا سکتا ہے کہ اگر اس نے بالارادہ اقبال کر لیا اور اس کی مکمل اور سچے تصور سے جاننے کی صورت میں اس کی اسات عا پر کہ وہ معافی یافتہ بنایا جائے مناسب غور کیا جائیگا یا نہ کیا جائے اس کوئی حیرت کا معاملہ دار یا وہ

شخص جس کو کچھ بھی قانونی صلاحات حاصل ہیں یا اس دفعہ کا اس علم ہونے تک کہ سکتا ہے کہ کسی قانون کے زیر اثر نہ رہے اس شخص کیلئے کہی جس نے بیان کیا ہم اس کو سمجھتے ہیں تاہم اس کی طرف سے اس میں بڑی برائی نہیں ہے بلکہ اس کو سمجھنا ہے کہ یہ بیان موجود ہے کہ اقبال بلا حصر و اکراہ اور بعد ترغیب سے کہہ رہا ہے۔ سب ڈویژنل انسپکٹر نے اس سے اس کو معافی دینا چاہیے کہ اس اقبال کی نسبت ترغیب دی گئی تھی۔ اس سے یہ سچی کوئی اصل وقت ہو یا نہیں مگر قانون ہے کہ غیر متعلق قرار دیا ہے اور نتیجہ کو چاہئے تھا اس کو مکمل پیش کر کے اس سے انکار کرنے اور اس کو صحت دفعہ ۲ قانون شہادت غیر متعلق قرار دیتے ہوئے یہ کہہ کر اس کو اس دفعہ سے خارج کر دینا چاہئے نہ دیگر مقامات۔ یہ سب سے مراد ضمانت و اہم اس اور جن میں وہ مستعمل کیا گیا ہے۔ ہم اس امر سے انہما پر غور کریں کہ یہ اس دفعہ کا نتیجہ اس وقت درج اس مقدمہ میں ہوئی تھی اور ڈیپٹی کمشنر نے یہ بیان کی وہ ایک ابتدائی نہیں ہے جیوں نے وقتاً فوقتاً اپنے خیالات کا اظہار اس دفعہ کے اطلاق کی وضاحت کے متعلق کیا ہے اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں ان خیالات کا حوالہ دیتا اور ان کا اعادہ کرنا جو میں نے ایک حال کے مقدمہ کے مکمل بنام ملک معلم (۱) میں بیان کئے ہیں جن سے میرے فیصلہ شریک کو کلبستا اتفاق ہے دراصل ججوں کے لئے یہ غیر ضروری ہو گا کہ وہ اس مقدمہ کے اطلاق کا حوالہ دیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم کسی نئے اصول کو قائم کرنے کی کوشش کرنے میں

عہدہ الہیہ جیوڈیشل کونسل ۱۹۱۵ء

مرافقہ ہندی

۱۹۱۳ء

نمبر ۸۴۸۸ م ۱۹۱۳ء ۱۶ جولائی ۱۹۱۳ء

باجلاس ویرا لال ڈی کٹر

جگتیر لرم مرافقہ پنہام ملک منظم سفینت

مجموعہ تعزیرات ایکٹ ۱۸۵۰ء ۱۹۱۳ء دفعات ۱۸۵۰ء

۳۲۵ الف - سچ کی ہلاکت کا اتفاق ایک گھونٹہ سے

ہونا - جرم -

لرم ایک گھونٹہ سے مارا ہوا کہ اگر لاکر کی زد ہو

تو کایے کا نہ ہو پر پٹک ہوئے مزاحم ہوئی - لرم

سدرت کو مارا گیا گھاتوں سے گھونٹہ پچھلے گا - اور

دوروزی وہ سہ اس گوند کے ارمان سے فوت ہو گیا

وڑا - دیا گیا کہ جو کوا لھا نا اگ گھونٹہ گامو لیکن لرم

کا قتل استقامت سدرت و دھو ۸۰ مجموعہ تعزیرات میں

سے نہیں لکے وہ اس وقت کوئی حائر فعل جائزہ

اور جا کر ذرائع سے تین کر رہا تھا -

۱۲) لرم کے فعل کی نوعیت مجرمانہ نہیں لہذا وہ دھو

۳۰۴ الف مجموعہ تعزیرات میں شامل نہیں ہے -

۱۳) حب وہ عورت کو مارنا یا ہنسا لرم کی نیت

یہ تھی نہ وہ یہ جاسا ہا لاس سے ہلاکت واضح ہوگی

لہذا وہ حب سے دھو ۳۰۴ مجموعہ تعزیرات میں

قرار دیا جاسکتا -

۱۴) لرم کے ایک کو فرکانی قدرت کی حالت میں بھیج دیا

جرم ہو لرم ضرر دینے میں داخل ہو مانا ہے قصور نہ

بنام سہلے نام اٹھیں لارورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳

اس لال کتا گیا -

منجانب سرکار - وکیل سرکار -

قیسہ ۳۰۴ مجبوعہ تعزیرات میں ۳۰۴ سالانہ مجبوعہ

حب دفعہ ۳۰۴ مجبوعہ تعزیرات میں ۳۰۴ سالانہ مجبوعہ

ذی علم سترینج نے نہایت حد تک لالہ و لالہ

کے ہیں اور جو ان کو تسلیم کرتے ہیں اور فراموش

گھونٹے مار رہا تھا - اس وقت شیو پال کی زوجہ ایک

بچے کو اپنے کانہ پر پٹکے ہوئے مزاحم ہوئی - لرم

نے لکھا ہے کہ وہ ایک مضبوط اور قوی عورت ہے - لرم

لرم نے عورت کو مارنا یا گھونٹہ پچھلے کے سر پر چڑا

اس کے روز بروز گھونٹہ کے اثرات سے فوت ہو گیا -

بچے کہ پچھلے اتفاق سے مار لگی لیکن مرافقہ کا فعل

دھو ۸۰ میں سوجہ سے داخل نہیں ہونا کہ اس وقت کوئی

جائزہ لفظ اور معانی ذرائع سے نہیں کر رہا تھا -

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آیا وہ قتل انسان لرم میں

۳۰۴ مجبوعہ تعزیرات میں مجبوعہ ہے؟ کیا وہ اس وقت کوئی

اس نیت سے اور یہ جان کر کہ آپا لاس کے فعل کا

شخص کی موت ہو گا حب اس کے بچہ کی ہلاکت واضح

ہوئی جس کی ہلاکت کی نہ اس کی نیت تھی اور نہ وہ

تھا کہ اس سے ہلاکت واضح ہوگی اس معانی کی جانب

تھتہ تھا کہ تہہ میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ حب وہ

کو گھونٹہ مارنا چاہتا تھا تو مرافقہ کی نیت نہیں

کرنے کی وجہ تھی کہ اس سے عورت کی ہلاکت واضح

مرافقہ صرف زیر دفعہ ۳۰۴ مجبوعہ تعزیرات میں مجرم

جاسکتا ہے اگر اس کا فعل تعزیرات میں ۳۰۴ مجبوعہ

تکبیر

۱۸

ملک

۱۸

[illegible]

۱۱۰
درد استخوانی

میں نے خدائے ہدایت سے دعا کی کہ میری اس کتاب کو
باجلاس مشرقی لالچو ڈیپارٹمنٹ

مقدم سائل بنام ملک متکلم حیات طریقی
عمومی ضابطہ نوہار کی ایکٹ ۵ دیتے ۱۹۹۸ء دفعہ ۱۱ ضابطہ
سکاٹینی سے میہم نوعیت کی نہایت پر آ یا حکم بنی کہا جا سکتا ہے
نہایت استغاثہ کی وقعت۔

حکومتِ خالصت بنیاد پانی اسلواڈ اسٹاکھولم کی بہیم نہایت
 مینہ میں کیا جاسکتا جو اسلواڈ میں یہ کہ علم سارو اور اسلواڈ
 چہ اسلواڈ کے تر و چرا کے گوشت کی تہ نہ ہے۔ اسلواڈ کا عہدہ
 تانوی اسلواڈ میں ہے کہ بہیم نہایت بنیاد پانی اسلواڈ اسٹاکھولم کی بہیم نہایت

(۱) اندیس لائبریری ملکہ محل ۲۲ صفحہ ۱۲۳۔

- تہ ۱۸ -

روز آج ہفت ماہین تک عید رہے جس کی کرٹا اور نمبر ۱۲ میں پوری
نیکوئی ہو۔ ہر ایک کو چھ لکھ روپے اور ۶۲ نوں سو روپے
منجانب سال پرستوں سے دی گئے ہیں چار بیوی و بچہ ان کے لئے
معاوضہ سے کار و کمل سدا۔

فیصلہ حکم جس کی رو سے سال سہی لکھو وہ سے محکمہ
لاگ کر کے قائم رہ سکتا اس نے اس حق میں شہادت دہائی کہ
ایک بہت زیادہ مضرت ہو چکی ہے نہ لہذا کے واسطے کہ لینوں
ذی علم جو کہ حالات جس کے رورہ کارروائی میں بھی کثیر تو
تہادت کی ویسے اس کے غرض سے کہ سہادت نہ سہادت سے
راج اخذ کر کے راہ راست سے ہٹ گئے اس کا کوئی ناعدہ
فالونی یا دہا یہ ہیں نہ اس کے جو شخص منجانب سے
آجائے اس کو سچا مانا جائے اس قدر میں منجانب سے
۳۴ نوید پیش گئے تھے ہیں لیکن تو سادہ ہی صرف سہادت
سے ہر گواہ کا بیان سہادہ میں ہے کہ مبالغہ سادہ اور
ڈاکو سے اس کے مالوں کی بھی ہی رائے ہے کسی ہمایہ
نام ہی نہیں بدلیا گیا ہے گذشتہ چند سال سے سال بلکہ
اپنے مکان واقع لیلا بھٹی میں نہیں رہا زیادہ تر وہ موضع
کوٹہ میں رہتا تھا اور اکتوبر ۱۹۱۸ء سے مارچ ۱۹۱۹ء تک
وہ راجپور میں باجوہ کوٹہ پولیس اسٹیشن کے حدود میں واقع ہوتے
مضمر کی تعینات ہے دو گواہ میاں علی غفور احمد اور پرچہ ۱۹۱۸
سے کوٹہ کا سب انسپٹر ہے اور سردار چمن سنگ وغیرہ اب
سب انسپٹر نے بیان کیا ہے کہ سال پرچہ میں مقدمات سرکاری
شرکت کاش کیا جاتا ہے سب انسپٹر کو نڈانے بیان کیا ہے کہ
تین مقدمات سرتر مقام فور میں منجمن محلات کوٹہ کے ہیں

حردو ۱۲۴۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۰۰۰۰۰۰۰
 وخواهید که این
 کتب را به این
 مکتب اهدا کنید
 و اگر
 امکان دارد
 این کتب را
 به این مکتب
 اهدا کنید
 و اگر
 امکان دارد
 این کتب را
 به این مکتب
 اهدا کنید

فیما بینہما - دافعہ است - قد مر یور ی المور مرونی المور
 محطہ کے ٹھیکہ میں سب ان کے گئے ہیں اب ان کے کوئی
 کرن کی ضرورت نہیں ہے یہی لوگ انے ملوم کے کہیں ہیں
 ماضیہ جہاں - ملوم کے مانے ہوئے برک کا ایک مسئلہ ارضی
 ملک کہ مہی صدر دیں ہیں یہاں کیا - ملوم - ان اس کا نعت کیا
 اس کو کھانا اور تنصیب سی زد کو یہ کی اس پر ملوم کا چال
 پولیس نے حسب دفعہ ۴۴۷ مجبوراً منبریات بند لیا اور محرم
 قرار دے جانے پر مارا حرا نہ کی سزا دی گئی - ملوم - دفعہ
 اڈیشن اور کٹ محطہ کے تھے خود شہر ہا جہم اور اس
 رکھی ماب ملوم نے یہ نگرانی میں کی -

کوشش کی بجائے کہ اعلیٰ ترین صفات بطور ہمت و شجاعت
کہ حسب دفعہ ۳۴۴ م مجرم و اعزیزات ہند کوئی جرم و خلاف

ایمانی کورٹ لاہور

درین هیئت نگارانی فوتواری ۱۹۲۳

نمبر مقدر ۳۳ باب ۱۹۲۱ مفصله ۲۳ فروردی

۱۰. لاس مندرجہ ذیل ہاگر

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى

مجلس شورای ملی و دولت در ۱۳۰۴

۱. امانت بخواند، از آن به احراز حریم و مالک ادراکات نصیب

مستند

کیا گیا غالباً اس سال ۱۲۱۲ھ میں لکھا گیا ہوگا۔
 اس کتاب میں جو کچھ مذکور ہے اس میں اس وقت کے
 میں صرف ہوا۔ ۲۰ سال قبل۔ ۱۲۱۲ھ میں لکھا گیا
 تھا اس کے سال کے مضامین میں یہ لکھا گیا تھا کہ
 چھٹا کیسٹنی لکھا گیا تھا اس حکم کی کوئی تاریخ منسلک
 جب چھٹا کیسٹنی لکھا گیا تھا اس وقت کے حال کیا
 کہ سال سے ایک یا دو سال لکھا گیا تھا اور یہ لکھا گیا تھا
 تھا کہ تمام سرحد ہائے مابین کو مائل سے منسوب کر دے دو گواہ
 (گواہ استغاثہ نمبر ۱۱) اور (گواہ استغاثہ نمبر ۱۲) نے اکتل
 قصہ حال کی شہادت کی گئی کا دس روز قبل ۱۲۱۲ھ میں لکھا گیا
 کیا ہے۔ مثلاً ظاہر ہوا ہے کہ سال ۱۲۱۲ھ فروری سے زحرا کا
 ہے اس سفر میں لکھا ہے کہ ان استغاثہ نے بیان کیا ہے۔ ایک
 گواہ (گواہ استغاثہ نمبر ۱۲) نے اپنے انسانی بیان میں بیان کیا
 ہے کہ جب وہ ایک گاؤں میں دعوت میں گئے تھے تو وہاں
 اور ان کے ساتھی یہاں گئے اور پولیس اسٹیشن کی وہ سنسکر پو تبہ
 ہو گئے جس میں یہ بیان اس بیان میں مبدل ہو گیا کہ گواہ نے
 اس وقت کو سننا تھا۔ لفظ ظاہر گواہ الفاظ کے پابند نہیں ہیں
 ہندوستان میں اس قسم کی سامی اطلاع کے بہم بیان کو قبول
 کر لیا تھا اس خطرات کا ہے کہ اگر جو کچھ کوئی شخص کہہ سکتا ہے
 اس کو اس طرح یقین کر لیا جائے کہ گواہ اس نے خود دیکھا ہے
 شہادت اس استغاثہ کیسٹنی بہم ہونے کی وجہ سے ناقابلِ ثبوت
 ہے۔ ہم نے محض شہادت کے بیانات کو برتا جنہوں نے تفصیل
 بیان کی ہے۔ ایسے کے بیانات اس طرح کی طور پر رکھے گئے
 چھوٹے اور بڑے اسی افواہ پر یقین کرنے میں۔ اگر کسی

کل میں صرف اس اختلاف پر کہ یہ گواہ اس سال ۱۲۱۲ھ میں لکھا گیا
 ہے۔ بعض محققین اس کی گواہی یہ بیان میں لکھا گیا ہے کہ سال کے
 سرکار کو ان میں ان کے ذرائع۔ یہ گواہ اس سال ۱۲۱۲ھ میں لکھا گیا
 سرکہ کسی سال مقام پر اس کے بعد سے لکھا گیا ہے۔ لکھا گیا ہے کہ
 ۱۲۱۲ھ میں لکھا گیا اور بالارادہ ۱۲۱۲ھ میں جب اس کی تفصیل پر
 کیا گیا ہے تو یہ بات صفائی پر مبنی ہے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے
 میں عدالت نے اس کے تکیہ یعنی یہ بات صفائی کے بیانات
 صرف ایک خیال ظاہر کرنا چاہتا ہوں وہی علم ٹیسٹ کا ہے
 گواہ کسی رکن اللہ کے متعلق جو لفظ ہر معرضہ معلوم ہو سکتا ہے
 اس وجہ سے کہ وہ سرکاری خطاب خان بہادر سے ملتا ہے
 خلیل نسیم نہیں ہے۔ وہی علم ٹیسٹ کے لکھا ہے کہ نہ ہو
 صفائی عدالت میں اس پر چھوٹے گئے اور اس سے زیادہ وہ علم
 ٹیسٹ ٹیسٹ کیا موقع کہتے ہیں۔ جب ایک محضر شخص کا بیان
 جو مقام شہادت میں ایک ایسے شخص کی جانب سے شہادت دینے
 کے لئے داخل ہوا ہے سرکار و چیف ظاہر کیا گیا ہے قابلِ ثبوت
 یعنی عدالت ہے تو ایک شخص کے شہادت کو صفائی
 دینی کی ان حالات میں کیا جرات ہو سکتی ہے۔
 میں حکم مصلحت وہ ٹیسٹ کو منع کرنا ہوں اور کیسٹنی
 ہو کر گھوڑت فوراً راکر دیا جائے۔
 مصلحت حکم دیا گیا

سود سے نامہ اور نہ کرنا چاہئے کہ وہ دوسری تحصیل میں رہتا
ہے لہذا ملک کے نصف پر سامنے کے نقطہ نظر سے غور نہیں
ماتگا اور باہرین سکونت خدائن اور ملزم اور خدائن کے عدم امتیاز
اور خدائن سکونت وعدہ کہتا ہے وہ اس قدر قابل مخصص ملزم
یہ حال وہ ملزم برگرانی رکھتا ہے۔ مگر اس کے۔ چنانچہ اس کے
دو حوالہ کا ایک بنیخ غور کرے لہذا اس تصدیق کا ایک
مقدار اس لائق ہے کہ ایک بنیخ حسب دفعہ ۸۔ قسائل
عدالت کے اور ایکٹ ہم اہلکے اس کی سماعت کرے
کوئی قریب سے تیار ہو کر جائے اس وجہ سے کہ ملزم جیل میں
قید با مشقت بجات رہا ہے۔

مختار ملزم مشریم ایچ۔ ندوری
مختار ملزم سکریٹری۔ وکیل سکریٹری۔

فیصلہ۔ رامپور غوری ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
مختار ملزم غوری ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
رہنما ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
کاد اصل کرے اور ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
دو ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
اول الذکر ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
موضع ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
سے ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
بنا پر ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
رہتے ہیں جہاں ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
حوکات ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
نگرانی ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸

وہ انکار ضمانت کا کافی تہی اور انہوں نے اس پر ملزم کو
عدالت نہایت اس سفر میں کے ساتھ ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
سود کیا ہے کہ ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
فیصلہ ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
کہا ہے ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
اس کی ضمانت ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
نقص کو جس سے ضمانت تک جانی لی گئی ہے اپنے موضع میں
لیجا کر رہتا ہے اور وہ سر اس میں موضع سے اس کے
نقص رہتا ہے اس مقام سے جہاں ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
غور کیا گیا تھا مجسٹریٹ کے حکم میں رہا ہے کہ وہ
ضامن کو (۵) مل کے فطر کے اندر کے باشندہ ہونا چاہئے
بلا کر کی صراحت کے جہاں سے نصف قطر (۵) مل کے کھینچنا
جاسکے۔ اور اس مقدمہ میں ملے کیا گیا ہے کہ کوئی ملزم
نام ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
دوسرے سے سکونت یا ملزم سے (۵) مل کے اندر سے
رہنے والے نہ ہے۔ ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
اس مقام سے جہاں ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
بر رہتے ہیں۔ ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
اور دوسرا ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
میں انہوں نے اس کی ذمہ داری نہیں کی ہے کہ
وہ ملزم کو اپنے قابو اور نگرانی میں اپنی مقام سکونت
پر رکھ سکے۔ لیکن لائق کونسل ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸
بیان کیا ہے کہ ملزم کو خدائن اپنی نگرانی اور قابو میں
موضع ملزم ملزم سے حسب دفعہ ۱۱۸

اور آبا دہلی کو روٹ کی نظر اس سلسلہ میں تضاد میں اور
اسی طرح قلاتہ اپنی لورٹ کے بعض طبقہ نظر اس میں بھی
میسرہ بندہ نام جیمس (۱۲) فاضل جہیز جسٹس اس قسم
میں نیز اروا تھا کہ جیمس جیمس جیمس جیمس جیمس جیمس
تجربہ کی آئی ہے کہ جیمس کے خیال کہ اور آئی ہے وہاں
کھانہ جمعیت سناں سہار پور بہت ہی کم ہو گا میری
جیمس جیمس جیمس جیمس جیمس جیمس جیمس جیمس
وہاں کی عرصہ سناں کے لئے روٹ کا کھانا کھانا کھانا
نہیں ہوئی بلکہ جیمس جیمس جیمس جیمس جیمس جیمس
تیک جس میں کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
جو دی جاوے وہ ایسی عرصہ اس کو نہ ہوئی جاوے
کہ وہ اس قابل نہ ہو کہ وہ اس شخص پر جو کہ وہ

(۱۰) انجمن کبیر طبرستان ۳۶۵ (۱۱) انجمن المارین طبرستان ۳۶۶

(۳) ایندین لائبریری کے اہلکار و عملہ میں بہت کم آدمی

(۴۰) ۱۰۰۰ کسب و کار ۹۶۹

(۵) انڈین لا بورڈ کلکتہ، ۳۰ مئی ۳۴

(۶) اٹارن کمر طلبہ ۲ صفحہ ۵۹۲

اس میں اس میں قبول کیا گیا اور نامہ مندرجہ اور طور پر بھی معقول ہوں اور شرط اسے مقرر کرنا جو کر سکتا ہے اور نصف کر سکتا ہے۔
نہایت کم از کم اس کی ضمانت برابر کر دیا جائے اس حکم کے ساتھ مل واپس کر دیا جائے

ہائی کورٹ کلکتہ

مکراتی فوجداری

نمبر ۶۹ باب ۱۹۲۳ء مندرجہ ۹ راج ۱۹۲۳ء

ماتلا، برٹرسٹن میو بلڈ برٹرسٹن جسر در می

ریشا چندا موک، ملرم، بنام کلکتہ ملرم، طرف نشانی
مکراتی خواہ

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۹۲۳ء دفعہ ۸۱-۴۴
تحریرات ایکٹ ۵ باب ۱۹۲۳ء دفعہ ۲۲۸-۲۲۸
مان ملزم کا نہ لکھا جائے ناجوازی الفاظ کو اگر کوئی شخص یہ
دفعہ ۸۱ کا مفہوم

کسی شخص کو تحصر عدالت میں ہو ایک فوجداری جرم
یہ نہ نہیں ہی پاسکی تاؤنٹیک لہذا حرم ہو یہ
نہ نیال کیا جائے اور اس کو اس کی جواہ ہی کا موقع
نہ دیا جائے۔

معاملہ ایڈورڈ ٹچس سن پورہ پریوی کوئل مانتہ شہر
جلد ۱ صفحہ ۱۰۱

تیس ہانگ کیو نام ہانگ کانگ، انڈین کیس جلد ۱ صفحہ
۳۹ کی تعلیم کی گئی۔

الفاظ میان لوین اگر کوئی جوں مندرجہ دفعہ ۸۱
مجموعہ ضابطہ فوجداری کا مفہوم یہ ہے کہ عدالت ملزم

مجموعہ ضابطہ فوجداری میں قبول کیا گیا اور نامہ مندرجہ اور طور پر بھی معقول ہوں اور شرط اسے مقرر کرنا جو کر سکتا ہے اور نصف کر سکتا ہے۔
نہایت کم از کم اس کی ضمانت برابر کر دیا جائے اس حکم کے ساتھ مل واپس کر دیا جائے

مکراتی فوجداری
نمبر ۶۹ باب ۱۹۲۳ء مندرجہ ۹ راج ۱۹۲۳ء
ماتلا، برٹرسٹن میو بلڈ برٹرسٹن جسر در می

ریشا چندا موک، ملرم، بنام کلکتہ ملرم، طرف نشانی
مکراتی خواہ

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۹۲۳ء دفعہ ۸۱-۴۴
تحریرات ایکٹ ۵ باب ۱۹۲۳ء دفعہ ۲۲۸-۲۲۸
مان ملزم کا نہ لکھا جائے ناجوازی الفاظ کو اگر کوئی شخص یہ
دفعہ ۸۱ کا مفہوم

کسی شخص کو تحصر عدالت میں ہو ایک فوجداری جرم
یہ نہ نہیں ہی پاسکی تاؤنٹیک لہذا حرم ہو یہ
نہ نیال کیا جائے اور اس کو اس کی جواہ ہی کا موقع
نہ دیا جائے۔

معاملہ ایڈورڈ ٹچس سن پورہ پریوی کوئل مانتہ شہر
جلد ۱ صفحہ ۱۰۱

تیس ہانگ کیو نام ہانگ کانگ، انڈین کیس جلد ۱ صفحہ
۳۹ کی تعلیم کی گئی۔

الفاظ میان لوین اگر کوئی جوں مندرجہ دفعہ ۸۱
مجموعہ ضابطہ فوجداری کا مفہوم یہ ہے کہ عدالت ملزم

مجموعہ ضابطہ فوجداری میں قبول کیا گیا اور نامہ مندرجہ اور طور پر بھی معقول ہوں اور شرط اسے مقرر کرنا جو کر سکتا ہے اور نصف کر سکتا ہے۔
نہایت کم از کم اس کی ضمانت برابر کر دیا جائے اس حکم کے ساتھ مل واپس کر دیا جائے

نفاذ امر ہند
نام
کلکتہ
دکھانہ
مکراتی

میں اس کی نگرانی اور حفاظت کر سکیں تو اس کی ضمانت منظور کئے جانے سے انکار کرنے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ بمقابلہ جہاں بٹھارہ (۱) بعض ضمانت اس وجہ سے منظور کر لئے گئے ہیں کہ انہوں نے اقرار کیا تھا کہ وہ ملزم کو اپنا کارشکار بنالینے کا کہہ ان کو کافی موقع اس کا ملے کہ وہ اس کو خطرہ میں ڈالے محفوظ رکھ سکیں گے اور بعض یہ کہ وہ اس مقام سے جہاں ملزم رہتا تھا چھپنے کے فاصلہ پر رہے تھے کافی وجہ نامنتظر رہی ضمانت نہیں خیال کی گئی ہے کسی قسم کا قاعدہ بمقدار ملک عظم بنام سنگل (۲) قرار دیا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ نے حکم دیا تھا کہ ضمانتین کو الیا ہونا چاہئے کہ وہ اس مقام سے جہاں وہ قحبہ رہتا ہے جس کی ضمانت چاہی جاتی رہے دو میل کے اندر تک باشندہ ہوں اور اس عدالت نے قرار دیا تھا کہ حکم معقول نہیں ہے صحیح طریقہ مجسٹریٹ کیلئے یہ تھا کہ وہ اہلیت ضمانت پر غور کرنا اس زمانہ میں جس کے لئے وہ ضمانت ہوا تھا اسی مقدمہ میں بنلا دیا گیا ہے کہ مجسٹریٹ کو بر وقت ترتیب حکم ضمانت ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ غرض یہ ہے کہ ضمانت نیک چلی لیجائے نہ یہ کہ ملزم کو سزا سے نبردہ سی جائے۔ اور وہ ضمانت بھی جو مقام سکونت ملزم سے فاصلہ کے باشندہ ہوں ان مقدمہ میں قبول کئے جاسکتے ہیں جس میں مثلاً وہ ضمانت ملزم براس ذمہ دار بیچے ساتھ راضی ہوں کہ وہ ان کی موصوع میں رہے گا۔ اگر یہ مذاری (۱) انہیں کیمرہ ۵۵ صفحہ ۸۵۔ (۲) اورہ کیمرہ ۹ صفحہ ۱۹۹۔

مالک مسلم
نام
راحتہ داری
دا (۱)

ضمانت دی گئی ہے۔
صہ ۱۲۲ مجبہ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کو
اقتدار نہیں دی گئی ہے کہ وہ ضمانت کو منظور یا منظور کرے
اگر وہ ان کو اس غرض کی تکمیل کا اہل یا نا اہل خیال کرے
جس کی بابت ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اہلیت معین کرنے کے
مشورہ کی اجزا ضرور ہیں۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ ہر مقدمہ
میں مجسٹریٹ کو اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ آیا ضمانت اس
جہانیت میں ہے کہ وہ کافی نگرانی اور حفاظت ملزم کی کر سکا
یا نہیں۔ بعض ضمانت کا منقطع ہونا بالعموم اس امر کے
اظہار کے لئے کہ جبہ زیادہ کافی نہیں ہے کہ ملزم کی گھٹیا
رہنمائی بمقابلہ اس واقعہ کے کہ وہ ایک مقام پر رہتا ہے
کافی وجہ نامنتظر رہی ضمانت کی ہوا تو جبکہ باوجود اس ضمانت
ضامن یا اس کی سکونت بعیدہ کے ایسے حالات موجود ہوں
کہ وہ کافی حفاظت اور نگرانی ملزم کے رویہ اور حرکات و
سکانت پر رکھ سکتا ہے یا نہیں رکھ سکتا ہے جس کا مقدمہ
قیصہ ہند نام جیم جمن (۲) قرار دیا گیا ہے ضمانت لئے
جانے کی غرض یہ نہیں ہے کہ سرکار کے لئے رو بہ ضبط ضمانت
جہاں کیا جائے بلکہ یہ غرض ہے کہ ملزم اس مدت تک نیک چلے
رہے گا جس کا ذکر حکم میں ہے۔ اس لحاظ سے یہ توقع کرنا اور
اس کی ضرورت ہے کہ ضمانت جو پیش کئے جاتے ہیں وہ
ایسے دو دو از مقام کے باشندہ نہ ہونا چاہئے کہ ان
کیلئے یہ ناممکن ہو کہ وہ اس شخص کی کوئی حفاظت کر سکیں
جس کے وہ ضمانت جوتے ہیں۔ اگر ضمانت اس کی نگرانی
کرنے میں کہ وہ ملزم کو انہی نظروں کے سامنے رکھنے یا
ایسے ذرائع اختیار کرے کہ وہ اس کو نیک چلے کہنے

صفحہ ۳۲

کہ کسی مذہب کو پیش کر کے اس سے نہایت خوشنما اور
مصلحت پسندی کا کسی ایک قسم کے پیروی و تہمت پورے کو نہ
یہ معلوم ہوتے ہوں بیان کر دیا کریگی۔ رام اونا کی شرکت
کو کوئی ثابت نہیں کی گئی ہے لہذا اس کا بیان مبالغہ
بہت زیادہ کی حد تک نہیں پہنچتا۔ اس مقدمہ کی خصوصیت
یہ ہے کہ وہی علم جی نے اپنی تجویز میں کسی مقام پر بھی صاف
طور پر اس چار سے اجتناب کیا ہے کہ وہ رام اونا کے بانی
بھروسہ کر کے ان ایسے مواقع ہوتے ہیں کہ جس میں حقیقت
کنندہ حاکم کی شخص کی سیل سے جو معافی یافتہ کی حیثیت سے
پیش کیا گیا ہو اس قدر تیار ہو جائے کہ عدالت مبالغہ جی کے
یہاں کو بلا کسی ہر ذہن ہوتے کے قبول کر لے کہ وہ شخص اہل
معافی یافتہ تھا یہ موقع نہیں ہے جس میں جی نے
اس مسئلہ پر غور بھی نہیں کیا۔

میں وہی علم جی کی رائے سے متفق ہوں کہ برآمدگی
مال مسروقہ کی شہادت قابل اعتماد ہے۔ لہذا بخش سنگھ
ایک نادر گواہ ہے اور اس نے مبالغہ کو قبول اس کے پولیس
کی تفتیش شروع ہوئی گرفتار کیا تھا۔ مبالغہ مال مسروقہ کو
اپنی ملک نہیں بتانا ہے اور جس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ
مسدودیت کے یہاں موہن لال کے اظہار کو نہ قبول کرے۔
اور کرنا کو کوئی میں مسدودیت کے لئے۔ مقدمہ میں ایسے
حالات بھی ہیں کہ جو تابع قیاس ہوں کہ مبالغہ نے کوئی میں
حصہ لیا تھا تو مال مسروقہ اس کے قبضہ سے چند گھنٹہ
بعد واردات برآمد ہوا۔ بہت سا مال جو بظاہر مسروقہ
تھا مبالغہ کے قبضہ میں ایک گٹھری میں لایا گیا جس میں
مصنوعات کا دھڑا اور کتا بھی شامل تھا۔ اس آئینے

دو اور حکم یا نو فروع ہیں کہ کسی کو کوئی یا کوئی
مبالغہ نے زیر تحقیقات کو کوئی میں حصہ نہیں لیا۔ یہ مبالغہ
صحت نہ کام لیا گیا کہ وہ مال لے لے اور کوئی میں کوئی اور
نیکر۔ مبالغہ کا انکار قبضہ اس کی ہر مانہ علم کا شہورہ
اور یہ حفاظت خیال کیا جاسکتا ہے کہ علم یہ تھا کہ مال کو کوئی
میں مال کیا گیا تھا۔

نتیجہ میں میں حکم منہ کو برآمدہ ۱۲۵۰۰ روپے
ہندوئیل کرنا ہوں اور باقی سا دیا۔ یہ سنا تھا کسی سنا
تجویز کرنا ہوں۔

عدالت جوڈیشل کمشنر لاہور درخواست منفرد

نمبر مقدمہ ۱۲۵۰۰ بابینہ مسدودیت کے لئے
باد اس میں لال مسدودیت کے لئے
دلبر طرم سائل بنام ملکہ معنکم
مجموعہ ضابطہ مسدودیت جو جاری ایکٹ ۵۰
دسمبر ۱۹۲۹ء متعلق مقدمہ مسدودیت کے لئے
اشخاص کی ایسی جرم کی یا نہ تہمت تہمت کرنا ہے کہ وہ
انتقال مقدمہ ہو سکتی ہے۔

یہ واقعہ کہ شرط جو کسی شخص کی خصوصیات کے بارے
ایسی جرم کی یا نہ تہمت تہمت کی خصوصیات کے بارے
ہے۔ دوسری عدالت میں انتقال مقدمہ کے لئے
کافی ہے نہیں ہے۔

درخواست انتقال مقدمہ جو چاہی از عدالت جوڈیشل
درجہ اول پرتاب گئے۔

سب رام
مام
ملکہ معنکم
۱۱۔۱۰۔۲۹

دعا و طرک حج یا نیکو رکعت کے حکم کو کمالیہ نام دے دینا جس میں
 کہنا چاہئے اور اس میں کسی اطلاع ضروری کا ردائی کیے کرنا
 حکم و طرک حج معنی جو ایما ہے اور وہ ہے یا نیکو رکعت میں
 دینا کہنا کہ کمالیہ اور کسی حج یہ نہیں محدود حکم صاحب
 میں جو حسن و سالیہ میں فصل لکھا

حدود و مقرر مسائل میں جو حصے سے سالی سے منسلک کیا گیا۔

مرادو بیاضی فیصلہ و نظر کشج نوا کہلی مورخہ ۱۸۱۹ء
منجانب مرادمان بالو گوندی اپنے روئے رائے۔

معنا اب مراد علیہم۔ یا اویسا میں جن ایٹھ دس بجائے اب جو گڑا
اسا را کے چودہ دسری (سیانن گھونس و سرش پند لولہ نظر

قصہ صلحہ: یہ مرفوعہ مدعیان کے متنیج خیلام کا کیا ہے
جو قوا مدعیان کی رو سے ہوا تھا۔ عدالت ابتدائی میں مقدمہ

ڈاگری ہوا۔ برطبق مرقومہ نجایب دوزمیں دارول کے وہ
وہ نسلہ منسوخ ہوا اور دعویٰ خارج کیا گیا۔ ماحمان نے

اس عبارت میں مراد یہ کیا انھوں نے تین قسم کے اشخاص کو مراعہ
علمیہ میں شامل کیا ہے (۱) مفتی سیلاہ (۲) سر دوشیاد

(۳) وہ اشخاص جو مٹنی کے مشترک آسامیاں بنیان رکھتے
 گئے ہیں دورانِ مرقعہ بہ عدالت ہذا سرت چن راگھو شری دھرم

اٹلیٹ سرسوتی دیمی زمیند مرافدہ علیہا التایخ : ارجون
 لالہ غوث سہو گیا یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ماچھان کے اس

و اتحہ کا علم نہ ہوا اور مشتری نظام اور دوسرا زمینہ اور
علیہ بھی اس واقعہ سے لاعلم تھا شیخ یہ ہوا کہ سنا رخ

۲۱ جنوری ۱۹۸۱ء کو جب خدا نے بڑے فضل سے اسے امتحان میں ہوا تو اس کی پہلی
اس قیاس پر لگی کہ حیلہ فریضین مثل موجود اور حاضر ہیں

نہیں گئی، تاہم اس وقت تک کہ اس کا ایک جہت سے ہر ایک کے لئے
 حج کے روبرو ہونے کی وجہ سے ان کو ۲۰ فیصد سے زیادہ اضافہ
 حاصل ہوا ہے۔

اگر ایک زمیندار مدعی عایدہ و دوران ہر افسوسہ پائیکوٹ فوٹ پورٹ
اور قائم مقام حقیقت زمیندار مذکور کے مکمل تحقیق ہمارے پاس

یہاں تک کہ ابانہ بھی ہے۔ انھیں حالت یہ تھی کہ ڈسٹرکٹ
ایسے مرقعہ کی سماعت کرے جو در زمیندار مدعی علیہا ہے اور

کہا ہا جس میں ایک کھل چھینٹا تھا کپا بسد نہا اور وہ سر پہ
نہا اور اسپر اس کلمہ لوحہ اثر نہا و شکر کثرت

اُن کی راس یہ ہوئی کہ مگر یہی عدالت مرفوعہ تھیں جو اُن کے

پھر روئے صادر کی ہو یا ایک زمیندار علی علیہ کے لحاظ سے وہ
مستحق ہوگی مگر دوسرے کے لحاظ سے وہ مستحق نہیں ہوگی

مالاخر انصوائے مراحمہ کی جماعت سے انکار کیا اور حکم دیا
کہ لوگری جو سالانہ میں صادر کی گئی تھی وہ کالیبتہ کمال ہے

اس راستہ کی تائید میں عدالت نے اپنی طبیعت کا کافی خیال بنام
 نگینہ تراغہ (۱) پر اسد لال کیا جاتا ہے۔

مرا کہ یہ ناپائیدار دنیا کی محبت ہے کہ اگر وہ مٹ کر رہ جائے
کی رائے میں ہانگورٹ کا حکم جو صلی وانوس کے ناپائیدار

میں ویسا ہی تھا، افسانہ خلیل شہنا کو اس وجہ سے ہمارے اعلیٰ تعلیم کے اعلیٰ اس عدالت کو کرنے تاکہ عدالت بننا غور کرتی کہ اس

مرافع علی جوہر باللہ موقع برزخ تھا اور اس حکم کا پابند

نصرو کیا جاتا ہے اور رولنگٹ جج بن جاتے کہ وہ اس
کا کہنا ہے کہ تمہارا جیسا کہ تمہارا جیسا کہ تمہارا جیسا کہ

(۱) این کسر ۵۴ ۱/۲

ہائی کورٹ کلکتہ

مرافعتی دیوانی

۱۹۲۲ء

نمبر صفحہ ۱۱۰۵ اینڈ ۱۱۰۶ - مسلسل ۲۵۲

یا حلاس و سلسلہ کوٹش کرتی ناسٹ - سٹر

جسٹس جی۔ پی۔

۱۔ لکھنؤ وغیرہ مایکٹا بنام لکھنؤ جہاں اجداد وغیرہ

مراعات - مدعی علیہم مراعات علیہم

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۱ - ۱۹۱۲ء آرڈر ۱۲

مراعات - مراعات علیہ کی دفات - ناواقضیت کی بنیاد

مقامہ کی دیسی - ضابطہ -

ایکھنؤ کے کورڈنات جیسیات کسہ نے ہاگڑی کما

مگر ڈسٹرکٹ جج نے مطلق مراعات اس کو خارج کیا

منجانب مدعی مراعات کی گدراں میں ایک مدعی علیہ

مراعات فوت ہو گیا مگر اس کے قائم مقام کی طرح

مثل کرنے کی درخواست نہیں پیش ہوئی - ایکٹ ۵۱

نے سماعت مراعات کو اس کے لاطمی سے کی اور

مراعات منظور کر کے مقدمہ پیش میں دفعہ ۱۲ آرڈر

جج کے ماس و اس کی صاحب ڈسٹرکٹ جج نے فیصلہ

کر لیا یا تو اس کو اطلاع دی گئی کہ ایک مدعی علیہ

وہ ہو گیا ہے - ڈسٹرکٹ جج کے مراعات کی سماعت

کر لیتے اس کے کہ تصدیق کیا کہ انھوں نے جو

ڈگری سابق میں صادر کی تھی وہ کابینہ کمال رہی ہے

نزارہا لکھنؤ مجموعہ مراعات علیہم کے ایک کی دفات

سے ہائی کورٹ کے احکامات سماعت نازل

ہو رہے ہیں -

نیا بنام سرائی - دیوانی ایکٹ -

نمبر ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ -

فیصلہ - محکوم کوئی و بنام دیوانی کمرین

منسوبہ بتا لے دلیر کی سماعت کے انتقال لاٹک - الٹ

سب سے ڈیڑھ چھٹے ٹیم ہی ووں جو حوالہ اشیاں

معرفت یہ تملیاتی باقی ہے کہ شہر بنا بعض دیگر خاص

کے مفاد میں اسے جرم کی تحقیقات کر چکے ہیں اگر اس

نے اصول کو قبول کر لیا جاسے تو نوہست و متین

منجملہ اگر اکثر قریب و ملازمین کے بعض مفروضین سے پیدا ہو

نماؤں فتا ماضی ہو جائینگے اور ان کا کرینگے کہ ان کی

تبعیات کسی ایسے محکمہ سے کرائی جائے جس نے

ان ملازمین کی تحقیقات کی ہو جو مجرم قرار دئے گئے ہیں

چونکہ خود اس کا پیشہ اتفاقی ہوا ہے کہ میں نے بعض

اشخاص کا مراعات تو خارج کر دیا ہے اور اسی قسم کے جرم

کا مراعات دوسرے مجرم کا منظور کر لیا ہے - محکوم یقین ہے

کہ سب ڈویژنل قیصر ہی دلیر کے خلاف مفاد کی تجویز

بجائے وکرا کرینگے - بلا اس خیال کے کہ وہ سابق میں

تحقیقات کر چکے ہیں لہذا میں درخواست منظور

کر رہا ہوں -

درخواست نامہ منظور کی گئی

دائش

بنام

کلکتہ

(۱۱۰۵)

صفحہ ۵۴۵

عبدالعزیز

بام
کلمہ چاہا جہاں
(نکاح)

پندیرائی نہیں ہے۔

محض یہ واقعہ کہ منجملہ مرافقہ علیہم کے ایک مرافقہ علیہ فوت ہو گیا عدالت کے اختیار سماعت کو رائل نہیں کر دیا اگر عدالت نڈا کو صحیح حالات واقف معلوم نہ ہوتے تو لا سکتا ایک دوسرے قسم کا حکم دینی اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہی مرافقہ کی وفات کی وجہ سے عدالت نڈا کا اختیار سماعت کو رائل نہیں ہوتا۔ ہماری رائے یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ جج کو عدالت نڈا کا حکم کا حکم اور پیشوخ شدہ تصور ذکرنا چاہئے لہذا بلکہ اس واقعہ کی اطلاع عدالت نڈا کو کرنی چاہئے تھی۔ کہ ان میں انہی کے لئے خاندان سے کارروائی کی جائے جو واقعہ ہوئے نتیجہ یہ ہے کہ مرافقہ نڈا منطور کیا جانا ہے اور ڈگری مصدرہ ڈسٹرکٹ جج منسوخ کجائی ہے۔ مقدمہ تکمیل کیلئے واپس کیا جانا ہے کہ وہ جٹس پھر ڈس کے رو برو پیش کیا جائے اس وجہ سے وہی اب رکن آفس طلبہ کے باقی رہ گئے ہیں جس نے سابق میں مرافقہ کی سماعت کی تھی۔ ہمارے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس پر غور کریں کہ ہم کو اس مسئلہ میں کیا حکم بالآخر صادر کرنا چاہئے نتیجہ ہمارے حکم کا یہ ہے کہ فریقین اسی حالت میں کر دے جائیں جس میں وہ ہیں اگر ڈسٹرکٹ جج صحیح واقعات کے علم پر مقدمہ کو عدالت نڈا میں واپس کر دے مقررہ کی نسبت کوئی حکم نہیں دیا جاتا۔

مرافقہ منطور کیا گیا۔

عدالت چوڈیشل کمشنر ۱۹۱۲ء

نگرانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۲۲۲۰۱۲ء بمطابق ۱۹۱۲ء منصفہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۲ء

اجلاس برسر کنبہ لال دیویشل کمشنر
شیام لال عذر دار : ۱۴ مارچ ۱۹۱۲ء
نگرانی خواہ : ایک سن گجر مددجوای ڈگری
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۵۰۱۹ء آرڈر ۲۱
رول ۵۸۔ یہ تیار بیج قرتی کے زمانہ عذر داری۔
بیج کے اصلی نہ ہونے کی توجہ سے۔ عذر داری کا نام بطور
ہوتا ہے نگرانی آیا قابل پیشرفت ہے۔

ایک ڈگری کے احرام ایک مکان میں کیا گیا عدالت
کی کہ جائیداد بہت زمانہ قبل چاہا احوار ڈگری
میں میں ہو۔ عذر دار مددجوای سے عدالت
تجویز کر کے بیج کی سببی اور مددجوای ڈگری
اب بھی حاضر ہے عذر داری نام بطور کی عذر داری
یہ نگرانی کی ہے۔

دار واکا کہ تصدیق نگرانی کوئی وجہ دست اندازی میں ہے
دفعہ ۱۸۱ نگرانی تیار فی حکم مصدرہ منصف بلگرام مورخہ ۱۹
فروری ۱۹۱۲ء۔

واقعات مقدمہ حکم مصدرہ منصف بلگرام کے حسب ذیل
فیصلہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

داد ہے شیام (فریق ثانی) نے ایک ڈگری زلفہ
کے بمقابلہ لالو طرن ثانی نمبر ۱۲۰۰ نمبر ۱۹۱۲ء کو حاصل
کی ڈگری ضلع فرخ آباد میں صادر ہوئی۔ تاریخ ۱۱
نومبر ۱۹۱۲ء ڈگری بارسے عدالت فرخ آباد سے ڈگری

10

100

میں نے یہ سب اس لیے کیا ہے کہ میں اس کو جو وہ چاہتا تھا، دے دوں۔
نہیں بلکہ اس کے لئے تو اس کی جگہ پر لکھا ہوا ہے کہ "اس کا ایک اور"

مری مالک اور قسم دکر رنگہ نامہ سکھ کا وہ جنوری ۱۹۱۰ء میں
 در نامہ ۱۱ اور اس کی جوبہ ماہ بہ کنور بنارنج مرحوم ۱۹۱۰ء
 بالیہ ہوا اس نے ایک دو ماہ ترہہ نامہ بھی مسمیٰ لکھا
 کہ ایک سو نو سو مدعی علیہ منراکل نامہ ادا کا تکمیل کر دیا۔ سدا
 مدعیہ جو اصل سے ہ کہا جا رہا تھا مدعیان حال نے اور اسے
 ساتھ مسماں ہر ہر جس سکھ مدعی علیہ غیر ۳ اور اورت سکھ
 حوالہ اول فوت ہو چکا ہے شرک بھی۔ مدعی علیہ مسماں رام کتر
 فوت اور اس نال سکھ سے جس سکھ مدعی علیہ غیر لکھا خوش
 سکھ فوت جس کا مدعا سونا نامہ سکھ مدعی علیہ غیر اور دل اس سکھ
 مال مدعی علیہ غیر لکھے۔ سرد و مضامین میں ہا سکھ زید بی
 مدعی علیہ اس وجہ سے ناما لیا کہ اس نے یہ حال کے نہ رہے
 شریک ہوئے سے انکار کیا ہا۔ لہذا ہر دو مضامین میں سلسلہ شریک
 ایان و سر سے کے مطالب ہے ہر دفعہ سکھ ہے۔

شجرہ سے خود ظاہر ہے کہ قریب برس وارث عہدوی اذری
 دہرم تاسر لکھا بجن سکھ ہا۔ مدعیان نے ایک البار و احسان
 ایما ہے جس کی رو سے نامہ شاخیں بالاصول وراثت کی مسخ ہوگی
 اس طرح کہ مدعیان شمول مدعی علیہ دہرم جکنا سکھ کی نصف
 نامہ اس کے شخصی ہونگے اور ہر بخش ہنگا اور شرا تہ ہنگا لیبہ
 نہ سکھ کے بالفاظ دگر نامہ ہر سکھ کی سربارہ اس مدعی
 دائر لگی گئی ہے وراثت عہدوی سما ہر سکھ کی وفات ہر عہد
 زریہ سکھ کو دفع ہوئی شروع ہوئی۔ اور نہ نال بنارنج
 ہر مارج ۱۹۱۰ء میں لکھا وہ کہ گئی

معدیہ سا ہر اسرار سکھ اسرار کا تھا کہ دسا و ترہہ ہا
 تکمیل کر دہ سوہ بھی کہ اسے فالہم ہے۔ رواج کا غذا مسمیٰ
 نہیں ہوا چاہئے عیا اسوہ سے اگر اس کوئی رواج نہ ہوتا تو

۱۰۰۱) عہد محض اس ورثا عہدوی ہوتے۔ اور عہد وارث عہدوی
 عہدگی قریب وارث عہدوی کے دعوئی کہ سکھا اس سکھ
 ہر مسمیٰ مضمون مندرجہ دہرم تاسر مولفہ میں صفحہ ۱۰۰۱ ص ۱۰۰۱
 لکھا ہر سکھ کے کافی سکھ ہے۔ چکا نہیں ہوا وہ ہا مدعیان نے
 واث کا ذکر عرضی دعوے میں کیوں نہیں کیا ہا۔ اسکو نے
 سب سے پہلے بیان کیا تھا اس کا نتیجہ ہا کہ عہدوی مدعی جس طرح
 لکھا تھا اس سے کوئی اسحق انس ہا حال کو ماس نہیں ہوا
 خانہ موہ اور اس کے تواس کے جواب دعوئی میں لکھا گیا وہ
 باورہ میں ہر نہیں ہے لیکن مدعی کا جواب ہا جواب اس
 جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سکھ کو مدعی علیہ دہرم مدعی علیہ غیر
 نے نہیں کیا تھا لکھا اس سکھ نے خود بھی ہر مدعی میں کہ اس
 جس میں اس نے یہ لکھا تھا۔ جواب ہا اس میں مدعی ہا
 نے اس رواج کو نہیں ساں کیا گواہوں نے اسکو ہا ہا لکھا
 سکھ قریب رہیں ہا جو کچھ انھوں نے بیان کیا۔ اور ۱۰۱۱

جواب ہا جواب صفحہ ۱۱ ص ۱۰۱ میں درج ہے۔

و جیسا کہ مدعی علیہ غیر ۲۰ نے ساں کیا تھا ہر سکھ جس سکھ
 وراثت بمقابلہ ہا حال کے ہے باورہ اس کے مدعیان نال
 جو ع کرنے کے شخصی اس وجہ سے ہیں کہ گنگا بخش سکھ نے انکار
 کیا اور وہ شرک دعوئی نہیں ہوا اور اپنے حقوق کی خطا
 سے مدعی رہا۔ اس کے جواب ۱۰۱۱۔ جہو ۱۰۱۱ اور
 اس کا مدعی علیہ غیر ۲۰ کہ سکھ ہا مدعی و جسے مدعی
 غیر ۲۰ مدعی فرقی نال میں کرے کہ فائدہ نہیں لکھا
 اس کے شخصی یہ ہیں کہ وہ اسے دعوے کو نہیں۔ رواج نہیں
 کرنے ہیں بلکہ دہرم تاسر عہدوی ہا سار مدعی علیہ غیر کرنے ہیں
 ان کی یہ بحث ہے کہ وہ اس کرنے کے میں ہر ہا۔ ہا

خ گ
 نام
 لکھا ہر بخش سکھ
 (۱۰۱۱)

اگر ہم روح کے نام کر کے مجموع میں روحم کو
 نام نہ نہانا ہے اسوج سے کہ ہم سازش نام بہر کر سکتے
 مخراس کے مطابق ہست وہ نہ کہہ کہ ہرچمال کو بنارنانش اسوج
 نہ ہرچمال کہ وہ ایک درجہ مدعی علیہ سر سے بعد میں
 اپان و جملوں کے لکوس پر غور کرنا پاتی ہے۔ بیوہ کی ذات سے
 نال کو جدید بنائے نالین قصہ س اسو گئی ہے۔ من آن کر
 بنالین رجوع کرنے کی اجازت و ناموں ہم علیہ حصہ
 مدد کی ہے۔ مہمیں ہیں کہ ان الفاظ میں کوئی قانونی قوت
 میں ہے۔ بنالین مرافقان یہ بحث کی گئی تھی کہ وہ الفاظ رو سے
 وہ آرڈر ۲۰۰۔ رول ۱۰۱ حکم کی مدد تک چھوٹے ہیں۔ اس بار
 ہرچمال یہ ہے کہ مدعی دعوے سے دست برداری کرے۔ عقد
 بنالین نہیں ہو ایشا اور عمل مدعی کہہ کہ عدالت کا اس
 میں نہ کوئی دفعہ سب دی گئی اور نہ دست برداری کی گئی
 یہ شایع کر دیا گیا۔ اب یہ سکہ باقی رہ جانا کہ نامہ جلال
 رہے کہ وہ ان الفاظ کی یہ نصیر کریں کہ گو ان کو اجازت نہیں
 باقی آراء۔ مادخل کا اضافہ عرضی دعوئی میں کریں با اس
 رہے کہ رول کی بنا نہیں بیان کی گئی ہے۔ تاہم ج
 جلال کہ کہ وہ دوم۔ نامہ ۱۰۱ نہ کی کر سکتے ہیں اور اس
 سرری نالین میں رواج بننا۔ سکتے ہیں۔ لھذا اس کے سوا
 اور مدعی۔ ہر ان الفاظ کی مدعی کہہ کہ اس نے صورت
 ہرچمال کہ کہ وہ مجاز میں کہ ہرچمال و حل رجوع کریں
 یہ بھی کہ کہ ہرچمال کے ان معالی۔ یہ آگ کو ایک حد بد نہا
 میں ہرچمال یہ کہ ہے۔ ناوقتیکہ رول کا وجود نہ ہو
 یہ کہ کوئی ایسا شخص نہیں ہوتا۔ ذی علم جے خود
 ناہا کہ نہ نالین اسدھر رجوع اور قصہ دو رول اس سکہ کے

ایک ہی مار مٹی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عدالت کو جواب احوال
 میں رول کا ذکر کرنا چاہئے تھا۔ وہ اخراج دعوئی استفسار
 کے لئے ایسا ہی ضروری تھا جس کا وہ دعوئی دخل کے لئے ہوگا۔
 غالباً اس کی تیسری کی جاسکتی ہے کہ بیوہ کے انحال سے مدعی کو
 جدید بنارنانش دخل ملے گی اگر وہ رواج کے مات کرنے میں
 کامیاب ہوں۔ لیکن وہ اصول لہر فصل بندہ کی رو سے ایسا
 کرے مجموع ہیں۔ بن آن کو جدید بندہ رجوع کرنے کی
 آزادی و تاجوں (حوالہ خارج ہوگا)
 ان جملوں کے مفہوم کے کثیرین کے عدالت۔ امر صرف
 علیہ رہ جانا۔ ران سے ہرچمال کو وہ حق حاصل ہو جاتا ہے
 جو کسی دوسرے ظن ان کو حاصل نہیں تھا۔ ہماری تجویز ہے کہ
 حالات مقدمہ میں ان کو وہ حق حاصل نہیں ہوتا۔ وہ کوئی
 فیصلہ ماس فرمیں نہیں ہوا سب سے اول امر تصدیق طلب
 بارڈرٹ بیج کے دروہ تھا کہ آیا وہ عدالت کے حوالہ تھا
 کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا وہ
 عدالت کو اجازت اضافہ دوسری دخل دینا نہیں۔ انھوں
 نے تجویز کی کہ عدالت کو زیر سم عرضی دعوئی اس طرح دینے سے
 انکار کیا کہ اسے عاکجا کہ کہ وہ اس کے تصفیہ کے مجاز ہے
 کہ عدالت جدید نالین کر سکتے ہیں یا نہیں۔
 سم کو یقین نہیں ہے کہ عدالت کے حق میں کوئی
 نا انصافی کی گئی ہے۔ مقدمہ سابقہ ۱۹۰۹ء کو
 فیصلہ ہوا۔ گنگا بخش سنگ نے فوراً ہی ایک دعوئی بمقابلہ
 جگتا تہہ بخش سنگ کے کل جائداد کا رجوع کر دیا۔ فریڈرین
 ضلع کر پی۔ گنگا بخش سنگ نے نصف جائداد لی اور جگتا
 بخش نے بقیہ نصف ضلعناہ موزعہ دارا پر علی ۱۹۱۰ء

صفحہ ۵۳

[illegible]

فیصل آباد۔ مدعیان۔ مقدمہ کی بیعت کی اجابت نہ کرنا
 مدعیان نے مدعی کو دیا کہ ختم سال روان منجمل
 یہ کہ اس کے لئے ماہ و اس نوٹس کے مدعی علیہ قاصر رہا مدعی علیہ
 کا ادعا ہے کہ واقعات اسی مراعی فالوں مراد منجمل کے
 مراد ہیں اور وہ میل نہیں ہو سکتا۔ عدالت استانی نے طے کیا
 کہ اسی کی نوعیت راجعتی ہیج اور وہ تھو، قانون انتقال تھا
 یہ اس رائے کے ساتھ عدالت استانی نے جواب دہ کی کیا اس لئے
 کہ یہ ہم ہو سکتا تھا اور باضابطہ نوٹس نہج سے ختم ہو گیا برطیس
 ڈسٹرکٹ جج نے اسے اسوج سے خارج کیا کہ اسی میں بیعت
 احکام قانون مراد منجمل تھا اور ختم نہیں ہو سکتا تھا جہاں
 رائے یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ جج کی رائے صریح طور پر درست ہے۔

مدعیان متعلّق الصدیر، بر ملا اربابیت نامت قرار دیا گیا ہے
 کہ مدعی آنا رسدہ رعیت ارباب مؤثر کی ہے۔ اور ارباب اربابیت
 یہ بھی تھی۔ یعنی یہ کہ انکی اربابیت کا یہ وہاں اربابیت
 ہے۔ اربابیت سے اربابیت اور اربابیت سے اربابیت
 اربابیت اور اربابیت کے اربابیت ان اربابیت
 ہے کہ مدعی علیہ رعیت تو اربابیت اربابیت اربابیت
 اربابیت اربابیت اربابیت اربابیت اربابیت
 اربابیت اربابیت اربابیت اربابیت اربابیت
 اربابیت اربابیت اربابیت اربابیت اربابیت

اس میں کہا ہے کہ مباح کی یہ بحث کہ محض اصرار سے کہ ایک ادارت و رعیت اپنے ہمارے متعلقہ زمین حاصل کرتا ہے گوارہ اعراض کا استیلاء۔ یہ یہ قرار نہیں دیا اسما کہ حد فطرہ اراضی کی ثابنت، دفعہ ۱۸۲ قانون مداخلت کے تحت ہیں جو حاقی مشورہ حال میں زمین کو رعیت یا تو مکان کے اعراض کیلئے استعمال کرتا ہے یا اعراض کا استیلاء۔ لیسٹکٹ جے۔ دے۔ رے صحیح قاضی کی ہے کہ

اما ذات رعیت اسے موسیٰ ایسے محال کے ایک سید میں کہتا ہے
اور اس طرح دفعہ ۱۲۰۰ محال ہو جاتی ہے مرحلہ اس کے اگر ہم قرار
یر کہ یہ ۱۲۰۰ محال رعیت ہیں ہے تو وہ احواص کا قریب
زیادہ محال ہو جاتی ۱۰۰ سے کہ رعیت شادی سچے موسیٰ
مستحب ہیں مگر اس کا قریب نام کے ۱۰۰ رعیت محال کی
بہرہ صمد دیوانا بہرہ نامی سچے کر دہ اور ۱۰۰ ہزار
نئی لہذا اس کے سچے کر دہ ہیں کہ مدنی علی کی رعیت کسی
۱۰۰ سے طلق محال ختم ہے اور وہ لاشیٰ خلع سے صمد ہیں
سچہ یہ ہے کہ لاشیٰ صمدہ کو شکر خجہ حال رکھی جاتی ہے
اور لاشیٰ صمدہ کو شکر خجہ خارج کیا جاتا ہے

عدالت جو پیش کش منسوخ اور
گواہی دی

نمبر مسلسل ۲۲۲ - ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۳ء تک ۲۹ مارچ ۱۹۱۳ء

عاشق طوطی مدنی بخراجیواد بنام علامہ سرمدی علی نقوی
خانوں گلشن اودہ انیسٹ ایڈماتہ قشت و اعادہ حسن
اعتدال سماعت عدالتہائے دیوانی وال ایام اس سرمدی
وجیلکاری برماقت فائل سماعت عدالت دیوانی مدنی پابل۔

دعوتِ محسن اعلیٰوں کی اور کمالِ اعلیٰ اور سب سے بڑے

ہمارا مالک اللہ و ہمارا رب محمد و ہمارا رسول محمد

حب مدني في بلاد الشام

و اعتمد علیہا

عالمی اتحاد الہی بنی حکومت برپا کی جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

نظم کائنات

ہائی کورٹ کی کالکٹ

مراۓ مال دیوالی

مراۓ مال دیوالی ۱۹۱۳ء ۱۹۱۴ء ۱۹۱۵ء ۱۹۱۶ء

با طلاس مشن سراسر نہ کیجی

وہ نہ جھٹکتی ہو

گرسن رہا تھا دیا کوئی نہ بنام ہتیاروں ساری دیکھیں تیر

میں ان واقعات

ماتوں مراۓ مال نکال اکٹلا ۱۹۱۵ء ۱۹۱۶ء

۱۸۲۱ء مراۓ مال آسانی - حرد مکان کا کوئی

رکتے کے لئے اس حال کا ماتہ اس کی نہ سب سے نام

تیرے نوٹس تلمہ -

کامیابی - نہ دے کسی سے

نوع الناس - کیا سکا سن ہوا سکا کالکٹ

میں مونی رہے کے لئے اس حال کیسے ہو

مراۓ مال ۱۹۱۳ء ۱۹۱۴ء ۱۹۱۵ء ۱۹۱۶ء

مراۓ مال دیوالی بہت اعرافن کا ست

مراۓ مال میں بہت احکام قانون انتقال

جائداد و ملکی نہیں ہونے اور نہ نوٹس تجلیہ

حتم ایسا جاسکتا ہے

دائماً نگہداشتی رہیں - مراد ان

کہ وہی مراۓ مال کے لئے دی گئی

مراۓ مال - اسی طرز سے نہ ہا کالکٹ میں مراد

۱۹۱۹ء پہلے نوٹس دیا جس سے مراۓ مال کا شکی رہا

نہایت پریشانی - مراۓ مال میں نہ جھٹکتی

نہایت پریشانی - مراۓ مال میں نہ جھٹکتی

اور دگر کی حسب تسلط نامہ بارش ۱۹۱۹ء میں دیا گیا تھا
 اور اسی حالت میں دگر کی جارسی رہی اور اسی وقت
 انھوں نے یہ دعویٰ کیا اس سے شہادتیں ہو جائیں کہ ان کو
 دگر کے مالوں سے غلطی ہوئی -

کونسی وجہ دگر کی رہا انھوں میں داخل کر رہی ہو
 یہ حالت صحیح ہے کہ دگر کے مالوں سے غلطی ہوئی ہو
 دگر کے مالوں سے غلطی ہوئی ہو دگر کے مالوں سے
 یہ حالت صحیح ہے کہ دگر کے مالوں سے غلطی ہوئی ہو
 دگر کے مالوں سے غلطی ہوئی ہو دگر کے مالوں سے
 اس سے بھی یہ شہادتیں ہیں کہ حالات عامہ سے دگر کے مالوں
 میں داخل نہیں ہو سکتا تھا ان کو اور طور پر حاصل نہ ہوا
 مال اطلاق دفعہ ۱۱۱۱ میں مسئلہ رواج میں ہونا حال
 اس لئے نہیں کہنے کی دگر کی تھی - مراۓ مال کے
 نتائج کیا جاسکتے ہیں -

مراۓ مال کی کیا گیا

<p>کیا گیا ہے کہ محکمہ کے مالک قابض اراضی میں ہو جس کا وہ ماتر مالک حسب شرائط مقدمہ دفعہ ۱۰ الف ہو جاتا ہے فقرہ ۱۰ الف کی رو سے اس مقدمات کا اعلان کیا گیا ہے جو ایسے شخص لیجاہ سے قرضہ کیلئے رجوع کئے جائیں جو بحقیقت وارث متونی کا شتکار اراضی کے رجوع کئے محکمہ مال کے اختیاری محکمہ کئے گئے ہیں۔ اس کی ضرورت نہ ہوتی اگر ذیلکاری اور قبضہ و طبع قوانین کی رائے میں مترادف اٹھتی ہوتے اور فقرہ ۱۰ الف مقدمات پر محدود رہ کر کیا جاتا جو ایسے اختصاص رجوع کریں جن کی واقعی ملکیت میں اراضی ہو۔ عدالت ہڈ کے ایک بیج نے مقدمہ رگھو پر مال نام مندرجہ (۳) میں یہ قرار دیا ہے کہ محکمہ مال کو اس مقدمہ کا اختیار سماعت حاصل ہوئے کیلئے جو کوئی شخص حصول قبضہ لڑائی کا رجوع کرے ضروری ہے کہ روت میں ملے وہ شخص قابض اراضی ہو۔ اس مبادیہ رائے میں جہاں وارث متونی آسانی و ذیلکاری میں قابل سماعت عدالت دیوانی قرار دیا گیا ہے وہاں قابض مال اب اس قسم کے مقدمہ کو قابل سماعت محکمہ مال قرار دیا ہے لیکن فقرہ ۱۰ الف میں لفظ ذیلکاری قائم رکھا ہے اور ایک بجائے لفظ قبضہ نہیں قائم کیا ہے اور ڈکے فیصلہ مقدمہ جیگا ہام کا لمبی (۳) میں ان سماعت کے تردید کی کوشش نہیں کی گئی جو فاضل جوڈیشل کنسٹبل نے لکھے ہیں۔ اس میں محکمہ اختیار لڑائی لڑا تاؤ سدی وجہ ظاہر کی گئی ہے وجہ مندرجہ مقدمات عدالت ہڈا مطبوعہ ۱۹۱۰ اور کینز بھی اسی قسم کے ہیں۔ جن مقدمات کا سرری طور پر تصفیہ ہو سکتا ہو لائن سماعت محکمہ مال اور دئے گئے ہیں اور جس مقدمات میں بسبب تحقیقات حقیقت نوعیت اور وراثت کی ضرورت ہو عدالت دیوانی کیلئے</p>	<p>جھوٹے گئے ہیں جس کوئی شخص رائے کا شتکار اراضی میں ہو اس لئے حق کا تصفیہ آسان ہے لکیر جو دفعہ ۱۰ الف کی مبادیہ رجوع اور جو تو بسبب اور محکمہ تحقیقات کی رو سے ہے مقدمہ ہڈا میں اور تصفیہ طلب اس قسم کے اس میں مبادیہ رائے میں جن کے اثرات مضمر ہیں۔ حقیقی رجوع کے یہ واقعہ ظاہر ہے کہ مذکورہ حق جو بتایا گیا ۱۹۱۹ء میں حاصل ہوا اور اس وقت سے وہ قابض ہیں ہے۔ اس قسم کے مقدمہ سے احکام دفعہ ۱۰ الف فقرہ ۱۰ الف قابض اور متعلق نہیں ہے</p> <p>مقدمہ آگرہ میں مقدمہ ہیلاں سنگہ نام مندرجہ (۱۱) میں ملے کیا گیا ہے کہ محکمہ آسانی کی بی بی علی آسانی کی بی بی علی ہے اور ایسی صورت میں آسانی کو محکمہ مال میں قبضہ کی مالس کرنی چاہئے۔ احکام مندرجہ دفعہ ۱۰ الف قانون مزارع ان الفاظ سے مجملہ ہیں؛ دفعہ ۱۰ الف فقرہ ۱۰ الف قانون لگان اور میں وقع ہوئے ہیں۔ رو سے قانون مزارع مال کے مقدمات حصول ذیلکاری ایک محدود نہیں ہیں لیکن جس کوئی آسانی بھر اس طریقوں کے قوانین میں محکمہ میں اور طور پر مداخل ہو جائے تو اسکو محکمہ مال میں مالش میں اراضی دائر کرنی چاہئے۔ عالت یہ اہتمام اس وقت سے پیدا ہوا ہے کہ دفعہ ۱۰ الف قانون لگان اور میں مالکان کی مالکان میں داخل ہیں۔ اور دفعہ ۱۰ الف قانون مزارع ان میں وہ داخل ہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ تحقیقات نوعیت اور وراثت مالک متونی اس مقدمہ میں مذکورہ وجہ میں مالک کی حقیقت کی بنیاد رجوع اور محکمہ مال کے اختیار سماعت کے مابین محکمہ مال کی ہو محکمہ استعمال اختیار سماعت کم و بیش سرری ہو</p> <p>میں ہر عدالت ہڈے ماتحت کی ڈگری کو منسوخ کرتا ہے</p>
<p>(۱۲) ۱۱ دیکھئے مقدمہ ۲۲ (۱۳) ۱۱ دیکھئے مقدمہ ۲۲ (۱۴) ۱۱ دیکھئے مقدمہ ۲۲ (۱۵) ۱۱ دیکھئے مقدمہ ۲۲</p>	<p>(۱۲) ۱۱ دیکھئے مقدمہ ۲۲ (۱۳) ۱۱ دیکھئے مقدمہ ۲۲ (۱۴) ۱۱ دیکھئے مقدمہ ۲۲ (۱۵) ۱۱ دیکھئے مقدمہ ۲۲</p>

قابل سماج حالت مال میں اور عرصہ ایسے حالت میں

میں کبھی غصے والیں کہ اگر رشتہ داروں نے

مارہ مکی نے باغیہا ترا مراۃ عدالت الہی کے حکم کو حال دنیا
مدعی نے اب سرگرائی حسب دفعہ ۱۱۱ ہجرت سال ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶

بنا پر کی ہے کہ عدالت اولیٰ نے اس انصیاء کے اہمال۔

انہار کیا جا کو محال ہے۔

ہر دو عدالت ہائے امت نے عدالت ہاکی ایکساٹھ

جولانہ لارڈرش میں طبع ہوئی ہے اس کا لغت نمبر ۶۷۱۳

کما سے نصاف رکھتا تو شاگردوں کے ساتھ گھبراہٹ کے ساتھ (۱) کا ذکر

[illegible]

یہ سب کچھ دیکھ کر اس نے کہا کہ اس نے اس کے لئے کیا کیا ہے

میں نے جانتا تھا کہ ان کے لیے یہ سب کچھ ہوتا ہے۔

عبداللہ شفیق خان مسعود کے لارڈ مال کے ایلیا یسید علی امام

حلاف میں فیصلہ کی ہو جو اس عدالت کو اعلیٰ ترین عدالت قرار دے

1000

(اگر یہ کوئی الفاظ رکعتی اور ہر نماز میں)

لو کہہ کو کوئی وجہ ہیں معلوم ہوں کہ یہ فاصلہ جو اتنا

اور وہ مال کی عالمانہ تجویز سے اختلاف کریں انہوں نے مال

الفاظ و حکامی اور "قضیہ محبطہ" کہ وہ قانون کا

مستحق و بی در ارتقا و قانع گاه به خیر و مزید تواند ترسد و قانع

۱۴۰۰/۰۱/۰۱

کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے ایک ایسا طریقہ ہو جس سے وہ اپنے آپ کو بچا سکیں۔

یہ سچ ہے کہ اگرچہ یہ ایک اعلیٰ ترین اور بہترین چیز ہے، مگر اس کی وجہ سے اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

داں ہوں جو ان اسماں سے ریحام سے ربوب ہوں سے

حق میں شیعہ مافوق الحکمت و قہم و العبادت اور بدعت

پیدا ہوا ہو لیکن ان عقائد کے اعلیٰ مقصد اور وحدۃ اشمال

(۱۱) مذہبی کتب پر علماء کا موقف ۲۸۲

4. 在下列各题中，选择你认为最合适的答案，并填入括号内。

اس ہڈ کی سرطانی تھی کہ اگر یہ طریقہ نہ اختیار کیا گیا تو انھوں
 ماحاضر ہوگا اور آسامی لگان کا دوسرا اور بیگا احکام صراحہ
 دفعات ۱۰ اور ۱۲ قانون انتقال جائداد کی رو سے نہایت دھما
 کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کا ادراعی معاہدہ حائر
 ہے نہ وہ ٹی مابین ریب اور آسامی میں مندرج ہو
 اس بارہ میں بطریقہ مذکورہ اخیر ہم کو سوامی نام تیار احول
 ۱۴۱ (۳) کا حوالہ دیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ
 حوالہ دہائی ہی کہوں ہو جہ و منہج مساوی الفاظ میں
 انتقال مساوی ہڈ گہرہ ممنوع کر سکتا ہے اور اس شرط کی
 حوالہ دہائی کو پٹہ گیرندہ کے حق کی صحتی کا ماحق قرار دے
 سکتا ہے۔ لہذا محکو خیال کرنا چاہیے کہ معاہدہ حائر تھا اور
 مابین ریبہ اور آسامی نافذ تھا

پر پہچے میں عدالت اتالی سے لے کیا کہ انتقال صحیح
 تھا اور عدالت حرائع اتالی سے اسکو صحیح تحریر کیا ہے۔ اب
 ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس امر کو دھن کر کے
 معاملات صحیح بھی دھن کی ذمہ داری پر غور کرتے ہیں۔
 اور اول غور طلب یہ ہے کہ آیا معاہدہ مندرجہ ہڈ کی پابند
 ہے یا نہیں اور ابتدائی آسامی ہی پر ہوگی یا وہ ایسا
 معاہدہ ہے جو ادراعی کے ساتھ رہتا ہے اور اس طرح ہڈ
 قالصان ہڈ پر دوراں مہام زمانہ پڑیں اس کی پابندی
 ہوگی ہماری راسے میں یہ معاہدہ در معاہدہ ہے جو ادراعی
 کے ساتھ رہتا ہے۔ لحاظ عام اصول کے کوئی معاہدہ اسی
 کے ساتھ ساتھ اس وقت کیا جاسکتا ہے اگر وہ اس قسم کا
 ہو کہ اس سے مالک استعمال جائداد بقل ہر ایسا کر
 پڑے جس کو یہ دہدہ ایسے مفید خیال کرتا ہو۔ ہڈ کر دیا
 گیا ہے کہ طارضا مندی رہد اور اسی کو منتقل نہ کر سیکر کا
 صریح معاہدہ ایسا معاہدہ ہے جو لاری طر پر جائداد بقل
 سے منتقل ہوتا ہے اور اس طرح وہ معاہدہ اس کے انتقال
 کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ ہمیں بنام اول د ۱۳۱ ایک بیان
 بنام کاش (۴) اور دیٹ عام ڈاٹ (۵) اس مقدمہ
 میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ زمیندار کی پٹہ نہ ہو کہ ادراعی
 شرط جو آسامی کے انتقال کر لے پڑ لگائی گئی ہے وہ یہی
 رہا قیام ہڈ کٹنے نافذ رہی۔ پٹہ استمراری تھا اور اسکی

پٹہ طے۔ کے بعد پٹہ دار نے مدعی علیہ اول کے حق میں
 رہا کیا قتل ادائی در قرضہ پٹہ گیرندہ نے قصور کیا جس کا
 میچہ پ ۱۲۱ اکرم اسے لقا اسے لگاں لی ڈگری حاصل کی
 اور پٹہ گیرندہ مستقر رہا مہام کر دیا۔ یہ خیال ماحرائی ڈگری میں
 مدعی علیہ اول مرزا کے قید لیا بتاریخ ۱۹۱۱ء
 مدعی علیہ اول نے جان اور خیر بدہ کو سبھی مدعی علیہ دوم سے کر دیا
 بتاریخ ۱۲۱ اپریل ۱۹۱۱ء مدعی نے عدلیہ با حصول لقا یا
 لگاں داحہ رجوع کیا مدعی علیہ اول نے عدلیہ وہ
 لگاں کا دوسرا حصہ سے ہیں ہے کہ اس سے اپنے حقوق
 پٹہ مدعی علیہ دوم کو منتقل کر دئے تھے مدعی کی حمت یہی
 کہ انتقال ساری ہے عدالت ہاسے ماتحت سضا و منتقل

(۳) لائٹنر جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۸

(۴) لائٹنر جلد ۲ صفحہ ۵۹۴

(۵) دیکھو روئے جلد ۱۸ صفحہ ۸

(۲) ایڈس کسر جلد ۲ صفحہ ۴۴۹

ردا کرنا۔
مقام
سہ ماہی
دکلمہ
مہم

کوئی وجہ نہ تھی کہ زمیندار ادائی بہج کا معاہدہ صرف اس طرح کے انتقال کے متعلق کرنا جو اصلی آسائی لے کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ محض مدعی اور مدعی علیہ دوم کے مابین نافذ نہیں تھا بلکہ مابین مدعی اور مدعی علیہ اول کے کسی نافذ تھا جب کہ اول الذکر نے بیہ کو اجرائے ڈگری لگان کے خیلام میں خسہ دیدا اگر معاہدہ ادائی کے مقابلہ میں اس وقت وہ مدعی علیہ کے قصہ میں تھی تو وہ اسی طرح نافذ نہ ہو گا جب اس نے اسی مدعی علیہ دوم کے حق میں منقل کرے کی کوشش کی۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا مدعی علیہ اول اور دوسرے شرائط بیہ ان حالات میں ادائی لگان کا دوسرا حصہ یا نہیں بطریق مقدمہ روپ چند گہوش بنام زمیندار گہوش (۶) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا جواب اثبات پر ہونا چاہیے پس ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ مدعی علیہ اول مدعی علیہ دوم کے حق میں منقل عینا سہ کی کر رہے تھے اس سے داری سے سکدوش نہیں ہو گیا عداوانی لگان کی اس پر تھی ہم کو اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا عینا سہ سے کوئی جائز حق مدعی علیہ دوم کو بمقابلہ مدعی حاصل ہو جائے گا یا خواص مراہہ ہذا ہمارا یہ کوئی کر دینا کافی ہے کہ مدعی علیہ اول ذمہ داری ادائی لگان سے سکدوش نہیں ہوا ہم اس لگان کی ڈگری کو جو عدالت عرافہ غنہا سے بمقابلہ مدعی علیہ دوم عینا سہ ہی ہے منسوخ کرتے ہیں اس وقت سے کہ مدعی علیہ دوم نے کوئی مراہہ نہیں کیا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ مراہہ منظور کیا جاتا ہے اور ڈگری مسعودہ سبارڈینٹ بیج منسوخ کی جاتی ہے

(۶) ایڈیشن سہروردہ ص ۲۸۳

اب ڈگری ہر دو مدعی علیہا کے مقابلہ میں و بجا بھی ہم حکم دیتے ہیں کہ مدعی اس ڈگری کی منقل بمقابلہ بیہ کے کر لے گا اگر خیلام بیہ سے ایسا زور نہ ڈگری شدہ ہو تو مدعی کو اختیار ہو گا کہ ہر دو مدعی علیہا سے کسی کے مقابلہ میں احادی کر لے۔ جس میں یاد پر بہ مراد کا مہیا ہوا ہے ہر دو عدالت ہائے تخت میں وہ آخری ہی کیا گیا عینا سہ مقدمہ کا حصہ فریقین درمیان میں رہا۔

مراہہ منظور کیا گیا
ہائیکورٹ الہ آباد
مراہہ ادائی دوائی

مقدمہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۱۲ء مسعودہ ۲۸ فروری ۱۹۲۳ء
ماہلاس۔ مسدوش بنام مسدوش جس والٹر
دراہد رت میرٹھ سنگھ بنام سیدی ناز اس بدلول
ڈگری دار۔ مراہہ
مجموعہ ضابطہ دوائی ایکٹ ۵ بائٹہ ۱۹۱۹ء آرڈر اول
۱۹۱۶ء۔ احادی ڈگری۔ استہما خیلام۔ عدرداری تہیل
نقصیہ عدرداری۔ نامہ کا ہوا جانا۔ درخواست فیخ خیلام
بادائی رقم ڈگری شدہ

ایک خیلام اس لہجہ، برصغیر ہوا جب رقم مسعودہ افکار
خیلام کے منقل، التہیل اس عدرداری نہیں ہوئی تھی مگر
مصلح ہیں نوئی نا اور مدوں کو احادی بنی کہ (۱) احادی
مسعودہ آرڈر اول ۱۹۱۹ء مجموعہ ضابطہ دوائی پراس عدرداری
اور شرط کے ساتھ انصافیہ کیا جانے کہ خیلام حق ہو جائیے
کہ قدر مرہاقتہ۔ اس کی ادائی کیلئے خیلام کا حکم دانا
حکم، عینا سہ ساریہ۔

یہ امر کہ برائے دگر ہمدرد کی نیکوئی یا پس انداز دانی ڈگری
کیے ہم ہمدردی، مجموعہ معاملہ دیوانی میں ہے اور اس کا قصہ
قابلِ رحمہ ہے

بہار سنگا ماہرم سنگا بایں کبیر حل ۱۹۲۳ عکرمابہ
مادسہ ماہر کھو سواری انڈس لارڈ ڈالانا جلد ۱۰ صفحہ
۲۲۱ لال کیا کی
کائنات عام بھی ماریں انڈس کبیر حل ۱۰ صفحہ ۲۸۰ سے
اخلاص کمال

مراجعہ ہمارا رضی فیصلہ دگر ہمدرد سار ڈیٹ جج رائے ریلی
مورہ ۱۹ مورہ ۱۹۲۲ء متوجہ بحالی حکم مصدروہ مصحف ڈالانا
مورہ ۱۳ جون ۱۹۲۱ء

منجانب مرنج۔ ڈاکٹر جے۔ ان مصر۔

منجانب مراجعہ علیہ مہر مشیر ایم اے صاحب

فیصلہ۔ مدعی نے ایک ڈگری شفعہ کی مثال کی جس
کی رو سے اس کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ مبلغ مال مدعی علیہ مشتری
کو مدت مقررہ کے اندر ادا کرے۔ مدعی کو خرچہ بھی اسکی رو سے
دلایا گیا تھا۔ اس ڈگری کی ادائی میں مدعی نے مبلغ مال
بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۲۲ء بعد وضع حصہ خرچہ واجب الادا
داخل کیے۔ رطبی مراجعہ ڈگری میں شریعہ کی گئی جس کی
رو سے مدعی کو حکم دیا گیا کہ مبلغ مال سے اور علاوہ اس
رقم کے جو عدالت اتائی سے دلائی گئی تھی مدعی علیہ
مشتری کو ادا کرے۔ ڈگری مراجعہ کی رو سے مدعی علیہ مشتری
کو مراجعہ کا خرچہ دلایا گیا تھا ڈگری مراجعہ کی مینہ مدت کے
اندر مدعی نے مبلغ مال مشتری کو ادا کئے جانے کیلئے داخل کرے
اب سوال یہ ہے کہ یہ ادائی کافی نہیں ڈگری سہال کیجاتی ہے۔

عدالت ماتحت نے طے کیا ہے کہ مدعی مستحق تھا کہ خرچہ
ابتدائی جو اس کو دلایا گیا تھا اس رقم سے مہا کر لیتا جو اسکو
مدعی علیہ مشتری کو ادا کرنا چاہی تھی اور وہ اس کا ذمہ دار
نہ تھا کہ علاوہ رقم شفعہ کے وہ خرچہ بھی ادا کرنا جو مدعی علیہ
مشتری ڈگری سے مراجعہ مہاسی دلایا گیا تھا لاین کوئل مجاہد
مدعی علیہ مراجعہ آرڈر ۲۰ رول ۱۴ مجموعہ معاملہ دیوانی سے استدلال
کرتے ہیں جس میں حکم ہے کہ ڈگری میں حکم دیا جائیگا کہ بادرانی
رٹش نہ خرچہ اگر مدعی کو دلایا گیا ہو تاریخ صدر ڈگری تک
یا اس کے قبل مدعی علیہ قبضہ حاداد مدعی کے حوالہ کیگا اس
مقدمہ کی ڈگری میں کوئی ہدایت ایسی نہیں ہے کہ مدعی
خرچہ مدعی علیہ مشتری کی تسنول رٹش ادا کرے مراجعہ میں جو
حکم خرچہ کا دیا گیا وہ ایک علیحدہ حکم ہے لیکن نقلاً: ڈگری شفعہ کا
تسنول رٹش خرچہ کی ادائی سے مترادف نہیں ہے دفاتر ۱۴
۱۵۱۱ قصہ ۱ میں اودہ ایکٹ ۱۸ بابہ ۱۹۹ میں کوئی
حکم نہیں ہے جس کی رو سے مدعی یہ لازم ہو کہ علاوہ رٹش
کے خرچہ مقدمہ اگر دلایا گیا ہو ادا کرے۔

بہر تقدیر مدعی علیہ مشتری اس کا مستحق نہیں ہے کہ وہ
اصرار کرے کہ جو خرچہ اس کو عدالت مراجعہ سے دلا با گیا ہے
وہ بھی رٹش کے ساتھ مدت معینہ ڈگری کے ادا کرنا ہو جائے
منجانب مدعی علیہ مشتری یہ حجت کی راقی ہے کہ ایچ
کی ادائی بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۲۲ء اور مال سے کی ادائی
۶ مئی ۱۹۲۲ء ہر عدالت میں ناکافی ہے سوچہ سے کہ
مدعی علیہ مشتری ما قبل ادائی خرچہ کا مستحق نہیں سہار
اس کو ڈگری مراجعہ کی رو سے دلایا گیا تھا تو مدعی علیہ مشتری
طرح مستحق نہ تھا کہ جو خرچہ اس کو عدالت مبتدئی میں دلا یا گیا

ملک
عام
ہمارے
(اورہ)

اور فریقین ایسا چاہیہ رد انت کرین

عدالت جوڈیشل کسٹنس اووہ

مرافقہ حاج کیا گیا

مرافقہ سے ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء سے ۲۳ مئی ۱۹۲۲ء

اسلام وینڈ کم ہال لال جوڈیشل کسٹنس
سلکٹس۔ مدعی علیہ۔ نام مہا سیر سنگہ بری ایک کسٹنس
مرافقہ مدعی علیہ مرافقہ علیہا
مجموعہ ضابطہ دوائی ایکٹ ۵ مانتہ ۱۹۰۵ء دفعہ ۴۴ آرڈر ۲
۱۱۴ آرڈر ۲۱ رول ۱۹ قوانین اووہ ایکٹ ۱۸ مانتہ
۱۵۱۱۴ دفعات ۱۵۱۱۴ ڈگری تنقہ کیا تیسیر لازم ہے کہ
وہ رتس کے ساتھ دفعہ میں داخل کرے نہ متیری کو دلایا
گیا ہو کیا سمیع جوار ہے کہ رتس میں سے زعفریہ وضع کرے
انجام سے دفعہ ڈگری کی تیس نہ کرنا۔ آرا میرا ہے اسکتا ہے

دعا ۱۵۱۱۴ ایکٹ قوانین اووہ کو انکم مال یا رتس
سے سب سے ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء سے ۲۳ مئی ۱۹۲۲ء
میں کی وہ سے دیکھا تیسیر کہ جائے کہ ہر ترے سا چریر
وہ مدعی ۱۱۴ کرے اگر وہ مدعی سہی کو دلایا ہو

ہر ایسے سے سانس ڈگری میں ہدایت نہ ہو نہ فیائد
متیری اس سے کے کہ کیا تو نہیں ہے کہ جو صر اس کو
دلا گیا ہے وہ اس مدت کے اندر جو ڈگری سے متفرق تھی
میں کے مانتہ اوکھا جائے ملاک اس کے ڈگریا سمیع
اسکا حاکم میں ہے کہ وہ میں سے وہ صر دیکھ کر کہ اسکو
دلا گیا اور جس مانتی ریم دال عدالت کرے
اسری مانتہ ڈال ایڈس اور ڈس ادا اول ۱۵ مانتہ ۱۵

سیاست مسکے تمام شامی مانتہ یوری ایڈس کیس جلد ۱
صفحہ ۲۵۲۲ مانتہ رات مانتہ کو میں مانتہ ایڈس لادو
از آبا جلد ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ
جلد ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵

مدیر پرنسپل مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ
نام میں ایڈس ایڈس کیس جلد ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵

دفعات ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵
ڈگری کی تیس کرنا ہے تو اسکو چاہئے کہ اس میں
۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵
عدالت جوڈیشل عدالت میں داخل کرے اور اگر وہ مدعی کرے
ڈگری مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵ مانتہ ۱۵
اسکو لایا اور مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ

آرڈر ۲۱ رول ۱۹ مجموعہ ضابطہ دوائی اس صورت سے متفرق ہے
صد و دواست عدالت تیس میں اس کو کہ اسرا کیس ہے
کسکی مانتہ مدعی اس سے دیکھیں ایک دفعہ سے ہم دوائی ۱۵
وہ ڈگری تنقہ سے مانتہ میں سکی وہ سے مدعی کو دیا گیا ہو
متیری جس کے مانتہ میں مانتہ کی ڈگری اس دوائی رتس تہ
مقرہ دیکھی ہو وہ مدعی سے رتس مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ

احوال کرنا اسرار ہے کہ وہ مدعیوں سے متفرق عدالت ریم
از دیکھ کر ان سے کی ڈگری مان کہے یا ریم ادا کرے ڈگری
کو ساتھ ہو جائے دے اگر وہ آتیری طریقہ ۱۵ آرڈر ۲۱ رول ۱۹
اسکو محو میں کر کیا کہ وہ ادائی کرے مانتہ دوا ۱۵ مانتہ ۱۵
ڈگری رتس مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ
دلا گیا ہو کس وہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ
مانتہ کا مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ مانتہ

<p>حوالہ اناحاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ مخدمات ہمارے سنگہ خام و ہرم سنگہ ۱۸، و عکراتا ہے بانڈ سے نام جو کچھ نیواری (۹) ہیں تجویز کیا گیا ہے کہ ڈگری نصفہ اس کے گاہر حائے سے حوالہ دانی کیلئے متفرق کی گئی ہے بلکہ ادائی کے ناقابل عمل ہو جاتا ہے بلحاظ اسے اتر کے وہ اس قسم کا تصور اسے پر جھٹکا ہو سکتا ہے یہ امر کہ آیا ادائی بدست سقرہ کے اور کی گئی یا نہیں ایک ایسا امر ہے حوالہ دیا ادائی ڈگری سے متعلق ہے اور اس طرح وہ دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں داخل ہو جاتا ہے مقدمہ خشکا سنگہ بنام بھی ماریں (۱۷) اڈنیل جو ڈنیل کستریج کی رائے یہ تھی کہ ڈگری نصفہ جو مکمل ہوتی ہے اور بانڈ کا حکم کہ ڈگری کا عدم ہوگی بوجہ عدم ادائی بدست عدت بعدہ ڈگری ایسی ڈگری نہیں تصور کی جاسکتی ہے جسکی ناراضی سے مرافعہ ہو سکے لیکن انہوں نے اپنے فیصلہ کو اس بنا پر رد کر لیا کہ کیا اور رد اور خود کرنا لیند کہا اور اس سے یہ منہجے کہ عدم تقبیل ہدایت مددہ ڈگری کیونکہ ڈگری ناقابل عمل ہو گئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ڈگری نصفہ جو مکمل ہوتی ہے اور بصورت عدم تقبیل شرط مددہ ڈگری قطعی ڈگری کے صادر کرنے کی ضرورت ہے لیکن ایک ڈگری بلحاظ اس کے کہ اس میں کسی فعل کے لئے جائی ابتدائی ہدایت ہوں شرط ڈگری ہو سکتی ہے اور قطعی یا آخری بلحاظ اس کے کہ وہ ایسی بدست واحد عمل کو کسی واقعہ کے وقوع یا عدم وقوع کی شرط پر محدود کر دے۔ ایسی ڈگری میں ابتدائی ہدایت اس سے سمجھ سے ملی ہوئی ہو سکتی ہے جو آخر میں دیکھائی اگر اس ہدایت کی تقبیل نہ کی جائے۔ یہ سوال کہ کسی خاص مقدمہ میں کسی ہدایت کی تقبیل کی گئی یا نہیں ایک ایسا سوال ہے جو</p>	<p>بلحاظ اطلاق ڈگری کے یہاں تاہم اور صوبہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی اس کا حصہ کیا جاسکتا ہے اس قسم کا تصدیق اس کا تفسیر ہے کہ ڈگری کا اطلاق ادائی ہو گئی ہو یا نہیں اور اسے رد نہ ہو ضابطہ دیوانی جس کی رو سے اسے احکام ڈگری قرار دئے گئے ہیں اس کی ناراضی سے مرافعہ ہو سکتا ہے۔ لائق کونسل مناصب مدعی مرافعہ علیہ نے بھی نظیر کا دہر نام از، سنگہ (۱۰) اسکا حوالہ دیا ہے۔ جیسا کہ مفہوم ہدایت سنگہ نام دہرم سنگہ (۸) تجویز کی گئی ہے یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ آیا ڈگری میں یہ شرط تھی کہ عدم ادائی پر مقدمہ صادر کر دیا جائیگا یا اگر بلحاظ ڈگری کے حسب دفعہ ۱۵ قوانین اور دیکھ ۱۸ بانڈ ۱۸۸۱ء دئے ہو جائے گا اگر فیس بھی کیا جائے تو اس میں حوائج اختیار کی گئی تھی بلحاظ احکام دفعہ ۴۴ کے حوالہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ساتھ لاکر ڈیٹا حائے باقی ہیں بدست مرافعہ منظور ہونا چاہئے اور احکام مددہ عدالت اسے تحت مسوغ کئے جاتے ہیں مدعی علیہ مرافعہ ان حالات میں مدعی مرافعہ علیہ سے جملہ عدالتوں کا حرج پائیگا۔</p> <p>مرافعہ منظور کیا گیا</p>
--	--

نکاح

ما

بائبرنگ

اور

۵۶

اسے اس رقم ۲۱۰۰ روپے پر جو اس کو مالی بستی
کو دیا کرنا پڑا ہے۔ منہ چاہی آرڈر ۱۱۰ روپے ۱۹
جس پر ضابطہ دیوانی برادر فیڈ اسٹری بنام کو بال رین
(۱) پر استدلال کیا گیا ہے جس کی تفصیلات بعد میں دیکھی جائیں گی۔
نیواری (۱) پر ماہ ذی قعدہ بنام گوہر دہ (۱) کے (۲۳)
اور حال میں بعد میں کیوریال بنام دل نہ (۲۷) کی
گئی ہے۔

آرڈر ۲۱۰ روپے ۱۹۔ اس مقدمہ میں یہ ملحق ہے جس
میں وہ اس کی عدالت میں ایسی ڈگری کی گئی ہو
جس کی رو سے فریقین ایک دوسرے سے رقم وصول کرے
کے متعلق ہیں۔ بستی جس کے مقابلہ میں ضابطہ ملی ڈگری
شرط ادائیگی زرخش بدلت مسرہ حاصل کی گئی ہو وہ ایسا
شخص نہیں ہے کہ وہ مدعی سے زمین حاصل کر لیا جائے جو
اس کا مالی کو اعتبار ہے کہ اگر وہ چاہے تو زمین میں سے ڈگری
کے اندر رقم داخل کر دے یا نہ داخل کرے اور اگر وہ کو
ساقط ہو جائے دے اگر وہ آخری صورت اعتبار کرے تو
بستی مدعی علیہ اس کو محرم نہیں کر سکتا کہ ادائیگی کرے یا
بندیدہ درخواست اجرائی ڈگری زرخش حاصل کرے کہ وہ خرچہ
حاصل کر سکتا ہے جو اس کو مدعی کے مقابلہ میں دلایا گیا ہے
لیکن وہ مدعی کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اس کے حق سے

ذاتی انحصار سے فائدہ نہ لے سکا۔ مالانہ مالیت کے ساتھ
۱۱۔ آرڈر ۲۱۰ روپے ۱۹۔ مالانہ مالیت کے ساتھ
کے ساتھ کر دیا۔ لیکس علاوہ اس میں کے لئے حصول جزا
۱۲۔ ڈگری ۱۹۔ منہ سے ملحق کیا جائے۔ ایسا دوسرے ہی
اصول پر صادر ہوتا ہے۔ منہ سے ۱۲۔ مالانہ مالیت کے ساتھ
اور ایکٹ ۱۱۔ مالانہ مالیت کے ساتھ ۱۲۔ مالانہ مالیت کے ساتھ
یہ ملحق ہے کہ اگر مالی بستی کی تیسل کرنا چاہتا ہو
تو وہ زمین عدالتیں خارج مقدمہ مک یا اس کے قبل قبل
مقدمہ داخل کر دے کہ اس کے لئے کر سکتا ہے اور اگر وہ اس طرح رقم
ادائیں کرتا ہے تو ڈگری کا لدم ہو جاتی ہے اور حق سے
مطلوبہ داخل ہو جاتا ہے۔

عدالت ہائے ماتحت نے نظیر مقدمہ بلدیہ پر تاد نام
بلدیہ سک (۵) پر استدلال کیا ہے لیکن اس مقدمہ میں
اور اس کے متعلق مقدمہ ملی میں بنام امین اللہ (۱۱)
میں مدعی نے کل زمین بدلت مقدمہ کے اندر عدالت میں
داخل کر دیا تھا اور بعد اس کا ایک حوالہ دینا قریبی آباد
خیرہ جو جو بروئے ڈگری ۱۱۔ لایا گیا تھا حاصل کر لیا۔ اسی
کسی قریبی کی درخواست اس مقدمہ میں اس ہے معام
مدعی مرافعہ علیہ یہ حجت بھی کی گئی ہے کہ عدالت ہائیں یا عدالت
ماتحت میں کسی مرافعہ قابل سماعت نہ تھا اور اس حجت
کی تائید میں نظیر مقدمہ جگہ سنگ بنام لچھی نارائیں (۱۱) کا

(۱۱) میں لاہور ہائے مالانہ مالیت ۲۵۱

(۱۲) میں لاہور ہائے مالانہ مالیت ۲۵۲

(۱۳) میں لاہور ہائے مالانہ مالیت ۲۵۳

(۱۴) میں لاہور ہائے مالانہ مالیت ۲۵۴

(۱۵) میں لاہور ہائے مالانہ مالیت ۲۵۵

(۱۶) میں لاہور ہائے مالانہ مالیت ۲۵۶

(۱۷) میں لاہور ہائے مالانہ مالیت ۲۵۷

یا مقررہ کسی کے مقدمہ، جس کی سام دوا دھکھان (۲۱)
 دائرہ کی بھی میر یہ ہے جیسا ساڈا کی بھی رائے
 ہے کہ کھٹہ صریحاً خارج الما دھم مارڈوٹ جے خیاں کیا
 اس رقم کے بعد وہ اس ہے اگر سقہ نہ خارج المیا
 جو لو بھی حق ہے کی ماکہ باقی رہا ہے وہ اصل یہ صحیح
 اس ہے روت اور انوں بیجا، غنائیں بھراحت
 یہ حکم ہے کہ بعد اقتضائے یہ سقہ قانون بیجا و سماع
 نہ رکھ خارج کارزائل جو ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲

فیصلہ کی دستحراست تجویز نامی پیش کی گئی اور حسب درج
مخبر بعد از کی گئی اور مرافعہ بموجب فریقین سماعت کیا گیا
جب جسٹس صاحب نے اس امر کے متعلق ہم سے سابقہ موقف پر
تجویز کی گئی وہ امر قانونی تھا جو اوقات کی مادیات
ذیل علم سارٹینیٹ جج نے ثابت قرار دیا تھا اس موقف پر

(۱) انڈین لائبرٹس، مئی ۱۹۴۴ء، صفحہ ۴۵۔

سر اس بھاری گہوش سے سجات مبالغہ ذلیل سارڈٹس
 جج کی تجویز واقعاتی کو تسلیم کیا تھا اور سخت کی تھی کہ بلیم
 جج امر قانونی کے غلط میخ پر کیسے ہو یا۔ ہم نے سر اس کی
 گہوش کی جہت تسلیم کی مگر اس کی طرف سے ہرگز سہاوت
 ہمارے اور دشمن کے درمیان متفق ہیں کہ بلیم
 تجویز واقعاتی محورہ ذلیل سارڈٹس جج ان کی تجویز بحال
 ہیں وہ سختی لائن کو تسلیم نہ کیا مدعی طرفہ علیہ نے ہم
 ان مالک سپہ کے ذلیل سارڈٹس جج کی تجویز کے مندرجہ
 وجہ سے جس پر تجویز دی ہے ہم اختلاف کریں مدعی علیہما
 مرافعات اپنے دادا کی وراثت سے جس نے پہلے مناد و مالک
 کے واسطے بیعنامی بتویر ما حاصل کیا تھا یہ مسئلہ میں ختم
 ہو گا۔ مدعی کا بیان کہ وہ قہر یہ ہے کہ انہوں نے ہری ملاوٹ
 اور ساقی جہت ہمارا باعث نہیں زبانی شدہ مالک ہمارا
 تھا۔ شہادت سے ظاہر ہوا ہے کہ متوفی جہت ہمارا
 قبل تالیف شدہ فوت ہو چکا تھا مدعی کے نقص گواہوں نے
 کوشش کی ہے کہ وہ اس زمانی انتظام کو ہمارا کے اوقات
 سے فصل کی تیاج کا بتلا دیں۔ یہ صورت معذرت تھی جیہ ذلیل
 جج کے درجہ ہرگز انہما اسے نہیں ہوا اور جب وہ زمانہ
 چھٹا ہونے لگی وہ سے ناکام رہا تو ذلیل جج نے صحیح طور
 پر اس امر پر غور کرنے سے انکار کیا کہ یہ شخص ہری ملاوٹ
 دوسرا قرار دے گا۔ یہ قرار داد کے کیا تھا کہ وہ یہ حقیقت
 احارت یافتہ قابض ہوا۔ اس امر میں بھی میرے رائے
 میں سارڈٹس جج کی رائے بالکل درست تھی شہادت
 دستاویزی جو ہمارے درجہ پڑی گئی ہے اس سے کہہ
 نہ نہیں رہتا ہے کہ ہری بلوکا خلق اس جاندار سے محفوظ

پریوی کی کونسل

مرافقہ ناراضی مصلحت ڈگری مصدودہ منکوردہ لکھنؤ

مصلحت ۱۹۱۱ء

بااعلام و لارڈ تارٹن سرجن ایچ ماسٹ مرزا امیر علی بریلوی

جنگل سائنٹ

مہست بھگوان لالچ مدعی بنام رام کرم سادوس دکن گورنر

مرافقہ

قانون میعاد سماعت ایکٹ ۱۹۰۸ء مصلحت ۱۹۱۱ء

مد ۱۳۹- مدلی بیڈ اراضی- لہجہ اقتضائے مدت زراہ اربابہ

سال تک لگان کا نہ ادا کیا جا رہا مانس بار یا منت مصلحت

مدعی کا حق- آیا زائل ہو گیا ہے

ایک حائد کے مصلحت کی باتیں ملے ہوئے ہیں مدعی کے دعوے میں

حائد اعداد کا پٹھان کھاس کو نایع اوضاع مانس مدلی کے

دارہ سال گذر چکے ہیں اور کھر کوئی مدید مہادی مانس لکھنؤ

ہیں ۱۹۱۱ء

قرارداد نماد ۱۱۱) کے دعوے مد ۱۳۹ قانون میعاد مانس

حارج المصاحف

(۲) مانس کار- تھا کہ دھو جو مدعیان کا محل ہے

دلیل ہو کہ دانی معوق مدعی کی مثال ہے جس مدعی کے

جو مانس لکھنؤ میں ہیں کیا حاکم

مدلی جو مانس کو مانس نام لکھ دیا لکھ لکھ لکھ لکھ

مصلحت ۱۱۱۵ جمدی تمام دعوے مانس لکھنؤ لکھ لکھ لکھ

مصلحت ۵

مرافقہ ناراضی مصلحت ڈگری مصدودہ مانس لکھنؤ

جنگل سائنٹ مصلحت ۱۹۱۱ء مصلحت ۱۹۱۵ء

ہائیکورٹ کلکتہ کے منسلک ہے

نوارتہ نامبر ۲۰۱۱ء

جنگل سائنٹ مصلحت ۱۹۱۱ء

مدلی بیڈ اراضی- لہجہ اقتضائے مدت زراہ اربابہ

سال تک لگان کا نہ ادا کیا جا رہا مانس بار یا منت مصلحت

مدعی کا حق- آیا زائل ہو گیا ہے

ایک حائد کے مصلحت کی باتیں ملے ہوئے ہیں مدعی کے دعوے میں

حائد اعداد کا پٹھان کھاس کو نایع اوضاع مانس مدلی کے

دارہ سال گذر چکے ہیں اور کھر کوئی مدید مہادی مانس لکھنؤ

ہیں ۱۹۱۱ء

قرارداد نماد ۱۱۱) کے دعوے مد ۱۳۹ قانون میعاد مانس

حارج المصاحف

(۲) مانس کار- تھا کہ دھو جو مدعیان کا محل ہے

دلیل ہو کہ دانی معوق مدعی کی مثال ہے جس مدعی کے

جو مانس لکھنؤ میں ہیں کیا حاکم

مدلی جو مانس کو مانس نام لکھ دیا لکھ لکھ لکھ

مصلحت ۱۱۱۵ جمدی تمام دعوے مانس لکھنؤ لکھ لکھ لکھ

مصلحت ۵

مرافقہ ناراضی مصلحت ڈگری مصدودہ مانس لکھنؤ

جنگل سائنٹ مصلحت ۱۹۱۱ء مصلحت ۱۹۱۵ء

مدلی بیڈ اراضی- لہجہ اقتضائے مدت زراہ اربابہ

سال تک لگان کا نہ ادا کیا جا رہا مانس بار یا منت مصلحت

مدعی کا حق- آیا زائل ہو گیا ہے

(۱) کلکتہ لاکھنؤ مصلحت ۱۱۱۵

صوبہ ۲۱ کھاگت یرسا دنگ نام گرا کورائڈس لارڈس
گلگتہ جلد ۱۷ ص ۱۷۰ لارڈس جویرتار نام کھاسہ پوٹا
لارڈس گلگتہ جلد ۲۷ ص ۲۷۰ ماسد لال نام مہاسر
کیس جلد ۵ ص ۵۰ تھوسکر نام مہاسر لارڈس کیر
جل ۲ ص ۲۰۰ ماسد لال نام مہاسر لارڈس کیر
جل ۲ ص ۲۰۰ ماسد لال نام مہاسر لارڈس کیر

ایک ہونے ایک صوبہ ماسہ کی مکمل کی جس کی رو سے
دوسرے مالوہیت کے ایک اپنی رو سے کو اور درمیان ہے
یہ دونوں میں حیاتی اور ملا اختیار انتقال کے اور کسی
ہدایت اوریت جنت کے سچے بیٹے قاصص ہونے کے
لہذا بعض زمین نامہات تکمیل کرنے اور میں نے بالآخر
میلام حاندو حال کی مدعی میرا میں نے اس کے تھرا
کیلئے ماس کی حاندو باحوالی ڈگری میں قابل میلام
ہیں۔

قرارد یا گیا ۱۱ کہ اردو سے وصیت نامہ موصی کی سہ کے
انتقال یر مہاس میں حیاتی کا داب ہو اور یہ حق میں
حیاتی قاصص سے مکر کا وہ حیثیت وارث قانونی میں تھا
ہو اور یہ کہ ہو کہ وہ حاندو ماسہ کا کامل مالک ہوگا
(۲) مدعی اسکو تہا میں کر سکا کہ در زمین حاندو ماسہ
بانا حاندو ماسہ کیلئے حال کیا گیا تھا اسے ماس قابل حوالہ
تھانے کی ماس کی ماس خاندان سر کر کے مقابہ میں رجوع
کیا ہے تو یاس یہ ہوگا کہ امیر ماس قانم مقامی کی جنب
سے کی ہے۔

تھانے کی ماس نام کا لارڈس کیر جل ۲ ص ۲۰۰ لال
مہاسر لارڈس ماس خاندان لارڈس گلگتہ جلد ۲ ص ۲۰۰

مہاسر لارڈس ماس خاندان لارڈس

مہاسر لارڈس ماس خاندان لارڈس
مہاسر لارڈس ماس خاندان لارڈس
مہاسر لارڈس ماس خاندان لارڈس

فیصلہ۔ مدعی روپ کستور نا بالغ نے بولایت اور حور
ناش استفادہ حق لعدالت سار ڈفٹس ماس کھاسہ پوٹا
۱۹۱۷ء رجوع کی مدعی علیہ اول اس کا باپ کھاسہ لال ہے
اور لقبہ مدعی علیہم نقل الیہم ہیں حور ماس لال
تھانے کی اور انہوں نے ماسہ ۱۰ جولائی ۱۰
ستمبر ۱۹۱۷ء ڈگری ماسہ حال کی۔ ڈگری ماسہ کھاسہ لال
بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۱۷ء ماسہ کھاسہ لال تھانے ماسہ
کٹش ماس کا تھا جس کی زوجہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ
۱۸۸۲ء داروہ کٹش چہلے ایک وصیت نامہ لکھا جس کی
وصیت ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ
تھے ایک ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ
باندو پر اپنی زندگی بھر قاصص رہے لیکن اس کو اختیار تھا
نہ ہوگا اور وہ ماسہ لال کے حق میں ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ
کی جنب میں حیاتی ختم ہونے پر تھا بروقت وصیت کھاسہ لال
کی ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ
میں حیاتی بلا اختیار انتقال تھا۔ موصی ۱۸۸۲ء میں اور
ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ
اور اس کرتا ہے انکو کھاسہ لال نے ماسہ ماسہ ماسہ ماسہ
بند تکمیل کیا تھا۔ بیانات مندرجہ غرضی دعوے میں پر مدعی

دوسرے ماسہ
نام
کیر
لارڈس
(۱۰ جولائی)
۱۹۱۷ء

ہرمہ ہنگو
عام
رام کرناوس
(ریڈیو)
۵۶۳

جسٹس قرابت اور یا رلی مدعی علیہم موجودہ کے تھا میری
لے سے اس مسئلہ پر مشابہت کا تہا رتہ کی سبہ - قصہ
کو زبانی پٹہ ہری نہ کو دیا گیا تھا باوہ حائد اور یہ ثبت
امانہ یا نہ کے اپنے قصہ کی حثیت کی بنا پر فابص ہوا
جسہ کو اطمینان ہے کہ اصل غیر صحیح ہے برنائے تہا رتہ
میری صاف رائے ہے کہ ذیل سارڈینٹس صحیح نتیجہ پر سبے
اس حالت میں ذیل سارڈینٹس کی رائے بالکل
صحیح ہے کہ مقدمہ خارج الیحا رہے۔ ہم نے اپنی سابقہ تجویز
میں ظاہر کر دیا ہے کہ ذیل سارڈینٹس ج مجاز نہ تھے کہ بلحاظ
اپنی تجویز سبھی کو وہ دائری عطا کرتے جو انہوں نے عطا
کی ہے اب دوسری ذبت یہ جسہ کو اس تجویز سے اختلاف
ہے جو ذیل سارڈینٹس رج عدالت ماتحت سارڈینٹس ہے فرقہ
ڈگری ہونا چاہئے اور دوسری مدعی مدہ خرچ ہر دو عدالت خارج
جسٹس پچرڈس میں متفق ہوں۔

سجانب رافع مسز زیل۔ ڈی گرویتھر کے سی وڈو ہے۔
مضامین مرافقہ علیہم مسٹر دیم گار تہہ۔
لارڈ شتا۔ حکام عالی مقام کی رائے میں ہائیکورٹ کی
تجویز میں دست اندازی کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کی گئی ہے
اور اتفاقی صفحہ تجاویز عدالت ہائے ماتحت سے طبعی ہو چکا ہے
حکام عالی مقام ہایت جج کے ساتھ ملک معظم کے حضور
میں مشورہ عرض کرتے ہیں کہ مراجعہ مدہ خرچ خارج کر دیا جائے۔
مراجعہ خارج کیا گیا۔

عدالت جوڈیشل کمشنر اورہ

مراتبہ اول دوالی

مصر ۱۹۲۱ء تا ۱۹۲۲ء ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء

ماہلاس سزہ دلال اوتسل جوڈیشل کمشنر و مسٹر
ہیمس ایتل جوڈیشل کمشنر

روپ کشور۔ مدعی مراجعہ بنام گنپالال وجیرہ مدعی علیہم۔ ج علیہم
قبیر وصیت نامہ۔ حصہ حق میں حاتی کاہن اور کیا جانا۔
کیا بقیہ حصہ ملنوی رہ سکتا ہے اوریت حصہ بقیہ کس طرح
عمل میں لانی جا سکتی ہے۔ دہرم شامترہ۔ جس صاحب باپ
بیٹے کی ذمہ داری آیا قرصہ خلاف اخلاق تھا۔ بارہ موت
ناتسل بمقابلہ قسطنطنیہ خاندان مترکہ۔ قیاس۔

حب زمانہ ملکیت مانہ کوئی جس میں جانی پیدا کیا گیا ہو
قریب حصہ ورثہ محض الزام میں ہو گا لکہ محرم دوات
مدعی کس شخص کو مال ہو گا۔

حتمہ دو ہر گروہ رام کدروہس مشورہ دلی اور ڈیوٹلہ ۱۸ صفر
۱۴۴۱ کی وصات کیلئے

حکم ہر داس مام مرگل داس انڈین لارڈس ملٹی پلدا
صفحہ ۲۰۰ مارک لٹرنٹس مام کوئی کہر تیر رائے انڈین لارڈس
کلکتہ جلد ۹ صفر ۱۹۰۱ء میں دیکھے گئے۔

ہندو شلاس ڈگری کی ذمہ داری سے محظوظ نہیں رہ سکتا جو
موتلے اس کے باپ اور کرائے خاندان مترکہ کے مقامہ
میں حاصل کی ہو جسک یہ ثبات نہ کہے کہ زبہ ملان حلاق
یا حاضر انڈس کیلئے با دوسری خواہ ڈگری کی تفصیل ہو سکتی
ہو یا نہیں

ڈاوی ماہلاس مام مدلی موہس انڈس لارڈس کلکتہ جلد ۱۲

مفتی کا اضافہ کیا گیا

۹۔ کیا مدعی علیہ برائے مسبب یا انہما دورہ مدعی و مدو
ماجرائے اور ملاقات اخلاقیہ کیلئے فرصت ملے اور جو
کی تکمیل کر دی؟

یہ کیا مدعی علیہ برائے مسبب بیان قرضہ حاسب و اجازت اور
کرنے کے عرض سے رہن نامہ حرات سراسر کیلئے کہنے؟

۱۰۔ موصی کی وفات کے بعد مدعی علیہ نے کو حاکم
براعی میں کس قسم کا حق پیدا کیا تھا۔ اگر اس کا حق
میں میں جاتی ہے تو کیا وہ باجرائی نگری نیلا ہو چکا ہے؟
ان امور فقہی کے متعلق (دو مابین لینے نمبر ۱۰ اور ۱۱
کو دیکھیے مقدمہ مرتب کئے گئے) ذیل علم سباز ٹمٹم کی تحریر

یہ ہے کہ مدعی بہن اول کے وقت پیدا ہو چکا تھا۔ اور

کنبیا لال اور مدعی مالک جائداد براعی بحیثیت ارکان حاکم
مستتر کہ میں اور کنبیا لال کے قبضہ میں جائداد بحیثیت جائداد
مردودنی تھی۔ دستاویز کی نامائے اور خلاف اخلاق اغراض کیلئے
تخلیف نہیں کی گئی تھی اور زائد اس کے روپیہ عیوض و ستاویز لال
قرضہ سابقہ کی ادائیگی کیلئے لیا گیا تھا۔ گو قوم جو دستاویز ثانی
کے بدل کو مل کر تھی میں بحیثیت مزید ہار کفالت میں گوان
میں قرضہ سابقہ شامل تھا مدعی ذمہ دار ہے کہ سب شرط
دستاویز میں سود اس قدر رقم ادا کرے جس کی ڈگری بمقابلہ
کنبیا لال منتظم جائداد خاندان مستر کہ ہو چکی ہے۔

مدعی نے اس ڈگری کی ناراضی سے مراد کیا جو مذکور
بالا تبادیل کی بنا پر صادر کی گئی تھی اور مرافعہ علیہم بطریق مرافعہ
کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔

مختصر اعداات مرافعہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کیا لال اور جائداد کو کفر سے تراش کر دینا اور
الذی جائداد کا مالک تھا یہ حکم عمل میں آیا اور اگر
نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

۲۔ مابین قرضہ حاسب و اجازت اور
کیا تھا کہ وہ اجازت کرے کہ قرضہ حاسب و اجازت اور
اخر ارض کیلئے اس کے جائداد اس لئے کہ وہ
کا قرضہ، مرافقہ اور جائداد و مرافقہ اور جائداد و مرافقہ
تاس کرے کہ قرضہ حاسب و اجازت اور جائداد و مرافقہ
کہ اور اس کیلئے دیکھئے

۳۔ اگر قرضہ حاسب و اجازت اور جائداد و مرافقہ
شناخت خلافت ہند پر چاہیں چاہے۔

۴۔ ملحقہ مذکورہ بالا مسائل کا رد و اثبات میں عدالت ہدائے

روبوہ عرض ہے کہ یہ مسئلہ نہ تھا کہ لال کو استیفاء انتقال

تھا یا نہیں عدالت ہدائے روپیہ عیوض و ستاویز کا

آیا اس کی رو سے کنبیا لال کو تغل من حاصل تھا یا نہیں۔

اس امر کے متعلق کہ موصی کی بھنت کیا تھی عدالت نے اظہار فیہ

کیا لیکن میت موصی کی ریا دہ نہ تھی کہ جائداد اور اس کا

نام ہمیشہ قائم رہے تاکہ جائداد اس لوگوں کے ہاتھ میں موجود

ہوں باقی رہے۔ اس نے اس نیت کو ہر صورت میں اختیار

انتقال روکے سے منع کر دیا ہے اور اپنے نامہ جائداد کے

ہمیشہ قائم رہنے کی نیت کیلئے دوسرے فقرات کو ہٹا دیا ہے

جس کی رو سے کل میں جائداد مسماۃ شیوہ دی اور کنبیا لال

کے اختیار سے باہر رکھی گئی۔ اس وقت کنبیا لال کے کوئی اولاد

نہ تھی اور گو یہ ممکن تھا کہ اس نے خیال کیا ہو کہ نفس جائداد

کسی شخص کو مل جائی جو کنبیا لال کے یہاں پیدا ہو جائے انتقال

پیسر
سام
لوسال
(۱۰۰)

انہوں نے جوئے کو بھی کرنا ہے یہ ہیں کہ جائیداد انراعی مدعی اور
کنہیا لال کی موروثی خاندانی تھی کہہ لال جواری زنا کاری
اور خمر انجاری کا عادی تھا اور قرضہ جات اپنے اخراج جات
کیلئے نہایت بھاری شرح سود سے حاصل کرتا تھا اور اس
سے ہر روز جس نامہ جات بلا کسی جارحہ و رت کے خلاف اخلاقی
انحراف کیلئے منجمل کر دیئے۔ وروئے وصیت نامہ کنہیا لال کو
اختیار تھا کہ وہ اس کو ایسا اعتبار دے یا نہیں تو
جہاں ارغوانہ ان ترکہ کا انتقال مہاجب قلم خلاف خلاف
اعراض کیلئے کام اور ناقابل العمل ہے۔ اس عاید کیلئے کہ
استغفار کیا جائے کہ جائیداد انراعی اس ڈگری کی قبیل میں مل
ہیں ہو سکتی جو خرمین نے بمقابلہ کنہیا لال حاصل کی ہے
ان روز و سہ (۱۰۰) کے حق میں دیکھ دیکھتے تھے
پر مبنی ہیں اور (۱۰۰) اس کے حقوق پر مثبت ممبر بند
خاندان متفرکہ مدعی اور کنہیا لال پر متعلق تھے۔

کنہیا لال حاضر ہیں اور مرہون ڈگریار کا جواب یہ
ہے کہ وروئے وصیت نامہ کنہیا لال مستقل (قلمی) مالک تھا
انراعی اسوجہ سے تھا کہ انتقال کی ممانعت مندرجہ وصیت نامہ
کا عدم ہے۔ مدعی کے کسی حق سے جو اسکو بحیثیت ممبر بند
خاندان متفرکہ حاصل ہوا انکار کیا گیا نیز اس سے کہ قرضہ خلاف
اخلاق اعداں کیلئے حاصل کیا گیا تھا۔ اس پر مبنی زور دیا
دیا گیا ہے کہ مدعی ہیں اول کے بعد پیدا ہوا ہے۔
نسب ذیل یاخ امروہی عدالت تحقیقات کنندہ نے
قائم کیے۔

ا کہ مدعی پیدہ ہو چکا تھا جب دستاویز موروثی
سلسلہ تکمیل کر گئی تھی موروثی۔ دیگر کیا وہ اس پر اثر نہیں

کر سکتا ہے۔
۱۔ کس حد تک وصیت حق مدعی اور موروثی
بار کے ماوراء طرہ وار ہے؟
۲۔ کیا مدعی علیہ ممبر کو وروئے وصیت نامہ (۱۰۰) اور
تھا کہ کنہیا لال اسحق تھا
۳۔ کیا حاکم اور مدعی۔ فراموشی علمہ راجع
مرد کہ کی جان اور سچا مرد اور ان کی اولاد؟
۴۔ بصورت سوسہ نامہ مالک اور ان کے موروثی
قریب کے مکمل کیلئے ہیں وہ مالک اور ان کے موروثی
ہے
۵۔ رہنما وراثت فرہیں میقات قانونی ممبر تمام کا
نقصہ اولاد وروئے آرڈر ۱۲ رول ۲ مجموعہ ضابطہ راجع ان کی کیا
ذیل سارڈسٹن سے بخوبی کہ کنہیا لال ایسے ماپ کی
وصیت کی وروئے جائیداد قنارہ کا مالک کامل تھا اور وہ
جائیداد اس کی کسور تھی جس میں مدعی کو کوئی حق نہ تھا
مسلمہ زرقین سے کہ حاکم اور کس چپ کی کسور تھی لہذا مدعی کا
دعوئے خارج کیا گیا۔

اس سے اس احوال کو ملاحظہ کیا اور عدالت ہذا کے
ایک سچ سے ملاحظہ علیہ ابتدائی کو تیار سچ اور جوڑی
مسور کیا مقصد بفرض تکمیل تحقیقات حسب آرڈر ۱۲ رول ۲
مجموعہ ضابطہ دیوانی واپس کیا عدالت ہذا نے عدالت مدعی
کی اس بخوبی کو بحال رکھے سے انکار کیا کہ کنہیا لال اپنی کسور
جائیداد کے طور پر جائیداد انراعی کا قلمی مالک تھا بلکہ جائیداد انراعی
خاندان کے جس کا مدعی بھی ایک رکن تھا۔

جب مقدمہ عدالت ابتدائی میں واپس ہوا اور عدالت

ہوئی تھی، اس پر ایک کوئی دے۔ تھی اس سے زیادہ بہتر
اہل تائیم ہیں کیا مانتا کہ منبر کو تھی ہیں رہتا جو کچھ
باز طور پر منتقل نہ کیا گیا ہو۔ وراور، کو کھاتا ہے ان جانتا
سے معلوم ہو رہا ہے کہ جسے نہ رہا۔ کہ کوئی قہ میں جاتی
سید کیا گیا ہو تو باقی میں تھی ہیں رہتا بلکہ محرم و انتقال ہو سکتا
کسی سے جس کو اسکا حق حاصل ہو جانا چاہئے۔

[illegible]

(۲) ان کی کیر جلد ۵۰ صفحہ ۲۲۹ میں صفحات ۱۷۷ و ۱۷۸ پر کیر جلد ۲۱۔

(۳) د کلي ریږیزه ۱۸۰۹ شمېره (۴) لاسلیک: ۲۵ مه ۱۳۲۵

ان کے لئے داروں اور گاہوں کے لئے ہاں میں ہاں ملے ہوئے ہیں
 ان کے لئے ہاں میں ہاں ملے ہوئے ہیں ان کے لئے ہاں میں ہاں ملے ہوئے ہیں
 ان کے لئے ہاں میں ہاں ملے ہوئے ہیں ان کے لئے ہاں میں ہاں ملے ہوئے ہیں
 ان کے لئے ہاں میں ہاں ملے ہوئے ہیں ان کے لئے ہاں میں ہاں ملے ہوئے ہیں
 ان کے لئے ہاں میں ہاں ملے ہوئے ہیں ان کے لئے ہاں میں ہاں ملے ہوئے ہیں

ایہ وارث اس لیے کہ ایک نسل ہو گا اگر کہ لالہ برکت
احسان اس وقت جو عامہ اس وقت میں بہت قریب
ہیں حیا لہ والہ مکتبہ نے اپنی تجویز - شمس ۱۹۱۹ء
بظاہر کیا ہے جب کہ لالہ کے حق میں بہت بار صحت
میں حیاتی کیا گیا تھا اور اس انتقال پر کسی روک کا نام نہ کرنا
جائز ہے۔ ملاحظہ ہو بانی کستوری رازی جام دیندہ زانا شمس
نامہ ایسی امانت میں سے امانت ظاہر ہوتی ہو اس
کے بحق وارث اس لیے کہ مطلق عام قاعدہ جو سن نے اس طرح
مان کیا ہے۔

اگر وہ بیت ماہ سے کوئی مؤثر اور اصل انتقال موصول ہو سکے
کل اصل اور ذاتی حقوق کا معلوم نہ ہوتا ہو تو دراصل غیر منتقل
شدہ معن خواہ وہ قانونی ہو یا انصافی اس شخص یا استخاص
کو حاصل ہو سکتا ہے جس کو کسی انتقال کے یہ ہو چکی صورتیں
قانوناً سائر اہل جاتی (۱) میں طبع ۱۹۱۷ء جلد اول صفحہ
۴۰۷) اسکی تحویلی درجہ رکھتا ہے۔ اسی اصول کی سایہ
مبب از ضیاء خاص انخاص اولیٰ قرضہ کیلئے بطور امانت
منتقل کی جائیں یا اس ۶۷ ایت کے ساتھ کہ الف کو لگان
اسکی زندگی پر دیا جائے اور کوئی مرید قبولیت کا ذکر نہ ہو تو

ناس ایسے جہ سے دلا، پیرا سے تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا
جتنی کہ وہ تاجت کرے کہ نہ ملا، تہہ صحت اور ناچار
اخراج کیلئے، مال کیا کیا دنیا یا قرصہ دھبی تھا۔

مقدمہ یوٹوٹرام نام حادور کور (۱۱) بمقام باپ
کو قلمی ڈگری میں سہارن کے سار ہوئی اور مرتب قاض
ہر احکام عالمرہ ام سے فرار واک بیٹہ زنگار بائہ ڈگری میمان
یہ اسوجہ سے کہ خاندان مشترکہ لہجہ است، مقدمہ کی
محصل بیرونی کیجی تھی حکام عالی مقام کو اس میں کچھ شبہ
ہو کہ بلحاظ اہل کے فیصلہ جانتا کے ایسے موافق
تیریا جانتا ہے، کہ مشمول دعوای بیوعات کے جب منطقی
خاندان میں نہ کہ کالی طور پر عمران خاندان کو جانب سے
مشمول بیرونی کر لی میں خاندان بہ حیثیت کل کے ذمہ دار ہے۔
ان تمام دلائل پر بعد الہ ہذا کے ایک بیج کے مقدمہ
گر نارایں بنام کلاری لال (۱۲) غور کیا ہے۔ اس
مقدمہ میں ڈگری مقابلہ باب کے صادر ہوئی تھی اور ناندانی
جائداد مشترکہ خاندان سے حصہ سے نکل نہیں گئی تھی۔
فاصل جوں کی یہ رائے ہو کہ اصول مجوزہ مقدمہ
ہنگامت پر شاد سنگہ بنام گرجا کور (۸) بیرونی کونسل کی توسیع
ہوئی ہے۔ اور تجویز کی کہ پیر میٹس کے ذمہ ہے جو ذمہ داری
برات کیلئے عدالت میں آئے ہیں کہ ثابت کریں کہ ترضہ
ان خلاف تہذیب اور ناجائز کیلئے حامل کیا گیا تھا یا
یہ نہ دھبی تھا۔

بمقدمہ ساہو رام حیدر بام مصوب سنگہ (۱۳) اس

(۱۱) انڈین کیسز جلد ۲۲ صفحہ ۵ (۱۲) انڈین کیسز جلد ۲۵ صفحہ ۹۱۱

(۱۳) انڈین کیسز جلد ۲۹ صفحہ ۲۸

مسئلہ قانونی سرپرستی کو تسلیم کر کے، اس کے
تقسیم دلا، لویٹ ترضہ، ساہو رام حکام عالی مقام
بہ رائے نظر رکھی کہ جہاں تک جائداد خاندانی سے
ہے قانون سے مدد استخاص تاس کے حضور آگیا دھبی
ماریں یا اس کے متعلق جو یہ ایک نئی حالت کے دور کر رہی
اور انہوں نے قرار دیا کیا کہ بہت زیادہ ترضہ تلامہ ہو گا کہ
جب جائداد خاندان مشترکہ ذمہ داری جائے، یا جہاں
جائداد کے مقابلہ میں زمین کی ڈگری حامل کیجی ہو اور سطح
جائداد خاندان مشترکہ کے متعلق حقوق پہا ہوئے ہوں
ان حقوق کو ارکان خاندان مشترکہ محض معانت پر استوار
کر کے حوسٹیل خاندان کے کی ہوزائل نہیں کر سکتے
لائق کونسل منجانب مرفع نے ہائیکورٹ ارڈر اس کے
ایک مندرج کے فیصلہ مقدمہ علی احمد نام موہن لال (۱۴)
کا حوالہ دیا ہے یہ مقدمہ قابل امتیاز اسوجہ سے ہے کہ
باب کی وفات کے بعد بیٹے فیمل میں ذریعہ خائے گئے ہیں
ہو کہ اس پر غور کرنی ضرورت نہیں ہے کہ کس حد تک یہ نظیر
حکام عالی مقام کی اس کے مطابق ہے جو مقدمہ بھگوت پراد
سنگہ بنام گرجا کور (۸) محولہ بالا نظر رکھی گئی ہے۔ کونسل
مرفع نے تسلیم کر لیا ہے کہ نظیر مقدمہ گرنارایں بنام کلاری
لال (۱۲) سے عدالت ماتحت کی تجویز کی تائید ہوتی ہے
لیکن انکی جت یہ ہے کہ وہ کوئی عمدہ قانون نہیں ہے انکی
جت نہ ہے کہ جسطورہ اس نظیر میں قانون غلاما گیا ہے
وہ لغزش خاندان حقوق استخاص ثالث اور کوئی شخص
ثالث پیدا ہی نہیں ہوتا جتنی کہ ڈگری بحق مرتب صادر
(۱۴) انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۶۔

دو کے
نام
مکمل
(۱۱)
صفحہ ۱۱

۱۸۸) ہندوؤں کی نانہ اور ستر کے یہ حکام عالی مقام حال فرماتے ہیں کہ کہ فی اصلاح اور نظائر نہیں ہے۔

۱۸۹) ستر میں حکام عالی مقام نے اپنی فورس اس والوں (۱۸۸) کا حوالہ دیا تھا جو بمقام گوب پرستار ستر کے حکام کے مقابلہ میں ایک ایسی ہی حائل اور کو حیدر باجو اور ان کی ڈگری میں بیلام ہوئی تھی لیکن ستر کی کوٹھی سے ان کے حکام نے بیلام عالی مقام نے حال کیا کہ اجرائی کوٹھی میں کچھ اور تھا یہ امور ستر کے ہذا سے بھی متعلق ہیں جس میں ڈگری ماب کے مقابلہ میں کسی مذکور بھی نہیں ہوئی ہے۔ حکام عالی مقام نے اسے ظاہر کی تھی کہ گو بر وقت بیلام اولاد کی جانب سے نوٹس دیا گیا ہو کہ جاندا اور

۱۹۰) ستر کے ہذا سے دعویٰ اور ہیں یہ ثابت کرنے کی ضرورت تھی کہ قرضہ خلاف تہذیب اور ناچار اس کی کیلئے لیا گیا تھا۔ اگر اس کی ضرورت تھی کہ ثابت کیا جائے کہ قرضہ اس طرح حاصل کیا گیا تھا تو مدعیوں اس واقعہ کو ثابت کرنے سے قاصر رہے اور ہائیکورٹ نے بھی یہی تجویز کی ہے۔ حکام عالی مقام کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لحاظ نظر مقدمہ سورج منسی کنور بنام ٹیپو پرشاوسنگ (۱۹۱) مدعیوں کا قرضہ تھا کہ وہ ثابت کرتے کہ قرضہ ناجائز اور خلاف تہذیب

(۱۸۸) مدین لاہور کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۸

۱۸۹) ادا میں ستر کے لڑائی

۱۹۰) مقدمہ لاہور کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۸
۱۹۱) نالغ بیٹے اس استغفر اللہ (۱۹۱) کی گری
۱۹۲) کے معاملہ میں اس امر کا حوالہ دیا گیا ہے کہ اس کے
۱۹۳) رہیں کیا گیا اور اس کے ۲۰۰۰ رقبہ میں ۱۰۰۰۰ ایکڑ
۱۹۴) قائل یا نہی اس سے ہے کہ وہ درجن میں سے تھا
۱۹۵) محتاجو باس کے مقابلہ میں رہا ہوا تھا۔ اس حالات کا
۱۹۶) لحاظ کرتے ہوئے یہ حوالہ دیا گیا تھا کہ ان افعال ماندا اور
۱۹۷) ایکٹ مانتہ ستر میں موجود تھی احکام دفعہ ۸۵ ایکٹ
۱۹۸) مذکور کی توجہ کرنے میں ستر میں گہوش لے بیٹے کی دہائی
۱۹۹) کے متعلق دہرم شاستر پر ہایت غائر لٹوالی اور ستر
۲۰۰) ذیل نتائج مستخرج کئے۔

۲۰۱) اولاً متاکٹر خانان ستر کے کی صورت میں باپ اور
۲۰۲) نابالغ بیٹے ہوں باپ لازمی طور پر تسلیم جائدا و ستر کے ہے
۲۰۳) اور اس حیثیت سے تمام اخراجات کیلئے قائم عام خاندان
۲۰۴) ہے۔ ثانیاً۔ متاکٹر خاندان ستر کے کی صورت میں جس
۲۰۵) میں باپ تسلیم خاندان نے جائدا و خاندانی کسی قرضہ نہ
۲۰۶) کیلئے رہن کیا ہو اور اس کی مانس کی جانب سے اور ڈگری
۲۰۷) باپ کے مقابلہ میں حال کیا تو وہ بھی مانس اور ڈگری سمجھی جائیگی
۲۰۸) کہ اس کے مقابلہ میں بہ حیثیت قائم مقامی دائرہ حال
۲۰۹) کیجی۔ ثالثاً اگر متاکٹر اس کے کہ ڈگری بمقابلہ باپ کے
۲۱۰) اس کے رہن کے متعلق حال کیجی ہو اس امر کے استغفار
۲۱۱) کی مانس کرے کہ اس کا حصہ اس ڈگری کی ادائیگی کا
۲۱۲) ذمہ دار نہیں ہے یا اس قسم کی ڈگری میں بیلام کے بعد

(۱۹۱) مدین لاہور کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۲۲۔

مدعی کے گواہ نمبر سوم نے باحاض تجارت کہنیا لال کی
دکان کا ہونا بیان کیا ہے اور چونکہ وہ اور مدعی اور کان
خاندان مشترک ہیں تجارت خاندان مشترک کی قصد
کیا جاسکتی ہے۔ یہ قیاس کیا جائیگا کہ کیا میں میر خاندان کے
قبضہ میں ہوگی اور اس کی کوئی وجہ نہیں تھی گئی ہے
یہی کھانا کیوں پیش نہیں کیا گیا کہنیا لال عدالت میں
حاضر نہیں ہوا ہائیکورٹ مدراس کے ایک مقدمہ گورنمنٹ
نادن بنام گرو لاسوامی اڈیار (۱۹۱۷) میں بھی کھانا تھا
پیش نہیں کئے گئے تھے تو حسب دفعہ ۱۱۱ امر قانون شہادت
اور کان خاندان کے خلاف دبا میں کیا گیا تھا جنہوں نے
پراہمیری لوٹ کیس میں کردہ قسط خاندان مستثنیٰ کے حصہ کا
مقابلہ کیا تھا کہ اگر بھی کھانا پیش کیا جاتا تو اس کے
خلاف ہوتا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ بار ثبوت ان پر تھا
کہ وہ ثابت کرتے کہ قرضہ اخراج مشترک خاندان کے حصہ
حاصل نہیں کیا گیا تھا۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہی وجہ ہے
مقدمہ کے سٹی ہیں اور مسئلہ طور پر مدعی عدم ضرورت خاندان
ثابت کرنے میں یہ دودھات کے متعلق قاصر رہا کہنیا لال
نے قرض لی تھی۔

ہم مزادہ معذریہ خارج کرتے ہیں۔

مزادہ خارج کیا گیا

ہائیکورٹ الہ آباد

مزادہ اولیٰ دیانی

تاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء بمصلحت ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء

با جلاس، مسٹر جلیس بیگنٹ مسٹر جلیس وائس

(۱۹۱۷) انڈین کیس جلد ۵ صفحہ ۵۷۵

چتر صورت دیکھیں پھر بنام گورنمنٹ رام و غیرہ مدعی
مدعیان مرغان علیہم۔ مزادہ علیہم۔ راقم
دہرم شاستر۔ خا: ان مشترکہ انتقال قرضہ سابقہ۔ راقم
یا فنی پھر دیکھیں ذکر شدہ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵
ماتہ شلہ آرڈر ۱۹ رول ۱۔ گواہوں پر طلبہ کا تعلق
پانا اور انکا سادری سے ناظر رہنا۔ التوا۔
ڈگری شعبہ کی رو سے شعبہ کو لیس باندا کے حصول کا حق
بادائی قیمت حاصل ہوتا ہے اس پر لازم ہیں چھ کہ وہ
حاند کو حاصل کرے کہ اس کے کہ وہ کرے
جس رقم کی ڈگری شعبہ کے ادا کیلئے مدت حدودہ
قرضہ سابقہ سیم کے وہ ہیں کہ ہمارا سہ
مشتو نام کی لال انڈین کیس جلد ۵ صفحہ ۵۷۵
انڈین کیس
حکومت کی گواہوں سرحدانہ مسئلہ بار ثبوت
اور وہ حاضر ہیں جو مقدمہ کو گواہ کی ملٹی گینڈا دی
کر رہا ہے
مشتو داتس حور رقم ڈگری شعبہ کی نامہ داند لال اور
وہ قرضہ ہیں سہ
مظاہرہ داند سابقہ ہونے کے اصول کو کرتا دیتا
واقعات علیحدہ ہونے چاہئیں
ماہورام عدلیہ بنام سہپ سنگھ انڈین کیس جلد ۱۱ صفحہ ۲۸
کی تفسیر کی گئی۔
کس دیوانہ حکم کے متباددہ کیس جلد ۵ صفحہ ۵۷۵
حوالہ دیا گیا۔
مزادہ اولیٰ بنام راقم ڈگری مصدورہ انڈین کیس جلد ۵ صفحہ ۵۷۵

چتر صورت
نام
گورنمنٹ رام
(الہ آباد)

ہوئی ہر قبیل نہ کیا جائے یہ اصول ہیں معلوم ہوتا ہو لایر
یروی کر نسل محول بالائیں قائم کیا گیا ہے۔ دہی ست
لیجیا سخی ہے نہ یہ حانداد عادلان کے قصہ سے منسلک
ہوئی اور مرتب نواری ابرائی ہگری میں مشنری میام
۱۰ اصول جو سال سے یہ ہے کہ ان حد یہ حقوق کی
حفاظت کی جائے۔ نہیں ڈگری اگر رار کو مل ہو گئے
ہوں ہم عدالت ہدا کے ایکس کی رائے سے حق ہیں جو اہل
نہ مقدمہ باسیدوال نام مہا پر (۱۵) قائم کی تھی
کہ فاعل جو بمقتدہ سورج منی کنور (۹) ان مقامات
تک محدود ہیں۔ جن میں حانداد عادلان کے قبضہ
سے پہلے کی ہو اور ان لوگوں کے قبضہ میں ملی گئی ہو جو
نخواہ سالقہ فرسخواہ ہیں جب کہ انتقال بیع خانگی ہو یا
مالوانان الیہ جب بیع عدالتی ہو۔

ا رہا کے بعد لائن کو نسل سے اس مقدمہ کے اثبات
اور محولہ بالانظائر کے مجوزہ قواعد میں یہ فرق پیدا کرنا
چاہا کہ مقدمہ ہذا میں باپ حیثیت قائم مقام بیٹے کی کارروا
مقتدہ زمین میں نہیں رکھتا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ کنہیا لال
نے خود کو کنہیا مالک حانداد ظاہر کیا تھا اور زمین نے اس پر
قائم مقامی کی جہت سے نالتس پیش کی ہے۔ ہاری ریش
میں قانون اس قیاس پر مبنی ہے کہ منظم رکن خاندان
دیگر ارکان کا قائم مقام ہوتا ہے نہ کہ ہر مقدمہ کے حالات
کے لحاظ سے روپیہ حاصل کرنے کیلئے کرنا خود کو کنہیا مالک
ظاہر کر گیا اور ممکن ہے کہ مرتب کو ناہل لڑا کوئی وجود کا
علم نہ ہو۔ بمقتدہ منگونی پر شاد نیام کلرام (۱۶) مرتب

(۱۵) مذکورہ بالا مقدمہ ۹۹ نمبر ۱۱۱۱ (۱۱) مذکورہ بالا مقدمہ ۱۱۱۱

کہ مرتب کے احوال نامہ
دیا کہ عدالت میں بیان کیا
مقابلہ کیا گیا ہو اور اس کی تہا
اس مقدمہ میں جس کا لایر
۱۰ (لالہ سر جاپر شاد نیام کلرام ۱۱۱۱)
ہیں نے ظاہر کیا ہے کہ اس مقدمہ میں مرتب لڑا
نہا راہن کا نام نہ ہوا ہاں اس سے کے زیر مائہ
جائے گا اس کا ہی ہیں پھر بھی مقدمہ مقابلہ مایہ کے
اسکی حیثیت قائم مقامی۔ اس کو کیا جائیگا اس سے کہ
وہ قائم مقام ہے اس خاندان کا جو خود اس کے اور
اس کے میوں پر نہ حیثیت کرتا کے متعل ہے کہ کہا جائیگا
ہے کہ اس مقدمہ میں مرتب یا غلط یا بی بی ہیں کی ہے
حس سے ڈگری حو مقابلہ باپ کے صادر ہوئی ہو کا لایر
ہو جائے

نتیجہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ مدعی لاء صہ منجملہ
ز زمین دس سابقہ کے اور بدل زمین ثانی اس وجہ سے
اداکرے کہ مرفہ علیہا مرتبہاں نے ڈگری حاصل کر لی ہے
اور مدعی نے ثابت نہیں کیا ہے کہ روپیہ ناجائز و خلاف
تہذیب اعراض کیلئے قرض لیا گیا تھا۔

لائن کو نسل مرفہ علیہا نے یہ بحث کی ہے کہ
ضرورت جائز اسوہ سے مقتدہ قرار دیجانی چاہیے کہ کنہیا
لال پارچہ اور صرفہ کا کام کرتا تھا اور اس نے اپنے
بھی کھانا جات عدالت میں پیش نہیں کئے گو مرفہ علیہا
کی درخواست پر عدالت نے اس کے نام طلب نامہ بھی
جاری کیا تھا درخواست مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۱۶ء نور

بریدی کونسل کی بعد کی لطائف کے جو قرضہ سابقہ کے مسئلہ کے متعلق ہیں قابل تقلید ہو سکتی ہے اور حکم قانون رکھے گی اور ان نظام کی تفصیل کے حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

بہر بات کہی اور کیا سکتی ہے تو ڈگری شفعہ سے گورنر رام کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ حانا کو ایک قیمت میں یہ حاصل کرتا۔ اس کیلئے کوئی مجبوری جائداد کے حامل کر مکی نہ تھی تا وقتیکہ وہ اپنے نہ کرتا ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرار دیا جانا نہایت درجہ خطرناک ہو گا کہ درویش ڈگری شفعہ کی ادائیگی کیلئے لیا گیا وہ گورنر رام کے ذمہ قرضہ سابقہ اس تاج پر تھا جب کہ دونوں زمین نامہ حات لکھے گئے اور دوم کی نسبت ہماری رائے یہ ہے کہ ہم اس کی نسبت صحیح تجویز ہیں کر سکتے ہیں کہ ہم حسب آرڈر ۲۲ رول ۲۲ مجموعہ ضابطہ دہوانی اختیارات استعمال کریں اور مزید تہدات ہیں ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی میں ۱۹ جنوری ۱۹۱۹ء کو مدعیان نے اپنے کل بیانات مسلخہ کے ساتھ کی بابت دیدئے تھے۔ انہوں نے گورنر رام کے چار قرض خواہوں کے نام بتلا دیئے تھے جس کی ادائیگی کیلئے یہ رقم لیا بیان کیجاتی ہے۔ اور کوئی واقعہ یہ رقم ادائیگی گئی۔ مقدمہ کی تاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۱۹ء مقرر کی گئی۔ مارچ ۱۹۱۹ء کو مدعیان نے طلبی ہر چار قرض خواہوں کے لئے درخواست کی جس کے نام وہ بتلا چکے تھے۔ یمن گواہوں کی قیبل یا نے گورنر رام ۱۹۱۹ء کو کوئی گواہ حاضر نہیں ہوا۔ مدعیان نے تبدیل تاریخ کی درخواست کی کہ وہ گواہوں کو کر طلب کرینگے مگر یہ درخواست نامنظر کی گئی۔ ہم عدالت ماتحت کی رائے سے متفق ہیں کہ اس معاملہ میں مدعیان نے کوئی عفت کی تھی جہاں تک مثل سے معلوم ہوتا ہے انہوں نے حتی المقدور سعی و قرار افقی گواہ کی حاضری میں کیا کیا نہ کیا کرنا ہوں کہ اس مقدمہ میں مدافعت نامہ کے لئے جس کی ناراضی سے یہ مافہ کیا گیا ہے اور تہدات کے لئے سے انکار کیا جو یجانی چاہئے تھی لہذا ہم مقدمہ عدالت ماتحت میں اس ہدایت سے واپس کر رہے ہیں کہ مدعیان کو مزید موقع اپنے چاروں گواہوں کو حاضر کرنے اور پیش کرنا جس طریقہ پر وہ مناسب خیال کریں یا اس سے گواہوں کو ہدایت کیجائے کہ بعض عرض ادائیگی نہ کرے اور ہوا ہیں ہے بلکہ اپنے ساتھ دستاویزات لے کر آئیں جو معاملہ بینہ کے متعلق ان کے اور گورنر رام کے مابین ہو سکتا ہے جب یہ تہدات قلمبند ہو چکی تو مثل اور یہ کیا جائے اور عدالت ہذا میں کوئی مناسب قرضہ کی یا یہ درخواست مقرر کی جائے چاروں گواہوں مابین کلک مانتہ مسکہ رام۔ اور جے رام ہیں جو دو ہکا عدالت درجہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۹ء اور درخواست مدعیان مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۹ء میں درج ہیں۔

جلسہ والش - میں متفق ہوں نظیر تہو سام کر لال (۱۱) کے متعلق جس پر استدلال کیا گیا ہے جو کہ ان وجوہ کی تقلید میں وقت معلوم ہوتی ہے جو اس تجربہ میں درج ہیں۔

خواہ وہ اور ہی کچھ کہیں۔ ہر شرا کہ ان کے قرضہ کی ادائیگی ڈگری شفعہ کے حصول یا بعد فرمولہ ہوں نی الحقیقت کوئی قرضہ نہیں ہے بلاشبہ معاملہ سابقہ ہے

<p>دوجہ مرافعہ دو ہیں۔ (۱) عدالت قنصل کے مصدورہ حکم کی نافرمانی سے جس کی رو سے حسب دفعہ ۱۴۸ توسیع مدت کی گئی ہو اور مدیون کو ادائی رقم کی مہلت دیکھی ہو ڈسٹرکٹ کورٹ میں مرافعہ نہیں ہو سکتا۔ (۲) حکم عدالت قنصل منصفانہ تھا۔ نظیر محولہ بالا میں قرار دیا گیا ہے کہ عام احکام دفعہ ۱۴۸ اس کا رد وائی سے متعلق ہیں جو قابل ڈگری ہو۔ مقدمہ ہذا میں قطعی ڈگری صادر ہو چکی ہے اور مدت ادائی رقم میں حسب دفعہ ۱۴۸ کوئی توسیع نہیں ہو سکتی۔ کوئی حکم جو مشورہ مہلت دیا گیا ہو اس کی نسبت خیال کرنا چاہیے کہ وہ اس اختیار کی رو سے دیا گیا ہے جو حسب دفعہ ۴۴ محمولہ عدالت قنصل کو دئے گئے ہیں اور اس حکم کی نافرمانی سے مرافعہ ہو سکتا ہے لہذا ڈسٹرکٹ جج کو اختیار مہلت حاصل تھا۔ بلحاظ روئےداد حکم مصدورہ ڈسٹرکٹ جج اس وجہ سے کہ قرار داد فریقین میں رقت نہایت اہم تھا اور غیر اس وجہ سے کہ حسب آرڈر ۳۳ رول (۵) عدالت کو اختیار توسیع مدت کا نہ مصدورہ ڈگری قطعی نہلائی نہیں ہے صحیح ہے۔ اگر رول ۵ کا مقابلہ رول ۳ سے کیا جائے جو ڈگری بیعتات سے متعلق ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ رول ۳ کی رو سے عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وجہ ظاہر کئے جانے پر رول حسب صوابدید خود اور ان شرائط پر جو وہ مناسب خیال کرے وقتاً فوقتاً توسیع مدت فرض ادائی رقم کرنی دے گی۔ ایسا کوئی حکم رول ۵ میں نہیں ہے لہذا یہ ظاہر ہے کہ ایسا کوئی اختیار</p>	<p>(۲) کسی صورت میں بھی عدالت کو حسب آرڈر ۳۳ رول ۵ محمولہ بلحاظ روائی سیلام کے مقدمہ میں ڈگری قطعی صادر ہو چکے نہ توسیع مدت کا اختیار نہیں ہے نذر رہا درنگ نام احمد و بیار شاد اڈیں کسر ملہ ۴۴ کی تقلید لگائی۔ مرافعہ مارا صی حکم مصدورہ ڈسٹرکٹ جج رائے بریلی مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء مکشترج حکم مصدورہ سہارن پور جج ۲۲ بریلی مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۲ء منجانب مرافعہ مسز۔ اسے پی سین۔ وراج نرائن شوکلا۔ منجانب مرافعہ علیہ۔ مسز۔ بشوہ ناتھ مریواستوا۔ فیصلہ۔ میرے خیال میں اس مقدمہ سے نظیر مقدمہ نذر رہا درنگ نام احمد و بیار شاد (۱) متعلق ہے۔ بعد مصدورہ ڈگری بھلائی فریقین نے صلح کر لی جس کی رو سے نہ ڈگری میں اس شرط سے کمی کی گئی کہ مدیون ڈگری ۵ امراسج ۱۹۲۱ء کو مبلغ ۱۰۰ روپے بقیہ ادا کر دے۔ مدیون ادا نہ کر سکا۔ اور بتاریخ ۱۶ جون ۱۹۲۱ء اس نے مبلغ ۱۰۰ روپے داخل کئے اور عدالت قنصل سے بقیہ ۱۰۰ روپے کی ادائیگی کیلئے مہلت چاہی۔ ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء کو عدالت مذکور نے دو ماہ کی مہلت دی۔ اس حکم کو بر طبق مرافعہ ڈسٹرکٹ جج رائے بریلی نے منسوخ کیا اور اب مدیون نے یہ مرافعہ کیا ہے۔ (۱) انڈین کیسہ ملہ ۴۴</p>
--	--

التمت جوڈیشل کمشنر اور دہ

مرامہ ادنیٰ دیوانی

مسرحدہ امانتہ ۱۰۲۲ء مسعدہ ۹ در دہری ۱۹۲۲ء

انجام تین دنوں بنامہ ہمدیا کا ہتھار ڈگری

مراجہ مصلحتہ دیوانی اکٹھا ۵ مابہ ۱۹۰۸ء دفترات

۱۴۸، ۱۴۹ آرڈر ۳۲ رول ۵۔ دیں ڈگری سلام۔

مصلحتہ۔ توسیع مدت۔ آیا مرافہ ہو سکتا ہے۔

عام احکام صدر دہ ۱۴۸ مجموعہ مصلحتہ دیوانی

اس کارروائی سے مصلحتی ہے جو ڈگری صادر ہوئے

تہ مل ہو

حب ملٹی ڈگری صادر ہو چکے تو رستہ احکام دہ

۱۴۸ ڈگری کی رو سے حرمانہ ادنیٰ رقم کا مفقہ کرنا

گیا ہو اور بن توسیع ہیں اور کسی جو حکم توسیع مدت

کے مطلق عدالت صادر کرے تو یہ خیال کرنا چاہئے کہ

وہ حکم عدالت لٹیل نے روئے دہ ۱۴۸ مجموعہ مصلحتہ

اور وہ قائل مرافہ ہے۔

مصدقہ جس میں ڈگری یلام کے صادر ہو جانے کے بعد

نہیں سے نسخہ کر لی جس کی رو سے زر ڈگری میں اس

شرط سے کی گئی کہ بدلوں بقید رقم فلاں تاریخ تک ادا

کر دے بدلوں ادائی کرے سے قاصر رہا اور توسیع مدت کی

درخواست کی

قرار دیا گیا ۱۱۱ کہ دفعین کے مابین چونکہ معاہدہ کا مدار

دفعہ برتھا اسلئے عدالت کو حق میں توسیع کرنا چاہئے تھا۔

لیکن اس کا نتیجہ لازماً قرضہ نہیں ہے۔ کوئی شخص محرم
ہو گیا ہو سکتا اگر شخص اس عذر پر عمل کرنا پسند نہ کرے
میں اپنے فریق کی رائے سے کلیتہً متفق ہوں کہ حکام
عالی مقام پر یو کی کونسل کی تجویز مقدمہ ساہو رام چندرا
نام بھوپ سنگھ (۲) کے اس فقرہ سے کوئی ظاہر
ہو سکتا ہے کہ مقدمہ نہ ہو نام کندن لال (۱) کی اب تقلید
نہیں ہونی چاہئے۔ لارڈ شاکس رائے یہ ہے کہ "نی
الحقیقت اصولی مبالغہ" کے صحیح طور پر اثر پذیر ہونے
اسلئے ضرور ہے کہ واقعات ہی علیحدہ ہوں۔ بمقدمہ نہ ہو
نام کندن لال (۱) اور مقدمہ ہذا میں کوئی فرق
واقعات کا نہیں ہے بلکہ نہایت درجہ متحدہ الواقعہ ہیں۔
مبالغہ فیض عدالت ہذا میں اس واقعہ پر استدلال کیا
گیا تھا کہ شرط مندرجہ ڈگری کی تعمیل کی گئی تھی اور
رقم اس سے حاصل کی گئی تھی اس سے نتیجہ مبالغہ
خریدی گئی تھی یہی دراصل خرابی معلوم ہوتی ہے
اس کے بارے میں بریوی کونسل نے عدالت ہائے
ہندوستان کو آگاہ کیا ہے۔ برخلاف اس کے مجھے کو
معلوم ہوتا ہے کہ فیصلہ مقدمہ کیل دیو بنام ٹھاکر پرشاد
(۱) اسلئے تقسیم کیا دوسری جانب کو واضح کر دیتا ہے
اس مقدمہ میں ایک ذمہ داری ملحوظ زمانہ سالقہ اور بلحاظ
واقعہ عائد ہے خواہ جائداد کی نیلام میں خریداری کی جائے
یا تصور یہ معاہدہ ادا کیا جائے۔ مقدمہ واپس کیا گیا

(۱۲) ایڈس کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۲۸۰۔

(۱۳) ایڈس کیسز جلد ۲۱ صفحہ ۵۶۶۔

صے ادا کرنے پر موقوف ہے۔ لہذا مرافعہ نمبر ۹، معہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔ مرافعہ نمبر ۳۴ معہ خرچہ رسد ہی جزاً منظور کیا جاتا ہے۔ بمقابلہ دیگر مرافعہ علیہم کے مدعیاں کا مرافعہ نمبر ۳۴ معہ خرچہ اس ترقی سے خارج کیا جاتا ہے کہ مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ آج سے ایک مہینہ میں مزید کورٹ فیس رقی صے ادا کر میں بصورت عدم ادائی مرافعہ نمبر ۳۴ کلینٹ منظور مقصد ہوگا یعنی ابتدائی مقدمہ معہ خرچہ ہر دو عدالت بحق مدعی علیہ خارج ہوگا یہ حکم مسٹر سیلس ڈائریل ڈسٹرکٹ جج بیٹھنے نے بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء صادر کیا تاریخ ۲۶ فروری ڈگری پر جو عدالت ماتحت مرافعہ کے اظہار رائے کا ذریعہ ہے مسٹر سیلس نے دستخط کئے۔ یہ ڈگری مطابق اس جزد تجویز کے ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ نے حکم عدالت کی تعمیل نہیں کی جس کی رو سے اس کو حکم دیا گیا تھا کہ صے کی مزید رسوم عدالت اس میں داخل کرے جو حکم میں مقرر کی گئی ہے نیز اس ڈگری کی رو سے جس پر تاریخ ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء دستخط کئے گئے ہیں۔ بتاریخ ۵ جولائی ۱۹۱۶ء منجانب مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ ایک درخواست دی گئی کہ مزید رسوم عدالت رقی صے کے ادخال کی اجازت دیکھائے جس کی نسبت تجویز مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء اور ڈگری مرتبہ

۲۶ فروری ۱۹۱۵ء میں ذکر ہے مسٹر سیلس کا تعلق پٹنہ سے ہو چکا تھا اور یہ کارروائی مسٹر مارٹن منصرم ڈائریل ڈسٹرکٹ جج کے دورِ پیشہ ہوئی۔ مزید رسوم عدالت کی الحقیقت مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ نے بتاریخ ۵ جولائی ۱۹۱۶ء داخل کی اور اس پر مسٹر مارٹن نے حکم دیا کہ ڈگری (ڈگری قطعی) اس مقدمہ میں صادر کی جائے۔ مسٹر مارٹن نے حکم دیا کہ ۳۰ جولائی ۱۹۱۶ء کے مطابق یہ فقرہ ۱: (۱) ڈگری میں اضافہ کیا۔ "باتباع حکم نمبر ۱۳۱۵ء نزد کارروائی مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۵ء رسوم عدالت رقی صے داخل ہوئی۔ اور ڈگری قطعی کی گئی۔ مرافعہ جو معہ خرچہ خارج ہوا وہ دیگر مرافعہ معلوم کے مقابلہ میں ہے (۹) اور مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ صے خرچہ علاوہ اس کے پائیں گے جو ان کو دلاوا گیا ہے" (ملاحظہ ہو فیصلہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۶ء) مدعی علیہم نمبر ۲ تا ۹ کی شکایت یہ ہے کہ جب مدعی علیہم نمبر ۲ تا ۹ نے حکم مصدرہ مسٹر سیلس خرچہ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء کی جو مزید ادائی رسوم عدالت رقی صے کی باتہ تھا۔ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء کے بعد ایک مہینہ کے اندر ادا کر دیا جائے فیصلہ نہیں کی مسٹر سیلس کی مصدرہ ڈگری پر تجویز ثانی نہیں کیا گئی حکم سے دو سال سے زیادہ راند کر رہا ہے کہ بعد مدعیان نمبر ۲ تا ۹ کی درخواست ادائی رسوم عدالت حوالہ بالا پر توسیع مدت نہیں کی جاسکتی۔ مدعی علیہم نمبر ۲ تا ۹ کی بحث یہ ہے کہ باوجود احکام دفعہ ۱۱

حبيب الله
مأمور
مفتی محمد علی
1

مرافعة عالی و دیوانی

260

مگسی عدالت کو ایسی مصدروں ڈگری کی خدمت میں کرے
کا اختیار بحر کماہت کی غلطیوں کے اصلاح و دور
ہیں ہے اور کوئی عدالت ایسی ترمیم کی ہدایت
کرے جو ڈگری کے قابل نفاذ جہد کے معیار ہے تو
یہ ایسے اختیار کو استعمال کرتی ہے جو قانوناً اس کے
مقابل میں ہے اور اس کا یہ عمل سخت دہ ۱۱۵

منجانب مرافقہ علیہم کے فضل الحق و مابودادہ کیا
رجون گوہر۔

فیصلہ۔ اس مرافعہ میں بعض خاص حالات یہاں ہو گئے ہیں۔ جس مقدمہ کی ناراضی سے یہ مرافعہ کیا گیا ہے مدعیوں نے دو قطعات اور اسی کے رطل کی نائنس بدستقرار کے مقابلہ کی تھی۔ عدالت ابتدائی میں دعوئے اس طرح ڈگری ہوا۔ مدعی کا حق متعلق قطعہ نمبر بقدر کافی اور کلیتہ قطعہ نمبر ۲ کے متعلق بمقابلہ مدعی علیہ نمبر ۱۹ تا ۲۳ و ۲۶ بعد مقابلہ اور ک۔ کے اور بقیہ مدعی علیہم کے مقابلہ میں یکطرفہ قرار دیا گیا عدالت ماتحت مرافعہ نے یہ حکم صادر کیا۔ دعوئے جوڈا ڈگری ہو۔ حق مدعیوں نمبر ۲ تا ۵ قطعات نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ دعوئے میں ایک کافی قرار دیا جائے اور مدعیوں نمبر ۲ تا ۵ اور پر قابض رہیں۔ جہاں تک مدعی نمبر کا تعلق ہے دعوئے معہ خدہ چہ خارج ہو۔ فریقین (بج. مدعی نمبر ۱ کے) عدالت ماتحت کا خرچہ بہ لحاظ کا نمبر ۲ تا ۵ یا نہیں گئے لیکن یہ سب مدعیوں نمبر ۲ تا ۵ آج سے ایک ماہ کے اندر مزید کورٹ فیس رقمی

بسمه تعالی و فی اکیطاسه بابت ۱۹۰۸ و ۱۱ - توضیح

میں نے اس حصارِ مہمان کی ملکیت کا یہ ہے جس کی ڈگری و گری ہے۔

51/20

4

11

(۱۵)

یہ اللہ
عام
درجہ اول
فکھ

<p>ڈگری ہوتی اور کوئی ایسی ڈگری ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء سے در سال کی مدت تک کم از کم ہر جولائی ۱۹۱۲ء تک سربہ نہیں ہوتی اور یہ عیاں ہوتا ہے کہ اختیار حاصل نہا کہ وہ درخواست کرتے کہ مزید رسوم عدالت میں حکم مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء داخل کر لیا جائے اور قبل صدر ڈگری قطعی وہ ایسی درخواست کسی وقت کر سکتے تھے۔ ہماری رائے ان ۱۹۱۵ء سے جو ہم مابں کرتے ہیں یہ ہے کہ مرافقہ علیہم کا، جہتوں میں شہ کی جہت میں کیجیے قوت نہیں ہے بلکہ دلائل پیش کرو مدعی علیہم ممبر ۲۶ قابل پذیرائی ہیں اولاً یہ کہ ہم کو اس امر پر خبر ہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ مرافقہ کو حق مرافقہ ہے یا نہیں یہ فرض کر کے کہ انکو حق مرافقہ نہیں ہے اس صورت میں حالات ہم سے متقاضی ہیں کہ ہم مرافقہ مدعی علیہم ممبر ۲۶ کی درخواست انکو انی حریفانہ ۱۱ محض ضابطہ دیوانی تصدیق کریں حالات استقامت غیر معمولی ہیں کہ اگر ہم یہ قرار دیں کہ ہمارے اختیارات اس قدر محدود ہیں کہ ہم مدعی علیہم ممبر ۲۶ کو کوئی دوسری ان حالات میں ہی سکتے جو واقع ہوئے تو یہ انصاف کرشیے انہما کی حد تک پہنچا کر انہما یہ کہ جو ڈگری ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء کے چند ہی روز کے بعد لیے ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء کو مرتب ہوئی وہ قطعی ڈگری تھی بلاشبہ یہ زیادہ مناسب ہوتا اگر عدالت بعد اسکے تصفیہ کے کہ مزید رسوم عدالت کی ضرورت سے رسوم عدالت کی ادائی کا حکم مدت میں کر کے دیتی اور وقت تک صدر ڈگری کو ملے و رکھتی حد تک مدت مزید غم نہ ہو جاتی لیکن یہ افسوس کہ ڈگری ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء سے ایک ماہ کی مدت معفی ہوئی ہے بل ہی مرتب ہوئی اس حد تک ہیں انہما کہ وہ ابتدائی ڈگری تصدیق کجائے اور اس کے بعد ایک قطعی ڈگری کے لینے عدالت کے مزید اظہار رائے کی ضرورت تھی</p>	<p>مجموعہ ضابطہ دیوانی درخواست مدعیان فرم ۲۷ تا ۲۸ ۵ جولائی ۱۹۱۲ء ناقابل سماعت تھی اور عدالت ماستحکم کا اختیار نہ تھا کہ وہ ڈگری مصدرہ سرسلس کی ترمیم کرتے اور مدت معینہ ڈگری مصدرہ سرسلس میں توسیع کر کے مزید رسوم عدالت رقی حصہ کے ادخال کی اجازت دیتے۔ اس جہت کی تائید میں ہماری توجہ بہت سے نظر کرکے بجانب مبذول کرائی گئی ہے جن میں سے قابل الذکر نظریہ ہیں۔ سرکن سگہ بنام رام بھال سنگھ (۱) سجادی بیگم بنام دلار حسین (۲) دھرم راجہ ایار بنام مہینو اسما دلیار (۳) بشر حق نے نہایت زور کے ساتھ عدالت ہذا کے اختیار سماعت مرافقہ کی حدود کی نسبت یہ جہت کی ہے اولاً یہ کہ مبادئن کے حکم سے مرافقہ کا حق ہی نہ تھا جو محض سابقہ ڈگری کی ترمیم کا حق تھا۔ ثانیاً اگر مدعی علیہم ممبر ۱۱ تا ۲۶ کا ممبر بطور نگرانی حسب دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی تصور کجائے تو بھی مرافقہ کی کوئی کسی قسم کی رادری نہیں کیجا سکتی اس وجہ سے کہ حکم مذکور عدالت ماتحت نے ماستحکم اختیار تیزی صادر کیا ہے اور یہ عام طریقہ اس عدالت کا نہیں ہے کہ وہ عدالت ماتحت کے اختیار تیزی میں دست اندازی کیا کرے۔ ثالثاً یہ کہ جس ڈگری پر سرسلس نے بتایا ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء دستخط کیے وہ محض ابتدائی ڈگری تھی جو ایک دوسری ڈگری سے قطعی</p> <p>(۱) ایڈس کیسز جلد ۲۱ صفحہ ۵۰۵ (۲) ایڈس کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۴ (۳) ایڈس کیسز جلد ۳۱ صفحہ ۲۴</p>
---	--

کامیاب تھا کہ وہ اس کے سب سے بڑے وقت میں حصہ دار
نہ کر کے جو کڑی تفتیش کی راجہ ان کو دنیا دیا بیٹے خاص
یہ تمام بیٹے آتے ہیں اور وہ وہ دیکھیں ہیں۔

مدالہ استحقاق کا کس نے دینے قرار دیا کہ اس وقت
کر رہا تھا لیکن حسب ذیل ہے جو صاحبانہ دیوانی افسر
کیا ہونا چاہیے اس وجہ سے کہ عدلیہ ان میں سے
فریق تھے جس میں میر خاں وغیرہ کے حق میں صادر ہوئی
اور اس کو خالصتہ طور پر جان کر دیا۔ بہت سی مرادیں تھیں
مدلیان عدالت ہذا کے ایک نے اسے اس سبب کو بحال کیا
کہ بہتری نالیش نہیں ہو سکتی مگر مراجعہ درخواست
جو جوہر عوفی کا دی حسب ذیل ہے مجموعہ ضابطہ دیوانی ہوا
تھا اس طرح کیا اور دیکھا کہ وہ فیصلہ کے لئے مقدمہ روپس
کیا اس پر ایت کے لئے کہ اگر مراجعہ ان میں سے
تاریخ کر لے میں کامیاب ہوں کہ ان کو کل باجز وارسی
تلاش پر حاضر حق قبول کیا ہے حق یہ عیاں حال ہو چکا
ہے کہ وہ اس پر واپس راہی کے مستحق ہو گئے جس قدر
تاریخ کریں بشرطیکہ ان کا سابقہ حق کسی اور نہ ہو بلکہ
عدالت مانتی نے مزید تنہا دہتی اور بعد سے دست
کو منظور کر کے حکم دیا کہ محمد ونیرہ قابض کرا دئے جائیں
میر خاں وغیرہ لئے اس فیصلہ کی نادرہ منی سے مراد کیا
جواب دینے پر ہے۔

ایک عذر امتدادی یہ کیا جاتا ہے کہ ان مراجعہ کی
عمر گلو اور فوجیہ علیہ موت ہو چکے ہیں اور چونکہ کوئی
درخواست ان کے قائم مشاجی کی اندرون مدت پیش
ہیں ہوتی ہے کہ ان کی جانب سے یا ان کے مقابلہ میں مزاح

سائل ہو گیا اس کا نتیجہ ہونا چاہیے کہ مرادہ کل ہوا
ہونا چاہیے۔ یہ کلہ دیوانی امر کے لئے ہونا چاہیے اور
روٹی ۱۲ اور ۱۳ کی رو سے ہر سطح پر کارروائی آ رہی
وگرنہ یہ وقت ۱۳۵۰ روٹی مذکور کے متعلق ہونا چاہیے
روٹی ۱۱ سے بھی روٹ علیہم کچھ مانہ نہیں لکھا گیا
حصوں نے اعتراض کیا ہے۔ اس کو روٹی ۱۲ سے مل کر
بڑھنا چاہیے اور اس کے مدارجہ العاقلہ مرقع اور مراد
علیہ حجاز بجا ہے عیاں اور مدعی علیہ روٹی ۱۲ میں
داخل کرنا چاہیے اور اس لئے ان کو کوئی دائرہ نہیں
ہوتا جب تک کہ وہ روٹی منعلق نہ ہوں۔

مراجعہ کی سبب سے یہ ہے کہ ان کے متعلق طلب قبول
شدہ ہے جو برو سے فیصلہ ۱۹۱۱ء کے مراجعہ پر
اور میری رائے میں تو صحیح چارہ مرادہ انھوں نے عدالت
دیوانی کی رو سے بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس
مقدمہ میں میر خاں وغیرہ نے زاید ایک تکت منجہ
کل موضع داد پور کا دعویٰ کیا تھا مدعیان حال یا اس
مدعی علیہم تھے۔ ان کو معلوم تھا کہ سیم ڈیوینر کے
داخل خارج کی وجہ سے یونین وغیرہ کا حصہ کم ہو کر
پہلے بسوے سے کم کے رہا تاکہ وہ گئے ہیں ان کو اس
عذر کو بنا حوالہ ہی قرار دینا چاہیے تھا کہ زاید از
دشکت دیکھ موضع ان کے نام برو سے اقرار ہوا
بابتہ ۱۹۱۱ء ہے۔ سچا ہے اس کے کہ وہ اس کے لئے وہ
غیر حاضر ہے۔ وگرنہ میر خاں وغیرہ کے حق میں ۱۱
منجہ کے جس میں تکت منجہ وغیرہ کے نام رجسٹر
مال میں ہی صادر ہوئی وگرنہ میں حکم دیا گیا کہ ۱۱

یہ زبانی
مدام
۱۲
۱۳

میں قول نہ کی جائے گی۔ ٹیکہ نامہ ایک معاملہ تھا جو عدلیہ و دیگر امور کے جائداد و غیرہ پر اس کی مالیت لگان مقرر کرنے میں توجہ نہ تھی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ٹیکہ نامہ شہادت میں مالیت جائداد لینے قلمبند استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ قبولیت میں ہی یہاں فکر اس مقدار رقم کا جس پر مدعی علیہم جائداد کو بطور برائے کے لئے رضا مند تھے۔ قبولیت کی ضرورت نہیں ہے اس وجہ سے کہ اسکی رو سے کسی جائداد غیر موقوفہ میں کوئی حق پیدا وغیرہ نہیں ہوتا ہے کسی جائداد میں وہی شخص دوسرے کے حق میں توفیق پیدا کر سکتا ہے جسکو جو جائداد میں حقوق حاصل ہوں۔ میری رائے یہ ہے کہ قبولیت قابل احوال شہادت مقدار اس وجہ استعمال و تصریح کر کے لئے ہے۔ اس سے مدعی علیہم کا اقبال نسبت لگان اور ہی ظاہر ہوتا ہے۔ حسب حکم دیا جاتا ہے کہ حکم تکمیل تحقیقات مصدقہ عدالت مراجعہ ساخت مسودہ کیا جائے اور تقدیر عدالت مراجعہ ساخت میں اس عرض سے و اس کیا جائے کہ وہ مراجعہ کا فیصلہ کرے عدالت مراجعہ ساخت کو اختیار ہے کہ اگر اس میں وہ قلمبند ہوتا ہے کہ استعمال کرے اگر اس کی رائے میں وہ قلمبند شدہ شہادت پر اور ان واقعات پر جس کا تصدیق عدالت تبتلیٰ لے کیا ہے فیصلہ نہیں کر سکتی ہے۔ خرچہ مراجعہ ہذا نتیجہ خرچہ مختصر ہے۔

بائیکورٹ لاہور

مراقبہ ثانی دیوانی

برہمقدمہ ۵۹ بجے ۱۹۱۲ء منصفہ ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء

محمد جاں۔ مدعی علیہ۔ پناہم دلی چندیکس دیگر مدعیان۔ مواضع علیہما۔ مراجعہ۔

مجموعہ حوالہ دیوانی ایسٹ انڈین کمپنی ۱۸۷۱ء۔ (۱) اصل سندہ۔ دعویٰ کی۔ ہر دو مہدات میں ای امر اعتراف اور اصل امر متفق ہونا۔ ایک ڈگری کی مارشلی سے مراجعہ ڈگری جس کی مارشلی سے مراجعہ متفق کیا گیا ہے ہر رابطہ۔ امتناع موثر ہے۔

ایک شخص سی (ج) نے ماضی شہادت قلمبند و ہر دو مہدات میں ای سرکا کہ وہ کل متعلقہ کٹرو کا مالک ہے (ج) اور (ج) حوالہ کی اور دعویٰ کی اصل اور ثبوت کٹرو کا اس نے دوسرے رجوع کیا کہ بعد رجوع نالشی شہدہ اعلیٰ نے خود کٹرو کا ایک حصہ حصہ نالشی (ج) سے خرید لیا ہے (ج) نے اپنے اپنے حصے سے انکار کیا اور دونوں مقدمہ مات کی تحقیقات مالکانی و لیس انکس ساتھ ہوئی عدالت ابتدائی نے ورڈ یگانہ کو کوئی حق کٹرو میں نہ تھا اور نہ صرف نالشی (ج) اور (ج) حوالہ مکہ ج کے نمونہ ڈگری مسعودہ و اسکی (ج) (ج) صرف اپنے مقدمہ کے حوالہ سے مراجعہ کیا ہے۔

قرارداد کیا کہ اس ڈگری سے خرچہ جس میں صادر ہوئی تھی مراجعہ نہیں کیا گیا اور وہ ڈگری قطعی ہو گئی ہے۔ اور چونکہ مسلمہ حقیقت صریح اور اصل مقدمہ شہادت متفق علیہما۔ وہ مابین فریقین اور قلمبند (ج) (ج) اصل شدہ ہے۔

رہبر پناہم دلی ایسٹ انڈین کمپنی حوالہ ۵۹ بجے ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء بنام لہوری بہان۔ (۱) (ج) کیسے حوالہ ۵۹ بجے ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء۔

مراقبہ ثانی بنا راضی ڈگری مصدقہ ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۱۲ء متفرغ ڈگری مصدقہ ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء رج دوم جلی مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء۔ منجانب مراجعہ۔ بخشی ٹیکہ جید۔

امور
برائے
عام
۳۰
وسیع
(اردو)

قریباً تمام مدعی مرافعہ نے متقابل مدعی علیہ حیثیت ٹھیکہ دار
ادعا کیا ہے کہ ان کی مالیت کی کسی بھی اس کا یہ مرافعہ ہی ہے۔ مدعی نے
ٹھیکہ دار کے ہوتے ہوئے ایک رجسٹری شدہ دستاویز پیش کی۔ اس کے
قبضہ ایک دیوانی مقدمہ میں یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ وہ اس وجہ
سے رجسٹری شدہ دستاویز کی حیثیت سے مؤثر نہیں ہو سکتی کہ
وہ عارضی طور پر رجسٹری ہوئی ہو۔ عدالت نے ابتدائی نے
اسے قرار دیا کہ ٹھیکہ دار کا کہی شہادت میں اس کا یہ تسلیم کیا کہ مدعی
ان کا مالیکی مستحق نہیں ہے۔ بلکہ مرافعہ اور قبضہ ٹھیکہ دار
میں لکھنؤ کے لیے کیا کہ ٹھیکہ دار نے "معاہدہ ٹھیکہ کے ثبات
میں ناقابل اذخال شہادت ہے" یہ مدعی علیہ کے ایک نے
واحد ٹھیکہ سے اقبال کیا ہے اور اسی وجہ سے اس کے
متقابل میں حیثیت ٹھیکہ دار رجسٹری دی جا سکتی ہے
عدالت مرافعہ ماتحت نے یہ بھی قرار دیا کہ یہ دعویٰ دعویٰ ہوا
متعلق وقت بعد از رضی تصور کیا جا سکتا ہے اور ٹھیکہ دار
پر مقدمہ اور عارضی قبضہ کرنے میں عذر کیا جا سکتا ہے۔
اس نے نظریہ مقدمہ میں ٹھیکہ دار پر ہونا اس کے لئے
پر استدلال کیا بالآخر عدالت مرافعہ ماتحت نے یہ قرار دیا کہ
دعویٰ غلط طور پر عدالت ابتدائی نے اس ابتدائی تجویز
پر کہ رجسٹری شدہ ٹھیکہ دار نامہ قابل اذخال شہادت
ہے خارج کیا ہے مقدمہ کو بغرض تصدیق دیا اور اس نے
عدالت اول میں جو عدالت مرافعہ ہے کہ عدالت مرافعہ
ماتحت نے مقدمہ کو تکمیل کے لئے واپس کر دیا غلطی کی ہے
یہ مقدمہ کو قوی معلوم ہوتا ہے۔ عدالت ابتدائی نے
تہمت کا فیصلہ کیا ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے
(۱) ایڈیشن گینیز جلد ۱ صفحہ ۲۱۱۔

ابتدائی اس میں فیصلہ کر دیا ہے۔ اور اس کا بار
فیصلہ تمام بقید امور پر ہوا۔ اس کے لئے اس کا نہیں
ہے کہ یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ وہ مدعی نے ابتدائی اس میں
مقدمہ دوم یہ ہے کہ عدالت مرافعہ ماتحت لو اس کا
ہے کہ وہ کوئی مقدمہ مرافعہ علیہ کے حق میں ثابت قرار
دینی جس کا ذکر ٹھیکہ دار نے نہیں کیا ہے مقدمہ میں اس کے
سنگہ تمام یہ ہونا اس لئے کہ وہ محول مال کے علاوہ کوئی مقدمہ
موجود نہیں کہ اگر مدعی نے ثابت کرنے میں قاصر ہے
تو ڈگری متعلق اور قبضہ کی بنیاد دیر دی جا سکتی ہے۔
اگر مدعی علیہ قابض رضی ثابت ہو۔
عذر سوم یہ ہے کہ عدالت ماتحت مرافعہ نے قانون
کو غلط طور پر متعلق کیا ہے۔ عدالت مرافعہ ماتحت کی
رأے ایک مدعی علیہ کے اقبال کو کہ وہ ٹھیکہ دار تھا
تسلیم کر کے مدعی کو شہادت ٹھیکہ سے دست برداری کر
دیں اس امر کا لحاظ کرتے ہوئے کہ جواب دعویٰ میں اس کے
طور پر عذر کیا گیا ہے کہ ٹھیکہ دار نامہ قابل اذخال شہادت
صحیح نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بلحاظ قانون محض
یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا عدالت مرافعہ ماتحت
اس امر کے قرار دینے میں حق بجانب تھی کہ مقدمہ مرافعہ
ہے قاعدہ طور پر رجسٹری شدہ ٹھیکہ دار نامہ اور قبولیت
پر مبنی کیا جا سکتا ہے۔ نو ۲۹ (ج) قانون
رجسٹری و دستاویزات ایکٹ ۱۹۰۷ باب ۱۱ میں اس کے
ہے کہ کوئی دستاویز جس کی رجسٹری ہوئے دفعہ ۱۱
قانون مذکور صریحاً ہی ہوتا وقتیکہ اس کی رجسٹری ہوئے
جائے اور غیر منقولہ پر مشروط ہوئی حیثیت سے شہادت

غیر میں کیا گیا۔ ضروری و مفید امور کو لکھ کر شایا خواہ
کھول لئے لی و نقدوں کی دیا جائیں۔ کام حال مقام
لو اسٹار ہوگا اگر زیادہ سزا پر لایا جاتا ہو جائے
فردہ سماعت لکھ کر کس نام و وہ پوچھ و پڑا دور باور
نہ اس نوعیت کے معاملہ میں باکس پورٹ کے عمل کر دے
مدد قضا نہ کرے اور کرے۔

غیر حوالہ سماعت نہ کرے۔ مامد طور کیا جاتا ہے۔
اس حکام عالیہ تمام روئے امراتہ پر عور کرے۔
اصلی رشتہ تمام ہر رشتہ کے لئے کمر بستہ
قد کیا صلا اور مدنی مراعات علیہ ان کا کائنات پر جو
مائم تمام مالکان موضع الصلا محسوس قادیلہ کے لئے
اترے لکھ کر اسی نوعیت اور صلیانہ وضع کی عورت
خیل لکھ کر جس کا بیٹہ اس قرار ہے اور دیگر حقوق ہی
دار و سے قانون مدنی اس میں بشبہ کے مواضع ہوا
ہی ان کو حاصل ہیں۔ ہم اس امر کو واضح کر دیا جاتے
ہے کہ مابین قضا میں اس علقہ مدت مقدمہ ہا رہی
ہے کوئی واقعہ ایسا نہیں کیا جس میں قانون کی مدد
سے قدر لکھ کر عورت سے لکھی ہو کہ وہ فریضہ کی حیثیت
موقوف اور ذمہ داریوں کو بروئے قانون حقیقت ہائے
رہنی مدد اس کم کرتے ہوں۔ مثلاً احکام باب ہجتم
یکٹ مکرر دانی لکھ کر تشیص تقسیم پیداوار کے متعلق
اور احکام باب ہجتم پٹہ جات و محلیوں کے متعلق
ہاں کی جانب رجوع کیا جاسکتا ہے اور وہ متعلق
ہاں ہیں۔

یہ امر قابل یادداشت ہے کہ علی التخصص باب ہجتم

ایڈیشن مذکور جہاں کہ ہر صرطیہ مرد و عورت میں محکم
پیکرہ ملکہ و پتہ سب متعلق ہے جن کو استرادی قانون
و خیال اور ہی حوالہ ہوں اور سروسہ و ہر ۲۵ سالہ
اور ۱۰ ایک یا زیادہ سالہ سال کی مدت کے لئے
تبدیل اپنے حالت ہے۔ لیکن کسی مانکہ اور عورت پر لازم
ہیں ہے کہ وہ عورت کے کسی رعیت پر نہ رہیں جس کے
وہ ایسے بیکر کو قبول کرے و ایک سال مالی سے رہا
ہر تاکہ کے لئے ہو۔ یہ معلوم ہونا ہے کہ عورت اس کے لئے
کیا جاتا ہے کہ سست سالہ ان کی عورت و رعیت کی
ذمہ داری اس عام مدت کے لئے قائم کرتی ہے اس
ہی مخالفت عورت پر اور اصلی لکھ کر اس قانون پر
کر ہر لحاظ سمیت پورے متعلقہ ال کابلہ و ہر
اسے کریں کہ فریقین کے قانونی حقوق اور و ہر
اس طرح ایک دوسرے سے لکھ کر نہیں ہاں لکھ کر
کی قوت بلاشبہ ہاں اجرا پر پڑتی ہے جو بروئے قانون
اس سبب در منصفانہ شراکتا حاصل ہے لکھ کر
کر سکیں۔ ملاحظہ ہو ہر تھا ہر اہی ایا بنام ہیوید
ویکٹا رسا (۳)

روئے قانون حقیقت اسے اور ہی مدد اس کے
ابا تہ ۱۹۰۸ء تمام دار نے تیار ہے ۲۸ اکتوبر
۱۹۰۸ء فصلی سال ۱۹۰۸ء کی باپٹہ اسامبولہ
دیا جاتا اور اس سے ”محکمہ“ طلب کیا لیکن اسامبولہ
نے پٹہ قبول کر لے اور پیکر کی تکمیل سے انکار کیا
پٹہ ہی امرنی شراکتا پٹہ لکھ کر اس کا کیا گیا

دس انڈین کیسز جلد ۱ ص ۹۸۸۔

رادا کرشنا اچ
سام
شہر اسوامی
(مدد اس)

روا کرنا اور اس قسم کے صداقت نامہ جات ایسے قائم رہے اور اس
جانب سے کہ اس کے دیکھتے ہی اسکے منہ سے وہی جملہ نکلی اٹھتا ہے۔
اس وقت نور کو کہہ دو کہ حکم الی الفاء اور ہا۔
مذکورہ یہ وہاں صدیق کی جانی ہے کہ یہ لفظ مالیت سے
مدعا ہوا اور نوعیت مقدمہ پڑا ہے اور وہ ۱۱۔ ۱۰
مجموعہ صراط دیوانی کی تکمیل ہوتی ہے اور مقدمہ محفوظ
ملک معظم باعلا اس کو تسلیم صیغہ واحد کی سماعت کے قابل
ہے اور اس پر سائقہ ذکر شدہ تجویز پورے کرنے کی ہوتی۔
یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ صدر صریحی حکم رکھتا اور فقہین
اس امر سے قاصر ہیں کہ وہ ایسا حکم لائے جس میں واقعی
صداقت نامہ ہوتا اور اسی دن دیا گیا ہوتا۔
پس فقہینی ہے کہ اس کا رد اس ایک نامہ رقمہ ۱۱۔ ۱۰
سبب سے ۱۱۔ ۱۰ حسب دلیل الفاء میں موجود ہے۔
تہم قرار دیتے ہیں کہ مالیت سے علیہا نکلتا ہے اور یہ
رہنما ناگزیر ساخوند بنام جگت چند دلا گیا اور ایک لکھ
مسلہ قائلوں کا تصدیق مضمر ہے۔ لہذا ہم تصدیق کرتے ہیں
کہ یہ واقعہ قائل سماعت ملک معظم باعلا اس کو تسلیم حسب
دفعات ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۰ مجموعہ صراط دیوانی ہے۔
حکام عالم بہ تمام کی رائے میں یہ صداقت نامہ کالی ہے۔
اور اس پر وہ اعتراضات نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ سے سائقہ
صداقت نامہ نور کو کہہ دو کہ مالیت قبول ہوتا۔
یہ امر العینہ تصدیق طلب ہے چنانچہ کہ آیا پورے اس وقت
کو قلمی قبول کر لیا۔ واقعی مدعا معروضہ کو کچھ بھی ہو وہ
سے کم ہے۔
فقہین مالیت کے صداقت نامہ جات کے متعلق حکم نمبر ۱۱۔ ۱۰

حکم کو کہہ دو کہ مالیت سے سائقہ مدعا ہوا اور اس
جانب سے کہ اس کے دیکھتے ہی اسکے منہ سے وہی جملہ نکلی اٹھتا ہے۔
اس وقت نور کو کہہ دو کہ حکم الی الفاء اور ہا۔
مذکورہ یہ وہاں صدیق کی جانی ہے کہ یہ لفظ مالیت سے
مدعا ہوا اور نوعیت مقدمہ پڑا ہے اور وہ ۱۱۔ ۱۰
مجموعہ صراط دیوانی کی تکمیل ہوتی ہے اور مقدمہ محفوظ
ملک معظم باعلا اس کو تسلیم صیغہ واحد کی سماعت کے قابل
ہے اور اس پر سائقہ ذکر شدہ تجویز پورے کرنے کی ہوتی۔
یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ صدر صریحی حکم رکھتا اور فقہین
اس امر سے قاصر ہیں کہ وہ ایسا حکم لائے جس میں واقعی
صداقت نامہ ہوتا اور اسی دن دیا گیا ہوتا۔
پس فقہینی ہے کہ اس کا رد اس ایک نامہ رقمہ ۱۱۔ ۱۰
سبب سے ۱۱۔ ۱۰ حسب دلیل الفاء میں موجود ہے۔
تہم قرار دیتے ہیں کہ مالیت سے علیہا نکلتا ہے اور یہ
رہنما ناگزیر ساخوند بنام جگت چند دلا گیا اور ایک لکھ
مسلہ قائلوں کا تصدیق مضمر ہے۔ لہذا ہم تصدیق کرتے ہیں
کہ یہ واقعہ قائل سماعت ملک معظم باعلا اس کو تسلیم حسب
دفعات ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۰ مجموعہ صراط دیوانی ہے۔
حکام عالم بہ تمام کی رائے میں یہ صداقت نامہ کالی ہے۔
اور اس پر وہ اعتراضات نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ سے سائقہ
صداقت نامہ نور کو کہہ دو کہ مالیت قبول ہوتا۔
یہ امر العینہ تصدیق طلب ہے چنانچہ کہ آیا پورے اس وقت
کو قلمی قبول کر لیا۔ واقعی مدعا معروضہ کو کچھ بھی ہو وہ
سے کم ہے۔
فقہین مالیت کے صداقت نامہ جات کے متعلق حکم نمبر ۱۱۔ ۱۰

قزوین
اس
ادعا
مذاہب

اور کوئی جملہ دو سال یا بعد ازینہ ۱۱۹۰ سال و ۱۱۹۱ سال
تکمیل میں پایا۔ مقدمہ بتایا ۱۵۰۰ سال
رجوع ہوا۔ ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ لکھنؤ کی
صدا رکھی گئی۔
یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ یہ مسئلہ نہ کہ لکھنؤ کا
ہیں اور دیگر ہیں ہوتی ہیں جس میں حقوق انما اور
مطابق بیجا ہوتا ہو کہ صدر خاں انہیں
کے مطابق جیسے کہ مقدمہ ہوا میں جیسے عرضی و سوی میں
میں طور پر دے ہے کہ مدعی علیہ اول بہ مقدمہ ۱۱۹۰ سال
حسب دیوار میں دیکھائی کی بابت جو یہ تفسیر میں
ہے سین سال و ۱۱۹۱ سال و ۱۱۹۲ سال کے لئے جس زمانہ میں وہ
میشیت نظم نام کرتا تھا۔ حسب رواج اور باتیں فیصلہ ہوتا تھا
باقاعدہ پڑھنے کے لئے آمدگی ظاہر کی تھی۔
سن ۱۱۹۰ میں انعام دار نے نالتس کی اور تاریخ ۱۱۹۰
بریل سن ۱۱۹۰ ڈیوٹرل ایسیر نے مدعی کے حق میں فیصلہ
کیا ہے جس میں احوں حسب دلیل اظہار رائے کیا ہے۔
میں خیال کرتا ہوں کہ فیصلہ مقدمہ کے متعلق مزارع
ماہین فریقین ہے وہ ہمہ دہی ہے جو سابقہ فیصلوں میں
فیصل ہو چکی ہے اور کوئی خاص عدالت یا حالات فیصلی
مقدمہ کے لحاظ سے نہیں بتلائے گئے ہیں جو قابل تصدیق
حدید ہوں کہ حکام عالمی مقام یہ کہہ دیا جاتے ہیں کہ وہ
اس تحویر کو لفظ گہر و ہراتے ہیں جو ۱۸ سال قبل صادر
ہوئی تھی۔ فی الحقیقت یہ قابل تا سفسف حالت ہے کہ عدالت
وقت اس طرح صرف ہوا اور فریقین کی دولت اس طرح
ضائع ہوگا۔ ۱۸ سال تک بڑے مقدمات چلے رہے اور

صفحہ ۱۸۰

بہر شخص یا کوئی خاص یا کوئی خاص
مصلحت سے ان کو ایسا نہ ہوتا ہے
کی اور خاتمہ سال کے لئے
ای طرح اور انعام دار نے
اس میں ولایت لکھنؤ میں
ایک سالہ سولہ بلایں
لہذا میں جو یہ کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
میں اس فیصلہ میں اس میں کہ ان میں
یوری طور پر مسئلہ رواج پر جو مقدمہ لکھنؤ میں
ہیں عذر لے لیا گیا ہے۔
اس جہت کو اس طرح تصور کرنا کہ ان میں
نہ ہو مگر حکام عالمی مقام وجہ قاری میں کہ
یعنی اس فیصلہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
مساب یہ ہے کہ عام اصول اس فیصلہ میں
ہے لکھنؤ فیصلہ مقدمہ ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲
اسے اس میں کا تعلق مزارع ہے جس کی رو سے
شدہ کسی سال مال کے لئے مقرر ہیں تا انیکہ بعد پر سال
کے اتہ ایک سالہ سولہ بلایں تبدیل کر دے جاتے ہیں
یا ڈگری ہوتے ہیں اور چونکہ ڈگری میں عام تعلق
کی حد کو ان جملہ کے متعلق جو کسی خاص قسم کی عدالت
ڈگری کے ہوں محدود کر دینی کوئی وجہ نہیں ہے۔
اس رائے سے بورڈ ہذا کو کلیتہاً اتفاق ہے۔
انعام دار نے بیجا جہات حسب شرائط مندرجہ ذیل
دیگر دفعات متعلق دینا چاہا اور اس میں نے باوجود
ڈگریاں ہوتے جاتے کہ ان شرائط کو قبول کرنے سے

جس کی تشخیص ۱۰۰ کلام وسط مقدار کی جائیگا اور اگر گے
لیکن اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ اسدا فی جاول
دگر پوکر) کی پیداوار کی ادائی ڈسبریں ہوگی اور مینا
کی جو بدیر تیار ہوتی ہے مایع میں ادائی ہوگی۔ اس کو
فقرہ ۱۱ کے مسئلہ ۱۰۰ اور ہی مالہ کو چکلیان میں
مابقی جملہ پیداواروں کی گری نگا لے کے متعلق ہے مقابلہ
میں رکھنے سے دیہی فقرہ فقرہ (۸) میں استعمال کیا گیا ہے
حکام عالمیتام کو کچھ نہیں ہے کہ ہر حصہ پیداوار کے
لئے بدل لگان مقرر کیا گیا ہے، ٹھیک اسی طور پر کہ ملحدہ
اگر تا باہلیان کا متعلق ہر حرد سے ہے۔ ہماری یہ رائے
ہے کہ اس مسئلہ پر انیکورٹ کے نتائج صحیح ہیں۔

حکام یہ بتلادینا چاہتے ہیں کہ طول اسکاں پر جو تعداد
میں ناقابل لحاظ ہو کا کوئی بحت نہیں کی گئی ہے۔ ہر
دو فرق کی صحیحیت بار میں یہ رہی ہے کہ وہ ہمال،
عدالت ماتحت کی تجویز کے ساتھ مائی پنگیا ساہو جائیگا
اگر وہ بجال یا مسون ہو۔

حکام عالمیتام ہامیت مجر کے ساتھ ملک معظم کی
حدیث میں یہ مشورہ عرص کرتے ہیں کہ مراخذ معہ
خرچہ خارج ہونا چاہیے۔ مراخذ خارج کیا گیا۔

سالیٹر سچان مسٹر ٹگلنس گرانٹ۔

سالیٹر سچانہ مراخذ علیہم مسرچہ پین واکرو شپیرڈ۔

یاسیکورٹ لاہور

مراخذ تانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۶۵ باب۱۹۱۱ منقذہ ۲۰۰۰

باحالاس۔ مسٹر جس اسکات اسٹیم مسٹر ظفر علی

۱۰ اس نامن وغیرہ۔ درجیان بینام تین سنگد ویکس گئے
مراخان۔ مدعی علیہا۔ مراخذ علیہا۔

رواج۔ بہا سنجہ کی بنیت۔ ہندو واپاں باتہ رکان ضلع

ہوشیار پور۔ رواج عام کے اندراج کی وقت۔

میلے جوشار پور کے ہندو واپاں میں مدراج کی ساری جو وادی

رشتہ داران یکدی ہما کہ کی تہیسا حائرہ

کسی رواج کے وہ دو کا ٹک سدرہ رواج عام اگر

مثال سے ہوتی ہے تو وہ کافی ثوت اس رواج کا ہے اور

کہ وہ حری حواس سے انکار کرتا ہے اس کی تردید نہ کر دے۔

ایہ کہ رہام واحد سنگد انڈس کیسیر حلد ۱۸۰۰

ہام ہراری لال انڈس کیسیر حلد ۲۰۰۰

سام اندو تیا انڈس کیسیر حلد ۲۵۰۰

ویرانام طرکان۔ انڈس کیسیر حلد ۳۰۰۰

کی تقلید کی گئی۔

مراخذ ثانی بنارہنی ڈگری مسدودہ ڈسٹرکٹ جج پور

پور مورخہ ۱۳۰۰ ستمبر ۱۹۱۱ء مشعر صبح ڈگری منصف

درجہ اول ہوشیار پور مورخہ ۱۳۰۰ ستمبر ۱۹۱۱ء

منجانب مراخان۔ مسٹر ہر گویاں سنجہ سنجہ کیسیر

سچانہ مراخذ علیہ۔ مسٹر نانک چید۔

فیصلہ۔ کہنیا ایک لاولد ہند و جاٹ مالک و نفع

لکرون ضلع ہوشیار پور نے اپنی بہن کے بیٹے کو تینی لہا

اس کے عزا و ہامیوں اس امر کے استقرار کی نالقی کی

روا جا بنیت ناجائز ہے اور ان کے حقوق پر چوتھ

درتاد عودی ان کو حاصل ہیں موثر نہیں ہوگا۔

رواج عالم ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

فیس مع ۳۰۰ روپے (مثالی نمبر) اس کے متعلق ہے۔ مع ۱۲۰ روپے نمبر ۱۲۰ نام
کے متعلق اور ۱۰۰ روپے نمبر ۱۰۰ کے متعلق ایک سو روپے
دواغ عام کے متعلق ۱۰۰ (۱۰۰) روپے ۱۰۰ ایک سو روپے
اور ۱۰۰-۱۰۰ (۱۰۰) مثالی سے متعلق ہیں۔ اس طرح (دلاہور)
صرف پانچ حدید شاہیں درمیان نے پتوں کی ہیں لیکن
مثالی نمبر ۱۰۰ کے متعلق نہیں ہے اس وجہ سے کہ اس میں

اس کے اودیہ جنت کا گنگی ہے کہ یہ ایمان ان کی قوم
 وری سے سبکدوش ہوئے ہیں کامیاب ہوئے۔ لیکن
 ہماری رائے یہ ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ ملا تہم بزد
 ہا جب بٹھا ہوا تھا پیش ہوئی ہے مگر رواج کی تائید میں
 نہایت قوی شہادت ہے۔ اولاً یہ کہ اس رواج
 کا تذکرہ رواج عام مرتبہ ۱۸۸۸ء و ۱۹۱۰ء میں ہے
 جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام رائے اس رواج

کے اوپر درج تائیاں راج عالم مرتبہ ۱۳۱۵ء میں اپنے
عدالتی مشالوں سے کم عالم نہیں ہیں دسمبر ۱۳۱۵ء
۱۳۱۳-۱۳۱۵-۱۳۱۷-۱۳۱۹ء اور تین رجسٹری
داخلی راج کی مشالیں دسمبر ۱۳۱۳ء تا ۱۳۱۵ء بتائیں
راج ہیں۔ مصلحت راج کیا رہ مشالوں کے صرف
پچھ مشالیں اسکے خلاف ہیں دسمبر ۱۳۱۹ء-۱۳۲۰ء

۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰ و ۱۴۱) خرید سالتوں کی مدد پر
کریل فیملی جانتا تھیں۔ ع۔ م۔ تاغ۔ پریس کی
(۱۷) اڈین کبیر ولد محمد علی (۲۲) اڈین کبیر ولد محمد علی
۱۳۵۸ (۶) اڈین کبیر ولد محمد علی -

قرار دیا گیا کہ (۱) مرافعہ کی تصدیق کرا جائے کہ وہ مرافعہ
یہ مقدمہ اولیٰ کے حلیٰ ہے اور دوسری علیٰ تصور
کرنے کا یہ ہے کہ کوئی مرافعہ اولیٰ کا نتیجہ نہیں کیا گیا ہے
اور اسکی تصدیق دوسری قطعی ہوگی۔

(۲) تصفیہ مسئلہ حسب مقدمہ ریمبرا میں مقدمہ اولیٰ کے
فیصلہ سے متعلق ہے جو ان کی فریقین اور دوسری کے مابین
تھا اور مدعی علیہ کے حق میں کامیابی کے ساتھ قائم ہوا۔

مرافعہ بنا راضی دوسری مقدمہ دوسری کے نتیجہ کا ایک حصہ
اور دوسری مقدمہ دوسری کے نتیجہ کا ایک حصہ ہوا اور دوسری
مقدمہ اولیٰ کے نتیجہ کا ایک حصہ ہوا۔

بالورڈ لکھا کہ دو من متجانب مرافعہ علیہ۔ مجھ کو اس مرافعہ
کی سماعت کے متعلق ابتدائی عدد ہے۔ دو مقدمات (۱) پر
اس میں مدعی مرافعہ نے سجائی قبضہ کی نالاش کی تھی (۲)

نمبر ۵۹ جس میں وہ خاص فیصلہ چاہتے تھے۔ میرا عدد
یہ ہے کہ ان میں سے ایک کا مرافعہ نہیں کیا گیا ہے اور تمام
فریق متربک نہیں کئے گئے ہیں۔ مرافعہ ہذا ناقابل تبیین

دفت ہے۔ دونوں مقدمات میں شے دعا بہا نالاش
ایک ہی تھی۔ ملاحظہ ہو کالی دیال بنام گند رانا تہہ (۱)
متجانب مرافعہ۔ بالورڈ مہند رانا تہہ رائے (۲) میں

مولوی نور الحق چوہدری (۱) اراعیات کلیتہً ایک نہیں ہیں
وہ ایک حد تک ایک ہی ہیں جیسا کہ عدالت ابتدائی کی تجویز
سے ظاہر ہوتا ہے ہر دو دوسرے مقدمہ میں عرضی دعویٰ

ہیں۔ مقدمہ ہذا سجائی قبضہ کا ہے اور دو مقدمہ
داخل کا تھا عدالت ابتدائی میں دو مقدمہ کی تین نالاش
علیہ علیہ تھا۔ لیکن عدالت مرافعہ میں جملہ مایات پر دو

(۱) انڈین کیسیر جلد ۵ صفحہ ۸۶۲۔

مقدمہ نالاش کی مالیت مقدمہ قرار دی گئی۔ اس مقدمہ میں
سے ایک میں مرافعہ ہونے کی وجہ سے مایات تھا دیکھئے۔

سوال دیر غدیہ ہے کہ مرافعہ میں اس مقدمہ میں مایات
یا نہیں۔ وجہ مذکورہ نظیر سر یا بنام دیو (۲) کافی

نہیں ہیں۔ ملاحظہ ہو کوئی دیں بنام کی اس مقدمہ میں مایات
میں یہ طے کیا گیا ہے کہ آخر الزکر فیصلہ مایات (۱) میں
اس کا کوئی قانون نہیں ہے کہ محض اس وجہ سے کہ دو

مرافعہ دوسری کی ہوگی مرافعہ جائز نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو
مریم السبا بی بنام مریم السبا بی کی جس کے دو مقدمہ ہوا
سجائی تیلی (۱) فریقین میں سے جس کے عدم وجود کا

سے یہ ہوتا ہے کہ ان کے مقابلہ میں مرافعہ نہیں کیا گیا۔ اس
مقدمہ میں مرافعہ شدہ مایات نہیں ہوتا۔ صورت دو
مقدمات کی نہیں ہے نہ فریقین۔ یہ ہیں۔

مریم السبا بی بنام مریم السبا بی کی جس کے دو مقدمہ ہوا
نالاش سجائی قبضہ علیہ استغفار علی مدعی باعلیٰ سبیل اللہ
داخل کی تھی۔ عدالت مرافعہ میں میرے بیٹہ حق کے ایک فریق

کی تحقیقات ترک کر دی تھیں حق قبضہ مخالفانہ عدالت
اس مسئلہ کی تحقیقات اور تجویز کرنی چاہئے تھی۔
متجانب مرافعہ علیہ۔ بالورڈ لکھا کہ اس فیصلہ

مقدمہ مریم السبا بی بنام دیوبند بی (۲) میں
موافق ہے۔ اس مقدمہ میں مرافعہ شدہ کی بحث نہیں
ہیں آئی تھی۔ ملاحظہ ہو۔ امت واس بنام ادوی بہانہ

۷۸۷ (۱) انڈین کیسیر جلد ۵ صفحہ ۸۶۲۔ (۲) انڈین کیسیر جلد ۵ صفحہ ۸۶۲۔
(۳) انڈین کیسیر جلد ۵ صفحہ ۸۶۲۔ (۴) انڈین کیسیر جلد ۵ صفحہ ۸۶۲۔
(۵) انڈین کیسیر جلد ۵ صفحہ ۸۶۲۔

نام
بنام
تین سہ
(دلاہور)

مٹا لوی اور دیگر شہادت قلب بند کردہ مددگار مال
کے لحاظ سے وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مدعیان کی پیش
کردہ شہادت سے مدعی علیہ کی پیش کردہ شہادت
زیادہ وقیع ہے۔ راعی کو اس کی تہنیت کی تھی
اس وقت زیر بحث نہیں ہیں لیکن ان میرا اس لحاظ
سے جو کیا جاسکتا ہے کہ ضلع ہوشیار پور کے اقوام
زرست دیتے آبا کی اعتقاد کے حوالہ دہ نہیں ہیں۔
اور عام رواج ان میں اس قدر تبدیل ہو گیا ہے کہ
وہ اس کو براہیں بیان کرنے کے موروثی اراضی
غیر آبا کی امتیاز کے قبضہ میں جو ہیں یا بیٹی کے توسط
سے فراہم داری ہو چکی جائے۔

اس تمام شہادت کے لحاظ سے ہماری رائے یہ ہے کہ
روح مند رجہ روح عام ثابت ہے اور مدعیان اس کے
ملاقات ثابت نہ کر سکے۔ ملاحظہ ناکام رہتا اور مدعہ چہ
خارج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ خارج کیا گیا۔

بائیکورٹ کلکتہ

ملاحظہ ثانی دہلائی

نمبر مقدمہ ۲۲۷۱ ہا بے ۱۹۲۲ء منصفہ ۱۹۲۲ء

باجلاس ہمسو تو تن کرچی نائٹ و مسٹر جرنل

یوسف علی وغیرہ بنام گورچند لادیب۔ مدعی علیہ
مدعیان۔ ملاحظہ۔ ملاحظہ علیہ۔

مجموعہ حنا بط دہلائی ایکٹ و باتہ ۱۹۲۲ء دفعہ ۱۱۔

امر فیصل شدہ۔ مقدمہ سابقہ کا مفہوم۔ دو مقدمات

جو ایک فیصلہ سے فیصلہ کئے گئے ہوں۔ ایک ناشن میں

ملاحظہ۔ ایادہ سرے کا فیصلہ ملاحظہ میں امر فیصل شدہ

کا حکم رکھتا ہے۔

اگر اس میں ریشہ و خصلت۔ ملاحظہ۔ ملاحظہ علیہ
دیگر سے رجوع کئے گئے ہوں وہی امر راعی ادا رد
ایک دوسرے کے ساتھ چل رہے ہوں اور قطعی مد
مقدمہ مدعو علیہ کیلئے ہو جائے تو وہ سابقہ مد
ہیں امر فیصل شدہ۔ ملاحظہ علیہ۔

اصول امر فیصل شدہ۔ ملاحظہ علیہ۔ ملاحظہ علیہ
ہے یہاں تاکہ مقدمہ ختم ہو جائے۔ ملاحظہ علیہ
کہ وہ عدالت استثنائی ہی ملک خود در ہے۔

اظہار سے سمجھ کی گئی۔

الفاظ مقدمہ سابقہ، مدعی مدعہ مجموعہ حنا دہلائی

کے مدعی یہ ہے کہ سابقہ فیصلہ مدعہ مقدمہ اور یہی اصول
ملاحظہ حنا سے ہی حاصل ہے

مدعیان نے کالی قید در ارضی کی ناشن ملاحظہ علیہ

چند روزوں کے مدعی علیہ اور اس کے بھائی نے ایک مدعی

مقابلہ مدعیان کے حائل و مقارنہ مقدمہ مال کی بات کر

کیا کہ ایک بھائی کے حوالہ قرار دے جائیں۔ حسب

خود اس طرحی دونوں مقدمات کی تحقیقات ایک

ساتھ کی گئی مقدمہ مال خارج ہو گیا اور دوسرا ڈگری

ہو اس پر مدعیان نے عدالت سے سکرٹس میں ملاحظہ

ملاحظہ دونوں مقدمات کے ڈگریوں کی مارچنی سے پس کیا

گیا اور دونوں ڈگریوں کی نقول یادداشت ملاحظہ کے

ساتھ منسلک کی گئی تھیں میں صرف مدعی علیہ کا نام جلیب

ملاحظہ علیہ ظاہر کیا گیا تھا اور اس کا بھائی حوالہ کیا تھا

شریک مدعی دوسرے مقدمہ میں تھا شریک نہیں کیا گیا۔

[illegible]

رسول (ارکین) لایق شادان و اولاد و فرزند ۵۰ (۵۰) اندرین
 کیمیه جلده ۵۰۰ (۵۰۰) ارکین لایق شادان و اولاد
 ۵۰۰ (۵۰۰) ارکین لایق شادان و اولاد ۵۰۰ (۵۰۰)

قصہ نمائندگی کی سست میرا حیات۔
اس کا کہہ دینا وہ نہیں ہے۔ وہ لڑا بہد الا و
کیا اور دنیاں کے خلاف فیصل کیا
بالکل نا تہرہ اسے ملے محمد علی را با علی۔

فیض علیہ درمیان نے بجائی حصول تہذیب کی دلس برسر
 حقیقت وراثت و تہذیب مخالفانہ کی تھی جس پر اس پر حجت یہاں
 بتایا کہ جو اسلامی سلسلہ اور سلسلہ علی - گوہر علی - دہلی -
 پسران - بشیر محمد - تعلقدار نے مقابلاً گوردر - دہلی - پسران
 کشنا دیب - روح کی - بعد چودہ دور کے گورنر دیوبند اور
 اسکے کھائی کے مقابلہ دیوبند علی اور اسکے کھائیوں کے اس
 امر کے استقرار کی نالاش رجوع کی کہ ان کی - تہذیب ایک لگان
 کی نسبت جو جو جہاد و تہذیب و تہذیب اولی ہندوستانی
 جائے - یقین و دوسری مقدمہ اول میں سماجیہ کیا گیا
 اور مقدمہ ثانی میں باحسب عمر تہذیب و تہذیب و تہذیب
 مقدمات ایک ساتھ چلائے گئے اس وجہ سے اس صی
 مزاعی اور ہندو عجمی ایک ساتھ ایک ہی مقدمہ اول
 ظاہر ہو گیا اور ثانی ڈگری ہوا درمیان مقدمہ اول نے
 جو مقدمہ ثانی میں دوسری مقدمہ تہذیب و تہذیب و تہذیب
 لیا - دہلی و دونوں مقدمات کے ڈگری ہندوستانی سے تھا
 اور اس کا یقین و یقین صراحتاً ہے کہ دونوں ڈگری ہندوستانی
 فنون و سلسلہ عجمی و ہندوستانی ہندوستانی جن میں صورت
 تہذیب و دیوبند کا نام یہ حیثیت مرافقہ علیہ ظاہر ہوتا تھا -

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کیا دوا سے مراحفہ دوسرے مفید کی
 مارغنی سے مراحفہ تقویٰ نہیں کیا جاسکتی۔ وہ دگر کی توجہ پیدا
 نہیں اور اسکے بھائیوں کے حق میں قائم نہیں اس وجہ سے کہ

اے بھائی، اہلین فریقین نے اپنے اپنے گئے اندازہ کے مطابق
 اور اپنی باؤ دگری سے جو بھی کر دی جائے تو اس کا مقصد
 ان میں سے کسی ایک کا جیسا کہ غرضہ کالی مال نہایت کم
 ہے یہ تو یہ کہ کیا چھک اگر مراد مفروضہ مالی کا یہی مراد ہو
 کیا جائے تو اس کی سماعت اس وقت کا مسابلی اس وقت سے
 ہیں ہو سکتی کہ وہ ناقص ہو کی اور نہیں وہ ناجائز ہے
 مراہد علیہ عدالت یہ کہ اس میں ہو کہ ہر مال کے
 عدالت ابتدائی کی ڈگری باقی رہے کہ جو مراہد عدالت
 ماتحت مراہد میں پیش کیا گیا تھا اس میں یہ ہے وہ قسم
 اولاً سچا دن ضابطہ نامہ مصرعہ کہ اس میں ہے یہ اور
 تمام منصفہ نامہ مصرعہ کہ اس میں ہے یہ اور
 منصفہ نامہ (۸) ہاں ہر شہادہ نامہ پیش کر سکتا ہے
 جس میں ایک مراہد بلا عدالت کے مفروضہ کہ اس کا حکم
 حاصل کر کے مختلف مقدمات کی دو ڈگریوں کی اور اس سے
 جمع کر دیا گیا تھا تاہذا اگر دوسرے طور پر جائز ہے یہ تصور
 ہے تو مراہد میں یہ قسم ہے کہ اگر وہ مفروضہ مالی کا یہی مراد
 مفروضہ تھا تو بعض کا یہاں بے ادعیان مراہد علیہ نہیں ہے
 گئے ہیں۔ ان حالات میں ہر افغان ہمارے دوسرے مفروضہ
 کرنے ہیں کہ ان کا مراہد عدالت ڈسٹرکٹ جج میں ڈگری
 مصرعہ مفروضہ اول کی ناراضی سے شہر مراہد تصور کیا
 جائے اور یہ کو تش کہ وہ دوسرے مفروضہ کا مراد تصور
 کیا جائے لا حاصل ہے ڈسٹرکٹ جج کے مفروضہ کو دہرائے
 کر دیا اب حالت یہ ہے کہ گودال عدالت ابتدائی میں دو مقدمات
 تھے جن کا ایک فیصد کیا گیا اور دوسرا مفروضہ مالی مفروضہ

(۱۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۹) آؤں ہر مصرعہ (۲۰) آؤں ہر مصرعہ (۲۱) آؤں ہر مصرعہ (۲۲) آؤں ہر مصرعہ (۲۳) آؤں ہر مصرعہ (۲۴) آؤں ہر مصرعہ (۲۵) آؤں ہر مصرعہ (۲۶) آؤں ہر مصرعہ (۲۷) آؤں ہر مصرعہ (۲۸) آؤں ہر مصرعہ (۲۹) آؤں ہر مصرعہ (۳۰) آؤں ہر مصرعہ (۳۱) آؤں ہر مصرعہ (۳۲) آؤں ہر مصرعہ (۳۳) آؤں ہر مصرعہ (۳۴) آؤں ہر مصرعہ (۳۵) آؤں ہر مصرعہ (۳۶) آؤں ہر مصرعہ (۳۷) آؤں ہر مصرعہ (۳۸) آؤں ہر مصرعہ (۳۹) آؤں ہر مصرعہ (۴۰) آؤں ہر مصرعہ (۴۱) آؤں ہر مصرعہ (۴۲) آؤں ہر مصرعہ (۴۳) آؤں ہر مصرعہ (۴۴) آؤں ہر مصرعہ (۴۵) آؤں ہر مصرعہ (۴۶) آؤں ہر مصرعہ (۴۷) آؤں ہر مصرعہ (۴۸) آؤں ہر مصرعہ (۴۹) آؤں ہر مصرعہ (۵۰) آؤں ہر مصرعہ (۵۱) آؤں ہر مصرعہ (۵۲) آؤں ہر مصرعہ (۵۳) آؤں ہر مصرعہ (۵۴) آؤں ہر مصرعہ (۵۵) آؤں ہر مصرعہ (۵۶) آؤں ہر مصرعہ (۵۷) آؤں ہر مصرعہ (۵۸) آؤں ہر مصرعہ (۵۹) آؤں ہر مصرعہ (۶۰) آؤں ہر مصرعہ (۶۱) آؤں ہر مصرعہ (۶۲) آؤں ہر مصرعہ (۶۳) آؤں ہر مصرعہ (۶۴) آؤں ہر مصرعہ (۶۵) آؤں ہر مصرعہ (۶۶) آؤں ہر مصرعہ (۶۷) آؤں ہر مصرعہ (۶۸) آؤں ہر مصرعہ (۶۹) آؤں ہر مصرعہ (۷۰) آؤں ہر مصرعہ (۷۱) آؤں ہر مصرعہ (۷۲) آؤں ہر مصرعہ (۷۳) آؤں ہر مصرعہ (۷۴) آؤں ہر مصرعہ (۷۵) آؤں ہر مصرعہ (۷۶) آؤں ہر مصرعہ (۷۷) آؤں ہر مصرعہ (۷۸) آؤں ہر مصرعہ (۷۹) آؤں ہر مصرعہ (۸۰) آؤں ہر مصرعہ (۸۱) آؤں ہر مصرعہ (۸۲) آؤں ہر مصرعہ (۸۳) آؤں ہر مصرعہ (۸۴) آؤں ہر مصرعہ (۸۵) آؤں ہر مصرعہ (۸۶) آؤں ہر مصرعہ (۸۷) آؤں ہر مصرعہ (۸۸) آؤں ہر مصرعہ (۸۹) آؤں ہر مصرعہ (۹۰) آؤں ہر مصرعہ (۹۱) آؤں ہر مصرعہ (۹۲) آؤں ہر مصرعہ (۹۳) آؤں ہر مصرعہ (۹۴) آؤں ہر مصرعہ (۹۵) آؤں ہر مصرعہ (۹۶) آؤں ہر مصرعہ (۹۷) آؤں ہر مصرعہ (۹۸) آؤں ہر مصرعہ (۹۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۰۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۱۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۲۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۳۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۴۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۵۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۶۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۷۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۸۹) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۰) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۱) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۲) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۳) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۴) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۵) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۶) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۷) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۸) آؤں ہر مصرعہ (۱۹۹) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۰) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۱) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۲) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۳) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۴) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۵) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۶) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۷) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۸) آؤں ہر مصرعہ (۲۰۹) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۰) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۱) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۲) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۳) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۴) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۵) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۶) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۷) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۸) آؤں ہر مصرعہ (۲۱۹) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۰) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۱) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۲) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۳) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۴) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۵) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۶) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۷) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۸) آؤں ہر مصرعہ (۲۲۹) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۰) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۱) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۲) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۳) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۴) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۵) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۶) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۷) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۸) آؤں ہر مصرعہ (۲۳۹) آؤں ہر مصرعہ (۲۴۰) آؤں ہر مصرعہ (۲۴۱) آؤں ہر

(۴) آذربائیس جلدار ۱۴۱۴ھ میں کینسر طاعون ۱۴۳۸ھ - ۱۴۳۹ھ میں کینسر طاعون ۱۴۳۸ھ -

وہاں سے
میں نے
میں نے

041510

[illegible]

بام
رجحہ
(ظلمت)

تسلیم ہے میرے متفرق کارروائیوں سے تھی۔ ملاحظہ ہو فیصلہ
نوشل کیٹی بقدرہ چاہے ہنری ہو کہ بنام ایک منسٹر
جملہ بنگال (۸) ہم اس وضاحت سے کلیتہً تسلیم ہیں
جز ستمبر کے مقدمہ بالکس بنام کسٹن لال دلا کے مندرجہ
ذیل فقرہ میں کی ہے :-

”مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصول فیصل شدہ کا غرض
اتحاد عقد و مقدمات اور نہ ختم ہونے والے نزاعات ثابت
فرمیں ہیں۔ نزاعات کو غیر دائمی نہ ہوتے جبکہ وہ لوگ جو
زاعات کرتے ہیں وہ خود فانی ہیں۔ دوش کی یہ مثال
ان مسائل قانونی کے مطابق ہے کسی شخص کو ایک بنا دہی
میر و دار تکلیف دہ دینی چاہیے اور اس سے زیا کہ وسیع
صرفہ المثل یہ ہے سلطنت کا فائدہ آپس ہے کہ قانونی
زاعات مسدود ہوں۔ اس لحاظ سے اصول کا تعلق
تاریخ آثار سے نہ ہوگا بلکہ اس وقت سے جب فیصلہ
اس نتیجہ کا ادا کرے جہاں تک کہ اس کا تعلق مسدود
تحقیقات نہ کسی امر حقیقی سے ہے وجہ یہ ہے کہ ان
مقدمات میں جن میں جج کسی نتیجہ کی تحقیقات شروع
کر چکا ہو جو کسی دوسرے موجود مقدمات میں بھی امر
تبیین طلب ہو اور اس اتنا میں فیصلہ آخر سابقہ
مقدمہ میں عدالت محاکمہ کا سادہ ہو جائے۔ (فریقین
اور دیگر تشریحات کے اظہار میں) تو وہ امر فیصل
شدہ ہوگا اور مقدمہ مابعد کے متضاد طور پر فیصل ہو جائے
کا مانع ہوگا۔ اگر یہ نہ کیا جائے تو وہ خلافی جس کا کہنا
اصول و فیصلہ شدہ کی طرف سے وضع نہ ہوگی اور اصل
خود بیکار ہو جائیگا۔ جہاں تک اس عدالت کا جملہ احکام
(۱۸) دیکھیں فیصلہ ۶ ص ۱۳۱ (۱۸) دیکھیں فیصلہ ۸ ص ۱۳۱ -

موجودہ عدالت دیوانی بابہ ۱۸۱۲ سے ہوتا ہے میں کہہ
رہا ہوں کہ قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۳ عدالت ہائے اولیٰ
آب مندرجہ میں ہے بلکہ وہ عدالت ہائے مراجعہ اولیٰ
و ثانی کے ضابطہ سے ہی برصے دفعات ۵۸ و ۵۹
تعلق ہے اور بلاشبہ متفرق کارروائیات سے وجہ
عام احکام مندرجہ دفعہ ۶۳ مجموعہ کے متعلق ہے
اس رائے کو ادا بادیہ کورٹ نے بیکار کیا ہے
رام لال بنام حبیب ناتھ (۱۳) دیکھیں بنام دیوی دھری
میں بنام علی (صفر ۳) انتہ و اس بنام و دیوی
دیکھیں بنام رام فقیر بنام ندیشری سنگھ (۱۹) و
بلہاری پانڈے بنام شیو سمیت پانڈے (۲۰) بجا
اور برہما میں بھی اسی قسم کی رائے اختیار کی گئی ہے
نور محمد بنام جمن (۲۱) محمد جان بنام دولی چند (۲۲)
رامن چٹنی بنام متویر پانڈی (۲۳) اسکے خلاف رائے
بقدرہ پتیا ندرا ولین بنام فیہی ناتھ ساسترال (۲۴)
میں اختیار کی گئی ہے اس میں مقدمات عکسی مابین
ایہی فریقین اور ایہی ادانات یہ ایک ساتھ عیاں
اور فیصلہ ایسا ہی روز کیا گیا لیکن ڈگریاں علیحدہ
علحدہ مرتب ہوئیں اور صرف ایک ڈگری کی ناراضی
سے مراجعہ کیا گیا تھا۔ یہ طے کیا گیا کہ جس ڈگری کا
مراجعہ ہو گیا وہ مانع نہیں ہے کہ وہ عدالت
مراجعہ کے لئے مانع ہو کہ جس ڈگری کی ناراضی سے
(۱۹) دیکھیں فیصلہ ۶ ص ۱۳۱ (۱۸) دیکھیں فیصلہ ۸ ص ۱۳۱
(۲۱) دیکھیں فیصلہ ۶ ص ۱۳۱ (۲۲) دیکھیں فیصلہ ۸ ص ۱۳۱
(۲۳) دیکھیں فیصلہ ۶ ص ۱۳۱ (۲۴) دیکھیں فیصلہ ۸ ص ۱۳۱

لارہ فلیچر سے متوفی رام چند کو بیکانے اپنے اور اپنے
سرکار کے حق میں ۱۸۹۷ء میں بمقامہ حنفی جہتیں تک
بہت تیز رفتاری سے ڈگری حاصل کی محکمہ اداکاری میں
چشمہ وصول دیا پایا جاتا ہے لیکن بتایا کہ ۱۲ نومبر
۱۹۰۷ء کو مرنا باقی تھی اور ڈگریاں سے مکان ملک
ریلوں واقعہ تک کی فرتی کی درخواست پیش کی۔ نتیجہ
۱۸ مارچ ۱۹۱۱ء میں یونے رسوائت دی کہ حکم تری اس سے
بہرہ برخواست کیا جائے کہ نوٹس تعمیل کی اس پر
بہنیں ہوئی تھی اور ڈگری میں میعاد عارض ہے۔ ڈگری
چونکہ مصدورہ ٹیکورٹ واقع فورٹ ولیم سکال کی تھی
وہ بارہ سال تک قائم رہ سکتی تھی اور اسکے بعد اگر
ضروری کارروائی کی گئی ہو تو قائم ہو سکتی تھی ڈگریاں
نے جواب دیا کہ فیصلہ سکولر میں نازہ کیا جا چکا ہے
حکم اظہار وجہ کے اجراء سے ویناریچ ۳۰ فروری ۱۸۹۷ء
جاری ہوا اور ۳۰ فروری ۱۸۹۷ء کے قبل بارہ سال گند
چکے تھے۔ نوٹس تعمیل ۱۲ فروری ۱۸۹۷ء کو لینے مرید
نارنہ بارہ سال کے اندر تعمیل کرایا گیا۔

درخواست ملیوں بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۱۱ء جسٹس
کے روپے پیش ہوئی۔ انھوں نے ڈگریاں کے موافق موجودات
کا تصدیق کر کے اس کو خارج کر دیا۔ مدیون نے مراد کیا۔
مراد میں اس کا پتہ نہیں چلتا تھا کہ جسٹس پچر کی تجویز
سے یہ معلوم کیا جاسکے کہ انھوں نے نزع متعلق تعمیل نوٹس
مورہ ۱۲ فروری ۱۸۹۷ء پر عور کیا تھا یا نہیں۔ انکی
تجویز کلیتاً اس سے تعلق تھی جو سکولر میں
واقع ہوا۔ لہذا بتاریخ ۳۰ فروری ۱۸۹۷ء (تاریخ ۱۱)

ڈگری تعلیم کا حکم دیا گیا۔
اس دایسی کے لئے کم از کم ۱۰۰۰ روپے کارروائی
ہیں کی گئی اور اس آواز میں یونے تری ستائش
۵ مارچ ۱۹۱۱ء کو تری برکاتہ تالیف دیا۔ نتیجہ
ڈگریاں نے بمقامہ اراضی و مالکین ۱۰۰ روپے
کے نوٹس جاری کر کے کہ وہ وجہ غلطی کر کے لیا۔
ابتدائی ڈگری ان کے مقابلہ پر بارہ سالہ فریڈا ہا
وٹنا و حارسی سے کی جائے اور اس طرح ڈگریاں سر
تاکم کہ کے حکم دایسی کی سماعت کی گئی۔
اس کی سماعت جسٹس چو دھری نے کی جہوں میں
بجٹ ڈگریاں رضی کر کے لے کیا کہ کم قرتی جو حکم
امناعی کہلاتا ہے لائق تیسرے ہیں۔ اس سے
کی ناراضی سے راند کیا گیا۔ دوران مراد میں گریڈ
فوت ہو گیا اور اس کے قائم مقام موجودہ مراد
علیم ہیں۔ مستویز احمد رے جسٹس چو دھری کو بائیکور
لئے بحال رکھا۔ اور اس بحالی کی ناراضی سے یہ
مرادہ کیا گیا ہے۔

ان حالات کے لحاظ سے جو سکولر میں واقع
ہوے ہمارے دو برو جو کچھ مواد ہے وہ فیصلہ فنامہ
حالت اور جسٹس پچر کی تجویز ہے۔ اور یہ کچھ زیادہ
واضح نہیں ہے کہ انھوں نے اس مسئلہ کا تصدیق جیتیت
اتفاق کیا یا پھر جیتیت امر و توفی کے۔ لیکن جس طرح
بھی فیصلہ کیا ہو ٹیکورٹ نے انکی رائے سے اس مسئلہ
کے متعلق اتفاق کیا کیونکہ وہ اگر دوسری طرح پتیا تو
مقدور کو دیگر امور پر غور کرنے کے لئے داپن کرنا ضروری ہے۔

ڈگری
سکول
تاکم
۱۰۰ روپے
کارروائی

[illegible]

۱. ایکس گروہ جس کے کاتبانہ پچھلے حکمران تھے جو محمد
موجود گار سمیر ماکیا تارہ اس کے مقابلہ میں ناقابل اثر
مراحمہ بنار احمی فیصلہ دیگر ہی معصومہ ماکیا کوٹ لکھتے
۲۶ جولائی ۱۹۱۹ء شنبہ بمبائی بنگری معصومہ سطر
حکومت چو و ہری مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۱۹ء
منجانبہ مران خان - سر جان لائونڈ سمیٹے سی - سر کسٹہ پری بادیان
بمبائی لائونڈ علیہم سر ڈیول کے سی ڈی و بلیک -

۱۔ وہ لوہا اور تالو کی کھانسی گندگی غرض اس سے زیادہ نہیں
ہے کہ ان قدر نہایت کے وصول کرنے کے لئے کہ کسب کیے تھیں
مستوجب ادا کی اور بعد اس کے فریاد کی پورا کیا جائیہ
طریقہ پیدا کرے۔ اس سے بعد یہ دوسریاں یا جدید
مستوحاجہ ہیں جس پر تہہ اس سے محض موجودہ قانونی
اقدامات کوئی نہ لیا جاتا ہے سرسری ضابطہ عامل ہو جاتا ہے
الفاظ "بی رستہ" وقہر ۱۸۶۲ اور قانون کی کھانسی
بعد "۱۸۶۲" کہ قانونی طور پر چارج المیعاد فرم جاتا
ہے اگر یہ ایک کم بنے کا اعتبار نہیں حاصل ہے اس کے معنی
ہو چکا کہ کارروائی کا ادنیٰ کے درجہ میں اسی رستہ
جو فکر و تدبیر سے ترمیم ہو رہا ہے۔

پراہ اسے حکم پر جاسا کسی حصہ دار کو جو قریب ترین حصہ داران میں
مثلاً جو حکم دے کہ وہ جب طریقہ ضرورت حکم کوئی رقم جو اس کے
موت والا ہو اور اگر وہ کسی بی بی کو علاوہ اس رقم کے جو اس کے
زمرہ چاہیے اور جو اس قانون کی اتباع میں مطالبہ کیے

اولا الذکر نظیر حوالہ ایک ناما بنی کی بالترتیب اور وہ مقدمہ
ہذا سے منسلک ہے۔

اوسری دلیل سے اس حکم کا حوالہ دیا گیا ہے کہ اقبالی دگری ہے
مراغہ میں اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن جدید مقدمہ کی رو سے
اوس پر اعتراض کیا جا سکتا ہے اگر اس کی تین کچھ کیلئے معقول وجوہ
ناش ہو سکتی ہو۔ اس سے مراغہ کو کچھ مدد نہیں ملتی۔
تیسرا مقدمہ بھی ناما بنی کا ہے اور اس کا حکم اولیٰ
سے ملتا ہے جو اوس مقدمہ کیلئے چھوٹا ہے۔ اوس مقدمہ
میں صاحب نام فدایت الزمر (۱) سے تجاوز نہیں کیا گیا ہے
جس میں طے کیا گیا ہے کہ سابقہ ناما بنی کسی دگری سے بچنے
کے لئے عذر فریب تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ وہ عذر فاش
غفلت ولی بھی کر سکتا ہے۔

صلح نامہ جب دگری میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ جزو
دگری ہو جاتا ہے۔ جس کی تجویز ثانی بر بنیاد
فریب یا غلط ہو سکتی ہے لیکن اس بنیاد پر نہیں کہ جدید تہادت
دستیاب ہو گئی ہے۔ تا وقتیکہ ایسا دستیاب ہونا تجویز تک
معقول طریقہ پر معلوم نہ ہو۔

کسی دگری سے اقبال کرنا یہ ناعدہ امر نہیں ہے اور اسے
اسانی سے اختیار نہ کرنا چاہئے۔ جو دگری بر بنیاد صلح نامہ صا در
ہوئی ہے وہ ایک بیضا بطل عدالت ہے اور اسی کے تحت ناما بنی
اوپر اعتراض نہیں کر سکتا بلکہ بنیاد کے جو بیان فریب تک
پر پہنچتا ہے جو عدالت پر کیا گیا ہو۔

قانون ناما بنی کے ساتھ ہمہ تن ہے یہاں تک کہ اس نے
اجازت دی ہے کہ وہ دگری سے نہ صرف اثبات فریب کی بنا پر
بلکہ جب عدالت ولی کے ارادی غفلت کی وجہ سے رہ ہو گئی ہو

یہ سکتا ہے۔

چونکہ اس مقدمہ میں مدعی بائع دیون مستور کا ناما بنی
جو تجویز ثانی دگری زیر اجرا کی کر سکتا ہے وہ نہیں
اوس دگری سے کچھ کیلئے بخر بنیاد فریب کے نہیں کر سکتا۔ اور
فریب ثابت نہیں کیا گیا ہے۔

میں مراغہ مع خیرہ خارج کرتا ہوں

مراغہ خارج کیا گیا

پریوی کونسل

مراغہ ناراضی فیصلہ کیا گیا ہے

منفصلہ ۳۱۲

باجلاس - لارڈ کیمسٹر لارڈ ہیکسٹن لارڈ سمنڈر لارڈ کارن

دسر جان ایچ نائیٹ

میدانی دولائی تھر ویلیا بنیاد ناما بنیوتون وغیرہ

مراغہ

دہر شاستر۔ انتقال بنیاد بیوہ ضرورت۔ شتری کا بیوہ
نہیں ہے کہ وہ روپیہ تصرف کی لگائی کرے معقول قیمت کے لئے بھیجی گئی۔

ایک سہدویوہ فالص جایدا شوہری کچھ جایدا شوہر دگری

نیلام کی ایلا کرنے کے لئے جو بر بنیاد بنیاد ہوئی تھی جس کو

اس کے شوہر نے اس جایدا کے متعلق کیا تھی فروخت کا مدعی

دریٹ عودی شوہر نے متواتر حق کی ناشکی کہ اوس نیلام

ناما بنی

بنیاد

میسرل

دلاہور

علامہ
بنام
ڈپٹی سیکریٹری
(لاہور)

بالغ ہو چکا تھا اور نیتنا اور اس میں لیت کے روبرو حاضر تھا
مقام بنام عدالت الزمرہ انڈیا کسٹمرز ۱۹۹۰ء
راؤ نام سنگا نوری بنگالہم انڈیا کسٹمرز ۱۹۹۰ء
کا حوالہ دیا گیا۔

بی بی سلیمان مسلم پبلشرز لاہور ٹکٹ ۱۹۹۰ء
۱۹۹۰ء کو دی گئی سامان میں وہی ٹکٹ ۱۹۹۰ء
سرور اسٹورس بنام بنگالی دہلی انڈیا لاپورٹ ٹکٹ ۱۹۹۰ء
۱۹۹۰ء میں کیے گئے۔

مرافعہ ثانی تاراہنی ڈگری مصدروہ اڈیشنل جج لاہور مورخہ ۱۹۹۰ء
۱۹۹۰ء میں ترقی دہلی مصدروہ مبارک ڈیٹ جج درجہ اول لاہور
مورخہ ۱۹۹۰ء

منجانب مرافعہ مٹر عزیز احمد

منجانب مرافعہ علیم سی۔ ایچ اوٹل۔ لالہ رامانند و مٹر جی ایس
سٹار یا سٹار ڈاکٹر سند لال۔

بعد ازاں اس وقت اس مرافعہ ثانی میں اقصیٰ طلب صرف
یہ ہے کہ سابقہ نالغ اس امر کے استوار کی نالغ کر سکتا ہے کہ
جو ڈگری اس کے مقابلہ میں اس صلح کی بنا پر صادر ہوئی
ہے جس کو اس کی بنیاد سے ولی داران مقدمہ نے باجدارت
عدالت قبول کیا ہے اگر قرار دی جائے اس بنیاد پر کہ برت
صلح نامہ ڈگری مدعی بالغ ہو چکا تھا اور اس کا نتیجہ یہ تھا
کہ وہ عدالت کے روبرو حاضر نہیں تھا۔

ڈسٹرکٹ جج نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا ہے اور
اپنی نکتہ کو خاص طور پر مقدمہ بنام عدالت الزمرہ (۱) پر
مبنی کیا ہے جس میں یہ ہے کیا گیا ہے کہ نالغ فریق جو برت
مصدور ڈگری بالغ ہو گیا ہو اس کو فی قاعدہ سے فائدہ نہیں

اور ہاں سکتا جس سے نالغ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ نمبر ۱ نالغ کی
ڈگری پر اعتراضات برقرار رکھ سب یا دلی کی نہایت درجہ کی
غفلت کی بنا پر کر سکے۔

مدعی عرضی دعویٰ میں یہیں بیان کیا ہے کہ اس کی ولی
ارادتا اس واقعہ کو پوشیدہ کیا کہ مدعی بالغ ہو چکا ہے اور اس
میں کوئی معقول شبہ نہیں ہو سکتا کہ مدعی خود بعد ٹکٹ ۱۹۹۰ء
عمر سے ناواقف تھا اس طرح اس مرافعہ کی بنیاد نہیں ہے کہ ڈگری
برقرار فریب جمل کی گئی ہے لیکن عدالت کے روبرو وہ راسخ
دیا جاتا ہے کہ مقدمہ اس وجہ سے قابل تیس فریب ہے کہ جس
ڈگری پر اعتراض کیا جاتا ہے وہ ایسے شخص مدعی کے مقابلہ میں
صادر کی گئی تھی جس کا تعلق قائم مقام عدالت کے روبرو تھا
اور ڈگری مصدروہ ہندو فیصلہ عدالت اور تین ڈگری مصدروہ ہندو فیصلہ
فیصلہ ہلانے کی کوشش کی گئی ہے۔

عرضی دعویٰ میں فریب بیان کیا گیا ہے۔ لیکن عارضہ
کنڈہ نے تجویز کی ہے کہ فریب نہیں کیا گیا اور اس امر پر مدعی
عدالت مرافعہ ماتحت میں ڈگری کی تائید میں زور نہیں دیا۔

مقدمہ ہندو فیصلہ عدالت راؤ نام سنگا نوری بنگالہم (۲)
میں یہ ہے کیا گیا ہے کہ ڈگری جو بمقابلہ نالغ اس وقت
صادر ہوئی ہو چہ کہ وہ دراصل بالغ ہو کا عدم نہیں ہے۔
مرافعہ نے مقدمات بی بی سلیمان بنام عبدالغفر (۳)
و سرور اتھ گھوس بنام بنگالی دہلی (۴) کا حوالہ دیا ہے
کہ علاوہ فریب کے دوسری بنیاد پر بھی ڈگری منسوخ کرانی
حاصل کی ہے۔

(۲) انڈیا کسٹمرز ۱۹۹۰ء (۳) انڈیا لاپورٹ ٹکٹ ۱۹۹۰ء
(۴) ٹکٹ ۱۹۹۰ء دہلی ٹکٹ ۱۹۹۰ء

حیثیت وارث عودی کا لاء ہے۔

مدعی شہنو کا کہ منقہ بیچا کا بنا ہے اور وہ مسلم طور پر قریب
رین بس ماندہ آبادی قریب وارث ہو گا ہے مدعی نے یہ نہیں ثابت
کیا ہے سزا دہیہ ۱۹۰۹ء اور ۱۹۱۰ء کے فیصلوں کے لئے کہ بیع مورثہ
۱۲ نومبر ۱۹۱۰ء کے مقابلہ میں بیعت وارث عودی کا لاء ہے
ہے عرضی میں اوس نے بیان کیا ہے کہ بنار دھوی تیار
۲۲ نومبر ۱۹۱۰ء یا ۱۹۱۱ء میں بالغ تھا لیکن
معدومہ بیع کرنے میں دیر کر کے توئی و جدا و سیم نہیں بیان
کی ہے وہ موضوع کا حصہ دار ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ
یہ ایک مہل سی بات ہوگی اگر وہ مقدمہ میں شہادت دیتا اور
بیان کرتا کہ وہ بیع سے بروقت بیع یا دسکی بعد واقف رہا
بیع پذیر بیع نامہ رجسٹری شدہ عمل میں آئی ہے۔ لقمہ ۹۲
مدعی علیہم وہ لوگ ہیں جن کے حقوق قطعاً اراشی نرعی سے متعلق
بیع مورثہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۰ء کے حوالہ پر مبنی ہیں۔

بیان عرضی مدعی یہ ہے۔

”بہر قلیل قرضہ اسٹیت کو مدعی علیہا نمبر ۲۰ جایدا دیکر وہ
کی آمدنی کے بچت سے اور ادکی یافتنی دیوں سے ادا کر سکتے تھے
لیکن ایسا نہ کر کے مدعی علیہا نمبر ۲۰ نے بددیہتی سے وارث عودی
کے حق کو نقصان پہنچانے کے لئے بغریب اور خلاف قانون
اور انصاف مختلف انتقالات بلور بیع۔ رین وغیرہ اون
جایدا دوں کے کرتے رہیں جو اون کے حصہ میں آئے ہیں۔
اور خانگی طور پر اون قوم سے زیادہ حاصل کیں جو تفصیل ادنی
میں بتلائی گئی ہیں اور اس طرح وہ مدعی کے حقوق کو نقصان
پہنچاتے رہے۔

۹۔ اس طرح مدعی علیہا نمبر ۱۲ نے بتایا کہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۰ء

بالا ارادہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۳ء کو اپنا نصف حصہ کا یاد
مصرعہ فہرست نمبر ۱ اور حوالہ اول و دوم عدالت نے واضح
ہے بعضوں نے بیع سے بہت کم قیمت کیس کر دیا جس میں سے
بیع عدالت نے کی نسبت و گستاخی لکھا ہے کہ اوس قرضہ کی
ادائیگی میں دیکھا جاوے گا مالک کی مدد سے تمام بیع مالک
نقد وصول ہوئے اور اسے سنہ ۱۹۱۰ء میں کی اور اس کی
رجسٹری کرادی۔ مذکورہ بالا جایدا د ۱۹۱۰ء سے بہت سے
زیادہ مالیت کی ہیں۔ فرید بران مدعی علیہا نمبر ۱ کی بیع چونکہ
بالارضامندی مدعی علیہا نمبر ۱ کی گئی ہے مدعی علیہا نمبر ۱ کے
انتقال کے بعد جائز نہیں رہ سکتی۔ بروک و ہرم شامرو۔ اس بات
کے کرنے کی مجاز نہ تھی۔“

مدعی نے مقام سے میں یہ ثابت کرنے کے کوشاں ہیں کہ جس
قیمت کو مدعی علیہا نمبر ۱ نے اپنا نصف حصہ ایک تہائی بیع کیا
وہ دراصل محض سکا تھی اور اس میں کے حصہ مدعی علیہا
نمبر ۲۰ نے اس ترغیب کے لئے پوشیدہ طور پر دے کے ۵۰
اپنے نصف حصہ کو خرید لیا۔ فلٹ اون کے ہاتھ بیع کر دیا
منجانب مدعی جو گواہ بہ تائید قریب پیش تھے ہمیں ان
سار ڈینٹ جج یا انکیورٹ نے اعتماد نہیں کیا۔ اون کی
شہادت پر اس عرضی میں بھی استدلال نہیں کیا گیا اور یہ کہا جاتا
ہے کہ الزام غریب کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

سار ڈینٹ جج جو تصنیفات کنندہ ہیں انہوں نے بطور واقعہ
قرار دیا ہے کہ لاء صا لیسہ شہنو کا کہ قرضہ جات کے ادائیگی
صرف ہوئے اور اس حد تک نصف حصہ ایک تہائی موضع
کے بیع کی ضرورت موجود تھی۔ اس سے لائی کورٹ بھی متفق
ہے اور ہم بھی اتفاق کرتے ہیں بیان لکھ لیسہ کی نسبت

مدعی دواغی
بنام
نامہ بنار
(دہلیہ کورٹ)

ادائی اور ہر وہ خانگی اراضی جو علیحدہ کرنا چاہتی ہے اسکی
محدودیت نہیں پاسکتے۔

خانگی اراضی ان قبیلہ کے کسی بھائی سے متعلق ہیں۔
جن کا بارٹینٹ جرنل کے تحت ہے اسکی مال کی مدد اسکی
لغبن مالیت کرنے پر نصف ہوئے اور مددگار کو نم نے کی
اسکی مال نے ایک ایک کھیت تری اور کسی کے اور ہر دست
کی علیحدہ علیحدہ قیمت لگائی ہے جو جملہ ملو سے ہو اسکی
مال شہادت میں طلب نہیں ہوئے اور کوئی چیز اس کی وحشت
نہیں کرتی کہ اس اصول پر انہوں نے قیمت لگائی تھی لیکن
دو مقامی اشخاص جنہوں نے اس کی مدد کی وہ بیان کرتے
ہیں کہ قیمت صحیح ہے اس شہادت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعی
نہیں اسکی جانب سے بروقت تشخیص مالیت کوئی شخص موجود نہ
تھا اور مقامی اشخاص نے اسکی مال کے مالکان سے کوئی
حسابات جس سے آمد و خرچ معلوم ہوتا تھا تشخیص قیمت اراضیات
کے لئے طلب نہیں کیے میٹروپولیٹن دو مقامی اشخاص ایک
۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء کو ۲۴ سال بعد تشخیص مالیت سوال کرو
نہیں کہتا ہے

اراضی گران ہو گئی ہے اور بہت سے آسانی قیمت کرنے
کے لئے موجود ہیں۔ اسکی مال نے رعایا سے زبانی قیمت
اراضیات پوچھی تھی قیمت اراضیات کیا قیمت قیمت جو
قیمت بڑا کر دینی والی رعایا چھوٹے چھوٹے قطعات اراضیات
کے اپنی جو ان کی مقبہ ضات کے قریب ہوں یا مستقل یا
قیمت جو ایک ٹلٹ موضع کے رقبہ کا خریدار دیکھا ایک
معمولی رعایا اس قیمت کو جانتا ایک ٹلٹ حصہ موضع کے
ارضی کے رقبہ کے دی جاتی۔

رکام عالی مقام ناٹل ارکان ہائی کورٹ سے متعلق ہیں
کہ یہ اسان ہے کہ اس قیمن مالیت کو مالہ میں جہت
بدلتا شہادت دی جائے ذرا ضل جان ہا کورٹ۔ لمانی
تجویر میں لکھا۔ یہ بہت کثیر رقبہ کی اراضی کی قیمت اندیج
خانگی کے موقع پر اس کی اسرا ہو کر قیمت پر حصول نہ ہو سکی
جن کی تشخیص ایک مناسب اسکیل پر کی گئی ہو ملکہ بلک کی ضرورت
رہے اور بروقت وسیع اس مقام پر زمینات کے حصول کی
خواہش پر تضر ہوگی یہ ہایت دیکھپ ہوتا کہ اسکی مال
کیا بیان کرنے اگر وہ شہادت میں پیش ہوتے اور ان پر
اون کے معلومات کو نسبت حرج کی حالتی اتنی ہی رقبہ کے اراضی
موقوفہ صلح مذکور کی ہوتی۔

بروقت بیع مدعی علیہا نہیں اپنے باپ کے ساتھ لکال
میں رہتی تھی۔ اس مزاحہ کی سماعت کے وقت ہیکو معلوم
ہوا ہے کہ مدعی علیہا نے اکا بار یہ مدعی موضع تھا خواہ
وہ منصف موضع تھا یا نہیں اس امر پر خیال کرنے کی
کئی وجہ نہیں ہے کہ وہ کوئی معزاد می نہیں تھا۔ جو
اپنی لڑکی کو غیر طہارہ مشورہ دیامدور بہت ثابت
ہوا ہے کہ اسنے بیع کا انتظام کیا۔ یہ قیاس معقول
ہے کہ اسنے بیع کی ممانعت بہترین قیمت پر طے کی جو
اس کی رائے میں مل سکی ارکان ہائی کورٹ نے تجویز
کی ہے۔ بطور مدعی علیہا نہیں کی کوئی غرض نہیں معلوم
ہوتی کہ وہ مدعی علیہا نہیں وہ کو فائدہ پہونچاتی۔ جن کو
اس سے کسی قسم کی قرابت ہی نہیں ہے۔ انہوں نے
یہ بھی لکھا ہے کہ یہ واقعہ کہ مالہ مقدمہ ہوا یہ ہے
وہ کم قیمت پر مادہ کی جا سکتی ہے اس خصلہ کی وجہ سے

مدعی اور مدعی
باس
مالہ
پرانی کو

اس امر کو استغنا کے لئے (۱۶) دیا یا پھر (۱۷) اس
 اراضی کی سرداری کی ہوا اور یہ کہ کشتہ کے
 ہو۔ بقا کے گریہ یہ خیال ہے کہ یہ کشتہ کے
 کی تلاش میں ہر شے کہ اس کے لئے ہوتی ہے
 قلعہ میں نہ ہیں، اور اگر کسی کی اور کسی
 تھی جو نیکلام کے صاحبزادے کے گویا علیہا
 فتنہ سے منہ ہمارا نہ لست کہ یا یہ نہ کہ اور
 ہی کہ فتنہ

سبارڈینٹ جی کے راجہ کے منصفانہ ایک ٹلٹ کی
قیمت، جسے بیٹے نے اس نعمت قیمت پر بیٹی سے جو ایک ٹلٹ مال
نہ ایک ٹلٹ حصہ ملو کر نہ لگا کی اوس کی زندگی ۱۹۹۲ء
تائیں کہ جتنی اس کو ہائی کورٹ بیان بھی کیا ہے۔ وہ ٹلٹ مال
الیکٹر مال نے رسوم اسامیہ کی تشخیص کے لئے کی تھی جو اس
دستاویز پر واجب الادا تھی جو اس ٹلٹ حصہ سے متعلق تھی
وہ تشخیص الٹ ایک ٹلٹ کے نصف کا نہ تھی بلکہ پہلے ایک ٹلٹ کے
لئے تھی جس کی مالیت الیکٹر مال نے نوے سے تشخیص کی تھی
اس قیمت کے متعلق سبارڈینٹ جج نے اپنی تجویز میں لکھا
میں خیال کرتا ہوں الٹ ٹلٹ حصہ الیکٹر مال جو ٹلٹ
میں کی گئی۔ مصرعہ دستاویز، نقل بیان جس میں چھپتی قیمت
راضیات (رج ہے) صحیح تسلیم کرنا چاہئے اس تشخیص قیمت
کے لحاظ سے دعویٰ علیہا نہر کے نصف حصہ کی قیمت کے لئے
ہوتی ہے۔ یہ قیمت ایک ٹلٹ خریدار کو دینا چاہئے
اگر بائع بچے نے دعویٰ علیہا نہر اوس کو مستقل حق دے سکتی ہے
ایک صاحب عقل شخص تو اس قسم کے معاملات نہ لگایا اور ایک
بیوہ جو اپنے شوہر کی راضیات کو اپنے شوہری قرضہ کے

ہائی کورٹ چیمبر

مراجعہ ثانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۸ بابتہ ۱۹۲۲ء منقسمہ ۷ نومبر ۱۹۲۲ء

اجلاس: مسٹر جسٹس ادائی و مسٹر جسٹس

چوہدری انانکھ گھوش بنام کمار جگندر ناراین

دگریدار - مراجع سہیا۔ بلون۔ مراجع علیہ

قانون معیاد ساعت ایکٹ ۹ بابتہ ۱۹۲۲ء ضمیمہ اول ۱۸۲۵ء

۵) مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابتہ ۱۹۰۷ء کو فعات ۱۳۸

۳) تعمیل دگری۔ تقصدہ دگری۔ درخواست عدالت

صادر کنندہ میں آتا ترمیر معاون اجراء ہے۔ معیار۔

بروئے احکام دفعات ۱۱-۱۰ امہارہ ضابطہ دیوانی

دگری کی تعمیل عدالت صادر کنندہ دگری سے ہوتی

ہے یا اس عدالت سے جہاں وہ بضرع تعمیل بھی

گی ہو۔ وہ ایک وقت میں دو عدالتوں میں تعمیل

نہیں پاسکتی ہے۔

مہاراجہ بوجی بنام سری راجہ نرساراجو پرا بلیا

سمہلو ہمار گارو اسٹریٹ کمیتہ جلد ۳۷ صفحہ ۱۸۲

پراسد لال کیا گیا۔

جب کوئی دگری دوسری عدالت میں بضرع تعمیل

انتقل ہو چکی ہو تو جو درخواست اس عدالت میں

کی جائے۔ جسے دگری صادر کی ہے۔ وہ ترمیر معاون

اجراء جب مفہوم ۱۸۲۵ء ضمیمہ اول قانون معیاد

ساعت نہیں پاسکتی کہ اس سے معیار محدود ہو

مراجعہ باراضی حکم صدر عدالت دگریدار جگندر جات سن

مورخہ ۹ ابرمہ ۱۹۲۲ء منقسمہ ۷ حکم صدر عدالت

پاکور مورخہ ۹ اراگٹ ۱۹۲۱ء

منجانب مراجع۔ ایس۔ کے منتر بجائے سر دشی چرن تر

منجانب مراجع علیہ۔ مسٹر کلونت سہاے وال۔

سی۔ اے۔

جسٹس واس۔ اس مراجع میں صرف یہ امر تصدیق طلب ہے کہ

آیا عدالت ماتحت نے صحیح طور پر درخواست تعمیل پیش مراجع

اس بنا پر کہ وہ بیرون مدت پیش کی گئی تھی یا نہ کی ہے۔

مراجع۔ نو ایک دگری بقابلہ مراجع علیہ ۸ جولائی ۱۹۲۱ء

کوہ بالہ ۸ طالبات فیہ واقع کلکتہ سے حاصل کی تھی یہ معلوم

ہوتا ہے کہ عدالت تعمیل اولاً عدالت پاکور میں منتقل ہو اور پھر

عدالت مطالبات خفیفہ میں ۱۹۲۱ء اور ۱۰ جنوری ۱۹۲۱ء

پس واپس کیا گیا۔ بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۲۱ء دگریدار مکرر

حکم انتقال یہ عدالت پاکور حاصل کیا۔

یہ سلسلہ ہے کہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۱ء اور ۱۰ اپریل ۱۹۲۱ء

کوئی کارروائی دگریدار سے اپنی دگری کی تعمیل کی عدالت پاکور

میں نہیں کی تاہم ۱۰ اپریل ۱۹۲۱ء اور ۱۰ جنوری ۱۹۲۱ء

دگری عدالت پاکور میں پیش کی۔

ذیل علم ج عدالت ماتحت اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ ادگری

ساعت اس وجہ سے نہیں کر سکتے کہ وہ صحیح طور پر تاریخ المعاد

ہے۔ لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ دگریدار نے کئی وقت تک

۱۹۱۸ء میں عدالت مطالبات خفیفہ کلکتہ میں درخواست

کی تھی وارنٹ دگری کے متعلق جاری کیا جا رہا ہو اور

مراجعہ علیہ کے مقابلہ میں حال کی ۳۱ ابرمہ ۱۹۲۱ء

ہوا نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن مراجع کی ۱۰ جنوری ۱۹۲۱ء

اور ۱۰ ابرمہ ۱۹۲۱ء میں عدالت مطالبات خفیفہ کلکتہ ۱۰

چوہدری انانکھ گھوش

بنام

کمار جگندر ناراین

(دیکھئے)

برائی دلوں کی
بنام
تاریخوں
پر کوئی

صفحہ ۲۱۸

جو شریاں کو مقدمہ بازی کا پیش آستانہ اور انہوں نے بعض
دیگر معاملات اراضی کا حوالہ بھی دیا ہے جس سے یہ
تجواخذ کیا جاسکتا ہے کہ جو قیمت مدعی علیہا نمبر ۱
سبع مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۹ء کی جمل کی وہ بلحاظ حالات سنہ
۱۹۰۱ء تھی اور انہوں نے لکھا ہے کہ بڑی ہوئی قیمتیں جو
حال میں دونوں ہوگانے حاصل کی ہیں وہ بڑی زیادتی
قیمت کے مساوی معلوم ہوتی ہے جو عام طور پر حال میں اس
صوبہ میں ملتی ہے۔ نتیجہ میں فاضل جج ہائی کورٹ
نے لکھا ہے کہ ہماری رائے یہ ہے کہ مدعی اس امر کو ثابت
کرنے سے عاجز رہا کہ جو قیمت سروے دستاویز ۲۱
مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۹ء جمل کی گئی وہ نامناسب قیمت
تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ مدعی علیہا نمبر ۲ مورخہ ۲۲
نومبر ۱۹۰۱ء نہیں
ہائی کورٹ بڑے ڈگری میں مقدمہ دعویٰ مدعی
نہایت گریا اور اس ڈگری کی ناراضی سے یہہ مرافع میں
ہوا ہے۔ بروقت سماعت مرافع ہذا منجانب مدعی (مرافع)
یہ بحث کی گئی ہے کہ تمہوگا بروقت وفات دولتمند شخص
تھا اور مدعی علیہا نمبر ۱ کو کوئی ضرورت ایک نصف منجملہ
ایک ثلث کے بیع کی تھی۔ اور وہ جو قیمت یہ وہ اپنی
ذاتی جائیداد سے لے کر لیا گیا ادا کر رہا جو اس کے
شوہر نے اپنی وفات کے وقت جوڑی تھی نہ کہ جائیداد
غیر منقولہ کی بیع سے اس بحث کا مختصر جواب یہ ہے
کہ اس کی کوئی معقول شہادت نہیں ہے کہ شہوگما اپنے
انتقال کے وقت دولتمند شخص تھا۔ یا اس نے کوئی
ذاتی جائیداد جوڑی تھی جس سے اس کے قرضہ جات

ادا کیے جاتے۔ گو انہوں کے سپہم جانات اور ان کی نسبت
میں کہ وہ دولتمند شخص تھا یہ تاریخ ۱۸۹۹ء کی نوٹ
اور اس سے بونہار میں ۱۹۰۱ء کی نوٹ
قرضہ لیا اور دستاویز ادا کر رہا تھا
مزید رقم حاصل کی اور اس سے مدعی علیہا نمبر ۲
ہو گیا اور ان قرضہ ۱۹۰۱ء کی نوٹ
رہن حاصل کئے گئے تھے۔ یہی بلحاظ حالات ۱۹۰۱ء
منجملہ ایک ثلث حصہ موضع کے تھا۔ عام جائیداد کی رائے
میں جو ان واقعہ اور فاضل جج نے لکھا ہے کہ
بیچ کر دے رہا تھی اس سے بہت تاخیر کی مدعی علیہا
نمبر ۱ نے اپنا جائیداد سروسے میں لے لیا ہے نصف
حصہ منجملہ ایک ثلث کی نسبت اس واقعہ سے
کہ اس کو کوئی ظاہری دس مدعی علیہا نمبر ۲ کو فائدہ پہنچا
کی نہ تھی کہ وہ اپنی نصف حصہ کو کم قیمت پر اور اس کے ہاتھ
کرتی۔ یہ امر قابل غور ہے کہ مدعی کو تمام حالات سے
کی نسبت معلومات ہونے چاہئے تھے اس لئے ۱۹۰۱ء
کے قبل جو مزاج برائے خاص کرتے ہوئے نا اشیائے
مدعی کی قیمت آدھے سے کم مرافع اس شخص کی گئی
ہم اس پر اب یہ نتیجہ نہیں لے سکتے اور یہ کہ اس کا
لہذا ہم یہاں پر یہ نتیجہ نہیں لے سکتے۔ یہاں پر عرض
کر چکے کہ مرافع ہذا دولتمند تھا نہ کہ عوامی
مرافع خارج کا تھا۔
مالیہ نہ تھا۔ ہمارا نہ مال اس سے لیا گیا تھا۔
مالیہ نہ تھا۔ ہمارا نہ مال اس سے لیا گیا تھا۔

فریق کاری کام کے لئے مانع ہوا ہے تو یہ سمجھا گیا
تھا کہ وہی مکمل ہوگی
نیکے بنام وک دہلی پور راجہ ۱۹ صفر ۱۱۹۱ھ کا فیصلہ کیا گیا
بہت سببوں اور احوال کی بنا پر تھائی گزر جانے کے بعد
حسبہ اور ۲۳ رول مجموعہ صاحب دیوانی فیصلہ ثنائی
صادر کیا۔

قرار دیا گیا کہ یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ عدالت کے اختیارات
شیخ ثنائی کا استعمال کیا اور مقدمہ کی سوائے کی اور
حکم پوری طور پر سمجھ ہے۔

رافضہ ناراضی ڈگری و حکم مورخہ ۱۹ اگست ۱۱۹۱ھ میں
عدالت سپریمٹ جج شیو گنگا بمقدمہ ابتدائی نمبری ۵۱۲
۱۱۹۱ھ و یہ درخواست درمیانی نمبر ۱۲۳۳ بابہ ۱۹۱۱
ابتدائی نمبری ۵۱۲ بابہ ۱۱۹۱ھ

منجانب مرافعہ سرسری۔ ایس ویکٹا چاریر۔ یہ مرافعہ
مدعی علیہا نمبر ۱۵ کے اوس مقدمہ کی ناراضی سے کیا ہے
جو اس امر سے متاثر تھا کہ بیع نامہ مکمل کردہ مسمی زریق
مدعی علیہا اولیٰ بابہ ۱۱۹۱ھ و مدعی علیہا دوم بابہ ۱۱۹۱ھ
مدعی علیہا نمبر ۲۳ کی سہیں ہے۔ بعد قیام شقیات جملہ
فریقین کے درمیان است پر امور متنازعہ مقدمہ ہذا عدالت
نے تین نامزد شدہ اشخاص کو فیصلہ ثنائی کے لئے مقرر کر کے
شکل اول میں سے ایک پنج مسمی سروالی گواہ نمبر منجانب مدعی
کے پاس پہنچی دوران سپردگی میں دوسرے دو ثالثوں نے
کبھی کبھی نہیں کیا اور مدعیان نے خانگی میں ملنے نزاعات فریقین
کو تنہا سروالی کے سپرد بعض فیصلہ کر دیا۔ سبکو انکار ہے کہ ایسی
کوئی خانگی سپردگی عمل میں آئی اور اگر ہوگی تو وہ ناجائز ہے

اور فریقین اوس کے مانند نہیں ہیں مگر گواہی کا اہم یہ ہے کہ
تہا ثالث کی حقیقت سے کام کرتے ہوئے سروالی جزو نزاعات
کا فیصلہ کیا ہے یعنی اراضیات نزاعی اور ایک دوسرے کو
ارضی کے تعلق فیصلہ کیا ہے اور اپنا فیصلہ دشا و نرج کے
میں بھیج دیا ورنہ است مدعیان دشا و نرج پر طور نقص
مقدمہ (صلحنامہ) حسبہ اور ۲۳ رول ۲۲ منظر کیا گیا اور
ڈگری صادر ہوئی۔ اس ڈگری اور حکم اندراج ۵۱۲ نمبر کی
ناراضی سے یہ مرافعہ اور متفرق مرافعہ دیوانی پیش ہے اول
دشا و نرج تمام امور سپرد شدہ کا قطعی فیصلہ نہیں ہے اور
ناقص فیصلہ ثنائی ہے۔ اس میں امور سپرد شدہ باقی رہ گئے ہیں
وہ صلحنامہ ہند تصور کیا جاسکتا۔

ملاحظہ ہوں لڈال بنام لڈال (۱) براؤن رڈ نام
بربان (۲) سیمول بنام کوپ (۳) قانون ثنائی موافقہ
صفحہ ۱۵ رام جی رام نام سالک رام (۴) کشیش نارمن
بنام ملیدہ کوٹر (۵) مکدر نام مکمل نام ساکن نام (۶)
نہ صرف بعض نزاعات مقدمہ ہذا بلکہ دیگر امور بھی اوس کے
سپردہ کئے گئے تھے اور چونکہ وہ خود دشا و نرج میں تسلیم کرنا
کہ اوس نے کل امور کا تصفیہ نہیں کیا ہے بلکہ مسمی بڑا دی ہے
تمام امور کا فیصلہ ہو چاہئے اور وہ فیصلہ جو سبجہ بہت سے
مقدمہ امور کے ایک کا ہو وہ قطعی اور قابل پابندی نہیں آتا
ثنائی جب عدالت کی سپرد کردہ ثنائی کا دوران ہو تو فریقین
خود اوس مسئلہ کو خانگی ثالث کے سپرد نہیں کر سکتے۔ ثالثوں
کو بطور جائز مقدمہ کی سماعت کا اختیار تھا اور کوئی مقدمہ

دراپور رول ۲۱ صفر ۱۱۹۱ھ و لڈال بنام لڈال ۱۱۹۱ھ
دراپور رول ۲۱ صفر ۱۱۹۱ھ و لڈال بنام لڈال ۱۱۹۱ھ
کشمیر جلد ۱۱ صفر ۱۱۹۱ھ۔ دیش لاپور رول ۱۱۹۱ھ

بابت ۱۹۲۲ء کی تھی اوس کی عرض یہ تھی کہ اوسنے عدالت سے استدعا کی تھی کہ تھیل میں کارروائی کی جائے لہذا اوس کی موجود و نجات اندرون برت ہے

میری رائے میں مدعی علیہ کی جہت جو ہمارے رویہ پر پیش کی گئی ہے وہ ناکام رہتی ہے۔ دفعہ ۳۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں حکومت ہے کہ اگر کسی کی تھیل اوس عدالت سے ہو سکتی ہے جس میں اس کو صادر کیا ہو یا اوس عدالت میں جہاں وہ بوجہ تھیل میں ہو (دفعہ ۳۹) کی رو سے عدالت کو اگر کسی دوسری عدالت میں منتقل کرنے کی اختیارات دئے گئے ہیں بعض حالات کے واقع ہونے پر جہاں کا ذکر اوس دفعہ میں ہے۔ میری رائے میں ان دونوں دفعات پر غور کرنے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر کسی ایکس وقت میں دو عدالتوں میں تھیل نہ رہا ہوتا ہے۔ یہی رائے جو ڈسٹریکٹ جج نے مقدمہ ہمارا جو یو بی بنام سری راجہ رسا راجو بلیارا سپہلو ہمارا و گارڈا، قایم کی ہے۔ میرا رائے میں تجویز ہائیم جج عدالت ماتحت صحیح ہے۔ اور اوس کو بحال رہنا چاہئے میں اس مرافعہ کو مع غور خارج کر دینگا۔

چشمش ادومی۔ میں متفق ہوں۔

ہائی کورٹ مدراس

مرافعہ ادلی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۵۱۵ بابت ۱۹۲۲ء

مرافعہ ہمارا جی حکم ۱۹۲۳ء

نمبر مقدمہ ۱۲۱۲ بابت ۱۹۲۲ء۔ ۱۹۲۱ء اور فروری ۱۹۲۳ء

اجلاس۔ سرسبب جج فلیمنگ مسٹر مسٹر دیوانی اس الگو پہ وغیرہ بشام دیوانی غرقا کی پٹا وغیرہ مدعی علیہم۔ مرافعہ۔ رسلان۔ مرافعہ علیہم ثالثی۔ فیصلہ ثالثی کا جزو آجاستہ ہوتا۔ ثنت فریقین جبر فریقین فیصلہ ثالثی کو مکمل نہ ہونے و یا نہ کیا وہ اوپر اعتراض کر سکتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۱ بابت ۱۹۲۲ء آرڈر ۲۳ رول ۲۰ آیا فیصلہ ثالثی تصدیق کے طور پر قائم کیا جاسکتا ہے۔

قانون کا کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ جلدی فیصلہ ثالثی ناجائز ہو۔ ہر سوالی کا تصدیقیت فریقین پر ہونا چاہئے یہ امر ایک سادہ باتیں فریقین ہے۔

احوال عام انڈیا ریلوایز رولڈرٹ جلد ۶ ص ۶۱ براؤ بنام برائن انگلٹس رولڈرٹ بابت سلسلہ جلد ۲ ص ۱۱۲ ریلوین بنام انگلٹس رولڈرٹ جلد ۶ ص ۶۱ ریلوین بنام بالی ڈاوس رولڈرٹ جلد ۶ ص ۶۱ ریلوین بنام سون انگلٹس رولڈرٹ بابت سلسلہ جلد ۲ ص ۱۱۲ کا حوالہ دیا گیا۔

جب کوئی فریق اپنی فصل سے فیصلہ ثالثی کو مکمل نہ ہونے دے تو وہ بعد میں نہیں کہہ سکتا کہ فیصلہ ناقص ہے۔ اصول یہ ہے کہ جب کوئی فریق بجا ہوا غلط طور پر دوسرے

کی فراہمیت سے اول امور کا فیصلہ ثالثی نہیں ہو سکا۔ بر طبق درخواست عدالت ماتحت نے فیصلہ ثالثی کو بروے آرڈر ۲۳ رول ۳ دیا۔ مدعی علیہم نے مرافعہ کیا ہے۔

زیادہ تر حصہ اول کی بحث کا اس عذر پر ہے کہ چونکہ فیصلہ ثالثی محض جزوی ہے وہ جائز نہیں ہے اور مقدمات رنڈال بنام رنڈال (۱) و براؤن فورڈ بنام بریان (۲) کا حوالہ دیا گیا ان نظائر اور دیگر نظائر (سڈن بنام انگلٹ (۳) مارٹینز بنام بنام گلک (۴) رٹھمیں بنام ہائی وائٹر (۵) سائمنڈس بنام سوین (۶) ایڈلس کے متعلق عور کرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ جزوی فیصلہ ثالثی ناجائز ہو مگر یہ کہ فیصلہ بلحاظ اہلیت و لائقیت ہونا چاہیے اس وجہ سے کہ یہ معاملہ ایک معاہدہ مابین فریقین ہے سابقہ نظائر میں صریح معاہدہ کی ضرورت تھی بعد کی نظائر میں ملے کیا گیا ہے کہ مسنوی معاہدہ کے تمام امور محمولہ کا فیصلہ ثالثی کیا جانا جائز ہے۔ لہذا کمیت فریقین مقدمہ ہذا دیکھنا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعی علیہم کا استدلال مرافعہ کرنے تک معنوی معاہدہ پر تھی اور عذرات مرافعہ میں یہ عذر صاف اور غیر مہتمم قرار نہیں کیا ہے رپورٹ ثالث دستاویز ج اور رپورٹ دستاویز (۲) اور مدعی علیہ اول کا خط (دستاویز و) اور دستاویز سے ظاہر ہوتا ہے کہ امر متنازعہ مقدمہ ہذا کا فیصلہ کیا گیا اور فیصلہ کو فریقین نے قبول کیا مدعی علیہم نے بعض عذرات مندرجہ دستاویز ج سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عذرات بطور عام جراثیم کے بعد فیصلہ کئے گئے ہیں اور اولیٰ فیصلہ ثالثی پر اثر نہیں پڑ سکتا۔ تمام امور پر غور کرنے کے بعد ہم خیال کرتے ہیں کہ کوئی معنوی اقرار نہیں ہوا تھا

کہ فیصلہ ثالثی کا عدم ہو کا تاویزیکہ فیصلہ ثالثی اول تمام امور کا نہ ہو جو سپرد کئے گئے تھے اسکے علاوہ مدعی علیہم نے خود اپنے طرز عمل سے فیصلہ ثالثی کو مکمل نہیں ہونے دیا اور اس اصول پر کہ جب کوئی فریق معاہدہ خطا طور پر دوسرے فریق کو کسی فعل کے کرنے سے روکتا ہے تو وہ فعل مکمل تصور کیا جاتا ہے اور مدعی علیہم یہ عذر نہیں کر سکتے کہ فیصلہ ثالثی ناقص ہے یہ عذر بھی کیا گیا ہے کہ جب ثالثی کے سپردگی ہو چکی تھی تو عدالت جب آرڈر ۲۳ رول ۳ عمل نہیں کر سکتی بلکہ صرف ضمیمہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی کی پابندی کرنا چاہیے۔ یہ عذر اذعان فیصلہ ثالثی منقضی ہو چکی تھی جب عدالت نے وہ حکم دید لہذا یہ تصور کرنا چاہیے کہ عدالت نے اپنے اس اختیار نتیجہ ثالثی کو صرف کیا اور مقدمہ کی سماعت کی۔

دوسری سپردگی ثالثی خانگی قبل انعقاد معاہدہ ہوئی تھی اور یہ محبت کی جاتی ہے کہ اس وقت کوئی مقدمہ نہیں ہے جس میں صلح کی جاتی اسوہ یہ مقدمہ کا عدم مخصوص انحصار مندرجہ ضمیمہ دوم دراصل اس امر کو تسلیم کرنے کے بعد ہی مقدمہ اب بھی باقی ہے اور دھماہ اور اس مقدمہ کا صلح نامہ ہے۔

حقا و ٹیکٹا سائی ٹیکٹا سائی بنام و ٹیکٹا سائی ٹیکٹا سائی (۱) اس فریق مسئلہ سے متعلق نظیر یہ کہ عدالت جب ضمیمہ دوم عمل کرنے پر مجبور تھی اور آرڈر ۱۸ رول ۳ عمل نہیں کر سکتی تھی مرافعہ حسبہ مندرجہ خالی کیا جاتا ہے اور متفرق مرافعہ دیوانی بھی خارج کیا جاتا ہے۔ بعض اخراجات طبع و لکھا مرافعہ خارج کیا گیا

الاکو سپلے
تمام
ایلو چا
در اس

الگو پے
بنام
دہ بوجی
۱۷۱

فریقین کے چلانے کا باقی نہ تھا۔ مگر نیا نم نصیب علی (۷) ایک صاف مقدمہ اس ستم کا ہے۔ شیو سہرنا۔ (۸) یودت (۹) میں تجویز ہوئی ہے کہ عدالتوں کو اختیار سماعت نہیں ہے کوئی مقدمہ میر نہیں سنا جس میں صلح ہوئی۔ فقرہ ۲۳ (۲) منہدم نمیر ملاحظہ ہو۔ پیر ب بنام دیس (۹) ڈوبسٹا سٹ کا یوینٹ

(۱۰) ثنائی فیصلہ ثالثی جو احکام منہدم دوم مجموعہ ضابطہ دیو کے داخل نہیں ہو سکتا اور آرڈر ۳۳ رول ۳۴ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوم ۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی جدید ہے جیونیکٹا سامی ٹاکن (۱۱) میرے مخالف ہے لیکن اس میں دفعہ ۸۹ کے اثر پر غور نہیں کیا گیا۔ گوفیلہ مقدمہ امجد بنام بنواری لال (۱۲) میں قائم اس ریمیر مخالف تہ غور کیا گیا ہے۔

مشرکے ری۔ کرنا سوامی ابار غزلتھن فیصلہ ثالثی (۱۳) کیا گیا ہے۔ اس جگہ کی کوئی گجایش ہے۔ انگلستان مقدمہ میں طے کیا گیا ہے کہ اس کو زیادہ تر فریقین کی سیت پر مقرر ہونا چاہیے کہ آیا اوہوں نے طے کیا اور معاہدہ کیا تھا کہ تمام امور کا مکمل فیصلہ ہونا چاہیے اس سے کم نہیں ملاحظہ ہو سٹاکٹ بنام انگلستان (۱۴) اولیڈ بنام ابارنگل (۱۵) رائیں بنام بانی وار (۱۶) سٹاکٹس بنام سوین (۱۷) اس مقدمہ میں کوئی شہادت نہیں ہے اور کبھی یہ خبر نہیں کیا گیا کہ فریقین رائے اتیاری میں ناسل اور ٹکھی فیصلہ پر مصر تھے۔ یہ فریقین کا مقدمہ تہ پیر ب بنام دیو فیصلہ ثالثی پر راضی تھے۔

مزید بران نقص اگر کچھ ہے تو مروجہ فریبانہ رویہ کی وجہ سے ہے کہ اس نے اس کو مکمل کرنے سے انکار کر دیا وہ اپنی غلطی کا فائدہ نہ دے رہیں اور نہ اسکا اور نہ کہہ سکتا ہے کہ وہ بوجہ نقص ہو۔ انکی قابل پابندی نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔ مسکے بنام ٹک (۱۸) مسئلہ اختیار سماعت کے خلاف سے معاملہ اب بھی افضل اعتراض کے لئے عدالت کے روبرو ہے اور کوئی امر فریقین کے لئے ذاتی اختیار ان کے مانع نہیں ہے۔ ۱۵ کا تصدیق کر دین جس طرح وہ چاہیں۔ احکام منہدم دوم صاف ہیں۔

اردو ۲۳ رول ۳۴ کے اطلاق کی بنیاد میں عرض کرتا ہوں کہ چاہیٹا سامی ٹاکن بنام ٹک (۱۹) کی تقلید پر توسیع دیگر عدالتوں کے کرنا چاہیے۔ آخر الذکر نظر ایک سال نہیں ہیں۔ ملاحظہ ہو سنی لال موٹی لال بنام گول داس راوی (۲۰)

مٹری۔ اس دیکھا چاروں نے جواب دیا میرا مقدمہ (۲۱) دستاویز جیر محل ہے اس میں تسلیم کیا گیا کہ بہت سے امور باقی ہیں اور ظاہر وہ قطعی بھی نہیں ہیں۔ یہ نہایت درجہ نا انصافی ہوگی ایک اور ہورا فیصلہ عمل کیا جائے اور میرا مول اس کے پابند کر دے جائیں۔

فیصلہ۔ اس مقدمہ میں نالٹس سپر وٹالٹی کی گئی تھی۔ تین ثالث مقرر کئے گئے جو مکمل دو ثالث غیر حاضر تھے فریقین نے طے کیا کہ تہا تہرے ثالث کے فیصلہ کے پابند ہو لہذا اس سے خواہش کی گئی کہ وہ مقدمہ کا فیصلہ کر دے اور دیگر امور کا بھی۔ اس نے فیصلہ اس حد تک کیا جہاں تک اس مقدمہ کا تعلق ہے اور دیگر امور کی دریافت کو ملتوی کیا اور عدالتی

صفحہ ۶

(۷) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۸) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۹) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۰) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۱) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۲) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۳) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۴) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۵) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۶) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۷) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۸) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۱۹) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۲۰) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳ (۲۱) انڈیا رپورٹ ۱۷۱ پارہ ۶ ص ۱۲۳

[illegible]

تعلیم نہیں کیا۔

تسلیم نہیں کیا۔
 بہر صورت یہ کہ جو شخص اسے زائد
 بنا کر دیا تو یہ جو کسی ہندو نے اپنی شوہر کی جائیداد
 کا کیا ہو تو یہ اس کو مانت کر دیا جائے کہ واقعی ضرورت
 قانونی تھی جس کی بنا پر انھوں نے اکر لیا اور اس نے بطور
 مناسب اور نیک نیتی یہ در مانس کر لیا۔ نہ اور سنی الا یہ کہ
 اس نے اطمینان کر لیا تھا کہ ضرورت قانونی ہے اس صورت
 کی تاہم دنیا بابت جو شہادتیں ہر مقدمہ مانت ہو گوت دیال سنگھ
 نام ہی دیال ساہو (۱) نے انہ سہ بنام (۲) کے کنو (۳)
 و ساکنور بنام (۴) اور داکشور (۵) سے ہوتی ہے اس امر کو
 قاعدہ کے خلاف کر کے لئے یہ وہن متنبہ ہر ساجا جائے۔
 کہ وہ ضرورت قانونی مندر در ضمن ان دساویہ اسقال نامہ
 یا رہنامہ جات خود ثبوت واقف نہیں ہیں اور معمولی طور پر
 دیگر بیانیات کی تائید میں کچھ نہ کچھ شہادت ہونی چاہئے۔ ملاحظہ
 ہو۔ برج لال بنام اندا کنور (۶) بٹالور بخشی مورارجی بنام
 چندالی (۷) اس ناخالیہ بہ اطلاعات رائے سے مشرتی کہ
 اہم غیر متنبہ حیثیت میں ہو جاتا ہے جب ساہہ ہر مدت دراز کے
 احتراض کیا جائے لہذا یہ طے کر دیا گیا ہے کہ کو انقصا
 زمانہ سے ہر ثبوت ضرورت قانونی ہر ثر نہیں ہوتا بلکہ
 اس سے قابل تسلیم قیاس پیدا ہوتا ہے۔ اصل ایہ اول مخالف
 نتائج سے محفوظ ہو جاتا ہے جو اس کی شہادت کی کسی کی رے
 پیدا ہوتے۔ ملاحظہ دیگر جب اوجہ امتدوار نہ ملا اور شہادت

(۱) اندکین لار پورٹ حکمتی جلد ۱، صفحہ ۴۲ (۲) اندکین لار پورٹ حکمتی جلد ۱، صفحہ ۴۲ (۳) اندکین کینسر جلد ۶ صفحہ ۵ (۴) اندکین کینسر جلد ۶ صفحہ ۵ (۵) اندکین کینسر جلد ۶ صفحہ ۵ -

چند کثرت
نظام
لغات و اسامی
(کلمه)

(۱۱) ظاہر کی گئی ہے اس لئے کہ اسکا وزانہ کے ساتھ
ہمارے روبرو کثرت سے شہادت زبانی اور تحریری
اس خاندان کے سال ہائے مسبق کی موجود ہے تبایع
۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء بعد وفات کمال تر این مدعی حال نے
معا اپنے بہائی اور ہتھیے کے ۱۸۹۱ء میں اپنی مانی
پریشوری کے مقابلہ میں اس امر کی استقراری نالشی کی
تھی کہ اس کی دراصل قاعدہ کے موافق کمال ہندوین کے
ساتھ شادی نہیں ہوئی ہے لہذا وہ متروکہ کی طور پر
جایاؤ کے یا نے کی سخت نہیں ہے نہ وہ کسی کو مبتنی کی
ہے اس اجازت کی بنا پر جو اس کو آٹھ مئی پتر سے دی
مٹی جملہ ارکان خاندان ہندی چودہری اس مقدمہ
میں مدعی علیہ سال ۱۹۱۵ء سے طویل طویل تحقیقات کے
بعد پتر پل ہندوین نے تبایع ۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء مقدمہ
عاریج کیا اس کو ڈسٹرکٹ جج نے تبایع ۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء
۱۹۱۵ء بحال رکھا اور مواضع ثانی سے تبایع ۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء
مارج ہوا۔ پرنسپل سدر میں کی توجہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ
سال ۱۹۱۵ء میں نے قرضہ چھوڑا تھا اور قرضہ ہونے نے
پریشوری کے مہا بل میں اپنی دعوی نافذ کر کے تھے اور
ہ بالآخر ان قرضہ جات کو ادا کرنے پر مجبور ہوئی اس
مانہائی شہادت بھی موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے
مدعی نے جو نالشی اپنی امانی کے مقابلہ میں اور دیگر
صہ داران کے مقابلہ میں کی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا
خاندان پر بہت بڑا قرضہ ہو گیا۔ مہترا تر این

۱۱ مئی لارپور ٹریبلہ صفحہ ۳۸

کمال تر این کے مراد بہائی کا پس ماندہ بیٹا اس مقدمہ
میں مدعی علیہ تھا اور اس نے شہادت مدعی کی جانب سے
دی ہے وہ اول در اول قدمات میں مدعی علیہ ہتھی
جو مدعی سے ۱۹۱۵ء میں ہامون کی اس جایاؤ کی صورت
رجوع کے تھے سو اس مقدمہ میں شریک نہیں ہے۔ ان مقدمہ
میں مہترا تر این۔ نہ اپنے حصہ داروں کے ساتھ ہتھی
دعوی پیش کیا تھا میں پوری طور پر سوانح معاملات خاندان
کمال تر این کی وفات کے زمانہ بتلائے تھے مہترا تر این
نے مقدمہ پرا میں اپنے اول تمام بیانات کو جو سال ۱۹۱۵ء
مقدمات میں کیے گئے تھے صحیح تسلیم کیا ہے اور سچو کوئی
وجہ نہیں معلوم ہوئی کہ ہم کیوں نہ کریں۔ مہترا تر این
کی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمال تر این مقروض
فوت ہوا تھا۔ اور مدعی کی نالشی سے جس میں پریشوری
کی شادی نرا مٹی۔ مزید قرضہ میں اضافہ ہو گیا اور
خاندان کی حالت اس قدر بریشان ہو گئی کہ نصف لگان
رک گیا۔ ان حالات میں گو ہندی چودہری نے مطالبہ
سرکاری کی ادائیگی کا انتظام کیا کہ کسی طرح خاندانی جائیداد
بالکل تباہی سے بچ جائے جو نیلام بعض بقایاے لگان
سے واقع ہوتا۔ لگان جو بالادست زمینداروں کو
واجب الادا تھا وہ باقی رہنا گیا۔ اسٹیٹ رفته رفته
مفروض ہو گیا۔ سپرود دینا پڑا تھا اور قرضہ قرضہ
اول کی تجدید کرنی ہوتی تھی۔ سچو اس مقام پر فصل
اس قصہ کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں جو مہترا تر این
نے بیان کیا ہے اور جس سے سچو کچھ شبہ نہیں باقی
رہتا کہ شکلات معلوم ہو سکتی ہیں نہ صرف قرضہ جات

چند روز
نیم
کمار دیا
کر دکھائے
۶۱
صفحہ

<p>میں ہے۔ ان فرسٹو ایون میں سب سے سترے لپچر دھارن عدالت میں مقدمات رجوع کر کے ثابت کئے اور ذکریات حاصل کر کے تعمیل کرا رہے تھے۔ قرضہ ارکان خاندان نے بالا شراک ان قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے حاصل کروا یہ معاملہ خیال کیا جانا تھا کہ مندرجہ ذیل غلامدانی کے تحتفظ کے لئے اسکی ضرورت تھی۔ مراٹ کی عبت یہ ہے کہ یہ مشتری کے دعوے کی جواز کے اثبات کے لئے کافی نہیں اور اس کو ہر سال قرضہ معاملہ کے حالات بتلانا چاہیے تاکہ دستاویز شہادت سے یہ ثابت کر سکے کہ ہر ایک ایک قرضہ قانونی ہے۔ اور اس کا متروکہ ذمہ داری پھر خلاف اس کے مراٹہ علیہ کا بیان یہ ہے کہ چونکہ عدالتی مسئلہ جہات قانون کی اس میں تلف کردہ ہو گئی ہیں مفصل معلومات اس قسم کے نہیں حاصل ہو سکتے۔ اگر سہنس بھی کیا جائے کہ اس قسم کی دستاویزی شہادت دینا ضروریات کا عذر نہ ہو رہی ہے اس لئے اس پر بھی زور دیا ہے کہ منقول مقدار بالی شہادت کی شہادت گئی ہے جس سے اس کے لئے نہ کی گواہی نہیں رہتی کہ اولی حالات میں حاصل کیا گیا تھا جس سے وہ ضرورت قانونی ہو جاتی ہے اور قرضہ ادا نہ ہو۔ خاص سبب اس کے اس امر کا اظہار کر لیا تھا۔ ہمارے آپ میں اس مسئلہ پر کہ اس طریقہ معائنہ کی بنیاد پر کیا گئی اسلئے اسلئے سے معامہ کیا گیا، غور کرنا ضروری نہیں ہے باوجود اس کے کہ اس کے خلاف اسے بہت کمالات سینوراج کنور بنام ایک چھپڑی (۱۵) دہا سر کنور بنام میر سنگھ (۱۵) دیو دیو راج دیو ۱۵۳۰</p>	<p>بہتر مضمون دستاویز مل گئی ہو تو ذکر ضرورت جو امکان اور حالات کے مطابق ہو زیادہ اہم ہے۔ خریدار کے لئے اس اہلار کی صدائی شہادت ہے اور اس کا کافی الحقیقت دریافت کرنا ممکن ہو گیا ہو تو اسکا ذکر مندرجہ دستاویز منقول اور حالات کے جو اس امر کا یقین دلائیں کہ اگر دریافت کی جاتی تو وہ صحیح ہوئی کافی شہادت معاملہ کی ہے۔ ملاحظہ ہو جتنا منی ٹیلا نام رائی صاحبہ و اموان (۱۶) جس میں عدالت سے ایسے معاملہ کے حالات کی تحقیقات کی تحریک کی گئی تھی جس کو ارجاع نامہ جس سے سیاسی سال سے زائد گزر چکے تھے دیکھو نند لال نام جگت شہ (۱۷) ریشور پریشا و سنگھ بنام چندری پریشا و سنگھ (۱۸) جس میں ریشور پریشا و سنگھ بنام چندری پریشا و سنگھ (۱۹) کا فیصلہ کیا کہا گیا ہے۔ ہیکو اظہار ہے کہ سارو نیٹ جرح نے ان اصول کو بروقت فائدہ شہادت مقدمہ پیش نظر رکھا تھا۔ وہ بنام مل کردہ پریشوری مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء میں جس کا نتیجہ ۲۸ اگست ۱۹۱۵ء کا یلام ہوا واضح ذکر کیا معاملات کا ہے جن کے لئے عدالت کا قرضہ ضروری تھا جن نامہ جات موسومہ پرنا چند راج دیو ہری ہر دوسرے ہوس گوینا چند راج دیو ہری و سنگ موسومہ کرشنا سنگھ چکوری دوسرے دہا سنگھ کسی قرضہ جات کی بنا پر۔ سر چندر سرکار بندہ راج چندر ساہو اسلئے سبب ۱۵۳۰ ابقا با ہے نگان یافتنی جگت کنور راجا دیو ہری کا ذکر دستاویز</p> <p>۱۶) رین کسینر عدد ۵ صفحہ ۵۳۸ (۲۱) اڈیٹ کسینر ۱۷) صفحہ ۵۳۸ (۲۲) اڈیٹ کسینر عدد ۳۱ صفحہ ۵۳۹ ۱۸) اڈیٹ کسینر عدد ۱۲ صفحہ ۵۳۱</p>
--	---

اصلی اور یہ کہ آپا سفوف الہامی بتر باخا بلر
 بہادران سے اسٹ کر آیا ہے۔ کمال تر این نے
 دو انوس ہی پڑی گئی تھی ایک بتاریخ ۹ مارچ ۱۸۹۱ء
 جو حق اذ کی زد سے سو نامتی اور دوسرا مورخہ ۲۵
 دسمبر ۱۸۵۱ء موسومہ بہ بیوری جس کے ساتھ اونے لہ
 وفات سو نامتی تادی کی تھی۔ دستاویز ثانی میں دراصل
 وہی سرالط دوج بن جواد مل نہیں۔ یہ دونوں دستاویز
 سالبہ متضادہ ہیں کی گئی نہیں۔ اس وقت سے
 ۱۸۵۱ء تا ۱۸۹۱ء کے درمیان میں جو پیش کی گئی
 اس کا شتم کی نفول کی نسبت یہ غدر کیا گیا تھا کہ کیا
 وراں اس میں اور اس وجہ سے موجب قانون شہادت
 ناقابل احوال ہیں۔ دوسری نفول کی نسبت الیہ انفر
 ہیں لہذا یہ اور ہم انیش چند اسرار کے بیان کو تسلیم
 کرتے ہیں کہ اسے صحیح نقل حاصل سے کی ہے ہم اسوی کما
 مذکور ہے اس کو بھی تسلیم کرتے ہیں جو مضمون اسی باب سے
 سال آ رہا تھا۔ اس میں بھی کسی قسم کا تشہ نہیں ہے کہ
 سبار دینے سے صحیح طور پر نو سر کی ہے۔ مدعی نے اول
 نفول کو اسی پاس روک لیا جو اسنے حاصل کی نہیں
 جب نائن بابہ ۱۹۱۵ء میں صلح ہوئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے
 کہ دفتر رجسٹری واقع ممبئی سگسٹ ۱۹۱۶ء میں آگ سے
 جگر رہا ہو گیا اور مدعی کو غالباً خیال تھا جو نکر امیا
 حل گئی میں مصدقہ نقل دفتر رجسٹری سے حاصل ہوئی
 اسکو اسکا بظاہر علم نہ تھا کہ صحیح نفول موجود ہیں اور
 مدعی علم ہم اول کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں
 فہمہ ان کو مستحق پستہ کی سب سے زیادہ۔ بانی اور

شہری نہاد ت موجود ہے۔ لحاظ اس کے قانونی اثر کو
 مقدمہ ۱۸۹۱ء میں صحیح طور اس صورت کو ملحوظ رکھا گیا
 جسے اسنے بیان کیا تھا کہ شہر مندرجہ انوس بتر بتر
 تھی کہ اگر یہ مدعی کوئی لڑکا بتی لے لے تو حایداد اس
 مقدمہ کے مدعی علیہ کو ملے۔ شہر الیہ انوس ہی بتر بتر
 کت کی گواہی نہیں ہے کہ اگر یہ وہ بلا متبذنی لے ہوئے
 فوت ہو جائے تو حایداد کلیتہً خدائی دیول کی ملکہ
 ہو جائیگی جس کی پوجا نذر لیس نامزد شدہ شہر
 کی جائے گی۔ مدعی اون سببتوں کے سلسلہ میں ہیں
 ہے۔ لہذا مقدمہ اس وجہ سے لائق اخراج ہے۔ کہ
 وہ ایسے شخص نے رجوع کیا ہے جس کو کوئی تعلق نہ تھا
 میں نہیں ہے اس نقطہ نظر کی لحاظ سے ہم فرید
 پر بحث کرنا نہیں چاہتے اور اس بحث کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں کہ وہ
 مکمل حیثیت کا وقف نہ ہو بلکہ محض ایک مدعی ہی بار
 ہو۔ جگند لا تھارے نام ہندتا کساری دیوی (۲۱۷)
 لہذا ہم قرار دیتے ہیں کہ سبار دینے سے صحیح طور پر
 خارج کیا تھا۔ اور مرافعہ ہر بھی مدعی خود خدایہ
 ہونا چاہئے۔

مراجعہ حل کیا گیا

<p>(۱۷) رامیش چندل پیکر برقی بنیام - اسٹوڈیو بس آباد (۱۸) اسٹوڈیو بنیام جانکی لہیر پرانا (۱۹) مہر بنیام اور بنیا چاہتے ہیں کہ اگر ضمانت دراصل در دست حالانی کے لئے تھی اور وہ صحیح تھی تو اس پر اس میں اسٹوڈیو نہیں ہو سکتا کہ تھوڑی سی رقم موقوفہ واد کے رفیع کرنے کے لئے کافی تھی۔ ملاحظہ ہوں سید انکی اورانی تھوڑی ایدا لیا نام نامنا ریتوان (۲۰) لہا اہم قرار دیے ہیں کہ سارڈینٹ جج نے صحیح طور پر ثابث قرار دیا ہے۔ کہ ضرورت جائز رہن کرنے کی موجود تھی اور درخواست مناسب اور معقول دریافت سے اطمینان کر لیا تھا کہ وجود ضرورت ہے۔</p> <p>بجائے اس نتیجہ کے جس پر ہم ضروری قانونی اور اس کی تحقیقات کے متعلق ہوئے ہیں اس کی ضرورت نہیں ہے کہ بالتفصیل تفتیح ہمراہ ملاحظہ کا احاطہ ہے۔ لیکن الوٹی بیگز کا قانونی اثر کیا ہے جو سالہ اکابا ما سے کہ کمال ترانے بحق میزبہ ری بنایم ۲۵ دسمبر ۱۸۵۳ء تکمل کیا تھا اس سے اگلا رہن کیا جاسکتا کہ اس قسم کی دستاویز دراصل تکمیل باقی تھی بلاشبہ مدعی نے اس میں مامون کی جاہداد کے حصول قبضہ کی نالیش پیش کی الوٹی پر تھوڑی تھی</p>	<p>گواہ (۱۰) ۲۰۱۰ء بلکہ وہ بہاری انراجات جو مدعی کے شروع کیے۔ مقدمہ کی وجہ سے عاید ہوئے اور اس سے لازمی طور پر نتیجہ نہیں آئی کہ بین ان حالات میں اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا اسٹیت مناسب تھا قرضہ چاہئے تو کیا جاسکتا ہے یا نہیں ملاحظہ ہوں ہیشیر خٹہ سنگہ بنام رتن سنگہ (۲۱) پر ہم چند لال بنام بہوانی مسٹر (۲۲) بنکارام بنام ڈپٹی کسٹرنامہ منکی (۱۴) اسکے اعلاؤ و وزیر بنی شہادت ہے جس سے راست یہہ نظام تہ ہے کہ قرضہ خواہ نے بنیک تھی کل کیا اور ضروریات فرضہ کی دریافت بھی کی تھی۔ اس جو مدعی متعلق ہو کو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی کہ ہم اسٹیشن پندرہ کار کے بیان کو باور نہ کریں جس نے بھلی بیان کیا ہے کہ وہ اپنے مالک دارین کے دوسرے ۶۰۰ داروں کے ساتھ جاکر قرضہ جات تہ تھا ڈگریاں اور جادیداد قرض گریہ دریافت کیا تھا۔ اس زبانی شہادت یہ اس امر کی تائید ہوئی ہے کہ مفصل اندراجات رہن ہا درستی وہ بیانات میں جو قرضہ خواہ سے برہم موقوفہ کئے ہیں اس سے اس معاملہ کی ذمہ داری متروک کر ہو جاتی ہے ملاحظہ ہوں ہنومان یرنہاوانڈے بنام بابوی مسٹر انوری دی (۱۵) کامیش چندل بنام مہاراجہ سسکھ دلا (۱۶) راجہ تھوڑ منڈل بنام پرواہی بی</p>
<p>(۱۷) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۱۸۵۸ (۱۸) اندین کینر حلدہ ۵۳ صفحہ ۲۵ (۱۹) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۲۰) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۲۱) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۲۲) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵</p>	<p>(۱۰) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۱۱) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۱۲) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۱۳) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۱۴) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۱۵) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۱۶) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۱۷) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۱۸) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۱۹) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۲۰) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۲۱) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵ (۲۲) اندین کینر حلدہ ۲۵ صفحہ ۲۵</p>

تاریخ ۵ ارجو لائی جسٹس امر خان نے ہائی کورٹ آف جسٹس
انگلستان کے کنگس بنچ ڈویژن میں رقم مودی ازرو فیصلہ
ثالثی کی نالاش کی اور باجاذت طلب نامہ مدعی علیہ پر بقا
۰ اس فیصلہ کو یارنگہ کوئی صاحب نہیں ہوا۔ امر خان جسٹس
تاریخ ۲۸ نومبر ۱۹۸۱ بمقابلہ مرافقہ علیہ کا یہ پڑھنا تھا کہ
زمنہ وجہ فیصلہ ثالثی دعوہ و خرچہ کی دگری حاصل کی۔
مراد ان کے اس فیصلہ ثالثی کی جس کا مرافقہ یہ کیا گیا ہے
بمقابلہ مرافقہ علیہ ہائی کورٹ مدراس میں حصول رقم یعنی
مالیہ ٹولڈ ٹنگٹس میں جب ولاداد برو سے فیصلہ دعوہ کنگس
ڈویژن یا علی بیل بدل ولاداد نے رقم مال سے پڑھنا تھا کہ
جو برنار فیصلہ ثالثی اور خرچہ اور دعوہ واجب الادا ہے یا
دعوہ پڑھنا ۴ پنس ہاتھ ہر ہر برنار معاہدہ رجسٹر کی
مرافقہ علیہ نے بخلہ دیگر حذرات کے ایک عذر یہ کہ فیصلہ
مصدورہ ہائی کورٹ لندن اس کے لئے قابل پابندی نہیں ہے
اس وجہ سے کہ وہ رویتاد پر صادر نہیں ہو رہے دعوہ برنار
معاہدہ خارج المیعاد ہے اور بمطابق فیصلہ ثالثی کے وہ اس میں
اس کے قابل پابندی نہیں ہے کہ ثالث نے اس کو کوئی ٹولڈ
نہیں دیا نہ وہ فیصلہ کن جاسکتا ہے۔
اس مقدمہ کی سماعت جسٹس کوشس رائے نے کی اور انہوں نے
نے بمطابق فیصلہ بورڈ اپمقدمہ سپریم کورٹ ہونا قرار دیا ہے
مقرر کیا کہ ثالثی برنار دگری نہیں ہو سکتی۔ اس وجہ سے کہ دگری
عدم میں پیدا ہوئی ہے اور ثالث کی تحقیقات رویتاد پر
نہیں ہوئی ہے اور انجی برنار معاہدہ خارج المیعاد ہے

پہرہ پوری کو نسل

مراۓ بناراضی فیصلہ ہائی کورٹ دلاس

منصفہ وارچ کنگ

باجلاس۔ رائٹنگوٹ کٹیو۔ لارڈ شا۔ لارڈ کٹیو

سرجان ایچ ڈیٹر ایملی

این اوپن پیپر ایڈیٹری شیام محمد حنیف متوفی

وہبیاں۔ مراۓ ان مدعی علیہ۔ مراۓ علیہ

ناتوانی۔ انگلستان میں سپرد ثالثی کرنے کا اقرار فیصلہ ثالثی

عدم ہمدی فیصلہ ثالثی ڈگری۔ اس ڈگری کی بنیاد پر آیا

ہندوستان میں مقدمہ رجوع ہو سکتا ہے۔ مقدمہ بر بنیاد

فیصلہ ثالثی۔ بیضا بطی آیا معقول جواب دہی ہے۔

بر بنیاد معاہدہ تحریری جو انگلستان میں تکمیل کیا گیا

زیلعین نے اقرار کیا کہ اول کے معاملات میں ہندوستان

پیو ہون اور کو معمولی طور پر لندن میں ثالثی کے

سپرد کیا جائے تو اس فیصلہ ثالثی کی پابندی کرے کہ

انتظامات پیدا ہو جائے کی وجہ سے مدعی نے نرا کو

لندن کے ایک ثالث کے سپرد کر دیا۔ مدعی علیہ نے

کوئی حصہ ثالثی میں نہیں لیا اور ثالث نے فیصلہ

مدعی صادر کیا جس نے انگلستان کی عدالت سے

ڈگری حاصل کی اور اب یہ مقدمہ حصول رقم کا بھی

کیا گیا ہے

قرار دیا گیا (۱) اس ڈگری پر مقدمہ اس وجہ

سبب رجوع نہیں ہو سکتا کہ فیصلہ ہمدی حاضری

حصہ دے کر کیا گیا ہے اور مقدمہ کی تحقیقات بحال

رہیں اور نہیں کی گئی۔

(۲) مقدمہ بر بنیاد۔ اس بار مقدمہ اور چارہ

دہی بر بنیاد۔ یہاں بھی ہندوستان نے فیصلہ ثالثی میں نہ پائی

جائی ہو اس قانون کی رو سے خارج کی جاسکتی تھی

جس کی رو سے درجن میں نہ خود کو یا نہ کیا ہو

مراۓ بناراضی فیصلہ ڈگری مقدمہ ہائی کورٹ دلاس

جسٹس سر جواہر لال نہرو نے فیصلہ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۱۳ء

مراۓ مشغور شیخ ڈگری مقدمہ صیفہ ابتدائی ہائی کورٹ

منجانب مراۓ۔ سر ڈی گریو پتھر کے۔ سی۔ وہیرا

مورس کے۔ سی۔

فیصلہ۔ یہ مراۓ بناراضی ڈگری مقدمہ ہائی کورٹ

دلاس با اختیارات مراۓ رجوع کیا گیا ہے جس کی رو

مراۓ بناراضی ڈگری مقدمہ جسٹس کوشن ٹراٹر با اختیار

ابتدائی ہائی کورٹ تسلط رکھا گیا تھا

مراۓ لا تا جہ نہیں چونکہ ان میں کاروبار کرتے ہیں اور

اصلی مراۓ علیہ رجوع دوران مراۓ ہذا میں فوت ہو گیا

ہے اور مراۓ علیہ بحال اس کا قایم مقام ہے (۳) تا

دلاس سمجھا۔

۳۰ مارچ ۱۹۱۳ء مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء

لندن میں تکمیل کیا گیا تھا۔ مراۓ ان نے مراۓ علیہ

(۲۰۰۰) کوئی ہوتی مدراسی پیٹروں کی خاص قسم

کی کہ لین خریدیں لندن میں مراۓ ان کے

پاس جہاز پر روانہ کر دی جائیں۔ معاہدہ میں ۲۰ فقرہ

درج ہے جس میں اس معاہدہ کی مستثنیٰ کوئی اختلاف

ہو جائے جس کا فیصلہ آپس میں نہ ہو سکے تو وہ معمولی

طور پر لندن میں ثالث کے سپرد کر دیا جائے اور ثالث

فیصلہ

یہ دوسرا مقدمہ ہے
نظام
معدی صیفہ
پہرہ پوری کو نسل

۱۹۱۳ء
صیفہ

اس پر تجویز پر عمل کرنا نہیں کیا گیا ہے اور کچھ بھی اس کو
والہ کی جہان ضرورت نہیں ہے ہونا فاضلہ ثالثی کے فاضل جج
کے صاف فیصلہ پر کیا کوئی نوٹ نہ دیا جائے کہ مذکورہ مقدمہ
کی تردید نہیں ہوتی۔ بعد اس خیال کے الہ آباد کے راجہ علیہ
اسی حکایت معاً بدھایت کے زیادہ تر خیالی ہے اور جو کچھ ذیل
تالیف ایک مذہب و تاجر نے کیا تھا تو تاجر رستا، یرانہ
واقف اور عادی اور مال کو دیکھا اور برسرِ صبح اٹھا
راے کیا اور جو خبری کہ اگر کارروائی پر اعتراض کیا جائے وہ سب
کرنے پر مجبور ہوتا لیکن انہوں نے ہمارے نام پارس
رہے کا حوالہ دیا ہے کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق عمل طر ہے
کہ قانون انگلستان کے بموجب فیصلہ ثالثی کیے جانے سے
کسی بھی باطل کی تحریک سے روکے قانون ثالثی مابین
ہونا چاہئے کہ فیصلہ ثالثی منسوخ کیا جائے یا اس کا
اور اگر اس طرح کیا جائے تو وہ بطور جواب اس لئے نہیں
بہیں کہ اس کا اسکا جو بر بنار فیصلہ ثالثی دائر کی ہو لہذا
دو تہوں سے تجویز کی کہ یہ جواب کہ فیصلہ ثالثی بھی باطل ہے
اس وقت سے ہوا ہے کہ راجہ علیہ کو ثالثی میں حاضری
کا موقع نہیں دیا گیا مرامہ علیہ اس مقدمہ میں نہیں پیش کر سکتا
کوئٹہ میں ان کو علیہ نے درخواست کی کہ جواب دعویٰ مدخل
عدالت مدراس درخواست تین فیصلہ ثالثی منظور کیا ہے۔
اوپر فاضل جج نے تجویز کی کہ اس کو اس قسم کی درخواست
کی سماعت کا اختیار نہیں ہے اور لکھا کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ
مدراس کا ایک جج کس طرح لندن کے ثالث کے فیصلہ ثالثی کو
منسوخ کر سکتا ہے اور غویٰ ظاہر ہے کہ قانون انگلستان
مسئلہ کو اختیار دیا گیا ہے وہ انگلستان کی عدالت ہے

اوپر نے یہ بھی تجویز کی کہ اگر اولیٰ کہ دیا رہی ہے
تو وہ اس کے استعمال سے انکار کر دے۔
اس تجویز کی ناراضی سے مرافقہ کیا گیا ہے کہ اس کے
مرافقہ نے منسوخ کیا حاصل ارکان سے قرار دیا کہ نظر میں
بر بنام پارس (۲) ہندوستان میں حلقہ میں نہیں ہوتا
اس پر یہ مرافقہ کیا گیا ہے۔
حکام علیہ کی راسہ لائن کوئٹہ میں مرافقہ
صحیح تھا اور درجہ لائق سرسبزی ہے۔ حادہ ۱۲۲۰
سنگھٹن میں تکمیل پایا اور اس کی تکمیل بھی دہلی
اوسنے دلی تھی اور فخرہ ثالثی کی رو سے ثالثی لندن میں
مقرر کیا جاتا ہے یہ قانون و ضابطہ انگلستان قرار
دیا۔ اس قانون کی رو سے جس کی یا نہ ہی فریقین میں
لازم کی تھی کوئی عذر جو از قسم بدعالمی یا بے صلاح کی بنا پر
کسی فیصلہ ثالثی پر کیا جاسکتا عوارہ درخواست سے کیا جا
چاہئے کہ فیصلہ ثالثی مسودہ کو اپنا سے با واپس کیا ہے اور
اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہ کسی ثالث کی راز فیصلہ ثالثی کے
جواب دہی نہیں ہو سکتی مقدمہ میں اسی کوئی حکم کی بنا پر
معاذ مقررہ آرڈر ۶۷ رول ۱۲۱ قوا مدیسیم کورٹ انگلستان
پس نہیں کی لہذا فیصلہ ثالثی وقت پر حاصل یا بند کی سطح
پر جو طرح وہ معاہدہ میں پیش کرتا ہے لاشہ کوئی جواب دہی جو فیصلہ
کی تین تین کر کے مثلاً ثالث کو اختیار سماعت نہ تھا یا سامان
فرسب کیا گیا ہے۔ مقدمہ مدراس کی حاکمیت تھی لیکن جواب
دہی بر بنار بے ضابطگی جو نظر ہر معلوم ہوتی ہو اور
کو رو سے جس کی پانیدی فریقین سے اپنے اوپر لازم کی تھی
منسوخ ہے اس نقطہ نظر سے مقدمہ سے قانون ثالثان ہندو

دوم: قانون پر سوچ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کی قربانی کرنا۔

انوار الیوم شامہ فیہ سید محمد رفیع وکیل کثرتہ و انوار
 سورہ ۱۲۰ بروج ۱۲۱ آیت شریفہ علی الصلوٰۃ و العزیزۃ
 ۱۲۰ ارجح - ۱۲۱

منہجہ ہدایت

نچانسا مرفعه علیہ۔ ستر شپو بدن راے۔

چند سلسلے ملکر مدنی علیہ السلام کے ہاں فاضلہ رضی فیصلہ
جوانمیل کستہ ہو گیا اور پورے کاروبار میں ۱۹۲۰ء شعر جمالی
فیصلہ عدالت منصفہ میں اصرار کیا ہے۔

افقہ علیہ موضع کی محروک جاگیر دار ہے مراغ

الامراض العقلية من حيثها في موضوعاتنا: نالها

سرشارہ انصاف سے مدت چٹھہ ہندو خلی مدعی علیہ کے لئے لگی گئی میرا فاع

اے انسان سے اعزاز کے اصلی اور میں یہی تھا کہ اوس کا حق

ختم نہیں ہوا ہے بلکہ وہ استمراری ہے جو مورتان میں

سے قائم کرو یا ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جاتا ہے کہ عیسیٰ

مراتو علیہم مالک جایداوہیں اور تہ یہ سزا ہی ہے کہ مراد

اس کے دار ہے اس جزو مقدمہ کے متعلق امر تراعی

مریضین یہ سمجھا کہ آیا مریض کو دوسری حق حاصل ہے یا محض علاج

حق تھا وہ منقض ہو گیا حسب بیان مراد علیہم چند ذیل

ارجاء ثالث علاوہ اس اہم جواب دہی کے جس کا فیصلہ

منصف اور جوڈیشل کسٹرنج پر طبق مراد مفید مراد علیہ

کیا ہے اور اسپر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا ہے مبالغے مبالغے

ایک ٹہہد کیا ہے جو مقصد سے اختیار سماعت کی حد تک

ہو سکتا ہے۔ مقدمہ کے رجوع کرنے میں مرافعہ علیہم نے خیال

15.

عدالت میں داخل کر لیئے یہ ایک مقدمہ واسطے داخل کیا جانے لگا

غیر مشغولہ بحالہ آسانی کے ہے۔ میں وہ آسانی جتنی حاصل کر

جو بعد اختتام شدہ تا بعض رجبہ۔ اس صورت میں ہجوم عد

اوس مقدار لگان پروا بيب الادامه و گي بپه عين سال قییل

باتش کی وجہ سے الامام اثنی اس مہم سے اونٹ پر تعین نامہ

ہمارے سالہ مکان پر کیا اور ان کو قابل سماعت منصف بنائی

کہا۔ مرنے سے اس طریقہ پر اعتراض کیا اور غدر کیا کہ یہ نہیں

دفعہ ۱۱ فقہ (رجوع) میں داخل نہیں ہے بلکہ فقہ فقہ

ماضیل دفعہ مذکور میں آتا ہے لیکن ضمن (۵) فقرہ (ج) (۱۲)

میں اور پندرہ گونہ اصل مشافہہ یا نسخہ بازار چاندی کی ہے

سے نہیں ہونا چاہیے۔ ہمارے دو بردار ہیمنگٹ کی گئی ہے

سہ نقیب مالیت بغرض اختیار ساعت بخارخ بازار جاید اور ہے

اور اگر منج بازار سے شخص کی جائے تو یہ معلوم ہو جائے

کہ مقدمہ وہ ہے جس کا تعین مالیت زائد از اس سے حراخت

ساعت منصف ہے لہذا انصاف کو ساعت مقدمہ نہ کرنا چاہیے

اور یہ اذاعتیار ہونی کی وجہ سے خارج ہونا چاہیے تھا۔

پہلا سوال تجویز طلب یہ ہے کہ آیا مقدمہ فی الحقیقت

دفعہ ۷ قانون رسوم عدالتیں داخل ہے یا نہیں اگر نہیں

مرافقہ علیہم کے خلاف فیصل ہو جائے تو مرافقہ ختم ہو جاتا ہے

اوس ضمن کا مضمون جہاں تک کہ مقدمہ ہذا سے متعلق ہے یہ

مقررہ قانون پر انالٹات ذیل میں

حسب طریقہ ذیل شخص کی جائیگی۔

+ + + + +

۱۱- التات مرسوم الذیل میں نیامین آسامیا درمیدارا

x x x x x

۱۰۰

7/19/22, 10:16 AM

1941

اگر شہر اکت فہم ہو جائے اور حسابات میں ہو جائے

کریں یہ خواہش کہ دنیا چاہیے اور ایسا حصہ منافع حاصل

اور ایسی بھر کوئی مدد خواہ اس وقت فراہم کرے

اور باقی نکل آئے تو اوس کو بھی باسز (فصل) اور باقی

خلاف اسکے حساب نہ کیا گیا ہو اور کوئی معاہدہ نہ ہو کہ

کہ جب کوئی رقم یا قرضہ لیکے تو اس کے ساتھ حساب بھی لکھ لے

صفتہ ابتدائی مدرسہ ۱۲۹۶ء ۱۹۱۴ء

بابہ ۱۹۱۵ء

اے ایم۔ ٹالپوٹ۔

لا روي في غير هذا الموضع

اول کا بھی قایم مقام ہے شرکت قایم ہوئی برسیہا چار کا

میں بتایا کہ ۵ نومبر ۱۹۱۳ء بمقابلہ مراۃ علیہ اور دو مرتبہ

گیزندہ بابا کا قصہ دلایا جائے۔ مدنی مقدمہ پر اسے پتہ

حقیقت علی علم سے علم کو رد کر دیتی بنانا گیا اور مقدسہ مقابلہ

معدومہ کی سماعت ہائی کورٹ کے ایک جج نے بتایا ۲۶

چار پارہیں پر اس کتاب کو تقسیم کیا ہے۔

مناظره و مشوره بآلای اعلیٰ

وہاں سے کہیں کہیں پتھر پڑے ہیں اور پتھر کے ٹکڑے

Copyright © 2005 John Wiley & Sons, Ltd.

اور وصول ہوئے ہیں اور اس کا وصول کسی کی جانب سے
وصول نہ ہو سکتا تھا

مقدمہ بلحاظ امر تصدیق شدہ ہے اور مقدمہ میں
ہو جانے کی وجہ سے ہر اور علیہ حال کے خلاف تھا لیکن چونکہ
مقدمہ عام حساب نہیں کا تھا محض بطور اشارہ کے
تاکس کے حصہ کی وصول رقم کا جو ہوز سے وصول ہوئی
اور چونکہ مغز اور فاصل لارڈ کی تحریر میں بعض فقرات
ایسے تھے جن سے مقدمہ میں مقدمہ حال کے بطور مقدمہ پیش
کیا جائے وہ مقدمہ مقدمہ تاکس تمام گئی (۱) مقدمہ ہذا کی
اغراض کے لئے اہم نہیں خیال کیا جا چاہئے کہ اس سے
اس امر قانونی کا قطعی تصدیق ہو گیا ہے۔

پھر بھی اس مقدمہ کے مندرجہ اظہار اسے بوجہ غور
کیا جانا ہے تو وہ تعبیر نہیں کی جاسکتی ہے۔ جو ہندوستان
کی بعض عدالتوں نے کی ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے نتیجہ تک
بالحاظ نظیر کے ایک اضافی ہونا چاہئے۔

لارڈ ہائپر نے اپنی رائے کے لحاظ سے شرکت کو ذات
کی وجہ سے فیصلہ خد خیال کیا اور حساب لیا جا چکا۔ جو کہ
معیین ہونا چاہئے تھا وہ اسی وقت معین اور تصدیق شدہ
ہو گیا اور حسابات مکمل تھے اور فارغ خطی دی جاسکتی تھی
وہ کہتے ہیں کہ فارغ خطی دعویٰ کی حد تک پہنچ سکتی ہے
اور پس ماندہ حصہ دار کے مقابلہ میں باقی ہے۔ یہ اوہول
نے تیس کیا کہ اس مقدمہ میں جس قسم کی نسبت کوئی
استثنا نہیں کیا گیا تھا وہ باقی تھی اور پس ماندہ سابقہ
حصہ دار اس کو وصول کیا اور اوہول نے طے کیا کہ اس
صورت میں متوفی سابقہ شرکت دار کا وصی اس کے

حصہ کی بنا پر کر سکتا ہے۔

لارڈ ہائپر نے فورڈ نے اس قسم کے خیال لارڈ کے مقابلہ میں
رقم کو غیر متوفی طور وصول ہر ملاحظہ رکھا ہے

لارڈ جیمس فورڈ نے لکھا ہے
”نہیں کہا گیا تھا کہ ہوز کی ادائیگی مقدمہ سے متعلق ہو“

حق انش بیدار ہو گیا تھا۔ لیکن اگرچہ اس امر سے متعلق
اس کا جواب ہم ہونا چاہئے کہ حساب کی انش کا نتیجہ

وہ برابر انش کرنے کا ہوا تھا اور حساب میں اس مقدمہ
ہوز کو لازم شامل ہونا چاہئے۔ جس کے وصول سے

ایک جدید بنار انش بیدار ہونا خیال کی جاتی ہے
یہہ بھیج۔ ہے کہ اس کی آمد ان کی تحریر میں ہے

ہے جس کی وجہ سے یہ خیال کیا جانا ہے کہ اوہول نے
یہہ رائے قائم کی تھی کہ جس صورت میں شرکت کے حساب

نے لے جاسکتے ہوں تو کسی خاص مد کے متعلق مقدمہ جو
ہو سکتا ہے لیکن ان کے طرز اظہار سے ظاہر ہوتا

ہے کہ اوہول نے بھی ان حالات پر غور کیا ہے جن کو
لارڈ ہائپر نے اور کون سے نے خیال کیا تھا۔ لارڈ ولسٹ

بری کی تحریر عجیب ہے۔ وہ اس مقدمہ کا خیال ہی
نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ وہ اثر قانون میا و ساحت

پر بحث کرتے رہے۔ اور اوہول نے لکھا ہے۔
”یہہ پوچھا جاسکا کہ کیا اقتلاع قانونی زیادہ ہوتی ہے“

مقابلہ فارغ خطی با مین فریقین کے۔ اس سوال کے جواب
میں نوعیت فارغ خطی بیان ہونی چاہئے اگر کسی حساب کی

بنار پر فارغ خطی دی گئی ہو تو ان خطی اس حساب تک
محدود رہی اور وہی حق مالع نہ ہوگی کہ وصول ہوا ہے

اولیٰ تھا کہ اللہ الازیز اور سچہ تبارک کے مقابلہ میں
 اب ہم جس نظام پر بدستور کیاؤ کہ کر کے چہرہ اسلام مقدس میں مقابلہ
 سے متعلقہ ہمارے ہر ایک جانکشیوں کے ہر ایک پے جو صفہ ہے وہ
 کا ہے۔ اس مقدس کا فیض اور سرور اور تقاضا تو دیدہ و جاریہ
 ہستی کے لیے ہے جس میں ایک عجیب ہستی ہی ہے جس میں ایک
 سرور علیہ کہ وہ دنیا کی اس دنیا اور ہر شے کے لیے ہر شے
 ہر حال کی ہر چیز کی سامنے نہ تھی۔ یہی وہی ہے کہ وہ
 اس کے لیے کیا ہے فیصلہ ہی ہے کہ وہ عالم کی خاطر ہے سو
 ہر شے علیہ ہے کہ یہ اس کے لیے اس کے لیے کہ وہ یادہ زائے تحویر
 ہے فی مقدمہ اس کا ہر حال ہے۔

[illegible]

وہ دیکھ کر فرمایا کہ اچھا، تو اس سر پر ہاتھ رکھو اور اس کے بال بٹو
 بہیکو اور اسے نام رکھو۔ یہ کارناما اس نے نام سے ہی کیا۔
 چوہرہ وہاں سے نہ گریہ نہ کہہ سکتا، یہاں آگیا کہ آؤ یہ دیکھو
 ہالوں پر دو سو سو سالہ خارج المصفا، یہ سب کچھ مام علیہ السلام نے
 خیال کیا کہ ایک ایسے کوئی دہشت و وحشت سے اور
 حکم دیا کہ حالات شر اگر اس کا حساب لیا جائے، اس کا حساب سب سے
 تجویز پر کام لے کر ہی اچکارا، اسے نہیں کیا اور اس سے نہ تو
 نظر انداز کرنا چاہئے، مگر اس حد سے پہنچا، چمکا اس کے چہرے
 گنہگار کی تنقید ہے۔

ابن تیمیہ فیصلہ جاتا اور اس پر غور کرتے ہیں یہ برفیہ
سودا کا نادانی اس قدر بنام ہو گیا اور اس کی سود و خرچہ کا
ایک سوٹ بر طبق مرقعہ فیصلہ مفرد مخر وان جی ہر جنری بنام
رستم جی ہر جنری اس کی تقلید خشینا نظیر کی گئی ہے اور بعض
وجہ کا اضافہ کیا گیا کہ کیوں محکم کی وہ رائے صحیح ہے یا ایک
نقرہ کا اس میں سے حوالہ دیا جاسکتا ہے۔

بلکہ لمبا مصلو یہ معلوم ہو جائیگا کہ یہ نتیجہ بہتر ہے اس وجہ سے
کہ یوں یہ واقعہ کہ مقدمہ حساب قہمی عام کا یہ بین رجوہر سنا
اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس سے بعض خصوصیات دار
تور تم وصول کر کے ان حالات میں مستفید ہوں گی جو اس کی وجہ سے
غرضیادہ کیا جاتا ہو یہ لمبا مصلو دعویٰ کہ جو بھی کے ساتھ
اس حصہ تک محدود ہے جو وصول کیا گیا بلاتہ اس قسم کے رجوہر
کے احازت، دیا لادعی علیہ کو اجازت دے، ہوئے اس قسم
حسابات کی خارج کرے اور اگر ممکن ہو تو دہی کے دعویٰ کو
اس امر کے است کو نہتے نام کام کہہ کر تہایا دے کے خلاف
ہے بلکن انصافی ہوگی۔ جو راہ سے ہم اختیار کرتے ہیں۔ اس

(۵) انڈین ایسوسی ایشن، لاہور - ۱۲ مئی ۱۹۴۷ء - ۱۶ جولائی ۱۹۴۷ء

(۳) ایسی صورتیں جو ریورٹ جلیڈ ۱۲ جنوری ۱۹۷۱ء میں ایڈیشن مارچ ۱۹۷۱ء میں جلیڈ

است. بنابراین از این حکم مصدری سبب حج را مورد استنباط قرار دادیم.

[illegible]

[illegible]

کمالی سطرچی

مکتبہ، جامعہ اسلامیہ، قادیان، پاکستان
۱۴۱۱ھ، ۱۹۹۰ء، ۱۰ جولائی، جمعہ، ۱۰ جولائی، ۱۴۱۱ھ

[illegible][illegible]

این کتاب را که در شهر کاشان در سال ۱۲۸۵ هجری قمری
در شهر کاشان در سال ۱۲۸۵ هجری قمری در شهر کاشان در سال ۱۲۸۵ هجری قمری

متمثل کی ہو۔ فیضہ، محالفاۃ۔ قانون، بعد سماعت ایکٹ ۹
ماتہ سہ ۱۹۷۹ء دفعہ ۱۰ فیضہ اول مدت ۱۲/۱۲/۱۹۸۸ء۔

ایک ہندو سکھ نے ایمین لود اس کانس کو خط لکھا کہ
میں تمہیں کروڑ پانچ سو روپے سے اس کے اپنے

حاجہ اوماندانی بت کیلئے وقف کر دیتی اور اپنی دو بیویاں
کو اور اپنی دوسرے دو بیویاں کو تھوڑا سا حصہ دیا اور باقی

عرصہ تک اس دیت نامہ کا یہ دریٹ حاصل کر کے
سے حاصل رہے اور پھر ان کے جوئے سلاہ ان میں پھیا

اسی نام پر لکھی ہوئی اس کی اس کتاب میں عقل و حقیقت نام
اس بیان سے پیش کی کہ یہ تفصیل مندرجہ دست نام

سے چیت، اور ان کے خلاف احکام و ضوابط، اور حکام و
نہا کر دی، پہلے ان پر بدستوری و رجوع استنہ کرے

وایں ایسی جگہ مولائی سلامتی میں چھٹیایا۔ اہتمام
تیار و تعمیر ہوئے۔ اور وہیں ان کو وقف شدہ جائیداد کی نسبت

اور میں نے انہیں ستمبر ۱۹۷۱ء میں اس ڈگری کی تعلیم

میں جو فریاد ہو گا کسی کی نہیں لڑ رہی امہ
یہ مادر ہوئی تین فریاد کی رہیں مامہ ۳ انہوں نے
تو اکا اکا کر کے جھٹکا کرتے تھے اور زور سے کہتی

اُس پر غصہ ہے اور موسیٰ کے وقتی استقلال کو یہ

مکتبہ اعلیٰ اسلامیہ، لاہور، پاکستان

فرار و گریز! آں کہ جب چھوٹی بات اہتمام ترکہ موہ لعل وصیت
مردمان کو عطا کی گئیں تو وصیت نامہ تاریخ وفات مرقی

سے شناخت ہو گیا جس کا نتیجہ ہو گا کہ اسی تاریخ سے حملہ
جاہل و اندازہ کاروں کا کہ طور و تہمت منقول ہو گیا

معنی نام کو کوئی حق بین حاصل ہوا ہے جس پر رول
 "وہی" قائم کردہ موصی تائید کیا ہے۔

وہیت نامہ جاہی ہنود سے ملا کر شہر ہاجے تو دعویٰ

ابو تامر که در نقل و حقیقت نامه سلطنته یحیی و ابراهیم
بر مود و ساس و دیگر که همان بنی تميم و بنی قریظه و بنی

ہو تو یہ آئندہ اس طرح نالش واقع ہوا کرتی

چار و چند ایراکی
بنام

महोदय, मुंबई, कलकत्ता

منقول

اندیشی کور
بنام
ست زین سنگه
(پیشہ)

جو بہرہ و ذکر یا یہ منجھ کے ، زمانہ میں ، اہل انوار ،
مناسب اطلاق ہے ، علامہ ہورام ، زانہ کا لیا بناسام
رنگہ و ماتہ سرس سکھ دیو ۔ (۱۸۱) لائق دلیل کی ، نئے کے حال
کی نظر کرنے میں ، اور اب اس حجت کی کوئی گنجائش نہیں ہے
کہ دفعہ ۳ ، مقدمہ ہذا سے متعلق میں ہے ، جان کہ چہ مدیونان
جلد ذکر بات میں ایک سان میں اور اس میں سے صرف ایک ذکر
کرانی خواہ کی ، اید ہے ۔ میری رہے میں دفعہ واضح ہے اور
اس کی تعبیر دوسرے طور پر کر کے ، نہایت درجہ جتنی پیدا
کر دینا ہے اور افراس دفعہ کو حوت کرنا ہے جس کی رو سے
ذکر یا رشتہ سرشکل اس رقم میں ہو جاتا ہے جو غالب نہیں
کے قضا میں ہو ، حکم دفعہ ناکیدی ہے ۔ اس کی رو سے نقص
کی درخواست تقسیم رسد کی ضرورت نہیں ہے ، محض درخواست
نہیں ذکر کی اس سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے
اور جب ایک بار درخواست تعمیل پیش کر دی جائے تو بعد
میں لڑنے ہے کہ مختلف ذکر یا روں میں حصہ رسد میں رقم کو
تقسیم کرے دفعہ میں لفظ کا ” ہے معلوم ہوتا ہے کہ دلیل
سبارٹائیٹ ج نے افرامی مقدمہ ہذا پر غور میں جن نظر
کا میں نے حوالہ دیا ہے ہر شے جو مضابطہ دیوانی میں ملتی
پہر ہی دی علم سبارٹائیٹ ج نے اس اہم معاملہ کو سرسری
طور پر غور سے نظر میں نہ کر دیا ۔
درخواست بالا پر جوابہ و کافر یقین غور کیا گیا یہ معلوم ہوا
ہے کہ ایک مدیون (بلیکشیور پر شا دسا ہوا) کا نام نقل ذکر کی
میں نہا ہے ہذا مقدمہ تقسیم نہیں ہری ۱۹۹۷ء وابتدائے ۱۹۹۸ء
میں کوئی حکم نہیں دیا جا ۔ اعداد مدیونان میں مدیونان کی

صفحہ ۶۶۹

۱۸۱ میں کیمر جلد ۲ صفحہ ۱۰۱

تعداد کے مطابق ، ذیل چارہ ذکر کی ، قائم ہری ۱۸۱ء وابتدائے ۱۸۱۲ء
میں ہیں ۔
۱۔ پہلے پرنہ ذیل علم سبارٹائیٹ ج نے مدیونان کی
اس رقم سے غور کیا ہے کہ دلیل ۔ اور ڈبٹ ج کو اس واقعہ علم
کہ جلد مدیونان کی رقم ایک سے دیکھیں (۱۸۱) ایک سان میں ، لہذا
ذکر یا میں مدیونان کے مقابلہ میں صا و رہی ہیں ، جان
تک ان مدیونان کا تعلق ہے ، ایک سان میں ، اس واقعہ
سے مقدمہ احکام دفعہ میں داخل ہو جاتا ہے اور رقم حوالہ
کے قضا میں ہے وہ ان حامدا و دوں کے بنام سے حاصل
ہوئی تھی جو تمام مقدمات میں انہیں مدیونان کی ہی ایسی
صورت میں مختلف ذکر یوں کے قابضین کو سرشکل دلائے میں
کوئی وقت ہی نہ تھی ۔ لیکن لایق دیکھیں طرفائی تھے ہیں کہ
بعض سورتیں ایسی ہونگی جن میں مصرع تحقیقات کی ضرورت
اس امر کے معلوم کرنے کے لئے داعی ہو کہ عام مدیونان اس
رقم میں کس قدر حصہ ہے اور اس قسم کی سرسری تحقیقات میں
اس قسم کی تحقیقات کی غرض واضعاً قانون کی نہیں
ہو سکتی ۔ احکام دفعہ ۳ کی غرض یہ ہے کہ مقول داد کی رقم
ذکریات کے قابضین کی کرنا چاہئے جو ایک ہی مدیونان کے
مقابلہ میں صا و رہی ہوں ۔ جان تک کہ وہ ان سب کو
اپنی ذکر یوں کے پہلے پالنے کے قابل ہوں جب کسی ایک ذکر
میں رقم وصول ہوئی ہو ۔ لہذا کو مضابطہ سرسری ہو کر نتائج
ذکر یا کے لئے اہم ہیں اور جس تحقیقات کی ذکر یا کر
داد ہی کرنے کے لئے ضرورت ہو اس سے عدالتوں کو
بھڑا ہونا چاہئے
لہذا ہم حکم مسدوس اسٹینڈرڈ بیج مورخہ کے حکم دیتے

کالی ہر سنا پرانا ملک
فوت ۲۹ اپریل ۱۸۹۲ء

زوجہ اول	زوجہ ثانی	زوجہ ثالث
براجاسنی	گیانری	دوارکاسندری
مدنی علیہا		
سیرت موئی علیہ		
سماء الدروئی		

مزداداری
و عین نام میں لکھا ہے کہ موصی سے موروثی ہر سال کو
موسمہ ایشور لکشمی تارین کی روزانہ حصہ دراز سے اس
کے مکان میں پیشکش ہوتی ہے اس کے بعد حسب ذیل احکام
اس کی دایمی شہادہ کے متعلق لکھے ہیں۔

میری موروثی اور کسب بہ جا یاد ہائے غیر منقولہ
پٹان (کا) و (کہا) مندرجہ فہرست منسلک ہر میری وفات
کے بعد مذکورہ بالا بت میری میری ایشور لکشمی تارین سال کو
کی جا یاد موقوفہ ہوگی۔ میرے ورثہ یا قائم مقام کو کوئی
حق دعویٰ یا مطالبہ ان جا یادوں میں یا ان کے متعلق
نہ ہوگا۔ اور نہ ان میں سے کوئی جا یاد ان کی کسی قرضہ میں
فرخت ہو سکتی ہے اور ان کو او کا حق نہ ہوگا کہ وہ ان کو
کسی کو دیدین یا بیع کر دین یا زمین اور نہ کسی کو عرصہ
کا حق ہوگا۔ صرف بھلا آمدنی جا یاد ہائے مذکور کے سوا اور
دوسرے رسوم ہمارے موقوفہ کے متعلق ہر شے کی باقی رہے گی

مطابق اعلیٰ قوا ملک کے جو میں جا جائے ہیں یا کسی وجہ
سے مذکورہ اعلیٰ قوا ملک کے جو میں جا جائے اور پھر نہ وسیلہ
تو بھلا اول تینوں کے بن کے ہم دھند نامہ میں درج میں چکے
رمان میں ہر غیر متوقع واقعہ پیش آئے وہ دوسرے نار ان
کے بت کو قائم کر گیا اور ایسی ہی شہادہ اور رسوم اور دیگر افعال
تکمیل کرنا چکا اور ان تمام افعال کے فعل کے لئے میں اپنی
لڑی زوجہ میری متی براجاسنی داسی اور میری دوارکاسندری
زوجہ عہد اور میری برانک میری دوسری
میتھی فرزند مقرر کرتا ہوں یہ تینوں ہمیشہ شہادت
کے دہی میں منجملہ ان تینوں اشخاص کے میری بڑی
زوجہ میری براجاسنی داسی اور اس کی وفات پر
میری نہ زوجہ میری دوارکاسندری داسی اپنی
حق حیات امدان کی وفات پر سرناں میری موی
برانک میری میری اور پوٹوں اور دیگر ورثہ
کے سلسلہ سلسلہ اسی طرح کے بعد دیگر سے میری میری
کے بعد اور جا یاد کی آمدنی ہمیشہ میری
سیا و غیرہ انجام دے رہے ہیں تینوں کو قرضہ لینے کا حق
نہیں ہے کہ ہمارے شہادہ کر کے دوسرے موقوفہ کے لئے قرضہ
لینے یا وجود اس کے اگر وہ قرضہ لینے تو میری جا یاد ہائے
و میری ایسے قرضہ کی ذمہ دار نہ ہوں گی۔ مزید برآں عمل
شہادہ کے اگر کوئی اس سلسلہ سے فوت نہ ہو تو میری
کیا گیا ہے اور کسی اور طرح فوت ہو تو۔ اس صورت میں
ان شہادہ میں جو رہے ہو وہ مذکورہ اعلیٰ قوا ملک کے
شہادہ اور دیگر رسوم اور دیگر افعال شہادہ
میرن موی برانک اس کے پیشے پوسٹ اور دیگر ورثہ

چار و شہادہ اور
بنام
ہمیشہ چہرہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

۲۱. نامہ مکمل ہوا۔ بروڈیٹ کی کوئی اور چیز
۲۲. ۱۹۰۶ء کی تقریب۔ دی گئی اوس وقت اندر

زوجہ سیرن موی نے اپنی نابالغ فرزندان فرزند را اور
 دہندہ کی جانب سے پروین کی درخواست دی، تاریخ
 ۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء کو سرکٹ جی نے تجویز کی کہ ٹکینہ ویدیا
 بہیہ شہادت سے ثابت ہے لیکن اوہیون نے سرور بہیہ
 ویدیا سے اس وجہ سے انکار کیا کہ اصل وصیت نامہ پیش
 نہیں کیا گیا ہے اور ویدیا وصیت نامہ کے مندرجہ
 اوصیائے نہیں کی ہے۔ بطور مزاحہ عدالت نے اس حکم
 کو بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۱۵ء پیف جج نے سرور بہیہ کو
 وجہ سے اس نے بحال رکھا بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۱۵ء
 جج لکڈاؤ اور پرو فرزندان سیرن موی مسلمان
 فرزند دہندہ نے درخواست چھیات اہتمام ترکہ ہاسٹاک
 وصیت نامہ پیش کی۔ درخواست میں لکھا تھا کہ اوصیاء شہادت
 وصیت نامہ کے جاید اور خلاف وصیت نامہ تباہ کر دی
 ہے اور وہ لوگ پروین کی درخواست غالباً یہاں
 کرینگے۔ سالکان نے حسبہ وصیت نامہ کے ثابت کرنے کی کوشش
 کرتے ہیں تاکہ مذہبی وقف کی تحویل ہو سکے اور استدعا
 کی کہ چھیات اہتمام ترکہ منہ نقل وصیت نامہ مشککہ میں اون
 کو عدد و طریقہ پر چھیا دفعہ ۴۱ پروین وصیت نامہ (۱۹۱۵ء)
 ترکہ ایکٹ جایداد ہائے موقوفہ کی نسبت عطا فرما
 جائیں۔ بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۱۵ء جسٹس جج نے فرما
 کیا کہ اول پیش کنندہ چھیات اہتمام منہ نقل وصیت نامہ
 مشککہ عطا کریں۔ بطور مزاحہ عدالت نے چھیات اہتمام
 وجہ سے بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۵ء حکم مذکور کو بحال
 کیا۔ اس اثناء میں بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۱۵ء پیش کنندہ
 کہندو نرندراکار پراناٹک دہندہ لکھا پراناٹک نے

رکھی گئی ہیں اور وہ موصی کے ورثہ کے ذاتی قرضہ جان میں ناقابل ضبطی میں شیت کی جایدا کی وراثت بھی اوسی وقت نہایت احتیاط سے منظر کر دی گئی ہے۔ بڑی زوجہ بر اجا سندری۔ زوجہ تھورو ووار کا سندری بہتینی فرزند ہیرن موی اور اوس کے ورثہ سلسلہ بہ سلسلہ شیت کی حیثیت سے کام انجام دینگے۔ اون سب کی عدم موجودگی کی وجہ سے شیت وہ پر دی ہوگا۔ جو شریف اتحادان نیک روپہ اور اہل شخص ہو۔ جس کو عدالت مقرر کرے گی اس سے ظاہر ہے کہ موصی کی وفات پر ملکیت جایدا موقوفہ موروثی بہت کی قائم ہوگی اور اوس کی بیوی کا یا بیٹے افراد یا مشترک رہن نامہ مورخہ ۸ ارب ستمبر ۱۹۱۰ء کی رو سے کوئی جائز حق نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے مدعی پلہم کی بنیاد حقیقت کلیتہ معقود ہو جاتی ہے۔ اول کی حیثیت مرتبہ مقدمہ حیات و بخش سمجھا رہا بنام رنبد رناتھ نیال (۸) سے زیادہ کمزور ہو جاتی ہے اوس نے ایک وارث سے ضمانت لی تھی جو سن بعد مہتمم ہو گیا اور خود خطرہ میں پڑ گیا۔ مقدمہ ذرا اصولاً اوس قسم کے مشہور مقدمات کے مماثل نہیں خیال کیا جاسکتا جن میں طے کیا گیا ہے کہ تیخ چہیات اہتمام ترکہ جو اس غلط قیاس پر عطا کر دی گئی ہیں کہ وہ شخص بلا وصت فوت ہوا ہے اور اوصیا کو جو اوس وصیت نامہ کا پر ویت حاصل کریں جو بعد کو معلوم ہوئے ہو۔ اس کا مستحق نہیں کر دیتا کہ خود یا خود جایدا کی حیثیت پر جو اوس نے مہتمم سے خریدی ہو اعتراض کر سکے۔ اس قسم کی غلط چہیات اہتمام ترکہ

ابتدا ہی سے کالعدم نہیں خیال کی جاتی بلکہ ض قابل فسخ ہے۔ اس کا صریح نتیجہ یہ ہے کہ جب مہتمم کو اس قسم کا اختیار عدالت سے دیا گیا ہو تو اوس کے تصرف بہت چدر اکٹھا جایدا منوفی باوجود بعد تیسری عطا سے جائز ہوئی ہے۔ امر قابل لحاظ ہے اس مسئلہ پر مخالف رائے کہ خریدار محفوظ نہیں ہے خواہ اوس نے بالکل نیک نیتی کی ہو اور دہائی صدی تک گزیر بروک بنام فاکس (۹) سے ہڈریہ ابرام بنام کنگم (۱۰) ایس بیام ایس (۱۱) تک یہ سہارٹ آف اہلی سے مقدمہ جو سن بیام بشلی (۱۲) سے منسوخ کیے گئے نیز غلط ہو دیند رناتھ رت بنام (ڈ منسٹر ٹریڈرنگل (۱۳) کو مستحق بنایا بنام سن (۱۴) کو یڈ بنام کر یڈ (۱۵) میں کہہ سکتا ہے کہ جسٹس نے اس کے خیالات سے مقدمہ جان بنام جان (۱۶) جن پر بنجانب مرافعان استدلال کیا جاتا ہے۔ اول کی بحث نئی تائید نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ جایدا غیر مشمولہ کا صورت میں جو زیر اثر قانون انتقال اراضی مائیکس آتی ہو۔ بعد موجودگی اور تاقیام قائم مقام قانونی منوفی جایدا د جائز طور پر وارث قانونی کو پہنچتی ہے اور اہتمام ترکہ کے حصول کے بنا ارضی مہتمم کی ملک ہو جاتی ہے۔ سطح پر کہ وہ اس جایدا کی نسبت کو دعوی اول امور کی بنا پر

(۹) انگلش رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۴۱۹ (۱۰) انگلش رپورٹ جلد ۵۰۸ صفحہ ۵۰۸ (۱۱) انگلش رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۹۱۴ (۱۲) انگلش رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۲ (۱۳) انگلش رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۲ (۱۴) انگلش رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۲ (۱۵) انگلش رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۲ (۱۶) انگلش رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۲۔

جائز خریدار پر لگتا
بیام
بہت چدر اکٹھا
(کلکتہ)

چارہ پڑھانے پر پانچ
نامہ
نہایت چمکدار لکھتے ہیں
(کلکتہ)

جس کا ذکر قانون پروپیٹ اور چٹھیاں اتہام ترکہ میں نہیں
ہے۔ مگر وہ بروہہ دفعہ ۲ قانون وصیت نامہ جات منو کا
مذکورہ متعلق کیا گیا ہے جس کی ترمیم دفعہ ۵۴ قانون برکات
و چٹھیاں اتہام ترکہ سے کی گئی ہے اس میں حکم ہے کہ کوئی شخص
برہمنیت دہی یا مومو یا اہوتی کے عدالت میں شامت نہ
کے۔ اور تھیلے۔ اور تھیلے کسی عدالت میں شامت نہ کرے اور
و چٹھیاں اتہام ترکہ سے حق کا دعویٰ کیا جاتا ہے
حفاظت کیا ہو۔ یا چٹھیاں اتہام ترکہ سے وصیت نامہ کے
یا نقل وصیت نامہ سے عطا نہ کیا ہو یہ نظام ہے کہ
دندات ۱۱ اور قانون پروپیٹ و چٹھیاں اتہام ترکہ کا
حصہ ہون سے متعلق ہے جس میں چٹھیاں اتہام ترکہ جایدا
تھیلے کے متعلق عطا کی گئی ہوں برخلاف اس کے جس
صورت میں چٹھیاں اتہام ترکہ غیر حتمی طور پر نہیں بلکہ
نقل وصیت نامہ سے عطا کی گئی ہوں تو دفعہ ۱۲ کا حصہ
اولیٰ متعلق ہوگا۔ چھینچو تعریف لفظ پروپیٹ مندرجہ فقرہ
تو تعریف نکلتا ہے۔ دفعہ ۵۳ میں محکوم ہے کہ پروپیٹ
سے مراد نقل وصیت نامہ سے عطا ہونے پر عدالت مجاز
اختیار سماعت مرعط ہے اتہام جایدا موصی ہے جو را
ہم اختیار کرتے ہیں اس کی تاکید فیصلہ جوڈیشل کمیٹی
مقدمہ چندراکشور راے بنلم پر شاہکاری و آئی (۱)
نہایت چمکدار لکھتے ہیں اس میں اس کی تاکید فیصلہ جوڈیشل کمیٹی
مقدمہ الایمانہ سی ویکٹ اور تھیلے نامہ جایدا موصی (۲)

(۱) انڈین کسب بر جلد ۹ صفحہ ۱۲۲۔

(۲) انڈین کسب بر جلد ۵ صفحہ ۲۵۔

انتخاب کی گئی ہے فیصلہ دار الایمانہ مقدمہ وکریہ نام
ہوم (۳) سے اس مسئلہ میں تاکید کی گئی ہے کہ پروپیٹ
اور چٹھیاں اتہام ترکہ سے نقل وصیت نامہ سے عطا کی
ثبوت واقعہ اور جواز وصیت نامہ کا اسی طور پر ہے
جس طرح چٹھیاں اتہام ترکہ سے متوفی کے غیر حتمی کے نقل وصیت
ثبوت میں ملاحظہ ہو ملاحظہ ہا بنیس با بنیس بنام
ایس (۴) بمقابلہ ورہن ورہن بنام پیٹ (۵) ان
بنام فلاور (۶) لہذا اس امر سے گریز نہیں ہو سکتا کہ
جب چٹھیاں اتہام ترکہ سے نقل وصیت نامہ سے عطا
بتاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۱۷ء عطا کر دی گئی تو وصیت
پر ایک ۹ مارچ ۱۹۱۷ء سے ثابت ہو گیا ہے
جب سے موصی فوت ہوا اور اسی تاریخ سے جایدا
نظامی کلیتہً بحیثیت جایدا و بنیس کے بت الیور کشمی
ماردین کی ملک ہو گئی۔ جبکہ سبارڈنٹ جج
نے لکھا ہے کہ وقف نہایت سخت قرار کا ہے۔ چھینچو
مکمل اور قطعی ہے بالفاظ دیگر جبکہ سرراہن
نہایت مقدمہ جگمگہ راہنہ بنام ہیمنٹا کشمیری دی (۷)
اظهار رائے کیا ہے کہ وقف قانونی طور پر نہایت مکمل
درجہ کا ہے۔ جایدا وین صافی طور پر ناقابل انتقال

(۳) رپورٹ ڈیپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۔

(۴) لاہور جرنل مالٹری جلد ۹ صفحہ ۲۱۰۔

(۵) لاہور جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۸۔

(۶) انگلش رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۰۔

(۷) انڈین رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۲۹۔

اور چند دیگر ملک
نظام
پیش قدمی کے لئے
(دیکھئے)

جس سے اس پر بلا وصیت فوت ہونے والے شخص کی وفات
کے بعد اسے بلا اثر پڑتا ہو جائے گو اس آف رائیس (۱۵۱)
مراجعہ برکات پالیٹا دیکھو اس کے بعد اس کے لئے قیام قیامت
قابل اربٹ حاصل ہو اور وہ جاہد کو موقوفہ رہے۔
کے حق میں بلا اطلاع امانت بن کر دے تو ماہ راجہ پر مرے
ایکویس ایسے خریدار تھے تا بلکہ میں کوئی جو ملک نہیں ہوتا۔
اس وجہ سے کہ حق مامون نے بعد انتظامی اور انڈیا میں
جا آئے تاکہ لال اتھارام بنام شیو داس ۱۸۱۵ء
کو کوئی بیع نامہ یا مارکیٹنگ نوٹی جانپ سے اس نامہ کے
منہ و م کے مطابق نہیں ہو سی اس لفظ نظر سے اس پر
بظہر سے بحث کر کے ضرورت نہیں ہے کہ منوہر بال کر
۱۸۱۵ء سے لے کر ۱۸۱۹ء تک لوگ جنہوں نے بکے بعد دیگرے
اس سے حقوں حاصل کئے ہیں خریدار ان بالما و غنہ
ملا اطلاع کئے جاسکتے ہیں۔ مگر ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں
کہ ہر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم سیارٹینٹ جے کے
انکاردونٹا کی سے اخلاط کر کے کہ بہر لگ وجودیت
سے واقف تھے اور جاہد اور موقوفہ باریہ وصیت سے
لہذا ہم قرار دیتے ہیں کہ رافع کو کوئی حق ادبیا حاصل
نہیں رہا اور اجود باریہ اور موقوفہ وقف نردہ موسی
کی تائید کریں۔

بلوچا و سحرہ اس کے مراجع کی حجت یہ ہے کہ نقد
قبل از وقت ہونے کی وجہ سے خارج ہو نا چاہئے

اس وجہ سے کہ جو اس سے ۱۸۱۵ء کو کرماندہ
وصیت نامہ شہر کے لئے لکھا گیا ہے اور جو مالک شہر کے
سے قبل صادر ہوا اور پھر اس کے لئے لکھا گیا ہے
۱۸۱۵ء کو اور ۱۸۱۶ء کو اس کے لئے لکھا گیا ہے
دونوں قبل تاریخ راجہ راجہ مالک شہر کے لئے لکھا گیا ہے
اور یہ راجہ راجہ مالک شہر کے لئے لکھا گیا ہے
میں حکم ہے کہ یہ دو بیع نامہ جو ۱۸۱۵ء اور ۱۸۱۶ء
میں لکھے گئے ہیں حیدر آباد کے لئے لکھے گئے ہیں
موجود حق سے معذور ہر حال سے بلا یہ کہ اس کے
ضروری کارروائی نامہ جمع کر کے اس کے لئے لکھا گیا ہے
بالا کر نوڈوٹا۔ مارچ ۱۸۱۵ء (۱۵۱) کا کارروائی لکھا گیا ہے
اس امر میں اختلاف اور اچھو گیا تھا جس کا مقدمہ میسول
لوش کہنا بنام انا کو مارچ ۱۸۱۵ء اور کرماندہ کرماندہ
سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن یہ بیع نامہ جو راجہ مالک شہر کے لئے لکھا گیا ہے
غدر کشور رائے بنام کہنا مارچ ۱۸۱۵ء (۱۵۱) سے ملے
ہو گیا ہے۔ اس مقدمہ میں بروقت اربع نامہ لکھا گیا ہے
انہما ترکہ نہر حال ہوئی نہیں لیکر ۱۸۱۵ء راجہ مالک شہر
بیوہ نے وشرکٹ بیع سے چھ بیع نامہ انہما ترکہ سے وصیت
میں لکھا گیا ہے۔ یہ بیع نامہ کی گئی تھی کہ مقدمہ
قابل پیش رفت زمین ہے بلوچا و غنہ ۱۸۱۵ء قانون وراثت
میں لکھا گیا ہے کہ قتل اس کے ماہ ان لکھا گیا
حق تائید کیا جاسکے۔ پروسیٹ وصیت نامہ حاصل ہو جانا

۱۸۱۵ء
صفحہ

(۱۹) ایڈمن کسیر ملکہ ۲ صفحہ ۵۳، ۵۴ (۲) ایڈمن
لاپورٹ مدر سہ ۱۳ صفحہ ۶۰

(۱۰) لاہور ملکہ ۵ صفحہ ۲ - ۱۸۱۵ء ایڈمن لاپورٹ
بہیجی جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ -

پارہ چہند باب اول

ہام
اور چہند باب اول
کلی

محمد و اسہد سہیں مقدم حصول قبضہ جاہد و غیر متعلقہ
سہینہ ارقہ ہا لوصبت کی گئی ہو اور من بعد اس نہ
بدل تہیتی اوس کو غفلت کر دیا ہو۔ اس سے سات
الہام سہینہ انتقال منجانب امین سے ساتھ انتقال
قبضہ نہ منتقل الیہ ہوا ہو تاکہ نالاش قبضہ رجوع کرنا نہ
اور ازری ہو جائے مسئلہ مقدمات بیع رہن ہو کہ
بازرگاہ نہ اور تبادا۔ اس میں مقدمہ نہ داخل نہیں
نہاں کیا جاسکتا جس میں رہن سادہ کی تکمیل ہوئی ہو اور
بازرگاہ سہینہ نالاش نہ ہو کہ اس امر رجعت کرنے کی ضرورت
نہیں۔ سہینہ بہن موزہ ۱۸ نمبر سہینہ ۱۹ بہ لحاظ حالات
مسئلہ انتقال منجانب امین جب مد ۳۴ خیال کیا جاتا ہو
یہ مد ۱۸ ہر سے کو مراغہ کی خریداری جس نے نیلام اچری
ڈگری میں تاریخ ۹ مارچ ۱۹۲۹ خرید کسی مفہوم میں
استقامت منجانب امین حسب مفہوم مد ۱۳ داخل نہیں
ہے۔ یہ مسئلہ لے شدہ ہے کہ یہ مد ۱۳ اوس نیلام سے
منتقل ہو چکی ہو جو بیعہ اجرائی ڈگری کی چاہیں اس
کے بنام راس تہووری (۳۷) کاں داس
ملک۔ اسم لہذا مال (۳۸) شیونامہ سنگ بنام
جوسا اسٹک (۳۹) کنو سوای پتھی راس
بنام سہو سائی پتھ (۴۰) یہ امر بھی قابل لحاظ

۱۳۷۱۔ ۱۰ مارچ ۱۹۲۹ء اس جلد ۵۹۔

۱۳۷۱۔ ۱۰ مارچ ۱۹۲۹ء اس جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱

۱۳۷۱۔ ۱۰ مارچ ۱۹۲۹ء اس جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱

۱۳۷۱۔ ۱۰ مارچ ۱۹۲۹ء اس جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱

ہے کہ اگر مراغہ کی خریداری بہ نیلام اجرائی
ڈگری انتقال تحت مد ۱۳ اچری کی جائے تو مقدمہ
بیرون میعاد نہ ہوگا۔ اس وجہ سے کہ نیلام و تاریخ
سہینہ کو مستعمل ہوا اور نالاش بنا یونچ ہر تاریخ
کو رجوع ہوئی لہذا اس قبضہ نہ گزیر نہیں کیا جاتا کہ
مد ۱۳ اس مقدمہ کے واقعات سے متعلق نہیں کی
جاسکتی کہ اوس سے احوال مقدمہ بوجہ عروض
تبادل لازمی ہو۔

یہ ظاہر ہے کہ مد ۱۳ اس مقدمہ کے واقعات
واقع شدہ سے متعلق نہیں ہے۔ اوس میں حکم ہے
کہ نالاش قبضہ جاہد وغیرہ منقولہ کی جس سے مدعی
قابلین بیدخل کیا گیا ہو یا اوس کا قبضہ موقوف ہو
ہو۔ تاریخ بیدخلی یا موقوفی قبضہ سے ۱۲ سال کے اندر
رجوع ہوئی چاہئے۔ بیدخلی سے مراد کسی شخص کا
قابلین ہونا اور دوسرے کو بیدخل کر دینا موقوفی
قبضہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی کا قبضہ چھوڑ دینا۔ اور
دوسرے کا قابلین ہونا مدعیان مقدمہ ہذا کبھی
قابلین ہی نہیں تھے اور نہ وہ کبھی کسی مطمہون کے
تاویل سے کہا جاسکتا ہے کہ بیدخل ہوئے یا دن کا
قبضہ موقوف ہوا جہاں وہ قابلین جاہد انزاعی رہے
ہوں۔ اصل مالک اپنی وفات تک قابلین مسلمہ طور پر
تھا۔ مدعیان کو استحقاق موصی کے وصیت نامہ کی
روسے حاصل ہوتا ہے اور وہ اس بیان سے قبضہ چاہتے ہیں
وصیت نامہ کے اثبات پر وقف موصی کی وفات سے اثر پذیر
ہو گیا مد ۱۲ صریح طور پر ان حالات سے متعلق نہیں کی جاسکتی

<p>پایات اہتمام ترکہ کے وقت سے شروع ہوئی اس قسم کی رائے شمس بوسن کو بیٹھنے کے بعد اس رائے بام شاہ کبیر الدین (۵۰) ظاہر کی تھی۔ یہ مشکل ہے کہ قانون سعاد سماعت ہند کے احکام کی دست میں یہ رائے داخل کی جاسکے جو ان مقدمات کے جو دفعہ ۱۱ میں داخل تھے یہ فیصلہ جو ڈسٹریکٹ کمیشنر نے سنوٹا کیا تھا روٹا پیا جی بام سونا تیو نا سپر ایمان پٹی (۲۱) سے ظاہر ہے کہ ایسے مقدمہ کی صورت میں جبکہ سائے دعویٰ کسی متولی شخص کی حائداد کے متعلق ہوگی وفات کے وقت یا بعد پیدا ہو تو میاں فوراً شروع ہو جائے گا اگر کسی موہی موجود ہو گو بر و بیٹ حاصل نہ بھی کیا گیا ہو اور جب دوسری نہ ہو زمیندار دانی دھائے چٹا سناست اہتمام ترکہ سے شروع ہو جاتی ہے۔ ملاحظہ ہونا گرس بنام گئی (۱۱) جس کی توضیح جو ڈسٹریکٹ کمیشنر نے حال میں مقدمہ گو بالاجی بام دھیا گہا پچا یار (۵۳) میں کی ہے۔۔۔ قسم کی رائے مقدمہ دھنا پور زمینداری پٹی لمیٹڈ بنام ایسا سوامی مانیکر (۵۳) میں بھی حال میں ایک دوسری بنیاد پر بحال رہا ملاحظہ ہوا مالینادی ایسا سامی مانیکر بنام دھنا پور زمینداری لمیٹڈ (۵۴) (۵۰۵) دیکھی رہا ٹریڈ جلد ۱ صفحہ ۲ (رہائی کوسل)</p>	<p>نیو سیم بنام فلو رن (۲۲۱) ان حالات میں بنیاد حصول حائداد موقوفہ ان کے مقابلہ میں اس ناظرین کیلئے میعاد عارض نہ ہوگی جو شہیت کے مقابلہ میں کی جائے۔ شاما چرن ہندی بنام ابھیرام گو سوامی (۲۲۵) جو ایک دوسری بحث پر ابھیرام گو سوامی بنام شیا پچرن (۲۲۶) مسودہ فیصلہ جو ڈسٹریکٹ کمیشنر نے مقدمہ پیارے موہن بنام منوہر کرچی (۲۲۷) جسکی رو سے فیصلہ مقدمہ منوہر کرچی بنام پیارے موہن کرچی (۲۲۸) بحال ہوا اور اس مقدمہ میں نوعیت متعلق شہیت اور بت کی توضیح کی گئی ہے اور اس کے فرائض بتلائے گئے ہیں تاکہ حائداد کی حفاظت ہو سکے اور مناسب حفاظت میں رکھی جائے۔ ایک ایسے شخص کا قبضہ مخالفانہ جس کو حائداد دہتر سے اس قسم کا ملحق ہوا اصولاً ایک اجنبی و عویداد کے معاندانہ قبضہ سے مناسبت ہوگا۔ اور یہ بظاہر اصولاً جائز نہ ہوگا کہ مختلف قسم کے اشخاص کے قبضہ کو ایک دوسرے پر قلم لگا دی جائے۔ اس نقطہ نظر سے اس اصول پر جس کی توضیح چیف جسٹس ایٹھ نے مقدمہ مری بنام ایسٹ انڈیا کمپنی (۲۲۹) کی ہے استدلال کرنی ضرورت نہیں ہے یعنی یہ کہ اس وقت تک کوئی بنیاد دعویٰ نہیں پیدا ہوئی جب تک کہ کوئی نالتس کرنیو الا موجود نہ ہو لہذا میعاد سماعت سخت</p>
<p>(۵۱) لاہور جالسری جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۴۔ (۵۲) انڈین گزٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۱۱ ظاہر ہے صفحہ ۸۲۸ (۵۳) انڈین گزٹ جلد ۴ صفحہ ۴۳۳ (۵۴) انڈین گزٹ جلد ۱۰ صفحہ ۹۵۳ (ظاہر ہے صفحہ ۱۰۵۱)</p>	<p>(۲۲۱) راز پور ٹریڈ جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۱ (۲۲۵) انڈین گزٹ جلد ۲۳ صفحہ ۵۱۱ (۲۲۶) انڈین گزٹ جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۹ (۲۲۷) انڈین گزٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۱ (۲۲۸) انڈین گزٹ جلد ۲۴ صفحہ ۶ (۲۲۹) راز پور ٹریڈ جلد ۲۴ صفحہ ۳۲۵</p>

یار وید پیرا کا

سام

ہیں چیا کر کے

د کلکتہ

صفحہ ۱۳۸

لالہ کھن لال
بنام
مہدی
والہ آباد

ادائی مرتبہ مقدم سے مقدم لمحاظرانہ۔ مرتبہ مقدم
کا حق الفکاک رہیں کا طریقہ لینا اور اسکی معیشت
مرتبہ متا م جو جائیداد کا مردہ رہیں لکھا ہے اور اس
کو تاپہ کہ معجلہ در معاوضہ کے موافق اس پر لکھا ہے
اس رہیں کو اوکرا کا اس کے اولی اور مالی مہیا
کے وہاں ہوا ہے کہ اس کی نہیں کرے تو معجلہ
مرتبہ بالو کے اس رقم کی مانتہ تقدم کا ادعا ہے
کر سکا جو اس کو رہیں مقدم کی مانتہ واجب الادا
اور وہ مرتبہ ثانی کے معاوضہ میں شامل ہو گئی ہے
تجدد وارق سام غوث محمد انڈین کسیر حلقہ صفحہ ۲۰
کی نقلیہ کی گئی

مشرقی حوالہ کا کہ وہ جو مرتبہ مقدم بھی ہوا ہے
معلقہ رہیں کے دوسے کو خارج السیعا بمقتلہ مرتبہ
مالد کے ہوا ہے دوسے لودہ مرتبہ مالد کے مقابلہ میں
اچے رہیں مقدم کے رقم کی مانتہ تقدم کا ادعا ہے
کر سکتا

مراہد ثانی بناد فی ڈگری مصدروہ سبارڈ فیٹ ج مہترا
موزہ ۲۳ فروری ۱۹۲۱ء

منجانب مراہفان بیٹران۔ بی استہاننا۔

منجانب مراہفہ علیہم داکٹر کے۔ ایس کچھو۔

فیصلہ۔ یہ مراہفہ کے عیاں نے بمقدمہ مرتبہ بناد فی
ڈگری عدالت ماتحت پیش کیا ہے جس کی رو سے
انہوں نے لنگا مراہفہ علیہ کو مبلغ ۱۰۰۰ روپے واجب الادا
بر بنا دے رہیں بلکہ مقدم جن کی نسبت بیان کیا جاتا
ہے کہ اس نے ادائی کردی ہو دلائے ہیں۔ رہیں سخت مدعی

اس کی دفاتر یہ وارث ہا ملے کی اہلیت پر سوال
نہیں ہے مقدمہ نہا میں مدعیان نمبر ۲۱۶ آئندہ وارث
ہو سکتے ہیں اور اگر زندہ رہیں اور وارث ہوں تو
منفصل حقت کے ساتھ وارث ہوں گے۔ اور جس
صدرت میں مثل مقدمہ نہا اسکے مالک موجودہ کو حص
ہا لکھاد میں مقدمہ ۱۰ صیت ہو لو ہم کو کچھ متبہ لکھا ہے
کہ ان کو حق ہے کہ اس حق کے تصرف کو معقول
قیود سے محدود کرتی۔ اس سلسلہ میں ہم فیصلہ بمقتلہ
مراہفہ ابوانی نمبر ۲۱۶ مانتہ ۱۹۱۱ء (غیر مطبوعہ)
مراہفہ ۱۰ مارچ ۱۹۲۱ء کا حوالہ دے سکتے ہیں
جسہ مراہفہ جات مدعیان نمبر ۳۱۶ مانتہ منظور کئے جاتے
ہیں اور فرار دیا جاتا ہے کہ ان حوالہ کے استحقاق
ناقص ہے چونکہ ڈیشیل بیچ لے دوسرے امور کا قطعی
فیصلہ نہیں کیا ہے ہم مقدمہ نہا کو حسب آرڈر ۴۱
رول ۲۳ حسب قانون انفصال کیلئے واپس کرنے
ہیں۔ سرچہ مقدمہ کا خیر ہوگا۔

مراہفہ منٹو مقدمہ مات واپس کئے گئے
ہائیکورٹ الہ آباد

مراہفہ ثانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۹۱۰ مانتہ ۱۹۲۱ء مفصلہ ۲ فروری ۱۹۲۲ء

با جلاس جسٹس سر بی۔ سی۔ برجی ٹائیٹ و مہتر جسٹس
گوگل رشاد

لالہ کھن لال بنام منہدی و غیرہ۔ مدعی علیہم
مدعی۔ مرلے مراہفہ علیہم
رہیں۔ رہیں ہائے مقدمہ و موزہ۔ مرتبہ موزہ کا اقرار

امرتسر میں ہری سنگھ کو ہند کر دیا۔
اس انتقال میں ہناب کنور کی بیعت کیلئے دونوں شہر کی
مجلسیں کوئی جدی قرابت اور موجود ہیں۔ ہند کر دیا
نمبر ۲ مسماۃ دیال کنور اور مسماۃ ہرنام کنور دختران
میں ہند سنگھ ہیں جو بن سنگھ کا یا بیجو میں درجہ میں قرابت دار
ہوتا ہے۔ مسماۃ دیال کنور کے دو فرزند اور مسماۃ ہرنام
کنور کے ۳ فرزند ہیں۔

سہارن پٹ جج نے دعویٰ ڈگری کیا۔ اور یہ کیا کہ
مدعیان سختی وراثت میں ہیں۔ اور دعویٰ کرنے کے مجاز
ہیں برطبق مرقعہ اڈیشنل جج نے ڈگریات مصدورہ
عدالت ماتحت کو اس بنیاد پر منسوخ کیا کہ مدعیان
کو وارث فرض کر کے انات مدعیان پر حیثیت انات
ہونے کے مسماۃ ہناب کنور کے انتقال روکنے
کی مجاز ہیں اور ذکر مدعیان کی اس حالت
میں ان کی ماؤں سے زیادہ بہتر بیعت نہیں ہے۔
اس امر پر وہ بلا کسی وجہ کے پسپے ہیں۔

بہر حال اس مسئلہ پر صداقت نامہ دیا گیا کہ
آیا نواسے یا انات قرابت داران یکجہی کی حیثیت
انات قرابت دار کے انتقال پر اعتراض کرنے کیلئے
بمقابلہ اپنے ماؤں کے بہتر بیعت۔ لب ایہ مرقعہ
نیشن ہوا۔

فریقین کی قرابت نراعی ہیں ہے اور گو سلسلہ
رواج وراثت کی کوئی شہادت نہیں ہے مدعیان
بالیقین ہند ہیں دیکھو مکت نام دیوی چند (۱)
(۱) دیوی چند نامہ سلسلہ نمبر ۲۔

اور بعد میں موجودگی وراثت سے۔ دیوی چند داران ہناب
اس سلسلہ میں ہم سے زیادہ بنایا ہے۔ دیوی چند داران ہناب
نے طے کیا ہے کہ کرم سنگھ صرف اعلیٰ میں ہے۔ ہند کر
موصح کھا پر کھڑی میں ہند سے جائیداد حاصل کی تھی
وہ ایک دوسری شاج میں تھا عام جماعت مالکان میں
تھے اور اس جماعت کی جانب سے یا سرکار کجھاناب
لا داری کی بنیاد پر کوئی دعویٰ نہیں ہے۔

صداقت نامہ اس قسم کا ہے کہ وہ مانے ہے
اس محنت کا کہ آیا انات مدعیان نمبر ۲ مسماۃ ہناب
کنور کے انتقال کو روک سکتی ہیں یا نہیں اور محض
جس مسئلہ کا ہم کو تصفیہ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ آیا ان
انتقالات کو ان کے بیٹے روک سکتے ہیں۔

حق انتظام کی بھی کوئی شہادت نہ رہا
ہے نہ مثال کے طور پر مگر اس فرض کی کوئی بنیاد
ہیں ہے کہ بیوہ جو کسی جائیداد میں برساتے رواج
حق میں حیاتی رکھتی ہو اس کو زیادہ وسیع اختیار
امتیاز بمقابلہ اس بیوہ کے حاصل ہو جو اسی قسم کا
حق بر دہ ہے۔ ہرم شاستر رکھی ہو۔ رد سے دہرم شاستر
اس کی نوعیت حق حیات کی کسی تبدیل نہیں ہو سکتی
گو دراصل کوئی وارث ہی نہ ہو ملاحظہ ہو کلکٹر چھپلی
یٹم نام کو الی دیکھنا نارایں باب (۲) اور اس کے
اختیار انتقال جائیداد متوہری کی قیود اس کی
حیثیت جائیداد سے علیحدہ نہیں ہیں اور ان قیود کا جو

لالہ گلشن لال
بنام
ای
(الامار)

صفحہ ۲۴۴

اس کی ادائی کر دی تھی اسلئے لنگا بلانا اس رہن کے تقدم کا مستحق ہو گیا ہے۔ ہماری رائے میں رہن مبلغ ۱۱۰۰ کے متعلق جو ۱۹۰۹ء میں جوت رام و درہن ہمارے کے حق میں تحصیل کیا گیا تھا۔ لنگا تقدم کا دعوے نہیں کر سکتا کیونکہ اس رہن کی رقم رہن بابتہ ۱۹۰۹ء میں متعلق تھی جو مبلغ ۱۱۰۰ تھا اور جو مدعی کے رہن کے بعد کی تھی۔ بلاشبہ جوت رام و درہن سہاۓ مبلغ ۱۱۰۰ کے متعلق تقدم کا دعویٰ کر سکتے تھے جو رہن مابعد ہر سال بھی بشرطیکہ لنگا اس راہ مبلغ ۱۱۰۰ ہے تقدم نہ قائم رکھنے کا ہوتا لیکن ایسے رہن نامہ میں انہوں نے مدعی کے رہن کی ادائی کا دعویٰ کیا تھا اور چونکہ انہوں نے وہ رقم ادا نہیں کی تھی اس لئے وہ مدعی کے مقابلہ میں اس رقم مبلغ ۱۱۰۰ کے متعلق تقدم کا دعوے نہیں کر سکتے جو مدعی کے تحصیل رہن کی تاریخ سے قبل قرض دی گئی تھی۔ اسبطح مقدمہ محمد صادق بنام غوث محمد ۱۱۰۱ میں قرار دیا گیا تھا اس لئے لنگا ۱۱۰۰ کے رہن کی نسبت تقدم کا مستحق نہیں تھا اب خود اس کا رہن ۱۹۰۹ء کا باقی رہتا ہے اس رہن کے متعلق وہ عذرات ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ بموجب اس صلے کے جو اس کے متدارہ مقدمہ میں اس کے اور جو مذ رام و درہن سہاۓ کے درمیان ہوئی ہے اس نے جوت رام و درہن سہاۓ

کے رہن بابتہ ۱۹۰۹ء کے تقدم کو مقابلہ اپنے رہن ۱۹۰۹ء کے تسلیم کر لیا ہے اگر رہن بابتہ ۱۹۰۹ء کو رہن ۱۹۰۹ء پر تقدم حاصل ہوتا ہے تو یقینی رہن رہن بابتہ ۱۹۰۹ء کو لنگا کے رہن پر تقدم حاصل ہے اور اس بنا پر لنگا اپنے رہن بابتہ ۱۹۰۹ء کی نسبت تقدم کا دعوے نہیں کر سکتا مزید یہاں اس وقت جبکہ لنگا کے حق میں بینامہ کی تکمیل ہوئی تھی لنگا کو بموجب اپنے رہن ۱۹۰۹ء کے موجودہ مدعی کے خلاف دعوے کا حق بوجہ میعاد کے باقی نہیں رہا تھا۔ لنگا نے ۱۹۰۹ء کے مقدمہ کی عرضید عوے میں یہ تحریر کیا ہے کہ ماریافت رقم و احصا لا داکیلے اسکو بنائے ناٹس اکٹوبر ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئی۔ اسلئے ۱۹۰۹ء میں جبکہ اس کے حق میں بینامہ کی تکمیل ہوئی تھی موجودہ مدعی کے خلاف حق رہن کے نفاذ میں میعاد عارضی ہو چکی تھی اور وہ رہن جہاں تک کہ مدعی علیہ کا تعلق ہے سائنڈ ہو گیا تھا اسلئے اسکا وہ جزو ذرمن جو مبلغ ۱۱۰۰ ہے ایسی رقم جس کیلئے مدعی کے خلاف کسی چارہ کار کا دعوے نہیں کیا جاسکتا۔ اور جس کیلئے کیس طرح مدعی ذمہ دار نہیں ہے۔ اسلئے وہ جزو ذرمن مدعی پر عائد نہیں ہو سکتا اور لنگا اس رقم کیلئے تقدم کا دعوے نہیں کر سکتا صرف وہ رقم جس پر اسے تقدم حاصل ہے وہ مبلغ مار پوہ ہے جس کا ذکر اور ہو چکا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ ہم مرقعہ منظور اور عدالت تحت کی ڈگری کی اس حد تک ترمیم کرتے ہیں کہ منجملہ اسلئے کے جو عدالت تحت لے لنگا کو دلائے تھے ہم قرار دیتے ہیں

۱۱۱

۱۱۱

۱۱۱

۶۴۱

بھوری نے تاریخ وراج سنہ ۱۹۹۱ء کیا تھا ۱۹۹۱ء
 میں بھوری کے باپ نے کن مدنی علیہ گنگا اعلیٰ
 کہا جس دیا حیا سنہ ۱۹۹۱ء میں بھوک بندک بھوری
 نے بیت جوہ اسم دہن سہا نے جوہں بار اور ہر
 مالہ نکلیں کر دی اسکیلہ راقی مدنی نکلیں پایا
 سنہ ۱۹۹۱ء میں بھوری نے دو سراہیں حق جوت رام
 دہن ہما سنہ ۱۹۹۱ء میں انکیں کی اسہن
 ہن دہن مالہ نکلیں کر وہ سنہ ۱۹۹۱ء مذکورہ بالا ہی
 شامل ہے۔
 راہن نے مزید رقم لی مٹی لیکیں اس مزید قرضہ
 کی رقم میں سے مبلغ مدعی کے اس دہن کی
 بیباقی کیلئے جوت رام دہن سہا نے مرتبہاں کو
 دئے گئے ہیں کا دہن تنازعہ ہے وہ رقم کل
 ۱۱۱۱۱ کی گئی تھی سنہ ۱۹۹۱ء میں گنگا نے اپنے دہن
 باہتہ سنہ ۱۹۹۱ء کی بنا پر ایک نالش بھوری و جوت رام
 دہن سہا نے کے خلاف رجوع کی اس نے موجود
 مدعی کو اس نالش میں فریق نہیں بنا جس کا دہن
 اس دہن کے بعد کی تاریخ کا تھا جس کی بنا پر
 مقدمہ دائر ہوا ہے گنگا کے مقدمہ میں مبلغ ہوئی
 اور صلح کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اپنے دہن باہتہ
 سنہ ۱۹۹۱ء کے مقابلہ میں جوت رام دہن سہا نے
 کے دہنوں کی تقدم کو جوہوں مبلغ مار دیا اعلیٰ
 تھے تسلیم کر لیا اور ڈگری میں یہ ختم دیا گیا تھا کہ
 جائداد مراہونہ کا بیلام ان دونوں دہنوں کے تعلق
 عمل میں آئے جو مذکورہ صدر مبلغ مار دیا اعلیٰ کے

عرض تھے اس ڈگری کی گئی تھی ۱۹۹۱ء میں
 لیکن سنہ ۱۹۹۱ء میں راہن نے ہاں ۱۱۱ کے
 بیع نامہ کی تکمیل کا حق میں بھوری مبلغ دیا
 کر دی اس دہن میں مبلغ دیا ہے اس ڈگری
 کی ادائی کے شامل تھے جو سنہ ۱۹۹۱ء میں راہن
 حاصل کی مٹی اور مبلغ اعلیٰ ۱۱۱ راہن نے اعلیٰ
 کے تھے جو جوت رام دہن سہا نے کے حق میں
 تکمیل ہوا تھا اور مبلغ مار دیا اعلیٰ انخاص کے تھے جن
 کے حق میں سنہ ۱۹۹۱ء میں دہن اولیٰ عمل میں آیا تھا
 اب گنگا بمقابلہ مدعی کے اس دہن میں اس بنا
 پر تقدم کا ادعا کرتا ہے کہ اس کے دہن کو بمقابلہ
 مدعی کے دہن کے جس کی ادائی اس نے کی تھی۔
 تقدم حاصل تھا عدالت تحت نے مبلغ اعلیٰ سے
 مالہ سہا کے باقی رقم نامنظر کر دی جو رقم مذکور
 اعلیٰ میں شامل تھی اور یہ قرار دیا کہ گنگا کو ملحوظ
 دہن نامہ مامہ سنہ ۱۹۹۱ء اور ملحوظ ان دہنوں کے
 جوہوں مبلغ مار دیا اعلیٰ جوت رام دہن سہا نے
 کے پاس تھے تقدم حاصل ہے اسلئے جملہ اعلیٰ ہو
 اس ڈگری کی ناراضی سے موجودہ مرافعہ دائر
 ہوا ہے اور یہ بخت کی گئی ہے کہ گنگا کو ان رقم میں
 کی صلح حق تقدم حاصل ہیں اب ہم اس دہن
 پر غور کریں گے جس کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ مدعی
 کے دہنوں کے مقابلہ میں مقدمہ ہے ملحوظ اس
 باہتہ سنہ ۱۹۹۱ء کے جوہوں مبلغ مار کا جوت رام دہن تھا
 کا ہے مدعی کے دہن سے بہتر کا ہے اور چونکہ گنگا نے

روستہ ہر مالک اس حقیت میں اپنے حق کے بموجب علیحدہ
اراضی پر قبضہ کر لیا ہو تو قانون ہذا کے تحت کوئی تقسیم عمل
میں نہیں آ سکتی بجز اس کے کہ کل مالکوں نے مشترکہ طور
پر ایسی درخواست دی ہو یا وہ عدالت دیوانی کا کوئی
حکم یا لکھ کر ہو۔ کلکٹر نے ۱۹۱۳ء کو ایسا حکم صادر
نہیں کیا اور دیا کہ مندرجہ ہر حق کو کلکٹر کے حکم کو بحال رکھا
بدی نے موجودہ تالش اس امر کے استغفار کیلئے
اجورج کی جس سے کہ یہ مرافعہ پیدا ہوا ہے کہ بموجب دفعہ
قانون ہذا مالکوں نے پیشتر ہی تقسیم کر لی ہے اور اسلئے
کلکٹر تحت ایکٹ ۱۸۹۷ء کی تقسیم کا مجاز نہیں ہے۔
دونوں عدالت ہائے تخت نے بدی کو اس بحث
کی تائید کرتے ہوئے یہ قرار دیا ہے کہ بہادائی کے
مالکوں نے اپنے حقوق کی خانگی تقسیم کر لی ہے اسوجہ سے
کلکٹر بموجب ایکٹ ۱۸۹۷ء کوئی کارروائی کرنے
کا مجاز نہیں ہے۔

مرافعات کی جانب سے مٹرس امام لے یہ بحث کی
ہے کہ عدالت تحت کی تجویز اس حد تک نہیں ہوتی ہے
کہ مالکوں کے درمیان باضابطہ و کامل خانگی انتظام ہوا
تھا جس کی تحت دفعہ ایکٹ ۱۸۹۷ء کی ضرورت تھی۔
منصف نے اس امر کے متعلق حتمی رائے درج کی ہے کہ
"کامل غرار اور تمام شہادت کا مواد نہ کر نیچے لے میں یہ
رائے قائم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مالکوں کے درمیان جلد
زمینداروں کی رضامندی سے درحقیقت اور کامل خانگی
تقسیم عمل میں آئی تھی اور یہ کہ وہ جبہ قابض ہو گئے ہیں
اس کے اتفاق کیا گیا کہ بموجب دفعہ قانون ہذا یہ رائے

کافی تھی۔
ذیل میں ذکر کی جاتی ہے کہ منصف کا فیصلہ بحال رکھا گیا ہے
ان وجوہ کے تحت اتفاق کیا گیا کہ منصف نے فیصلہ مالکوں
کیا تھا۔ بلاشبہ اس نے نہ تو منصف کے الفاظ استعمال کیے
ہیں اور نہ دفعہ کے لیکن اس کے کل فیصلہ سے یہ عموماً
کلام ظاہر ہوتا ہے کہ ذیل میں ج کا مطلب یہ قرار دینے کا تھا
کہ بموجب دفعہ قانون ہذا مالکوں کے مابین پوری اور باضابطہ
خانگی تقسیم ہو چکی تھی وہ اس دفعہ کے لوازم سے کماحقہ
واقف تھے جبکہ انہوں نے اپنے فیصلہ کی استدائیں انہر غور
کر چکی غرض سے تحریر کر دیا ہے اس لئے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے
کہ اس دفعہ کے لوازم رفتہ رفتہ دلائل سے یورے ہوتے
گئے۔ وہ قرار دیتے ہیں کہ اس قدر عرضہ قبل جسے کہ
۱۸۹۷ء ہے اس خانگی تقسیم کی طرف اپنا کیا جا رہا تھا اور
۱۸۹۷ء سے ۱۸۹۹ء تک اس تقسیم کا کہیں بہتہ نہ نکلتا
تھا لیکن منصف نے موجودہ زمانہ تک اپنی دستاویزات
تکمیل ہوئیں جنہیں تین ٹیپوں کا اظہار کیا گیا ہے جو انکی
منظور معلوم ہوتی ہیں منصف نے عدالت دیوانی کی
نزاع میں جو مختلف مالکوں کے حصص کے متعلق تھی ذیل میں
ج نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کے حصص کا تصفیہ کر دیا گیا اور یہ
کہ مادی حصہ دار مالکوں نے انتظام کر کے اس قبضہ کی
خانگی تقسیم کر لی۔ وہ لکھتے ہیں کہ مسلسل معاملات کیوجہ سے
انکا یقین اس امر کے متعلق بچتا ہو گیا ہے کہ منصف نے
اب تک تین ٹیپاں منظور ہوئی ہیں اور وہ قرار دیتے ہیں کہ
گو مالکوں کے درمیان خانگی تقسیم کے متعلق کوئی دستاویز
نہیں ہے تاہم اپنی اراضیات کو علیحدہ کرنے کیلئے باضابطہ

۱۔ صرف مبلغ مار کا مستحق ہے اور یہ کہ مدعی کے خواہش میں
 ۲۔ کسی اس کے تابع ہوگی کہ مدعی گنگا کو مبلغ مار روپیہ
 اور اس کے فریقین کل عدالتوں کا خزانہ بہ تناسب کامیابی
 ۳۔ یا ۴۔ ۱۰۰۰ روپے اور وصول کرے اور اس عدالت کے
 خزانہ میں یہ رقم شریعت اعلیٰ شامل ہوگی۔

ہائیکورٹ پٹنہ

مرافعتانی دوائی

نمبر مقدمہ ۳۳۸۰ مانتہ ۱۹۱۹ء بمصلحت ۱۷ جون ۱۹۲۲ء

باجلاس دیویش جوالا پرشاد

دیس سنگھ شاہر دغیرہ۔ بنام بن پرگاش سنگھ دغیرہ۔

مدعی علیہم مدعی علیہم

مرافعتان

۱۰۔ حق حقیقتہ ہے بنگال ایکٹ ۱۸۵۰ء بنگال کو تسلیم کرنے

دفات ۲۹، ۱۵۱۰ تقسیم خانی اور اسکا ثبوت۔ علیحدہ

۱۱۔ علیہم اسکوٹ انکس استقرار یا قابل یہ۔ الی۔

۱۲۔ اسکاٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۱۳۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۱۴۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۱۵۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۱۶۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۱۷۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۱۸۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۱۹۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۰۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۱۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۲۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۳۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۴۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۵۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۶۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۷۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۸۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۲۹۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۰۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۱۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۲۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۳۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۴۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۵۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۶۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۷۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۸۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۳۹۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

۴۰۔ اسکوٹ کے تقسیم کے بعد برقیں نے تسلیم اسکوٹ

ما مقعہ کی تہا اس پر بہت غور کریجے بعد قرار دیتا ہوں
ما الیٰ تحت۔ نئے مورائے دائرہ کی ہے یہ صحیح ہے اور یہ کہ
نہ پارہاں ہے کہ ابرجہ ایکٹ ۱۸۹۷ء بابت ۱۸۹۷ء تقسیم
لی ہے لائن۔

یہ کہا گیا تھا کہ نائلس ٹریڈنگ کمپنی کے حکم سے چار ماہ بعد وہ
اس کے تحت اس اکتیو اکیلیے رجوع کی گئی تھی کہ تقسیم ہو گئی
ہے یہویت دفعہ ۲۵ قانون ہذا میعاد عارض ہے یہ دفعہ
س قسم کے مقدمہ سے متعلق نہیں ہے۔ کلکٹر نے جو تحت
یکٹ ۱۸۹۷ء کارروائی کی ہے خارج از اختیار
درجہ دوم مقدمہ میں میعاد عارض نہیں ہے جو اس مندرجہ
لی غرض سے ہے۔ سوچ ہے کہ مجموعے دفعہ قانون ہذا
تقسیم عمل میں آچکی ہے اور یہ کہ کلکٹر تقسیم کے متعلق مزید
کارروائی کرنے سے منوع کیا جائے۔

نتیجہ یہ ہے کہ مرافعہ معروضہ خارج کیا جاتا ہے
مرافعہ خارج کیا گیا

بائیکورٹ لاہور

مرافعت درال سامی

مرقدہ ۱۳۱ھ ۱۹۱۷ء ۱۵ ص ۲۵ رقم ۱۹۱۷ء

بالاس۔ سرتادی لالہ ناٹ چھبہ جسٹس مسٹر
جسٹس مارٹین

کو بہ دیک کس دیگر ہنام ندو دیک جس دیگر

مدعیان مرافعات مدعی علیہا مرافعہ علیہا

درالج۔ رات۔ نواسہ عورت کی جانب سے انتقال۔

حق اعتراض۔ فعل کا نگرانہ "گھرت"۔ دہرم تاستر۔

درالج کی رو سے نواسہ اپنے ماما کی جائداد سے اس مادہ

مردم ہیں جو کہ اس کی اس ویراب ماما کی اصل نسبت لائی گئی
قانون روای کی رو سے جوہ کی نسبت لہجی مود کے مال ہو کر
حدا کہ دہرم تاستر کے تحت ہوتی ہے۔

ہندو جوہ کے اعتبار انتقال حجت کی بعد اسکی حجت سے ماما
فرق ہوتی ہیں اور انکا وجود نہاد پر منحصر نہیں ہوتا ہے جو انکی
ومات کے نہ رات ہوں

کلکٹر آں پھلی ٹیم مام کا دی دیکھا نارہن ایا مورائیں
ایر جلد ۲۹ ص ۲۹ کی نعلہ کی گئی۔

مکوح دہرم تاستر اس عورت کے لئے ہونے انتقال پر
اعتراض کرنا صحیح ہے جس کے بعد میں اس کے ماما کی حجت ہو
استطرح فعل کا نگرانہ "گھرت"۔ مام اس کو انتقال پر حق
اعتراض حاصل ہے۔

لاہوری مام رادو محاب نیانامہ ۱۹۱۷ء ۱۵ ص ۲۵
مام لاہوری مام رادو ۱۷ ص ۲۵ دیکھا مام ہر وہ مگ
انڈیا کمر جلد ۱ ص ۱۷ ۱۸ ص ۱۹ دیکھا

مرافعہ تحت فرمان شاہی بناراسی فیصلہ مسٹر جسٹس اسکات

استہ ۱۹۱۷ء ۱۵ ص ۲۵ رقم ۱۹۱۷ء

باجہ ۱۹۱۷ء مطبوعہ انڈین کینٹر جلد ۱۳ ص ۲۵ ۸۵۲ شعور کمالی

فیصلہ ڈسٹرکٹ جج ہونیار پور مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۱۷ء۔

منجانب مرافعات۔ پنڈت شید مارا برن۔ ر۔ فی دلال

مہر چند مہاجن۔

منجانب مرافعہ علیہم۔ بختی ٹیک جید۔

فیصلہ مسٹر جسٹس اسکات استہ ۱۹۱۷ء ۱۵ ص ۲۵ رقم ۱۹۱۷ء

ہے اور سوال زیر بحث یہ ہے کہ آیا مدعیان مستحق ہیں کہ

ان دو اتصالات پر اعتراض کریں جو ان کے ماما کی ماں

گوسدہ

مام

ندو

(لاہور)

صفحہ ۲۵

بہ اندراج فریقین کے قبضہ کی بنا پر ہوا خضاعہ ایہوں سے
خارجی انتظام میں اپنے مابین کر لیا تھا اور اس وقت سے
فریقین میانہ کی "کھتیاں" کے علاوہ اندراج پر خضاعہ
رہے اور بلحاظ اندراج کے اسکا قبضہ رہا۔ مقدمہ مالہ یورڈ
بنام منشی چودھری داس بنایا گیا ہے کہ فریقین کا عرصہ
تک میانہ اراضی پر تسلیم بالکوب کرنا اس امر کا ثبوت
قطعی ہے کہ وہ اپنے پیشروان حقیقت کی حیثیت کی تقسیم
ابتدائی پر رضا مند تھے اور اسکا قبضہ اس ابتدائی تقسیم
کی بنا پر تھا ایسے حالات میں موجودہ مقدمہ سے
حتمل ہوں حسب ذیل تحریر کیا جاتا ہے۔

"چونکہ یہ قانونی مسئلہ ہے اسلئے ہم اس پر غور کرتے ہیں
کہ جب یہ ثابت ہو جائے کہ تقسیم کے نتیجہ پر فریقین رضا مند
رہے تو یہ فرض کر لیا جائے کہ وہ یا ان کے پیشروان حقیقت
اہل تقسیم میں فریقین تھے۔"

اس مقدمہ میں مرید یہ بتایا گیا تھا کہ اگر فریقین کو
قبضہ حقیقت پر عرصہ دراز سے علاوہ حصہ ہو تو اس واقعہ
کی وجہ سے کہ ابتدائی تقسیم کی کارروائی نامعلوم تھی تقسیم
میں دست اندازی نہیں کی جاسکتی حودت دراز سے موجود
ہو اس مقدمہ میں جبکہ موجودہ مقدمہ میں کوئی تقسیم
نامہ پیش نہیں کیا گیا ہے اور عرصہ بعد کے بعد کوئی بالواسطہ
شہادت بھی نہیں پیش کی جاسکتی ہے۔ تاہم عرصہ دراز کا
قبضہ اور حقیقت کی اراضیات کی علاوہ قبضہ پر تسلیم
کرنا یہ ثابت قرار دینے کیلئے کافی ہے کہ موجودہ مالکوں
کے پیشروان حقیقت کے مابین کامل تقسیم ہو چکی تھی اسلئے

(۱۱) ۱۱۱۱ کیس ملد ۲۲ صفحہ ۳۹۳

انتظام ہوا ہے۔ مدعی علیہ کی جانب سے اس بحث کے متعلق
یہ کہا گیا ہے کہ انتظام اس غرض سے ہوا تھا کہ جائیداد
"اجمال" سے متعلق زیادہ آسانی کیساتھ ہو اس کا ذیل میں
یہ جواب دیتے ہیں کہ مثل کی تہا وظاہر کرتا ہے کہ کوئی تقسیم
ہوئی تھی نہ کہ باہمی انتظام۔

نانات کراپہ پر سے جو مالکوں نے اپنے حصہ کی اراضی
کے متعلق جو سولہ آنہ کا تحارجوع کی تحیں اور میانہ کے
کعبوت کاغات کے اندراج سے جس سے مالکوں کا علاوہ
حصہ ثابت ہوتا ہے ذیل میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مالکوں
در میانہ خارجی تقسیم ہوئی تھی۔ اسلئے ذیل میں کا لیتیں
سخت ہو گیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ بموجب دفعہ قانون
ہذا کے خارجی تقسیم عمل میں آئی تھی۔ اسلئے عدالت تحت کی
تجزیر میں کوئی قانونی نقص نہیں ہے میں عدالت ہائے تحت
کی منصف تجاویز کو منظور کرنا ہوں کہ حصہ داران مساوی
مابین ماضی باطل کامل تقسیم ہوئی تھی۔

گو اس تقسیم کے متعلق نہ تو کوئی دستاویز ہے اور نہ
کوئی بالواسطہ شہادت جس سے معلوم ہو کہ کب اور کیونکر
مالکوں کے درمیان تقسیم عمل میں آئی تاہم اس عرصہ دراز
کی شہادت سے جو شک سے شک ہے یہ صاف ظاہر
ہے کہ فریقین انہی اراضیات پر بلحاظ ایسے حصہ داران
رہے ہیں۔ مدعی علیہ کو اپنی دستاویزات (دستاویزاتہ
۱۷۹۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۷) میں صریح الفاظ "یہ بٹی تقسیم مانو دھا"
درج ہیں (یہی حوالہ بھی انتظام سے تقسیم ہو) یا لیت
کے کاغذات حقوق میں جو بیس سال قبل طبع ہوئے تھے
مالکوں کی مختلف بیسوں کی حدود و پیمائش بتلائی گئی ہے

بٹاکر
نام
کاس
۱۔

صفحہ ۶۲۲

<p>یا ہو سرکار کو حاصل ہوتا ہے اور سرکار محار ہے کہ مثل ایک ارت کے منجہ کے غیر امتیازی انتقال پر اعتراض کرے صحیح ہے کہ دہرم شاستر کی رو سے، عیاں مستحق ہیں کہ انتقال پر بحث پر اعتراض کریں بہر حال یہ بحث کیجی ہے کہ وہ اس دراج کے ثابت کرنے میں کامیاب نہیں رہے گی رو سے نہیں اگر دوتا کہ ان انتقال، نہ برادر الہیہ رہے اور یہ کہ نہ مگر کے کوئی نہ کہ مطلق و دفعی معلوم ہے، لہذا ہری نام اور ہو ۲۱، چاہیں آباد، بیوہ سے بھی کہ ایک حالتہ وادیجی لے بیوہ کے لیے ہو نہ انتقال کے حوازی بحث کرے اور مقدمہ لوکس نام لاکھو ۳۲، میں آخری مالک از قسم و کور کی ہیں مجاز بھی کہ اپنے رشتہ داران یکجہی کی عدم موجودگی پن لاکھو کے لیے جو انتقال حقیقت پر اعتراض کرنے۔ اجلاس کامل نے مرافعات دیوانی نمبر ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ بابہ ۱۹۰۹ مقدمہ یر تالی بنام ہزارہ سنگہ (۴۱) میں یہ لکھا ہے کہ یہ قضا غیر مروج ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اجلاس کامل کے اکثر فاضل عوں نے ایک عورت کی جانب سے دوسری عورت کے انتقال حقیقت پر حصے میں جاتی حق حاصل ہو اعتراض کے حائیکے تعلق کوئی عام قاعدہ متعین کرنے سے انکار کر دیا اور یہ قرار دیا کہ ہر خاص مقدمہ کی تہادت سے عورت کے حقوق وراثت کا تعضیہ کیا جانا چاہیے لیکن ہم یہ ہیں خیال کرتے کہ انہوں نے اس عنوان کے سابقہ فیصلہ کی صحت پر کوئی اعتراض کیا ہو ہم اس مسئلہ کو بخوبی تسلیم کرتے ہیں کہ صرف یہ واقعہ کہ الف ب کا وارث ہے اسلئے الف مستحق نہیں ہو جاتا کہ ۱۲) بجائے کارڈاٹہ ۱۹۱۳ نمبر ۲، (۱۳) میں کیسر جلد ۲، صفحہ ۴۲ (۱۴) میں کیسر جلد ۳، صفحہ ۹۴</p>	<p>ب۔ کے انتظام ساند ادیں رائے زنی کرے کہ یہ ممکن ہے کہ اس ومات کے بعد الف اسکا وارث ہو گا الف ب کی وفات کے بعد اسکی حقیقت کا مالک ہو لیکن وہ مجاز ہو گا کہ ب کے انتقال حقیقت پر اعتراض کرے بہر حال اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حق وراثت سے انتقال حقیقت پر حق اعتراض نہیں حاصل ہوتا۔ بہر صورت اس مقدمہ میں ہم عورتوں کے لئے ہونے انتقال پر بحث کر رہے ہیں جنکا اختیار انتقال اس جائداد میں مسئلہ طور پر محدود تھا اور ڈوژن نیچے مقدمہ دیال کور بنام مہتاب کور (۵) میں یہ قرار دیا ہے کہ قانون رواجی کے بموجب بیوہ انہی قیود کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ وہ دہرم شاستر کی رو سے ہوتی ہے۔ مزید برآں اشخاص جو اعتراض کر رہے ہیں وہ مرد ہیں جنکا اس حقیقت میں حق وراثت غیر متنازعہ ہے اور ایسا کوئی روح نہیں ہے جسکی رو سے وہ اعتراض کرنے سے منوع ہوں ایسے حالات میں ہم نہیں خیال کرتے کہ صرف اسوجہ کہ کسی جانب کوئی نظیر نہیں ہے جائز بنا قرار دیکر ان کے دعوے سے انکار کر دیا جائے۔ جو کچھ کہا جا سکتا ہے یہ ہے کہ اس مقدمہ کے خاص حالات سے کوئی رواج مطلق نہیں ہے اور جیسا کہ مرافعات دیوانی نمبر ۲۱۱۲ بابہ ۱۹۱۳ میں قرار دیا گیا ہے مدعیان اپنے ذاتی قانون پر استدلال کر سکتے ہیں۔ یہ غرض مشترک ہے کہ بموجب دہرم شاستر نواسہ مجاز ہے عورت کے انتقال حقیقت پر اعتراض کرے جس کے قبضہ میں اس کے نانا کی حقیقت ہو۔ اس قسم کے مقدمہ میں کسی خاص رواج کی تہادت پر اصرار کرنا مرد کے حق وراثت کو عملاً باطل کرنا ہوگا قبل اختتام تجویز ہم یہ خیال کر دیا جاتا ہے میں کہ ہم نے</p>
---	---

اور اسکی بیٹی (ماعی کی نالہ) نے کئے ہیں۔ اس حقیقت کا آخری مالک اس قسم ذکر ضلع کانگرہ کا ایک گھرت رانو نامی تھا جس کا رشتہ مدعیوں اور انتقال کنندہ سے ذیل کے شجرہ سے ظاہر کیا گیا ہے

بہار اور مسماۃ گندو

فوت ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء

رانو

فوت ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء

مسماۃ قبولہ بندوق
فوت ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء

مسماۃ مانتی حسن
فوت ۱۹۱۵ء

جس پر کہہ کے اس امر کو واضح کر سکتے ہیں کہ نہ تو مسماۃ گندو اور نہ مسماۃ قبولہ اس جائداد کی قطعی مالکہ تھیں جنہوں نے جائداد متنازعہ کا انتقال کیا ہے۔ اور یہ کہ رانو کی ابتدا وہ ملکیت تھی اور وہیں عورتیں حیات قابض تھیں۔ مزید یہ امر واضح ہے کہ انہی وفات پر مدعیوں اپنے نانا کی حقیقت کی وراثت کے مستحق ہونگے۔ بہر حال مراعات کی جانب سے مشرنیک چند نے یہ بحث کی ہے کہ چونکہ مدعیوں کی ماں مسماۃ گندو کے حین حیات فوت ہو گئی تھی اسلئے وہ اپنے نانا کی جائداد کی وراثت کے مستحق نہیں رہے۔ اسی بحث کی تائید میں ذیل علم ایڈوکیٹ نے ریلیٹین کے قانون رواجی کے ڈائجسٹ کے فقرہ ۲۳ کی بناء پر توجہ

مندرجہ ذیل ہے: "نواسہ ایسے نانا کا وارث نہیں مانا جاتا بجز اس کے کہ وہ اپنی ماں کا وارث ہو" مشرنیک چند نے تسلیم کیا ہے کہ اپنی بحث کی تائید میں وہ کوئی لطیفہ نہیں کر سکتے اور یہ کہ فقرہ مذکور بالا اصول دہرم تاستر کے خلاف ہے۔ بہر حال اس فقرہ کا حوجہ مطلب ہو ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ قرار دینے کیلئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ رواج نواسہ کو اس بنا پر محروم نہیں کر دیتا ہے کہ اسکی ماں اپنے ماں یا نانا کے حین حیات فوت ہو چکی تھی۔

اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا کہ مدعیوں جو آخری مالک اس قسم ذکر کے نواسہ ہیں اس کے اثبات کے وارث ہیں اور اس بحث زیر تجویز یہ ہے کہ آیا وہ ان عورتوں کے کہنے ہوئے انتقال پر اعتراض کر سکتے تھے یا نہیں جن کا اختیار انتقال جائداد بلاشبہ محدود ہے دہرم تاستر کا یہ اصول قائم ہو گیا ہے کہ عورت کو اس جائداد میں جو کسی صورت سے اسے وارث بنانے کے حین حیات حق حاصل ہوتا ہے اور یہ کہ حق کی نوعیت اس کے وجود پر یا اس شخص پر منحصر نہیں رہتی جو اسکی وفات کے بعد اس جائداد کا وارث ہو جیسا کہ حکام عالم مقام پر دی کوئل نے مقدمہ کلکٹر جھلی ٹیم بنام کارلی دیگنا نارائن اپا (۱) میں تحریر کیا ہے کہ "ہندو بیوہ کے اختیار انتقال حقیقت کی قیود اسکی حقیقت سے ناقابل تفریق ہوتی ہیں اور انکا وجود ان پر منحصر نہیں ہوتا جو اسکی وفات کے بعد اس کے وارث ہوں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی وارث نہ ہو تو اس جائداد کا حق اس حد تک کہ خلاف قانون اس نے تصرف نہ

<p>کی نوعیت میں آئندہ بھی تغیر نہیں ہو گا۔ کئی طریقہ ہیں جن سے یہ بشرح معینہ کا اہتمام ہوتا ہے جسے بذریعہ زمین، رواری یا پختی یا معاہدہ صریح منجانباً کیا جاتا ہے یا ادا عام ہمسایہ کو موجودہ مقدمہ میں ہوا مسئلے میں نہیں سمجھ سکتا کہ کہہ کر کوئی اس شہادت کو رد کر سکتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ مدعا کے لئے یہ ایک جدید حالت ہے اور کوئی ہے بحث میں یہ جان کیا گیا تھا کہ تاویف کے حالات ال کی صحت نہ ہو وہ قیاس باقی رہیگا۔ لیکن قانون کے لغز کے لئے اسی صحت کی ضرورت ہو سکتی ہے جب بعضی عدالتیں اسکی صحت کا ارادہ کر چکی تو مرنے کی بحث کے بموجب قیاس حاصل ہو جائیگا</p>	<p>رہے ۹ کے الفاظ اس نزاع کیلئے ہی دو نہیں ہیں جو زمین اور آسانی سے درمیان ہوا۔ الفاظ زمین کے خلاف اس میں بالکل مستقل نہیں ہوئے ہیں اس لئے کی وصیت مانگنا عام ہے اور اس تمام مقدمات سے متعلق ہے اس میں اراضی کی نوعیت کے متعلق نزاع پیدا ہوئی ہو خواہ وہ رراع زمین اور لے خلاف پیدا ہو یا اس میں زمین قیاس ہے کہ ایسی نزاع ان کا رد و بات میں ہو سکتی ہے جس میں زمین اور زمین ہو۔ قانون دراصل کی دفعہ ۱۱۲۰ کے تحت پٹہ دار استمراری یا آسانی بشرح معینہ کا حق اس کے ذاتی قانون کے بموجب قابل اثر ہوتا ہے۔ خلاف اس کے دوسرے پٹہ دار حالت بموجب دفعہ ۲۴۰ وراثتاً منتقل ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ آسانی متوفی کے حریف وراثت میں نزاع پیدا ہو اور اس میں پٹہ کی اصل نوعیت کی بحث کا قصہ ہو جس میں زمین اور زمین نہ ہو گیا ایسی حالت میں ہر دو وراثت مجاز ہیں کہ آخری نظر ثانی کے لئے کے کا مذات کے اندراجات سے تجاوز کریں اور اس کے خلاف شہادت پیش کریں ۹ میری رائے میں واضعان قانون کا منشا تھا کہ ایسی اجازت نہ دی جائے چاہے قیاس تحت دفعہ ۱۱۲۰ قطعی ہے اسکی تردید کا صرف یہ ایک طریقہ ہے کہ قانون ہذا کے لغز کے قبل کا عدالتی فیصلہ پیش کیا جائے اور کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہو سکتا۔ بہر حال اس سے منجہ نہیں نکلتا کہ آئندہ زمانہ کیلئے بھی قیاس قطعی ہو گا کہ اراضیات کی اصل نوعیت پٹہ بشرح معینہ کی بھی قیاس یہ ہو سکتا ہے کہ بوقت اندراج اراضیات پٹہ بشرح معینہ نہیں ہو سکتا کہ ان اراضیات</p>
<p>مقدمہ ہے تاہم پاتھاک نام کا لکھا اور اہماد میں میں اجلاس کامل نے اس سے زیادہ نہیں لکھا کہ دفعہ ۱۱۲۰ میں چ اندراج کا اظہار کیا گیا ہے صرف پٹہ کی نوعیت کیلئے قطعی ہے نہ کہ اسکے حق کیلئے یا اس سے بھی زیادہ صحیح یہ کہ آیا شخص مذکور پٹہ دار استمراری ہے یا آسانی بشرح معینہ۔ مجھے قطعی طور پر یہ قیاس کرنا چاہئے کہ اس میں یہ قطعاً صحت بشرح معینہ نہیں لیکن میری رائے میں اس کی وجہ سے عدالت منجہ نہیں ہے کہ اس سوال پر غور کرے کہ آیا واقعات اس کا یہ اثر تھا کہ اسکی نوعیت میں تبدیلی ہوئی یا نہیں جبکہ میں قبل ازیں تحریر کر چکا ہوں ۱۸۹۳ء کی تقریر کا یہ اثر ہوا کہ ادا عام ہو گیا اور اسکی لئے حقیقت میں اس کا خاتمہ ہو گیا اور جو اسکی مبادی میں ختم ہو گئیں بعد ازاں مالکان کامل ایک ہو گئے ذیل میں کی تجویز ہے جو میری رائے میں اس مراد کیلئے پہلے نہ عینو کو صحیح تھا ہے کہ میں شعور کا لفظ اس کی وجہ سے اس شخص کا رد و اج موجود ہے اور جائیداد بہتہ محال کا حق ملے گا۔ تھا اس میں یہ دفعہ خارج کر دینگا۔</p>	<p>نہیں ام (۱) (۲)</p>

معلوم ہوئے کہ کچھ عرصہ تک فریقین کی جانب سے عدالت دیوانی میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور وہ نزاع علانیہ فوجداری میں متاثر کیا گیا اور مختلف احکام کے بعد ڈویژنل مجسٹریٹ نوادہ کے روبرو پیش ہوئی۔ یہیں معلوم ہوا ہے کہ ۳ جون ۱۹۱۳ء کو متہمسایوں نے جس میں جادہ باری شامل ہے ایک درخواست اس استدعا سے کلکٹر گیا کہ پاس پیش کی کہ ہماری اور زمین ادوکی نزع کا تصفیہ حاکم نظامی کر دے یہ قابل توجہ ہے کہ اس درخواست میں شہر یہ استدعا کی گئی تھی کہ "الک" کو ترغیب دی جائے کہ رقم ذری اقتسام سے کسی دوسری نزعی معاملہ کا اظہار کلکٹر پر نہیں کیا گیا اس درخواست کو کلکٹر نے سب ڈویژنل انسپر نوادہ کے یہاں بھیج دیا اور بڑی وقت کے بعد فریقین پر فی تالیقی پر رضامند ہوئے۔

اب پہلی درخواست جو آسامیوں کی جانب سبر کی تالیقی کیلئے تھی سب ڈویژنل انسپر نوادہ کے پاس دی گئی تھی یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء کی ہے۔ عید الغریز کے خلاف جو ان کے مالکوں میں سے ایک کا بیٹا تھا جس نے ۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کارروائی جاری تھی اور اسے مجسٹریٹ نے یہ سب دریافت کرنے کیلئے طلب کیا تھا کہ کیوں اسی ہے اس کے آسامیوں کے متعلق حفظ امن کی ضمانت دی جا اور اکتوبر ۱۹۱۵ء کو مدعیان نے جواب میں اسی انسپر کے پاس ایک درخواست پیش کی کہ وہ فیصلہ ثالثی اور رائے صاحب بنی مادہ ب پر شاد کے تقرر پر رضامند ہیں یہ واضح ہو گیا ہے کہ اپنی دو درخواستوں پر ثالث کے اختیار کی بنیاد قائم ہوئی ہے۔

اور بھی چار درخواستیں خود ثالث کو دی گئی تھیں جن میں معاملات تنازعہ کو طول دیا گیا ہے لیکن ان سے یہ نتیجہ ہو سکی نسبت کوئی حوالہ نہیں معلوم ہوتا ہے۔ ان میں فریقین کی مختلف شکایات پر تفصیل درج ہیں اور ثالث نے ان پر غور کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔

اس نوبت پر یہ مناسب ہے کہ ہم ان چار درخواستوں پر یہ ترتیب یا رخ و منہ غور کریں۔

دستاویز (۱) آسامیوں کی درخواست مدعیان کے یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء میں گورنر کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ نوادہ کے روبرو ایک مقدمہ متاثر ہے جس میں اس موضوع کی تفصیل طرہ کی اراقیات کی تجدید پیش کی گئی ہے استدعا کی گئی ہے کہ اراقیات باقائدہ کرنے کیلئے کہا گیا ہے اور یہ کہ درخواست گزاروں نے رائے صاحب بنی مادہ ب پر شاد کو ثالث مقرر کیا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے تجدید پیش کی گئی خواہ بطریقہ نقدی یا بھادوی کریں اور بقایا کا تصفیہ کریں اور اپنی اراقیات بندی کریں اور مالکوں (مقرر داروں) اور درخواست گزار (مدعیان) اسکو منظور کرینگے یہ ظاہر کہ ایسا ناجائز ہے کہ اس وقت تک زمینداروں نے اپنے نگان کی اکثریوں کی تعمیل کر لی تھی اور جلد مدعیان کے اراقیات کو موجود مقامات میں مشہر یہ بنیاد کر دیا تھا اور قبضہ سے انہیں بیدخل کر دیا تھا اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ صاف ہے کہ یہ درخواست تجدید پیش کی گئی تھی ضرورت ظاہر کر رہی ہے تاکہ زمینداروں اور آسامیوں کے درمیان ان اراقیات کا تصفیہ کر کسی جدید معاہدہ کی بنیاد ہو جائے۔ یہ بھی بتلادیا جاتا ہے کہ اس درخواست میں فریقین کی تالیقی

نظارہ شد اور
مقام
نظارہ شد
(۱) (۲) (۳) (۴)
صفحہ ۱۵

باری آ
نام
ال
یہ

نصیب فیہا انما فیہا تو سب عدالت صادر ہوا اور اس
نہ کے دہل کے جائی دھواستہ کیا ہے نہ اگر اس
مصلحت الی کا کوئی جو صبح ہوا اور کی جزو آجائے
عدالت ثابت کہ یاں عرض تریم نہ تو مقدمہ اپنا
کر لاتی ہے اور اس جزو کو جائز قرار دیتی ہے۔
سیر نہ اعتراض نہ ہوا ہو گو صبح جزو خط جو ہے ظہور
ہو سکتا ہو۔

دہا بند و یا تمام قضا متی جانا ان میں کچھ جلد ۲۶
۱۹۹۶ء رکن لال نیام بنواری لال لائبرین کمیٹی
جلد ۴ صفحہ ۱۱ سے استناد کیا گیا۔

فیصلہ امتیجی جس پر فیصلہ اس کے متعلق ہو چکا
کے معاملہ نہ کیا گیا ہو تو وہ اس کے اختیار سے ثابت
اس کی قس ہے۔

ایسا فیصلہ نہ لائی عدالت سے ثابت نہیں کر لیا سکتا
کسی مہم میں بطور ایڈیٹس پیش کیا جا سکتا۔
فیصلہ امتیجی جو سرور میں ہوا دین نہیں واقعہ
کی بار میں ناقص ہے۔

اگر فیصلہ تالیفی ہے۔ ثابت ہی کہ اگر قانوناً ضرورت
ہو تو یقین میں ہے ایک رہن کی تکمیل کر گیا۔
قرار دیا گیا کہ چونکہ ہایت غیر مسری اور غیر مسین و قوی
نہر دہا ہی اس فیصلہ تالیفی ناقص ہے۔

مہاندہ ہارا ضی فیصلہ سبباً متی صبح عدالت دھو دو گیا
۱۹۹۶ء مشعر شیخ فیصلہ صنعت عدالت در جرم گیا اور
۱۹۹۶ء ہیر شیخ
سختیہ مرغان سرزلی این سبب کی سی ہوا۔

نجات افق عظیم ہمارے سی بنایا ہے سرزلی شافق و حشر
بشپس مالک یہ پورہ مہاندہ ہاں ان چودہ مہاندہ
سے پیدا ہوا ہے ہیں جو مودع ہاں کے اگر کچھ پانیوں کے
مقدمہ ری ہواروں نے اپنے آسامیوں کے خلاف استقرار
حق اور کچھ اراضیات کی بازیافت کیلئے رجوع کئے تھے
یہ معلوم ہوا ہے کہ ان اراضیات پر قبضہ جزو "نہری"
و جزو "ہارولی" لگان پر تھا اور ۱۹۱۱ء کی مختلف تاریخوں
میں آسامیوں نے دھماں کے حق میں قبولیت تکمیل
کر دی اور ہارولی لگان کو نقدی لگان میں بارہ روپیہ
اور روس روپیہ آٹھ آنہ فی ہیک کے نرخ سے تبدیل کر دیا
ان قبولیت کی تکمیل کے کچھ عرصہ کے بعد دھماں نے بھی
عظیم کے خلاف لگان کی ڈگریات متعلق بقایا لگان بابت
کے کچھ حصہ و سلسلہ و سلسلہ و کچھ حصہ ۱۳۱۸ء فیصلہ کی حاصل
کیں۔ یہ ڈگریاں مقابلہ کے بعد حاصل کی گئیں اور یہ معلوم ہوتا
ہے کہ حد در فیصلہ کی وقت آسامیوں کا مقدمہ جو قبولیت
کے حوالہ کے متعلق تھا لکھنؤ کا روالی تھا جس میں ایک تینہ کی اس
بگٹی تھی۔ عدالت نے ڈگریات تالش لگان میں یہ تحریر کر دیا
تھا کہ قبولیت کے حوالہ کی بحث کا تصفیہ نہیں ہوا ہے اس
بشکاک تصفیہ انشات استقرار حق کے اخراج کے ایک ماہ
بعد ہوا اس کے مختلف تاریخوں میں تصفیہ کیا گیا بطور تشیل کے
ہل آرمی جلد جاری رہے کا تصفیہ ہے جس کا تعاد ہوا
نہر ۱۲۰۰ بابت ۱۹۱۹ء مطالبی ہر اندہ ثانی نہر ۶۰۰ بابت
ہے میں سمجھا ہو کہ اپنے لگان کی ڈگری ۱۹۱۲ء
کو صادر ہوئی اور اس کے استقرار کی تالش ۱۹۱۲ء
کو خارج ہوئی۔

مہاندہ ہارا ضی

آسامیوں کے اراضیاں خریدی ہیں اور وہ مستحق ہیں کہ انہیں اپنے
 اس مال میں حصہ دیں جس کے لئے کہ ۵۰ روپے پائی کے زمینداروں کو اپنے
 ساتھ سب سے کم کے مکان کی ادائیگرتے ہیں اگر وہ اراضیاں
 بجز زمیندار کی رضامندی کے ناقابل انتقال ہیں آسامیوں کے
 زمیندار کے حصے میں رہتے ہیں لیکن یہ سو ہے اور ۵۰ روپے
 کے زمینداروں کے حصے میں رہتے ہیں لیکن یہ سو ہے اور ۵۰ روپے
 اس کی رضامندی ظاہر نہ کریں یہاں بھی فیصلہ ثالثی مشروط
 وغیرہ میں اور غیر زمین پر مشروط ہے۔
 دیگر امور کے متعلق جو ہمارے روبرو ہیں کیسی بھی
 اس کے پیش نظر ہمارے لئے کہ مکان میں کی کریں جیسا کہ انہوں نے
 کیا ہے۔ آسامیوں کی تکمیل کردہ قبولیت مسئلہ سے ۱۳۳۱ء میں
 پہلی بار ہر دو سالہ سال میں اور ہر دو سالہ ہر دو سالہ
 مکان مناسب تھا انٹ نے اسے رحم کی استدعا کی ہے اور
 زمینداروں کو مجبور کیا کہ کچھ فیاضی ظاہر کریں گواسکا فیصلہ
 بنو لیکن طبعاً شرائط وہ مجاز تھے کہ کی کریں۔
 بہر حال نتیجہ یہ ہے کہ مدعیان اور فیصلہ ثالثی کے پاس نہیں
 ہیں اور اراضیات منازعہ کے قبضہ کے بازیافت کے مستحق ہیں
 آسامیوں کا عذر ادائیگی جسے منصف نے صحیح قرار کیا تھا یہاں
 ہیج نے غلط باور کیا ہے اور ہم مرافعہ میں اسے جوڑ کر فعال پاسدی
 کی ہے۔ ان حالات میں انہیں سب سے زیادہ شرمیلی دکھائی
 دے رہے ہیں اور مرافعہ جات مع خیر خارج ہوتے چاہئیں۔
 ۱۰ اہلانت کی کوشش کے متعلق سارا ڈیٹس جج نے تصدیق
 کر دیا ہے کہ عدالت تحقیقات کنندہ اسپر فور کرے لہذا اس
 کے متعلق دریافت ہوگی۔
 جس کے متعلق۔ میں اتفاق کرتا ہوں۔ مرافعہ جات خارج کیے

ہائی کورٹ لاہور

مرافعہ ثانی دیوانی

۱۹۲۲ء

میر تقی محمد ۱۷۵۶ بابہ ۱۹۲۱ء منصفہ ۱۲/۱۲/۲۲

باجلاس ایسٹرن سٹریٹس عبد الرؤف

سماء درگو
 نباح
 پریم سنگھ
 (لاہور)

سماء درگو مدعی علیہا نباح پریم سنگھ باپ بڑا پرتھوی چندر
 مرافعہ رنج سنگھ مدعی مرافعہ علیہ
 راج۔ انتقال۔ بیوہ آیاسو کھنجر موروثی جائداد پریم سنگھ
 ہے۔ تعمیر دستاویز۔ ہیڈ یا وصیت۔

پنجاب کے قانون روایت کے تحت کسی بیوہ کو ام طوری یا اختیار
 نہیں ہے کہ اس جائداد غیر متعلقہ کو حوالے دے دے یا شہرت پائی
 ہو یہ کرے اور اس لحاظ سے موروثی جائداد اور جائداد کو یہ
 کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا۔

صفحہ ۱۵۴

دستاویز کی تعمیر کو وقت اسکا کوئی حصہ جاتا نہیں ہو سکتا
 جا کر ترک نہ کیا جاتا ہے اس کے تصدیق کیے کہ آیا وہ تسلط
 ہیڈ نام ہی یا دوسرا ہے یہ ضروری ہے کہ اس شخص کی نیت کی
 نیت جو کر گیا ہے جسے کہ اس کی تکمیل کی ہو۔

اگر اس کی نیت یہ ہو کہ انتقال اس کے حین حیات فوراً
 ہو تو دستاویز ہیڈ نام قرار دیا جائے گا اگر نیت اس کے
 اسکا یہ تھا کہ شرائط دستاویز اس کی وفات کے بعد شروع
 اسکو وصیت نامہ قرار دیا جائے۔

معنی الفاظ وصیت سے دستاویز دیتی نہیں ہو جاتی اگر نیت
 کی درحقیقت یہ نیت ہو کہ اس جائداد کا سہوہ اس کے
 حین حیات قابض ہو۔

۱۹۲۱ء

مرافعہ ثانی دیوانی مرافعہ رنج سنگھ مدعی مرافعہ علیہ
 مشعر سجائی وگری منصف درجہ اول انجمن مورفہ ۱۱/۱۲/۲۲

اری رائے
بنام
مذاکرہ
پیشہ

فیصلہ ثالثی جائز ہے وہ انکی بیخالی برادر نہیں کر سکتے اور میرے خیال میں فیصلہ سب سے زیادہ ٹھیک ہے اس مقدمہ کے متعلق صحیح رائے قائم کی ہے۔

بلاتر و ستاویزات (ریخ و سب) کی شرائط کی وجہ سے دستاویزات پر اسکا اختیار منحصر ہے ثالث کس طرح مجاز نہ ہے کہ رقم کو دہری کے کسی جزو میں کمی کرتے آسامیوں نے جب کلاٹر اور سب ڈوٹرٹل افسر سے ثالث کے متعلق مدد چاہی تھی تو انہیں اپنی ذمہ داری کی نزاع کا خیال تک نہ تھا اور نہ یہ سوال زیر بحث تھا۔ مقدمات دکان میں سرگرمی سے پیری کیلی تحقیقات کے وقت کی کامطالعہ نہیں کیا گیا تھا اور درخواست مورخہ ۱۲ دسمبر میں ثالث کو دی گئی تھی مدعی ظہیم نے یہ خیال ظاہر کیا کہ قرضہ جات اس تاریخ سے محسوب نہ ہوں تب تاریخ سے کہ محسوب کئے جانے چاہئیں بلکہ تاریخ فیصلہ ثالثی سے شمار کئے جائیں۔

صورت حال چونکہ یہ فیصلہ ثالثی اختیار کیا وہ کرایے ناقص ہے اور سوال یہ کہ آیا ناقص جزو صحیح جزو سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے اور عدالت تسلیم کرے کہ صحیح جزو کو بحال کر کے سکتی ہے یا نہیں یہ خیال میں موجودہ مقدمہ میں ایسا نہیں ہے بہر حال انگلستان میں جو کچھ قانون ہو لیکن اب ہندو میں یہ لگایا ہے کہ جب بھی فیصلہ ثالثی بلا توسط عدالت صادر ہو اور فیصلہ ثالثی کے دخل کئے جائیں درخواست کیجائے تو اگر اس فیصلہ ثالثی کا کوئی جزو صحیح ہو اور کوئی جزو غلط ہو تو عدالت اس مقدمہ کو نہ تو ثالث کے پاس بغیر قرضہ رقم واپس کر سکتی ہے اور نہ اس جزو کو جائز قرار دے سکتی ہے جس پر اعتراض ہو اور وہ صحیح جزو غلط جزو سے علیحدہ ہو

مہم اس مسئلہ پر ہندوستان کی ہائیکورٹوں کا اتفاق ہے اور مقدمات دینا بند ہو جانا بنام چٹا منی جانا دارا اور کچ لا بنام بنواری لال (۳) کا حوالہ دینا کافی ہے۔

موجودہ مقدمہ میں ثالثی ججوں نے تحریر کیا ہے کہ یہ قسرتی ہے کہ اس ملک میں جن ۲۲۱ مجموعہ ضابطہ دہری کی رو سے اختیار حاصل نہیں ہے کہ جزو ایسے فیصلہ ثالثی کو بحال رکھا جائے جو بلا توسط عدالت صادر ہو ہو لیکن یہ قانون ہے کہ جب کوئی جزو منفرد کسی دوسرے جزو سے علیحدہ کیا جاسکتا ہو تو عدالت مجاز ہے کہ ایسے فیصلہ ثالثی کے دخل کئے جائیں اجازت نہ دی اسلئے اگر موجودہ مقدمہ میں تسمی فیصلہ ثالثی کو عدالت سے نافذ نہیں کر سکتے تو میری رائے میں ان میں اس فیصلہ ثالثی کے پیش کرنا اجازت نہ دینی چاہئے۔

دوسری صبر حیرت عرض کیا جاسکتا ہے یہ ہے کہ ثالث نے بقایا کی ادائیگی نسبت رہنما مہم کے متعلق جو ہدایت کی ہے وہ بالکل غیر معین و غیر معین واقعہ پر مشرط ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اگر قانوناً ضرورت درپیش ہو تو اقساط کی ادائیگی بطور ضمانت دین کی تکمیل کر نیکیے اس سے کیا مراد ہے آیا اس سے یہ مراد ہے کہ مدعیان کیلئے قانونی مشورہ ضروری ہے یا مدعی علیہم کیلئے یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ مدعیان کے مشیران قانونی دین کی ضرورت ظاہر کریں گے اور آسامیوں کے مشیران قانونی اس سے انکار کریں گے اس امر کا کون تصدیق کرے جو مکہ ثالث نے اسکا تصدیق نہیں کیا ہے اسلئے فیصلہ ثالثی مشروط اور غیر معین ہے۔ ابھی ایک دوسرا اعتراض باقی مدعیان زمینداروں کے مساوی حصہ دار ہیں انھوں نے

۱۰۰

۲۱) کیا اس معاملہ میں جائیداد منقولہ و غیر منقولہ موروثی و مکسج میں کوئی فرق کیا گیا ہے یا منتقلات کے لحاظ سے متوفی کے رشتہ داروں میں کوئی فرق ہوتا ہے۔ یا الفرض و نقلا ب جائز ہوں تو اس کے جواز کیلئے کس کی رضا مندی کی ضرورت ہے جواب میں رواج اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

جواب ۱۔ بیوہ اسٹیشن صوف محمد و جین حیاتی

عدالت مرافقہ کے ذیل علم جمع کرنے اپنے فیصلہ میں اس فقرہ کا حوالہ دیا ہے اور مدعی کی جانب سے اس فقرہ کی بنا پر بحث کی گئی ہے لیکن اس لئے اس بحث کے تصفیہ کی کوشش نہیں کی ہے اپنے فیصلہ میں اس امر کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے یہ ہے کہ "لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ جرحیت مجموعی دستاویز پر غور کر فیصہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حین نامہ ہے نہ کہ ہبہ نامہ اس جوڑے سے اس فقرہ کی بحث کی بنا پر نظر انداز ہو جاتی ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ اس مسئلہ کی تائید میں میرے رویہ مختلف نظائر کا حوالہ پیش کیا جاوے کہ محض لفظ وصیت کے استعمال سے کوئی معاملہ وصیت نہیں بن سکتا جبکہ یہ نشانہ اس پر ہو کہ وہ اب کے حین حیات وہ جائداد فوراً موصوبہ لڑکی ہو جائے اس لئے میری رائے ہے کہ وہ دستاویز ہبہ نامہ ہے اور اس لئے ضرور تھا کہ تحت فقرہ وفات قانونی رجسٹری دستاویزات کی رجسٹری کرائی جاتی اور چونکہ وہ غیر رجسٹری شدہ ہے اس لئے ناقابل ادخال شہادت ہے صرف اس تجویز مدعی کا مقدمہ ناکامیاب رہنا چاہئے دوسرے امر پر مقررہ حیدر جاہن نے بحث کی ہے کہ کوئی عورت اس جائداد غیر منقولہ کو ہمیشہ کیلئے متعلق نہیں کر سکتی جس پر کہ اس کا قبضہ اپنے شوہر کی وراثت کی بنا پر ہو اور یہ کہ اس لحاظ سے جائداد موروثی اور مکتوبہ جائداد میں کوئی فرق قائم نہیں کیا جاسکتا اس بحث کی تائید میں اس نے ریگن کے قانون ڈائجسٹ رواجی کے فقرہ (۶۴) سے استناد کیا ہے جس میں اس طرح تادمہ مندرج ہے "بجرح شرط فقرہ ۶۴ یا فقرہ (۶۲) کے کوئی عورت جبکہ قبضہ میں کوئی جائداد غیر منقولہ ہو جو اس نے اپنے شوہر یا باپ یا دادا یا بیٹے یا پوتے سے حاصل کی ہو اور وہ بلا شرط و قطععی ہبہ ہو تو ایسی جائداد ہمیشہ کیلئے

کچھ سادہ ہو چکی زندگی کے متعلق سہل سہل سے اور اگر ہم
کے حالات و حالات کو دیکھ کر ان کا اظہار ہو گا کہ وہ موت
ہو گیا تو جی فائزین ٹوٹا دہہ قانون تہادت وہ یہ
یہ فرض کر سکتی ہو اور طور واقعہ کے طور کر سکتی ہو کہ وہ
قوت ہو گیا لیکن اس سے یہ فیو نہیں نکلا کہ جس ایک شخص
جس کی سنت سات سال سے کچھ نہ سا لگا تھا اس کے
حیات کے واقعہ کو کوئی طرح اور قائل اعتبار تہادت ہو جو
تہ ہو تو عدالت یہ تجویز کرے کہ وہ تاریخ مالس بیروت ہو
تھا مقلد اسکے کہ وہ کسی خاص تاریخ میں یہ رفوت ہوا تھا۔
ایک شخص جو ہندو خاندان شتر کہ کا شتر کہ تھا مقتود ہو گیا
اس کے مقتود ہو چکے سات سال سے زیادہ عرصہ کے بعد اس کی
بیوہ نے ایک لڑکا متی لیا مقتود ہو کر کے شتر کار خاندان
نے اس امر کے استمرار کی مالس روج کی کہ وہ نہایت کا لہم
ہے کیونکہ شوہر کے مین حیات مل میں لی ہو یہ قانون
تہادت کی لہہ اس کے قیاس سے استناد کیا عدالت نے فیصلہ
کیا کہ شوہر فوت ہو چکا ہے لیکن اس مالس میں ڈگری اس
بنیاد صادر کی کہ دفعہ زیر بحث کی تہا قبل رجوع مالس شوہر
کی وفات کا تیاں پیدا نہیں ہو سکتا اور اس کے قبل تاریخ
تہادت بھی ایسا نہیں ہو سکتا مالس کے بعد اس بیوہ نے
دوسری تہیت کی شوہر مقتود کے شتر کار خاندان نے یہ اس
تہیت کے خلاف نزاع پیدا کی لیکن بیوہ نے بحث کی کہ اسکے
شوہر کی وفات کا سوال سابقہ مقدمہ کی تاریخ پر امر فیصل شدہ
ہو گیا تھا۔

قرارداد کیا کہ عدالت فیصلہ شدہ نہ تھا جو کہ اس میں تہا
مقدمہ کے مقدمہ کی تہا کہ جس کی آیت شوہر تاریخ تہیت کے قبل تو

دیکھا اور اس کا اس مقدمہ کی تاریخ پر اس کے واقعہ کے بعد
یا عدالت فیصلہ کیا تھا اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
مراقبہ اولی بنا رہی و کرنی بارونہ طرہ بارونہ طرہ
سجانب انیسویں زیاری لال بنی مکتی ہو کر بنی مکتی ہو کر بنی مکتی ہو کر
سجانب مراقبہ علیہ اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
جسٹس مالس اس میں اس نتیجہ پہنچے ہیں کہ یہ مراقبہ منظور اور
خارج ہوا چاہئے کہ ایک شخص ملہ ہے لیکن اس قدر اصطلاحی اور
نہیں ہو گیا کہ یہ ملہ معلوم ہوا ہے کہ ہم شریاری لال بنی مکتی کی
مالمانہ بحث کے جو مدافع کیوں اس سے ملہ ہے بہت شکر ہیں
وہ مسئلہ تہا طرہ بیان کیا چاہا سکتا ہے کہ سیدنا تہا نامی ایک
شخص کی تہا کہ کا غیر شتر کہ ہے جو شتر کہ کا رہا رہا شتر کہ
وہ ایک بنا تھا جو ملک میں تہا تھا اور وہ کافی وجہ کی بنا پر
خیانت کا الزام تھا فائز ہو گیا یہ واقعہ شتر کہ کا لینے اس
سے کچھ تہا سال قبل ہے وہ مر ۲۲ برس کا تھا اس کی کوئی اولاد
نہ تھی۔ اس کی ایک نوجوان زوجہ تھی گواسکے وجود و ابد کے ثابت
کیونکہ مرزور کوشش کی گئی لیکن اس کے متعلق کچھ قطعی علم نہیں تھا اگر
کوئی شخص محض واقعات پر سے حسب دفعہ ۱۱۲ قانون شہادت نتیجہ
اخذ کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ گئی قائل کی طرہ اور پر تو کہہ کر
جن میں ہو چکی شال میں بہر مراقبہ علیہ کی تہا سے زور دیا گیا
ہے کہ ایک شخص کے متعلق جب کا ترک وطن کرنا ثابت نہ ہو اس
میں یقین کیا جانا چاہئے کہ اب وہ فوت ہو گیا ہے یہ برخلاف
اس کے کوئی شخص اس واقعہ پر غور کرے بغیر نہیں رہ سکتا کہ گئی سا
تہا اس کے پوشیدہ رہنے کی قوی وجہ تھیں اور کہ لا اولد زوجہ
کی اس لک نہیں زیادہ وقت نہیں ہوتی ہے اور یہ کہ ایک شخص
کہہ سکتا ہے کہ اس جنگ نے جو سات سال بعد شروع ہوئی

مرکبہ دار اس
نظام
سجانب تہا یاری
(الرا باو)

صفحہ ۶۵۷

کہا جاسکے اسلئے ہم خیال کرتے ہیں کہ انھیں مل سندہ کی جہت کا
 تصفیہ ملدوایم بلاوقت اس مقدمہ کو خارج کر سکتے ہیں کیونکہ
 ہم اپنی رائے کے یقین میں اور جہان شک میری رائے سے وہ یہ
 کہ مقدمہ قبل از وقت ہے اور عدالت نے فی الحقیقت اس میں اپنے یقیناً
 کا استعمال ہی کیا ہے اور مرقعہ علیہا کے کونسل نے اس واقعہ کی سمٹ
 پر زور دیا ہے کہ وفات ثابت ہو چکی ہے لیکن ہر شخص اس مسئلہ
 سننے کے بعد یہ اندازہ کر سکا کہ اس مقدمہ کے سوال پر بلا ادراک اس
 بنیاد کے بحث نہیں کر سکتے اگر اس میں قیاس کو اسباب بیان کرلو
 جسکا انھیں خود اقبال سے کسی مرتبہ استعمال اسکا کیا جائے لیکن
 اگر تہہ اس قیاس کے استعمال کی ضرورت ہے انھوں نے انکار کیا
 اور ہم کسی مقام پر استعمال کیا اور یہ ضروری تھا اسکی وجہ یہ ہے
 کہ اس شخص کی وفات کی اہلی شہادت کچھ بھی نہ تھی اور قرائن سے
 صرف اس واقعہ کا جائز نتیجہ کم بیش اس شخص کی خاص ہوا کی وجہ
 سے نکلتا ہے جس سے ایسا نتیجہ اخذ کرنے کہا جائے میں جانتا ہوں
 مرقعہ علیہا کی بحث کے اس جزو پر دو پہلوں سے رائے کا اظہار کر دے
 سب کے لئے کہ مجھے اس مقدمہ پر اعتماد نہیں ہے جو مل رہا ہے
 بشرطیکہ میں فخرہ اقبال کروں جو ایک قانون دان شخص نے ایک
 نظریہ پیش کر کے وقت بیان کیا تھا اقبال یہ ہے کہ یا تو یہ موت
 خود خیال کرتی ہے یا چاہی ہے کہ عدالت یہ خیال کرے کہ اسکا
 شہرہ اس میں فوت ہو گیا ہے اور اس کے عدالت سے چلے جانے
 اور کسی قسم کی شہادت میں نہ گزرتے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایسے ہو
 ہو خیال کرتی ہے اور اسکے دوست و اعزاء ایسے ہو جتھے ہیں لیکن
 یہ خیال اس شخص کو کوئی محرم نہیں کر سکتا جو ان واقعات
 سے نتیجہ نکال دے ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ایک مرتبہ نوجوان شخص
 کے دوبارہ ظاہر ہو جائیے تمام واقعات پر پالی ہو جائے اگر خود

ایسے انھیں کہ وہ ظاہر نہ کرے تاہم جب شہادت کے عدالت سے یہ
 اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ خود اقبال کر رہی ہے تاہم ایک
 میں مقدمہ اس رائے سے بہت متاثر ہوا تاہم اگر ہم اس کے
 خلاف قرار دیں تو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمیت ان غیر معمولی
 حالات میں جیسے کہ اس مقدمہ کے میں مدعی خود فائدہ لے گا
 سے متمتع ہونا چاہیے اس امر کی نالاشی کر سکا گو وہ جانتا ہے کہ یہی
 نالاشی کا کامیاب ہو سکی کہ عدالت تاریخ نالاشی کی فاسد
 قبول کرے جو طرہ طور سے غیر معمولی ہے اور اس میں اس قدر
 میں اس غیر معمولی معجزہ کو ای نالاشی میں قائم کر کے خود اس میں
 سختی دہری نالاشی رجوع کرے اور کوشش کرے کہ عدالت کو
 معذور کرے کہ اس قیاس پر عمل کرے جو ایک مبہم مقدمہ میں غم
 متعلق واقعہ قرار لیا ہے نہ منزلہ عدالت کے اختیار کے استعمال
 یہاں کہ ہے۔۔۔ تہہ مزید آرا پیدا ہوئی ہیں جو متعلق معلوم ہوتی
 ہیں۔ اگر ہم انھیں علیہا کے کونسل کے ایما پر عمل کریں اور اس
 کا موازنہ کرنا شروع کریں اور واقعات متمتع کا تسبیہ کرنا چاہیں
 ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے ہیں اس قیاس پر عمل کریں کہ کیا راجا
 اس مقدمہ کی تاریخ بروٹ ہو چکا تھا اطلاع اس کا کارنگ ہونے پر
 اس تجویز کا مانع ہے کہ وہ اتنا ہی سچے قتل فوت ہو چکا تھا اس
 میں یہ سمجھا ہوا کہ وہ فیصلہ مدعی کے مفید نہ ہو گا۔ میں اس لئے اودہ
 خیال میں کر سکتا کہ جیلے مقدمہ کے مع جو مدعی حج تھے جمہور نے
 اس نالاشی کا تصفیہ کیا تھا اور جمہور بالخصوص اپنی وجہ کا صریح
 طور پر اظہار کیا ہے کبھی یہ کہا ہو جسکا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے
 کہا لیکن یہ کہ وہ مطمئن تھے کہ نالاشی بروٹ ہو چکا ہے جیلے
 حلیہ شہاد لیا گیا ہے میری رائے یہ ہے کہ اگر سری زبان میں
 اسکی بغیر کا بعض ایک طریقہ ہے اور مرید علیہم ہوتا ہے کہ پہلی

کر سب سے
 نام
 مسلمان
 والد ادا

اسلام سے پہلے اس کا ایک مقدمہ ہے کہ ایک شخص نے معمولی کاروبار کے
 اثبات کے لئے ستر سو روپے کے گواہ پارا تراجا یا لیکن اس وسیع دریا
 میں طوفان عظیم برپا ہوا جس نے نہ تو اس کا وزن گشتی کا پتہ چلا سات
 سال تک مفقود ہوئی و بعد سے عدالت حسب دفعہ ۱۰۸ مناسب شہادت
 پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ شخص بوقت ارجاع نالاش فوت ہو چکا
 تھا۔ برخلاف اسکے اسی عدالت کا ایک دوسرا مقدمہ تھا جس کے میں
 گورنمنٹ ایڈووکیٹ تھا ایک شخص پر قتل کے الزام تھا اور مزید
 سالوں کا عرصہ گزر گیا اور اسکے بارے میں کچھ نہیں سنا گیا اور
 سپریم کورٹ نے اتفاقاً اس کا پتہ چلا اور ریکورڈ میں گرفتار کیا گیا
 کہ وہ خود بخود کی کیا تھ زندگی بسر کر رہا تھا۔ یہ مقدمہ کا تصفیہ
 اسکے واقعات سے پہلے طائفانی حالات قرائل اور طریق عمل
 کے کیا جانا چاہئے۔

یہاں کے واقعات ہیں جو چھٹی ۲۳ سال کی تھی کلکتہ میں ایک
 شیشی کوٹھی میں بکرا دیا کرتا تھا اسے اپنے مالک کی رقم کا نصف بچا
 اور گربانی سے مخفی طریقے کی غرض سے روپوش ہو گیا اور غائب
 اپنے ساتھ وہ رقم بھی لے گیا جتنا تک نیادت کا تعلق ہے معلوم ہوتا
 ہے کہ اس کی نسبت کچھ خبر نہیں لیکن آیا یہ ایک معمولی پنم کے شخص کی
 نظر میں یہ خیال ہے کہ وہ حقیقت فوت ہو گیا ہو جب سے اس پر
 لازم تھا کہ (برہ) میں ہے کہ وہ کہہ نہ سکتا تھا کہ میں خود بخود
 کھیلنے کی میعاد پتر ہیں ہے یہ صحیح ہے کہ اسے ایک روزہ چھوڑ
 ہے ہمارے پاس ایسی کوئی شہادت نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ آیا
 اسکے واقعات ایسی ذمہ سے خوشگوار تھے یا نہیں۔ عام طور سے اس
 قوم کے لوگوں کا ازدواج بلا ہیلے کی واقفیت کے طوفانیت
 میں ہی ہو رہا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ لاؤنڈری گوازدواج ہو کر
 کئی سال گذر چکے تھے اور اس ملک کے رواج کے مطابق آکر

کسی بیکر پیدا ہوئی ہوگی جو کہ ہم سمجھ سکتے ہیں یہ ہے کہ بیکر اس
 کہ وہ کھانا یا مشرقی افریقہ یا برما یا ہندوستان کے باہری مقام میں
 خاندان کیساتھ خوشحال زندگی بسر کر رہا ہوگا جہاں علی العوم ہندوستان
 بنے اور باطنی اس کے ہیں اور واقعہ یہ کہ یہ ظاہر کی ذمہ غرضت کہ
 حالت میں تھی جی وجہ سے اسکے شوہر کو اس کی مدد کی لازمی ضرورت
 ہوتی۔ عدالت محنت کے ذریعہ سمجھنے میں اسے مدد دے فیصلہ نہیں کیا
 ہے جیسا کہ یہ فیصلہ فاضل جج نے بتلایا کہ اس نے اپنے سابقہ فیصلہ
 کی تباہی یہ قرار دیا ہے کہ بہر حال فیصلہ سے یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ
 شوہر اس وقت فوت ہو چکا تھا کہ اس کے خلاف تیز کر کے میں
 اسکے لئے امر فیصلہ شدہ غار میں ہے۔ مجھے کچھ شبہ ہوتا ہے کہ آیا آپ
 وہ مقدمہ الپس ذکر کیا جاتا ہے تھا لیکن بہر حال مجھے اس حکم مجوز ہے
 اتفاق ہے۔

کر سب اس
 تمام
 سوا و شیو بالی
 (الہ آباد)
 ۱۹۱۵

بریلوی کونسل

مرافقہ بناراضی فیصلہ ہا بکورت کلکتہ

منفصلہ از جرنل الہ آباد

یا اعلیٰ الہ آباد کونسل ولارڈ فلیور و سر جان بیٹ

سپند رانا تہہ راعے وغیرہ تمام ہمارا ج بھاد سنگھ وغیرہ
 مدعیان مرافقان مدعی علیہم مرافقہ علیہم
 قانون میعاد سماعت کہ ۱۵ اپریل ۱۹۱۵ء ۱۵ اپریل ۱۹۱۵ء
 مرافقہ کا اخراج دگر کی تفصیل میعاد کا نفاذ نالاش ہر میں کری
 مشروط میعاد سماعت قید و سزا و غیرہ میں کی جانب سے استغراق بین
 ابتدائی کی بیباقی۔ راجن کے مختلف کیسے دستاویز راہن کی ایک استغراق
 ڈیوگری کی دوائی میں میعاد مانع ہو کر ہو نقصان سے برات
 حال کر نیکار اس کا حق۔

کی ڈگری کی نا، جی کو طرفہ بعد ہری طرح ہو جائی ہو تینوں کی

اسب و اس
نیام
ماہ مشہوری
(الہ آباد)

نانش کی نارضانی سے جویراٹھ ڈسٹرکٹ کے پاس ہوا تھا اس
کی صحت پلاس اتھ کی محکمہ کا سوال اور فقہین کی ہیئت پر اسکی
قانونی اثرات پر مکتوب ہوئی اور وہ فریقین کے مابین منبر فیصلہ کے
پیش ہے سارڈیٹ جج نے پہلی نانش کے فیصلہ میں تحریر کیا
رہن قانون شہادت کی دفعہ ۱۱ کی تحت صرف یہ قیاس ہوگا کہ ایک بار
نا تہ فوت ہو گیا ہے یہ محض اسس قیاس کی تفسیر کا طریقہ
معلوم ہوتا ہے جو وحی طور سے موجب دفعہ ۱۱ اخذ کیا جاسکتا
ہے یعنی یہ کہ وہ بوقت نانش فوت تھا نہ کہ اسکے بعد لائیں میں
ہو کہ کوئی نا انصافی نہ ہوئی اگر لائیں بوقت فوت ہو جائے
اگر اس مقدمہ میں کچھ فوت ہو تو اسے چارہ کار قانونی حاصل
رہتا ہے کہ ان واقعات کی نتیجہ قائم کر لے میں خیال کرتا
ہوں کہ یہ نانش ایک بالاسطہ سی تہیت کے جواز کا فیصلہ حاصل
کر دینی کی ضرورت ہے مشورہ کو کچھ قدسہ تھا اسے مرقہ منظور ہونا چاہیے
اور وہ نانش مع تمام عدالتوں کے خرچہ کے خارج ہونی چاہیے
رقم جو بار ضمانت کے سرانجام کیاب سے داخل کی گئی تھی وہیں کی
یہ حکم اس سابقہ حکم کی طرح نوٹ ہوگا جس میں اس مقدمہ سے
کر رہا ہے جائے لئے شرائط اور وجہ مندرجہ کی گئی تھیں کہ میر
اس عدالت میں نانش کر نیکی قبل ہر ممکن غفلت کی قصور وار تھی۔
مراجع نے ہم سے بات چالی ہے کہ بطور منبر کے مذکور الصدر
فیصلہ میں اس دوسرے امر کا تعضید کریں جیسا کہ ہم نے اس
حق میں فیصلہ کر دیا تھا کہ بیوہ حجاز میں ہے کہ بلا اجازت ہر
کے تہی یہ جیکہ اسٹیت آرکین خاندان مشترکہ کو بطور پانڈی کے
حالی ہو گیا ہو۔ چونکہ اس بحث کے متعلق تمام واقعات کا تعضید
کر دیا گیا ہے اگر مقدمہ میں مزید کارروائی ہو اور اس بحث کی تعضید
کی ضرورت ہو تو مثل میں تمام ضروری مواد موجود ہے ہم خیال

کر تے ہیں کہ اس قسم کی بحث کی سماعت سے کسی غرض عامہ کی کوئی
خدمت نہ ہوگی اور ہر محکمہ کا یہ ہے کہ ہر حالت میں وہ نانش خارج
ہونی چاہیے۔ حکم کیا گیا ہے کہ وہ مسئلہ تکلیف دہ ہے
جسٹس پور نے اسے حکم جوڑا اور اسکی عام وجہ سے اتفاق
ہے جو میرے فاضل ہم جلس نے تحریر کی ہیں۔
میرے خیال میں دفعہ ۱۱ قانون شہادت کی رو سے عدالت
کو اختیار ہے کہ اس امر کا بار ثبوت کہ ایک شخص یا سب مبینہ زندہ
تھا وہ موجود تھا یا سب زندہ تھا اسکی تہیت پر فائدہ کرے جو اسکا
زندہ ہونا بیان کرے بشرطیکہ ان اشخاص نے اسکے متعلق متنا
سال سے کچھ سنا ہو چکا اسکی حیات کی اطلاع ہو سکی ہو اور
اگر مقدمہ کے حالات سے اطمینان ہو جائے کہ وہ فوت ہو چکا ہے
تو بلحاظ تہیت ثبوت دفعہ ۱۱ قانون شہادت وہ قیاس کر سکتی
ہے اور اس اقصیٰ کو ترک کر سکتی ہے کہ وہ فوت ہو گیا ہے لیکن
اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلا کہ محض ایک شخص جیکہ اس سے سات
سال سے کچھ سنا گیا ہو جیکہ اسکی حیات کے واقعات کی کوئی تصدیق
اور قابل اعتبار شہادت موجود ہو تو عدالت یہ نتیجہ کرے کہ وہ زندہ
نانش پر فوت ہو چکا تھا ہاں اسکے کہ وہ کسی خاص یا سب مبینہ
پر فوت ہوا تھا۔ یہ میری رائے میں عدالت تحت کے فیصلہ کا
غلط نتیجہ ہے جیسے کہ جبکہ زوجہ نے دستخط کی نانش جج
کی کہ اسکا شوہر فوت ہو گیا ہے تو آراء عدالت شہادت مشمولہ
مثل سے (علی الخصوص جبکہ زوجہ نے کوئی شہادت پیش نہ کی
یہ قرار دینے کی مجاز ہے کہ اسکا شوہر فی حقیقت فوت ہو چکا تھا
ایسی حالت میں جبکہ کوئی شخص بلا واسطہ یا قرین قرائن سے
کے غائب ہو جائے تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ کوئی
شخص جہاز پر سفر کرے اور پھر اسکے متعلق کچھ خبر نہ ملے یا پھر

فہم

دو ڈگریات کی تاریخی سے راولوں نے مائیکورٹ سے
 ایک عظیم ماہلاس کوئل کے معر میں ماسہ کر نیکی اجادت
 حاصل کی۔ مثل نمبر ۵۵ ماہ ۱۹۱۹ء طبع ہو کر پریوی
 کوئل کے دفتر میں رداء کی گئی۔ پیر وال اس (تاریخ)
 اس کو پٹی نے ایک ویتا ویز مورفہ ۲۸ پر جان مکمل کے
 ذریعہ سے ایک شخص ایڈورڈ ہیو برے سے (حو اس)
 وقت تک فریق تھا ایک انتقال کا اقرار کیا۔ اس
 ویتا ویز میں مذکور اصد ویتا ویز ات کی تکمیل کا اظہار
 کیا گیا تھا یعنی استغراق کی ابتدا اور کئی "کلیات کا تذکرہ
 تھا جو ان کے حق میں فریقین کی نزاع میں مسطور ہوئی تھیں
 اور مائیکورٹ کی ان دو ڈگریات کا ہی اندراج تھا جو ۲۶
 آگست ۱۹۱۹ء کو مراجعہ حالت نمبر ۱۸ و ۱۹ ماہ ۱۹۱۹ء
 میں صادر ہوئی تھیں اور جس کا ایفا نہیں ہوا تھا اور
 جسکی رو سے اس کو پٹی کو مبلغ ۱۰۰ روپے سود
 و اجسا الوصل تھے اس اقرار کی رو سے کو پٹی نے مذکورہ
 ایڈورڈ ہیو برے کو وہ دو ڈگریات مائیکورٹ مصدرہ
 ۲۶ آگست ۱۹۱۹ء پر قیمت یا رقم مبلغ ۱۰۰ روپے منتقل کر دی
 اور وہ تمام رقم جواب واجب الوصل ہوں یا آمینہ
 واجب الوصل ہو جائیں اور وہ رقم جو ان میں نامی
 کے ذریعہ سے حاصل ہوئی جسکے لئے ڈگریات صادر ہوئی
 تھیں اور جن میں (مکتہ و ارضیات مذکورہ قہرست فعل
 نہیں اسکے اور اسکے ارضیات و مہتمان و منتقل الیہ کے نام
 ہیئتہ کے لئے قطعی طور پر منتقل کر دی۔ اس دستاویز کی
 باضابطہ رجسٹری کی گئی تھی۔
 یہ ایڈورڈ ہیو برے ایک کمی کا ڈاکٹر تھا جو اس

کمیٹی کی جانب سے بطور ایجنٹ کام کرتا تھا جو دستاویز کو
 ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء کی مرتبہ میں تھی۔ راولوں نے برے کو
 مبلغ ۱۰۰ روپے کی رقم کی خواہش کی حوالہ دو ڈگریوں کے
 تحت واجب الادا دیکھے جو اس کے نام منتقل کی گئی تھیں
 بنظر اہر ان کے پاس اس غرض کے لئے رقم تھی اور حسبہ
 احوال۔ وہ رقم مبلغ ۱۰۰ روپے اصل کمیٹی سے قرض لی کہ
 کمیٹی کے ایجنٹ برے کو ادا کرے۔ یکم دسمبر ۱۹۱۹ء کو کمیٹی
 اور راولوں کے درمیان ایک دستاویز قہرست ہوئی تھیں
 درج تھا کہ راولوں نے یعنی سے مبلغ ۱۰۰ روپے کی رقم کے
 قرضہ کی استعاضا کی ہے تاکہ وہ ایڈورڈ ہیو برے کو دو ڈگریات
 جو اس کو بموجب دو ڈگریات مصدرہ ۲۶ آگست ۱۹۱۹ء
 کے واجب الوصل تھی اور کمیٹی نے اس اقرار سے قرض دینے
 کا وعدہ کیا ہے کہ اصل رقم ادا ہو دیکر ادا کی ضمانت کے
 لئے ان راولوں کی مذکورہ جائداد مکمل کی جائے۔ یہ
 ارضیات کمیٹی کے پاس رہیں گی تھیں اس دستاویز
 میں اس کا صریح اظہار کیا گیا تھا کہ وہ ارضیات دو
 ڈگریات مصدرہ ۲۶ آگست ۱۹۱۹ء کے مواحدہ کے
 تابع تھیں جو ایڈورڈ ہیو برے ساکنہ کلا میو اسٹریٹ
 کلکتہ کو حاصل ہوئی تھیں۔
 اس اخطامہ کو عمل میں لانے کے لئے فریقین نے اپنے
 حقوق متعارفہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر اہمیت خطرناک اور
 بدترین اصول ہوائیات پر عمل کیا۔ ان میں حریفوں نے
 یعنی رائے و برے کمیٹی نے اسکا ہی سالیٹر مسز زارگٹ
 ایڈ کمیٹی کو مقرر کیا اور ہر ذریعہ لے اپنے معاملہ کی
 اطلاع اسکو یا انکو دینی ہو مستر کہ سالیٹر نے دوسرے

سیکرٹری مائیکورٹ
 ۱۹۱۹ء
 ہمارے ہمارے
 دیکھو کوئل

۱۹۱۹ء

ہر ماہ ہند
بہار
مہاراجہ بہار
دہلی

میں آئیے ڈگری ۵۰ سے لے کر ۶۰ کو مار ڈگری اور دوسری
نالشی کی ڈگری ۵۰ سے لے کر ۶۰ کو مار ڈگری اور ان ہر دو
ڈگریوں میں یہ تحریر کیا جائے کہ یہ زمینیں سرحد و صلح
میں ہیں۔ اس پر فیصلہ کیا جاتا ہے کہ یہ زمینیں مالک کی
ادائی ہو گئی اور یہ ہر فریق اپنا ختم دروازہ بنائے۔
۱۰ جولائی ۱۹۰۹ء کو دہلی میں ہونے والے اس کوٹھی
کی رقم کے لیے عدالت کی ہڈی کے وجہ سے ادائی کر دی۔
اور اس کوٹھی سے ان ہندوؤں کی دہ راجہ کی متعلق
داروغہ حاصل کر لی اور اس میں یہ تحریر لکھی گئی کہ
اس داروغہ کی کارکردگی کے لیے اس وقت سے ہر دو گواہوں
ان جائیدادوں میں اس قرضہ کی بنیاد پر چال ہوں جو زمین
میں ناموں میں شامل نہیں۔

۱۱۔ ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو دہلی میں عدالت سارٹو میں
جج میں ایک نالشی دن رائوں اور کیا کے خلاف اس
رقم کی بادیاوت کے لیے رجوع کر دی جو ان میں استغراق
کی بہت دیر واجب الادا ہے اور جس کے متعلق خطوں نے ادعا
کیا کہ بقاعدہ کیپٹی کے رہن قانون کے مسکنی تحصیل ۳۴ میل
کلانہ کو بہتی ہے تقدم حاصل ہے اور مزید یہ کہ وہ اپنے
حقوق کا معاوضہ رائوں کی ذات پر ان جائیدادوں کے
خلاف کرایہ جیکے اصل میں نامے ان کے یہاں موقوف تھے۔
اس نالشی میں ہائیکورٹ کے حکم سے دہلی میں سگہ ستونی
کے دربارہ اور اس کے قائم مقامان قانونی مدعی علیہم کے لیے
وہ موجودہ مراعات میں پہلے چار مرفوعہ علیہم ہیں
ان رائوں اور کپٹی نے اس مقدمہ کی جو ادائیگی
اور ۲۸ فروری ۱۹۰۹ء کو سارٹو میں جج کے کوٹھی

صفحہ ۶۶۲

مدعی کے حق میں فیصلہ صادر کیا اور یہ تحریر کی کہ وہ لوگوں
کے متعلق بہت استغراق کے مبلغ ۱۹۰۹ء میں
۱۹۰۹ء میں سود و خرچہ سود و ادائیگی بحساب ۱۹۰۹ء میں
مستحق ہیں اور کپٹی کے رہن مورخہ ۱۹۰۹ء میں
کے تابع جس کا تقدم بہت اہم کوٹھی کے استغراق کے ثابت
ہے۔ اس کے متعلق نالشیات رہن کے ڈگری صادر
کی کہ ہمارے رقوم واجب الادا کی میاقتی بحساب ۶
۱۹۰۹ء میں سود کے تابع ڈگری سے چھ ماہ کے اندر کر دیں
جس کے قاصر رہنے پر وہ جائیداد جو دو صدر زمینیں
میں شامل تھیں کپٹی کے مالکیت کے تابع سلام کو دی گئی
اس ڈگری کی تاریخ سے اسے اور کوٹھی نے
ہائیکورٹ فورٹ ولیم میں مراعات کیا۔ رائوں کا مرفوعہ
چھ کے خارج ہوا۔ اس عدالت نے یہ قرار دیا کہ اس کپٹی
کے رہن کو کوٹھی کے استغراق پر تقدم حاصل ہے اور مزید
کا مرفوعہ قابل منظور ہے اور اس استغراق کی ڈگری
صادر کی کہ کوٹھی مستحق ہے کہ اپنا واجب الادا اس
جائیداد پر عائد کرے جس کا تین رہن ناموں میں ذکر ہے
اور یہ کہ کپٹی یا اسے کی اس رقم کی ادائی میں قاصر
رہنے پر جو بطور ضمانت واجب الادا تہی کل جائیداد
موجودہ یا اس کا اس قدر جزو سلام کر دیا جائے جو مدعی
کے مطالبہ کے لیے کافی ہو اور یہ کہ جب تک وہ زمین مدعی
کی رقم واجب الادا کی میاقتی پر راضی ہوں اس رقم کا
حساب تیار کیا جائے جو واجب الوصول ہے۔ رقم
واجب الوصول کی ادائی میں قاصر رہنے پر کوٹھی
حکم سلام کا اس ڈگری میں صادر نہیں کیا گیا تھا۔ ان

Exhib

یہاں سے
ایک ہی طرف
وہاں سے

1

مدارنا ہندو
نام
ہوا اچھا دیکھو
یہودیوں کی

دہلی کے گورنر کو لکھا کہ ادا ہو کر دی ہو تو وہ
ادائیگی اس کی محض اصرار ہی تھی اور یہ کہ اس لئے
مستحق نہیں ہیں کہ وہ مدعی علیہم سے وہ ہیں پتہ ننگہ توفی
لے قائم مقام ہیں وہ رقم الیں یا نہیں مدعی علیہم پر
بھی ایک کھینچی بیان داخل کیا جس میں وہی حوالہ ہی ہوئی ہے
مبارک و سید جج نے قرار دیا کہ (د) رالیوں کے مقدمہ
پس ہر دو حوالہ نامہ یہاں عارض نہ تھی اور یہ کہ قانون
سیوا و سماعت کی رو سے ۸۳ و ۸۴ مدعیان کا حق ناست
اس وقت سے شروع ہو گا جب سے کہ اصول نے ایسے بیان
لے رقم ہر دو ادائیگی دوسری فروری ۱۹۱۱ء تھی جبکہ برے
کو مبلغ ۵۰ روپے لئے اور ۲۵ روپے کہ مدعی علیہ نے اس ہند
کے کر نہیں بہت تاخیر کی کہ وہ ادائیگی محض اختیار دینی
تھی اور یہ کہ اس لئے مدعیان مستحق ہیں کہ بقوم متدعوہ حوالہ
پائیں۔ ان ہر دو امور پر ٹیکورٹ نے مختلف نتائج حاصل کئے
اس لئے قرار دیا کہ جو ملکہ ہر گز شہادت کی دگرہوں میں
حکم فیلام قطعی حاصل نہیں کیا گیا تھا اس لئے وہ دگرہاں باقی
نہیں رہیں اور اسکے چارہ حوالی میں میا و عارض ہو گئی ہے۔
اور یہ کہ دگرہاں غیر واجب التسلیم ہو گئیں اور یہ کہ مدعی علیہم
اس امر پر عمل کرنے سے منع نہیں تھے اس لئے انھوں نے حوالہ
عام عالمی مقام ٹیکورٹ کے مدکورہ عدد و دستاویز
نہ تھا کرتے ہیں۔ لیکن ٹیکورٹ کے ان نتائج سے متفق
نہیں ہیں جو اس لئے ان فیصلہ جات سے ادا کرتا بظاہر
خیال کیا ہے۔ ابراہام کے الفاظ بہت وسیع اور عام ہیں
اس میں تحریر ہے کہ رالیوں کو زیر معائنہ تمام نقصانات و
ہرج و مرج و فسادات و عداوتی اور ہر ایسے فعل کے خلاف دیا جائے گا۔

صفحہ ۱۶۶

جس میں پتہ ننگہ ان تین دہلی ناموں کی بنا پر عائد کرے مدعیان
اسکے حوالہ تھے کہ اس عذر کا یہ حوالہ دینے کو برے ان لئے خلاف
ان دگرہوں کی تعمیل نہیں کر سکتا تھا لیکن دہلی پتہ ننگہ نے خود
اپنے فعل سے ان دس دیناٹ کو کوئی کے یا اس بطور ضمانت کفول
کرنے سے ان کے حق انکساک کی مالیت میں کسی نقصان یا رعایت کر دیا
تھا اور یہ کہ وہ حسب الفاظ ابراہام نے خود ہی کہے کہ اس کے قائم مقام
سے وہ حرج و مرج وصول کریں حوالہ رالیوں پر عائد ہوا ہو جو انکی مالک
کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے لئے اس بار کی ادائیگی میں انھوں نے
خرچہ کیا ہو جو اس نے خود اپنے فعل سے عائد کیا تھا۔
بہر حال اس قانونی اصول کی دریافت میں کوئی دہلی نہیں
ہے کہ جس سے مدعیان زیادہ حق کے مستحق نہ ہوں بلکہ اس مقدمہ کی اس
تہہ و تاب کے دریافت کر میں مشکل ہے جس سے ظاہر ہو کہ وہ اصل
مستحق ہوتا ہے۔ غالباً یہ اس حوالہ کی وجہ سے ہے کہ کل مبلغ دو
دو گز یا تھپا دھڑاں وہ دو گز یا تھپا ہی تھی۔ اگر ان دگرہوں کا
کام جو مدعیان کی جانب سے مقدمہ چلا رہے تھے یہ تھا کہ غیر
امور کو ظاہر کریں اور قلماسو کو مخفی اور پتہ تھپا کہیں تو انکی
کامیابی اس کو بہتر نہیں ہو سکتی تھی یہ اثر قابل اعتبار حوالہ ہوتا
ہے لیکن فی الحقیقت ایسا ہی ہے کہ اس قسم کی کوئی تہہ و تاب
نہ تو دس ویری اور ہر لسانی ہے جس سے معلوم ہو کہ ان تین دہلی
ناموں کا کیا نتیجہ ہوا۔ کی کفالت پر وہ ہر عائد کیا گیا تھا
جبکہ بنا پر دو دگرہاں و رقم ۲۶ روپے اس لئے کہ اس کو صواب
نہیں۔ یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ آیا کوئی نے انہیں برے کے حوالہ
کیا جبکہ وہ دگرہاں اسکے والد کی گئی تھیں یا برے نے انہیں
راے کے حوالہ کیا جبکہ دگرہی میا تھی ہوئی تھی یا یا برے یا اس
نے ایسے کسی کو دیا جبکہ ان تین دہلی کے غیر درجہ کے لکھنے کی

احوال کے بخوبی سمجھنے کے لئے ان کے حالات و کیفیات سے
خالصہ و احوال حاصل کرنا ضروری ہے اور اس میں کئی مشافہ
۸ سورہہ الزمر میں جو کچھ مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔
یہ سب کچھ اس لئے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو عذاب
تیار کیا ہے وہ ان کے لئے بہت ہی عظیم ہے اور ان کے لئے
بہت ہی عظیم ہے اور ان کے لئے بہت ہی عظیم ہے۔

لہذا وہ طرے دیا تاکہ لوگ انہیں نہ دیکھ سکیں۔
 اور کہ وہ باقاعدگی سے انہیں دیکھ سکیں۔
 ۲۴۔ اسی رات انہوں نے انہیں لے کر اپنے مکان کے
 دروازے پر آگئے۔ اور

ہم نے نہ کہ مکتوبوں اور سیدار قابل انتقال ہیں۔

اس گھناؤنی کی قوت سے اس نسل کی ترقی و ترقی کے قانون سے انکار کے
تائید ہے جیسے ایک گھناؤنی کی رعایت پر کسی کو اس کی بجائی اور تم
دکو بھر دی اس کی ہو کان کے قاعدہ پر اس کی قانون و تاج ہے جس
مادہ ان میں کوئی خاص واقعہ نہیں ہے کسی رو سے ایک ترقی گھناؤنی
کی جو ترقی کے سر پرستوں کے ہر گز پر اور اس کی بجائی کے ساتھ
موتی نہ رکھتا تھا ترجمہ کار و قوت سے انکار کی تھی ہو سکے۔

حاصل آنایب تسکین میس و شکر نهال نفیسم جان و دوی کی
درت ای مجروحی اذات اکلان و کورنگاب محمودی که ایست که جان و
عز و جلاله ناکس و نه -

یہ فوری نہیں ہے کہ ناقابلِ تعمیر انداز و قابض وقت کی علامت
 جاندار ہو۔ اس کو جاندار جاننا مستحکم قرار دیا جائے گا یا
 ایسی صورتیں اس سے پہلے ناقابلِ تعمیر وقاعدہ و زوت حلقہ بکر
 اس کی حالت مطابقت اصول تربیت حواس کی جاندار و تشویش
 عمل اس کی گنجائش مستحکم دماغ کی بحری راز مانتا ہے

اور دوتا کچھ دیا میں سے ہر گز میں خود استیلا میں چھوڑ دیا۔
محض اس خاطر سے کہ ایک جاہل و قائل قسم ہے ایسے قسم میں جو
مناکستہ کی طرح ہو وہ ملکہ سکور جاہل و قائل میں جاتی ہیں جاہل و قائل
کو سکور ہو سکتی ہے یا جاہل و قائل کی طرح سکور کیا جا سکتا ہے یہی ہے
دھور ستا خود استیلا لفظ چاند کی طرح ہے اور چاند کی طرح چاند
وہ میں ایک شخص ہی جاہل و قائل کا خاصہ ہو سکتا ہے وہ شخص جو جاہل و
کیا جائے جاہل و قائل کی شان پر اعلیٰ کا ہونا ہے اور اس قسم
کو روکا جائے اگرچہ کہ وہ اس کی طرح کیا گیا ہو کہ اس کو ناخال
قسم جاہل و قائل ہی خواہ ہیں جاہل و قائل ہو جو جاہل و قائل
قسم جاہل و قائل ہو تو یہی قسم سکور میں نہیں ہے اور یہی قسم
پر قید جاہل و قائل کی ہے تاہم وہ کہ اس کا معنی اس کا ہونا ہے
لفظ اس سے کہتے ہیں کہ یہی ہے۔

مراغه بنار فنی فیصله ساز و نیت جمیع امور در راه سرسبز
منجانب مراغه و مسر زاین - بی سببها و بی ادبها -
معیشت مراغه و مسر زاین - اعدا و بیست و نه سال -

فیصلہ - اس مقدمہ میں متعلقہ دوسری کمرہ ہوا و حالات اور ایک بیسٹریس کے موقع میں چند اراضیات کی ملکیت کو متنازعہ کیا ہے جو ہم قیمت کے گھاٹوں کی پٹہ کی بیان کی جاتی ہیں جن کا حساب میں گن ہنٹام سنگھ بحیثیت گھاٹوں کے مالک اسٹاف اور ۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۰ء میں لا دلاورد دیو خان کو چھوڑ کر فوت ہوا۔ ہون طاقی کر

کشموری کماری اپنے شوہر کی جائیداد کی دانت (وجہ) لانا (۱)
میں وہ دارنشا ہوئی اس کا ذکر آئندہ کیا جائیگا بیوہ مذکورہ
ملا لکڑی میں فوت ہوئی بیوہ کو کھانڈا لکڑی میں فوت ہوئی کماری ۱۲
ترکیا بیوہ کی وفات کے بعد زعمہ زبی اس مقدمہ میں مدعیہ
مراجعہ نامی مراجعہ ہے۔ وہ بیوہ کل لکڑی وفات پانچینے شوہر

قدیم ترین و مشہور ترین پرہیزگارانہ دینی کتاب ہے، یہ کیتان
جیسے ہر اون کی معطیہ سے موزونہ اور جامع ہے اس کی
اسلمیہ میں کوئی کلام نہیں ہے اور اس قدر اہم کیتان ہر ایک
پر کوئی اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس کے کتبہ ۱۸۷۱ء وہ ایک
ادبیا کپتانی کی جانب سے تمام اساتذہ کرام کو پیش کیا
تھے اس میں وہی روح رکھے و تمام اس کے لئے موزونہ جس میں
اس ملک کا بہت بڑا حصہ اور اس وقت شمالی برکات میں
شامل ہے نیز اصلاح بھاگلپور، موگیر اور سی باغ کی وہ
اور ضلع شمال مغرب میں واقع ہیں شریک نہیں
اس میں نے کسی حد تک لکھا ڈالی پیٹے دئے اور اس کے لکھا ڈالی کو
حدمات حفاظت لکھا ڈالی کو کیا " پر سجال کیا۔ سند
جو دیہاتوں، قانون گو، زمینداروں، و متصدیان صنعت و
کی موسموں ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ کچھ سنگ، چنگ سنگ

و در شہر مرو را از کمرگه مشورت شد که باطل اولی و دومی را کہ چو
عقد آمد و قیوم نگذاشتند و باطل اولی را نہ سے کیست باطل اولی را ہی حرات
کے صلہ میں را ہر ہی کے لئے سیر میں سے واقعہ سے مستفید ہوا
رہے ہیں۔ اس سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ باطل اولی و دومی کا صلہ
باتباع عقد آمد قیوم انکو مستوفی تھا تو انی عطا ہوئی جس سے
میں جو ہر لیل و غیر کو براہین ہے کہ وہ گھاٹوں والوں کو رسوم سے
ہونے دیں اور گھاٹوں کو تاکہ لگائی ہے کہ وہ اپنے عطا توں
میں گھاٹا اور چو کیوں کے اطراف گشت لگائیں اور انکی
حفاظت کریں اور انکے علاقوں میں بصورت قتل و سرقت
نہ ہونی۔ حلا بوقت شب اور دوسری برائی کے لئے جوابدہ و
مستوجب مرطقی ہوتے۔ یہ دستاویز عطاے ارشی نہیں ہے بلکہ
اس سے اٹھا من مذکور کہ حسب اسابی رسوم گھاٹ واری یا گھاٹ
والی، کیا حاصل را ہداری ان شیص سے وصول کر لیا اختیار
دیا گیا ہے چکی ان دستوں سے آمد رفت ہو کر تی ہے جو گھاٹا
والوں کے زیر حفاظت تھے۔ دعوی میں باور کیا گیا ہے کہ یہ دستاویز
بناء ملکیت طرفہ لیکن نہ وہ سبابت اور نہ وثیقہ عطا مستوفی
ہے چہرے کہ نام سنگد واسکے مورثین کی ملکیت اور انکی ارض
پر قائم کی گئی ہے۔ تاہم یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ سند ائمہ شریعت
بنسبوری کیا بین براون را جو گویا سنگد گہ پور سے موضع دہری
میں دھصکا پٹہ جھک سنگد اور بین سنگد بسیر کن سنگد گہاٹ والا
تذکرہ سند عہد میں واپس تھا کہ عطا کیا۔ اس کا نتیجہ ان
مقامات کو چلتا ہے جنکی تحقیقات کے بعد عدالت دیوانی را
میں ہوئی جس کا مراعہ بینہ پراشل کورٹ آف ایپل میں کے بعد
کے سال میں ہوا ہر وعدہ اتوں کے فیصلہ کی نقل مرافعہ
شہادت میں پیش کی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سند

ایک

آید یہ ایک ایسا مکان ہوں جس سے بڑی دار شہرتی ہے
 اور اس کے بعد دوسری سیوہ اس کامیان ہے کہ خضر خاندان
 یا برادران کے وہ ۱۹۱۰ء میں کتبہ کی کمری کی وراثت
 کی جاتی تھام خانہ پر قابض ہوئی اس کامیان بہت
 کو کرنا آزادی ضرورت نہ تھی یہی وجہ ہے کہ آزادی کے
 خاندان ناراضہ علیہ کے حق میں جیسا کہ قرار دیا گیا
 موانع علیہ نے اپنے بیان تحریر میں بیان کیا کہ کھانہ
 یہ ہوتے تھے دکان کیا ہے اس کا جواب ہے کہ گہا سام اور
 اس کے مورثوں نے ہزار اچھ گدھور سے لگان مقررہ اور الیا
 کی ادائیگی نہ کرنا دوسری حق حاصل کیا تھا وہ یہ کہ تھے
 کہ خاندان رواج کے بموجب خلع اگر جائیداد کا وارث ہونا
 ہے اور اگر اولاد نہ ہو تو پہلی سیوہ وارث ہوتی ہے اور دوسری
 نان و نفقہ پاتی ہے لیکن اس کو اس سے انکار ہے کہ ملی ہو
 انتقال پر دوسری سیوہ وارث ہوتی ہے۔ دوسری سیوہ کو
 وارثت کے حقوق نہیں ہوتے وہ نان و نفقہ پاتی رہتی ہے
 اور آخری مرد قابض کے قریب ترین کو ترک خلع کبر سیوہ
 کلال کی وفات پر وارث ہوتا ہے اور دوسری سیوہ کوئی
 حقوق وارثت نہیں ہوتے وہ صرف نان و نفقہ پاتی رہتی ہے
 اس کا نشانہ اس سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نسل کے راست
 سلسلہ کا بزرگترین رکن بزرگ ترین کے جو وارث علی سے
 بہت قریب نسل میں کم است ہوں وارث ہوتے ہیں۔
 یعنی بموجب قاعدہ وارثت خلع اگر اس کا فرد بیان
 یہ ہے کہ ۱۹۱۰ء میں دستاویز دعویٰ مورثہ بر فروری
 سندہ کو کر کے ذریعہ شوری کمری نے اپنے کل حقوق بہرہ
 ۱۹۱۰ء میں فوت ہونے کے لیے اپنے خاندان کے قریب ترین وارث

وہیں لے لیا اور نظامِ ہند کی تکمیل نہیں کرائی اور میر جی کا اس نے
ماٹوالوں سے اندازہ لگانا چاہا کہ کتنی کر تیش کی تو گھاٹوالوں نے
لکھنا کہ کاو جی داکر کیا اور اس کا جو قہر ہوا وہ پہلے مذکور ہو چکا
ہے عدالتِ دارفہ نے راجہ کو پال سنگھ کے ساتھ کو قابج کر دیا اور راجہ
نسبتِ سابقہ حکمران کی غلط فہم کر کے اور لیسامرا انداز
کی پاداش میں جو تکثیرِ نسلات کا باعث ہونا چاہتا تھا
جو بڑی اس وقت سے آج تک جائداد میں خاندانِ مراٹھی
لیا بی کی کو دستاویزات میں بعض اوقات پٹہ لکھا ٹوالی اور
قات پٹہ مقرر کی اور ہالا کٹر مقرر کی گھاٹوالی پٹہ تہا لکھا گیا
اس میں شکایت یہ کہ وہ استمراری نوعیت کا ہے اور اس پر
بڑے لگان پر قبضہ کیا گیا ہے جو زمیندار کو قابلِ حاسہ ہے۔

یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمیندار نے پٹہ داران کے ساتھ جو
کام ریکولوشن ۸ باتہ سٹریٹ کی بددست کیا ہے۔ زمیندار
اور ٹوٹیل جے لے جائداد کو گھاٹوالی مقرر کی پٹہ تصور کیا ہے جو
بڑا بطور گھاٹوالی، مخطوطہ دہلی تہی جی کی نوٹ سے گھاٹوالوں نے
رازاں استمراری پٹہ کے وقت زمیندار سے مقرر کی پٹہ چال کیا
استمراری لگان مقرر ہوا۔ بعد میں جو دہلی دستاویز جس کی
ایر عطیہ قائم ہوا تھا یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ آیا یہ پٹہ حشر
نسبتِ بمواد فہمہ دار فی خزانہ گھاٹوالی عطا ہوا ہے کہ نہیں
سند سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ راجہ کے عطا ہونے لکھا ٹوال
لیکن انکی خدمات متذکرہ سند کا صلہ عطا سے ارہی نہیں
ان کو برہمنوں سے محض حسد لانا وصول کر لیا تھا دیا گیا
ہنگال ڈیوٹری گز پٹیر جلد ۸ صفحہ ۶۸ پر ایک فقرہ ہے جس
پر کچھ روشنی پڑتی ہے کہ اس وقت جبکہ کپتان براؤن نے
اسے جنگل کے استعمالات اپنے ہاتھ میں لے کر دھری میں لے گیا

آیا اس فقرہ میں مدد ہے کہ ہم اس کے قریب رہا نہیں اس خط کو
اسکی پڑھنی کی حالت یہ کہ وہ اگر برہمنوں نے کپتان جیسے برہمن کے
ریور نظام رکھا جھوں نے باستنتا دوو کے باقیامہ جائدادوں
کی جائدادوں گھاٹوالوں کے ساتھ کر دیا۔ دستاویزات ڈھری
اور پٹہ سیری کی تھیں جن کا بندوبست راستہ لگان سے کر دیا
گیا قصہ یہ کہ گھاٹوال پٹہ دار سے فاسلہ کہ وہ باخوف نہ
عہدہ دار کے عہد سے اس کے لئے کیا پٹن سرائوں کی یہ راز
تھے کہ وہ نہ سیمیت ڈاکوؤں اور برہمنوں کے انکی تہوت بہت
ریا وہ تھی۔ موضع ڈھری کی صورت میں یہ ہوا کہ گھاٹوالوں نے
یہ دیکھ کر کہ ان کے پٹہ کی تملیک انکی غیر حاضری میں ہو گئی ہے وہیں
ہو کر راجہ گدھور کے تحت سدا حاصل کی۔ ان جائدادوں میں سے
جس کا پٹہ گھاٹوالوں کو دیا گیا اب صرف تلوا اور کیول کی اولاد
کے قبضہ میں ہیں دوسری جائدادیں ہمارا جگہ جو پٹہ لکھنا
پر شا دیکھ قبضہ میں آئیں اور دوسری جائدادیں روہی قبضہ
میں ہیں۔ یہ بیان کہ تلوا اور کیول کی جائدادیں صرف دو ایسی
جائدادیں ہیں کہ اصلی و قایم گھاٹوالوں کے قبضہ میں اب بھی ہیں
اگرچہ آج کے دن جی ممکن ہے کہ صحیح ہو کہین سنہ ۱۹۱۹ میں کل صحیح
ہو سکتا تھا جبکہ مذکورہ بالا عبارت لکھی تھی کیونکہ اس وقت
تک ہی ڈھری جائداد کا ایک حصہ جنگل سنگھ کی اولاد کے قبضہ میں
تھا باوصف اس کے کہ دوسری تھیں اور اس ارہی کا حصہ
اتہما جنگل سنگھ کو عطا کیا گیا تھا اس وقت ہمارا جہ نے بجا
تھا۔ شہادت سے واضح ہوتا ہے کہ کلکٹرنے گز سنہ نصف صدی
کے قریب قریب یا اس کے بعد بھی ان گھاٹوالوں اور ان کے ورثہ
کے نام جن کا تقرر کپتان براؤن نے کیا تھا اپنے افراتفس کی وارثی
کے لئے پورا لے ابراہان تھے۔ یہ ممکن ہے کہ عطا پٹہ مقرر گھاٹوالی

پہلے سے کہ ڈھری
بڑا سند
اور پٹہ سیری
۱۸

صفحہ ۷۷

ی کرتی ہے کہ وہ اور میرٹل حامد ان مشنر کے ایک عہدہ مشترک کا
کھانے اور کھانہ دار کرتے ہیں۔ ذیل علم سارٹوینٹ بی کے ساتھ
اس جزو پر غور کرنے کے بعد یہ مالک مکمل صحیح نتیجہ کی ہے کہ
پیر و فرما کہ ہنس نام کے عین حیات اس سے علاحدہ نہیں ہے
بلکہ اس کے ساتھ مشترک طور پر رہنے کے اور اسکی وفات کے
بعد موجودہ تالیف نام مرفوعہ کے ساتھ مشترک رہتے ہیں ہماری
رہائیس انکی تجویز شہادہ کی بنا پر بالکل غلط سمجھا ہے
اور اس میں دست اندازی کی جانی چاہیے۔

ایسی حالت میں تا وقتیکہ کوئی خاص طریقہ طے نہ ہو
جو عام طریقہ درانت حقیقت ناقابل تقسیم سے منبر کیا جاسکے
یا جب تک کہ کوئی ایسا حامد فی رواج نہ ہو جس کے تابع حیات
ہو گھنسا نام سنگہ کی وفات کے بعد بموجب مکتب متا کستہ انجی
رستہ دار قسم ذکر باقاعدہ لیما نگی کے لحاظ سے متعلق ہوگا
کہ بیوگان کو محدود کرے اور وہ اسٹیٹ ان پروڈنٹس
ہو۔ چونکہ حامد ناقابل تقسیم ہے اس لئے وہ گھنسا نام سنگہ
کے پسماندہ بڑے بھائی پیر و سنگہ کے ماتم منتقل ہوگی اور اسکے
بعد اسکے بیٹے ممتاز پر اگر فائدہ ان غیر مشترک ہوتا تو بیوگان
بہ لحاظ ترجیح ورثہ انجی دی از قسم ذکر کے وارث ہوتے
ملا تہوہ گہاٹواری "جامدادوں کے مقدمات میں ایسی
ضمنی آراء پائی جاتی ہیں جنکے بموجب یہ کہا جاسکتا ہے کہ وراثت
مکتب متا کستہ کے تابع نہیں ہے اور اس کا اظہار بالخصوص
مندرجہ کستوراکماری بنام منوہر دیو (۲) میں کیا گیا ہے
جس سے دستاویز کیا گیا ہے اس مقدمہ میں گہاٹواری پیشگی
وراثت کے متعلق سخت سیدھا ہوئی ہے۔ اسکے رفیقین مسات
کستوراکماری اس بیٹے کی مال تہی جو خرقہ لایا جاو
دری دیکی رورٹا بہ سنگہ ۱۸۶۳ء ۳۹۔

اگر ہم دیکھیں کہ وراثت اور جو باہ کی وفات کے بعد پیدا ہوا اور
پیر و سنگہ ایک سال کے بعد وراثت کے بعد وراثت کے بعد وراثت کے بعد
دو تہا جی حوی قابض کارتنہ دار وراثت کے بعد وراثت کے بعد
پیر و سنگہ اس اسٹیٹ میں یہ رشتہ دار وراثت کے بعد وراثت کے بعد
علاقہ کے جن ان کامورٹ مشترک مدعی کے دادا کا دادا تھا
ضد ان کا ذکر دیا گیا ہے کہ اس وقت میں لہاٹواری
میر و ہوم میں واقع ہوتی لیکن یہ مسئلہ میں یہ جو گہاٹواری
اور رام گڑھ کی گہاٹواری میں اختیار کیا گیا ہے کہ میر و ہوم
کی گہاٹواری میں جیسا کہ شہادت سے ثابت ہے عورتیں وراثت
ہوتی ہیں بر خلاف اسکے رام گڑھ کی گہاٹواری میں جیسا کہ
ثابت کیا گیا ہے عورتیں وراثت میں نہیں ہوتیں۔ مدعی نے
حامد فی رواج پر استدلال کیا لیکن شہادت کی بنیاد پر
اسے خلاف فیصلہ کیا گیا۔ عدالت تحقیقات کنندہ فی مدعی
کے حق میں تجویز کی تھی لیکن لائیکورٹ نے اس فیصلہ کی سختی
کر کے آخری مالک کی مال کستوراکماری کے حقیقی فیصلہ کیا۔
یہ معلوم ہوتا ہے کہ لائیکورٹ نے اس قیاس پر اس امر کا
تقصیر کیا کہ مال وراثت ہوگی تا وقتیکہ اس سے خلاف
ثابت کیا جائے۔ اس فیصلہ میں دو فقرہ ہیں جس سے
استنا دیکھا گیا ہے۔

پہلے فقرہ میں عدالت یہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ ان
گہاٹواریوں کی وراثت کا طریقہ جن سے میرے خیال میں
میر و ہوم گہاٹواریوں کی وراثت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے
نہ تو قانون کا چارہ اسے تحت میں اور نہ قانون متا کستہ
کے تابع ہیں بلکہ گھاٹ والی ٹیپ کے محکوم ہیں۔ دوم فقرہ یہ ہے
مکتب متا کستہ کے تحت ہی مال اور بیوہ وراثت کی متعلق ہوگی

سبباً و محض اس تجویز کیا تھا کہ یہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ زمین
برجست گوری و لیا مار کی کسب و عملہ جائداد ہے۔ یہ عجیب
نات ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو فیصلہ اسکے خلاف ہوتا۔ اس مقام
تقدیر کالی پرشیا و بنام انڈرائٹ (۹) کا حوالہ دیا جانا چاہیے
سے، یعنی حوالہ اس مسئلہ پر تبادلیا ہے کہ گہاٹوالی
سے ما قابل انتقال ہوتا ہے اور حوالہ برجست کی گئی ہے کہ وہ
انوں میں اکثر کے تابع ہیں ہے وہ تقدیر سالبہ گہاٹوالی
ہیٹے اس اسٹیٹ کی بازیافت کے لئے رجوع کیا تھا بلکہ
نسب کی بنا پر اسکے مابک کے خلاف و گری کی تعمیل میں بنام
پالیا تھا۔ یہ میرا فہم کچا تب سے جو وجوہ حکام عالمی مقام کے
و پریش کی گئی تھیں ان میں پہلی وجہ یہ تھی کہ وہ اسٹیٹ میں قابل
تعال ہے سحر اسکے کہ اس میں قابض کو حین حیات حق حاصل ہو سکے
و کتب متا کثر کی رو سے بیٹے کو پیدا ہونے ہی جائداد میں
حاصل ہو جاتا ہے اور وہ حق اسکی بلا رفا سندی بایک کے
حق سے نائل ہیں ہو سکتا حکام عالمی مقام نے قرار دیا کہ
رک پور گہاٹوالی جو اس مقدمہ میں جائداد تھا نہ ہے
بندار کی رفا سندی سے منتقل کیا جاسکتی تھی اور دوسرے
اس قسم کا بیٹھ محض خصوصیات کی بنا پر نہیں کیا جاسکتا ہے
وہ ہندو قانون وراثت کے تابع ہے اور نہ قانون متا کثر
ہندو قانون وراثت سے جس کا حوالہ دیا گیا ہے اس کو درنا
انتخاب مراد ہے جو اس قابل ہو نہ متونی کو نہ ہی فائدہ پہنچا
قانون متا کثر کی رو سے بیٹا پیدا ہونے ہی موروثی
نہ او غیر منقولہ میں بایک کے سادی حصہ پاتا ہے لیکن حکام
لی مقام نے خاص طور پر اپنے فیصلہ کو یہاں تک محدود کیا ہے کہ
نون متا کثر اور عام قانون وراثت ہندو دینی پوری وسعت
اور لالہ لورڈ کلکٹ جلا صول کے نام۔

کے ساتھ گہاٹوالی پٹ سے غیر متعلق ہیں اس فیصلہ میں نہیں
ظاہر کیا گیا ہے گہاٹوالی پٹ بعض اعتراض کے لئے خاندان
مشرکہ کی تشرکہ سادہ و قرار دیا جائے ہی کہ دوسرے
نات قابل تقسیم جائداد کے متعلق طے کیا گیا ہے۔
دیکھ کر پٹا دسگہ سادہ سادہ سادہ اس مقام عالمی مقام
کہ ایک اور کے گہاٹوالی پٹ کی کو عیت یہ عور کیا ہے اور یہ رفا
ظاہر کی ہے کہ وہ موروثی پٹ ہے اور خاندان کے ایسے نو
ارکان پر متعلق ہو سکتا ہے جسے رعیت دار اس قابل سمجھے
اور یہ کہ خاندان کا حق ہے کہ جب تک کہ ذکور ارکان میں نسبت
ادائی مرض ہوان میں سے ایک یا دو کو گہاٹوالی مقرر کریں
حکام عالمی مقام نے عدالت ہائے ہند سے اس امر پر اتفاق کیا
ہے کہ گہاٹوالی پٹ ایسی تھے ہیں کہ جس میں خاندان کو اس
خاندان میں کوئی حق حاصل ہو گہاٹوالی کے زیر اہتمام ہو۔
بالآخر فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی گہاٹوالی پٹ خاندان کے
ارکین کو ذکور کو اس وقت تک وراثت پر پہنچ سکتا ہے جب تک
ان میں کوئی شخص موجود ہو جس میں ان فرائض کی ادائیگی کی نسبت
ہو وہ ہم اس مسئلہ کی نظیر میں اس فیصلہ کی تعمیل میں کر سکتے
کہ جب کوئی گہاٹوالی لا ولد فوت ہو تو اسکے سلسلہ رفا
میں شامل جائداد و مقسمہ خاندان متا کثر کے بیوہ کو بمقابلہ
رتہ داران ار قسم ذکور کے حق ترجیح حاصل ہوتا ہے
اس مقدمہ میں اس لئے کا اظہار کہ خاندان کو اس جائداد
میں کوئی حق نہیں ہوتا جو گہاٹوالی کے زیر اہتمام ہوتا جائداد
غیر منقسم نہیں ہو تو معلوم ہوتا ہے۔ صرف ایک اور مقدمہ میں
اس امر کے لئے حوالہ دیا ضروری ہے وہ سحا تہ پرشاد سنگ
بنام رخ بالی سنگ (۱۱) ہے جس کا فیصلہ حکام عالمی مقام نے
۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو دیا گیا تھا۔ اس فیصلہ میں اس قدر مذکور ہے کہ

پہلو بیتی گوری
بنام
میشوری شراد
(پٹنہ)

نظام
بی شریک
پیدا

زور دیا گیا تھا کہ دہلی آخری قابض اور قسم ذکر سے علاحدہ تھا
تھا کہ مشترک مقدمہ تھا مگر چہ بنیاد اور شیوا گنگا داس کی
راع میں ایک فریق آخری قابض کی بیوہ اور اسکی بیٹیاں
تھیں اور دوسرے فریق اسکے بھائی کے بیٹے دیو کے بیٹے آخری
قابض اور قسم ذکر اس اسٹیٹ میں اپنے بھائی کے ساتھ شریک
تھا۔ اسکے بیٹے اور اس کی وفات کے بعد اسکے پوتے نے اس اسٹیٹ کا
کا دعویٰ کیا جسکی نوعیت غیر منقسم جائداد کی تھی۔ یہ تجویز کی گئی
تھی کہ زمینداری متنازعہ جو زمیندار ستونی کی علاحدہ جائداد
تھی جس میں اسکے بھائی کو جو خاندان مشترک کارکن تھا کوئی
حق نہ تھا اور اسہی تجویز کا بنیاد پر پوری کو تسلیم نہ ملا آخر
فیصلہ کیا تھا اور یہ قرار دیا تھا کہ وہ جائداد ریونیو ہو یا
مکسور ہو وراثت ہو گا اور اسٹیٹ پر بھائی کے بیٹے
اور پوتے کے منتقل ہوتی ہے جیسا کہ اسہی قسم کی مکسورہ جائداد
کی وراثت کا طریقہ موجب قانون شاکسٹر مدراس کے اس
حصہ میں رائج ہے جہاں فریقین رہتے ہیں۔ بہر حال یہ یاد رکھنا
ضروری ہے کہ اگر حکام عالمقام اس زمینداری کو علاحدہ
جائداد نہ قرار دیتے تو وہ بھائی کی اولاد کے حق کو متبادل
بہی کے ترجیح دیتے جیسا کہ فیصلہ کے حسب ذیل اقتباس سے
حوالہ پورٹ کے صفحہ ۸۹ پر طبع ہوا ہے ظاہر ہے۔ اس لئے
اگر زمینداری وفات کے وقت بیٹوں کے ساتھ بطور خاندان
مشترک کے رہتا تو چونکہ وہ اسٹیٹ خاندان مشترک کی ملک
ہو تا اس لئے چچا کی وفات کے بعد کوئی نتیجہ مستحق ہوتا کہ
وراثت بننے لیکن برخلاف اسکے لوقت وفات زمیندار اپنے
بھائی کی اولاد سے علاحدہ رہتا تھا اس لئے بموجب اس
قانون کے جو علاحدہ اسٹیٹ کی وراثت سے متعلق ہے بیوہ اور

اسکے بھائی یا بیٹی کی اولاد کو وراثت میں متبادل ہوتی ہے
کے قریب حاصل ہوتا ہے اور یہ مسائل راجہ اہل حراض ہیں
اس لئے اس فقرہ سے جو جوڈیشل کمیٹی کے سلاہ کے بعد
میں درج ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ناقابل تقسیم زمینداری کے
لئے ضروری نہیں ہے کہ قابض کی اس وقت جائداد علاحدہ ہو
وہ خاندان کی مشترک جائداد قرار دی جائیگی اور یہ لحاظ ناقابل
تقسیم ہونے اور بموجب قانون وراثت حلف کر کے اس شخص
پر مشعل ہوگی حسیر قالوٹا ایسی جائداد منتقل ہوتی ہے جب
مشترک بھائی اور قسم ذکر دونوں کو حرم کرتے ہیں اور ان
رشتہ داران بھائی میں سے وہ وراثت ہو گا جو سب سے بڑا
اور راستہ سلسلہ میں ہو۔ پھر سلسلہ میں مقدمہ چلتا ہے
سنگ بنام لوکھو کنواری دے میں حکام عالمقام نے
قرار دیا تھا کہ اس امر سے کہ اسٹیٹ ناقابل تقسیم ہے ملا
ہو نہیں ہے کہ وہ علاحدہ ہے اور خاندان یا حاکم اس میں خواہ
عام حیثیت خاندان کی مشترک ہو یا منقسمہ جائداد مشترک
ہے اس سے ایک قاعدہ اور غیر مشترک سے دوسرا قاعدہ
وراثت متعلق ہوتا ہے۔ اس فیصلہ میں پورٹ کے صفحہ
کے مقدمہ سری راجہ ونوما لو۔ نیکیا یا بنام سری راجہ
ونوما لو چیا ونکندہ (۸) کے سابقہ فیصلہ کا حوالہ دیا
جس میں مقدمہ شیوا گنگا داس (۹) اس مسئلہ کی بحث پیش
کیا گیا تھا کہ جائداد ناقابل تقسیم ہمیشہ علاحدہ ہوا کرتی
ہے لیکن یہ بحث ناکامیاب رہی اور اس مقدمہ میں حکام
عالمقام نے یہ تحریر کیا ہے بہر حال وہ نظریہ جس سے
مدد حاصل کی گئی ہے اس بحث کے لئے وجہ نہیں ہوتی
یہ معلوم ہو گا کہ مقدمہ شیوا گنگا داس (۹) کا فیصلہ عدالت نے

(۹) موزا بنین پریلر جلد ۵۳۹ صفحہ ۵۴۰ (۸) موزا بنین پریلر جلد ۵۳۹ صفحہ ۵۴۰

(۹) موزا بنین پریلر جلد ۵۳۹ صفحہ ۵۴۰

اس کی تائید میں نہ ہو، مگر انہی کی رہائش سے تقریباً بیس گواہ
پیش کئے گئے جس میں سے اکثر نے اس روانہ کے وجود کی نسبت
بلکہ کسی سوال کے اظہار کے تسلیم کیا اور ایک گواہ (۱۰) دہونگہ
نے ایک تہیہ (۱۱) کہہ کر گھر کے راز کھلے بل پر تاب ہنگہ
نامی ایک شخص لادلوٹ ہوا اور وہ بیوگان میں رہا
پہنچے اور دیگرے وارثوں میں سے اس نے اپنے داماد ۱۲
نٹھانکر بیوگان کے نام میں ظاہر کئے۔ عجیب چیز یہ کہ قتل کے
گواہوں نے جہیں اکثر گھنٹہ مار کے کوئی تھے اس سے متعلق
کبھی کہ یہ نہیں سنا تھا۔ برعلاو اسکے جب ان سے دریافت
کیا گیا تو انھوں نے اقبال کیا کہ انہیں کسی ایسے واقعہ کا
علم نہیں ہے جہیں ایک بیوہ بھی وارث ہوئی ہو۔
مراۃ کی جانب سے تقریباً کل ساٹھ گواہ پیش کئے گئے۔
جہن میں سے آخر دو نے پر تاب ہنگہ کے واقعہ کا اظہار کیا
اس کی تائید میں کوئی دشاویر نہیں ہے اور خاندانی تجربہ
جو شہادت میں پیش ہوا ہے اس میں جھگل سنگھ کا باپ
سیار سنگھ کا کا ذکر ہے۔ غالباً یہ عجیب بات ہے کہ پر تاب
سنگھ کی بیوگان، بینار کی عین تیسروان تھیں اس لئے
صرف جھگل سنگھ کے باپ سیار کا نام درج متبرہ ہوا ہے۔
اگر یہ واقعہ صحیح ہو تو حاشیہ نقل معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ
جسہوں سے حرجیہ کا مقدمہ عدالت میں رجوع کیا ہے اس
امر کی تصدیق خاص شہادت و خاص واقعات سے کیے
اور ان بیوگان کے نام جو حاملان میں وارث ہوئے ہیں ان کے
ولیپ سنگھ جو، رس کا گھرانہ اور واقعہ کی جانب سے
پیش کیا گیا ہے اور جس کا نام تجربہ میں درج ہے اور جو جھگل سنگھ
کے ایک بھائی کا پوتا ہے صاف طور پر کہتا ہے کہ واقعہ کے

ماندا ان کے پاس جا کر دوسرا گال دیا۔ میں اور
 کسی کو بڑا کھرا کران بھر کستوری کماری کے گھر میں پہنچی
 دوسرا گواہ گہنسام کا گوتیا تاران نامک کہتا ہے کہ
 ماندا ان کے بھر کستوری کماری مرا فحہ کے کوئی عورت نہ لگئی
 اور اس میں نہیں ہوئی اور نہ کسی ہٹا کر کی دوسرے جگہ ان
 نہیں اور نہ پہنچی بیوہ بڑی بیوہ کے بعد کہیں
 حاسنین ہوئی اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کہیں
 ایسا نہ ہی ایسا ایسے رواج کے وجود کی شہادت آسانی
 دی جا سکتی ہے یا کہ اس کی تردید مشکل سے ہوگی جسکے
 کسی گواہ کے کوئی ان کے متعلق متبیل نہیں دی ہے اور
 جب یہ اقبال آ رہا کیا ہے کہ اس مہتمم کا کوئی واقعہ پیش
 ہے تو کسی شہادت پر بہت اقدیا طے ہو کر کیا جانا یا
 مرا فحہ علیہ کے گواہ جو ڈھری اور اس کے اطراف و اکناف
 کے رہنے والے ہیں اس رواج سے کہ جب بیوہ وراثت
 ہوتی ہے اسکا رکتہ ہیں اور بہاری اس میں غلط
 سہار ڈینا چاہنے یہ صحیح طور پر نتیجہ نکالا اور
 اس امر کے متعلق مرنے والے گواہوں کی مشہدات قبول
 کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ امر ہی بغیر حقیقت کے نہیں ہے کہ
 نکالنے میں دو مراعے کے نشوونما کماری اور خجاستہ
 سکے کے علاوہ اسکے حق میں کشور جی کے حانداد
 سے دست برداری کر لی تھی اپنے قصہ قصہ کی
 بازیافت کی نائس اس بنا پر جمع کیا تھا کہ وہ اپنے
 شہر کی روایت پر دوسری بیوہ کی عریب و رشتہ
 ہے اور ساتھی ان اتفاقات درمیان کی شریعت کی تہ
 کی تھی جو کستوری کماری اور پھر اور محمد کے اس حال

نور محمدی پور
(پیشہ)

سزاوارت میں کیا ہے۔ وہ مفہوم خاندان، تابعیت، تعلق کے
ما قابل تقسیم راجع سے تعلق تھا سابقہ کئی آثار پر مشتمل
ہو کر کیا گیا اور اب یہاں اس کا والد یا غیر وہ ہے
یہ نتیجہ نکالا گیا تھا کہ اس وقت کہ روح کا انتقال ہوتا ہے
موت بعد از موت تعلق نہیں رہتا خیال کیا دارا اورد بالحدہ
یہ ایک دفعہ خاندان کے مفہوم پر مبنی ہے اور اس کی
مستند جملہ دہود اور رشتہ سالہ میں اس کی وضاحت ہے
قاعدہ یہ سائنس کی عمل میں لگائی لیکن وقت و مکان
ایک ایسا شخص اس محال کا تابع ہے کہ اسے جو ملک اس
مستند کی طریقی تاج کے اراکین و کورس میں اس کا
میں کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ موجودہ دور کی وزارت
سے کوئی ایسا دوسرا قاعدہ متعلق کریں جو دیگر ممالک
فیہ تقسیم کے قاعدہ سے مختلف ہو۔ اس محال کی تاریخ سے
جہاں تک اس علم سے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اس کا والد کو
خالص کی غلطی یا کہ سو بہ جائداد قرار میں جس کے بعد
کے انہی کے پتہ کے واقعات نامعلوم ہیں۔ قدیم دستاویزات
سے یہ ثابت ہے کہ ہمارے برطانوی حکومت کے قبل جسکل
سے ایک سو رشتہ اس خاندان کے وجود پر تھے۔ ہندوستان
اسماری کے زمانہ کے قریب جسکل سے اس میں راہ گدہ ہو کر
ہاں سے ایک مقررہ لگان پر ایک استمرار میں چھٹا کیا گیا
تھا۔ تقریباً سو سال تک راست سلسلہ و کو میں چلا آیا
وراثت آتی رہی و قضاوت خاندان کی ادنیٰ شاخوں نے
بطور مال و نقد کے اس محال کے بعض مواضع پر حق قائم
کر لیا اور اصل خاندان سے لکھد ہو کر ان مواضع کو اپنے
خاندان میں رکھا۔ گہنہ نام اپنی وفات کے وقت اپنے بھائی

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

اور نتیجہ کے ساتھ ششوار تہا تھا اور سلسلہ پر وہ خاندان
تابع تھا۔ اس سے یہ فرض کرتے ہوئے حسیا کہ ایک
شخص کو خاندان ششوار عالم تہا کہ اس میں جائداد
ما قابل تقسیم ہو۔ وہی بدتوہ مال نہیں ہوتے جو جائداد
خاندان سے ہے۔ اس لیے یہ متلاخی تہا کہ ششوار
فہم باحوالہ اس کے حال میں کہ اس میں حق میں لگائی
مہر و مال ہو۔ اس میں وہ مال کر کے اس میں جو وہ تہا
میں اس امر کا ثبوت ہے۔ دیا، اور اندہ اور کہ سو بہ تہا
ہے جو دیا یاں کرتے ہیں۔ ہمدی راستہ وہ یہ ثابت کرتے
میں اس کا سیلاب تہا ہے
صرف ایک سوال افسوسناک رہ گیا ہے کہ آیا وہ رواج
کہ عہدہ سے استدلال کیا ہے ثابت کیا گیا ہے اگر اس امر کا
تحریری اذیان ہے۔ ہوتا کہ شوری کماری خاندانی رواج
کے بموجب اس محال کی وارث ہوتی ہے تو ہم یہ اسے قلم
کرتے کہ خاندانی رواج ثابت نہیں کیا گیا ہے جس کی رو
سے یہی یہ کہ وہ مقابلہ بھائی اور نتیجہ کے حیات میں
حاصل ہوتا لیکن اس معاملہ کا حصر صرف دعویٰ پر ہے نہ نتیجہ
کرتے ہوئے ہم تجویز کرتے ہیں کہ یہی دعویٰ کے حق میں
وہ رواج ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ سلسلہ و رواج
سلسلہ سے بچے کو ملتا چلا آیا ہے اور کوئی ایسا مفہوم
میدان میں ہوا جس میں کہ یہ وہ کے دعویٰ پر غور
کیا جاسکے۔ خود واقعہ کے بعض گواہوں نے تسلیم کیا
ہے کہ کوئی ٹھکانہ جس سے مراد قابض ہے گہنہ نام میں
دو بیوگان نہیں چھوڑا اب اس خاص رواج کے متعلق
کوئی رائے قائم کرنا مشکل ہے تا وقتیکہ کوئی خاص شہادت

اکری میں کئے تھے اور اب اس میں ۱۳۱ ڈاکٹر کی تہا کتوری
کی وفات پر وہ دوا شالی مستحق ہے حق کی بنیاد جو اس
پیر اور رقیہ میں کی گئی اس راج کے مال ہناتہ
ہے عورت داب بیت کرتی ہے اصل واقعہ یہ کہ اس وقت
رج لے تھویر کیا ہے اور جو دلہن لگا اور مران کے کوہ
کو اہوں سے معلوم ہوا ہے یہ ہے کہ حسب اسما ہ تہوالتو
رہا ہے بھائی بیرونے کے ہا و حوتی لیا ایشہ یہ ہوا کہ
ایک خاندان نے اس کے لکھن کی ماہ نے لکھن اتر گئی
ہر کیہ تھے۔ پیر و اور کشوری لے حقیر۔ تاکر لکھنے
معدیہ لے کیا کہ فی الحال کشوری گدی تین ہوا اور اس کی
ومات کے بعد پیر کے متعلق عورت کیا جائیگا۔ واقعہ
ہے کہ اسٹیٹ کا انتظام پیر ہی کرتا تھا کیونکہ
سلطنت میں بیوہ کی جانب سے غنما عام مقرر کیا
گیا تھا اولیٰ حالت میں اپنے حقوق قانونی کے قائم
کرنے میں کوئی عملی تدابیر اختیار نہیں کی تھیں۔ ولیم نے
لئے خیال کیا کہ عام محاسبانہ ایک ایسی تہیہ ہے جس کے
دریہ سے پیر کو اس امر پر رضا مند کیا گیا تھا جو خاندان
کی باعزت نے اس کے لئے تھویر کیا تھا یہ کہ حقیقت کشوری کے
سائیکس پیکن کل اسٹیٹ پیر کے زیر اہتمام رہے چونکہ
پیر و اور غنما نے خاندان میں اضافہ ہوتا رہا۔ اس لئے
ارامات ہی زیادہ ہونے لگے نتیجہ یہ ہوا کہ خاندان
وضع دار ہو گیا اور کئی رہن و انتقالات اس عرض
میں عمل میں لائے گئے کہ قرض حاصل کیا جائے۔ پیر و اپنے
رار میں یہ حیثیت غنما عام کے ان دستاویزات کی پیش
کرار لیکن اس کی وفات کے بعد ۱۹۱۹ء میں ہاکیہ

کشوری کماری کے لئے یہ وقت طلب اور تھا کہ دستاویزات
کی تکمیل کرے اس لئے اس نے سولہ میں غنما اس کے
کے میں ہر محال تہ دست مرزوری حاصل کر لی۔
یہ اندہ ہے کہ ۱۹۱۹ء میں پیر و اور غنما کے مشورہ سے کیا گیا
اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا ہے لہذا اس میں کوئی
غنما و دیگر اکیں قاصدان کے مقابلہ میں نالاش
رہن میں ٹری قوم کے لئے دگر بات حال کی گئی تھیں
ہر ویکر کہ عالمہ و قبضہ سے لکھی جا رہی ہے موجودہ
مراجعہ لے ۱۹۱۹ء میں اس بنا پر نالاش رجوع کی کہ
گہنسام سنگہ کی وفات پر وہ اور کشوری مشرک جائیداد
کے حقدار ہیں گو وہ نالاش لفظ ہر کشوری اور غنما
کے حالات ڈاکٹر کی گئی تھی لیکن فی الحقیقت ان
انتقالات کے نسخے کئے جانے کے لئے رجوع ہوئی تھی اور
مراجعہ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ کشوری نے اس مقدمہ کے
مصادرات اور لکھے تھے اس نالاش کے ناکامیاب ہونے
پر خود کشوری کماری نے پیر و اور غنما کے افعال پر
اس بیاں سے اعتراض کیا کہ وہ لفریب عمل میں آئے
تھے قبل ازیں کہ تحقیقات کی جاتی وہ موت ہو گئی۔
مراجعہ نے اپنے آپ کو کشوری کی قائم مقام بنانے کی
کو تش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوئی اور بعد ازاں
وہ مقدر ساقط ہو گیا۔

فیلم سبارڈ نیٹ جج کے رائے میں موجودہ مقدمہ
تیسرے بار اس امر کی کو تش کے لئے دائر ہوا ہے کہ
جائیداد خاندانی کی حفاظت کی جائے۔ بد قسمتی سے مراجعہ
کی موجودہ بحث اس مقدمہ کی بحث سے بالکل مختلف ہے

وہی پرشاد
بنام
مسماۃ ملک
(لاہور)

ماہیکوٹ لاہور

مراجعہ اولی دیوانی

لہر مند، اہلکھٹہ منصفہ، سراج ۱۹۱۳ء

باجلاس، جسٹس عبدالرؤف، جسٹس کیمبل

وہی پرشاد وغیرہ پنجم سماذ بھاگودھیرہ

درعیان، مراحم، درعی علیہم، مراجعہ علیہم

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۰۷ء باب ۱۹ اور ۲۳

دول ۱۴ - دوران مقدمہ میں درعی علیہ کی وفات

قائم مقام قانونی کارپریٹ نہ بنایا جانا۔ سوئی درعی علیہ

کے خلاف ڈگری اور اس کا جوار۔

یہ عدالت کے لئے حکایت قانون ہے کہ ایسے نو فی تیس

کے خلاف مقدمہ کی سماعت جہاں ری کر کے حکمی وفات

کا علم اس کو ہو چکا ہو اور اس شخص کے خلاف اسکے

قائم مقام قانونی کے درپے جاسے جانے کے فیوڈگری

مادر گریس۔

مراجعہ اولی بناراضی ڈگری منصفہ لاہور سب جج درجہ

اول واپلی مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۵ء

منجانب مراجعہ ام سراجیم۔ ایس بیگت

دلالہ جگنا تہہ۔

منجانب مراجعہ علیہم۔ لالہ سرور رام بیگت

مستر منوہر لال دلالہ بونست رائے اور لالہ

مہرچند جہاچن۔

فیصلہ۔ اس مراجعہ کے معاملہ متنازعہ کے سمجھنے کے لئے

حسب ذیل تین سیب نامے ضروری ہیں۔

حاصل ہو جائیگے جب سے کہ وہ شخص لگان دینا شروع کرے

یہ امر خود دفعہ ۳۲ کے آخری حصہ سے ثابت ہے اس کی

تائید میں کسی ٹیلیفون کی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال اس

سوال ہے جس سے خود پورٹ کو کوئی فائق نہیں ہے کہ

کلب یہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ اس کی کابضہ ملا صاحب

رہنما رہتا ہے۔ میری رائے میں اس سوال کا اقصیہ

ہر مقدمہ کے خاص واقعات پر بھی ہونا چاہیے اور اس کا

کوئی ایک نام جو اب میں ہو سکتا ہے ظاہر ہے کہ دفعہ ۱۹

قانون مزاعان اس مقدمہ کے واقعات سے غیر متعلق

ہے کیونکہ درعیان معافی وار خیراتی ہیں کہ اسامیان۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ درعی علیہم نہ میندار کو حقوق و خلیکاری

کے حاصل کرنے کے لئے بارہ سال کی ہی ضرورت نہیں ہوتی

کیونکہ انھوں نے بالکل لگان اور انہیں کیا ہے۔ درعی علیہم

نہ میندار کو حقوق مالکانہ اس وجہ سے نہیں حاصل ہو سکتے کہ

انھوں نے یہ نہیں ثابت کیا کہ درعیان معافی وار کے مقابلہ

میں حق مالکانہ کا ادعا کیا گیا تھا۔ درعیان انہیں مثل

اسامیان کے خیال کر کے بدریجہ نالاش تبدیل کرنا چاہا

اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو مقدمہ بالوست ناما میں پرشاد

بنام رام کمار (۱) درعی علیہم نہ تو مالک ہیں نہ اسامیان

و خلیکار اس لئے تبدیل کئے جائے چاہئیں اور عدالت

ابتدائی کی ڈگری میں دست اندازی نہ کرنی چاہیے۔

اس لئے میں یہ مراجعہ منظور اور عدالت مراجعہ ماتحت

کی ڈگری منسوخ کر کے عدالت ابتدائی کی ڈگری موٹام عدالت

کے کل خرچہ کے بحال کرتا ہوں۔

مراجعہ منظور کیا گیا۔

(۱) منسلک ڈسپنڈر نامہ سنہ ۱۹۱۵ء نمبر ۲۔

بھج
سنا
نہا
د

اور ان کے سوال پر صرف کہ ماضی کا یہی ہوتا ہے کہ
کہاں اسامی ہمارا مذہبی رہنما رہتا ہے۔
ہو مینا کا اختیاری اور یہ کہ تصور پیر کو اسامی تصور
کے لئے اور اس لئے اس لئے کہ وہ۔
مذہب کا دستور ماریہ بنانا اور نام کا سلف
موسیٰ سے ہر سال کے لئے اس کے لئے۔

مراۃ ثانی سارا ہی گریہ و زاری کیلئے جو مراد کا دستور
۱۹۱۱ء -

سماجیہ افغان - سیکرٹری شہید ریشل -

سماجیہ افغان - سیکرٹری شہید ریشل -

فہمہ ساریہ - یہ بیان کا مراد ہے جو میں نے سنی مالش
پیدا - اپنے مدعیوں کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے
اپنے اس لئے کہ میں نے اس کے لئے تحت وہ ۱۹۱۳ء

دائری - مدعی علیہم کا بیان ۱۰ فصل لروہ بیان بخیر ہے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ماضی پر اس کے ماضی عدالت مال میں رجوع کی گئی اور
اس کے لئے کہ اس کے لئے یہ توجہ کی کہ ماضی میں زمیندار اور
اسامی کا تعلق قائم ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مدعی علیہم نے
کہ اسامی کے لئے اس لئے وہ اسامی غیر وحید کار ہو سکتے ہیں اور حق
دیکھنا کہ اس کے لئے اس لئے ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
سکھنا کہ اس کے لئے اس لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے
ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

ہو نہ پر سکہ یہ بیان اس کے حوالے سے اور ان کے مدعی علیہم نے

۱۰ سالہ سال ہے اس لئے ان کو حقوق دیکھنا کہ اس کے

کامیاب رہا ہے۔ اور جو ریٹائرمنٹ کو تسلیم نہ کرنا چاہتا ہے
 طبعی ڈگری حاصل کی گئی اور موجودہ مراد معینان دی
 ریتاد اور اسکے بیٹوں نے اس قضیہ کی ڈگری کے خلاف جرح
 لیا ہے۔

بے شہرناہ و شکریہ وہ لانا ہر نے ایک ہر فرد
 نے ۲۳ نومبر ۱۹۲۳ء مانہ رہا اور یہ بھی کہا ہے جس شخصیت
 سے فیصلہ میں معذرت غلطی داخل کر رہا ہے
 سماء بہر گو قائم مقام پسماندہ رام سرور اس و بالال
 رسالہ رام جو کاکال کے قائم مقامان و عویدار سے (۲)
 ہوئی نسبت نسبت سرتارتہ کے کر دیا جائیگا۔

یہ ضروری ہے کہ عدالت تحت کی ڈگری ابتدائی امر پر
 سوچ کی جائے اور مقدمہ مکر فیصلہ کے لئے واپس کیا جائے۔

۶۔ جو ریٹائرمنٹ کو مرقعہ بناراضی ڈگری ابتدائی
 نفع کر دیا گیا۔ کاکال مدعی علیہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۳ء
 لوفوت ہوا۔ دیہی پرشاد مدعی نے ۱۶ جون ۱۹۲۳ء
 و ایک درخواست عدالت تحقیقات کنندہ میں اس حکم
 کے لئے پیش کی کہ وہ کاکال کا قائم مقام قانونی ہے
 و ۶ اگست ۱۹۲۳ء کو عدالت نے یہ ہدایت کی کہ مدعی

پیرم اس درخواست کا جواب دیں لیکن شل میں کوئی
 واپس نہیں ہے اور نہ اسکے متعلق کوئی حکم دیا گیا۔
 کاکال مدعی علیہ قائم رکھا گیا اور ڈگری قطعی اسکے
 و دیگر مدعی علیہ کے خلاف صادر کی گئی۔ مرقعہ
 پرانی نمبر ۲۳ اکیس ۱۹۲۳ء کو سٹیشن پر
 مال ایڈوکیٹ نے بالال و سالک رام کاکال کے
 بھائیوں کی جانب سے یہ درخواست کو کہ وہ مرقعہ

رہائے جائیں کہ پسماندہ کاکال کے قائم مقامان قانونی
 ہیں و درخواست تمام مستحیات آٹا ہل سٹیشن کی گئی اور
 اپ سمانہ براگہ ہے۔ رات عکس یہ مدعہ پیدا کیا گیا ہے
 جسے بالال و رام نے بھی تسلیم کیا ہے کہ عدالت تحت
 نے کاکال کے قائم مقامان قانونی کو مدعی علیہ برائے
 تہ قنور کیا ہے۔ یہ عذر قابل پذیرائی ہے کیونکہ عدالت
 سماعت کے لئے یہ درخواست عدالت قانون تھا ایک ایسے شخص
 کے مقابل میں مقدمہ کی سماعت جاری رکھے جو فوت
 ہو چکا تھا اور یہ کی وفات کی اطلاع دی گئی تھی اور اس
 شخص کے خلاف ڈگری صادر کرے۔

لہذا ہم عدالت تحت کی ڈگری منسوخ اور تہ مکر
 فیصلہ کے لئے واپس کرتے ہیں تاکہ درخواست مرقعہ
 ۱۶ جون ۱۹۲۳ء کا فیصلہ کیا جائے اور یہ تہ مکر کیا
 کہ کاکال کا کون قائم مقام قانونی ہے اور اس کو
 مدعی علیہ بنایا جائے۔ یہ درج کر کے کہ عدالت تحت
 امر ابتدائی کے متعلق ختم رہا۔ اس لئے حکم دی
 تحت آرڈر ۱۱۔ ل ۲۳ دیا جاتا ہے۔ دونوں مرقعہ
 کے اثامیہ واپس آجوت گئے اور مقدمہ مقدمہ کا حرج ہوگا۔
 ڈگری سن لائی مقدمہ واپس کر دیا گیا۔

ٹائیکورٹ الہ آباد

مراعتانی دیوانی

۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء کو فیصلہ سراج ۱۹۲۳ء
 باجلاس۔ ۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء کو فیصلہ
 پھول حیدرکس دیہ بنام سماء و رجمہ نمبر ۵
 دیوانہ۔ ۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء کو فیصلہ

[illegible]

(۱۵)

بھوپال

سولہ
تیئیس

رام سونو داس
سماد ہاگڑی

سماد ہاگڑی

چاند

راگا رام

(ج) دیشی پرشاد

سرگرم
حرفی پرشاد
کاشمی پرشاد

امرا رسگہ شجرہ منبر، ٹری ہانڈا دیکھا مالک تھا جس پر
اسکی بیوہ سماء رام دیوی اپنی وفات تک لڑائی لڑتے
قابل رہی بعد ازاں اسکی وراثت کے تین دعویدار
پیدا ہوئے۔ ۱) امرا ولسنگ کی بہن سماء رام دیوی
کی اولاد ۲) رام سرن داس وکاکال جرساکیان پور

گہ
ام
سنگہ
ہور

یہی ہے لی عیاں
اسی مقدس ہے جو نہ تو ہے نہ قیاس ہے نام
ایسا اچھا ہے۔
سرسا ہمارا سنگہ کیسی ہر جگہ
ہو اس کی ہر جگہ اس کے ہر جگہ
یہ عیاد ہے کہ تہاوت لسانی ہر جگہ ہے
دور رساوت اس فرق کی جاہ سے طبع کیا ہے جسے
آخر صریحت ہو۔

یہ ان کا ہر من میں ہے کلاں دستاویزات کو طبع کرانے
اور بدولت ماتحت میں مراد علیہ لے استدا کیا ہو۔
آزادی فرقی لارہ فعل صوری دستاویزات کے طبع کرانے
بے تاہر ہے تو بدولت ان کے طبع کئے جانے کے لئے مقدر کو
ملو عیاں کر سکتی۔

مراد اسی بناراضی ڈگری شہید بنو شرج در جلال لاہور
سورضہ ۲۰ مئی ۱۹۱۹ء۔

سجانب مزعہ ڈاکٹر نند لال۔
سجانب مزعہ علیہم لالہ بدری واس۔ آر۔ بی۔ و۔
دلوان ہر چند۔

فیصلہ۔ چاندنا متنازع اس مقدمہ میں جس کے یہ مقدمہ اور مقدمہ
ملکی پیدا ہوا ہے متوفی بڑا سنگہ و ہیلو باٹ مکہ قصہ ہو سکے
سجانب لکاسور کی ملک تھی۔ مدعیان نے اس کی درامت کا
دعویٰ جہاں بلدا کے نواسہ کرنا سنگہ کے جسکے متعلق بیان کیا گیا
ہے کہ وہ بڑا سنگہ کا بیٹی ہے اس بنا پر کیا کہ وہ اس کے
پانچویں پاپشت کے یکدی رشتہ دار ہیں۔ حامدا میں اراضی
اور مکان شامل ہے عدالت تحت نے قرار دیا کہ ہر اراضی

۲۸

مدعیان کی موروثی جائیداد تھی نہ کہ مکان۔ اس لئے نتیجہ
کے عمل کو مثبتہ سمجھ کر قرار دیا کہ وہ خلاف رواج
تھا۔ اس لئے مدعیان کے حق میں اراضی تنازعہ کے حق کے
استقرار کی ڈگری صادر کی لیکن مکان کے متعلق ان کی
نالش خارج کی گئی۔ مدعی علیہ نے ڈگری متعلق اراضی کی
نالش سے مراد رجوع کیا ہے اور مدعیان نے مراد علیہ
اس دست عا سے دائر کیا ہے کہ مکان کے متعلق ڈگری مراد
صادر کی جائے۔

دستاویزات جنہیں عدالت تحت میں فریقین نے پیش
کیا ہے اور جن میں سے بعض کا حال معطل میں دیا گیا ہے اور
جس پر فریقین نے استدلال کیا ہے طبع نہیں کی گئی ہیں۔ مراد
علیہ کے کونسل کے پاس دفتر سے معمولی نوٹ پر اسلئے جائیداد
روانہ کئے گئے تھے مگر باوجود اس کے انھوں نے ان کو شہادت
کے طبع کرانے کے لئے درخواست نہیں دی اس عدالت
کے عملدرآمد کے مطابق مقدمہ کی شہادت لسانی مرافع
کے مصارف سے طبع کیجاتی ہے اور دستاویزات وہ
فریق طبع کرتا ہے جسے انکی ضرورت ہو۔ ڈاکٹر نند لال نے
اپنے مرافعہ کی تائید میں یہ بحث کی ہے کہ مثل مطبوعہ میں اس
امر کی کوئی شہادت نہیں ہے کہ جہاننگ مدعیان کا تعلق
ہے وہ اراضی موروثی ہے۔ عدالت تحت نے اپنی اس تحریک
کی تائید میں کہ اراضی موروثی تھی صرف ایک شہادت پر
استدا دیا ہے وہ یہ کہ ہندو بست بابہ ۱۹۵۷ء کے نسب
نامہ میں متوفی اور مدعیان کے مورث مشترک سہمی کو راولد
پارچا کا ذکر کیا گیا ہے یہ مقدمہ جیون سنگہ بنام پارچا کو راولد کا
حوالہ دیا گیا ہے جس میں یہ تحریر ہے کہ اس مقدمہ کے نسب نامہ

و سرور

یہ ایسا اور اس کا اختیار نہیں ہے۔

[illegible]

موجودہ اڑوڑ اہل مدینہ اور شہر و دیہات میں اس وقت تک اس قدر کو
توسیع اختیار کر چکا ہے کہ اس کا دو ٹولہ کم از کم دس گز کی سڑک پر چلا
سکتا ہے۔ لیکن تو اس کے وہ سب وسعت کا سبب وہ تھا کہ
ڈگری داروں کے پاس جو اس کے حقوق کا تصدیق کا دلائل اور سند
ملنے پر کہے۔ اور اس عرصہ کے لئے ڈگری سے بنیاد رکھنے اور
پھر ان کے کسی ضلع کے بعض اہل علم کے مابین جو ابھرا تو اس کا
تصدیق ملے اور ڈگری لاری تھا کہ جو اس کو چاہئے کہ
اس کا ایمان غریبوں کو یہ کہے کہ جب وہ رحیم علیہ السلام کو
تجسّس نواس وقت ان کی یہ حقیقت تھی۔

مرافعاتی التعلیمی سارعتی و ترقی مصدرة سار و ترقی سار
۱۳۶۴ هـ ۲۶ جولائی ۱۹۴۴ ع

[illegible]

فرض ہے تقسیم جو چھ گھنٹہ کی ہو اس میں سے ایک گھنٹہ کے لئے ایک شریک بنے اور
ان مدعیان کو ڈگری اس قدر ملے جس قدر مدعی علیہ سے ان کا خیر و دنیا
کیا تھا۔ اس عدالت میں اسکا ادارہ ہوا اور مدعیان نے یہاں ایک
درخواست عدالت کی کہ اس کی تفریق ہو کہ عدالت نے
کہندہ کی مصدروہ ڈگری میں مزید ترہیم لگی اور مدعی علیہ سے
مزید حزیہ عاید کیا گیا۔ یہیں جس درخواست نے جس سے وہ
جو مدعیان ممبر بننا ہوا کی جانب سے یہیں استدعا پیش کی
ہے کہ یہ تحفظ قانونی عدلیہ ہر اسماہ دیا جیسا کہ جس کے حقوق کے
متعلق عدالت خود تصفیہ کر کے احکام مناسب صادر کر سکتی
ہے اور جس نے درخواست میں شریکیت سے انکار کیا ہے کل
حزمہ کی ڈگری کی تقسیم کر لی جائے۔ عدالت نے اس کی توجہ
میں احکام ۲۲ اور ۲۱ کے مطابق صابطہ دیوانی کی رو بہ پیش
کر لی کہ اس کی ایک حکم مصدروہ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس
عدالت نے ان احکام سے توجہ کی تھی۔ اس معاملہ میں درخواست
یہ ہے کہ مدعی ہر اسماہ دیا جیسا کہ گھنٹوں ڈگری مدعی علیہ راجا ملوویک
کی پیشگی ہے۔ یہ مقدمہ تعلیمی کی کارروائی سے ہی صرف میر
طور پر ثابت نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کارروائی سے بھی
ثابت ہے جو عدالت نے اس میں تقسیم کی ڈگری تعلیمی کی تیار
کیں گے کہ یہ بھائی ہیں نے اپنے طور پر کوئی حاجی تصفیہ
کر لیا ہے بلاشبہ اس ناگت تصفیہ کو جو عدالت نے اس میں
مدعی ہر اسماہ دیا جیسا کہ اس کی تصدیق کی ہے کہ
اس نے اس حزمہ کی ڈگری کی کامل رقم وصول کر لی ہے جس کی تقسیم
کے لئے دیگر مدعیان نے اب درخواست کی ہے۔ عدالت نے اس
میں یہ قرار دیا ہے کہ ڈگری جو ہر اسماہ دیا جیسا کہ اس کا
اتر راجا ملوویک ہے اور سرگرم مدعیان کے حق میں

انکار و غنائت قانون در بصری و ساریا لے سنہ میں
 کیا گیا۔ انکار کر کے کے مساوی پہنچن قابل قبول کی غلط
 کرتے ہوئے ہو لے یہ اسے اعتبار کیا جاتی تھی۔ ہم نے
 قاضی جی کے کیونکر ایک سبب و بطور بالارادہ تیر عاصری
 بالارادہ غیر عاصری سے مختلف تھا۔ تقدیر کے مابین امتیاز کر
 سہ۔ سبب و بطور اس امر کی قیادت کرنے سے متعلق
 اور انہی اہل کی بنا پر اگر کوئی تکمیل کنندہ عاصری سے قاصر
 تو اسکو جبری کرنے سے انکار کر دینا جائیے ہم اس امر کے لئے
 کوئی جائزہ نہیں پاتے کہ کب تک محض حاضر ہوئے سے تیار
 ہو سکتے ہیں کسی حادثہ کی وجہ سے دوسری جائز
 وجہ کی بنا پر ہو بالارادہ قرار دیا جائے اور اگر جبری کرنے سے
 انکار کیا جاتا ہے تو کیوں جبری سے انکار نہیں سے انکار کی
 وجہ قرار دی جائے۔ مثلاً فرض کیا جائے کہ ایک شخص تیار
 کو حسب ضابطہ تکمیل کرنے کے بعد اس شخص نے حوالہ کرتا ہے جسے
 میں اس کی تکمیل لگائی ہے مگر اگر جبری کرنے کے لئے اس کو سخت
 کے پاس نہیں کرتا ہے اور کیا اطلاع تکمیل کنندہ دستاویز
 نام جاری کرنا ہے کہ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوا تو تکمیل
 کرے۔ تاریخ مقررہ تکمیل کنندہ حاضر ہونے تکمیل کے قبل کرنا
 مصداقہ کر کے اپنے گھر پر لکھتا ہے لیکن اتفاق سے راستہ میں
 اس پر ایک حادثہ پڑتا ہے اور جب جبر کر کے پاس حاضر ہو
 سے قاصر رہتا ہے۔ جو دستاویز کی جبری کرنے سے انکار کر دینا ہے
 اس مقدمہ میں جبری کرنے سے انکار کرنا طرہ تکمیل لکھ دے
 غیر عاصری پر منحصر ہے لیکن کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس مقدمہ میں
 غیر عاصری بالارادہ ہے اور تکمیل کرنے سے انکار کی بنا پر
 جبری سے انکار کیا گیا ہے تکمیل کنندہ نے تکمیل کیا

بلکہ وہ یہ نہیں کہ اسے ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں
 و امتیاز کر کے وہ عاصری سے بالارادہ ہم کو جبر سے کہ جبر
 حالات میں کہا جاسکتا ہے کہ غیر عاصری کے لئے انکار سے
 ہے بہر حال یہ مثال بہت خالی نہیں ہے اور عاصری و اس کی
 میں تو یہ ہے کہ اگر وہ بالارادہ ہو گا تب رجوع اس لئے کہ
 اس کے لئے درخواست جبری نہیں ہو گا غلط و غلط و غلط
 یا بالقرض اس لئے اس پر وہ کار کے لئے عاصری کی جبری حقائق
 کے تحت سائل کو حوالہ عاصری پر کیا جاتی ہے جیسا کہ اس
 درخواست کی ترمیم کی جارہا ہے اس سے ہم جیسا کہ
 چاہئے تھی لیکن اس امر پر بحث غیر ضروری ہے کیونکہ عاصری
 ہمارے لئے یہ ہے کہ مراد اس بنا پر اس کا سیاب رہنا چاہیے
 کہ عاصری نے جیسا کہ دفعہ ۲۲ میں ہے تمام لوازم قانونی کی
 و اس تکمیل کی ہے اور یہ کہ وہ تحت دفعہ ۲۲ میں ہے
 کہنے کا حجاز ہے اگرچہ جبری سے انکار تکمیل کرنے سے انکار
 ہی تھا اور اگرچہ دفعہ ۲۲ میں ہے جائز تھا۔
 جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے کہ محض ایک دفعہ جو دست
 میں تیار وہ یہ تھا کہ اس کی تصدیق نہیں کی گئی تھی۔ ان حالات
 جبری دستاویزات کی دفعہ ۲۲ میں ضرورت طرہ جبری
 ہے۔ دوسرے تمام لحاظ سے تحت دفعہ ۲۲ وہ ایک جائز اور
 مناسب درخواست تھی محض یہ واقعہ کہ اس پر دفعہ کا عنوان
 دے تھا بائکہ اس میں قانون موصوعہ کی ایک دفعہ کا غلط
 حوالہ دیا گیا تھا اس کو درخواست کی قسم سے خارج کرنے کے لئے
 کافی نہیں رہتا تھا اگر وہ دفعہ ۲۲ کی الواقعہ و قانوناً
 ایک درخواست تھی تو مناسب طور پر جبری اس کو منظور
 دے سے انکار نہیں کر سکتا تھا محض اس وجہ سے کہ اس کی

اتم سگ
 تمام
 نقل دیوی
 (لا جوس)

اتر سنگھ
بنام
سمان رتن گریہ
(لاہور)

ایک اطلاع اس کی تعمیل کرانے کے بعد تیار کیا ۱۲ اگست سن ۱۹۱۸ء
اس کو اس بنا پر خارج کر دیا کہ تکمیل سے انکار کر چکی وجہ سے بڑی
کرنے سے انکار کیا گیا تھا اور یہ کہ اس نے دفعہ تحت دفعہ
از قانون بٹری و سٹاویز سٹاویز نہیں تھا اسکے بعد تیار کیا
۱۲ اگست سن ۱۹۱۸ء کے لیے جو وہ مقدمہ وار کیا مدعی علیہ
کی اہم سماعت یہ تھی کہ مقدمہ قابل بذریعہ نہیں تھا کہ مدعی
حقانہ ملکی مبادیات ۱۱۱۱ ملازمی سٹریکٹ کو پورا کرنے سے قاصر
تھا جس سے وہ پارہ بکار اور اور سی جھکا دفعہ سے فائدہ
اور ان کے حقوق ہوئے اور دوسرے دفعہ سٹاپ پیش کیے
کئے گئے لیکن اب یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ مقدمہ سخت ہو گیا ہے
عدالت و رتن و سٹاویز کی اصلیت اور اس کے خلاف کیا گیا ہے
اموال و اس کے ہمارے تعلق ہیں وہ بطور اسٹریکٹ سٹریکٹ
سے داخل نہیں ہیں۔ نالاش کے قابل ذیل دی گئی ہو گئی ہے
متعلق ہیں سٹریکٹ سٹریکٹ کے اثبات میں سٹیج کی ہے اور
مدعی کے مدعی کو ڈگری کیا ہے۔ اس سے علاوہ ڈگری کی
ماہی تہ مدعی علیہ نے تو سٹاویز سٹاویز میں وراثت
سٹریکٹ کی ہے اور سٹریکٹ کے اسٹریکٹ کی مالیت کا
سمان رتن کی ہے۔

لکھنؤ سٹریکٹ سٹریکٹ و دوسرے سٹریکٹ کے لیے ہیں اور
یہ سٹریکٹ کی ہے کہ احکام دفعہ ۳۳ سٹریکٹ میں اور قبل اسکے
کہ کوئی فریق سماعت دفعہ ۷ قانون بٹری و سٹاویز سٹریکٹ
نالاش دائر کرے اس کو اس کی سختی سے پابندی کر لی جائے
اس پر دیا گیا ہے کہ جب مدعی کو سخت دفعہ ۳۳ ورجسٹ
پیش کر لی جائے گی لیکن اس نے اپنے چارہ کار کی غلط فہمی
و بٹری کے پاس مواضع سخت دفعہ ۷ میں کر دیا تھا اسکے

۱۱۱۱ مدعی ہے کہ وہ بٹری کے پاس مواضع سٹریکٹ ہو۔ قانون سٹریکٹ
کی دوسری سماعت بٹری کے تکمیل کنندہ کا حاضری ہو اور اس کے
کرنے سے قاصر سٹریکٹ سے انکار کر کے سٹریکٹ سٹریکٹ اور اس کے
ایسی حالات میں بٹری کے سٹریکٹ انکار کرنا کسی فریق کو قانون کی
دفعہ ۲ کے تحت مواضع سٹریکٹ نہیں کرتا بلکہ اس کا سٹریکٹ
چارہ کار یہ ہے کہ وہ صرف ایک درخواست تحت دفعہ ۷
بٹری کے پاس پیش کرے۔

دوسری مواضع سٹریکٹ سٹریکٹ سٹریکٹ کرتے ہیں کہ مقدمہ
موجودہ میں دفعہ ۷ کے احکام کی پوری پابندی کی گئی ہے یہ کہ
کسی فریق کے تکمیل سے اقبال کرنے کے لیے قاصر ہوئے سٹریکٹ
طریقہ یہ ہے کہ اس کے سٹریکٹ سے انکار کیا گیا ہے کہ وہ سٹریکٹ
میں یہ سٹریکٹ ہے کہ اس سے انکار کر کے سٹریکٹ سٹریکٹ۔ یہ
انکار کیا گیا تھا اور یہ کہ اس کے سٹریکٹ مواضع سٹریکٹ جس نے
درخواست کا سٹریکٹ کیا تھا حالات سٹریکٹ طریقہ وہ
امتیاز کر سکتا تھا اختیار کیا لیکن اس نے درخواست میں
درنوں دفعات ۲ دفعہ ۷ کے کریس اور اس نے بٹری سٹریکٹ
اس ام کا تعلق چھوڑ دیا کہ دونوں دفعات میں سے کون دفعہ
مستقل ہو سکتی ہے۔ یہ فریق سماعت کی ہے کہ بٹری سٹریکٹ
کرنے سے انکار کرنا کسی صورت میں سخت دفعہ ۷ تھا اور
یہ کہ ایسا انکار مدعی کو قانون مذکور کی دفعہ ۷ کے تحت نالاش
دائر کر لیا مستحق کر دیتا ہے۔

یہ سوال کہ ایک تکمیل سے اقبال کرنے کے لیے کسی فریق کا حاضری
نہ نہ تکمیل سے انکار کر کے سٹریکٹ سٹریکٹ سوال ہے کہ
ممكن ہو کہ اس کا غلط فہمی ہو۔ سٹریکٹ سٹریکٹ سٹریکٹ
قرارداد ہے کہ حاضری اور تکمیل سے اقبال کرنے سے بالا اور وہ

کی مانگ تھیں کہ جس قسم کا اثر بڑی کار یا در سے زیادہ کیا جا سکے گا
 ہے کہ درخواستِ حقیقت و دفعہ ۴ پیش کی گئی تھی وہ ماضی تھی
 اور اس کے قبول کرنے سے انکار کیا گیا کیونکہ اس کی تصدیق اس وقت
 طرز پر نہیں کی گئی تھی لیکن وہ درخواست اس وقت بھی ایک درخواست
 مستحکمہ دفعہ ۴ ہوگی اور نہ بڑی کار کا اس کو خارج کرنا گونا گونا
 مستحکمہ دفعہ ۴ کے قیام کے بعد اس کی وہ ایک حکم تحت دفعہ ۶
 ہوگا۔ بہاری رائے میں اس بحث میں بالکل حقیقت نہیں ہے تاہم
 قرار دینے میں کہ دفعہ ۴ کے تمام لوازم کی تکمیل کی گئی تھی اور بڑی کار
 کا خارج کرنا تحت دفعہ ۶ پر نہ ہوگا وجہ سے مفید نہ تھی دفعہ ۴
 بالکل قابلِ پیش رفت تھا۔ دستاویز کی صلیت اور صلیت
 تکمیل پانچ کے سوال کے متعلق ہم عدالتِ مستحکمہ کی رائے سے
 بالکل منفی ہیں کہ وہ جب صلیت تکمیل پائی تھی اور دفعہ ۴
 مدعی کو حوالہ کی تھی۔ آخر میں یہ بحث کی گئی ہے کہ مقدمہ ایک
 استقراری مقدمہ تھا اور یہ کہ کیل سی فیس مبلغ ۱۰۰ سے زیادہ
 نہ ملائی جانی چاہیے تھی ہم اس بحث میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں
 صیر تھا مقدمہ استقراری قسم کا نہیں تھا بلکہ وہ ایک مقدمہ تھا
 جس میں داد کی تفریق کی استدعا کی گئی اور وہ منظور کی گئی تھی
 ہماری رائے میں کیل سی فیس صحت کے ساتھ شخص کی گئی ہے
 اور ہم اس غلط فہمی کو نظر کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ مقدمہ کا امتیاز
 رہتا اور نہ صرف خارج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کیا گیا۔

ماہکورت الہ آباد

مگرانی دیوانی

منبر مقدمہ - ۱۱ ستمبر ۱۹۲۳ء منصف ۱۹ جون ۱۹۲۳ء

باجلاس - مسٹر جسٹس ڈینیلز -

کوٹھی و دار کا وہیں جو بیٹا نام کوٹھی شہزادین گوداری ل

پیشادہ سائل - فرانی شانی - کوٹھی و دار کا وہیں
 قانون دستاویزات قابلِ بیع و تہری ایکٹ ۱۹۰۷ء کے تحت
 منظر کی کار پر تفریق منظر کی رمانی کب قابلِ پابندی ہے۔
 ایک منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں ایک منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں
 منظر کی رمانی قابلِ پابندی نہیں ہے سوائے ان کے کہ عدالتِ مستحکمہ
 متبرک کے لئے منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں سے منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں
 اور ثابت کیا جائے
 مگرانی دیوانی منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں سے منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں
 ۱۱ ستمبر ۱۹۲۳ء

مسحوب سائل - مسٹر کئی - بی - مندرجہ -

مجاہد فرانی - ڈاکٹر کئی - این - کیلجو -

صفحہ ۱۹۳

فیصلہ یہ ایک درخواست مگرانی بخلاف دیگر بیج عدالت
 مطالبات حقیقہ کا پودہ ہے جہاں تک کہ اس کے خلاف مسائل
 کوٹھی و دار کا وہیں اور دوسرا جہاں تک کہ منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں
 دلائل گئے ہیں منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں کے نام پر کی گئی تھی اور تمام
 مسائل جہاں تک کہ ان کی ذمہ داری کا تعلق تھا یہ تھا کہ آیا
 انھوں نے اس کو منظور کیا تھا یا نہیں۔ عدالت تحت کے
 ذیل علم جمع کی ہے رائے ہے کہ منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں کے نام پر منظور نہیں کی گئی
 تھی جیسا کہ قانون مذکور کی دفعہ ۴ میں ضرورت ظاہر کی گئی تھی
 لیکن موسوم علیہ منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں کے منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں کے نام پر
 لیکن انھوں نے شہادت رمانی کی بنا پر یہ نتیجہ کی ہے کہ منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں
 نے اس کو رمانی منظور کیا تھا اور انھوں نے اس پر پابندی
 کے خلاف کوٹھی و دار کا وہیں۔ انھوں نے اس بیان پر تہمت لگائی ہے
 جو عام کے قانون دستاویزات قابلِ بیع و تہری کا بیع جہاں
 کے ص ۱۹۰۷ء کے تحت ہے کہ ممکن ہے کہ منظر کی کوٹھی و دار کا وہیں

سنگ
بنام
از دیوی
(ظاہر)

و خداوند ہونا ظاہر ہوتا تھا جس سے ظاہر ہونے کی توفیق نہ تھا
مقدور تر میں سا ہو بنام ہنگوشت ہر اسے (۱) جسٹس
اوڈوٹھانے یہ رائے ظاہر کی ہے "یہ قیاس نہیں کیا جاتا تھا
کہ کوئی عدالت انصاف نہ دے گی ایسی درخواست کے منظور
کرنے سے انکار کر دیا جواسکی اور لوگوں کی شہ پر منظور کیا گیا
اور قانون کی بنا پر منظور کیا جاسکتی ہے محض اس وجہ سے کہ سال
لے عدالت سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ ایک غلط وعدہ کے تحت
اپنے مسئلہ احتیارات پر عمل کرے یہ اگر اس وجہ سے
واقعات سے ہماری قوت سے مطابقت ہوتی ہیں اور سچا ہوا
ہے رائے ہے کہ اس درجہ است میں وعدہ کا غلط اندراج کسی طرح
اس کو کالعدم نہیں کرتا لیکن یہ نکتہ نشیوار میں بہت زور
کے ساتھ یہ بحث کیے ہیں کہ عدم تصدیق کا نقص کارروائی
کیے لئے جہر باگ تھا اور اس امر کی بنا پر ایک بڑی تفرقہ
نظم کر کے پیش کرتے ہیں کہ احکام قانون جو بڑی دستاویزات
بلہ انڈیا میں تھے تاکہ یہ بڑی اور انکی تھی سے پابندی
کی جاتی چاہیے ہم نے ان نظام نظم کر کے جانچ کر اور ہماری
رائے ہے کہ وہ موجودہ مقررہ سے متعلق نہیں ہوتے ہر تہا
کردہ نظام رائے مقدمات سے متعلق ہیں نہیں یہ سوال پیش ہو کہ
ایا دستاویز جو بعض جسطری دفتر بڑی دستاویزات میں
پیش آگئی ہو وہ بطور پیش کی گئی ہیں یا نہیں۔ ان معلومات
میں یہ ضرور دیا گیا تھا کہ ان قانون کی دفعات ۱۲۱ و ۱۲۲
۱۲۱ میں آیا اور یہ کہ عدالت کو چاہئے کہ وہ قانون جسطری
دستاویزات کے تہا بیدی احکام کو باطل ہونے دیں ہر تہا
۱۲۱ کے کارندہ جو درخواست کو بعض جسطری پیش کرتا ہے
اس کو حسب ضابطہ اختیار نہیں دیا گیا ہے ۱۲۱ کے بعض جسطری
(۱) ان میں سے ایک سے ۱۱

پیش ہونا اس قانون میں مذکور ہے یہ بالکل درست ہے کیونکہ
دفعات ۱۲۱ و ۱۲۲ میں مذکور ہے کہ ان شخصوں کو جو جسطری
مذکورہ جسطری میں سے کسی کا ارتکاب کرتا ہے ہوں ان کو باطل
رکھے مقدمہ وہ وہ میں سے کسی ایسا نہ ہو سکتا ہے
جو نقص ہے وہ ضابطہ کا ہے اور میں کوئی ضابطہ نہیں دیتا اور
مسلک یہ قرار دیا گیا ہے کہ کارروائی کی اہلیت کا یہ کہ ان کے
ضابطہ کا لحاظ کیا جاتا ہے مقدمہ میں سا ہو بنام میں سے کسی
۱۲۱ میں جسٹس مگر یہ جسطری کے لئے تھیں ان کے جسطری حالانہ
یہ قرار دیا گیا کہ یہ جسطری نہ ہوگا اگر اصطلاحات کی یہ بھی نہیں
کی انصاف کی غرض سے خلاف اور میں ہے ان کو باطل کرنے کی
اجازت دی جائے یہ واضح ہے کہ قانونی ضابطہ اس جسطری
کے لئے وضع نہیں کیا گیا ہے ہر تہا میں مذکور نام کے بعض
جسطری اس کے لئے یہ قرار دیا گیا کہ اگر اس میں مجموعہ ضابطہ
دیوانی جسطری کے لئے بعض جسطری پر فرما کیے دستاویزات میں
محض ان کے ضابطہ کا سوال ہے اور اس امر کی تفریق عدالت کا
فریضہ ہے کہ حکم کی تعمیل کی گئی ہو بعضی جسطری کے
احکام جو جسطری ضابطہ دیوانی کے کارندہ میں ان میں سے
میں وہ تفریق ایسی الفاظ میں نہیں قانون جسطری میں
کی دستاویزات میں احکام ہیں اس میں کوئی تفریق نہیں ہے کہ
جسطری جسطری کی تصدیق میں نقص ہو یا نہ نقص ہو کیے جسطری
میں یہ دیکھا جائے اس کی تفریق یہ نہیں ہو سکتی ان جسطری کے اصلاح
کی جاسکتی ہے اس لئے کہ بعض ایک ضابطہ کا بعض ہے نہ کہ
کا لیکن موجودہ مقدمہ میں سب جسطری کی تفریق ان جسطری کے اصلاح
اور درخواست کی جسطری تصدیق میں اس کی تفریق اگر یہ بھی نہیں کر لیا
جاسکتا ہے جسطری میں سے کسی کی تفریق کی وجہ سے دستاویزات
دیوانی میں سے ایک سے ۱۱

صفحہ ۱۹

چون این برادر و برادرش را در راهی که می‌رفتند دیدند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

چون این برادر و برادرش را در راهی که می‌رفتند دیدند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

از راهی که می‌رفتند دیدند که در راهی که می‌رفتند

بر شاہ محمد دود
نام
راستورنگہ
(دینہ)

بر شاہ محمد دود ۱۳۵۰ھ کو کیم لی ۱۰ ہجرت دہرہ لالی کا مقصد
 جلائے نہ انکار۔ حاکم لکھنؤ کے متعلق یہ ہے کہ جو کہ اس
 پہلے ہی و بنا بر داری کی ادا دیا کے لئے درود استغاثہ کی
 نہیں اس لئے اسکے درنا کو اسکی بچے نہ کیا کرنا کہ فرشتہ بھی
 جو کہ لالی زہرہ علیا بن شریاں رہنے سے انکار کیا تھا
 اس لئے اسکے لئے بھی کوئی بنیاد نہیں تھی۔ اس لئے محض سوال
 ہے وہ یہ کہ کیا مقدمہ شاہ محمد دود اور ظفر حسین کی غیر حاضری
 بن نہیں چل سکتا۔ اور یا ایسی یہ حاضری کے لئے کافی وجود
 ہے۔ فیصلہ کوئل بنایا ہی بحث کرتے ہیں کہ اس سوال کا
 جواب اثبات میں دیا جاسکتا ہے۔ اور وہ استدعا کرتے ہیں
 کہ شہادت پتہ کرنے کے لئے انکو ایک موقع دیا جائے۔ وہ
 خیال کرتے ہیں کہ انکی استدعا منظور کی جائیگی۔
 لہذا ہم یہاں یہ کہتے ہیں کہ بار کونینٹ جے کے پاس میں پہلے
 ہی اس درخواست کی تحت آرڈر رول و مجموعہ ضابطہ
 دیوانی سماعت کے لئے تاریخ مقرر کریں اور زمین کو کافی ہمت
 شہادت پتہ کرنے کے لئے دیا جائے اور یہ کہ اگر زمین یا اس
 سے کوئی کسی وجہ سے تاریخ مقررہ بر مقدمہ چلائے کے لئے تیار کیا
 نہ ہو تو فرمایا نہ کیا جائے اور اسی وقت مقدمہ کا تصفیہ
 کر دیا جائے۔ اس کی ضرورت نہ ہو گی کہ سماعت کے لئے
 تاریخ مقررہ کے متعلق کسی فریق کے نام سوائے ان کے جو بار
 سامنے آج حاضر ہیں یعنی شاہ محمد دود۔ حاجی شیخ محمد علی
 شیخ شحات علی وینظہر حسین بنان ساکنان اور ہمارے سر
 راستورنگہ ہمارے چودہری کہ انرا تہہ کیا کہ شریعت میں و
 رام سدر اس میرا گی حریق ثانی کے نام اطلاعہ جاری کیا ہے
 درجہ دستور کے متعلق کیا ہے۔ جن میں سماعت انکا ہوا شرفی۔

صفحہ ۶۹۵

جسٹس میکفرسن۔ بین الاقوامی ترمیم اور خلاصہ طور کی گئی۔
 ہائیکورٹ میں
 مرا فعتانی دلیلی
 مقدمہ ۹۵۰ء ۱۹۲۳ء فیصلہ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۳ء
 اجلاس جسٹس جلال پر شاہ ڈائسٹ و جسٹس راس۔
 ہمارے پر شاہ و غیرہ فیضان ہائیکورٹ پر شاہ و غیرہ ہمارے
 و ہمارے شاہستان خاندان شہزادہ۔ کرنا کی جانب سے معاہدہ۔
 ضرورت۔ سو۔ و اس کا فرض۔
 ایک صاحبانہ کے تخیل آتا ہے کہ یہ لارڈ اسٹوارٹ کی
 خوشی ہیں کہ ہمارا حکم اور متعلقین ہمارے کو یہ چاہتا ہے
 و ہمارے کہ وہ اسکی شرط کو سن کر کہیں ہمارا ہوتا ہے ان کو کہ
 انرا کیا تھا اور کیا تھا کہ انکی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی
 لیکن کہ انکی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی
 کرنا کے کہ انکی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی
 ہوتا ہے کہ انکی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی ان کی
 تھی بلکہ کہ ترجیح سود و حاکم تھی۔ ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 یہ کہ کرنا یا ہمارے کے لئے یہ ماحول تھا کہ ہمارے ہمارے ہمارے
 کے لئے ہمارے حال کرنا ہمارے کہ ہمارے سود و ہمارے ہمارے
 یا انکی تھی۔ و اس کو ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 موجود تھی اس طور پر کہ ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 سے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 یا ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 کیسے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 مرا فعت ہمارے فیصلہ ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 منجانب ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

صفحہ ۶۹۴

مہاراجہ
نام
اسم
(۱)

برٹن پاپا تھا کہ وہ اس قدر رقم فرس دگا اور یہ کہ مہاراجہ کو جسے
کیلئے ایک پراسیری لٹ کر فی جانے۔ اس کے مذکورہ بالا
رقم قحی اور اس کے ۵۰ رقم قحی جو مہاراجہ ایک سالہ پراسیری
لوٹ کی بنا پر واجہ لاد تھا جس کی تیس بی بی علیہ لے لیس کے حق میں
کی تھی مگر گورنری پھر آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ مدعی علیہ
کو دے تے کیلئے ایک پراسیری لٹ کی تھی کرنی چاہئے کیونکہ وہ
قرض بھی اور کیا بانا چاہئے جو مدعی علیہ کی طرف سے حاکم نے دیا اور
کو واجہ لاد آیا یہ بیان کیا گیا ہے کہ مدعی پھر مہاراجہ کو آما اور
اس پر یہ بیان کیا کہ گورنر دسا ہو گا قرضہ حاکم سے کی ڈگری
مدعی علیہ کے خلاف رکھنا تھا اور کیا جانا چاہئے اور یہ کہ مدعی علیہ کو
مہاراجہ کیلئے ایک مہن نامہ کی تھی کرنی ہوگی تاکہ گورنر
بائے مذکورہ بالا قرضہ جات گورنر کی ڈگری نہ و رقم اور ایک سالہ
پراسیری لٹ کی بنا پر مدعی کا قرضہ اور کیا جاسکے اور اس کے مدعی
علیہ کو دے جائیں جو حاکم نے اس عرصہ سے جمع کیا ہے۔

مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ سود جو گورنر دسا اور کی ڈگری
نے دے واجہ لاد تھا اس کی شرح ۶ فیصدی سالانہ تھی وہ سود
جو گورنر دسا کو واجہ لاد تھا اس کی شرح ۱۲ فیصدی سالانہ تھی اور
وہ سود جو مدعی کو واجہ پراسیری لٹ کی رو سے واجہ لاد تھا اس کی
شرح ۱۰ فیصدی سالانہ تھی لیکن اس پر مہاراجہ کو مدعی نے
یہ تجویز کی کہ اس کو ۲۰ فیصدی سالانہ کے حساب سے سود ملنا چاہئے
اس پر مدعی علیہ نے اعتراض کیا اور یہ بیان کیا کہ وہ صرف ۶ فیصدی
سالانہ کی شرح سے سود اور اگر گورنر دسا کی ڈگری پر دسا کی
جس کا گیا تھا لیکن مدعی نے یہ کہا کہ وہ ۱۰ فیصدی سالانہ سے لے کر
۲۰ فیصدی سالانہ اور سود و سود شرح مذکور سے کم پر قرضہ نہ

اگر یہاں سے تقریباً ساٹھ لاکھ کی رقم کے متعلق بھی جھگڑا ہوا
جس کا مدعی علیہ نے بیرون عدالت اور کیا تھا۔ مراجعہ ہائیکورٹ
میں اس وقت سند اثر قیام جب دس ایریٹا دعویٰ کی تھی
کیونکہ قحی مدعی علیہ بالو گورنر واجہ راجہ راجہ کی منظرہ لوٹ کے ایک
وکیل کا ایک پراسیری لٹ مورہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۹ء کے بموجب
اس کے حق میں کی تاکہ جو رقم اس نے اپنے مقدمات کے اخراجات
پرداشت کرنے کیلئے لی تھی اور مدعی بالو لیسیر پر سادہ وارڈری
کا اس کے ایک اور قرض تھا اور رقم ایک تھی مورہ ۲۰ جون
۱۹۱۱ء کے مکتوب واجہ لاد تھا قحی مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے
کہ اس کو یہ امید تھی کہ وہ اس رقم کو کسی موضع ماہری کے نیلام
کو مسج کر اسے کیلئے ضرورت قحی اجمالی کوٹھی کے فٹ سے اور
کر لگا جو داس کی اور دوسری ملک قحی اور جس کے متعلق قرضہ نہ
جج منظرہ پور نے ایک ریسور مقرر کیا تھا اس نے یہ بیان کیا ہے کہ
ماہر کس ج سے مذکورہ بالا رقم کی ادائی منظور کی اور ریسور نے
اس کے حق میں ادائی کا حکم اجمالی کوٹھی کے ایک بیرون بیعت
میں اور برصا اور کیا لیکن یہ امر قابل افسوس ہے کہ ۶ ستمبر
۱۹۱۹ء کو مٹی پور کا قرضہ اس کے لئے جو ہم عمل میں لائے
کیلئے مقرر کیا گیا تھا مدعی علیہ کے نہیں بلکہ بالو گورنر واجہ کے حصہ
میں دلایا تھا اور گورنر بالو نے اس رقم کی ادائی میں اعتراض
کیا اور اسے مہنت کیے بغیر نے مذکورہ بالا رقم مدعی علیہ کو ادا
کرنے سے انکار کیا۔ جب مدعی علیہ کا عملہ اس پر امید ہو کر
مہنت کے منجر کے پاس سے واپس ہو رہا تھا اس وقت مدعی
بیسر سے راستہ میں اس کی ملاقات ہوئی اور اس نے یہ تجویز
جس کی کہ مذکورہ بالا رقم اس سے قرض لی جائے یہ بیان کیا گیا
ہے کہ اس کے پراسیری لٹ مورہ مہاراجہ بالو کے مکان پر آج

ہوئی جو اس کے کہ کامل رقم ڈگری مندر آگئی۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس راع کا تصدیق بیرون حال لیتے ساتھ وقت جو اتحاد رہا، اسے زیر دست کی تسلی کی تھی اور یہ مبلغ تصدیق کے لئے کی رقم لٹا کر سہا ہے اور یکہ رو یہ کہ گنجی تھی اور مدعی علیہ کو یہ رقم اور یکہ رو یہ کی موانی دینی تھی اس تصدیق کے بعد مدعی علیہ رقم اور یکہ رو یہ بخار دے سہا بخلام کی تسلی کے لئے اسکی جائداد پر یا نیلام کر دی گئی ہو تیں جس کیلئے یہ راع عدلیہ کی ضرورت نہیں ہوئی تھی کہ کو کہ قانون میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ سہا یا سلام کی تسلی کے میں یہ رقم کے بعد نیلام واقع ہو ملاحظہ ہو اور ۱۲ دسمبر ۱۹۰۸ء یہ کہ اگر بتا رہا ہو کیا تھ راع کا تصدیق اسوقت ہو چکا تھا جو دستاویز برکت کی پانی تھی خود دستاویز کے اندر اس سے ظاہر ہے جہاں تصدیق کی ٹھیک رقم کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ یہ وہ رقم تھی جس کا کامل ڈگری کی بیہوشی میں تصدیق ہو چکا جو مدعی علیہ کیلئے منافع حسن سمجھا گیا تھا یہ قضا سادات دستاویز کے میں یہ رقم بھی لکھا گیا، چھڑ گئی تھی تاکہ تصدیق کرنا دوسرا ہو کو اور انکوائی کے حکم اس نے ادا کیا تھا اور جیانی کی تصدیق کا اندراج عدالت میں ۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء کو ہوا تھا ملاحظہ ہو دستاویز چھ میں باجمیل وہ سر اوٹا جو گریٹا، ساہو اور مدعی علیہ کے مابین مصالحت کی تھیں رقم کی تہداد اور عراف کی ہوئی رقم کا اندراج ہے نہر ملاحظہ ہو دستاویز (د)۔

اسطیٰ یہ دفع ہے کہ مدی علیہ کا مریض ماہر سی پیلام اور خیا صا
اور انکی اور سی ماہر میں بھی گریزاں ساہ کی ڈگری کی تشکیل میں پیلام
کئے جائے حطرہ میں خض جسہ رہ قند مثال کر رہا صا ماکہ ہو ص
ماہر کسی کو سیانیج گندے کی رقم ال کہہ بتو یہ زوری ہے کہ وہ
مزہ زہد لگتا کہ اپی اور سی جانہ اور کو سیانیج جو گریزاں ساہ کی
طرفہ سی پیلام کے جائے حطرہ میں خض یہ میزاہم ہے کہ اس رقم یہ

جس کے قتل کر یا دیا ہو کہ محدثین نے لکھی ہے ہمارے کچھ بھی فیصلہ کی گئی
 سمجھو اور اسباب لا انتھا۔ مدعی علیہ فہ ما زالی تیرج سہ سے قرضہ حاصل کرنا
 تھا اور وہ رقم جس کے متعلق ڈاکری ہمارے کچھ بھی فیصلہ کی سالانہ سے
 حساب سے سود کا شمار ہو سکتا ہے جس کی لحاظ ہو رہا ہے نیز
 خود ہی کا قرضہ جو ایک سالہ ہا میری نوٹ کی بار بار احصا لا اور اتھا
 جس کی کاپی مدعی علیہ نے کی ہے اور یہی طور پر اس قرضہ میں داخل کیا جانا
 پایا تھا یہی حال اس قرضہ کا ہے جو جو گنبد زبا کو درج بالا تھا اس طور
 پر خود ہی علی اس بات کا فکر نہ ہو گا کہ وہ مدعی سے لے کر قرضہ
 تاکہ اسے تمام موجودہ قرضہ جات کو ادا کرے اور یہ کہ اس کے مدعی کے احوال
 پر مہربان کیا گیا کہ وہ باہر سے کیا نام سونج کرنے کیلئے عدالت دیرانی میں
 داخل کرے بغرض سے صرف اے علی کی کتابت قرضہ لے
 مدعی علیہ کو ذرا بیکار غلب ہے اور وہ شہادت یا حالات مدد و جہت سے
 ثابت نہیں ہوتی

اہلس اوقات پر غور کیا جاتا ہے جو مدعی علیہ نے سب سے کئے
 تھے محکی و حر سے وہ دوائ کے قابضیں آگیا تھا انکی بحث یہ ہو کر ہو کر
 ماہ ستمبر ۱۹۱۱ء کو یہ حکم ہوا تھا کہ جی پور کے جہنت نے اسکو اسلئے ادا
 کر دیتے اسکا کر کیا تھا جسکی اپن ڈسٹرکٹ جج حکم دیا تھا تاکہ وہ باہر
 کا بیلا م شروع کرے اور اسطرح وہ دوسرے مقام پر رقم قرض لینے کی
 ضرورت میں پھنس گیا اور اس کے کارندہ نے اسکا ذکر مدعی سے کیا جو
 اس کے لود سے فکر مند ہو گیا اور مدعی علیہ کے پاس روزانہ آئے لیکن تاکہ
 اسکو بھانسیہ اور اسکو بہت زیادہ رقم قرض لینے کی اور تیار نہ ہوا
 کرتی تھی فریڈ نے اس نے استدعا کی ہے کہ ہم جی پور کریں گا کہ اس نے
 نہ ادا کا تصفیہ وہ ستمبر ۱۹۱۱ء ستمبر کو انیں کیا تھا اور آخری وقت تک
 اسکو یہ علم تھا کہ اسکی سہرا لگا ہوا تھا ایک غیر ضروری قصہ ہے بخلاف
 اسکی مدعی فریڈ بیان کیا ہے کہ ستمبر کو وہ دیوان ادا اور اسکا تصفیہ

مہاراجا پرتاب
نام
سیسر پرتاب
دیر
۱۹۹۹

ہذا پورے تار
سام
بجسٹریٹار
دیکھئے

مذکورہ مدعی علیہ کو اسٹیکس اور کرنے پر آمادہ ہو گا مدعی کی نسبت یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس نے مدعی علیہ سے یہ کہا تھا کہ اس کو اپنی تمام جائیدادیں جس کروبی جیاں۔ اس طرح مدعی علیہ سے ہیں۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۱ء کے واقعات تک یہ سچا یا ہے۔ مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کا یہ معاملہ حیاں تھا کہ ماہری کا ملام ۱۲ اگست ۱۹۱۱ء کو واقع ہوا تھا اور ۱۲ ستمبر ۱۹۱۱ء کو رقم داخل کی گئی تھی اور اسٹیکس اسکو پہلستہ ہیں رہی تھی کہ وہ کسی دور سے دس کو تلاش کرے اور اسکو جو روڈ شراٹھ منظر کرنی پڑی تھیں جو مدعی سندیا کی تھیں کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اسکی قیمتی جائیدادیں جو باہری اصلاح طریقہ سے اس کے پاس سے چل جاتی مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۱ء کو واقعات عدالتی کے ٹھوسے ہی عرصہ قبل مدعی اس کے پاس ۱۰ تہا ذریعہ صاف کر لایا اور حبثی علیہ نے دستاویز کو پڑھنا چاہا تو مدعی نے یہ بیان کیا کہ زیادہ وقت باقی نہ تھا اور یہ کہ شراٹھ سمولی جس نامہ کی شرائط تھیں اور یہ کہ اگر وہ پڑھی جائیگی تو ہمیں اخراجات پیش کئے جائیں گے اور اس لئے دستاویز پڑھی نہیں گئی تھی۔ اس کے علاوہ مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اس نے یہ امر کہا تھا کہ دستاویز میں ایک شرط اس معصوموں کی قائم کی جائے کہ وہ اندرون ۴ ماہ روپیہ ادا کر کے دستاویز کے سامنے پراس مقدمہ کا اعدادہ کیا گیا تھا۔

ذیل سارڈینسٹریٹ ج نے اس واقعات کا جو مدعی علیہ نے بیان کیا ہے اس شہادت کی روشنی میں ملاحظہ کیا ہے جو اس کے دور پر پیش کی گئی تھی اور یہ قرار دیا ہے کہ مدعی علیہ انکو ثابت کرنے سے قاصر رہا ہے جس سے اس معاملہ کے ساتھ ان دلائل پر جو پیش کی گئیں اور مقدمہ کی نہایت یہ غور کیا ہے اور ہم مکمل طور سے اس پر کیا تھا اتفاق کرتے ہیں جو ذیل سارڈینسٹریٹ ج نے قائم کی گئی

یہاں ہم صرف اہم امور کا ذکر یہ طائر کرنے کیلئے کر سکتے ہیں کہ وہ اسے جو ذیل سارڈینسٹریٹ ج نے قائم کی تھی صحیح ہے۔ مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اسکا خیال تھا کہ ملام ۱۲ اگست کو واقع ہوا تھا اور اسٹیکس ۱۰ ستمبر تک رقم کا داخل کرنا ضروری تھا ایسے خیال کیلئے کوئی گناہیں ہیں ہے کیونکہ خط (دستاویز) ۱۰ ستمبر ۱۲ اگست ۱۹۱۱ء میں جو مدعی علیہ اس کے شراٹھ خانا نے دستاویز کو بھیجا تھا اور دستاویز ۱۲ اگست ۱۹۱۱ء میں دو روپے لے کر شراٹھ ج کو بھیجا تھا یہ بیان کیا گیا تھا کہ ملام ۱۲ اگست ۱۹۱۱ء کو واقع ہوا تھا اس کے علاوہ اس کی بحث یہ ہے کہ مدعی نے اس امر پر اصرار کیا تھا کہ وہ رقم لے تاکہ گریٹا دسا ہو کی ڈگری کی رقم ادا کر سکے اور یہ کہ مدعی علیہ کیلئے اس وقت ایسی کوئی ضرورت نہ تھی کہ وہ اس ڈگری کو ادا کرنا کیونکہ اس پر صرف انیسویں سالانہ سود تھا اور یہ کہ اس کیلئے تھوڑے عرصہ وقت یا پھر کلکتہ میں مندرجہ ذیل اور اسکا خلق سہولت کی رقم سے تھا جسکی نسبت مدعی علیہ نے یہ ادعا کیا تھا کہ وہ یہ دس عدالت ادا کی گئی تھی دو ہجرت الفاظ میں مدعی علیہ نے ثابت کرنا چاہتا ہے کہ گریٹا دسا ہو کی ڈگری ادا کر سکی کوئی ضرورت نہ تھی اور یہ کہ سہولت ادا کر کے کیلئے وہ انتظار کر سکتا تھا یا مکمل غلط ہے کیونکہ گریٹا دسا ہو کی ڈگری ادا کر سکتی نسبت مدعی علیہ کی ذمہ داری کے متعلق کوئی نزاع تھی اسکی جائیدادیں پتیز ہی سے فرق کی جا سکتی تھیں اور سارڈینسٹریٹ ج نے اسٹہارڈینسٹریٹ ج کیلئے ایت تفتی کی تھی ہائیکورٹ کی راج کا تعلق صرف ایت سے تھا اور مدعی علیہ نے کثیر رقم دے دی ہے جس سے عدالت کی معافی کا ادعا اس پر کیا کہ وہ رقم یہ دونوں عدالت ادا کی گئی تھیں۔ ہائیکورٹ میں اس معاملہ کا تصفیہ ہو چکا ہے جس میں زیادہ وقت نہ لگا ہو گا مفروضہ جائیدادیں لازمی طور پر بنیاد میں

نام
ماد
ر

کیا گیا اسامی سے جو تاریخ کو خرید گیا تھا مدعی کے بیان کی تائید
 ہوئی ہے کیونکہ جب تک کہ قرضہ فروغ سود اور سودی شرائط کا کامل
 طریقہ سے تصفیہ نہ ہوا ہو اسامی اس خرید گیا ہو گا۔ یہ صورت
 مدعی علیہ کو خود اپنے بیان کے مطابق تاریخ کو یہ علم ہوا تھا کہ شرائط
 جتنا ہوا مدعی نے کیا تھا اس میں اس تاریخ سے ۱۵ تاریخ تک
 اس نے یہ کوشش کیوں کی کہ کسی دوسرے مقام سے قرضہ حاصل کر
 وہ مالدار محض ہے اور اس کی جائداد کی مالیت کہ اگر کم جتنے ہے اگر وہ
 نہ لے لے گا مطلقاً مدعی نے کیا تھا سخت اور بجا نہیں تو اس کیلئے یہ
 شواہد بتا کہ اس کے کفایت قرضہ حاصل کرے جو باہری کے بیلا
 کی توجہ کیلئے ضروری تھا یہ کہ اس نے ایسا ہی کیا تھا اس واقعہ کا
 کہ نہ ہوتا ہے کہ اس کو محض اس کے کی ضرورت نہ تھی بلکہ اس کو بہت
 زیادہ رقم سے اس کی ضرورت تھی تاکہ ان تمام قرضہ جات کو
 ادا کر سکے جہاں ذکر ہوتا ہے سنا دعوے میں کیا گیا تھا جس سے سب سے
 بڑا قرضہ گروٹا سا ہو کا تھا (۱۵۰۰۰) اور جہاں ادا کیا جانا مسمی
 تہ فائیکہ حاصل کرنے اور سلام سے جائداد کو بچانے کیلئے ضروری تھا۔
 ممکن ہے کہ یہ کہا جائے کہ اگر مدعی علیہ ایسے تصدعات کا اختراع کر سکتا
 تھا کہ مدعی غیر میں اور غیر تصفیہ شدہ طریقہ سے عہد و پیمان کرنا ہوا
 معلوم ہے کہ مدعی علیہ کو درمزد اس آخری تکبیر کی حالتیں پہنچا دیا
 جو اس نے بیان کی تھی تو یہ کیسے واقع ہوا کہ مدعی علیہ نے اس مزید
 قرضہ کی اختراع نہیں کی تھی جس سے وہ اس تاریخ کے قریب اسکا
 تھا جب رقم کا داخل کیا جاتا تو مدعی تھا جو تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ء ہے
 ایسی حالتیں اس کیلئے یہ ممکن تھا کہ اپنی اختراع کا اس ستمبر کے آگے
 لیجائے اور اسلئے اس نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ غلط خیال میں تھا کہ
 نیلام ۱۱ اگست کو واقع ہوا تھا اور رقم ۱۱ ستمبر کو داخل کی جانی ضروری
 تھی یہ ظاہر کیا جا چکا ہے کہ مدعی علیہ کو یہ علم ہوا تھا کہ نیلام ۱۱ اگست

۱۹۱۱ء کو واقع ہوا تھا اسلئے کہ وہ اس نے اپنے شریک نہارو
 کیا تھا ایک خط (دستاویز ۱۱) مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۱۱ء پر پورے
 کیا تھا کہ باہری کا بیلا ۱۵ اگست کو واقع ہوا تھا۔ مدعی نے اس
 خط پر بحث کرتے ہوئے اپنے اسلئے بیلا ۱۱ ستمبر (دستاویز ۱۱)
 میں یہ بیان کیا ہے کہ مدعی نے یہ بیان کیا تھا کہ بیلا ۱۱ اگست
 اسلئے کو واقع ہوا تھا
 مدعی علیہ کو اپنے قرضہ جات کی ادائیگی کیلئے رقم کی ضرورت تھی
 وہ مدعی کے پاس آیا اور اس کے متعلق گفت و شنید ہوئی اور ان شرائط
 کو منظور کیا جہاں ذکر ہوتا ہے میں کیا گیا تھا اس عہد و پیمان کا تصفیہ ۱۱ ستمبر
 ۱۹۱۱ء کو واقع ہوا تھا اور تاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کو یہ واقعہ ہوا تھا اور دستاویز کی اصل
 اور باضابطہ جہزی ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کی تھی مدعی نے زبدل میں سے
 گروٹا کی ڈگری اس کو بیلا ۱۱ اگست کے بیانات کی (دستاویز ۱۱)
 (۱۱) اسلئے کہ جو گروٹا کو ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کو ادا کئے گئے تھے جو
 رقم ایک پراپرٹی نوٹ (دستاویز ۱۱) کی مابعد دیا جا لادائی تھی۔
 اسلئے کہ مدعی کو ادا کئے گئے جو ایک پراپرٹی نوٹ کی بنا پر بیلا ۱۱
 تھے اور مدعی علیہ نے شکل زبدل کے لئے لایا تھا۔
 (دستاویز ۱۱) حال کے جسٹس نے غلط اسلئے کہ مدعی کی رقم اس خوش سے کہ
 باہری کا بیلا ۱۱ ستمبر کو ادا کیا جائے (دستاویز ۱۱) ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کو داخل
 کی گئی تھی اسلئے مدعی علیہ کو دستاویز کے بدل کی کامل رقم وصول
 ہوئی تھی ایسی صورتیں بارڈر نیٹج کی اس تصویر پر کہ ہرن کی تکمیل
 بونس بدل گئی تھی کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔
 ایسی حالتیں ہم اس لئے سے متفق ہیں جو ڈیلمبر بارڈر نیٹج نے
 قائم کی تھی کہ مدعی علیہ یہ ثابت کر لے سے قاصر رہا ہے کہ اس کو بونس
 کی بجائے اسے قرضہ لینے کیلئے مدعی علیہ نے بھانس لیا تھا یا
 یہ کہ دستاویز کی تکمیل داب ناجا کر کے جوہر سے یا اس دباؤ کے باعث

کو کچھ فرق نہیں ہے اتفاق کر لیا تھا کہ بار بار شرح ۱۲ ۱۳ ۱۴ سالانہ ہے اور مدد کی کو اس شرح سے سود دلا یا معاف ہے اسی حالت میں مجھے یہ قرار دینا پڑا کہ کوئی تامل نہیں ہوتا کہ ۱۲ فیصدی سالانہ کی شرح سے سود پانچواں شرح ہے پس اسکو عدالت نے جاریہ بازار کی شرح سود قرار دیا تھا ایک اور قریبہ ذکر میں کیا گیا تھا جو گنہ راہ کا پراسیوری نوٹ ہو : ۲۹-۱۰-۱۹۰۹ء ہے اس پر ۱۲ فیصدی سالانہ کے حساب سے سود واجب الاربعہ تھا جبکہ ہر سال زر اصل و سود کا شمال کر لیا جاتا ہے یا تھا سابقہ پراسیوری نوٹ جو مدعی کے حق میں تھا جسکی تاریخ ۱۰ جون ۱۹۱۱ء تھی (دستاویز ۲) پر ہم فیصدی ماہانہ کے حساب سے سود واجب تھا اس میں سود و سود کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس دستاویز موضع ۱۳ فروری ۱۹۱۱ء میں جسکی کاپی مدعی علی نے ملٹر رام کے حق میں کی تھی سود کی شرح ۱۲ فیصدی ماہانہ تھی (ملاحظہ ہو مدعی کی شہادت) مدعی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مہادیو نے ایک دستاویز کی کاپی لکھا پر شاد کے حق میں۔ چار فیصدی سالانہ شرح سود پر کی تھی اور یہ کہ اس نے ایک دستاویز کی کاپی جو گنہ راہ کے حق میں ۱۰ فیصدی سالانہ کی شرح پر کی تھی اس میں شک نہیں کہ مدعی نے یہ بیان کیا ہے کہ پراسیوری نوٹوں کے قریبوں و غیر معاملات میں پر سود کی شرح ایک ہی ہے اور یہ کہ اس نے اس کے قبل چھ، چھ، چھ اور چھ کے حساب سے سود دلا یا تھا اس نے کوئی شہادت یہ ظاہر کرنے کیلئے نہیں پیش کی کہ یہ قریبہ ج، معاملات میں یہ نہیں لورہ اس نے سود و سود کا ذکر کیا ہے۔

شرح سود کے متعلق ہی تمام شہادت ہے مثل میں کوئی شہادت یہ ظاہر کرنے کیلئے نہیں ہے کہ کفالت میں پر سود کی شرح چھ ماہانہ اور سود و سود ہوتی ہے۔

اس سند میں گنہ راہ کی اہلیت صحت تھی اور فرضہ کی رقم پانچ سو تھی۔ دین کے پاس کافی کفالت موجود تھی اور کوئی جو سود نہیں ہے کہ کیوں اسکو اعلیٰ شرح سود دلائی جانی چاہیے بمقابلہ اس کوئی تھی شرح کے جو اس وقت بار بار میں شرح تھی مضافہ علیہم کہ لاہور کیل نے تسلیم کیا ہے کہ مثل میں کوئی شہادت یہ ثابت کرنے کیلئے نہیں ہے کہ چھ سود و سود میں کی کفالت پر بار بار شرح تھی اسی باتیں ہم علیہم مضافہ علیہم جمع اس میں اتفاق نہیں ہو سکتا کہ کوئی بازار کی شرح سود وہ ہے چھ ذکر دستاویز میں کیا گیا ہے چھ فیصدی ماہانہ - سود و سود ہے۔

مدعی علی نے اس حساب سے دستاویز پر محکم کی کاپی کی ایک لوجوان آدمی تھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکو بہت زیادہ جائداد ہے کہ میں نے تھی اور وہ اس بات کا فکر نہ تھا کہ اگر پر شاد سا اور دیر ماہ سنو کی ڈگری کی کاپی میں اسکو نیا نام ہو جائے ہے بچائے پس اس کو سود کا ایک لوجوان مدعی سے حاصل کر لیا عہد و پیمان کیا کہ لوجوان کی رقم قرض لینے کے معاملہ میں کسی قریب غلط بیانی یا ادب ناجائز کا استعمال نہیں کیا گیا تھا یا وجود اس کے کہ مدعی نے ان حالات سے فائدہ اٹھایا نہیں مدعی علی نہیں کیا تھا اور نہ کوہ بالا یا ایک لوجوان شرح سود و قرض دینے کا اقرار کیا جو تجارتی یا بار بار شرح سے بہت اعلیٰ تھی۔

مقدمہ کے جملہ حالات پر غور کر کے بعد ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ مدعی اس شرح پر میں کی ڈگری کا مستحق نہیں ہے چھ ذکر دستاویز میں کیا گیا تھا ہم سود و سود کو نامعلوم کرتے ہیں اور یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم فیصدی ماہانہ سود و سود دلا یا جانا چاہیے

ہم مزید کی اس بحث میں کوئی اہلیت نہیں پاسے کہ دستا قابل نفاذ ہے کیونکہ اسکی تکمیل کے بعد سے اس میں یہ تفسیر ہوا ہے

ہا دلور
سام
سیسر بر سار
(یہ)
صفحہ ۶۰

مادہ ۱۰
سام
سربرسار
۱۰
۶۵۱

چھوڑ دی جا رہا ہے مگر گد ۱۱ اسد رام سام بھوپال سنگہ (۲۱) دہلی
 ۱۲ اندام بام پسرہ حسن سنگہ (۳۱) لالہ نادر بکر نام دارا گھوٹا تہ
 ۱۳ رام بھوپال پسرہ سنگہ سام نامہ نورام (۵۱) لالہ پرنیاد نام
 ۱۴ یاد یہ رام چند پرنیاد نام (۶۱) ہمنالال نام کارونگہ
 ۱۵ ۶۰۱۱ سال خام دوتی بد (۸۱) بلال نام احمد شاہ (۹۱)
 ۱۶ م نہ دیا گیا ہے ان نظائر پر غور کیا ہے یہ اصل میں تہہ معلوم
 ۱۷ ہوا ہے کہ ایک ماہیہ معاہدہ کی مکمل مائعہ طور پر اور بلا جبر و
 ۱۸ اکوئی ہو مسوج ہیں کیا اسکا اہم متناقدین معاہدہ کو یہ اجازت ہیں
 ۱۹ دیکھا جاتا کہ وہ انکی تہہ کو سر داریں حکما انہوں نے حاکم کو جہد کر
 ۲۰ اقرار کیا تھا اور یہ کہ انکی مرہی کی آزادی پر کوئی روک نہ تھی اس
 ۲۱ اصول پر بنا دیا جب ترح مور کی ادائی کے معاہدات جو حصہ مقدس
 ۲۲ میں ہے فیصدی بی حال دیکھے گئے تھے اور یہ اجازت نہیں دینی
 ۲۳ تھی کہ انہوں نے انداز کی کیا ہے کہ ان مقدسات میں معاہدات
 ۲۴ ورنہ معاہدہ کے خلاف رہا بنا پر کمال کوئی گتو کہ فرق معاہدہ کو یہ
 ۲۵ اجازت ہیں بجا کتی کہ وہ معاہدہ کی تہہ ان میں کہ نہ تھا نہ کہ
 ۲۶ جبکہ ان تہہ کو کہ انہوں نے بالادہ اور علاقہ طور پر منظور کیا ہو لیکن جب
 ۲۷ کسی ایسے معاہدہ کو کہ کچھ کیل میں تہہ کہ ہندو امان ان کے برکت ہا تہہ نے
 ۲۸ کیا تھی دے گا ان کے خلاف ضرورت کی با پرنانہ کی مقصود وہ
 ۲۹ قوم ضرورت پر ظاہر کہ اجا مایا ہے کہ اصل رقم کے قرضہ لیے کی ضرورت
 ۳۰ بھی نکلے کہ تہہ سام دھڑے پائی تھی وہ بھی ضروری تھا دوسرے

(۱) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال
 (۲) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال
 (۳) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال
 (۴) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال
 (۵) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال
 (۶) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال
 (۷) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال
 (۸) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال
 (۹) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال
 (۱۰) ۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال ۱۱۱۱ سال

انفاذ میں ہے کہ کرنا مار گ کیلئے یہ ممکن تھا کہ وہ خاندانی ضرورت
 کیلئے قرضہ حاصل کرتا مگر اسکے کہ وہ شرح سود اور ایکجانی جو طے پائی تھی
 ان نظائر میں چٹکا والہ اور دیا گیا ہے پھر مایہ لالہ نامہ معلوم ہوتا ہے
 ایسے مقدمہ میں دامن کو نہ صرف یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ خاندانی ضرورت
 موجود تھی اسطورہ کہ قرضہ کی رقم کی مابقیہ فریقین مدام کہ چاہئے ہے
 خاندان کے ارکان پابند ہو سکتے تھے لگہ یہ کہ شرح سود بآزادی یا
 سکاری شرح تھی وہ اسکا مستحق نہ ہو گا کہ دوسرے ارکان کے خلاف
 اعلیٰ شرح سود نامی کرے اور مشترکہ خاندانی جائیداد کو اس سود
 کیلئے قرضہ وار کہ جو سود کی جاریہ ماری شرح سے اعلیٰ تھا جو وہ
 مقدمہ میں خاندان مشترکہ تھا اور جائیدادیں جو نہ تھیں ہیں تمام
 مدعی علیہ کی مشترکہ خاندانی جائیدادیں ہیں ایسی حالتیں جاریہ بازار
 شرح سے زیادہ شرح سود کے متعلق رہن کو جو از انافہ نہیں کیا جاسکتا
 اس مقدمہ سے حکام عالم مقام پر یوی کونسل کا حانیہ فیصلہ مقدمہ
 رام بھوپال پرنیاد سنگہ نام نامہ نورام وہ منطبق معلوم ہوتا ہے
 اب یہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ اس مقدمہ میں معمولی سکاری شرح
 دو کیا تھی یہ دس اور زبردستی کیلئے منسلک دوسرے افواہ
 کے اس لڑی کہ اگر کسی غرض سے یہی تھی مگر رشاراہ کے حق
 میں تسلیم میں ہر فیصدی کی شرح سے صادر کی تھی یہی شرح سود
 کی نسبت حالات سے تیار دی تھی کہ وہ تاریخ ڈگری سے اس رقم پر
 ادا کیا ہے جو اسلادافرا دی تھی اس میں نہیں کہ اسکو مارا
 شرح سود میں کہا جاسکتا سود کی شرح چٹکا ذکر پر ایسری لوٹ میں
 کہا گیا تھا کہ عباد ربر رکت ڈگری صادر کی تھی ۱۸ فیصدی سالانہ
 تھی میں عدالت نے اسکو کہہ کہ ۱۲ فیصدی سالانہ (دستادری)
 کر دیا اور یہ اٹھ ظاہر کی شرح سود کی حد تک اس کے ثابت کرنا
 بار دہی ہر تھا لیکن اس کے لیے تہہ مابقیہ کہ تہہ کرنا ایسہ نہیں کیا

ہاں لکھنا
بام
سیسر پڑا
۱

۱۱۱۲ء کو اسطور پر ۱۱۱۲ء میں تبدیل کیا گیا ہے کہ وہ جائیدادیں ان کو بی پر کاؤزیع نمبر ہے ہم نے خرو دستاویز کا معائنہ کیا ہے اور شہادت شمولہ نقل و نیز سب وجوہاتیں آفس کے کلرک کی شہادت پر دیکھا ہے۔ میں نے اسی طور دستاویز کی جانچ کی ہے اور جو نسخہ اس زبان سے واقف ہوں میں دستاویز تحریر کی ہے اسلئے بیچے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعی کی یکجہت صحیح ہے کہ ہندوہ سابق میں بطور ۱۱۱۲ء کے تحریر کیا گیا تھا اور جب وہ پڑھا جا رہا تھا اسوقت ۱۱۱۲ء بنا کر اسکی صحت کر دی گئی تھی اور یہ کہ جسطور پر وہ اب موجود ہے اسکو ۱۱۱۲ء اور ۱۱۱۲ء میں طبعیوں سے پڑھا جا سکتا ہے اور نہ اس صحت میں کوئی اصلیت ہے کہ جائیداد نمبر ۱۱۱۲ء کے دستاویز میں کیا گیا تھا کوئی پور نہیں لکھ رہا ہے سہم فیلم بارڈرٹ ج سے متعلق ہیں کہ مدعی اسکا حق نہیں ہے کہ جائیداد نمبر ۱۱۱۲ء کے نمبر ۱۱۱۲ء میں یکجا حصہ ہائے کیونکہ موقع کا نام حصہ ۱۱۱۲ء کوڑی سے زیادہ ہے اور ایسی خاص ترغیب ہر دورہ واقعات کے مطابق غبی عدالت کامل بنا کر لکھے تو یہ نمبر کی صحیح کہیں بھی درست ہے جی مدعی نے استدعا کی تھی کہ وہ نمبر ۱۱۱۲ء کے نمبر ۱۱۱۲ء کا ۱۱۱۲ء ہے اور ۱۱۱۲ء ۱۱۱۲ء ہے جو سزا میں تحریر کیا گیا تھا۔

اس صحت میں کوئی حوالہ نہیں ہے۔ اس سے کہیں کوئی سود حاصل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسکو مدعی طریقہ ہم نے بغرض حوالگی اس وقت میں کیا تھا جب اس نے ایک ہر ہونہ جائیداد نمبر ۱۱۱۲ء کے نمبر ۱۱۱۲ء کو خرید لیا تھا لیکن بارڈرٹ ج نے یہ قرار دیا ہے کہ رقم کاٹیں کیا جانا اس شرط سے تھا کہ موصی محمد پور پور کے بارے میں بدلہ دے کر دیا جائے گا۔ اور دینا باوجود اس کی تہا رس سے اس تجویز کی تائید ہوتی ہے۔ رقم کاٹیں کیا جانا جائز نہ تھا اس پر بھی اسے بخوبی لگے کے ساتھ ساتھ اس نے یہ کیا ہے۔

ایسی باتیں ہیں، لیکن بارڈرٹ ج کا ذہن اس قسم کے ساتھ منظر کرتا ہوں کی صراحت اور کی ہے۔ عدالت ہذا کوئی دہن کی کوڑی مرتبہ کی جس میں تاج دستاویز سے تاج رعایت کا ہر لکھ سے چہ ماہ ہوگی یہ فیصدی مالانہ کے حساب سے سود سادہ نمبر ۱۱۱۲ء کے ساتھ مدعی کا حق ہے اس رقم پر منحصر کیا جائے گا جو دونوں عدالتوں نے اسطور پر مقرر کیا تھا عاثری تاج کے بعد سود کی شرح فیصدی سالانہ ہوگی جسٹس راس میں متفق ہوں۔

حکم بحال کیا گیا۔
ہائیکورٹ میں اس
درجہ صحت دی گئی۔

مرقدہ ۱۱۱۲ء سے ۱۱۱۲ء تک ۱۱۱۲ء سے ۱۱۱۲ء تک
باجلاس جسٹس سرفراز نس اولڈ فیلڈرٹ جسٹس سرفراز نس
کاچی ریلوی۔ مگر انجوائہ بنام ناراینارڈی ریفرہ طرف نشان
قانونی معادلات و مجموعہ ضابطہ ایوانی (مرجہ) ۱۱۱۲ء
۱۱۱۲ء دفعہ ۱۱۱۲ء ضمانت داخل کر دیں تاخیر یا اسلاف کی جانچ کی ہے
ہائیکورٹ کا اختیار۔

کے علم اعلیٰ کونسل کے بعد درجہ کے نمبر ۱۱۱۲ء کے ساتھ ساتھ
کونین تاجر کو معاف کر کے اسکو ہائیکورٹ کا اختیار دیا گیا، اس میں تاج
ملکہ ۱۱۱۲ء (۱۱۱۲ء) ایکٹ ۱۱۱۲ء سے ۱۱۱۲ء تک کی رو سے اس طرح
سے ۱۱۱۲ء کی مدت تک محدود کیا گیا ہے۔

۱۱۱۲ء اور ان کونسل یا ۱۱۱۲ء سے ایسے اعتبار میں متاثر ہیں
درخواست بدیں اسد مالک ان حالات میں جو ملتا ہے اس پر درخواست
میں بیان کئے گئے تھے ہائیکورٹ از راہ ہرانی طرفہ بلیم کے نتیجہ کی
ضمانت کے طور پر سمیت کی رقم اور اس میں تاخیر کر جان کر کی

پانچویں دفعہ عدالت
مراجعہ عدالتی

نمبر مقدمہ ۱۶۶ ماہیت ۱۱۲ سلسلہ ۱۵۵ اور ۱۵۶
باجلاس جسٹس سر جی کے ملک ماہیت ۱۱۲ سلسلہ ۱۵۵ اور ۱۵۶
رام جیت ابیر مرنج شہا ملک معظم عدالت
تحقیقات فوجداری۔ واقعہ ۱۱۲ کو اہل عدالت دیدار میں
نیت استغاثہ کا فریضہ نتیجہ۔

پولیس یا سیکورٹس کو کوئی خاص خیال نہیں کیا اور کسی
شہادت کو شہادت کو محض اسوجہ سے غفلت کرنا چاہئے کہ اسکی
شہادت اسکی بیان کے بغیر ہے۔ بر خلاف اس کے اگر پولیس
یا سیکورٹس کسی کو گواہ کو جھوٹا خیال کرے یا خیال
کرے کہ اسکی شہادت غیر حقیقی ہے تو اس کو گواہ کو بطور ملک
استغاثہ کے تیس دن یا چار ہونگا اور بوقت تحقیقات اسکی
عام موبوں کو ہاں اسحاک کو عدالت باور کر کے لے ایک
دن ہونی چاہئے جبکہ وہ اور طور پر تعمیر ہوں۔

نمبر مقدمہ ۱۶۶ ام درکا۔ آئین لایو رٹ اور ادا جلد ۱۶
صفحہ ۴۷ (اجلاس کامل) اسد لال بک گیا۔

محکمہ کل گواہان پیشہ وہ جو استغاثہ کی جائز پیش
کے لئے نہیں مستند کے طرفدار اور ملزم کے مخالف ہوں
اور ملزم کو ہاں پیشہ درمیان نہ لگے گئے ہوں تو عدالت
کوئی شہادت کا مواد نہ کرے وقت اس امر پر غور کرے اور
استغاثہ کے خلاف کوئی نتیجہ اخذ کرے کی خاطر ہے۔ لیکن اگر گواہ
جو استغاثہ کی جانب سے پیش کئے گئے ہوں اور طور پر متبر
ہوں تو عدالت انکو محض اسوجہ سے غلام یا دیکھنے کی خاطر
نہیں ہے کہ چند انتخاص جن سے مقدمہ پر روشنی پڑے گی

استغاثہ کی پانچ عدالت کے روپرویش نہیں کئے گئے ہیں۔
اور نویداری ہمارے فیصلہ مقدمہ مندرجہ پیش شاہ آباد مندرجہ
۱۶ سہ ۱۹۲۲
محکمہ ۱۶ سہ ۱۹۲۲
شہادت ۱۱۲ سلسلہ ۱۵۵ اور ۱۵۶
نمبر مقدمہ ۱۶۶ ماہیت ۱۱۲ سلسلہ ۱۵۵ اور ۱۵۶
باجلاس جسٹس سر جی کے ملک ماہیت ۱۱۲ سلسلہ ۱۵۵ اور ۱۵۶
رام جیت ابیر مرنج شہا ملک معظم عدالت
تحقیقات فوجداری۔ واقعہ ۱۱۲ کو اہل عدالت دیدار میں
نیت استغاثہ کا فریضہ نتیجہ۔

پولیس یا سیکورٹس کو کوئی خاص خیال نہیں کیا اور کسی
شہادت کو شہادت کو محض اسوجہ سے غفلت کرنا چاہئے کہ اسکی
شہادت اسکی بیان کے بغیر ہے۔ بر خلاف اس کے اگر پولیس
یا سیکورٹس کسی کو گواہ کو جھوٹا خیال کرے یا خیال
کرے کہ اسکی شہادت غیر حقیقی ہے تو اس کو گواہ کو بطور ملک
استغاثہ کے تیس دن یا چار ہونگا اور بوقت تحقیقات اسکی
عام موبوں کو ہاں اسحاک کو عدالت باور کر کے لے ایک
دن ہونی چاہئے جبکہ وہ اور طور پر تعمیر ہوں۔
نمبر مقدمہ ۱۶۶ ام درکا۔ آئین لایو رٹ اور ادا جلد ۱۶
صفحہ ۴۷ (اجلاس کامل) اسد لال بک گیا۔
محکمہ کل گواہان پیشہ وہ جو استغاثہ کی جائز پیش
کے لئے نہیں مستند کے طرفدار اور ملزم کے مخالف ہوں
اور ملزم کو ہاں پیشہ درمیان نہ لگے گئے ہوں تو عدالت
کوئی شہادت کا مواد نہ کرے وقت اس امر پر غور کرے اور
استغاثہ کے خلاف کوئی نتیجہ اخذ کرے کی خاطر ہے۔ لیکن اگر گواہ
جو استغاثہ کی جانب سے پیش کئے گئے ہوں اور طور پر متبر
ہوں تو عدالت انکو محض اسوجہ سے غلام یا دیکھنے کی خاطر
نہیں ہے کہ چند انتخاص جن سے مقدمہ پر روشنی پڑے گی

اجدیت کسی ایسے ملک کی عدم موجودگی میں اسراحت و دفعہ ۲۵ کے سطح پر قرار دے دیا ہے۔

لیکن بری رائے میں دیکھ سکتے ہیں کہ وہ خیال بہانوں نے شہادت کی نسبت قائم کیا تھا بالکل غلط تھا۔ یہاں پر استغاثہ کی جانب سے پیش کیا گیا تھا کہ نسبت اس بیان کے جو صغالی کی جانب سے پیش کیا گیا تھا زیادہ قدرتی معلوم ہوتا ہے۔ یہ خیال کرنا غیر ممکن ہے کہ اگر پاسی حاتمہ کے پاس کوئی واقعہ نہ ہوتا تو وہ مقام ۱۰ افروز اور پانچاٹا پور میں نہ رہتا۔ تاریخ کی صحت کو اس میں تغیر نہ ہوتا۔

اس کے بعد ایک رقبہ پھیل گیا ہے۔ یہاں کی انہیں صغالی کی جانب سے بات کی ہوئی کوئی وجہ نہیں ملانی کہ انہوں نے انہوں سے قہرنا درائشہ کی مانند ہوتی ہے۔ گواہان استغاثہ نے اس صحیح مقام کے اس دور میں بیان کیا تھا بلکہ یہ شخص بیان کرتے تھے لیکن کامل شہادت کی بات ادا کے ساتھ چارج کر کے بعد یہ نہایت واضح معلوم ہوتا ہے کہ اسے کہایت ایک بارہ کے کہتے ہیں گرا تھا جو تاریخی کی باتوں کے بارے سے تقریباً اس گز کے فاصلہ پر تھا۔ اس مقام پر ایک بارہ کے فصل لہ لہ گئی تھی لیکن واقعہ کے وقت وہ افادہ تھا اور وہاں دت کی بنا پر وہ بلکہ رانیک پاری یا ایک راستہ کے سیاں کیا گیا ہے۔ یہ خیال کوئی ایسا نہیں کہ اس کا استغاثہ نے تمام واقعہ دکان سے دو یا چار برسوں کے فاصلہ پر ہونا بیان کیا تھا اس کے بعد چاہت کی موجودگی کے متعلق یہ ظاہر ہے کہ وہ اس وقت جبکہ چھلڑا شروع ہوا تھا ہاں موجود تھا بلکہ اس وقت پہونچا تھا جبکہ چھلڑا پہونچا تھا۔

دیکھ سکتے ہیں ان اختلافات سے بہت کچھ متاثر ہو رہا ہے جو چھلڑے کے ابتدائی حصہ کے حالات کے متعلق تھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رائے کو جب سپرنٹنڈنٹ نے اس کا اظہار کیا تھا تاقتوئی نے یہ بیان کیا

کہ وہ بارہ دو گراں خاص بارہ کے لیے تاریخی بی رہے تھے جبکہ ام حیات اس فاصلہ پر آیا اور وہ اپنے موضوع کے متعدد باشندوں کے ساتھ شریک ہوا تھا جو وہاں کے اندر تارکی بی رہے تھے اور یہ کہ ام حیات نے فوراً برکاخیز کے آدمیوں کو ہاں اپنے لیے لے آئے کی وجہ سے گالیاں دینی شروع کیں۔ یہاں تقریباً اس بیان کے متضاد ہے جو قوت تحقیق کیا گیا تھا جو اس امر کے متعلق تھا کہ ام حیات شروع سے اندر کے گھر میں تھا اور یہ کہ مستحبت کی عادت نے بیبا شروع نہیں کیا تھا بلکہ محض ایک بار طلب کیا تھا جو قوت ام حیات نے گالیاں دینی شروع کیں۔ میری رائے میں اس اختلاف کو زیادہ اہمیت نہ دینی چاہئے۔ حالات میں مختلف بیان کر کے کی غرض نہ تھی اور یہ تجویز ممکن ہے کہ سیاں جو سپرنٹنڈنٹ نے تحت دفعہ ۱۱۱ مجموعہ ضابطہ نوڈاری ٹولینڈ کیا تھا کسی مضمون جامع نہ تھا اور یہ کہ وہ تھانہ کے وقت زیادہ تفصیل اور صحیح حالات دریافت کئے گئے تھے۔ اگر یہاں بنا دی ہو تو میں مقدمہ کے اس پر غور کی نسبت کسی تبدیلی کی توقع نہ کرتا۔

اس کے بعد اس تیار کے متعلق میں سے چاہت کو ضرب پہونچائی تھی رام کشن نے سپرنٹنڈنٹ سے یہ کہا تھا کہ ام حیات نے چاہت کو ایک لاشی سے مارا اور چھوٹن نے یہ بیان کر کے کہ چاہت کے ایک ہاتھ میں لاشی تھی اور وہ دوسرے ہاتھ سے اسٹین پشٹک رہا تھا۔ تقریباً ۱۰ کلینٹا ان گواہوں کے بیان کے موافق ہے جو یہ سیاں کر کے میں کرنا کو اسٹ سے مارا گیا یہ ممکن ہے کہ چھوٹن کا یہ بیان درست ہو کر چاہت کے پاس ایک لاشی بھی موجود ہے لیکن یہ امر یقینی ہے کہ یہ بات جو چاہت اور ان اٹھارہ کو پہونچائی گئی تھیں جو اس کے چاہت تھے لاشیوں سے نہیں بلکہ انہوں نے یہ پہونچائی گئی تھیں۔

اس کے بعد دیکھ سکتے ہیں کہ اس امر کی جانب توجہ منہ دل کر کے ہے کہ رام کشن پاسی یا اسکے دو بھائی یا اس کی زوجہ یا دیگر موصوف

رام حیات
بنام
ملک موصوف
(دہلی)

صفحہ ۱۰

محبوب
نیام
ملک معظم
د پٹنہ

دی علم سسٹم صحابہ کا ہونا ایک ایسے سے اتفاق اور وہ سسٹم
ایسے سے اختلاف کر کے حکم رام حیت کے کل نہیں کو بری کیا ہے۔ موثر
ایسے کی رائے تھی کہ کل نہیں کے خلاف جرم تحت دفعہ ۱۱ کی یا نہ
تجویز ثبوت جرم صادر کی جائے۔

استغاثہ کی جانب سے عدالت سسٹم میں یہ یاں کیا گیا کہ تاکہ
دفعہ کی جماعت رام لگن یا سی کی ٹاری کی دکان میں ٹاری پی ری
تھی سبکدستی مانتھی وہیں اور بڑا چندا کے پانچ دوسرے ایہیر
اس مقام پر پہنچے اور انہوں نے چار آدھیں ٹاری کا ایک سوچہ
خریدا۔ یہ کہ جب انہوں نے رام لگن کی روجہ کو اس سرور میں روانہ
کیا جس میں دفعہ کی جماعت ایک سیانے سے پی ری بھی رام حیت
اس مقام پر اس وقت پر اسلئے غور کا اظہار کیا کہ اس نے بڑا چندا کے
آدھوں کو ٹاری فروخت کی تھی جنہوں نے اس کے ایک روز قبل چھوٹا
چندائے آدھوں کے نوٹس ٹھہر گئی اس دخل کو ادا تھے اور وہ
باہر آیا اور دکان میں ٹاری کا وہ بڑا لنگھا جو تنقید کی جماعت
نے خرید تھا یہ کہ اس پر لنگھ جھگڑا ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھوٹا چندا
کے دس شخص نے جس کے ساتھ اسی موقع کا دلہ لرح ایہیر بھی ہوئیں
بہ کیا جو قریب میں اپنے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا بڑا چندا کے آدھوں
انہوں سے تھکا ہوا انہوں نے ایک باولی کے قریب جو درمیت تھی
وہیں سے انسانی مجلس معلوم ہوتا ہے کہ مستعد کی جماعت نے وہیں
ہوئی ہوئے اسی طرح اشتقاق کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سیٹ
میں چارپے کھسکیاں سے دو بگرواں آیا تھا رام سیٹ نے مارا
جس کا وہ بڑا لنگھ لیا گیا۔ اس جانب چھوٹے مانتھی اور
اور یہ لازم اور دوسری جانب رام دس لکھی اور رام حیت
ٹاری ہوئے۔ پھر رام حیت کے سس کے زخم حقیقت تھے اور وہ اس
بیان کے موافق ہیں کہ وہ دسوں کے ٹکڑوں سے پیدا کئے گئے تھے۔

شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ جو جانت کا یہی رشتہ دار تھا
ٹاری کے اختتام پر اس طرف دوا اور اس نے جانت کو دس پیر ہا
رام حیت کو ایک لاکھی سے مارا۔

بوقت تحقیقات صفائی یہ پیش لگتی تھی کہ واندہ ٹاری کی
دکان کا نہ تھا بلکہ جیو بودہن کے میٹ کے گیت میں ہوا تھا
جو دکان کی جنوب مشرقی جانب تقریباً ایک سو گز کے فاصلہ پر
واقع ہے کہ چونکہ نہیں سے مداخلت کی جا کر بات بڑا چندا کے تھے
اور چار بگرواں خاص کے چند موٹی ٹیلے تھے اور انکو کبارہ چھوٹا
۱۱ دفعہ مذکور کے دیگر شخص نے چھڑایا تھا۔ اس امر کا منتفا
۵ تاریخ کو آدھ میں ایک ڈپٹی جسٹس کے روبرو پیش کیا گیا
تھا اور اس امر کی شہادت موجود ہے کہ موضع کے چوکیدار کو
نے عہدہ دائرہ تھا کہ وہ ۵ تاریخ کو دن کے ۱۰ بجے ۳۰ منٹ
پر کچہہ اطلاع دی تھی عہدہ دار پولیس کی بادداشت کا مشہور
مقدمہ تھانگی قانونی شہادت نہیں ہے۔

ذیل سسٹم جے نے اس بیان کو قبول کیا ہے جو صفائی کی
جانب سے پیش کیا گیا تھا اور اس واقعہ کے متعلق جو تاہم
سبوجہ کی نسبت ہوا تھا کل بیان کو غلط مان کر کیا۔ ان حالات
میں یہ ممکنہ شکل ہے کہ انہوں نے نوٹس میں کو بری کرتے ہوئے
رام حیت کے خلاف کیوں تجویز ثبوت جرم صادر کی ہے۔ انکی
تجویز معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے یہ رائے کے وقت رام حیت
جا پڑا تو نقصان ادا تھا۔ انہوں نے نوٹس میں نہیں کی ہے کہ
آیا ضرب اسٹیک یا لاکھی کے ذریعہ سے ہوا تھا یا کسی تھی اور نہ
یہ چونکہ یہ کہ آیا کوئی شخص حنا طفت خود ادا کیا یا حاصل تھا۔
ان حالات کے متعلق بھی کوئی تجویز موجود نہیں ہے جن میں حیت
کی ہر اکت واقع ہوئی تھی۔ اور یہ ممکنہ شکل ہے کہ ان ضروری امور

۶۰۶

اول نے ایک حکم صادر کیا تھا جسکی رو سے اس غلطی قیمت کی بابت
جدا ہوں یہ دو سال کے قبل ایسے کاروبار کے معمولی آسامی میں خرید
تھا ایک فرنی ڈمرواری کی بابت لکھ رکھالت یا بطور ادائی کے سالوں
کی وہ نہ ہی جائداد و قرض کی تھی اور یہ بروید بیان کیا گیا ہے کہ سالوں
کی جائداد مستحقانہ بابت فرنی ہے مختصر مجموعہ شے کی کارروائی کو
بیان کیا جاتا ہے کہ وہ نہ مختص مانت اور یہ فیصلہ کر کے سادہ ہے
ایک کسی پر یہ بیانیہ فیصلہ کسی نہ کسی شخص کے حق میں جو اس کے
رو برو ہو جو نہ تھا کسی وہ مختص کے خلاف ہو کارروائی کی اطلاع
جتنی قبیل کی کارروائی کر کے سادہ ہے ایسی کارروائی جس حد تک میں
سمجھتا ہوں کسی ایسے قانون کے تحت نہیں کہ جو جو جاری یا دیواری
مجموعہ میں درج ہو گا اسکو قانونی الفاظ میں ظاہر کرنا ممکن ہے تو ظاہر
ہو گا کہ فرنی کا مختص نہیں اس حد تک قبیل کے حکم کہ ہے جو کسی بنا ہو
کہ بابت جسکی میں کسی شخص کے خلاف نہ ہو نہ کہ اسکو جس پر سمجھتا
ہیں کہ کسی اور جو عدالت کے رو برو حاضر ہو نہ تھا بطور پر یہ کہ
وہ نہ ہو کہ اسکا ایک ڈگری کی قبیل کہ رہی ہو اگر ایک واقعہ ہے کہ حکم
اور اسکا یہ ہے کہ ہم جیسے کے بعد صادر کیا گیا تھا تو وہ اسکو کالعدم
کر کے لے کافی ہے لیکن قطع نظر اس کے کارروائی بالکل سمجھ میں نہیں
آسکتی اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی حقولیت پر مبنی نہیں ہے میں
یہ سمجھے ہے یا انکا فاضل وہاں کہ مجسٹریٹ نے اس امر کی نسبت کہ وہ کیا
کر رہے تھے کیا خیال کیا تھا خود جس نے اس کارروائی سے کوئی
قانونی اثر متعلق کرنے میں بظاہر وہ محسوس کی تھی اور انہوں
سمجھتے تھے کہ یہ معمولی الفاظ استعمال کئے تھے انکی کے حکم کے اصل
مالک اپنی رائی واپس لینا چاہتے تھے۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں
کہ وہ اسکو واپس لینا چاہتے تھے لیکن اکثر انخاص چکا مال سرقہ
جائے مال یا اسکی قیمت واپس لینا چاہتے ہیں۔ اس سے کوئی

بڑا دھوکہ لے پیدا نہیں ہوا تو اور یہ فیصلہ دفعہ ہد کے تحت اختیار کیا گیا
عطا نہیں ہوتا۔ میں نے اس معاملہ پر سرسری نظر کیا غیر متعمد
طریقہ اختیار کیا ہے کیونکہ اس درخواست سے جسکی کسی حلف نامہ کے
ذریعہ سے تائید ہونی چاہیے تھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں ایسے
واقعات یا اس کے لئے اس کی ترویج نہیں کی گئی ہے اور جسکی تائید
سشن جج کے فیصلہ سے ہوئی ہے۔ مجسٹریٹ نے فرنی پر سشن میں ملوث
ہو یا کہ سشن جج نے اسے آپ کو کارروائی پر بحث کر کے خارج نہیں
خیال لیا تھا اور کسی ایسے حکم میں جو ابتدا اندرون اختیار کیا گیا
دست اندازی کر کے نسبت اپنے اختیار سماعت سے اسکا کر کے
کو مل کیا تھا میں ہر ایسے بیان کی سماعت کر رہے ہر اضافہ ہو
جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا وہ مجسٹریٹ جنہوں سے یہ حکم صادر کیا تھا
میرے رو برو کرنا پسند کریں اگر وہ اس معاملہ کو جاری رکھنا
پسند کریں۔ کل کارروائی کو فوراً کالعدم کرنے سے کوئی نقصان
نہیں ہو چکا کہ نہ لگا۔ دہشت کسی واقعہ کی غلط بیانی پر مبنی
تو میں یہ حکم منسوخ کر سکتا ہوں اور فرنی کی ترویج کر سکتا ہوں اور
اگر مجسٹریٹ یہ خیال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ یہ حکم منسوخ
بعد کسی وقت صادر کر سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اسکا
کو اطلاع دینے کے بعد کہ اس کے ایک دوسرے حکم کیوں صادر نہ کر
اگرچہ میں یہ ظاہر نہیں کرتا کہ اسکو ایسا کرنا چاہئے اس حکم کی ایک نقل
اگر وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس یا بدین ہدایت روانہ ہونی چاہیے
کہ اس فرنی کے معلق کسی قسم کی فریڈ کارروائی کی اجازت نہ دیا
اور میں یہ حکم دیتا ہوں کہ ایسی جائداد جو فرنی کی کسی ہوتی ہے
والگ اشد کی جائے ایک فریڈ نقل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میں پوری کے پاس
روانہ کجانی جائے اور میں اسکو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ مجسٹریٹ
دراصل کو نہیں لے کر یہ حکم صادر کیا ہے اسکی وجہ بتلا کر حکم دینا

۱۵
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

مہاراجہ صاحب نے جو جس حد تک کہہ سکا وہی لکھا ہے
 ہے حال خودداری کا یہ فریضہ ہے کہ وہ مہاراجہ صاحب
 کو کہہ کر اسے خیال کرنا چاہئے کہ اس کو کوئی یا وہ ہمارا
 قہر و اسلوع و اللہ و الی سے سائل کرے۔
 نفع و فخر ۱۵ مجموعہ ضابطہ خودداری عدالت خودداری
 کا اختیار و ساعت اس حکم تک خودداری ہے جو وہ چاہتا ہے۔
 کے احکام پر اس کا چاہنا اور کتنا ہی کیے معلوم ہو کہ وہ
 جو یہ کہہ سکتا ہے اور جو کہہ سکتا ہے اور کیا یہ چاہی ہو
 وہ وہ خودداری ہو وہ خودداری نہیں اور وہ مال
 قبضہ میں ہوا ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 اس سے کہہ سکتا ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 خودداری کہہ سکتا ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 کوئی حکم خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 صادر کیا گیا ہو ناقص ہے۔

مہاراجہ صاحب نے جو جس حد تک کہہ سکا وہی لکھا ہے
 ہے حال خودداری کا یہ فریضہ ہے کہ وہ مہاراجہ صاحب
 کو کہہ کر اسے خیال کرنا چاہئے کہ اس کو کوئی یا وہ ہمارا
 قہر و اسلوع و اللہ و الی سے سائل کرے۔
 نفع و فخر ۱۵ مجموعہ ضابطہ خودداری عدالت خودداری
 کا اختیار و ساعت اس حکم تک خودداری ہے جو وہ چاہتا ہے۔
 کے احکام پر اس کا چاہنا اور کتنا ہی کیے معلوم ہو کہ وہ
 جو یہ کہہ سکتا ہے اور جو کہہ سکتا ہے اور کیا یہ چاہی ہو
 وہ وہ خودداری ہو وہ خودداری نہیں اور وہ مال
 قبضہ میں ہوا ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 اس سے کہہ سکتا ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 خودداری کہہ سکتا ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 کوئی حکم خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 صادر کیا گیا ہو ناقص ہے۔

۱۵
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۵
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کیا کیا تھا ایک خلاف لینے کی بات کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا تھا
 اور نہ الیہ کوئی الزام ہے۔ مہاراجہ صاحب نے جو جس حد تک کہہ سکا وہی لکھا ہے
 ہے حال خودداری کا یہ فریضہ ہے کہ وہ مہاراجہ صاحب
 کو کہہ کر اسے خیال کرنا چاہئے کہ اس کو کوئی یا وہ ہمارا
 قہر و اسلوع و اللہ و الی سے سائل کرے۔
 نفع و فخر ۱۵ مجموعہ ضابطہ خودداری عدالت خودداری
 کا اختیار و ساعت اس حکم تک خودداری ہے جو وہ چاہتا ہے۔
 کے احکام پر اس کا چاہنا اور کتنا ہی کیے معلوم ہو کہ وہ
 جو یہ کہہ سکتا ہے اور جو کہہ سکتا ہے اور کیا یہ چاہی ہو
 وہ وہ خودداری ہو وہ خودداری نہیں اور وہ مال
 قبضہ میں ہوا ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 اس سے کہہ سکتا ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 خودداری کہہ سکتا ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 کوئی حکم خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے کہ وہ خودداری ہے
 صادر کیا گیا ہو ناقص ہے۔

۱۵
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

راہی آج کل سے کوئی صاحبہ عدالت نہ رہی ہے۔ اگرچہ اس میں
کڑا چاہیں تو وہ میرے پاس روانہ کیا جاسکتا ہے۔ اس میں
حسب معمول غور کرونگا لیکن میں ایسا کر سکتا ہوں تو کیا کیونکہ
میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کل کارروائی ناچاکنجی اور میں جس قدر
کم اسکی سماعت کروں بہتر ہے۔

کارروائیاں مستوح کی گئیں
ہائیکورٹ پٹیشن

نمبر ۲۷۰۶ پٹیشن ۱۹۷۳ء کے فیصلہ کے تحت
باجلاس ہائیکورٹ میں کی گئی

جسٹس لال موہی سائیں بنیام ملک معظم بلوچستانی
مجموعہ ضابطہ قود اے ایکٹ ۵۰ پٹیشن ۱۹۷۳ء کے تحت
استغاثہ کی اجازت ہو لو جو ضروری ہو۔ غلطی غیر عدلی تحقیقات
جسٹس ٹی انا اجازت دے سکتا ہے۔

کسی شخص کے خلاف استغاثہ کر سکتی ہیں جو اس میں
نہ ہو جانی چاہئے کہ نہ اس میں عدالتی نہیں یا حقیقتاً
کیونکہ کسی پر دوا کی رائے یہ ہے کہ اس شخص کے خلاف
کسی جرم کی بات نہ تھانہ ہونا چاہئے۔

جب ایک جسٹس نے کوئی شہادت دینی کے لئے نہیں
دیتے تو غیر عدالتی طریقہ پر کوئی غلطی یا غلطی تحقیقات
لی تھی اور اسکو شہادت دینی کے لئے نہیں دیتے اور
ضابطہ طریقوں پر نہیں کیا تھا اور کسی تحقیقات کی بنا پر پتہ
دیتے تو وہ بھی جو ضابطہ قود اے کے تحت کے خلاف
استغاثہ کر دیا جائے کہ قطعی طور پر کیا کہ جسٹس
۱۹۷۳ء کے فیصلہ کے تحت

نگرانی جو جاری کیا تھی حکم صدر کے دوپٹی جسٹس میں ایک پر
۱۹۷۳ء
مخائب سائل۔ مسٹر جی۔ سی۔ پال۔

فیصلہ یہ درخواست نگرانی جو جاری ڈپٹی جسٹس میں ہو گیا کہ ایک
حکم مورخہ گذشتہ سال پر لکھی گئی تھی جسکی رو سے اس
نے حکم دیا تھا کہ سائل اور کام دفعہ ۸۷ مجموعہ قود اے کے تحت کے خلاف
ایک مینجمنٹ کے متعلق مقدمہ دائر کرنے کے لئے طلب کیا جائے۔
وہ حالات جرم میں یہ حکم صادر کیا گیا تھا جسے نہایت غیر معمولی علما
ہوئے ہیں اس معاملہ کے حالات کسی قدر طویل ہیں۔ سائل کی
مال موضع متنبہا ضابطہ قود اے کے تحت ایک ایک پٹیشن
پہ قود اے کے تحت سائل کے تحت "بانیار" میں جو اپنی مال کی
بانڈ ادوں کی نگرانی کرنا ہے۔ تسلیم کیا گیا ہے کہ جہاں ہیں سائل
اور ان "بانیاروں" میں کچھ عداوت تھی۔ دکان کی سہولت کے
ناشتا تھی دفعہ ۸۷ قود اے کے تحت نگرانی کے لئے جو
اور کسی عہدہ دار عدالت کی زیر نگرانی فصل کی تقسیم کے لئے آئی جا
کی دفعہ ۹۹ کے تحت درخواستیں پیش کی گئیں۔ ان میں
کے کہو یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ اس شخص کے عدالت
در کو دیکھے اسے اس مقام پر جانے کے لئے کہا تھا اس مقام پر پہنچے
یہ معلوم ہوا کہ اسامیدوں نے فصل کاٹ کر اسکو علیحدہ کر لیا تھا
گذشتہ ۲۷ فروری کو سائل نے سب ڈویژنل افسر کے دیو اور ایک
درخواست کی تھی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ خود اس نے اپنی ذاتی زمین
راضیات کی فصل کاٹی تھی اور اسکو اپنے کہو لیا اور اسکو
یہ کہ اسکو یہ انرشہ تھا کہ جب وہ اپنی فصل صاف کر لی تھی تو کہ
اسامیان اسکو کلیف دیکھے جس طرح کہ انہوں نے قبل اس کے کہ
اس مقام پر پہنچنا مگس تھا سائل میں ارضیات پٹائی تھی

967, 1142

کتابخانه

1943-1944

1246-1248

۱۱۱- از انلان پیاغم ملکوتی منبر لایزال

بسم الله الرحمن الرحيم

شعبه علم کلام و فقه جواهری

افزون آیا با اطلاع کنی به برکتی که از آنجا

[illegible]

۱۔ اعلیٰ درجے کی تعلیم اور ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ تعلیمی و اقتصادی وابستگی

- 4 1/2 1/2 1/2 1/2

اکسٹنشن نام پیرا جانا المیہ کی وجہ سے ۱۵۶

کتابخانه ملی -

از بهداری بنیادین نظم و انضباط و سبک زندگی خوبان ایرانی

١٩٩٤

منجانبہ مکاتبات - مشرق اوسطی - ۱۹۹۰ء - ج ۱ -

منہاجیپ سکرارہ وکیل سکرارہ

وہاں پہنچ کر اس نے ملوہ سے پیدا ہوئی ایک سڑک پر

جیل آگیا چار سچا سچا کی جانب سے جو کہ ایک نئی چیز

ابن عسکری استغاثه پیش کر گیا تھا وہ سخت دیر

ہرگز نہ دیا ہے فیصلہ میں نہ تعلیم میں کچھ اس قدر ہے کہ

سی استخوان کا اس طرح در مری طور پر تنہا ہوتا ہے

یوں نہ دیکھ کر اچھڑے یہ علم آج کی مسیحی دنیا کی سالی ہے۔

سیرت مذکورہ علم ازجاء مشروح کیا اور اس علم اور سیرت کی

سابقہ کی ناراضی سے جو اس ملک سے متعلق ہے وہ خود بخود مٹ جائے گی۔

پاپیسکوریٹ پیمتہ
درخواستہ نگارانی دھاری

مرتبہ ۱۲ ماہانہ سرکاری سندھ ۱۹۸۱ء جولائی ۱۹۸۱ء
مالدار ۱۱ سٹر جسٹس میکرسس۔
ریسٹ لال سنگھ دیکھ کس دیگر چھپا ہم ملک فلم نرفانی۔
لکھنؤ میں سالانہ
۱۱ سٹر جسٹس میکرسس ۱۲ ماہانہ سندھ ۱۹۸۱ء جولائی ۱۹۸۱ء
سندھ الزامات دفعہ ۲۶۱ سٹر جسٹس میکرسس ۱۲ ماہانہ سندھ ۱۹۸۱ء جولائی ۱۹۸۱ء
جس کی تحقیقات تحت دفعہ ۲۶۱ سٹر جسٹس میکرسس ۱۲ ماہانہ سندھ ۱۹۸۱ء جولائی ۱۹۸۱ء
آگاہ کر رہے۔

سائلوں پر نوڈنگ کی تخصیص کے ایک مکتبہ ۲۶۱
سٹر جسٹس میکرسس ۱۲ ماہانہ سندھ ۱۹۸۱ء جولائی ۱۹۸۱ء
دوسری کے لئے ایکس پوٹ سائلوں کی سخت دفعہ ۲۶۱
مکتبہ الزامات دیکھ لیا گیا تھا ان کے خلاف تجویز ثبوت درج تھا
کی گئی تھی اور تجویز ثبوت جرم مشن جرنے برقرار رکھی تھی
انہوں نے ایکس پوٹ میں لینڈنگ کی درخواست کی۔

قرارداد کیا کہ اگر جیسے تھیں میں سائلوں اس وجہ سے
ہی کے لئے تھے کہ وہ اجراء سے مل رہے تھے ثابت نہیں
کے لئے تھے تاہم چونکہ کاٹنے کے ہتیار استعمال کر کے ایسی
حالت میں جس سے حق حالت خود اختیاری کارڈ تعلق
نہ تھا ضرر شدہ کے باعث ہوئے تھے مقررہ ہائیں اس
خلاف تجویز ثبوت جرم صحیح طور پر صادر ہوئی تھی۔

چالی سنگھ نام ملک منظم اڈین کیس ج ۱۱ صفحہ ۱۱
میں کیا گیا۔

نگارانی دھاری بنارامی حکم صدر دھاری محشر پٹیا گیا مورخہ ۱۹۸۱ء

ایڈیشن ۱۰

مختلف سالانہ سرکاری سندھ ۱۹۸۱ء جولائی ۱۹۸۱ء
سندھ الزامات دفعہ ۲۶۱ سٹر جسٹس میکرسس ۱۲ ماہانہ سندھ ۱۹۸۱ء جولائی ۱۹۸۱ء
جس کی تحقیقات تحت دفعہ ۲۶۱ سٹر جسٹس میکرسس ۱۲ ماہانہ سندھ ۱۹۸۱ء جولائی ۱۹۸۱ء
آگاہ کر رہے۔

سائلوں پر نوڈنگ کی تخصیص کے ایک مکتبہ ۲۶۱
سٹر جسٹس میکرسس ۱۲ ماہانہ سندھ ۱۹۸۱ء جولائی ۱۹۸۱ء
دوسری کے لئے ایکس پوٹ سائلوں کی سخت دفعہ ۲۶۱
مکتبہ الزامات دیکھ لیا گیا تھا ان کے خلاف تجویز ثبوت درج تھا
کی گئی تھی اور تجویز ثبوت جرم مشن جرنے برقرار رکھی تھی
انہوں نے ایکس پوٹ میں لینڈنگ کی درخواست کی۔

قرارداد کیا کہ اگر جیسے تھیں میں سائلوں اس وجہ سے
ہی کے لئے تھے کہ وہ اجراء سے مل رہے تھے ثابت نہیں
کے لئے تھے تاہم چونکہ کاٹنے کے ہتیار استعمال کر کے ایسی
حالت میں جس سے حق حالت خود اختیاری کارڈ تعلق
نہ تھا ضرر شدہ کے باعث ہوئے تھے مقررہ ہائیں اس
خلاف تجویز ثبوت جرم صحیح طور پر صادر ہوئی تھی۔

مرتبہ لال
نہام
ملک منظم
(پٹیا)

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

سیدنا ابوالفضل

پایان - پیرا

فرموده است که هر که در این راه
 راه را بداند و در این راه
 راه را بداند و در این راه
 راه را بداند و در این راه

کتابش سید و ان کی ایک سیرت و تاریخ ہے ان میں سے نیکو صلاح و خیر و نیکو سیرت و
صالح و کمال و ان کی عمر و کمال ہے یہ نظم چار اسرہاں ہے یہ سیرت و خیر و نیکو سیرت و
صالح و کمال و ان کی عمر و کمال ہے یہ نظم چار اسرہاں ہے یہ سیرت و خیر و نیکو سیرت و

تشریف فرما حضرت زوہرہؓ سے یہ خبر پہنچی کہ میں نے اپنے بیٹے کو کیا جاسکے یا نہیں
 بتلائی کہ وہ خود وہاں گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اس کے پاس پہنچا اور اس کے پاس

ایں ایک مرتبہ کے لئے ہوا اور ان کی جو بے پرواہی اور پستی میں چلی
وہ ان کو انہوں کی تائید کے لئے افعال کی اس سنگین دیر میں انہوں نے ان کو کیا تھا اور انہوں نے
عزیز کے لئے ہمت کیا تھا انہوں نے اپنا کلمہ شروع ہی بیان کیا تھا اگر

[illegible]

پہننا سید پرچم کی اس شہادت کو نامنظور کر کے جو خطا کا دیکھی ہو اور یہ پیرائے نہ لے کر
 کہہ دیتے ہیں غلامی ہے کہ مقدمہ بنائیں انصاف میں طالع اربعہ دیکھیں وہ درود است
 لا قصور لعلی را کہ جو منتقص اور ایک گویا کہ ہوا کا تھوڑا ہے اگر وہ صلوات ہو

مخفی کرنا اور اپنے دشمنوں کو شرمیک کر کے ایسے جھوٹی شہادت دینا چاہیں تو
 نتیجہ ہر ایک کے لئے ان شخص کو جو غالباً مجرم ہیں یہی کہ کرنا چاہئیں

کہ ان اعمال پر ہمارے جانیں۔
مراغہ منظور کیا گیا۔

[illegible][illegible]

پہلے امریکا متعلق عجیبے کیس حد تک سنا، اس سے اتفاق نہ ہو سکیگا
میرا نہیں خیال کہ اگر اس حکم کی شرح کے لئے جو معاہدہ کیا گیا ہے، اس میں
دوسرے امریکا متعلق عدالت نما اور دیگر حوالوں کو گورنر نے تسلیم کیا

انگریز نام راہ پر پہاں (۱) خود وہ کہ جب کسی امتحان تحت و فیض
مقام کو اطلاع دے بغیر خارج کیا گیا تو حکم انراج غلام کو اسلای و اینٹیں
کامیاب سے عام طور پر دوست انداز کر کے کرتا رہتا ہے۔

بن خورشید بن منصور بن تاج محمد
در خوشنویسی استاد است

با کمال و آراستگی

باجلاس پورہ پٹنہ ۱۹۱۳ء

استدائی: بذر و واقعه را در سبزه نوحیت او را حسین بن علی بن ابی طالب
و حمله را لایا گیا ہے۔ حضرت آیتا خیر بنون جرم کے لئے پشور استدل الی سکتی ہے

ایک مسافر کو جہاز میں سوار کیا گیا تھا۔ وقت انوارِ شام میں
چانس میں اس نے ہلکا سا مسافر کو دیکھا اور اس پر تجویز نہ کر
سکی کہ اس کی کیا سستی۔

ایک عدالت کے لئے اس وقت جبکہ نو امان کے تیسرے شہادت پر ایک
مختلف بیان کریا اس کو پورے تہ تروید کر جو انہوں نے
کہ اس شہادت کو جو انہوں نے تروید کر جو انہوں نے

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

تاریخ کتب خطی ۱۵۷۴

111

ملک مسعود

والمراد بالمراد

1

1

1

100

100

100

100

Figure 1. Design of the study.

Abstract

1

تیل لال
بنام
ملک مظفر
پٹنہ

جگہ یوں کہ کہیت میں اس کو گہر لیا جاوے گا کہ اس کے خوب
مغز کی جانب ایک تکی کے نل پر پہر دوکان میں اس کے بلواروں
اس کو دھارے کی نے بائیں بازو پر اور دھیر لال اس پر پارا
تھا اور اس کے بعد اس کے جمع نے اس پر تاروں اور لالوں
سے اس وقت تک حملہ کیا جب تک کہ وہ لے ہوش نہیں ہو گیا۔
ہوش میں آنے کے بعد اس نے اپنے ہائی شیونڈن کو طلب کیا
جس کو اس نے تھانہ میں اطلاع دی۔ اس کی ہدایت کی شیونڈن کے
ابتدائی رپورٹ واقعہ پیش کی۔ یہی گواہ سے بارہ ضربات ثابت
ہوئیں جن میں سے کم از کم پانچ خون نوحیت کے گہرے زخم تھے اور
اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ان ضربات سے ایک کاٹے
تھیں اس کے درجہ ضربت بدہ نہ تھا۔

محضر نے بتجوزیک کی کہ سنیہ وجہ تحریر بالکل اطمینان نہیں پہنچی
اور کہ اپنے معذرت نامہ کی بیغیہ عرض مشورہ نہایت نہیں
لیگی تھی اور اسلئے الزام تحت دفعہ ۱۴۱۱ کا کام رہا تھا۔ لیکن اس وقت
سے تجوزیک کی کہ حملہ غالب ایک پارٹی کی کہیت کی تھی جو
ہمارے قہر کیسے خفیت کے قریب تھا جس کا راجہ نے عدالت کے دیکھ
سے تہ حاصل کیا تھا اور یہ کہ سنا ہے بلع نہا اور اس وضاحت
سے اسے جو سائلوں نے جگہ جو کہ کہیت میں کاٹے وہ تھیں
سے اس وقت کیا تھا جبکہ وہ اراشی تھانہ سے روانہ ہو چکا تھا
حق حفاظت و راضیاتی حامد اور کی تردید ہوتی ہے جو صفائی
میں پیش کیا جائے جس کیلئے حالات مذکورہ بالا میں کاٹے کہ
تھیں یوں کہ ساتھ الیغی سخت ضربات پہنچا نا ضروری نہ تھا۔
ذیل سش جس نے بتجوزیک کی تھی کہ ضربات بناوٹی نہیں اور
یہ جان کیا تھا کہ دائمہ و اس اسی طریق سے واقعہ ہوا تھا جیسا کہ
استھانہ کی جانب سے بیان کیا گیا تھا اور سیرانی کے متعلق کسی

نفاذ ۱۸

نفاذ سے پیدا ہوا تھا کی نوعیت قابل اطمینان طریقہ سے تھا
ہیں کیا تھا اور اس واقعہ کی تھی کہ طرزیں جہاں جگہ کر کے
میں شریک نہ تھے اور اس کی کہ بیان کے لیا سیدھی ہو سکی
نسبت ان کو سند ہمارا اراشی پارٹی کی سانس ہی ہو جگہ
کے کہیت کے قریب ہی رہ سوا لہذا کراشی پارٹی کے روار
ہو چکا تھا ان کو کوئی حق حفاظت خود اختیار حاصل نہ تھا
ان تھیں یوں سے جو سائلوں نے استعمال کئے تھے اور ان
ضربات سے جو پوچھائی گئی تھیں یہ صاف معلوم ہوا تھا کہ اس وقت
مقدمہ کی نوعیت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ زیادہ استعمال
کیا گیا تھا بالخصوص جبکہ تھانہ صرف ایک میل کے فاصلہ پر واقع تھا
سائلوں کی جانب سے مقدمہ چلائی سنگ بنام ملک مظفر (۱)
پر استدلال کیا گیا ہے۔ لیکن مقدمہ مذکور میں کیا جا سکتا ہے
کیونکہ اس میں نہایت اہم امور میں استغناء کا بیان غلط ہو گیا
کیا تھا۔ بیان ایسی صورت نہیں ہے۔ اگرچہ شہادت استغناء
سیرانی کی نزاع کی صحیح نوعیت یا وہ صحیح مقام جہاں جگہ پہنچا
تھا ثابت نہیں ہے اور اسلئے بلوہ کا الزام نام کام روا ہے تاہم تاہم
اس قابل اطمینان طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ سائلوں نے کاٹے وہ
پہنچا استعمال کر کے جس کی ایسے حالات میں بالارا وہ ضرورت
پہنچا یا تھا جس سے حق حفاظت خود اختیار جاری جاوے خواہ وہ
سیرانی کا حق ہو یا اراشی پارٹی کا حق ہو کیسے متعلق ہو
ہاں نہ الت رافہ نے سفیث کی شہادت کو قبول کیا ہے جس کی
تائید دہائی رپورٹ سے ہوئی ہے شہادت مذکور الزام تحت
دفعہ ۱۴۱۱ مجموعہ ضربات ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ اس سائل کا
بعض گروائی تصدیق ہو جاتا ہے لیکن مثل کا سوائے اس مزید
کا اعتنا ہو تا ہے کہ اگر مقدمہ میرے دوسرے بعض رافہ پیش

اسماء کے خلاف حاصل ہوں۔

مراد میرا صبی فیصلہ مصدرہ سبار و نسیج اگر مورہ ہاں جو
 (۱) اس واقعات کی نظر ثانی جو ارجاع ناسخ کے باعث ہوئی
 جس میں سب سے پہلے اس وقت جس سے مقدمہ ہدایت ہوا ہے
 حسب ذیل بیان کیے جائے ہیں تقریباً سن ۱۷۷۵ء کے اختتام پر
 اگر ہاں چار بھائی اسمیان اسدی لال ناراین داس رام دیال
 اور شام لال رہتے تھے سال ماضی میں ان کے باپ کی وفات
 کے بعد بھائیوں میں علیحدگی واقع ہوئی اور شمس کے خاندانی
 جائیداد کی ایک کال تقسیم میں آئی تھی اس کے بعد اسدی
 اور رام ناراین کے مابین ایک کاروباری شراکت فوراً قائم ہوئی
 تھی کوئی دستاویز شراکت مرتب نہیں کی گئی تھی لیکن دوسرائی
 بدستور کاروبار میں مکرر شریک ہوئے تھے اگرچہ انہوں نے بطور
 تقسیم شدہ ہندوؤں کے اپنی حیثیت قائم کر سہی تھی اور اس
 مسئلہ میں اسدی لال کی صحت خراب ہوئی شہادت پر عبور
 معائنہ کرنے سے یہ مناسب طور پر واضح ہوتا ہے کہ وہ وقت میں
 مبتلا تھا اور اس کو اس کا علم تھا کہ ۲۹ مئی ۱۷۷۵ء کو اس نے اپنا
 آخری وصیت نامہ اور وصیت مرتب کی جو دو دن کے بعد سہر
 اگرچہ میں اس کے کان پر جبری کیلے پیش کیا گیا تھا۔ تسلیم کیا
 گیا ہے کہ اس دستاویز کو (ملاحظہ ہو۔ ہماری شہادت کا صفحہ الف ۱۰۲)
 اسدی لال نے نہیں کیا تھا اور یہ کہ حسب ذیل اشخاص نے بطور
 گواہاں حاشیہ کے اس پر وقف کیے تھے: ناراین داس رام دیال
 (دوسرائی) نیز دوار کا داس دامودر داس کھن لال گہائی
 و بدی داس۔ دستاویز میں ابتداً تکمیل کنندہ و زبائن لیس
 کے مابین چار مصرعہ دکانوں میں ایک شراکتی کاروبار کے وجود
 کا ذکر کیا گیا ہے جن میں اسدی لال کا حصہ ہے اور ناراین داس

حصہ ہے اس کے بعد انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ کھن لال کے
 وراثت اس حق کی مانتہ جو وہ شراکت مذکور میں اور ناراین داس
 جائیدادوں میں رکھتا تھا اس کی زچہ سادہ چوبلی اور اس کا بیٹا فقیر
 بن جکی عراب و دامہ ہے اس سے بعد انہیں فقیر یا فقیر خند مذکور کے
 فائدہ کیلئے ایک طویل امانت قائم کی گئی جس کی رو سے ناراین
 داس (دوسرائی) اور چار گواہان حاشیہ یعنی کھن لال دامودر
 داس (جو میرا دستہ دار ہے) واریکا داس و گہاسی رام جو میرا قیام
 کا زندہ اور ایک نہایت ایمان دار شخص ہے جس پر مجھے بہت اعتماد
 ہے بلکہ ان کے مقرر کیے گئے تھے۔ یہ طے ہوا تھا کہ اسماء اس امر کی
 نگرانی کریں کہ شراکتی کاروبار اس وقت تک جاری رہے جب تک
 کہ فقیر بالغ نہ ہو جائے اور ان کی رہنمائی کیلئے طویل ہدایات دے
 کی گئی ہیں اس واقعات کی بابت انتظام کیا گیا ہے جو دراصل کسی
 وقوع میں د آئے تھے شمس فقیر کی قبل از وقت وفات سادہ چوبلی
 کی جانب سے کسی دستاویز کی تہنیت یا عود اس خانوں کی وفات
 کی بابت سادہ چوبلی کو مبلغ چالیس لکھ روپے و فیضہ اور اس میں شریک
 جبکہ وہ جائیداد کیلئے جائے کھشتہ ترمز کی ہے فقیر جائیداد کھشتہ نامہ
 کے فائدہ کیلئے امانت رکھائی گئی ہے کسی صورت میں بھی فقیر کے موت
 پہلے اس کے بجائے کوئی بیٹا جتنی نہ لے جائے کہ مختار میں ہو
 مسادہ چوبلی کو میرے کاروبار میں کی طرح دست اندازی کرنے کا
 کوئی اختیار یا حق حاصل نہ ہو گا۔ ادا ہوا اسناد و داہنی جماعت میں
 ان خدات کو پر کر رہی گے جو وفات کی وجہ سے حال میں ہوں
 وہ اس امر کی ترانی کریں کہ کاروبار ان کے منہور اور ان کے لئے
 جاری رکھا جائے ان کو میری کل جائیداد کی نگہداشت اور حفاظت
 کرنی چاہئے اور کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کرنا چاہئے جو میری رقم یا
 کے کسی جز کے تلف کا باعث ہو۔ صرف چند مخصوص صورتوں

الہ آباد
 سام
 ناہک را
 (الہ آباد)

صفحہ ۲۲

اسدی لال کا نام لال اور دیگر نصیب حاصل تھا بلکہ مبلغ
 سہ ہزار روپے تک کیا تھا جو نو گنل کسودہ اور مال
 مذکور ہے جو اولیاء کے ماہن قبل ازین نزلہ ہوا اب اس کے بقید
 پر اس کے سیدنا سوب کے گئے تھے و متاویز و ناریں اس
 کا آخری مصنف نام اور وصیت ہے رہا رحمان ماہن
 جو قبل ازین بیان لئے گئے ہیں اس کا جائزہ ملاشتہ تھیں
 اس کے بعد اس کے امراء کی رخصتی ہوئی تھی
 اندا خود اس کے اور فقیر کے ماہن نزلہ کے انصاف کا کر رہا
 اور اس کو بطور آب ملکہ امیر کے تصور کیا گیا ہے اور کچھ کسودہ
 اسے ایک کو ایک سات کالوں کے جنین یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ نزلہ
 کا رواج باراب وسیع ہوا تھا بلکہ شرکت غیر مالک کے طور پر ظاہر
 کیا تھا اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ بل کسودہ کے طور پر
 دوا اس کے صرف اپنی و بہ مسماہ پشتوا و زانی بی مسماہ منی کو چھو
 تا۔ اس کی رو سے و زمانے مذکور کے فائدہ کیلئے کار و بار چاہی
 کہ یہ کیلئے تین شہناس بطور ادبیا کے مقرر کئے گئے ہیں بلکہ
 شہناس گہا سی رام و فادار طارم ہے جس کو اسدی لال نے
 اپنے دست نامہ کے تحت بطور ایک امین کے قبل ازین منتخب کیا تھا
 جو نزلہ و شہناس لیس اندہ بہانی رام دیال اور شام لال ہیں۔
 مسماہ پشتوا کو موسیٰ کی وفات کے بعد ایک لڑکا متبلی لیتے کی
 اجازت دی گئی ہے۔ یہ طے ہوا ہے کہ ادبیا کا رواج جاری رکھیں
 جس کے نگران رام دیال اور شام لال رہ سینگے۔ لیکن مختلف
 امور کے نسبت جنہیں ضائع کی تقسیم شامل ہے مفصل ہدایات دی
 گئی ہیں۔ یہ بتلایا گیا ہے کہ فاعل منافع یہ ہیں ہوا واحد ہو نہ ہو
 لہم بالوصیت کے حق میں اس اندہ نصیب کی منہالی ہوگی
 بقصد اس طرح تقسیم ہونا چاہئے کہ ایک راج حصہ گہا سی رام کو

اور راج حصہ ادبیا کو موسیٰ لہم بالوصیت کا نام لال کے
 اصل ہو۔ ایک خاص مکان بن و دار کا واس اور تین لال ایک
 کو دس آندہ نصیب کی منہالی کے بعد ضائع کے حصہ میں
 ایک حق دیا گیا ہے۔ اور ضائع کے حصہ کی حد تک اس حق کا حق
 کو پٹی کے ایک طارم سہی چھوٹا کے حق میں پیدا کیا گیا ہے اس
 صورت میں جبکہ وہ دکانات حق سے مال کا تعلق ہے نقصان
 کے ساتھ جاری رہی جائیں ان میں اشخاص یا ہواری خواہ
 کے ذریعہ سے معاوضہ دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ نیک گہا سی رام
 کے متعلق ایسی کوئی صراحت نہیں کی گئی ہے۔ وصیت نامہ کی
 شرائط جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مال بالغ فقیر پر مشورہ بن کر
 طور پر نام ہیں اور ہر حصہ حوالہ دے جانے کے قابل ہیں۔
 "میں فقیر مال بالغ کو نزلہ کئی کار و بار میں انندی مال کے حصہ
 کی باقیہ مبلغ لکھوئے ہوئے" اور اگر ماہنے اور مبلغ اعصا راجا
 کر رہے جو فقیر مال بالغ کی ملک ہیں جو میرے پاس ایک ہر حصہ
 کے اخراجات کی ادائیگی کیلئے مسووم ہیں اور میں اس کی ادائیگی
 کر دنگا اگر میں ادا کر لے سے قاصر رہوں تو ادبیا مذکور کو میرے
 کار و بار کے سر بار سے مبلغ لکھوئے ہوئے جو فقیر مال بالغ کو
 واجب الادا ہیں یعنی اور رقم مذکور سے کوئی جائداد خریدنے
 کا اختیار ہوگا۔ رام دیال اور شام لال مذکور کو اس وقت
 تک جبکہ وہ کوئی جائداد حاصل نہ کریں رقم مذکور کے سوا
 مسماہ پسیلی انندی لال کی زوجہ اور فقیر مال بالغ کے اخراجات
 کی ادائیگی کیلئے رقم مذکور اپنے اس امانت رکھیں جب جائداد
 خریدی جائے تو انندی لال کے حصہ سے ایک رسید حاصل
 کریں اور مال بالغ اور جائداد کی خبر گیری کریں۔ لال رام دیال
 اور شام لال میرے کار و بار کے سر بار سے اپنے پاس مبلغ

لال فقیر
 نام
 نام رام
 (الہ آباد)

لاذکر
نام
ماگرم
الہ آباد

میں وہ شہر اکتی کارو فرسخ کر کے مجھ کے آگے تھے میں اس سارا میں ان
کے لیے خواہات برداشت کرنے چاہیں جو فقیر ہر سال کی برکت
اور اس کو تعلیم و عیوہ ملائے میں حامد ہوں اور وہ سار بہانہ اٹھا کر
کرنے چاہیں جو ازواجات کریمہ ہاوی وغیرہ میں حامد ہوں
ہمارے روبرو اس امر کے متعلق کہ قدر رحمت کیلئے ہے کہ اس
شہر میں نہ ہوں بلکہ گواہی دیتا ہوں کہ اس وقت پر مدد کے لئے
کس مذمت اس کے مفہوم کا علم ہو سکتا ہے یہ خیال کرنا ہوں کہ
میں اس امر کا نصفہ مختصر اور جلتا نال کر سکتا ہوں بلکہ اس وقت
کی بنا پر میرے مقدمہ کے ظاہری امکانات پر غور کرنے کے بعد مجھے
اس میں کوئی شک نہیں کہ انا اور امیامدہ وہ ہیں جسے جگہ نہیں
اچھ دستاویز کی تصدیق کی تھی اس امانت کے جو کہ کے درمیان سے پیدا
کی گئی تھی اور یہ تکتا اوصیاء کے خود اپنے فقر کے کامل علم کے ساتھ تصدیق
کی تھی نیز یہ اس پر دتی کہ اس سے وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے اور
انہوں نے واصل یہ ظاہر کیا تھا کہ انہوں نے امانت کو قبول کیا تھا
اس امر کی نسبت زیادہ بحث ہو سکتی ہے کہ ان میں کوئی شخص اور
بالخصوص ہارین داس اور گہاسی رام اپنے وقت کی بنا پر شہر اکتی
کاروبار کی یا انہیں انڈی لال کے حصہ کی نوعیت اور اس کے متعلق
بیانات مندرجہ دستاویز کو تسلیم کیے جانے کا پابند ہے۔ لیکن میں یہ
ظاہر کر دے گا کہ زیادہ اہم امور میں جادو کا نون کے نام اور مقام اور
انڈی لال اور ہارین داس کے حصہ کی صراحت علیحدہ لکھی
تسلیم کی گئی ہے۔ انڈی لال کے اس بیان کی صحت کا سوال کہ
میرا کہی گئی ہے میں اس کا ذاتی حصہ تاج وصیت نامہ پر مبلغ مقرر
ہزار تھا اس نسبت پر سدا انہیں ہوتا اس پر مقدمہ باب ہو چکا ہے۔
اسدی لال ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو فوت ہوا اس نال کے
میں تسلیم نے یہ بیان کیا ہے کہ اس اثنا میں یعنی ۱۲ جون ۱۹۱۷ء

کو اس نے اور ہارین داس اور گہاسی رام کے ساتھ یہ صورت یہ ہے
میر جی شہرہ دستاویز (دستاویز ہارین داس) ۲۵
۲۶ آگے تکمل کی تھی جو سید شاکر کی سربراہی میں ہارین داس کے
ہوئی تھی اس سے ان دستاویزات کا ثبوت ملتا ہے کہ گاہک اور اس
امر کے لیا ہوں نے اس کو نامت کتاب سے مناسب فیچر پر لکھا گیا
ماہ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں ہارین داس اپنے سرگرم رہتا اور
وہ اس ماہ کی ۲۳ تاریخ کو فوت ہوا۔ ورنہ اس کے قبل اس نے
تین دستاویزات کی آئین میں یہ مقدمہ ہائی نزع زیادہ
مبنی ہے۔ وہ ہارین داس کی جانب سے ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو اس
کی وفات کے تقریباً چار گھنٹہ کے اندر شہر اکتی میں خود اس کے
مقام پر حشر کی گئی تھی انہیں۔ وہ بطور دستاویزات و
۲۷ تا ۳۷
پر کر رکھی ہیں۔
ان میں سے دو دستاویزات یعنی دستاویزات وارہ الی شہر
ہیں جن کا تکمیل کنندہ صرف ہارین داس ہے اس کی تکمیل تسلیم
کی گئی ہے نزع اس امر کے متعلق ہے کہ آیا وہ فقیر جس کے حقوق پر
کی طرح واجب التمس ہیں۔ ان کی اصل اہمیت اس امر پر مبنی ہے
کہ ان کی ترتیب تکمیل اور حشر کی اسی معاملہ کا جزو تھی جو بقایا
دستاویزات کی تیاری اور جزوی حشر کی باعث ہوا تھا ان
تین دستاویزات کی فوراً جارج کرنا مناسب ہوگا۔ دستاویز
میں جس کو صرف ہارین داس نے تکمیل کیا تھا اور جس کا اہل
اس کے نام سے حشر کی گئی تھی یہ بیان کیا گیا ہے کہ تکمیل کنندہ شہر
اگر میں میں تکمیل کی کوئی میں کسی عمارت کے نصف حصہ مالک
ہے۔ اس نے ابتدا سے پہلے انڈی لال کے ساتھ مشترکہ
خریدی تھی۔ اس نے اس نصف حصہ کو فقیر کے حق میں جو

لازمہ
ہام
اکس
اور آبادی

اور مبلغ اسے جو فقیر مال مذکور کو واجب الادا ہیں جو مبلغ
لکھن پور ان کے گھن گئے اور چھپتے ہیں کہ سالہ اول ہندی
اس کے لئے دس سو روپے سالہ کے اخراجات کی ادائیگی کرتے رہیں گے۔
اس میں ہم دستاویز دنا و نخرج پر بحث کرونگا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ اس شرکت سے الفس فی کئی کئی سالوں کی ادائیگی کے لئے ہوتا
ہے کہ اگر کیا گیا ہے ایک دوطرفہ معاہدہ ہے جو ایک جانب مالکین
اور دوسری جانب مہتمم لال دامور داس کہ اس کی رام اور وار
داس کی جانب سے جو عیار باقی ماندہ اسٹاک کے نابالغ فقیر اور
بہیمانہ مال مذکور کی ولیہ کی حیثیت سے مسماہ جیل کی
ادائیگی کے لئے ملتا ہے اس میں اثبات کے لئے کاروبار کا ذکر
آئیہ ہے اور ان سات دکانوں کی صورت لکھی ہے جن سے وہ
بہت وقت تک متعلق رہا اور ان کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے
کہ وہ ہندی لال متوفی کی شرکت میں آیا گیا تھا اس کا بیٹا
فقیر نابالغ ہے اس کے بھائی اس میں حسب ذیل بیان کیا گیا
ہے کہ ان کے نام کے حسابات کی اب جانچ کی گئی ہے اور ان کے
نسب کی گئی ہے۔ اس رقم کو مہتمم کرنے کے بعد جو دہرم سال کی
تعمیر بن صرف ہوئی تھی اس میں سے فقیر ہندی لال
کے مال مذکور کے لئے واجب الادا پائے گئے ہیں
اور یہ لالہ ماریں داس مذکور القدر فرقی ثانی دکانات
مذکور کے مال کاروبار میں معاملات اور دکانات کے تمام
اقسام کے مال اور اس کے مال کا مال ہوا ہوا ہے۔ یہ ظاہر ہے
ہے کہ فقیر مہتمم کے لئے مال مذکور کے مال کے ظاہر سے
کئے ہیں جن کے مال نابالغ کے حصہ کی بات اس کے کل مطالبات
کی کامل ادائیگی میں حسب تفصیل مندرجہ ذیل مبلغ ہے۔

صفحہ ۴۴

والفہ مبلغ ۷۰۰ روپے نصف حصہ کی قیمت کے جس کا ذکر
معاہدہ دستاویز میں کیا گیا ہے ماریں داس کے حساب میں
مکرر محسوب کئے گئے ہیں۔
اب اس میں دس سو روپے مال و تمام مال کو اس مجموعہ پر
حالت کے جائیں کہ وہ اس پر (۱۰ فیصدی) سالانہ سود اور اگر ٹیکہ
اور اس سود کو دہرم سالہ کے اخراجات کی ادائیگی میں استعمال
کریں گے۔
رج (۱) مبلغ لالہ کے لئے اس کی نسبت ماریں داس کے لئے یہ اقرار
کیا ہے کہ وہ خود اس کے پاس جمع تھے اور اس نے یہ کہا ہے کہ وہ
تین مہینوں کے اندر اس سے جائیداد خریدی گئی تھی تاکہ وہ اس کے
ایسا دیا جائے یہ نہایت کثیر رقم رام دیال اور تمام مال کے
پاس جمع کی جاتی چاہئے اور دستاویز میں حسب ذیل بیان کیا گیا
ہے کہ مذکور کا سود جمع ہوتا رہے گا اور مسماہ جیل اور نابالغ مذکور
کے اخراجات کی ادائیگی سے یہ کما جائے گا۔ لالہ رام دیال اور
تمام مال اس جائیداد کی جو اس وقت موجود ہے یا آئندہ خریدی
جائے گی نابالغ مذکور کی اور اس کا روپہ کی جو آئندہ کیا جائے
مگر ان کے ذمہ دار ہیں۔ ان معاملات کا نتیجہ جبکہ ان پر عام طور
پر جو کیا جائے رام دیال اور تمام مال کی حیثیت پر عجیب ہے
ماریں داس کے وصیت نامہ کی رو سے وہ مہتمم کی کاروبار
کے اصل قلم ہوئے ہیں۔ کاروبار مذکور کی جائیداد اس کے
مبلغ لالہ کے لئے اور مبلغ ۷۰۰ روپے حاصل کرنا چاہئے اور
اس کو اپنے اختیار میں رکھنے کے بموجب استعمال کرنا چاہئے۔ مہتمم
وہ کسی خاص دہرم سالہ کو قائم کریں اور اس سالہ سے مسماہ
جیل اور اس کے نابالغ کے لئے یہ رقم کی کل ذمہ داری حاصل
کریں۔ مگر روشانی اور کافہ سے ایسا ہو سکتا ہے تو انہوں نے

پانچواں وسیع طور پہ لایا تھا اور وسیع الفاظ میں عدالت سے
راشدہ کی تھی کہ وہ واقعات کی کامل تحقیقات کے بعد اور ایسے
حوالوں کے خلاف جو اس واقعہ کے لحاظ سے حواس طرح شخص
کیے جائیں ذمہ دار ایسے جائیں اس کو ایسی داد دی جائے
جو مناسب معلوم ہو سکے بلاتشبہ عرصہ عرصی جس طرح کہ وہ
نیب دیکھی ہے ابتداً افسانہ شراکت اور مدعی اور یقینہ شراکت
کے مابین و امات کے قصید کی بات ہے ایک دعویٰ ہے یہ امر
راوی طور یقینی ہے کہ اسندی لال کے وصیت نامہ کے
تحت بطور اس کے کہاسی رام کی ذمہ داری پیش کی گئی ہے اور
نیا دعویٰ کا جزو بنائی گئی ہے حالانکہ کہیں لال محض اور کلیتہاً
عیشیت ایک پسماندہ امین کے اس کی ذمہ داری کی بنا پر
فریق ہایا گیا ہے نیز میری رائے یہ ہے کہ اگر یہ میں اس امر
کو اہم خیال نہیں کرتا کہ ناراین داس کے وراثت کے خلاف
عرضہ دعویٰ اس طرح مرتب کی گئی ہے کہ ناراین داس کی جائداد
کے خلاف کاروبار شراکت اور نیز عیشیت ایک امین کے اس
شخص کی عیشیت کی بنا پر دوسری چاہی گئی ہے مدعی علیہ نمبر
۱۵۰ کے پلیدنگ میں ایک سوال پیش کیا گیا تھا جواب
ہاں ہے رور و فرامین یقیناً سوجا نہیں ہے رسماۃ سوہن
دہی نے نانگ رام کی عیشیت سے انکار کیا تھا اور بظاہر یہ
خوابش کی تھی کہ اس تحقیقات میں اس کی نسبت وقوع قائم
کیا جائے جس حد تک کہ میں تعلق ہے ہم اسے مسلمہ خیال کرتے
ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کی تردید کسی پلیدنگ سے
نہیں ہوتی جواب ہاں ہے رور و موجود ہے کہ نانگ رام کو
سماۃ پسنو ناراین داس کی بیوہ نے جائز طور پر پیش کیا تھا
اور یہ کہ وہ دراصل ناراین داس کا وارث اور اس کی جائداد

۱۴۴۴ھ
۱۴۴۴ھ
۱۴۴۴ھ
۱۴۴۴ھ

کا قائم مقام چھپا کر اس نے اس کا عقد میں اپنے کو
نہا کر لیا اس کے بعد اور کہا سی نامہ کے بعد دہی میں کم و بیش
۱۵۰ ظہاری دعویٰ کیے گئے تلف عدالت میں اس کے کرے یہ ہے
مدعی علیہ پلیدنگ ہر دو کو حضور اللہ من شراکت میں کی ایک دانش
تک محدود کر چکا ہے یہ کہ عدالت کی اس تجویز کی صورت
میں کہ شراکت میں کسی یا بچہ ختم ہوئی تھی دعویٰ کا
ناکام ہے ان دنوں یہ حکایت کی تھی کہ اگر مدعی ان اسناد کے
خلاف جو اس کے امیک کے وصیت نامہ میں مقرر کیے گئے تھے
کوئی ذمہ داری نافذ کرانا چاہتا تھا تو اس کو توفی اسناد
دامودر داس اور دواکاس داس کے وراثت یا قائم مقاموں
کو فریق نہ بنانا چاہیے تھا۔ نانگ رام نے ہر اقسامہ عذر کیا تھا
کہ شراکت مجاہدہ دستاویز جھوٹا ۱۲ گروہ ہے اس کے ذریعہ
سے نسخہ ہوئی تھی اور اس امر پر امر کیا تھا کہ یہ معاہدہ نہ صرف
سماۃ چمپلی بلکہ بحر خود ناراین داس کے کل دیگر اسناد کے
کیا گیا تھا اس نے بکثرت کی تھی کہ اس شراکت سے ان کے
قبل حسابات کی اچانکاری کے ساتھ اور کامل خارج کی گئی تھی
اور یہ کہ مدعی کو شراکتی جائداد میں اس کا ۱۲ حصہ دیا گیا تھا۔
حصہ مدکور کی بات یہ عذر کیا گیا ہے کہ اگرچہ ابتدائی شراکت
جوانندی لال اور ناراین داس کے مابین ہوئی تھی بلاتشبہ
اس نہا پر گئی تھی کہ لال کے کوٹہ حصہ حاصل ہوا اور لال کے
کو صرف ۱۲ حصہ حاصل ہوا اس سمجھوتے میں دو دستاویزات
الف و ب مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۱ء مورخہ صدر کی مجلس سے منجم
کی گئی تھی جن کے موجب نانگ رام کے حصص مقرر کیے گئے تھے تاہم بعد
سے فی کس اس حصہ کو لایا گیا یہ اس امر سے متعلق ایک عذر
کیا گیا تھا کہ مدعی اس تصفیہ سے جو معاہدہ مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۱ء

لالہ قمر
نام
ماکدالم
(الآباد)

وہ رازی سے بلند و شکر کا موزن لکھ کر کے حق میں ایک بیان کیا
ہے۔ اس امر کے متعلق میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے بلا تامل یہ کہنا
چاہئے کہ یہ کسی نے ظاہر کیا ہے کہ میں لالہ سے بحیثیت ایک
امیر کے اپنے ورائیس میں اس حد تک غفلت کی تھی کہ وہی
میں کو بتاتا دیکھی کہ اس کا قانوناً وہ دار قرار دیکھتا تھا
بہر حال اس کے لئے اس کے لئے کہ وہ ایسی غفلت کی وجہ سے
اس کے لئے ہوا تھا۔ ہر حال اس کے یہ کافی طور پر ظاہر ہے کہ
اس کے لئے لالہ کے لئے نقطہ ہال سے کسی مقابلہ کے لائق نہیں ہے
اس امر کا نسبت شک کر چکی کوئی وجہ نہیں ہے کہ مدعی علیہم
اور رام گہاسی رام رام دیال اور شام لال آپس میں مدعی
کوئی ایسی رقم کی ادائیگی کرنے کے قابل ہیں جو اس کو واجب الادا
نہا کی جائے۔ اور موزن لکھ کر میں لالہ کے خلاف اپنے دعویٰ پر اصرار
کرنے کی نسبت کوئی وجہ نہیں کہ نہ کہتا تھا۔
وہ عدالت منکوس نے اصل میں عدالت کہا ہے جسکو مختلف مدعی علیہم
کی جانب سے پیش کر چکی کوئی تھی دراصل کوئی اہمیت
نہیں رکھتے تحقیقت یہ ہے کہ ان متعلق کے لحاظ سے جن پرین اصل
واقعات اور قانونی حقیقت کی نسبت پہنچا ہوں مدعی لالہ نے لفظ
موزن لکھنا جو اس کی بات لکھ کر کے دیکھ کر سے دیکھ کر سے
ایسا بیان نہایت لپیٹ ہے لیکن ہر صورت میں یہ خیال کرتا ہوں کہ
وہ ایک ہی دانش میں یا کو کسی موجودہ کاروبار کے شریک کی
بحیثیت سے یا علی سبیل السہل ان کے لئے خلاف جنہوں نے
اصلی نام لکھا ہے کہ ماہر میں اس کی اغراض کا یہ استعمال کیا ہے اور اس
مذکورہ کے کمال کل حق تھا اور اس پر متوفی اسناد و امور
موجودہ اس کے قائم مقامان قانونی طور پر بنانا واجب
ہے۔ اس کی ذمہ داری مندرجہ ذیل ہے اور مدعی علیہم ناگ نام

بالخصوص ایک موجودہ شراکت کے برابر یہ دہلی بنایا گیا تھا اگر بحیثیت
ایک وارث کے کسی غلطی میں کی جائے اور تقاضا ہو جس کی ممکنہ
ذمہ داری ہی مثال کی تھی۔ مدعی علیہم رام دیال اور شام لال
کی حیثیت یقیناً عجیب تھی لیکن وہ قدر شا اور لالہ کے طور پر رہے
وہ واریوں سے پیدا ہوئی تھی جو انہوں نے ناراین داس سے وراثت
کے متعلق ان معاملات کے متعلق جو اس کی بنا پر کئے گئے تھے اپنے
پر عائد کی تھیں مگر مدعی علیہم نے ان ثابت کرنے میں کامیاب ہے کہ
قانوناً وہ شراکت جو خود اس کے اور ناراین داس کے مابین موجود تھی
کبھی فسخ نہ ہوئی تھی تو مجھے ان دو مدعی علیہم کی حیثیت کافی طور پر
واضح معلوم ہوتی ہے۔ ناراین داس کے وصیت نامہ کے لئے وہ ایک
حیثیت سے انہوں نے دراصل شراکتی کاروبار کی کامل جائداد
حاصل کی تھی اور اپنے آپ کو اس کے انتظام کا ذمہ دار قرار دیا تھا
انہوں نے چند ہی کہانے کہوں اپنے کیا تھا جس کے موجب کاروبار
کا نیا وہ حصہ بطور ایک ایسے کاروبار کے جاری رکھا تھا جس کے
مقرر کا گہاسی رام اور ناراین داس کے وراثت تھے اور کوئی کے تین دیگر
ملازمین کو اس منافع پر جو کاروبار کی خاص شاخوں سے حاصل
ہوا تھا بطور ایک فیصدی کے معاوضہ دیا جاتا تھا ایک دکان
اگر کی ایک عمارت میں قائم تھی جو دہلی میں بطور شریک
کی کوئی کے تھائی تھی۔ مدعی علیہم نے اسکو ایک علیحدہ کاروبار
کے تصور کرنا پسند کیا تھا جو صرف غیر خیر کے فائدہ سے کیا جاتا
تھا جس کے لئے ایک عینہ تم ہونا بیان کیا گیا ہے اور لالہ اس خاص
شخص کی علیحدہ جائداد کے علیحدہ رکھی تھی لیکن اگر یہ فرض کیا
کیا جائے کہ مدعی اس امر کے متعلق کہ قانوناً شراکت ختم نہ ہوئی تھی اپنا
عذر ثابت کرے وہ شراکتی جائداد کی اس منسوخی تقسیم کے خلاف
عمل کرے اور کل دکانوں کے مابین وہ دکان شامل ہے بطور دکان

دعویٰ کے لئے

لا لہ فیہ مد
نیام
ناکہ ورام
از لہ آباد

سہ ماہ پہنچ رہی تھی۔ انہوں نے یہ قرار دیا ہے کہ کچھ ناراین
 داس کی طرف سے لکھی گئی ہیں جس حد تک کہ ناش ہذا کا تعلق
 بہ وہ داری سے محفوظ ہیں کیونکہ ناش صرف بطور ایک انصاف
 نا، نا اور سبب غیبی کی ناش کے تصور کی جا سکتی تھی اور اگر
 اہل کفر و کفر تھی تو صرف اسی بنا پر کامیاب ہو سکتی تھی اس
 کے بارے میں اسی سے حوالہ دینے کے لئے بوجہ مرتب لکھی تھی دے
 انور اولی نمبر ۲۳۹ باب ۱۰ پیش کیلئے ہے۔ یادداشت مرقعہ
 دوسری لکھی اور دلائل برتنی ہے یہ غیر فقرات محض عام
 اور ثابت ہیں اس نام کے متعلق ہیں کہ نتائج جن پر علامت ہوگی
 غلط ہیں متوجہ دیگر فقرات اس ضابطہ کی تفصیل کے خلاف
 میں کی عدالت استانی میں پابندی لگائی تھی۔ یہ معلوم نہیں
 ہوا کہ ان میں سے کوئی بھی اہمیت رکھتا ہے یا ان کے تحت میں
 سامع روبرو غیبی سے پیش کیا گیا تھا کہ اکثر القدر و قدرت
 میں جو دلائل کی شکل میں ہیں کچھ ناراین داس اور گہاسام
 نے دیگر اسناد کی جانب سے دستاویز مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کی
 انجیس کے متعلق اور اس بنا پر کہ وہ مہاتما جی کی جانب سے مکمل کی
 ہیں یا اس صورت میں حکم اسناد کی کل جماعت کی جانب سے ان کی تکمیل
 نہایت کچھ دے دے کے خلاف اس کے جو ان کے متعلق عدالت استانی
 کی تجویز پر برتن اس کیا گیا ہے اس سوال کے ساتھ اس سوال
 پر پور کا زامہ دے ہوگا کہ آیا وہ غیر جبری شدہ دستاویز تھے
 اس وقت مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو اصل اور جائز ہیں۔ کیونکہ ایک امر
 ۱۹۴۷ء اکتوبر ۲۵ء کا تصدیق مرقعہ اس امر پر مبنی ہے کہ
 انندی لال اور ناراین داس انندی لال کی وفات کی تاریخ
 پر مساوی مضمون میں حصہ داتے ہیں۔ چونکہ تسلیم کیا گیا ہے کہ
 شراکتہ اس بنا پر قائم تھی کہ انندی لال کو ۱۱ حصہ اور

ناراین داس ۹ حصہ حاصل ہوا ہے اگرچہ برتن ۱۹۴۷ء کا مساوی لکھا
 کسی دیگر امر کے ناکام رہتا ہے کچھ اس کے مقابل ہر ایک میں
 نہایت آسکین کہ انندی لال اپنی وفات سے قبل ایک انعام پر
 رضا مند ہوا تھا جس کی رو سے قابل تقسیم تاریخ میں ان کا حصہ تھا
 نصف حصہ قرار دیا گیا تھا۔ علاوہ برتن یہ واقعہ ہے کہ ایک
 وخط حوالہ میں دامودر داس کے وخط معلوم ہوتے ہیں کہ مہاتما جی ملی
 انندی لال کی میرہ کا ایک بیانی ہے و متاویز الفاظ انندی لال کے
 معاہدہ ۲۴ جولائی ۱۹۴۷ء کے طور پر گواہ حاشیہ اور یہ
 و متاویز (معاہدہ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کے بطور ایک مکمل
 کے طور پر ہیں۔ بدعی علم کیلئے یہ ثابت کرنا خاص صورت پر بہت
 ہوا کہ دامودر داس ان دونوں دستاویزات پر وخط کے لئے
 نتیجہ ہے کہ اس امر کے متعلق کہ میرہ داس کی لکھی گئی ہے کہ نسبت میرہ
 میں تسلیم کرنا چاہا کہ اس سے ان دونوں دستاویزات کی نسبت
 دامودر داس کے وخط ثابت ہے۔ یہ تیسری بار دہا جی کے کہ وہ کسی
 نسبت ہی اس کے وخط ثابت کر کے لکھے کافی تھی کی یادداشت مرقعہ
 بقید انداز میں صرف دو غلطیوں پر توجہ کرنا ضروری معلوم ہوا ہے کہ
 غلطی ابتدائی کی اس تجویز کے خلاف ہے جس کے ذریعہ سے گہاسام
 سبب پیش کرنا کی کل ذمہ داری سے سبک دس کیا گیا تھا اور اس کو
 اس کو آخر میں عطا کیا گیا تھا۔ دوسرے امر دے دے علم ام دمال ورتنام
 کے خلاف ناش کے کٹینا اخراج سے متعلق ہے۔ ہمارے روبرو دے دے علم
 تمام لال کی جانب ایک درجہ اسی موجود داس امر کے متعلق ہے کہ مہاتما جی
 کو ہٹکواں حریف عطا کرنا چاہتا تھا۔ بالآخر دے دے علم ام دمال ایک
 علاوہ مورخہ اولی نمبر ۳۳۹ باب ۱۰ پیش کیا گیا ہے اس دے دے علم
 بالکل تندہا جی کے حصہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ بحث کی ہے کہ عدالت تحت لے جو
 ان کی تجویز کے مطابق اس کے خلاف کوئی دے دے کر کے یہ خطا طور پر لکھی تھی

لا فقیہ
نہ
امام
(الہادیہ)

ہر سال ہم نے ان دنوں اور راتوں کو پیش کیا تھا وہ بیس سال کی تھیں
 اور یہ ہیں اور یہ شکل کے احساسات ہیں کہ وہ سانس شمس کی تحویل
 سے پیش کی گئی تھیں کیونکہ اگر صحیح طور پر دیکھا جائے تو سنا
 ہے اگر وہ اسدی لال کو اسکی حیات حوالہ نہیں کی گئی ہے اور یہ
 لال کے وہ بیت نامہ کہ اسکی رگوں کو حوالہ کھانی پانی پانی یہ امر
 کسی قدر اعلیٰ ہے کہ وہ بھائی اگر وہ اس قدر ہم سالہ کہ ما
 پر ہستہ فیہ توان و انوار کی کی رچڑی کرانہ کی سبب احتیاط
 کرنا اس سبب کہ ہم ہستہ ویتا اگر مجھے اس قدر احتیاط
 تھا کہ اس سے عوامہ جمیلی کا بھائی تھا اور اسدی
 لال کے وہ بیت نامہ کے تحت ایک ایسے تھا اس دولوں ویتا
 پر بلو ایک ماگوہ حیات کے فی الواقع ویتا کے لئے لیکن یہاں
 چھکے ہ اندر یہ ہے کہ یہ ایسی تہ کو اس بار یہ کہ ماہوں کی
 اگر تہ وہ اس کی ویتا کے متعلق طینا ہوتا تو میں ان دو
 ویتا کے تہ کو ثابت قرار دیتا لیکن قبل اسکے کہ میں ملا وہ
 سہارہ تہ پر بحث کروں مجھے ایک اور بحث کا ذکر ناچاہیے تھا
 کا نہاں کی ہے بلکہ ہم کی حیات ہستہ اس اور تہ ویتا
 گھنا تھا کہ اسدی لال کی وفات سے ناریں اس کی وفات
 کرانہ کے سات نامہ ناریں اس اور تہ حیات کے ماہیں
 منان کی ایک مساوی تقسیم پر مبنی کئے گئے تھے۔ سب سے کوئی
 کوئی زیادہ ہستہ ہیں کہ تہی ججز اسکے کہ بہ ظاہر کیا اس کے کہ
 ویتا اس یا کسی دوسرے میں لے (جو نامہ اس ویتا
 یا گھنا رام نہ تھا) حساسات پر کوئی سوتر مگر فی استعمال کر کے
 گھنا را را ہی لیکن اس کا نہایت دور دور جواب ہو گیا
 سنا وہ سدرجہ ویتا ویتا الف ادب سے محض شکر ہے
 محض کہ تہ ہیں کہ تہ ہیں۔ اس میں شکر کہ تہ ہیں

67

گلیا ہے اور یہ سطر تالی کی ہے کہ اسدی لالہ کل ہمارے سحر
 لغت میں نہاید جو ہر کار و کاریں انکے سوز و فدا کر
 شوق ہوگا۔ الحسار۔ شہ ہار۔ درویشاں ادا
 یہ ظاہر ہوتا ہے کہ متر لالہ کا سایہ اس نظم سے مراد نہ کہنا
 یہ کہ اسکی حق میں جو محسوب اس کیا گیا تھا۔
 اب میں سارے شوق کا ذکر کرتا کیا مدح علی محمد ہے انہی
 شہادت کے ذریعہ جس کو لالہ صا۔ ملا۔ نے لکھا ہے سار
 طہیر قبول اور جس پر عمل کر سکتے ہو یہ اس کا ایک کہ ایک
 لالہ دستاویز الہیہ و عطا کیے ہیں۔
 دستاویز کو سید یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسکی تصدیق گہا
 رام مدعی علیہ برہن جینرل کو بھیجی گئی تھی قدیم مدارج
 میں اس میں اس کے دستاویز ناموں کی ایک شریعت
 اور اس دور اس کے پڑھی۔ سید یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اچھل
 سید بیک کا تھا اگر ہر تحریر کی گئی تھی۔
 گہا سید رام کو شہادت میں داخل ہوا اور اس کو شہادت
 الہ اور بیک۔ اسبندگی اور گواہی حاشیہ اس کا ہے سید
 تصدیق کے متعلق شہادت دی تھی جس سے یہ بیان کیا گیا
 کہ دونوں گواہیوں دو شہادت کی جڑ پٹری کرنا چاہیے تھے
 یہ کہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ انھوں نے اسرار وہ کوئی ترکیب
 کیا تھا۔ اس لئے اس امر کا کوئی وجہ نہیں ملانی ہے۔ دو دستاویز
 وکال میں تھیں اور یہ کہ دستاویز اسدی لالہ کو اس کے
 وصیت نامہ کے اور عیاں کو کسی حوالہ میں کی گئی تھی۔ ان دو
 دستاویزات کی تصدیق کی ایک عجیب و غریب کی جانب
 اسکی توجہ مبذول کرانی گئی تھی۔ گہا سید رام اور جینرل کے درمیان
 یہ کام ہے اور زبان میں اسکی نام اور انکی ولایت تحریر کی

اس نے بہ دھڑا دیا تھا کہ اسکے پاس ایسے کوئی بھی کام نہ تھا اور یہ کہ اس کی کل آمدنی دستاویزات بخیر کرنے کے درجہ سے بہت کم تھی۔ مگر یہ تو بی۔ ایس۔ ڈی لال کے وصیت نامہ اور وصیوں کے دستاویزات الف و ب کے موازنہ کے بعد اس نے یہاں لیا تھا کہ وہ اس کے خط میں نہ تھے۔ اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ اگرچہ یہ گہا سہی رام کے چہرے سے واقف تھا اس کے بارے میں اس آمدنی لال یا لال کے باپ کے متعلق کوئی یاد دہانی نہ تھی۔ اس پر گہا سہی رام نے ایک دو سو اسی تیس کوڑی کی تائید دی۔ یہاں کے درجہ سے کوئی تہی میں حلقہ بیاں کیا گیا تھا کہ وہ کوئی کوٹھڑی ہاؤس میں موجود تھا وہی شخص تھا جس نے بیٹیوں کو بڑا کر رکھا تھا اور اس پر جیسے کہ کئی احادیث میں آیا تھا احادیث کے بارے میں یہ غی غیبی گواہ پر کر دیا اور اقصیٰ جمع کی تھی۔ نہایت زیادہ جواب دہوں نے اس سے حال کیا تھا یہ تھا کہ بیٹی کی ماری یہاں رہا تھا ہے اور جو موتی کٹھن کے لیے ایک حصہ کے خیال کی جا سکتی تھی۔ اس نے اس امر پر اصرار کیا تھا کہ اس کا باپ امیر بیگ تھا اس امر سے انکار کیا تھا کہ وہ کسی دوسرے نام سے نہ تھے۔ شہر تھا اور دستاویزات کی تحصیل یہاں کی تھی جن پر اس نے لکھ دیا کہ وہ بیگ بیگ بیگ کے تھے اس نے اپنے ہاتھ کے پھاٹیوں کے نام لکھائے تھے اور حسبِ ذیل اعلان کیا تھا: "میرا کوئی رشتہ دار نہ تھا" یہی علی گرام سے صاف طریقہ سے دریافت کر لے۔ یہ مارنے کے لیے کیا کہ وہی علی بیگ اور علی بیگ سے واقف تھا جس کے کوئی بیٹا ہی وزیر علی بیگ تھا۔ اس دوسرے شخص کے لیے کہ متعلق سوال کیا تھا اور اس کے لیے بیگ بیگ کے تھے لیکن گواہ نے شخص پر جواب دیا تھا کہ وہ اس نام والے تھے اور یہ کہ کسی کا بیگ سے واقف نہ تھا۔

اور وہ ان حالات میں کہ...
 ایسا بیان کرے جو...
 ایک ایسی صورت ہے کہ...
 کسی چیز کو کسی چیز...
 یہ جس کو وہ پیش کرے کہ...
 جس کے لئے اس کا وہ...
 ایسا یہ ہے کہ اس کے...
 یہ اور اس کو عدالت کے...
 کرنے پر مجبور کر کے...
 رہے کی کو تشکر کی...
 حال کیا کہ وہ...
 اس کو ذرا دیر دیکھا...
 شخص پر شک...
 کو کھڑے تھوڑے...
 زیادہ سے زیادہ...
 ایک بہت اس کے...
 کیا تھا کہ وہ...
 اور اس لئے اس...
 سے انکار کر دیا...
 اہمیت...
 افساد کرنا...
 عمارت ظہری...
 کے لئے یہ...
 اس کے تعلق...

جنتی
مالی چھوڑی

[illegible]

مقدمہ

بہار

۱۰

۱۱

تیسرا جس میں اس کو جب پڑی کی غرض سے پیش کیا گیا اور مجھے
اس پر انکسار کیا گیا ہے کہ گھاسی رام نے اسکو قتل کیا تھا اس کو
۱۱۱۱ امامت نامہ دہ گاہل پر سکنا تھا اس میں اس نے وصی
امام کے تحت کیا گیا تھا اور انتظام صرف اس سے ہوا کہ ہر ایک
۱۱۱۱ مادیہ کی کسبیل کے ذریعہ سے موجود تشریفات میں
اور اس کی میں حیات میں کی گئی ہے۔ اس دستاویز کے بارگاہ میں
۱۱۱۱ میں سے دوم علی علیہ السلام دیال اور شام میں دیال اور
گواہوں میں نہیں لکھے گئے تھے اور جب کارروائی کی ایک لکھ
۱۱۱۱ ہادیہ عدالت نے نام ال کا اظہار کیا تھا تو دستاویز
۱۱۱۱ اس کے دو پیش ہیں کی گئی تھی اور اس سے یہ دریافت نہیں
۱۱۱۱ کیا گیا تھا کہ ایسا اس نے اسکی نسبت اپنے دستخط کا اقبال یا اس
۱۱۱۱ انتظام کیا تھا میں میں خیال کرتا کہ مدعی علیہ السلام کی کمال
۱۱۱۱ تعلیم شائستہ کرنے کے لئے منظور گواہوں کے رام دیال اور شام
۱۱۱۱ کو پیش نہ کرنا کی ضرورت اس کی نسبت کی تاہم گزشتہ
۱۱۱۱ احادیث و صحیحہ میں ہے کہ اس دو مدعی علیہ السلام کے ساتھ سازش
۱۱۱۱ کی تھی مجھے اس امر کا کس طرح اطمینان نہیں ہوا ہے کہ شہادت سے
۱۱۱۱ ایسی کوئی سازش ثابت کی گئی ہے اور ہر صورت مجھے یہ ایک اہم
۱۱۱۱ معاملہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعی علیہ السلام جو کسی اہم دستاویز کا ہوتے
۱۱۱۱ طلب کیا گیا ہو جو ان کے مقدمہ کے لئے اہم ہو وہ گواہوں کا ہونا
۱۱۱۱ حورہ ہوں اور ہر اظہار کے لئے تین ہو سکتے ہوں کچھ شہادت
۱۱۱۱ نہ تین کو نہ تین مالادہ مار رہا ہے لہذا وہ گواہوں کا ہونا
۱۱۱۱ ۱۱۱۱ لالہ اس میں ایک طلبہ مار یا مار یا مار
۱۱۱۱ لالہ نام مدعی علیہ السلام کی درخواست اس کے لئے اور یہ کہ
۱۱۱۱ اس کا کیا یہ تھا اور دستاویز کے لئے دستخط اور پڑھنا
۱۱۱۱ یہ لالہ اس میں شہادت پڑی کے ساتھ اس کا کیا ہے کہ

گواہ ہر دست ہوا کہ اس میں ہر کے متعلق کوئی مرید ہوا
۱۱۱۱ حال میں جو کہ اس میں ہر کے متعلق کوئی مرید ہوا
۱۱۱۱ ہے۔ رتس لال کا نام حوالہ اور گواہوں کے حوالہ ہوا ہے
۱۱۱۱ جو دستاویز شمار ہوا ہے اس کے دستاویز جمع ہوا گیا ہوں
۱۱۱۱ ہر دست میں یا یا یا یا یا یا یا یا یا یا یا یا یا یا یا یا
۱۱۱۱ کو مقرر کی گئی تھی۔ علی علیہ السلام کے لئے ۱۱۱۱ کو
۱۱۱۱ درخواست کی تھی جس عدالت کے متعلق یہ ریا دت کیا جا سکتا
۱۱۱۱ اس گواہ کے متعلق اس میں ریا دت کی تھی یہ ہے یہ ہے
۱۱۱۱ کہنا اح ہے کہ اس میں ہر کے متعلق کوئی دو ہر مقدمہ
۱۱۱۱ ہے جو مقدمہ جو اس کی مساوی ہے یہ ریتا ہو سکتی ہے ریت
۱۱۱۱ نے جس کے کسی ایسی دستاویز کا قوت طلب کیا گیا ہو جو اس کے
۱۱۱۱ مقدمہ کے لئے اہم ہو عدالت امتدائی سے اپنے حق میں کوئی تہذیب
۱۱۱۱ حاصل کر نہیں کا میاب رہا ہو جبکہ اس نے عدالت پارکوان میں
۱۱۱۱ کے ایک گواہ کو بھی جس نے کیا دیا اس طرح سے قاصر ہے کہ اس
۱۱۱۱ کوئی وجہ یہی متدلی ہو مدعی علیہ السلام نے ایک گواہ کے ساتھ اس کو طلب
۱۱۱۱ کیا تھا جس میں اظہار دیا تھا کہ اس میں دو درکار اس میں کا تا
۱۱۱۱ تھا اور یہ کہ وہ منظور دستاویز کے قیام میں کمال میں ہی اس کا
۱۱۱۱ دوا رکھا اس کے دستخط شہادت کر سکتا تھا جس میں اس نے تسلیم
۱۱۱۱ کیا تھا کہ اس کا مایہ سالی میں شہادت کا رد واری میں طارم تھا
۱۱۱۱ اور یہ کہ وہ قلیل ہوا یہ مدعی علیہ السلام نے ایک راجہ اور گھاسی
۱۱۱۱ ہنوز لازم ہے۔ اس کے یہ عجیب آقا یا یا یا یا یا یا یا یا یا یا
۱۱۱۱ تھا کہ ایسا اسکے ماپ اور ماں کا کہی اور رانی ہوا تھا اس
۱۱۱۱ میں ایک گواہ بھی ہر بلاں کو بھی ہوا یہ ہے یہ ہے یہ ہے
۱۱۱۱ جو مدعیان کی جانب سے یہ آیت ریتا کے لئے طلب کیا گیا تھا کہ وہ
۱۱۱۱ حور و وار کا اس طارم دار تھا یہ کہ درکار اس کا بھی

ناتواہتہ انشاؤں کی کوشش کی تھی عدالت کو گہا سہی رام کی شہادت کی
 اور عدالت نے لکھا جاتے ہیں کہ وہ یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ
 دراصل اس پر دستخط مارا اور اصل دعوہ اس کے دستخط پر
 یہ ہندوستانی سسٹم پر خیال قائم کرنے سے بالکل غافل تھے جو
 ان دنوں کے لوگوں کا اعتقاد ہے کہ اس کے لیے کوئی چیز نہیں ہے
 نذر دینے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ اس اندراج نامہ سے جو ان میں
 سے جو رہا ہو اس پر شہادت کسی معزل نہ ہو کہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ
 راجہ رام داس کے حکیم یا عطا داس کی رو سے اس نے اپنے دستخط کر کے
 عادی تھا۔ یہاں یہ کہیں کہیں گاہے گاہے حروف کا باہر ہونا لیکن
 اس میں کہ فی ثانیہ نہیں ہے بلکہ مختلف تحریرات میں جو صرف
 میں ہیں جن میں دعوہ داس کے دستخط ہر ہونے ہیں
 غیر معمولی اصلاحات موجود ہیں حالانکہ ماکری نے دستخط جسے
 مناسب طور پر یکساں معلوم ہوتے ہیں۔ کتاوں کی حالت اور
 بدصفو قلم نگاریم دعوہ داس کے نام کے محادی سے ہر مقامات
 یا سبب موجودگی کے مد نظر میں اس امکان کو خارج نہیں کر سکتا کہ
 ان کتاوں کو راجہ ناتھ کے لیے حاصل کیا گیا ہو گا اور یہاں
 میں کوئی مناسب مقام نظر آیا ہو گا دعوہ داس کا نام مختلف
 مقامات پر صرف حروف میں دے کیا گیا ہو گا۔ جسے اس نے
 مل لیا ہے کہ مدعی نے بہت زیادہ ثابت کر دینی کوشش کی
 تاویس نہیں خیال کرتا کہ وہ اس عام نوعی کوتاہی کر رہے ہیں
 مبادیہ جو وہ ثابت کرنا چاہتا تھا یعنی یہ کہ دعوہ داس
 اس کا صرف حروف سے کلیتہً ناواقف ہوا اور اگر وہ غفلت
 اپنا نام دے کر چاہا ہے اس کا اسکو استعمال کرنے سے قاصر
 ہونا یہ واقعہ باقی رہتا ہے کہ مدعی علیہم کو یہ ثابت کرنا چاہیے
 کہ دستاویز پر دستخط متاثر دعوہ داس سماہ جمیلی

کے متعلق کوئی کے دستخط ہیں۔ جسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں نے
 قلم لیں مدعی علیہم گہا سہی رام اور ایک گواہ ہمدرا ماتھ
 کی شہادت پر دستخط کرتا تھا قرار دینے سے انکار کرنے کے
 لئے کافی وجہ تھی ہیں۔ مجھے شاید یہ بتلایا جائے تھا کہ
 یہ شخص حلالہ کی دستاویز کا ایک گواہ تھا جس کی نسبت
 یہ بیان کیا گیا ہے کہ دعوہ داس نے صرف حروف میں اس پر
 اپنے دستخط کر کے اسکو تکمیل کیا تھا۔ وہ یہ کہتا ہے کہ اس کو یہ یاد
 ہے کہ دعوہ داس نے اس موقع پر اپنے دستخط کرتے وقت ان
 حروف کو ضرور استعمال کیا تھا اور اس امر کی نسبت میری رائے
 صرف یہ ہے کہ میں یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ یکساں ہی سے (ملی) کر
 کے متعلق کوئی یاد رکھتا ہے۔
 دعوہ داس دعوہ داس میں ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ
 میں نے قبل ازیں یہ واضح کیا ہے کہ دستاویز میں صرف ناتھ
 داس اور سماہ جمیلی کی جابجائی سے اسکی تکمیل کی بات جسطہی
 کی گئی تھی۔ نتیجہ یہ کہ تکمیل کے مددگار شہدائے گواہ سہی رام کے
 اس چار مہینے کی مقررہ مدت میں سبب رجسٹر کر کے دعوہ داس
 کہیں حاضر نہیں ہوئے تھے اور ۲۲ دسمبر ۱۹۲۱ء کو رجسٹرڈ
 مذکور نے ایک باضابطہ تحریر کیا تھا کہ اس لال دعوہ داس
 گہا سہی رام اور دوار کا داس نے رجسٹری سے انکار
 کیا تھا کسی شخص نے جو اس دستاویز کا ترتیب میں غرض
 رکھتا تھا اس ضابطہ کی استعمال کر کے کوئی کوشش نہیں کی
 تھی جو قانون رجسٹری دستاویز کے خلاف قواعد میں وجہ ہے
 جو اسکے خلاف اس خوف یا غافل تکمیل کنندگان سے جسطہی
 کہ اس نے متعلقہ قلم نگار کے لئے نہیں۔ گہا سہی رام نے ہم
 سے اس بیان کو صحیح باور کر کے اس سے دعا کی ہے کہ اس وقت

اللہ و فی حق
 رام
 مانکھ رام
 (الآثار)

موجود ہے۔ اے علامہ علی علیہم السلام کہ ہنیالال کو طلسم کیا تھا تو اگر کسی کے دل میں وہ لہجوں کا چہرہ ہی تھا۔ اس لئے روکنا میری قیادت کی تھی جس کو اس وقت جبکہ وہ قبل از تلخیص کے اصلاحی لکھنے کی نوٹیں لیا جاتا تھا یا بعد سے وصول کرنا تھا گت کرنا اس میں فرق تھا۔ ہم نے بہت کچھ وقت جو میں خیال کرتا ہوں کہ بہت مشکل کیا جاسکتا تھا ان دو نسخہ جلدوں کے اندر اچھا کر کے سوانہ میں صرف کیا ہے۔ مامور اس بلاشبہ دار و دار رہنا گری دونوں حروف سے ناقص تھا۔ اسدی لال کے وصیت نامہ کے گواہ کے اور پاس کے دستخط اول الذکر حروف میں ہیں حالانکہ اس نے متعدد موقعوں پر انگریزی حروف میں سلیطہ پر یہی سے محفوظ کیے تھے۔ کل سوال اس دور سے عجیبہ ہوا ہے کہ مامور اس کے نام کے کام کر کے دو اشخاص تھے جن کو اس مدرسہ میں تعلیم تھا وہ شخص جس سے اس تعلق ہے ان لکھنؤ میں جو گواہ ہنیالال کے دربار سے گشت کر کے جاتے تھے ملا شبہ بطور مامور اس حکیم یا مامور اس ہزار کے ظاہر کیا جا کر میر کیا جاتا تھا۔ اسکے نام کے محاذی ہیں کہیں کہ وہ ان کتابوں پر نظر آتا ہے و تحلیف جو دیں جو اسکے ظاہر ہوتے ہیں جو اکثر انگریزوں میں لکھے گئے تھے اور اسی کثرت کے ساتھ صرفی حروف میں تحریر کئے گئے تھے۔ کتابوں کے کئی صفحات ایسے ہی موجود ہیں جن پر مامور اس حکیم یا عطار کا نام اس لکیر پر جو اسکے محاذی سے مامور ہے۔ غالباً اس موقع پر چلپسی و مامور اس کا تہا لکھنے سے قاصر رہا تھا۔ ذیل میں ساؤمیٹ جی اس میں تجزیہ ہے کہ اس کو اس پر یہ امر بلاشبہ ثابت ہے کہ مامور اس صرفی حروف سے واقف تھا اور وہ وقتاً فوقتاً اس حروف میں اپنے دستخط کرتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ میری نے اس کو خلافت

اور ان کے دو درمیں ایک کا اقرار کیا گیا ہو۔ اس کے قطع نہ کر دے
اور نہ اس پر ستاوے نہ کر مگر جسٹری اس کی ماقابل نقاذ
قراردیتا رہے اس کا ان کا یہ تمام ہونا ہے کہ وہ
ان فیصلے کے دکان یہ تہہ اس کی سمت اس کی جسٹری نہیں
گائی تھی۔

۱) احمد امروہ سے دستاویز کی تکمیل کے سوال پر وائس مین نے
کہہ لوعدہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکاں کی بنیاد ایک امری سمٹ
سوہو رہے جس پر مجھے تائید و توجہ کرنی چاہیئے قتل اسکے کہ میں
کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ ہمارے دور و مراعات علیہم کی جانب
سے یہ مورد رجسٹر کی گئی ہے کہ ان انتظامات پر جو اس سوسائیز
میں کئے گئے تھے اس کی تکمیل کی تاریخ سے عمل کیا گیا تھا۔
ادھر اتندی لال کے وصیت نامہ کے امائد اور بالخصوص کلین
لال اور دامو و داس کے علم پر اس طرح عمل کیا گیا ہو گا۔

خیالی یہ ہے کہ ان دو اشخاص کو کم از کم اگر وہ اس وقت دستاویز
کی تکمیل میں فی الواقع شریک نہ ہوتے تھے اس طریقہ سے
ہیکے موجب کاروبار کیا جاتا تھا یہ ضرور معلوم ہوا ہو گا کہ
شرکت کا انفسانہ فی الواقع ہو ا تھا انھوں نے تحقیقاً
کی ہوگی اور اس لئے ان کو دستاویز کے وجود کا علم ہو گا
اور انھوں نے موجودہ نا اشیاء رجوع ہونے کے عرصہ دراز کے
قبل اس کو بطور ایک جعلی دستاویز کیا ہو گا۔ یہ بحث
درست معلوم ہوتی ہے حقیقی اہمیت کے بغیر نہیں ہے اگرچہ
مجھے اس میں نہایت شک ہے کہ آیا مفہم ہر اکے حالات کے
طیاً سے محض ایک بحث جو اسکاں پر مبنی ہو اس تصور میں انما
کرنے کے لئے استعمال کی جاسکتی تھی جو مدعی علیہ کی جانب سے
بہترین نمونہ شہادت کے ذریعہ سے دستاویز کی تکمیل ثابت

کہنے میں ہوا ہے۔ ہر حال میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس
 سمیت کی کامل اہمیت میں اس وقت کمی واقع ہو رہی ہے جبکہ
 ہم اس تہذیب پر فخر کرتے ہیں جو دعویٰ علیہم ہے۔ اس پر اصرار
 اور شام لال نے اس بارے میں متعلق دی تھی کہ نارائین اس کی
 وفات کا سہمہ وراثت کیا گیا تھا۔ تھکنہ دیکھ کر کے نسبت مار
 کی تہذیب کے موجب اس کا روبرو کا حوالہ میں تشریح کرتی
 کار و بار تھا اور انتظام رام و بیال شام لال اور گرو رام
 کی منتقل ہوا تھا اس میں سے دو احوال ذکر کرتی ہوں۔
 منظم تھے۔ ساقی میں تشریح کرتی کہ ٹھکانے کی ایک دکان۔ ٹھکانے کی
 کوٹھی کی عمارت میں تھی اور یہ ٹھکانہ کوٹھی کے صدر دفتر کے لئے
 کی جاتی تھی۔ نارائین اس کی وفات کے بعد یہ صدر دفتر
 اگر کہ کسی دوسرے مقام پر منتقل کیا گیا تھا۔ تہذیب
 پر مجھے کسی طرح یہ واضح نہیں ہو رہا تھا کہ صدر دفتر کی اس منتقلی
 اور مالانے فقیرانہ کے ملائمت کے لیے اور غرض فائدہ کے لئے
 ہی عمارت میں صدر دکان ٹھکانہ رام کے لئے کے مابین جہاں کہ
 دعویٰ علیہم ہے اس کو بیان کیا ہے کوئی دفعہ نہ ہوا تھا۔ ہر وقت
 وقفہ صرف عید کا ہوا تھا۔ مالانے کا کوئی امین جو اپنے
 فرائض کی انجام دہی میں احتیاط کے ساتھ کسی نہ لے رہا
 ہوں زیادہ سے زیادہ یہ معلوم کیا گیا کہ تشریف کی دکانوں کی
 ترتیب یا انتظام میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی تھی لیکن یہ کہ
 یہ ممکن ہے کہ کچھ فیس وقفہ کے بعد اسی قسم کی دکانوں کو
 میں موجود تھی اسی محل میں ان ہی اتھارنس کی جانب سے
 جاری تھی جو کامل شریعتی کار و بار کے حقیقی منتظم تھے۔
 میں نہیں خیال کرتا کہ کوئی ایسی بات پیدا ہوئی تھی جو
 بظاہر لیکن لال اور امود رام کو تہذیب سے پیدا ہوئے

۱۰۰

10

١٠

(247)

نقیر
نام
کام
آباد

ایک سو و تیس سالہ عمر کو سب رجسٹرار مارا یہ اس کے
نہی کریم کے تہاں میں سے چار اسی ص فی الواقع حاضر تھے یہ کہ
انہوں نے تکمیل قبول کرنے اور اسی وقت اپنے دستخط کرنے
پر آمادگی ظاہر کی تھی لیکن یہ کہ سب رجسٹرار نے یہ کہا تھا کہ قواعد کے
موجب اس کو انکی تکمیل دے رجسٹر کریگا اس وقت تک اختیار
نہی کریم کے وہ اس کے دفتر کو حاضر نہ ہوں گے اسامی رام نے یہ
اختلاف کو یہ کہ حیدر کے نومرہ اور دوسرا دوس رجسٹری
کریں گے ' سب رجسٹرار کے دفتر پر گئے تھے لیکن عہدہ دار نے ان کو
نہی کریم کے ہوا کہ یہاں وہ اس معاملہ کے متعلق کوئی کارروائی نہ ہو
تک کہ اس کا ماہر سب تکس کیا رہے تکمیل کنندگان ناں ایک
ساتھ نہ ہوں۔ میں اس میان کو صاف طور پر غلط قرار کرتا
ہوں۔ میں یہ مجھے سناتا ہوں کہ سب رجسٹرار دستور العمل جو طری
کے تحت اپنے فرائض کی کسی قدر اصطلاحی اور مجموعی حیا کر کے لکھا
ہو ہے جو دوسرا میں اس اور سب تکمیل کے ہر کی مانتا رہا
و اس کے مکان پر نصب کر کے لئے ماحولیات کو اختیار کی
تھی میں نے دیگر تکمیل کنندگان کی حاسہ اسے مارا میں اس
کے مکان پر دستاویز کی تصدیق قبول کر کے سے انکا کر سکتا
تھا۔ میں اس امر کو صحیح باور نہیں کرتا کہ اگر اسامی رام اور دوسرا
کسی تاریخ مقررہ کے دفتر میں حاضر ہوتے تو وہ ان کی
تصدیق قبول کرنے سے انکار کرتا یا انکا کر سکتا تھا۔ اس کے
صدر اتنا معہ رجسٹری کو جب ان قواعد کے ساتھ رہا تھا
جس کے تحت وہ دیا گیا تھا تو اس سے صاف طور پر یہ مراد ہے
کہ ان چار تکمیل کنندگان کو لال دوسر داس گہا سٹی ام
اور دوسر کا اس میں سے کوئی شخص ہی ان چار میں سے کسی کے خلاف
میں حاضر نہ ہوا تھا اور انکو نہ لکھ کر نہ دستاویز کی تکمیل کی

تاریخ سے منقذی ہوئے تھے۔ علاوہ ہر میں میں نے قبل از ہر
نیچو کو تحریر کیا ہے جس پر میں نے دیگر نومرہ کی ساری پوچھا ہوں کہ
اس وقت جبکہ سب رجسٹرار نے ناں میں اس کے مکان پر حیا
چھیلی کی تصدیق حاصل کی تھی دوسر داس موجود نہ تھا۔
جب میں رجسٹری کے اس سوال پر بحث کرتا ہوں کہ ایک
قانونی امر موجود ہے جس کی نسبت یہ ناپید مانتا ہے کہ میں کو
رہے ظاہر کر کے یعنی یہ کہ چار تکمیل کنندگان میں لال دوسر
گہا سٹی رام اور دوسر کا داس فی مابین میں اس دستاویز
کی عدم رجسٹری کا اثر کیا ہے۔ یہ سوال موجود نہیں ہے کہ
ایا ترقی کار دوسر کا داس کے ذریعہ سے رخ ہونا چاہیے
ماہ اکتوبر ۱۹۱۲ء میں مبلغ مارا داس سے دیا وہ مالیت کی چھٹی
غیر منقولہ رکھتا تھا یا نہیں۔ خود دستاویز میں اسی مقام پر
میں کہ اسے جائداد غیر منقولہ کے ذکر کی توقع کی جا سکتی تھی
دع کر کے اس امر کے متعلق کوئی بیان کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔
لیکن جب تک تکمیل کنندگان نے اس امر کی صراحت کی ہے۔ چاک
میں اس کی رقم کی بات نہ کیا گیا جا رہے جس سے ترقی
حاند میں فقیر حیدر کا حصہ ظاہر ہوتا ہے تو اس میں صراحتاً
یہ بیان کیا گیا ہے کہ منقولہ رقم ذکر کے مبلغ صحت سے اس میں
کے بدل کے طور پر تحریر کیے گئے ہیں جو مالدین داس نے گودام نمبر
۱۱۲ واقع کوٹھی مستعمل میں گنج کر کے ہیں۔ اپنے نصیب
حصہ کی بات کی تھی۔ میری رائے میں اس شرط سے دستاویز
ذیر بحث ایک ایسی دستاویز بنتی ہے جس میں حسب منشاء الفاظ
مکو دوسر داس کا دل قانون رجسٹری دستاویزات پر
ایکٹا ۱۱۲ مانتا ہے لہذا مبلغ مارا سے زیادہ مالیت کی حاند
غیر منقولہ میں حقوق و مدد کے انتقال یا اختتام کی بنا پر مل

صفیہ

کسی شکر نہ بنے شکر مہد و جانان کے ارکان میں ہوئی ہو
 بہ قرار و ذکر نہ کر کہ کسی ایک شریک کی وفات کی وجہ سے
 نسخ نہ ہو گا اور ولا قیاس نہ کی جائیگی۔ اتنا ہے جس سے میں ہر
 روز جو مقدار پیش کیا گیا تھا جس کے واقعات و مسائل ان
 واقعات کے حامل ہیں جواب ہمارے روز پیش ہیں وہ
 صرف مقدار مہر کامل بنام عالمی ہدایت اللہ والہ ہے۔ ان
 اصول کی بنا پر جو اس میں ملتا ہے گئے ہیں انہی لال
 اور نارائیں و اس کے ایسے شریک معولانہ لال کی
 وفات کی وجہ سے نہ ہو جاتی۔ یہ کہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
 ہم یہ قرار دینے کے لئے بالکل قوی وجہ رکھتے ہیں کہ شکر نہ ہو
 اس وقت کسی معاہدہ کے ذریعہ سے نسخ نہ ہوئی تھی جو اس کے خلاف کیا
 گیا ہو جس کو دو لونی فریق نے سمجھنا ہو اور جس پر نارائیں
 داس اس وقت جبکہ اس نے لال اور نارائیں گواہ حاشیہ کے
 اسندی لال کے وصیت نامہ میں دستخط کئے تھے رضا میں ہو
 اس وقت جس میں جو ہمارے روز ہو گئی تھی جس کا اس امر کی نسبت
 ظاہر ہوئی لال کو لال نے جو موقع علیہ کی جانب سے مقدم
 یہ سمجھ کر ہے جسے یہ سمجھ کر تھی یا کم از کم یہ ظاہر کیا تھا کہ اس
 یہ قرار دینا چاہیے کہ اسدی لال اور نارائیں داس کی ساتھ
 شکر نہ کر لال کے ذریعہ سے نسخ ہوئی تھی اور یہ کہ
 ہم ایک جدید شکر نہ کر رہے ہیں جو ایک جاننا ہے
 داس اور دوسری جانب اسکے راجہ نے بھی فقیر منہ کے
 مابین کی گئی تھی جس کی قائم معافی الی امایا اور دنیا کی
 جانب سے کی گئی تھی جس کے نام اسدی لال کے دست مابین
 درج تھے) مدعی علیہ کے بیٹے ملک میں تسلیم کسی حرج و مرج
 کہ وہ عدالت تحت کی تحقیقات کے اختتام پر موجود تھی یہی

دل انہیں کہیہ جلد ۶ صفحہ ۸۶ (نظر میں صفحہ ۱۱۴)

کسی محبت کا تہہ نہیں ملتا۔ اگر مدعی علیہ نے اس امر کو تسلیم
 تھا تو یہی میں یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ ایسے خلاف کیا گیا
 گیا ہو گا۔ میں نے قبل ازیں اپنے اسے درج کی ہے کہ یہاں اس
 داس نے لال اور نارائیں گواہ حاشیہ کے وصیت نامہ کے
 یہ دستخط کئے تھے اس نے اسکے معنوں کے کامل علم کے ساتھ
 کیا تھا اور اپنے دستخط کے ذریعہ سے ان دونوں اس کے
 لال اور نارائیں اس کے معنوں کے کامل علم کے ساتھ اس کے
 قبول کی تھی اس لئے مجھے اس امر کا اطمینان ہوتا ہے کہ اسدی لال اور
 نارائیں داس اس کے اس امر پر رضا مند رہے تھے کہ لال اور
 اول لال کی وفات سے ہر روز کی (حس) واقعہ کی نسبت مدعی
 پر یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ بہت جلد اپنے لال اور نارائیں داس
 نامالغ فیہ کے اس لال اور نارائیں کے تعلق سے جاری ہو گئے ہیں کہ
 کے لئے تیار ہیں بلکہ مجھے یہ سادہ طور پر بیان معلوم ہوتا ہے کہ لال اور
 داس کی وفات پر ہی شکر نہ کر تھے۔ ہونی چاہیے لیکن اسدی لال اور
 موجود ہیں جو مجھے اہم اور دراصل معلوم ہوتے ہیں (الف) لال اور
 جو اسدی لال اور نارائیں داس کے ایسے تھے کہ لال اور نارائیں
 شکر نہ کر تھے تھی جو کسی شکر غیر مقصد ہندو معاہدہ کے راجہ
 مابین تھی۔ وہاں ایسے مابین کی وفات کے بعد لال اور نارائیں
 یقیناً حلال خالص کے لئے شکر نہ کر سکتے تھے۔ اس میں سے ایک
 نے لال اور نارائیں کا دوا میں اپنے حق کو بطور سودا یا صلحہ جاننا
 کے خیال کیا تھا جس پر اس کو کوئی استعمال کا کمال اختیار نہ
 کسی استعمال کا اس پر موجودگی میں تھا بلکہ کسی دوسرے
 شخص کو مال ہو گئے بجائے اس کے و تا کو مال ہو گیا۔ کسی اور
 مافی رہتا ہے کہ ۱۰۰۰ روپے کے مابین ایک شکر نہ کر تھی اور خیال
 کسی شکر نہ کر تھی یا غیر معمولی ہیں کہ شکر نہ کر تھے یہاں اس

۱۱۱
 نیام
 لال اور نارائیں

کوئی اثر کسی طرح نہیں ہو سکتا معلوم ہوتا ہے کہ مرام دیال اور تمام
 لالہ اس سہا کے ایک جزو کو جو وہ مدعی کے حساب میں رکھتے تھے
 رقم کو بڑا کر دیکر لگایا تھا۔ اصول نے رہن پر مانتی صحت
 کی تھی اور ڈگری حاصل کی تھی۔ یہ مدعی مانع ہوا تو اس نے اس مانع
 کو ڈگری میں لگایا اور رادائی حاصل کر لیا۔ ہرگز نہ بول کیا تھا۔ وہ
 بظاہر ہی ایسے مطالبہ کو جو اسکو رام دیال اور تمام لالہ یا کسی دیگر
 مدعی کے خلاف اس رقم کی مابتہ حاصل ہو سکتا تھا جو مساوات
 کے ایک مکمل تصفیہ پر اس کو واجب الادا ہو نقصان پر ہی لگایا
 بلکہ ایسا کر سیکھا تھا۔ وہ حقیقت وہ کارروائیاں جو ڈگری
 مذکورہ کی تعمیل میں کی گئی تھیں فقیر چند کے مانع ہونیکے بعد خود
 فقیر چند کے کسی اور شخص کی جانب سے مشکل جاری رکھی سکتی تھیں
 اور اگر مدعی کارروائی نہ کرتا تو رقم بالکل حاصل نہ ہوتی۔ اس رقم کو جو
 اس نے اس طریقہ وصول کی تھی فریقین کے مابین قطعی تصفیہ سے
 محسوب کرنا ہوگا کیس اس معاملہ کی نسبت مدعی کے عمل سے کوئی
 ایسی بات معلوم نہیں ہوتی جسکی بنا پر وہ موجودہ ثالث رجوع
 کرنے سے باز رکھا جاسکے۔

اس ڈگری کا نمبر جو مدعی کے مراد میں صادر کیا گیا تھا۔
 ان کا دیکھتا ہے جو ہم نے ابھی صادر کی ہیں یہ ظاہر ہے کہ ناگہان مرام
 کا مراد اولیٰ نمبر ۱۳۳۱۹۷۷۷ کا مراد ہونا چاہیے اور ہوا ہے
 لے کر ان کو نمبر ۱۳۳۱۹۷۷۷ پر مسمول رسوم شریعہ اعلیٰ کے خارج کر دیں اور
 کیجئے کہ ناہیں ہے۔ اسی طریقہ عدالت عکسی بھی جو مراد علیہ تمام
 لالہ نے مراد اولیٰ نمبر ۱۳۳۱۹۷۷۷ مانتا تھا ۱۹۱۷ء میں بتی کئے تھے
 ماکام رہتے ہیں اور وہ جو خارج ہو لے جایا نہیں۔

اس ڈگری کے نمبر پر امتیاط کیے ساتھ اور اس کو برآمد کر
 ہے جو اس نہایت ناگہانی ڈگری کی سہائے تمام کی اچانک حیرت

عدالت، استدلالی مدعی کے قریب صادر کی تھی استدلالی اپنے
 مراد میں دراصل کامیاب ہوا ہے اور جو انہیں ہی وقوع میں لے
 وہ مراد ہذا کے حلقہ مسمول رسوم اعلیٰ مدعی نے اسکو
 یہ جو مدعی علیہم مراد علیہم ناگہان مرام کی راہ میں لالہ اور
 تمام لالہ کے خلاف مشترکہ اور معروضہ عطا کر دیا۔
 تاہم مدعی الیٰ ہی جاریہ علیہم کے خلاف تصدیق کر سکتا
 اور تصفیہ مساوات کی بات نہ ایک اہم لالہ کی راہ میں اور اسکو تو
 بھیجے طور پر تصدیق کر سکتا ہے کہ ڈگری صحت مانگ مرام اور گہائی
 رام کے خلاف ہوئی چاہیے۔ یہ حساب بھی کی ڈگری میں مدعی
 علیہم رام دیال اور تمام لالہ کو اس پریشاں لکھ دیکر وہ ہرگز نہ
 کارروائی نہ تھی مشترکہ ہیں۔

حساب اس سہا کے دروازہ۔ مستحق ہوا چاہیے پھر ڈگری
 لالہ کی وفات کی تاریخ پر اس کے رہا ہیں مشترکہ مرام اور
 کرنا کہ مدعی علیہم مان میں کسی ایک کو اس بیان کا ادا نہ قرار
 دینا چاہیے۔ برآمدی لالہ کے وصیت نامہ میں نہ وہ تھا نہ اسکا

سے یہ سہا برسلے دیکھیں یہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ ہر گہائی
 نے پیش کی ہے اور یہ تھی کہ یہ اسدی لالہ کے نمبر ۱۳۳۱۹۷۷۷
 زیادہ ہیں ہے اور یہ کہ اس میں اسے شامی ہے۔ اس کے
 اسدی لالہ کو اس سال کے ابتدائے مسمول رسوم ہی ہوا اس وقت رواں
 تہہ اسدی لالہ کی وفات کی تاریخ کے مساوات کی تاریخ کر دی تھی
 اور پھر دیگر امور کے مدعی پر مسمول رسوم کی احادیث جاریہ
 اگر وہ اس کو تادم کر سیکر اسدی لالہ کے رسی حد و ادا
 یہ مساوات تھی کہ اسکو سہا پر اس کے حصہ میں یہ سہا

کسی دوسرے مال کی قیمت پر حصہ نہ لے سکا اس میں ہوا ہے
 خوراکا مانا جائے سکے ذریعہ سے مرام علیہم کی رقم کو

لاہور ۲۰
 مرام
 ناگہان
 (الہ آباد)

مدعی علیہم

لازمیہ
نیام
ناگاب
دار

کی مائتہ و چار سو اکل لکھ تھی لے ادا کی گئی تھی بطور اس کے
سر کے اندھ کوئی کا انتقال جو ملایا مالیت کے کسی انداز کے
دیا گیا تھا ایک ایسا سا مل تھا جو مفرد کے خیال کی بنا پر تھی
رہ سکتا تھا اور اس سے مبالغہ کے حق میں ہوا نہ مل پر ضرر سبب
کیا گیا تھا۔

مابین کی وفات کے بعد مدعی علی گاہی کا دوبارہ اصل شخص
لکھا اور اس کل مال میں اس نے پوری جو مدعی کی ہے کیا کیا
ہے کہ یہی رائے ہے ایک غیر مستبر گواہ تھا اور اس کی
تزدید اکثر دیگر گواہوں سے ہوتی ہے جس میں سے کسی کے گواہ کی
ظاہر نہیں کیا جا سکا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس اہم قی کو سمجھنے سے
قائم رہا جو بحیثیت امین کے اسے فرض اور بحیثیت ایک
شریک کے اس کے حق کے میں تھا یا اگر اس نے اس کے مسموس کیا
تھا اس نے دوسرے کے فائدہ کے لئے کیا کیا بلکہ بار بار یہی ہے
اور اس کے بعد اپنے طریق عمل کی حالت کا ایک دفعہ احوال کیا ہے
جو قیستی سے اس عدالت میں ہر اہمیت عام ہے جسے کسی موقوفہ
اور لاجوں کی جانب سے اسکے زیادہ اور چھوٹے قانونی حق تو
کے لئے اس وقت عدالت میں بیانی رہا مدعی کا چہرہ کیا ہوا
نچھاس امر کا اطمینان ہوا ہے کہ اگر موت کے بعد سے دستاویز
در اصل قتل اطمینان طریقہ سے ثابت کی گئی تھی تو یہی بیحد اصلاح
ایک فرضی معاملہ تھا جس کو اس لئے بحران اس کے جس کو اس
سے فائدہ پہنچے والا تھا نہیں سمجھا تھا اور یہ کہ وہ نامالک یہ
واحب التعمیل تھا جس کو رہا مدعی اس کی جانب سے صرف بائیں
ظہر ہے۔ اس کی تھی۔

میرزا علی محمد علی مراد اولیٰ میرزا علی مراد اولیٰ
بہر نامہ رقم تھوڑی مالیت کیا جاتا ہے۔

ہماری تھوڑی مالیت سے اس رقم سے اس رقم کا جس کی
نہ ملتا ہے وہ مالیت جو نہ ملتی مالیت کی مالیت پر ہی کو لایا
ہے۔ وہ مالیت پر ان دو مدعی علی گاہی کے دفعہ میں ہے اور چھوٹی
وچھوٹی مالیت میں ہوئی کہ اس کو اسے فوراً کر کے کیوں مجبور کیا
حال یہ ہے کہ اس نے اس کے مال کی بنا پر جو ہم نے صادر کیا ہے
کوئی دفعہ نہ کر کے مال کی حالت کے کچھ دفعہ ہر روز کرنا چاہئے۔

یہ ہے یہ اس مالیت پر اس مالیت پر تاکہ وہ دفعہ کی مالیت
مشکلات میں نہ ہو بلکہ اس قدر ہی رقم ان دو مدعی علی گاہی
اس دفعہ میں اس کے حساب میں موجود ہو۔ اس لئے اس کے خیال
کرنا ہر نہ کہ میں اس کی رقم میں ایک مالیت شامل کرنی چاہیے
جس کی رو سے ان کو حکم دیا جائے کہ وہ ایک مالیت کے اندر خود کری
کے بعد سے جس میں اس مالیت میں رقم اور کر کے خود اپنے اقرار
کی تھیں اس رقم کو وہیں سے قطع کر کے اس مدعی کے دعویٰ کی
حردی ادائی میں اس کی ایسی رقم کی بیباقی میں حوالہ خاص
مدعی علی گاہی کی جانب سے مدعی کو وہ اس مالیت کے حصے کے لئے
جسٹس وائش۔ میں نے اپنے ہم جلس کے فیصلہ کا موازنہ کیا
اور اس میں میں نے مجھے ذیل علم سبارٹونیک جی کی درمیانی
کار روئے مالیت عدالت کے آخری فیصلہ میں بہت کچھ ہوا
تال اعتراف۔ اہم ہوتا ہے۔ جب ایک تہہ بیحد لایا گیا ہو کہ
تالیت میر جیمس کی مالیت میں کو حوالہ لایا گیا وہ مالیت کے
درست مل میں لایا گیا کو شش کی گئی تھی اس کی مالیت کا حصہ
میکل نہیں لایا گیا تھی تو وہ تالیت اس کی جانب سے محض
مالیت کا مستحق بلکہ ہوگا جس سے اس کا معتبر کا مدہ ضرور
واقع ہوگا اور جو کل کارروائیاں مابعد پر ہے۔ تھوڑی ایک
اس میں کہ میر جیمس نے ذکر نہیں کیا ہے مالیت کو سمجھا ہے۔

بائیکوٹ، ضلع آوار

مراجعہ تالی دیرانی

نمبر فقہ ۱۱۴۰، بابۃ الاستیلاء، معجلہ ۱۱۴۱ھ

ماہرین، سید شمس الدین و سید شمس الدین

گروہاری سنگدیکس دیگر۔ پناہ ہو یاں سکھو۔ دہلیاں

رجعی علیہما۔ مراجعہ علیہم۔ مراجعہ علیہم

شعبہ۔ مدت عداوتی کے لئے سفر کی گئی ہو۔ مرقہ۔ توسیع

کے متعلق عدالت مراجعہ کا اختیار۔

عدالت مراجعہ کو مدت میں توسیع کر کے اختیار حال ہے

تہذیب کے تحت عدالت کی توسیع کی مدت کی ایک حد ہے

کو دانی سنگدیکس دیگر۔ اٹلیں لاریوٹ الیاداد

۱۸۹۰ء و غرضتہ النساء علیہم السلام کی توسیع

۸۶۸ کی تجدید کی گئی۔

مراجعہ تالی بہار منی ڈگری، صدرہ، ما، ڈینٹسچ لینپوری

۲۶ مارچ ۱۹۲۳ء

منجانب مراجعہ ان۔ ڈاکٹر۔ ایس۔ این۔ سید و سید

منجانب مراجعہ علیہم۔ مسٹر گلزاری لال۔

فیصلہ۔ یہ مراجعہ تالی ایک شخص کی حالت سے

ہمارے روبرو سوال یہ ہے کہ ایسا کیا صورت مراجعہ کو اس

میں توسیع کر سیکھتی تھا تو شعبہ کی عدم عدالت دینی

لئے مقرر کی گئی تھی۔

اعلوم ہوتا ہے کہ مراجعہ تالی کو ایک شخص کا

توسیع کی رو سے ان کو عدالت۔ ایسا دینی ڈگری کی تاریخ

ملائے کہ مدت کے اندر میں لگاؤ کو نہ کا تھا دیکھا یا تھا۔ ڈگری

میں تو تعلیمات کے لئے مدت کا بند ہونے کے بعد

تہذیب میں یہ خیال کرتے ہیں کہ عدالت کی توسیع کرنے کے لئے

توسیع کی توسیع کی توسیع۔

عدالت تالی صاحب ایسے شخص کی توسیع کی توسیع

ایک اور عدالت تالی ایسی۔ رجوع است اس میں اس میں

گئی تھی کہ عدالت تالی اس میں اس میں اس میں

دریں میں اس میں اس میں اس میں اس میں

مراجعہ تالی اس میں اس میں اس میں اس میں

قیمت جو عدالت تالی اس میں اس میں اس میں

ہے کہ کسی قوت۔ مابعد یہ عدالت کو ایک اور

اجابت دہی کی گئی تھی جس میں اس میں اس میں

جو عدالت تالی اس میں اس میں اس میں اس میں

عدالت تالی اس میں اس میں اس میں اس میں

اداکر یا واجب تھا ایسے متعلق رالت استانی کے

الفاق کیا تھا۔ ڈینٹسچ لینپوری کی توسیع

جو عدالت تالی اس میں اس میں اس میں اس میں

قلیل تھی۔ اس لئے اگرچہ عدالت تالی اس میں

استانی کو رقرار رکھتا تھا ایسا یہ تھا کہ وہ

کو نہ کے محاورے اور انھوں نے حہد میں توسیع کی تھی۔

ان نظام کے مظہر ہوا۔ رجوع است اس میں اس میں

کو دانی سنگدیکس دیگر۔ اٹلیں لاریوٹ الیاداد

۱۸۹۰ء و غرضتہ النساء علیہم السلام کی توسیع

۸۶۸ کی تجدید کی گئی۔

مراجعہ تالی بہار منی ڈگری، صدرہ، ما، ڈینٹسچ لینپوری

۲۶ مارچ ۱۹۲۳ء

منجانب مراجعہ ان۔ ڈاکٹر۔ ایس۔ این۔ سید و سید

منجانب مراجعہ علیہم۔ مسٹر گلزاری لال۔

بنام

سید مال

داد

۸۶۸

۸۶۸ کی تجدید کی گئی۔

۱۔ میرزا وادو سے ملنے کے بعد میرزا علی علیہ السلام
 سے ملنے کے لئے لالہ کیلئے تھانہ منسوج لیا گیا تھا۔ سائل کے لائق کی
 آواز کا نام کیا گیا جس میں میرزا کی کوئی شے نہ تھی۔
 ۲۔ وہ قاضی تھے اور تہا کہ وہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں
 لیا گیا۔ ان کے تھانہ میں وہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں
 لیا گیا۔ یہ سوال کیا گیا کہ کیا تھانہ میں میرزا کی طرف سے
 کہ آیا وہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں لیا گیا۔
 ۳۔ یہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں لیا گیا۔
 ۴۔ یہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں لیا گیا۔
 ۵۔ یہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں لیا گیا۔
 ۶۔ یہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں لیا گیا۔
 ۷۔ یہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں لیا گیا۔
 ۸۔ یہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں لیا گیا۔
 ۹۔ یہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں لیا گیا۔
 ۱۰۔ یہ میرزا کی طرف سے تھانہ میں لیا گیا۔

پیر لوی کو نسل
 مراۃ تبارہ فی حدیث تبارہ

۱۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۲۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۳۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۴۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۵۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۶۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۷۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۸۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۹۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۱۰۔ میرزا علی علیہ السلام

۱۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۲۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۳۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۴۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۵۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۶۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۷۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۸۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۹۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۱۰۔ میرزا علی علیہ السلام

۱۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۲۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۳۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۴۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۵۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۶۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۷۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۸۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۹۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۱۰۔ میرزا علی علیہ السلام

۱۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۲۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۳۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۴۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۵۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۶۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۷۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۸۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۹۔ میرزا علی علیہ السلام
 ۱۰۔ میرزا علی علیہ السلام

موجودہ اور بہادر گنگہ نے اسی نتیجے کے ایک سٹاپ کے ذریعہ ان
 دہشت گردوں کو قتل کر دیا اور ان کے ساتھ اور خاص طور پر ان کے ساتھ
 کیے گئے جرائم کا راز باہر نکال دیا گیا تھا۔ اس
 سلسلہ کا ذکر جس کتاب میں حوالہ دیا گیا ہے اور ان کے
 حوالہ دیں ملتا ہے، یہ وہ کتاب ہے جس میں ملوث افراد کے
 ایک طریقہ پر بیان کیا گیا ہے۔

موجودہ مالٹا، مالٹا، اس سوال سے متعلقہ ہے۔

دیور لکھیو رتہ کی بارگاہ

یہاں بہادر گنگہ کی ایک کتاب ہے جس میں ملوث افراد کے
 کیا گیا تھا سلیٹ کے ایک سلسلہ تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک کتاب ہے جس میں ملوث افراد کے
 کے تحت ان جانداروں کا قصہ حاصل کیا گیا تھا جو سکون بہادر
 سکھ کی جانب سے اس کے تحت قتل کی گئی تھیں۔ یہ عیاں کا بیان
 یہ ہے کہ ایک گنگہ کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں ملوث افراد کے
 ایک موجد، علی گڑھ، ایک اور ایک علی گڑھ، دیگر موجدوں
 علی گڑھ، نصاب اور لکھیو رتہ کی قبضہ قائم رکھا تھا
 اور یہ کہ انھوں نے یہ موجدوں کے موجودہ مالک کے
 ٹیکہ دہی اسٹیٹ کے ایک حصہ سے اس کا عطیہ حاصل کیا
 تھا جس کے اسٹیٹ میں یہ موصوعات واقع ہیں اور انھوں نے
 مدعی علی گڑھ کی کتاب میں ملوث افراد کے قائم مقام کے خلاف
 ان دو موصوعات کے قبضہ اور موصولات کی بازیافت کی
 استدعا ہے۔ مدعی علی گڑھ، ایک حصہ کی موجودہ مالک
 ہے اور اس نے عیاں کے دعویٰ کی تائید کی ہے۔

بر ملا اس کے قابل مدعی علی گڑھ یہ بیان کرتا ہے کہ اس کے
 میں یہ موصوعات اور دیور لکھیو رتہ کے نام سے شہر میں

۱۹۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 انہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے

۱۔ جو کسی امام کا واقعی متولی تھا ایک دگر کی رو سے
 اسے خدمت سے بطور کیا گیا تھا اس میں اس کو اس کے
 اور دگر کے رقوم امامت اور حریز اور کیا بھی حکم دیا گیا تھا
 اور ان کی لگائی تھی لیکن دگر کی رو میں اس میں صدمہ لگتا
 تھا (نہوں پر کیا اور ان کے لئے) جو ان امامت
 کے متعلق اپنے حق میں عامل خارج اس کو اسے یہ کام اس
 اور اس پر قاضی تھا اس رقوم کی واپسی کی درجہ کی و
 اس کے باب سے اس کے لئے اور دگر کی واپسی -

قرار دیا گیا کہ امامت کے واقعی متولی کی حقیقت سے
 رقوم کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تھا اس کے لئے کہ وہ انکے امامت
 میں محسوب کرے اور اس شخص یا ان شخصوں کو جو حقیقت متولی
 کے مائل اور یقین قرار دے گا اس کے لئے صاحب غلبہ باب
 تلامذہ پر رہنا مذکور۔

مرفوعہ اولیٰ سیلی بنیاد یعنی دگر کی مصدقہ دستخط جج فرخ آباد
 منجانب مرافع ذاکر سرزندہ ناظمین
 منجانب مرافع علیہ مشرستان احمد بجائے ذاکر ابن احمد سیلی

۲۔ جو کسی امام کا واقعی متولی تھا ایک دگر کی رو سے
 اسے خدمت سے بطور کیا گیا تھا اس میں اس کو اس کے
 اور دگر کے رقوم امامت اور حریز اور کیا بھی حکم دیا گیا تھا
 اور ان کی لگائی تھی لیکن دگر کی رو میں اس میں صدمہ لگتا
 تھا (نہوں پر کیا اور ان کے لئے) جو ان امامت
 کے متعلق اپنے حق میں عامل خارج اس کو اسے یہ کام اس
 اور اس پر قاضی تھا اس رقوم کی واپسی کی درجہ کی و
 اس کے باب سے اس کے لئے اور دگر کی واپسی -

قرار دیا گیا کہ امامت کے واقعی متولی کی حقیقت سے
 رقوم کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تھا اس کے لئے کہ وہ انکے امامت
 میں محسوب کرے اور اس شخص یا ان شخصوں کو جو حقیقت متولی
 کے مائل اور یقین قرار دے گا اس کے لئے صاحب غلبہ باب
 تلامذہ پر رہنا مذکور۔

۱۔ جو کسی امام کا واقعی متولی تھا ایک دگر کی رو سے
 اسے خدمت سے بطور کیا گیا تھا اس میں اس کو اس کے
 اور دگر کے رقوم امامت اور حریز اور کیا بھی حکم دیا گیا تھا
 اور ان کی لگائی تھی لیکن دگر کی رو میں اس میں صدمہ لگتا
 تھا (نہوں پر کیا اور ان کے لئے) جو ان امامت
 کے متعلق اپنے حق میں عامل خارج اس کو اسے یہ کام اس
 اور اس پر قاضی تھا اس رقوم کی واپسی کی درجہ کی و
 اس کے باب سے اس کے لئے اور دگر کی واپسی -

حج مرادیں
سام
بذرا اطلاق
(۱۰۰۰)

شخص یا اولاد اس کا حق کو جو بعد از اس کا دل چاہے یا نہ چاہے
مستحق تر اور دوسرے جائیدادیں جس سے ان کا دل چاہے یا نہ چاہے
جو دیواری دگر مراد علیہم کی جانب سے کیا گیا ہے
کہ مراد الدین کو اس وقت تک ادائی نہ کیا جائے جب تک کہ کسی
عدالت کی جانب سے منوی کی مذمت کا حکم صادر نہ ہو
نہ کیا جائے۔ دیواری دگر مراد کو اس وقت تک روک رکھنے
کی اجازت نہیں دی جاسکتی، لیکن امانت کے فائدہ کیلئے ہم
یہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ ہمیں مراد الدین کو وہ رقم حاصل
کرنے کی اجازت دی جائے جو ہمیں کے ذریعہ سے وصول
کیا جس کے اگر ذریعہ مالی ایک مناسب مدت کے اندر امانت کی
مذمت کا سوال کسی مناسب عدالت کی جانب سے تصفیہ کرنے
کی کارروائی کرے

اس لئے ہم مراد مذکور کرتے ہیں اور عدالت تحت حکم
مذکور کے تحت اس شرط پر جاری رکھنے کی اجازت
دیتے ہیں کہ وہ رقم جو ہمیں کے ذریعہ سے وصول کی گئی ہو
میں ادائیگی ہو اس وقت تک عدالت میں جمع رہے گی جب
تک کہ حسب اطمینان عدالت تحت شخص مستحق کو اس کی دی جا
کیلئے یا جو مہینے کی مدت کی بابتہ کافی ضمانت نہ دیا ہے
تاکہ دیواری دگر مراد اس کے بابائے مراد الدین کے بعد امانت کو
حاضر منوی کی حیثیت سے عمل کرنے کی نسبت مراد الدین کے
حق کی مخالفت کر سکیں اگر بعد مذکور کے جواز کی مخالفت
کیلئے مدت مذکور کے اندر کوئی نالاش رجوع نہ کی جائے تو
مراد الدین ایسی ضمانت کے بغیر عدالت سے رقم حاصل کرے گا
مستحق ہو گا اگر کوئی نالاش رجوع کیا جائے تو رقم اس وقت تک
امانت میں رہے گا جب تک کہ ایسی ضمانت پیش نہ کی جائے یا منوی

صفحہ ۵۵۵

کے بعد درامتہ ہو کر اس مراد الدین کے حق کے سوال
کا مندرجہ تصفیہ ہو جائے۔ مگر اس کے بعد اس فریقین مراد الدین
کا اس کا اپنا حق پر مدد کرنا ہو کر رہے۔ مراد مذکور کے کیا گیا۔

باب نمبر ۱۰۰۶

مراد ثانی دیواری

نمبر مقدمہ ۱۲۹ باب نمبر ۱۹۲۲ و مفصلہ ۲۶ فروردی ۱۳۲۳
باجلاس ہمسر جسٹس رشق و مسر جسٹس رشق
جے سنگھ گریڈی۔ مراد شاہ سید رام سنگھ دیواری مراد الدین
محمود خاں دیواری ایکٹ ۵۹ بابتہ ۱۹۲۲ و مفصلہ ۲۶ فروردی ۱۳۲۳
رول ۲۶ مراد۔ رسوم عدالت کی کمی مراد کا اخراج خاں دیواری
توسیع ہو گیا دیواری لکھی ہو۔ اختیار مراد کا استعمال۔ دست
اندازی جو عدالت مراد کی جانب سے کی گئی ہو۔

کسی یا دوا اس مراد کو منظور کرنے کے متعلق عدالت مراد
کے اختیارات اور رول ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰
کے ہیں۔ اس کو مراد کو اس سارے مقررہ کر دیا اختیار نہیں
کہ اس پر کاپی اسباب تھا۔

مراد ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰
کیلئے مہلت عطا کرے کے معاہدے عدالت کیلئے ایک
اختیار محفوظ کیا گیا ہے اور جب ایسا اختیار مہتری استعمال کیا
گیا ہو تو مہتری مراد اس میں دست اندازی نہیں کیا جائے گی
لیکن جب عدالت نے اس معاملہ میں کوئی اختیار مہتری
استعمال نہ کیا ہو تو عدالت مراد اس غرض سے حکم صادر کرے
کرے میں ہی خلاف ہوگی۔

مراد ثانی دیواری دگر مراد مراد ۱۰۰۶ جے سنگھ گریڈی مراد ۱۰۰۶

جہاں کے آسامی نہیں رہا اور انکو کوئی لگان ادا نہیں کرتی اور یہ کہ انہوں نے اس سے لگانات پر کمال حقوق ملکیت استعمال کیے ہیں اور انکو آزاد دی کیساتھ استحقاقاً مستقل کیا ہے۔ اس لئے انہوں نے دعویٰ خارج کیا ہے۔

دہریاں نے مرافقہ میں دراصل دو امور پیش کیے ہیں۔

۱۔ انکو جو کچھ خرید لیا ہے کہ وہ اس مشہور قاعدہ کے بموجب برقرار ہے، منع سے متعلق ہوتا ہے وغیرہ میں۔

۲۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ان کے مکانات کی اراضیات کے انتقال کے حقوق حاصل ہیں جس پر ۱۰ روپے، یہ کہ مقدمہ میں شہادت اس قدر کافی نہیں ہے کہ عدالت آسامیوں کے حق میں انکے رولز کو رد کر سکے۔

یہ ثابت کیا گیا ہے کہ محلہ ضابطہ گنج خواہ وہ ابتداء کچھ ہی روز بعد پنجاس سال سے تصدیقاً آباد کا جزو ہے اور اس لئے اسے مندرجہ بالا کی زیر نگرانی رہا ہے۔

انہوں نے یہ قرار دیا ہے کہ قیاسات جو ذرا متنی مواضع کی نسبت قائم کیے جائیں گے ان سے منسلک نہیں ہیں ہم یہ خود پر کرتے ہیں کہ شہادت مشمولہ مثل کی بنا پر عدالت ہائے محکم اراضیات کے انتقال کی نسبت انکان ترکان کے متعلق اس نتیجہ پر پہنچ گئی ہے کہ وہ ہونگی اس اودہم خیا کر رہے ہیں کہ اس فیصلہ کی صحت سے متعلق کوئی شک نہیں ہو سکتا مرافقہ نام کام رہتا اور مقدمہ خارج کیا جاتا ہے۔

ایسیکو رٹ ٹینہ

مرافقہ دلی دیوان

ممبر مقدمہ ۱۶۶۹ نمبر ۱۹۲۳ء منصف مقدمہ ۲۶ جون ۱۹۲۳ء

ماطام جسٹس برہنہ کے ملک ٹائٹ جوس سرطان مکمل کیا کارٹک وڈرا جی مرافع بناہ مانڈرا نامہ آؤ غیر مرافقہ علیہم مجبورہ خاٹہ دیوانی اکٹ ۵۰ باب ۱۰ آرڈر ۲۲ رول ۱۰ کی تحت، حقوق تو بنیاد سے متاثر ہوئے ہوں کا مفہم خریدار بنیاد آیا رول سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

۱۰۔ اٹھارہ ترقی اسلام سے متاثر ہوئے ہوں تین رول ۱۰ آرڈر ۲۲ مجبورہ خاٹہ دیوانی سے فائدہ کے حقوق مراد ہیں تو اسلام کے اصل کے ہوں اور جن پر اس کا مطبق ہو رول ۱۰ کسی ایسے ہی مرافقہ میں ہے جو دیوانہ پیدا ہو۔

بھادری سٹی گو الا کر تیا سام مالانی پیدا ہوئی اور ان کے کسیر جلد ۵۵ ص ۳۳ سے اخلاف کیا گیا۔

آرڈر ۲۲ رول ۱۰ مجبورہ خاٹہ دیوانی کی مراد اور رول ۱۰ کی مراد سے کہیں کوئی ہے جس حد تک کہ ہم منصف علی اور قریب کا تعلق ہے خریدار بنیاد میں حرب کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ سے فائدہ مال میں کر سکتا ہو رول ۱۰ کے تحت وہ مراد بنیاد کی مراد سے نام و نمک داری سے۔ اس میں کس مراد ۲۶ ص ۴۴، ۴۵ و ۴۶ مراد بنیاد کے سامنے ہوا فائدہ ہو کر ان کے رول ۱۰ کے تحت جلد ۲۰ ص ۴۴ کی تعلیق کی گئی۔

مرافقہ بنیاد میں حکم مقدمہ سب سے منصف علی پو لیا مورخہ ۲۹ جون ۱۹۲۳ء

مساب مرافع کیس میں سی۔ مازدار۔

بنیاد مرافقہ علیہم سرز جی سی مال وڈرا جی جسٹس ملک۔ سب از وینٹ فیج کی عدالت میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ خریدار بنیاد نے جائداد مقدمہ سے بنیاد کی تین تہ کی اس بنا پر کو تین کی تہ کی مدیون وڈری کو اس میں

کارٹک وڈرا جی
سام
مانڈرا نامہ
(منصف)

صفحہ ۶۶

بسم الله الرحمن الرحيم

لاکھنؤ راجدھانی

10

[illegible]

کتابیات عظمت کر کے ہوئے۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
انڈین کرپوریشن (۱۹۱۷ء) میں لاہور قلعہ دارہمصر ۱۰۱۰ء
بیسویں صدی تک ۲۲۲ -

ظلمات (زمین کی) اگورتا ہے وہاں سے حقوق کو نکال دیا

کتابخانه کتب خطی و چاپی
کتابخانه کتب خطی و چاپی

میں اسے کرایہ اس کے ذریعہ سے جو اس کا رہن بھی ہے
جایا دیو پیر پیری قبضہ رکھتا ہے۔ وہ بید خلی کی دگری کا حق
ہے۔ اگر کرایہ دار کا دعویٰ جو مدعی کی جانب سے ناش
ہے پیش بھی کیا گیا تھا۔ اس کرایہ کی باتہ تھا جو رہن کی
جانب سے رقم ادا کرنے کے بعد واجب الادا تھا تو عدالت
کے لئے دعوہ قانون انصاف جاریہ ایکٹ ہم بائیس
کے اطلاق پر غور کرنا ضروری ہوتا لیکن دعویٰ اس کرایہ
کی باتہ ہی جو تاریخ مذکور کے قبل واجب الادا ہوا تھا۔ ہم
خیال کرتے ہیں کہ عدالت ماتحت مرافقہ کا فیصلہ درست تھا
اور ہم کہ عدالت ہد کے فاضل جج کو اس میں ورت انداز
نہ کرنی چاہئے تھی۔ ہم مرافقہ ہذا منظور عدالت ہد کے فاضل
جج کی دگری منسوخ اور عدالت ماتحت مرافقہ کی دگری بحال
کرتے ہیں۔ عدالت ہذا کا کل خرچہ مدعی علیہ مرافقہ علیہ کی جاب
سے ادا کیا جائیگا۔

مرافقہ منظور کیا گیا۔

پریوی کونسل

مرافقہ ماراضی فیصلہ ہائی کورٹ اس

منفصلہ ہر نومبر ۱۹۱۱ء

بالا اس: لارڈ کیمسٹر سر جان ایچ نائٹ مسٹر

امیر علی دسر لارڈ سن جیکسن نائٹ

دیکٹار اور عرف گیشرا و نیام تیارام راو وغیرہ علیہم

(حال فوت) مدعی۔ مرافقہ مرافقہ علیہم کے
مہرم تہ ستر۔ خاندان مشترکہ۔ دگری جو ایک شاخ
حق میں صادر کی گئی ہو۔ معاہدہ مصالحت جو قسطنطین
حاکم سے کیا گیا ہو جس کی رو سے دگری کے تحت حقوق

ترک کئے گئے ہوں۔ نابالغ بلیا یا پائند ہے۔ اضافہ
جو دوران ناش میں خاندان میں ہوا ہو اور اسکا اثر

ایک ناش میں جو مشترکہ ہندو خاندان کے ایک رکن
کا جائیداد منظم کے خلاف حساب نہیں تقسیم اور دگری
کی باتہ رجوع کی گئی تھی دو دگریات صادر کی گئی تھیں
جس کی رو سے قسطنطین لارڈ خاندان کی اسکی صلاح کو
کچھ رقم ادا کر سکا دعوہ وار قرار دیا گیا تھا لارڈ نے خود
اپنی اور اپنے بیٹے کی حاکم سے عمل کرنا ظاہر کر کے عدالت
کی تھی جس کی ذریعہ سے اس نے دگریات کے تحت
کامل دعویٰ ترک کیا تھا بیٹے نے بالغ ہونے کے
بعد مشترکہ خاندان کی جانب سے دگریات کے تحت
بار یافتہ کی ناش رجوع کی تھی اور پریوی کونسل نے
بالاخر یہ قرار دیا تھا کہ معاہدہ مصالحت اس رکن قبیل
نہ تھا اور ہم کہ اسکو دگری تھا اس کے سابقہ حقوق حاصل
ہونے چاہئیں۔ دعویٰ اس حصہ کی باتہ جس کا کہ وہ
مستحق تھا مصلحت کے لئے واپس کیا گیا تھا۔ اس اشار میں
درا کو روا اور بیٹے پیدا ہوئے۔

قرار دیا گیا کہ اس واقعات سے جو وقوع میں آئے تھے۔

معاہدہ مصالحت کی نسبت یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ کسی

مشترکہ جایاداد کی منتقلی سے بھی کلیتہاً قاصر رہا تھا

مجتمہہ مرافقہ جات جو مرافقہ جات عکسی تھے سارا رضی فیصلہ دگری

مصدرہ ہائی کورٹ مدر اس مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۱۱ء بشعر

ترمیم دگری مصدرہ جسٹس والیس مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۳ء

دیوانی نمبر ۱۹۲۱ء باتہ ۱۹۱۱ء مرافقہ بناراضی حکم مصدرہ ہائی کورٹ

مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۱۱ء مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۲ء

دیکٹار راو
نیام
تیارام راو
(پریوی کونسل)

لیٹا او
بہار
مارام راو
ایریوچ

مناہٹ مرنے مندری گریو پر کے ی۔ کزرتہ ہر
اسخانیہ اوجعلہا مندر ۳۰ مندر ۳۰ سالانہ سے دیوہ
مناہٹ لمارام راو مدعی علیہ۔ شری۔ دیوہ۔
اسالہ بہرل اسکاٹ لینڈا و سرائیلام
الار و کیمیا شہر ان مرنو حیات میں پہل سوال تصفیہ طلب
ایک مصالحت کے اثر سے معافی۔ ۱۱ نو مرس ۱۹۰۶ کو
راجہ رام راو جس نے خورانی سانب سے اور اپنے مایع
بیٹے ونگیکار او کہ ولی کی حیثیت سے عمل کرنا ظاہر کیا تھا
اور لمارام راو کے مابین ہوئی تھی مصالحت جہد دعاوی
سے متعلق تھی جو اس وقت راجہ رام راو اور اس کا بیٹا
بطور ایک سرکہ ہندو حادال کے لمارام راو کے خلاف
کھینچے تھے اور وہ سب ذیل طریقہ سے یہ اہوئی تھی ابتدا
ونگیکار او اور ان کے چار بیٹے راجندر راو لمارام راو
راجہ رام راو اور لمارام راو ایک مشترکہ ہندو خاندان
تھے جو نانہن متاکٹر اسکے تابع تھا۔ ونگیکار او اسکے
میں فوت ہوا اور اس کے پسماندگان اس کے بیٹے تھے اور
اس کے بیٹے میں مشترکہ خاندان باقی رہا تھا اور مشترکہ جائیداد
کی تقسیم عمل میں آئی تھی جس کی رو سے اس کا زیادہ حصہ
راجہ رام راو کے قبضہ اور نگکاری میں رہا تھا جو خاندان
کا مندر ۱۹۰۲ میں آمارام نے چھ نامے بیٹے کی حالت
پہنچا اور اسکے خلاف اس خاندان کی چاہیاد کو جو اس
پسماندہ میں تھی چھ بیٹوں میں تقسیم کیا گیا۔
اور دوسرے بیٹے ایک نامہ میں لکھا ہے کہ اس نے
میں لار میں اس نامہ کے ذریعے سے
کو ماس صادر کیا گیا تھا دیوہ اس کے بعد

دوسری بار اگر ۱۹۰۶ کو اور اس کے
ازلیہ سے یہ نگری سادری کی تھی کہ راجہ رام راو
اس کے خاندان کی شاخ بہرہ رقوم کی ادائی کے دہد دار کی
مصالحت جس کا ذکر کیا گیا ہے ان حقوق کی نصف اکا۔
مصالحت تھی جو راجہ رام راو اور اس کے بیٹے کو ان
ذکریات کے تحت حاصل تھے
مصالحت ایک ہدایہ لی سادہ خاندان کی
تلہارام راو ان ادائیگات کی کل ذمہ داری سے سیکڑش
ہوا تھا اس کا اپنی کورٹ نے اس کو حکم دیا تھا اور اٹھا
جو بظاہر بہت زیادہ تھیں اور بدل جس کا ذکر کیا گیا تھا
وہ صرف یہ تھا کہ تلہارام ایک مرنہ جاری نہ رہے
رضامند ہو جو اس نے اس وقت ان احکام کی ناراضگی
دا کر کیا تھا۔ بالفاظ دیگر راجہ رام راو نے خود اپنی اولیہ
نابالغ بیٹے کی جانب سے عمل کر کے بلا کسی مرنہ کی حالت
اس کی حقوق کو ترک کیا تھا جو اس کے اور اس کے
بیٹے کو اس وقت اکٹوبر ۱۹۰۶ اور اگر ۱۹۰۶ میں
ذکریات میں حاصل تھے۔
اس حالات میں یہ امر تعجب خیز نہیں ہے کہ
میں بالغ ہونے کے بعد ونگیکار او کو اس مصالحت کے
جواز پر اعتراض کرنے کی کارروائی کرنی چاہیے تھی
اس نے گنیش راو کے نام سے تلہارام اور راجہ رام
راو کے خلاف ایک نالیش رجوع کی تھی اور راجہ رام راو
کے میرضہ بیٹے کی حیثیت سے رقوم مند رقومند
کی دریافت کی کہ شمس کی تھی وہ حج ابتدائی کے رہا۔
نیز خاندان میں ناکام رہا تھا۔ اس کے بعد سادہ خاندان کی

۶۶
ص ۶۶

ارک سے یہی کہ وہ اس وقت کا اگر کوئی ہو جو اس وقت
 کوئی اور نہ ہو کیا جائے۔
 خیریت سے حکومت کرے۔ ایسے ہی اس کو کہ اس کا فیصلہ
 انجند زار اور اور اس کی یہ ایک بار کا فیصلہ
 ان کے ہاں ہے۔

دو گز ایسے جو کہ
 یہاں بہت سے ہر قسم کے کسب و کار کے لیے
 پنجاب میں ہر قسم کے کسب و کار کے لیے
 اس کے ساتھ ساتھ دیگر اہم مشاغل ہیں۔

ہائی کورٹ الہ آباد
 دفعہ ثانی دیوانی
 بہرہ نمبر ۱۶۹۶ بابۃ منصفہ ۲۲ جون ۱۹۲۱ء
 اجلاس دہلی میں کھینچا
 شیخ نعمت اللہ بنیام مسماہ صفت النساء

دہلی عدلیہ۔ مضافہ۔ دیوانی۔ مدعیہ۔ مضافہ علیہا
 وائیں مالک زاری اراضی حاکم متحدہ ایکٹ ۳ بابۃ ۱۹۱۹ء
 دفعہ ۱۱۹۔ اراضی اور ان درختوں کی قیمت جو اس پر استادہ ہو۔
 درخت جو ایک بار۔ درخت کے ایک کوٹھ کے ہوتے ہوں اور
 جو کسی دوسرے کے دار شریک کو۔ مال کی گئی ہو۔ مالش جو
 کی ملکیت کے لیے دیکھ کر گئی ہو یا جو اس سے پیدا ہو۔
 اگر کسی کو یہیم پر کوئی خاص قطعہ ایک حصہ دار شریک
 دیا گیا ہو اور درخت جو اس پر استادہ ہوں کسی دوسرے
 حصہ دار شریک کو دے گا تو اس کو اول الذکر قطعہ پر کوئی
 درخت علیہ کرانیکا حق ہے بشرطیکہ وہ خالص مالک تقسیم
 یا جس سے ہر مال کے اندر اس عرض سے مالش جو

میرزا بنام الدائن نامہ جلد ۲ ص ۱۵۲۱
 دفعہ ثانی بنام الدائن نامہ جلد ۲ ص ۱۵۲۱
 مورخہ ۱۵ جون ۱۹۲۱ء

۱۵ جون ۱۹۲۱ء سر ایس بی۔ بہا۔
 مسماہ بنام الدائن نامہ جلد ۲ ص ۱۵۲۱
 دفعہ ثانی بنام الدائن نامہ جلد ۲ ص ۱۵۲۱
 مورخہ ۱۵ جون ۱۹۲۱ء
 واقعہ میں درختوں کی قیمت جو اس پر استادہ ہو۔
 کے درجہ سے جو اس کے مالک کی ملکیت میں ہے۔
 اور درخت جو اس کے مالک کی ملکیت میں ہے۔
 نظام مالک اقتدار۔ ایسی ہی جس پر درخت موجود تھے تقسیم کی مشل ہے
 جو طلب کی گئی تھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک حصہ دار شریک مسماہ
 کامل قطعہ کی سند بطور ایسی علیحدہ قبضہ اراضی کے درجہ کیا گیا
 لیکن سند کے ساتھ ہی یہ قرار دیا گیا کہ قطعہ درخت کی ملکیت
 نہ تھی اور ان درختوں کے جو اس پر موجود تھے اسکے حصہ میں نہ
 جاسکتے تھے۔ بلکہ ان حصہ دار شریکوں کو برقرار رکھا تھا۔ اسکا
 یہ ہوا کہ اراضی درختوں سے علیحدہ تقسیم کی گئی تھی اور درخت
 دہلی عدلیہ کے حصہ میں آئے تھے اور دیگر درخت دیگر حصہ داران
 کے حصہ میں آئے تھے۔ دہلی قانون مالک زاری اراضی مالک متحدہ
 معاملات کے درجہ سے یا اور سے متعلق نہیں ہوتی دفعہ ۱۱۹ اس
 صورت میں متعلق ہو سکتی تھی جبکہ یہ بیان کیا جاتا کہ دہلی عدلیہ یا کوئی
 پیشہ و حقیقت کے تقسیم سے درخت اور برکت نصیب نہ تھے یا وہ
 ان پر قابض تھا بلکہ جو دعوے میں یہ بیان نہیں کیا گیا کہ
 کہ یہ صحیح تھا بلکہ ان کے یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ دیگر حصہ داران

شیخ نعمت اللہ
 بنام
 حضرت انصاری
 (والہ)

دیکھا را
نام
لکھا رام را
ایرانی

جو اے کہ اس نے منہ کہ خاندان کی تقسیم کی ہو اس
جایداد کو صرف اپنے بیٹے کی رضامندی سے باجا دیا تو منظم
کی ضمانت نہ ہوگی کہ کتا تھا جایداد منظم کی ہے یا نہ ہے
وہ اس کو مرضی خود وہ اعراض کے لئے عطا ہوا ہے نہ اس
اس لئے منافع کے لئے عذر کہ قوم کیوں ترک کی گئی تھی
مذکور میں سے کوئی غرض پیش نہیں کی گئی اور نہ پیش کیا
ہے اس لئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جایداد سے منہ کہ خاندان پر پایا
کے ان اس حصوں کو منتقل یا واکا اراشہ کی کہ منہ کہ
نا کام رہی تھی اور اس انتظام کو جو اس وقت پیش نظر
تھا موثر بنایا گیا تھا۔

کلام عالی مقام نے یہ صراحتاً بیان کیا ہے کہ ان واقعات
کے لحاظ سے جو فیض میں آئے تھے اس معاہدہ کی نسبت
انکا یہ خیال ہے یہ ممکن تھا کہ اگر وینیکا را وینیکا اپنے
باب کے قبل فوت ہوتا تو مختلف حالات پیدا ہوتے
اور منہ کہ ہندو خاندان کے کوئی فرد بدامین موجود نہ
تھے۔ اس صورت میں یہ ممکن ہے کہ انتظام ایسا ہو جاسکتا
راجہ رام اعتراض نہ کر سکتا تھا لیکن اس وقت ایسے حالات
موجود نہیں ہیں اس وقت منہ کہ خاندان قائم ہے منہ کہ
خاندان ان کو یہ معلوم ہے کہ یہ منہ کہ خاندانی جایداد کا
ایک جزو ہے جو انما رب طور پر منتقل کیا گیا ہے اور نہ ہی
باز یافتہ سمجھ و محقق ہیں۔ اس سے بے شک یہ منہ کہ راوی
ایرانی نکلتا ہے کہ تلچارام براؤ اپنے طرفہ بات کو ہمہ دلی کا
سنہا ہوگا۔ حکام عالی مقام کو یہ معلوم کرنے میں ہمت
نہیں ہے کہ اگر یہ اہلوکار روایتی جاری رہے لہذا اگر
یوٹائی ہے ایک منظم صادر کیا گیا ہے جس کو رد و وہ اس

پور کی جانب سے ان مرحلہ جات کی سماعت کے لئے چلے گئے
تک ان مرحلہ جات کی ہر ایک سے باز رکھا گیا ہے اگر یہ معاملہ
انگلہ تراں کے ہولی قدر منہ کہ منہ کہ راویان کی کہ
بے نشانہ خالی حقوق پر غور نہ کرتی جن کی منہ کہ منہ کہ
حد صرف دیگر مقدمات زرفہ صفیہ کا ہر وہ ہے کہ اس سے
کیا جاسکتی تھی لیکن یہ کہ کام عالی مقام نے چاہا ہے
زلفہ صفیہ کو جنہوں نے اس قدر دوزخ از مقام سے جسے جاسکتا ہے
انہی نزاعات کو تصفیہ کی غرض سے پور کے سپرد کیا گیا ہے
سے سے مالوس کیا جاتا ہے انہوں نے ان معمولی قوانین کو نظر انداز
کیا ہے جن کی ان معاملات میں پابندی کی جاتی ہے یا جو
اس صحیح رقم کو معلوم کرنا غیر ممکن ہے جس پر کہ وہ منہ کہ
نتیجہ یہ ہے کہ حکام عالی مقام ملک منظم کو او باہر ہر وہ
دیکھتے کہ ہائی کورٹ کی دگر بات منسوخ ہونی چاہئیں اور نہ کہ
یہ قرار دینا چاہئے کہ ان وقوم کی بابتہ جن کی ادائی کا حکم
دگر بات مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۶ء اور ۱۸ اگست ۱۸۹۶ء
کے ذریعہ سے دیا گیا تھا جن کا ذکر اور نومبر ۱۸۹۶ء کے سابقہ
میں کیا گیا تھا جو سچہ قوم بالا خرد ہول ہو سکتے منہ کہ خاندان
جایہ اوکی خرد میں جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۶ء کو راجہ رام براؤ
اور اس کے بیٹے وینیکا راؤ پر مشتمل تھا اگر برخلاف اسکے
خاندان مذکور میں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے تقسیم ہوئی ہے تو
اقوم میں ایسے حصص مقرر کئے جائیں گے جو اسکی تقسیم کی
تاریخ پر موجود تھے فرید مراد کے متعلق تلچارام ساؤ کو مقدمہ
ہائی کورٹ میں اس غرض سے واپس کرنا چاہتے ہیں کہ
اس کی جہیز ابتدائی نمبر ۱۸۹۶ء بابتہ ۱۸۹۶ء کے کیا گیا ہے
اور انش ابتدائی نمبر ۲۶۶ بابتہ ۱۸۹۶ء میں ایک حرمہ ذکر (۱)

کے متعلق ہی تھی۔ برآمد اور خارج اور باہر کو ازاد یہ علیٰ سب کے
حق میں انکی زمین یا ملک ایکہ سہ قرر عطا کی تھی ۱۲۳
بہشتہ کو لوہا علیٰ سب کے رہا۔ یہ پیرا امیر آکس کو
۱۳۱۶ء تا ۱۳۲۷ء مطابق سنین ۹۰۸ھ تا ۹۱۹ھ
لغایت ۱۹ مئی ۱۹۱۹ء تک یہ ملک کا اقتدار اس اثناء میں ہو گیا
بھی فوت ہو گئی اور اسکی بیٹیوں سلطانی بیگم اور فخر النساء بیگم
اور قرآن میں ایک نصف حصہ رہا۔ اثناء میں ایک بار دہرا رہا یہ ملک
سنہ ۱۳۱۶ء میں اس حصہ کی بابہ ان کے خلاف ایکہ دگر کی گئی۔ ان
بھائی کی تھی جس کی قبیل میں ۷۰۰ جنوری سنہ ۱۳۱۶ء کو انکا
نیام کیا گیا تھا اور مدعی جو اسچین اسکو اپنے بنیامیدار محمد
نام پر خریدتا تھا نیلام نہ کورہا۔ اگر سنہ ۱۳۱۹ء کو منظور کیا گیا
تھا اور موجودہ نالاش مدعی کی جانب سے ۷۰۰ جنوری سنہ ۱۳۱۹ء کو
مدعی علیہ اس کے خلاف جایدا و ملک کے قبضہ اور ۱۳۱۹ء سے
تا سب نالاش تک کے واصلات کے لئے رجوع کی گئی تھی نالاش کے
دوران میں مقررہ پیر مافی ہو گیا اور وہ ایک لگان کی
دگری میں نیلام کی گئی تھی اور ۱۳۱۹ء کو خود مدعی علیہ
نے اس کو خرید لیا تھا

اب سوال یہ ہے کہ اس لانت کی رقم کیا ہے جو اگر کوئی جو
مدعی علیہ مدعی کو ادھر کیا ذمہ دار ہے وہ قبضہ کے حق کا مال
اب پیدائش ہو تا کہ کوئی اپنی ۲۰۰ جون سنہ ۱۳۱۹ء کی خرید کے
ذریعہ سے مدعی علیہ نے قبل ذریعہ حق نہ کور حاصل کیا ہے یا نہیں
چچ نے یہ تحریر کی ہے کہ مدعی نالاش کے قبل تیس سال کے واصلات
کا حق ہے اور انہوں نے سبغ لاصہ سالانہ کی شرح سے
اس کو ایکہ دگری عطا کی ہے۔
مذکورہ بالا دستخط علیٰ حق یہ ہے کہ ہیں اور موجودہ

مزانہ مافی مدعی ملدا امر آکس کی جانب سے پیش کیا گیا ہے۔
بہشتہ کو لوہا علیٰ سب کے رہا۔ یہ پیرا امیر آکس کو
۱۳۱۶ء تا ۱۳۲۷ء مطابق سنین ۹۰۸ھ تا ۹۱۹ھ
لغایت ۱۹ مئی ۱۹۱۹ء تک یہ ملک کا اقتدار اس اثناء میں ہو گیا
بھی فوت ہو گئی اور اسکی بیٹیوں سلطانی بیگم اور فخر النساء بیگم
اور قرآن میں ایک نصف حصہ رہا۔ اثناء میں ایک بار دہرا رہا یہ ملک
سنہ ۱۳۱۶ء میں اس حصہ کی بابہ ان کے خلاف ایکہ دگر کی گئی۔ ان
بھائی کی تھی جس کی قبیل میں ۷۰۰ جنوری سنہ ۱۳۱۶ء کو انکا
نیام کیا گیا تھا اور مدعی جو اسچین اسکو اپنے بنیامیدار محمد
نام پر خریدتا تھا نیلام نہ کورہا۔ اگر سنہ ۱۳۱۹ء کو منظور کیا گیا
تھا اور موجودہ نالاش مدعی کی جانب سے ۷۰۰ جنوری سنہ ۱۳۱۹ء کو
مدعی علیہ اس کے خلاف جایدا و ملک کے قبضہ اور ۱۳۱۹ء سے
تا سب نالاش تک کے واصلات کے لئے رجوع کی گئی تھی نالاش کے
دوران میں مقررہ پیر مافی ہو گیا اور وہ ایک لگان کی
دگری میں نیلام کی گئی تھی اور ۱۳۱۹ء کو خود مدعی علیہ
نے اس کو خرید لیا تھا

اس کے بعد سوال یہ ہے کہ آیا ٹھیکہ دار امیر آکس کا پیش
قدم ہوا تھا دستخط علیٰ حق نے بطور ایک واقعہ کے یہ جو نری کی
دگری دار نے اسکو ضرر منوع کیا تھا اور یہ کہ محمد صادق
بنیامیدار نے صراحتہ کا قبضہ حاصل کر لیا کی کوشش کی تھی اور
مدعی علیہ کی درجہ ات پر واصلات کو جاری نے اس سے ملنے
لیا تھا۔ اسلئے اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مدعی علیہ کو اس امر کی
اطلاع بھی کہ محمد صادق نے یہ ختم کیا تھا یہ کیا گیا ہے
کہ مدعی نے اس کی بنیادی نیکی لیکن میری رائے میں صادق کو

سید محمد امیر
نام
سید محمد احمد
دہشتہ

۷۷۷
صفحہ

ترتیب نمونہ

نام

اسکریٹ

۱۰

ان درختوں کو جس کے کہ وہ مالک کے نام سے درختوں کو لکھا
 جس سے ظاہر ہو تا ہے کہ اراضی درخت جنگل کی اراضی ہے اور
 وہ درخت جو تقسیم کے لئے تھے موضع کے حصہ دارانہ شریکوں کی ملک
 تھے وہ ان کی مالیت کے لحاظ سے علیحدہ تقسیم کے لئے تھے اور
 شریکوں میں ان کے حصوں کے تناسب سے تقسیم کے لئے تھے اس طرح تقسیم
 کے فقرہ ۹ میں جو تقسیم کے وقت تیار کی گئی تھی یہ مالیت تھی درخت
 جو موضع کے اطراف پہلے ہوئے تھے ان کے مالیت اور حصہ کے بموجب
 اس طریقہ سے حصہ دارانہ شریک کے مالیت میں تقسیم کے جائز فیصلہ
 سب نام لالہ (۱) منعلق نہیں ہو تا کیونکہ وہ ایک مکان کا
 مقدمہ تھا جس پر وقت تقسیم ایک حصہ دار شریک قابض صحابہ کی
 اراضی کسی دوسرے حصہ دار شریک کو دی گئی تھی اور دفعہ ۱۸ قانون
 بانگریزی اراضی مالک حصہ متعلق کی گئی تھی جب درخت پہلے
 ہوئے درخت ہوں جو افتادہ اراضی پر واقع ہوں تو وہ سوال
 پیدا نہیں ہوتا اور اگر کوئی حصہ دار شریک ان درختوں کی ملکدگی
 کے لئے جو ایک حصہ دار شریک کو دے دے ہوں اور ان اراضی
 پر واقع ہوں جو کسی دوسرے حصہ دار شریک کو دی گئی ہو تقسیم
 کی تاریخ سے بارہ سال کے اندر راجس رجسٹر کرے تو وہ ان کو
 گرائے اور ان کی ملکیت گرائے کا حق کی مدعی ملکہ کو مدعی کی
 مرضی کے خلاف اراضی پر قابض رہنے کا حق نہیں ہے اسلئے
 مراجعہ منہ خارج کیا جاتا ہے

۶۶۹
 ۱۰۲۳

مراجعہ خارج کیا گیا

پانی گورنمنٹ

مراجعہ ثانی دیواری

نمبر مقدمہ ۱۲۱۹۱۲ تا ۱۹۲۱ فصلہ ۹۱۹۱۲

اجلاس جسٹس سر جی کے لارڈ ناٹھ ڈیبر مہرا

کلنٹ نائٹ

سید محمد امیر حسن پٹانی شام سید محمد جواد مین پٹانی

نمبر مراجعہ ویکس دیگر مدعی علیہ نمبر ۲

مراجعہ علیہما

قانون خراجان نکال ایکٹ ۸ بابہ ۸۵ دفعہ ۱۲۱۹۱۲
 نیلام جوڈری کی تعمیل میں کیا گیا ہو۔ خرید جوڈریوں کی
 کی جانب سے کی گئی ہو یا کالعدم ہے۔

کوئی نیلام جوڈری کی تعمیل میں خود دیوں کی

حق میں کیا گیا ہو۔ حسب مضمون ۱۲۱۹۱۲، قانون خراج

نیکال کالعدم نہیں ہو ملک قابل الفناخ ہو اور وقت

جاری رہتا ہو جب تک کہ جہاں بطور فسخ نہ کیا جائے۔

گو مال چند متسر نام نام لال گوٹا مین رائیس لارڈ

کلنٹ جلد ۲۱ صفحہ ۵۲ کی تعلیم کی گئی۔

مراجعہ ناراضی فیصلہ مقدمہ ڈسٹرکٹ جج گیا مورخہ ۲۹ اپریل

مصریحی فیصلہ مقدمہ ڈسٹرکٹ جج گیا مورخہ ۲۳

بجائے مراجعہ میٹر ایس سی۔ متر سکا۔ سٹریٹس پٹی

فوان مراجعہ علیہ۔ سید محمد طاہر خان بہادر۔

جسٹس ملک۔ مراجعہ ثانی مدعی علیہ بہرہ کی جانب سے پیش

کیا گیا اور اصل کے دائرہ متعلق ہو۔ مواضعات و ماویہ

یکہ کی مقررہ تلیک ہمارا شیکاری نے مسافہ لکھو صاحبہ

(۱) ان میں سر صدر صفحہ ۵

اسکے فیصلہ کی تعمیل کرنے پر صاف منہ سے دسٹر کی جے جے صوفی کا
 کیا اور مدعی کو یہ حکم دیا کہ وہ مدعی علیہ کو ایک شکایت طور پر
 ایک مقررہ مہلہ میں پیش کرے جس پر مبلغ اسٹیک نفع کی ادائیگی اور
 مبلغ اسی کے سالانہ لگان پر قصہ ہے مدعی کی حسب مرتبہ لکھی
 اور اس پر دسٹر کی جے جے صوفی پر لکھی کو دسٹر لکھی ۔
 چنانچہ ۱۸۸۱ء کو مدعی نے عدالت میں اس دگری کی ناراضی
 سے درخواست کی اور حکم آگے لکھی کہ کوکل کمار کی نے مرافقہ لکھی کی
 ایک درخواست پیش کی مرافقہ اور مرافقہ لکھی کی سماعت ۱۷ فروری ۱۸۸۱ء
 کو جسٹس جسٹس میکین نے کی جسٹس جسٹس نے نہ نہایت فیصل
 طور پر مقدمہ کے حالات پر نظر ثانی کی اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے
 کہ مقدمہ کے اصل حروف کے متعلق کوئی مرافقہ پیش نہیں ہو سکتا کیونکہ
 فریقین اس مہلہ میں جو ۱۸ اگست ۱۸۸۱ء کو حکم فیصلہ کیا گیا تھا جو
 مکمل کمار کی اور مدعی کی درخواستوں پر ۱۷ فروری ۱۸۸۱ء کو
 بر مبنی تھا اور بعد میں اس حکم کے درجہ سے ترمیم کیا گیا تھا جو
 کی درخواست مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۸۱ء پر صادر کیا گیا تھا جس کے
 کی تعمیل پر صاف منہ ہوا تھا لیکن چونکہ اس امر کی نسبت شک
 کیا گیا کہ آیا عدالت نے اس امر سے ایک نہایت غیر اہم
 کی تا اس امتیاز سے متجاوز نہیں کیا تھا جو فریقین کی رضامندی
 سے عطا کیا گیا تھا اس پر مدعی علیہ ہمارا مدعا چاہا کہ اس پر
 ترک کر کے پر صاف منہ ہوئی تھی اس کے مرافقہ اس شخص ترمیم کے
 تابع و ظاہر کی گئی تھی مدعا مزید خارج کیا گیا تھا اور یہ مدعا
 کی گئی تھی کہ اس کے نقشہ کی ایک نقل دگری کے ساتھ ملے گی
 اس سے صاف طور پر ہائی کورٹ کے حکم کا اثر ظاہر ہو تا ہو دگری
 حسب مرتبہ کی گئی تھی اور اس میں حسب ذیل بیان کیا گیا تھا ۔
 چونکہ مدعی علیہ نے مدعی کے حق میں اس ججٹل کی راضی کی

مانند آباد کوئی دگری نہ لکھی تھی اس لئے شک نہ ہو کہ اس سے
 گئی تھی یہ حکم دیا گیا تھا اور دگری کیا گیا کہ عدالت قضا کی
 جس ججٹل میں اس ججٹل کی راضی کا بیان ہو نہ ہو گیا ہے اور یہ کہ اس
 ترمیم کے ساتھ دگری دلوور کیا گیا ہے اور مرافقہ جو چاہا ہے کیا
 جائے ۔ ۱۸۸۱ء کو دسٹر کی جے جے صوفی پر لکھی کو دسٹر لکھی ۔
 چنانچہ ۱۸۸۱ء کو مدعی نے عدالت میں اس دگری کی ناراضی
 سے درخواست کی اور حکم آگے لکھی کہ کوکل کمار کی نے مرافقہ لکھی کی
 ایک درخواست پیش کی مرافقہ اور مرافقہ لکھی کی سماعت ۱۷ فروری ۱۸۸۱ء
 کو جسٹس جسٹس میکین نے کی جسٹس جسٹس نے نہ نہایت فیصل
 طور پر مقدمہ کے حالات پر نظر ثانی کی اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے
 کہ مقدمہ کے اصل حروف کے متعلق کوئی مرافقہ پیش نہیں ہو سکتا کیونکہ
 فریقین اس مہلہ میں جو ۱۸ اگست ۱۸۸۱ء کو حکم فیصلہ کیا گیا تھا جو
 مکمل کمار کی اور مدعی کی درخواستوں پر ۱۷ فروری ۱۸۸۱ء کو
 بر مبنی تھا اور بعد میں اس حکم کے درجہ سے ترمیم کیا گیا تھا جو
 کی درخواست مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۸۱ء پر صادر کیا گیا تھا جس کے
 کی تعمیل پر صاف منہ ہوا تھا لیکن چونکہ اس امر کی نسبت شک
 کیا گیا کہ آیا عدالت نے اس امر سے ایک نہایت غیر اہم
 کی تا اس امتیاز سے متجاوز نہیں کیا تھا جو فریقین کی رضامندی
 سے عطا کیا گیا تھا اس پر مدعی علیہ ہمارا مدعا چاہا کہ اس پر
 ترک کر کے پر صاف منہ ہوئی تھی اس کے مرافقہ اس شخص ترمیم کے
 تابع و ظاہر کی گئی تھی مدعا مزید خارج کیا گیا تھا اور یہ مدعا
 کی گئی تھی کہ اس کے نقشہ کی ایک نقل دگری کے ساتھ ملے گی
 اس سے صاف طور پر ہائی کورٹ کے حکم کا اثر ظاہر ہو تا ہو دگری
 حسب مرتبہ کی گئی تھی اور اس میں حسب ذیل بیان کیا گیا تھا ۔
 چونکہ مدعی علیہ نے مدعی کے حق میں اس ججٹل کی راضی کی

۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۔ کیا اس میں کوئی شک ہے کہ اس کا حال اور ان کے بقدر یہ تھا۔
۲۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۳۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۴۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۵۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۶۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۷۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۸۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۹۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۱۰۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۱۱۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۱۲۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۱۳۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۱۔ کیا اس میں کوئی شک ہے کہ اس کا حال اور ان کے بقدر یہ تھا۔

۲۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۳۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۴۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۵۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۶۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۷۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۸۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۹۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۱۰۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۱۱۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

۱۲۔ اگر ہمارے پاس اس کا حال ہوگا۔

(۹) اُمینور تہہ بنام ویڈنگ (۱۰) ویڈنگ نام سٹینڈنگ
(۱۱) اس پہ بیچہ نکلتا ہے کہ اگر چہ جہا کہ مقدار کا بیج
بنام برو حاموہن (۱۲) و مین کرش رٹار سے بنام کوئیور
(۱۳) میں مقدمہ جو کشور آتھا بنام لنگا بنسن (۱۴) سے
انتقال کر کے قرار دیا گیا تھا کسی سابقہ نائش کی ڈگری کی تیغ
کے لئے کوئی نائش اس شمار پر رجوع نہیں ہو سکتی کہ جن نے ڈگری
مذکور صادر کرتے وقت کوئی غلطی کی تھی تاہم کسی مناسب غلطی
کی بات یہ ایک عاہدہ کی اصلاح ہو سکتی ہو کہ اس طرح ڈگری رضائے
کی بھی اصلاح ہو سکتی ہو جو ایسے عاہدہ پر مبنی ہو نیز اس اصطلاح
مقدمہ رامیشو پریشا دنگ نام رام بہا دنگ (۱۵) سر بہا تہہ
داس بنام گہشتام ٹانگ (۱۶)
اس نقطہ نیاں کی سوانح کرنے کے بعد سابقہ ڈگری کی تیغ کا
کلینا نام رہا جو بریلی اور مکمل کماری حدود کے تصفیہ اور
اس اور سی کے نمونہ کے متعلق جو اسکے نتیجہ پر عطا کیجانی چاہئے۔
رٹنگ باج کے فیصلہ کی تعمیل کرنے پر رضائے ہوئے تھے۔ بلاشبہ
بریلی نے اپنی درخواست میں اپنے بہ اور نیز اس نقشہ کا ذکر کیا
جو اس اپنی عرضی کے ساتھ پیش کیا تھا حالانکہ مکمل لکڑی
نے اپنی درخواست میں صرف اپنے بہ کا ذکر کیا تھا اس پر رٹنگ
جج نے جب ذیل حکم صادر کیا تھا۔ چند امور پر عمل کر کے جو تھے
پیش کو تھے فریقین نے دراصل ایک مصاحت کی و عدالت ہمارے
جانتے کہ وہ اس امر کا قطعی تصفیہ کرے کہ حدود کی مہیا اور
(۹) ویڈنگ پر رٹنگ جلد ۴ صفحہ ۵۶۷ (۱۰) ویڈنگ پر رٹنگ جلد ۴ صفحہ ۵۴
(۱۱) ویڈنگ پر رٹنگ جلد ۴ صفحہ ۲۷۵ (۱۲) انڈین کیئر بک ۱۳ صفحہ ۱۳
(۱۳) انڈین کیئر بک ۱۴ صفحہ ۳ (نظارہ صفحہ ۴۱) (۱۴) کلکتہ ویڈنگ
نوشہ صفحہ ۴۴ (۱۵) انڈین کیئر بک صفحہ ۱۴ (۱۶) انڈین کیئر بک صفحہ ۱۴

ہائی کورٹ الہ آباد

مرافعہ ثانی ہوائی

نمبر مقدمہ ۵۰۹۰ بابہ ۱۲۲ کے ایضاً فیصلہ ۲۲ جون ۱۹۱۲ء

باخلاص ریٹرنز جسٹس شیلز

مسماہ عائشہ بی بی مدعی کا پانچواں جھول وغیرہ مدعیان
مرافعہ علیہم

قانون رجسٹری و تاوریزات ایکٹ ۱۶ مابینہ ۱۹۰۸ء دفعہ ۳۲۔
مختار نامہ جس کی رو سے کارندہ و تاوریزات کی تکمیل کا محراز
کیا گیا ہو۔ کارندہ کی جانب سے دستاویز رجسٹری کے لئے پیش
کیا جانا پسند نہیں آیا جائز ہے۔

دفعہ ۳۲ قانون رجسٹری و تاوریزات اس صورت میں منطبق ہونی چاہیے
جس میں رجسٹرڈ ہو کر اس کے لئے اس شخص کا نام ختم ہو
جس کا اس کی تکمیل کیا ہو اور اس صورت میں منطبق نہیں ہونی
چاہیے جس میں رجسٹرڈ ہو کر اس کے لئے اس شخص کا نام ختم ہو
ہو اگرچہ اس کے لئے اس کے لئے اس شخص کے کارندہ کی حیثیت سے
اس کی تکمیل کیا ہو۔

مرافعہ بنار اتری و گری مصدقہ و دیگر گریج سہارن پور مورخہ ۲۲ جون ۱۹۱۲ء
مخبرانہ مرافعہ ریٹرنز شیلز احمد۔

فیصلہ۔ مرافعہ مذکور میں حوام میں کیا گیا ہے وہ تحت دفعات
۳۲ و ۳۳ قانون رجسٹری و تاوریزات ایکٹ متعلقہ قانونی ہے۔ لیکن چونکہ
قانون کی عبارت کے لحاظ سے اس شکل میں بالکل برابر معلوم ہوتا
ہے۔ میں مرافعہ کا ابطال نہیں کیا گیا ہے۔ کارندہ و تاوریزات جس کے
پیش کرنے پر اعتراض کیا گیا ہے۔ رگھوناتھ داس ام لال پرنسپل
راے کی بیوی کے عام کارندہ نے ان کی جانب سے تکمیل کی تھی اس
مختار نامہ کی رو سے جو کہ کہتا تھا اس کو ان کی جانب سے دیا گیا تھا

ماتہ لی
عام
محول
(۱۹۲۱ء)

لی مکمل کا محراز کیا گیا تھا اس لئے اس مختار نامہ کی سرانجام کے موجب
دستاویز کی تکمیل کی گئی تھی اس کے بعد اس کو رجسٹر میں رجسٹر
کی غرض سے پیش کیا اور اس کی رجسٹری کی گئی تھی۔ لیکن مرافعہ مذکور
عدالت ہذا اور عدالت الہ آباد میں پیش کیا تھا وہ رجسٹر میں
کہ وہ دستاویز مذکور کو قبول کر سکے یہ ضروری تھا کہ اس کے پاس ایک
مختار نامہ موجود ہو جس کی حالت احکام دفعہ ۳۲ سب رجسٹرار کے
رو برو تصدیق کی گئی ہو دفعہ ۲۰ کے اندر اس سے یہ ظاہر ہوا ہے
کہ کوئی دستاویز یا جو حسب دفعہ ۱۶ (الف) کے تحت پیش کیا گیا ہے جس سے
اس کو فی الواقع تکمیل کیا گیا ہو کسی رجسٹر میں رجسٹر کیا گیا ہو اس کے تحت
دعویٰ کی رجسٹری کی غرض سے پیش کیا جاسکتی ہے یا وہ حسب دفعہ
(ج) اشخاص مذکور کے کارندہ کی جانب سے پیش کیا جاسکتی ہے جس سے
مختار نامہ کے ذریعہ سے حسب اہل محراز کیا گیا ہو جس کی تکمیل اور
تصدیق دفعہ ۳۲ کے موجب کی گئی ہو اس لئے دفعہ ۳۲ کے احکام
میں صورت میں منطبق ہو جائے جس کے وہ شخص جس کے کوئی
دستاویز پیش کی ہو اس شخص کا عام مختار نامہ جس نے اس کی تکمیل کیا ہو
اور اس صورت میں منطبق نہیں ہوتے جبکہ وہ شخص جس کے کوئی
خود تکمیل کنندہ کی جانب سے پیش کی گئی ہو اگرچہ اس کے لئے کسی شخص
کی جانب سے بطور ایکہ کارندہ کے اس کی تکمیل کی ہو۔ وہ شخص جس نے
کوئی دستاویز فی الواقع تکمیل کی ہو کسی مختار نامہ کے بغیر حسب دفعہ ۱۶
دفعہ ۳۲ اس رجسٹری کی غرض سے پیش کرنا جائز ہے۔ بلاشبہ ایک
کارندہ کے لئے ایک مختار نامہ ضروری ہے تاکہ وہ اپنے مالک کی جانب
سے کوئی دستاویز تکمیل کر سکے لیکن جب ایک غیر دستاویز تکمیل کی گئی
ہو تو وہ جس حد تک کہ دفتر رجسٹری کا احکام ہے دسایہ رجسٹری میں
کندہ ہے اور حسب دفعہ ۳۲ (الف) اس کو رجسٹری کے لئے پیش کرنے
اور اس کی رجسٹری کرنا جائز ہے۔ مرافعہ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ

سید
نور
الدین

منہج کیا ہے تو اسکا اثر اس سابقہ نالاش کی تجدید کرنا ہے جو دگر
منہج کے ذریعہ سے ختم کی گئی ہو۔ یہ قاعدہ بطور مناسب ہے
اور متعدد متنبہ تعلق کیا گیا ہے ملاحظہ ہوں بی بی سالو من
نام عبدالغفر (۲۴) شریعت چند رکوعش بنام کار تک
بیر سنہ (۲۵) سیرت چند را با سو بنام ہری دیال سنگہ
(۲۶) راج کمار را بنام ہر کرشنا چکرورتی (۲۷) فتح چند
نام سر سنگہ داس (۲۸) چتر جی پرہمن بنام درگاد
نر (۲۹) دیو پریو پریا بنام سیم سنگا چند را جانا
(۳۰) نیر فیصلہ بنام قاتل بنام کارون لینا کس
(۳۱) منوہر لال بنام جامونا تھہ (۳۲) پر تاب
گہ بنام ہمنوئی سنگہ (۳۳) داو لورو و جیارامیا
نام واد لورو و نیگسا باراد (۳۴) و نیگسا را و بنام
نام رام راڈ (۳۵) کا بھی جس و نیگسا را و بنام بجا رام
ارڈ (۳۶) منہج ہو اتھا حالہ دیا جاسکتا ہے۔ اس
قاعدہ کا مناسب ہونا نام ہے کسی فرقہ کو کسی مصالحت
یہ جزو استغیر ہونے اور قیہ کے متعلق اسکو نامعلوم کی
اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس مقدمہ میں جو ہمارے روپڑ

میش سے سابقہ تحقیقات میں حماقت کی نسبت ایک عام
جو ابدی کی گئی تھی یعنی میا و سماعت کا فذر کیا گیا تھا۔ فذر
رضا مندر کے ذریعہ سے ترک کیا گیا تھا اور جیسا کہ لاٹری
نہ بتلایا تھا اس کو دگر اب کیا قابل مراعتہ دگر ہی انہما دگر
تھی ملاحظہ ہو را یا چند را و لوکارو نام جیتا نا سامو (۳۷)
دگر کو اب اسکی کامیابی کی حاکمہ دگر ہی دگر ہے منہج
ہوئے رہے اور اوس کی ناکامی کی بابت امور تنہا نہ کر کر
آغاز کرنیکی اجازت نہیں دی جاسکتی را اگر دگر کی کلکتیا منہج
کی گئی تھی تو دعویٰ بحال کیا جائیگا اور اس وقت مدعی
یہ کہتی تھی کہ دگر کی کلکتیا خارج المیہ ہے۔ تاہم
اب کیا واقفہ ہے جس کا مدعی مقابلہ کرنا نہیں چاہتا جیسا
اس مقدمہ کی محدود وسعت سے کافی طور پر ظاہر ہوتا ہے
ہمارے بار آہم ہر سنگہ بار و نیگسا ج نے اس محدود
جو عرضی دعویٰ میں بیان کی گئی تھی ہائی کورٹ کی سابقہ
دگر کی کو منہج کرنے سے صحیح طور پر انکار کیا تھا
نتیجہ یہ ہے کہ بار و نیگسا ج کی دگر ہی متنازعہ اور
مراعتہ نہرا مع خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔

مراعتہ خارج کیا گیا۔

۱۰۱۱ (۲۵) انڈین لارپور دیکلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۸۷ (۲۵) انڈین لارپور دیکلکتہ
بن ۱۸۷ (۲۶) انڈین کیس جلد ۲۳۷ صفحہ ۲۳۷ (۲۷) انڈین کیس جلد ۲۳۷
(۲۸) انڈین کیس جلد ۱۷ صفحہ ۱۷ (۲۹) انڈین کیس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲
(۳۰) انڈین کیس جلد ۱۷ صفحہ ۱۷ (۳۱) ویکی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۵
(۳۲) انڈین لارپور دیکلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۲ (۳۳) انڈین کیس
جلد ۲۲ صفحہ ۲۲ (۳۴) انڈین کیس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲ (۳۵) انڈین
کیس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲ (۳۶) انڈین کیس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲

(۳۷) انڈین کیس جلد ۵۷ صفحہ ۵۳۹

(f) 7

16

J 10

(g) 1

پانی کو رٹ مڈراس

در خور هست گدائی دلوئی

نمبر دفعہ ۶۰۴۳، ۱۹۴۱ء بمقام مفصلیہ، ۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء

اجلاس ایسٹرن کونسل

را اگر شش ماهی مدعی سال بنام بخاندی صبار مدعی علیه
مسئول علیه

قانون معاهد و معاہدات ایکٹ ۱۹۷۲ء دفعہ ۲۔ اسلامی جو

اصل: رسول کی مانند گفتاری: میعاد و سماع و جو محفوظ باقی بود۔

کہ لی ادائی جو سرو کی ہاں کی گئی ہو میاں و سماعت مجھ کا پچھلے

موت اوجہ ای وقفہ اصل کا ایک حرم و محض ادا کیا گیا ہو۔

موسس تالانام گشتوکار ایرادیں کیسیر علیہ ۶ صفحہ ۱۹

کاشانی حامد اکبر اعظمی لاہور

اذا گویند که در میان ما بنام رکنی پنهانی ایشان کبر۔

10/11/1911

وچاہئے کہ دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۹۹۰ء میں جس میں

۱۔ دعا کی تہی حکم مرحوم ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۰ء ۲۰۰۰ء

جم شتادنی بنالاس مایا جندفہ ۱۵۵۶ھ

مسائل پیشہ کی اسجہ "ا" دہم

تو ایست بول که در سوزنی است "ا" موافق فی و می که تساهل است

فصلنامه سالیانه گزارش کارهای انجام داده و پیشرفت نظام

جے۔ ایل۔ وسو، بی۔ ماہ۔ الی گامبی سٹی۔ ارسووی بائیس

کتابت در ۱۰/۱۱/۱۲۷۲ هجری قمری در محفل علمیه مدرسہ عالیہ

الغادر ہے جو صف مات و مہر ہشا ہا سار لکھہ کا رکھو (۳) و سہ

کامانی نامہ ایک بار ہم اس طمع بیوے سے کہ جو وہ کی ادا ہے

مبادء سماعت محفوظ رہی ہوئی ہے اگر حیدر اہل کا ایک حیدر و اُسبوس

اور کیا گیا ہو لیکن بہادر ڈسٹ جمح نے اس امر کا قصہ نہیں

کتابے کہ آیا ادائی مارچ مندرجہ عرضی دعوے بر کی گئی تھی

ربہادک مذکور الصد کے مد نظر معدہ نصفہ کیلئے و اس کیسا

حاجے محمد بن یحییٰ ریسر ہوگا۔

معدومہ و ابس یابا

(۱۱) سیکرٹری عام ۲۱ جولائی ۱۹۳۱ء

۱۱۰۰ کتب و ۱۷۰۰ مجلد

د ۱۱ مخنی له لور ۸ مله ۳۱ صفحہ ۲۳۱ -

پانی کو رست پانی

رافعہ انی دوانی

مسنہ ۱۱۵ ۱۹۱۲ء مسند ۱۲ راول

ماحلہ اس میں حضرت اس میں حضرت

کلو سب سب

رام الہا پاک واکس گر بنام دہ دارسی آ میلو گری
ڈاگہ ادا اس عارفان امراض

مجموعہ ضابطہ دوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹۱۲ء دفعہ ۱۱
ام فصل بندہ کے کار و اسات تعلیمی تصورات و افعال
۱۰ دافونی سے زمین اردو آسامی سے ناخالص افعال
باگری جو زمین ارٹے آسامی کے خلاف مال کی ہو حقیقت
ایہ میلہ مہیا سکی ہے۔

کئی زمیندار اپنے آسامی ریلو کی پورا اس کے
حلاف ایک دگری زرخیز مال کی پورے کی میں
موجودہ کی رضامندی کے پورے کی تا بل افعال
حقت و ملکہ سی سلام کر سکتا ہے۔

مقدارہ تعلیمی کو بالحق نہیں ہے لیکن اصول دافونی جو
دفعہ ۱۱۱۲ ضابطہ دوانی میں جو دفعہ ۱۱۱۲ کے کار و اسات
میں ملتی ہو تا ہے جو دگریات کی میں سے کما میں
دفعہ ۱۱۱۲ ضابطہ دوانی میں دافونی تصحیح اور دافونی
تصحیح کے مابین کوئی اسرار میں کیا گیا ہے اور دافونی
تصحیح اسرار میں ملندہ کے اسی طرح نوٹ ہوئی ہے
میں طرح کو دافونی تصحیح نوٹ ہوئی ہے۔

ایک زمیندار اپنے آسامی کے خلاف ایک دگری زرخیز
مال کی ہو تا ہے جو دگریات کی میں سے کما میں

۱۱ م
۱۲ م
۱۳ م
۱۴ م
۱۵ م
۱۶ م
۱۷ م
۱۸ م
۱۹ م
۲۰ م
۲۱ م
۲۲ م
۲۳ م
۲۴ م
۲۵ م
۲۶ م
۲۷ م
۲۸ م
۲۹ م
۳۰ م
۳۱ م
۳۲ م
۳۳ م
۳۴ م
۳۵ م
۳۶ م
۳۷ م
۳۸ م
۳۹ م
۴۰ م
۴۱ م
۴۲ م
۴۳ م
۴۴ م
۴۵ م
۴۶ م
۴۷ م
۴۸ م
۴۹ م
۵۰ م
۵۱ م
۵۲ م
۵۳ م
۵۴ م
۵۵ م
۵۶ م
۵۷ م
۵۸ م
۵۹ م
۶۰ م
۶۱ م
۶۲ م
۶۳ م
۶۴ م
۶۵ م
۶۶ م
۶۷ م
۶۸ م
۶۹ م
۷۰ م
۷۱ م
۷۲ م
۷۳ م
۷۴ م
۷۵ م
۷۶ م
۷۷ م
۷۸ م
۷۹ م
۸۰ م
۸۱ م
۸۲ م
۸۳ م
۸۴ م
۸۵ م
۸۶ م
۸۷ م
۸۸ م
۸۹ م
۹۰ م
۹۱ م
۹۲ م
۹۳ م
۹۴ م
۹۵ م
۹۶ م
۹۷ م
۹۸ م
۹۹ م
۱۰۰ م

دفعہ ۱۱۱۲ ضابطہ دوانی میں دافونی تصحیح اور دافونی
تصحیح کے مابین کوئی اسرار میں کیا گیا ہے اور دافونی
تصحیح اسرار میں ملندہ کے اسی طرح نوٹ ہوئی ہے
میں طرح کو دافونی تصحیح نوٹ ہوئی ہے۔
۱۱ م
۱۲ م
۱۳ م
۱۴ م
۱۵ م
۱۶ م
۱۷ م
۱۸ م
۱۹ م
۲۰ م
۲۱ م
۲۲ م
۲۳ م
۲۴ م
۲۵ م
۲۶ م
۲۷ م
۲۸ م
۲۹ م
۳۰ م
۳۱ م
۳۲ م
۳۳ م
۳۴ م
۳۵ م
۳۶ م
۳۷ م
۳۸ م
۳۹ م
۴۰ م
۴۱ م
۴۲ م
۴۳ م
۴۴ م
۴۵ م
۴۶ م
۴۷ م
۴۸ م
۴۹ م
۵۰ م
۵۱ م
۵۲ م
۵۳ م
۵۴ م
۵۵ م
۵۶ م
۵۷ م
۵۸ م
۵۹ م
۶۰ م
۶۱ م
۶۲ م
۶۳ م
۶۴ م
۶۵ م
۶۶ م
۶۷ م
۶۸ م
۶۹ م
۷۰ م
۷۱ م
۷۲ م
۷۳ م
۷۴ م
۷۵ م
۷۶ م
۷۷ م
۷۸ م
۷۹ م
۸۰ م
۸۱ م
۸۲ م
۸۳ م
۸۴ م
۸۵ م
۸۶ م
۸۷ م
۸۸ م
۸۹ م
۹۰ م
۹۱ م
۹۲ م
۹۳ م
۹۴ م
۹۵ م
۹۶ م
۹۷ م
۹۸ م
۹۹ م
۱۰۰ م

دفعہ ۱۱۱۲ ضابطہ دوانی میں دافونی تصحیح اور دافونی
تصحیح کے مابین کوئی اسرار میں کیا گیا ہے اور دافونی
تصحیح اسرار میں ملندہ کے اسی طرح نوٹ ہوئی ہے
میں طرح کو دافونی تصحیح نوٹ ہوئی ہے۔

مراد من قائل ملک

1

وہ جو ہرگز نہ

زینب

ساعت از مدتی پیش معلوم کی گئی برحسب احتساب و محاسب طالع و قضا
معمول اگر باطن نہیں ہے بلکہ یہ بخیر فی ثبات کیا گیا ہے اصلاً فانونی
خود فعلاً اس بات کی کارروائیات سے معلوم ہوتا ہے خود گویا
کی تعمیل میں کما ہیں۔ خود مدد کو میں ایک مضبوط و انعامی اور ایک
مستقیم فانونی کے مابین کوئی امتیاز نہ دیکھا گیا ہے اور میری کار
میں تسبیح فانونی بطور افرستہ مل چکا ہے کہ اس طرح مقرر ہوئی ہے
حسب طبع کہ اس طرح و انعامی بدست ہوئی ہے۔

اہلِ وِلائی سے کہہ کر کیا وِلائی انہی فریاض کے واسطے یا ان
فریاض کے واسطے جن کے ذریعہ اچھے انھوں نے یا ان سے کسی نے
فریاض کو جو سب سے بڑا وِلائی میں صراحتاً اور دراصل تہذیب طلب

تھیں۔ میرے آگے میں وہ شائع غلبہ تھا اور اب عدالت کے لئے فرس
سہا میں اس شائع کے مرکز تحفہ صحت کے آخر میں ہے۔ مقدمہ
کو رہی کو رہا نام (وود کو رہا) میں ہاں کو رہا کلکتہ سے قرار دیا تھا

جب اس کو سڑک کے ایک ڈویژن میں جے بطور امر قانونی کے مقرر کیا گیا تو کسی سیٹیا اور کتب کوئی حامی و مدد نہیں کی تھی اور اس نے بعد اس امر قانونی کا فیصلہ بھی جلا سکا کہ جس نے کسی دوسرے

یہ ہے کہ اس تصور یا مفروضہ پر ان سچ کا حوصلہ بجز میں کسی
یعنی نے اسی معیار پر اسد لال کر کے اٹھی جانے والی بازیافت
کے لئے کمال کی ہو) ایک نیا فصل بندہ سے اس جو ہے کہ نہیں

ہے کہ یہ مکتبہ ہے کہ وہاں غلط قانونی خیال پیرایا جیسے قانونی
 اور مذہبی امور میں کسی ایک جہلہ خیال کے بعد میں نامعلوم کیا تھا
 اور یہ جو کچھ اس نے عدالت کا فیصلہ صادر کرنے سے حسب

دیکھ دیا کہ کیا تھا لیکن اس کے واسطے مجھ نے اس مسئلے میں ہیر و مہر کے لئے کسی مرتضائی کی نسبت سے اس کی ہجو اور مرقع طلب کی نسبت اس کا فیصلہ یا ایہ فیصلہ

لہذا میں فرض شدہ ہے اور وہاں فصل شدہ سے اسود کی رقم
 نہیں ہے کہ مکمل ہے کہ کوئی غلط قانونی خیال یا ایسے قانونی خیال
 پر مبنی ہو جس کو عدالت عدلیہ نے مسترد کیا ہو۔ عدلیہ نے
 خود ہر نام نہا چرن (۲۰۰) کے وقوان حسب بل ہے
 ایک سالہ نالیں جو کئی سواری ہندو لکھ شدہ تھیں سواری
 قابض جسٹس نے انہی کے خلاف لگان کی بات پر رجوع کی گئی تھی
 ہائی کورٹ کے فیصلہ کی بناء پر کہ یہ قرار دیا گیا تھا کہ مدعی اپنا
 برص ۱۱۲۰ فیصدی سالانہ کی شرح سے سود وصول کر سکتا تھا
 کہ وہ دفعہ ۶۷ قانون مزارعان پنجال دفعہ ۱۷۹ جو حوالیہ
 شرح مندرجہ فوقیت سے زیادہ کی وصولی میں اسے سبھی مانع
 نہیں فیصلہ جو سابقہ نالیں جو صادر کیا گیا تھا بعد میں ہائی کورٹ
 کلکتہ کے اعلان سے منسوخ کیا تھا۔ لیکن نالیوں میں جو
 انہی فیصلوں کے مابین کسی فیصلہ پیدت مابین کے لگان کی مانند
 رجوع کی ہو تھی کی گئی کہ فیصلوں کے مابین سابقہ فیصلہ بعد از
 شدہ کے موثر تھا۔ ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ قرار دیا تھا کہ مقدمہ
 اس قانون فرض ہوتا تھا جسے جو اس وقت موجود تھا جبکہ
 صادر کیا گیا تھا اور یہ کہ مدعی سود کی بات زیادہ رقم وصول
 کر سکتا تھا اور یہ کہ سابقہ نالیں کا فیصلہ ایک لکھ فیصد شدہ
 ہو گا۔ فاضل جج نے عدالت کا فیصلہ صادر کرتے
 وقت کہا تھا کہ لیکن اس مقدمہ میں جو ہمارے روبرو پیش
 نالیں ایک جدید بنیاد پر مبنی ہیں جو رجوع کی گئی ہے قبولیت
 کی تعبیر کے متعلق کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ الفاظ کا
 طور پر واضح ہیں اور صرف سوال یہ ہے کہ آیا دفعہ ۶۷ قانون
 مزارعان پنجال سود کی بات پر جو رجوع کے مابین ہے
 قانون میں جس طرح کہ وہ اب موجود ہے یہ نا کھ ہے کہ

[illegible]

راہ بہ ۱۱۱ جمع کرنے کے لئے کافی مالگاری ملنے کی ایک امید کے موجب
 ایک مال مالگاری اور جو ہر کسی کو ملتا ہے ان کی گئی ہے یہ کیا کوٹ میں
 درج ہے پچھلے ایک معاہدہ کے بعد ان کے بموجب اور انہی نفس
 میں جاری کی گئی ہے اور اب اس میں بعض تبدیلیاں ہیں کہ دسویں کی
 شرائط کے بموجب کچھ نئی حالات میں جو واقع ہوئے تھے وہ سود اور اصل
 اور اگر رشمانہ بنوئی گئی جو دسویں پر اب دسویں کے بائیس کے
 حکم و احکامات کے ساتھ اس کے متعلق اس میں دسویں کی نوٹس زائش
 اور جو کر سکتے تھے اور کہیں نہ اس وقت تک کہ اس کو بنیور کی مالگاری
 وصول ہو سود و اگر اسے اور وہاں چھیننے کی اطلاع کے بعد چھیننے کا
 سے دیکھا ہے اصل دار کے لئے ہی اور یہ کوئی جواب دہی نہیں
 کہ کہیں کوئی مالگاری وصول نہ ہوئی تھی یا یہ کہ اطلاع دینے سے پہلے اس کے
 قبضہ میں نہ کی اور اس کے لئے یہ نہیں ہوا۔ لیکن میرے خیال میں ہمارے
 اس سرمایہ کی بابت جو اس کے قبضہ میں تھا یعنی مالگاری کے اس جزو
 کی بابت جو دسویں کے مذکورہ اصل اور سود کی ادائیگی کی غرض سے ضروری
 تھا اس میں اس کے قبضہ میں تھا جو چھین کر اس کے لئے اس کے قبضہ
 اتفاق ہے کہ معاہدہ کے فقرات کے بموجب یہ ایک نام قائم کی گئی
 تھی اور میرے خیال میں کہیں اور کوئی نام اس کے جائز نہیں ہے
 کے لئے جو معاہدہ کے فقرات میں صراحت ہے کہ یہی نام قابل تھا
 دسویں کے جو معاہدہ کے تحت جاری کی جانے والی تھی جن کے
 دسویں کے معاہدہ کے تحت جاری کی جانے والی تھی اس سرمایہ کے
 اس میں جو اس کے قبضہ میں ہے اس لئے میں یہ فرار دیتا ہوں کہ
 دفعہ ۱۰ قانون عیاد سماع متعلق ہوئی ہے۔
 فیصلہ سے مبلغ (۱۰۰۰) روپے مالگاری کے لئے کافی تھا
 ہونی چاہئے بہر حال وہ مقدار کا ایک معمولی جزو ہے لیکن مالگاری
 کا معاہدہ جزو کا کیا رہا تھا اور میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مدعی کو

معاہدہ کا اس میں مندرجہ فقرات کے تحت مالگاری کے لئے کافی تھا
 اس کی بابت میں میں نے پہلے ہی
 جسٹس وائس جی نے اس کی بابت فرمایا ہے
 کی ہے جو دسویں کے فقرات کے بموجب مالگاری کے لئے کافی تھا
 رو سے گورنر بلاس کو تسلیم ہے کہ مالگاری کے لئے کافی تھا
 جو ایک شخص نے دسویں کے لئے مالگاری کے لئے کافی تھا
 کہ اس کا معاہدہ کیا تھا۔ مالگاری کے لئے کافی تھا
 اس نے اس کے قبضہ میں تھا کہ اس کے لئے کافی تھا
 غرض ہے مقرر کیا گیا تھا کہ اس کے لئے کافی تھا
 اور اس کی مالگاری کے لئے اس نے اسے اب کو سود و مالگاری
 ہوا طریقہ جس کے بموجب اس کا کیا تھا اور اس کے لئے کافی تھا
 اس کے لئے اس کا کیا گیا ہے جس میں اس معاہدہ کے فقرات کے بموجب
 کہیں اور اس شخص کے مابین ہوا تھا اس کے لئے کافی تھا
 مان کیا تھا۔
 اس دسویں کے متعلق بہت کچھ بحث کی گئی ہے بہتر یہ
 کرنے کے بعد میں اس کی نسبت کر سکتا ہوں اس کی اس میں
 کا اندازہ مجھے حسب ذیل معلوم ہوتا ہے دسویں جنہوں نے اس کے لئے
 کئے تھے اس کمیشن کے فیصلہ کی تعمیل پر دسویں کے لئے جو
 ان کے قبضہ میں تھا اس کا نصفہ کرنے کے لئے مقرر ہوا تھا
 کہیں جو اس وقت بنیور کی مالگاری کے لئے کافی تھا جو سابق میں اس کے
 کے قبضہ میں تھی اس کی جانب سے ان قبضہ کے لئے اس کے قبضہ
 کے جائز ہوں اس میں یہ رقم کے بموجب الادائی جائے تھے یا یہ رقم
 سے ۱۰۰۰ روپے مالگاری کے لئے کافی تھا اس میں سود و مالگاری
 کرنے پر دسویں کے لئے مالگاری کے لئے کافی تھا دسویں کے لئے کافی تھا
 طور پر جمع ہو جو اس کی جانب سے دسویں کو اس قبضہ کے لئے کافی تھا

۱۰۴۹
 ۱۰۴۹
 ۱۰۴۹

دسا وزیر الفیہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ معاہدہ دسا وزیر (ج) کے لئے ہی جاری کی گئی تھی اور اس کے کل طرز کے لئے ہی کافی سرمایہ موجود تھا اس یہ ظاہر ہے کہ گورنمنٹ اس کے عرصہ میں ناقصان کمالات کیلئے اس رقم پر قابض نہیں ہو سکتی تھی جو ہر ملک کی ادائیگے کے لئے ضروری تھی امانت نمسکات کی اجرائی کی وجہ سے ختم نہ ہوئی تھی بلکہ جاری رہی اور معاہدہ کے بموجب اس وقت تک جاری رہنے والی تھی جب تک کہ کسی نمسک پر ادائیگی کی ذمہ داری قائم رہی تھی اور امانتی سرمایہ صرف اس وقت محدود کیا جاسکتا تھا جبکہ ہر نمسک کی ادائیگی کی گئی ہو۔ دسا وزیر الفیہ کی ادائیگی نہیں کی گئی ہے اس لئے اس کو ایسے امانتی سرمایہ سے ادائیگے کرنا چاہئے جس حد تک کہ سرمایہ مذکور کی ادائیگے کے لئے کافی ہو اور اس کا یہ عقد مسموع نہیں ہو سکتا کہ اس پر ایسا کرنا واجب نہیں ہے یا کہ ادائیگی خارج المیعاد ہے اور اس طور پر امانتی سرمایہ دراصل اپنے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ یہ مفاد کے اس جزو کے متعلق ادائیگے خلاف بھڑاں دے دے دے دے دے کسی عقد کے کوئی جوابدہی نہیں نہیں لیا سکتی یا کہ کسی عرصہ کی مالکیت کو اس ناقصان ہونے کا ہے کہ امانتی سرمایہ ختم ہو چکا تھا اس سے نمسکات کی ادائیگی نہیں کی جاسکتا یا کہ یہ مکمل نمسکات کی ادائیگی ہے۔ کوئی عذر بھی یہاں سے نہیں کیا گیا ہے۔

ایک دوسری بحث جو ظاہر کرنے کے لئے پیش کی گئی تھی امانت نمسکات کی اجرائی کے ساتھ ختم ہوئی تھی خود دسا وزیر الفیہ کے الفاظ پر مبنی ہے۔ دسا وزیر الفیہ میں بلاشبہ کسی ادائیگے سرمایہ کا نمسک یا دسا وزیر ج کا فقرہ (د) نقل نہیں کیا گیا ہے۔ سچی رسم صرف بیورو کی مالک زاری و رسمہ کی ذمہ دار فروری ہے جس حد تک اس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے گورنر ماحلاس کو نوٹ لگائی سے اصل اور سود کی ادائیگی کی ذمہ داری کی تکمیل کیلئے تیار ہیں یہ دسا وزیر الفیہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ معاہدہ دسا وزیر (ج) کے بموجب جاری کی گئی تھی اور اس کے کل طرز کے لئے ہی کافی سرمایہ موجود تھا اس یہ ظاہر ہے کہ گورنمنٹ اس کے عرصہ میں ناقصان کمالات کیلئے اس رقم پر قابض نہیں ہو سکتی تھی جو ہر ملک کی ادائیگے کے لئے ضروری تھی امانت نمسکات کی اجرائی کی وجہ سے ختم نہ ہوئی تھی بلکہ جاری رہی اور معاہدہ کے بموجب اس وقت تک جاری رہنے والی تھی جب تک کہ کسی نمسک پر ادائیگی کی ذمہ داری قائم رہی تھی اور امانتی سرمایہ صرف اس وقت محدود کیا جاسکتا تھا جبکہ ہر نمسک کی ادائیگی کی گئی ہو۔ دسا وزیر الفیہ کی ادائیگی نہیں کی گئی ہے اس لئے اس کو ایسے امانتی سرمایہ سے ادائیگے کرنا چاہئے جس حد تک کہ سرمایہ مذکور کی ادائیگے کے لئے کافی ہو اور اس کا یہ عقد مسموع نہیں ہو سکتا کہ اس پر ایسا کرنا واجب نہیں ہے یا کہ ادائیگی خارج المیعاد ہے اور اس طور پر امانتی سرمایہ دراصل اپنے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ یہ مفاد کے اس جزو کے متعلق ادائیگے خلاف بھڑاں دے دے دے دے کسی عقد کے کوئی جوابدہی نہیں نہیں لیا سکتی یا کہ کسی عرصہ کی مالکیت کو اس ناقصان ہونے کا ہے کہ امانتی سرمایہ ختم ہو چکا تھا اس سے نمسکات کی ادائیگی نہیں کی جاسکتا یا کہ یہ مکمل نمسکات کی ادائیگی ہے۔ کوئی عذر بھی یہاں سے نہیں کیا گیا ہے۔

ایک دوسری بحث جو ظاہر کرنے کے لئے پیش کی گئی تھی امانت نمسکات کی اجرائی کے ساتھ ختم ہوئی تھی خود دسا وزیر الفیہ کے الفاظ پر مبنی ہے۔ دسا وزیر الفیہ میں بلاشبہ کسی ادائیگے سرمایہ کا نمسک یا دسا وزیر ج کا فقرہ (د) نقل نہیں کیا گیا ہے۔ سچی رسم صرف بیورو کی مالک زاری و رسمہ کی ذمہ دار فروری ہے جس حد تک اس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے گورنر ماحلاس کو نوٹ لگائی سے اصل اور سود کی ادائیگی کی ذمہ داری کی تکمیل کیلئے تیار ہیں یہ دسا وزیر الفیہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ معاہدہ دسا وزیر (ج) کے بموجب جاری کی گئی تھی اور اس کے کل طرز کے لئے ہی کافی سرمایہ موجود تھا اس یہ ظاہر ہے کہ گورنمنٹ اس کے عرصہ میں ناقصان کمالات کیلئے اس رقم پر قابض نہیں ہو سکتی تھی جو ہر ملک کی ادائیگے کے لئے ضروری تھی امانت نمسکات کی اجرائی کی وجہ سے ختم نہ ہوئی تھی بلکہ جاری رہی اور معاہدہ کے بموجب اس وقت تک جاری رہنے والی تھی جب تک کہ کسی نمسک پر ادائیگی کی ذمہ داری قائم رہی تھی اور امانتی سرمایہ صرف اس وقت محدود کیا جاسکتا تھا جبکہ ہر نمسک کی ادائیگی کی گئی ہو۔ دسا وزیر الفیہ کی ادائیگی نہیں کی گئی ہے اس لئے اس کو ایسے امانتی سرمایہ سے ادائیگے کرنا چاہئے جس حد تک کہ سرمایہ مذکور کی ادائیگے کے لئے کافی ہو اور اس کا یہ عقد مسموع نہیں ہو سکتا کہ اس پر ایسا کرنا واجب نہیں ہے یا کہ ادائیگی خارج المیعاد ہے اور اس طور پر امانتی سرمایہ دراصل اپنے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ یہ مفاد کے اس جزو کے متعلق ادائیگے خلاف بھڑاں دے دے دے دے کسی عقد کے کوئی جوابدہی نہیں نہیں لیا سکتی یا کہ کسی عرصہ کی مالکیت کو اس ناقصان ہونے کا ہے کہ امانتی سرمایہ ختم ہو چکا تھا اس سے نمسکات کی ادائیگی نہیں کی جاسکتا یا کہ یہ مکمل نمسکات کی ادائیگی ہے۔ کوئی عذر بھی یہاں سے نہیں کیا گیا ہے۔

صاحبزادہ
بنام
راویہ کا شہزاد
دور اس

صفء ۹

جسٹس ٹرسٹ کے لئے اسی حال اور وصول کر چکی ہو ہے جو اسکو
 کسی خاص غرض سے حاصل نہیں اور جسکی ہمدردی میں اس کے بانی
 نے صحت کی بنی حاکم انہی سراب سے متاویز الف کی ادائیگی
 کی گئی اس کی ادائیگی جانی جائے لیکن جس جس کے نامی
 سراب سے متاویز الف کی ادائیگی کے لئے کافی ہو اور اس لئے اس کی
 ادائیگی کی ذمہ داری معمولی مالگاری پر جائے ہو متاویز الف صرف بطور
 ایک معمولی معاہدہ کے جو مدیون اور دائر کے مابین ہو اور اس
 عام مالگاری کے خلاف قابل لغات ہے اس لئے بعض حالات میں
 یہ دریافت کرنا ضروری ہو سکتا ہے کہ اسی سراب سے متاویز الف
 کی ادائیگی کے لئے کس حد تک کافی ہوگا۔ لیکن غرض قسمی سے گذر
 موجودہ میں وہ وجود سے ضروری نہیں ہے اور اگر اس نے بعد
 نہیں اور انہی سراب سے متاویز الف کی ادائیگی کے لئے کافی ہے اور
 نامیائے من قابل جیسے جس کے ساتھ اتفاق کر کے یہ قرار دینا ہو کہ بطور
 ایک معمولی معاہدہ کے بھی متاویز الف مدعی کے حق میں قابل لغات ہے
 ایسا اگر وہ دیکھ دوسرے تر و پرچھ کیلئے ہو یا کسی
 امانت کے قطع نظر ملک کے عیب ادائی خارج المیعاد ہے تو مجھے قابل
 جیسے جس کے ساتھ اس میں ہیں اور انھوں نے کیا تھا اتفاق ہے
 اور اس میں اگر کوئی فرق نہ کرنا نہیں ہے اتفاق خاص مقام سے اطلالت
 کی طرف سے علی علی عام اعلان یا تہ مشدد کی اہمیت کو خاطر
 کرنا چاہئے۔ اس میں کیا کیا ہے جس میں وہ ۱۵۰ جیسے کہ
 اطلاع دیتے ہیں یہ ظاہر کیا گیا کہ نوٹس کو فورٹ سبٹ خارج
 کیے، وہ یہ پچاس پیش کرنے والے اسود کی ادائیگی کی بائیک
 صاف نامہ جاری کیا جائے گا میں یہ ظاہر ہے کہ اس کے لئے نوٹس
 نوٹس خواہ اصل اسود کی ادائیگی کی ذمہ دار ہو کی تھی۔ منی قبل
 اس کے لئے تفرصہ واجب الادا ہوا تھا کہ صرح مطابق کیا گیا تھا۔

اور نوٹس اور سبٹ خارج کے ساتھ محاسنی کے دفتر میں کیا گیا
 چھ آج بیان میں کو پڑھا نہ کرنا میں یہ جو حاصل جیسے جس
 نے اس کے مطابق کیا تھا کہ مدعی کو دس سو ایراعاں سادہ کی تھیں
 کیا حال ہو تھا۔ سب سے اس کے مابین متاویز کم کی وصفت نہ کرنا
 یہ ہے کہ اگر آج وہ دس سو ایراعاں کے مترادف ہے یا نہیں ضروری ہے
 خیال کرنا اپنی حد تک میں یہ خیال کرنا ہو کہ وہ اس رقم تک محدود
 جو اس میں بیج ہو لیکن وہ صرف ایک نام نہیں ہے۔

مسلم (۱۵۰) کی منظوری کے متعلق مدعی کو رقم
 مذکور کی یا تہ صاف طور پر کوئی من قابل نہیں ہے یا تھا کہ کس
 بلاشبہ یہ یاد کر کے کہ مسطورہ کے اعلان متاویز کے تحت سود
 شہر ۱۵۰ سے منوف ہوا تھا اس کو کوٹنا کیا ہوا ہو اسکو
 ہر اکٹوبر ۱۹۳۸ء سے جن تاریخ تک نوٹ متاویز الف کی عبارت
 نظری کے بموجب کو نہ منطک کی جانب سے مقرر اس کو متاویز
 الف میں بطور ادائیگی سہاوت ابتدائی قابل کے عام مختار کے
 ظاہر کیا گیا تھا سودا دیا گیا تھا تاریخ مذکور تک وجہ الادا ہوا
 اور مبلغ (۱۵۰) سے رقم مذکور طلب ہو جاتی ہے مدعی
 نے نہیں رجوع کر کے لئے کوئی وجہ نہیں بتلائی ہے کہ رقم
 مذکور ان کے ہمارے ہمارے کو ادائیگی نہیں کی تھی اور سب سے متاویز الف
 سے مطالبہ ہونا ہو کہ وہ مسطورہ ادائیگی تھی مدعی کے انتقال کے
 کو حق نہ دے ہوا ہے تہ تحت دعویٰ کیا ہوا اور اس لئے خود مدعی کو
 اس رقم کو مل حاصل کیس کا حق ہو سکتا تھا اور مدعی کا اس حال کے
 ظاہر اس سے باطل و اقف ہوا اور اسکو وہ مدعی کو نہ کر تھیں
 کرنے سے باز رہا تھا۔

اس لئے میں اس حکم سے معنی ہوں جو حاصل جیسے جس
 تجویز کا ہے۔

عمل کیا اسب تھا مردع اس کے لئے سا۔ جس عات کے بعد
 تکرار لازم ہوا کیا جس کا فی فی ہا نہ لیا او کی عدالت
 میں ای کر کے یہ فاصری ہو اور صاف تھا۔ ہر م کے جملہ
 مودوں میں ان او کی عدالت کے ماکر کے مقدمہ کے و احاطہ ر فوج
 رین کی فی ای اس کے کافی ہوئے کھارتن نامہ جو مندرجہ
 راکا تھا اور ایہ نہیں ہے۔

۱۔ پھر ۵۵ دل ۱۰۰ ہلکا تھیں کہ ۵۵ کہ ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

ہائی کورٹ کلکتہ

مرافعہ اولی الوالی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی
 ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی ۱۰۰ ہلکی

تہذیب
نیام
شہرہ
(اودہ)

عدالت جوڈیشل کمشنر اودہ

مرافقہ مسند

نمبر ۱۱۳۳ مائے ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء

ماجلاس۔ مسٹر دلال اڈیش جوڈیشل مسنر

ستھ سنگہ مدعی علیہ مراجع بنام شہرہ موہن برشا مدعی علیہ
مجموعہ صالہ دیوانی ایکٹ ۵ بابت ۱۹۱۳ء آرڈر ۵ رول ۱۹۱۴ء

۲۱۔ طلبہ اسکول تحصیل۔ طلبہ نامہ جو مدعی علیہ کے مکان کے

دروازہ چریاں کیا گیا ہو۔ قیاس۔ عارضی غیر حاضری۔

طلبہ نامہ جو کسی دوسری عدالت کو تحصیل کی غرض سے روانہ کیا گیا

سوتھیل کی تصدیق۔

مدعی علیہ کے کاپی طلبہ نامہ کی ایک کاپی چریاں کر کے پٹریاں کر

تھیں پہلی تھیں گئی ہو تو یہ قیاس میں کیا جاسکتا کہ اس کو

مدعیہ نامہ اس ایرج کی اطلاع ہی جو سہولت کے لئے مقرر کی ہو

قدیم کی شہادتوں جتنی ممکن کہ اس کے مکان پر پہنچ

دیتے تاکہ سچے عارضی طور پر غیر حاضر ہو رہے ہیں کہہ سکتا

کہ وہ جب ملے رول ۱۱ آرڈر ۵ مجموعہ صالہ دیوانی

ل میں ہیکار۔

تاکہ کی طلبہ نامہ آرڈر ۵ رول ۱۱ مجموعہ صالہ دیوانی

کسی طلبہ نامہ کی غرض سے روانہ کیا جائے عدالت نہ کر

یہ فرض ہے کہ وہ اس سلسلہ تہذیبات کے پورا پورے مقررین

کے کہہ کر انہیں کافی ہے یا نہیں کوئی سندقت نہ ہو تو یہ

کافی ہونے کے متعلق عدالت کے مسنر نے تحریر کیا ہوگا

یا اس میں نہیں ہے۔

۱۹۱۴ء
مرافقہ بنام آئی حکم متعدد بار ڈسٹنچج رہے پر پٹی مورخہ دوسر

مستجاب مراجع مسنر پرستہ بنا۔

صفحہ ۹۳

منہاسہ مرا فوہ لہ بٹر کے۔ ایف مسنر بھاسہ مٹھی اس مسنر۔

فیصلہ۔ یہ دو سب سارڈسٹنچج راسے سٹی کی عدالت

میں سبیا آرڈر ۵ رول ۱۳ کسی ڈگری کی غرض کیلئے پیش کی گئی ہو جو مدعی

خلات کیلئے دیا گیا ہے اس کی ہی دوسرے میں نہ پڑنا مسنر کی گئی ہو

کہ مدعی علیہ جسٹس لٹلٹھیل میں کسی گئی ہو اس خراج کی اس میں

سے مدعی علیہ یہاں مرا فوہ کیا ہے۔

اگر یہ حال کیا جائے کہ طلبہ نامہ کی خرابیاں تحصیل کی گئی ہو

جو تحصیل پر چل نہیں سکتی تھی تو بھی بعد کے حالات اس میں

کہ مدعی علیہ سون جیکہ قدر سہولت کیلئے پیش ہو رہا اس کی ہی

سے باز رہتے کیلئے وہ موجود ہی وہ طلبہ نامہ جو اس کے نام پر

برائی کی عدالت میں ۱۳ اسٹیم کو جو ادعوئی میں کرنے کی غرض سے حاضر

اور ۱۹ سب کو بھی اس کا حکم کرنے کی غرض سے حاضر ہو سکتے ہیں

کیا گاتہ مانع آنا تو کہ ایک دفعہ میں اس سلسلہ کو اس سے

مکان کے دوسرے چریاں کیا گیا ہے کہ اس کی پوری سلسلہ چاہے کہ اس کو

مدعی علیہ نامہ کی پوری سلسلہ کی ہی سارڈسٹنچج راسے مدعی علیہ

چہرے کیلئے طلبہ نامہ کی پوری سلسلہ کی ہی سارڈسٹنچج راسے مدعی علیہ

پہلی مرتبہ کیا ہے۔ قیاس میں کیا جاسکتا کہ اس کو سہولت

اس ایرج کی اطلاع ہی جو سہولت کے لئے مقرر کی گئی ہو

مدعی علیہ ۱۹ سٹیم کو عدالت میں حاضر ہو سکتے کیلئے کافی دیا گیا ہے

نہیں کہ متعلق سیری راسے ایضاً یہ ہے کہ کوئی ضابطہ

تعمیل نہیں ہوئی تھی عدالت نے اس کا ذکر کیا ہے کہ تحصیل

حسب آرڈر ۵ رول ۱۱ کا کافی فراہم کی گئی ہو طلبہ نامہ حسب آرڈر

۵ رول ۱۱ اسے بریلی کی عدالت سے مانا کی عدالت میں ہو

کی غرض سے روانہ کیا گیا تھا اور ان کی عدالت پر رول ۱۱

اور فقرہ (۱۱۵) مجموعہ دیوانی اودہ کے احکام کے بموجب

۱. اسم رائے دہانی
نام
سر جان لال سنگھ
(مکلفہ)

صفحہ ۲۰۱ - کتبہ اسم یک نام چرم موری گنہ مودہ - لکیر
جلد ۱۲۱ - ۱۲ - بلوت راتو نام لوں بل - لکیر
الہ آباد جلد ۱۲ - ۱ - رام سنگھ نام اس ایڈن
کیہ جلد ۱۲ - ۱۲ - وید اور پتی ترما نام لکیر
نامی اندر ایڈن کیہ جلد ۱۲ - ۱۲ - لکیر
جیکہ کی مدد برہمنہ کیات اور کی مصلحت کے حسب
کی صریح نام موری رتھ نام ہی سے اس میں کوئی ب
تاکم لکھا ہے اور اس کا نامین اس نام کی فتح
- نامی اس میں پتہ جو اس طرح قائم کیا گیا ہو۔

اگر مودہ دہانی نام الی دفع کے پیام میں سر کی ہو
بہل تو وہ لکھا کہ اس نام بالی پتے میں لکھو وہ لکھا
جو دفع کے بعد مذکور گریں کہ در سے ستر
الی نہیں نئے لکیر کی جاتے سر موجود دفع کے ہا
کے اوپر مال میں لکھی۔

گواہ ۱۰ - اسم نام منیا لکیر ہی۔ انڈین
لا - مکلفہ جلد ۱۲ - ۱۲ - یو میں لال جی نام
کوہ میں لال جی۔ انڈین کیر جلد ۱۲ - ۱۲ - ۳۲
رانا تھن جی نام مودہ لکیر - انڈین لکیر
- اس جلد ۱۲ - ۱۲ - ۳۲ - ۳۲ - اس نام
پر نام چھ دھرا انڈین کیر جلد ۱۲ - ۱۲ - ۳۲
کر شاد سے پیام من بہاری دے - انڈین کیر
جلد ۱۲ - ۱۲ - لکیر شاد بہاہ نام - انڈین
لا لکیر الہ آباد جلد ۱۲ - ۱۲ - ۳۲ - لکیر
نام منیجی بہاری دے - انڈین کیر جلد ۱۲ - ۱۲ - ۳۲
صفحہ ۱۲ - ۱۲ - بل یو میں نام کو میں اس ایڈن

کیر جلد ۱۲ - ۱۲ - لکیر نام نام - ۳۲ - ۳۲
- اس جلد ۱۲ - ۱۲ - لکیر نام نام - ۳۲ - ۳۲
یہ نام کیر جلد ۱۲ - ۱۲ - لکیر نام نام - ۳۲ - ۳۲
جائیں نام طور مصلحت نہیں ہے اور لکیر نام نام - ۳۲ - ۳۲
نامی ہر نامی مصلحت نہیں ہے اس نام کیر جلد ۱۲ - ۱۲ - ۳۲
اور موت مطالب ہوئے جائیں اور اس نام کی مکمل
مقصود پتہ اور نام ہی علیہ کو اس مودہ سے ہر نام
اور نام طور پر واقع کرنا ہے جس کی خواہش ہے اس
لازم ہے اور نام نام کی دوسری کارروائی کے خلاف جان
میان نام کی مکمل لکیر نام نام کے نام دعوے کا
لکیر نام اندراج مودہ لکیر نام ہے اس نام کے لکیر
- ۱۰ - اس نام کی لکیر نام نام کے نام دعوے کا
ذریعہ سے نام کے نام کے نام تو کیا نام ہی علیہ کو لکیر
اطلاع حاصل ہی کر ہی ہوگی یا جیکہ لکیر اوقات کیا
گیا ہے کسی لکیر نام نام کے نام دعوے کا کوئی اختلاف
حکم ہے اس کے لکیر نام ہے جو اید ہی کے مودہ
یا حکم اس کے لکیر نام دعوے کے کسی نام جلد
مصلحت ہو۔

سیتل داس نام نام پتہ جلد شری لکیر
کیر جلد ۱۲ - ۱۲ - لکیر نام نام - ۳۲ - ۳۲
جی لال جی ہی لکیر جلد ۱۲ - ۱۲ - ۳۲ - ۳۲
وہ لکیر نام نام نام مودہ سودن سنگھ نام نام
کیر جلد ۱۲ - ۱۲ - لکیر نام نام - ۳۲ - ۳۲
انڈین کیر جلد ۱۲ - ۱۲ - ۳۲ - ۳۲ - لکیر
وہ لکیر نام نام نام مودہ نام نام - انڈین کیر

(۳) اٹلین لارڈ ٹکلف ہیلڈ ایف پی -

راج کرنا دست بنام بین ہماری دست (۲۳) منیو
 - شاد بنام آبارام (۲۴) گنجنامی دسی بنام
 نیکنی ہماری داس (۲۵) بلدیو داس بنام گوہر مندو
 (۲۶) اس قاعدہ کو منعلق کر کے وقت بہ ملکوں کے کاسر
 انصاف کرنا عینہ آسان نہ ہو کہ بائیاں کون ہیں کیونکہ یہ
 عمل ہے کہ ایک شخص ارغی کا انتظام کرے سر شخص مندر تعمیر کرے
 اور اس کو قیام کرے اور بنیر شخصیت کی روزانہ خدمت
 کی ادائیگی کے لئے بامداد وقت کرے چیلہ ارغی کا نام
 ارغی ہر اناختی رک کر سے تودہ بانی نہیں ہو سکتا۔
 اس کے کہ وہ اس وقت صراحتاً یا معنیاً یہ مطالبہ کرے کہ
 وہ وقف کی غرض کی تکمیل کے لئے دوسرے کے ساتھ
 سر یک نہ ہو گا۔ ملاحظہ ہو بنگلہ بنام نارائ (۲۷)
 بادی السطریں کل شخص جو یہ جات نام کریں انتظام
 میں شریک ہونے کے مستحق ہیں۔ انگلستان میں یہ قرار
 کیا ہے کہ یہ اس شخص کے جو کسی جماعت کے مندر
 کرے وہ شخص جو انبیائی وقف کا انتظام کرے
 بانی ہو جائے جس پر ابتدائی بانی اور بانی کے بعد کے بانی
 ہے۔ ملاحظہ ہوں مقدمہ سوٹن ہاسٹیل (۲۸) ان (۲۹)

مارتھس مراد سیلینہ رخصت ۱۷۷۰ء اگر شاد
 ایشیا ایسا الی ۱۷۷۰ء کا انتظام کریں تو وہ
 ان کے اس سوانحی فیہ اراہ ہیں۔ بنگالہ سٹینڈ لپ
 نارڈنر ڈیویج باروکلہ اسکول (۳۰) لیکن
 وہ ایشیا کے وقف کے بعد مزید شہادت کریں اس
 کے لئے یہ کہ ستر کے بانی نہیں ہونے اُس
 کی شہادت کسی مورخہ وقف کے اخصان سے
 زیادہ خیال نہیں کیا جاتی۔ ملاحظہ ہو
 اباسامی بنام ناگیا (۳۱) اناسامی چپہ
 راکر سنناہ لیا۔ (۳۲) گو سامی سری (۳۳)
 نام رو سن لایٹی کو سامی (۳۴) اس مقدمہ میں
 جو بار سے رو برو میں ہے اس امر سے
 بحث کی گنجائش نہیں ہے کہ وہی اگر نہ بانی
 نہیں ہے تو کم از کم بانیوں میں سے ایک شخص
 ہے۔ جبکہ لارڈ میڈلڈ کے مورخہ سٹینڈ
 جانر ہائی بنام ٹوٹنٹن (۳۵) میں بیان
 کیا گیا کہ اگر اس کے بانی ہیں تو وہ اس کے
 ہونے کی جانب سے جدا ہونا چاہئے اس خیال
 کے کہ لارڈ ٹوٹنٹن کے مقدمہ کے نام
 فور (۳۶) میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کے بانی
 (۳۷) دیکنی بورڈر (۳۸) ۱۷۷۰ء

انتظامیہ اسکول
 بنام
 راج لال سنگھ
 ۱۷۷۰ء

(۲۳) انڈین کسٹمر ۱۷۷۰ء صفحہ ۱۲۱

(۲۴) انڈین لارڈس ال انال جلد ۱۷۷۰ء صفحہ ۱۶۲

(۲۵) انڈین کسٹمر جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۳

(۲۶) انڈین کسٹمر جلد ۲۳ صفحہ ۱۸

(۲۷) اس مقدمہ کی ابتدا ۱۷۷۰ء صفحہ ۱۰۰

(۲۸) انگلش رپورٹ جلد ۱۷۷۰ء صفحہ ۹۶۰

(۲۹) انگلش رپورٹ جلد ۱۷۷۰ء صفحہ ۱۲۸

راہس انڈین لارڈس ال انال جلد ۱۷۷۰ء صفحہ ۱۶۹
 (۳۲) انڈین لارڈس ال انال جلد ۱۷۷۰ء صفحہ ۱۶۹
 (۳۳) انڈین لارڈس ال انال جلد ۱۷۷۰ء صفحہ ۱۶۹
 (۳۴) انڈین لارڈس ال انال جلد ۱۷۷۰ء صفحہ ۱۶۹

نہیں پالادی نام سنی کا تا سیری دہ ۱۱ رام کس ہے والہا
 پوسل (۳۱) اسی بار و اسکونٹ بالڈین۔ اے مقدمہ۔
 محمد عبدالرحمان بنام گسادی ۱۵۱۵ میں ملہر سرزد وار
 کہ اس اصول کو جو لکھنؤ اور شریف کے مابین لکھا گیا ہے
 جس کی تیا سلی لکھنؤ سے اس حال نہ کرنا چاہئے کہ کل جالار، غور
 کرنا چاہئے اور اصحاب کے ساتھ ان کے باغ ادا کی جائے
 کیونکہ سوال بالآخر حاج کے بعد حالات کے متفق ہو جائے اور
 قانون کے متعلق نہیں ہوتا اس بار کے تحت جو ڈسٹریکٹ میں
 فیصلہ ہو گیا ہے نام ہو چکی ۱۶۱۶ میں جس میں لاٹھو
 نے یہ کہا تھا کہ جو کرایہ خانہ پر جو مقدمہ میں سپاہی ہوا تھا کال
 شہادت قلمبند کی گئی تھی عدالت کے لئے ایسی شہادت وغور
 کیے بغیر لکھنؤ کی سختی کے ساتھ بغیر کر کے کسی فریق کے
 اختلاف فیصلہ نہ کرنا مناسب نہ تھا با محضوں جبکہ اس
 اصطلاحی خیال بلکہ نگ کی ترمیم کے ذریعہ سے رفع
 کیا جا سکتا ہو۔ اسی طور پر مقدمہ لبیت سنگہ بنام
 جاسیر پٹاویہ ۱۱۱۵ میں لاٹھو لکھنؤ نے یہ ظاہر کیا
 تھا کہ لبیت سنگہ کا کوئی نقص و تاویز سے ظاہر
 ہوتا ہو جو ڈسٹریکٹ میں مقدمہ کا حلیہ فیصلہ کر لگی اگرچہ
 یہ امر عدالت کے تحت میں صاف طور میں نہیں کہا گیا
 تھا۔ اس سلسلہ میں جو ڈسٹریکٹ میں فیصلہ جات

(۱۸) انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۶۷	(۱۵۱) انڈین کیسز جلد ۳۴ صفحہ ۲۷۵
(۱۹) انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۲۶	(۱۵۲) انڈین کیسز جلد ۲۹ صفحہ ۲۲۳
(۲۰) انڈین کیسز جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۹	(۱۵۳) انڈین کیسز جلد ۲۵ صفحہ ۴۳۰
(۲۱) انڈین کیسز جلد ۲۹ صفحہ ۳۳۷	
(۲۲) انڈین کیسز جلد ۲۵ صفحہ ۴۳۰	

۴
اصول علم
(تفصیل)

(۳۵) انگلستان ریاست ۱۰ ص ۱۸۲
(۳۶) انگلستان ریاست ۲ ص ۲۴
(۳۷) انگلستان ریاست ۲ ص ۲۴
(۳۸) انگلستان ریاست ۲ ص ۲۴

(۳۵) اٹیس لارور کا ملک جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۰۲ نکال لارور جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۱
۳۱۹ لارور کا ملک جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۰۲ نکال لارور جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۱

نہ ایدہ کورق

بام
وجال سنگہ
(حکمت)

صفحہ ۸۰۱۲

یہ بھی بنام کیلش چند رائنڈل (۵۹) اور وہ بحیثیت پکار
کے اپنی خدمت پر قائم رہنے کا مستحق نہیں ہے۔ ملاحظہ ہوں۔
انا بھائی نام ترسنگ (۶۰) نارائیا نام ننگا (۶۱) جگن ناتھ
چار پرنام سینو پٹا چار پر (۶۲) سہیشاوری اینگار بنام
(۶۳) تر (۶۴) ہم الاخر یہ بھائی ہیں کہ چونکہ مقدر نہایت
مدی علیہ نہ رہنے و سنا می سہر دوسے سے تعلق ہونا بیان کیا ہے
پہنچال کرنا مشکل ہے کہ وہ کسی ایسے مندر کا شیبیت کس طرح
ہو سکتا تھا جو درگاہ کے نام پر وقف کیا گیا ہو۔ و سنا می ٹھہر
جس کو نسر کے چار نہایت عمر بڑا گروہ کے دس حریو
لے قائم کیا تھا انہی کے ٹھہرنے لیکن ہمارے لئے مقصد کے
اس پہلو پر مزید بحث کرنا ضروری نہیں ہے۔ اندامائی مندر
جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے سنیں ۱۹۵۹ء تا ۱۹۶۰ء میں تعمیر
کرایا گیا تھا۔ مدی علیہ نہر اس وقت مسلمہ طور پر نہ تھا۔
شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ۵ جولائی ۱۹۵۹ء کو وہ ایک
تختانی مدرسہ میں داخل ہوا تھا اور بطور ایک لڑکے کے ظاہر
کیا گیا تھا جس کی عمر گویا سال تہائی تھی تیس جس کی عمر
بہتر ماسٹر کو گیارہ سال کی معلوم ہوتی تھی۔ اس کی قومیت
بطور چتری کے درج کی گئی تھی اور وہ تریوٹ نند گیہ کا بیٹا
تھا جیسا کہ ہمیں معلوم ہے دو سال قبل فوت ہوا تھا۔ یہ
ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ تریوٹ نند گیہ کی بیوی کی ولایت
رہتا تھا جو مقدر نہ ہا کا مدی علیہ نہر ۲ ہے یہ ظاہر ہے کہ وہ بھی اند
امائی مندر پر کر رہا تھا مدی علیہ نہر ۱ اس کا رس تھا کہ یہ

(۵۹) انڈین کیئر جلد ۶۱ صفحہ ۵۱ (نظارہ رسد جلد ۱) (۶۰) باب
خزل بابہ سنہ ۱۹۵۵ء صفحہ ۱۹۵ (۶۱) ایڈس لاپورٹ مدراس جلد
۵ صفحہ ۱۸۲ (۶۲) انڈین کیئر جلد ۵۵ صفحہ ۶۶۹ (۶۳) انڈین کیئر
جلد ۵۵ صفحہ ۵۲۰

توقع نہ کیا جاسکتی تھی کہ اس کو اس مدت کے متعلقہ واقعات ذاتی
ملہ ہو گا۔ اس کا باب سولہ لوہیں مندر کی تیس کے قبل فوت ہوا
تھا اور مدی علیہ نہر نے جس کو اس نے بعد میں نامعلوم کیا ہے
اس وقت بحیثیت اس کے جوائنٹ کے عمل کیا تھا۔ شہادت سے اس کے
بعد کے حالات کی نسبت ایک اطمینان بخش بیان ظاہر نہیں ہوا
یہ جاسکتا ہے کہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک مہنت بنا تھا جس
اس قدر ظاہر ہے کہ مدی علیہ نہر کو اس کو تسلیم کرنے میں تاخیر
اور مدی کو اس کو بطور ایک دفاتر شخص کے تصور کرنے میں
پیش نہیں ہے جس نے تقہ اس کا سخت راستہ عبور نہ کیا تھا۔
مثلاً اس حالت کے لحاظ سے کہ اس کے یہاں اس صحیح فوٹو
دریافت کرنا ضروری نہیں ہے جو وہ پورا شیوہ انداز اور استہان
کے ساتھ رکھتا تھا بالخصوص جبکہ اس کے اور مدی علیہ نہر کے
مابین اسی امر کی نسبت مدعہ موجود ہے اس امر کا تصدیق کرنے
کیلئے کہ مدی کو کیا دوسری عطا کی جانی چاہے یہ قرار دینا کافی ہے کہ
حسب ذیل اور شہادت کے ذریعہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔

(۱) یہ کہ مدی اندامائی مندر میں کوئی ذاتی حق نہیں رکھتا
اور اپنی ذاتی حیثیت سے مالش ہمارے کرنے کا مستحق نہیں ہے۔
(۲) یہ کہ مدی اندامائی مندر کا بانی ہے اور اس کے بیٹوں کو درگاہ
مھاما کو قائم کیا ہے جو کیلئے مندر وقف کیا گیا ہے۔
(۳) یہ کہ مدی دو بیٹوں کا شیبیت ہے اور صرف شیبیت کی
حیثیت سے یہ مالش ہمارے کرنے کا مستحق ہے۔

(۴) یہ کہ ایسے شیبیت کی حیثیت سے مدی روزانہ اور گاہ
بے پوجا کی غرض سے مندر میں بلا مزاحمت جانے کا مستحق ہے۔
(۵) یہ کہ فرض مذکور کیلئے یہ خیال کیا جائیگا کہ مندر میں
کروں کا ایک قطعہ برآمدہ اور وہ چوترا جو مشرق اور شمال

۱۰۶۹

۱۰۶۹

۱۰۶۹

۱۰۶۹

۱۰۶۹

۱۰۶۹

۱۰۶۹

۱۰۶۹

حسینی
سام
نور محمد مدنی
(۱۰۵)

نیشن گنگنی تہی دیوالیہ قرار دے جانے کا حکم صادر کیا گیا تھا ایک
ریسورسز رکھا گیا تھا اور نصفہ حسابات کی کارروائیاں سرورسز گنگنی
تہیں ۱۰ جون ۱۹۵۷ء کو خیر کا ماسٹر نیلام کا منتہا جاسی کیا
گیا تھا اور کم مال کی سلاخ کو مہر افندہ نے جو دیوالیہ کی رو بہ ایک
پیش کر کے ادا دین اس کی ایک ہزار روپے دھوکے سے بھونک دیا
اس نے ایک بہہ بام کا ذکر کیا تھا وہ گنگنی میں اس کے ہزار روپے
ہوئے وہ سلاخ کو گنگنی کیا تھا وہ یہ بیان کیا تھا کہ اس کے حق میں
۱۰۵۰ روپے قبل ایک رمانی ہو گیا تھا یہ سلاخ دیوالیہ نے مہر افندہ
کو ادا دیوالیہ میں رجوع ہونے کی ہدایت کی تھی اس نے اس کے نیلام
مہر افندہ کی ایک قسمی کم تصانی کی تھیں ریورسز لیسی سکنی ریورسز
ہو دیوالیہ کو مہر افندہ میں نیلام کی تھیں ۳۰ گسٹ کو مہر افندہ نے ڈسٹرکٹ
جج کے روبرو دیوالیہ کی پیش کیلئے درخواست کی تھی یہ درخواست ۱۰
اکتوبر کو نامعلوم گنگنی تھی۔ حکم اخرج بیان ۱۰ اکتوبر مابہ الحنف
مہر افندہ کی درخواست ۲۰ گسٹ کو ڈسٹرکٹ جج کو روئے مہر افندہ
گنگنی تھی مابہ ایک درخواست تحت دفعہ ۵۹ قانون مذکور تھی۔
یہ ملاحظہ دیوالیہ کے احکام کسی دیوالیہ کی حاداد کے نیلام سے
متعلق نہیں ہیں جو ریورسز نے تحت دفعہ ۵۹ قانون مذکور کیا ہو
ملاحظہ ہو یہ ل خیر نیلام ماری لال (۱) ایسی ہائیکورٹ کی ایک
مزادہ حال کی نظیر ہو دے۔ ملاحظہ ہو ریورسز و پرتنام نیلام ایسی
لی سی داس (۲) جیسین، اکسج مسٹر جس وائس نے یہ معاملہ
دیوالیہ میں زیادہ تحریر دیکھتے ہیں یہ بتلایا ہے کہ کارروائیاں دیوالیہ
کی نسبت کوئی ایسی حصہ اسی مہر افندہ کے مطابق اس صورت میں ہو
سکرکاری ریورسز کے کسی فعل سے اس کو نقصان پہنچا ہو ہو کر مہر افندہ

دیوالیہ میں بنا۔ مابہ ایک ایسی ہی باعت دفعہ ۵۹ قانون دیوالیہ
مہر افندہ (مطابق دفعہ ۵۹ قانون مجوزہ ۱۹۵۰ء) درجہ اس کے سکنی
لیسن اگر وہ مہر افندہ کے ایک ایسی ہی باعت کر کے کو اس کو قانون دیوالیہ
کی دفعہ کی شرائط کی نہیں کرتی ہے چاہے کوئی ریورسز توجہ
نیلام کے جو مہر افندہ کو مہر افندہ مہر افندہ (۱۰۵) ایام ہو سکا ہے
کو پیش گنگنی تھی راج الیغادہ مابہ اس کے خارج الیغادہ ہونے کا
دفعہ ۵۹، مابہ ایک ایسی ہی سے ہمیں ہو سکتا۔

ایسی ہی گنگنی بنا۔ مابہ ایک ایسی ہی کہ مہر افندہ کے حق میں بہت ناانصافی
گنگنی ہے۔ مجھے اس امر کا اذینان نہیں ہو سکتا ہے کہ مہر افندہ نے
اس صورت میں جبکہ کوئی دیوالیہ انہی درخواست پیش کرنے کے
تیں دن قبل کوئی بہہ نام تجل کر کے یہ کہشہ ہر تہا یہ فواد
نہتر افندہ یہ بہہ نام تجل کر کے یہ ہو۔ اس امر کا یہی کوئی قابل اطمینان
ثبوت موجود نہیں ہے کہ وہ رقم مہر افندہ نے ۲۰ گسٹ کو پیش کی تھی
دائمان مہر افندہ ریورسز کی فیس اور دیگر اخراجات کی ادائیگی
کیلئے کافی تھی۔ اس سلسلہ میں عدالت دیوالیہ کی فوجہ دائنون
کی کسی فہرست کی یہ مہر افندہ کی کیا اب بند ول کر لئی جا سکتی ہے
میں مثل میں ایک فہرست نہ یا سکا تھتہ دفعہ ۵۹ (۱) قانون مذکور
عدالت دیوالیہ کو ان دائنون کی ایک فہرست مہر افندہ نے کا حکم دیا
گیا ہے جو اپنے قرضہ جات مابہ تکرین۔

میں مہر افندہ مذکورہ مزاج کر تہا ہوں مہر افندہ ریورسز و پرتنام
کے مابہ نیلام کیا جا۔ ملاحظہ ہو خارج کیا گیا

ہائیکورٹ مدراس

مہر افندہ دیوالیہ

نمبر مہر افندہ ۱۰۵۰ مابہ ۱۰۵۰ مہر افندہ ۱۰۵۰ مہر افندہ ۱۰۵۰
باجلاس ۱۰ مہر افندہ ۱۰۵۰ مہر افندہ ۱۰۵۰ مہر افندہ ۱۰۵۰

پیش نظر ہوگا جس حکم کے تحت یہ دو سے فریقین اور حصہ میں حصہ کئے
 دیے ہوں ایک ابتدائی ذکر کا صادر کیا جائے اور دوسرے کی پوری
 یہ اور ایک قطعی ذکر کا صادر کیا جائے اس کے بعد ان کے
 تحت نہ ہو جو وہ تقریر کی باتوں کے دوران میں تو جہ نہیں کی ہے
 جیسا کہ میں نے کہا تھا اس کے رجوع ہونے کے بعد تقریباً (۱۳۲)
 سال تک تیسرے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تالیف تھا اور گذشتہ (۱۳۱)
 یا (۱۳۰) سال تک جدید مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تالیف رہا ہے۔
 نتیجہ یہ ہے کہ حکم جو سلسلہ میں قدیم مجموعہ کے تحت صادر کیا
 گیا تھا (چھپ گیا اور قطعی کر دیا ہے) ان کا رد و انکسار میں جو جدید
 مجموعہ نافذ ہونے کے بعد کی گئی تھی اس میں ایک ابتدائی ذکر کی ہوں یا
 کیا گیا ہے اور وہ ذکر جو ایک قطعی ذکر ہونا بیان کی گئی ہے اس میں
 کتنے کی رپورٹ کے بعد جو سلسلہ میں مقرر کیا گیا تھا (تیسرے سلسلہ
 کو صادر کی گئی ہے تیسرے سلسلہ کی اس قطعی ذکر کی تاراسی سے
 اس طرح کے نوٹ ہیں کہ اس میں ایک اور دفعہ خارج کیا اور اس
 ذکر کی تاراضی سے جو دفعہ خارج تالیف میں کیا گیا ہے اس میں
 کرتا ہوں کہ جو دفعہ بالاکا بنا دیا گیا ہے اس میں جو سلسلہ خارج
 نے تیسرے سلسلہ میں صادر کی تھی صرف ایسی ذکر کی ہے جو دفعہ
 میں صادر کی گئی تھی اور دفعہ دوم کی نام نہاد ذکر کی ایک ابتدائی
 ذکر کی نہیں ہے بلکہ ایک دوسری حکم کے تحت یہ دو سے فریقین کے
 حق اور حصہ اس فرض سے متعلق ہے جس کے تحت یہ دو سے فریقین کے
 کی جانب سے اراضیات تقسیم کی جائیں (اور ان کے حق و حصہ دیگر
 کا رد و انکسار کے جانے کے بعد دفعہ ہدین میں اس کی ذکر کی صادر کیا
 اب بین الناس کے اہم امور کی رو سے رد و انکسار کر دیا گیا ہے
 اپنی عرض دی گئی ہیں اس حوالہ دیوانی کی تقسیم کے علاوہ دیگر ملکیت
 مشترکہ تھی عرض دی گئی کی تاریخ کے قبل تین سال کی مابین اراضیات

کے اپنے حصہ کا منافع اور (اس وقت تک کہ اس کے حصہ کا نصف اس کو
 مدعی علیہ نامبر اور سے دیا گیا تھا) (مدعی علیہ مندر الش کے بعد وقت
 ہوا تھا انسان اور جو حصہ کے حصہ کی اس دعا کی تھی اس دعا کا حکم اس
 منافع کی باتہ ماکت تھا۔ یہاں ہی مجھے یہ بتلانا چاہیے کہ یہ معلوم
 ہوا ہے کہ ان فیصلہ حاکم اور احکام میں جس میں میں مقدمہ ہوا کے
 فیصلہ کے وقت غور کرنا ہے اس میں اس کے لفظ کا جو معنی ہے
 مترادف ہے اصطلاحی لفظ و اصطلاح میں ترجمہ کیا گیا ہے تو صرف
 مندرجہ دفعہ (۱۳۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی قدیم و جدید دفعہ (۱۳۲) مجموعہ
 کے بموجب اصطلاح ایسا منافی قرار ہے جو اس شخص کے حوالہ
 میں جائز نہ تھے کہ بتا ہوا تھا اس وقت وصول کیا ہو جو اس سلسلہ میں
 حکام کا یہ مقام کی رائے مندرجہ میں ہی ال بنام جوابہ سگ (۱۳۲) کا
 دیا جاسکتا ہے اس کے بعد ذکر شدہ کورٹ نے حکام کا یہ مقام کی
 میں قطعی سے خاندانی جائداد کی آمدنی کے حساب کے دعویٰ کو بطور
 واصلات کے دعویٰ قرار دیا تھا اور واصلات کے متعلق مجموعہ
 ضابطہ دیوانی کے احکام کا حوالہ دیا تھا۔ یہ احکام ان نالشات کیلئے
 ہیں اور ان نالشات سے متعلق ہو سکتے ہیں جو اراضی یا دیگر
 جائداد کے رجوع کو جائز ہیں مدعی کوئی صورت فرض کر سکتا ہو اور
 اس سے متعلق نہیں ہو سکتے جو دفعہ ہدین میں رجوع کی گئی ہو یا
 کسی قسم کی نالشات سے متعلق نہیں ہو سکتے جبکہ وہ ذکر کی گئی ہیں
 کہ بتا ہوا ہے جب کہ اس مقام سے بتلایا جاتا ہے کسی ہندو خاندان
 کا کوئی حصہ اس میں حصہ کے منافع کے لئے نالش کرے اور اس
 اس منافع کے حساب کی نالش کرے کہ منظم یا خاص یا بعض کو جو
 ہوا ہو اس میں وہ رقم جو موخر الذکر نے اس طور پر وصول کی ہو جو قابل
 تقسیم جائداد ہے اس میں بھی تقسیم کی جاسکتی ہے اور اس کی نسبت اس حصہ
 بھی اس کو دیا جاسکتا ہے جیسا کہ حکام کا یہ مقام نے صفحہ ۱۳۱ پر

صفحہ ۸۰۶

نام
نمبر
(۱۰۷)

کیا ہو سکتا ہے کہ عدالت کا دعوہ ہے۔

(لٹرائٹ رجسٹر کی گئی)

مراجعہ بنا راضی حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ و مہارہ ۱۸۷۸ء
سلاطین ہند و مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ
۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر
عدالت کوٹ مہارہ ۱۸۷۸ء کو حکم صدر عدالت کوٹ مہارہ

دفعہ مذکور میں ایک ابتدائی ڈگری کا ذکر نہیں ہے۔ دفعہ مذکور میں
جو کچھ حکم ہے وہ یہ ہے کہ عدالت ان مختلف فریقین کو جو اس جہاز
میں غرض رکھتے ہوں جسکی تقسیم مقصود ہو اور ان مختلف حقوق کو جو
ان کو ان میں حاصل ہوں دریافت کرنے کے بعد کوئی پیشینہ جاری کر سکتی

ہے وغیرہ پس صرف اس صورت میں جبکہ کثیر یا کثیر روٹ رپورٹ
پیش کی ہو اور فریقین میں فی الواقع تقسیم ہوئی ہو اور بعض عطا
کئے گئے ہوں اور اگر ضروری ہو تو بعض مساوی کرنے کیلئے تو
عطا کی گئی ہوں اور کثیر روٹ رپورٹ یا رپورٹوں کے متعلق اعتراضات
کی سماعت کی گئی ہو اور اعتراضات مذکور کی نسبت (اگر کوئی ہو)

فیصلہ کیا گیا ہو عدالت قدیم مجموعہ کے تحت نالاش میں ڈگری (اگر کوئی ہو)
ایک ڈگری (اگر کوئی ہو) قدیم مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے
کسی تقسیم کی نالاش میں کوئی ابتدائی ڈگری اور بلاتشبہ کوئی قطعی
ڈگری صادر نہ کیا جاسکتی تھی بلکہ ایک عہدہ یا عہدہ کے وہ حکم جسکی

رو سے ان مختلف فریقین کو جو عطا یا تقسیم طلب میں غرض رکھتے
ہوں اور ان مختلف حقوق کو جو ان کو ان میں حاصل ہوں بعض
کیا جاتا تھا فی نفسہ بلکہ ایک ڈگری کے خیال کیا جاتا تھا جس کا
مراجعہ ہو سکتا تھا اور جو عہدہ ایسے حکم میں حقوق اور حصص حاصل

متعلقہ کے متعلق تصفیہ موجود ہوتا ہے یہ ممکن ہے کہ حکم مذکور کا بلکہ
ایک ڈگری کے ظاہر کیا جاتا تھا مناسب خیال نہ کیا جائے لیکن حکم
مذکور کا بلکہ ایک ابتدائی ڈگری کے ظاہر کئے جانے اور اس ڈگری
کا جو کثیر روٹ کی رپورٹ کے بعد صادر کی گئی ہو جسکی رو سے تقسیم

فی الواقع کی گئی ہو بلکہ ایک قطعی ڈگری کے ظاہر کئے جانے کی قدیم
مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے اجازت نہیں ہے۔

دفعہ مذکور میں ایک ابتدائی ڈگری کا ذکر نہیں ہے۔ دفعہ مذکور میں
جو کچھ حکم ہے وہ یہ ہے کہ عدالت ان مختلف فریقین کو جو اس جہاز
میں غرض رکھتے ہوں جسکی تقسیم مقصود ہو اور ان مختلف حقوق کو جو
ان کو ان میں حاصل ہوں دریافت کرنے کے بعد کوئی پیشینہ جاری کر سکتی

ہے وغیرہ پس صرف اس صورت میں جبکہ کثیر یا کثیر روٹ رپورٹ
پیش کی ہو اور فریقین میں فی الواقع تقسیم ہوئی ہو اور بعض عطا
کئے گئے ہوں اور اگر ضروری ہو تو بعض مساوی کرنے کیلئے تو
عطا کی گئی ہوں اور کثیر روٹ رپورٹ یا رپورٹوں کے متعلق اعتراضات

کی سماعت کی گئی ہو اور اعتراضات مذکور کی نسبت (اگر کوئی ہو)
فیصلہ کیا گیا ہو عدالت قدیم مجموعہ کے تحت نالاش میں ڈگری (اگر کوئی ہو)
ایک ڈگری (اگر کوئی ہو) قدیم مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے
کسی تقسیم کی نالاش میں کوئی ابتدائی ڈگری اور بلاتشبہ کوئی قطعی

ڈگری صادر نہ کیا جاسکتی تھی بلکہ ایک عہدہ یا عہدہ کے وہ حکم جسکی
رو سے ان مختلف فریقین کو جو عطا یا تقسیم طلب میں غرض رکھتے
ہوں اور ان مختلف حقوق کو جو ان کو ان میں حاصل ہوں بعض
کیا جاتا تھا فی نفسہ بلکہ ایک ڈگری کے خیال کیا جاتا تھا جس کا

مراجعہ ہو سکتا تھا اور جو عہدہ ایسے حکم میں حقوق اور حصص حاصل
متعلقہ کے متعلق تصفیہ موجود ہوتا ہے یہ ممکن ہے کہ حکم مذکور کا بلکہ
ایک ڈگری کے ظاہر کیا جاتا تھا مناسب خیال نہ کیا جائے لیکن حکم
مذکور کا بلکہ ایک ابتدائی ڈگری کے ظاہر کئے جانے اور اس ڈگری

کا جو کثیر روٹ کی رپورٹ کے بعد صادر کی گئی ہو جسکی رو سے تقسیم
فی الواقع کی گئی ہو بلکہ ایک قطعی ڈگری کے ظاہر کئے جانے کی قدیم
مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے اجازت نہیں ہے۔

دفعہ مذکور میں ایک ابتدائی ڈگری کا ذکر نہیں ہے۔ دفعہ مذکور میں
جو کچھ حکم ہے وہ یہ ہے کہ عدالت ان مختلف فریقین کو جو اس جہاز
میں غرض رکھتے ہوں جسکی تقسیم مقصود ہو اور ان مختلف حقوق کو جو
ان کو ان میں حاصل ہوں دریافت کرنے کے بعد کوئی پیشینہ جاری کر سکتی

مستندہ ہا میں رہا، ذکر ہی پرچہ با سیکورٹ، منہ امیر میں
 ترچہ کی تھی حسنا میں لینے کا حکم تھا اور سولہ ماہ کے کو ایچ
 بیان کیا ہے کہ حیایات سے وہ منافع ظاہر ہوگا جو شتر کے منافع
 زمانہ کی غیر متوقعہ جائدادوں سے حاصل ہوتا اور تیرہ منافع
 ظاہر ہوگا جو انسانی تجارت سے حاصل ہوتا تھا اور اگر ہم
 ہم سو کہ اراضیات کا سامع علیحدہ کیا جاتا ہے اور نباتات
 اسی سے مستفاد نہیں ہو سکتا تو وہ اس اہم رقم قیامت کے لئے
 اس کو حیایات کی بنا پر وہ سب اللہ اور اس پر ترجیح ہے
 خواہ کچھ ہی ہو جس سے اس ذلت پر یہ جسٹس خدائی عدالت
 کے اس حکم میں دست اندازی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی
 جس کی رو سے کشتہ کو اصطلاحات میں شخص کی کرنسی برائیت کی ہے
 کیونکہ قلعہ ڈگری کا اگر یہ تھیں کیا تو اس میں قطع نظر اس رقم کے حیایات
 لینے پر واجب الادا ہونے والے کی رقم شامل تھی ماضی ظہر ہو سکتی گا۔
 اور وہ ان درمیاں احکام کی محنت پر قراض کر لیا مناسب طریقہ
 ہو گا جو ان تحقیقات میں مبادی کے لئے تھے۔ درخواست ہو گئی
 سند خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔ درخواست خارج کی گئی

عدالت جوڈیشل کسٹروودہ

نگران دیوانی

مذہب مقدسہ ۱۲ بابہ ۱۹۲۳ء منصفہ ۱۹۲۳ء
 باخلاس ایسٹرن ڈیشل جوڈیشل کسٹروودہ
 وار کا مدعی سائل جمال عیدو مدعی علیہ مسٹر علیہ
 لٹ جو پرامیری نوٹ کی بنا پر لکھی ہوئی پرامیری نوٹ کا ناقابل
 دخال غنہادت ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت کر سکتا ہے۔
 جب کوئی قرضہ جو پرامیری نوٹ سے ظاہر ہوا ہو اور

دو لاکھ
 بنام
 عیدو
 (دو دو)

دو لاکھ ایک سو سو روپے، شریک امیر انوار علی بک
 پرامیری نوٹ ۱۱۱۰۰ روپے اور ۱۱۰۰ روپے دیا گیا ہے اور
 ان کی کرنسی کے لئے ۱۱۰۰ روپے قرضہ ثابت کرنا چاہیے۔
 دیوانی ہے۔
 سچو لال نام کنہا لال اور ۱۱۰۰ روپے قرضہ ثابت کرنا چاہیے۔
 روپہ بنام عیدو۔ ان کی کرنسی کے لئے ۱۱۰۰ روپے
 راستہ لال کیا گیا

مرافقہ نمائندہ، ڈگری، ہمارے بارے میں منصفہ ۱۹۲۳ء
 بنام سچو لال اور ۱۱۰۰ روپے قرضہ ثابت کرنا چاہیے۔

منجات سولہ بابہ ۱۹۲۳ء منصفہ ۱۹۲۳ء
 فیصلہ۔ بہرائت کی مدعا پر منصفہ ۱۹۲۳ء منصفہ ۱۹۲۳ء
 تاملش خارج کی گئی جو پرامیری نوٹ کی بنا پر لکھی ہوئی
 اسٹامپ شدہ تھی اور ان کا ناقابل دخال غنہادت ثابت کرنا چاہیے۔
 جمع نے حسب ذیل اسے ظاہر کرنا چاہیے جو پرامیری نوٹ کی بنا پر
 پرامیری نوٹ ہے جو پرامیری نوٹ کی بنا پر لکھی ہوئی تھی اور ان کا
 رقم اور خرچہ خارج کیا گیا۔

مدعی نے دو وجوہ سے یہاں نگرانی کی ہے اور ایک وجہ سے
 ایک پرامیری نوٹ ہے جس کی ایک ایک پرامیری نوٹ ہے اور ان کی
 اسٹامپ شدہ ہونا ضروری نہ تھا اور (۲) یہ کہ عدالت تحت
 کے منج کو اس کے لائحہ عمل پر پرامیری نوٹ قرضہ ثابت کرنا چاہیے
 دینا چاہیے تھا۔

پہلی وجہ مدعی کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس سے یہ منصفہ ۱۹۲۳ء
 عدالت کے رویہ موجود نہیں ہے، کیونکہ وہ ضبط کی گئی ہے اور
 ضروری کارروائی کی قرض سے بہرائت کے کل کے پاس روانہ
 کی گئی ہے لیکن خود مدعی اس کو ایک پرامیری نوٹ دے رہا ہے

سر پشاور
قیام
گھوڑ دیال
راہ اور

راہ اولیٰ التسلیم بنا کر چلو کرے اور اگر اس کا ہونا چاہیے
 منجانبہ مرافقان سے بھی۔ ڈیڑھ یا دو
 چار منہ ہر ایک طرف سے۔ طر قبائل اور
 ہر ایک طرف سے۔ ہر ایک طرف سے۔ ہر ایک طرف سے۔
 جو اگر کسی کے لئے نکاح کیلئے پیش کیا جائے یا کسی کے لئے نکاح
 کے موجب صدا کیلئے تھی۔ وہ جو نے روئے دلو پر بہتگی ہے
 اور شہادت یہ یہ جو کر کے بعد کسی حد کو قائم کرنے میں طرح
 کہ وہ اس قسم میں بتائی گئی تھی جو اگر کسی کا جزو تھا کوئی غلطی
 کیلئے تھی۔ اور یہ کہ وہ خیال کرتے ہیں ثنائوں کے
 جیسی نشا کو نافذ کر کے غلطی کی اصلاح کی کوشش کی ہے یہ
 بالکل ظاہر ہے کہ کسی حد تک اس قسم کی کارروائی کرنا
 اختیار نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ قہری اور اتفاق سے ڈگریا کو
 اس سے تعلق مانا ہو چکا ہو کہ ڈگری سے دراصل ثنائوں کا
 اصل نشا ظاہر ہوتا تھا اور بادی النظر میں کسی عدالت کیلئے
 اس قسم کی ایک غلطی کی اصلاح کرنے سے انکار کرنا مناسب
 ہو لیکن جب معاملہ پر احتیاط کیا جائے تو یہ ظاہر
 ہوتا ہے کہ ایسی کئی چیزیں دراصل نہیں کی جاسکتی ثنائوں کا فیصلہ
 قطعی ہے اگر فیصلہ ثنائی سے بظاہر کوئی تناقض ظاہر ہوتا
 تھا پچائیش میں صریح تناقض ہو یا صاحب میں غلطی
 ہو تو وہ عدالت کے رد و فیصلہ ثنائی میں کڑی دیکھنا
 کیجئے اس قسم کی صریح غلطی ظاہر کیے جانے پر فیصلہ ثنائی
 کے موجب ایک ڈگری صادر کر کے قبل اسکی اصلاح کیلئے
 اسکو ثنائوں کے پاس واپس کر دینی مجاہد ہے لیکن اس
 قسم کی کوئی کارروائی کارروائیات قبل میں نہیں کی جاسکتی
 اور اس لئے ہر صورت میں فیصلہ جج کے حکم کی نسبت ایک بت

اور اس کا واحد ہی رہتا ہے اس بات کی ضرورت ہے کہ فیصلہ ثنائی
 کے الفاظ سے ظاہر ہوگی اور اس کا مزید ظاہر کیا جائے گا کہ فیصلہ
 ظاہر کیا گیا ہے۔ کو ثنائوں نے قبول کر لیا اور فیصلہ ثنائی
 میں شریک کیا تھا۔ ایسے امر نہایت منہج ہے کہ آیا کسی حد تک
 کو اس امر پر غور کیا جائے کہ اگر وہ عدالت کے فیصلہ کے خلاف
 سے بتائی گئی تھی صحیح تھی اس سے دراصل یہ مراد ہوگی کہ
 جس حد تک کہ اس خاص امر کا تعلق ہے ثنائی کی روئے داد
 پر کر رہا ہے کیجئے اس بات کا خیال کیجئے اس قسم کے
 امر کا فیصلہ ہے پر غور کیا جائے۔ مقدمہ ہذا میں فیصلہ جج نے
 اس ثنائی کی شہادت قبلہ کر کے ظاہر کیا ہے جو سرخ ہے
 ہے جو نقشہ کے معائنہ کے بعد یہ کہتا ہے کہ اسے اس کو غلط
 میں قبول کیا تھا اور یہ کہ اسکی رائے میں اس فیصلہ ثنائی
 کے الفاظ کے معائنہ کے بعد نقشہ غیر صحیح ہے لیکن آج اسکی
 رائے خواہ کچھ ہی ہو یہ نتیجہ کی طرح افاد نہیں ہوتا کہ اسے
 مذکور جو اسے دینا ویر کا بعد میں معائنہ کر کے اس طرح ظاہر
 کی تھی ثنائوں کی متفقہ رائے تھی اور اسے ہر صورت میں
 یہ ظاہر ہوگا کہ ایسے حالات میں کوئی عدالت صرف یہ طریقہ
 اختیار کر سکتی ہے کہ وہ فیصلہ ثنائی منسوخ کرے اور اسکو
 ثنائوں کے پاس واپس کرے تاکہ وہ اس کے سوال کی کو
 سماعت اور اس کا فیصلہ کرے۔ بہر حال اس امر کی نسبت کوئی
 قطعی رائے ظاہر کرنا دراصل ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ فیصلہ
 مشمول نقشہ کے کل فریقین کی بحث سماعت کے جائے بعد ایک
 عدالت مجاز کے عدالتی فعل کے ذریعہ سے پیش کیا گیا تھا
 ایک ڈگری صادر کیلئے تھی اور وہ نقشہ جواب زیر بحث
 ہے ڈگری کا جزو ہو گیا تھا۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ ڈگری

مسند احمد
بنام
محمد بن یحییٰ
(الہ آباد)

اس حکم کے بعد حالہ ماتحت مرقعہ کو صادر کرنا اور یہ سے مراد
کرنے اور ہر جگہ کے سوال کا تصفیہ کرنا مقرر کیا گیا ہے۔
مرافقہ اولیٰ نمبر ۱۱۲۲ میں جو مرقعہ مرقوم ملا تھا
نمبر ۱۱۲۲ مرقوم مرقعہ۔
نیا ب مرقعہ۔ مسٹر ایم ایل۔ سنڈل۔
پھر یہ ہے۔ اس بات میں جس سے مرقعہ پیدا ہوا ہے وہی ہے اس
بدن این رجوع ہوا تھا کہ وہ ایک سکونی مکان کا مالک تھا۔ مرقعہ
میں یہ یوری طور پر ظاہر کیا گیا تھا اور اس وقت مدعی علم کے
حضور بطور مرقعہ نیا گنڈگان کے قابض ہوا بیان کئے گئے
تھے تصدیق اور ہر جگہ بازداشت کی نالاش کی تھی۔ مدعی نے یہ بیان
کیا تھا کہ مدعی ہر دو شخص کے درمیان اور ناہم مقامان تھے بلکہ
اسے ۱۱ مارچ ۱۹۱۲ میں حالات کو بہت سال پہلے گراہ پر راجع
افراد تصدیق کیا تھا اس سے مدعی کا بیان ایک اثر بالعدلیہ گراہ
کو بہت زیادہ کی شہادت کے ساتھ تصدیق کی گئی تھی مدعی علم نے
اسکی تہمت سے انکار کیا تھا اس سے بطور مدعی سچا کہ مدعی
مدعی علم کی بی بی اور برادران کے ساتھ استعمال اور ہر جگہ
بائیں بطور ہر جگہ کے پہلے سے مدعی کے نالاش کی تھی۔ مدعی علم
مدعی سے اسکی حقیقت کا ثبوت طلب کیا اور بغیر ہر جگہ کا کہ
وہ اور ان کے پیشرو مکان میں مدعو پرچالیں مال نام نہ
سے ۱۱ مارچ ۱۹۱۲ میں مرقعہ کے تحت عدالت ایدائی کے دو تہہ جا
نیم کی بغیر ایک حقیقت کی اور دوسری تہہ کے سوال کو
تو لکھا گیا ہے کہ یہ تہہ فیہ میں دونوں تہہ کا کہ
فیہ کیا گیا ہے کہ یہ تہہ بطور ایک تہہ کے کیا گیا ہے
وہ تہہ ہوا تھا قضا کے سوال پر مدعی علم کے مرقعہ
میں تہہ کے تہہ وہی اس بنا پر خارج کیا گیا تھا مدعی نے مرقعہ

صفحہ ۳۲

کا عدالت ماتحت مرقعہ تہہ اور قضا کے سوال کی نسبت
مدعی کے مرقعہ میں اور تہہ کی نسبت مرقعہ کے سوال پر
ابدرائی نے کوئی تہہ صادر نہیں کیا تھا۔ مدعی علم سے یہ تہہ
خود اس امر پر پیش کیا کہ یہ عدالت ایدائی میں ایک تہہ
کرتی جا۔ یہ عدالت ایدائی میں ایک تہہ مرقعہ والیں کرتی نسبت
حسب اور ایک تہہ مرقعہ والیں اپنے اخبارات
استعمال کرتے ہیں اور یہ تہہ سے یہ تہہ پیش ہے ایک تہہ علم
کیا جائے ہے میں کیا گیا ہے۔ وہ تہہ مرقعہ والیں کے تہہ میں اس
میں سے ہوا مرقعہ ہے کہ تصدیق کے سوال کی نسبت عدالت ماتحت
مرافقہ کی تہہ تہہ مرقعہ والیں مرقعہ ہے تہہ مرقعہ والیں
کہ گراہ کے کسی ساہوکار نے تہہ مرقعہ والیں مرقعہ والیں
ہندو کی تہہ تہہ مرقعہ والیں احکام کی بنا پر تہہ والیں مرقعہ
تھا۔ مرقعہ علم میں تہہ عدالت ایدائی میں یہ تہہ پیش کیا
گیا تھا۔ مدعی علم نے تہہ مرقعہ والیں مرقعہ والیں مرقعہ والیں
عدالت ماتحت میں اس امر کی نسبت بہت کچھ بحث کی تھی کہ
ایا اسکی تشکیل ثابت کی گئی تھی یا نہیں۔ لیکن عدالت ایدائی کے
فیہ میں تہہ کے قائل وصال تہہ مرقعہ والیں مرقعہ والیں مرقعہ
نہیں کیا گیا ہے ان حالات میں میں اس امر کی نسبت شک ہے کہ
ایا مدعی علم سے تہہ مرقعہ والیں مرقعہ والیں مرقعہ والیں
ہر صورت میں اسکی رائے سے اختلاف کر چکے ہیں تہہ مرقعہ
چاہے کہ تہہ مرقعہ والیں مرقعہ والیں مرقعہ والیں مرقعہ والیں
چاہے کہ تہہ مرقعہ والیں مرقعہ والیں مرقعہ والیں مرقعہ والیں
کا اسکو مرقعہ مرقعہ والیں مرقعہ والیں مرقعہ والیں مرقعہ
کے سوال سے متعلق ہر جگہ میں اسکی رائے مدعی علم کے پیش
حقیقت نے چند مرقعات کا قضا حال کیا تھا۔ وہ مرقعہ مرقعہ

11/15/50

[illegible]

مذکورہ کاظمیہ لائبریری کی فہرست کی قدر خواص خارجہ کے ساتھ اس
 نامہ جو اس استفسار کے موضوع کیا گئے کہ ڈاکٹر احمد علی کے خلاف
 کا عدم ہتھیان اس صورت میں راجع کی جاسکتی ہے بلکہ مذکورہ
 کر کے کہ قطع نظر یہ کہ جو سالہ کارروائیات میں سبب کیا گیا
 تھا قریب کی دیگر وجوہ موجود ہیں جنکی حقیقتات کھلانی چاہئے۔
 بہرہ ویدارائے نامہ مرتبی اتوالابی۔ انڈین کیسٹر جلد ۳۵
 صفحہ ۵۵۵۔ ۵۵۶ میں چند تمام شہادتوں کے انڈین لاپورٹ
 الیابا جلد ۲۷ صفحہ ۲۱۲ سے کیا جاتی امان تمام اور موگا
 انڈین کیسٹر جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۷ و مندرجہ نامہ تمام ہری سٹائی
 انڈین کیسٹر جلد ۴۵ صفحہ ۲۲۶ کا حوالہ دیا گیا۔

مذہبی نے مذہبی علیحدگی پر سے ایک مکان خرید کیا۔ مذہبی علیحدگی
 نے اس عقیدہ کے لئے فائس کی کہ سچ یا جانتی اور مذہبی اور مذہبی
 غیر دونوں کے خلاف ایک دوسری جہاد کی مذہبی نے دنگری کی پیش
 کی ہے اس بارہو جو اس کی تھی کہ مذہبی علیحدگی نے مذہبی علیحدگی پر
 کی سائنس سے فائس میں طلبہ کی تیسری کو فریب سے محض کیا
 تھا، چونکہ در خواست خارج کی گئی تھی اس لئے اس سائنس تھا اس انتظار

۶

کہ جس کے جوئے کی یاد آگئی اسی لئے ان کا عدم بھی ۔
دریا مالک نے نہ کہ کسی دوسرے کے لئے جو ملا اس سے اس کی سزا ہو
کہ وہ ایک کسی اور ہی دوسری ہے نہ کہ وہ اس کی بیوی یا بیٹی
ہو اور اگر وہ اس سے لاری طور پر عدالت میں ہو گا تو اس کی سزا ہوگی
اور اس بار فیصلہ یہ ہے کہ بارڈر نیٹس کو ملایا ہوا ختمہ ۲۷ مئی ۱۹۸۱ء
تقریباً ۳۰ فیصد قیمت پر منصف عدالت اور جب اولیٰ درجہ جیمز مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۲ء
نفاذ پانچ میسر زبال ایس۔ ٹیکہ ورائٹ میں بیماری سربراہ
مختار خان علی محمد میسر برائے پی۔ سی۔ سنو بھائی مشرقی ادیسو ہسپتال
جسٹس ملک نے فراموشی کی ایک نمائش سے پیدا ہوا تھا جو بورڈ
نے ۱۰ مئی ۱۹۸۱ء کو تصدیق جیمز کی عدالت میں اس استفسار کے لئے
رجوع کی تھی کہ ایک ڈگری جو مدعی علیہ نمبر ۱۷ نائٹس نمبر ۲۳
بابتہ ۱۹۸۱ء میں مدعی علیہ نمبر ۲ اور مدعی کے خلاف حاصل کی تھی
مدعی کے خلاف تربیت کی بناء پر کاعدم بھی معلوم ہوا ہے کہ مدعی
مدعی علیہ نمبر ۲ سے ۲۲ مارچ ۱۹۸۱ء کو مبلغ ۱۵۰ روپے کے عوض
ایک مکان خریدا تھا جسکی نسبت مدعی نے یہ بیان کیا تھا کہ مدعی علیہ
نمبر ۲ اس کا ظاہری مالک تھا ۱۴ جنوری ۱۹۸۱ء کو مدعی علیہ
نمبر ۱۷ جس نے کسی مذہبی وقف کا مالک ہونا بیان کیا تھا اس
نمبر ۲۳ بابتہ ۱۹۸۱ء مدعی علیہ نمبر ۲ اور مدعی دیگر اشخاص
کے خلاف اس استفسار کے لئے کہ اختلافات جو مدعی علیہ نمبر ۲ نے
اس بنا پر کئے تھے کہ وہ وقف کا اصل منت تھا ناجائز تھے اور ان
جاہلادوں کے جو اس طرح منقل کی گئی تھیں قبضہ کی بجالی کے لئے
رجوع کی تھی یہ مقدمہ مذکور کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدعی علیہ نمبر ۱ اپنی حقیقت
اور اپنے قبضہ دونوں کی نسبت اپنا استقرار حاصل کرنے میں کامیاب
ہوا یہ بیان کیا گیا ہے کہ نائٹس مذکور میں طلب نامہ جات کی تکمیل
مدعی علیہ نمبر ۱ نے مدعی علیہ نمبر ۲ کی سائیش سے غریب سے مخفی رکھی تھی

<p>موسم رانہ مہر انعام ہری سہل (۶)۔</p> <p>۱۔ ایسے سوال بہت ہیں کہ فریب کا ہے جو موجودہ ناشر کی زبان میں لایا گیا ہے۔ مگر علیہ کے لائق و مکمل کی بحث کو مکمل اہمیت دینے کے بعد جیسے یہ معلوم نہیں ہوگا کہ غرضی، غولے، بحر، طلیہ، مہ جات کے تفصیل کے حامل کے فریب کی ہے اور جو پڑھنے والے ایسی حالت میں میری رائے میں ناشر، جو غرض نہیں کجا سکتی۔</p> <p>اس معاملہ کی حل چاہیے ایک دوسرے طریقہ سے کیا سکتی ہے۔ اگر بالفرض ناشر کو جاری رکھنے کی اجازت دیکھا جائے تو طلیہ مہ جات کی تفصیل کے متعلق، البتہ جو پڑھنے والے کو پڑھنا ہوگا۔ مگر علیہ کی جانب سے یہ بحث کی گئی ہے کہ جو پڑھنے والے تفصیل شدہ ہوگی اگر یہ وہ قوی شہادت ہو سکتی ہے۔ یہ امر کہ آیا وہ ایک تفصیل شدہ ہے یا نہیں اس سوال پر مبنی ہوگا کہ آیا کوئی کارروائی تحت آرڈر ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی حسب نشانہ وقوعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایک ناشر ہے۔ اگر یہ قرار دیا جائے تو کارروائی ایک سرسری کارروائی بنتی ہے وہ ایک ناشر نہیں ہے تو تفصیل شدہ کا قاعدہ متعلق ہوگا اس صورت میں تفصیل کے سوال پر فقہین کی جانب سے شہادت پیش کی جائے گی اس جو پڑھنے والے کو پڑھنا ہوگا جو مدعی علیہ کے حق میں صادر کی جائے کہ تفصیل دراصل لکھی تھی مگر کہ سابقہ کارروایات میں جو پڑھنے والے تھے؟ میری رائے میں تجویز مذکور ناشر کا ایک مکمل جواب ہوگی جو اس صورت میں اس بنیاد پر خارج کر دیا جائے کہ چونکہ مدعی پر طلیہ مہ کی حسب ضابطہ تفصیل لکھی تھی اور چونکہ وہ مدعی علیہ نمبر اسکے دعوے کی مخالفت کے لئے حاضر ہوا تھا اب اسکی یہ بحث سماعت نہیں ہو سکتی کہ ڈگری نامناسب تھی پھر اسکے کہ وہ یہ ظاہر کر سکے کہ مدعی</p>	<p>کی مدد ہر کی وجہ سے وہ عدالت کے روبرو اپنا مکمل بیان پیش کرنے سے باز رکھا گیا تھا۔ یہ الفاظ دیگر اسکے ظاہر کرنا چاہئے کہ مدعی کے کسی فریب مابعد کی وجہ سے وہ یہ ظاہر کرے سے باز رکھا گیا تھا کہ دعوے میں فریب تھا یہ کہنا کافی ہوگا کہ دعوے پر بنیاد تھا کیونکہ ہر جائزہ دعوے سے لازمی طور پر عدالت پر فریب کا ارتکاب ہو گیا۔ ایک کسی قدر محال خیال عدالت ہذا کے ایک ڈگری بنچ۔ یہ مقدمہ رام نارائن لال بنام توکی ساو (۸) میں ظاہر کیا تھا یہ صحیح ہے کہ مقدمہ مذکور میں بحث یہ تھی کہ آیا دروغ عافی کی شہادت سے کسی ڈگری کا مکمل کرنا ایسا فریب تھا جس سے ڈگری کا اہدم ہوتی تھی لیکن اصول جس پر عدالت نے عمل کیا تھا یہ تھا کہ فریب جو مدعی کی کامیابی کے لئے ضروری ہو ایک ایسا فریب ہونا چاہئے جسکا ارتکاب عدالت پر اس طریقہ سے کیا جانا چاہئے جس کام میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔</p> <p>اس لئے پھر اسکے کہ مدعی یہ ظاہر کر سکے کہ طلیہ مہ جات کی تفصیل کے قطع نظر فریب کی دیگر وجوہ موجود تھیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ناشر جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس امر کے متعلق عرضی دعوے بالکل سادہ ہیں اور دفعہ علیہ کے لائق و مکمل نے ہمارے روبرو کوئی ایسا امر پیش نہیں کیا ہے جسکی بنا پر ہمارے لئے اس حکم دہیسی کی جو بار ڈیٹیشن ج نے صادر کیا تھا گائیڈ کرنا اور اس خارج مقدمہ کو جاری نہ کرنا جائز ہو سکے۔</p> <p>لیکن دفعہ علیہ کے لائق و مکمل نے یہ کہا ہے کہ قطع نظر</p>
<p>(۸) انڈین کیس رولڈ ۵۸ صفحہ ۱۸۲۔</p>	<p>(۹) انڈین کیس رولڈ ۵۴ صفحہ ۲۶۶۔</p>

جس نام کو گواہ
یام
ہما میر شاہ
(دیشہ)
صفحہ ۸۲۶

<p>گیا ہند نام بیماری لال (الہ آباد)</p>	<p>جائے کما حقہ عدالت لالہ احمد علی صاحبہ سے اس امر پر مقرر کیا گیا ہے کہ اس مقدمہ میں اس کے خلاف نام کے مندرجہ ذیل لحاظ ذیل اور جو کہ صدر اس میں سے پانچوں کے عدالت مقرر ہونے کی جانب سے مقررہ کا مناسب فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس میں مقررہ منظور عدالت ماتحت مقررہ کی ڈگری مسودہ اور عدالت نمبر ۱۱۲۵ رول ۱۲۵ عدالت مذکور میں واپس کرنا ہوں تاکہ وہ اس امور کا فیصلہ کرے جو اس میں پیدا ہونے والوں اور قانون کے بموجب ایک فیصلہ صادر کرے۔ یہاں کا اور یہاں تک کا ترجمہ نتیجہ مندرجہ ہوگا۔</p> <p>مقررہ منظور مقدمہ واپس کیا گیا ہائیکورٹ میں مقررہ ثانی دیوالی</p> <p>نمبر مقدمہ ۱۲۵ اسے ۱۹۱۱ء فیصلہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۳ء باغلاس: جسٹس مرزا کلنٹن ناٹ و جسٹس کلونٹن تھا۔ مسماہ ہمالی داس پنہام منو منڈل وغیرہ مدعیہ - مقررہ مدعی علیہم - مقررہ علیہم اراضیات متعلقہ - درخت جو ایک پر واقع ہو اور دوسرے پر لگا ہوا - متصلہ جائداد کے مالک کا حق۔</p> <p>اگر کوئی درخت جو ایک شخص کی اراضی پر واقع ہو لگے اور اسکا کئی جزو لگے کے کسی دوسرے شخص کی جائداد پر لگا رہے تو اسکا اس جائداد کے مالک سے جس پر درخت واقع ہو رہا ہے اسکا حق ہے کہ وہ درخت کے اس جزو کو علیحدہ کرے جو اسکی (سوراند کر) جائداد پر لگا ہوا اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ خود اسکو علیحدہ کر سکتا ہے۔</p> <p>مقررہ ثانی فیصلہ صدر ڈسٹرکٹ جج پورنیا مورڈ ۵ دسمبر ۱۹۲۱ء</p>	<p>رہے تھے اور اس رول اس کے بموجب لالہ احمد علی صاحبہ لال کیا گیا ہے اس رول کے بموجب لالہ احمد علی صاحبہ لال کے احکام نام کی ہیں اور وہ ظاہر ہے جج اس کے بموجب طلب اور اس کے فیصلہ کو کہ وہ وجہ کرنا لازم ہے تاکہ عدالت مقررہ یہ معلوم کر سکے کہ اس جج نے جسکی تجما و نزاع لالہ احمد علی صاحبہ لال کے بموجب اس کے بموجب لالہ احمد علی صاحبہ لال منفیج طلب مناسب طور پر پیش کیا ہے اور اسکو فیصلہ کیا ہے۔ عدالت ہانے ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک یہ رائے مسلسل قائم کی ہے۔ جسٹس اسٹریٹ نے جو اس وقت مندرجہ جیسٹس جیسٹس نے مقدمہ سوداں پنہام بالوند (۱) میں مندرجہ لالہ احمد علی صاحبہ لال کی بھی یہی رائے ہے کہ عدالت ماتحت مقررہ کا نام نہاد فیصلہ میں پراقتراض کیا گیا ہے قانون کا کوئی فیصلہ نہ تھا کیونکہ اس میں دفعہ ۵۷ مجموعہ ضابطہ دیوالی کے احکام کی تعمیل نہیں کی گئی ہے کیونکہ اس میں امور تصفیہ طلب جو مقررہ میں غدرات کے ذریعہ سے پیش کئے گئے تھے اسکا فیصلہ اور فیصلہ مذکور کی وجہ وجہ نہیں۔ اسی مقدمہ میں جسٹس محمود نے صفحہ ۱۵ پر حسب ذیل رائے ظاہر کی تھی:- میں یہ قرار دے بغیر نہیں رہ سکتا کہ دفعہ ۵۷ مجموعہ مذکور میں ایک نہایت مناسب قانونی حکم موجود ہے اور یہ کہ لالہ احمد علی صاحبہ لال کے کہ عدالت ہذا پر مقررہ ثانی میں ان تجما و نزاع لالہ احمد علی صاحبہ لال کو قبول کرنا لازم ہے جو عدالت ہائے ماتحت مقررہ نے صادر کی ہوں ہیں اس امر پر اصرار کرنا چاہیے کہ عدالت ہائے مذکورہ اضعاف قانون کے اس حکم کی مناسب تعمیل کریں جو دونوں کو میں موجود ہے۔ اس فیصلہ کو جو مقدمہ موجودہ میں صادر کیا گیا ہے ٹائپ کیا جاسکتا ہے اور معمولی ناشر نے زرخند سے لیکر کسی ایسی ناشر تک جو قانون میں نہایت پیچیدہ امور کے تصفیہ کی بات نہ ہو کسی مقدمہ سے متعلق کیا</p> <p>(۱) انڈین لارڈز لالہ احمد علی صاحبہ لال ۲۶ صفحہ ۲۷ - ۲۸</p>
--	---	---

ہستہ رام رگپنیا
بنام
ہمایہ شاہ
دیشند

اسی اسد کا سب سے قریب پروردگار ہے وہ مالش کو اس پر کیا اور کیا کرے
کے سب سے قریب ہے کہ ڈگری سے دراصل یہ ہے کہ مالش کوئی دوسری
علا نہیں کی گئی ہے۔ یہ سب سے پہلے اس کے خلاف اس کے آباء ہیں
ہے جنکی اسد کا عرضی دعویٰ کے اسد کا کے جرم میں لگے تھی
اور پھر اس امر کے کہ ڈگری ناسیہ کے کل۔ سی جیسے کے خلاف
حقیقت کے اسد اور قبضہ کی بجائی کے سب سے قریب تھی یہ سب سے قریب
ہے کہ مدعی یہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ وہ ڈگری سے کسی طرح
متاثر نہیں ہوا ہے اور وہ اس کے خلاف کوئی اثر نہیں رکھتی
یہ بالکل ظاہر ہے کہ اس کی مالش قریب کی بنا پر ایک ڈگری
کی تین کی مالش ہے اور عدالت ہائے تخت میں وہ اس طرح
قبول لگتی تھی۔ اب یہ کہنا بعد از وقت ہے کہ ایک مختلف
دوسری چاہی گئی تھی۔

نتیجہ یہ ہے کہ مرافعہ مع فریب کے ڈگری کیا جاتا ہے۔
جسٹس کینٹل۔ میں متفق ہوں۔

مرافعہ منظور کیا گیا۔

ہائیکورٹ الہ آباد

مرافعہ تالی دیوانی

نمبر مقدمہ ۲۰۹ باب ۱۹۲۳ فصل ۹، دے ۱۹۲۳ء

باجلاس برہمن جسٹس گول پرشاد

گیتا مند بنام بہاری لال وغیرہ

مدعی علیہ مرافع مدعیان۔ مرافعہ علیہم

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹۲۳ء آرڈر ۴۱۔

رول اس کی وسعت۔ عدالت مرافعہ۔ فیصلہ ماضیوں۔

عدالت کا فریضہ۔

آرڈر ۴۱ دل اس کے احکام تالی ہی ہر۔ عدالت۔ تحکم فرمے

مرافعہ کے بارے میں اسد کا سب سے قریب طلبہ اور گدیہ ہندی وچ کرے
مالش کے بارے میں اسد کا سب سے قریب طلبہ اور گدیہ ہندی وچ کرے
اسی پر مدعیان علیہ مرافعہ کے بارے میں اسد کا سب سے قریب طلبہ اور گدیہ ہندی وچ کرے
طوریہ میں ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔
سہ ہاوی تمام اسد کا سب سے قریب طلبہ اور گدیہ ہندی وچ کرے
۲۶ دسمبر ۱۹۲۳ء ماس سنگھ جام چہرگی لگے۔ الہ آباد دیوانی
قوس مار ۱۹۲۳ء دے ۴۱ کی تعلیم لگتی۔

مرافعہ تالی بنیادنی ڈگری مصدقہ اسٹیل ڈسٹرکٹ جج درجہ اول علیہ
موزہ ۳۳ جون ۱۹۲۱ء۔

سجانب مرافع۔ مسز جی۔ اگر والا دیوانی کے۔ کورجی۔

سجانب مرافعہ علیہم۔ ڈاکٹر ایم ایل۔ اگر والا۔

فیصلہ۔ مرافعہ کے وفات کے نہایت مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے
نہیں ہے۔ وہ کسی قدر طویل میں اور ان کے فیصلہ کے کو صرف طوالت

مامل ہوگی۔ مالش فریبی نیلام کی بنا پر ایک مکان کی راضی کے

قبضہ کی بازیافت کے لئے تھی منصف نے چھ بیعتات قائم کی تھیں اور

ان پر کافی تفصیل کے ساتھ بحث کرنے کے بعد مدعی کے حق میں ایک

ڈگری صادر کی تھی۔ اصل مدعی علیہ گیتا مند مرافعہ کیا تھا اور عدالت

ابتدائی کی تقریباً کل تجاوز پر اعتراض کیا تھا۔ عدالت ماتحت مرافعہ

کے ذیل جج نے اس مرافعہ کو جس میں اسد کا سب سے قریب طلبہ اور گدیہ ہندی وچ کرے

حسب ذیل فیصلہ کے فریب سے فیصلہ کیا ہے۔ ”ذیل مرافعہ نے اس

معاملہ پر حجاج بحث کی ہے اور مجھے ان کے نتائج میں سے کسی نتیجہ سے

اختلاف کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ مرافعہ مع فریب خارج کیا

جاتا ہے۔ مدعی علیہ نے یہاں مرافعہ تالی میں کیا ہے اور اس کے لائق

دیکھنے کے لئے بحث ہے کہ عدالت ماتحت مرافعہ نے مقدمہ کا تصفیہ

بہرہ کیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے کوئی فیصلہ تحریر نہیں کیا ہے ہوتا تو اس کے

میں آوازیں
نام
رسم و مال ماروا
دیئے

جانب سے سب سے پہلے چنانچہ نامہ آرا کو لکھی کہ انہوں نے پیش کیا گیا ہے بلکہ اس سے نصف کیا دیا گیا ہے، جس کو لکھ ہی اور سجاد سماعت کی بنا پر جو کوئی خارج کیا گیا تھا۔ اس ایکہ رقم کی باز پستی کے لئے جو کوئی رقم جو دینی سدا کے لئے اسے حساب میں دیا گیا اور پالی گئی تھی جو عرضیہ میں بطور قرضہ کے مابین ایک روٹ لکھا گیا یہ اور بھی حساب کیا گیا تھا۔ فریقین کے مابین معاملہ اس طرح سے شروع ہوا تھا کہ عامی جانب نے ۱۲ نومبر ۱۹۱۹ء کو مبلغ صحت کی ایک بار رقم جمع کی تھی۔ عامی کے بیان کے بموجب فریقین کے مابین آخری معاملہ ۱۸ اگست ۱۹۱۹ء کو ہوا تھا جس کے بیان کیا گیا ہے کہ عامی علیہ نے جبکہ کو مبلغ جمع کی ایک ادائیگی تھی۔

عامی کا بیان یہ ہے کہ فریقین کے مابین حساب ایک باہمی لکھا اور روٹ حساب ہے جس میں فریقین کے مابین باہمی مطالبات پر تھے اور یہ کہ اس کے مقدمہ ۱۸ اگست ۱۹۱۹ء کو قانون سماعت کے تحت آتا ہے اور سماعت کی مبادئ اس سال کے اعتبار سے جبکہ آخری درجہ تسلیم یا ثابت کی گئی ہو حساب میں درج کی گئی ہے تین سال پہلے جبکہ اس سال کا شمار کیا جائے جو حساب میں درج ہو دینی علیہ کی جوابدہی یہ تھی کہ فریقین کے مابین حساب بعض اُن قرضہ جات کی بات تھی جو عامی کی جانب سے عامی علیہ کو دئے جاتے تھے اور ان ادائیگات کی بات تھی جو عامی علیہ کی جانب سے فریقہ جات کی فروری یا کمال ادائیگی یا انہوں نے تھیں اور جو مقدمہ سے متعلق ہو سکتی تھی مددہ ضمیمہ اول قانون سماعت عمومی اور سماعت کی مبادئ فریقہ کی تاریخ سے تین سال پہلے اور جو تکرر قرضہ جات میں سے کوئی قرضہ بھی ناشر کے اندر تین سال نہیں یا گیا تھا ورنہ خارج سماعت تھا۔ عامی علیہ نے نیز یہ بیان کیا تھا کہ اس نے

صفحہ ۸۳۲

رو کمال رقم درج ہے جو ۱۹۱۹ء میں واجب الادائی اور مبلغ ورنہ کی رقم کی ادائیگی کی۔ یہ انکار کیا تھا جو عدلیہ نے اب تاریخ ۱۸ اگست ۱۹۱۹ء کے لئے درج کی تھی۔

فصلہ نصف نے جس کے رو برو مقدمہ سماعت کی فریق سے پیش کرنا تجویز دیا تھا کہ عامی، ایسے ہی رگروا کہ نہ سے فاضل رہا تھا جو اس نے ۱۹۱۹ء کی ادائیگی کے لئے کیا تھا۔ ایکہ رسالت ۱۹۱۹ء کی ادائیگی کے بعد درج ہے اور سماعت کی ادائیگی کے مابین حساب ایک باہمی لکھا اور روٹ حساب تھا جس میں فریقین کے مابین باہمی مطالبات پر تھے تھے اور یہ کہ مددہ قانون سماعت کے تابع تھا اور خارج سماعت تھا۔ اس کے انہوں نے مقدمہ اور خرچہ اور ایکہ سود کی بات عامی کے حق میں ایکہ ڈگری صادر کی اس ڈگری کی بات عامی نے مدعی علیہ نے فیصلہ سارا ڈسٹینج کے درجہ طرفہ کی اور تکرر درجہ مقدمہ میں جو امریش کے لئے تھے وہ حسب ذیل تھے۔ اولاً یہ کہ عامی کا یہ بیان کہ عامی علیہ نے اگست ۱۹۱۹ء کو سامعہ کے کی ادائیگی کی تھی صحیح نہ تھا اور اگر وہ صحیح ہو تو بھی وہ ایک ایسی ادائیگی تھی جس سے سماعت محفوظ نہ تھی اور ثانیاً یہ کہ مدعو مقدمہ سے متعلق ہو سکتی تھی مددہ قانون سماعت میں تھی اور یہ کہ مدعو کے لئے سماعت خارج سماعت تھا۔ ادائیگی کا درجہ مدعی علیہ نے ۱۹۱۹ء میں کیا تھا و فیصلہ سارا ڈسٹینج کے درجہ میں نہیں کیا گیا تھا۔ فیصلہ سارا ڈسٹینج کے یہ جو نوڈ کی تھی کہ مبلغ مددہ کی ادائیگی کی نسبت مدعی نے یہ بیان کیا تھا کہ عامی علیہ نے اگست ۱۹۱۹ء میں کی تھی ثابت نہیں کی گئی تھی اور یہ کہ اگر یہ قبول کیا جائے کہ ایسی ادائیگی تھی تو بھی وہ اس نتیجہ پر ہو جو فیصلہ اولیٰ طرفہ لکھا گیا اور ادائیگی کے بموجب ہو سکتی تھی جو اصل فریقہ کی ادائیگی تھی اور یہ کہ مددہ عامی علیہ نے یہ کہ فریقہ میں

بہت سے ہر اس کے
نام
مسافر اور سیاری
(۱۱۰)

مراۓ میں ہو گیا اس مورس موگی کے ڈگری ہند
تالی کے مخرج ہو یا اس سے منہا ورنہ -
نوں نام علیہ اندس کیسرا ۱۹۱۱ء ۱۱۹۹ء کی علیہ
مراۓ اولی بنار اسی ڈگری صدرہ سارڈیٹ جج میرٹھ مورنہ
۱۵ ستمبر ۱۹۱۲ء

منجانب مرائج - مسٹر اجودھیا ماتھ -
منجانب مرائج علیہم - ڈاکٹر کے این - کچھو کچھ کیش چند راسل
فیصلہ دو مراۓ جان نمبر ۱۳۹۹ و ۱۳۹۹ صوابانہ عدالت میں
کیونکہ وہ ایک آتش سے پیدا ہوئے ہیں جو ہری سنگر کے اور مسٹر
۱۹۱۲ء کو سارڈیٹ جج میرٹھ کی عدالت میں تقسیم کے لئے رجوع
کی تھی - ہری سنگر نے اپنی عرضی دعوے میں یہ بیان کیا تھا کہ وہ
اور سنگر لال ہند رام چند کے بیٹے تھے جو ہندت جیو چول کا بھائی تھا
خاندان سنگر تھا اور خاندانی جائیداد کو کوئی تقسیم عمل میں نہ آئی تھی
ہری سنگر اپنے چچا جیو چول کے ساتھ شتر کر رہا نہیں چاہتا تھا اور
اسلئے اس نے تقسیم کا دعوے کیا تھا یہی علیہم کی جماعت میں نکال
دئی کا بھائی تھا - سنگر لال نے کوئی جواب دہ نہیں کیا تھا
وہ کہہ دئی علیہم نے بات نہ کی اور نہ آف خدایہ کہہ کر نہ دناش
کی مخالفت کی تھی - چونکہ سنگر لال اس دن کے اندر جو عدالت ابتدائی
نے منظور کی تھی جو ایدہ ہو پیش کر کے سے قاصر رہا تھا ایک روپکار
مورٹیکم فیروزی سنگر لال کے حاکم عدالت نے مرتب کیا تھا جس میں یہ
ہدایت لکھی تھی کہ سنگر لال کے خلاف کیطرف کارروائیاں کیا جائیں
اسکے بعد ۱۰ جون ۱۹۱۲ء کو جج سنگر لال کے مقدمہ کی کل فریقین
ایک معاہدہ پر خط کے تحت جسکی رو سے نہایت چھپے راد سنگر لال
کی نامی کے سپرد لکھی تھی - سنگر لال نے معاہدہ پر خط کر کے اسے نکال
کیا تھا اور عدالت سے خود مقدمہ کا فیصلہ کر سکی اندھا کی اپنی موافقت

۸۳۵

چوچہ راسل ال کیس میں لکھا گیا تھا جس نے ۱۹۱۲ء کو انیسوا
صاحب کیا تھا - راجی اور سنگر لال نے ۱۱ ستمبر ۱۹۱۲ء کو جج راسل کے
جج میں فیصلہ نامی پر اعتراض کیا گیا تھا - سنگر لال نے اس پر اپنا
اعتراض کیا تھا کہ وہ سپرد کی پر نہ کر گیا تھا اور اسلئے فیصلہ نامی
کام نہ تھا - ہری سنگر نے ہری سنگر کے عدالت میں ہری سنگر کے عدالت میں
کے تھے - روپکار اور ڈیٹ جج نے وہ ہر اس کے ہی انسا منظر پر
کے تھے اور فیصلہ نامی کے جس جب ایک ڈگری صدار کی تھی روپکار
ہری سنگر کی اور سنگر لال ایک مدعی علیہ نے ہمارے روپکار دوم فریق
پیش کئے ہیں -

مراۓ علیہم کے لائق کونسل نے مراۓ جات کی نسبت ایک ابتدائی
اعتراض پیش کیا ہے کہ یہ نظر احکام دفعات ۱۶ و ۱۵ ضمیمہ دوم
مجموعہ ضابطہ دیوانی کوئی مراۓ جات پیش نہیں ہو سکتے اس پر بحث
کی تائید میں انہوں نے مقدمہ تباوں بنا دیا (۱۱۰) کا حوالہ دیا
ہے جو عدالت ہند کے ایک عیال کمال کے ایک ہری سنگر کے مراۓ علیہم
جانب سے یہ بحث لکھی ہے کہ قانون کی رو سے اس فریقین کی جات
سے جو فیصلہ نامی پر اعتراض کریں اعتراضات اگر کوئی ہوں اس
عدالت میں نہیں ہوئے چاہئیں جس میں فیصلہ نامی پیش کیا جائے
اور اس صورت میں جبکہ اعتراضات مذکور نام منظور کئے گئے ہوں یا کوئی
اعتراضات ترک کئے گئے ہوں یا کوئی اعتراضات پیش نہ کئے گئے ہوں
کوئی مراۓ اس بنا پر پیش نہیں ہو سکتا کہ فیصلہ نامی ناجائز تھا
ہر ایک ایک وجہ کی بنا پر اس ڈگری کی ناراضی سے جو فیصلہ نامی
یہ صادر کی گئی جو مراۓ ہو سکیگا اس صورت میں ہوگی جبکہ ڈگری
فیصلہ نامی کے خلاف ہو یا فیصلہ نامی سے تجاوز ہو یہ مقدمہ
موجود ہیں اعتراض جو اس عدالت کے روبرو پیش کیا گیا ہے عدالت
تحت کے روبرو پیش کیا گیا تھا اور نام منظور کیا گیا تھا - در

[illegible]

کے لئے کہ تم مارو گی تو خدا کی عین شہادت ہے کہ
میں نے اس کو مارا ہے اور اگر یہ جو کسی دیگر کا تھا ایسا نہ
تھا ہوتا کہ سلام پر جس کے سلام اوردی کر لیتا داسے تھے ادا
کی جا رہے تھیں کیا گناہ ہو۔

[illegible]

ایک سالہ قیدی در صورت میں جس پر سزا دی گئی اور قیدیوں
 کی کسی سزا کا مقام قانونی چارہ سزا کو تسلیم کیا گیا تھا یا سزا
 مستحق ہوا تھا لیکن وہ سزا دہریہ کی ہے اور اگر وہ سزا کو تسلیم کیا گیا تھا۔
 تسلیم کیا فرمیں جو وہ سزا دہریہ کی ہے اور اگر وہ سزا کو تسلیم کیا گیا تھا۔
 سزا نہ ہو اور اگر سزا ہو گئی۔ ایک رجسٹر میں سزا دہریہ کی ہے اور اگر سزا
 کی گئی ہے تو سزا دہریہ کی ہے اور اگر سزا دہریہ کی ہے اور اگر سزا
 دہریہ کی ہے اور اگر سزا دہریہ کی ہے اور اگر سزا دہریہ کی ہے اور اگر سزا

دور یاد کر عدالت کا حکم بطور ایک ایسے حکم کی طرح لکھا گیا تھا
 تھا جو کہ دفعہ پنجم میں مذکور ہے اور یہاں پر اس کے لئے لکھا گیا
 یہ سن ہو رہا تھا۔

دین چنانکه چون کسی را بپوشش توین از دوزخ و عدل را حساب کند که گویا
 تمامه به پیشین است که کسکه پاکه لاش و ما را با ما و مالیت
 میکشاند تمام به پیشین است که لاش و ما را با ما و مالیت
 با هزاره میکشاند لاش و ما را با ما و مالیت
 همه بار می حکم معصده سازد و پیشین است که لاش و ما را با ما و مالیت
 شغری را حکم معصده سازد و پیشین است که لاش و ما را با ما و مالیت
 محاسبه مرا جان به پیشین است که لاش و ما را با ما و مالیت

محرم مراضہ علیہم مشرتعہ فی - سہ ماہ
 یسٹس ملک - یہ ناکمل ملازم ہونگے مقدمہ ہدایں کوئی اثر
 نالی میں نہیں ہو سکتا۔
 معلوم ہوتا ہے کہ تعینل کی ایک سالہ و زو - یہ ڈگری
 ایک سال کے اندیش کی گئی تھی اور لٹریٹ آرڈر ۲۲ رول ۱۲
 مجریہ سالہ و دیوانی قیام نہ دیوں ڈگری چھ ضابطہ تعینل کیا
 گیا تھا۔ نیز یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک دیوانی ڈگری ٹیٹ ہو گیا تھا
 اور ٹیٹ آرڈر ۲۲ رول ۱۲ اس کے قائم مقامان قانونی یہی
 لٹریٹ تعینل کیا گیا تھا تعینل مذکور میں ایک سالہ مسلمندہ کیا گیا
 دارحجۃ ۱۲۱۲ لکھنؤ کو منظور ہوا۔

ایک اور فوجیں کیا گیا اور اعلیٰ دستہ حاضر ہوئے۔ یہ سب جو راجہ کی طرف سے
کونیا میں منسوخ کیا۔ تعمیل کی تاخیر اور اس وقت ۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو
میں لکھی تھی اور اعلان ۱۴ مارچ ۱۹۱۹ء کو لکھنؤ میں لکھی تھی۔ اس کے
بعد سلام کی تاریخ کے لئے ایک اور دستہ میں لکھی تھی۔ یہ سب
دور است نامہ منظر کی تھی اور بار بار یہ طے کیا گیا ہے اور یہ سب

ہوا
نام
دھولی سنگہ
(دیکھو)

ہا حکم برقرار رکھا تھا۔

وہ دھولی سنگہ کی بارگاہ میں بیٹھ کر حکم کی نافرمانی نہ پیش کیا کرتا ہے۔

یہاں پہلے اس حد تک کہ اس درجہ میں جو نیلام کی نسیج لے لیتے ہیں، ان کی ہی سیلاب پر سکے اعلان اور انعقاد کی ذمہ داری صاف لگائی گئی ہے۔ اعتراض کیا گیا ہے کہ کوئی مافوق ثانی متا نہیں ہو سکتا۔ لیکن مروجہ کے لائق وکیل یہ کہتے ہیں کہ جب لوٹری بھٹ ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء جاری کرنے سے قاصر رہی ہے تو اسے عدالت کے احکامات کے متعلق کوئی سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ تعمیل کا حکم کیا گیا ہے کہ سخت دفعہ ۴۴ محمود ضابطہ دیوانی ہے جسکی نافرمانی ۱۹۲۲ء کی جاتی ہو سکتا ہے۔ مقدمہ نمائیں سوال ہے کہ آیا عدالت کی تعمیل کے لئے ایک لوٹری بھٹ ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء جاری کرنا ضروری تھا میری رائے میں وہ ضروری نہ تھا۔ عدالت کی رویت کی رو سے ڈگریاں کے لئے عدلیوں ڈگری یا اسکے قائم نام قاضی کے نام سے کسی صورت ہو صرف ایک عدلیوں جاری کیا ہو ہے۔ اس لئے اس صورت میں جو یہ امر بالکل واضح ہوتا ہے۔ عدالت کی عرض عدلیوں ڈگری یا اسکے قائم مقام قاضی کی محض عدالت کی احکامات ہیں کہ وہ ڈگریاں کی حالت سے انکی ڈگری کو تبدیل کیا جائے جو کسی وجہ سے جو کو محفوظ خیال کرے لیکن جب عدالت کی ڈگری تبدیل کی گئی ہو اور سخت عدالت ۲۲ جولائی کی تعمیل کی گئی ہو جس سے عدالت کی تعمیل کے متعلق اسکی نیت ظاہر ہو تو مجھے نہیں پتا کہ عدالت ۲۲ جولائی کا یہ نیت ہے کہ عدالت کی درخواست کی ہے۔ عدالت کی حالت آخری حکم کے نام سے ایک سال کی مدت کی جائے کہ عدالت کی حالت آخری حکم کے نام سے ایک سال کی مدت کی جائے کہ عدالت کی حالت آخری حکم کے نام سے ایک سال کی مدت کی جائے۔ عدالت کی حالت آخری حکم کے نام سے ایک سال کی مدت کی جائے۔

عدالت کی حالت آخری حکم کے نام سے ایک سال کی مدت کی جائے۔ عدالت کی حالت آخری حکم کے نام سے ایک سال کی مدت کی جائے۔

روٹری اور نیلامی میں جو نیلام کی نسیج لے لیتے ہیں، ان کی ہی سیلاب پر سکے اعلان اور انعقاد کی ذمہ داری صاف لگائی گئی ہے۔ اعتراض کیا گیا ہے کہ کوئی مافوق ثانی متا نہیں ہو سکتا۔ لیکن مروجہ کے لائق وکیل یہ کہتے ہیں کہ جب لوٹری بھٹ ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء جاری کرنے سے قاصر رہی ہے تو اسے عدالت کے احکامات کے متعلق کوئی سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ تعمیل کا حکم کیا گیا ہے کہ سخت دفعہ ۴۴ محمود ضابطہ دیوانی ہے جسکی نافرمانی ۱۹۲۲ء کی جاتی ہو سکتا ہے۔ مقدمہ نمائیں سوال ہے کہ آیا عدالت کی تعمیل کے لئے ایک لوٹری بھٹ ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء جاری کرنا ضروری تھا میری رائے میں وہ ضروری نہ تھا۔ عدالت کی رویت کی رو سے ڈگریاں کے لئے عدلیوں ڈگری یا اسکے قائم نام قاضی کے نام سے کسی صورت ہو صرف ایک عدلیوں جاری کیا ہو ہے۔ اس لئے اس صورت میں جو یہ امر بالکل واضح ہوتا ہے۔ عدالت کی عرض عدلیوں ڈگری یا اسکے قائم مقام قاضی کی محض عدالت کی احکامات ہیں کہ وہ ڈگریاں کی حالت سے انکی ڈگری کو تبدیل کیا جائے جو کسی وجہ سے جو کو محفوظ خیال کرے لیکن جب عدالت کی ڈگری تبدیل کی گئی ہو اور سخت عدالت ۲۲ جولائی کی تعمیل کی گئی ہو جس سے عدالت کی تعمیل کے متعلق اسکی نیت ظاہر ہو تو مجھے نہیں پتا کہ عدالت ۲۲ جولائی کا یہ نیت ہے کہ عدالت کی درخواست کی ہے۔ عدالت کی حالت آخری حکم کے نام سے ایک سال کی مدت کی جائے کہ عدالت کی حالت آخری حکم کے نام سے ایک سال کی مدت کی جائے۔ عدالت کی حالت آخری حکم کے نام سے ایک سال کی مدت کی جائے۔

جسٹس کینبل نے یہ فرمایا ہے۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔

حسن علی خان
حسن علی خان

الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ

2010年10月10日

امروز یک روز دوشنبه است

الاولى من الاولين

[illegible]

فصل اول در بیان کلیات و مقدمات

علیٰ گڑیا اصل میں سکتی ہے

ایک ٹیبلٹ دیا۔ رات کو کئی تہی ہو کر دوسرے روز کو ایک ٹیبلٹ

رسالة الى السيد الفاضل آية الله العظمى

زیر صانع عالم و تبارک و تعالیٰ (در حدیث) "و یومئذ یخبرهم فیما کان عملهم"

مجلسه در روز شنبه ۱۳۰۲/۱۲/۲۵

[illegible]

مسماحاً لکھنؤ، مولانا ابوالکلام آزاد دہلی، مولانا

سہ ماہیہ کی گنت

قرارداد با یکدیگر در سال ۱۳۸۵ و ۱۳۸۶


رأى في المنام كأنه في الجنة

$\frac{1}{2} \left(\frac{1}{\sqrt{2}} + \frac{1}{\sqrt{2}} \right) = \frac{1}{2}$

درال پیری کی رشتہ داروں کی ایک کمیٹی

کتابخانه دار و نویسنده محترم

15



100

100

1

10

10

10

1000

1

1000

1000

2. The effect of the α -factor on the β -factor is not significant.

100

ہا پیکر و پیکر پیکر

مرافعتی دلیلی

مہر مقدمہ ۱۹۰۶ء ہا پیکر و پیکر مقدمہ ۲۸-۲۹-۱۹۰۶ء
ماحول اس سرکاری ملک مائیکرو فیکس و فیکس کاوت تھا۔

سٹار آریس بیون جیہا ہم بیو غلام لال وغیرہ۔

مدعی۔ مرافع۔ مدعی علیہ۔ مرافع علیہ۔

مرافعتی دلیلی۔ بیو و واقعاتی۔ نتیجہ و واقعات سے اہد کیا گیا

ہو۔ قانون سہارہ ایکٹ ۱۹۰۶ء و ۲۳-۲۴ مصلحت

عامہ۔ تسک جو مقدمہ ناقابل معافی نامہ کی مصالحت کے عمل

تکسیل کیا گیا ہو۔

حب کوئی عدالت مرافعتی کسی مقدمہ کے واقعات سے نتیجہ ادا کرے

کر تسک متاعویہ کا مل کی مقدمہ ناقابل معافی نامہ سے وکت

روا دی ہو تو بائیکورٹ مرافعتی نامہ میں اس نتیجہ کاوت یہ امر کو

نہیں کر سکتی۔

ایک تسک جس کا بدل کی مقدمہ ناقابل معافی نامہ سے وکت

روا دی ہو تو بائیکورٹ مرافعتی نامہ میں اس نتیجہ کاوت یہ امر کو

مرافعتی دلیلی بنا رہی فیصلہ مصدر نہ ضرر سبب جمع منظر لوہر

مورفہ و مارچ ۱۹۰۶ء مشعر بن فیصلہ مصدر بہ منصف موئی

لاری مورفہ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء۔

منی سب مرافع۔ سر سزائل بن بنگ و ایچ۔ برتاو۔

منی سب مرافع علیہ۔ سر سزائل بن بنگ و ایچ۔ برتاو۔

چیف جسٹس ملر۔ یہ مقدمہ مصدر بار وینٹ جمع منظر لوہر

ایک فیصلہ کی ناراضی سے بیس کیا گیا ہے جس کی رو سے منصف

سوئی نا کی ایک ڈگری مسخ کیا گئی تھی۔

مدعی نے جو ہمارے رور و مرافع ہے ایک نالٹس رجوع کی

تھی جس میں اس نے مدعی علیہ سے ایک تسک مورفہ ۲۸-۲۹-۱۹۰۶ء

کے تحت جس پر بیو غلام مدعی علیہ سر اور رام تی لال اس کے

رتبہ و رقبہ بیو غلام مرافعتی ہو چکا ہے وکت کے تھے منصف

اسے کی ایک وکت۔ رسو و منصف الہا پیکر کے ہا پیکر کا

دبی کیا تھا۔ نالٹس کے دیگر مدعی علیہ ست مارچ لال

رام جی لال کا نکالی اور صدر سر لال ام جی اور ست مارچ

کا ماپ ہے۔ یہ چار مدعی علیہ ایک تسک کے ہا پیکر کے ہا پیکر

تھے جن میں سے رام جی لال نالٹس رجوع کے حوالے کے ہو وکت

ہو وکت۔ وہ حالات جن میں دستاویز تکسیل کی گئی تھی مقدمہ

حب وکیل تھے۔

مدعی کو جبہ جا کما دیا کہ دار چہ جس کے مدعی علیہ اس کے تحت

اسامی تھے۔ رام جی لال جو اسامیوں میں سے ایک ہے بطور

مدعی کے پٹواری کے عمل کیا ہوا اور دیگر مدعی علیہ سے نکلان

وصول کیا تھا۔ سزائل بن بنگ کی کچھ۔ رقم واجب الادا

تھی اور مزید رقم ہی جو تقریباً مبلغ الٹ تھی رام جی لال

سے واجب الادا تھی کیونکہ رقم مذکور اس نے وصول کی تھی

لیکن اس نے مدعی کو اس کا حساب نہیں بتلایا تھا۔ چونکہ

مدعی یہ رقم رام جی لال سے حاصل نہ کر سکا تھا اس نے

اس کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا اور رام جی لال ۸۴ جمادی

تعالیہ ۱۳۰۶ء میں اس کے تحت عائد کیا گیا تھا جو ایک تصدیق نامہ

کی حاکمیت ہے یہاں سے سزائل بن بنگ اس وقت تک کہ

مذکورہ جسٹس کی عدالت میں یہ تصدیق نامہ مدعی نے رام جی لال

اور بیو غلام کے اہانتہ سے جو دایا اور تہہ خواہوں کے دیگر

ارامین کی جانب سے عمل کرنا طاهر کیا تھا تسک اس وقت تک

مدعی نے جو ہمارے رور و مرافع ہے ایک نالٹس رجوع کی

مدعی نے جو ہمارے رور و مرافع ہے ایک نالٹس رجوع کی

مسٹر کر۔ پس ہوا
ہنام
تبو علام لال
(میں)

کیا تھا۔ مسک رہی تھی میں سلیقہ الٹا کی رقم کی بات نہ تھی
کی واری تسلیم کی گئی تھی اور یہ سوال کیا گیا تھا کہ سلیقہ الٹا
اور اٹھ گئے تھے اور بقید رقم کے متعلق وہ اسے ایک سال کے اندر
واپس کر لے کر صاف ہونے لگے اور اگر وہ ایک سال کے اندر
اور ان کی حالت تو رقم واجب الادا پر چھوڑ دیا گیا جاتا تھا۔
اس وقت جبکہ یہ مسک تھیں لال کو خبر کیا گیا تھا
اور غیب میں تھا۔ خود مسک میں یہ بیان میں کیا گیا ہے کہ مسک
کھیل کر نیکہ دل یہ تھا کہ رام جی لال کے حالات استعانت سے
دست برداری کی جائے۔ اگر ام حواس پر ہاؤ کیا گیا ہا ایک
الرام قابل اصرار تھا لیکن اسی روز جبکہ مسک کھیل گیا
کیا تھا یعنی ۲۰ ستمبر ۱۹۱۷ء کو مستغیت اوپ لال نے جو ان لالہ
میں بطور مدعی کے کارندہ کے عمل کر رہا تھا عسٹریٹ کے روبرو
ایک درخواست حسب ذیل پیش کی تھی نہ مقدمہ نہ کوئی رقم
جو حاضر ہے حساب پیش کرنے کے لئے تیار ہے اور بکچر رقم روٹ
حساب واجب الادا ملانی لگی ہے فقہاء و رسکس کے ذریعہ سے ادا
کئی ہے۔ اس لئے یہ درخواست پیش کر کے مسائل مدعی ہے کہ
مقدمہ و جسطرے خارج کیا جائے۔ منجملہ دیگر جوابدہی کے جوش
یہ کہنے لگی تھی یہ حذر کیا گیا تھا کہ مسک دفعہ ۳۲ قانونِ معاہدہ
ہند کے احکام کی مابین کا عدم تھا جس میں سبب صراحت ہے کہ
مراجعا عرض معاملہ اگر من قبیل مفصلہ ذیل ہو تو نہ مانرہے یعنی
وہ قانوناً ممنوع ہو یا اس نوع کا ہو کہ اگر روا کر جائے تو اس
سے کسی قانون کے احکام کا مطابقت نہ ہوتا ہو یا کسی برخیز ہو
یا کسی ارتضیٰ کی ذات یا مال کو ہر پہلو سے یا ہر پہلو سے
پر دال ہو یا عدالت کی دانستہ میں خلاف تہنہ یا خلاف
مصلحت عام خلاف ہو تو یہ سب کی گئی تھی کہ حذر کر کے سخت

معاہدہ عسک میں درج کیا گیا تھا معاہدہ اور اس لئے
نافا بل لفاذ تھا کیونکہ بدل کا ایک حویہ تھا کہ راجی لال
کے حالات استعانت سے دست برداری کی جائے اگر نہ ثابت کیا
جاسکے تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ کے متعلق کوئی سبب
نہیں ہو سکتی۔ اگر مسک کل یا جزو بدل راجی لال کے حالات
استعانت سے دست برداری تھی تو صاف طور پر کل معاہدہ
کا عدم تھا۔ ان تین نکات سے حقائق میں معاہدہ ہند کی دفعہ
مذکور میں درج ہیں صاف طور پر یہ سبب ثابت معلوم ہوتی
ہے۔ تین نکات میں حسب ذیل ہے۔ تین نکات میں جو حالت ملتی ہے
غیر پائش رجوع کی تھی اس کی پیروی سے باز رہنے کا حذر
کیا اور غرض حواس کا مال لیا تھا اس کی مالیت ہر دیشے کا
عہد کیا۔ یہ معاملہ کا عدم ہے کہ اس کی عرض ناما تری ہے۔ اگر
ہر لفظ کو کہتے ہیں سب سے اتفاقاً ضیاء نے مجھ کو کہا کہ تم کریں تو
مقدمہ صحیح طور پر تشکیل دیجئے کہ فقہاء آچہ ع۔ قصہ مذکور میں
درج کی گئی ہے۔

پہ سوال کہ آیا استعانت سے دست برداری مسک کے بدلے
ایک جزو تھا یا نہیں میرے خیال میں محض ایک موقع تھا
ہے۔ مقدمہ میں کئی واقعات موجود تھے جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا
جاسکتا تھا کہ مدعی مدعی علیہم سے یہ مسک لیتے وقت رام جی
لال کے حالات استعانت سے دست بردار ہونے پر صاف متذکر
ہوا تھا۔ ذیل علم مصنف جیکے روبرو مقدمہ تحقیقات سے ان عرض
سے پیش ہوا تھا بظاہر اس امر سے تہا یہ ثابت ہوتا ہے کہ
کہ مدعی علیہم کی جانب سے رقم بلاشبہ واجب الادا تھی اور اس
خیال کے تاویل کے اس سے مسک لے لیا گیا تھا۔ اس کے بعد
مناہب سے لگائی گئی تھی۔ ہم احباب الادا تھی۔ اس کے بعد

طلب کرنا چاہیے تھا جس نے طبی صداقتنا میری دستخط کئے تھے
اس کی بجائے انھوں نے مدعی علیہ کے حق میں التوا منظور کیا
تھا اور مقدمہ کے قطعی تصفیہ کے لئے تالیف امر ٹیمرنگ لاء
مقرر کی تھی جہاں تک کہ مثل سے ظاہر ہوتا ہے یہ ممکن ہے کہ
مدعی علیہ اور مدعیان شہادت کے ساتھ بالکل تیار ہوں اور تالیف
مقررہ مقدمہ کا قطعی اور طبعی اس تصفیہ کرانے کے لئے ہر
ضروری امر کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اتنا قاعدالت امر ٹیمرنگ
کو دوسرے کام میں بہایت مصروف تھی اور اس نے اسی بنا
پر نہ کسی ضیق کی استغایر ۲۵ نومبر ۱۹۱۲ء تک سماعت
ملتوی کی تھی۔ اس روز مدعیان حاضر تھے اور کونسل نے انکی
قائم مقامی کی تھی اور وہ گواہوں کو پیش کر سکتے تھے مدعی
علیہ غیر حاضر تھا اور اس کی جانب سے کوئی گواہ حاضر نہ تھا
کونسل نے حواس کی جانب سے حاضر تھے عدالت سے التوا کی
استغاک تھی اور یہ درخواست منظور کی گئی تھی۔ مثل
سے ہمیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس پر کونسل متعلقہ نے مقدمہ سے
دست برداری کی اور وہ دراصل وہاں حاضر تھے یا نہیں
انھوں نے کارروائیات میں کوئی حتمی نہیں لیا تھا اور غیر حاضر
مدعی علیہ کی قائم مقامی نہیں کی تھی یا اس کی جانب سے عمل
نہیں کیا تھا۔ انھوں نے ان دو گواہوں پر یقیناً جمع ہیں کی
تھی جن کو مدعیان نے پیش کیا تھا۔ واقعات کی اس حالت
کی بنیاد پر ہم خیال کرتے ہیں کہ عدالت ابتدائی کا یہ فرض
تھا کہ وہ مدعی علیہ کو نہ محض اصالتاً غیر حاضر تصور کرتی بلکہ
غیر حاضر و ریر بلکہ قائم مقام کے تصور کرتی یعنی یہ کہ تصور
کرتی کہ وہ اس وقت سے جبکہ التوا کی درخواست ہو اسکی
جانب سے کونسل نے دی تھی نامعلوم گئی تھی مالت میں

رہا۔ ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ عدالت ابتدائی
نے یہ طریقہ اختیار کرنا پسند نہیں کیا تھا۔ اس نے مدعیان کی
شہادت سماعت کی اور ایک فیصلہ صادر کیا جس میں دو
تبیححات کی نسبت حوالہ تصفیہ کے لئے قائم کی گئی تھیں مدعیان
کے حق میں تبادیر صادر کی گئی تھیں اس ڈگری میں ان
فیصلہ کی بنیاد پر صادر کی گئی تھی یہ تحریر کیا گیا ہے کہ مقدمہ
جینہ کونسل کے روبرو مدعیان کی جانب سے حاضر تھا اور
دو کونسل کے روبرو مدعی علیہ کی جانب سے حاضر تھے مالت
کی غرض سے پیش ہوا تھا۔ ان و مرہ کی بنیاد پر قتل
میان کی گئی ہیں ہمارے رائے یہ ہے کہ یہ ایک غیر صحیح
بیان ہے ڈگری میں درج نہ ہونا چاہیے تھا کہ انکم اس
غیر محدود طریقہ سے درج نہ ہونا چاہیے تھا جس طرح کہ وہ
اس میں درج ہے۔ عدالت سخت کی کارروائیات کی نسبت
ہمارا اصطلاحی اعتراض یہ ہے کہ اس ڈگری سے جو مدار
کی گئی تھی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ ایک ایک طرف ڈگری تھی یا ایک
ہماری رائے میں ان واقعات کے لحاظ سے جو عدالت کے
دو روبرو موجود تھے ڈگری جو صادر کی گئی تھی ایک ایک طرف ڈگری
ہوئی جا چکی تھی اور اسی طرح ظاہر کی جانی چاہیے تھی مدعی
دوسرے روز یعنی ۲۵ نومبر ۱۹۱۲ء کو عدالت میں حاضر ہوا
اور اس نے ایک درخواست میں کی جس کی تائید جانی جان
کے درجہ سے کی گئی تھی جس میں اس نے عدالت سے اس
ڈگری کو جو ایک دن قبل صادر کی گئی تھی بطور ایک ایک طرف
ڈگری کے تصور کرتے اور اس کو اس بنیاد پر منسوخ کرنے کی
استغاک تھی کہ مدعی علیہ کافی و نہ سے اس روئے حاضر ہو سکا
تھا۔ کافی وجہ عیس یہ تھی کہ اہل اسلام کی عید منانے کے لئے

کے حضور تشریف
ہنام
روم اور لڑاہ سنگ
(والد آباد)

آٹھ کڑا دھما
بنام
راہ گوان سنگھ
(امدادی)

ڈگری تھی۔

وہ کہ اس وقت سے کہ اتنا کی وجہ سے اس وقت سے کہ
گئی تھی مدعی علیہ کی مدعی علیہ کی وجہ سے اس وقت سے کہ
ہو چکا تھا اور کلا دہائیات مالدیہ کی وجہ سے اس وقت سے کہ
اگر عدالت کوئی صداقت نامہ کو کسی فرقہ کی جانب سے تیار
کیا گیا ہو غلط بار کرنے کے لئے کافی وجہ معلوم ہو تو اس کے لئے
مساسطہ قیہ ہے ڈاکٹر ایس ایم جیہ دہائی کو طلب کرے
جس نے صداقت نامہ لکھا ہو اور اس کی حاضری یا حاضری
کرے لیکن اس امر سے کہ اتنا کی وجہ سے اس وقت سے کہ
تاریخیں صدقہ صداقت نامہ حیات میں کئے گئے ہیں جس
سپر جو عدالت کے لین پکڑی فرقہ کو مراد یا اسٹا ہیٹو۔

مراقبہ والی ہمارا ڈگری صدر رہا ڈیٹ جج مراد پور
سورڈ ۱۹۴۴ کو مہر لکھ لکھ۔

منجانب مبالغہ ڈاکٹر ایس ایم جیہ دہائی۔ مالدی۔
۱۹۴۴ پراوٹھ۔ ڈاکٹر ایس ایم جیہ دہائی۔ سہین۔

فیصلہ کیا گیا تھا کہ مقدمہ ہے لیکن درلودی فرقہ
کی معائنہ کے لئے یہاں سے جہاں اطمینان اس جہاں ہے
جو عدالت نے اس اعتبار کیا تھا دعویٰ ایک معاہدہ کی شکل
میں ہے مالدیہ اور پلٹنگ نامہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ
مردم نے مالدیہ معاہدہ کی تصدیق طلب۔ تھا ان کے
ماتیں کوئی معاہدہ ہوا تھا یا نہیں بلکہ معاہدہ مذکور کی
شرائط سے طلب تھیں۔ اس طرح کے معاہدہ کی شرائط نے متعلق
جن کو مدعی ہیں اور معاہدہ کرنے کی کوشش کرنا اس کی اہم اور
سوچ و فکر جسکی نسبت مدعی علیہ نے درعیان کی تردید کی ہے
معاہدہ تھا نہ تھا اس کی بناء میں مالدیہ تا زیر ہوئی ہے۔

اور ماہ جون ۱۹۴۴ء ماہ جولائی ۱۹۴۴ء اور پھر اگست
۱۹۴۴ء کو مدعی علیہ کی مدعی علیہ کی وجہ سے اس وقت سے کہ
کیا گیا تھا۔ ان التوا کی وجہ سے اس وقت سے کہ مدعی علیہ کی جانب
سے پیش کی گئی تھیں ہر صورت میں ایک ہی صداقت نامہ کے
دلیل سے تائید کی گئی تھی لیکن اس فیصلہ سے جس ڈگری
ریمرافہ بنتی ہے اور جس سے وہ حکم بھی پیدا ہوتا ہے جس
پر حتمہ مراقبہ والی ہمارا ڈگری حکم مہر ۱۹۴۴ء میں
اعتراف کیا گیا تھا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی نے
ان ہی صداقت نامہ حیات کی اصلیت کے متعلق صریح شبہ
کیا تھا۔ ہم اہل معاملات میں ماتحت عدالت کی رہنمائی
کے لئے صاحب طور میریہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر کسی عدالت کو
کسی ہی صداقت نامہ کو کسی فرقہ کی جانب سے پیش کیا گیا
ہو غلط مالدیہ کرنے کے لئے کافی وجہ معلوم ہو تو اس کے لئے
مساسطہ قیہ ہے کہ وہ اس ڈاکٹر یا عہدہ دار ہی کو
طلب کرے جس نے ہی صداقت نامہ دی ہو اور اس کی حاضری
یا حاضری کرے۔ محض کسی شبہ پر جو عدالت کے دل میں اس امر
پیدا ہوا ہو کہ اتنا کی وجہ سے اس وقت سے کہ تائید میں
مقدمہ صداقت نامہ حیات پیش کئے گئے ہیں کسی فرقہ کو منرا
دینا مناسب نہیں ہے۔ ہر صورت مقدمہ موجودہ میں پیش
سے صرف یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ مدعی علیہ ایسی مدت میں
جو دوا سے کم ہے اس قدر عیاں تھا کہ وہ عدالت میں اسٹا
حاضر ہونے کے لئے مراد پور کا سفر اختیار نہ کر سکا تھا۔
اس قدر صحتی بیماری فیصلہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔
ہر صورت اگر ڈیٹ جج کو اس بار کوئی شبہات
پیدا ہوئے تھے تو ان کو ۸ اگست ۱۹۴۴ء کو اس عہدہ دار کو

بہار ہند ۱۹۲۳ء میں منعقد ہونے والے
 ماحولان ہندوؤں کے لئے ایک خاص جلسہ منعقد ہوا۔
 رام بھجن سنگھ وغیرہ بنام پتھو پتھو رائے وغیرہ۔
 سائلان۔
 مجموعہ مذاہدہ دیوانی ایکٹس ہائے ۱۹۱۹ء آرڈر آف رول
 ۱۱ آڈر آف رول ۹۔ نالیش جو عدم پیروی پر خارج کی
 گئی تھی۔ باز دائری۔ بھائی کی بیماری ایک کافی وجہ ہے۔
 راجی کا دعویٰ تحت آرڈر آف رول ۹ مجموعہ مذاہدہ دیوانی عدم
 حاضری کی وجہ سے خارج کیا گیا تھا ایک درخواست پر
 اس نے تحت رول ۹ آرڈر آف رول ۹ کی تھی اس نے اس
 تالیف پر مقدمہ کی سماعت کے لئے مقدمہ ہی عدم حاضری کی
 وجہ سے خارج کیا گیا تھا ایک کافی بیماری کی وجہ سے
 دائری کی اطلاع تھی
 ڈاؤن کیا گیا اس وقت صدر مقدمہ سماعت کی وجہ سے
 پتھو ہوا تھا اس کی غیر حاضری یا مقدمہ کی باز دائری
 کی کوئی کافی وجہ نہ تھی۔

نگران دیوانی ہمارے حکم صدر رول ۹ کے تحت خارج کیا گیا
 صدر رول ۹ کے تحت خارج کیا گیا حکم صدر رول ۹ کے تحت
 بیج عدالت دار ہوا اول شاہ آباد مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۳ء
 اشیا خیمہ سائلان ۱۹۲۳ء ہندوستانی پرستار۔
 منیا منسول علیہم سٹریٹری بیریشا دس نہا۔
 چیف جسٹس ملر۔ درخواست نگران دیوانی کے تحت
 بیج شاہ آباد کے ایک حکم کی ناراضی سے پیش کی گئی ہے
 جس کی رو سے سب رول ۹ کے تحت خارج کیا گیا تھا
 جس کی رو سے تحت آرڈر آف رول ۹ مجموعہ مذاہدہ دیوانی

اس کی نالیش کی باز دائری کی سماعت سائل کی درخواست
 نامعلوم کی گئی تھی۔
 نالیش زیر بحث ۱۹۲۳ء کو سماعت کرنے کا حکم
 دیا گیا تھا۔ اس روز سائل بظاہر عدالت میں حاضر ہوا
 لیکن وہ پھر واپس چلا گیا اور اگرچہ اس نے نالیش کی
 دیگر کارروائیاں میں اپنی جانب سے ایک وکیل کو
 ہدایت کی تھی اس وقت جبکہ اس روز مقدمہ سماعت کے
 لئے نہیں ہوا تھا اس کی جانب سے کوئی شخص حاضر نہیں ہوا
 اس لئے اس کا مقدمہ تحت آرڈر آف رول ۹ غیر حاضری کی
 یادداشت میں خارج کیا گیا۔ اس پر سائل نے تحت رول ۹
 رول ۹ سٹریٹری کے دور کارروائیاں کی گئیں
 یہ مذعور کی گئی تھی کہ مقدمہ مکرر نہیں لیا جائے اور سماعت
 کے وقت اس کی غیر حاضری کی یہ وجہ بتلائی گئی تھی کہ اس کا
 بھائی بیمار ہو گیا تھا جس کی اطلاع اس کو اس روز
 ہوئی تھی جبکہ وہ عدالت کو گاہ ڈنٹا اور یہ کہ وہ اپنے
 بھائی کی جہیز لے کر لئے چلا گیا تھا اس امر کی بھاری کوئی
 وجہ نہیں بتلائی گئی تھی کہ اس کے وکیل کو اس روز
 اس کی جانب سے حاضر ہو سکی کیوں ہا بیتا نہیں گئی
 تھی۔ لیکن جب وکیل کو طلب کیا گیا تھا تو اس نے یہ بیان
 کیا تھا کہ اس کو اس معاملہ میں کوئی ہدایات حاصل
 نہ تھیں۔ ذیل علم سٹریٹری کے لئے اس وجہ کو جو مدعی نے
 بتلائی تھی حسب منشاء آرڈر آف رول ۹ بلو کا کافی وجہ کے
 قبول کر کے سے انکار کیا اور انھوں نے باز دائری کی درخواست
 نامعلوم کی۔ اس کے بعد معاملہ ذیل علم سٹریٹری کے لئے
 روبرو مواضع میں پیش ہوا اور انھوں نے یہ بیان کیا

رام بھجن سنگھ

نام

پتھو پتھو رائے

(دیشہ)

صفحہ ۸۴۸

شمارہ ۱۲۴
عام
اوگرہ رنگ
(الذات)

میں تاریخ کی نسبت جو موجب اس تاریخ کے جبکہ نیا چاند نظر
آئے ۱۲ نومبر یا ۱۳ نومبر ۱۹۱۷ء کو واقع ہو سکتی تھی فصل
انطلاق کی حد التوں میں کچھ پیچیدگی پیدا ہوئی تھی۔ اس لیے
کئی مدعی علیہ کی جانب سے پیش کیا گیا تھا تردید نہیں لگائی
ہوئی اور وہ حقیقت ہمیں یہ معلوم ہے کہ سلاسل میں عید ریخت
مختلف احوال میں مختلف تاریخوں پر مبنی تھی بہر حال
اس عدالت نے جس نے یہ درخواست قبول کی تھی وہ جملہ کیا
تھا کہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۷ء کی ڈگری ایک ایک طرف ڈگری رہی
اور اس پر اس طرح بحث نہیں کی جاسکتی۔ اس لیے مدعی علیہ
نے نہ نظر احتیاط عدالت نے میں وہ مرقعہ جانتے ہیں کہ
مراقبہ اولیٰ نمبر ۸۹ بابت سلاسل ایک ماحول پر مرقعہ اولیٰ ہے
جو اس ڈگری کی مار تھی سے پیش ہوا ہے جو بطور ایک ماحول
ڈگری کے تصور کی گئی تھی کیونکہ وہ رخصت خالی ہے کہ وہ ایک
دونوں فریق کے مابین صاف کی گئی تھی مرقعہ اولیٰ بنار
حکم نمبر ۸۹ بابت سلاسل ایک مرقعہ جو اس حکم کی ناراضی
سے پیش کیا گیا ہے جس کی رو سے ڈگری مرقعہ اولیٰ کو
بطور ایک ایک طرف ڈگری کے تصور کرنے اور اس حیثیت سے
اس کو منسوخ کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔ ہم اس پر یہ سوچتے
ہیں کہ ڈگری جو مرقعہ اولیٰ واقعہ صاف کی گئی تھی ایک
ایک طرف ڈگری نہ تھی اور یہ کہ اس کے مرقعہ اولیٰ ناراضی
حکم نامہ ہونا چاہیے۔ نہایت ہی افسوس ہے کہ عدالت
ابتدائی کو ایک ایک طرف ڈگری صاف کر لیا جائے نہ ہی اور یہ
وہ طریقہ جو اس نے اختیار کیا تھا مدعی علیہ کے
خی میں مناسب نہ تھا اور اس صورت میں کہ مدعی علیہ
۲۲ نومبر ۱۹۱۷ء کو اپنی ماحول سے قاصر رہنے کی مابتہ

نومبر ۸۴

کوئی دراصل صحیح اور کافی وجہ پیش کر سکے اس کے لئے ایک
شکل پیدا ہو سکا تھا۔ ان حالات میں ہم دراصل
اسی بنا پر ماحول پر مرقعہ اولیٰ منظور کرنے کے لئے تیار ہیں
ہم ڈگری اس بنا پر منسوخ کرتے ہیں کہ عدالت کو اس وقت
سے جبکہ اس نے التواریکی درخواست جو مدعی علیہ کی مانتہ
سے پیش کی گئی تھی نا منظور کی تھی مدعی علیہ کو غیر حاضر اور
ملاقا کم مقام کے تصور کرنا چاہیے تھا۔ نیز چارویں راسخ
کہ مدعی علیہ نے باوئی التواریکی اس امر کی کافی وجہ ظاہر
کی ہے کہ اس کے ساتھ مزید رہائش کیوں کی جانی چاہیے
تھی اور مقدمہ میں اس کو سمجھتے ہیں کہ اسے اور ایک ماحول
موقوف کے بعد نہ کہ محض ایسی شہادت پیش کر کے جو مدعی
محمول ایک طرف کارروائی میں پیش کرتا ہے اس پر تفتیش طلب
کا تصفیہ کر اس کا کیوں موقوف دیا جانا چاہیے تھا۔ ان وجوہ
سے ہم مرقعہ نمبر ۸۹ بابت سلاسل منظور ڈگری زیر بحث
منسوخ اور مقدمہ عدالت ابتدائی میں اس عرض سے دلچسپی
کرتے ہیں کہ وہ نا انشائیہ تصفیہ کے حشر میں مکرر
شریک کیا جائے۔ اور یہ اس کا تصفیہ کیا جائے
مراقبہ ہر اکاخر چوبیس میں رسوم تسریع اعلیٰ سوال ہوگی
مقدمہ کا خیر ہوگا جس کا تصفیہ عدالت ابتدائی پہنچے
اعتیاد یہ تیری سے اس وقت کر لگی جبکہ وہ مقدمہ میں
اینا تلمی حکم صادر کرے۔ ہم خرچہ کی متعلق کوئی حکم صادر
کئے بغیر مرقعہ اولیٰ بنار ہی حکم خارج کرتے ہیں۔
مراقبہ منظور کیا گیا۔

مائیکورٹ پٹنہ
گلانی دیوانی

ادنیٰ ٹریسہ
باز
تجربہ
دیکھو

۱۔ اس سے انکار کیا۔
۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۱۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۱۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۲۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۱۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۳۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۱۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۴۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۱۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۵۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۱۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۶۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۱۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۷۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۱۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۸۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۱۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۲۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۳۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۴۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۵۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۶۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۷۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۸۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۹۹۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے
۱۰۰۔ اس نے ایک حکم تھا آرڈر رول و حال کرانے کے

کی تھی وہ صرف یہ تھی کہ اس نے سخت آرڈر رول و حال و مقدمہ
کی باز دائری کی اس میں کوئی شک نہیں تھی کہ تاریخ یہ تھی
اس کی عدم حاضری کی کافی وجہ موجود تھی ان حالات پر مجھے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس امر پر جو کہ ناچیز ضروری تھا کہ آیا
عدالت کو حالات مذکورہ بالا میں سخت آرڈر رول و حال
عمل کرنا چاہیے تھا۔ اگر اس کو عمل کرنا چاہیے تھا تو وہ
ایک ایسا معاملہ تھا جیسا کہ میں نے قبل ازیں بیان
کیا ہے کہ کاندھی مراجعہ کر سکتا تھا میں حکم مذکور کی ناراضی
سے کوئی مراجعہ نہیں کیا گیا۔ ہر صورت سوال کے لائق
وکیل کی سماعت کے بعد مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حالات
مذکورہ آرڈر رول و حال (دعویٰ) پیدا نہیں ہوئے تھے کہ کوئی
مدعی کو کسی رسوم عدالت کی ادائیگی کا کوئی حکم نہیں دیا گیا
تھا اور اس لئے وہ ایک ایسا مقدمہ نہ تھا جس میں
وہ ایک ایسے حکم کی تعمیل سے قاصر نہ تھا جو عدالت نے
صادر کیا ہو اور عدالت یہ سخت آرڈر رول و حال اعراضی
دعویٰ نام منظور کرنا لازم نہ تھا ہمارے دور ہر وہ اس
درخواست میں صرف وہی وجہ پیش کی گئی تھی لیکن مجھے
یہ معلوم نہیں ہوتا کہ امر مذکور عدالت پیدا ہوتا ہے کوئی
وجہ ظاہر نہیں کی گئی ہے کہ میں البصیرہ بخوانی اس حکم میں
کیوں دست اندازی کرنی چاہیے جو دعوے ڈسٹرکٹ جج
نے صادر کیا تھا جس حکم کے صادر کر کے اجماعاً اس کے
میں ان کو کمال اختیار تھا۔
درخواست مع فرجہ نام منظور کی جاتی ہے۔
جسٹس کلونٹ سہائے۔ مجھے اتفاق ہے۔
دو دست نام منظور کیا گیا۔

عبدالواحد
بنام
عبدالرحمن
(الکلی)

امده جواب بخانہ مستن حج معلوم کردہ۔
 متنبہ اس سال میسر ہے (۱۰۰) بہترین و اقبال۔
 معافیت منول معیہ مسٹر بیانیہ لال میرتھا۔
 حجہ تیس (۱۰۰) ۲۹ راجہ لال (۱۰۰) واقعات ۱۱۴
 راجہ راجہ کا دست ۱۰۰ (۱۰۰) راجہ حاصل ہم میں کہ ہم
 "نظامہ کس کس" (۱۰۰) راجہ (۱۰۰) کا عادی ضروری ہوتا ہے۔
 "ن" حج کی ذرا تشریح جو وہ یہی ہے بدو یہ کہ
 جب بھارت کو یہ معلوم ہوا کہ ان کے زمین کے مابین حقیقت کے
 استعمانی کوئی نزاع نہ مابقی سے اور وصال پیدا ہوئی تھی تو اس کے
 اولی کر کے بارہ ہزار (۱۰۰) کو عدالت دیو الی کی تھی
 "راجہ بیانیہ" تھا۔ (۱۰۰) یہ کہ وہ (۱۰۰) راجہ شریٹ کا حکم سنا
 کہ وہ تھا کہ یہ ثابت نہیں کیا گیا تھا کہ راجہ راجہ راجہ (۱۰۰)
 تھا۔ (۱۰۰) راجہ سے پہلی وہ کہ ان کے ہجرت فلو (۱۰۰) ۱۲
 سفین ہیں کہ چھٹرے کا حکم اس سے ہے۔ (۱۰۰) نہیں کیا جاتا
 کہ وہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ سے قاصر ہوتے
 تھے یہ تھا کہ اس کے بعد راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ
 یہ تھے کہ ان کے تینوں کی ذاتی
 لیکٹ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 حجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 اس کے متعلق کہ یہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 کے لئے ایک معاہدہ کیا گیا تھا کہ اس کو چھڑا دیا جاتا
 تھا۔ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 کرنی چاہئے عدالت کل ضروری ہے استعمال کیا جاتا ہے چھین
 میں عدالت کی کارروائی کو یہ خاطر ہے استعمال کی گئی کہ مستن
 کی جائے تالا قریب سے اور کی سبب چھینا سطور پر لکھا
 ہے، ان کے راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ

دیوانی کے قال (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 کہ کہ بعض سے عدالت ہے کوئی راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 میسر ہوا میں مقدمہ جو وہ میں اس قسم کی تھی کہ راجہ (۱۰۰)
 اور اس لئے میں شہاد (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 کہ ان کے کہ ایسا تعین مانتے تھے کہ ان کے راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 عام راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 پہلے ہیں کسی سطور (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 کہ کہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 ایک کچا راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 دو حاسا واقع ہے جو نہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 مقدمہ کے فریقین موقع کے حصہ داران شریک ہیں جبکہ
 تقسیم کے ذریعے سے علی کے لئے ہیں۔ اس کے مکانات میں
 راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 ہے۔ وقت جو عوام کے ایک بعد و طبع کو کیا گیا ہو گا ان کے
 ایسا عام وقف راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 کی جانب سے راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 جس کے لئے مالک کے عمل کا تعلق ہے راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 موجود ہے کہ حسب موقع کی تقسیم کی گئی تھی وہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 شریک کے مابین تقسیم کی گئی تھی۔ جو وسیعت کو اس راجہ (۱۰۰)
 ایک حرد (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 شکل ہے کہ اس کی سبب کس طرح سماعت کی جاسکتی ہے کہ
 عوام کے لئے راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ
 اس راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ (۱۰۰) راجہ راجہ

ص ۵۰

ایک اجلاس کا مل ہے مقررہ ام سار کر مقررہ ہوا۔ ازلہ اسلام
 میں اتنا دن کیا ہے اور چار ہی برس میں وہ چترتجہ ہم سے
 کے (الفاظ میں یہ ظاہر نہیں ہے) نہ مالہ محشر طے کا اختتام
 اس طرح محدود کر لیا گیا ہے۔ مدعی علیہ کی جانب سے یہ تھا تو نو ۱۳
 دہائی اعراض پیش ہوئی یہ محشر طے (دن) کا فیصلہ کرنے کے
 مجاز تھے کہ ایاں کا مشروط حکم مقبول اور مناسب تھا یا نہ
 یعنی یہ کہ ان کو اس امر کا فیصلہ کرنا پڑا تھا انا با مدعی علیہ نے
 ناجائز طور پر ایک راستہ کی فراہمیت کی تھی جو عوام کی جائزیت سے
 جائز طور پر استعمال کیا جاتا ہے یا استعمال کیا جا سکتا ہے
 اگرچہ ان کا یہ خیال تھا کہ دلیل محشر طے کو اس امر سے فیصلہ
 کا کوئی اختیار تھا تو دلیل علم شن جج نے مقدمہ کی روٹ اور یہ
 عورت کیا تھا اور یہ قرار دیا ہے کہ محشر طے شہادت پر ایک طریقہ
 پر پہنچے تھے اور یہ کہ راضی تدار کے نسبت راستہ کا کوئی عام
 حق موجود نہ تھا۔ عدالت مقدمات نگرائی میں جس مہول کی
 پابندی کرتی ہے وہ سختی طے ہو چکے ہیں اور انکا ذکر نامہ صریح
 نہ ہوگا لیکن اتنا ہی بحث ہیں ان کی کسی حد تک خالص کیا گیا ہے
 ہائیکورٹ بلا تہرہ اتنا ہی وجوہ کی بنا کی کسی گرائی کو قبول کر سکی
 مجاز ہے لیکن یہ سادی طور پر سختی طے ہو چکا ہے کہ اس اختیار کو
 بہت کم استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک درخواست نگرائی اور ایک آن
 کے مابین خاص فرق ہے۔ واضحان قانون کے لئے حید مقدمات میں
 مرادہ کا حق عطا کرنا اور دیگر مقدمات میں اس کو عطا نہ کرنا
 فضول ہو چکا جسک ہائیکورٹ کسی گرائی کے حیلہ سے واقف تھا
 کہ جو شہادت پر مبنی ہوں ایکجا جمع کرنے اور کسی مراحہ کی ساریہ
 ان پر اعتراض کر سکی اجازت دے۔ عام طور پر قواعد یہ ہے کہ
 ہائیکورٹ واقعات پر نگرائی صرف اس صورت میں قبول کرے گی جسک
 (۲) ان میں کسی طرح سے (۱) ادا کر سکتا ہو (۲) ۳۵

تو ترکیب میں کوئی نہیں تھا۔ وہ جو باجیکہ پور جو صاف تھا
 رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ
 صادقہ کر سکتا تھا۔ اس امر سے غلط فہم ہو جاتا تھا۔ اس
 موافقہ میں ہی جج نے لکھا ہے کہ یہ لکھیں کہ اس میں اس کا
 لب بابا ہے۔ قدر اس امر حال تمام مسئلہ ام ۱۳ میں عادی
 کے ساتھ پیش کیا ہے۔ عدالت کے اہم اختیارات گراں ہینتہ (اس
 عہد پر) استعمال کے جا سکتے ہیں۔ (۱) وہ جس کا الصالح کو دیکھا
 ساہو بی ساتھ وہ اس طرح استعمال کیا جانا چاہیئے کہ محشر طے
 وہداری کا ایک خود سر سے تساقص ہو گیا کہ اس صورت
 میں ہوگا جسک عدالت نے الصیفہ گرائی اسکی دست اندازی سے دور
 لینے کی نسبت ٹکڑا کو پیدا ہونے سے ناگہرانہ حق اس صورت
 میں عطا کیا جائے جسک حق مذکورہ صاف فوجداری کے دیگر حکام
 سے صراحتاً خارج کیا گیا ہو۔ اس بار سے میں اس قدر
 اور گرائی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس شخص پر جو عدالت کے اختیار
 نگرائی سے مدد ملے عدالت کے علمداد کے موجب اولاستن سے
 یا ڈسٹرکٹ محشر طے کے دور و درازت کرنا لازم ہے اگر مقررہ
 یہ خیال کرے کہ نگرائی کی صورت ثابت کی گئی ہے تو وہ معاملہ تو
 دہ ۱۳۹۹ میں محشر صاف فوجداری ہائیکورٹ میں اس طرح سے
 پیش کر لیا کہ ہائیکورٹ تحت دفعہ ۳۹۹ اپنے اختیار کے تحت گرائی
 استعمال کرے اگرچہ جج یا ڈسٹرکٹ محشر طے کا یہ خیال ہے
 درخواست قبول نہ کیا لی جائے تو وہ اسے نامعلوم کر لیا اور جج
 متصر کر راست ہائیکورٹ میں درخواست کرنے کے لئے جڑو لگا
 دفعہ ۳۹۹ میں ان رد و موافق کے مابین کوئی امتیاز نہیں کیا گیا
 جج نے لکھا ہے کہ اس میں چند مہم انظار اعمال کی ہیں
 جج پر دلیل سننے کے لئے لکھتے ہیں کہ یہ لیکن انکی اصل تجویز یہ ہے کہ
 (۱) ان میں کسی طرح سے (۱) ادا کر سکتا ہو (۲) ۳۵

نہایت اہم
 عام
 سید الدین
 (المراد)

اور اس کے
بہان
اور اس کے
الہامی

یہ ہے کہ محشر طے کے دوسروں اس امر کا کوئی کافی ثبوت موجود نہ
کہ حرام کو وفاق کرنے کے دلیلی سے اس میں ریسکت کی نسبت
اس کا کوئی عام حق پیدا ہوا تھا۔ اگر حسب دلیل برادرہ ریاکار
سے ان کو کیا جائے حوالہ سے یہ صلا میں موجود ہے تو حقیقت
یہ معلوم ہوتا ہے کہ محشر طے کو اس میں نہیں تھا۔ اس میں
سخت کر کے وقت کارائی ہند ۲۰ تقسیم کے وقت بطور بھر کے
حرج کی گئی تھی وہ یہ کہتے ہیں۔

یہ امر عجیب نہیں ہو سکتا کیونکہ شخص نے یہ خیال کیا ہوگا
کہ وہ جب بھی موقع پیدا ہو موضع کے راستوں کو دو سطر تیل
سے استعمال کر لیا اس لئے ان کو بطور راضیات بھر کے
طاہر کرنا بہتر تھا۔

مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس امر سے کہ موضع کے کائنات
نے بدولت میں اس امر کی نسبت اس سے کسی عام حق
کا کوئی اندراج موجود نہیں ہے اور نیز اس امر سے کہ وقت تقسیم
اس میں اس طریق سے سخت کی گئی تھی جو کسی ایسے حق کے وجود
کے بالکل متناقض تھا۔ اس بیان کی تردید ہوتی ہے جو
مستغنیث کی جانب سے پیش کیا گیا تھا اور اس شہادت کا
تعمید ہوتا ہے جو اس کی تائید میں پیش کی گئی تھی۔

یہاں ہمارے دروہا کا یہ ایسی صورت پیش نہیں ہے جس میں
عوام میں سے ایک شخص کی جانب سے استغاثہ پیش کیا گیا ہو
جس میں اس سے کسی عام حق کی خلاف ورزی بیان کی گئی ہو۔
مستغنیث ایک زمیندار ہے طرقتانی ہی موضع کا ایک حصہ دار
شریک اور تغنیث کا ہم سایہ ہے اور مقدمہ کے ہمارے یہ نتیجہ
ہوتا ہے کہ عدالت کے دروہہ کو مجبور نہیں کیا گیا تھا وہ بہتے
اگر کسی خاص حق کے متعلق ایک بار سے زیادہ نہ تھا۔ جس میں

زاعات کا تصدیق عدالت کے حوالہ میں نہیں ہوتا چاہیے
دعوہ شدہ مال کی ساری میں یہ قرار دیا ہوا ہے کہ سترن حج
کی سعادت قبول کی جائے اور محشر طے کا حکم مسخ ہونا چاہیے
جسٹس ٹیبلر (۱۹۰۷ء) نے اس سے جواب دیا کہ اس میں
اعظم گڑھ کی جانب سے عدالت کا حوالہ کی ایک درخواست
پر کیا گیا ہے جس میں عدالت نے اسے تصدیق کر لی اس کا حکم دیا
کی استدعا کی گئی تھی جو سال کے خلاف سخت دعوہ ۳۰ مجموعہ
مناظرہ و عدالتی صادر کیا گیا تھا۔ حکم نہ کر دیا گیا ہے کچھ
سٹرک سے متعلق ہے جو اعظم گڑھ کے قریب موضع سرداری
میں واقع ہے جو محمد آبا اور غازی پور کی سٹرکوں کو ملاتی
اور روپوں کے مکانات کے قریب گزرتی ہے۔

سال کے خلاف سخت دعوہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ عدالتی ایک
سٹرک حکم صادر کیے جانے پر وہ اس کے خلاف دعوہ طاہر کر کے
لئے حاضر ہوا تھا اور اس نے حسب دلیل عدالت کیا تھا۔

اولاً یہ کہ مری زیر بحث سپردہ یا سولہ سال کی قدیم ہے اور
اس سے کسی شخص کو تکلیف نہ پہنچی تھی اور تائید کیا کہ مبینہ
سٹرک کا وہ جز جس پر وہ تعمیر کی گئی تھی اس کی خاک چھانڈ
تھی وہ بلا تہیہ لائے کی تقسیم کے وقت اس کو منتقل کیا گیا تھا
اور یہ کہ اس پر اس کا کوئی عام حق موجود تھا۔ ذیل میں
کی رائے یہ تھی کہ جلد ہی کہ مری علیہ کی جانب سے حقیقت کے متعلق
ایک نئی سے کوئی نزاع پیدا ہوئی تھی محشر طے کا اختیار اس وقت
ساقط ہوا تھا اور محشر طے کا روایات موقوف کرنا اور زمین
کو دیو فی مالش کی ہدایت کرنا لازم تھا۔ اس خیال کی تائید
عدالت ہر ایک کی ایک فیڈر بقہ ملک محترم بنام دوست
محمد سے ہوتی ہے۔ نظیر مذکور سے حال میں ہائیکورٹ حکم دے

ہو ان اعمیاء میں سے ایک سے گزرتے تھے شہر کے قبضہ کہتے تھے۔ یہ ایک مسابہ اور تفریبا کر کارروائی ہی اور کسی سالہ قضا کی نہایت شہادت کی عدم موجودگی میں دراصل اس دعویٰ کے مندرجہ اس لئے ہیں اس لئے یہ ہو چکا ہوں کہ مقدمہ کہنے کے لئے دیکھ کر یہ دیکھ کر ان کا نام کی ماچر طرح کہ وہ دونوں حاکم کی منہایت سے طاقتور ہیں اور جبکہ اس میان کو نظر انداز کیا جائے جو دعائی کی حالت سے یہی اور یہی ہے کہ کیا گیا تھا کہ جو دعویٰ قیام پائی جگہ کو یہی کہہ دیا ہے کہ کوئی ہوگی کہ کوئی ایسی تہادت موجود نہ ہو جس کی بار وہ یہ تحریر کر سکتے تھے کہ کوئی دفعہ کیا گیا تھا اور یہ کہ انہما میں ایک تحریر و اصل حاصل ہوگی۔ احتیاطاً سماعت کے سوال کے متعلق میرے علم میں متعلق ہیں اور شاید میرے لئے کوئی رائے ظاہر کرنا ضروری نہیں ہے لیکن کل مقدمہ میرے دوبرو موجود ہے اور میں صرف یہ کہنے پر ماعت کروں گا کہ جسے اس امر سے اتفاق ہے کہ محشر کے کو اختیار و مانت مل تھا مقدمہ، لیکن علم تمام دستِ چہرہ (۱۲) اس وجہ سے علاوہ اس اختیار و سماعت اور قضا و تیسری کے ان میں یہ پیدگی پیدا ہوگی جو موجودہ کار و مراد میں ان کا جو اجلاس کال لے مقدمہ رام کو مسئلہ تمام الکاس کو اس میں کہ پیش در یہ تصدیق ہو رہا تھا۔ دفعہ صاف ہے۔ محشر کے کو کسی عیدہ تمام راستہ یہ کرتا کر لی جائیے اگرچہ اسے الکا کہ گیا ہو لیکن یہ ظاہر ہے کہ ان سرکاری اختیارات کو ان صورتوں میں استعمال کرنا مقصود تھا جن میں یہ بہت تھی اسے آیا اب ایسا راستہ تھا جو ان کو حال تا وہ جب اس امر سے عیدگی نکال کر کیا جائے اور اس کا یہ صدارت ایک شکل معاملہ ہو جائے جس میں مافی اور قانونی امور مخلوط ہوں تو محشر کے کو اس کا تصفیہ سے انکار کر کے اور فریقین کو عدالت دیوانی کی ہوتی کر کے اپنے رہنمائی کو استعمال کر کے صاف طور پر اختیار حاصل ہے۔ مقدمہ

ہر اس یہ جس سے کہ ایک محشر کے اس قانونی اصول کا صحیح اندازہ کر سے قاصر ہے جس سے اس حکم کی سرانجام سے تعلق تھے محشر کے کے فیصلہ کا موافقت کرنا غیر ممکن ہے۔ کوئی ضابطہ یا جملہ ایام کا ذکر نہیں ہے مگر اس میں ہر گز کیا سکتی کہ وہ اس طرح نظر آتی ہے گو یا کہ وہ کسی طرح لایا جائیے اور یہ کہ ایسا کرنا دعویٰ کے ایک طبقہ کے لئے ماسد ہو گا جس نے اجازت کے ساتھ اس کے استعمال سے تہمت حاصل کیا ہو اور یہ پیش ج کے ساتھ اس میں تہمت ہوں کہ محشر کے کو مقدمہ ہر اس میں جس فیصلہ سے انکار کرنا چاہیے تھا تا آخر میں یہ قرار دیا ہوا کہ یہ تحریر کے وقت کہ یہ ایک امام رہا تھا اور محشر کے نے غلطی کی تھی اور اس نے کسی تہادت کے بغیر جسکی مایہ کی تحریر یا سر ہوئی ایسا کیا تھا۔ یہ کہ وسعت و زاہد میں جسے کار و کتاب ہر اس کے دست و لبت سے تہمت کے متعلق حقوق یہ کیا گیا ہو کہ کسی ہی حالت میں کیا رہتی ہو معاملہ ایک عدالت دیوانی سے منسلک تھا اور جو اس میں صاف طور پر عدالت کا ایک ہی استعمال تھا یہ اس مقصود سے منظور اور کل کار و ایامات مسودہ ہونی چاہئیں۔ (مضمون یہ منظر کیا گیا۔)

ڈائیکٹوینٹ پلٹنہ
مکراتی خودداری

ممبر مقدمہ ۲۸۹ بائیکاٹ لا انفصلہ ہر اس کے ۱۹۲۷ء
ماہلاس۔ مسٹر جسٹس فاسٹر۔

چودھری سیدار سائل۔ ہماہم ملک محکم۔ طرستانی۔
مجموعہ ضابطہ و عدالت ایکٹ ۵ یا ۱۹۱۷ء و ۱۹۲۷ء۔ ہشتاد
کا حکم۔ تجویز جوتہ جرم کا مناسب طور پر قریب قیاس ہوتا۔
کوئی حکمت اور ۱۷۷۷ء مجموعہ ضابطہ و عدالت ہمارے ہونا چاہیے کہ
ایکے کو یہ جوتہ جرم کا صادر کیا جانا مناسب طور پر قریب قیاس۔
حضور ملک ملک ہماہم ملک فہم الیہ کیسیر علیہ السلام۔ اسے کیا گیا۔

عبدالواحد خواجہ
(نہ)
عبدالواحد خواجہ
(الہ آباد)

محمد ابراہیم
مقام
عبداللہ شاہ
۱۱۱

تہذیب سے کہی تہذیب پر مامور ہونا اور اس کے اصول اور قواعد سے
 انکار نہ کرنا اور ایک ایک طرح سے اس سے یہ ظاہر ہوتا
 ہے کہ وہ سوامی کی صاحبانہ اور انخاص کے ساتھ ساتھ کوہا ہے
 جو ہر ملک پر واقع ہو جائے اور اس سے مراد وہ ہے جو
 استعمال کی جائے گی اور اس سے مراد وہ ہے جو
 بالکل اتفاقی طور پر درج ہو گیا ہو اور اس سے
 استعمال کیا جائے گی اور اس سے مراد وہ ہے جو
 اس غرض سے ہو گا کہ اس کے غرض سے ہو گا
 تمیز ہو جائے گی اور اس سے مراد وہ ہے جو
 کا دست اندازی کا مال نہ تھا جب تک اسے خود اس کی
 اور اس کے مضمر نہ ہو اور وہ طریقہ وہ ایک ہاگی نہ ہو کہ اگر کوئی
 نہ ہو کہ اس سے یہ ایک عام راستہ میں تبدیل کر کے دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 اس کے لئے کئی سال تک اس کو استعمال کیا ہے اور اس سے
 امر کا بالکل طہران ہوا ہے کہ وہ ایک عام ہر ملک پر
 غلام مقامی ہو لیتا کی صورت میں کے اعمال سے کہی اور
 بائیں دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 مالک اس قسم کے ہر ملکہ استعمال بائیں مکان شمع کی صاحبانہ اس کے
 استعمال میں دست اندازی کر کے اپنے آپ کو عام طور پر بدنام کر لیا
 یہ سادگی اور سچ ہے کہ اگر وہ دست اندازی کرنا چاہتا تھا تو وہ
 کئی سیقت کو اس سے زیادہ یا نہ کیا کہ اس کے حق کے قیام کے لئے
 ضروری تھا اور اس لئے اس نے سادگی اور سچ کو دیکھا اور اس کے
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 انگلستان میں مالکان ان کی زمین کا بارگاہی زمینگان پر عائد
 کر کے لئے ایسا کر کے نہایت سادگی سے جبکہ قانون عام

بائیں سے کہی تہذیب پر مامور ہونا اور اس کے اصول اور قواعد سے
 انکار نہ کرنا اور ایک ایک طرح سے اس سے یہ ظاہر ہوتا
 ہے کہ وہ سوامی کی صاحبانہ اور انخاص کے ساتھ ساتھ کوہا ہے
 جو ہر ملک پر واقع ہو جائے اور اس سے مراد وہ ہے جو
 استعمال کی جائے گی اور اس سے مراد وہ ہے جو
 بالکل اتفاقی طور پر درج ہو گیا ہو اور اس سے
 استعمال کیا جائے گی اور اس سے مراد وہ ہے جو
 اس غرض سے ہو گا کہ اس کے غرض سے ہو گا
 تمیز ہو جائے گی اور اس سے مراد وہ ہے جو
 کا دست اندازی کا مال نہ تھا جب تک اسے خود اس کی
 اور اس کے مضمر نہ ہو اور وہ طریقہ وہ ایک ہاگی نہ ہو کہ اگر کوئی
 نہ ہو کہ اس سے یہ ایک عام راستہ میں تبدیل کر کے دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 اس کے لئے کئی سال تک اس کو استعمال کیا ہے اور اس سے
 امر کا بالکل طہران ہوا ہے کہ وہ ایک عام ہر ملک پر
 غلام مقامی ہو لیتا کی صورت میں کے اعمال سے کہی اور
 بائیں دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 مالک اس قسم کے ہر ملکہ استعمال بائیں مکان شمع کی صاحبانہ اس کے
 استعمال میں دست اندازی کر کے اپنے آپ کو عام طور پر بدنام کر لیا
 یہ سادگی اور سچ ہے کہ اگر وہ دست اندازی کرنا چاہتا تھا تو وہ
 کئی سیقت کو اس سے زیادہ یا نہ کیا کہ اس کے حق کے قیام کے لئے
 ضروری تھا اور اس لئے اس نے سادگی اور سچ کو دیکھا اور اس کے
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 انگلستان میں مالکان ان کی زمین کا بارگاہی زمینگان پر عائد
 کر کے لئے ایسا کر کے نہایت سادگی سے جبکہ قانون عام

۱۲. درین کتب مجلد ۱۴ صفحہ ۱۰۷ (۲) انٹرن لینکس جلد ۴ صفحہ ۶

کر کے والے ٹاڑی سے نیلا سولہا سو چوبیس ٹھہرے کے دفتر

Adagio

100

میں: انگریزی اسٹیم گورنمنٹ ایڈوکیٹ۔

and

[illegible]

اور وہی (ری) جا پہنچا اور سواری کے ماترین جو بھائی میں مقید
 اور تھا جس میں یہ پوپال کا پٹا کا سیاب ہوا تا جس نامہ کے یہ پاکہ
 سر (۱۱) اور (۱۲) کا میں ہا میں تکتا حکمت عداوت ہو گئی۔
 (۱۳) رافد کے صحت حر دور قبل پوپال نے ان کے خلاف سخت دفعہ
 تاملین وارسی بنی اس ایک وکری حاصل کی تھی اور وہ اس وقت
 (۱۴) وکری کے قتل کر رہا تھا پوپال نے وکری کے ساتھ لے لیا کہ
 (۱۵) کیا گیا تھا حال (۱۶) اور (۱۷) کی کویت ہوا طبعی تھا
 یہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہایت سیرجی سے مارا گیا تھا اور اسکی
 کوٹری ہی پہنچ گئی اور گسارہ لیلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔
 ملز میں نے خلاف نہاد ویتا بہت زیادہ ہے وہ سات گز بان
 میں پیشہ تھے یہ جنہوں نے وقت کے علاوہ پورے کو کہہ دیا تھا
 اور جو کل میں آتھے تھے (۱۸) دلی پوٹ میں جو وہ پوپال کی جانب سے
 اطلاع دے جانے پر گئی تھی یا جنہوں کے نام درج ہیں۔ (۱۹) ویکم سن
 (۲۰) اس تہہ میں ہے کہ برتاؤ سہارت ملز میں کی یہ لفظ
 پوپال کو لے کر کسی بھی اور اسکو لاک کر سکی نہ تھی۔ وہاں گزوں
 کے بیانات سے نتیجہ اخذ کرنے میں جو یہ کہتے ہیں کہ بملز میں پوپال
 کو مار رہے تھے وہ یہ کہہ رہے تھے کہ وہ اس کو اس حالت میں ہیں
 جو پڑ گئے کہ وہ میں پوری ہیں کوئی مقدمہ جاری نہ ہو سکے ہم اس
 ریمارک سے ایک نہایت مختلف نتیجہ اخذ کرتے ہیں ایسا کرنا
 بالکل غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کل ملز میں
 اس وقت تک پوپال زمین پر تھا اسکو لاک نہیں سے مار لے
 شریک ہوئے تھے اور انہوں نے اس کو اس قدر سخت پر پہنچائی
 تھی کہ وہ دودن کے بعد فوت ہوا تھا ان کو یہ علم نہ رہا تھا کہ وہ
 کلم رکھ آیا ایسا ضروری نہ تھا کہ جس سے ہلاکت کا احتمال تھا
 اور اگر ہلاکت واقع ہوئی تھی تو وہ کئی سال بعد کے مجرم تھے ایسے

مقدار ہیں یہ امر (۲۱) کہ کسی شخص کو لا ڈی سے ہلاکت نہ ہو
 نہ پوپال کی گئی ہے (۲۲) میں (۲۳) اسید اور دیگر ملز میں
 جو ان کے دور تھے ایک ایسا کیا ہے (۲۴) کو ہم کہتے ہیں کہ
 قاض ہیں۔ لیکن یہ کہ اسید نے پہلا اور (۲۵) سر ہر کیا ہو لیکن
 اس سے اس کا مقدمہ دیگر اشخاص کے مقدمے میں نہیں
 کیا جاسکتا۔ وہ سب حملہ میں شریک ہوئے تھے اور ہلاکت
 اس دو کو بکلیت تھی جان سب نے مشترک کی تھی۔ (۲۶) ویکم سن
 (۲۷) نے مقدمہ ملک ویکم بنام پوپال سنگھ (۲۸) لال کیا ہے۔
 مقدمہ مذکور کا تعلق کسی فیصلہ جات مابعد میں ہیں گئی تھی
 وہ اب بطور صحیح قانون کے ہو نہیں گیا جاسکتا۔ ملاحظہ ہوں۔
 ملک ویکم بنام رام نو (۲۹) ہنو مان بنام ملک ویکم (۳۰) ملک ویکم
 بنام ملک (۳۱) اس مقدمہ میں ایک اندر ویکم کا فیصلہ شدہ جین
 سنگھ بنام ملک ویکم (۳۲) میں مقدمہ ملک ویکم بنام پوپال سنگھ (۳۳)
 کی تھیں گئی تھی (۳۴) شامو کی کیا گیا تھا۔ اسی قسم کے ایک فیصلہ ہے جو
 دیہان سنگھ بنام ملک ویکم (۳۵) ملز سے ہوا تھا مقدمہ ہنو مان بنام ملک
 ویکم (۳۶) میں خلاف کیا گیا تھا۔ اس امر کی نسبت نہایت حال کا
 فیصلہ مقدمہ سپاہی سنگھ بنام ملک ویکم (۳۷) ہے ہماری رائے میں کل
 ملز میں کے خلاف کل میں تجویز ثبوت حرم صا دی جائیے تھی اگر
 ان کے خلاف اس طرح تجویز ثبوت حرم صا دی جائیے اور ان کو سزا موت
 دی جائی تو ہم دست اندازی نہ کرتے بلکہ اس وقت وہ ہم اسید کے مقدمہ
 میں تجویز ثبوت حرم صا دی ہو گئے (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰)
 اور رجسٹر کے مقدمہ میں (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰)
 کو تھیں۔ (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

اسید
 بنام
 ملک
 (۱۱۴۳)

صفحہ ۸۶

دراپور لال (۱) اور (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

[illegible]

۱۹ فروری ۱۹۶۷ء کو لاہور میں لکھنؤ کے ایک اخبار میں شائع ہونے والی ایک تصویر

[illegible]

میں تھوڑے پر میں پہنچا ہوں وہ یہ کہ صاحب کی شے صاحب کی سی
ہو کہ تجویز ثبوت حرم برقرار نہیں ہو سکتی۔ قانون کی صاف طور پر
حلاف و رزی کی گئی ہے۔ یہ حکم کہ محشر طے ہو جائے حالانکہ
گواہان مصنافی کے نام طلب نامہ جاری کر سکتے ہیں تاکہ یہ ہے۔
مستحق اس صورتوں میں ہوتا ہے جبکہ شہر طے خیال کرے کہ
بلزہ کی درخواست کسی صاحب و جہانہ منطوق کجاں چاہئے جو علاوہ
رہنہ ہر کجاں چاہئے نہ ہو جو وہ شہر طے نہ ہو نہ ہی منطوق

دعای ازین روز و شب بخواند هر روز ۱۸۴ (۳۳) مرتبه ازین دعا و روز و شب بخواند
 صبح ۱۸۴ (۳۳) مرتبه ازین دعا و روز و شب بخواند ۱۸۴ (۳۳) مرتبه

۱۰۰
نام
کتاب
(موضوع)

سیرت النبیؐ
جلد اول

مولا ابوذر راسته است، ما را ياد ياد مگر، و ايا يارايان پوشتا و آقا
 صلوات الله عليه و آله، و ما را ياد ياد مگر، و ايا يارايان پوشتا و آقا
 و ايا يارايان پوشتا و آقا، و ما را ياد ياد مگر، و ايا يارايان پوشتا و آقا
 و ايا يارايان پوشتا و آقا، و ما را ياد ياد مگر، و ايا يارايان پوشتا و آقا

میں نے اس کے ساتھ جو وہ ہے، اس کے ساتھ جو وہ ہے۔
 ۱۹۹۹ء میں لکھا گیا۔

۳۴- "مہنگا بھون کا مہرچہ اور الہیہ سے تیسرا مہرچہ یا تیسرا ادکار"

[illegible]

کسی پروردگار کے لئے یہ قسم ہے کہ اگر وہ اپنے بندوں کی ساری برائیوں کو
 دیکھتا ہے تو وہ ان کی ساری برائیوں کو ان کے لئے لکھ دیتا ہے۔

کہ خیر تو کرے گا تو میرا سوا میرے ہرچیز کو اس سے خود اعجاز مرید چاہے گا
 میرا کیا ہے میری اشیاء میری دولت میری ہیلاں میری ایک جہاں دگر کی
 آئینہ کچھ ملے نہیں دیا میری کسی ہوا نہ ملے کہ اس کا جیت حال آج نہ ہوتا
 میری کی دانت میرے اور دعا کوئی کی ہے میری کس لالہ میرے اہم میرے کار

[illegible]

میں نے انہیں اس وقت تک نہیں دیکھا تھا کہ وہ کبھی میری طرف سے میری طرف سے۔

بجانب مرا علیهم سطر اقبال حمد -
 صلہ بہار کی بیکر جو اس مقدس کا رمعی اربع ایک کیفیت است

بیشتری بنیاد میں حقیقت کا لائق امتداد یا لولال سے تھا اور اس کو اس

حقیقت ایست که من یا هیچ کس از دیگران عالم را ندانم و اینست که

۱۶۔ قانون مزارعین کے تحت کارروائیاں تیسری قبل امتیاز

شیل کے پاس رہیں گے کی تہی اور اسکو معی نے دو اساد سیلاؤ

تو یہ قبورہ محال کیا ۔ ساقی چو اسی دھوی کے تغیر کیا و ساقی

پیش از این در کتابهای دیگر، به خصوص در کتابهای

ہر حقیقت پر وقت حال کر لیا اور اس طرح سے حیدر کو پیش کر دیا اور علی علیہ السلام
 جہنم کے منتقلی میں شایع تھا تو پیش کر دیا کہ مصلوب ہے مالا لال کہ ایک بار

پیشی کے پیشے سے فاضلی محاکمہ کی تھی چو کہ یہ خطا ہر مونا ہے کہ ابولوال کا
مثبان جو در تا و قریب متقدرا میں اس مناعلی سے علی حضرت

کو کوئی بند نہیں کرتی اور دروں کے رسول نے یہ قرار دیا ہے کہ جس کو کوئی تہیت
حال نہیں ہے وہ رسول میں اس کے متعلق نہ اسے فہم کیا دے اور اس کے بعد

کی یادداشت کا تحقیق ہے۔ اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ ایا میں نے مسلمانوں کو
کے محض حقیقت پر مبنی علیٰ غریب کی سہولت و آسائش کے لیے یہ قرار دیا تھا کہ

مقام میں جائز ہوا دیکھ کر بھی کہہ کر کہ حقیت حاصل نہیں ہے اس لئے کہ

وای بیض کاشی کسا و استراحت مرا و جسته بیض کاشی کسا و چو باد بیا
نگار کنان کز کوی ساقه چو روی کس فلان کسا و گوی کوی ای بس از روی کس

[illegible]

غرض خریدی آئی۔ یہ راستہ قائم کر کے کہو میں کسی دیوانے کی باتوں کو نصیر نہ
 ہوں اس لئے کہ حق سے جدا ہوئے ہیں اور ان کے دل میں جو ہے وہ اپنے دلوں میں

ایک سال میں اس افسانہ تصنیف کا مکمل ہونا چاہیے کہ اس کی شراعت
کراتیہ جموں کے انجمن ہندیہ نے ۱۹۹۱ء میں منظور کیا

تہی ایسا وہ بھل غرض کہ ہوتا ہے جو اسکو مدد دے اور علیہم سے جائداد کا مال بافت
اسکا حق قرار دے کے اسکا حق تہی جو غرض کہ جس کے مال بافت

مقدور گل کسویا دم و سندر و موں دلا میں یہودی کوئل نے یہی ترانہ
تھا کہ یہ کر آیا کمال حاصل دیا ہو کہ صرف حقوق و راضی ہوئے کے حلقہ

اگر تم میں سے کوئی شخص اس کی دعا کو قبول کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر تم میں سے کوئی شخص اس کی دعا کو قبول نہ کرے تو اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

وكانت هذه هي المرة الأولى التي كان فيها

حاجہ سیدہ سالارہ و غلام علی بیگ کی جو اس رات کے موقع پر ہم عورتوں
کو دیکھ کر، سوچ و خیال میں کہنے لگے کہ ساقیہ عورتوں کا نام
کلی دیکھ کر ہی کیا آیا ہے؟

میرا کوئی سہیل بیگم

مراۃ اولیٰ پوالی

میں نے سنا ہے کہ ۱۹۱۲ء میں ۸ مارچ کو

۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کی رقم کے لئے

بمقام سہیل بیگم

سیاستدار کی بیگم نے یہ رقم راکم سوری کو دے کر دی ہے۔

مراۃ - مراۃ علیہا

مراۃ متفرق نمبر ۱۸۵ باب ۱۹

بالکون ریٹا دسگے بگڑا ہوا بنا ہوا راکم سوری کو سوری۔

مراۃ - فریبی محالہ مراۃ علیہا۔

اتھمیل - تان و نہدہ کی ڈگری کی رو سے ملینان ڈگری کی غیر

منقولہ جائیدادوں پر بار قائم کیا گیا ہے۔ حدید و خون جو کئے

بغیر یا ڈگری کی قیاس کیا جاسکتی ہے۔ ڈگری بارہ کے تنوع کی

جو یوں ڈگری کے بعض میں ہوں آیا پابند ہوتی ہیں۔ ضابطہ

ضابطہ و لای ایک ہا با تہ ۱۹۱۲ء آرڈر ۳۴۔

ایک ڈگری کی رو سے ایک متفرق نمبر ۱۸۵ باب ۱۹

کی رہنمائی کے لئے دو سادہ و قسطنطنیہ و جلا دھنا

دقیقہ کا قیاس و سادہ و قسطنطنیہ و جلا دھنا

جائے اردوں پر بطور سادہ و قسطنطنیہ و جلا دھنا

تعمیر پر نہیں ہے ڈگری کے متعلق سادہ و قسطنطنیہ

تعمیر پر نہیں ہے ڈگری کے متعلق سادہ و قسطنطنیہ

کے بعض میں ہوں آیا پابند ہوتی ہیں۔ ضابطہ

اس لئے وہ جانے اور کوئی جگہ نہ سے رہے ڈگری

کی صحت ۱۵۰ رات۔ پانچ سال کی عمر کا ہونا

ڈگری کے لئے ایک ڈگری کی عمر کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

قرارداد ایک ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

تو اس لئے وہ ڈگری کے لئے

ساسا باری

نام

رام کشن

دہلی

[illegible]

۱۰۰۰
 ۱۰۰۰
 ۱۰۰۰

پیشکش: ۱۰ سالہ اسکول لڑکے، لڑکیاں
یہ استعداد رکھتے ہیں۔

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ १ ॥
 श्रीकृष्णाय नमः ॥ २ ॥

نقص اس واقعہ پر کہ جس کی وجہ سے تمام کاموں کا عہدہ الیہین برج
کے آگے، اور جس کی وجہ سے یہ قیاس میں آتا ہے کہ وہ علو

[illegible]

۱۲۶۲ھ میں طرابلس سے۔
منہاجتیب مراجعہ الہی - ایل بنجی -

مسماں میں ہوا تو اچھا نہیں ہم مسرور ہیں۔ ایسے خیرات بننا اور
بے شمار یہ درمیان کا کام فوج ہے جو اس دعوے سے پیدا ہوا

یہی مالک از قسہ ذکوہ بتلایا گیا تھا قصہ کی باز یافت کے

ع کیا تھا۔ مدعیان کی سچت بہنہی کہ سرحدوں لال حوا
مکہ شہ ہندو تھا سا اہلے سال کرے فوت ہو گئے

پیش ہو گئی۔ یہ کہ اس نے متنہا نہ ہو جاؤ گا انتقال ہو جائے گا۔

فقیر ضرورت کے سالہ میں چیتہ رام کے حق میں کیا

ایزدار پر دریا پر چلنے کو مدنی علیہ السلام و علیہ السلام کے حق میں اور ان کے
 میں کر دیا کہ سادات دولاوی و عو کے کہ وہ دن یا رسل و
 ہوئی اور وہ عیان قبضہ یا لے کے مستحق ہیں۔

۱۱۱) مقابلہ برقی علیہ کی حاست سے اس میں سے انکار کیا گیا تھا کہ
وہ لاروی کا شوہر ہے چونکہ لال اپنے دو سر کے بھائیوں سے

۱۱۰۰ تا ۱۱۰۱ هجری قمری
در این سال که در این سال

سے زیادہ عرصہ کا ان کا معاہدہ برقرار رہا ہے، پہلی اور چاندنی
کے ساتھ حقیر و سادہ سال کا بھی یہی عہدہ کی گئی تھی کہ

بهر وقت انچه را كه بخواهيد در وقت موعود بگوئيد
در اين احوال طبعي كه پيدا ميشود بگوئيد بگوئيد

کے لئے اکاذیب تھی کہ سر سون لال اپنی وفادار کے وقت اپنے
بھائیوں سے علاوہ تھا۔ انھوں نے یہ قرار دیا تھا کہ مسلمان

دولاری بخانقاہ لاریہ قاضی کے ہاتھ آئے اور یہ کہ ایسی حالت
میں دعویٰ ان کا دعویٰ منقضی الیحد تھا۔ حالانکہ ضرورتاً

کیسے سوال پر یہ اصول ہے یہ قرار دیا تھا کہ میں جیسا کہ اس کو ثابت کر
کرنے سے قاصر رہتا ہوں لیکن وہ دوسری اس تجربہ کے لحاظ سے

حاج کیا گیا تھا کہ عاقلان مشرک نہ تھے۔
 درافیس یہ بہت لگی ہے کہ یہ قاضی ہو گیا تھا کہ حرم

لال ملحدہ ہندو تھا اور مزید یہ کہ اگر یہ بھی فرض کیا جائے کہ وہ ایسے بھائیوں کے ساتھ شتر کر رہا تھا تو یہی سب

دولاری کا بقیہ خود اسکے اہلکار اور سلاطین کے لئے تھا
 نہ تھا اور یہ کہ زیادہ سے زیادہ دس کروڑ روپے ہوتا تھا

حقیقت حاصل ہوئی تھی۔
استر کا باوجود کسی سے سلوک پر دستاویزی شہادت علیٰ طور پر

اگر کیا ان باتوں کی نسبت میں جا گیا تھا کہ ان کے غم
 میں وہی ملکہ یہ تالو فی تیوہ داخل ہے کہ وہ انہی میں
 کام میں بلکہ صرف محدود و غرض کا مدعا کر رہی تھی مگر ان
 کے لائق دلیل نے مقدمہ سمجھا تو یہ سادہ گنگہ نام ہیج الی گنگہ
 (۱۳) سے لے کر اس میں ان آراء سے استناد کیا ہے کہ ایک
 فاضل ہیج سے تصدیق ۱۶۹۹ء میں نظام کی کمی انہیں وہ حد
 بالکل تسلیم تھا وہاں عورت جاہل اور بد اہلیہ سیا
 کہ انہ کی حیثیت سے تابعی نہ تھی بلکہ اس سے دور بہند
 بود کی حیثیت کا ادعا کیا تھا جبکہ فاضل ہیج جنس کے
 صفحہ ۳۴۹ پر نظام کیا تھا کہ اس کے قبضہ کی وصاف تالو
 طور پر ایک وصیت نامہ کی بنا پر حکم کیل اس کے متوفی بہر
 نے کی تھی و نیز اس روح کی بنیاد پر رکھا جاسکتی تھی جو مقدمہ
 میں پیش کیا گیا تھا جب مقدمہ بخلق مرفوعہ حکام مامع
 بر روی توکل سے مدعو پیش ہوا تو انہیں قبضہ کا سوال بالکل
 نہ ہو گیا تھا۔ اسی حالت میں ہماری داسے میں وہ
 مقدمہ اس بحث کیلئے کوئی نظیر نہیں ہے جو مرفوعان کی
 جان سے پیش کی گئی تھی۔

میں تجویز ہے کہ ہماری رائے میں عورت کی اہمیت اور
مستند رہنا چاہئے کہ وہ بائیس اور بارہ سال سے زیادہ
عورت تک مخالفانہ طریقہ سے قابض رہی ہے اور اپنی کامل
ملکیت کا ادعا کیا ہے ان حالات میں، عموماً کا دعویٰ
مشقی الیاد سے سبب حرافہ کا کامیاب رہتا اور مدد
نہ اند خریہ خارج کیا جاتا ہے جب ایسی عدالت مذاکی فیس سببی
اعلیٰ داخل ہوگی۔
مراضہ خارج کیا گیا

۱۰ صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱ جلد ۱۱ (۱۱۱) ابن کثیر جلد ۱۱ صفحہ ۸۴۔

یاسر پورٹ آباد (اسلام آباد)

مرآة عالمی و لسانی

نمبر مقدمہ ۸۰ ہائے ۱۹۶۲ء اور مفصلہ ۱۹۶۲ء
اجلاس پمٹرس لنڈے، مسٹر جسٹس ریڈ زونجی کی میز پر
ہندو تیری ریٹا دیوار کی سال نیام بادل شگہ وغیرہ فرہ ہائے
محکمہ عائد ولونی ایک ۵ ہائے ۱۹۶۲ء صحت ۴۰ ۱۹۶۲ء
نمیل ڈگری سلام ڈگری کی شیخ مشرقی سلام آیا ڈگری
ے زرخن والی حال کر کتا ہے مناسب بارہ کار

روکھن جو کئی ایسی ڈگری کے علم، جس میں یہ سلام ہو جو سلام
کی منظوری کے لئے علیحدہ دعویٰ کے ذریعہ سے منجی
کے لیے ہو ڈگری دار سے ایسا درست دلائل مل سکتا۔

اور اسکا چارہ کاری ہے کہ وہ دوسرے مضمونہ مسائل
دلواری کی غرض درج ذیل میں کرے

(لطائفِ رحمت کی گنجی)

مشرقی سلام اس کا کیا مدد میں تو انکے دنگری سے متباد
عہد کر کے انکو کئی ڈگری موجودہ دورہ یہ دیکھ کر یہ قاضی
سوتا ہے کہ وہ انکے حاضر دنگری ہے۔

روايتش سام راقم نش سگه ايدين لادو رت سگه سگه
صمعي اكي تقليد سگه سگه

ہم عدالتوں کا ایک مقدمہ اور بہت سی اعلیٰ درجہ کے ججوں کے ساتھ
اس امر کی اطمینان دے کر کہ عدالت کے فیصلے کسی سے رخنہ نہ
کوئی نقصان نہ پہنچے۔

روح نام کھپڑ دی سکاٹھے دی سیریں لانا نمبر ۲۲ ص ۱۱۱
کی تعلیم گنگلی۔

تمیل مرافقہ ثانی سارا رضی و گری مصد ر سار و نمٹ چج لہجی

التي هي
سام
ادراك
والله

(۴) آئین دارلاروت کلمتہ علیہ ۴۴ صفحہ ۴۸۴

صرف ایک دس روپے کا رہنمائی نام اعتبار رکھتا
 ایک درخواست ہے جو آرڈر ۲۱۰۰ کے بموجب پیش
 کیا ہے۔ لیکن اس مقدمہ میں ایسی درخواست تقضی الیہ
 ہو چکی ہے۔ ایسی حالت میں مراجع کی درخواست خارج نہیں

مشرقی سلام جاہل اور یہ حرم کیا تھا انہیں اس اصول سے
استناد کیا گیا ہے کہ سلام عام میں حقیقت کا کوئی معاہدہ نہیں کیا جاتا اور
جو کہ سلام کیا گیا تھا وہ بریوں کو دیکھا نہیں جاتا اور حقیقت یہ ہے
حق اور یہ کہ مشرقی سے یہ خطہ اٹھایا تھا کہ ممکن ہے کہ کوئی گری
نہیں ہو سکتی تاہم ثابت ہوا اس دگری کے جواب کی منہ بجا تکلیف دہ
نام واقع ہو گیا کہ کوئی حوالہ نہ تو کبھی پیش کیا گیا تھا اور نہ پیش کیا جاسکتا
تھا یہاں اشیاء اکل مختلف میں رام بھارت نے انہیں بھارت کا
اور انہیں اور اسکو حال کیا تھا کہ جو سلام ملکہ دگری اور
بہرہ یعنی تمام کا وہم تھے اور اس کے خلاف کوئی اثر نہیں رکھتے تھے۔
پہن اور داروں کے مشرقی سلام سے ایک ناچار دگری کی رو سے
وہ رقم واصل کی ہے جسے متعلق انہیں کوئی حق حاصل نہیں ہے اور
مشرقی کے حق میں صرف ان کوئی موجود ہے جو اسکو اس امر کا مستحق
قرار دیتا ہے کہ وہ اسکو واپس حاصل کرے۔ یہ ایک طے شدہ اصول
ہے کہ مشرقی سلام اسکا یا بد نہیں ہوتا کہ وہ دگری سے تجاوز حالت
پر نہ رکتا اگر کوئی دگری موجود ہو تو وہ تیس کر نیکا جائز ہوتا ہے
کہ وہ ایک بار دگری ہے یہ اصول برلوی کونسل سے رپورٹ میں
نامہ رام سن سنگھ (۷) میں قرار دیا تھا اگر تاہم مختلف ہوتا تو
قبلی سلام کی خریداری کی گئی کہ جس قدر باری رہ جائے گی سلام
شہرہ جاہل کی نسبت مدیون دگری کی حقیقت میں نقص کے اور اس
صورت کے میں جبکہ جاہل سلام کرنے کی نسبت کوئی اختیار تھا
خالص تھا فرق کو مشہور مقدمہ دوراب علیاں بنام مہاراجہ (۸)
میں تسلیم کیا گیا ہے۔

ایک حال کے مقدمہ میں جس میں ایک سلام علیحدہ دعوے کے ذریعہ
منسوخ کیا گیا تھا اور مدیونان دگری کو جاہل کے قبضہ پر مال کیا گیا
تھا حکام کا یہ مقام برلوی کونسل نے یہ قرار دیا تھا کہ خریداران (۹)

مدیونان دگری ہے اور اس دگری کی واپسی کے مستحق تھے جو مدیونان
کے قرضہ جات کی سیاق میں ادا کیا گیا تھا اور ان کے لارڈ جانسن کی
کے فیصلہ و حرم نام کا مدیونان دگری ایسا ہے دی پیرس (۱۰) کا
حوالہ لیتا ہے کہ ایسا ہوتا تھا کہ تمام عدالتوں کا ایک مقدمہ اور اعلیٰ
ترین فرسز یہ ہے کہ وہ اس امر کی استیلا رکھیں کہ عدالت کے فیصلے
کسی ذاتی مقدمہ کو کوئی امتحان نہ ہو سچے اور انصاف نے یہ ظاہر کیا
تھا کہ خریداران سلام سے زراعت عدالت میں حکم منظور
اور سلام کے اعتبار پر کیا تھا اور وہ اسکو واپس لینے کے مستحق تھے۔
مرفوعہ میں کچھ ایسی چیزیں تھیں کہ دگری کا یہ سوچ نہیں کیا جاتا کہ وہ
ہر ایک کی ملکیت میں تھا کہ اسکا اثر رام بھارت پر پڑتا تھا یہ
ہو تھا کہ دگری کو دراصل کلکتا مسودہ لیا گیا تھا۔ دگری ایسا
رہن کی بنا پر نہ کرنا لایا جاوے کہ سلام کیلئے حق جسکی یہ تسلیم
نے کی تھی۔ چونکہ یہ قرار دیا گیا تھا کہ تنظیم کو کوئی حق باہر اور عدالتوں
کو نیکا نہ تھا اس سے سلام کی گری کلکتا بیکار ہوگی اور کامیاب
مدی تمام جاہل کو باریانت کا مستحق تھا اور اس نے دراصل اس
حال کو لیا تھا اسی حالت میں اس بحث سے مرفوعہ علیہم کو کوئی دو
نہیں مل سکتی۔ خذ الذکر نے یہ رقم میں کے وہ مستحق نہ تھے کہ گری
اور سلام کی رو سے حال کی ہے جو نا جائز تھا اور وہ بصیغہ انوکھی
اس سے باز نہیں کہ اسکو مرفوعہ کو واپس کریں

یہ سوال یہ آیا اور خواست دفعہ ۴۴ یا دفعہ ۴۴ میں جو مطالبہ دوا
کے تحت آتی ہے یہ سید و شہورہ بن اعلیٰ "ترمیم یا ترمیم کی موافقت"
جو دفعہ ۴۴ میں استعمال کیلئے میں بظاہر زیادہ تر ایک کارروائی
میں شامل نہ کرانی یا جو ترمیمی سے متعلق ہوتے ہیں نہ کہ ایک علیحدہ
دعوے سے ہیں یہ قرار دیا گیا کہ ظالم دگری ایک خاص طریق
پر جب العمل نہیں ہے لیکن ایک اور طریقہ جس میں ایک دگری

مدیونان دگری
نام
مدیونان دگری
مدیونان دگری

یہ رقم کی ازمانت دار و ایذا دار و رانی ہوا ہے۔
 جس کی کوئی ذمہ داری نہ ہو۔
 بعد ازاں سے بدل کو اب اس پر مدینہ ہوا۔
 الی ہے آج سے بدل کے نام سے اسکا حق ہوا۔
 کہ اس کے خلاف رزق کیلئے دیا۔
 ایک سگ سام حلال سگہ اندر لیسر و ملکہ ۱۳
 کی تعلیم لگائی۔

ہر ایک بنیادی فیصلہ بعد ہر بار و پیشہ ۱۔ از ۲۹
 بدوری ۱۹۲۲ء مشورہ فیہ لہ مرہ نصف میلون
 ۲۲ ستمبر ۱۹۱۹ء

مخالف مرافقان مسز اس ایم لکٹ اس سسر۔
 سہ اس مرادہ ملہ مسز نارائن برستاد۔

پہلی جیسٹس لکٹ اس مقدمہ سے مرافقان کو یقین دہانی
 دینا کہ ان کے حق میں ایک ریٹنگی ہوگی۔
 کہ ان کے حق میں تمام حقائق حقیقت سے عیاں کیا جائیں گے۔
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق

کہ ان کے حق میں تمام حقائق حقیقت سے عیاں کیا جائیں گے۔
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق

اس کی کیا حق ہے؟
 جس کے لئے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق

اس کی کیا حق ہے؟
 جس کے لئے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق

اس کی کیا حق ہے؟
 جس کے لئے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق

اس کی کیا حق ہے؟
 جس کے لئے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق

اس کی کیا حق ہے؟
 جس کے لئے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق

اس کی کیا حق ہے؟
 جس کے لئے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق
 اور ان کے قریب سے ان کے حق میں تمام حقائق

۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰

نام ایہ مہتمم ہستی۔ ایستار الی (۱۱۶) میں فراروا ہے کہ دوسرا مہتمم
مستحق ہوتا ہے جس کا کوئی دگر کی کاروائی مان کے پیشہ طور پر فراروا
کی گئی ہو۔ مگر مستری نظام دلوں دگر کی کے قائم مقام کے طور پر
دیا یا سنگا ہو چکی غرض اس نے نظام حاصل کی تھی تو سوال دلی نظر
میں اس قسم کا ہوتا ہے جو دفعہ ۴ کے تحت آتا ہے وہ ایک ایسا
سوال ہے جس کا تعلق دگر کی کے ایفاسے ہے کیونکہ اس میں یہ
کہا گیا ہے کہ دگر کی کی عیانی میں نہ ہو جائے اور دگر کی کی ہے
اور اس کے لیے دیکھا کہ اس کا ایک ٹیکورٹ مدرس کی تعلیم دے رہا
ہے۔ نامہ باناوں (۱۱۷) موجود ہے کہ عالتی نظام کا تعلق
انہی سے ہے جس کا مستحق اور باندہ ہے کہ وہ ایسے سوال کا
جس کا تعلق دگر کی کی عیانی سے ہو دفعہ ۴ کے بموجب تصفیہ
رہے۔ فائل عجوبہ نے پریوی ڈنسل نے فیصلہ فرمایا کہ اس کا
تمام کا لید اس سوال (۱۱۷) کا جواب دیا ہے اور اس کی تعلیم دے
میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ہاں سوال کی عدالتوں کا عمل دفعہ
۴، ۱۱۷ میں ہے۔ مگر وہ ضابطہ دلوں کی عمارت کی تجدید
تعمیر نہیں درست تھا اور یہ کہ یہ دفعہ ۴ کا ایک مستری سوال زیر
بحث سے غرض رکھنا تھا جس نے دفعہ کے اطلاق کے انشاء کے طور
پر یہ قرار دیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ میں اس کے خلاف رائے قائم
کی گئی ہے۔ اس طرح مہتمم بحث سامہ لے رہا تھا کہ دگر کی (۱۱۷)
میں یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ ہستی کی ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰ کے
ہائیکورٹوں نے فیصلہ جات کے خلاف ہی اس عدالت کے
ایک اجلاس کال نے حال میں سٹیٹاؤم بنام حاکمی رام
۱۱۷ میں اگر میں طور پر قرار دیا ہے کہ اس کا تعلق یہ نظام کیا تھا کہ
دلوں دگر کی اور اس مستری نظام سے ہے مابین سوال بھی جواب

۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰

مستار اور ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰ میں یہ فیصلہ دلوں دگر کی کے لئے ہے
کاہرہ انہی میں ہے کہ احکام کے تحت آتا تھا۔ ایسی حالت میں
یہ خیال کرنا کہ اس میں اس کے مستحق ہیں کہ اس در خواست
کو اس طور پر دے کہ اس کے وہ احکام مندرجہ دفعہ ۴ کے
تحت آتی ہے۔ اگر ہم اس طرح سے ملکیں نہ تھے تو یہی ہیں
دفعہ ۴ کی مشابہت سے دفعہ ۱۵۱ میں مذکور کے تحت
ایہ اصل اختیار سے استعمال میں مستعدہ داورنی عطا
کے لئے کیلئے ۱۱۷ ہونا چاہئے تھا۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہاں
اس سوال کے جس کا تصفیہ اس مرافعہ میں کیا گیا ہے فریقین
کے مابین کوئی سہالی ریکٹ نہیں ہے اور اگر اس بات کی
ضرورت سمجھی جائے کہ اس سوال کی تحقیقات مہتمم ہی میں
ہیں ہو تو یہ محض فریقین پر غیر ضروری خرچہ عاید کرنا ہو گا۔
ان دفعہ کی بنا پر جو تلبانی جاہلی میں ہم مرافعہ منظور کر
میں اور مرافعہ کو اس قسم کی بات کہ اس نے دعویٰ کیا تھا
مرافعہ تسلیم دگر داروں کے خلاف تمام عدالتوں کے فریق کے
ساتھ دگر کی عطا کرتے ہیں جس میں اگر اس عدالت کی کوئی فیص
ہو تو وہ بشرح اعلیٰ داخل ہوگی۔ مرافعہ منظور کیا گیا۔
ہائیکورٹ میں
مرافعہ ثانی دلوں

مہتمم ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰ میں یہ فیصلہ دلوں دگر کی کے لئے ہے
کاہرہ انہی میں ہے کہ احکام کے تحت آتا تھا۔ ایسی حالت میں
یہ خیال کرنا کہ اس میں اس کے مستحق ہیں کہ اس در خواست
کو اس طور پر دے کہ اس کے وہ احکام مندرجہ دفعہ ۴ کے
تحت آتی ہے۔ اگر ہم اس طرح سے ملکیں نہ تھے تو یہی ہیں
دفعہ ۴ کی مشابہت سے دفعہ ۱۵۱ میں مذکور کے تحت
ایہ اصل اختیار سے استعمال میں مستعدہ داورنی عطا
کے لئے کیلئے ۱۱۷ ہونا چاہئے تھا۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہاں
اس سوال کے جس کا تصفیہ اس مرافعہ میں کیا گیا ہے فریقین
کے مابین کوئی سہالی ریکٹ نہیں ہے اور اگر اس بات کی
ضرورت سمجھی جائے کہ اس سوال کی تحقیقات مہتمم ہی میں
ہیں ہو تو یہ محض فریقین پر غیر ضروری خرچہ عاید کرنا ہو گا۔
ان دفعہ کی بنا پر جو تلبانی جاہلی میں ہم مرافعہ منظور کر
میں اور مرافعہ کو اس قسم کی بات کہ اس نے دعویٰ کیا تھا
مرافعہ تسلیم دگر داروں کے خلاف تمام عدالتوں کے فریق کے
ساتھ دگر کی عطا کرتے ہیں جس میں اگر اس عدالت کی کوئی فیص
ہو تو وہ بشرح اعلیٰ داخل ہوگی۔ مرافعہ منظور کیا گیا۔
ہائیکورٹ میں
مرافعہ ثانی دلوں

۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰ میں یہ فیصلہ دلوں دگر کی کے لئے ہے
کاہرہ انہی میں ہے کہ احکام کے تحت آتا تھا۔ ایسی حالت میں
یہ خیال کرنا کہ اس میں اس کے مستحق ہیں کہ اس در خواست
کو اس طور پر دے کہ اس کے وہ احکام مندرجہ دفعہ ۴ کے
تحت آتی ہے۔ اگر ہم اس طرح سے ملکیں نہ تھے تو یہی ہیں
دفعہ ۴ کی مشابہت سے دفعہ ۱۵۱ میں مذکور کے تحت
ایہ اصل اختیار سے استعمال میں مستعدہ داورنی عطا
کے لئے کیلئے ۱۱۷ ہونا چاہئے تھا۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہاں
اس سوال کے جس کا تصفیہ اس مرافعہ میں کیا گیا ہے فریقین
کے مابین کوئی سہالی ریکٹ نہیں ہے اور اگر اس بات کی
ضرورت سمجھی جائے کہ اس سوال کی تحقیقات مہتمم ہی میں
ہیں ہو تو یہ محض فریقین پر غیر ضروری خرچہ عاید کرنا ہو گا۔
ان دفعہ کی بنا پر جو تلبانی جاہلی میں ہم مرافعہ منظور کر
میں اور مرافعہ کو اس قسم کی بات کہ اس نے دعویٰ کیا تھا
مرافعہ تسلیم دگر داروں کے خلاف تمام عدالتوں کے فریق کے
ساتھ دگر کی عطا کرتے ہیں جس میں اگر اس عدالت کی کوئی فیص
ہو تو وہ بشرح اعلیٰ داخل ہوگی۔ مرافعہ منظور کیا گیا۔
ہائیکورٹ میں
مرافعہ ثانی دلوں

اس بیڈل کا وہ مقابلہ کر کے اسلئے وہ قبضہ چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئے اور نتیجہ یہ کہ انہوں نے تین تین قبضہ زمینیں دیا اور یہی صورت میں غلطیوں میں صیر ہو گئے کہ ہر تینوں کو زمینیں کیلئے انش کرنا تھا حال ہی میں ایکورٹ کلکتہ میں ہی سوال مقدمہ نمٹ گیا کہ تمام جہاں ملک (لا) میں زمینیں کیلئے پیدا ہوا تھا جو ایک ایسا مقدمہ ہے جو علی طور پر موجودہ مقدمہ کے باقیل غائل سے اس مقدمہ کے خلاف میں منسوخ ہے ایک مرتبہ انتفاعی اس امر اسی کی بیڈل کی کیا بنا پر زمین کیلئے انش کر سکتا ہے جو اسکو رہن کے شریک حصہ دار ہے جسکو وہ ادائیگی تقسیم میں ملے ہو سو کے معاوضہ میں ہی ہوا اور وہ دفعہ ۹۹ قانون تقسیم زمین کی روایاں کے منسوخ نہیں ہے اس مقدمہ میں واقعات تمام علی انش کیلئے دیئے گئے جو مقدمہ مذکور میں وہ رہن کا مقدمہ تھا کہ حقیقت میں کسی حصہ کا ملک حاصل از اضیاء کا جن پر رہائش یافتہ تھے ایک تقسیم بعد عمل میں لائی تھی اور مرتبہ کون حصہ داروں نے بیڈل کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں اس اضیاء مروجہ واقع ہوئی تھیں اور یہ قرار پا گیا تھا کہ دفعہ ۹۹ قانون تقسیم حقیقت با اس قسم کے مقدمہ متعلق ہیں تا کی جرحہ قیام اور کیا تھا کہ مقدمہ واسطہ احکام دفعہ ۹۸ فقرہ درج قانون انتقال کے تحت آتا تھا اور یہ کہ اس دفعہ کی رو سے زمین تھیں تھا کہ پٹوارہ کے بعد بیڈل کر دئے جائے پر زمین کیلئے انش کر دی میری رائے میں یہ حرافہ کا ایسا ہی ہونا چاہئے اور زمینیں سب انیسٹن جج کا فیصلہ منسوخ ہونا چاہئے لیکن چونکہ انھوں نے مینا کے سوال کا کوئی تصفیہ نہیں کیا ہے اور ہمارے روبرو وہ واقعات ہیں جن پر اس سوال کا انحصار ہے مقدمہ عدالت ماتحت مرافقہ میں اس غرض سے واپس کیا جانا چاہئے کہ اسکا فیصلہ امر دم پر جو پیش کیا گیا ہے کیا جائے یعنی آیا انش میں متعلقہ غرض ہی مرافقہ ان حرافہ کے نزدیک صحیح تھی ہیں مقدمہ کا دوسرا حرج یہی ہے کہ سوال پر عدالت ماتحت

مرافقہ کے فیصلہ کے نتیجہ پر سخت ہو گا۔
جسٹس کلونٹ سہاسے میں تفت ہوں جسٹس کلونٹ سہاسے
ہالی کورٹ الیاباد
 مرافقہ ثانی دیوانی
 نمبر مقدمہ ۶۲۱ ابابتہ ۱۹۱۱ء منصفہ ہری سندھ ۱۹۲۳ء
 باجلاس مسٹر جسٹس گوگل ریشاد۔
 لالہ گہال مدعی مرافقہ بیام علیہ لالہ مدعی علیہ مرافقہ قبضہ مخالفانہ۔ بار ثبوت۔
 جب مل ہائی کی نالٹ کا تھا اس سارے کیا تھا کہ دردیہ تھا حق حاصل کیا گیا ہے تو یہ مدعی کا فرض نہیں کہ وہ یہ ثابت کرے اسکا قبضہ عدالت مارہ سال کا ہے بلکہ دردیہ قبضہ مخالفانہ اپنے حق کے ثابت کر دینا بار مدعی علیہ پر ہوتا ہے۔
 صاحب وزیر ہند نام علی کانی و مارا وادین کیسہ جارج ۹۰
 جے چند نام گورنر مسٹر ڈائین کیسہ جارج ۹۰
 مرافقہ ثانی بنارہی ڈگری ڈیشنل جج درج اول علیکہ موزہ ۹۰ جولی
 پنجاب مرافقہ مسٹر لال۔ منجانب انو علیہ مسٹر اقبال احمد فیصلہ مدعی کی جانب سے مرافقہ نہیں ہوا ہے جو اس نالٹ سے پیدا ہوا ہے جو ایک باغ بیانی لگان کے قبضہ اور ہر حصہ کے ایک ہی تھی واقعات جب ذیل معلوم ہوتے ہیں۔ خادم حسین ایک بیگہ علیوی اور اسی کا بیانی لگان ابتدائی سطحی لا تھا اسنے اس اراضی پر ایک بلع دکھایا اور کوٹاں آبد و دیا۔ ۴۰ جویہی کوٹاں سے وہ باغ اور کوٹاں گنگا سہاسے کو بیج کر دیا۔ ۲۳ فروری ۱۸۸۱ء کو گنگا سہاسے نے وہ باغ اور کوٹاں اللہ بخش کو بیج کر دیا۔ اللہ بخش مدعی علیہ کا پاپ تھا۔ ۳۰ جون ۱۸۸۱ء کو اللہ بخش نے بھی

رام سنگھ پرتا
 بنام
 دیو ساسی
 (دہشتہ)

صفحہ ۱۸۰

نام مذکور
نام
دبی ساسی
(شعبہ)

باز یافت کیلئے رجوع کیا تھا جو انکی بریل کی زبان سے اب اس کی مدد سے
دعویٰ کو دعویٰ کیا گیا کہ اس وقت وہ عدالت میں لکھنے کو اور مجھ کو دوسرے عدالت
ایک عدلیہ میں سماعت ہوا۔

ذی علم نہ صرف ہے بلکہ دو دفعہ یہ عرض تھا کہ جان میں تھا کہ
اس وقت عدلیہ میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ اس وقت وہ عدالت میں لکھنے کو اور
مدعی علیہ اس کے بعد بار دہشت کے ۱۰ دفعہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
میں لکھنے کو وہ یہ ہے وہ آیا مدعی دفعہ ۱۰ قانون انتقال کا حکم دے کہ
اسے ہر دفعہ کیلئے دعویٰ کرنا چاہئے ہے اور دفعہ ۱۰ آیا دعویٰ منسفی السواۃ
ذی علم بار دہشت کے یہ ہے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ
قانون انتقال کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ
انوں میں اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ
رجوع دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ
بطور خیال تھا کہ دفعہ ۱۰ کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ
امری طرح کیلئے جو کہ اگر کسی ل کا کوئی ملک ہے بلکہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
مستحق اس قانون کے مطابق عمل میں آئی ہو اسے بھی یہاں دیکھ کر کسی چیز پر
کوئی دفعہ قائم کرے تو اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ
ایسے حالات میں یہ بھی اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
انکی بددعا تھی کہ دعویٰ نے بھی اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
رجوع دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ
یہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
میں اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ
نے اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
یہ احاطہ نہیں دیتی تھی کہ وہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
یہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

جہد دعویٰ میں اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
تعلق تھا کہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
سارو نیست جمے اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
کی تہیں میں اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
جہاد کو اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
حرمہ سے جہاد کا حکم دے کہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
طالب اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اگر اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
کوسلانی ذی علم بار دہشت کے یہ ہے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ اس کا حکم دے کہ
وہ موجود تھا کہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
نہیں ہے وہ دفعہ ۱۰ کے اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اور وہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
یہاں اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
تھی اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
چونکہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
دور اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
ما سنان کی تہیں اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
تھیں اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
وہ دفعہ ۱۰ کے اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
مستی اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
جملہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
جو اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

ایک بار
نام
نہ ہند
لایا

دو ایمہ کہ ان ناظرین برادر مدعی کو پہنچ کر دیا بہ حال کسی ہوسعدی
باعتبار نہایت الیہا باخ متنازعہ کہ عادی اللہ بخش کا نام دینا
دستور کے آخری بند و سب میں مدعی نے کاغذات کی تصدیق اور اپنے نام
پیش کیا اور دست نویس کی مدعی علیہ جو اللہ بخش کا بیٹا ہے لکھا
ہوئے اسکا سند اور مکتوب ہو گئی اور مدعی کا بیان پایہ پر کہ اس فصلہ
کی تصدیق پر مدعی علیہ نے سب مدعی کو بعد غل کر دیا اور باغ میں
تہہ ہر سب کا لکھ لیا اور ابہا موجودہ مالش میں دوسرے کو لکھنے
پر مجبوری ہو گئی ہے۔

چھاپہ بی بی کی کہ مدعی علیہ اس قطعہ پر بھی کا آسانی دیکھا ہے
اور یہ کہ میرانی لگان قابض پر دیا گیا کہ اللہ بخش کی جانب سے مدعی
کے بھائی کے متخیر انتقال کیا گیا تھا وہ کسی ناندھی نہیں ہو (۳) یہ
دعا اور اسکا پیشتر قضیت اللہ بخش مخالفانہ مالکانہ فیضہ لکھی تھی
ان پلٹنگ کے ساتھ فریقین حقیقات کیلئے پیش ہوئے عدالت تحقیقات
نے یہ تجویز کی کہ جائداد ساڑھ اکھنڈ بمقام لگان تھا اور مدعی علیہ اسکا
پیشتر قضیت ہمیں فی حقیقت دیکھائی ہے حال سکتا تھا اور یہ کہ مدعی
اینا حق اور قبضہ ثابت کر دیا جو ان تجاویز پر اس وقت کو بطور حرج نے مدعی
کا دعویٰ ذکر ہی کیا۔ مدعی علیہ نے مرقعہ کید ذیل علم دستک جمع دیکھا ہوا
ابتدائی اس تجویز میں اتفاق کیا کہ قبضہ مدعی کا تھا اسکے بعد انھوں نے
قبضہ کے سوال پر مجبوری اور یہ تجویز کی کہ مدعی اندرون بارہ سال
اپنا قبضہ ثابت کرے تاہم ہاں یہ تجویز دو وجوہ سے ناقص ہے۔ اولاً
یہ کہ معلوم ہوا ہے کہ فی علم حرج نے یہ خیال کیا تھا کہ کسی مقدمہ میں میں
نام لاس سالہ اس بنا پر کیا جاوے کہ قدامت کے ذریعہ قبضہ حاکم کیا
گیا جو تو یہ فریق مدعی کا چونکہ وہ یہ ثابت کرے کہ اسکا قبضہ اندرون
بارہ سال کا ہے کہ وہ بطور حرج نہیں ہے اور اپنے مخالفانہ مالکانہ حقیقت
نہایت کر دیکھا بار مدعی علیہ پر جو مقدمات صاحب وزیر مہند نام

چیل کالی مارا را (۱) اور جے جے تمام گرد شاگرد (۲) سے مشاطہ ہر پہلو پر
وجہ کی بنا پر تجویز دیکر کہ قبضہ نہیں کیا گیا سلسلہ یہ چونکہ ذیل علم دستک
نہایت اپنے فیصلہ میں کہا ہے۔ وہ قبو لیتیں اور دوسرے میں ہر مجلس ہوائی
میں کی گئی ہیں اور جیسے مدعی استدلال کرتا ہے کی طرح قبضہ کا ثبوت نہیں
میں یہ بالکل صاف طور پر نہیں معلوم ہوتا کہ ذیل علم حرج کا کیا مطلب
ملک ہے کہ وہ قبضہ ثابت کرنے کیلئے کافی نہیں لیکن باوجود انظر میں
ان پر کیا ہو کہ مشقی بات جو آسامیوں نے کی ہیں کہ قبضہ کا مطلب
صفائے میں عمارت بنانے کیلئے درخواستیں کی گئی ہیں قبضہ کا مطلب
بہتر شہادت ہے کہ اگر ان سے یہ معلوم ہو گا کہ وہ کون شہادیں
تھے چکا حقیقی قبضہ پر اور اس کی جانب سے وہ سپر قابض ہیں اور
درخواست سے یہ ثابت ہو گا کہ کسی وقت ایک جماعت نے یہ کیا تھا کہ
وہ جائداد تنازعہ کی قابض تھی اور مجلس صفائی کی اجازت کی تھی
کی طرف سے کہ وہ نہایت شخص قابض کے اجازت مجلس صفائی جاہل انڈیا
تقریر کا کام کرے اسے میں اس تجویز و اتعاقی سے منظور نہیں کر سکتا اس
کو قابل اطمینان طریقہ فیصلہ کرنے کیلئے سیرے لے یہ ضروری ہے کہ
سب ذیل تفصیلات پر تجاویز طلب کروں۔

(۱) مدعی جائداد تنازعہ پر پہلی مرتبہ کس قابض ہوا اور کب اسے
وہ حق مخالفانہ مقابلہ مدعی پیش کیا اور کب سے مدعی کو اس کا علم
کوئی جدید تحقیقات نہیں کی جائے گی۔
تجاویز کے وصول ہونے پر سب معمول دس نوم کی مہلت
عدالت کے لئے دیکھا جائے گی۔ مقدمہ واپس کیا گیا

(۱) انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۹۱۲
(۲) انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۳۶۶

۱۸۸
نام
اندھری
پتہ

حشر لنگڑی میں ایک محال مالک ہے جس کا تعلق نیربہ ہے
محال ترک بیجا جو اس نام کے صرف ایک شخص پر تعلق ہے
اس کا نسب مزاج کے علاوہ دوسرے مالکوں کی مانند نہیں
یہ شخصہ خال کی حقیقت سے کیا گیا تھا اور لنگڑی اس کا دھڑا ہے
مل میں آنا اور اس پر مالک لنگڑی جس کی گئی تھی۔ اس وقت
وہ دریائے گراس کے شمالی جانب اس محلہ میں واقع تھا جو اس
مالک کے تعلقہ اگر وہ اس کے نام سے نہیں ہے۔ شروع میں
لنگڑی غازی پور کے اور بعد میں کلکتہ تعلقہ کے رہا۔ اس کا
نام تو ۱۸۰۰ء کے طور پر کیا گیا تھا اور اس کی دہائی میں
تعمیر کی گئی۔ وہ رہا تو وہ لنگڑی اور چھ سال تک رہا۔ آپ رہے
تھے۔ محال۔ پہلی گھاٹ سے اچھوٹی گھاٹ پر ضلع شاہ آباد میں
برآ ہے اور کیر حیدر کے بعد پھر قلعہ کاشٹ ہو گیا۔ اس وقت
مالک متحدہ ضلع علیا کے جبر لنگڑی سے بہا میں شاہ آباد کے
مشیر لنگڑی میں جو اس وقت بنگال کا ایک حصہ تھا وہ قلعہ لنگڑی
میں رہا۔ یہ وہی کوئی شخص لنگڑی اور اگر یہ کیلئے نہیں رہا
وہ اس کے خاں اسلام لنگڑی اور اسی محلہ لنگڑی کی عدم
حضور کے انتظام کی رو سے علیا سے لنگڑی کی عدم
کی۔ پھر یہ اس کو سلام کیا اور جلی مونس والوں کی عدم
کہ وہ سب اس نام کے عوام مساف کوشت اس کو فوج
کے بہار۔ وہ وہاں کے بے محلات زیادہ اس مقام
میں رہا کے جنوبی جانب واقع ہیں یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ لنگڑی
اک ہی ہے۔ انھوں نے یہاں کیا ہے کہ یہ لنگڑی زمین لنگڑی کے
اور یہ تمام اقسام ہیں اور یہ کہ ایسے تمام اقسام ان شرائط
کی رو سے ہیں۔ ان کے موروثوں سے ہیں۔ اس کے
میں بہت سے محال کیا تھا جس میں داخل تھے جو اس وقت

طے پائی تھی اور وہ لنگڑی سے تعلقہ ہیں۔ انھوں نے
ایسے حالات میں تمام کرنے کی نسبت سرکار کے حق پر اعتراض کیا
ان بہ بحث کی ہے کہ لنگڑی جس کا ادعا کیا گیا تھا وجہ الادا
رہی۔ انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کی مقصودہ ارضیات کے
ساتھ ترک تھا کی شاہ۔ منشا۔ یہ ہیں کی گئی ہے اور اس کے علاوہ
انھوں نے ناقص اور مہیا بندہ سا بندہ کی بار بار سلام کے جواز پر
اعراض کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کا کیا جبر تھا
یہ ہو کہ دوسرے جگہ شاہ آباد کے روبرو۔ وہ دوسرے جگہ کو موجود
دعویٰ دائر کیا گیا۔ دوسرے جگہ کے روبرو دعویٰ کامیاب رہا اور
ان کے فیصلہ کی ناراضی سے یہاں نے اس میں مزاحمت کیا ہے
مزاحمت کے طور پر مزاحمت جاندہ پر قابض ہے اس نے یہ بھی
بحث کی ہے کہ اس کے تعلقہ جابر حیدر میں ہے۔ اور
اس نے دفعہ ۱۸۰۰ میں بنگال بمبورا باقیہ سلسلہ سے استناد
کیا ہے اور یہ بحث کی ہے کہ اس کی زمین لنگڑی کے پیچھے ہٹ گیا
وجہ سے تدریجی اضافہ سے حاصل ہوئی تھی اور وہ اس کے محال
کے ساتھ اضافہ کے طور پر تصور کیا جانی چاہیے۔ اس کے جواب میں
مقام علیہ نے یہ مذہب نہیں کیا ہے کہ وہ دیر بحث ان مقدمات کے
تعلق نہیں کرتی ہیں۔ اس کی شناخت دوسرے شخص کی جاندہ اور
کے طور پر سمجھا سکتی ہو تا یا مزاحمت نے ایک مقامی رواج کے ہو جو حقیقت
کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کی رو سے تمام زمین لنگڑی کی ملک
دہاوریہ کے متعلقہ کناروں برالگوں کے معاملات کے مابین مذہبی
ہے۔ مزاحمت نے ایسے رواج کے وجود پر اعتراض کیا ہے۔ سوم یہ کہ
مزاج نے اپنی حقیقت ساتھ مالکوں کی دست و داری یہی ہے
جس کی وجہ سے محال چھ سہ عوام کی ملک ہو گیا اور جب وہ متقابل
کنارہ پر برآمد ہوا تو وہ مناسب جاندہ تھی جس سے دفعہ ۱۸۰۰ میں

اکبر شاہ
نام
سب ریہند
اٹینہ

کھل جانا ہے دریا گھاٹی ہوا کی قسم اور وہ دو نوں میں تھلا دینا۔
ہوئی ہوئی کینہ باہم کسادوں کو توڑنے کا نہری عجیل گل دریا کو کھلا دینا۔
اور دریا کی دوار میں فوری تغیر ایک شخص کی ارہی کا دوسرے شخص
کی ارہی میں بھٹنا کھلانا ہے ترک تیا کے عین قرب و جوار میں
کناروں کو توڑنے کا عمل مالہا سال سے دریا کے شمالی کنارے کا
ترقی پذیر ہے تقریباً سٹھ منہ خود موضع ڈوہتے لگا کیر کو دریا کا
دوار بیلچہ شمال کی طرف منتقل ہو گئی تھی جب ارضیات ارباب چاہتے
ہوئے اٹ رومیو مالک متحدہ کی حاجت غرق شدہ زمین کے مناش
کے ماس سے مالکوں کی مالگوار سی ملتی کر دیتی تھی یہاں تک کہ
۱۲ سال کے بعد تک صرف برائے نام رقم اکھیالی تھی سٹھ سال
میں تمام موضع غرق ہو گیا تھا اور مالگوار سی کی اورانی ملتی کر دیتی
اور مالگوار سی کے حساب میں سال بہال جہ مالگوار سی نہا کی جاتی تھی
تھی لیکن یہ ظاہر ہو تا کہ کبھی وہی معافی ہو جاتی تھی اور اگر دیا سے
ہٹ جائے سے شمال کی جانب اور اسی کمر برآمد ہوئی اور پھر قابل کا
ہو جاتی تو اس میں کچھ خبر نہیں ہو سکتا کہ وہ اٹ رومیو مالک متحدہ
مالکوں سے مالگوار سی کی اورانی نافذ کرانے کا متقی ہو سکتا تھا اس
مسلط سے جو ہر اٹ رومیو اور کسترا و جیل تیا کے کلکٹر کے بہن
سٹھ سال ہوئی تھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مالکان یہ تجویز کر رہے تھے
۱۲ سال سے تمام مالگوار سی عاں اور کریں مالگوار سی کے کمر برآمد ہوئی
اور رات میں اسے حقوق کو چھوڑ کر کھیں لیکن موروثی رومیو نے یہ
سال کیا تھا کہ انکی مرگوت رہتی اور دو جرن سار کے کشتہ کو
یا لکھا کہ عام بہارات جو لکھا ہے کہ سٹھ رحہ مالگوار سی میں دم کھے
پانے یا ہیں اور سال سال اگر اسی مہا کی جاتی چاہے اور یہ کو مالک
کے حقوق کو دم کھے کیے برائے نام جمع کی ضرورت نہ تھی اور وہ
بہا کی جاتی ہے اور نے حنہ یہ ظاہر دیکھ مال کی سالم میں فوری ہو جاتی

اور سال کے احسام برائے مہا کی سٹھ سالہ رومیو کھلی ہوئی جاتی ہے
اس کے بعد ہر سال ایک قانو کو اجاڑتا تھا کہ وہ ساڈہ کرے اور
بہا کی جاتی کرے کہ مالگوار سی کی اٹھی کمر برآمد تھی اس کی کو
چین لگتی ہیں اور اٹ رومیو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سٹھ سال کوئی تیا
اور اسی اس صاحب برآمد نہیں ہوئی تھی اس سال قانو کوئی پورٹ
پر یہ تحریر کیا گیا تھا کہ چونکہ محال اپنی تیا ہے اس کے کمر برآمد
کے کرنے کی ضرورت نہ تھی اور سٹھ سال کے بعد سے ہر سال مالگوار سی
کیائی تھی اور کلکٹر کے حساب مالگوار سی سے وہ نہا کی جاتی رہی تھی
ہوں دیکھے مقام میں بجانب شمال پورٹ ہوئی تھی ضلع شاہ آباد میں
اقبال کنارے پر اضافہ حاصل ہوا ہے اور قانو تیا جیت واقعہ
جو سابق میں صوبجات متحدہ میں تھے دوسری جانب ضلع شاہ آباد میں
برآمد ہوئے ان کو ضلع تیا کی کلکٹر سے شاہ آباد کی کمر برآمد تھی
کیا گیا تھا سٹھ سال میں علی الترتیب کلکٹروں کے مابین کچھ مرسلت ہوئی تھی
اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ دوسرے مواضات کے علاوہ ترک بلیا بھی
جنوبی جانب شاہ آباد میں برآمد ہوا تھا اور یہ تجویز لگتی تھی کہ اس کو ضلع مذکور
کے جرن مالگوار سی میں منتقل کیا جائے کچھ مرسلت کے بعد ظاہر ہوا
کہ حکام مال نے اپنے آپکو ملٹن کر لیا تھا کہ ترک تیا دراصل ہیار کے
ضلع شاہ آباد میں برآمد ہوا تھا جبکہ دو ٹوٹوں کی رو سے جو علی الترتیب
صوبجات کے سرکاری اخبار مورخہ ۲۵ و ۲۹ مئی سٹھ سال میں متعلق
کئے گئے تھے باضابطہ طریقہ پر اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ وہی سٹھ
کا مال ترک بلیا مالک متحدہ اگر وادوہ میں ضلع تیا کا جزو باقی نہیں
رہا تھا اور اب وہ اختیار ساحت دیوانی فوجدار سی اور مال کی اغراض
کے لئے بحال میں ضلع شاہ آباد کا جزو تھا جس میں اس وقت سبار
داخل تھا اس امر کا تین کرنا بہت اس میں نہیں ہے کہ موضع ترک بلیا
کب پہلی مرتبہ جنوبی کنارے پر خشک رانی کے طور پر برآمد ہوا تھا۔

سے جو مشرکوں نے نورِ آفتاب بنوینے کے لیے سید بنی اور ارکان کے
 ام کو تیر کیا تھا (دستاویز) یہ طایر ہوتا ہے کہ کھڑک کا کوشتوں
 سے خون لیا گیا تھا کہ تو میرا رخصتہ معلوم کر نے میں کھینچتی تھی
 یہ (سید شکر گاہی) لکھتا ہے، یہ سید، افندہ کیا راضی رہا تھا
 یہ اچھا، واضحانہ متذکر نام الا کے بندہ سید بنی کھینچتا تھا
 یہ اور اس کو مستحق ہوا تھا کیا، راضی ہوا تھا کہ ہاں
 نکال رہا تھا، جو کہ اندھن سافو میں نہ نسبت نہ کیا تھا
 درود بھی پڑھتا تھا، اگر کھینچتا تھا تو نہ لگتا تھا
 و قریب تھے البتہ مواہد کے بدست کی سزا دیا جہاں آ
 دوستانہ (مواہد) ۲۵ لکھتا ہے اسٹیل سے اندک کیا، وہاں
 رہا بعد اور دیا ہو کی خاص شرط سزا دیا جہاں ہے جس کا
 کہ مستحق کے بدست میں کیا گیا تھا، البتہ اندھن الفاف سے
 نکال دیا ہے کہ وہ اس مواہد کے بدست کی درخواست
 پہنچا، جن کا کہ قصیدہ میں کیا گیا تھا، جن کا تھا وعدہ تھی اور نہ
 یہ ماغرا باو کے طور پر کیا گیا تھا، جن کا تھی بینداری، مگر جو
 سے تھا اور جس ارغی کی نسبت بدست عمل میں آیا تھا وہ بدست
 و دیا ہو و دھم کی تھی اسکے بعد بعض الفاظ آتے ہیں تو تیرام
 کمال جن کی تعبیر کے متعلق عدالت اقبال دتہ طوطی مرقع
 و دیکھتے ہیں، یہاں تھی جیسی الفاظ جو دستاویز کے شروع
 میں اقبال کے لکھے تھے یہ ہیں، و دست و دھمات، دانی و گنگ
 آمد، گنگ پر دوزیر تمام و کمال، سفیر بینداری، پرگتہ، راج پور
 ناہ، آواز قہقہے کے، طایع اختلاف الفاظ، تو تیر تمام و کمال،
 ٹیکس تعبیر کے متعلق، و زیادہ ناہی کہ لفظ تو میر کے لئے کی
 نسبت ہے، دانی سے لفظ طور پر، عیر، یار، باجو، حاضرات ملایت
 لنگ، بڑا، سے وہ رہی، و گنگ سے بڑا ہوئی، جو یا تمام و دیا ہو آمد

ان کے ساتھ ساتھ جو سب سے زیادہ ان کے خلاف میں داخل تھے
 ان کا بندوبست ان کے ساتھ عمل میں آنا چاہیے اور ان پر انگریزی
 شخص کی جانی چاہیے۔ بڑے محاللات اور باغیوں کو ان کے ہاتھوں سے
 کی صورت میں ان موصحات کے ناموں اور محل وقوع کی کھینچ پھرنے
 کیسے قدر وقت نہ ہوا تھا جو سابق ان کے ہاتھ میں تھے۔ یہ بعض فرما
 ہو گئے تھے دوسرے رائے ہوئے تھے اور جو غیر آباد تھے یا وہ غیر
 جزو کاشت سے قابل تھے یہ غیر آباد موصحات "دہرائی" موصحات
 کے نام سے موسوم تھے اور زمیندار کیساتھ بندوبست عمل میں آئے تاکہ
 وہ سرکاری ملک نہ رہے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر جان ویل نے جو
 قرب وجوار میں کلکٹر کی جیسے طرح کا جانشین ہوا تھا اس سے کونسی
 ویرانی موصحات تھیں کر کے کیلئے بہت نگرانی جو اب بھی ماہر مراد
 کے پاس بلا بندوبست رہے تھے۔ انہوں نے ایسے موصحات کی ایک
 فہرست تیار کی تھی اور ۱۹۰۱ء گزٹ میں اس کو ایک پروڈاؤٹ ویر
 میں درج کے نام جاری کیا جس کی اس سے انھوں نے حکم دیا کہ وہ اس
 فہرست کے مطابق جو ان کے دفتر میں موجود تھی دہرائی انگلک برآمد
 اور اضیات کے بندوبست کے لئے درخواست میں کریں۔ یہ فی ضروری
 ہے کہ باقیہ ان اس کا حوالہ دیا جائے جو مسٹر ڈین اور راجہ کے
 امینوں پر واد کی تاریخ کے قبل واقع ہوئے تھے یہ ظاہر ہو گا کہ
 انھوں نے ان میں راجہ نے یہ بحث کی تھی کہ ان اضیات ان موصحات
 میں اضافہ جات تھے جن کا بندوبست مسٹر ڈین میں ہو چکا تھا اور وہ
 موصحات امینوں کی برآمدی دفتروں میں ان کا سابقہ میں بندوبست کیا
 ہوا تھا بظاہر کہنے کیلئے کوئی امر جو وہ نہیں ہے کہ راجہ نے اس وقت
 ان موصحات کے ساتھ جن کا بندوبست ہو چکا تھا ان اضیات کے
 اضافہ جات : نے کا دیکھا کیا تھا وہ حقیقت : ان موصحات کا جزو
 نہ ہونے کے لئے بندوبست میں نہ آیا تھا اس کا راسخہ اور اس کا

ان کے ساتھ ساتھ جو سب سے زیادہ ان کے خلاف میں داخل تھے
 ان کا بندوبست ان کے ساتھ عمل میں آنا چاہیے اور ان پر انگریزی
 شخص کی جانی چاہیے۔ بڑے محاللات اور باغیوں کو ان کے ہاتھوں سے
 کی صورت میں ان موصحات کے ناموں اور محل وقوع کی کھینچ پھرنے
 کیسے قدر وقت نہ ہوا تھا جو سابق ان کے ہاتھ میں تھے۔ یہ بعض فرما
 ہو گئے تھے دوسرے رائے ہوئے تھے اور جو غیر آباد تھے یا وہ غیر
 جزو کاشت سے قابل تھے یہ غیر آباد موصحات "دہرائی" موصحات
 کے نام سے موسوم تھے اور زمیندار کیساتھ بندوبست عمل میں آئے تاکہ
 وہ سرکاری ملک نہ رہے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر جان ویل نے جو
 قرب وجوار میں کلکٹر کی جیسے طرح کا جانشین ہوا تھا اس سے کونسی
 ویرانی موصحات تھیں کر کے کیلئے بہت نگرانی جو اب بھی ماہر مراد
 کے پاس بلا بندوبست رہے تھے۔ انہوں نے ایسے موصحات کی ایک
 فہرست تیار کی تھی اور ۱۹۰۱ء گزٹ میں اس کو ایک پروڈاؤٹ ویر
 میں درج کے نام جاری کیا جس کی اس سے انھوں نے حکم دیا کہ وہ اس
 فہرست کے مطابق جو ان کے دفتر میں موجود تھی دہرائی انگلک برآمد
 اور اضیات کے بندوبست کے لئے درخواست میں کریں۔ یہ فی ضروری
 ہے کہ باقیہ ان اس کا حوالہ دیا جائے جو مسٹر ڈین اور راجہ کے
 امینوں پر واد کی تاریخ کے قبل واقع ہوئے تھے یہ ظاہر ہو گا کہ
 انھوں نے ان میں راجہ نے یہ بحث کی تھی کہ ان اضیات ان موصحات
 میں اضافہ جات تھے جن کا بندوبست مسٹر ڈین میں ہو چکا تھا اور وہ
 موصحات امینوں کی برآمدی دفتروں میں ان کا سابقہ میں بندوبست کیا
 ہوا تھا بظاہر کہنے کیلئے کوئی امر جو وہ نہیں ہے کہ راجہ نے اس وقت
 ان موصحات کے ساتھ جن کا بندوبست ہو چکا تھا ان اضیات کے
 اضافہ جات : نے کا دیکھا کیا تھا وہ حقیقت : ان موصحات کا جزو
 نہ ہونے کے لئے بندوبست میں نہ آیا تھا اس کا راسخہ اور اس کا

اسی اور اس توفیق کی سائنس اور کھیلے تھاجس کا تعلق پرگنہ
 یا اوچھوچ پور سے تھا اور جب اسی حالت میں تو سائل کی رنجنا
 اتنی تھوڑی تھوڑی اصراریات سے تھاجس قابل رہی کہ اس کی
 محنت کی تھی۔ میں اس واقعہ کوئی اہمیت نہیں پاتا کہ بھوایل
 درخت است اس ہمارے خارج کی کمی تھی کہ ارضیات جن کا دوسرا
 بیات تھا ان کے متعلق سائل میں سائنس میں بندوبست ہوا تھا
 سے بندوبست مذکور کی اس تعمیر کی تائید ہوتی ہے جس پر اب
 س کی جانب سے زور دیا گیا ہے۔ مملکت اس کے اس کم میں
 سارو کر گیا تھا یہ بظاہر فرض کر گیا گیا ہے کہ وہ ارہنی جس کے
 میں بھوایل نے بندوبست کی اس کے عاکی تھی وہ ارہنی بھی جن میں
 پیدا رہی بھوچ پور سے تھا اور اس جنین سے اثر نواضا شدہ
 کی وہ کم جس اس موقع پر سارو کر گیا تھا اہم ہے کیونکہ وہ گورنر
 کارروائی با بعد کی بنیاد بنتا ہے جب ان جدید اصراریات کی نسبت
 یہ مالگاری عاکی کرنے کے سولات پیدا ہوئے تھے جو بعد میں پیدا
 بگڑے پور میں مل گئے تھے۔ یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ گورنر
 نے سائنس میں ان واقعات کو منظور کیا تھا جو بھوایل اس کے
 کی درخواست میں پیش کئے تھے کہ یہ سائنس میں بھارت کی تھی
 اور وہ بظاہر اس بندوبست کی شرائط سے آگاہ نہ تھا جو راجہ
 راون کے ساتھ سائنس میں کیا گیا تھا اور یہ بخوبی ممکن ہے کہ اس
 نے اضافہ جات کی حد تک زیادہ انما کر لگایا تھا جن کا احاد اس نے
 ال خالصہ کے طور پر دیا ہے جن موصوفات کے متعلق درخواست
 مایہ ذکر کیا گیا تھا کہ وہ قلیا کے کن سے سے پہلے گئے تھے ان کی
 نسبت نہیں ظاہر ہوتا کہ تقریباً سائنس میں وہ بھی بندوبست عمل میں
 تھا۔ ڈیڑھ لاکھ لاکھ لاکھ پورٹ مرٹھ پورٹ کے سلسلہ
 ہ تقریباً گزشتہ صدی کے اوائل میں دیا ہوا ہو گئے تھے اور ہم

بہار میں اس طرف سے راجہ راون، مایہ ان کا اصرار تھا جو سائنس
 بندوبست کیا گیا تھا جو حالت کچھ ہی ہوا اور کوئی کام
 سائنس میں نے بندوبست کی اس سائنس کا کوئی کوئی کام نہ ہو سکا
 بھوچ پور میں شامل کیا ہے اور کی حالت میں وہ راجہ راون کے
 کے ان تھی اور اس کے متعلق یہ بندوبست نہیں ہو سکتا تھا اس
 موقع پر گورنر کا فیصلہ دئی تائید اس عام سائنس میں کرنا چاہیے
 سیکے تھے کیا تھا اس وقت کے بعد سے راجہ راون کے اصرار سے
 فریڈرک کے سولات پیدا ہوئے سائنس میں عاکی کا کام مایہ
 بہادری کا کہ ریکوئیس ۱۲۰۰ سائنس کی روستے میں راجہ راون کی
 مالگاری میں جس کے سارو اچھی درخواست کو راجہ راون نے سائنس
 و سائنس ۱۸۹۹ میں ظاہر کرتی ہے کہ اس کے اس دعویٰ کے طرح سے
 کیا تھا اور اس سے بظاہر کچھ روشنی اس میں پڑی ہے جو خود اس
 بندوبست، پانچ سائنس کے گئے تھے اس درخواست میں اس سے
 اس کارروائی کا احاد دیا ہے جو سائنس میں بندوبست کے قبل
 افتخار کی تھی اور یہ ظاہر کیا ہے کہ سائنس میں اس تمام محلات
 کی میزان کی تھی بن کا تعلق عرصہ وار سے اس کے سائنس میں تھا
 اور ان میں سے اس محلات کو نہ کیا اس میں کا بندوبست سائنس میں
 میں ہوا تھا اور اس کے صورت پر یہ رد دیا تھا کہ وہ کوئی ترقیاتی کام
 گنگا پرا، اس میں ترقیاتی کام نہ کیا گیا ہے اس کے بن کے تھے
 نہیں ہوا تھا اور اس امر کا اضافہ کیا ہے یہ سائنس میں حکام کے
 کیونکہ اس میں سائنس میں ہوا تھا کہ وہ ملانہ ضلع شاہ آباد کے
 و پانی تو میر دیا تھا اور راجہ راون اصراریات کے متعلق الفاظ میں کہاں
 پرگنہ پور میں بھوچ پور کے ساتھ درخواست میں کرے اور ملانہ میں
 تحقیقات کے لیے کہاں کا بندوبست میرے ورث کے ساتھ کیا تھا
 میں ایک قلم بھی غیر بندوبست تھا اور اسی میں سے قلم میں ہے کہ

راجہ راون
 راجہ راون
 راجہ راون

میرزا محمد علی قزوینی
نام
راستی
میرزا

[illegible]

10

[illegible]

۱۱۵۳ را با ما جاسوس کو ارمیات تم غرضی ما لکڑاری سے مستند ہے
 اس مہار کے تعلق پر واقعہ ۱۱۵۳ نے ۱۱۵۳ بن سلسلہ کو کور منٹ
 سال سے انصاف کیا تھا چکر لکھتے گورنر کی ناراضی
 کو غور کیا اور ارمیات سے ارمیات پر کوشش کی لکھاری سے مستند
 جو نے کو اسلور کی وجہ سے یہاں سے ان کے تعلق کارروائیاں
 تھیں لکھاری سے وہیں لکھاری حال کمال چاہئے دوسرا لکھاری
 اس کے بعد لکھاری سے ارمیات پر کوشش کی لکھاری سے مستند
 ارمیات کی مائتہ وہ نہ بدست باہر سلسلہ کی رو سے لکھاری
 مہار نے بہت زیادہ زور اس واقعہ پر دیا کہ کوئی جات نہ ہو
 ۱۱۵۳ سے یہاں سے لکھاری سے مستند ان کو انصاف
 کے لئے یہاں سے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 تھے اور یہ سلسلہ لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 اور یہ سلسلہ لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 اس وقت لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 محلات کے حصے شامل تھے جن پر وہی بہ دست کے وقت
 لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 رو برو حال لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 کمال علم کے باوجود اس کو اس کے اقوال نامہ یا بہ سلسلہ کی شرائط
 کی رو سے ان ارمیات کے تعلق لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 حقیقت سے کہ وہ اس کے حال میں اضافہ ہوئی تھیں اگرچہ یہ لکھاری سے مستند
 یا جاسوس تھا کہ کو منٹ نے ارمیات کے تعلق اس بنا پر
 لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 ارمیات کی صفات کو دیکھی کہ بہ دست مائتہ سلسلہ میں وہ اضافہ
 ارمیات کی صفات کو دیکھی کہ بہ دست مائتہ سلسلہ میں وہ اضافہ
 تعلق کہتی تھیں تو مہار کی اس بحث کی تائید یہاں سے مستند
 تھا کہ کو منٹ نے اسکی سوچ و چرچا کو تسلیم کر لیا تھا اور ساتھ ہی لکھاری سے مستند

یہ سلسلہ تھا کہ اس میں ارمیات وائل میں ان عام دستاویزات
 پر غور کیے گئے تھے کا حال دیکھا گیا تھا کہ لکھاری سے مستند
 جس سے اس بحث کی تائید ہو سکے اور ارمیات پر کوشش کی لکھاری سے مستند
 تھیں لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 باہر سے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 ہوئی تھیں لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 مہار نے یہاں سے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 تمام دستاویزات میں ان ارمیات سے مستند لکھاری سے مستند
 کہ وہ انصاف دیا یہاں سے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 یا جاسوس کی زمیندار میں یہاں سے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 کہا گیا ہے کہ ارمیات ۱۱۵۳ وقت زور لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 بنے تھیں یا یہ کہ ان کا تعلق جوئی حال کے ارمیات سے مستند لکھاری سے مستند
 بنے تھیں یا یہ کہ ان کا تعلق جوئی حال کے ارمیات سے مستند لکھاری سے مستند
 دیکھا گیا ہے۔ دستاویزات میں ان ارمیات سے مستند لکھاری سے مستند
 حواس مہار میں یہاں سے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 کے مہار میں یہاں سے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 دوسرے حال کی ارمیات کا ذکر بطور ارمیات سے مستند لکھاری سے مستند
 میں شامل تھیں کے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 سورہ ۱۱۵۳ لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 تھا یہاں سے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 زیر غور تھیں وہ جوئی حال لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 جو صفاتی لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 منی تھی جو کو منٹ نے ان کے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 ہوئے کے یہاں سے لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند لکھاری سے مستند
 کیا تھا لیکن اگر یہ فرض کیا جائے کہ سلسلہ میں یہاں سے مستند

۱۱۵۳
 نام
 ۱۱۵۳
 (پیشہ)

ایک طویل پورٹ میں من رہا ہے جو کسٹرنٹ ڈوئین کے بورڈ کے
 دور میں ۱۸۸۶ء کے ۱۰۱۰ء خاویز الفارو (بندوبست کی
 میعاد ختم ہوئی) کے بعد پیش کی گئی اور جب وہ بھی محال کے
 مواضع تھیں اور انصاف دیا گیا کہ اگر بندوبست زیر غور تھا
 اس وقت نہ ہوا، ان نزاعات کا مختصر بیان اس ہے جو سن ۱۱۱۱ء
 سے ۱۸۸۶ء تک دریا پر لڑا فائدہ شدہ اراضیات پر مالگوار کی شخص
 کو یہ تعلق چھوڑا اور گورنمنٹ کے مابین ہوتی رہی تھیں یہاں
 ہے کہ جب بربدیت باقیہ ۱۸۹۹ء کی میعاد چھوڑا اور بندوبست قبول
 کیا گیا تھا ختم ہوئی تو گورنمنٹ کی طرف سے بندوبست کا رد کیا گیا
 رجوع کی گئی تھیں۔ چھوڑا نے ایک طویل درخواست پیش کی جس میں
 ان ہی عذرات پر زور دیا تھا جو اس نے سابق میں پیش کئے تھے
 اور مالگوار اس سے مستثنیٰ ہونے کے لئے اپنے دعویٰ کی تائید میں
 ایک فریڈ ریٹ اختیار کی تھی۔ سابقہ موقع پر اس کا دعویٰ اقرار نامہ
 باقیہ مستثنیٰ یعنی تھا جس کی نسبت اس کا یہ بیان تھا کہ بندوبست باقیہ
 مستثنیٰ متعلق تھا اور سرکاری اس نے یہ بھی ادعا کیا تھا کہ بندوبست
 باقیہ مستثنیٰ کے قطع نظر بندوبست باقیہ مستثنیٰ کی رو سے وہ جدید مواضع
 اراضیات پر مالگوار کی شخص کئے جانے سے مستثنیٰ ہونے کا مستحق تھا
 بعض اوقات یہ بھی پیش کی گئی تھی جن کا تعلق ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۹ء
 میں بورڈ کے سابقہ فیصلجات سے تھا جو بظاہر بورڈ کے ویرا وقت
 یہ تھیں جب وہ سال ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی کسٹرنٹ نے یہ خیال کیا تھا
 وہ بحث جو چھوڑا نے بندوبست باقیہ مستثنیٰ کی تعبیر کے متعلق پیش
 کی تھی ۱۸۸۶ء اور ۱۸۹۹ء کے مابین بورڈ کے سابقہ عمل کے لحاظ سے
 تو یہ بھی کہ وہ اراضیات جن سے بندوبست مستثنیٰ متعلق تھا ہمیشہ
 اس طور پر تھیں کہ وہ تھیں مالگوار اس سے مستثنیٰ ہیں اس صورت میں
 انہوں نے یہ غلطی کی تھی مالگوار کی کا یہ اراضیات اٹھائی جانی چاہیے

راکشش را رخسار
بنام
حب و زینہ
(مستطعمہ)

ملاوت میں ہوئے جو پتہ پتہ شمال سے بکریاں نہ جاتا ہوئے تھے
تو کبھی ایسا کر لی امر و جو نہیں سہکے جس سے رہنما کر گیا جلاوطن ۱۲۷۹
بکرہ کی خوشنماہرہ و کھیر شمشاد میں وہاں تھے یا کہ وہ دور اسکے گناہ پر
انکار اور انہار و حیات سے بڑا کہ جینے نہ ہو ارکھتے تھے راگربے اختیار ملی سے
ایسی ہی نہیں اور حیات ان ارضیات میں وہاں کر گئی تھیں جن کو مستطعمہ میں
ناگواروں سے شیشے کی گلیاں تھیں میرے خیال میں یہ اتنے امانت
مقرر نہ کیا کہ بیاد نہیں ہو سکتا تباہ کو گونٹ کو یکیت پیش کرنے سے
منوع کر کے جب تمام وقعات کا علم ہو گیا ہے اور انکو یہ دیکھا ہے کہ
اس قسم کی ارضیات بندوبست اپنے سننے کی شرط میں وہاں نہیں
میں یہ تجویز کر دینا یہ اعلیٰ درجہ کر کے مستحق ہو کہ ماہر ان میں
کوئی ایسا امر و جو نہیں ہے جس سے ہمارا جہ کے اس دعویٰ کی
تائید ہوتی ہو کہ اگر وہ دعویٰ ارضی کی نسبت یہ ثابت کیا گیا۔ لکھو
تو کیا محال کی ارضی پر تباد ہوئی ہے تو باوجود اسکے کہ وہ اپنے
مساجد کی دستہ اسیر بہ جانی مالکوارہ۔ واسطے محال کے اکثر
کی حیثیت سے اس پر قائلین رہنے کا معنی اس۔ مستحق ہے کہ نکال دیا
کہ وہ جو محال کی ارضی سے ملتی ہو۔ جس کی قیاد یا ہوں کہ شہاد
سے کوئی اہل اہل اہل نہیں ہو لہذا جو بطور امر و جو تفریح مخالف کے
انہ پر یہ تجویز و حد سے مراد علیہ ایسی ارضیات کو شرط باند بست
باجہ لکھ کر کرنے سے ممنوع ہو۔

صفحہ ۸۹

فصل دوم در گشت و خیز نے یہ قرار دیا تھا کہ مراد کو ترک کیا کی ارضی
میں حکام سند و جوہر و غیرہ کی گونٹوں کا تہہ مستطعمہ کی رو سے کوئی حق
محال نہیں ہو تھا اس بنا پر کہ وہ در سر مالکوں کی باقاعدہ برآمد ہوئی تھی
مبنی دلائے میں اپنی عرض سے دست بردار نہیں محال کی تھی اور اس
ارامی کا اضافہ نہ ہو جو سابق میں سرکار کی ملک تھی کہ جو نیم دان ہو کر
(۱) سے متناہر کرتے ہوئے انہوں نے یہ قرار دیا کہ وہ دعویٰ پر

۱۔ انکو ایک سالہ اس میں معنی میں تھی جو کبھی باخبر کچھ اہل و عیال
ہر دور ہوا۔ راہد جو ناخوشی کی شناخت دوسرے شخص کی راہد
کے مقام کے طور پر لیا جاسکتی ہے جس شخص کی یہی قرار دیا کہ وہ اپنے
مراغ نے اس لال کیا تھا کہ کی رو سے دیا گیا کی حق و بار و پاس کے
محال کناروں کے انکار و انہی کہ وہ دیا تھے نکلات کے مابین قصور
کی باقی ہے تاہنہ نہیں ہوا تھا انہوں نے یہ ہر ضرورت کے تہائی انکو
سے ترک کیا۔ کچھ دوست و رازی مال نہیں ملی تھی اور یہ کہ مانی لکھ کر
کی بات نہ تھے دعویٰ سے دست برداری کی کہلی نہ باور نہیں ہوئی
جہ کہ گونٹ سے یہ اطلاع دی تھی کہ تفریق انہم سے کیلئے لکھ کر رازی
اور اسے دینا تو رازی و ہما انہوں سند عی و راہد کے سند لکھ کر انہی
کوئی حقہ کائنات کے قابل نہیں ہو تھا اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ مراد کو
مخالفت قصور کی رو سے اس باج ملک کوئی حقیقت محال نہیں ہوئی تھی
جب دعویٰ رجوع کیا گیا تھا۔

بجھے ان امور پر جو کا ذکر بھی کیا گیا ہے ان تجویز و اتفاقی
کے قبول کرنے کے لئے امداد ہونا چاہئے جو بطور شرط ملنے کے خلاف کی
تھیں لیکن یہ قصہ کہ نیک لکھ کہ بندوبست باہر مستطعمہ دہ اور انہی
داخل نہیں ہیں ہوا جانتے عی و اس پر قیاس کر کے کہ دست برداری
کیونکہ ارضیات کبھی سرکار کے حق میں ہو نہیں سکتی تھیں یہ لکھ کر اس میں ضروری
ہو جاتا ہے کہ اس امر پر فرمایا جائے کہ یا مبالغہ کو ارضیات میں کوئی
مالکاء عرض مل ہوئی ہے یا نہیں اگر یہ قیاس کیا جائے کہ اس کو
دندہ رگینوشن اباہر مستطعمہ کے پہلے فقرہ کی رو سے عرض محال ہو گئی
تھی تو اس فقرہ کی شرط سے دندہ عام اصول کی بنا پر یہ واضح معلوم ہو گیا
کہ وہ گونٹ کی سرکاری مالکوار کی تھی نہیں کی ادلی سے مستثنیٰ
نہ ہو گا جس کے رگینوشن نافذ الوقت کی رو سے ارضی تابع ہو ترک بیلا
کے متعلق ادلی مالکوار کی ذمہ داری رگینوشن اباہر مستطعمہ کی

حب بلبا سے شاہ آباد میں محال ٹہری ۱۹۱۱ء میں منتقل
کیا گیا تھا اس وقت اس سال کی مئی کی قسط واجب الادا
ہونے لگی تھی۔ لیکن اس قصور کی وجہ سے کوئی نیلام نہیں کیا
جاسکا تھا جب تک کہ بغیر ادا شدہ اقساط قانونی قیام
مالگزار کی اراضی منگال بائیں ۱۹۰۹ء کے معنوں میں بقا
مالگزار کی نہ ہو گئی ہو۔ وغیرہ قانون مذکور کی وجہ
اگر کوئی قسط جو کسی جہینہ میں واجب الادا ہو دوسرے جہینہ
کی پہلی تاریخ تک ادا نہ کئے تو وہ بقا مانے مالگزار کی
سمجھی جائے گی۔ وغیرہ میں یہ مراحات کی گئی ہے کہ پورڈ
رونیو اس امر کا تصدیق کرے گا کہ کس کو ایس پر تمام اقسامانے
مالگزار کی ادائیگی چاہئے جسکی ادائیگی میں قصور ہو سکی
عودت میں محالات جسکے ذمہ بجا ہو نیلام عام میں سے
کر دئے جائیں گے۔ ادائیگی کی تاریخ میں جن کا بعضہ اس
اس دفعہ کی رو سے کیا گیا تھا اور جو موجودہ مقدمہ سے
سہ ماہی ہیں۔ ۲۸ ستمبر ۱۲ جنوری اور ۲۰
تہیں۔ پس اگر مئی کی قسط جو یکم جون کو واجب الادا ہو گئی
تھی، جون تک ادا نہیں کی گئی تھی تو محال بنام کیا جائے
تھا۔ اس لیے اگر جون کی قسط جو یکم جولائی کو واجب الادا
ہوئی تھی۔ ۲۸ ستمبر تک ادا نہیں کی گئی تھی تو محال اس
تاریخ کے بعد کسم وقت اور کسی سابقہ غیر ادا شدہ قسط کی عدم ادائیگی
کی بابت بنام کیا جاسکا تھا تاہم یہ ہے کہ محال بنام
کر سکے لئے ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء تک کوئی بدامین بنام نہیں
کی گئی، اس صورت کہ ۱۹۱۱ء کی مئی جون اور نومبر کی
۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۱ء کی جنوری کی قسط ادا ہو گئی تھیں اور
جنوری کی ادا کی ادائیگی کی تاریخ مہینہ مئی ہو چکی تھی۔ ان

حار افشا ط کے مصلیٰ پی ۴ مئی ۱۹۱۱ء کو بنیام کے متعلق
 اعلان سامع کیا گیا تھا اور جو آہر کار مارچ ۱۹۱۱ء کو شروع
 ہوا تھا۔ مئی کی قسط ۱۹۱۱ء میں اس میں داخل ہو گئی کہ
 تاریخ اعلان پر وہ نیا یا نہیں ہوئی تھی۔
 مراغہ کے لائیو کونسل نے یہ بحث کی بھی کہ اسات شاہ آباد
 میں مصلیٰ دوسرے مالگاری کے سال کے آغاز تک این
 ہن ہوئی تھی۔ مالگاری کے سال کا آغاز یکم اپریل کو ہوتا
 ہے اور بخت کی گئی تھی کہ مئی ۱۹۱۱ء کا انتقال اپریل ۱۹۱۱ء
 تک اثر پذیر ہو گا۔ اس بحث کی تاہم میں اب ۲ دفعہ درج
 ۳ دوسرا عمل فوئیل بورڈ آف رومو بنگال سے استناد کیا گیا
 تھا۔ اس رول میں جراثیم کی گئی ہے کہ اس حالات بالعموم
 اسطور پر مقرر کئے جاتے ہیں کہ وہ صرف دوسرے مالگاری
 کے سال سے نافذ ہوں، لیکن وہاں اس اد کی بھی حرج تھا
 گا کیونکہ قواعد اس اسالات کی طور میں مصلیٰ ہونے پر
 مالگاری کے سال کی پہلی قسط کے دوران میں مقرر کئے گئے
 اور یہ کہ بعض اوقات اس صورت میں ہوتا ہے کہ اسکو جاری
 کے آغاز سے نافذ کیا جائے، یہ بحث کی گئی ہے کہ خاص طور کی
 عدم موجودگی میں انتقال کی نسبت یہ تصور ہو یا یا ہے کہ وہ کم
 اپریل ۱۹۱۱ء سے ہی نافذ ہو جائے۔ اگر اپریل ۱۹۱۱ء کے پہلی
 کوئی موثر انتقال نہیں ہوا تھا تو یہ معلوم ہو گا کہ کیا موثر
 ہو ہو کہ اس بار نہ تھا کہ وہاں ایسی مدت کیلئے بھائیے مالگاری
 کی مانیہ حال کو بلا کر ان میں جس ساد میں کہ حال کا اندراج موثر طریقہ
 اکیلا ہو کہ کسی کلکٹر کے زیر توجہ میں نہیں ہوا تھا۔ تعقیب طلب
 وال یہ کہ اگر تاریخ سے انتقال کے ماحول ہوئی منظور ہو گئی تھی
 انتقال کے دو علامات ہیں جو یہ ہو بنگال اور جو بنیام کے کہ وہ

عبدالرحمن بن عبدالمطلب
نما
صاحبِ حرمِ بند
(پیشہ)

۹ فردی سسٹم فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے (دستاویز الف)
 اس رقبہ حالت کے مابین جو سسٹم فقرہ سسٹم کی پالیسیوں میں ملے
 گئے تھے بہت زیادہ فرق کا حجاب اس واقعہ سے ملے گا کہ قریب چار
 کے موضع جی پور اور موضع شاہ پور گروا کے مالکوں نے سابقہ ۱۰۰
 ٹونک تلیا کی ارضیات کے اس حصہ میں دست اندازی کی تھی جو برابر
 سرحد کے جنوب میں واقع تھا۔ ان تاریخ کی پالیسی کے نقشہ میں اس
 دریا کو موضع کی جنوبی مدھابہ کیا گیا ہے جبکہ سابقہ سسٹم سے نقشہ پالیسی
 میں دریا کے جنوب میں ایک کوئی کو حد تلیا گیا ہے۔ وصال گروا
 کے محل نامہ جہاں ہے کہ ترک تلیا کے مالکوں نے اپنی جائداد
 کی بازیافت کا دعویٰ کامیابی کے ساتھ کیا تھا اور جب بندوبست
 اور سسٹم عمل میں آیا تھا ان کا نام اس زیادہ رقبہ کے مالکوں
 کے طور پر درج کر دیا گیا تھا جو تاریخ گور کے بندوبست کے نقشہ میں
 اصل تقاریر واقعات تھیں ملے گا ایک اور جگہ اس سے اخذ کئے
 جاسکتے ہیں جس کا تعلق موضع کے ایک کاغذ موجودہ دستاویز میں ملے گا
 اور ایک قانون گو کی رپورٹ مورخہ ۱۹۵۷ء میں ملے گا (دستاویز ج)
 کی تصدیق سے ہے۔ اس وقت کے بعد سے جب بندوبست ہوئی ہے
 بنیہ کسی اعتراض کے منظر کئے گئے ہیں اور وہ محال جس کے متعلق
 ادارہ کی مالگاری واجب الادا ہے وہ قائم رہے گی نہایت
 یہ تحریر کیا گیا تھا کہ اس کا قہر ۱۹۵۲ء تک ہے بطور یہ کہ اسی مدد
 سسٹم مذکور کے نقشہ پالیسی میں تھی۔ مورخ نے یہ بحث کی تھی کہ
 جو اس کے گروہ اس میں جسے متعلق اب دعویٰ کیا گیا ہے اس حقیقی رقبہ
 کے طور پر نشان کیا جاسکتی ہو جس کا سسٹم میں بندوبست کیا گیا تھا
 حریف اور اس میں رہنا چاہیے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ حصے
 حریف کو اس میں رہنا چاہیے۔ سوال مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محال میں

کی حدود و بنڈیہ کمائی اور امانت کی حد بھی اور نشانہ الگ الگ
کے طور پر لکھی ہے جس کا اب دعویٰ کیا گیا تھا خواہ اس محال
کی نسبت جواب ترک بلایا کے نام سے مشہور ہے اور جبکہ تھانہ ماروہ
کی مالگوزاری تھیں کی گئی ہے مختلف اوقات میں وہی وجہ سے بہت عرصہ
ہوا کہ اس کے رقبہ میں انصاف یا کمی ہو گئی ہے چہرہ بھی وہ وہی محال
تعمیر رہتا ہے اور اس نتیجہ سے وہ اسی قدر مالگوزاری کی ادائیگی کا
ذمہ دار ہے بجز اس کے کہ کسی بددلی کے لئے جائز ہو جو بظاہر لکھی ہو
میں اس کے بعد سے جب ترک بلایا کے مکان متعدد محال کے
مکان اور گورنمنٹ کی موجودگی میں کاغذات حقوق مرتب کئے گئے
تھے وہ جسطرح اس وقت مرتب کیا گیا تھا تمام مختلف زمین کی جانب
سے صحیح تسلیم کیا گیا ہے اور واضح کو یہ اختیار نہیں ہے جسطرح یہ تسلیم
مالگوں کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ وہ اس جسطرح کی صورت پر اعتراض کرے
یہاں سے دو بار کوئی بھرتہ شدہ زمین اور دوسرے حدود و اراں
پہاڑ کی صورت پر اعتراض کرنے کیلئے نہیں پیش کی گئی تھی جنہوں نے
موت پر ترک بلایا کی وہ حدود قائم کی تھیں جو نقشہ و بارہ پہاڑ
باتہ ۱۹۲۷ء میں ظاہر ہو گئی تھیں اس میں شک نہیں کہ اراں کی شہر کی
حالات وغیرہ کی خصوصیتوں میں تبدیلی ہو گئی ہے لیکن بجا بنڈیہ
ارانی دیا جاتا رہا ہے و لیکن ڈسٹرکٹ جج نے یہ قرار دیا تھا کہ اراں
کی صورت کے ساتھ شناخت اور حد بندی ٹیکہ لکھی گئی ادا جاتی ہو جائے کہ
نامعلوم کر کے لئے کوئی وجہ نہیں ظاہر کی گئی ہے جس کو
میں منظور کرتا ہوں۔ آخری تصدیق طلب سوال یہ ہے کہ آیا یہ تمام
انکوائریوں میں مالگوزاری اراں کی حالت بجا بنڈیہ کی رو سے
جائز تسلیم تھا۔ ترک بلایا کی مالگوزاری میں جہاں قسط میں لکھی

کمال کر نیکی لئے کوئی نڈر صاحب رہیں کہیں انھوں نے ممکن ہے
 یہ خیال کیا ہو کہ جاندا اس قابل نہ بھی کہ اسکے لئے مالگاری ادا
 لی جاتی یا ممکن ہے کہ انھوں نے انکو معیدہ سمجھا ہو کہ دہاۃ
 اسکے ساتھ جو فالص تھے مقدمہ باری میں پھنسے ہیں انکی وجہ
 حواہ کچھ ہی رہی ہو انھوں نے نیلام کو روکے کیلئے کوئی تدبیر
 اختیار نہیں کہیں۔ اور یہ واقعہ کہ انکو کوئی ماضی بطور سروس
 نس ہو انھیں جسکے بموجب مالگاری طلب کی گئی تھی اسکاٹ ۱۱ ماہ
 ۱۹۲۱ء کی روستہ تیخ نیلام کیلئے کوئی وجہ نہیں ہے۔
 میری اس آئین۔ مرقمہ ان تمام امور کے متعلق ناکامی
 رہتا ہے خوش کئے گئے تھے اور وہ مدخر چہ خارج کیا جاتا تھا۔
 جسٹس فاسٹر۔ میں متفق ہوں۔

مرافقہ خارج کیا گیا۔
ہائی کورٹ الہ آباد
 مرافقہ نامی ولوائی

محکمہ ۳۲۲ بابہ ۱۹۲۲ء منقطعہ ۲۵ جول ۱۹۲۲ء
 مجلس مشیر جسٹس ریوز
 نواری گوج سنگہ مدعی علیہ مراجع منام سری ٹھاکر جی ہراج راوہا دیو
 مدعی براہو علیہ۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابہ ۱۹۲۲ء آرڈر ۲۲ رول
 عدالت مرافقہ آیا مقدمہ اٹھالینے کی اجازت دیکھنی ہے۔ عدالت
 ابتدائی کے فیصلہ کا برہمن مرافقہ منسوخ کیا جاتا۔ اور فیصلہ سندہ۔
 عدالت مرافقہ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ آرڈر ۲۲ رول
 مجموعہ ضابطہ دیوانی کی اس سے حکم صادر کرے جسکی رول
 ۱۲ مدعی کو بسکا۔ مدعی خارج کیا گیا ہو۔ اجازت دینا کہ
 وہ جدید دعویٰ رجی کر نیکی اجازت کبسا اٹھ اپنا دعویٰ

نواری گوج سنگہ
 سام
 سری ٹھاکر جی
 (الہ آباد)

اٹالے۔
 اصل منکم سام اکبری حامی انڈین گیسر جلد ۲ صفحہ ۸۵۷
 کی تعلیم لگائی۔
 رائے نام ایک سنگہ مدین کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ کالی
 یں سام اسپاس مندی انڈین کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۷۷
 کما رہن سام رام کپلان سنگہ انڈین گیسر جلد ۲ صفحہ
 ۲۳۷ و ہر دیا ناٹھ رائے سام رام جلد ۲ ہر دیا سام انڈین
 کبیر جلد ۲ صفحہ ۷۷ کا حوالہ دیا گیا۔
 عدالت ابتدائی کا فیصلہ جو طبقہ مرافقہ منسوخ کیا گیا ہو کاملاً
 باطل تھا ہونا ہے اور وہ اصل شدہ کے طور پر تدریج
 ہیں ہو سکتا۔
 عدالت سام الہ باری الہ آباد کی نوٹس ۱۹۲۲ء
 ص ۱۷۷ اور سام خیالی رام انڈین گیسر جلد ۲ صفحہ ۱۷۷ سے
 استناد کیا گیا۔

مرافقہ نامی ناراضی ڈگری مصدرہ ڈگری گوج میں پوری حوزہ ۳۲۲
 بجانب مراجع مشیر ایم۔ اہل سندال۔
 محتسب مرافقہ علیہ مشیر جی ایم سر جی۔

صفحہ ۸۹

فیصلہ۔ اس مرافقہ میں قانون کا کس فیصلہ دیکھنا پڑا ہے
 ہونا ۱۹۱۹ء میں دیہوتے عدالت مصنف ہونے سے قبل
 میں موجودہ مراجع کے طرف ملک عوی جوع کیا جس میں اس کے یہاں
 کیا کہ مدعی عوی جاعا د ایک بت سری ٹھاکر جی ہراج راوہا سامی
 کی ملک تھی اور یہ کہ وہ مذکورہ بالا ٹھاکر جی کی جانب سے منتقل تھا
 اس میں فیصلہ کیلئے عوی کیا تھا۔ اس دعویٰ میں مختلف قسم کی
 حواہ پیش کی گئی تھی اور اسکو مصنف نے لکھ بہت سی حواہ فیصلہ
 کردہ سے خارج کیا تھا۔ انھوں نے یہ قول دیا تھا کہ چونکہ یہاں

مرافعه خارج کتبہ

مراخدا دلی دیوانی

دولت الی نمر مقیمہ ۶۶ مئی ۱۹۲۳

ولوا الى نمرقده ١٣٦٥ مائة

و غیر گمرانی خوانا به در خواستهای

وہم شائستہ و صفت۔ ولی ازہ کے وصیت نامہ آنا مقدر کیا

وفات ۱۰۸۰ھ میں سکسٹر رو سے ولی کو علیا، دکن سے لکھا گیا

در مرتضیٰ اند که او سر بلند و تاب نذر خود نیست تا این که

(۷) اگر کسی از شما را در این باره آگاه کند...

۱۰۰

جنگ و خونریزی و کشتار و کرب و محنت و غم و اندوه و...

بانی و سرکار عالم و ساری عالمین
 محمد اکرم الله و ساری اولاد و اولاد

روزگار خوشتر است از روزگار بد و روزگار بدتر از روزگار بدتر

۱۰۴ اوریت افندیہ الیپ برا لکڑی سم سور

میں نے اس وقت تک اس کی طرف توجہ نہ کی کہ وہ میری طرف سے

سجائے فوقیہ مسرہ ای۔ اہل کھار من دی۔ ار

پہلا اور زیادہ اہم حکم و مشرتا حج جنوبی ارمینا سے

ولہذا ہرگز وصیت نہ لی حیثیت میں مراحمہ علیہ السلام کی خاطر

ابن کمالی حنفی۔ اس حکم کی نافرمانی سے ایک شخص خواہ سب سے زیادہ

شروع میں مین برانڈ کی نسبت ہرافو علیہا اس

(continued)

(۶) انبار کربلای مرقد مطهره حضرت امام حسین علیه السلام در کربلا

کوک بنی اسٹے، دعویٰ دایم نہیں رکھتا تھا اس کے بعد تیسری دفعہ کے متعلق یعنی آٹھ ایک متنازعہ استبدادی کا تعلق مندرجہ علی علمت ہے انھوں نے حسب ذیل تجویز صادر کی یہ بیان کہ متنازعہ استبدادی کا تعلق مندرجہ سے ثابت نہیں ہوا ہے۔ مئی ایک گاہ اور پست آب کو پیش کر سکا تھا اور اس نے کئی مرتبہ استبداد کے پیش کر سکتے بالکل انکار کیا۔ اور نتیجہ طلب کا تقضیٰ ہی میں کیا گیا ہے اور یہ حکم صادر کیا گیا تھا کہ دعویٰ موجودہ خارج کیا جائے۔ دعویٰ نے ڈسٹرکٹ جج مین پوری کے رویہ و مراجعہ کیا اور وہ واقعہ کیسٹ ایک درخواست پیش کی کہ یہ لکھنا کہ ایک لکھنا بل کے نقص کی وجہ سے دعویٰ کو باجائز و بیجا کہ وہ اپنا دعویٰ اٹھائے اور حد مد دعویٰ رجوع کرے۔ یہ طبق مراجعہ ڈسٹرکٹ جج کے حکم کی عبادت حد مد برقی ہو۔ یہ حکم صادر کیا جاتا ہے کہ مراجعہ منظور عدالت تخت کی دائری فرسخ کی جائے اور دعویٰ کو باجائز و بیجا کہ وہ از سر نو دعویٰ رجوع کرے کی اجازت کیسٹ اپنا دعویٰ اٹھائے۔ اس کے بعد دعویٰ رجوع کیا گیا تھا جیسا کہ یہی تھا کہ جی صاریج راہ ہاراسخی یہی تباہا گیا تھا جو یہ ہو سکتا ہے کہ درپور سے دعویٰ کر رہا تھا وہی اسی دعویٰ علیہ کے خلاف اور اسی دائری کیلئے تھا جسکی استدعا و سابقہ دعویٰ میں کنگی تھی۔ دونوں عدالتوں نے دعویٰ میں ڈگری صادر کی ہے۔ مراجعہ فی میں یہ بحث کی گئی ہے کہ ڈگری رجح من پوری کو حسب مراجعہ سطا غائبہ اختیار حال نہ تھا کہ وہ آخر سے ارداء مجموعہ ضابطہ دیوانی کی مدد سے حکم صادر کرتے یا بالکل طریقہ سے کہ ان حالات میں انکو کوئی اختیار ان احکام کے صادر کرنا حال نہ تھا جو انھوں نے صادر کئے تھے اور کہ اس احکام کا عدم تصور کیا جا کر لفظ انکار کیا جاسکتا ہے اور اول الذکر شدہ اس حدت کا ابدائی فیصلہ اس تقد میں اور فیصلہ نہ کرے

طور پر اربہ نہ ہوتا ہے اس امر کا تقضیٰ کہ عدالت حوالے کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ انڈر ۲۲ رول کے بموجب باجائز صادر کرے اس عدالت کی ایک جج نے فیصلہ کیا ہے جو تجویز واجب العمل ہے ملاحظہ ہو فصل یکم بنام اکبری خام (۱) مراجعہ کے لائق کو تسلیم نہ دو نظائر کا حوالہ دیا ہے جو اس مضمون کی میں کہ مفہم اٹھانے کا حکم خزانے کے کہ دعویٰ کیسٹ اتھ حکم مندرجہ آرڈر ۲۲ رول کے مطابق ہو کا عدم ہوتا ہے اور اسکو ماطل تصور کیا جاسکتا ہے وہ اما گز ۱۰ جکسٹ کہ (۴) اور کالی پراسٹاسیل بنام جیجا سدی (۵) میں یہ دونوں نظائر کے مشابہت میں لکس اور بر مزدور کر سکی سرورث نہیں ہے کیونکہ اول الذکر بطور پیش کی تھی راج کمار متین بنام رام کھلاون سنگہ (۴) میں اور موخر الذکر ہر ویانا تھراے نام رام حیدر ابرو اشرا (۵) میں مراجعہ منسوخ کی گئی تھی۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدمہ میں جج کو اس حکم کے صادر کرنے کا اختیار حاصل تھا جو انھوں نے صادر کیا تھا جسکی مد سے مراجعہ منظور کیا گیا تھا اس حکم کی وجہ سے کسی رویہ و مراجعہ منظور کیا گیا تھا نصف کا حکم مستخرج دعویٰ کھلا مانا نفاذ ہو گیا تھا اور ایسی حالت میں اس مجسمہ پر کسی عرفیہ کیسٹ غور نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسکا وجود باقی نہیں رہا ہے۔ دعویٰ کو حد دعویٰ رجوع کر سکی اجازت دی گئی تھی۔ یہ غالباً بالکل صحیح نہیں ہے کیونکہ دعویٰ ہی ہر طرف ایک فرقہ یہ کہ غلطی جو سابقہ مقدمہ میں کی گئی تھی اگر اسکو غلطی کہا جاسکتا ہے جو جیسی کہ یہ ہونے اس آج سے بھی بنایا تھا اور یہ کیا جانب سے دعویٰ کیا تھا جیسا کہ اسکی نہیں بلکہ اسکی کیا تھا جج کو دی گئی تھی اور دعویٰ بالکل قانون کے مطابق دائر کیا گیا تھا جو اس عدالت نے قرار دیا تھا یعنی یہ کہ دعویٰ اس کرنام سے متوسل اس کے

(۱) اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے اور اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے (۲) اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے اور اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے (۳) اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے اور اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے (۴) اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے اور اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے (۵) اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے اور اس کیسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ میں ہے

معلوم کر سکے لئے اسکی عبارت پر غور کرنا چاہئے کہ آیا اسکی وجہ سے ایسا کوئی اصول قابل قبول ہوتا ہے جو موجودہ معاشرہ کے منافی ہو سکتا ہے۔ ایسی جانچ کی زیادہ بچہ طور پر ضرورت ہے کہ جسکا حجاب سب سے بنام نگہاسامی ناگزیر دہرین دلائل کی بناء پر واضح رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کارسائل نے جس نے فقر پر اعتراض کیا تھا یہ تسلیم کیا تھا کہ وہ جائز ہوتا اگر جائداد پر قبضہ علیحدہ ہوتی۔ یہ اور بھی قابل غور ہے کہ فیصلہ میں ذات کی ولایت کیے خلق کو فی مجوزہ نہیں ملتی ہے۔ سو اسے اس کے جسٹس کو ٹرائل سے بیان کیا کہ ایسے ولی کا فقر ایک قدرتی حق ہو سکتا ہے جو باوجود کو مائل تھا۔

لیکن جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ کہ ہر فیصلہ میں بالعموم یہ ہے کہ ہر مناسبت میں اس کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے کہ باپ اپنی اولاد کیلئے اپنی وفات کی بعد کسی ولی کے فقر کا اختیار ہو سکتا ہے اور یہ کہ وہ قانون اولیا و نایانان کی رو سے صرف اسے فقر کی اجازت دی گئی ہے جو اس قانون کے بموجب جائز ہوں جسکا کہ نابالغ نالغ ہے۔ اگر وہ فقیر منجملہ جات کا اثر نہ تھا تو دلائل زیر بحث اس میں شک نہیں کہ ثابت ہو جائینگے لیکن اگر ان پر تسلط غور کیا جائے تو جسٹس لننگ کی دلیل میں باجتماع غور کی ضرورت کا ذکر ہے۔ اگرچہ ایسے اعتبار کے وجود کو صرف ان وجوہ کی بناء پر تسلیم کیا جانا چاہئے کہ اسکا استعمال ممنوع نہیں ہے اور وہ قرین مصلحت ہے اور اس کے بعد اسکے وجود کے خلاف اس بناء پر تصدیق کیا گیا کہ ہمارے روبرو پیش شدہ مقدمہ سے غیر متعلق ہے کہ وہ ہندوستان کے خاندان کے حیا کے خلاف ہے اس میں شک نہیں کہ جسٹس سینگری ان کے آد لایہ ذکر کیا ہے کہ اس اختیار کے جوڑے کیلئے ہر مناسبت میں کوئی بیاد نہیں ہے اور نہ رواجی قانون

کے حق کے طور پر اصول قانون کے دوسرے طریقوں میں اس کے تسلیم کیا گیا ہے لیکن انھوں نے اس کے بعد بطور بحث کی ہے جس میں پھر غور کر دینا اور اس وقت صرف اس کے طائر کرنا ہون کرنا ہون کرنا بہت سی نظائر میں جسکا حوالہ دیا گیا تھا کہ خاندانی جائداد پر بحث کی گئی تھی جس سے انکو الراء استقر تھا کہ انھوں نے ایک مقدمہ کو اس بناء پر تسلیم کیا کہ جائداد زیر بحث مکتوبہ تھی اور یہ کہ انھوں نے بعض قوانین میں وصیتی اختیار کے تسلیم کے جائزگی وضاحت اس بناء پر کی تھی کہ ان کے مقدمات کا حوالہ دیا گیا تھا جن میں ایسے اختیار کی اور کو قبول اجازت دی گئی ہے جیسا کہ در اس میں مکتوبہ جائداد کے مقدمات ہوتے ہیں۔ بعض حالات میں یہ شبہ کیا جاسکتا ہے کہ ان کے حاصل جیون کا یہ منشاء تھا کہ وہ وصیتی اختیار کے وجود کی بالعموم مناسبت کے خاندانی جائداد کے علاوہ اور طور پر تردید کریں صرف جسٹس کو ٹرائل کے بن سے انکو ٹھیک طور پر سمجھا کہ دلیل اختیار کی تھی کہ اختیار با اسکی کسی منیا کیلئے محدود حق کے علاوہ کسی قانونی بیاد کا نہ ہونا اس کے بالعموم موجودہ کے خلاف قطعی تھا اور اسکا تعلق علی و تبر خاندانی جائداد سے تھا۔ مگر اس کے لئے میں ہم جہاں پہلے بنام نگہاسامی ناگزیر دہرین کی وجہ سے سائل کی بحث پر بلحاظ ظاہر و مداد غور کر رہے ہیں۔ ایسا عمل کر نہیں میں کوئی کوشش اس دلیل کی تقلید کی نہیں کرتا کہ قانون کے دوسرے طریقوں میں وصیتی ولایت قطع نظر قانون کے کوئی آزادانہ ہوتا نہیں کہ منی تھی۔ اس کے سلسلے میں کہ اجلاس مل کر دو بار اس دلیل میں ان کو آنا دینا وصیتی ولایت کے کسی ذکر کا حوالہ دینا تھا (روم میں لاؤٹری مولد بیگنہ) ۱۷۲۱ء (۶۲۱ء) اور نہ ذاتی جائداد کی نعت

کہ ہوتا سال
۱۸۰
راہ چائی
(۷۵۸)

صفحہ ۱۹

نوشہ مال

سورہ ابراہیم

ہے۔ دوہرہ قانون اولیٰ و ثانیٰ ایک ایک مرتبہ ۹۹ ہونے کی
 رو سے قابل مراعہ نہیں ہے اور وہ دفعہ ۸۴ کے بموجب قطعی ہے
 حکم جہاں پر برکاتہ موجود ہے یقیناً اس قسم کا ہے جہاں بیوہ ہے
 کہ عدالتوں دوہرہ بن سے کسی وجہ پر ولیہ کو علیحدہ کرنے کے لئے
 آمادہ نہیں ہے جو درخواست بن سان کی گئی تھیں اور یہ کہ درخواست
 خارج کیا جاتی ہے اور اس مندر کی تائید اس نظر سے ہوتی ہے جسکی
 تطبیق کرنے کیلئے سن آمادہ ہون ملاحظہ ہوں موسیٰ احمد پور
 نامہ ازین شکر گوشت (۱) پکھوانی دنی بنام اندرانہ اس (۲)
 بمعاملہ بانی برکاد (۳) امتیاز المسد نامہ اور (۴)
 لیکن اس مندر کے جواب میں یہ دلائل پیش کی گئی ہیں کہ
 حکم ۱۱۱ اس قسم کا ہے جسکی رو سے ولیہ وصیتی کو دفعہ ۱۱
 (۵) کے بموجب قرار دیا گیا ہے اور اس حیثیت سے وہ
 دفعہ ۸۴ و الف کی رو سے قابل مراعہ ہے اور (۶) چونکہ از رو
 وصیت نامہ ولی کو مقرر کر کے متعلق ہندو کا حق اور اس قانون
 کے بموجب کیا گیا ہے اور مراعہ علیہا غیر کا تفریکالہ عدم تھا
 اسلئے عدالت کے فیصلے کی ضرورت نہ تھی کہ وہ اسکو علیحدہ کرنی
 با علیحدہ کرنے سے اسکا کرتی اور اسکا حکم محض اس قسم کا سمجھا
 جانا چاہیے جسکے یہ نیبائل کو مقرر کرنے سے اسکا کیا گیا تھا
 جو دفعہ ۸۴ و الف کی رو سے قابل مراعہ ہے۔
 ان دلائل کے نتیجہ میں دلیل کا مضیقہ تھا کہ کیا جاسکتا ہے
 وہ کلینا اس تو برسی ہو کہ عدالت تحت وہی حکم میں مراعہ علیہا کا حوالہ
 ولیہ رو سے وصیت نامہ کو طور پر دیا ہے تو یہی دلیل اسکی اہلیت کی تائید کرتا
 اور اس طرح عمل کو خلاف جوہر کی ہے جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ اسکو
 اس میں کوئی اثر نہ ہو لیکن اس کی علیحدگی کی استدعا کیلئے جو کچھ
 (۱) ازین شکر گوشت، (۲) پکھوانی دنی بنام اندرانہ اس، (۳) امتیاز المسد نامہ اور (۴) موسیٰ احمد پور
 نامہ ازین شکر گوشت، (۵) پکھوانی دنی بنام اندرانہ اس، (۶) چونکہ از رو

کہ امتیاز المسد نامہ اور جو استدعا کی حد تک نہیں چھوڑتا تھا وہ حکم
 مراعہ صار نہیں کیا گیا تھا جس کے متعلق کسی فرق نے استدعا کی
 کی تھی جسکی نسبت عدالت تحت کو یہ اطلاع تھی کہ وہ اس پر خود کرتی
 تھی اور جسکی حد تک وہ ضابطہ جو قواعد عمل درآمدیانی باب ۱۱ میں
 بتلایا گیا ہے استعمال نہیں کیا گیا تھا۔
 دوسری دلیل پر مزید بحث کر نیکی ضرورت ہے جو باوجود اسکے جیسا کہ
 میں قرار دے گا بہ صورت اس حکم میں جو ہمارے روبرو پیش ہے بیحد
 مگرانی دست اندازی کر نیکی وجہ موجود ہے کیونکہ بحیثیت ولیہ مراعہ
 علیہا مندر کے تقرر کے حوالے کے خلاف فیصلہ صرف اس سوال
 کہ آیا وہ حکم قابل مراعہ ہے بلکہ اس مزید تحقیقات کی روئداد سے بھی
 متعلق ہو گا جو کیا گئی ہے۔ کیونکہ اگر اس کو حوالہ مقرر نہیں کیا
 گیا ہے تو سوال خدمت برقیام رہنے کی نسبت اسے حق کا نہ ہو گا
 بلکہ اسلئے ایک نئی سرے استدعا کے مقابل میں اسکی اہلیت کا ہو گا
 یہ امر مزاعی نہیں کہ ایک وصیت نامہ موزعہ ہو جوالی (۱) اسکی
 رو سے نابالغان کے باپ نے اسکے پاس اپنی علیحدہ جائداد جسکی
 مالیت یہ بیان کیا گیا ہے کہ کوئی لاکھ روپیہ کی تھی چھوٹی تھی اور
 مراعہ علیہا غیر کو اسکی ذات و جائداد کی ولیہ مقرر کیا تھا لیکن
 یہ بحث کی گئی ہے کہ اس عدالت کے اجلاس کل کے فیصلہ جاری ہو
 بنام رنگا سائی نامہ (۵) کی عبارت اسکی مقتضی ہے کہ ہم
 عالم طور پر قرار دین کہ ہندو کو یہی حال نہیں ہونا کہ وہ بذریعہ
 وصیت نامہ اپنی اولاد کی ذات با جائداد کیلئے ولی مقرر کرے
 نہ صرف اسوقت جب جائداد جیسا کہ اس مقدمہ کی صورت تھی
 موجود ہو بلکہ اسوقت بھی جیسا کہ اس مقدمہ کی صورت ہے
 وہ علیحدہ ہو۔ یہ امر مزاعی نہیں ہے کہ یہی ایک نظر ہے جسکی
 رو سے بحث کی تائید کی جاسکتی ہے اور ایسی حالت میں میں

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

خناسی ہے اور اگر تیار نہ رہا اختیار کی اسد کا خیال فردی ہو چو کہ
 اسکی تائید بن بخت در حال کے استعمال اور تسلیم کئے جانے پر
 مبنی ہو تو ایسے اگر ہیں نہ اسان ہوتا ہے مہان قانونی اور
 امتداد بلکہ تائید کے مابین فرق کو ہمیشہ نظر انداز کیا جائے کسی
 انسان کی تسلی کی ترانہ میں جاہلاد کے ولی کے وضعی تقرر کی
 وضاحت کے لئے حکم داتہ کے ولی کا نام لیں تقرر غلط تفسیری یا نحو
 سہولت کی بنا پر اخذ کیا جاسکتا ہو۔
 ان کے تائید کا یہ ایک تقررات کو واضعان قانون نے
 مسلسل تسلیم کیلئے یہ دیکھ اسطور پر تسلیم کیا جانا چاہیے کہ ایک
 تائید کے ایک صورت پر مبنیہ اشخاص میں ملحد کے ذاتی قانون کے
 ہو جب اسے جو ان کے تابع رہتا ہے لیکن یہ فرض کرنا دشوار ہے کہ کسی
 کو فی قید و ضمان اور اگر گلو لیشن در اس نمبر ہا تہ ۱۸۸۵ء
 کے مضمون میں دائمی طور پر مدد و بہت کئی ہوئے محلات کے متعلق
 غرضی جنگ ملک تقریباً تمام صورتوں میں ہندو رہے ہیں اور کوئی تبد
 اور ہم قانون از دلچ بیوگان ہندو ایکٹ ۱۸۵۷ء میں اصل میں
 یہ تائید ہے کہ قانون وصیت نامہات ہندو ایکٹ ۱۸۵۷ء میں اصل میں
 رو سے خود ہم قانون وراثت ہندو ایکٹ ۱۸۵۷ء میں اصل میں
 اہل ہندو سے متعلق نہیں کی گئی تھی لیکن وہ خود جو بنیاد پر مبنی ہو
 حوالہ دوم پر مبنی تھی ان وصیت نامہات کے حوالہ سے مرتب کی گئی
 تھی جسے قانون وراثت متعلق تھا اور اسکو ہندو وصیت نامہات
 سے متعلق کر نہیں دیا اور کا خود جوت یہ تھا کہ وصیتی تقررات کے
 استحقاق کو بالغ و مقیموں کے محمد رکھا جائے اور نہ ان کے
 کہ میں وہاں قانون کے مخرج منشا کی تسلیم کی گئی ہے
 کے بعد وہ اس کا حوالہ دہم سائمر دہا اثر بلکہ ہندو
 دہم سائمر دہا اثر بلکہ ہندو دہم سائمر دہا اثر بلکہ ہندو

۱
۲
۳
۴

لیکن یہ امر باور رکھنا چاہیے کہ سائنس مندر بنی کا مقصد اس
جائداد سے تو ایسی ہی مقدار ماسہ ۲۷۲ حوالائی ۱۳۴۱ء میں دلا پیش
صرف مندر دھنی اور قدرتی ولی کے مابین برائی بھی نہیں ہو دو
کیلئے جائداد کی علیحدہ نوعیت مسئلہ منی اس میں چھل پر جو ۱۹۶۲ء میں
مدار کیا گیا تھا چھل کا کٹا ہر کیا گیا ہے اس کا مخالفانہ نکتہ منی
نہیں لکھی ہے اور میری رائے اس سے اس شخص کی قوی ناسند
ہو گئی ہے جو اس امور پر منی تھا جس پر جو کٹا جا چکا ہے میں تیار
وہنا ہوں کہ بعد تیرہ و صبت نامہ اپنے کچھ کی ذات و جائداد کیلئے
ولی مقرر کر سکتا ہے یہ کہ وافر علیہ نمبر کا کافر کا عدم نہیں ہے
اور یہ کہ ایسی حالت میں موجود وافر قابل پذیرائی نہیں ہے
اور وہ خارج کیا جانا چاہئے خیر کی نسبت کوئی حکم نہیں صادر
کیا جانا۔

لیکن ہم سے ایک علیحدہ درخواست کی رو سے یہ اسد عا
ایک ہی ہے کہ ہم عدالت تحت کے حکم میں بصد گرائی اس بناء پر
دست اندازی کریں کہ وہ اپنا اختیار سماعت استعمال کر بیٹے قاصر
پر ہی ہے کہ کچھ اُس نے اولاً بعض بیانات کے متعلق خود کرنا کر
کیا ہے یہ کہ وافر علیہ نمبر سے بلا اختیار نہ ماننے کی جائداد منتقل
کی ہے، اچھے یہ کہ وافر وہ (۱) بعض اب (۲) ح (۳) وہ (۴) میں
یہ بیانات ہیں کہ وافر علیہ نمبر نے اسکے فائدہ کیلئے یا وافر علیہ
نمبر کی طرف پر تصرف کیا ہے جو بر و وصیت نامہ اسکے
ساتھ نہ ماننے کی جائداد کے انتظام میں اسکے ساتھ شریک کیا گیا
ہے اور یہ کہ عدالت تحت نے انکو صرف اس بناء پر خارج کیا تھا کہ
وصیت نامہ کی رو سے وافر علیہ نمبر ایلیٹ پر ضروری نہیں ہے
کہ وہ اپنے انتظام کے متعلق حساب سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ آیا ان
بیانات نوایت کے کیلئے شہادت پیش کی گئی تھی لیکن کسی

۹

تہاوت کا پیش کرنا بکار ہو کہ اس کا قاصر نہ ہونے کی ایک روایت
وہاں سے لکھی تھی لیکن ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم اس
روایت کو قبول کریں کیونکہ اس سے اس کے خلاف راہ آبرائی کا
نشانہ تھا کہ وافر علیہ نمبر کی فہمیت فائز راہ راہ راستی سنا
کی جانی چاہیے بیانات مندر جو (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)
اس کے جوہر ظاہر کیا گیا ہے حساب کے معاملات میں میں بھی نہ
بیانات مندر جو فقرہ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)
ہیں کیونکہ انکا تعلق جائداد کی رقم کے دفعہ میں ہے مندر جو
کئے جا سکتے ہیں جبکہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ان رقم کا یہ وافر جس جائداد
کے جمع کرنا وافر علیہ نمبر کو فائدہ پہونچا نیکی عرض کیے گیا کہ اسے
اس خصوص میں عدالت تحت اپنے اختیار کو استعمال کرنے
سے قاصر رہی ایسی حالت میں میں اسکا حکم قسوخ کرنا چاہئے اور
درخواست مزید تحقیقات کیلئے واپس کر لی جائے جو کچھ اس امر کا
کا ہر جوہر بر بحث میں مجموعی ہونا چاہئے اسلئے اسکا اور ہر ایک قبل
نام بیانات مندر جو درخواست پر مذکور کیا جا چکا ہے اس عدالت
میں درخواست گرائی دیوانی کا خیر مقدمہ کا خیر مقدمہ کیا جا چکا
اور عدالت تحت کے حکم میں اسکی صراحت کی جائے گی۔

حجتہ متوجہ کہ کیا کہلے تو ہمارے لئے اختیار سماعت اس
دوسرے ترک پر جو کرنا ضروری ہے جس سے درخواست گرائی
دیوانی میں اسناد کیا گیا تھا جو یہ تھا کہ عدالت تحت نے ماہانہ سے
ذاتی طور پر اسکی ولایت کی نسبت اسکی خواہشات اور اسکے اندو
کی ترقی کے متعلق تحقیق کرنا ترک کیا تھا جسکی وجہ سے وافر علیہ نمبر
کی علیحدگی کیلئے خاص طور پر اسد عا کی گئی تھی یہ کافی ہے کہ وافر
اولیا نامہ انکا میں اور کسی نیلیں میں ایسی بھیجی لازمی قرار دی گئی
ہے اور یہ کہ عدالت تحت بخوبی اپنے اندیا معتبر کے استعمال میں

باب کی صریح فرماندہی سے ہی دسکتی ہے اسوقت بھی کچھ
باب کسی شہر کے سند و خاندان کا ادنیٰ رکن ہو صرف اسی کو یہ حق
ہوتا ہے کہ وہ اس کے کوٹھنیت میں دے دے شہر کے خاندان کے رکن
منتظم کو یہ حق نہیں ہوتا کہ وہ کسی رکن ادنیٰ کو جو خود اس کا بیٹا
ہو نہایت میں دے۔ دوسرے شہر۔ رکن دے سے ایک حق اس خصوص میں
خاندان کے رکن منتظم کے مقابلہ میں اعلیٰ تسلیم کیا گیا ہو دوسرے شہر میں
باجگاہ اجازت ملے گی تھی کہ وہ اپنے بٹے کو فروخت کرے اگر باپ کو
اس کو حاجی حال ہوتا ہے تو وہ کیوں بزرگوں و حیت کسی دوسرے شخص
کو مال بیٹے کی اسکی مال بانی میں لگائی کیلئے مقرر نہیں کر سکتا تھا۔
جواب یہ ہے کہ دوسرے شہر میں اسکی اجازت نہیں ہے اگر اختیاط
کیا ہے تو یہ معلوم ہو گا کہ اسکی رو سے اسے تھوڑے کو منع
نہیں کیا گیا ہو اور اسکی تردید کیلئے ہی جو جو وصیت کا عہد
ہندوؤں کو نہ تھا اسلئے کتب میں کوئی حکم اس قسم کا نہیں ملتا کہ
اپنے مال بیٹے کیلئے بروہہ وصیت۔ ولی مقرر کرے متعلق باپ کے
اختیار کیا تھا وہ اسلوک جس استناد کیا گیا ہو جو جو ہر باب
غیر اسے مطالب علم اور مال بیٹے کی جائداد پر خواہ وہ اسکو بزرگوں
یا کسی دوسرے طریقہ سے حاصل ہوئی ہو اسوقت تک راجہ کا قبضہ ہو گا
کہ مالک کی طالب علمی کا زمانہ ہو جاوے گا جب تک ۱۶ سال میں اسکی
مال بانی ختم ہو جائے گا بیکے عنوان یہ ہے۔ عدالت گسری و خانگی راجہ جاری
قانون کے بیان میں مندرجہ بالا عنوان سے بظاہر ہوتا ہے کہ اسلوک
راجہ کے حج کیلئے یہ پڑھتا ہے کہ مال بانی کی صورت میں کوئی فعل کیا جا
سکتا ہے گا جب اسکی جائداد کی حفاظت کرنی مقصود ہو یا ہر کر کے
دے کوئی امر موجود نہیں ہے کہ مال بانی کی صورت میں باپ اپنے حق ولایت
کو استعمال کر سکتا تھا اس میں شک نہیں کہ راجہ کا اختیار اعلیٰ ترین
تھا۔ لیکن یہ کہنے کی یہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ باپ اپنے خود اپنے مال بیٹے

کے ولی کی جانب سے اپنے حق کا استعمال کیا تھا یا اسکو استعمال میں
کر سکتا تھا کیونکہ اگر اسکو اپنے بیٹے پر کوئی اختیار نہ تھا تو اسکی طرح
اسکی دوسرے باپ کو یہ اجازت دی گئی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو نہایت میں
دے اور اس طرح اسکو اس تمام فوائد سے محروم کر دے جو اسکو اپنے
قدرتی خاندان میں حاصل ہونگے اور نہ اس اسلوک کی رو سے شہر کے
خاندان کے منتظم کے اس حق میں کمی ہوتی ہے یا وہ مال ہو جائے
کہ وہ مال بانی ارکان کی ولایت رکھے کیسے تامل کیا تھا ہی
میں یہ فرض کرتا ہوں کہ ہریت حرف حج کیلئے ہر ایک اسکو طرح
مقتضات کا اہتمام کرنا چاہئے جو اسے رو بہ پیش ہوں اسلوک
کے معنی خواہ کچھ ہی ہوں مگر میں یہ خیال کرتا ہوں کہ دوسرے شہر میں
کوئی مضمون اس قسم کا نہیں ہو جو کسی ہندو باپ اپنے مال بیٹے کی
ذات کیلئے ولی مقرر کرنے سے روکتا ہو۔
جس بحث میں اس کے خلاف زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مال بانی
صرف ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ کہ باپ نہیں ہو سکتا کہ ذات کیلئے
ایک اور جائداد کے لئے کوئی دوسرا شخص ولی ہو اس میں شک نہیں
کہ کسی مال بانی کی ایک ہی جائداد کیلئے وہ اولیا نہیں ہو سکتے لیکن
قانون عقل یا عدالت میں کوئی امر اس قسم کا نہیں ہے جو وہ اولیا
تھوڑے مال بانی کے ہونے میں سے ایک ذات اور دوسرا جائداد کیلئے ہو تو انکو
اولیا مال بانی میں ایک سے زیادہ اولیا کو تفریق کی ضرورت اجازت
دی گئی ہے ملاحظہ ہو دونوں فقرہ جات (۴) و (۵) جب کسی مال بانی
کی جائداد کیلئے ولی کے تقرر کی اجازت ہو تو صرف ذات کیلئے مذکور
وحیت نامہ ولی مقرر کیا جا سکتا ہے مقررہ دیر پر گشت یا نام نیلنگ
(۱۴) جسکا تصدیقہ اسکوٹ میں کی ایک جلاس کامل کی کیا تھا اس
دلیل کو محالی سند ہے جو محض نام کا تھا خیرے کہ قدیم شہر میں اسلوک
باسد کی جلاس کھاتے مالک ایسی وادہ ہی عطا کیا سکتے ہیں حالانکہ

کونسا شہر
بام
سوداچی
(۱۸)

انسانا سال
پنا
نہر اکی
اس

حت کیلئے انھوں نے ایسا اس کامل کی نظیر چاہا ہے یا اگر نکالنا
انکر دہ سے استناد کیلئے۔ انکی بحث یہ ہے کہ بٹے شدہ ہے کہ
ایسا ہے نابالغ بیٹے کیلئے نذر جو وصیت اسوقت ولی مقرر
ہیں کر سکتا جبکہ فی مشرکہ خاندانی جائداد موجود ہو اور یہ کہ وہ
اسکے لئے ولی مقرر نہیں کر سکتا اگر وہ اسکے حق میں اپنی علیحدہ
مالکہ ہے جائداد کے متعلق مہر یا وصیت کرے کیونکہ اسکی یہ معنی
ہوئے کہ وہ اولیاء موجود ہو جائینگے ایک مشرکہ خاندانی جائداد کے
تعلق ہوگا اور دوسرا اسکی علیحدہ جائداد کے متعلق ہوگا۔ اگر نذر
باب صرف ایک یا سمانہ مکن مشرکہ خاندان کا ہو تو وہ اپنے
بیٹے کیلئے بروئے وصیت ولی مقرر نہیں کر سکتا جو اپنی سائل
سے موردی جائداد میں مساوی حق حاصل کرتا ہے۔ ولی مقرر کرنا
حق ہر جائداد کی وصیت کرنے کے حق کے ساتھ ساتھ نہیں رہتا
کیونکہ موصی بنے وصیت نامہ کی رو سے اپنے نابالغ مہربوب کو
کیلئے ولی مقرر نہیں کر سکتا جو اسکی اولاد نہ ہو اور وہ ہندو جو
ان کے دہرم شاستر اپنے بیٹے کیلئے ولی مقرر کر سکتا اختیار نہ ہو
اس حق کا دعویٰ اس وجہ سے نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے بیٹے کیلئے خود
اپنی کچھ جائداد چھوڑ سکتا ہے اور یہ کہنا غیر منطقی ہوگا کہ اپنی علیحدہ
جائداد کی نسبت ولی مقرر کر سکتا ہے جب وہ مشرکہ موردی
جائداد کی نسبت واجب نہیں کر سکتا۔ وصیت ما محیات اور ہرجا
بالوصیت دہرم شاستر میں معدوم تھے اور اسلئے ہندو باب کو
خود اپنے ذاتی قانون کی رو سے اپنے نابالغ کیون کیلئے بروئے
وصیت نامہ ولی مقرر کر سکتا اختیار نہیں ہوتا۔ نذر جو وصیت نامہ
ولی مقرر کرنا محاکم انگلستان میں اسٹیٹوٹ کی رو سے پیدا
کیا گیا ہے اور ہندوستان میں کوئی موضوع قانون اس قسم کا موجود
ہے۔ نہ بیکارہ سے کسی ہندو باب کو نذر جو وصیت نامہ ولی مقرر

کر سکتا اختیار دیا گیا ہوگا
اصل غور طلب سوال یہ ہے آیا ہندو باب کو یہ حق ہوتا ہے کہ
وہ نذر جو وصیت اپنے نابالغ بیٹے کیلئے ولی مقرر کرے؟ یہ قطعاً
شدتاً ملان سہا گیا ہے کہ وہ کسی ولی کو مشرکہ موردی جائداد کے
استقام کیلئے نہیں مقرر کر سکتا کیونکہ خاندان کا نظم تمام نابالغ اگر
کا ولی ہوتا ہے مشرکہ خاندان کا آخری پیمانہ مکن نذر جو وصیت
اپنے بیٹے کیلئے موردی جائداد کے انتظام کی عرض سے ولی مقرر
نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک کرنا اصل اصول
کے خلاف ہے اگر باپ باپ کی وجہ سے اپنے نابالغ بیٹے کیلئے نذر
وصیت ولی مقرر کر سکتا حق نہ ہو تو وہ اسے ہرجا میں حاصل نہیں
کر سکتا کہ اس کو اپنی علیحدہ مالکہ ہے جائداد تصرف میں کر سکتا اختیار
ہوتا ہے کیونکہ یہ قانون کا ایک ہے ہرجا میں کر سکتا نابالغ مہربوب
وصیت کیلئے صرف اسوقت ولی مقرر نہیں کر سکتا کہ اسکے حق میں جائداد
منفصل کیلئے ہرجا میں اسکا کو مقرر کر سکتا ہے تاکہ وہ کسی مہربوب
وصیت کیلئے جائداد پر قابض ہوں اور اسکا اختیار اس میں نہیں
ہوتا کہ وہ مہربوب کو وصیتی نابالغ ہے۔ پس نابالغ بیٹے کیلئے ولی
مقرر کر سکتا حق اسکے لئے جائداد ہرجا میں اختیار کے علاوہ دوسرے
مقام پر تلاش کیا جانا چاہیے۔ باب وزیر مان کو اپنے بچوں کے
متعلق انکی نابالغی کے زمانہ میں ذمہ دار بن جھوٹا حق ہوتا
میں تشریری قانون میں یہ کو چھوڑ دینے کی سزا مقرر کی گئی ہے اور ہرجا
ایسے شخص کو سزا دی گئی ہے جو کسی بچہ کو جسکی عمر ایک مقررہ عمر سے
کم ہو ولایت جائز سے لے بھاگے۔ باب کو تمام دنیا کے مقابلہ میں
بچوں کی حفاظت کا حق حاصل ہوتا ہے جب تک کہ کوئی عدالت قانونی یہ
مناسب خیال کرے کہ اسکو ولایت سے محروم کرے دہرم شاستر کے
موجب باب اپنے بیٹے کو وصیت میں دیکھتا ہے۔ مان لکے کہ وصیت

۲۷۔ اگر وہ اپنے مائون اور جماعتوں کا ذکر حقارت سے کرے
مثلاً وہ یہ کہے "اوپر ادا تو تیرے بنو کا فضل ہے" تو کیا جو یہ کہہ سکا
میں کل لڑی ہو گرم کر کے اسکے زمین میں ٹھونس دیا جائیگی
۲۸۔ راجہ کو کسی بہمن کو ہلاک نہ کرے گا کہ وہ تمام مکانی
برائیاں کامر تکب پہنچا ہوا ہو اسکو باب۱ کی ریاست سے لے کر حاریر
کے قصبے تک پورے ملک میں جا بٹا دھو دھو اور اسکا جسم پھینک دیا جائے۔

۳۔ اگر کوئی نوجوان ہو جسے خاندان اور اپنے رشتہ داروں کی مدد و نصرت نہ ہو تو اسے اس واقعہ میں غور و خوض کی ضرورت ہے کہ جو اپنے نانا کیلئے اسکو ایمان دینا چاہیے تو راجہ کو اسے پرستادہ بنی جا چاہیے کہ ایک ایسے مقام بن جہاں کثرت سے لوگ آئے جہاں کو کھن کو کو کہلوایا جاوے۔

۱۸۰ باب ۱۔ پانچویں کی بجائے تین سال اس پیری کی بجائے
تین تا آٹھ مرگڑ مہینوں۔ دسویں سال اسکی تمام کے صرف تین
پہنچا۔ تین تا پانچ مہینوں سال اور اس پیری کی حالت خزانہ بانی کو
پیش آتی تو ملا آخیر دوسری کو کہہ لیا جاسکتا ہے۔

یہ خبر ضروری ہے کہ جو غرض منو سے قرۃ العینیات کا احادیث ظاہر
کے لیے دیا ہے کہ اس ہائیون باتوں میں کہ جو ہاں روح میں ہا
لم وکاسر جو وجود جاء سے متعلق کرنا بالکل بنہ سوہنوتا ہے
مجموعہ منور کلینیا موجود جماعت سے متعلق کرنا ایسا ہی محل ہوگا

جس کا قبیلہ کی لاکھ جاوید رہے تھے۔ اسی کی ایک شاخ نے اپنے علاقے میں ایک چھوٹے سے موضع میں رہنا شروع کیا اور وہ اندیشی کا گھبراہٹ سے کہہ رہا تھا کہ یہاں آج تک تم رہا جاؤ اور منتقلی کو روکا جائے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ مشرقی خاندان کا ایک کن انگلستان یا امریکہ میں پہنچ کر وہ پھر ان کا ان اس پریسڈنٹسی میں رہتی ہوں۔ اگر یہ بیان کیا جا کہ باب مذکور وصفت سے اپنے زمانہ کے پیشے کیلئے مذکور وصفت نامہ میں سے ولی مقرر نہیں کر سکتا کہ یہ پھر مشرقی خاندانی جائیداد کو جو تو ایسے زمانہ کی کہ حالت ہو گی جس کا باب کلیفورنیا یا ایوریور میں ہوتا تھا۔ ان کی وفات کی تاریخ پر لڑکا زمانہ ہو تو کوئی شخص اس کی جائیداد کی نگہداشت نہ کر سکتا کہ جو منقسمہ حجاز اور یمنی ہا کہ فی دور کا نئے دار و جہت داران میں ہو اس کی حفاظت کر سکی۔ اگر کسی کے ہاں کوئی کامیاب قبیلہ یا وہ کسی کو مدخل کا کوئی رکن ایسے پیشے کو بتا کر ان میں یا یہ پھر نہیں حاصل فلم بردار کے ہاں اس کے لئے کے باغ ہو سیکے جن کو وہ اپنے لئے کوہ اہل شریفان کو ترجیح پر حق اس وجہ سے ہے کہ باپ کے کہ یہ جتنی سوار اور پیدل سوار ایک چھوٹے سے موضع میں ایک دوری مجموعہ رکھتا تھا اور اس وقت کے قانون کو نافذ کر نہیں ہو سکی وقت جائز و واجب دلیل ہا اگر تھا لیکن جس سلطان بعد اس کے انحراف کیا گیا جو وہ الگ کو موجود تھا۔ اس کا ناظر لپاچے دہم ۱۰ میں جنوری الوتہ نافذ ہو بہت اہم میں اس قانون سے انحراف کیا گیا جو اگر جمعہ ۱۰۱۱ میں اس کے اصلاح استعمال کیا جاسکتی تھی۔ یہ وہ دور اس سال قبل مضبوط کیا گیا تھا۔

تاہم جسٹس ناچات بہت ہی حال کر ان میں ترقی یا یا اور عاقل و فاضل بن بسند وصفت ناچات کو دار و تسلیم کیا گیا اور قانون جسٹس ناچات بہت سے یہ عالم تھا کہ جس بنیاد پر کیا ہے کہ اس کے لئے اور

وہ ص ۶۶ کی حریف بل عبارت سے وہ اختلافات ظاہر ہونا سے

مہدی خاں
نام
اتواری
(دالہ آباد)

ہائی کورٹ الہ آباد

تعلیمی مراعات ثانی دیوانی

بمقام عدالت ۲۰۲۲ء تا ۲۰۲۳ء منسلک ۲۰۲۳ء

باجلاس و مسٹر جسٹس ریز و مسٹر جسٹس ڈنیلز

نائبہ برائے عدالت پنجم اتواری وغیرہ دیگر

مراجعہ علیہم

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۸۵۹ء منسلک ۱۸۵۹ء رول ۱۷۱-۱۷۲

تاریخ سماعت پر مراجعہ اور اس کے کونسل کی غیر حاضری - عدالت

ایا باجلاس روڈ و مرافعہ خارج کر سکتی ہے - مرافعہ ثانی کا حق -

عدالت مرافعہ کو یہ اختیار نہیں ہو گا کہ وہ کوئی مرافعہ

روڈ و خارج کرے جبکہ اس تاریخ پر جو سماعت کے لئے

مقرر ہوئی مرافعہ یا اس کا کونسل حاضر ہو -

مرافعہ کا نام مانا و کرنا انڈین کنٹریبلز ۱۹۱۳ء منسلک ۱۹۱۳ء

مرافعہ کا حق اس امر پر منحصر نہیں ہوتا کہ وہ عدالت کو

کرنے چاہئے بلکہ اس امر پر منحصر ہوتا ہے کہ اس سے قانون

نہج دیا ہو -

ایسی حالت میں وہ حکم جس کی رو سے کوئی مرافعہ باجلاس روڈ و خارج

کرے گا وہ مرافعہ یا اس کا کونسل عدالت میں حاضر ہو گا

کی حالت میں پہنچنا ہے اور اس کی ذمہ داری کی نگرانی سے مراد ثانی

ہو سکتا ہے -

تعلیمی مراعات ثانی بنام راجی و گری مصدقہ ڈسٹرکٹ جج فرخ آباد

۱۹۲۲ء ۱۳۰۳ء

منجانب مراجعہ - شری ۱۷۱-۱۷۲

منجانب مراجعہ علیہم - شری ۱۷۱-۱۷۲

فیصلہ - وہ شخص ۱۷۱-۱۷۲ کے بموجب مراجعہ ہے دونوں درجہ ۱۷۱-۱۷۲

ایک اور حق میں کی کوئی چیز کا میرے لئے صرف کرنا

۱۷۱-۱۷۲ کے لئے میرے بارے میں روڈ و سپر زور نہیں دیا گیا ہے وہ میرے

کے نام پر ہے میرے کسی کے بارے میں سے مجموعہ منقولہ تعلیمی مراعات

کے جوئے کے لئے جوئے ایسی کسی کے زمانہ میں عدالت گسٹری کرتے

تھے انہی قانونی بندوں سے حاصل کیا تھا جو ہمیشہ قدیم

اترال سے نہجائی کے تھے اس کے لئے سے ختم ہوا زیادہ قدیم

کا کوئی اشتراک تھا اتنا ہی زیادہ مقدس وہ سمجھا جاتا تھا

اور ویسی ہی واضح تفصیل اس کی حقیقت تھی بندت اس کے

کو اور اس سے نافذ کرنا چاہتے تھے اور چونکہ جو عوام کے

رواجات سے لاعلم تھے قدرتی طور پر بندتوں کی رائے اختیار

کی - اس سوال پر مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن

اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ بلا کم و کاست ایسے امور کو

جو روڈ و ان کے لئے بالکل خارجی ہیں وہ موجود حالات کو

مستثنیٰ کرنے کی استدعا کی جارہی ہو - عدالت کے لئے

یہ بدایت دیکھی ہے کہ کتب کوئی خاص قاعدہ موجود نہیں تو

وہ مقدمات کا تصدیق انصاف عدل اور نیک نیتی کی بنا پر

کرنے کی کسی باب کی جانب سے اپنے نابالغ بچوں کے لئے

و حقیقتی ولی مقرر کرنے کے خلاف دہرم شاستر یا کسی جائزہ

میں اشعل نہیں کرتے ہیں یہ قرار دیتا ہوں کہ یہ کوئی حق

نہج ہے کہ وہ نابالغ و حقیقت نامہ اپنے نابالغ بچوں کی ذمہ

کے لئے ولی مقرر کرے خواہ مشترکہ خاندانی جائیداد موجود

ہو یا نہ ہو اور اس حق کا انحصار اس امر پر ہوتا ہے کہ باپ

مستقل ہو کہ وہ حقیقت نامہ کی رو سے کوئی جائیداد

اس اولاد کے لئے میرا ہے جس کے لئے وہ ولی مقرر ہو گا

مرافعہ خارج کیا گیا - درخواست منظر کی گئی

والی را
نہا
نہا
نہا
نہا

۸۔ بیسویں صدی کے وسط سے ہم دیکھ رہے ہیں
پاسے میں جنکو ایک سیکس ویت نامیج کے نام سے موسوم
کیا گیا ہے۔ اس کا خطہ وسطی و جنوبی
ولایت کی نسبت قابل تحقیق ہے۔ وہی جیسے وہ
یہ رہے ظاہر کی جو ہماری قانون کا جزو ان اشخاص کو عیب
دائم رہے گا جو ایک فریبی قانون سے انہیں یہاں انگلستان
میں وہم نہ رہانی انتظامات آتا ہے وہاں کی رو سے وہم برہم
چشمہ میں اور کنگس کورٹ کے جوہر اور اقویٰ پالیسی کے اسکوپ
ضرورت نہ ہے کہ اس کے جملہ قوانین کی مکمل تعلیم کرے۔ اور
کہ ایسے تمام اشخاص کی حفاظت کہ فی حاکمیت کے جوہر اور
یہ ہو کہ وہ تمام اولیاء کے اوپر وہی ہے ایک بسا جہاں جو غیر
طور پر اس بہت ہی محکوم ملک میں استہوار ہو گیا ہے کنگ کے جیسے
کوئی قوی وجہیں معلوم ہوتی کہ کیوں ہر مبالغہ کا کوئی مستقل
دلو ہو نہ پالیسی کے بعد وہ یہ باور کرتے ہیں کہ وہ مبالغہ ان کے حق
میں کامل انصاف کر سکتے ہیں۔ وہی اختیار کے متعلق کنگ اور
اس کے عہدہ دار بنے سخت فیالحت کی تھی جبکہ جرج اور اسکے
پارلیمینٹ نے مرگ کی کیا تھا اسکی تائید کی تھی آخر کار جرج کو کامیاب
ہوئی۔ بالکل حال کے زمانہ تک عدالتہائے کلیسا تمام اوصیتیں معاملاً
میں جو بزرگ تھیں اور صد اقسامہ نفاذ وصیت عطا کرتی تھیں۔
پس چارلس دوم کے زمانہ میں یہ ضروری ہوا تھا کہ ایک ایسا
مقرر کیا جائے جسکی رو سے آپ کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ پروٹسٹنٹ
وصیت نامہ ولی مقرر کرے اسکے یہ بھی نہیں ہیں کہ کامس لاکے
یہ وجہ باپ کو ولایت کا حق حال تھا لیکن ان عجیب طریقہ
قبضہ جو انگلستان میں مروج تھے اور قانون حق فرزند کلان
کے لحاظ سے اپنے وارث کے لئے ولی مقرر کرنے کی نسبت

باب کے اختیار پر اعتراض کیا گیا تھا یہاں تک کہ وائیکونٹ
کو دست اندازی کرنی پڑی تھی۔ اس ملک کے طریقہ یا قبضہ
کے قانون میں کوئی مضمون اس قسم کا نہیں ہے جو باپ کے
حق ولایت کے خلاف ہو اور ایسی حالت میں یہ بحث نہیں کی
جاسکتی کہ اس حق سے زمانہ سلف میں انکار کیا گیا تھا۔ فیصلہ
جد امبرلیٹے بنا کر گھاسائی ناگزیر وہ صرف ان مقدمات سے
متعلق ہو سکتا ہے جسکی مشرکہ ہندو خاندان کے شرکا و
خاندان کا از رو جینت نامہ علی مقرر ہے۔ پھر اس پر وسیع نہیں کیا
جاسکتا کہ اپنے مبالغہ میں کی ذات کیلئے ولی مقرر کرنے کی نسبت
باپ کا حق سائل ہو جائے۔ قانون کے مقررہ راج عدالتی فیصلہ
دہات اور موضوع قوانین میں۔ راج میں جس طور پر کہ وہ اب
مقرر ہے باپ کا حق تسلیم کیا گیا ہے جیسا کہ ان متعدد وصیت
نامات سے ظاہر ہوتا ہے جن میں باپ مبالغہ ہون کے لئے
کسی ولی کو مقرر کیا اور عدالتی فیصلہ جات میں کم از کم متعدد مرتبہ لگا
جہاں راجہ سلطانہ نگہ (۱۷۱۱ء) کے زمانہ میں جرج تسلیم کیا گیا ہے اور
اس جیل کی تخت پر سالہا سال اعتراض نہیں کیا گیا ہے مگر جو
اس اگامی سے منسوب کیا جاسکتا ہے کہ وہ اس راج کے مطابق تھا
جو لوگوں میں مروج تھا۔ پھر ان اس کو اس امید ظاہر کیا کہ فیصلہ
پلے بنا کر گھاسائی ناگزیر وہ صرف راجہ خور مقرر کیا جائے گا۔
موجودہ مقدمہ میں مبالغہ ایک لڑکی ہے۔ اسکو اپنی باپ کیسے تھا
جائداد میں کوئی تعلق تھا یا حقوق نہیں ہو سکتا۔ مشرکہ خاندانی
حیثیت کا حوالہ پیش نہیں ہو سکتا۔ یہ یہ قرار دیتا ہوں کہ باپ کا
یہ حق ہے کہ اپنے مبالغہ میں کو اپنی حفاظت میں رہے اور وہ
حق بذریعہ وصیت نامہ متعلق کیا جاسکتا ہے اور ہم شستر
میں کوئی مضمون اس قسم کا نہیں ہے جو ایسی مثال کا مانع ہو۔

اور یہیں سودا کے واسطے کرنے کے لئے آمادہ ہوا چاہیے تھا
لیکن وہ تمام مسائل و مسائل سے عدالت نے ابتدائی نے متنازع
کیا ہے ہمارے روبرو پیش نہیں کیا۔ ایسی حالت میں ہم
مراجعہ منظور کرتے ہیں اور وہ حکم صادر کرتے ہیں ہم خیال کرتے ہیں کہ
عدالت کے سامنے آج تھا یعنی یہ کہ عدالت نے اس کے مفروضہ کو ہم
پر یہی خارج کرتے ہیں اگر مراجع یہ جانتا ہے کہ مراجع ہم
پر لائے تو اس کو عدالت تحت میں درخواست پیش کرنی چاہیے
اور عدالت نے مذکورہ کو یہ اطمینان دلانا چاہیے کہ مراجع ہم پر
ایا جائے۔

رجح کی نسبت ہم کوئی حکم نہیں دیا کرتے
مراجعہ منظور کیا گیا

پریوی کونسل
مراجعہ بناراضی فیصلہ صدر ہائی کورٹ کلکتہ

منفصلہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء

باجلاس لارڈ فیلور، سر جان ایچ ٹائٹل سٹریٹ
جنگل ٹائٹل ولارڈ ٹائٹل

محمد سلیمان - مدعی بنام کما بین دراجند رائے سنگھ

مراجعہ وغیرہ مدعی علیہم مراجع ہم
دستاویز کی تصریح قبولیت۔ پٹہ کا آغاز۔ قانون شہادت
اکٹ ۱۸۵۸ء دفعہ ۱۱۴ امتیازات (دھ) (دو حسابا
جو کلکٹر کے دفتر میں رکھے گئے تھے۔ قیاس۔ پریوی کونسل
مراجعہ۔ تمام امور کے متعلق تجاویز۔ ہندوستان میں عدالتوں
کا فرض۔

ابک حال کے مشتری نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو ایک خط

مقرر کیا تاکہ وہ اس کی بیانیہ سے حکام ال کے روبرو
اوس کے حق میں عمل اخل خارج اس کے لئے درخواست
کریں۔ اور نوٹس لکھ کر اس کے لئے ڈیٹی کلکٹر کو ایک پٹہ کی
وصول پائی کے متعلق رسید دی اور اسی تاریخ پر اس کے
ایک رپوبلیٹ، اسی حکما احتتام حسب ذیل الفاظ میں ہوتا
”میں لگان سال بسال ار اگر نکاح حصہ ایک پٹہ وصول
ہونے پر میں اس قبولیت کی کپی کرتا ہوں موضع اربور
سٹوڈنٹ ان حسابات سے جو کلکٹر کے دفتر میں رکھے گئے
تھے یہ ظاہر ہوا تھا کہ بیٹہ بنگالی سال کے لئے تھا اور یہ
کہ ایک مقررہ تاریخ پر سرکاری انگریزی محال کی بات تھی
ہو گئی تھی جسکی ماریانٹ کے لئے حال نیلام کیا گیا تھا۔
قرار دیا گیا کہ تاریخ یعنی ۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء قبولیت
میں درج کی گئی تھی۔ محض وہ تاریخ تھی جبکہ قبولیت پر خط
کے لئے گئے۔ اور اس سے آغاز پٹہ کا تین ہیں ہوتا تھا
(۲) یہ کہ بیٹہ بنگالی سال کے لئے تھا اور سرکاری انگریزی
بنگالی سال کے احتتام پر دراجد الادا ہوا تھی۔

(۳) یہ کہ دفعہ ۱۱۴ امتیازات (دھ) (دو) قانون شہادت کی مد
عدالت یہ قیاس کرے گی مجاز تھی کہ کلکٹر کے دفتر کے حسابات
صحت کے ساتھ رکھے گئے تھے۔

(۴) یہ کہ ایسی حالت میں بقایا ہے انگریزی نیلام جائز تھا اور پٹہ
احضار نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اول مقدمان میں زمین پریوی کونسل کے روبرو مراجع ہو سکتا
ہے ہندوستان کی عدالتوں کو جہاں تک ممکن ہو تمام
اسو قصہ طلب کے متعلق اپنی آرا ظاہر کرنی چاہئیں۔

تارا کانت سرنی بنام پڑوسی داسی سندر رائے پٹنہ

محمد سلیمان
سام
کمار پٹنا
(پریوی کونسل)

۹۰۷
صفحہ

تخصیص
بسام
انوار
(اور آباد)

اور جب اس کے حلال دگری کی تعمیل کر لے گی درخواست میں
کی گئی تھی تو اس نے یہ مذہب پیش کیا تھا کہ درخواست منقضی ہو جائے
تھی عدالت ابتدائی نے عذر داری خارج کی۔ مقرر دار نے ملاحظہ
کیا اور اس بارخ پر جو مرافعہ کی سماعت کے لئے مقرر کی گئی تھی
حاضر ہونے سے قاصر رہا اور اس کی قائم مقامی کو س نے نہیں کی
تھی وعلیہ دسٹرکٹ جج نے حسب ذیل حکم قلمبند کیا تھا۔
مراقع کے کونسل غیر حاضر ہیں، خود مرافعہ غیر حاضر ہے اور
بہائی نے یا ایسے شخص نے جو خود کو اس کا بہائی بیان کرتا ہے
التوا کی درخواست پیش کی ہے۔ اس کو منظور کرنے کی میں کوئی
حاضر وجہ نہیں یا یا اس مرافعہ میں مجھے ذرا بھی زور نہیں ملوگم
وہ وجہ جو سب روینب جج نے یہ قرار دینے کے لئے بتائی کہ میں
آؤ گریہ مرافعہ علیہ کی درخواست تعمیل میں ایسا دعویٰ اور حقیقت
نہ تھی جائز اور مقبول ہیں۔ میں یہ ملاحظہ مؤخرہ بلحاظ روئداد
خارج کرتا ہوں،

مراقع عدالت ہذا میں جیغہ مرافعہ ثانی رجب ہوا ہے اور
اس نے یہ بحث کی کہ اگر اول عدالت کے بموجب وعلیہ دسٹرکٹ جج کو
بلحاظ روئداد مرافعہ خارج نہ کرنا چاہیے تھا۔ بلکہ التوا کی اجازت
اپنی چاہے تھی یا اس کو بعد مہر و بیرونی خارج کرنا چاہے تھا۔ بل
پر حال میں ہائی کورٹ مدر اس میں محمد بنام مانا و کراد (ایب
غور کیا گیا تھا اور ہم اس فیصلہ سے کلیتاً متفق ہیں۔
ایک ابتدائی عدالت پیش کیا گیا ہے کہ مرافعہ قابل پذیرائی
نہیں ہے اس بنا پر کہ خود مرافعہ کہ انہما کے مطابق عدالت
عدالت کو اس حکم کے صادر کرنے کا اختیار نہ تھا جو اس نے
صادر کیا تھا۔ بحث نے جو شکل اختیار کی ہے وہ یہ ہے کہ
ایک حکم جس کے صادر کرنے کا عدالت عدالت کو اختیار تھا، حکم تھا
۱۷۱ انڈین لارچرٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۵ (۱۷۱ انڈین لارچرٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۵)

جس کی رو سے مرافعہ بعد مہر و بیرونی خارج کرنا اس کا حق تھا اور
میں حکم زبرد مرافعہ ایسے حکم کے طور پر تصور کیا جانا چاہیے جس کی
رو سے مرافعہ بعد مہر و بیرونی خارج کیا گیا تھا کہ چونکہ ہم ایک
حکم ہے جو عدالت تخت جواز صادر کر سکتی تھی ایسے حکم کی
ناراضی سے کوئی مرافعہ قابل پذیرائی نہیں ہوتا۔
یہ دلیل پرورد لیکن غیر مقبول ہے۔ مرافعہ کا حق اس
امر پر منحصر نہیں ہوتا جو کہ عدالت کو کرنا چاہیے۔ بلکہ
اس امر پر منحصر ہوتا ہے جو کہ اس نے فی الواقع کیا تھا
جو عمل اس نے فی الواقع کیا تھا وہ بلحاظ روئداد و دگری
کا صادر کرنا تھا۔ ایسی دگری کی ناراضی سے قانوناً مرافعہ
کرنے کی اجازت دینی ہے جب مرافعہ غیر تصفیہ میں ہو تو عدالت
مرافعہ کو تصفیہ کرنا چاہیے کہ آیا وہ حکم جو صادر کیا گیا تھا ایک
حکم تھا اور اگر حکم کا تھا جس کے صادر کرنے کا عدالت تخت کو
اختیار تھا۔ اگر وہ اس سوال کا تصفیہ نفی میں کرے تو وہ حکم
منسوخ کرے گی۔ مرافعہ علیہ کی دلیل ناراضی فریق کو مرافعہ کے حق
سے عین اون مقدمات میں محروم کرے گی جن میں اس کی بہت
زیادہ ضرورت ہوتی ہے اپنی بحث کی تائید میں مرافعہ علیہ نے
دو قدیم مقدمات کہنائی لال بنام نوبت رائے (۲) و کرشنا
رام بنام گوئدرام (۳) سے استناد کیا ہے یہ فیصلہ جج
قدیم قانون کے تحت تھے جس کی عبارت موجودہ مجموعہ سے
مختلف ہے لیکن اگر ان مقدمات میں کوئی ایسا مضمون ہے
جس سے اس دلیل کی تائید ہوتی ہے جو مرافعہ علیہ نے
تایم کی تھی ہم اون کی تقلید کرنے کے ناقابل ہیں نتیجہ یہ ہے
کہ ہم مرافعہ منظور کرتے ہیں سوال زیر بحث قانون کا سوال

۱۷۱ انڈین لارچرٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۵ (۱۷۱ انڈین لارچرٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۵)

مفتی اعظم
مسلم
ایگزیکٹو
یونیورسٹی

جلد ۱ صفحہ ۸۸ پر دفعہ ۸۸ کی تقلید کی گئی۔
اجتماعی مراعات چنانہ سارا فیصلہ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۵ء صدرہ
کلیہ شریعت فیصلہ صدرہ سارا ڈیٹ بیج درجہ دوم ۲۴ پر گئے
جناب مزاع - منسٹرونڈیس کے سی و دو نے
بنیاد مزاع علیہم - منسٹری گروپ تھر کے سی و دو کے بارے
فیصلہ یہ دو اجتماعی مراعات دو دیگر رات مورخہ ۲۵ مارچ
۱۹۸۵ء صدرہ ہائی کورٹ کی ناراضی سے دائر کئے گئے ہیں۔
جس کی رو سے دو دیگر رات مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۸۵ء صدرہ ہائی
تج درجہ دوم ۲۴ پر گئے شریعت کی گئی تھیں وہ دیگر رات جن کی
اراضی سے یہ اجتماعی مراعات رجوع کئے گئے ہیں اور دعاوی
میں صاوری کی تھیں جن کے مندرجہ ترتیب ۱۹ و ۲۰ بابت ۱۹۸۵ء
تھے ان میں سے دو دعویٰ میں موجودہ مزاع مدعی تھا اور موجودہ
مزاع علیہم میں سے بعض ایک دعویٰ میں مدعی علیہم تھے اور موجودہ
مزاع علیہم کے بعد دو سر اشخاص دو سر دعویٰ میں مدعی علیہم تھے
دعاویٰ میں ایک ساتھ تحقیقات کی گئی تھی اور یہی حالت اور کوئی
کی تھی جو ہائی کورٹ میں رجوع کئے گئے تھے یہ دعاوی وہ ہیں جو کلیہ
۱۱ بابت ۱۹۸۵ء کے بموجب شریعتی نظام نے اراضیات کے لئے کسی
اسے چون کی بددلی اور اصلاحات کے لئے رجوع کئے ہیں۔
۱۱ اراضیات میں سے دعاوی کا تعلق ہے حدود کلکٹر
۲۴ پر گئے ہیں واقع میں جو بنکال کا دایہ بددلیت شدہ
ضلع ہے جس کے ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۸۵ء متعلق ہوتا ہے ۲۴ اپریل
۱۹۸۵ء کو کا ضلع نے ایک نوٹس اور اعلان ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۸۵ء
کے بموجب جاری کیا کہ حقیقت یہ ہے ۱۲ اس جواب ریجنٹ اراضی
۱۱ بابت ۱۹۸۵ء کی رو سے سبے مالگزار کی وصول یا بی
کے فیصلہ نظام کے بموجب گئی جو ۱۱ بابت ۱۹۸۵ء سے اقامت یا بھی یہ

حقیقت ۱۱ بابت ۱۹۸۵ء کو مدلیہ سیام سی کی گئی تھی اور اس کو
مدعی نے خریدا تھا جس نے بعد میں سند نیلام حاصل کی تھی سارا
مالگزار کی جس کی بقا یا کے لئے حقیقت نیلام کی گئی تھی سند نیلام
سمت کی مالگزار کی تھی۔ مدعی علیہم نیلام عام کی تاریخ پر حقیقت
کی اراضیات کے شکم کی آسامیان تھے اور مدعی نے یہ ادعا کیا ہے
کہ وہ ان کو بیڈل کر نیکار جا رہے۔
عرضی دعویٰ اور کمار بزرگ راہنگہ کا جواب دعویٰ جو
مقررہ نمبر ۱۹ بابت ۱۹۸۵ء کا مدعی علیہ ہے اور مقدمہ نمبر ۲۰ بابت
۱۹۸۵ء کی عرضی دعویٰ اور جواب دعویٰ مطبوعہ شریعت میں موجود ہیں
اپنی عرض و عوائض میں مدعی نے بیان کیا تھا کہ کلکٹر فیصلہ
نے ۱۱ بابت ۱۹۸۵ء کو حقیقت نمبر ۲۰ الف سرکاری مالگزار کی کی بقا
کے لئے احکام مندرجہ ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۸۵ء کے بموجب بغیر نظام
پیش کی تھی اور یہ کہ اس نے مدعی نے بوقت نیلام اس کو خریدا
نے اور سند نیلام حاصل کرنے کے بعد دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۸۵ء
کی رو سے تمام مواخذہ جاسے و کو مبراہل کیا تھا اور وہ اس کا حق
ہو گیا تھا کہ تمام اسے حقوق کو مسترد کرے اور ایسے آسامیوں
کو بیڈل کر کے جو کسی حق اس کے کی رو سے قابض تھے خاص قبضہ
حاصل کرے اور بیڈل اور اصلاحات کی دگر کی اسے جاری تھی
جو اب یہی جہان ملک کہ وہ اب اہم سے یہ تھی کہ ایسی کی سارا
تعمایہ تھی جس کی بازیافت کے لئے کلکٹر حقیقت کو نیلام کرانیکار
مجاز تھا اور یہ کہ ہر صورت میں مدعی علیہم سے دفعہ ۱۱ قانون بنکال
ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۸۵ء کی مستثنیات متعلق نہیں یہ کہ دفعہ ۱۱ ایکٹ
۱۱ بابت ۱۹۸۵ء کے متعلق تھی اور یہ کہ مدعی مدعی علیہم کو بیڈل کرانیکار
مجاز تھا سارا ڈیٹ بیج چنے پانچ امور تھے طلب ملک قرار دے
جن کے بعد اب صرف امور تھے طلب نمبر ۲۰ و ۲۱ (۲۳) اہم میں

ہائی کورٹ کے مال ہونے پر عدالت نے اس کی قبولیت مان لی ہے
کی تعمیر بطور ایسی نہ کی گئی جس کی رو سے سالانہ لگان ہنگامی
سال کے آخر تک ہر سال ہر ملک کے دوروں میں اور وہ کرنا
جانا چاہئے اور یہ قرار دیا کہ مقدمہ کی اس رائے کے مطابق
تاریخ نیلام ہر کوئی مانگاری تقایم تھی جس کے لئے حالات
نیلام کیے جاسکتے تھے اور انہوں نے یہ قرار دیا کہ نیلام
تھا اور دعویٰ خارج کیا

حکام عالیہ مقام کی یہ رائے کہ یہ قرار دے میں ہائی کورٹ کے
فاضل ججوں نے قبولیت باوجود اس کی غلط تعبیر کی تھی کہ اس کے
لحاظ سے ہنگامی سال کے لئے نہیں بلکہ ہر سال سے سالانہ
پڑھتا تھا اور غلط طریقہ سے یہ قرار دیا کہ تاریخ نیلام ہر کوئی مانگاری
نفاذ تھی جس کے عوض کلکٹر محال کو نیلام کر سکتا تھا۔ اور لوہر
سلسلہ ۱۸۶۱ء میں جب سید عبدالعلی نے قبولیت پر دستخط
کئے تھے کیونکہ اس نے سلسلہ ۱۸۶۱ء میں محال کا ایک موجودہ پڑھ
جمل کیا تھا کلکٹر کے دفتر سے حسابات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پڑھ
ہنگامی سال کے لئے تھا۔ گو ان حسابات کو جن کا تعلق اس محال
سے تھا جو کلکٹر کے دفتر میں رکھے گئے تھے مگر یہ بعض مساوات
میں وہ اشخاص ہر سال نہ سمجھیں جو ہندوستان کے اس حصہ
کلکٹر کے دفتر میں حسابات رکھنے کے طریقہ سے آگاہ ہوں مگر یہ
ہمیشہ ثابت کیا گیا ہے کہ ان کو محنت کے ساتھ دفتر کے اس دی
اہلکار نے نہیں رکھا تھا جو کلکٹر کی زیر نگرانی تھا جو یہ سمجھتے تھے
کہ اول حسابات سے کیا ظاہر ہوتا تھا اور حکام عالیہ مقام دفتر
۱۸۶۱ء میں (دھر) دو قانون ہمداد ہند ایکٹ بابت
سلسلہ ۱۸۶۱ء کی رو سے یہ تیس کرنے کے مجاز ہیں کہ اول کو صحیح
طریقہ سے رکھا گیا تھا اور یہ کہ سلسلہ ۱۸۶۱ء میں ہمداد ہند ایکٹ کے لئے

سرکاری مالک کو دی ہوا یا نہیں، اس کا وکیل یا کسی کے لئے
حال کو یاد رکھ کر لکھا تھا اور ان کو اس کے دراصل ۱۸۶۱ء
حکمہ کے لئے کوئی کام نہ تھا۔
اس ۱۸۶۱ء میں یہ کیا تھا کہ آیا وہ جاتا ہے کہ آیا وہ جاتا ہے
ہندوستان میں ہندوستان میں ۱۸۶۱ء میں ہندوستان میں ہندوستان میں
دفعہ ۱۲ قانون ہنگام ایکٹ ۱۸۶۱ء میں ہندوستان میں ہندوستان میں
بابت ہے۔

وکیل سارڈیسٹ جج نے اس تمام شرائط کو قرار دیا تھا
جس کا تعلق اس طرح سے مدعی علیہ کے ہندوستان کے خاں دارا کو
لے یہ قرار دیا کہ اس کی پڑھت کے لئے ہندوستان کے ہندوستان کے
ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے
اور یہ کہ مدعی علیہ کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے
قانون ہنگام ایکٹ ۱۸۶۱ء میں ہندوستان کے ہندوستان کے
سے حکام عالیہ مقام متفق ہیں لیکن یہ ہندوستان کے ہندوستان کے
اسی عرضی دعویٰ میں مدعی نے دلیل پیش کی تھی کہ یہ ایکٹ ۱۸۶۱ء
بابت ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے
کسی پڑھ کی جو دفعہ ۱۲ قانون ہنگام ایکٹ ۱۸۶۱ء میں ہندوستان کے
موجب محال نہ تھا اور اس لئے مستثنیات ہیں وغیرہ مامقصد

تھا دفعہ ۱۲ قانون ہنگام ایکٹ ۱۸۶۱ء میں ہندوستان کے ہندوستان کے
ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے
سوال پر کسی شخص عدالت نے غور نہیں کیا اور اس شہادت کے
لحاظ سے جو حکام عالیہ مقام کے روبرو پیش ہوئے وہ اس کا تصدیق
کرنے کے قابل ہیں لیکن ان اجتماعی مرقعات میں یہ سوال
کوئی نفس الامری ہمیشہ نہیں رکھتا کہ آیا مدعی علیہ مستثنیات
مندرجہ ذیل ۱۸۶۱ء میں ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے

۱۸۶۱ء میں ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے

۱۸۶۱ء میں ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے

۱۸۶۱ء میں ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے

۱۸۶۱ء میں ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے

۱۸۶۱ء میں ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان کے

سالہ نراناں بنیاد مرافعہ مسز و اسٹریٹس و ہسٹری
سالہ مسز ان بنیاد مرافعہ مسز و اسٹریٹس و ہسٹری
بنا کو مسز و اسٹریٹس و ہسٹری

پانچویں سالہ آباد

مرافعہ ثانی ریڈ

نہ ہندو ۱۹۲۳ء ہندو ۱۹۲۳ء ہندو ۱۹۲۳ء

باجلاس مسز و اسٹریٹس و ہسٹری

متبرہا پرشاد مدعی علیہ بنیاد مسز و اسٹریٹس و ہسٹری

مرافعہ علیہ

ماون انتقال جایدا و ایکٹ ۱۸۸۲ء ہندو ۱۸۸۲ء جایدا
ظاہری مالک کے خلاف دگری کی تہیل میں نیلام کیا جانا۔
شرعی کی حیثیت۔ جایدا کا اصلی مالک کی تحریک بر دیون
لری کے نام درج کیا جانا۔ اصلی مالک آیا اخر اخص سکتا
ہے۔ امرافعہ تقریر مخالف

مدعی علیہ نے متنازعہ جایدا ایک تعلیمی نیلام میں خریدی تھی
مدعیہ نے جس نے کئی سال قبل جایدا دیون دگری کے نام
درج کرائی تھی اب مدعی علیہ کے خلاف اس متنازعہ کے لئے
دعویٰ کیا کہ جایدا دیون دگری کی نہیں بلکہ اس
کی ملک تھی۔

قرار دیا گیا کہ کوئی ایسا امر وجود نہ تھا جس کی
بنابر مدعی علیہ کو تحقیقات کرنی چاہے تھی اور دیون
دگری چونکہ جایدا کا ظاہری مالک تھا اس لئے اصول
جسپر وہ ام قانون انتقال جایدا دیون ہی ہے ہندو سے
متعلق تھا۔

(۲) یہ کہ مدعیہ نے جب بالا راہہ خود اپنے فعل سے دیون

متبرہا پرشاد
بنام اسٹریٹس
مسز و اسٹریٹس
(دالہ آباد)

دگری کا نام جایدا کہ مالک کے طور پر بن کر جایدا ہوتا
لڑا یہ وہ یہ ہندو بن کر سے مجموعہ کی کہ ہجا ہادی
مالک تھی۔

مرافعہ ثانی بنارہی دگری ہندو ۱۸۸۲ء ہندو ۱۸۸۲ء
نخان مرافعہ مسز و اسٹریٹس و ہسٹری

مہاش مسز علیہا مسز و اسٹریٹس و ہسٹری

فیصلہ ہما سی رائے میں یہ مرافعہ کامیاب ہو ناچاہیہ و انتہا
اگر بالکل حتمی کے ساتھ ہما سی رائے میں یہ مرافعہ کامیاب ہو ناچاہیہ و انتہا
پرشاد نے ۱۹۱۱ء کو ایک سادہ ہندو ۱۸۸۲ء ہندو ۱۸۸۲ء
تعلیم میں جو کاشی پرشاد نے مسز و اسٹریٹس و ہسٹری کے خلاف کی تھی
وہ جایدا خریدی جو اب ہندو ۱۸۸۲ء ہندو ۱۸۸۲ء
درج تھی۔ دو سال کے بعد دعویٰ مدعیہ ہما ہندو ۱۸۸۲ء ہندو ۱۸۸۲ء
اس متنازعہ کے لئے جمع کیا تھا کہ متبرہا پرشاد کو اپنی خریداری
سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوئی تھی کیونکہ جایدا مسز و اسٹریٹس و ہسٹری
کنو کی قطعاً ملک تھی بلکہ اسکی بیٹھ مدعیہ کی ملک تھی۔ ہندو ۱۸۸۲ء ہندو ۱۸۸۲ء
نے ہندو ۱۸۸۲ء ہندو ۱۸۸۲ء کے ہندو ۱۸۸۲ء ہندو ۱۸۸۲ء
کہ مسز و اسٹریٹس و ہسٹری کیوں میں جس میں متبرہا پرشاد
واقع ہے ۸ حصہ کی مالک تھی اور یہ کہ اس کا دعویٰ اصول دمر
واقع تقریر مخالف اور وہ ام قانون انتقال جایدا دیون دگری
ممنوع اساعت تھا۔ دیون عدالتوں نے دعویٰ میں دگری
صادر کی ہے۔

مدعی علیہ متبرہا پرشاد نے اس بنا پر مرافعہ کیا ہے کہ متبرہا پرشاد
واقعی کے لحاظ سے دعویٰ خارج کیا جانا چاہے تھا جو متبرہا پرشاد
عدالت تحت نے اذکی نہیں اور کا خلاصہ جب ذیل طریقہ سے
کیا جاسکتا ہے کہ بہیرون پرشاد متبرہا پرشاد کا آخری

مندیہ دفعہ ۳ ایکٹ ۱۱ بابہ ۵۹۹ استثنیات مندرجہ دفعہ ۱۲
قانون جنگال ایکٹ ۷ بابہ ۱۷ کے مجملہ کسی کی رو سے محفوظ رہتا
اوس مفہوم کے متعلق تحقیق اول کے رد پر ہمیں تھی اور اوس
اوپر غور کرنا اور اوپر تجویز کرنی چاہیے تھی حکام عالمی مقام
اول نائل جیون کی اطلاع کے لئے اوس عبارت کا اقتباس
کریں گے جو لارڈ جسٹس ٹرنبول نے مارکا کانت ہنری جی بنام ہڈی
داسی (۳۱) میں لورڈ کا فیصلہ صادر کرتے وقت اپنی کورٹ کے
ججوں کی فرض کی نسبت تحریر کی تھی کہ اوہ نہیں اپنی ارا اول
میں جو اول کے رد پر پیش تھے تمام امور تفتیح طلب کے متعلق
ظاہر کرنی چاہیں لارڈ جسٹس نے یہ بیان کیا تھا۔ "ناش کا یہ
کسی مقدمہ میں اس اہم امر پر نہیں کیا گیا ہے کہ آیا ارا ضیات جو
شہ یا اعلق کا جو وہیں حکام عالمی مقام کو اوس سے کہ وہ اس
نقص کو جو ہے اس مقدمہ کا تصدیق قطع یا رد کر کے کے ناقابل
میں ہوتا ہے تاہل طرفہ میں تحت عدالتیں تمام تاہم کردہ تحقیقات
کا تصدیق کرنے سے گریز کر کے اکثر اس پیشی کو یہ سفارش کرنے پر
کرتی ہیں کہ کوئی ناش ایس کیجئے جس کا اور طور پر قطعی تصدیق
مردوں میں ہو سکتا۔ تاہم لکینا فریقین مقدمہ کے لئے ایک سخت رائے
ہے کیونکہ اس میں مرافعہ ثانی وزیر عدالت تحت میں وہ سرکاری
کے امور متجاسل ہو سکتے ہیں ایسی حالت میں یہ قرین معلومت
ہو تاہم کہ مقدمات قابل مرافعہ میں ماتحت عدالتوں کو چاہئے کہ
جہاں تک ممکن ہو تمام اہم امور کے متعلق اپنی ارا اظہار کریں۔"
حکام عالمی مقام ملک معظم کی خدمت میں اودنا یہ شور و غرض
کرنے کے کہ یہ مرافعہ جات خلاصی مندرجہ بنظر عدالت کی کورٹ کی
ڈگریاں مندرجہ منوخ اور بار وینٹ جی کی دیگر اراں بحال کی جائیں
مرافعہ جات مندرجہ کے لئے

اگر ہم ایڈوکیٹ ہاے درجہ اول اپر سرہاکو ہائی کورٹ کے ایڈوکیٹ کے طور پر رجسٹر کریں تو ان کو جیٹ کورٹ کے ان تمام کلاہ پر سینارہ فی حاصل ہو جائیگی جو ہائی کورٹ کے وکیل نہیں اس معاملہ پر بہت احتیاط کے ساتھ ججوں نے غور کیا تھا اور ہم نے یہ آقاہم کی تھی کہ اپر برہاکے ایڈوکیٹوں کو ان کی جیٹ کے لحاظ سے درجہ رجسٹر کیا جانا چاہئے۔ موجودہ مقدمہ میں بہت درخواست گذران ہائی کورٹ ہاے ہند کے وکلاء میں اس جیٹ سے اگر انہوں نے جیٹ کورٹ میں درجہ رجسٹر ہونے کی استدعا کی تھی تو انکو محض وکلاء درجہ اول کی جیٹ سے درجہ رجسٹر کیا جانا تھا ہے کہ وہ استخارج درجہ اول تھے اپر برہا میں ایڈوکیٹ درجہ اول کو کچھ تھے انہیں ایسا کوئی حق حاصل نہیں ہو جاتا کہ وہ ہائی کورٹ کے ایڈوکیٹ کی جیٹ سے درجہ رجسٹر کے عادی بن نہ سکیں کیا جاسکتا ہے کہ جب قانون عدالت ہائی برہا ایکٹ بائہ ۱۹۲۲ کے تحت کیا گیا تھا تو وہ حکم جو منمن ادفہم قانون عدالت ہاے اور برہاکے ہم منمن ہاے بالارادہ ترک کر دیا گیا تھا گو وہ اس سودہ قانون میں جو ابتدا مرتب کیا گیا تھا موجود تھا۔ یہ ممکن ہے کہ حکم اس درجہ رجسٹر کیا گیا تھا کہ قانون میں ہائی کورٹ کا ذکر قطعاً نہیں کیا گیا تھا اور ایسا لکھا گیا تھا کہ ان کے تعلق ہائیکورٹ کے قاضیان شاہی میں مندرج ہوں یا کہ لیکن قانون عدالت ہاے نوٹر برہا میں اس حکم کا نتیجہ تھا کہ بعض اشخاص جو بالعموم جف کورٹ کے ایڈوکیٹ ہونے کے بل نہیں ہوئے تھے انکو خود بخود ترقی مل گئی اور یہ بخوبی ممکن ہو کر ہے ضروری باترین معلوم نہیں سمجھا گیا تھا کہ ایسا نتیجہ ہائی کورٹ کا قیام ہونے کے بعد ہر ظاہر ہو لیکن اسکی وجہ خواہ کچھ ہی ہو جائے صرف یہ ہے کہ جتنی قاعدہ جس میں زمین ہائی حاصل کرنی چاہئے یہ ہے کہ ان ایڈوکیٹوں کو انکی قابلیت کے لحاظ سے درجہ رجسٹر

کیا جانا چاہئے ان میں سے کوئی بھی اس درجہ رجسٹر ہو جائے گا کہ اس معاملہ پر سن ۱۹۲۳ میں مستحق نہیں ہو کہ وہ سرسٹرائٹ لایو اگر انہوں نے یہ معافی طریقہ عدالت میں درخواست پیش کی ہو تو عدالت سرسٹرائٹ وکلاء درجہ اول کی جیٹ سے ان کو درجہ رجسٹر کرنی اور ہم ان کو فی الوقت ایڈوکیٹ کی حیثیت سے درجہ رجسٹر کرنے کے لئے کوئی بھی وجہ نہیں پاتے۔ جہاں تک اندراج کے متعلق کسی فیس کا تعلق ہو وہ اس جہاں کے ہل کسی ہائی کورٹ ہند کے وکلاء کی جیٹ سے درجہ رجسٹر ہو چکے ہیں ہر قسم فیس کی ادائی سے مستثنی ہوں گے۔ وہ بھی جو دستور پر درجہ رجسٹر نہیں ہوئے ہیں ان کو وکلاء درجہ اول کی جیٹ سے صاف سوم ادا کرنے پر درجہ رجسٹر کیا جائیگا۔ جس کی ضرورت درجہ ہائیکورٹ میں تہائی گئی ہے جو ڈیٹل کمشنر ہائی کورٹ اس کے مفہوم میں ہائی کورٹ نہیں ہو جس کا تعلق عدالت ہائی کورٹوں سے ہے جو وکلاء کو ان اختیارات کے بموجب درجہ رجسٹر کرتی ہیں جو قانون وکلاء کی رو سے دی گئے ہیں قانون وکلاء درجہ اول سے تعلق نہ تھا اور ایسی صورت میں ان سے درجہ اول کی مستثنی تعلق نہیں ہوتا نیز اس کے کہ وہ ہائی کورٹ ہند کے وکلاء ہوں جو فیڈیشن شپ سے ادا کرتے ہیں۔

مشر تاڈو نے یہ بحث کی تھی کہ قانون وکلاء ضمیمہ ۲ کی رو سے ایڈوکیٹ کو صاف ادا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ ان کو صرف سالانہ اجازت کی فیصہ ادا کرنی چاہئے۔ ضمیمہ کے اندراج میں اسلئے ہائی کورٹ کا تعلق ایسے ہائی کورٹوں میں ہے جو حسب فرمان شاہی قائم نہ کئے گئے ہوں اور ایسے وکلاء ہیں جنکو ہائی کورٹ کی ماتحت عدالتوں میں وکالت کر سکیا اختیار موجود ہو۔ سالانہ یہ چاہئے ہے کہ ان کو ایک ہائی کورٹ سب فرمان شاہی میں درجہ رجسٹر کیا جائے اور ان سے عدم قانون شاہی سے صرف متعلق ہوتی ہے۔

حکم صادر کیا گیا۔

اس معاملہ پر سن ۱۹۲۳ میں
درجہ اول
(ایڈوکیٹ)

ایڈووکیٹ
کے درجہ اول
(رنگون)

ایسی اہلیت کے مطابق درجہ حر کے چائے چائیں۔

جوڈیشل کمشنر اپریل کی مدت ۳۰ مہینہ قانون اشامیا کی امتداد کے مفہوم میں ہائی کورٹ سے تعلق رکھنے والی کورٹ ہے جنہیں اون کے اختیارات کے بموجب وکلاء درجہ حر کے چائے چائے ہیں جو قانون وکلاء کی رو سے عطا کئے گئے تھے۔

اصطلاح ہائی کورٹ میں درجہ حر ۲ قانون وکلاء کا تعلق اون ہائی کورٹ میں جو نرمان شاہی کی رو سے نہ قائم کی گئی ہوں اور صرف اون وکلاء سے ہوتا ہے جنہیں اون عدالتوں میں پیشہ وکالت انجام دینے کا اختیار ہو جو ہائی کورٹ کے ماتحت ہیں۔

عدالت جوڈیشل کمشنر اپریل کے ایڈووکیٹس کے درجہ اول کو ہائی کورٹ رنگون کے ایڈووکیٹوں یا وکلاء کی حیثیت سے درجہ حر کے لئے ۳۰ مہینہ قانون اشامیا کے بموجب صاف کاروم اور کرنا چاہیے۔

فصلہ سالانہ ایڈووکیٹس کے درجہ اول میں اور ان کی تعداد ہے کہ اون کو ہائی کورٹ کے ایڈووکیٹوں کی حیثیت سے درجہ حر کے چائے چائے ہائی کورٹ قائم ہونے پر ایک اعلان جاری ہوا تھا جس کی رو سے ایڈووکیٹس کے درجہ اول عدالت جوڈیشل کمشنر اپریل کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایڈووکیٹوں یا وکلاء درجہ اول کی حیثیت سے شریک کیے جائیں گے متعلق درخواستیں پیش کریں جو ان کی رائے میں وہ اشخاص جو بموجب قواعد اس عدالت کے ایڈووکیٹ ہونے کے اہل ہوں گے اون کو ایڈووکیٹوں کی حیثیت سے شریک کیا جائیگا اور وہ اشخاص جو صرف وکلاء درجہ اول کی حیثیت سے شریک کیے جائیں گے اہل ہوں گے اون کو وکلاء درجہ اول

کی حیثیت سے شریک کیا جائیگا۔

سالوں نے درخواست پیش کی ہے اور یہ ادھا کیا ہے کہ وکلاء کی حیثیت دی نہیں بلکہ ایڈووکیٹوں کی حیثیت سے درجہ حر کے چائے چائے کے حق میں وہ وجہ چمبر اون کی درخواستیں میں نہیں نہ نظام درجہ حر میں کہ جب اس قدر زیادہ مہینہ تک وہ ایڈووکیٹوں کے نام سے مشہور تھے تو انہیں بعد میں وکلاء نہ کہا جانا چاہیے جس اصطلاح سے کمتر حیثیت ظاہر ہوتی ہے

یہ بحث کی گئی ہے کہ فقرہ ۲ فرمان شاہی کی رو سے عدالت کو اس معاملہ میں قطعی اختیار تینری عطا کیا گیا ہے اور یہ کہ اس اختیار کا استعمال وسیع طریقہ سے اون کے موافق کیا جانا چاہیے۔ وہ دلیل جو اس واقعہ سے پیدا ہوئی تھی کہ وکلاء ایک ہائی کورٹ میں قائم ہو رہی ہیں اور یہ کہ ان عدالتوں میں قواعد تھے جو ایڈووکیٹوں اور وکلاء کے درجہ حر کے چائے چائے سے تعلق رکھتے تھے اور یہ کہ جن قابلیتوں کی ضرورت تھی وہ کسی طرح سے ایک ہی نہیں کسی قدر نفیس سوالات پیدا ہو رہے ہیں اور یہ واضح ہے کہ اس مدت کو اس معاملہ کے متعلق تجویز کریں اس میں اس طرح سے تجویز کریں کہ کوئی شخص کرنی چاہے کہ وکلاء کی کسی جماعت کو نقصان نہ پہنچاؤ نہ ہم ایک جماعت کے ساتھ اس طرح سے رعایت کر سکتے ہیں کہ کسی دوسری جماعت کو نقصان نہ پہنچے۔

حیف کورٹ کے وکلاء نے وکلاء درجہ اول وہ ہوتے ہیں جن کو عام طور پر ہندوستان میں پیش کیا جاتا ہے لیکن یہ کہ وہ ایسے وکلاء ہوتے ہیں جو ہائی کورٹ اور عدالت کی عدالتوں میں حاضر ہو سکتے ہیں جو ابھی کر سکتے اور عمل کر سکتے ہیں حیف کورٹ کے ایڈووکیٹس ہوں۔

اصل ایسے اشخاص ہیں جن کو انگلستان میں سند کا کالکری ہے وکلاء کے پہلے مسیح ہونے کا حق رکھتے ہیں اور ایسی حالتیں

یہ سب نہیں ہو سکتا کہ مالکان جہاز کے کاربون کو نوٹس تھا
اور ان کے سلسلے دعویٰ کیا جائیگا اور یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ
ادھون نے کپتان اور جہاز کے مندر داروں سے یہ طورہ کیا جو
کہ اس دعویٰ کی کسب و کار ہے یہی ہو سکتی تھی نہیں ظاہر ہو سکتا آیا
اور ہوں نے ایسا عمل کیا تھا یا نہیں لیکن دعویٰ اس کے حوالے
پر اور ان کے نوٹس نے یہ بیان کیا تھا کہ اس حوالے کے لحاظ سے جو
اوس وقت اور ان کے روبرو پیش تھا وہ یہ طورہ ہیں دیکھتے تھے کہ آیا
جہاز مندر دار تھا یا نہیں ماسکہ دستاویز موجود تھا۔ اراچ سب
میں یہ منبرج ہی کہ کپتان نے اعتراف کیا تھا لیکن یہ کہ اس
پیشگی سے کہنے تک خود کو محدود رکھا تھا کہ جہاز کو اٹلانک اور
ٹھٹھین میں بہت ہی سخت طوفان سے مقابلہ کرنا پڑا تھا۔
جب دوسرے سفر کے بعد جہاز واپس ہوا تو ادھون نے دستاویز
درجہ ۱۲۰۰ جرمائی ۱۲۰۰ میں یہ تحریر کیا کہ اور ان کو جہاز کے
کپتان سے ملاقات کر کے موقع ملا تھا اور ادھون نے اس امر کی
تحقیق کر لی تھی کہ جہاز کے سفر کے زمانہ میں سمٹ کو کوئی نقصان
نہیں پہنچا تھا یہ کہ جو کچھ کہ نقصان ہوا تھا وہ سمٹ کے
جہاز پر لادے جانے کے قبل ہوا ہو گا اور ایسی حالت میں وہ ماری
سے انکار کرتے ہیں۔

مگر گریں کی شہادت جنہوں نے ان ڈبوں کے لادے جانے
کی نگرانی کی تھی قلمبند نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس
مالکان جہاز کی ملازمت ترک کر دی تھی اور اس کا بہت معلوم
تھا لیکن اس کا کچھ جواب نہیں ملتا کہ کیوں بذریعہ کمیشن یا
اور طور پر اس کی شہادت قلمبند نہیں کی گئی تھی قبل اس کے کہ اس
نے مالکان جہاز کی ملازمت ترک کی تھی
یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ ڈبوں کو اس سخت طوفان کا جو

نقصان پہنچا تھا جس سے اوائل سفر میں مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ یہ
دھلاول پر نہیں پٹری کی گئی تھی اور اس کو بخوبی اس کے بعد نہیں
پیش کیا جاسکتا تھا اور جو بیان اب کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ ڈبے
بقیہ تلمیذی لاوے گئے تھے بلکہ اور ان کو ان کشتیوں سے لایا
گیا۔ ماسکہ میں بہت کم کہلا ہوا تھا۔ ہوتا ہے اور یہ کہ دریا سے
تھرمیں اکثر خطاطم اور طبعیاتی ہو تو ہے اس سے یہ ممکن ہے کہ
اور ان کو جہاز تک لائے میں کشتیوں میں گھسار پانی آ گیا ہو
اور نقصان کا باعث ہوا تھا جواب موجود ہے۔
کپتان نے یہ بیان کیا ہے کہ ڈبے جو اس طور پر ہسٹ گئی ہیں
خسک ہو میں بہت جلد سو کہہ جائیگے۔ اور یہ کہ اس سے تر
ہو جائے کی کوئی بیرونی علامت ظاہر نہ ہو گی اگر جہاز پہنچنے
کے بہت ہی کم عرصہ کے بعد ان کو لادنا جاتا اندیشہ ظاہر کیا گیا
ہے اگر اس طریقہ سے ان کو نقصان پہنچتا تو اور ان کو بہ اسانی
طور پر تسلیم کیا جاسکتا تھا کہ باکوہ عمدہ حالت اور حیثیت کے
میں۔ جہاں تک کہ اس خیال کا تعلق ہے یہ امر قابل غور ہے
کہ یہ صرف ایک خیال ہی ہے کہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ یہ بعض
ایک امکان سے اس قسم کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ڈبوں کو
دریا تھرم میں کسی طوفان سے مقابلہ کرنا پڑا تھا یا یہ کہ کشتیوں
میں پانی آ گیا تھا اور بعض ایک خیال دہلیا اور وہ کسی قسم
ثبوت کی حد تک نہیں پہنچ سکتا کہ ان ڈبوں کو لادے جانے کے
قبل اس طریقہ سے نقصان پہنچا تھا۔

اس میں شک نہیں کہ اس قسم کی شہادت موجود ہے کہ جہاز
کا بسند جس میں ان ڈبوں کی تہ جمائی گئی تھی وہ جہاز کے
رنگوں پہنچنے کے وقت بالکل خشک تھا اور نہ یہ کہ بسند سے کی تہ
میں ایک تھیر مقدار سمٹ تھی جو بالکل خشک پڑی ہوئی تھی

بی بی برادر س
بنام
چارلس ارکوڈی
(درنگون)

یہی اور کسی
بام رسی
سبز چھیل کو
(رنگور)

دیر لڑنے میں جب یہ شہوت موجو نہ ہو کہ مال نقصان دینا
جہاز پر لاہا گیا تھا بلکہ وہ ایک ایسی حالت میں لاہا گیا تھا
میں یہی وہی حالت تھی، لکان جہاز نقصان کو پہنچا کر
دی بیٹر گر دی لاہا کر جلد ۳ صفحہ ۶۹، ۷۰ استناد کیا گیا
ملاحظہ اولیٰ بتا رہی فیصلہ دہی مصلحت رہی یہی کورٹ کو رہا
ابتدائی مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۲۲ء بمقام میٹری دیوانی میٹر کا ہا
مخانب طرفان۔ سٹریج۔ منجانب میٹری علیہم۔ سٹریجسٹ
فیصلہ۔ میٹر کوئی اینڈ کوئی بذریعہ جہاز ذریعہ کے دینا
ذیل سمٹ کے ایک بیٹی (دستاویز الف) کی رو سے روانہ کئے یال
خود اون کے پیٹ پر روانہ کیا گیا تھا جہاز کی بلٹی میں یہ بیان کیا
گیا ہے کہ اور دست حالت میں جہاز پر لاہا گیا . . . اور جو
ایسی ہی عمدہ اور دست حالت میں ہند گاہ رنگون پر
حوالہ کیا جائیگا، وہ ایک صاف جہاز کی بلٹی ہے اور اس سے
یہ ابتداء کی شہادت فراہم ہوتی ہے کہ مال بوقت روانگی بذریعہ جہاز
خراب نہ تھا۔ رنگون پہنچے پر ان ڈیون میں سے ۳۵۵ ڈیٹر
اور خراب حالت میں اور تار سے گئے جن کی سمٹ ہیگی ہوئی تھی
اور قابل فرخت تھی۔ اس امر سے انکار نہیں کیا گیا ہے کہ اونکو
اسطور پر نقصان پہنچا تھا اور نہ اس امر سے انکار کیا گیا ہے کہ
مالکان جہاز باوی انظر میں ذمہ دار ہیں لیکن یہ بحث کی گئی
ہے کہ اونکو مال کی بلٹی کو متروک کرنے اور اگر محکم ہو تو یہ ثابت نہ
اختیار ہے کہ مال کو لاہا جانے کے قبل نقصان پہنچا تھا اور یہ
ظاہر ہے کہ اونہوں نے ایسا عمل کرنے کی استدعا کی جو کہ اون کو
اوس وقت نقصان نہیں پہنچا تھا اور نہ پہنچ سکتا تھا جبکہ
وہ جہاز پر تھے۔

مجموع صرف مقدمہ دی بیٹر گر دی (۱) کا حوالہ دینی ضرورت
(۱۲) لاہا کر جلد ۳ صفحہ ۶۹، ۷۰

ہے وہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں مال کی بلٹی کے مال کی بلٹی کے حاشیہ
پر مال کا تاجرج نئے "ورل" مال اور شہادت مامعلوم "اور یہ قرار
رہا گیا تھا کہ جہاز کے مال کی بلٹی کی جو یہ معقول تاجریہ سلیجہ بار
عبادت مندرجہ حاشیہ کے قانونی اثر کو کافی اہمیت دے گا کہ
توثیق یہ تھا۔ نظام اور جہاز تک کہ ظاہر ہوتا تھا اور زارہ
طور پر وہ اس جہاز پر عمدہ حالت میں چڑھا گئے تھے پس
اگر یہ حالت ہو اگر وہ عیان نے بذریعہ شہادت باوی الی طریق کے
یہ ظاہر کیا ہو کہ ان گھنوں کو جہاز پر اچھی حالت میں رکھنے کے
بعد وہ اندرونی اور بیرونی طور پر بری حالت میں اور تار سے
گئے تھے تو اس کے متفق ہوں جو ظاہر کی گئی تھی کہ اون
پر یہ ظاہر کرنا لازمی نہ تھا کہ کس طرح اور کب نقصان پہنچا تھا
اوس شہادت کی تردید کرنا مدعی علیہم کا کام ہے جس سے یقیناً
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بالوں یا پروں کی کسی اندرونی اصلی
خرابی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوا تھا اور وہ اس قسم کا نہ تھا۔ جو
بیرونی طور پر اوس وقت ظاہر ہو سکتا جب اون کو جہاز پر چڑھا
گیا تھا۔

ایسی حالت میں تصدیق طلب سوال یہ ہے کہ آیا یہ ٹیسٹ جہاز کو لاہا
گیا تھا نقصان رسیدہ تھی اور اسکے ثابت کرنے کا بار مالکان جہاز پر
ہے۔ جہاز کے مال کی بلٹی کے علاوہ اور کوئی شہادت نہیں ہے جس سے
یہ ظاہر ہوتا ہو کہ لاہا کرنے کے وقت ان ڈیون کی حالت کیا تھی اور
گرین کی ریزنگرانی لاہا کئے گئے تھے جو اس وقت جہاز لاہا نہیں
تھا جب جہاز رنگون پہنچا تو کپتان نے ایک نوٹری سیلاب سے
دہر دیہ اعتراض کیا کہ جہاز کو اٹکانگ اور میٹر ٹینس ڈیون
میں سخت طوفان سے مقابلہ کرنا پڑا تھا یہ بات کہ ان ڈیون کو نقصان
پہنچا تھا فوراً معلوم ہو گیا تھا اور اوسکی فوراً اطلاع دی گئی تھی پس

بنام
جاکو سارکودی
(درنگون)

اس قسم کی شہادت موجود ہے کہ پندرہ سالہ لڑکے کا سامنے بٹا کر وہ اور معمولی
سے کیا جانا تھا اور یہ کہ کوئی رپورٹ اس قسم کے نہیں مل سکی تھی
تھی کہ اس میں باقی آگیا تھا ڈبلون کے اندر کے کاغذ کا تجزیہ کیا
امتحان کیا گیا تھا اور یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ کہاں سے بانی سے ترقی
تھا کسی یقین کے درجہ تک یہ ظاہر بھی نہیں کیا گیا کہ پندرہ
سالہ لڑکے میں اور کس طریقہ سے یہ دے لادے گئے تھے یہ جان
کیا گیا ہے کہ وہ ایک علیحدہ حجرے میں تھے جو انجن کے مستول کے
اکیسویں باقی پندرہ سالہ سے علیحدہ تھا اور یہ اوقات شہر
کیا جاسکتا ہے کہ نقصان رسیدہ ڈبے دوپہر کی تہ میں تھے نام
حاصل مال پانچ تہ میں جہاں گیا تھا لیکن دوپہر کی تہ
کے تمام ڈبلون کو نقصان نہیں پہنچا ہوا اور یہ نہیں ظاہر کیا گیا
کہ ان دوپہر کی تہ میں نقصان رسیدہ ڈبلون کا موقع کیا
اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا اور جو مالکان جہاز کی شہادت
سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب ڈبلون کو نکل لگا تھا تو ان پر وہ
تھے وہ دے لے رہے تھے کی حالت عیان تھی یہ کہ ہر شخص جو ڈبلون کو
دیکھتا تو اس کو دیکھ سکتا تھا اور یہ دے لے رہے تھے اور مالکان
جہاز کو خط کہنے میں مشغول تھے سمٹ کا ذکر اسطور کیا
تھا یہ خارجی طور پر بحال تھی اور تار لگی یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ
جب لادے جا کے قبل وہ نم ہو گئے تھے تو ان ڈبلون میں سیلو سوئٹ
پانی نکلنے لگیا جب ان کو ڈبلون کی نم آب و ہوا میں اوتاڑا گیا
تھا ان کو فروری میں اوتاڑا گیا تھا۔

صفحة ٩١

ظاہر کیا گیا ہے کہ شیعہوں کی چوٹی کے قریب جوڑے تھے اور کو نقصان پہنچا تھا اور یہ واقعہ کہ ان اور کے ریلوں کو ٹینڈے کی تہ میں جمایا جائیگا اور یہ کہ صرف دو آخری تہ میں نقصان ہوا ہے تھے اس بیان کی تائید کرتا ہے کہ وہ اس وقت قریب ۱۹۰۵ء

جب کہ بیرون میں تھے۔

مشرسل یہاں کنہرو سمندر کے اپنی رپورٹ بہا لیتا رہا
یہ جان کیا تھا کہ تمام ڈبلوں کو مانی سے بیٹھنے لفظاں پہنچا
تھا کہ یہ رپورٹ یہاں شمرنے کا زندگان لائڈ اس منشیوں نے
جو کہ تمام ڈبلوں کو کم و بیش سیر فی طور پر بطا ہر مانی سے قصدا
پہنچا تھا۔

ایسی حالت میں شہادت پر مصیبت مجموعی غور کرنے کے بعد ہم پر قرار دینے کے قابل ہیں کہ مالکان چھارے نے اس بار چکر دیکھنا حاصل کی ہی جو ان پر ہتھار ہماری رس میں شہادت کی رو سے محض اصول کو پیش کیا گیا ہے جو بار شہادت کو مسرور ہیں کرتا چھارے کو بہت حراب موسم سے متبادل کرنا پڑا تھا اور صاف بنی کی سوچ میں اور جب ایسی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ ملا دے جانے کے وقت دیوں کی حالت کیا تھی ہم یہ نہیں خیال کرتے کہ بہانات جو پیش کی گئے تھے وہ ایسے کسی ثبوت کی حد تک پہنچے ہیں کہ وہ بے نقصانہ اسلئے حالت میں ملا دے گئے تھے بلکہ ایسی حالت میں ملا دے گئے تھے جس کو کسی سرور و مصافحہ سے مالکان چھارے ملو نہیں کر سکتے تھے۔

عدالت تخت کی دو گری خال کی بات کی اور یہ مرفہ سے تمام
خیر کے خارج کیا جانا چاہیے

مراقبہ خارج کیا گیا۔

یافتی کورٹ الہ آباد

نگرانی دیوانی

نمبر قلم ۵۴۵ باب ۱۹۲۳

ماجلاس وچیس وشنیز

شہزادہ ایکبر علی برادر خان صاحب

ہمارے ہمارے ہر روز یہ سب کچھ نہیں کی گئی ہے کہ دیوالیہ میں مال کا ظاہری مالک مقصود ہوا چاہے اور نہ یہ کہ زمرہ علیہ اس کا حقیقی مالک مقصود ہوا چاہے جس سوال پر ہمارے ہر روز یہ سب کچھ نہیں کی گئی ہے کہ دیوالیہ میں مالک کی صلاحتی اور اجازت سے اس وقت تھا جب کہ اول الذکر دیوالیہ قرار دیا گیا تھا سوال یہ ہے کہ آیا مال کے قصہ کے لئے مطالبہ کر نہیں سکتے تھے کیا تھا اور بالخصوص جس سے خط مورخہ ۱۹۲۱ء کی روایت لکھا گیا تھا یا بالاصلی مالک کی رضامندی سے دیوالیہ کے قبضہ میں یا اختیار میں باقی نہیں رہا تھا۔

ہمارے ہر روز یہ سب کچھ نہیں کی گئی ہے کہ دیوالیہ میں مال کا ظاہری مالک مقصود ہوا چاہے اور نہ یہ کہ زمرہ علیہ اس کا حقیقی مالک مقصود ہوا چاہے جس سوال پر ہمارے ہر روز یہ سب کچھ نہیں کی گئی ہے کہ دیوالیہ میں مالک کی صلاحتی اور اجازت سے اس وقت تھا جب کہ اول الذکر دیوالیہ قرار دیا گیا تھا سوال یہ ہے کہ آیا مال کے قصہ کے لئے مطالبہ کر نہیں سکتے تھے کیا تھا اور بالخصوص جس سے خط مورخہ ۱۹۲۱ء کی روایت لکھا گیا تھا یا بالاصلی مالک کی رضامندی سے دیوالیہ کے قبضہ میں یا اختیار میں باقی نہیں رہا تھا۔

حال کر کے لئے ایک بیانیہ مالک کی اصل کا ظاہری مالک مقصود ہوا چاہے اور نہ یہ کہ زمرہ علیہ اس کا حقیقی مالک مقصود ہوا چاہے جس سوال پر ہمارے ہر روز یہ سب کچھ نہیں کی گئی ہے کہ دیوالیہ میں مالک کی صلاحتی اور اجازت سے اس وقت تھا جب کہ اول الذکر دیوالیہ قرار دیا گیا تھا سوال یہ ہے کہ آیا مال کے قصہ کے لئے مطالبہ کر نہیں سکتے تھے کیا تھا اور بالخصوص جس سے خط مورخہ ۱۹۲۱ء کی روایت لکھا گیا تھا یا بالاصلی مالک کی رضامندی سے دیوالیہ کے قبضہ میں یا اختیار میں باقی نہیں رہا تھا۔

سیدھا لال
شام
سری لال
والہ آباد

وہ دراصل یہ ہے جو کچھ کہ یہ گواہ بحلف بیان کرے اسکو صحیح تسلیم کرنے اور اسکی بنیاد پر مقدمہ کا تصفیہ کرانے کے لئے ہیں مادہ ہوں یہ عدالت تحت اس مقدمہ میں بدل کے سوال کی شہادت پر غور کرنے اور مصدق کی دگری منسوخ نہیں نابا اثر طریقہ سے اور اسہم بضا بطلی کے ساتھ عمل کیا ہے جبہ میں موجودہ درخواست منظور کرتا ہوں اور تعلیم ڈسٹرکٹ جج کی دگری منسوخ کرتے ہوئے مصدق کی دگری بحال کرتا ہوں۔ مقدمہ کے خاص حالات کے لحاظ سے اس عدالت کے خارجہ کی منت میں کوئی حکم نہیں صادر کرتا۔

درخواست من منظور کی گئی
ہائی کورٹ سنگھون

مرافعاتی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۱۲ بابۃ ۱۹۴۱ منصفہ ۲ مارچ ۱۹۲۳ء

باجلاس۔ سرٹنی رہنما ایک جیٹھ بنس و سرٹھن بنس
انٹیل اینی۔ مرافعہ بنام مہیلائی انکوارہ موہیہ
قانون دیوالیہ بلاڈ پرسیڈنسی ایکٹ ۳۲ بابۃ ۹۱۹۱۹۲
(۱۲) دج کا اطلاق۔ مال جو دیوالیہ کے قبضہ میں ہو اصلی
مالک کی رضامندی کا اور ہٹا لیا جائے مگر سادہ آیا "سبھی
مالک ہوتا ہے۔

نمبر ۵۲ (۲) دج قانون دیوالیہ بلاڈ پرسیڈنسی کے تحت
"نفاذ میں ہے مصدق مالک کی رضامندی اور اجازت کو
جیتہ مالک کا ظاہری مالک اس رضامندی اور اجازت سے
قابل بن ہو اور اگر وہ اپنی دیوالیہ کی کارروائی پر کسی
حقیقت پر متباد ہو تو مال انٹیل اینی کے حق میں دیوالیہ
کے تمام دینین کے فائدہ کے لئے منتقل ہو گا لیکن اگر

کارروائی دیوالیہ کے متعلق حقیقی مالک اور رضامندی کو اور ہٹا
اور رضامندی اور ہٹا لینے کی اطلاع دیا گیا ہو دیوالیہ کی رضامندی
پہنچ کر کہا جاسکتا کہ وہ ظاہری مالک کے قبضہ حکم یا اختیار میں
استد پر کہ انٹیل اینی کے حق میں منتقل ہو جاوے گا۔

اگر حقیقی مالک یا ہٹا ہوا ہو اسکو مقدمہ کا مطالعہ ظاہری مالک
سے سو خرا لاکر کر دیوالیہ کی تیل مال کا مقدمہ حال کر کی رضامندی
میں کرے گا اسکو مقدمہ کے لئے اسکو حال کرنے سے وہ حاضر
ہے تو مال دیوالیہ کے قبضہ میں اسکی رضامندی اور ہٹا
نہیں ہٹا لیکن مال کا مطالعہ کرے اور اسکا قبضہ حال کر کی رضامندی
محضیت کافی ہون ہوگی بلکہ مطالعہ کہا جاتا ہے جسکی اطلاع
دیوالیہ کو دگئی ہو۔

(اعلانہ دیوالیہ پر بحث کی گئی)

مال کا مقرر سادہ ۵۲ (۱) دج قانون دیوالیہ کے تحت
کے مقدمہ میں مصدق مالک ہوتا ہے۔

یک طرفہ یونین سبک مہیلا جھکسٹن انٹر لڈ ۲۲ ص ۹۵۱
سے استناد کیا گیا۔

مرافعاتی دیوانی نمبر ۵۱ منصفہ دگری مصدقہ سادہ جیٹھ لور
برہما جو اتھرائی اختیار سماعت کے استعمال میں صادر کی گئی تھی۔

بجانب مرافعہ سبک داس منجانب مرافعیہ میسر لچ۔

چیف جسٹس انٹیل اینی۔ مرافعاتیہ کا تعلق نمبر ۵۲ (۲) دج
قانون دیوالیہ کا پرسیڈنسی کی قبضہ کے حق سے ہے۔ اس فقرہ کی
کے دیکھ دیوالیہ کی جائیداد میں تمام مال جو کارروائی دیوالیہ کے
انفار کے وقت دیوالیہ کے قبضہ حکم یا اختیار میں اسکی تجارت یا
کارروائی میں حقیقی مالک کی رضامندی اور اجازت سے ایسے
حالات میں ہو کہ وہ اسکا ظاہری مالک ہو، داخل ہوئے۔

و سے جن کی در سے وہ نامہری مالک میں جا گیا اور قرضہ حاصل کر گیا
 تو وہ فضیل اسنی کے خلات با یا اوس اپنی اندر لای غرض با
 ملکیت کی اداس کر نہ سے معصوم ہو گا اور نیز یہ کہ در نہ دیوالیہ کے
 حکم و اختیار کے باہر کل جائیداد ہے اگر اوس کی دیوالیہ کے قتل
 قرضہ کی سنا کر ہی اس سے اداس کر نہ کے لئے دعویٰ جو کیا جا
 ایسی حالت میں ہندوستان کی نظامت موجود رہنے کا قرضہ
 کر نہیں زیادہ دیر سے قرضہ کیلئے بہترین سادہ اپنی غرض کی حد
 دینے کی مالک ہو سکتا ہے لیکن لو کہ اس کی پیچیدگی سے بعد چھین
 (۲) میں قرار دیا گیا تھا بعد اس کے کیلئے قرضہ نہیں دیا میں یہ
 نظام کی کیا تھا کہ دفعہ کے جیسے الفاظ میں وہ حقیقی مالک کی
 رضا مندی و اجازت سے بہت تک کہ ظاہری مالک اوس کی
 و اجازت سے تا جس ہو اور اگر کارروائی دیوالیہ کے وقت اوس کی
 یہ حیانت ہو تو تمام دیکھیں کے فائدہ کے لئے مال فضیل اسنی کے
 حق میں منتقل ہو جائے گا لیکن اگر کارروائی دیوالیہ کے قبل حقیقی
 مالک اوس رضامندی کو ادا نہ کرے اور اس کی اطلاع دیوالیہ کو دے
 تو مال کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ظاہری مالک کے
 قبضہ و حکم یا اختیار میں ہے اس لئے کہ وہ فضیل اسنی کے حق
 میں منتقل ہو جائے۔

موجودہ مقدمہ میں رضامندی جو ابتدائی تھی وہ مبرا
 اوٹھائی گئی تھی اور کارروائی دیوالیہ کے قبل یا اوس کے ساتھ ملتا
 ایک دعویٰ برحق کیا گیا تھا اور ان نظامت کے حاکم جن کا حوالہ
 اور دیا گیا ہے میری صراحت یہ ہے کہ یہ قرار دیا جانا چاہیے
 کہ دفعہ ۵۲ (۲) (ج) مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتی۔
 عدالت محکم کا فیصلہ صحیح تھا اور وہ بحال رکھا جانا چاہیے۔
 اور یہ تمام خود کے خارج کیا جاتا ہے۔

جسٹس بنیرلی میں حق الزمان

۱۲۲۵

مالی کوثر علی آباد

مرافقہ ثانی دیوالیہ

۱۲۲۵

ماہی اس

مرامی رام دھرم علی رام وغیرہ مدعیان

مرامی

قانونی اصول اس کی ایک با پیسہ دیوالیہ و دفعہ ۵۲ (ج) میں
 کس طور پر اہم ہو سکتا ہے تاکہ اور حق اس کے سرحدی اور
 دعاوی آبا قبل پذیرائی ہو تے ہیں یہ فیصلہ کیا گیا۔
 دفعہ ۵۲ (ج) میں اس کے متعلق اس کے لئے ضروری ہو سکتا ہے
 دفعہ ۵۲ (ج) میں اس کے متعلق اس کے لئے ضروری ہو سکتا ہے۔

کیلاش جی دھرم علی رام دھرم علی رام وغیرہ مدعیان

۱۲۲۵

مرامی اس

رہنما چاہئے لیکن صدق اس کے متعلق اس کے لئے ضروری ہو سکتا ہے

ان سے منہی نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کے متعلق اس کے لئے ضروری ہو سکتا ہے۔

تک جاوی رہے۔

پرمیہ، ال نام ملیات منڈل اس میں لار بورڈ کی عائد

صفیہ، اگر کسی نام منڈل بنام امیر اور ہوا ان کے

جلد ۱۹ سے متعلق کیا گیا۔

ہوٹس نام ورنی لا انٹر جیلد ۱۹ صفحہ ۵۵، کوئی کیا گیا

کوئی دفعہ ۵۲ (ج) سے متعلق اس کے لئے ضروری ہو سکتا ہے

نئے علی بسل الدل طریقہ سے اس کے متعلق اس کے لئے ضروری ہو سکتا ہے۔

۱۲۲۵

فہرست
نام
مکتوب
درنگون

حضرت کا کافی ہو کر اس اگر کسی داری۔ قبل او قبل اسکے کہ
 وہ انکی کھول کی اطلاع ہو چکی ہو مالک اس کے غرض سے مال کے
 قرض کا مطالبہ کیا ہو۔ اور دیو الیہ کو اطلاع دی ہو تو اس نے
 ایسا عمل کیا تھا جس سے ظاہر ہوا کہ مالک اس کے پیچھے حکم
 یا اجازت سے اس کی رضا منہ رکھ کر اجازت دے رہا ہے۔ مالک نے اس کے
 قانون دیو الیہ انکسار کے نظام حفظ و حفظ دیو الیہ کے
 اس دفعہ کے میں سپریمینٹ کی ہے۔ ہمارے روبرو بعض نظام
 ہندوستان کا حال دیکھا ہے اور یہ بحث کی گئی ہے کہ قانون یوپیہ
 کے اس حکم کی وجہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کو اپنی جان کا دیرینہ
 رہنے کی اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ اس کا مالک تھوڑے اور
 اس طرح اس کو اس قابل بنائے کہ وہ غرضتہ حال کرے تو اس کو
 اول اشخاص حق میں اپنی جائیداد کا نقصان برداشت کرنا چاہیے
 جبکہ دیو الیہ کو غرضتہ دین کی ترغیب ہوئی ہو اور یہ بحث کی گئی
 ہے کہ بعض مطالبہ کا جس کا حکم بعض اور نظام ہی مالک کے
 علاوہ کسی کو نہیں ملے گا اس کے اس عمل کی تاکید کیے کافی نہیں
 ہو تاکہ وہ اس کی بکرا قبضہ میں رکھے اور ان اشخاص کو ضمیمہ
 یہ ترغیب ہوئی ہو کہ نظام ہی مالک کی غرضتہ دین اس کی
 آمدنی کے منافع سے محروم کرے بلکہ مالک کے دھار کے واقعات ان
 واقعات سے بالکل مختلف بنے ہوئے ہوں۔ اور بدینہ شدہ قدر
 میں ان نظام انکسار کا کوئی اثر نہیں دیکھا تھا لیکن مقدمہ
 سرچا قابل تیار نہ کیونکہ قیام دیا گیا تھا کہ اس مقدمہ کا دیو الیہ
 زیر بحث نہ کا نہ صرف ظاہر بلکہ اصل مالک ہی تھا ایسی حالت میں
 قانون کا حکم غلط نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن ہر صورت میں بحال
 تعلیم محکم کہنا چاہیے کہ زیادہ شریعہ غور کے بغیر جو اس فیصلہ کے
 ساتھ انسانی کرنے میں قابل کرنا چاہیے بلکہ اس کے بغیر جو اس

۹۲۱
صفحہ

مکمل قانون کی انکسار کی، والیوں کی جو بجا لائی۔ اس طرح
 (۶) بھی واقعات بالکل مختلف تھے وہ فیصلہ جس اس سارے معاملہ
 کیا تاکہ یہ بداد دیو الیہ کے حکم یا غرضتہ دین اور اس کے انکسار
 ہوگی اس بات کی آمدنی کو شریعت کی غرضتہ دین کی باقی رہے اس کے
 جائے جس کی نہ خود اس کے بیان کے کہ وہ اس کے پیچھے رہے کہ اس کی
 بحالہ اس کے سرس (حد) جو مالک کے میں نامہ پر منحصر ہے
 کی دستاویز اس کے ہر ہستادہ تھا کیسے لایا تھا لیکن کسی ایسے
 مال کو جس میں کیا گیا تھا جو بعد میں خرید یا جائیداد حقیقی مالک کے
 فی الواقع یہ تو اس کی حتی کہ مال کا یہ حال کہ اس کے لیکن دیو الیہ
 نے اس کی فراغت کی تھی۔ اس کے بعد اس نے خود قانون اس کے
 دیو الیہ کی کاروبار کی عمارت پر ہوا یا اس پر قرار دیا گیا تاکہ
 نظام اس کے لئے ہر شے چھوڑا یا چھوڑا تاکہ دیو الیہ کا کاروبار یا
 سامان حقیقی مالک کی رضا مندی سے دیو الیہ کے حکم یا غرضتہ دین
 اس کی تاریخ ہو، لیکن یہ تھا یہ بھی قرار دیا گیا تاکہ ہر صورت
 اس کاروبار کے سامان پر اثر نہ ڈال سکتا تھا جو اس تاریخ پر جو
 تھا کہ وہ قائم کیا گیا تھا۔

اس مقدمہ میں حقیقی مالک کا فعل یا غرضتہ دین سے زیادہ
 تھا جو ہمارے روبرو غرضتہ دین حقیقی مالک نے اختیار کیا تھا۔ اور
 دوسرے امور میں اس نظر میں فیصلہ جات انکسار کی تعلیم
 کی گئی ہے۔

پونٹیا و بلوچلیار بنام بہاشیام سنگھ گار (دھرم) میں یہ
 قرار دیا گیا تھا کہ موافقہ دار مال و سامان کا اسی قدر اصل مالک
 ہوتا ہے اور اس میں اسی قدر نفس الممری غرض رکھتا ہے۔
 جیسا کہ اس کے تہن کی ہوتی ہے اور یہ کہ اگر وہ راہن یا اس
 شخص کو جو بار قائم کرے قابض رہنے کی اجازت ایسے حالات میں

۱۲۲۴
۱۲۲۴
۱۲۲۴

سرحدی رام
نیلام
مسی رام
والہ داد

گلک ۱۰۰ ایکس دو نوں کا اوسا کتا ہے۔

نرینہ رانا تھو برلری نیام ایسے حرن پٹو یا دیبا انڈیا

لار بوڈیا کلاہ جلا ۱۰۰ سٹھ اہ کی تھلہ اگنی

مترنہ ثانی سا۔ انٹی وری ہدوہ و ستر کتا ۱۰۰ برنہ و ستر

یکم دسمبر ۱۹۲۱ء

مستائب رانغان۔ ستر حاکم سن

مستائب رانغان علیہم ستر ایس ڈی سنہا۔

فیہ ملکہ اس رافہ میں غور طلب سوال یہ ہے کہ آیا مدعیان کو بذریعہ

قدامت یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ تنازعہ کنوون سے سیرانی کر

ان کا بیان یہ تھا کہ زیر بحث کنوون کی تعمیر مدعی علیہم نے اون کے

مسابقہ بلا شتر آگ کی تھی لیکن وہ یہ ثابت کرنے سے قاصر رہے کہ

اوپر ہونے والے کنوون کی تعمیر کے اخراجات میں روپیہ لگایا تھا۔

ماحقہ عدالتوں نے یہ قرار دیا کہ وہ بعض کہیتوں کو اون کنوون سے

جزوہ شکتہ اور جزوہ شکتہ اف سے لینے کیکہ دعویٰ کے قبل سال

سے جب کہ کسی سیرانی کی ضرورت ہوتی پائی دیتے رہے ہیں اور یہ کہ اونکو

اون کہیتوں میں اون کنوون سے پانی پہنچا نیکار سے قدامت

حق حاصل ہو گیا تھا۔ مدعی علیہم رانغان کی جانب سے یہ بحث کی گئی

ہے کہ مدعی کو کوئی وادر کسی ایسی بنا پر عطا نہ کی جانی چاہئے تھی

جو عرضی دعویٰ میں شری نہیں کی گئی تھی اور یہ کہ شہادت جو پیش کی

گئی تھی وہ یہ ثابت کرنے کے لئے ناکافی تھی کہ دعویٰ کے قبل سال

انک مسلسل متبع ہو رہا تھا عرضی دعویٰ میں جو بیان مدعی نے تحریر

کیا تھا وہ بلا شبہ یہ تھا کہ وہ زیر بحث کنوون کے مالکان بالائے

تھے لیکن اوہون نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ وہ اس تمام زمانہ میں ان

قطعہ کی جو اون کے حاکم کو مقبوضہ تھے رہنا زمرہ کنوون سے اونکی

تعمیر کے زمانہ سے کسی مدعی علیہ کی فراحت یا دست اندازی کے

تعمیر سیرانی کرتے رہے۔ اس طرح ادکا دعویٰ علی طور پر

وجہ بر مٹی تھا۔ اس کے جملہ صرف سو فرالد کرو جہ کو ماتحت عدالت

نے تسلیم کیا تھا جیہ کہ برید رانا تھو برلری نیام ایسے حرن

چٹو یا دیبا ۱۰۰ میں راکھ ظاہر کی گئی تھی کوئی دعویٰ عرض

اسوج سے خارج نہ کیا جانا چاہیے کہ مدعی نے علی سیرانی

طرف سے ایک ہی قطعہ اراضی پر حقوں ملکیت و اسائنس

دو کا دعویٰ کیا ہے۔

اوس معیار کی حد تک جس میں سیرانی کے حق سے متبع حاصل

کیا گیا ہے عدالت ابتدائی نے ایک حقہ مرتب کیا تھا جس سے ظاہر

ہوتا تھا کہ بعض قطعہ اراضی سکتہ اور شکتہ اف سے

سیرانی کے استفادہ سے متبع حاصل کرتے تھے تمام سینن مانجہ

رجسٹراٹ مال داخل نہیں کئے گئے تھے لیکن اون اندراجات

سے جو ایسے رجسٹراٹ میں کئے گئے تھے جن کی نقول داخل کی گئی

تھیں ماتحت عدالتوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سیرانی کے حقوق سے

بغیر کسی انقطاع یا فراحت کے ضروری مدت تک متبع حاصل

کیا جانا چاہئے۔ عدالت حرافہ تحت نے یہ اسے ظاہر کی تھی کہ یہ

نہیں ظاہر کیا گیا تھا کہ اگر کوئی عارضی وقفہ ہوا تھا تو وہ علی

کے فعل کے باعث ہوا تھا اور یہ کہ یہ بخوبی ممکن ہے کہ پانی نہ

لینے کے سبب یہ واقعہ ہوا ہو کہ اونکی کوئی ضرورت نہ تھی۔ توضیح

۲ دفعہ ۵ قانون حقوق آسایش ایکٹ باتہ سکتہ اف میں مندرج

ہے کہ اوس دفعہ کے مضمون میں کوئی امر فراحت کی حد تک نہیں

پہنچا جیہ اس کے کہ اوس فراحت کی وجہ سے متبع میں فی الواقع

وقفہ پڑ گیا ہو جو دعویٰ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے فعل سے

پیدا ہوئی ہو۔ جیہ کہ کیلاش چندر گپوش بنام سنان چنگ

دل اڈین لار بورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۱۱

مافی گورنمنٹ الہ آباد

مرافعہ ثانی دیوانی

بہتر مقدمہ ۴۴۳۳ باب۱۹۱۳ء منہضلعہ اتر پردیش ۱۹۱۳ء

اجلاس دہلی میں ۱۹۱۳ء میں منعقد ہوا

بابو کیشو داس۔ پیشکش ہونے والے

مافی علیہ مرافعہ کیلئے مقررہ دیوانی

قانون مزاعیان اگر ایک ۲۱۹ء دفعہ ۱۱، ۱۵ء اراضی کے معنی حقوق مالکانہ آیا باغات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ارضی طور پر رکاوٹ کی تعریف دفعہ ۱۱ قانون مزاعیان

میں کی گئی ہے اس ارضی تک محدود ہے جو کاشتکاری

انفرادی کے لئے لگان پر دی گئی ہو یا قبضہ میں ہو

اور میں وہ رقبہ جات داخل نہیں ہوتے جن پر باغات

کشیو پر شاہ سنگہ بنام شیو پرگاش اور جہانگیر کیشو

جلد ۱ صفحہ ۲ کی تصدیق کی گئی۔

دفعہ ۱۵ قانون مزاعیان کا تعلق باغات میں نہیں

اور اس کے متعلق مالکانہ حقوق حاصل نہیں کئے جاسکتے۔

مرافعہ ثانی ہمارا مافی دگری مصدومہ ڈسٹرکٹ جج غازی پور

مورنہ ۳۱ جون ۱۹۱۳ء

مجاہد مرافعہ۔ مشر بہریندر اکرشنا کرجی

مجاہد مرافعہ علیہا مشر ہری نہیں سہائے۔

فیصلہ ۱۵ء دفعہ ۱۵ قانون مزاعیان کے تحت

اس ہتھکڑی کے لئے رجوع کیا گیا تھا کہ عدلیہ کو اس میں

موجود اس بنا پر اس نے مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے تھے

کہ متدعو یہ اراضی پچاس سال سے زیادہ سے قبضہ میں

اور ابتدائی معطلی کے بعد وہ قائم مقامان قاضی رہ چکے ہیں
دونوں ماتحت عدالتوں میں دعوہ کیے گئے مگر صادر کی گئی ہے
قبضہ کیا گیا ہے کہ اراضی پر اب باغ استوار ہے اور مرافعہ
کی حیثیت یہ ہے کہ باب ۱۰ قانون مزاعیان اگر جس میں دفعہ ۱۵
موجود ہے باغات کے متعلق نہیں ہوتا۔

متدعو یہ اراضی کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ عدلیہ

کے پیشتر حقیقت کو ان کے تحریری دلائل پر مشرکے ہو جب تقریباً

سال گذرے فتنہ کی حالت میں دونوں عدالتوں نے یہ قرار دیا

کہ عطیہ اصلی ہے۔ عطیہ کی شرائط کا اعادہ عرضی دعوہ کے

نفقہ میں کیا گیا ہے اور اس کی رصہ معطلی کے کو یہ عہد دیا گیا ہے

کہ وہ اراضی کو کاشت کیلئے استعمال کرے یا دوسرے لگانے

میں لہئے دراصل دوسرے لگانے کا تہا عرضی ہوئی تھا دعوہ

میں اراضی کی تعریف بطور باغ کے کی گئی تھی اور عدالت کی حیثیت

یہ ہے کہ اراضی مسلط طور پر باغ کی اراضی ہے اور اس حیثیت سے

دوسرے لگانے کے گذشتہ رویت کے زمانہ سے قبضہ ہے جو ۱۵ء

۱۵ سال قبل کا واقعہ ہے۔

ارضی جس طور پر رکاوٹ کی تعریف دفعہ ۱۱ قانون مزاعیان

میں کی گئی ہے اس ارضی تک محدود ہے جو کاشتکاری پر

کے لئے بہرہ بردگی ہو یا قبضہ میں ہو اور اس لہئے کے تحت فیصلہ

جات میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اس تعریف میں ۱۵ء دفعہ جات داخل

نہیں ہیں جن پر باغات استوار ہیں سابقہ فیصلہ جات کا حوالہ

دنیا غیر ضروری ہے کیونکہ اس سوال کا قطعی فیصلہ اجلاس کامل

کے فیصلہ کیونکہ پر شاہ سنگہ بنام شیو پرگاش اور جہانگیر کیشو

موجود ہے۔

دفعہ ۱۵ قانون مزاعیان کے تحت

۱۵ سال سے زیادہ سے قبضہ میں

۱۵ سال سے زیادہ سے قبضہ میں

بابو کیشو داس
ہوا
ہوا
والہ آباد

۱۹۱۳ء

۱۹۱۳ء

۱۹۱۳ء

۱۹۱۳ء

۱۹۱۳ء

۱۹۱۳ء

حکم کی رو سے اس کے لئے قیود کا حکم کو منسوخ کیا گیا جو
ادنیٰ کے روبرو متلازم تھا اور جو دعوہ ۱۰۵ قانون قرار
نگال سے پیدا ہوا تھا۔

مرافعہ تیار اضیٰ حکم صدر کے اپیل پنج زمین نگہ موزہ ۳۲ گز
میں اس مرافعہ میں باوجود شش چند را آو باریر کاش چند لکھا
نجات مرافعہ علیہم۔ بابو رام چند را موہن ماجدار
فیصلیہ ایک ابتدائی عذر پیش کیا گیا تھا کہ عدالت میں
مرافعہ نہیں ہو سکتا جو تحت پیش کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ یہ ایک حکم
ہے جو اپیل جج نے صادر کیا تھا۔ اپیل جج کے مرافعہ جان
سے صرف ایک دعوہ متعلق ہوتی جو دفعہ ۱۰۹ الف قانون قرار
نگال ہے اور جو کہ دفعہ ۱۰۹ الف صرف عدالت مرافعہ کے
احکام کے مرافعات سے متعلق ہوتی ہے اور جو کہ مرافعہ عدالت
کے حکم کی ناراضی سے نہیں بلکہ حکم کی ناراضی سے ہے
اس لئے مرافعہ قابل پذیرائی نہیں ہے اور اس بحث کی تائیدیں
اوس نے کیا کہ مرافعہ چند را ماجدار بنام تارا سنگہ گپوش (۱)
اور مرافعہ ناچہ راے بنام بستنا کمار حکمرانی (۲) سے ہوتا
کیا ہے اس کے خلاف طرف نے نظیر منہا ناتہ راے بنام گدہ
ناتہ راے (۳) پر استدلال کیا ہے۔ یہ مؤرخ الذکر مقدمہ کی موہن
موجودہ مقدمہ کے مشابہ ہے اس نظیر کے لحاظ سے ہماری یہ
آپ کی موجودہ مقدمہ میں مرافعہ ہو سکتا ہے۔

مرافعہ اس حکم کی ناراضی سے پیش کیا گیا ہے۔ جس کی
رو سے ایک مرافعہ قیود کا حکم کو منسوخ کرتے سے انکار کیا گیا تھا
واقعات ظاہر ہوئے ہیں۔ مرعیان نے جو عدالت ہذا کے روبرو
رائعان میں دعوہ ۱۰۵ قانون قرار عاں نگال کے بموجب اسٹ

(۱) کلکتہ ہائی کورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۴ (۲) اسی کیس جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۵
(۳) اسی کیس جلد ۱۱ صفحہ ۴۵۱۔

ناتہ راے افسر کے روبرو ایک دعوہ کی گئی کہ تیار دعوہ کی طرح کرنا اور
کیا کہ عدالت اور عدالت نے اپیل جج کے روبرو مرافعہ لیا جب
مرافعہ متلازم تھا تو ۱۵ جے کو مرافعہ علیہم نمبر ۲۵ و ۲۶ کو
عدالت کو یہ اٹھا۔ ۱۵ مرافعہ علیہم نمبر ۲۵ و ۲۶ کے جہتیں
اور مرافعہ علیہم نمبر ۲۵ و ۲۶ کے جہتیں میں قیود نہیں لیا تھا۔ ۱۵ جے
کو مرافعہ میں مرافعہ علیہم نمبر ۲۵ و ۲۶ کے جہتیں میں قیود نہیں لیا تھا۔ ۱۵ جے
کو قیود کرنے کی درخواست پیش کی اور علیہم اپیل جج نے
حکم صادر کیا کہ مرافعہ گذشتہ اگر نئی فوت ہوا، جو کہ
منقضی ہو چکا ہے اس لئے مرافعہ علیہم نمبر ۲۵ و ۲۶ کے جہتیں
ساقط ہوتا ہے۔ نمبر ۲۵ کے متعلق رپورٹ دی گئی تھی کہ وہ گذشتہ
پس میں فوت ہوا تھا۔ او کی بجائے دو فریق قائم کیا جاتا
مرافعہ علیہم نمبر کی صورت میں حکم صواب کی ناراضی سے مرافعہ
اپیل جج کے روبرو رجوع ہوئے اور اپیل جج نے ۱۳ گز
۱۹۲۵ کو سبیل حکم صادر کیا۔ وکلاء کی بحث سماعت کی گئی
یہ بحث کی گئی کہ مرافعہ ذریعہ قانون میعاد سماعت کو رو سے
مرافعہ علیہم کو فریق نہ بنانے کے لئے کافی وجہ کہتا تھا۔ لیکن اس
در اصل یہ قرار دیا ہوں کہ اوہوں نے وکلاء کی بحث سماعت
کے لئے مقرر کی گئی نہیں وفات کی اطلاع پائے بعد گذشتہ
دیا قبل اس کے کہ اوہوں نے فریق قائم کرنے کی کوشش کی تھی
درخواست خارج کی جاتی ہے۔

مقدمہ کے واقعات پر جو کہنے کے بعد ہم یہ خیال کرتے ہیں
کہ حکم سے قیود مقدمہ نامناسب طریقہ سے صادر کیا گیا تھا اور
اپیل جج کو حکم سے وادعویٰ کی تشریح کی درخواست منظور کرنی
چاہئے تھی۔ عدالت کے روبرو وکلاء کی مواد عدالت کی امر جو
کی تائیدیں موجود نہ تھا کہ مرافعہ علیہم نمبر کے خلاف مرافعہ ساقط

مرافعہ
سام
سمان
(کلکتہ)

ان کے نو دس
شاہ
پنیران پانڈ
وال آباد

خواہ کو بیجا یا سہے۔ اوہوں نے یہ بیان کیا جو کہ اراضی باغیں
تبدیل کے ہمارے لئے پڑ رہیں وہی تھی بلکہ وہ کاشت کی
اعراض کے لئے یہ ہو گئی تھی اور ایسی حالت میں وہ اراضی جو
سیچھا دستور ہے کہ کس طرح تسلیم حج و ستاد بر حقیقت کی صریح
سزا کی موجودگی میں جو دعویٰ کی بنیاد ہے
اور فقرہ اعراضی دعویٰ کے سدرجہ عود دعویٰ کے اتہال کی
موجودگی میں یہ بیان کر سکتے تھے۔ لیکن اگر وہ صحیح بھی ہوتا تو
اوس سے مقدمہ کا تصفیہ ہو چا سکا۔ بھروسہ اس کے کہ بنیاد
سے معطلی کہ کو اجازت دی تھی کہ وہ اراضی کو باغ میں تبدیل
کرے وہ ایسی اراضی باقی نہ رہی جس پر تعریف کے مفہوم میں
کاشتکاری اعراض کے لئے قبضہ تھا۔ لیکن بالفرض بلکہ ان
دعویٰ کی ستاد بر حقیقت کے لحاظ سے ہم یہ قرار دینے پر مجبور
ہے کہ یہ اراضی نہ تھا کہ وہ یہ تجویز اخذ کریں۔ مرافقہ علیہم ڈگری کی
سائید اس بنیاد پر کہ لے کے لئے آدہ نہیں ہیں کہ اراضی تھیں محدود
تعریف جو موجود قانون میں درج تھی وہ قانون لگان بابۃ ۱۸
میں نہیں ملتی تھی اوس قانون کے موجب اراضی ٹیکس باغات
دال ہیں اوہوں نے قانون مذکور کی دفعہ ۳ سے استناد
کیا ہے اور یہ بحث کی کہ حالیہ قانون غرار خان نافذ ہونے کے
پہلے ان کو فقرہ دس کے موجب ادلے مالکانہ حق حاصل ہو گیا
تھا یہ ایک جلد پر بحث ہو چو پہلی مرتبہ مرافقہ ثانی میں پیش کی گئی
اور اس کا جواب یہ ہے کہ دفعہ ۳ دس قانون لگان بابۃ ۱۸
سے لے کر دس کا متناہیہ کے لئے دعویٰ کو یہ ظاہر کرنا ضروری تھا
کہ اراضی پر بیانی لگان ابتدائی معطلی کے کم از کم دس سال کا
بیمہ ہو گیا ہے کہ ۵۰ سال قبل سے قبضہ تھا کسی عدالت
پر نہیں قرار دیا ہے کہ صورت حال پر بھی اور ہمارو بروسی شہادت

کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے جس پر ایسی تجویز نہیں کی جاسکتی ہو ایسی
حالت میں ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ مرافقہ کامیاب ہو نا چاہیے اور
اس فریڈ پر حور کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس پر مرافقہ نے
زور دیا تھا کہ عدالت تحت کی تجویز کے لحاظ سے بھی اراضی پر
در اصل بیانی لگان قبضہ نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ لگان
میں وہ باغ بمعانی لگان ظاہر کیا گیا ہے لیکن عدالت
تحت نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ وہ جب العرص کے مطابق تمام
باغات جن پر لگان شخص نہ کیا گیا ہو اپنی نصف پیداوار لگان
کو ادا کرتے ہیں۔ مثل میں اس تحت کا ایک فیصلہ نہ گرافی ہوا
نمبر ۳۱ بابۃ ۱۸ موجود ہے جو دعویٰ علیہ اور دعویٰ کے باب کے
مابین صادر کیا گیا تھا جس کی دوسرے تیشل لگان باغ کی پیدا
کے دعویٰ میں ادل الذکر کے موافق ڈگری بھال دہی گئی تھی یہ
ہم مرافقہ منظور کرتے ہیں اور عدالت تحت کی ڈگری معوج
ہوئے دعویٰ تمام عدالتوں کے خرچہ کے ساتھ خارج کرتے ہیں
مرافقہ منظور کیا گیا۔

بانی کورٹ کلکتہ

مرافقہ اولیٰ دیوانی
نمبر مقدمہ ۳۶۸ بابۃ ۱۹ منفصلہ ہر اپریل ۱۹۲۲ء
اجلاس ایڈیشن کیونٹا، وٹسٹرین
کرنال اس اجاری پٹام سمسٹن شیخ وغیرہ
جو دیگر وغیرہ دعویٰ مرافقہ ۱۹ علیہم۔ مرافقہ علیہم
مرافقہ کا قابل پذیرائی ہونا۔ آپشنل حج کا حکم جس کی رو سے
مرافقہ کو حکم کو سوج کیا گیا ہو قانون غرار خان نہ لگان
ایکٹ ۱۸ بابۃ ۱۸ دفعات ۱۰، ۱۱، ۱۲ الف۔
اپنل حج کے اوس کم کی ناراضی وائی کورٹ میں مرافقہ ہو سکتا ہے

تہا جس کی رو سے مؤخر الذکر نے یہ معاہدہ کیا کہ وہ کسی کی
 امانت دیکھا اور اس کی ادائیگی کے لئے کچھ جاہد اور اس کی رو سے
 یہ جو یہی دگر ہی واجب الادا قرار دیا جائے مدیون دگر ہی
 پیسہ وصول نہ ہو تو جو ضمانت نامہ میں یہ بیان کیا گیا تھا
 پہلے بل کنندگان بخوشی دے گئے کی ضمانت دینے میں اور اس
 جاہد کو موقوف کر دینے کے بعد جس کی صراحت دہلی میں کیا گئی ہے
 یہ قرار کرتے ہیں کہ اگر عدالت مداخلت میں عدالت ابتدائی کی تگاری
 بحال رہی جائے تو میں راؤ نرسنگ راؤ باضابطہ طور پر عدالت
 ریفی کی دگر ہی کی تعمیل کرونگا اور عدالت استدائی اور عدالت
 مداخلت کے خیر چرکی بابت مذکور بالا دگر ہی کی رو سے جو کچھ کہہ کر
 دیا جائے اس کو میں (راؤ نرسنگ راؤ) حلف سے کی مذکورہ
 بالا ضمانت کے مطابق نامہ سودا کرونگا۔ اگر راؤ نرسنگ راؤ اس
 عمل نہ کرے تو وہ رقم جو ہر دگر ہی واجب الادا ہو تکمیل کنندگان
 کی مکملہ جاہد سے وصول کیا جاسکتی ہے۔

عدالت تحت نے یہ قرار دیا ہے کہ مندرجہ بالا دستاویز کے
 بموجب ضمانت سے کوئی ذاتی ذمہ داری نہیں لی جاتی اور یہ کہ دگر دیا گیا
 صرف ایک چارہ کاری تھا کہ وہ زمین کی کفالت کو نیلام کے ایک
 علیحدہ دعویٰ کی رو سے نافذ کرے۔ دفعہ ۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی
 میں اس امر کی صراحت کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص کسی دگر ہی یا
 اس کے کسی جزو کی تعمیل کے لئے یا کسی ایسی جاہد کو دیا گیا
 متعلق جو کسی دگر ہی کی تعمیل میں حاصل کی گئی ہو یا کسی رقم کی
 ادائیگی کے لئے یا کسی ایسی شے کی تعمیل کے لئے جو کسی دعوے
 یا کارروائی میں عاید کی گئی ہو۔ بطور ضمانت کے ذمہ دار
 بننا ہو تو دگر ہی یا حکم کی تعمیل اور اس کے مقابلہ میں اس حد
 جہاں تک کہ اس نے اپنے آپ کو ذاتی طور پر ذمہ دار کیا ہو

اس امر سے ہو سکتا ہے جو دگر ہی کی تعمیل کے لئے دیا گیا ہو۔
 ایسا اس مداخلت کی اثرات کے لئے دفعہ ۴ کے غور میں لیا
 مقادیر ہوا جائے گا اس وجہ کی غرض اس صورت کے لئے
 کہ اگرچہ یہ دگر ہی ہے کہ جب کوئی شخص کسی دگر ہی کی تعمیل
 کے لئے مداخلت میں راجع ہوا کہ اس کے مندرجہ کی ضمانت
 بننا ہوا وہ فرق ہے۔ یہ مدد کے لئے ضمانت دینی ہے ضمانت
 یہ ضمانت دگر ہی یا دگر ہی کے لئے کرنا اور اس حقیقت امانت
 کو نافذ کرنا۔ اس کے لئے یا احضار دگر ہی یا حکم میں فرمیں
 اور اس کو دگر ہی یا حکم کی سے یہ ہدایت دینی تھی کہ وہ اس
 ذمہ داری کی تعمیل کرے جو اس نے اپنے اوپر لی تھی دفعہ ۱۸۲
 سابقہ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور مقدمات تک محدود تھی۔
 جبکہ ایک ضمانت نامہ دگر ہی کی تعمیل کے لئے دیا گیا ہو
 اور اس کی رو سے یہ اختیار دیا گیا تھا کہ اس کو ضمانت کے
 خلاف اس حد تک جس حد تک کہ اس نے خود کو ذمہ دار قرار
 دیا تھا اسی طریقہ سے نافذ کیا جاسکتا ہے جس طور پر دگر ہی
 کی تعمیل مدعی علیہ کے مقابلہ میں کیا جاسکتی تھی۔ عبارت جس
 حد تک کہ اس نے خود کو ذاتی طور پر ذمہ دار قرار دیا ہو
 میں الفاظ ذات ہر کا اضافہ موجود مجموعہ ضابطہ دیوانی
 کی رو سے کیا گیا تھا لیکن اس لفظ کے اضافہ سے یہ قصور
 نہیں ہو سکتا تھا کہ ضمانت کے نفاذ کو ذاتی ذمہ داری
 تک محدود کیا جائے کیونکہ نمودجات ۳۷۲ و ۳۷۳ مجموعہ
 منسلک مجموعہ ضابطہ دیوانی میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ اس
 ذمہ داری کی تعمیل کے لئے جو ضمانت نے لی تھی جاہد موقوف
 کیا۔ ضمانت کی ذاتی یا انفرادی یا کسی دگر ضمانت نامہ نہیں
 ہے کہ ہمیشہ اتنی وسیع ہو جیسا کہ مدیون دگر ہی ہوتی ہے

نام
 مداخلت
 (الہ آباد)

۲۳

یہی ہی باید ادا کی گئی کہ جو کسی دگر کی تہنیل
 کی گئی تھی یا کسی تہن کی ادائی یا کسی ایسی شرط کی ایسا
 نے جو کسی دغوی یا کارروائی میں عائد ہو گئی تھی نہ
 سا ہو تو وہ فریق جس کے عائدہ کے لئے ضمانت دی گئی ہو
 ضمان کے خلاف اس طریق سے حکم یا دگر کی تہنیل
 کر کے ضمانت کو افسر کر اسکا ہو جو یا کہ ضمان دگر
 یا حکم میں فریق تھا اور اسکو بروئے دگر یا حکم
 اور فرض کی انجام دہی کی ہدایت دی گئی تھی جو
 اپنے ذمہ لیا تھا۔

لفظ ذرا سیدر کند رسد دفعہ دوم مجموعہ مضابطہ دیوان
ضمانت کا لفظ ضمان کی داتی و مزمری کے معنی میں کہیں
ضمان نامہ جس کی شکل کی عدالت کے حوالے سے کہ گجری کی
تعین کی بابت بھی ہے اس کو عدالت بطور دگری کے نافذ کر سکتی ہے
مراضہ اولیٰ تعین بناراضی دگری مصدر بہار ڈینیٹج ہوگی
مردم ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء

بجانب مرغان - ڈاکٹر کے۔ این گجھو مسٹر لاڈلی پرشاد دشتی
بجانب مرغان علیہم - مسٹر گودا پرشاد دو بیکادہ مر پرشاد۔
فیصلہ یہ مرغان ایک حکم کی ناراضی سے پیش کیا گیا ہے
جس کی رو سے اس ضمانت نامہ کو جو اردو اہم رول دھجھو
ضابطہ دیوانی کے بموجب اصل کا گیا تھا تعمیلی کارروائیات
کے بموجب نافذ کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔ اس مرغان کے
دوران میں جو اس عدالت میں متنازع تھا آخر یہی دگر کی
تعمیل کے التوا کا حکم دیوان دگر نے مرغان مذکور کے فیصلہ کے
فصل حاصل کیا تھا اور ایک ضمانت نامہ جس کی تعمیل اس نے
اور اس کے ضمانت چودہ مہری بدن سنگھ کے کی تھی دگر کیا

956

پانی کو رٹ الہ آباد

تعمیلی مرافعاتی دیوانی
 بہتر تجدید ۳۱۹ بابہ ۱۰ منصفہ ۳۳۱۲۱۲
 باجلاس و سرحدیں و سرحدیں و سرحدیں
 بیٹی ہر ہائی و بیٹی ہر ہائی و بیٹی ہر ہائی
 دیگر دیگر دیگر دیگر دیگر دیگر دیگر
 مجبور ہر ہائی و بیٹی ہر ہائی و بیٹی ہر ہائی
 دانت دانت دانت دانت دانت دانت دانت
 چہ ضمانت کس طور برناذ کی سکتی ہے۔

نمبر ۱۴۸۳۔ خاندانہ دوائی کے مستند یہ حکم قائم
کرنے پر ایک شخص کو کسی دیگر کی تعمیل کرنے

بسی کہتے ہیں
نام
بدن سنگ
۱۱۱

اور مندرجہ بالا حکم کی غرض صریحاً یہ ہے کہ لفظ کو اوس
مرد کو کیا جائے جس کی صراحت ضمانت نامہ میں کی گئی تھی
اس بیان کہ علاوہ کہ ضامن نے اپنی خوشی سے حصے کی
ضمانت دی تھی موجودہ دستاویز کی شرائط میں کوئی امر ظاہر
کرنے کے لئے تھا کہ اوس نے ذاتی ذمہ داری لی تھی بخلاف
اسکے یہ صریحاً ظاہر کیا گیا تھا کہ رقم جو اوس دگری کی روپیہ
قرار دیا جائے جو مراعات میں صادر کی گئی تھی شروع میں بدلون
دگری سے وصول کیا جائے گی اور یہ کہ اگر بدلون دگری نے کوئی
ادائیگی نہیں کی تھی تو وہ اوس جایداد سے وصول کیا جائے گی
جو ضامن نے مکفول کی تھی ضامن نے ایسا کوئی ذاتی معاملہ
نہیں کیا تھا کہ وہ اوسکو ادائیگی کا بعد اس کے کہ مکفول کیا
نکافی سمجھی گئی ہو ان حالات میں صرف ایک سوال جو غور طلب
ہے وہ یہ ہے کہ بارفہ ۱۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق ہو سکتی
ہے اور آیا درخواست تعمیل دگری کی رو سے ضمانت نامہ نافذ
کیا جاسکتا ہے یہ نہیں ظاہر ہو تا کہ ضمانت نامہ کی تعمیل دگر بار
کے حق میں کی گئی تھی اوس میں ایک اقرار درج ہے جو ایک عدالت
راہ کے ساتھ کیا گیا تھا جس نے ایسی ضمانت پیش کر جانے
پر تعمیل کے لئے اکتفا کو منظور کیا تھا اور جب کہ مقدمہ جا کی کور
نامہ پر پارانی دران میں قرار دیا گیا تھا عدالت تحت ایسی تاویز
تو دگری کے مانند نافذ کر سکتی ہے مقدمہ مکتا پر شاو بنام
ہمارا دیو پر شاو (۲۳) میں اسے قایم کی گئی تھی مقدمہ راج
اکرچر بسنک نامہ ۱۴۱۱ اندر پایا اور سنگ (۳۳) میں حکام قیام
پر لکھتے ہوئے تسلیم کیا کہ یہ معاملہ ایسی ضمانت دی تھی کہ قیام
کے لئے اندری کے بغیر ضمانت نامہ مکفول جایداد کے مقابلہ
۱۱۱۱ دیوانی ۱۱۱۱ جلد ۱۱۱۱ صفحہ ۱۱۱۱ (۲۲) اندر کسیر جلد ۱۱۱۱ صفحہ ۱۱۱۱
(۳۳) اندر کسیر جلد ۱۱۱۱ صفحہ ۱۱۱۱ - ۵۵

میں نافذ کیا جائے۔

عدالت تحت نے مقدمہ امیر نامہ ہادیو پر شاو (۴۴) کے
فیصلہ کا حوالہ دیا ہے لیکن اوس مقدمہ میں مکفولہ جایداد کا حق
لفظ کا کہ ضامن سے شخص ثالث کے حق میں مطلق ہو گیا تھا جو
(۴۴) مجموعہ ضابطہ دیوانی کی اغراض کے لئے دگری کا فروغ
نہیں سمجھا جاسکتا تھا اور جس کے خلاف ضمانت کو نافذ نہیں
کیا جاسکتا تھا۔ مگر اس کے کہ قیام کے لئے علیحدہ دعویٰ جو
کیا جاتا ہے مقدمہ شام سندھال بنام یا جیو پٹے راین (۵۱) اور
سیرنیا چکیار بنام راجدیو راسیو پٹے (۵۲) میں ضمانت نامہ
جن کی رو سے ایک دگری کی باضابطہ تعمیل کی ضمانت کے طور
پر غیر مکفولہ جایداد مکفولہ کی گئی تھی بصیغہ تعمیل نافذ کئے گئے تھے
جبکہ علیحدہ دعویٰ ضروری نہیں سمجھا گیا تھا۔ جب حق انفاک
ضامن کے ہی قبضہ میں ہو تو ضامن ہی اصلی شخص ہوتا ہے
جس سے ضمانت کی مقدار وصول کیا جاسکتی ہے اور دفعہ ۱۴
مجموعہ ضابطہ دیوانی کا یہ مقصود ہے کہ ایسی ضمانت کو نافذ کیا
جاسکے ایسی حالت میں مراعات علی شرح پر اس عدالت کے
خرچہ کے ساتھ منظور عدالت تحت کا حکم شرح اور مقدمہ عدالت
مذکور کے روبرو اس ہدایت کے ساتھ واپس کیا جاتا ہے کہ
سابقہ نمبر پر اوسکو قایم کیا جائے اور جب احکام قانونی
معاملہ کا تصفیہ کیا جائے۔

مراعات منظور کیا

(۴۴) اندر کسیر جلد ۱۱۱۱ صفحہ ۱۱۱۱ (۵۱) اندر کسیر جلد ۱۱۱۱
کلکتہ جلد ۱۱۱۱ صفحہ ۱۱۱۱ (۵۲) اندر کسیر جلد ۱۱۱۱ صفحہ ۱۱۱۱
- ۱۱۱

دشیر غلام بنام بدری ناراین اڈیس کیمبر جلد ۱۹ صفحہ ۵۶
سے استناد کیا گیا۔

کسی وارث عہدی کو یہ حق نہیں ہوتا کہ وہ اس منتقلی پر
اعتراف کرے جو باید نے مستر کہ ہندو خاندان کے منتظم
کی حیثیت سے کی تھی جس پر بیٹے نے جس کو اس پر اعتراض
کرنے کا حق تھا باپ کی زندگی کے زمانہ میں اعتراف میں
کیا تھا۔

مذکورہ ثانی بناراضی و کرمی مصدر مبارکونیٹج لستہ مورخہ
۹ جولائی ۱۹۱۲ء۔

منجانب مرزاخان مستر این باو پادہا۔

منجانب مرزا علیہم مسٹر این باو بنرجی۔

فیصلہ یہ مقدمہ ایک رخ کے سیر کیا گیا ہے کیونکہ اصل امر کا
سابق میں فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وارث عہدی
لو اس منتقلی میں اعتراف کرنے کا حق ہوتا ہے جو باپ نے مستر کہ
ہندو خاندان کے منتظم کی حیثیت سے کی تھی جس پر بیٹے نے جس
لو اس پر اعتراض کرنے کا حق حاصل تھا باپ کی زندگی میں اعتراف
ہمیں کیا تھا واقعات یہ ہیں جاہر پانڈے اور اس کا نابالغ
بیٹا جس کو پال ایک مشر کہ ہندو خاندان کے ارکان تھے جاہر
پانڈے نے ہندو فروری ۱۹۰۹ء کو شدھویہ جائداد کا ایک ہائی
زید مسماہ راہراجی کے حق میں کیا تھا ہندنامہ کی رو سے وہ جائداد
فی کال مالکہ قرار دی گئی تھی۔ جس کو پال لوہر سلائے میں فوت
ہوا اس میں سلائے کو مسماہ راہراجی نے ایک بیج بالوفانی کمپن
مدعی علیہ کے حق میں سامعہ کیلئے کی تھی مدعی نے جو دائر عہدی ہے

اس تیس کی بنا پر کہ مسماہ راہراجی صرف ہندو دیوہ یا ہندو
مان کی حقیقت پتان لیس تھی اس استغفار کیلئے دعویٰ کیا ہے کہ بیج

بالوفا مسماہ راہراجی کی وفات کے بعد اس سر واجب التمسک ہے۔
ایسی حالت میں سوال یہ ہے کہ آیا، یاں، اسے یہ حق نہیں
کرنے کے مجاز ہیں۔ اگر مسماہ راہراجی ہند نامہ کی رو سے جاہر حقیقت
رکھتی تھی تو وہ اپنی خواہش کے مطابق جائداد کو تقسیمی کرنے کی
مجاز تھی۔ اگر درمیان ہبہ پر اعتراف میں کرنے کی نسبت اس میں کسی
دعویٰ کر سکتے تھے جو مس گویاں رکھتا تھا تو مدعی علیہ کو تا مسٹر
ضرورت کی بنا پر اس کی تائید کرنی ہوگی۔ عدالت تحت سے
یہ قرار دیا ہے کہ سامعہ کے منجملہ مالوہ کی حد تک تا مسٹر ضرورت
موجود تھی لیکن دونوں ماتحت عدالتوں نے دعویٰ اس میں اس
خان کتاب کہ مدعیان دستاویز پر اعتراف کرنے سے مجاز نہیں ہیں
اس تصور کے ساتھ ہم متفق ہیں اس حق کیلئے جس کا دعویٰ
مدعیان نے کیا تھا ہمیں وہ ہم شامز یا منصفہ مقدمات میں سے
کوئی سند نہیں ملتا ہے۔ اس رائے کیلئے کافی سند
موجود ہے کہ منتقلی جو کسی مشر کہ ہندو خاندان کے منتظم نے باہر
کی ہو قطعی طور پر کالعدم نہیں ہوتی وہ ان اشخاص کی تحریر کیا
حق کی اعتراف میں اس کا اثر ٹپتا ہو یعنی جائداد کے شرکا خاندان
کی تحریر کیا ہو لیکن الانفساح ہوتی ہے۔ یہ دو حالیہ مدعا سے
مقدمات سے جو گورنر نام کرشنا جاری (۱) دیا اسامی
بنام سبر حنیار (۲) میں قرار دیا گیا ہے اور ہم تھا کیونکہ اس
پر یہ منظر تھا کہ آیا وہ اشخاص جو منتقلی کو منسوخ کر سکتے تھے تاریخ
منتقلی سے یا صرف تاریخ استغفار سے واصلات کے متعلق اس
عدالت کی نظیر شو غلام بنام بدری ناراین لال دھما، یہی امر
رکھتی ہے۔

جگمیر پانڈے سے
بنام
دیورہ، پانڈے
(۱) (۲) (۳)

(۱) اڈیس کیمبر جلد ۶۸ صفحہ ۶۹، نظارہ ہند صفحہ ۱۵۹ (۲) اڈیس کیمبر
جلد ۶۸ صفحہ ۸۰، نظارہ ہند صفحہ ۱۵۹ (۳) اڈیس کیمبر جلد ۶۹ صفحہ ۵۶

تقسیم تو تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا یہ کہ مرافعات نے ناکامیابی کے ساتھ یہ درخواست کی تھی کہ فیصلہ ثالثی کو حوزہ بانی تھا عدالت کی مشین شریک کیا جائے اور یہ کہ وہ اس کے مستحق ہے کہ فیصلہ ثالثی یا تقسیم نامہ کے مطابق ڈکری حاصل کریں یا ماسونا کی جائداد کا انتظام بذریعہ عدالت کریں اور اس جائداد میں اپنے حصص پائیں۔

مرافعہ علیہا نے جو ایک گیارہ سالہ لڑکی ہے جس کی تمام مقامی ایک ولی دوران مقدمہ نے کی ہے ایک حوالہ جوی پیش کیا تھا جس میں اس نے اس امر سے انکار کیا تھا کہ اس کی ماں کبھی بوجہ اہل برہمنی تھی یا مرافعہ نمبر ۱۔ کہ ساتھ راز و دلچ کیا تھا اور یاد دہا کیا کہ وہ ماسونا کی بلانڈرٹ غیر سے وارثہ تھی اس نے یہ بیان کیا تھا کہ مرافعہ نمبر ۱ نے بددیانتی اور فریب سے اس بعض جائداد پر قبضہ حاصل کیا تھا، کالعلق ماسونا کی اسٹیٹ سے تھا اس نے اس امر سے انکار کیا کہ ایسی کوئی تاشی یا تقسیم مل میں آئی تھی جو مرافعات نے بیان کی تھی لیکن اس نے تسلیم کیا تھا کہ مرافعات نے یہ کوشش کی تھی کہ ایک ہسینہ فیصلہ ثالثی کو عدالت کی مشین شریک کریں اور یہ بیان کیا تھا کہ وہ مرافعات کی دلیل کے مطابق ہی فیصلہ ثالثی ناجائز تھا اور وہ اس کی اعتراض کیلئے تفسیر مان وہ چوگا۔

یہ تسلیم تھا کہ ماسونا کا سالقہ شوہر ایک اہل چین تھا جو بوجہ مذکور کو اثبات تھا جس طور پر کہ وہ اہل ان میں سے تھے اور یہ کہ ماسونا ایک چینی عورت تھی جو یہ صورت مذکور کہ اپنے چینی شوہر کے ساتھ اس کا ازدواج قائم رہا اسی ماہ کی پابندی کرتی تھی۔

عدالت نے یہ قرار دیا کہ "وہ نااہلی وفات تک کیلئے بوجہ اہل

چین تھی اور یہ کہ وہ کسی بوجہ اہل برہمنی تھی یا بوجہ اہل برہمنی اس نے یہ قرار دیا کہ مرافعات نمبر ۱ اور ماسونا کے مابین جائداد کا ہوا تھا اور یہ کہ مرافعات مرافعہ علیہا کے ساتھ اس جائداد میں حصہ پانے کے مستحق تھے جو ماسونا نے چھوڑی تھی۔ اس نے یہ قرار دیا کہ مرافعات اس جائداد کے جو ماسونا کو اس کے چینی شوہر سے ملی تھی مرافعات نمبر ۱ اور مرافعہ علیہا حصہ کی مستحق تھیں اور ماسونا کے جائداد کے جو عدلیہ ماسونا کو حاصل ہوئی تھی مرافعات نمبر ۱ اور ایک ایک مرافعہ علیہا کی مستحق تھی۔

مرافعات نے اس فیصلہ کی تجویز ثانی کیلئے درخواست پیش کی اور اس تجویز ثانی پر عدالت نے اسی تجویز بدل دی اور یہ قرار دیا کہ مرافعات علیہا صرف ایک ہیں بلکہ اس تمام جائداد کی مستحق تھیں جو چینی شوہر کے پاس سے آئی تھی۔

عدالت نے اس کے بعد اس امر کے متعلق تحقیقات کرنے کی کارروائی کی کہ کوئی جائدادیں چینی شوہر کے پاس سے آئی تھیں اور کونسی جائدادوں کالعلق خود ماسونا سے تھا اور یہ یہ ہوا کہ مرافعات کو اس کی اور مرافعہ علیہا کو ایک مکان اور ایک چھتری دینے کے متعلق ڈکری صادر کی۔

مرافعات نے اس بنا پر مرافعات کیا ہے کہ ماسونا انچہ وفات کرتے وقت ایک بوجہ اہل برہمنی اور یہ کہ قانون بوجہ اہل برہمنی کے بموجب وہ اسکی جائداد کے حصہ کے مستحق تھے یا اگر قانون جس متعلق کیا جا مرافعات نمبر ۱ کو جو اس کا شوہر ہے سالم جائداد ملنی چاہیے اس کے اپنے چینی شوہر کی تمام جائداد وراثت پانے کی نہیں تھی یہ کہ فیصلہ میں تبدیلی جو عدالت نے وقت تجویز ثانی کی تھی غلط تھی یہ کہ اگر یہ تصدیق کہ مرافعات علیہا اس سالم جائداد کی مستحق تھیں جو اس کے پاس سے آئی تھی غلط تھا یہ کہ مختلف جائدادوں میں مرافعات نمبر ۱

انک پورا
بنام
اسٹیمپ
(نگون)

۹۳۴

ملکہ مراد کی انراض کیلئے بغیر کسی بحث کے فرض کر لیا گیا تھا۔ عمل
نہایت سادہ و سلیس تھیں۔ تین بام اہلین (۳) میں جہاں یہ بیان کیا گیا
تھا کہ بودہ اہالیان چین کے مابین وراثت کے مفہوم پر کوئی تحریر
موجود نہیں ملتا تھا اور یہ کہ مقدمہ کا تصفیہ اس کے بقدر
کم و رسائی شہادت کے مطابق کیا جانا ضروری ہوا تھا جو مقدمہ
میں پیش کی گئی تھی اور عدالت کا واقعی فیصلہ حسب ذیل الفاظ میں
تھا تین شہادت کی عدم موجودگی میں میں یہ خیال کرتا ہوں
کہ ہم انصاف عدل اور نیک نیتی کے لحاظ سے عمل کر سکتے ہیں اور جو
بے حد دلالت میں ہمارا عمل زیادہ غلط ہو گا کیونکہ یہ وہ حصہ ہے
جو اس کو اس وقت وصول ہوتا اگر قانون وراثت میں مقدمہ
میں متعلق ہوتا یہ واضح ہے کہ نظیر کو اس قسم کا فیصلہ تھا کہ قانون
رواجی اہالیان چین کے مطابق بودہ کا حصہ ہم ہوتا ہے اس میں
مجلس یہ بیان کیا گیا تھا کہ قانون وراثت اہالیان چین کے متعلق
میں شہادت کی عدم موجودگی میں عدالت انصاف عدل اور
نیک نیتی سے رہنمائی حاصل کر سکتی ہیں اور یہ کہ اس حالات میں
تعمیم کے اصول کی جو قانون وراثت میں مذکور ہے اس کے
تھے مناسب طریقہ سے تقلید کیا جاسکتی تھی یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ قانون
رواجی اہالیان چین کی وہ کتاب جن کا حوالہ دیا گیا ہے عدالت
کی توجہ میں لائی گئی تھی اور اگر وہ لائی جائیں تو مجھے کچھ شبہ
نہیں ہے کہ عدالت ان کی تقلید کرتی اس امر پر شبہ کرنے کی
کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ قانون رواجی اہالیان چین کے
موجب بودہ اس صورت میں جب بے موجود ہوں شوہر کی جائیداد
میں کسی واقعی حصہ کی حق نہیں ہوتی اور میں یہ قرار دیتا ہوں کہ
موجودہ مقدمہ میں جہاں از رواج اولی کے ہر دو فریق اہالیان
چین تھے اور قانون رواجی اہالیان میں کے تابع تھے اس بنا

اس جائیداد میں کسی حصہ کی مستحق نہ تھی جو اسکے چینی شوہر سے
چھوڑی گئی تھی اور یہ کہ مقدمہ علیہا اس سال جائیداد کی مستحق تھی
جو اس میں شک نہیں کہ جائیداد کا انتظام کر لے اور اسکے اخراجات
پر گزارہ پالنے اور دفعہ کئے جانے کے متعلق اسکی مال کے حقوق
کے تابع تھی جو حقوق اب پیدا نہیں ہو سکتے کیونکہ مال موت اور
دفع ہو چکی ہے اور چونکہ جائیداد اسکے مقدمہ میں تھی اس لئے وہ اس
اپنی زندگی میں اس سے گزارہ پاتی رہی تھی اور اسکے صرفہ
دفع کی گئی تھی۔

اب صرف یہ سوالات باقی رہ جاتے ہیں کہ وہ جائیداد کیا تھی جو
ماسونائے چینی شوہر کی وفات کے بعد اور مقدمہ نمبر کے ساتھ
از رواج کے قبل حاصل کی تھی اور وہ جائیداد کیا تھی جو اس
از رواج کے دوران میں حاصل کی گئی تھی۔
ماسونائی اس جائیداد کی حد تک جو وہ مقدمہ نمبر کے ساتھ
از رواج کے وقت لائی تھی یہ دفعہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس نے
کسی چینی مرد کے ساتھ از رواج کیا ہوتا تو وہ معمولی طور پر اسکے
شوہر کی جائیداد ہو جاتی تو معاہدہ از رواج میں اس کے لئے
خاص شرط قائم کی جاسکتی تھی (ج) لیکن اس نے چینی مرد کے
ساتھ از رواج نہیں کیا اور یہ تصدیق کرنا ضروری ہے کہ مقدمہ
کو اس قانون متعلق کیا جانا چاہیے۔

مقدمہ نمبر کو تمام تین دفعہ کا تعلق ایک اہل چین کی
جائیداد سے تھا جو برہما میں فوت ہوا تھا لیکن اس سے نہیں
کوئی مدد نہیں ملتی کیونکہ اس مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ یہ
شاید تھا کہ متوفی بودہ تھا جبکہ موجودہ مقدمہ میں یہ
کیا ہے کہ ماسونا بودہ تھی۔

(۳) مختصر فیصلہ بات نو برہما نمبر ۱۳۵
(ج) جرنل میں پرنٹ صفحات ۱۹۱۹

ماسونا
نہام
ماسونا
(درگاہ)

دعا دیکھ کر اس نے ہر ایک طریقہ سے غور کیا اور کہا کہ یہ فیصلہ اس کے لیے نامناسب تھا کہ جائداد کی تمام چیزیں ان کے لیے ہی منظور کیے جاسکتی تھیں اور یہ کہ زرقعد کی ڈگری اور نہ کوئی چاہتی تھی۔
مذکورہ طریقہ اسے عدالت کی اس تجویز کی، اسی سے کہ ماسونا مزاج میں لگتی رہے اور اس کے موافق زرقعد کی ڈگری کی رائے سے مذکور کی پیش کیا تھا۔

اس عدالت میں مزاج میں تقریباً گناہ اس کے لیے یہ جوت کی گئی ہے کہ اس قانون کے تحت کیا جانا چاہیے لیکن اس امر پر بھی غور کرنا ضروری ہے کہ وہ واقعات کونسے ہیں جس سے قانون متعلق کیا جانا چاہیے۔

اس امر پر غور اس میں کیا جاسکتا ہے کہ اس نے جوہر کرار دیکھ کر سکتی (الفاظ) یہ صورت حال اس کے شوہر کے ماتم کارمانہ گذر چکا ہو اور یہ بین ظاہر کیا گیا ہے کہ ماسونا نے مزاج کے ساتھ اپنے بیٹے کی رہی کی وفات کے تیس سال کے اندر دواغ کیا تھا ایسی حالت میں مزاج کے ساتھ جائز ازدواج ہے اس کی طرف سے کوئی دیکھا دیکھ نہ تھی اور یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ شوہر کی طرف سے کوئی رکاوٹ تھی یا بالاسال تک کی حمایت جب ازدواج کے لئے کوئی اختلاف نہ ہو ازدواج کا قیاس یہ سہا کرتی ہے اور اس نتیجہ میں ایسی حمایت تسلیم کی گئی ہے اور گوگن ہے ماسونا مزاج کے ساتھ اپنے تعلق پر شرمندہ ہو کیونکہ بیوگان کے رد و قیام کے لیے کو اہلیان میں مریخیال کرتے ہیں میری یہ رائے ہے کہ عدالت کا عمل بروئے شہادت یہ قرار دینے میں درست تھا کہ جائ

(الف) بلاخطہ ہو ممال قانون نامزدی اہلیان میں مولفہ یا کر مطوعہ سے یا قانون نوعداری کی شرح و فوٹ مولفہ آلا باشر مطوعہ سے ۱۸۲۱ء قانون تجارت دین مولفہ جریگا بطور ۱۸۲۱ء صفحہ ۱۸۲۱ء راولڈ شس مولن ڈگریٹ (۱۹۲۱) ۲۸

ازدواج عمل میں آیا تھا۔

عدالت تحت کا عمل یہ قرار دینے میں ہی درست تھا کہ یہ ثابت کیا گیا تھا کہ ماسونا جوہر ایش سے چین کی تھی اور اس کے طور پر سبزی سے بوجہ مذہب رکھتی تھی کبھی بوجہ اہل برہمنی تھی جو کہ وہ بوجہ مذہب ہی رکھتی تھی اس لئے کوئی وجہ موجود نہ تھی کہ وہ کیوں اپنا مذہب تبدیل کرے اور میں اس بیان کے لئے کوئی سند نہیں پاتا کہ اہل برہمن کے ساتھ اس کے ازدواج کے شخص واقعہ سے اس کی قومیت اہل چین اہل برہمن تبدیل ہو گئی تھی جو نیگن اور آلا باشر کی کتابوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قانون رواجی اہل لیاں میں کے مطابق درات کا قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کی منقولہ وغیرہ منقولہ جائداد کوئی طور پر اس کے تمام بیٹوں کے مابین تقسیم کی جاتی ہے یہ کہ بیٹیاں صرف اس وقت وارث ہوتی ہیں جب بیٹے نہ ہوں اور یہ کہ بیوہ صرف اس وقت وارث بنتی ہے جب بیٹے اور بیٹیاں دونوں نہ ہوں۔ اگر بیٹے یا بیٹیاں ہوں تو بیوہ کو صرف یہ حق ہوتا ہے کہ وہ جائداد کا انتظام کرے اس میں سے گذارہ حاصل کرے اور اپنی چھٹی تکفین کے انتظام کیلئے جائداد پر دعویٰ رکھے لیکن جائداد کا حق اس کو نہیں بلکہ اولاد کو حاصل ہوتا ہے۔

لیکن یہ قاعدہ کہ بیوہ مترکہ نہیں پاتی اب تک اس ملک کی عدالتوں میں اختیار نہیں کیا گیا ہے۔

اس مضمون کے متعلق سب سے بوجہ کا فیصلہ مقدمہ ماسی بنام ہوگی مولد ہے جہاں بیوہ کو شوہر کی جائداد کا ایک حصہ وصول ہوا تھا لیکن اس مقدمہ میں اس حصہ کے حق پر غور نہیں کیا گیا تھا (ب) کتاب محولہ بالا مولفہ جریگن صفحات ۱۴۲-۱۴۱-۱۴۰ کتاب محولہ بالا مولفہ جریگن صفحات ۱۵۸-۱۵۷-۱۵۶ (۱) انڈین کیمر جلد ۲۸ صفحہ ۲۸

جائے اور سے متعلق کیا جانا چاہیے چینی بودہ کا دورانی قانون
 ہوتا ہے یا نہ کہ وہ قانون متعلق کیا جاسکتا ہو اور وہی
 اصول تقدیر کو نہ تمام مال کو نہ ہی میں پھر بجا لکھا گیا
 ان نظائر سے یہ ظاہر ہو گا کہ قانون جو ماسونا کی جائداد
 سے متعلق ہے اس میں چار حصے ہیں: بودہ، سنا، اور تانہ اور
 اور اس قانون کے مطابق مرنے والے کے شوہر کی حیثیت
 اس تمام جائداد کو جو بچہ نکلتا اور وہی اس کا مالک تھی و نیز اس
 تمام جائداد کا تعلق ہو گا جو اس کے بعد جان لی گئی تھی جبکہ
 مرنے والے کے اس مال جائداد کی ستمنا ہو گی جو یہی جائداد کا
 ایسی حالت میں ہے یہ قرار دینا کہ مرنے والے کے مالک
 تمام جائداد کا متعلق تھا اور یہ کہ مرنے والے کے اس جائداد کی متعلق
 تھی جو اس کے باقی بچے چھوٹی ہی تھی۔
 مرنے والے نے اپنے مرنے میں یہ بیان کیا تھا کہ ان جائدادوں
 کی نسبت جو چینی شوہر نے چھوڑی تھیں ان کا بیان منظور
 کیا جانا چاہیے تھا لیکن جائداد کی صرف ایک مد جس کا ذکر
 بحث میں اس حیثیت سے کیا گیا تھا کہ وہ تانہ انظر جو حصہ
 میں دئی گئی تھی ایک مکان تھا جس کی نسبت یہ بیان کیا گیا
 ہے کہ ماسونا نے مرنے کے ساتھ اپنے ازواج کے بعد خریدیا
 تھا لیکن اسکے نام پر اور مرنے والے کے نام پر قائم رکھا گیا
 تھا عدالت نے یہ قرار دیا کہ یہ واقعہ کہ مکان مرنے والے
 کے نام پر تھا مرنے کے بعد اسکو مرنے والے کے بچے کا تھا اس
 امر کی علامت تھی کہ جو ماسونا نے مکان کو چینی شوہر کے
 مال کا ایک حصہ سمجھا تھا وہ یہ تھا کہ اس کا متعلق
 مرنے والے کے تھا اس لیے اس کو اس کے متعلق قرار
 دیا گیا اور چینی سے متعلق قرار دیا گیا اس لیے اس کو اس کے متعلق قرار
 دیا گیا اور چینی سے متعلق قرار دیا گیا اس لیے اس کو اس کے متعلق قرار

اور اندر علیہ کے نام پر قائم کی تھی اسی حالت میں مرنے والے کی
 یہ قرار دینے کی نہیں پاتا کہ ان امور کی نسبت عدالت نے یہ قرار دیا
 غلط تھا اور میں اسکو منظور کروں گا۔
 اب اس امر پر جو ذکر ضروری ہے کہ اس قسم کی رازداری اور
 سنا کے متعلق سنا کے ساتھ ساتھ سنا کے ساتھ ساتھ
 رہے کہ یہ حالت ایک زیادہ تر جائداد منظور کرنا چاہیے
 وقفہ کر کے اسکو اس امر کا تصفیہ کرنا ناممکن ہے کہ کیا وہ اس
 ہی موجود ہے یا نہیں یا کوئی جائداد اب اسکو انور کر کے
 جس کے چھوڑنے میں ہے کہ جائداد کے ساتھ ساتھ اس کی حالت
 ہے یہ قرار دیا تھا کہ ان کو چینی شوہر نے چھوڑا تھا اس لیے اس
 چھوڑنے کی تھی لیکن وہ رقم جس میں وہ تبدیل کی گئی تھی
 اسکو بلاشبہ ماسونا نے جو اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لئے
 کے لئے استعمال کیا تھا اور جو اس کے لئے مرنے والے کے لئے تھا
 تھا اس کی نسبت عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ وہ چینی شوہر
 کی جائداد کا جزو تھی۔
 ایسی حالت میں میں ان مختلف زیورات کے متعلق کوئی حکم
 صادر نہ کروں گا جن کا ذکر قصیدہ حیات میں کیا گیا تھا بلکہ ان کو
 ان اشخاص کے قبضہ میں چھوڑ دوں گا جو ان وقت ان کے پاس
 ہیں اور ساتھ ہی یہ ہدایت دوں گا کہ مرنے والے کے اسلی مچا کر
 وہ ایسے زیورات چھوڑے جو ماسونا نے گروہ کہا ہو جس کو اس نے
 چھوڑا ہوا نہیں گیا ہے۔
 دو۔ یہ فرضہ جائداد کی حد تک اس کا بن یا سنا جائداد
 ہے یا نہیں ہدایت دوں گا کہ مرنے والے کے مال اور اس کے
 مال کے لئے۔
 تانہ اور سنا کے مال کی حد تک ایک بار یہ حکم کی طرف تانہ اور

اس کا بیان اور
 نام
 اس کا بیان اور
 اس کا بیان اور
 اس کا بیان اور

۱۹۱۱ء کی مجلس میں جو ایک ایسے شخص کی جانب سے
 پیش کیا گیا کہ وہ ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جس میں
 ہندوؤں کے لیے ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جس سے
 ان کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ اس کے نتیجے میں
 ایک ایسا قانون وضع کیا گیا جس میں ہندوؤں کے
 حقوق کا تحفظ کیا گیا۔ اس قانون کے تحت
 ہندوؤں کے لیے ایک ایسا قانون وضع کیا گیا
 جس میں ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔ اس
 قانون کے تحت ہندوؤں کے لیے ایک ایسا
 قانون وضع کیا گیا جس میں ان کے حقوق
 کا تحفظ کیا گیا۔ اس قانون کے تحت
 ہندوؤں کے لیے ایک ایسا قانون وضع کیا
 گیا جس میں ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔

جس کے تحت ہندوؤں کے لیے ایک ایسا قانون
 وضع کیا گیا جس میں ان کے حقوق کا
 تحفظ کیا گیا۔ اس قانون کے تحت
 ہندوؤں کے لیے ایک ایسا قانون وضع کیا
 گیا جس میں ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔
 اس قانون کے تحت ہندوؤں کے لیے ایک ایسا
 قانون وضع کیا گیا جس میں ان کے حقوق
 کا تحفظ کیا گیا۔ اس قانون کے تحت
 ہندوؤں کے لیے ایک ایسا قانون وضع کیا
 گیا جس میں ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔
 اس قانون کے تحت ہندوؤں کے لیے ایک ایسا
 قانون وضع کیا گیا جس میں ان کے حقوق
 کا تحفظ کیا گیا۔ اس قانون کے تحت
 ہندوؤں کے لیے ایک ایسا قانون وضع کیا
 گیا جس میں ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔

مراقبہ علیہ الرحمہ بقصد میں تھا اور اسکی نسبت کسی ڈوگری کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک ایسی تہی تجویزی اور ایک الماری ہے جو سلاطین و چوہدریوں کی
کی جائداد تھی اور انھوں نے علیہا کو مرفوعان کے خلاف ان پر قبضہ
پانچویں ڈگری ملتی جا چکی ہے۔

ان تمام دیر کا نتیجہ یہ ہے کہ میں ایک دیگر ہی صدا دے کر لوٹا ہوں
روستہ یہ قرار دیا جائیگا کہ مرفع نمبر کو حقیقت نمبر ابابۃ ۱۹۱۹ء
۱۹۲۰ء بموضع بیوٹی شری کی کون حلقہ ساجن میں حق حاصل
اور حقیقت نمبر ۸ ابابۃ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۰ء بموضع دیبا کی کون
دیکھو شرعی حلقہ، حقیقت نمبر ۸ ابابۃ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۰ء بموضع

اسکے علاوہ زبان کی راہ میں ایک قطعی اور جوہر حقیقت
بہرہ یافتہ اور شہید کے لئے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ
قرآن پاک ہے کہ اس کا تعلق چھپی ہوئی کتاب سے ہے۔
یہ اس تصور کو تسلیم کر دینا اور اس واقعہ علیہ اس حق میں الہامی
کی نسبت استقرار حقیقت و عطا کردہ نکتہ۔

و ان کی انہی کی دوسری حقیقت دیکھو ایسا ہے کہ
نسل اولہ کی مثال میں عدالت ابد الہی کی تجویز منظور کر دینا
اور روافع نمبر ایک حق میں اسکی حقیقت قرار دینا۔

عبدالستار استانی است بطا ہر یہ قرار دیا کہ ایک دو سو
اسکان اور راضی و حقیقت منبر و مابقیہ سلاطین و املاک کا
تعلق جغیری شعور کی جائداد و سہ تھا اور یہ اس میں نہ کو منظور
کر رہا اور مراد علیہا کو ایک ڈگری خطا کر رہا جس کی وجہ سے
اس کے متعلق اسکی حقیقت تازہ و جیانی ہے۔

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مروجہ نئے دلائل کی اساسی حقیقت ستمبر ۱۸۸۰ء

کالی نارنگی کیون سپون نرا آخری حلقہ حقیقت نمبر ۱۹۱۹ء کا باب ۱۹
نمبر ۱۹ء کے موضوع دیو نیگ کا واسطہ قصبہ ٹوکیو حقیقت نمبر ۱۹
باب ۱۹ء کے نمبر ۱۹ء کے دیو نیگ کا واسطہ قصبہ ٹوکیو میں سے تمام
مکانات و عمارتوں کے جوان پرستادہ ہوں رافو علیہا کو
حق حاصل ہے مرفوعان کو یہ حکم دیا جائیگا کہ وہ مرفوعہ علیہا کو
مذکورہ بالا حقیقت نمبر ۱۹ء کا باب ۱۹ء کے نمبر ۱۹ء کا مکانات
و عمارتوں کے جوان پرستادہ ہوں و نیز زبانی تجویزی اور
الماری کا قبضہ سید بطور پر اسکے شوہر کے جائیداد و ہتی
مرفوعہ علیہا کو عداد کر دے اور یہ قرار دیا جائیگا کہ رافع نمبر
یہ حق رکھتا ہے کہ ان تمام قرضہ جات کو وصول کرے جو سونا
کو وہ جب الادا ہوں اور ان تمام قرضہ جات کو ادا کر نیکیا پائے
ہے جو اس کی طرف سے واجب الادا تھے نیز ان قرضہ جات کے
جو زیور اس کے گرد پہرے واجب الادا تھے اور یہ کہ مرفوعہ علیہا اس کی
مستحق ہے کہ ان تمام زیورات کو چھڑائے اور رکھ لے جو سونا
نے زمین کے قصبہ ٹوکیو چھڑایا نہیں گیا ہے ۔

فانین بے (ایم جی وی) نے یہ سوچ کر تیار کیا کہ اگر میں تو
 جان لوں کہ میں یہ دلائل تیار کروں۔ (میری اس حدائق پر پورے
 تیار کیا۔ اگر میں تو تیار کروں کہ دلائل تیار کیا۔ (میری
 دلائل تیار کروں۔)

تمام ڈگری مشوخ کیا گئی ہے گواہوں نے ذکر کیا کہ اس کو مالہ
مدنی لایم بنایا انکی ہاتھ لگی تھیں میرے دور میں وہی اس کو ان
سہیں کی سپہ بوری راہ میں لے کر ہی حبیبہ نجا جائے نہ لے کر ہی
فرار ہو گئی ہے تو اس معاملہ میں شاید نہ رات گھر لایا کہ
استعمال اور اختیار سماعت کے تابع ہے کہ کیم خود غرض است
میں حاصل ہے جب اس کو دفعہ دوم قوالوں کے ملائمت کے مطابق
خفیہ کے ساتھ بڑھا جائے ڈگری مشوخ کی گئی
ہاں ٹیکرٹ لایا ہو

[illegible]

مختصری اقرار و تہذیب و تمدن و شہادت ہر تہذیب و تمدن کے لئے
 معنی و شہادت ہوتی ہے اور یہی ہے جو کہ تہذیب و تمدن کے لئے
 انسانی شہادت قابل احوال ہوتی ہے جو کہ تہذیب و تمدن کے لئے
 ہر تہذیب و تمدن کے لئے ہے اور یہی ہے جو کہ تہذیب و تمدن کے لئے
 ہے جو کہ تہذیب و تمدن کے لئے ہے اور یہی ہے جو کہ تہذیب و تمدن کے لئے

تکراتی بنا رہی اور کئی بار اس وقت تک کہ اس نے

اور ان کے راجہ بالکل سلاطین تھے، ان کے ارکان یہ
 نہیں ہو سکتے تھے۔ اس کے علاوہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ ان کے
 وفود شیخ ترفند الہی کی جائے اور ان کے پیروں پر
 دے دیں گے اور وہ خود مال کیا تھا۔

وتمہیں یہ پتہ ہے کہ اس پر مقدمہ کر کے کسی اور لکڑی یا غیر شاہد اور چاہے
 جو یا اپنی سیاحت کی سماعت ہوئی تھی اور وہ تمامہ بالحقہ ہے کیل
 ایڈ اجو پلٹانے کے ساتھ باوجود اس کے کہ اس میں ظاہر ہونا بھی کہ وہ
 قبلا اس کے لئے تھا۔ ہمارے تائیں جو عرضی و غیر ملکی یا ملکی
 تہہ، ہر ایک ہے و ہمت کی اور رقم کے فرقہ کی ہے یہ ظاہر ہے
 را، اس کے سامنے کے دعویٰ کی بنیاد سمجھا جائے تو کوئی
 کوئی نہیں صاف کیا جاسکتی اس سادہ و سادہ ہر کسی فرد کا
 اور یہ تمامہ مایوں سادہ کی تعمیر میں ہر ایک کے لئے ہے

[illegible]

جیسا کہ پہلے اور وہ علم مبارک دینے کا سبب ہے کہ اس نے یہ لازم تھا کہ وہ
بارگاہ شریکہ پر عور کرتے کیا انھوں نے جب وہ ایک مدعی ولی کے
علاقہ کے طرف وارد ہوا تھا ان کے خلاف ہندو مت کا یہ فیصلہ ہوا کہ
وہ نہ تو ایسی حالت میں تھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر تیرا
نہ ہو یا ایسا ہی ہونے والی کہ تیرے لیے کسی چیز کی ضرورت
نہ ہو۔ تاہم تابع نہ تھی اور ایسی حالت میں فیصلہ خلاف

باب ہر شاہ
باب
ماہ سرندی
والہ آباد

مفتی جہوں نے مذکورہ بالا فقیر چپ کے دشنام کی حقیقت نہ جانو
کے متعلق دعویٰ کیا تھا پھر ایک دعویٰ کا باعث ہوا جسکو مسما
رتن متی نے خلاف میں اپنی حقیقت کے انکار کے لئے موجودہ مدعی علیہ ہر شاہ
اور دوسرے اشخاص کے خلاف رجوع کیا تھا حصول نے فقیر چپ کی جائیداد
پر چن کر لکھنے کا اعلان کیا تھا موجودہ مدعی علیہ ہر شاہ مسما و سما و بلا مو
کی بیٹی کے علاوہ دوسری زوجہ سے فقیر چپ کا بیٹا ہے اس دعویٰ کی
تین متی کی حقیقت کے استغفار کے لئے تھا عدالت ابتدائی نے ۸ مار
چ ۱۹۱۱ء کو ڈگری صا حد کی تھی مدعی علیہ نے ملوث کیا اور
مرافعت کے ذیل میں نے یہ فریقہ دعویٰ خارج کیا کہ وہ ۴۴
قانون دادری خاص کے بموجب منع السماعت تھا۔ اس وقت کے
مدعی نے مرافعتائی کیا اور عدالت ہوائے حکم سورقم چون ۱۹۱۱ء کی
رو سے یہ قرار دیا کہ دعویٰ اس طور پر منع السماعت نہ تھا اور اس کو
عدالت مرافعت تحت میں اس غرض سے وکس کیا کہ حسب حکام قانون
اس کا تصدیق کیا جائے۔ مسما و رتن متی کے اس دعویٰ میں
عدالت مرافعت تحت نے آخر کار تمام مدعی علیہ کے خلاف ڈگری صادر
کے تھی۔ دوسرے اشخاص میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ اس پر پیو سے
تساویہ کی مالکہ تھی جو اسکے حق میں تھا پر ہندی نے کیا تھا۔
یہ لاہور میں ۱۹۱۱ء کا واقعہ ہے۔

اسی دوران میں جب عدالت مرافعت تحت نے مذکورہ بالا دعویٰ
دفعہ ۴۴ قانون دادری خاص کے بموجب منع السماعت ہوئے کے
لحاظ سے خارج کیا تھا تو موجودہ مدعی علیہ ہر شاہ نے ۱۹۱۴ء
میں ۱۹۱۱ء کو دوکان کے کرایہ وادائیگی لال کے خلاف دراکٹر لکھنؤ
اور ۱۹۱۴ء میں ڈگری کی درسیات کے کرایہ کی بازیافت کے لئے ایک
دعویٰ رجوع کیا۔ یہ دعویٰ ایک کرایہ نامہ پر مبنی تھا جسکی کتبہ مذکور
ہاں موتی لال نے ہر شاہ پر ہندی کے ہاں فقیر چپ کے حق میں کی تھی

اس دعویٰ میں عدالت ابتدائی نے ۱۶ مارچ ۱۹۱۵ء کو ڈگری صا حد کی تھی
عدالت ابتدائی کی ڈگری کو عدالت مرافعت تحت نے ۱۹۱۵ء میں بحال رکھا تھا۔
موتی لال نے ۲۴ اگست ۱۹۱۵ء کو رقم ڈگری شدہ واصل کر دی اور اس کو
موجودہ مدعی علیہ نے ۳۱ جولائی ۱۹۱۶ء کو یعنی کے مسما و سما و رتن متی
کے حق میں حقیقت کے سوال کے تصدیق کے تقریباً تین ماہ بعد اٹھا لیا تھا۔
اسکے بعد موجودہ دعویٰ پر فیوری ۱۹۱۶ء کو مسما و پر ہندی نے اس
کی بازیافت کے لئے رجوع کیا جو ہر شاہ نے اس طور پر قبول کی تھی
یعنی جوہر بریل غنیمت اور ۲۲ جون ۱۹۱۶ء کے دہائی واقعہ کے لئے
لگان تھا جو مدت میں متی کے حق میں اسکے پیسہ کی تالیف کے قبل ہی سال
سے کچھ زیادہ تھی جو ابھی ہر شاہ پر ہندی کے پیش کی تھی وہ تھی کہ
جب جائیداد کا بیٹہ متی کے حق میں کیا گیا تھا تو مدعی کو دعوئے
کرنیکا کوئی حق نہ تھا۔ عدالت ابتدائی میں دو کوئی سوالات نہیں پیش
کئے گئے تھے۔ عدالت ابتدائی نے دعویٰ میں ڈگری صا حد کی اسکے بعد
مدعی علیہ ہر شاہ نے مرافعتائی اور مزید پر ہندی پیش کی کہ دعویٰ
مستحق السماع تھا اس بنا پر تھی کہ اس وقت جو ہر شاہ پر ہندی کے حق میں
مسما و پر ہندی کا دعویٰ ہوا تھا اسکی تصدیق تھا عدالت مرافعت تحت نے ۱۹۱۶ء
میں ۱۹۱۵ء کی عدالت ابتدائی کی ڈگری کو بحال رکھا تھا۔ ۱۹۱۶ء میں
عدالت مرافعت تحت نے کیا تھا مدعی علیہ عدالت ہر شاہ پر ہندی کے حق میں
اور پھر اس میں اس پر اسکی جائیداد سے بچت کی تھی یہ تھا کہ موجودہ مدعی
مستحق السماع تھا۔ موجودہ مدعی و لال رقم کی بازیافت کے لئے ہے جو
مدعی علیہ نے ۱۹ جولائی ۱۹۱۶ء کو وکیل کی حق میں جو مدعی لال کا عدالت مرافعت
میں تھا جب یہ وکیل کی تالیف کے تین سال کے اندر جمع کیا گیا تھا اس لئے
بادی طرف سے مستحق السماع نہیں۔ لیکن جوٹ مانع کے لئے ایک پیش کی تھی
وہ یہ ہے کہ رقم علیہ نے مدعی کے استعمال کیے حصول نہیں کی تھی کہ اس تالیف
پر اس رقم کی نسبت مدعی کا دعویٰ مستحق السماع تھا۔

نام

کہیں کی وجہ سے اسے منظور کی گئی تھی تاہم ساعت پر مارج
کی جانب واپس ہونے پر دیکھ کر اسے اسے اور التوا کی گئی تھی
میں سے کہ یہ درخواست نام منظور کی گئی تھی اور اسکو مارج میں
کر لیا حکم دیا گیا لیکن انہوں نے یہ بیان کیا کہ وہ حکم کو
کے ناقابل تہمتہ بدانتساب اس حکم صادر کیا جبکہ اسے
راجہ ہیم پروردی خارج کیا گیا تھا۔

دارود با گائیکو کا زمان کی نظریں مرتفع کیا جانتے کوئی ماضی نہیں
 ہوئی تھی اور ایسی حالت میں وہ حکم علی روسے ورنو پیم
 سیروی خارج کیا یہ تھا بالکل درست تھا۔

نکته اولی و ثانی باینکه از هر یک از این دو مکتب که در این کتاب مذکور است
در این کتاب مذکور است.

سجائے نگران خواہ مسرزلے۔ فی ملکی و فی مکعبی۔
باب در حق حال میثری۔ امن سہنا آری۔ فی۔

جس کو ملک - وہ دینی جس سے یہ خواہش پیش ہوئی
 اور رام مارواڑی اور ۳ دیگر اشخاص نے عدالت کیل
 اور اسے حج و عبادت میں جسے نارین رام جس کے خلاف کچھ
 اور اس کے حقوق کے خاص قبضہ کی بازیافت کیلئے اور

اجاں مہاشی کے اجر اور دریا بروکی وہیں سے
سرسبز آب کی بابتہ رجوع کا تھا۔ ۳۰ فروری ۱۹۶۲ء

پسینکس باہر ورنیٹ بیج نے دعویٰ میں کمال و گری عطا کی اور
کہ تیار بیج ہر باغ کو دے دیے جس نے انکو دیکھا کہ ان کا بیج

۱۹۱۷ء کو لاہور کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی۔ ۱۹۳۵ء میں لاہور کے اسلامیہ کالج میں داخلہ ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں لاہور کے اسلامیہ کالج میں داخلہ ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں لاہور کے اسلامیہ کالج میں داخلہ ہوئے۔

اور انہی کے پاس سے جو افغانستان کے وکیل سے

19 جولائی

کو جو ہر شے کا روز قضا تھا انہاں کے دیکل سے میرا کب تیار ہوا میں یہ
استدعا کی کہ اُنہدہ دوشنبہ تک مقدمہ ملتوی کیا جائے ڈسٹرکٹ جج
نے ایسا عمل کرنے سے انکار کیا اور اعلوں نے یہ ہدایت دی کہ چونکہ
کو چاہئے کہ دوسرے روز آتا وہ جس جوتلوی سندہ تاریخ بھی ہو سکتا
ہے اسے معذرت کی گئی تھی اگرچہ وہی کو بار چندہ اسکو تیرائے جو درخشاں ہے
جو فیروکھل سے اس بنا پر مہلت کی ایک روز استعین کی کہ
اُنکے غیر دیکل باولت کما راتر ادب بھی حاضر نہیں ہو سکتے تھے
یہ کہ وہ کسی دوسرے غیر دیکل کو نامور کرے کی کوشش کر رہے تھے
لیکن اس کوشش میں اُنکو کامیابی نہیں ہوئی تھی ڈسٹرکٹ جج
نے مزید مہلت دھارنے سے انکار کیا اور جو فیروکھل کو یہ حکم دیا
کہ وہ مراجعہ بحث کریں جو فیروکھل نے یہ بیان کیا کہ وہ ایسا
عمل کرنے کے ناقابل تھے امیر عدالت نے حسب ذیل حکم صادر کیا
دو مراجعہ کے دیکل نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ مراجعہ میں بحث نہیں
کر سکتے مراجعہ عظیم کے دیکل آتا وہی مراجعہ عظیم ہی سے
غرض خارج کیا جاتا ہے۔

سورہ انعام کو موجودہ درخواست وفقہاء ائمہ و فضلاء و علماء
کے تحت عدالت کے اختیار سماعت لگرائی گئی۔ استعمال کے لئے
پیش کی گئی تھی۔

یہ بحث نیکی ہے کہ ان حالات میں ڈسٹرکٹ جج کو یہ اختیار سماعت حاصل تھا کہ وہ آرڈر اس رول کے تحت جاری کر دے اور اس کے

تحت علم صادر کرتے جسکی رو سے مرفوعہ ہدم ہر وی خارج کیا گیا تھا

مست شب ہے کہ آیا یہ ایک ایسا مہم دم ہے جس میں اختیار

میں بجا پڑا وہ دلیہ خیال کرتا ہوں کہ بخیر ان خواہشوں کی تابعداری

بگڑی بیرونچ پہ عدالت تخت کی دی علم سج نہ ان الفاظ میں ہوئی
 حصار کی ۔ فگڑی زیر مراد سوز زمین بھد کے مابین کال انفا
 ہو جانا سہ مراجم کو اس ۔ سہ میا ج ۔ سہ نقصان جس پینچیا وہ
 دہی کے رس کو او اگر نیکا پانڈ تھا وہ اس رس کو او اگر نیکا می
 یا سہ تھا وہ رام برناو کے حق میں تھا نہاں تک اور کا خلق ہے اور
 دو مرتین کے مابین علی الترتیب ترسیع یا نکات حق معاہدہ علیہم
 معاہدہ ہے اس نے دراصل یہ خوش کی ہے کہ رام برتا کے عدم
 استعمال کی اصطلاح دوم سے فائدہ اٹھا ئے تاکہ مدعی کے برتن کی
 رقم کلیدنا آد کر نہ کی ذمہ داری سے بچ سکے ۔ پھر اسلئے کہ انعام
 قانونی میں صراحتاً اسکی صورت تلائی نہیں ہو ۔ دینی انصاف
 اور عدل کی بناء پر منظور کی جانی چاہئے ۔

میری رائے میں عدالت تحت کی دلیل مقبول ہے، اور اگر
رواں کا مقصد یہ ہے کہ کثیر دوسری نوادہ کا جائے ادراک
کی حفاظت کی جائے کہ کسی فریق کے حقوق کو اس کے عدم استعمال
کے باعث سے نقصان نہ پہنچے۔ یہ حکم امر اتفاقاً مجھ کے دوسرے
احکام کے تابع کیا گیا ہے جن میں نوادہ کی دل ۹ درجہ ۱۰ اور ۱۱
پر قرار دیا گیا ہے کہ جب عدالت کیلئے یہ ممکن ہو کہ وہ فریق کے
مابین اوصاف کرے تو اس کو اس اہل بنایا جائے اور اگر وہ سرحد
کو تمام دعویٰ خارج کرنے کی مبادیہ نہ بنا جائے۔ یا سیکورٹی میں
حال میں مقدمہ تیوانی راہ درام سٹیٹ میں مشہور رازہ ج (۱۴)
میں انصاف کے دعوے کو کھانا ناج کر کے اس بنا پر
انکار کیا کہ ابتدائی فریقین کے بعض درناشر بنائے گئے تھے لیکن
وہ مقدمہ جو میرے دربرداشت شدہ مقدمہ کے بہت ہی زیادہ متاثر
ہے سٹیٹل ریٹرنڈ بنام الیٹونک (۱۵) کا ہے اس مقدمہ کے دو تہ
بالکل مطابق فیصلے دیئے گئے ہیں کی بنا پر دعویٰ کو رازہ اور وہ فریق

۱۶۱. این کتب کثیره ۶۱۱ ق. ۵۹۰ نظر بر سند ۸۹۶ و ۱۳۱۶ این کتب کثیره ۶۱۱
صفحه ۶۷۰ نظر بر سند ۸۹۶

مان کو فریق بنانیسے قاصر رہا تھا جیسا کہ اس مقدمہ کی صورت ہے
 بخت پرستی کہ اسوجہ سے کال دعویٰ خارج کیا جانا چاہیے۔ مگر
 نے اس عمل سے تجاوز کیا جس کی اس مقدمہ میں ضرورت ہے اور
 قرار دیا کہ غرض اس میں کسی کی نسبت کوئی مشترک قائم نہ کیا گیا ہے نہ
 موافق دگرگی صادر کیا جاسکتی تھی اس سارے دگرگی کو کسی حال میں
 اسطورہ بنانا نہیں کیا جا رہا تھا کہ اس کے تحت اس کی صورت میں مالور کو
 نقصان پہنچے جو اس میں خراب نہ تھا۔ موجودہ مقدمہ میں اس
 دگرگی سے جو عدالت تحت نے صادر کی تھی فریقین کے مابین
 نفس الامری انصاف برپا ہے اور میری رائے اس آؤ ذمہ اور
 کے احکام پر اور اور ال کے بلعیر ہے جانے یا میں اس کی
 کردینا اگر نہیں کہتے حسبہ میرا فرض ہے مزید خارج کرتا ہوں میں
 نہ ال نہیں اس پر اس کی دلیل ہوگی۔ مرافضہ خارج کیا گیا۔

انٹرنیٹ پر

درخواست نگرانی دیوانی

مقدمہ ۱۷۳ تا ۱۹۲۲ء مفصلہ ۴ مارچ ۱۹۲۳ء
ماہنامہ - مسٹر حبیب الرحمن

سری راه سپه باند زی آید این پیام می گورنست میسر
بیاور زیند اگر در هید بخالی خوان فرق مخالف

قواعد علمہ راہدروانی مدراس قواعد ۳۴ تا ۳۵ فریق کی جانب سے کارروائیات کا سامانہ فیض ادا کرنے کی ذمہ داری۔

ماہنامہ ۳۶۵ قواعد عملہ و آراء و ابوابی مدارس کی روش سے مدون

مختصر اہم کتابیں و سائبرٹ کے لواٹھ کی صورت و نقش قواعد

۳۳ تا ۴۰ کے خوف ملک فریق نکھایا جس سے بھی کارروائیاں

کے معاند کہیں تو روم قسطنطنیہ اور اسی واقعہ سے

درخواست زیر و فقه ۱۱۰ الکت ۵ باب ۹۰۸ است.

پرساوی لال
حامی
نکار اہل سنگہ
الہ آباد

وہ بارگہ جو کہ ایک اہلس کمال کے رہبر پیش ہونا چاہئے نہ تو برسرِ عمل ۱۹۲۳ء کو عرضِ ماعت پیش ہوا۔ منتخب نمکرائی خواہ مسز کے چھانڈیاں آگیا رجحیت پی کے کنڈارادہ۔ احکام مندرجہ ذیل ۲۴۲۴ مقدمات طلبنامہ سے متعلق ہوتے ہیں اور شہادت تاہم استغاثہ قلمبند کئے جانے کے بعد ملزم سے مقدمے متعلق عام طور پر رسدالات کئے جانی چاہیں۔

احکام مندرجہ ذیل ۲۴۲۴ کی نوعیت عام ہے اور وہ تمام تحققات اور قواعد سے متعلق ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہو باب ۲۴۔

باب ۲۴ مجبورہ ضابطہ نوعداری کے متعلق مقدمات طلبنامہ کی توجہ سے ہے بلکہ نوعداری میں ہے اور ملزم سے رسدالات کو کیا کوئی حکم نہیں ہے۔ جبکہ ذکرِ دفعہ ۲۴۲۴ میں کیا گیا ہے دفعہ ۲۴۲۴ میں ایسا کوئی مضمون نہیں ہے جو مقدمات طلبنامہ کی توجہ میں اس کے اطلاق کو خارج کرتا ہو اور نہ احکام جن کا تعلق مقدمات طلبنامہ کی توجہ سے ہے خارج کرتے ہیں۔ الفاظ ”اپنی جوابی پیش کر نیے قبل“ مندرجہ دفعہ ۲۴۲۴ کے بارے میں یہ نہیں ظاہر کرتے کہ ضابطہ جو دفعہ ۲۴۲۴ میں تحریر کیا گیا ہے مقدمات حکمانہ گرفتاری و مقدمات قابلِ تجویزیشن تک محدود ہے۔

ملاحظہ ہوں فرماندہ پیر بنام ملک معظم (۱) ملک معظم بنام گلاب چپ اسرار لکھو بھوج بنام ملک معظم (۲)۔

علامہ رسول بنام ملک معظم (۳) احمد بخش بنام ملک معظم (۴) برہنہ لال مہتر بنام ملک معظم (۵) منوانب سرکار بیک پراسیکیوٹر۔ باب ۲۴ میں مکمل ضابطہ نوعداری کی گئی ہے اور دفعہ ۲۴۲۴ کے اس اہل طلاق کی کوئی گواہی نہیں ہے۔ دفعہ ۲۴۲۴ کے الفاظ ”اپنی پیش کر نیے قبل“ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کی نسبت صرف یہ مقدمہ تھا کہ وہ مقدمات حکمانہ گرفتاری اور مقدمات قابلِ تجویزیشن سے متعلق ہو۔

مجبورہ کی رو سے ان کے معین سمجھے ہیں ملاحظہ ہو دفعہ ۲۴ اور اسلئے یہ دفعہ مقدمات طلبنامہ سے متعلق نہیں ہو سکتی تھی۔

مخالف فریق ثانی مسز زئی۔ دی مقدمہ کرشنا اور ایم ایس وینکٹا رام اتر۔

چھپت چھپت شویب۔ یہ مقدمہ نگرانی نوعداری آ عدالت کی نسبت اہلس کمال کے سپرد کیا گیا ہے کہ آیا مقدمات طلبنامہ میں انعام مندرجہ دفعہ ۲۴۲۴ مجبورہ ضابطہ نوعداری متعلق کئے جانے چاہیں یعنی نہ کیا عدالت پر یہ لازم ہوتا ہے کہ اس غرض سے کہ ملزم کو ادوں واقعات کی توجہ کا موقع ملے جو شہادت سے اسلئے خلاف ظاہر کرتے ہیں شہادت تاہم لازم ختم ہونے کے بعد ملزم کی صفائی پیش ہونے کے قبل اس سے مراد ہے کہ متعلق نام طور پر رسدالات کے احکام مندرجہ دفعہ ۲۴۲۴

نوسا ۲۹
بنام
راا
دکھ (۱)

۱۹۲۳ء

(۱) انڈین کیسز ہند ۹ صفحہ ۱۲۹ نظارہ ہند ۱۹۲۳ء کیسز ہند ۹ صفحہ ۱۲۹
(۲) انڈین کیسز ہند ۱۰ صفحہ ۱۲۹ نظارہ ہند ۱۹۲۳ء کیسز ہند ۱۰ صفحہ ۱۲۹
(۳) انڈین کیسز ہند ۱۱ صفحہ ۱۲۹ نظارہ ہند ۱۹۲۳ء کیسز ہند ۱۱ صفحہ ۱۲۹
(۴) انڈین کیسز ہند ۱۲ صفحہ ۱۲۹ نظارہ ہند ۱۹۲۳ء کیسز ہند ۱۲ صفحہ ۱۲۹
(۵) انڈین کیسز ہند ۱۳ صفحہ ۱۲۹ نظارہ ہند ۱۹۲۳ء کیسز ہند ۱۳ صفحہ ۱۲۹

میرزا محمد علی
میرزا محمد علی
میرزا محمد علی
میرزا محمد علی

ماہنامہ حکم مصلحتہ عدالت و شریعت منصف بہادرمحمد زہرہ ۲۳
ستمبر ۱۹۲۱ء بمقامہ عدالت مصلحتہ عدالت و شریعت منصف بہادرمحمد زہرہ ۲۳
مخانبہ نگرانخواہ میرزا محمد علی راہچندرا راہ
مناف بہادرمحمد علی گورنمنٹ ہائیڈرو
فیصلہ نگرانخواہ نے ۱۷ فروری ۱۹۲۲ء قرائد عملدراآمدولانی کے
موجب دستاویزات کی تلاش کیلئے درخواست پیش کی اور اسکو
یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس فیس کو ادا کرے جو دفترا۳۲ کی برو
مقرر کی گئی تھی اس نے یہ عذر کیا ہے کہ دفتر ۳۲ کیلئے کوئی فیس
مقرر نہیں ہے اور یہ کہ دفتر ۳۲ کا تعلق صرف دفاتر ۳۳
۳۵ سے ہے کیونکہ یہ دفاتر ایک محلہ و عنوان و شرف
کیا ہے دستاویزات کا معائنہ کے تحت آتی ہیں۔ اور یہ کہ
یہ عنوان دفاتر ۳۲ تا ۳۵ سے متعلق ہے لیکن دفتر ۳۵
متعلق نہیں ہے چونکہ ان فرق مقدمہ کیا ہے دستاویزات
کا معائنہ کے تحت آتی ہے۔

اس سے اتفاق نہیں کر سکتا کیونکہ اگر یہ حالت ہو
تو جس نے اپنی یادداشت دفتر ۳۵ کے تحت پیش کر دی
تھی تو وہ ان معاملہ میں موجود تھا کیونکہ دفاتر ۳۳ میں تھا یا
کیا ہے کہ اس کے بعد کیا ہوا جائے۔ دفتر ۳۵ میں ہی یہ سب
کیا گیا ہے اگر اجازت عطا کی جائے تو حسب اہل فیس ادا کی
جائے گی اور یہ عبارت ان تمام دفاتر پر حاوی ہوئی جائے
جہاں اجازت طلب کی گئی ہو۔

اس یہ درخواست مزید توجہ چاہ کرنا ہوں۔
درخواست خارج کی گئی
پانیکورٹ مدراس (اطلاص کال)
مقدمہ نگرانی موجودہ ۱۹۲۲ء

درخواست نگرانی فوجداری
مقدمہ ۵۰۰ ماہ ۱۹۲۲ء منصفہ ۲۲ مارچ ۱۹۲۳ء
باجلاس و سرالتر شریف جیفٹ ناٹ جیفٹ ناٹ
میرزا محمد علی گورنمنٹ ہائیڈرو
میرزا محمد علی گورنمنٹ ہائیڈرو
میرزا محمد علی گورنمنٹ ہائیڈرو
میرزا محمد علی گورنمنٹ ہائیڈرو

حکام صادرہ دفتر ۳۳ مجرہ خالط فوجداری مقدمات
طلبنہ ۵۰۰ شرف ترقی ہوئے ہیں یہ احوال اقرص
نہیں ہوا کہ یہ سب مرم یہ سام پر سوال لڑا کہ
تاکہ وہ ان حالات کی توجہ کر کے جو تہادت میں اس کے
ظاہر ہوئے تھے اور یہی وہ مانت میں بالخصوص جب نرم
کی دایم تہا کی کوسل نے کی ہو یہ طریقہ قرین مصلحت
ہو تاہم اور توجہ اس کے کہ وہ لانی میں ہے۔
دعا رستمہ نگرانی کی گئی

درخواست مزید دفتر ۳۳ ۱۹۲۳ء مجرہ خالط فوجداری ۱۹۲۳ء
باجلاس و سرالتر شریف جیفٹ ناٹ جیفٹ ناٹ
میرزا محمد علی گورنمنٹ ہائیڈرو
میرزا محمد علی گورنمنٹ ہائیڈرو
میرزا محمد علی گورنمنٹ ہائیڈرو
میرزا محمد علی گورنمنٹ ہائیڈرو

۱۹۲۳ء

موجودہ نسل کیا جانا چاہئے ملزم کو صفائی پیش کرنا حکم دینے کو
 مقامات مقامات قاتل تحریز معین اور کھانا گھر خرابی مقامات ۲۸۹
 ۵۶ کی رہنمائی کی گئی ہے جس کی وجہ سے اب ۲۸۹ پر واپس کیا جائے جس سے
 احکام درج پر اپنا تعلق مقامات طلبہ نام سے ہے اگر عبادت
 استعمال کی گئی ہے اس مقامات میں قیدی اپنی صفائی پیش
 کرتا ہے جس سے اس کا یہ بتا دیا کہ وہ ملزم کی سماعت کرے یہ
 کہ عبادت کا یہ فرق بالا راہ رکھا گیا ہے دفن ۵۶ کے معاملہ سے
 واضح ہے کہ تعلق رعایا برطانیہ میں یورپ کی تحقیقات سے ہے
 جہاں مقامات طلبہ نام کی صورت میں ایسے وقت کا ذکر کیا گیا ہے
 جب صفائی میں اس کی سماعت کرے ۲۸۹ کی گئی ہے اور مقامات طلبہ
 گرفتاری کی صورت میں ایسے وقت کا جب اس نے وہ ۵۶ کے
 بموجب ہی صفائی پیش کی ہو اس امر کے متعلق رائے کو ہر جہاں ملزم
 ۵۶ میں پیش سلطان احمد کا مفصلہ لاطہ ہومری رائے میں ان الفاظ
 کی وجہ سے شکایت کی ہے جو دفعہ ۲۸۹ کی کجانی یا ہے یہ ہے کہ اس کے صرف
 اول مقامات سے متعلق کیا جانا چاہئے جہاں مجرم کی دوسری مقامات
 کی رو سے ملزم کو صفائی پیش کرنا حکم دیا گیا ہو نیز کہ اب ۲۸۹ میں
 مقامات طلبہ نام کی سماعت کیلئے مکمل ضابطہ تحریر کیا گیا ہے وہ
 ۲۸۹ کے بموجب ملزم سے استفسار کیا جاتا ہے کہ آیا وہ کوئی وجہ ظاہر
 کر سکتا ہے کہ کیوں اس کے خلاف خود بخود دہم صادر نہ کی جاتی لیکن خود
 قرار دہم مرتب کر کے قبل ہی قسم کی امر لایا کہ مقامات نہیں لیا جاتا
 کہ مقامات طلبہ نام گرفتاری کی صورت میں اس میں سے مقامات پر
 کر کے قبل کجانی کی ہے جو ۵۶ کے بموجب یہ شہادت اور ایسی مزید شہادت
 اگر ہے جو اس نے پیش کی ہو تو ملزم کو نیکو پیدا اور اگر وہ مناسبتاً
 کرے، ملزم کا اظہار قلمند کر کے یہ اس کو اپنا مفصلہ صادر کرنا چاہئے
 یہ سمجھنا دشوار ہے کہ ان دفعات میں اس مقام پر دفعہ ۲۸۹ کے بموجب

احاطہ سبب کو داخل کیا جائے اس کو اس مقام پر دفعہ ۲۸۹ میں پر سبب لگا
 اور یہ امر سبب ہو گا کہ اگر دفعہ ۲۸۹ کی رست میں مقصود تھا کہ وہ مقامات
 طلبہ نام سے متعلق ہو تو وہ اصحان قانون نے یہ سبب لکھا ہو گا کہ وہ مقامات
 ۲۸۹ ۲۸۹ ۲۸۹ کو متعلق کر کے کہ اس میں یہ عہد باضابطہ لاطہ
 قلمند کیا جانا چاہئے میں احکام مندرجہ دفعہ ۲۸۹ کو اس طور پر لکھتا ہوں
 خود کو اس میں نہیں سمجھتا کہ وہ ان احکام کے معاوضے درمیان
 آئے ہیں اور میری رائے میں وہ مقامات طلبہ نام سے غیر متعلق ہیں
 غالباً یہ امر لایا کہ خود یہ کہ مقامات طلبہ نام میں یہ کوئی قابل ذکر مقامات
 نہیں ہوتی کہ نہ بہت ملزم سے عام طور پر سوالات کرے تاکہ وہ اس کے
 کی توجہ کرے کہ وہ شہادت سے اس کی خلاف ورزی ہو تو یہ قیود یہ نہ رہا
 میں انھوں میں ملزم کی قائم مقامی کو اس نے کی ہو یہ ایک مرتبہ مصلحت
 طریقہ سے، مادہ جو اس کے کہ وہ لاطہ میں ہے۔
 دوسرے امور کی نسبت ہوئی گئی تھے یہ دفعہ ۲۸۹ کی گرفتاری
 اس مدت کیساتھ نہیں سمجھتا کہ وہ اس کے بموجب قیود میں ہو گا
 جس سے اول دفعہ میں متعلق ہوں وہ لاطہ چکا دلا اس میں ضابطہ
 دیا گیا تھا جو ابھی صادر کیا گیا ہے جس سے اس کا معاوضہ اس میں ہو گا
 ملزم میں جس کی یہ کمال تعلیم تعلیم نہیں کر سکتا کہ یہ کہ ملزم چاہتا ہے
 اپنی صفائی کا پیش کیا جانا جس کا وہ دفعہ ۲۸۹ مجموعہ ضابطہ ضابطہ کی
 میں دیا گیا ہے ملزم کی سماعت کے جانے کی یہ شکل ہے جس کا وہ لاطہ
 ۲۸۹ میں دیا گیا ہے اور یہ کہ عبارت خود دفعہ میں اس کی گئی ہے اگر وہ
 متعلق ہو سکتی ہے تو مقدمہ طلبہ نام کے ضابطہ سے متعلق ہو جی جو نام
 حاکم کی کمال تعلیم کے باوجود مجھے یقین نہیں ہے کہ دفعہ ۲۸۹ میں جو
 ضابطہ ملزم کو لایا اس میں اس میں اس کے دے گئے ہیں کہ مقامات طلبہ نام
 میں ملزم کی سماعت کی جائے اور مقامات طلبہ نام گرفتاری میں وہ اپنی
 صفائی پیش کرے اس سے بحث کرنا چاہئے کہ یہ کیونکہ یہ واضح نہیں ہے

پیشوا کی اور
 نام
 راجا ماسی
 (دراست)

یاد رہی ایک اہم امر کے متعلق پیش کیا گیا ہے بہار مجھے اُن
 تمام حالات پر غور کرنی ضرورت نہیں ہے جو موجودہ حالات
 الزام لگائے جائیکے اسباب ہوئے تھے مختصر اقرار ہے میں نے اس پر
 راض ہو کر نام نہنی چارے اور جو منہ کا ماتہ ہے اس کے
 خلاف یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس نے مستغنیث نہیں
 کیا تھا وہ غلطی تھی جو اب بھلا گلیوں میں رہا ہے لیکن جو سابق میں
 میں رہتا تھا اسے اسکو دھوکہ دیکر مجھ سے بیانات سے ماور کی تھیں
 قابل کی تھی یہ بیان کیا گیا تھا کہ ملزم مستغنیث کے پاس آیا اور اس
 یہ کہا تھا کہ اسکو چھوڑے اسے ایک ٹکے مال رسد کی سرکاری مالیت
 تقریباً ۱۰۰۰ روپے کا گتہ سے آنے کی امید تھی اسکو بھلا گلیوں
 میں حوالہ کیا گیا اسنے مستغنیث سے یہ ظاہر کیا کہ اگر وہ اپنے
 مستغنیث اسکو لا کر قرض دیکھا تو اسکو اپنے مستغنیث کو یا رسد میں
 منتخب مال دیکھا اور یہ کہ باقی مال بعد میں جو کچھ کہ اسکی قیمت آئے
 معمولی طریقہ تجارت میں فروخت کیا جائے گا۔ یہ بیان کیا گیا
 ہے کہ اس نے مستغنیث کو ایک کاغذ لایا تھا جس سے یہ ظاہر
 ہوتا تھا کہ جسے اسے اس سوال کے متعلق دراصل ایک معاملہ
 ہوا تھا مستغنیث کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس نے ملزم کو
 ماور کا قرضہ دیا تھا ملزم اور اسکا دوست جو اس کے ساتھ تھا وہ اس
 اس کے بعد چلے گئے اور وہ اس نہیں ہوئے اور بعد میں مستغنیث نے
 ملزم کے خلاف ایک الزام لگایا تھا

ایک اہم وجہ غلطی کی جانب سے پیش کیا گیا تھا یہ تھا کہ وہ دراصل
 اس موقع پر اس وقت موجود تھا جب یہ بیان کیا گیا تھا کہ اس نے
 مستغنیث سے روئے تھا وہ پیش کی تھیں تبکہ مستغنیث نے قبول کیا تھا
 دوسرے الفاظ میں یہ کہ وہ قرضہ عام موجودگی ظاہر کیا تھا ملزم نے
 کارروایات کی ابتدائی نوبت پر ان متعدد دگواہوں کے نام پیش

کئے تھے کہ وہ ایسی حالت شہادت دیتے کیلئے طلب کرنا چاہتا تھا
 انہیں سے یوں استہزاء اس رہے تھے کہ نام مستغنیث بنو ندن لال بدھو
 اور دیگر تھے لیکن ۱۲ دسمبر کو ان متعدد دگواہوں کے جملہ حوالے
 طلب کیے گئے تھے مگر میں نے اس سے انکو یہ ظاہر کیا کہ اسی روز ملزم
 نے مجھ سے یہ استدعا کی کہ وہ ایک نمکناہ گرفتاری جاری کرے
 تاکہ ان میں گواہوں کے جملہ نمبر سے گواہ دیکر یہ حکم دیا جائے
 کہ وہ ایک تاریخ بعد پر ملزم کی جانب سے ایسی شہادت دینے کیلئے
 حاضر ہو جو وہ دیکھتا تھا کہ مجھ سے اس استدعا کو منظور کیا اس
 کو صبح سے جواب دیا اور وقت مجھ سے اس سے یہ ظاہر کیا
 کہ اس موقع پر کوئی درخواست عدالت کے دربار میں پیش کی گئی تھی
 کہ دوسرے دگواہ یعنی منشی بنو ندن لال بدھو کے خلاف
 بھی ایسی گرفتاری کیلئے نمکناہات گرفتاری جاری ہونی چاہیں
 لیکن اس امر سے اتفاق کیا گیا ہے کہ اسی تاریخ پر کچھ عرصہ کے بعد
 ملزم نے مجھ کو نوٹس پیش کی اور یہ استدعا کی کہ ان دونوں
 دینے دوسرے دگواہوں کے خلاف بھی نمکناہات گرفتاری
 جاری کئے جائیں۔ یہ کسی نہ کسی وجہ سے ہو چکا ہے کہ
 جاسے کہ ناقابل منہم ہے منظر میں کی گئی تھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
 اس حکم نامہ منطوری نے بعد چار روزات مقدمہ چلانا رہا۔

جہاں تک کہ میں فرماؤں سے معلوم کر سکتا ہوں یہ نہیں ظاہر ہوتا
 کہ وہ نہ کہ مجھ سے کوئی ایسا مفہوم تھا جس سے یہ
 ہوتا ہو کہ اس معاملہ پر علی طریقہ سے غور کیا گیا تھا اور نتیجہ یہ ہے
 کہ یہ بھی ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ گویا بعد اس عدالت کے کیا
 دگواہ نے بیان کیا ہے پیش کی گئی تھی تو جس نے لایا تھا اس پر
 اس سوال پر کوئی جواب نہیں کی یا اگر اس نے کی تھی تو اسکو قابل
 نہیں خیال کیا تھا لیکن یہ سوال اس عدالت کے دربار پر کیا

میں
 سا
 ملک
 دینے

دسمبر ۱۹۲۳ء

ناماراضی سے دار کیا گیا تھا۔

منجانب ملزم مسٹر سی او مین نار۔

منجانب سرکار دی سیلک برائے سیکورٹی۔

ملزم اس مقدمہ کی استغاثہ کا تعلق ایکٹ ایف آئی آر کی کوٹھانے اور اس کے یورات کی سرحد ترکیہ جہاں تھانہ کی گئی ہے کہ ایسے جرم کا کوئی استغاثہ نہ تھا کہ کچھ اور تھانہ اس غرض سے چھلا یا گیا تھا کہ اس کے ساتھ ناجائز جماعت کی جائے دفعہ ۴۹۸ مجریہ تریات ہند تاکہ محشریت کو یہ اختیار جماعت حاصل ہو سکے کہ وہ جرم کو روکی جماعت کرے جس کی جرأت دفعہ ۱۹۹ ملاحظہ فرماداری میں کی گئی ہے۔

میری بد رائے ہے کہ یہ غدر معقول ہو اور وہ منظر کیا جانا چاہیے ہیں بحالہ پانچویں گاؤں ۱۱ جس میں اسٹینک کی آواز سنائی دینے لگی تھی اس وقت تک میں کہ متعینت کا بیان طلق اور استغاثہ تحریری لکھا تھا یہ جانا چاہیے تاکہ یہ امر متحقق ہو سکے کہ کسی خاص مقدمہ میں استغاثہ کی نوعیت کیا تھی چونکہ استغاثہ کی وجہ تعریف مندرجہ دفعہ ۱۱ ج ۱ زبانی بیان داخل ہوتا ہے اس لئے اور طور پر یہ کھنا ضرور ہو گا کہ اس مقدمہ میں کوئی استغاثہ نہیں کیا گیا تھا جبکہ متعینت کی ایک کوئی کاغذ تھا یا وہ لکھ نہیں لکھا تھا اور نہ جبکہ مجرمت کے پیش آیا تھا کسی شخص کو اپنی طرف سے لکھنے کیلئے فراموش کیا تھا اور اگر مجرمت نہ ہو اس کی شکایت تحریریں لکھ دی تھی دیکھ کر زیادہ پابند ہو گیا تاکہ میں اس کا استغاثہ نہ کر سکوں اور اس کی بیان کے شروع ہوا تھا یہی جیسا کہ جسٹس ایس ایس اور جسٹس کولس ٹرائل کی مختلف رائے کا خود کو پابند نہیں لکھتے کرتا تھا انھوں نے بحالہ پانچویں گاؤں ۱۱ میں ظاہر کی تھی کہ چونکہ اس مقدمہ کے نتیجہ میں انھوں نے اختلاف کیا لیکن موجودہ مقدمہ میں متعینت کے بیان جہاں میں بھی ایسا کوئی بیان نہ تھا کہ ملزم کی طرف سے یہ تھی کہ وہ اس کی بیٹی کیساتھ

نا جائز جماعت کرے۔

بالغ ہو نیکی مطلق بھی کوئی بیان نہیں ہے جو حالہ پانچویں گاؤں موجود تھا اس طور پر جرم حسب دفعہ ۴۹۸ مجریہ تریات ہند کی بات کوئی استغاثہ نہ تھا کہ مجرمت کو یہ اختیار حاصل ہو جاتا کہ وہ ایسے جرم میں ملزم کے خلاف تحقیقات کرے اور تجویز ثبوت جرم صادر کرے۔ تجویز ثبوت جرم ہی کی جاتی ہے اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ ملزم ملزم اپنے مجلے سے رہا کیا جائے اور اس کا سختی ہو کہ جرم جواز آگے لے لے لی اور اس کی تھی واپس یا ہے۔ تجویز ثبوت جرم منسوخ کی گئی

ٹائیکورٹ کلکتہ

مراقبہ دو ہداری

مخبر مقدمہ ۱۹۳۹ تا ۱۹۴۲ء منفصلہ، راج ۱۹۴۲ء

ما جلیس، میرا نیلاٹ سندھ سن مان جیف مشن ملزم سٹین

ابراہن خان وغیرہ مرفان نام ملک مسلم۔ مراقبہ علیہ

مخبر مقدمہ دو ہداری ایکٹ صابنہ ۱۸۹۹ء و گناہ ۱۳۰۰ء

۳۰، ۳۱، ۳۲ تحقیقات بذریعہ جوری رائے کا مکمل ہو جائے تھی

سوالات کر نیکی نسبت حج کا اختیار متعدد الزامات ضابطہ۔

جج کارائے سے اختلاف کرنا ٹائیکورٹ سے استغاثہ اب اختیار

اس مقدمہ میں جس طرح کے خلاف متعدد الزامات میں تحقیقات

کیا جاتی تھی جے جوری کو یہ بات دی تھی کہ وہ ملزم کے معنی پر

از لزم کی مانند رائے ظاہر کرے جو رائے ایک مقدمہ رائے ظاہر

کی جس میں الزامات کا ذکر نہیں کیا گیا تھا اس پر جے جوری کے

مذہب سے کہ یہ سوالات کئے تاکہ مضیک طور پر یہ امر متحقق ہو سکے

کو اس الزامات کے متعلق جوری کی رائے کیا تھی

قرار دیا گیا کہ جو طریقہ جے جے اختیار کیا تھا وہ بالکل ناجائز تھا اور وہ احکام مندرجہ ۳۳ مجریہ حالہ دو ہداری کے

ایس جے
سام
کی مسلم
کلکتہ

مجلس
العلماء
والفكر

فوجداری میں پہلی ہے۔
 حضرت ابراہیم و خضات ۵۳۴ھ و ۵۳۵ھ مجموعہ ضابطہ فوجداری باب ۱۸۹
 باب میں ابتدا کا اختصار و حدیث میں حج و زیارت کی آیت و حدیث
 مجموعہ فوجداری باب ۱۸۹ میں آیت و حدیث کی آیت و حدیث
 شریعتی و فوجداری میں پہلی ہے حکم عقیدہ و تہذیبی کتب باب ۱۸۹

اگر کسی نے اس نام سے درجہ دوم ۳۰ مجموعہ خالص خود جاری کے
اسلامی تہ

اور اس پر درجہ اول کیا گیا ہے کہ ذی علم حج کمال یہ مقدمہ
مذہب کے رتبہ اور مقام ہندوہ و فہم ۳۰ مجموعہ خالص خود جاری
کیے، یہ سب پر کڑی غلط تھا۔ یہ صحیح ہے جہاں انہوں نے اسے
ظاہر کیا ہے۔ جو یہی کی مقلدہ اسے سے اتفاق نہیں کرتے لیکن
دفعہ ۳۰ کے بموجب بالکل واضح طریقہ سے جو اس معاملہ میں اختیار
تہذیبی دیا گیا ہے اور صرف اس وقت جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو کہ اس
مذہب کیلئے یہ ضروری ہے کہ مقدمہ ہائیکورٹ کے سپرد کیا جائے
لہذا یہ اس طریقہ سے سپرد کرنا لازم ہوگا اگر انکی صریحاً یہ رائے نہ ہو تو
مقدمہ ہندوہ کیس اس کا دفعہ راجا امر نہیں ہوتا کہ اس میں یہ دفعہ ۳۰
بند ہندوہ و دست اندازی کرے۔

یہ امر جس برائیت وکیل نے زور دیا تھا یہ ہے کہ شہادت
خواہر انہیں حج نے کیا تھا اور اس تھا کیونکہ اگر زیادہ واضح طریقہ
سے اپنا بیان رائے برابر اور زیادہ جانتے تھا کہ کو امان تا یہ الزام
شہادت اتنے ہی۔ یہ ممکن ہے کہ ذی علم حج جو یہی کو امان
دیتے وقت اپنا بیان زیادہ قوی عبارت میں ظاہر کرتے لیکن اس
ہی اس بہایت کو یہ ہے کہ یہ اور کچھ اس شہادت کو سننے کے
بعد جو مقدمہ میں لایا گیا ہے میری رائے یہ ہے کہ یہ کافی اور کافی
شہادت ہے اور یہ کہ اس امر پر جو یہی کی مقلدہ اسے میں دست اندازی
کرتی ہیں ہمارے اہل باطن ہوا چاہئے ان دہوہ سے میری رائے
میں حرافہ خارج کیا جانا چاہئے۔

چیت جس سنیہ رتن میں متفق ہوں میں جذبات کا
اختلاف اس حرافہ میں اسے فیصلہ کے متعلق نہیں کیونکہ میرے فاضل
جسٹس نے کل طور پر اس معاملہ میں تجویزی ہے بلکہ ایک عام

نہ نظر سے کرنا چاہتا ہوں اور اس کا تعلق اس طریقہ سے ہے جس طریقہ
سے اس مقدمہ میں جو یہی کی رائے لگی ہے پہلا سوال ہو گیا تھا
تھا یہ تھا کہ آپ متفق ہیں؟ جواب "ہاں" تھا وہ سراسر سوال یہ تھا
آپ کی رائے کیا ہے؟ اس کے بعد مقدمہ جو یہی نے اپنے پورے کا نتیجہ
اور وہ فیصلہ تملانے کی کوشش کی تھی تو انہوں نے اسے اس کا نتیجہ
اور جیسا کہ میرے فاضل جسٹس نے ظاہر کیا ہے ہماری رائے
میں وہ ایک نامکمل اور ناقص رائے تھی۔

میری رائے میں اس قسم کے مقدمہ میں جہاں ایک سے زیادہ
فرزین ہوں اور جب تک کہ ایک الزامات ہوں تو یہ سہولت بخش طریقہ
ہوگا اگر عدالت کا عہدہ دار سراسر نام پر جو یہی کی رائے اس کے خلاف
حال کر ہے دفعہ ۱۰ مجموعہ خالص خود جاری میں یہ صراحت لگی ہے
تجلیل تہذیبی اس رائے پر غور کر لیں تو اس کا حصہ رائے رائے یا
غلبہ رائے نہ ان کے مطلع کر دیا اس مقدمہ میں جیسا کہ میرے فاضل
جسٹس نے ظاہر کیا ہے ذی علم حج نے یہ بیان کیا تھا کہ اس کے
یہ خواہش کروں گا کہ آپ جرائم زیر دفعات ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰،
۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴ کے متعلق ہر فرم کی بات یہ صریح رائے ظاہر کیا
میری رائے میں جو یہی کی رائے کی نسبت اس مقدمہ کی تمام
دشواری رفع ہو جاتی اگر یہ معلوم کر سکیں کہ اہل تورہ کی متعلق
تھے عدالتی عہدہ دار نے یہ سوال کیا ہوا "دفعہ ۴۸ کے الزام
کی نسبت ہر فرم کی حد تک آپ کی کیا رائے ہے" ایسی صورت میں اسکو
ادارت کا صاف جواب ملتا۔ اس کے بعد یہ سوال کرتے کہ "دفعہ
۴۸ کے الزام کی نسبت ہر فرم کی حد تک آپ کی کیا رائے ہے؟"
اس کو اس سوال کا معین جواب ملتا۔ اس کے بعد وہ اس طرح سے اندہ
چلکر یہ استفسار کرتے کہ "دفعہ ۳۰ کے الزام کی نسبت ہر فرم
کی حد تک آپ کی کیا رائے ہے؟" وغیرہ یہی عمل اسے جو میرے

ایران مان
نام
ملک ہند
دہلی

مسائل اور
۱۸ مارچ

سینئر جج راجہ لکشمی داس سے ماہانہ جہانگیر کا مختصراً کیے بغیر ماہانہ کے
دور میں کوئی مالی ٹرک یا سیوا بلکی عمل میں آئی تھی جس کے
ایسی مالی ٹرک یا سیوا بلکی سے دراصل نفاذ میں خلل پڑا ہو
ہم نہیں جانتے کہ اگر انڈین ریپبلک لال کوئی سوے ہم
وہستہ انداز میں کرے۔ انکار کر سکتے ہیں اس جیامیٹریٹ ہی
مقررہ کاروبار کے ساتھ کو انان صفائی کے اہلکاران قلمبہ کرانے
کی نسبت بہتر کام میں آسکتے ہیں جو اس کو از روئے مجموعہ
کے لیے لیا گیا ہو اور جب عدالت کے کسی فعل سے وہ اس سے
موجود ہو گا تو ہمارے خیال میں یہ قرار دیا جانا چاہیے کہ ان
میں خلل پڑنا اس سیوا بلکی کا قدرتی نتیجہ ہے اور یہی طریقہ ہے
جس طریقہ سے کہ الفاظ مندرجہ ذیل ۵۳۷ مجموعہ ضابطہ عدالت
کی جو دفعہ ۱۱۹ میں ہے الفاظ کے بالکل مشابہ میں مندرجہ تحریر کی گئی
ہے۔ یہ نہیں خیال کرتے کہ اس میں اس واقعہ کا اثر پڑتا ہے کہ ٹرین
نے یہ معلوم کر کے کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکتے تھے اور یہ کہ عدالت
کو اس میں کوئی شک نہ کرے گی بند سولات پیش کر کے ناقص ہو گا
مسلکہ سے فائدہ اٹھایا۔ ہمارے خیال میں خلاف قانون فعل میں
ختم کا یہ کہ صرف ایک طریقہ جو ہم اختیار کر سکتے ہیں وہ جو بہت
جرم کو منسوخ کرنا ہے۔

آخر کار ہمارے سامنے یہ سوال پیش ہوا کہ کونسا حیدر حکم میں
صادر کرنا چاہیے۔ عدالت اپیل جج جنوبی علیا کا کام ۲۵
نور دی کر سکتے ہیں ختم ہو چکا ہے اور ایسی حالت میں اگر ہماری
یہ خواہش بھی ہو تو ہم عدالت مذکور کی جانب سے تحقیقات کر رہے
کا حکم نہیں دے سکتے۔ یہ ایک ریسیکلیڈ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ
ایکٹ ۱۱۹۱۲ء کی رو سے ہیں یہ اختیار ہو گا کہ ہم عدالت
سیشن جج جنوبی علیا کے ذریعہ سے کر تحقیقات عمل میں آسکی

بدایت میں لیکن دفعہ ۱۱۹ میں بحث کیس قدر غیر واضح ہے اور میں بحث
شہادت میں کہ آیا اس کی وجہ سے فی نفاذ ایسا مل جائے ہو گا جو
اس کے دفعہ ۱۱۹ میں باب ۱۱۹۲۲ء میں ہے یہ نہیں موجودہ عرفہ
میں سماعت کو نہ کیا اختیار دیا گیا ہے یہ تمام اختیارات عدالت
ہیں جو دفعہ ۱۱۹ میں مجموعہ ضابطہ عدالت کی رو سے عدالت مراخضہ
عطا کیے گئے ہیں اور ان میں یہ اختیار داخل ہے کہ تجویز ثبوت جرم
منسوخ کرتے وقت تحقیقات کیلئے سیرکی کی بدایت میں جسٹ
اس اختیار کے استعمال میں مجرم تجویز ثبوت جرم اور احکام سنرا
منسوخ کرتے ہیں جو عدالت کے خلاف صادر کیے گئے تھے اور یہ
دیتے ہیں کہ انکو اس الزام میں عدالت سیشن جنوبی علیا کے سپرد
کیا جائے جو اس مقدمہ میں پیش کیے گئے تھے خلاف مرث کیا تھا
ساتھ ہی ہم یہ حکم دیتے ہیں کہ اس الزام میں آگئے خلاف مقدمہ تقفہ
کی طرف سے عدالت سیشن کو سمجھو کہ یہ پھر کیا جائے۔

تجویز ثبوت جرم منسوخ کی گئیں
ٹائیکورٹ رٹوں

مراخضہ عدالت

منبر مقدمہ ۱۱۳۲ باب ۱۱۹۲۲ء منصفہ ۸ مارچ ۱۹۲۳ء
باہلاس بد مشر جسٹس سے اونگ

ادوایا۔ مراغہ شہام ملک منظم۔ مراخضہ علیہ
مجموعہ تحریرات ایکٹ ۵۴ باب ۱۱۹۲۲ء اور دفعہ ۱۱۹۲۲ء
تقریر کی قبیلہ عدالت کا فرض۔

یہ تعہد کرنے کیلئے کہ آیا کوئی تقریر یا عدالت یا عدالت یا
بدخواہی یا دیگر ایسی اقدام کی حد تک پہنچی ہے یا نہیں اس کے
کے انکشاف کے نقطہ نظر سے غور کیا جانا چاہیے جسکو اب
کیا گیا ہو۔ انکشاف تو ان کی ہوا اگر کوئی ہوا تو انکا کیا گیا

صفحہ

معاذ ایدہ کی کو
(دہ راس)

ملک میں سے ایسے گواہوں کے نام ملنے کیلئے کہا گیا تھا تو فرم
نہیں دیے گواہ کے نام تھانے تھے یہ ظلم لیکر ظلم موکاری
دیکھ مونی جس سے منہ نہ تھا کہ عدالت میں زبانی سرالوات کو کہ
اظہار کیا جائے اور اس دفعہ کی رو سے جہاں حوالہ دیا جا چکا ہے اُنکا
یہ فرض تھا کہ ان کو اپنی ماضی کیلئے حکماء معائنہ جاری کرتے
تھے اس کے احوال سے اس بناء پر اس سے کہا کہ مانتھو کرنا سید
کیا ہوا کہ درخواست ایدہ سانی یا تو قضا کو غرض مداخلت میں مل
ڈالنے کیلئے پیش کی گئی تھی۔ موزالہ کو صورت میں وہ اپنے وجوہ
تلمبہ کرنے سے باز نہ تھے۔

گواہان زیر بحث ایسے گواہان ہیں جنکی تہادت اگر وہ صحیح ہو تو
میں بہت سی زیادہ اہمیت رکھے گی انکو یہ ثابت کرنے کیلئے میں
کیا گیا تھا کہ ایک قتل جو ملزم سے منسوب کیا گیا تھا جو کسی کمیشن
مار کا تھا وہ ملزم بہر ۲۰۱۱ کا کام یہ تھا جیسا کہ استدانتی
حاجت بیان کیا تھا تھا بلکہ ایک بالکل مختلف شخص گنہگار کام
تھا جکی نسبت یہ کیا گیا ہے کہ اسنے خود کشی کا ارتکاب کر لیا تھا۔
یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ تحقیقات کے دوران میں کسی مقام پریشن
ڈائن گواہوں کے نام حکماء مجات جاری کرنے سے انکار نہیں
کے وجوہ تلمبہ کی تھیں لیکن اس عدالت سے استصواب کئے
جانے پر انھوں نے یہ رپورٹ پیش کی ہے کہ انھوں نے ان تحقیقات
میں اپنے عملدرآمد کے مطابق آرکا اظہار مذکورہ کمیشن لیا تھا کیونکہ
کو نمبر ۲۰۱۱ پر مبنی، بلاری دتیر اند اس سے گواہوں کو طلب کرنے
میں غیر ضروری توقف خرچہ اور وقت ہوگی یہاں ہمارا تعلق انڈین
بار تریبلی اور ملاری کو گواہی طلبی سے نہیں بلکہ صرف کو نمبر ۲۰۱۱
کے گواہوں کی طلبی سے ہے اور ہم یہ نہیں خیال کرتے کہ جو وقت اور
خرچہ کو نمبر ۲۰۱۱ سے کابی میں تین قیدیوں کو منتقل کرنے میں لگا کر

صفحہ ۹۵

سروا نہ کرنا پر نگارہ ایسا اجماع تھا ہاں سکا تھا کہ اگر گواہی
طلبی کی درخواست کی نسبت یہ کہ رو جا چکا ہے کہ اگر اسانی
توقہ کی یا غرض الصاف میں ظلم ڈالنے کی کوشش ہوتی ہے تو
ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے معاملہ میں ہمارا اہم خیال اس
موت مثال تھا اور بلحاظ اس اہمیت جو اس کو امر کی ہے اس
کی ہوگی اگر اسکو باور لیا جاتا ہے اسٹیل جج کا کہہ کر اسکا اگر امر کی
حاضری کرانے کیلئے مہولی تیار کیا گیا ہے۔

خلاف اسکے کمیشن کا جاری کیا جانا ساری راہ میں خما
قانون تھا۔ ۵۰۳ کے جو جج کمیشن جاری کر چکا تھا اس پر
عمیٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ عدالت میں یا یا بنکورٹ کے تھے تو
اسٹیل جج اس میں کسی قسم کے تحقہ نہیں آتا۔ اور اس کے اختیار
دفعہ ۱۱۲ میں غیر ماہر ۱۱۲ کے حوالہ سے اس کے بموجب مطلقا کہ گئے
ہیں اور یہ اس کا ظاہر کیا گیا ہے ان اختیار ان کے محب رو
ہیں جو اس نے عدالت کی رو سے ایک مجسٹریٹ کو عطا کیے گئے ہیں
ہم لائی بلیک پراسیکیوٹر کے اس بیان کہ تہا نہیں کر سکتے کہ
اختیارات اسطورہ عطا کیے تھے اور ان سے وہ اختیارات
داخل ہیں جو مجرمہ ضابطہ فوجداری کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے
لئے محدود ہیں اسٹیل جج کو ایسے اختیارات عطا کرنا ترک نہیں ہے
کہ اتنا ہی ہو لیکن اس سے ہمارا تعلق نہیں ہے۔ اگر دفعہ ۱۱۲
کو دفعہ ۵۰۳ مجرمہ ضابطہ فوجداری کے اختیارات دیا جائے تو ہم صرف
یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اسٹیل جج کی طرف سے کمیشن کا جاری کیا جانا
بلا اختیار تھا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اسٹیل جج کے خلاف قانونی عمل کا
ارتکاب ہے ہمارے روبرو بلیک پراسیکیوٹر نے دفعہ ۱۱۲ کے
بجائے دفعہ ۱۱۲ کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کوئی

ادب
ا
نم
س

دوسری طرف یہ واقعہ نظر انداز نہ کیا جانا چاہیے کہ الفاظ سے
مکمل ہے کہ لفظی معنی اوں کے ہیں جو یا تو وقت اور
مقام ہی ایسے ہو، ہوتے ہی جن کو روکنا چاہیے۔ یہ آ
کوسی مقدمہ یا حق عادت رول کرنا چاہیے۔ مگر تقریر کو
مجموعی غور کرنا چاہیے اور اس کے بعد کی مقول وقت کرنی
ہو ہے اور کسی رو کی ماوراء وقت کرنی چاہیے اور
اس کے کمال و آزادانہ طریقہ سے اور کسادہ دلی کے ساتھ
غور کرنا چاہیے۔

مرکز قومی بنیاد یعنی حکم ہندوستان جج میاویک میا مورخہ ۲۹
نومبر ۱۹۲۲ء کو جو تحقیقات میں ۵۵ بابہ ۱۹۲۲ء میں صادر کیا گیا تھا

بجانب مزاج۔ مسہر باقی۔

مختار ہر کار شریا اسسٹنٹ گورنمنٹ اڈوکیٹ۔

فصلیہ مراح کے خلاف جو ایک بودہ سادہ ہو تھا میاویک میا
سٹین میں دفعہ ۱۲۲ الف محرمہ تقریرات ہند کے تحت دو الزامات
کے متعلق باورینوت جرم صادر کی گئی تھیں اور مجموعی طور پر اسکو دو
سال کی مدت کیلئے قید بالشفقت ہونے کی سزا کا حکم دیا گیا تھا
یہ الزام ان وجوہ پر پیش کیا گیا ہے کہ مبینہ جرائم ثابت نہیں کیئے
گئے اور یہ کہ احکام ہند غیر ضروری طور پر سخت تھے۔

الزامات کا موضوع ان دو تقریروں کی رپورٹوں میں ملتا
ہے۔ مزاج نے ۲۸ و ۳۰ جون ۱۹۲۲ء کو دلیا کے قصبہ
دیکھا میں کی تھیں جگہ تفتیش جرائم کی ایک ایسی جگہ مانوگ
دو دنوں وقتوں پر موجود تھا اور مزاج کی تقریروں کو شارٹ ہند
میں قلمبند کیا۔ دوسرے ہندوہ اپنے نوٹوں کو ضبط تحریریں لایا اور
انکو بلانا غیر حکام مجاز کے درپوش کیا اور وقت مناسب میں کل
گورنمنٹ نے مزاج کے خلاف استغاثہ کرنا حکم دیا۔

تقریریں یہ تقریریں کرنا ضروری ہے کہ وہ جو بالکل جگہ وہ
تقریریں کی گئیں تھیں کہ متعلق تھیں کہیں انہیں انگریزوں کے
کئی ہیں انہیں ان کی انہیں دی کیلئے مسند میں لکھا گیا ہے
مزاج زمانہ مال کے اکتانہ ایک اور کٹنگ ہندو اور ہندو
ہے کہ اس نے اسے دھم دیا تھا کہ وہ اصل میں گشت کر رہا
تاکہ ملک کے لوگوں میں اسے نفرت اور وہ درویشوں سے احسان
بوش دلائے۔ اس کا مقصد برا سیاسی تھا اور اس کا اہلی ہند
انسانی خواہشات کے خندہ بانی ہے یہ زمین خود میں لرا دیکھا گیا
کہ اس نے اس سے یہ بیان کیا تھا کہ یہ آزادی ہوم رول کا حال کر رہی
ہے اس کے اپنی اصلی تقریریں اس نے اس وقت کا حوالہ دیا تھا کہ
اس کا بھائی الینی تقریروں کی وجہ سے قید کیا گیا تھا جو باغیانہ
قرار دیکھی تھیں اور یہ اشارہ کیا تھا کہ وہ خیر اللہ کو کام سپر
پڑا تھا۔ اپنی دوسری تقریریں جیسا کہ خود اسے بیان سے ظاہر
ہوا ہے اس نے انہیں عبارت میں اپنے اس احساس کی صراحت کی تھی
کہ اپنی تقریر کی وجہ سے خود اسکو جس میں جانے کا فوری خطا تھا
جب میں خود اسے گوشت کو سونگھتا ہوں اس نے یہ بیان کیا ہے
تو مجھے جس کی توفیق ہے اس طرح سے یہ ظاہر ہے کہ اس کے
ایسی خالص ہندی تقریروں کی سماعت کرنے کیلئے بلائے نہیں گئے
تھے جو معمولی طور پر بودہ سادہ ہو کیا کرتے ہیں اور یہ کہ مزاج
خطا سے کمال طور پر آگاہ تھا جو وہ ایسے معاملات کے متعلق کہ
کو نہیں پیش کر دیا تھا ان کے ہم دلی میں سے توفیق نہیں رکھتے
اس کے بعد اس نقطہ نظر پر غور کیا جانا ضروری ہے جو مزاج
مزاج کی تقریروں کا لحاظ کیا جانا چاہیے لایٹ اس کے
اڈوکیٹ نے یہ تصور کیا ہے کہ یہ تقریریں منطقی طور پر ترتیب
دیکھی گئی تھیں مختلف دلائل اور سلیج کا احتیاط کیا تھا خیال کیا

اور ادا
مقام
دارم
دہلی

انتظام ہو گا۔ جس کے بعد کہا، عام ہفتہ ہے جو ماہ نامک
کے بیان میں ہوں یہ، تاکہ جو وہ گورنمنٹ غیر متصفانہ اور
ناقص ہے خود ملزم بیان کے مطابق اسنے یہ بیان کیا تھا
کہ ان کو موجودہ سرشتہ کی حکومت کے طریقہ انتظام کو غیر متصفانہ
اور بریکار نہ کہنا چاہئے کیونکہ خواہ تکالیف کے اہل بوجہ
شاکی ہوں اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ معاملات کو نامہ کر نیکی
خود ناقابل تہہ یہ ممکن ہے کہ مختصر میں اس بحث کی کمال
تہہ تہہ کا ہر اور جب تک کہ اس امر کی تائید نہ ہو ہے
تہہ مراجعہ تہہ کا نامہ دینا چاہئے۔ تقریر اس کی منی رہا گیا
تہہ تہہ ہے کہ سوائے گورنمنٹ کے اور کوئی شخص گورنمنٹ
یہ حالات یا لات نفرت پیدا نہیں کر سکتا یہ ممکن ہے کہ اس
میں ایک اشارہ بھیجیا جائے لیکن میری رائے میں یہ بات متباد
میں ہے۔ یہ میں کو خود بیان بظاہر ناقابل اعتراض معلوم ہوتا
ہے مگر عدالت کو صرف ایک جملہ یا غیر متعلق عبارت پر غور نہ
کرنا چاہئے بلکہ تقریر کو تمدنی طور پر دیکھنا چاہئے اور اسکا
کمال و اثرانہ طاق سے اور فراخ دلی کیا لفظ طامہ کرنا چاہی
جدا کہ بریکار کے لائق کو نسل نے رائے ظاہری تھی کہ
مراجعاتی علی تقریر میں بظاہر اپنے لئے راستہ دیکھ رہا ہے اور
اپنے ساتھیوں کے خیالات سے کمال اذہ کر رہا ہے تاکہ آئندہ متقی
بر اس سے تجاوز کرے۔ اگر تقریر کو بحیثیت مجموعی دیکھا جائے
اور رائے ہر حسی معلول وقت کی جائے اور کسی شخص کو ناچار
وقت نہ دیا جائے تو مجھے یہ قرار دینا چاہئے کہ الفاظ جو اس
موقع پر مرانے استعمال کئے تھے وہ مرقعات یہ ہیں ظاہر کرتے کہ
انکی نیت نہ تھی۔ اہل اشخاص کے دلوں میں جنھوں نے اسکی تقریر
کی سماعت کی تھی گورنمنٹ کے خلاف دشمنی کے خیالات پیدا کرنے

صفحہ ۹۵

خادیں اسی واسطے وہ نے الزام میں لایا ہر اور ادا کرنا
۳۰۰ عرب کی تقریر کی بنیاد پر لکھا کہ وہ نے یہاں یہ ظاہر
ہوتا ہے گویا کہ وہ اسے راستہ پر لکھا۔ اور ان کے مابین فرق
اور پریشانی کے متحد و تشبیلات میں نے ہر ممکن اس کے خیال
کے مطابق گورنمنٹ میرا باعث ہے جو اسی گورنمنٹ سے
جو مکینہ برہمنارشی اور حاکم کر کے نامہ میں۔ یہ اور رائے
وہ رہا کی دہش ہے۔ اس کے بعد اس نے انکی یہ نصیحت کی ہے
کہ دشمن کیا یہ تکمل سے کام لیں اور چار قسم کی طاقت پیدا کریں
یعنی دولت، علم، محبت اور اتحاد۔ اس کے بعد اس نے ایک نواد کی
کتاب کے ایک فقرہ کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ تاکید کی گئی ہے کہ
مناسب موقع میں آئے تک صبر کیا جائے۔ جب انکو اٹھ کر مائے
مانہ حملہ آور ہونا چاہئے۔ اس تقریر کی ایک اور دوسرا اور دھڑلہ
ایک مثال ہے جسکا تعلق ایک کو ہے یہ ہے جسے زائد ہو گیا
کیا تھا لیکن جب موقع ملا تو اس نے زبردستی اور مادی کار کتاب
کیا تھا استغاثہ کی طاقت یہ زور دینا ہے کہ یہاں کو سے
گوشت برائیدہ مراد ہے لیکن ہوا اللہ ہم سے اور ماؤنگ کا لقا
کے مطابق ہر انکی گواہ ہے کہ وہ ماؤنگ کی تائید کیلئے
میں کیا گیا تھا ملزم کو لگی ہے سامع کو متاثر کیا تھا کہ اس
کو سے کے اندر رگوں کو اسکا اثر کیا حال نہ میں در انھیں نہ دوا
ہو جائیگی اس خاص میں بھی میں ہر قرار دینا چاہیہ ہوں کہ
سرکار کے خلاف کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا گیا تھا۔ یا قیام نہ تقریر
میں ہر ایک مضمون سے دوسرے مضمون پر ہر متکسار رہا ہے لیکن
بظاہر ایک تاکید مارا کی گئی ہے یعنی چار قسم کی قوت کا یاد کرنا
جسے ہر مامل ہو جائے گی تو لوگوں کو اس قابل بنائے گی
کہ اپنی تکالیف سے بچنے کیلئے قوی حاکم کریں مراجعہ کے نسل

کرتے تھے اسلئے اسلئے تہذیب کی صورت کی جائے اور یہ کہ اسلئے تہذیب
پر حسبِ احکام قانون تحقیقات کیا جائے تحقیقات کا حکم دیا گیا
ہاں یہ کہ رٹ مندراس

مقدمہ نگرانی فوجداری نمبر مقدمہ ۵۹۱۹۲۲ء
درخواست نگرانی فوجداری نمبر مقدمہ ۵۹۱۹۲۲ء
منصفہ نمبر ۲۲ مارج ۱۹۲۲ء

اجلاس جسٹس سرولیم اسٹیننگ مائٹ و مسٹر جسٹس فوجیس
الاکا علیہ مستحیف نگرانی نیا ملک منظم فریق مخالف
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۹۸ء و دفعہ ۳۹-۳۰ قانون
افینوں ایکٹ ۱۸۸۵ء و دفعہ ۳۲ خاص طور پر اختیار عطا
کئے جانے لگی حد تک کونسا امر ہو چکا ہے۔

لوکل گورنمنٹ کا اعلان اس کی ذمہ داری ہے جسٹس فوجیس
مقامات کے درجہ دوم کے مجسٹریٹوں کو دیکھ کر فوجداری
ملکہ اعلان میں کیا گیا تھا۔ یہ اعلان ان کے عہدہ کے
یہ اختیار دیا گیا کہ وہ قانون افینوں کے تحت مداخلت
کی تحقیقات کریں وہ قانون افینوں کے مہم میں نہیں
طور پر اختیار دیا گیا ہے نہ ہی حد تک یہ چاہا ہے۔

محمد قاسم شاہ لک منظم افین کمیز عہدہ ۲۸ مئی ۱۹۵۷ء کا
حوالہ دیا گیا۔

درخواست زیر دفعات ۳۳۵ و ۳۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری
بابت ۱۸۹۸ء میں اسلئے عہدہ ہائیکورٹ عدالت سب و فوجیس
مجسٹریٹ درجہ اول قصبہ مدو کے قصبہ عہدہ فوجداری نمبر
۶۰ بابت ۱۹۲۲ء میں نگرانی کو سے جو فیصلہ مقدمہ عدالت
مجسٹریٹ درجہ دوم کو منظم مقدمہ فوجداری نمبر ۳۲۳ بابت ۱۹۲۲ء
کی ناراضی سے رجوع کیا گیا تھا۔

الاکا علیہ
نیا ملک منظم
فریق مخالف

مخائب نگرانی خواہ سرکاری این و نیلاد و ادا پارہ
منہ انت سرکار ملک براسیکوٹ۔

حکم ۱۰۱ مقدمہ نگرانی فوجداری میں صرف ایک امر پیش کیا گیا
ہے وہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ جنھوں نے مقدمہ میں تحقیقات کی تھی اسلئے فریق
درجہ دوم کو منظم مقدمہ فوجداری ایکٹ ۱۸۹۸ء میں اختیار عطا کیا گیا کہ وہ
قانون افینوں ایکٹ ۱۸۸۵ء میں تحقیقات کریں ہمارے
روبرو گورنمنٹ کے ایک اعلان کا حوالہ دیا گیا ہے جو فوجیس
سینٹ جارج کرپس میں جون ۱۹۱۵ء کو طبع کیا گیا تھا جسکی رو
سے درجہ دوم کے ان مجسٹریٹوں کو ہٹا دیا گیا ہے کہ اس میں کیا گیا ہے
ان کے عہدہ کے اعتبار سے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ مقدمہ
قانون افینوں کی تحقیقات کریں مجسٹریٹ درجہ دوم کو منظم مقدمہ
کا ذکر اس فہرست میں کیا گیا ہے جو اعلان کیا گیا تھا کہ اسکی
ہے ہیں کچھ شبہ نہیں ہے کہ دفعہ ۳۹ مجموعہ ضابطہ
فوجداری کے مہم میں اس شخص کو جو عہدہ یہ واقعہ
ہو خاص طور پر اختیار کا عطا کرنا ہے اور اس سے
ادون اسلئے کی تکمیل ہو جائے گی جن کا ذکر فاضل
ججوں نے محمد قاسم شاہ لک منظم (۱) میں کیا تھا
درخواست خارج کجاتی ہے۔ درخواست خارج کی گئی

ہائیکورٹ مندراس

مقدمہ نگرانی فوجداری نمبر مقدمہ ۵۹۱۹۲۲ء

درخواست نگرانی فوجداری نمبر مقدمہ ۵۹۱۹۲۲ء

منصفہ نمبر ۲۲ اپریل ۱۹۲۲ء

اجلاس جسٹس سرولیم اسٹیننگ مائٹ و مسٹر جسٹس فوجیس
مسٹر جسٹس رام چٹرجی دلو اور اس و مسٹر جسٹس کولبرج
وہرمانگہ۔ ملزم ایگرانچواہ نیا ملک منظم فریق مخالف

(۱) انڈین رکن عدالت ۲۸ مئی ۱۹۵۷ء

بمجموعہ تعزیرات ہند ایسی صورت سے متعلق ہوا کہ اسکو مقدمہ مکمل
سامان میں بالکل دبا، جسے سیر کرنے کی کوشش کی۔ وہ خود فرزند تھا
کا نام کو دیتے تھے لیکن چونکہ انھوں نے اسکو مشتہ خیال کیا تھا کہ
آیا وہ ۲۲۵ باتفاق سے تعلق ہے یا نہیں اور چونکہ یہ طلب
ہے کہ یہ امر پریدہ اسوایہ کے انھوں نے یہ قدم بغرض اس درجہ تک
اس عدالت میں ارسال کیا۔

کسی شخص کے خلاف ۲۲۵ بمجموعہ تعزیرات ہند کے بموجب
تجوizat جرم کو جائز قرار دینے کیلئے اس الزام میں کہ اس نے
اپنی گرفتاری جائز نہیں مہرمت یا ناجائز مقابلہ کیا تھا شخص وہ
پوش ہوئے علاوہ مزید عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
مہرمت یا مقابلہ کا کوئی علانیہ فعل جو بھارت کی پالیسی سے کوئی عمل مقابلہ ہونا
چاہئے ممکن ہے کہ یہ امر پہلے معلوم ہو کہ کو قانون ایسے شخص کو مہرمت دینا
جو کسی بلڈنامہ یا نوٹس یا حکم کی تعمیل سے بچنے کیلئے روکوش ہو مگر
ایسے شخص کو مہرمت دینے کیلئے کوئی حکم موجود نہ ہو جو حکمنامہ گرفتاری
کے بموجب گرفتاری سے بچنے کیلئے روکوش ہو لیکن مؤخر الذکر
صورت میں قانون میں جبریہ ضابطہ کی صراحت کیلئے ہے جس کی
عملی سبیل البذل طریقہ سے تقلید کیا جاسکتی ہے اور اس طرح جرم
برائت سے متعین نہیں حال کرنا ایسے حکمنامہ گرفتاری کے بعد صورت میں
جو عدالت نوعداری نے جاری کیا ہو اشتہار اور قری کا ضابطہ موافق
ہے (دفعات ۸۷، ۸۸ مجموعہ ضابطہ نوعداری) تاہم عدہ ۱۰۷ کے تحت
ضابطہ کو تو عدالت تحت قانون الگداری دارانی تھا ایک کتابت
کے قاعدہ ۱۹۱ کے تحت پڑ جائے خاص حصول کی نفاذ اسطوریہ
لوہا کہ وہ اس دگرہی ذریعہ کی مقدار میں جو تصور دار کے خلاف
جوگی کے موافق صادر کی گئی تھی اس طریقہ سے وصول کیا جاسکتی ہے جو
مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مقرر ہے اس کے تصور دار شخص گرفتاری سے

بچو کیلئے روپوش ہائے تو اسکی جائداد قریبی اسکی پڑوسیوں میں بٹا کر رکھی
ایسی صورت میں یہ قرار دیتا ہوں کہ دفعہ ۲۲۵ بمجموعہ
تعزیرات ہند اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہے کیونکہ کوئی مہرمت
یا ناجائز مقابلہ نہیں ہوا تھا۔ حسب حکم صادر کیا گیا۔

پاسنگورٹ میٹہ
مراٹھستانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۱۰۰ باقیہ ۱۹۶۱ء منصفہ ۱۶ جولائی ۱۹۶۳ء
اعلیٰ جسٹس سرل کے ملک نایب جسٹس سر جان مکمل ناسٹ
راجہ رادیکا لالین لیکن لیکن بیٹام ست ناراین کوری وغیرہ
دعویٰ علیہم جرائز علیہم
زید اردو آسامی غیر متحقق رقبہ کا پٹہ۔ لگان کے دعویٰ میں
کا متحقق کیا جانا۔ کاغذات حقوق کی بنا پر دعویٰ مانجہ۔ مفصل شدہ
ایک سو چھ حصے کے درجہ ہوتے ہیں عاں فی ہنگ سالہ لگان کا
بہرہ دیا گیا تھا اراہی کا شمار کیا ۶۰۵ سیکہ کیا گیا تھا لیکن
یہاں تک کہ پورے کر کے بعد اراہی کم یا زیادہ لگنے کو سہ لگان
کمی یا اضافہ کا جائیگا ایک لگان کے دعویٰ میں جو نہ دہندہ
بہرہ دے گا اس کو پورا کر دیا تھا کہ موضع کا رقبہ ۱۰ سیکہ تھا بعد میں
موضع کی پیمائش کی گئی تھی اور کاغذات حقوق میں اس کا ذکر
سیکہ مندرج کیا گیا تھا پٹہ دہندہ نے اس کے بعد ایک لگان کا ذکر
نقص کیا دیا دیکھا تھا کہ کاغذات حقوق میں وضع تھا اور بحث
تھی کہ زیادہ کو زیادہ سالہ مقدمہ کی تجویز اس میں کیلئے نظر تھی جو
مقدمہ کو دین مندرجہ تھے اور پٹہ کیلئے دے گیا یا نہیں پرکھنا
قرار دیا گیا کہ سالہ مقدمہ کی تجویز فیصلہ شدہ تھی، ایک مقدمہ
تھوڑا سی لگان بہرہ دے گی تھی جو بعد میں تسلیم اور صرف ایک لگان
بہرہ دے گا اس طرح کا رقبہ کیا تھا اور دست درازی انشاء درستی

ملک ہند
نام
انادین
درگن

صفحہ ۹۶۱

مراسم
مجلس
ملک معظم
دور رس

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۹۵ء کے دفعہ ۳۲۲ (۱) باب ۲۷۲ قحار طلبنامہ کی تحقیقات سرسری۔ دفعہ ۳۲۲

اخلاق

علم روز و نو ۲۷۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمات طلبہ
سے غیر متعلق ہوتا ہے جب سرسری طور پر یا عام طریقہ
سے انہیں تحقیقات کی جائے۔

درخواستہ کے زیر دفعات ۲۷۵ و ۳۹۰ مجموعہ ضابطہ
فوجداری باب ۱۸۹۵ء میں استدعا کے ہائیکورٹ علم مورد
۱۹۲۲ء کے مقدمہ عدالت تینج جیسٹریٹس اور
اولیٰ نویمبر ۱۸۹۲ء باب ۱۸۹۲ء میں نگرانی کے
سجانب نگرانی خواہ سرسری۔ ایل تیراج ایم سی سری دہرن
مخالف سرکار پبلک پراسیکیوٹر۔

حکم اس مقدمہ میں وی سوال پیش ہوا ہے جو مقدمہ نگرانی
فوجداری ۱۹۲۲ء میں پیش ہوا تھا صرف ایک فرق یہ ہے کہ
اسکی تحقیقات سرسری طریقہ سے باب ۲۲ کے موجب کی گئی
تھی ہماری رائے میں مقدمہ طلبنامہ کی سرسری تحقیقات اور
اور مقدمہ طلبنامہ کی سرسری تحقیقات تو یکے باں کوئی فرق نہیں ہے۔
درخواست خارج کیا جائے جو حکم سرسری تحقیقات کے تحت
لے گیا جائیگا ہے اور صرف چند یوم کی مہل باقی رہ گئی ہے
اس لیے ہم حکم سرسری کو کھینچ کر ایلوم قرار دیتے ہیں
حکم سرسری تحقیقات کی گئی

ہائیکورٹ رٹوں

درخواست نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۲۲ باب ۱۸۹۲ء مقدمہ ۵ اراچ ۱۹۲۳ء
اجلاس ۱۰ ستمبر جسٹس سے اڈناگ

جلد ۲۷ صفحہ ۹۲۵ نظر بند صفحہ ۱۲۵۹

ملک معظم مستعین شاہراناؤ دین ملزم۔ طرفانی
مجموعہ تقریرات ایکٹ ۲۷۵ باب ۱۸۹۵ء دفعہ ۳۲۲ کے تحت
امر گرفتاری جاری کیا گیا تھا بلکہ بافرامت کوڑکی ۵۰ تک پہنچا ہے۔
روپوش ہونا آیا تھا بلکہ بافرامت کوڑکی ۵۰ تک پہنچا ہے۔
کسی شخص کے خلاف دفعہ ۲۷۵ کے مجموعہ تقریرات کے
تحت تحریر توت حرم کو مار ڈارو دینے کیلئے اس بار
کڑس نے اسی گرفتاری دائر میں مقابلہ یا مار ڈارو حمت
کی تھی جس روپوش ہوئے کے علاوہ کسی مزید عمل کے کوڑکی
صورت ہے فرامت یا مقابلہ کا کوئی علامہ نہیں ہے۔
کی گائیس سے کوئی عملی مقابلہ ہوا یا نہیں۔
ملک معظم نام گن بال کرین لاجول علم ۲۷۵ کا جواب
نگرانی فوجداری جو حکم مقدمہ سب یو تیرل مجسٹریٹ کی گئی
موردہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۲ء مقدمہ تحقیقات سرسری فوجداری ۱۸۹۲ء
باب ۱۸۹۲ء کی باب ہے۔

فیصلہ فریقہ ثانی اناؤ دین اس خاص محصل کے ادا کرنے
سے قاصر رہا جو اس نے واجب الادا تھا اور اسلئے اسکی
گرفتاری کیلئے وضع ہو گیا ہے نام ایک حکم گرفتاری جاری
کیا گیا تھا جب مؤخر الذکر اسکی تمیل کرنے لے گیا تو فریق
ثانی جس سے کچھ باواصلہ سے دیکھا تھا اپنے مکان سے
بھاگا اور روپوش ہو گیا کھینچنے آئیے بعد یہ درخواست پیش
کی کہ فریق ثانی کے خلاف الزام سبب دفعہ ۲۷۵ کے مجموعہ تقریرات میں
کی بات طلبنامہ جاری کیا جائے لیکن مجسٹریٹ نے صبح کو روپوش
قرار دیا کہ دفعہ ۲۷۵ کے مجموعہ ضابطہ فوجداری
کی رو سے اس کی حاجت کیا۔ بر طبق نگرانی ذی علم و سرسری مجسٹریٹ
نہیہ قرار دیا کہ یہ طلب نامہ کے راضیان قانون کا یہ نشانہ ہو کہ دفعہ ۲۷۵

صفحہ ۹۲۵

یہ بیان کیا گیا ہے کہ موجودہ رقبہ ۵۴۰ بیگہ اور چھوٹا اور یہ لگانا جسکی شرط قائم کی گئی ہے۔ یہاں فی بیگہ ہے لیکن اس سابقہ رقبہ کو متعلق ایک لفظ بھی نہیں ہے جو اسامیوں کو قبضہ میں تھا اور چھوٹے لگان اور اسے جسے میری رائے میں دعویٰ صاف طور پر لگان کا دعویٰ ہے جو مشرقی پٹی میں تھا اور قبضہ ایک خالص لائق کے سوال پر مختصر ہے میری رائے میں سابقہ رقبہ کا ذکر نہ کیا جانا بلکہ ارادہ تھا کہ یہ بیان کہ یہ خوف ہے کہ اگر وہ تسلیم کریں کہ سابقہ رقبہ یہ لگان ادا کیا گیا تھا، ہم بیگہ تھا کہ کسی نسبت اب یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ وہ رقبہ ہے جو ہمارے روبرو زیر بحث ہے، تو ان کے سامنے خود اُمّیصل شدہ کا عذر پیش ہوگا جو اس موقع کے متعلق سابقہ تاریخ پر مبنی تھا۔

ایسی صورت میں میری رائے یہ ہے کہ سب وارنٹ جمع اور ڈسٹرکٹ جج دونوں کا عمل اس مقدمہ کو اسطور پر تصور کر کے کرنا تھا کہ وہ پٹی میں تھا اور مقدمہ میں صرف ایک ہول یہ ہے کہ اس دستاویز کی تصدیق نہیں کیا ہے اور وہ صحیح رقبہ کیا ہے جس پر لگان واجب الادا تھا۔

حالت یہ ہے کہ خود میری رائے پر بحث نہیں کرنا چاہیے اس راضی کی تشریف جو پٹی پر لگائی گئی تھی موضع راجہ دیو کے طور پر لگائی ہے جسکی ہماری مالکداری کے مطابق تقررہ اور مجتہدہ وہیں یہ ایک علیحدہ خطہ راضی ہے جبکہ سابقہ مقرری پٹی میں نقل کیے جانے وقت تھا۔ زمین میں تحقیق نہیں کیا گیا تھا اور جب کاٹنے قیاساً ۷۷۰ بیگہ قائم کیا گیا تھا لیکن پٹی پر ایک شرط درج کی گئی تھی جس میں بیان کیا گیا تھا کہ بعد میں لگنے جانے پر اگر رقبہ زیادہ ہو تو زیادہ لگان ادا کیا جائیگا اور اگر قسٹ ہو تو کم لگان ادا کیا جائیگا۔ ہول یہ ہے کہ آیا اس وقت اور دعویٰ تابع کے بائیں کوئی ایسا امر واقع ہوا ہے جس سے عدالت کو یہ قرار دینا

انتخاب ہوتا ہے کہ رقبہ رائل شخص کیا گیا ہے اور واقعی طور پر تقررہ کیا گیا ہے۔ مرزا کی توجہ سے یہ بھی لکھی ہے کہ سابقہ ایک سروے باغیہ ۱۹۱۱ء کے فیصل رقبہ کی بھی تقررہ نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ ہم کا عدالت سے یہ قرار دینا کہ کرنے اور ۵۴۰ بیگہ اور چھوٹا راضی پر لگان بھی لگنے کے بائیں میں مراد علیہم نے خلاف اسکے اس سابقہ مقدمہ پر استدلال کیا ہے جو راضی کو جو اس وقت موضع کہ یہ رقبہ کے مالک تھے اور اس کے بائیں کے پٹیروان کے بائیں چلا تھا۔ ان میں سے پہلا مقدمہ ایک دعویٰ تھا جو ۱۹۱۱ء میں سن ۱۲۰۱ھ میں فیصلی کے لگان کی بازداشت کی گئی۔ رجوع کیا گیا تھا تاہم ایک اور لگان کے سر لائن جس میں ۱۹۱۱ء میں فیصلہ مورنہ ۹ کر کے ۱۹۱۱ء میں دعویٰ طاسر تھا ہے کہ اس میں کی بحث یہ تھی کہ وہ صرف سالانہ مجموعی لگان لگایا اور اگر ٹیکس باند تھے اور داخل حوں نے اس بحث کو تسلیم نہیں کیا تھا کہ عذر دراصل رجسٹری پٹی کی مشرانہ کے خلاف تھا کہ یہ ذات دی تھی کہ زمین تھیں کیا جانی جانی تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آیا ان حالات میں سالہا سال لگان کی ادائی سے یہ تپاں نہیں پیدا ہوا تھا کہ اس قسم کی سائنس کی گئی ہے جس سے اس ادائی کی وضاحت ہوگی جسے مقدمہ ڈائریس کیا تھا اور ۱۱ نومبر ۱۹۱۲ء کو ڈسٹرکٹ جج شاہ آباد نے یہ قرار دیا تھا کہ موضع کا رقبہ ۵۷۰ بیگہ نہ تھا بلکہ کہ لگان جو دعویٰ کیا جاتا ہے واجب الادا تھا وہ سالانہ لگان کی رقم تھی اس قسم کی کوئی شرح جو زیادہ تھی کہ رقبہ ۵۴۰ بیگہ تھا لیکن یہ واضح ہے کہ عامی بیگہ کی شرح سے تعلیم جج کی رائے میں رقبہ ۵۴۰ بیگہ تھا۔ بلکہ کوئی فرد یا راجہ یا لکھوٹ میں نہیں کیا گیا تھا لیکن فریقین کے مابین نزاع ختم نہیں ہوئی تھی اور ہم یہ دیکھتے ہیں سن ۱۹۱۶ء میں متعلق ۱۹۱۶ء میں یا اس لئے قریب زمانہ میں ایک دعویٰ رجوع کیا گیا تھا۔

دراودہ پکاران
نام
دستاویز
دستاویز

راجہ راجہ
ام
مستند
مستند

۱۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 اٹالیا اس امر پر غور کیا گیا کہ یہ ملک کون سا ملک ہے جس کا
 پرچار ہوتا ہے یا کچھ اور اس پر غور کیا گیا کہ اس ملک میں
 ۲۔ اس ملک میں انگریزوں کی حکومت کی صورت کیا ہے اور اس
 ۳۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۴۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۵۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ

۱۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۲۔ اس ملک میں انگریزوں کی حکومت کی صورت کیا ہے اور اس
 ۳۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۴۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۵۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ

مراٹھوں کی فوجی قیادت کے تحت انگریزوں کی فوج نے
 ۱۹۱۱ء میں انگریزوں کی فوج نے انگریزوں کی فوج

مراٹھوں کی فوجی قیادت کے تحت انگریزوں کی فوج نے
 ۱۹۱۱ء میں انگریزوں کی فوج نے انگریزوں کی فوج

۱۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۲۔ اس ملک میں انگریزوں کی حکومت کی صورت کیا ہے اور اس
 ۳۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۴۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۵۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ

۱۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۲۔ اس ملک میں انگریزوں کی حکومت کی صورت کیا ہے اور اس
 ۳۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۴۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ
 ۵۔ یہ امر جو دیکھیں کہ انگریزوں میں سوال کیا جا رہا تھا کہ

محال رکھا گیا تھا تجویز صریح اور واضح تھی کہ نتائج جو سر
لی احمد انشیل ڈسٹرکٹ جج نے اخذ کئے تھے وہ اصول شدہ
تھے اور اب میری رائے میں یہ بحث کرنیکی کوشش کرنا کاموقع
فی نہیں رہا ہے کہ اس سوال کے متعلق ان دو عدالتوں کی
باہر یہ بحث کیا جاسکتی ہے یہ بحث کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ
ہ تجاویز اس میں کیلئے قطعی نہیں جو ان مقدمات میں مذکورہ
تھے اور یہ کہ تمام وقت کیلئے مدعیان ان کے پابند نہیں ہو
سکتے ہیں یہی رائے میں ہے جو جیسٹس کورٹ کلکتہ کی ایک ڈویژن
نے مقدمہ دایس کے تحت فی موضع کا فیہ کیا تھا جس طرح کہ وہ فیض آباد
اپنے ۱۹۰۹ء اور جب ان کے قریب اس سوال کا جواب دیا جاسکا تھا تو
لیکن نہیں ہے کہ اس امر پر زور دیا جائے کہ وہ تمام مابعدی
رائے میں واجب التعمیل نہ تھا۔

مراغیان کے لائی گزیرنے اور مختلف مقدمات سے استناد
یا ہے بلکہ آغاز پر ان کسٹن باکی بنام من موہنی دای (۱) سے
وتا ہے دوسرے مقدمات بخیر صرف یہ ضروری ہے کہ کھلی رائے
نام سری رام چندر بنسان (۳) اور وید چندر اکول بنام سری
الہ سنگھ رائے (۴) کی مشورت شدہ تمام تسمیہ جون (۵) اور
شن پرکاش نارائن سنگھ بنام امیت دسدہ (۶) کا حوالہ دیا جا
ن تمام مقدمات میں اصول بالکل واضح ہے اگر زمیندار یہ ثابت
رہتا ہو کہ وہ رقبہ کیا تھا جس پر لگان ادا کیا گیا ہے اور
ہ اضافہ شدہ رقبہ کیا ہے جس رائے نے لگان کا دعویٰ کیا
۱۹۰۹ء عدالت اس کو اضافہ کے متعلق ڈگری عطا کرے گی۔

مقدمہ میں وہ اصول غیر متعلق ہے بیان دست اندازی یا
ضمانہ یا قریب یا غلطی کا کوئی سوال نہیں ہے۔ ایک مقدمہ قطعہ

دیوکی ریڈرٹلہ، صفحہ ۳۳۳ (۲) انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ (۳) انڈین
ریڈرٹلہ ۴ صفحہ ۶۶۰ (۴) انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۵۶۶ (۵) انڈین کیسز

اراضی لگان پر دیا گیا تھا جسکی حدود معلوم تھیں اور صرف ایک
سوال یہ تھا کہ اس قدر اراضی کا رقبہ کیا تھا اگر زمیندار نے اس
پیمائش سے موضع کا رقبہ ۲۰۰ میگے قرار دیا تھا اور اس نے
یہ ظاہر کیا تھا کہ پیمائش فریبانہ یا غلط تھی تو اس صورت میں اس کے
لئے یہ ممکن ہو سکتا تھا کہ وہ ۵۴۵ میگے پر دعویٰ کرتا جس کا
اندراج کاغذات حقوق میں کیا گیا تھا بشرطیکہ پیمائش کا شمار
ایک ہی تھا لیکن وہاں اراضی تبدیل نہیں ہوئی ہے اور اس کے
رقبہ کا تصفیہ ایک ایسی عدالت نے کیا ہے جس کی ڈگری قطعی
ہے میری رائے میں یہ تجویز کہ رقبہ ۲۰۰ میگے ہے جب تک کہ حاکم
قائم رہے زمین پر وہ اسب تعمیل ہے اور یہ امر قابل غور ہے کہ
بالو اپیمائش چند رائٹنگ نے یہ قرار دیا تھا کہ گڈ سٹرل سروے
اور اس پیمائش کے معیار میں فرق کی وجہ سے جو اس وقت مروج
تھا جب رقبہ تکمیل یا اتھارے بالکل ممکن تھا کہ ۲۰۰ میگے ۲۰۰
میگے کے مساوی تھے جنکی باتہ لگان ہمیشہ ادا کیا گیا تھا۔

ہماری توجہ اس واقعہ کی طرف محطوف کرانی گئی ہے کہ مدعی علیہ
نمبر ۱ نے جو موضع کے اقامہ ۱۰ حصہ کا شریک حصہ دار ہے
۱۹۱۱ء میں اس رقبہ کے مطابق لگان وصول کیا تھا جو
گڈ سٹرل سروے میں مندرج تھا۔ یہ ٹھیک طور پر واضح نہیں ہے
کہ کس طرح یہ رقبہ ۱۹۱۱ء میں صحیح رقبہ قرار دیا گیا تھا جبکہ کاغذات
حقوق ۱۹۱۲ء تک شایع نہیں کیے گئے تھے لیکن اس کا ایک
جواب یہ ہو سکتا ہے کہ کاغذات حقوق کا آغاز ۱۹۰۹ء
میں ہوا تھا اور یہ کہ مدعی نے اس دعوے میں رقبہ کو مسودہ
کاغذات حقوق سے حاصل کیا تھا لیکن اس سوال پر کہ آیا
موجودہ مقدمہ کے مدعیان اس ڈگری پر استدلال کرنے کے
مستحق ہیں جو ان کے شریک حصہ دار کو دی گئی تھی سب ڈسٹریکٹ

راہدار دیگا اس
بنام
ست نارائن گوری
(پٹنہ)

صفحہ ۹۶

مراد بیگواراس
نباسم
مراد بیگواراس
(پیش)

1. *Introduction*

جسٹس منٹل میں متفق ہیں۔ مراد نے منظور کیا گیا۔
ہائیکورٹ الہ آباد
مراد نے ثانی دیوانی

اگر کسی کو فربہ کی بنا پر منع کرنا مقصود ہو تو عرب کا
بیان واضح میں اور عام طور پر کیا جانا چاہیئے۔

نذ الکمارو لدار نام رام حسین خاں لدار ایندین کیسیہ جلد ۲۲
صفحہ ۳۴ سے استناد کیا گیا

اس مسئلہ کی کوئی خاطر نہ ہو جو ہمیں یہ کہ اگر کوئی سماج میں تابع کیسے بن کر رہے
ہو تو اس کے لئے کئی اصول شروع ہوئے ہیں جو اس کے لئے ایک نیا راستہ دکھاتے ہیں۔

گیاهی است که در این سرزمین که در سلسله کوههاست اما از نوعی گیاهی

اما در مورد بگوئی می آورید که من نویی که تمام اینها را بر من فرمودی

صادق علی بن موسی با حاکم علیه السلام می ریزد که تمام بدی که از آنست که بگوید
 ۱۱ ص ۲۸ بگفتند که او تمام کار را در او انداخته که بگوید ۵۱۵

دیدی بر شاد بام گیل ساری لال آید بر آید طبله ۵۵۵ میگو

۱۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۳۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۴۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۵۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۶۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۷۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۸۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۹۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۰۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۱۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۲۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۳۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۴۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۵۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۶۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۷۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۸۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۱۹۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۰۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۱۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۲۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۳۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۴۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۵۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۶۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۷۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

۲۸۔ ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام

دوستوں کے لئے
نورِ ہدایت
(المآب)

إلى

مرافقہ اولیٰ و ثانی

تاریخ: ۱۳۹۲/۱۱/۲۹

اعلان: بعد الترتيب

بیمار قانون پی پات و داکتر ایستاد

تاریخ سید احمد علی خاں

فوتانی رابع

سائل

[illegible]

لہذا امام "عز" مانویہ، امامی کہنے کے لئے شک و شبہ

مرد خاسته که آواز او در راه می شنیدند و می گفتند که این کیست و از کجاست

کتاب: تفسیر القرآن و التفسیر

الآن مني يا رب انك في كاهنك تبارك
يا رب وتبارك اسمك الى الابد

اور اسنامہ دنیا تلامذہ لکھا اور ایک دو

فقرہ کی رو سے ایک شخص بہک کا غنیٹ، یا ایک

سٹری و دائرہ متر کیا گیا جس کو کاروبار کیا گیا

و سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ

فکر نہ مانتا کہ اس سے بڑھا اور اب اس کی خواہش

کھیتی کی رو سے انگریزوں کی منظرہ کی کہ ہے درختوں کی کھیتی

لیکچر اور اس کا اہتمام شدہ شریکین کی طرف سے کیا گیا ہے

رشاد نام گویاں بساری الا ۱۰۱۰ میں اردو عدا نہ دیا
 اکل ختمہ میرا پہلی نظر سے دیکھ کر دیا گیا تھا کہ
 لی دوران سندھ کو فی ہاں اٹھ کر مل رہی تھی اس بار
 کہ نہ تھا نہ کی کا ازتہ عدا نہ سے حال نہیں پتہ نہ ان
 اقامت کی نہر صلواتہ قدرتی طور پر شروع کر دیا تھا سپہ
 مقدمہ میں بھی یہ ایک سہرا تھوڑا سا لکھا اس سے متصور ہو کر
 دلی اجازت سے طاہر کی کئی کین سب سے بہت بڑی تھی
 صلواتہ عدا نہ سے دیکھ کر کئی تھی کہ دلی عدا نہ نے اس کی
 کین دوسری حیثیت کے رد اس کے دلی عدا نہ کے طور پر کی تھی
 سندھ سے مقدمہ میں بھی بطور واقعہ کہ بہ فراز دیا گیا تھا کہ کین
 کے آگے آئی روپیہ کی گزرا گیا تھوڑا سا دلی عدا نہ کے
 کے آگے آئی روپیہ کی گزرا گیا تھوڑا سا دلی عدا نہ کے
 میں یاد میں کہ دلی عدا نہ سے دلی عدا نہ کے دلی عدا نہ
 کے آگے آئی روپیہ کی گزرا گیا تھوڑا سا دلی عدا نہ کے
 بیان اس کے بعد کہ دلی عدا نہ سے دلی عدا نہ کے دلی عدا نہ
 نہیں گئی تھی یہ عدا نہ سے دلی عدا نہ کے دلی عدا نہ
 اس کے بعد کہ دلی عدا نہ سے دلی عدا نہ کے دلی عدا نہ
 ہے کہ اگر یہ مقدمہ دیکھ کر کسی کو فریب کی بنا پر سوچ نہ آتا
 تو فریب کا بیان واضح میں اور خاصہ جو تا بلکہ اس امر سے
 متعلق سندھ دلی عدا نہ سے دلی عدا نہ کے دلی عدا نہ
 چین عدا نہ (۱۰) کا حوالہ دینا کافی ہے یہ قاعدہ اور دلی عدا نہ
 عدا نہ دلی عدا نہ سے دلی عدا نہ کے دلی عدا نہ
 اس کے قبل قرار دیا گیا ہے کوئی یہ خاطر فریب بیان نہیں
 کیا گیا تھا۔ عدا نہ سے دلی عدا نہ کے دلی عدا نہ
 میں واقعہ عدا نہ کے دلی عدا نہ کے دلی عدا نہ

१५३

ان کے گھر
نام
ان کے گھر
ان کے گھر

جیسے اپنے کے حقوق میں دست اندازی کر ڈی۔ ان کے گھر میں ہے۔ جو
ضابطہ دیہاتی ایکٹ و بائبل سسٹم و غیرہ۔ اس کے تحت اس شدہ۔ دعوے کا
اخراج علی علیہ کے خلاف تجویز کیا اور فیصلہ شدہ ہو گی۔

دست اندازی حکم دکر ۱۱۹ صیادوں میں اس کے ساتھ کیا
گیا ہے۔ اس دست اندازی ہوتی ہے جو اس میں ہے۔ کی جیت۔
سے تعلق ادا کر کے حد تک نہیں ہو جو مدعی کی گئی اور اس
جیت کی وجہ سے اس کے حقوق کے تحت اس کے غیر سرحد
طوریہ کر دی گئی ہو۔

انگو انام و لایا انٹرین لایورٹ بھی جلد ۲ صفحہ ۱۱۹
استناد کیا گیا۔

جیسے اپنے کے طور پر مدعی کی جیت سے بعض انکار کرنا ۱۱۹
ضابطہ قانون میں اس کے مفہوم میں ایسے جیسے اپنے
کے طور پر اس کے حقوق میں دست اندازی کر ڈی حد تک نہیں ہو
ایک ساتھ دعوے میں مدعی علیہ نے کیجہ اور اپنی کے انکار
دہن کیلئے جو مدعی کی جیت کے گھر نہ ماں کی ملک تھی دعوے
کیا تھا اور مدعی کی جیت سے مراد انکار کیا تھا جس کے تحت
تجربہ کر لگائی تھی اور جب کا تصدیق مدعی کے خلاف کیا گیا تھا۔

لیکن انکار دہن کا دعوے آخر کار خارج کیا گیا تھا۔
قرار دیا گیا کہ جب دعوے خارج کیا گیا تھا تو مدعی
کو ترجیح کی ناراضی سے مراد کر دیا کوئی حق حاصل نہ تھا
کہ جیت مل میں نہیں آتی تھی اور کیوہ تجویز اور فیصلہ شدہ
کے طور پر اثر پذیر نہ تھی۔

۱۲۰ کہ انکار دہن کے دعوے میں مدعی علیہ کی بہم
نام کو پیش کیے مدعی کو جیسے اپنے کی جیت سے کچھ نہیں
کو تسلیم کرانے کی نیت اس کے حق سے محروم کرے ۱۱۹

صیادانہ دعوے و اس کے ساتھ کے تبصرہ میں جیسے اپنے کے
برسر اس کے کے دعوے میں اس کے اندازی کر ڈی حد تک

ہیں۔

مرافقہ ناراضی فیصلہ دکر مدعی مراد و سرحد کو رٹ اور سرحد
مورخہ میں سسٹم کے گھر نہ دیرانی نہیں ۱۱۹ سسٹم کے
منجانب مرافقہ سسٹم کے سسٹم کے سسٹم کے سسٹم کے

منجانب مرافقہ علیہ۔ سرحد۔

فیصلہ مدعی نے اس کے متعلق دعوے کی دعوے کیا کہ وہ ماٹھے
مستوفیہ کا جیسے اپنے تھا۔

عدالت ابتدائی نے دکر دی عطا کی۔

برطبق مرافقہ و سرحد کو رٹ نے یہ قرار دیا کہ ۱۱۹ ضابطہ قانون
میں اس کے دعوے متعلق البعد تھا اس میں کیا کہ
جیسے اپنے کے طور پر مدعی کے حقوق میں مدعی علیہ انکار کر ڈی
(اوپر جیتی اس کے فعل سے دست اندازی ہوئی تھی اس کے
کہ مقدمہ دیوانی نمبر ۱۱۹ سسٹم کے ذریعہ سے نوٹس کو رٹ
ساعتی میں اس کے جیت وارڈ اس اس کے انکار کر ڈی
کیلئے دعوے کیا تھا اس کی مستوفیہ ہن مدعی کی جیت کے گھر
ماں کی ملک تھی۔

مدعی علیہ انہر نے اس دعوے میں مدعی کی جیت سے
شہادت میں خاص طور پر جیت سے انکار کیا تھا جس کے
تجربہ کر لگائی تھی اور جب کا تصدیق مدعی کے خلاف کیا گیا
تھا۔ ماں کیلئے مدعی علیہ انہر اس دعوے کی بھی فریق تھی
اور و سرحد کو رٹ کے ذریعہ ج نے یہ قرار دیا تھا کہ اس کی
دست اندازی مدعی کے دعوے میں دست اندازی اور اس
سے انکار کر ڈی حد تک نہیں تھی۔

دو اس کی ایک ایک سو تھوڑا اور بیچ کر دو سو اس امر پر زور دیا
 لیا تھا کہ اگر یہ ایک سو تھوڑا قابل اہم تھا تو بھی وہ یقیناً قابل
 اہم تھا اور دوسری سو حصیت کی بنیاد پر دو سو کو دیکھائی جائے
 مدعیان کو پورے وراثت حاصل ہونی تھی۔ ان عذرات سے
 جنت اس حالت کے دو سو بصبہ مرافقہ بحث کی گئی تھی دراصل دو
 سو اور تین سو طلب پیدا ہوئے تھے۔

(۱) آیا وہ بیس جو ایک سو سے مدعیان کے حق میں کیا گیا
 جائز ہے تھا؟ (۲) اگر یہ حالت نہ تھی تو آیا دعوے میں انکی حصیت
 کی بنیاد پر دو سو صاویجائی چاہئے تھی جو ہر سو وراثت حاصل ہونی
 پہلے امر تین سو طلب کے متعلق مدعیان کی دلیل متدہ دلیل دلیل
 اس کی طریقوں سے میں کی گئی تھی اولاً یہ ظاہر کیا گیا کہ یہ قطعی
 تین سو کے طور پر تھا کیا جانا چاہئے تھا کہ لائق منصف نے قرار دیا
 تھا اور اس واقعہ پر زور دیا گیا ہے کہ یہ تین سو بہت وسیع
 حقوق عطا کئے گئے ہیں جس کو ان کو ہونے یا مکان بنانے کا
 حق داخل ہے اور یہ کہ دخل کر کر کا کوئی حق متعلق نہیں کھا گیا ہے
 یہاں نہیں قرار دیکھا کہ فریقین متساویہ کے مابین کافی وجہ
 یہ قرار دینے کی جس کہ یہ تین سو کی نوعیت اسکے علاوہ ہے جو وہ ظاہر تھی
 یہ متعلقہ امر کسی کے کہ رقمیہ کے بمطابق وہ دکان جو محفوظ رکھا
 گیا تھا نہ یاد دہانہ فریقین کے مابین کسی نزاع میں موجودہ مدعیان
 کے حقوق متساویہ کے بموجب پتہ گیرندگان کی حیثیت سے ہی
 ان کے حقوق ہو سکتے ہیں اپنے پتہ دہندہ کے خلاف انکی طرف سے
 دعویٰ کیا جانا ممکن نہ تھا اور نہ وہ مدعیان کے خلاف یہ دعوے
 کر سکتے ہیں اس کو مارکان مطلق تصور کیا جائے۔

دوسری بحث یہ ہے کہ وہ ٹیکس یا اس کا غرض کے پتہ
 گیرندگان تصور کئے جانے چاہئے۔ اور تیسری بحث یہ ہے کہ وہ

آسامیان شیعہ معین منظور ہونے چاہئیں چکی نمونہ قابل اہم تھا
 دوسری بحث کی حد تک ٹیکس داران احکام مندرجہ قانون
 قرار عائد تھے کہ یہ غرض تھا آسامیان ہوتے ہیں اور ان کا نام سیان
 خان (۱) میں یہ قرار دیا گیا کہ یہ حالت ۲۲ تا ۳۱ کے احکام کا
 تسلسل کی پتہ دینے سے ان سے تعلق ہوتے ہیں۔

تیسری بحث کی حد تک یہ ہے ظاہر ہے کہ گیرندگان کو دوسری بحث
 عطا کر کے تین سو آسامیان شیعہ معین کو حاصل ہوتے ہیں اگرچہ یہ نام
 بھی (۲) میں قرار دیا گیا ہے کہ یہ شیعہ معین کو معاہدہ قائم
 نہیں کیا جاسکتا تھی وجہ یہ ہے کہ آسامی شیعہ معین کی تعریف دینے
 قانون کو میں کی اور کوئی شخص آسامی شیعہ معین کے زمرہ میں
 داخل نہیں کیا جاسکتا جو تعریف کے تحت نہ آتا ہو وہ قابل اہم تھا
 بخش حالت جو اس طور پر اخذ کی گئی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دفعہ قانون
 میں آسامیوں کی بہت سی قسمیں تھیں جو حکایت یہ ہے کہ یہ تمام شیعہ
 گیرندگان نہیں ٹیکس داران داخل ہیں آسامیان غیر غریبہ کی کمی
 میں داخل کرنے پڑتے ہیں ان پتہ گیرندگان کیلئے کوئی کافی حکم
 وضع نہیں ہے جو انکی معاہدہ کی رو سے قابض ہوں اور اسکی
 میں فریقین کا نشانہ دلیل ہو جاسکتا ہے۔

چوتھی مسئلہ تھا تو مدعیان کا باپ فوت ہوا اور اس
 کی نسبت ان کا حق جکا انہوں نے ادعا کیا تھا قطعی ہو گیا تھا جو یہ
 کی غرض قابل اہم تھا تھی یا نہیں یہ یقیناً قابل اہم تھی چونکہ ذیل غرض
 پہلے اپنی غرض بذریعہ متعلق کر کے نسبت پانچ کے متعلق مدعیان
 ابتدائی سے اختلاف کیا تھا اس لئے ان سے یہ استدعا کی گئی تھی کہ
 حالت کا خیال کریں جو یہ دعویٰ تھی اور فریقین کے مابین انصاف
 کریں انہوں نے ایسا عمل کر لیا اس بنا پر انکار کیا کہ اس سے دعوے
 کی نوعیت تبدیل ہو جائے گی۔

(۱) ان میں کینر جلد ۱ صفحہ ۵۵۵ میں لاپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۲۹

۱۲۹۳
 نام
 رام مرہ
 (۱) یاد
 ص ۱۲۹

۱۵۰ دلو ۱۵۰
م

۱۵۱ دلو ۱۵۱
م

۱۵۲ دلو ۱۵۲
م

اس واقعات کا محاذ جو دوران مقدمہ میں ہو رہا ہے۔
۱۔ عوامی حشرات کی وقت۔

احکام مندرجہ قانس مزاحمان اگرہ نقل کر کے حرس سے
ٹھیکیدار آسامی ہوتا جو اور ۲۳ تا ۲۴ قانون ذکر کے حکام
جہاں نقل کی سیٹھ دیتے سے ہے ٹھیکیدار سے نقل ہوئے
اتہا سام سالانہ انڈین کینسر علیہ دفعہ ۲۵ کی تقلید کی۔
آسامی بشرح میں کی فریق دفعہ قانون مزاحمان اگرہ
میں کی گئی ہے اور وہ تمہیں جو قریب کے تحت نہ آتا ہو آسامی
میں کے ذمہ میں داخل ہیں کیا جاسکتا۔

پہلے بشرح میں معاہدہ کی رو سے قائم نہیں کیا جاسکتا۔
پہلی نام بھی انڈین ٹاویورٹ اور آداب و ۲۵ دفعہ ۲۵ کی
تقلید کی گئی۔

۲۔ انہیں بغرض انصاف رسائی اجلاس کی ہیں اور جریقیں
کے حقوق واضح ہوں تو بعض اصطلاحی غلطیوں کوئی
ی انتہا انصاف کرنے سے منع نہیں کیا جاسکتی۔

۳۔ انہیں بایں کے ایک پہلے کی بنیاد پر جائزہ کے قبضہ
نہیں دئی گئی۔ یہ دعوے پر طبق مزاحمان خارج کیا گیا تھا گو
مندان میں انکا بایں فوسٹ ہو گیا تھا اور سندھو کا دوا
لاہب انکا حق اور ایسے بایں کے وارث ہونے کی نیت میں
کا حق تسلیم کیا گیا تھا۔

۴۔ فرادہ کیا کہ مئی کے دوسرے میں وراثت کی بنیاد پر ڈگری
صادر کیا جانی چاہئے اور انکو بعض اسوجہ سے اسمر لودھو
کر کے اجازت نہ دینی چاہئے کہ انہوں نے عزمیہ دوسے کی
ترسیم کی اسدہ انہیں کی تھی یا اسوجہ سے کہ ترسیم کا اثر دوسرے
کی فوجیت پر پڑے گا۔

مزاحمانی بنیاد پر ڈگری ممبروں کے درمیان میں اور پورے
۵۔ جولائی ۱۹۲۱ء

مخایب مزاحمان - شریو ایس باجپائی -
مخایب افیو علیہم ڈاکٹر ایم ایل مارکولڈ سٹریس سی داس
فیصلہ یہ مزاحمان ۱۵۰ جو ۱۵۰ دھرا راجی کے قبضہ کے دوسرے
سے پیدا ہوتا ہے جو موضع ہا تا منلع غازی پور میں واقع ہے۔
ایک شخص بیا کے بیٹے ہیں۔ بیا اور مقابل مدعی علیہم نے بالا
شتر اک ایک آٹھارہ بیٹے تین قطعات سیرا راجی کا جہاں
۲۔ سیکر ۱۵۰ ہا سے سالانہ دکان کے عوض لیا گیا تھا۔
اور اگر کے حال کیا۔ بیا نے اس بیٹے میں اپنے حق کے غلطیوں کا
ہیہ نامہ لکھی۔ ال پی بیٹوں نے بیا کے بیان کیلئے کی تھی۔
پہلی کی بیا پر مدعیان نے موجودہ دعوے رجوع کیا ہے۔
یہ بیان کیا تھا کہ ایک خانگی تعمیر کی رہا ہے یا اسوجہ سے
ارضی پر قانون تھا اور یہ کہ مئی کے مقررے اسکو ناجائز طور پر بیا
کر دیا تھا مدعی علیہم نے یہ غلطی نہیں کیا تھا کہ بیا نے نہرا نہ
اپنا دھرا راجی کیا تھا یہ قرار دیا گیا ہے کہ یہ غلطی نہیں ہے اور
وہ اب متبع طلب نہیں ہے انہوں نے یہ بھی بیان کیا تھا
کہ بیٹے کے بموجب بیا کے حقوق ناقابل انتقال تھے اس مدعی پر
دووں اسخت مدالتوں نے بحث کی ہے اور اس عدالت
کیرو پرو مزاحمان میں اسپر اعتراف کیا گیا ہے یہ نہ صرف نے
قرار بخیر اس سے مخلصی حاصل کی کہ انتقال کو بیٹے کی شکل میں
تھا دھروہ دراصل بیٹے مطلق تھا اس راس کے بموجب بیٹے
پیدا نہیں ہوتا تھا ڈسٹرکٹ ج نے یہ قرار دیا تھا کہ دسا وریا
پڑھا اور اسکو کوئی دوسری شے تصور نہیں کیا جاسکتا تھا اور
نے مدعی علیہم کے غلطی کو منظور کیا اور دوسرے خارج کیا۔

تسین پر باد،

١٢

7

7

7

7

میں اور حالات تھے کہ اگر کسی مشورہ کرتے ہوئے یہ لگتا ہے ابتدائی کسی
 دگرہی بحال کرنا سوں ان حالات میں میں یہ ہر بات یہ تا سو کہ اگر
 اپنا تمام خزانہ خود بخود ہشت کرے۔
 مرنے والا ہو گیا

ہائی کورٹ میں

مرفعتانی یوانی

نمبر مقدمہ ۴۴۲ باب ۱۲۱۱ عن مقدمہ حوالی ۱۹۲۳
 باعلاص لا۔ سر ڈائن ترمزائے حیات جس میں سر جیسٹ کلونٹ اسکا
 نشان پڑا اور پھر وہاں مرنے کا حکم دیا اور پھر وہاں سے مراد علیہ السلام
 تقسیم ہوا اور پھر دہشتہ سہ سو دو اور کبھی نسبت ذاتی معاہدہ۔ انصاف کے
 کا دعویٰ۔ جاہ اور یا رسول اللہ کی کہنے دہرے اور فرار دیا سکتی ہے۔

درمیان دو ایک مکان سالوس میں ہیں کسا چیرا فریڈی ابا
 سرود جب دا تھا اور ایک ہمسائیگی کی نہیں ہیں اس کی حرکت
 تھی کہ مری، چم ایک دوکان پر قاضی کرادے جائے گی
 جس کا یہ کردار دہن کو سو کر ایک جزو میں عا کا ہے بھر ایک
 باقی سرود درمیان ادا کرینگے اور یہ کہ سب درمیان اصل رستم
 سالوس ادا کرینگے اور دہن سے لکھا گیا تھی ہونگے ان کا کہ
 کہدو علی میں۔

فرار دیا گیا اور ایامیہ کہ شریعت پر کیا تعلق ان کا کہ میں کو تھا وہ
وہ تھا میں بیان کی گئی تھیں اور یہ کہ یہ تھا کہ کرنے کیلئے کوئی
موجود تھا کہ چار نویر جو کہ ادائیگی کا بھی بار تھا۔

(۲) کہ اس نے صرف اہل تم کو ادا کر کے دھماکا اٹھا کر دینا
کے متعلق تھے۔

5142

مقامه تالیف بنیاد فی فیصلہ صدرہ مبارک نیشنل جنتانہ آباد سورخہ ۱۶ جولائی
مشرقیہ ترم فیصلہ صدرہ مبارک نیشنل جنتانہ آباد سورخہ ۱۶ جولائی۔

اس واسے کی تائید میں دیکھئے کہ اہل علم نے اعتبار کی بھی یہ بحث کی گئی ہے کہ ایسے باب کی وفات پر دعویٰ کو مرصعہ نمونے کی رسم کی نہ دعوت پیش کرنی چاہئے تھی اس میں شک نہیں کہ یہ اہل جمع طریقہ ہوتا ہو اختیار کیا جاتا ہے تھا لیکن یہ ممکن ہے کہ انہوں نے اس اصطلاح جو آمدی پر جویش نگری سے لے کر طرز العمل کی طاعت اسکو غیر ضروری سمجھا تھا یہ صرف کی علامت میں عدم میں اس مسئلہ کو دیکھ کر غلط فہم ہو گئی ہوگی اور تصنف نے اصطلاحی استہضائے اس حدیث سے منقول کیا

تھا کہ اس کا کل اندرہ کھاروں اسی وقت جب انہوں نے یہ علوم
 کیا تھا کہ دستر کا اس امر پر غلبہ ہے کہ اس کی ایسی کو نماندہ کریں کہ
 درمیان کیسے ضروری ہو گیا کہ وہ اس امر پر زور دیں اور انہوں نے
 وہ اصل اسیر اور دانا تھا کہ ال بی فیہ اجم ہو گیا تھا عند التین انصار
 کیے انہوں نے پہلے جب یقین کے حقوق واضح ہوئے تھے میں نہیں
 خیال کرتا کہ اس قسم کے غفلت اسلامی مذہبی بنایا ہے انہوں نے
 لوگ ماما جائے۔ ان حالات میں یہ پہل ہو گا کہ دعائیہ کو از سر نو دے
 کر (۱) بدایت و سمانے۔ اس کی شک نہیں کہ بحث میں یہ ظاہر کیا گیا
 تھا کہ کس کی اگر یہ امر عادت ایسا الی میں پیش کیا گیا ہوتا تو کچھ
 مرد و عورتی ہوتی جو ممکن ہے کہ دیکھ کر پیش کرتے۔ ایسی کسی جواب دہی
 کا تصور کرنا دشوار ہے کہ کوئی فریقین کے مابین سے شہد امر ہے کہ

یاد و عیان کا باب تھا اور یہ کہ جی وہ شخص جس جو اس کی وفات پر
ای غم سے کہہ سکتا تھا کہ تم لوگوں میں اس کی وفات کی کوئی خبر
ہیں نہیں کہ جس کی وفات تم لوگوں میں اس کی وفات کی کوئی خبر

تھی، غینین کے مابین کوئی دوسرا سوال نر اسی نہیں ہے جس کے
معلق ان میں سے کسی کو بچا ہے۔ وہ دوسری کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا

ان وجوہ کی بنا پر جو اوپر تحریر کی گئی ہیں میں مزید منظر کو کرتا

6-17-41

12

اسمیت

۱۵۴

کے لیے یہ سارا
ہم
کچھ اور بھی
دیکھو

شعبہ نہیں ہو سکتا کہ ان مقدمات میں صاحب جلدہ کی نسبت کیا جائے
 کہ وہ زمین کی ادوی کیسے کہتا ہے تو ہنسک طور پر یہ حال کیا جائے
 ہے کہ "یہ صرف زمین کی اہل رقم بلکہ وہ سو بھی وہ اہل ہے جو اس رقم
 پر وہ یہ لادائی دوسرے مقدمات میں یہ لادائی بعض تاریخ مقررہ ملک اہل
 رقم اور سو کی ادوی کیسے کہیں کی گئی ہو تو یہی یہ نتیجہ لایا جاسکتا ہے کہ
 اگر جائداد تاریخ مقررہ ملک نہ لکڑا جائے تو یہ مقصود تھا کہ وہ اس
 سو کی ادوی کیسے کہیں جو تاریخ مقررہ کے بعد بھی واجب ہو اور دوسرے
 مقدمات میں یہ کہتے ہیں جس کی حد راہبام اور خود رہنما کی تمام
 شرائط سے خارج اخذ کئے جائے ہیں لیکن مقدمہ حالیہ میں یہ معلوم ہوا
 ہے کہ شہرہ کا تعلق انفکاک میں سے ہے وہ خود معاہدہ میں صراحتاً بیان
 کی گئی ہے اور انہیں ہر دو دوکان برعوض دخل محال کر سکتے ہیں اور
 منافع سے سود کے سوا صرف یہ مالہ خود اپنے آپ کو اور کس میں باقی روٹی
 رہا نہیں کو اور اگر جائے دتا اور میں کسی مقام پر یہ صراحت نہیں کی
 ہے کہ اس سے زیادہ کی ادوی کی کثرت کے طور پر ہر دوہ جائداد پر قبضہ
 کرنا جائیگا اس کے بعد جب ہم ان شرائط کو دیکھتے ہیں جن کا تعلق انفکاک
 میں سے ہے تو صرف یہ بیان کیا گیا کہ ہم اس رقم مذکورہ بالا اور اگر نیچے
 تو ہم یہ دیکھ رہے ہیں لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ اس ضمیمہ شرط کی
 سو کی اہل میں ہم کو کوئی نتیجہ اخذ کر بھی نہیں لے سکتے ہیں کہ مقصود یہ تھا کہ
 ہل میں کہے کہ انفکاک زمین کی اجازت دیجاتی نہ صرف مالوں سے اہل
 رقم اگر جائے بلکہ سو کی ایسی لٹا یا رقم بھی اور اگر دیکھا ہے یہی ادوی کا
 خود اسوں نے اقرار کیا تھا الفاظ بالکل واضح ہیں۔ ان کا تعلق شرط
 مالوں سے اہل رقم سے ہے کہ زمین میں اور ہم معلوم ہوتا ہے کہ ان حالات میں
 ہم دست دین کی ان شرائط کی حدود تفسیر کر نیچے اگر ہم یہ کہیں کہ اہل اس کے
 گندا ہوں؟ انفکاک میں کی اجازت دیجائے انہیں نہ ہوں، ۱۳۹۱
 رقم مالوں سے ہونا کرنی چاہئے جکا اس میں سارا کیا گیا ہے بلکہ انہیں سو بھی

صفحہ ۹۶

اداکرنا چاہیے جس کی ادوی کا انھوں نے ذاتی طور پر اقرار کیا تھا اور جس کے
 متعلق معاہدہ کے کسی مفہوم سے یہ نہیں ظاہر ہوا کہ جائداد اس کی
 ادوی کیسے یہ بار کھینچی تھی۔

عدالت ابتدائی اور طرق مرقفہ سارا ڈیٹ جج دونوں نے نتیجہ اخذ
 کیا کہ سود کی ادوی کے نتیجہ لادائی نہ لکڑا جاسکتا ہے کہ لائی جاسکتی تھی یہی رہا
 میں نے فیصلہ کی تائید نہیں کی جاسکتی اور عدالت ہذا عدالت ہائے عدالت
 میں انھوں نے خریدا کیا تھا یہ مرقفہ غلط کیا جانا چاہئے عدالت میں
 تحت کی دگری نسخہ کیا گیا کی ساریت کی رقم عدالت میں اہل کی
 ہے۔ ایسی حالتیں مرقفہ مرقفہ جائداد پر قبضہ پانچے تھی جس میں جب
 وہ قبضہ حال کریں تو مرقفہ علیم عدالت سے رقم ادا کیا سکتے
 مدعیان اس سنان کے مستحق ہیں جو جائداد سے پیدا ہوتا ہے
 جبکہ شہر تاریخ اذ حال رقم سے تاریخ خراج کی قبضہ تک کا مالہ کے
 حساب سے کیا جائیگا۔

جسٹس کلونٹ سہا جی تھو ہوں مرقفہ غلط کیا گیا

ہائی کورٹ کلکتہ

مرافقہ ثانی دہلی

نمبر مقدمہ ۲۰۳۳ مائے ۱۱ شمسہ ۱۵ نومبر ۱۹۲۳ء
 باطل اس جسٹس سراسر توش کریم جی ہائٹ و شہر میں رہن
 میر سید کریم علی مرزا بنام چکوری گہن شہرہ
 عدالت مرقفہ علیم
 لٹا ہم بعضہ تعمیل دگری بنی بفریب۔ مشتری دیام کی جنسیت خرمیلا
 نیک نیب بلا طارے کے توشہ غازی نو مستہ انصاف عدل اور
 نیک نیب کے اصولوں کا اطلاق۔ پلیدہ لنگ۔ صدر کا مرقفہ خانہ پیش
 کیا جانا۔ ضابطہ۔

انجیل نمبر ۱۲۹۹ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ کبھی زمینداروں کو لگان ادا کیا تھا تو یہ ہوا
 ماکہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء کو کہہ سکتے ہیں کہ ہماری لال اس کی بیوہ
 نہ امی اوی کے خلاف چھپنے کی باز یافتگی کیلئے دعویٰ رجوع
 پا جو من ابتدا کی ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء کو ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء کو چار سال
 کے لگان کی تلافی اس دعویٰ میں ۲۴ جون ۱۹۱۳ء کو
 طرفہ ڈگری صداورنگی نہیں ۱۲ نومبر ۱۹۱۳ء کو ایک نلام واقع
 رہا تھا جس میں پیر شری گہوش جواب ہمارے ہر طرف کے حصہ کو عرض
 ٹ کا شری بن گیا۔ مناسب وقت میں نلام منظور کیا گیا تھا
 وجہ شری قبضہ حاصل کر کے لے گیا تو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے
 بیان کیا تھا اس کا جگہ اہوا مدعیان نے اسپرید دعویٰ ۱۳
 ی ۱۳۱۳ء کو کی طرف ڈگریات و من بعد کے قبضی نیلامات کی بیخ
 تذازع اراضی کے قبضہ کی باز یافتگی کے لئے اس بیان کے
 یا تھا کہ گہوشوں نے زب کر کے انکو منفعہ کرایا تھا مدعیان کے
 مطابق زب دعویٰ اور کارروائیاں قبل اس تمام توٹوں کے
 اخراج کرنے اور عدالت میں تفسیل کی جھوٹی رپورٹوں کے پیش کرنے
 پر تھی۔ مدعیان نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ ظاہر شری مہر قیر
 ہوٹوں کا پیرا کردہ تھا جنھوں نے ایک قیدی جاندار بہت ہی خفیت
 بہت خریدی تھی گہوشوں نے نلام ثانی کے شریوں کے ذریعے نلام کے
 شری کی بیوہ کو کین نام کو بطور مدعیان کے فرق بنایا گیا تھا لیکن
 ان عدولے میں بہر صورت کا ذریعہ صرف شری دہم نے اعتراض کیا
 تھا اسے زب کے الزام کی تردید کی اور یہ اقرار کیا کہ اسے خود
 اپنے طور پر خریداری کی تھی عدالت ابتدائی نے یہ قرار دیا تھا کہ
 زب کا الزام بروہ شہادت ثابت نہ تھا اور دعویٰ خارج
 یہاں پر طعن مرافعہ سیدار ڈیٹس جج نے اس فیصلہ کو منسوخ کیا ہے
 و انھوں نے یہ قرار دیا ہے کہ دعویٰ قبضی کارروائیاں (زیانہ

تفسیر یہ کہ دعویٰ ہونے کا روایتاً قبل میں نام کسی کے گھر
 سے تھے اور یہ کہ ہمہ داران متعلقہ نے عدالت میں بیان کیا ہوا ہے
 پیش کی تھیں اس کی ایک موبوب مرابطہ سے جج نے مقرر دیا ہے کہ کوئی
 اور نلام کو منسوخ کیا جانا چاہیے اور جاندار مدعیان کو واپس
 کی جانی چاہئے جو وہ مرافعہ میں شری نہیں لے سکتے کی ہے کہ
 شری نیک نیت بیونس بل بلا اطلاع سے وہ جاندار قبضہ
 رکھنے کا تھی جے گو یہ قرار دیا جائے کہ دعویٰ کارروائیاں تفسیل
 فرماتے ہوئے ہیں۔ اس مسئلہ کی تائید میں فیصلہ جیمز نام کرشنا
 پراست لال کیا گیا ہے مدعیان مرافعہ طبعی نے اس وقت پر عمر ۱۲
 کیلئے اور یہ بھی بحث کی ہے کہ خریداری بیونس بل بلا اطلاع
 کی جوابی اگر وجود ہو تو بی ضرر ہے کہ وہ حاصل لقمہ سے بیانیہ
 کی گئی اور ثابت کی گئی ہو۔ اس مسئلہ کی تائید بل طرفی جنرل بنام
 بائی ٹاسٹیفک گوانا کمپنی (۲) و مہا بل ٹسٹ ایڈ پائس کا ٹسٹ
 کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ہم نے خریداری بیونس بل بلا اطلاع کی
 جوابی کا عدلہ نامنظر کرنا اس بنا پر درست نہیں خیال کیا ہے
 کہ طبعی نام یا امور متعلق طلب میں سوال خاص طور پر نہ شری
 کیا گیا تھا اس نقص کی اصلاح اگر ضرورت ہو تو خریدگی نسبت
 شری سے مقدمہ پس کر کے کیجا سکتی ہے۔ یا بعض موص جو کہ جوابی
 بعض اوقات منسوخ کی گئی ہے جب بعض الامر پر یہ عند پیش کیا گیا
 ہوا اور مہینہ واقعات سے وہ جاندار اخذ کیا جاسکتا ہو، ملاحظہ ہو
 ٹیلر بنام لیک لاک (۴) ایس ایم اس امر کی جانچ کریں گے
 کہ آیا مدعی طلب نے دعویٰ کوئی نفس الامری جوابی کی جو شروع ہی
 یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ اس کے ایک طویل سلسلہ میں عدالت نے اس پر
 کی گئی ہے کہ قبضی نلام جو ڈگریات کے ذریعے بنایا گیا ہو عدالت قبل کسزہ
 کے رد و رجوع است شری نے پر منسوخ کیا جاسکتا ہے کہ یہ ثابت کیا گیا ہو

راہ گہوش
 بنام
 شری گہوش
 (دکلا ہے)

(۱) انجیل نمبر ۱۲۹۹ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ کبھی زمینداروں کو لگان ادا کیا تھا تو یہ ہوا

سورگہ مستس
اکی کو مس
ملکت

کمی لڑی کی دوسرے کے معاملہ میں۔ وہ دیکھی اس طرح یکہ نہ
کی خریداری کا اصول یا کو کا کرنی قاعدہ ہیں یہ اس طرح
کے اس حقیقت کے سوال کا نقطہ میں ہو بہت زیادہ متا
یہاں کہ صرف مقررہ دی کے قریب کیا جاسکتا ہے۔
اور اس رسائی کی یہ ایک متوال دہائی ہوگی اگر حالت اس امر پر
ہو کہ وہ مزید قلعی خریداریوں کو طوا یا خریداری کی یہ
دل ملا اطلاع کے اصول کو متعلق کر کے محال رکھے۔
خریداری میں بدل یا اطلاع کی جو ادھی کا عداس یا پیرا
نہ کیا جاتا ہے کہ یہ سوال خاص طریقہ سے لیدنگ یا ہور شیخ
طلب پر پیر ہوتی کیا گیا تھا نقص کی اصلاح اگر ضرورت
تو اس طرح ہو سکتی ہے کہ حرج کی نیت شرط کے لحاظ سے مقدمہ
و اس کیا جائے یا انھوں میں جہک یہ جویدی بعض اوقات قبول
کی گئی ہو کہ متعلق نفس الامری و مدین کیا گیا ہو اور
میں واقعات سے تنہا طور پر ضبط ہو سکتا ہو۔
میں ایک بعد اتنی غلطیات سے جو فائدہ طور پر مل سکے ہو
ایسے شری کو حاضر وقت حال ہوگی جو نیک نیتی سے اور اطلاع
حاکم احوال نہیں کرنا یہ وہ کہ عدالت کو کامیابی کیا تھا وہ
دائمی و اس کا ہر کام جو شری کی نیک نیتی کی منہج پر مختلف حالات
میں بہت مختلف وقت کا ہوا ہے لیکن تمام مقتضات ثابت کرنا
یا کہ اسے نیت نئی سے عمل کیا تھا اور اس کو قریب کی اطلاع نہ تھی
اور شری کو ہوتا ہے قاعدہ میں عمل کہ ایک ان خصوصیت ہو
ہے قاعدہ میں نہیں ہے کہ ہر شخص کے لئے خاص رعایت کی گئی ہے
کہ کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ دے یاں مطلق یا اس کا نہیں اس کو
سہجانی نہیں ہوا ان تمام کے ساتھ رعایت کی جائی جو ظاہر
کریں کہ انہوں نے کیا ہی کیا تھا میرے دی ہے۔

حرفہ بارہی ڈگری متعدد سبار و شش پہلی نوٹ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۸ء
مترشح ڈگری متعدد نہفت ہوڑہ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۱۹ء
مخالف ہر خان۔ ڈاکہ مار کا نامہ مترابو ہو پیدہ امار گہوشی پرا تھا
نامہ تفریحی۔
مخالف افیم باونہ تھا اچھ رائے۔
سپٹس کمرچی۔ اس مقدمہ کی باڈا و باہلہ الزام الیہ لڑی
جو عدلیان کے مورثوں نے ۱۸ مئی ۱۹۱۹ء کو گہوشوں کے ایک خاندان
بیکل ہوڑوں مقررہ پٹہ خال کی تھی۔ عدلیان اپنے پیشروان کے
نامہ اپنے زمیندار کو کھو گان ادا کر کے قابض رہے یہاں تک کہ
مدعی علیہ پر ۱۳ فروری ۱۹۱۹ء کو اس میں بدل کیا تھا جس نے
عدالت کے توسط اس بیان سے جو کجی حال کی گئی ہے ۳۱
نومبر ۱۹۱۹ء کو بقایا کے دکان کی ایک ڈگری کی تھیں اس امر میں
خریدی کی تحقیقات کرنے یا نہیں معلوم ہوا کہ مجھے پٹے کے متعلق کیا
واقعات پیش آئے تھے اور جو واقعات انھوں نے معلوم کئے تھے
انکو بالاختصار اس نیت پر بیان کیا جاسکتا ہے۔
۱۹۱۹ء میں گہوشوں نے عدلیان کے خاندان بقایا کے
کیسے دعوی کیا اور اس کی ایک کیلئے ڈگری حال کی کچھ خرید
تفصیل معلوم نہیں کی گئی کہ باقی مقدمہ کے کاغذات قواعد سند
تاقون کے مطابق تلف کر دئے گئے ہیں یہیں ظاہر ہوتا ہے کہ
اس ڈگری کی تفصیل کیسے کوئی در خدمت امر گشت ۱۹۱۹ء کے ایک
کیسے تھی جب رقم ڈگری شدہ اور پٹہ خرچہ کی وصولی کی گئی کا راز
رجوع کی گئی تھیں اور نومبر ۱۹۱۹ء کو ایک نیلام واقع ہوا تھا
ایک شخص بہاری لال اس سٹونی صرف ایک بولی بولنے والا
تھا اور اسے جسے میں پڑ خرید لیا یہ نیلام ۳۰ جنوری ۱۹۱۹ء
کو منظور کیا گیا لیکن شری نے کبھی تو سہ عدالت قبضہ کی حرجی

پیشور گرو مش
پنجابی گرو مش
و لاکھ

464

[illegible]

عیسیٰ بنام سوز کوری دس (۱۰) میں تھی جہاں کہہ کر وہ پورے
 ہوش حیدر باکچی تمام دو رکعت (۱۱) کے متعلق روایا لکھا
 حبیب پڑھ کر دیا گیا تھا کہ مدعی کا طرز عمل کسی دعویٰ میں خواہ کتنا ہی
 فریاد نہ اگر شری کو فریب میں نہ بہا گیا ہو تو نیلام کے جائز
 اور گری کے اقصیٰ کا اثر نہیں پڑ سکتا جو کہ فیصلہ میں لازم واقع
 ہوا تھا جس میں ہر نے یہ درکار نہیں کی کہ اگر اس کو سیم ہی کر گیا
 تو اس میں ایک مختلف قاعدہ یا اثر سمجھا جائے جب نہ محض
 دگری بلکہ کارروائیاں فیصلہ میں ہی فریب ہوں " اگر کوئی نیلام
 فریب سے وقوع میں لایا گیا ہو تو وہ ایسا نیلام ہونا چاہیے جو عدالت
 کے محتاج نہ ہو یا استعمال سے گرا لیا گیا ہو اور ایسا نیلام دگری
 کے جو انہی دم جو ان کے قطع نظر نہ واجب اثر ہو گا اور ہشتی
 لازم اس کا اثر نہیں ہو سکتا کہ کاپی خریداری کو بھال کر کہہ دے
 اس کے کہ وہ کارروائیاں تھی بنا پر وہ ہشتی بنا تھا فرمایا گیا
 اس سے کی تقلید میں یکا پر شاہ سنگ نیلام و ٹھیل (۱۳) میں لکھی
 تھی میں اب کو جو صاحب نیلام علی الدین صاحب (۱۴) سے اخلاص
 کیا گیا اور وہ ہشتی دی نیلام مستحقانہ دس (۱۴) کا حوالہ دیا
 گیا ہے لیکن اس کی جب فریب کی وصیت و دعویٰ تک محدود ہو وہ
 کارروائیاں فیصلہ پہنچی جاویں نہ ہو تو یہ قول دیا گیا ہے کہ بیگانہ ہشتی
 جو فریب میں فرق نہ تھا وہ جس کو اپنی رقم دے کر فیصلہ میں اس کی
 اطلاع نہ کی منظور کر لیا گیا۔ ملاحظہ ہوں کہ چند نیلام نیچے
 سنگ (۱۵) اب وہ اب بائیکا نام لکھتا اور (۱۶)۔

اس طرح سے اس وقت میں ایک ناول اور کئی سلسلہ

(۱) گلشنِ کوثر طبع صفحہ ۱۱۱۲ اور کئی سلسلہ طبع صفحہ ۱۱۱۳
 (۲) گلشنِ لاہور طبع صفحہ ۱۱۱۴
 (۳) انڈین لکچر ٹیبلٹ طبع صفحہ ۱۱۱۵
 (۴) گلشنِ کوثر طبع صفحہ ۱۱۱۶
 (۵) انڈین لکچر ٹیبلٹ طبع صفحہ ۱۱۱۷
 (۶) انڈین لکچر ٹیبلٹ طبع صفحہ ۱۱۱۸

وہ کہتا ہے کہ یہاں سے اڑھائی لاکھ روپے کی آمد ہوگی۔
 کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ یہاں سے اڑھائی لاکھ روپے کی آمد ہوگی؟
 (۱) کلکتہ کی وکیل نوش جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ (۲) کلکتہ کی وکیل نوش جلد ۲ صفحہ ۲۴۲
 (۳) کلکتہ کی وکیل نوش جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ (۴) انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۲
 (۵) انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۲

کر آیا ہے یہ جس کہ آیا ان مقدمات کے لحاظ سے جن کا ذکر
 پہلے اس مقدمہ میں کیا گیا ہے جو یہ ہیں۔ بمعاملہ شہزادہ
 (۳۱) بمعاملہ شہزادہ (۳۲) بمعاملہ نادر (۳۳) بمعاملہ
 گدگد (۳۴) لارڈ بنام بنگوان (۳۵) اس نیلام سے
 جو تیل ڈگری مل میں تھا جو خریدار ایک نیت بونز بدل بلا
 اطلاع کی موجودہ با سابقہ قانون کے بموجب نیلام نہ کر کے
 سے ضمانت کی گئی ہے ہماری یہ رائے ہے کہ فیصلہ جابت
 یہ بیان کر چکی حد تک تجاوز نہیں کرتے کہ کسی حالت میں شہزادی
 کے خلاف نیلام نمونہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہر مقدمہ میں یہ
 کا علم اس عدالت کی ہوگا جو مقدمہ میں تحقیقات کرتی ہے کہ
 وہ اس امر کا تصدیق کرے کہ آیا یہ امر انصاف، عدل و یکسانی
 کے اصول کے مطابق ہوگا یا نہیں کہ نیلام نمونہ کیا جائے
 عدالت ہر مقدمہ کا تصدیق خود اس کی روئداد کے لحاظ سے
 کرے گی۔

اس لوہے پر یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ تجویز
 و تصویب یا اجلاس کمال کے فیصلہ میں لالہ منی دھر
 بنام گورنر ہندو شہزادی سنگہ (۳۶) میں جو ڈیشن کمیٹی کی
 رائے کا کوئی سوال نہیں دیا گیا ہے جس کا تصدیق ۲۶ فروری
 ۱۸۶۸ء کو کیا گیا تھا جو زمانہ نیلانی بریک بنام پروچن
 جرنی ۱۹ میں اجلاس کمال کے فیصلہ کے بعد کا ہے جس کا تصدیق
 ۵ فروری ۱۸۶۹ء کو کیا گیا تھا اور عبدالحی بنام بناب
 اج (۱۸) میں تجویز تصویب کے قبل کا ہے جو ۱۶ مئی ۱۸۶۸ء
 کو صادر کی گئی تھی۔ جو ڈیشن کمیٹی کے دو بروہہ اس عمر

(۷۱) ۱۸۶۹ء میر جیم ۱۱۶- (۷۲) ۱۸۶۱ء گجرات ۳۹
 (۷۳) ۱۸۶۲ء گجرات ۱۱۶- (۷۴) ۱۸۶۲ء گجرات ۱۱۶
 (۷۵) ۱۸۶۲ء گجرات ۱۱۶- (۷۶) ۱۸۶۲ء گجرات ۱۱۶

سے پیدا ہوا تھا جو ہندو شہزادی سنگہ نے اس معاہدہ کی تصدیق
 کر کے کر کے رکھ کر کہا تھا جو اس کی سوتیلی ماں اور سابقہ
 نے کیا تھا جس کی رو سے اس نے قرضہ جابت اور ذمہ دار یا بنی
 تیس بیوی سے اس کی جائداد کے خلاف اس کی نیلانی کے
 زمانہ میں ایک ڈگری صادر کی گئی تھی اور اس کے بعد عدالتی
 نیلام واقع ہوا تھا عدلی علیہ ذکر دیا اس نیلام کا شہزادی بنام
 اس کی حقیقت پر اس بنام پر اس کا کیا گیا تھا اور اس کے بعد
 اور نیلام بنی فریب اور سازشی تھا۔ معاملات کی تاریخ
 عدالت کے فیصلہ میں یا تفصیل نکال گئی ہے جو پرنسپل صدر
 کے فیصلہ کی رائے سے مرافعہ میں صادر کیا گیا تھا ملاحظہ ہو
 منی دھر بنام گورنر ہندو شہزادی سنگہ (۳۷) صدر عدالت
 کے دو بروہہ سمیت کی گئی تھی کہ عدالت مذکور کی ایک سابقہ
 علی عین بنام بادل خان (۳۸) کے لحاظ سے نیلام نمونہ نہیں
 کیا جاسکتا تھا جسٹس لارڈ و جینٹین نے یہ سمجھنا سب
 دل لگا میں نام نہور۔

لیکن اس مقدمہ میں یہ خصوصیت ہے کہ متبصری بیگناہ
 خریدار نہیں ہے بلکہ اس قسم کا ہے جس نے جانتی بد دیا تھی اور
 چاہا ہی ہے چاہے اس کو نیلام کر لیا ہے۔ جس کو کہہ شہزادی
 ایسے نیلامات نمونہ کئے جانے چاہئیں کیونکہ قانون کسی فریق
 کو یہ اجازت نہ دے گا کہ وہ خود اپنے فعل سے جابت فائدہ اٹھائے
 اس رائے پر جو ڈیشن کمیٹی کے دو بروہہ اعتراض کیا گیا تھا اور
 یہ سمجھ کی گئی تھی کہ یہ ظاہر کرنے کیلئے کوئی شہادت نہ تھی کہ نابھ
 کی ولہیہ اور مران کے مابین کوئی فریب یا سازش ہوئی تھی
 یا یہ کہ نیلام نابھ کی جائداد کے لئے نقصان نہ تھا۔ لارڈ جیم
 (۳۹) ۱۸۶۲ء کاک سٹری شمالی صدر عدالت کا فیصلہ جابت صدر
 (۴۰) ۱۸۶۲ء کاک سٹری شمالی صدر عدالت کا فیصلہ جابت صدر

شہزادی سنگہ
 بنام
 شہزادی سنگہ
 (۳۷)

۱۰۰

۲۵

۱۰۰

سید زری، ہم بیٹا بیٹی یا فریب کی بنیاد پر کہہ دے کہ ہم جو چاہیں کیا کرتے ہیں
 نیلا کہہ کر شام کو یہ یاد دہرے میں ہوا تھا۔

اس کے بعد ہم مہتممات کی تحریک پر غور کرنا ہے بیان
تبدیلی نظام کے جو اہم مسائل اور اعتراضات کیا گیا کہ ڈگری جو نظام
کی بنیادی ضرورت فریب حاصل کی تھی اس ترقی میں سرمدارنگ
نسبت بعض بدل بلا طمع کی حیثیت کا سوال چیف جسٹس سربراہ
ریکا کے لئے نیشنل بینک پیام پڑو (جی بی پی) (۱۹) میں محفوظ
رکھا تھا اس مقدمہ میں وزیر اعلیٰ سرمدارنگ پیام پڑو کو اس
میں پر قرار دیا گیا تھا کہ قانون بازیات نگاہ نگاہ کی رو سے
عدالت دیوانی میں اس نظام کی متبج کیلئے دعویٰ ہو سکتا ہے جو ایسی
ڈگری کی تعمیل میں واقع ہوا تھا عدالت مال میں حاصل کی گئی تھی فیصلہ
اس بنیاد پر ہی کیا گیا تھا کہ دیوانی عدالتوں میں ایک بنیاد پر
جے بی پی کو اختیار ہوتا ہے کہ ان ڈگریوں کو منسوخ کرے۔
جواب دینے پر یہ فیصلہ حاصل کی گئی ہوں اور فریب کے قریب کو ایسی ڈگری
کے ختم کر دینے کے لئے عدالت و انصاف اور نیک نیتی کے
قواعد کو نافذ کریں۔ چیف جسٹس ریکا نے اس کے بعد فیصلہ
داد کا اعلان کیا تھا اس مقدمہ میں عدالت مال فیصلہ تجویز
نالی وہ فیصلہ منسوخ کیا گیا کہ اس سے پہلے نظام کیا گیا تھا اور ایک مختلف
امر کے تحت یہ فیصلہ صادر کیا گیا تھا فیصلہ منسوخ کیا گیا تھا اس وقت
کوئی ایسا فیصلہ وجود نہ تھا جس سے اس نظام کی تائید ملتی تھی اس کی
رو سے دائرہ ہوا تھا یہ بتلانا غیر ضروری ہے کہ اس ڈگری کی متبج
تازہ کام ہے جسے موسسہ نظام واقع ہوا تھا اگر تشری نظام خریدار
یہ بیان کرنا کافی ہے کہ ڈگری جو فریب کی بنیاد پر
کی گئی تھی وہ خریدار کے لئے نظام کی مائیدہ کی گئی تھی فریب کے

(۱۹) مکی رپورٹ: ۱۵ اگست ۱۹۴۰ء۔

(۲۰) بی بی رفیعہ ٹھکانہ ایک، ارول ۲۲۔

فریقین کی ازشت و استمن سے ایک کیلئے بطور عینائی کے عمل
کیا تھا موصوفہ معذرت یہ بھی الزام ہے اگر وہ فریب جو بیان کیا
تھا بہ ثابت کیا جائے زندگی وادری کا معنی ہے "مقدمہ عبدالحی
نام، باب ۱۸، ج ۱، ۱۸۱) یہ سوال بالراست جو ضمیمہ میں
درج ہے اس میں جو کچھ کے خلاف عدالت بہار میں ایک ڈگری
مقرر کی گئی تھی اس سلسلہ کی غرض سے وہ عدالت سورج گڑھ میں
مقرر کی گئی تھی۔ قرضہ ڈگری شدہ عدالت بہار میں ۲۴ جنوری ۱۹۵۸ء
کو ادا کیا گیا تھا۔ عدالت سورج گڑھ کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ
ڈگری مقرر ہو گئی تھی اور فیصل کی اب ضرورت باقی نہیں رہی
تھی لیکن جب یہ اطلاع عدالت کو پہنچی تو اس وقت ۲۴ فروری
۱۹۵۸ء کو نیلام واقع ہو چکا تھا اور جلد ادائیگی کے متعلق
میں منتقل ہو چکی تھی اس سیریل میں ڈگری نے تیغ نیلام کیلئے دو
کیا عدالت ابتدائی نہ دے اس بنا پر خارج کیا گیا کہ عدالت کی پیش
گورڈ کا کوئی حق نہ تھا اور عدالت مراغہ سمیت نے اس کو سہا لے کر کہا
تھا بیٹس پٹت نے اس مضمون کے متعلق قانون پر تفصیل
بجٹ کی تھی اور بیٹن پٹل کے اتفاق سے بیٹن پٹل سوال بغرض
تخصیص اعلان کال کے سیر دی گیا۔

ایا ابن عدوات کے لحاظ سے جہیز شتر کی نے زور دیا ہے مثلاً
منع کیا جانا چاہئے یا نہیں یا دوسرے الفاظ میں آیا اور
کس تک نہیری ناش میں ڈگری کی تعلیل میں شتر کی کے حقوق
کی انگی بیگناہی اور لاطعی کے درجہ برہ قنعت اور خفالت کی وجہ
چیف سٹس بیگانے جس کے ساتھ حبش بیسی
حبش سٹس کر حبش غیر اور حبش سیکھ من ے اتفاق کیا
تھا اجلاس کال کو تیلہ حسب ذیل الفاظ میں صاف کر گیا۔
اصلی توافقی سوال جو اجلاس کال کے تصدیق کیلئے سپرد

فرما رہی تھی کہ اس کا جواب نفی میں دیا گیا تھا اور جو یہ پہلایا گیا تھا وہ یہ تھی کہ اس شخص کو جس نے دوسرے کے قصداً پہنچایا ہے یہ اجازت نہیں دیا جاسکتی کہ وہ اپنے فعل پر جاکے غرور سے فائدہ اٹھائے یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ جو ڈنشل ٹیٹی کی قسمی رائے کی بھی بہت وقعت رکھتی تھی یہ ہے۔ لیکن ہم بالکل اس مقدمہ کے حالات کو نظر انداز نہیں کر سکتے جہاں وہ رائے ظاہر کی گئی تھی۔ اب ہم اجلاس کال کے فیصلہ عبدالحی بنام فواب نارنج پر غور کرتے ہیں۔ وہ اصول جی مہرمت اس مقدمہ میں کی گئی تھی جی جی مال بنام شام لال مصر ۲۹ میں متعلق کیا گیا تھا اس مقدمہ میں ایک بھڑو ڈگری سٹاکسٹرا خاندان کے نابالغ ارکان کے خلاف ایسے حالات میں صادر کی گئی تھی کہ جامدادی اس کی طرف اس کی وجہ سے بابت نہیں کیا جاسکتی تھی۔ ڈگری کی تفسیر کے جانے کے بغیر نابالغان کی ان کے یہ اطلاق دی گئے تھے ان کی ذمہ داری تھی لاکر کیا تھا۔ اور کیڑو ڈگری کے جواز پر اس جابر غور کیا گیا تھا اس مقدمہ میں بھی ایک اور پر قائم مقامی نہیں کی گئی تھی۔ ایسی ڈنشل کے باوجود وہی تسلیم نے نیلام بیسٹہ فیصل میں جانکادہ غریبی تھی جس میں بارگبی اور جس میں بریج نے یہ قرار دیا تھا کہ خریداران اس ڈگری کی رو سے محفوظ نہ تھے جس کو کسی بہت ہی واقعی سے وہ ناجائز معلوم کر سکتے تھے۔ ایسے حالات میں یہ دارا فیصلہ جان علی بنام جان علی ۳۰ کے اصول سے مدد نہیں چاہ کر سکتے تھے۔ جہاں فریب کا کوئی سوال نہیں پیش کیا گیا تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ شخص اس پر جو قسمی ڈگری کی تفسیر میں جامدادی تھی اسے ڈگری کی دستاویز دیا گیا تھا اور اس کے اثر نہیں پڑتا

(۲۹) دی کی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۴۔

(۳۰) دی کی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۔

ہے یہ سوال پر نہیں چند باگجی بنام دو ارکان ۱۱ میں بعض غور پیش ہوا تھا اس مقدمہ میں دعوے اس غرض کیلئے رجوع کیا گیا تھا کہ ایک کیڑو نگان کی ڈگری کو جو ناٹو باذیافت نگان بنگال کیٹ بابت ۱۸۵۹ کی رو سے حاصل کی گئی تھی اور اس نیلام کو منوع کیا جائے جو اسی تفسیر میں واقع ہوا تھا عدالت ابتدائی نے یہ قرار دیا تھا کہ جملہ کارڈر تھے دعویٰ ڈگری و نیلام۔ مبنی بہ فریب نہیں اور ڈگری و نیلام کو منوع کیا اور شہری کے طرز عمل پر نگہ بندی کی جو ایک وکیل تھا اور دعوے کیلئے شخص اس جانب تھا بر طبق مرادہ اسٹریٹ بیج نے دعویٰ متفقہ ایسا قرار دیکر خارج کیا ملاحظہ تالی اس عدالت (جسٹس جیکسن جسٹس میکڈونل) نے یہ قرار دیا تھا کہ دعوے سے متعلق ایسا نہ تھا اور اس سوال کے خاص حوالہ سے مقدمہ تحقیقات کر سکتے ہیں کہ آیا مدعی علیہ یا انیس سے کسی کی نسبت یہ ثابت ہوا تھا کہ وہ فریب کا مرتکب ہوا تھا جس کا عدالت ابتدائی نے قرار دیا تھا۔ یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ ساقط مقدمات کی سند پر یہ واضح تھا کہ نگان کے دعوے میں علی کا طرز عمل خواہ کتنا ہی فریب دار ہو اگر شہری نے فریب کا ارتکاب نہیں کیا تھا تو نیلام کے جواز پر اس ڈگری کے نقص کا اثر نہ پڑیگا جسکی رو سے نیلام واقع ہوا تھا۔ یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ اس مقدمہ کے متعلق سابق فیصلہ جات کا فیصلہ میں تو ذکر کیا گیا تھا اور نہ اس پر بحث کی گئی تھی۔ فیصلہ جات ماہر کے منہ اس کے قبل ہی نہیں چند بنام بے سنگہ دہلی میں ڈنشل کیٹ کے فیصلہ کا حوالہ اور دیا جا چکا ہے اس مقدمہ میں ایک دعوے ایک نیلام مال کی تین سو کے لئے اس نام پر رجوع کیا گیا تھا کہ اس کو ڈگری دار اور مدین ڈگری نے واقع کر لیا تھا اور یہ

ریپورٹ گورنمنٹ
بنام
پنجیوری گورنمنٹ
دنگلت
صفحہ ۹۸۲

برخورک دوست
بنام
پنجوڑی گروہ
دکھتہ

تھے یہ سائے ظاہر کی تھی تم نے لکھو صدمہ کا اقبال و مولے سے
کے قرضہ کی بنا پر چل کیا ہے جو تم نے اپنی سمٹ کے مطابق کیا
کو پانے کے لئے چل کیا تھا دیکھیں اس غوی کی رو سے تم نے
اپنے طور پر جبر یہ نیلام کر دیا ہے اور نابالغ کی جائداد خریدی ہے
کیا اس کو بحال رکھا جاسکتا ہے یا ملاحظہ ہوا کہ منی و ہر نام
کو زبردستی دت سنگھ (۲۶) مرنے کے کونسل نے یہ جواب دیا
تھا: "بج ایک مدائی ڈگری کے بوجب بذریعہ نیلام عام ہوئی تھی
جس کی رو سے ^{۱۹۸۰} کی ادائی کے متعلق جو رقم جائداد
کے تحفظ کیلئے قرض دی گئی تھی ڈگری صدارت کی تھی۔ اگر قرار نامہ
کے متعلق معاملہ نامہ کامیاب ہو پھر بھی مرنے کیلئے بعد میں
کا مشنری اور دیگر بدار تھا اس کے حقوق اس شخص کے
حقوق کے مشابہ تھے جس نے جائداد خریدی تھی۔ ملاحظہ ہو کہ
نیام بادل خان (۲۸) مرنے علیہ کے کونسل نے یہ بحث کی تھی کہ
شہادت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ تمام معاملہ پر فریب کا وہب تھا
اس کو لالہ سمبھو نے یہ کہہ کر روک دیا تھا: ہم اس امر پر مطمئن
ہیں۔ ان حالات میں جو ڈیٹیل کیٹی کیے جس سوال پر غور ہو
کر یہ ضرورت تھی وہ یہ تھا کہ آیا مرنے کیلئے نیلام میں اپنی خریداری
اتساع کے پیش کر سکتا تھا اس تمام معاملہ پر جو خود وہ وقت
میں لایا تھا فریب کا داغ تھا۔ جس میں کونسل نے یہ قرار دیا تھا
کہ دت سکت کا یہ فیصلہ جائز تھا کہ معاملہ نہ مرنے جائداد کیلئے
نقصان وہ تھا بلکہ وہ منی پر فریب بھی تھا
اور اس کے بعد اس سوال کے متعلق حسب ذیل رائے کا تھا
تہ کہ یہ نیلام کی رو سے انزوں ڈرشن کے تصرف کے چارہ کی بجائے
نابالغ کو جائداد دیا گیا کہ یہ زیادہ مناسب لکھنے کے اطلاق میں
ایک مرتبہ متعلقہ معاملہ ہو گئی تھی۔

صفحہ ۹۸۱

"حکام عالم عام اس مقدمہ کی سند سے صدر عدالت کے تال
جوں سے اختلاف کر نہیں سکتے ہیں جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے
کہ اسکا تصفیہ شدہ (۱۹۸۰) میں صدر عدالت صوبہ
مرئی شمالی کے اس وقت کے من جوں کے منجھا و ونے کیا تھا
۱۹۸۰ء بلکہ خریدار اس خریدار میں سر فریب کا داغ ہو
جسے قبلی نیلام کر لیا تھا کوئی امتیاز نہ کیا جانا چاہیے انہیں بالکل
اتال پر پائی معلوم ہوتا ہے پہلی صورت میں سوال یہ ہوتا ہے
کہ دو بیگناہ اشخاص میں سے کون نقصان برداشت کرے گا
دوسری صورت میں یہ ہوتا ہے کہ آیا اس شخص کو جس نے دوسرے
فرق کو نقصان پہنچایا ہے یا اجازت دی جائیگی کہ وہ اپنے نقصان
کے غروں سے متعلق حال کرے۔ عدالت جو اختیار سماعت کو
کا استعمال کر رہی ہو ایک صورت میں کارروائی کرنے سے باز رہ
سکتی ہے اور باوجود اس کے نیلام کو سود یا بلا شریعت دوسری
صورت میں شروع کر سکتی ہے جو جوہر مقدمہ میں اقبال
دعویٰ قبلی اور تمام تمام پر فریب کا داغ ہے جبکہ اثر ابتدائی
معاملہ یعنی اثر ان کی تکمیل سے تھا یہ نام اس تدبیر کی اجازت جسکی سند
مراف علیہ اپنی جائداد سے محروم کیا گیا ہے اور مرنے نے اس کو
حال کیا ہے اسی حالت میں حکام عالم عام کی یہ رائے ہے کہ ہر دو
عدالت کے تحت کامل عمل کے متعلق ڈگری صادر کرنے میں سبب
تھا کہ جائداد کا قبضہ مراد علیہ کو دیا جانا چاہیے
یہ ظاہر ہے کہ جو ڈیشن کیٹی کے لئے اس امر کی جانچ کرنی ضروری
تھی کہ آیا قدرانہ کمیت جو من بدل بلا اطلاع اس جائداد کو
اپنے قبضہ میں رکھنے کا سعی تھا جسکی اس کو برو سے نیلام
ہوا ہے گو ڈگری و نیلام پر فریب کا وہب تھا۔ سوال یہ تھا کہ
آیا اس تیس پر کہ بیگناہ خریدار خاص حفاظت کا سعی تھا

دوسرے لارڈز کی تمام نشستیں (۲۵) میں یہ بیان کیا تھا کہ
 "لارڈز ایک کمیٹی کی بالعموم بغیر تازہ انگلستان کے قواعد کے معنی
 میں نہیں تھے اگر وہ ہندوستان کی ساسی اور حالات سے متعلق ہوں
 نیز لارڈز نے ہوں۔ راجہ ورنہ گرم تمام راجہ سرچر لا (۲۸) میں
 بیام بااثر (۲۹) گورنن ناٹر نام اچو تھا سنن (۳۰) کرپانڈ
 بیام ان اسدنی (۳۱) کرپونگہ نام مندر کا سنگ (۳۲)
 یہ لکھنؤ اسکے سربراہی پر کیا کہ حقیقت منظر کی رائے مندرجہ
 رام تین جتنیہ تمام ہندوستان ہال جو بھری (۳۳) حوالہ دیا
 جا گیا ہے کہ سب فریقین کے حقوق کا تصفیہ عدل اور انصاف
 کے نام اصول کے مطابق کیا جائے تو ایسا عمل بغیر کسی بنیاد
 کے کیا جاسکتا ہے۔ بیکہ انگلستان کی حالت ہے اس جزوی
 انصاف کے بارے میں اس قانون میں نافذ کیا جاتا ہے اور
 اس کے لئے اس میں فریقین کے ہاں کیا ہے جس کے لئے اگر
 اس کے لئے اس میں فریقین کے ہاں کیا ہے جس کے لئے اس
 کو جس جیسے اس میں فریقین کے ہاں کیا ہے جس کے لئے اس
 میں انصاف کے بارے میں اس قانون میں نافذ کیا جاتا ہے اور
 اس کے لئے اس میں فریقین کے ہاں کیا ہے جس کے لئے اس
 اس کے لئے اس میں فریقین کے ہاں کیا ہے جس کے لئے اس
 اس کے لئے اس میں فریقین کے ہاں کیا ہے جس کے لئے اس

۱۱۳۵۱۱ لارڈز کی تمام نشستیں (۲۵) میں یہ بیان کیا تھا کہ
 "لارڈز ایک کمیٹی کی بالعموم بغیر تازہ انگلستان کے قواعد کے معنی
 میں نہیں تھے اگر وہ ہندوستان کی ساسی اور حالات سے متعلق ہوں
 نیز لارڈز نے ہوں۔ راجہ ورنہ گرم تمام راجہ سرچر لا (۲۸) میں
 بیام بااثر (۲۹) گورنن ناٹر نام اچو تھا سنن (۳۰) کرپانڈ
 بیام ان اسدنی (۳۱) کرپونگہ نام مندر کا سنگ (۳۲)
 یہ لکھنؤ اسکے سربراہی پر کیا کہ حقیقت منظر کی رائے مندرجہ
 رام تین جتنیہ تمام ہندوستان ہال جو بھری (۳۳) حوالہ دیا
 جا گیا ہے کہ سب فریقین کے حقوق کا تصفیہ عدل اور انصاف
 کے نام اصول کے مطابق کیا جائے تو ایسا عمل بغیر کسی بنیاد
 کے کیا جاسکتا ہے۔ بیکہ انگلستان کی حالت ہے اس جزوی
 انصاف کے بارے میں اس قانون میں نافذ کیا جاتا ہے اور
 اس کے لئے اس میں فریقین کے ہاں کیا ہے جس کے لئے اس
 اس کے لئے اس میں فریقین کے ہاں کیا ہے جس کے لئے اس
 اس کے لئے اس میں فریقین کے ہاں کیا ہے جس کے لئے اس

کے حقوق و ذمہ داریوں کے سوال پر تفسی ہو تو وہ نقصان
 عدل اور یک جہتی کے اصول کو جو مجمع اصول قانون انگلستان
 سے آگاہ ہوتے ہیں نافذ کر سکتے ہیں۔ اور نافذ کرتے
 ہیں وہ کسی دوسرے قاعدہ کی مدد موجودگی میں قانون و رواج
 انگلستان کا مسدود حصہ ہوتا ہے جو اس ملک سے بدلتا و متحول
 متعلق معلوم ہوتا ہو۔ ملاحظہ ہو پیش چندر انام رام، پال (۳۴)
 حوالہ اس قسم کے مقدمات سے متعلق ہوئے ہیں ان کے
 اختصار کے ساتھ سر اور ولسکٹن نے راجہ بدین لارڈ سنٹ
 لیونارڈ ہو گئے تھے اپنی مشہور کتابوں ہائمان و شریاں میں
 بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو) طبع جاوہر بابہ سنٹ (۳۵) ولسکٹن
 اگر کوئی دگری فریب سے حاصل کی جائے تو وہ منسوخ کر دیا
 جاسکتی ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ مشتری یہ دیکھے کہ کیا
 ہوتا ہے کہ کم از کم جہاں ملک کے عدالت کے روبرو کارروائیاں
 سے باہر نظر میں ظاہر ہوتا ہے۔ مقدمہ میں کوئی فریقین
 کیا گیا ہے۔ لیکن اگر عدالت کو دہوکہ دیا گیا ہو تو یہ ایک
 نوی دلیل ہوگی کہ عدالت کے روبرو کارروائیاں سے باہر
 معلوم نکالا جائے کہ مشتری کو فریب کی اطلاع تھی لیکن یہ ایک
 طے شدہ مسئلہ ہے کہ جو اشخاص عدالت کی دگریوں کی رو سے
 جائداد خریدتے ہوں وہ بالعموم یہ دیکھنے کے پابند ہوتے ہیں کہ
 نیلام دگری کے مطابق عمل میں لایا گیا ہے اور یہ زیادہ خاص طور پر
 مقدمہ کے مدعی سے متعلق ہوتا ہے جب کہ اس میں شک نہیں
 کہ مشتری نے عدالت کی کل کو ان اشخاص کے مقابلہ میں جو در
 کے تحت تھے جائداد کو فریب سے حاصل کر کے لے لے ہتھال کیا ہو
 گواہی کے قریب میں حیاتی کے اتفاق سے ایسا عمل کیا ہو یا
 (۳۶) لارڈز کی تمام نشستیں (۲۵) میں یہ بیان کیا تھا کہ

بریلو گروپ
 بیام
 بیگموری گروپ
 (گلگتہ)

(۳۶) لارڈز کی تمام نشستیں (۲۵) میں یہ بیان کیا تھا کہ

کو منظور کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں فیصلہ میں جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے کوئی مہن یا سخت قاعدہ نہیں قرار دیا گیا ہے بجائے اس کے اس کی رو سے عدالت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ہر مقدمہ کا تصفیہ خود اس کی روئے دیا پر کیا جائے اور اس کا تصفیہ کرے کہ آیا انصاف عدل اور نیک نیتی کے اصول کے مطابق نیلام شری کے متعاقب میں منوع کیا جا چکا ہے یا نہیں یہ اصول کہ ان تمام مقدمات میں جن کے لئے کوئی خاص قانونی دہا بات نہیں دی گئی ہیں ججوں کو انصاف، عدل اور نیک نیتی کے مطابق عمل کرنا چاہئے صراحتاً دفعہ ۳۹ ریگولیشن ۱۸۵۸ آف جسٹس میں قرار دیا گیا تھا جس کو گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ۱۸۵۸ء کو نافذ کیا تھا۔ اس قاعدہ کا اس کے بعد کامیابی کیساتھ دفعہ ۲۱ ریگولیشن ۱۸۵۹ء دفعہ ۲۲ قانون عدالتہائے دیوانی بنگال کیٹ بابہ ۱۸۵۸ء دفعہ ۲۳ قانون عدالتہائے دیوانی بنگال کیٹ بابہ ۱۸۵۸ء میں عائد کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ ہے کہ انصاف، عدل اور نیک نیتی کے مطابق کسی مقدمہ کے تصفیہ کے یہ معنی ہیں کہ قانون انگلستان کے اصول کے مطابق تصفیہ کیا جائے جو حالات کی حامل حالت سے متعلق ہوتے ہیں۔ اسکو دادو باجی نیام باجی حکومت (۱۸۴۳) میں جس کا ذکر جیسٹس مگلس نے شیو راؤ نارائن نیام نیٹلک ہائمری (۱۸۵۵) میں کیا تھا اور دن سیٹھ سام نیام کیٹی ریجی لاہ (۱۸۶۱) میں جوڈیشل کمیٹی کے فیصلہ کی سند پر جائز قرار دیا گیا تھا۔ لیکن یہ امر شبہ ہے کہ آیا جوڈیشل کمیٹی کا مشورہ اس جانب قاعدہ کو فرو دینے کا تھا جو ان کے فیصلہ سے منسوب کیا گیا ہے۔ لیکن لاڈل ڈاب ہاؤس نے ایک بعد کے

۱) دیوانہ کی زندگی پر مشتمل جلد نمبر ۱۔
۲) دیوانہ کی زندگی پر مشتمل جلد نمبر ۲۔
۳) دیوانہ کی زندگی پر مشتمل جلد نمبر ۳۔

۳۳۱) کتب انیکورٹ ریورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۳۸ (۳۵) از بین ماروٹ
جائی جلد ۲ صفحہ ۳۳۴ - (۳۶) اور از بین ماروٹ جلد ۲ صفحہ ۳۳۵

(۱۹۹) اُرسینا کوئی ریپر ٹیبلہ صفحہ ۱۲

(۶۰) (۱۸۴۱ء) ڈی۔ آء. وٹولوا سے آئیرلینڈ میں ۱۹۲۰ء۔

پرائس (۱۵۵)۔ جبکہ ذکر ہو ان تمام پرائس (۱۲۱)۔

(۵۵۱) (۱۸۲۸) سال جلدها صفحہ ۸۹ و ۹۰ (۵۴۹) انگلش راورٹ طاہر

مجلس شورای ملی - تهران - ۱۳۰۲

برائے رگبوش
بام
بکوری گبوش
اکلکتہ

سزا دہی کو نام نہ نہیں دیکھ سکتا لیکن ہلام جو نیکسرتی سے
 گرا یا گیا ہوا سپر محض اس سے اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ
 دعویٰ دراصل اس کی نہیں کہ اس سے دائر کیا گیا تھا
 تا لخص عین حیالی کو ایسے ہلام میں یہ احازتہ ہیں بجا ساقی
 کہ وہ محض حقدار نام نہ کے صرکہ سے منافع حاصل کرے اور سرتی
 اس کو ایسا عمل کرنے کی اجازت دے تو اس سے بعض صدور تو
 میں ہلام کا لندم ہو سکتا ہے گو عدالت اگر معاملہ فرما نہ نہ تھا
 تصرف یہاں کی تعلق کی پوشش کرے گی اور نام سرتی نہ کرگی۔
 جس اصول کے تحت عدالت کو ہی اس ہلام کی منیت
 لینے کا رد وانی کرنی ہے کوئی دگر کی کے بموجب واقع ہوا تھا ان
 میرسٹرو ڈوسٹلڈن ہے جب وہ لارڈ چنبلز ارنلڈ تھے مقدمہ پوٹ
 تمام اپنی اس میں تھی جو مقدمہ بعد میں بیت الاعرا
 کے رو برو پیش کیا گیا تھا کینڈی تمام ڈالی (۴۸) و گھارڈ
 نام پورٹ (۴۹) میں لارڈ ورسٹل کے فیصلہ جات کا حوالہ
 دیا گیا تھا وہاں رید ارباں جو دگر بات مبنی بہ فریب کی بنا پر
 کی گئی تھی اس نے اثر قرار دی گئی تھیں کوئلہ فریڈا اگر فریب میں
 شریک نہ تھا تو بھی اس سے تگاہ تعلق ہی اثر ہلاک تمام ناظر
 (۵۰) میں لارڈ چنبلز و میا نرس کے فیصلہ کا ہے۔ بجلات اس کے
 نٹ نام پورٹ (۵۱) میں لارڈ ورسٹل نے یہ قرار دیا تھا کہ
 شریکی پر دگر کی کی غلطی کا اثر نہیں تھا تا تھا اور جب ذیل رس
 عا ہر کی مبنی شریکی کو یہ قیاس کرے کا حق تو تہا ہے کہ عدالت
 نے وہ نمبر اختیار کیا کی ہیں جو فریب من کے حقوق کی دریافت کے
 لیے ضروری ہیں اور نہ کہ اس نے ان میں یافت کے لوا سے نیک
 (۵۲) لارڈ ورسٹل جلد ۱۳۰۸ (۴۹) میں لارڈ ورسٹل کے فیصلہ کا ہے
 جس لارڈ ورسٹل جلد ۱۳۰۸ (۴۹) میں لارڈ ورسٹل کے فیصلہ کا ہے
 صفحہ ۹۸۲ (۵۱) میں لارڈ ورسٹل جلد ۱۳۰۸ (۴۹) میں لارڈ ورسٹل کے فیصلہ کا ہے
 اسکو رد و اسے ۲۰۱ صفحہ ۹۸۲

لارڈ ہلام میں دگر کی عدالت کی اس سے بعد اس کے یہ دیکھا
 جا ہے کہ یہ ایک ایسی دگر کی ہے جو ان اتھی میں مرد و بیہ القویل
 تہا جاؤ او کے دیار میں لینے یہ کہ اس کو دیکھنا چاہئے کہ وہ
 تمام اشخاص عیاسد گئے یا یکے چوں عدالت کے رو برو ہیں اور
 اس کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ تعلق جانی لارڈ کے وہ ایہ جہتتہ
 کرتا ہے جسے خارجی طور پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا نہ ہی در
 اصل وہ اسے تھی جو لارڈ چنبلز و میا نرس نے لائٹ برن تمام سرتی
 (۵۲) میں تمام کی تھی۔ مثلاً ان دوسرے مستندات ایسے
 جن کا ذکر لارڈ ورسٹل و سگنڈن و نرس (۳۲) میں
 کیا تھا فیصلہ جات بیت الامر لاری تمام (سٹیکپول ۳۱)
 کوئلہ تمام بولگیر (۳۲) کوئلہ تمام اسٹیم (۵۳) و
 بنڈن تمام پچر (۵۴) ہیں ان میں سے ہر ایک مقدمہ
 میں داور کی فریب کی بنا پر غلطی کی تھی اور یہ ثابت کیا گیا
 تھا کہ شریکی اگر وہ فریب میں شریک نہ تھا اس کی اتنی تاہر
 اطلاع تھاتھا تاہم معلوم ہوگا کہ سر لارڈ ورسٹل نے اپنی تھی کیا کیا
 جاؤ او جس طور پر وہ بیت (۵۵) میں لارڈ ورسٹل نے اپنی تھی کیا کیا
 (۵۶) یا لٹ دفعہ ۲ صفحہ ۹۸۲ پر کیا تھا۔ اگر مقدمہ
 گوری تمام سٹیکپول (۳۱) میں لارڈ ورسٹل نے اس امر پر شبہ کیا
 تھا کہ آیا دگر کی سے بوجہ خبر بداری جب کہ فریب کی کوئی
 اطلاع نہ تھی مگر نا بھی جاسے گی۔ کہونکہ اوہونے اسکو راجع
 قرار دیا تھا کہ شریکی یہ دیکھنے کا پابند تھا کہ کم از کم جہانک کہ
 عدالت کے رو برو کارروائیات سے ظاہر ہوتا تھا مقدمہ میں
 کوئی فریب نہیں کیا گیا تھا۔ سر لارڈ ورسٹل نے اس
 حد تک تباؤ نہ کرنے میں تامل کیا جہانک کہ لارڈ ورسٹل نے
 (۵۲) میں لارڈ ورسٹل جلد ۱۳۰۸ (۴۹) میں لارڈ ورسٹل کے فیصلہ کا ہے
 جلد ۱۳۰۸ (۵۴) میں لارڈ ورسٹل جلد ۱۳۰۸ (۴۹) میں لارڈ ورسٹل کے فیصلہ کا ہے

۱۰۰۰) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۱۰۰۰) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

پیش روغزل
جام
ملکوری گورنر
(گلگت)

اٹرنی جنرل نام سٹ (۶۱) میں جسٹس ٹیڈن سے منسوب
کیے تھے کہ انکو عزائم کے لئے کیے چڑھے کا سر قہ کرنا
چاہئے، ہم اس امر کا افسانہ کرتے ہیں کہ بیوی بنام کارٹر (۶۲)
میں لارڈ جسٹس سیلون لورڈ سام ایوانس (۳۲) میں سر ایڈورڈ
سنگل کے فیصلہ سے حسب ذیل عبارت کا اعلان دیکھ کر اس
پر اکتفا جس میں اختصار کیا تھا وہ وجہ تملائی گئی جس کے کیوں
کسی فیصلہ و نیام پر نظر نہ سے اعتراض کرنی اجازت نہ دی جانی
چاہئے کہ اس سے گناہ شہری کو نقصان پہنچتا ہو۔
"اولاً نام جام جو جس (۵۵) سے جس میں لارڈ ایوانس
نے یہ قرار دیا تھا کہ شہری کارروائیاں میں سیضا بطوری کی
دوسرے اپنی خریداری کے متعلق سے محروم نہ ہو جائے اس
مقدمہ کی وضاحت لارڈ ڈوسٹن نے بحث نام میل (۵۱)
میں اور سر ڈیو گرانٹ نے کرٹس بنام پریس (۵۸) میں
کی تھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لارڈ ڈوسٹن نے حکمتاً لارڈ
ایوانس کے ساتھ اتفاق نہیں کیا تھا لیکن اس اعلیٰ حاکم
کے لئے نہایت ہی زیادہ تعظیم کے باوجود جن سے اختلاف کرنے پر
مجبور ہوئے لارڈ ایوانس کے اصول سے کمالاً متفق ہو کر کرٹس
بنام پریس (۵۸) میں باسٹرف دی ولز نے گوان سے
اس امر کے تعقیب کرنے کی استدعا نہیں کی تھی اپنی اس
یہ ظاہر کی تھی کہ گوسانات نہیں لئے گئے تھے نہ تحقیقات
کرنے کی ہدایت دی گئی تھی گوسانات لئے جانے اندھا دیا
دی جانی چاہئے جس مادہ جو اس کے حوالہ عدالت کا فعل
تھا اس لئے اسکا اثر مستری پر نہیں پڑ سکتا تھا اور اسکی نیکی

راستے نہیں کہ عدالت کی ہدایت کہ رشتہ ایوانس کے اعلان کیا
جاسے مستری پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اس میں سے یہ کہتا ہوں
ہوں میں یہ خیال کرتا ہوں کہ گورنریس مقدمہ سے کچھ زیادہ
حاصل کیا گیا ہو مگر وہ فی فیض کوئی وجہ نیام مراعات اس
پر ہونی چاہئے کیونکہ یہ بہت ہی زیادہ خطرناک ہو گا کہ اس
اشخاص کے حقوق نے دیگر لوگوں کے بموجب خریداری کی ہی
یہ دہن نشین کرنا چاہئے کہ وہ امر عدالت اس کے بعد
دار اس اور دکان نظر انداز ہو گیا تھا فی فیض ایسی کوئی وجہ ہونی
شیخ نیلام کافی نہیں کوئی ایسا قاعدہ قرار نہیں دے سکتا تھا
جو فیض مقدمہ اور عوام الناس کی اغراض کیلئے زیادہ
نقصان دہ ہو سکتا تھا کیونکہ یہ امر نہایت ہی زیادہ
اہم ہے نیالات جو عدالت کی اجازت سے وقوع میں
لائے گئے تھے ان کو یہ آسانی منحہ نہ کیا جانا چاہئے
اس کے متعلق گوان بنام ڈن (۶۳) کا بھی حوالہ دیا
جاسکتا ہے میں یہ فرض کر سکتے ہیں کہ فیصلہ جو عدالت میں
یا کسی فرقے نے فریب سے حاصل کیا گیا ہو اس پر نہایت
اعتراس کیا جاسکتا ہے اور اس کو ان اشخاص کے خلاف
منوع نہیں کیا جاسکتا ہے جنہوں نے اس کو بذریعہ فریب حاصل
کیا تھا۔ ملاحظہ ہوں ٹولین بنام سیٹری (۶۴) کی نام
سیول (۶۵) کو کس بنام باسول (۶۶) باسول بنام کوس
(۶۶) شڈن بنام ہائزک (۶۷)۔ لیکن اس قاعدہ کا کم
از کم ایک مستثنیٰ ہے۔ جیسا کہ گورنر اس آرڈی لارڈ جسٹس
نے برج بنام بریج (۶۹) میں بیان کیا تھا کہ بہت زیادہ متذات

وان انکس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰
(۶۷) دیکھی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰

(۶۳) انکس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ (۶۴) رپورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰
(۶۵) رپورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ (۶۶) رپورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰
(۶۷) رپورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ (۶۸) رپورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰

برائے پورکے تھیں
نام
پنجوڑی گروش
دکھاتا

میں ۸۵ اور سوری میں مقدمہ نمٹنے پر نام راجہ پورکے تھیں
ماٹو انعام میں مان کیا گیا ہے اور غیر و اعتراض کے تسلیم یا
مستحق کیا گیا ہے لیکن یونائیٹڈ انٹیکس کی عدالتوں نے یہ
کوئٹہ کی ہے اگر انصاف نہیں تو اس قاعدہ کی ہیں سختی نہ
دو اصول انبار کر کے منع کیا جائے اور انھوں نے
ایسے فیصلہ جات میں حوکہ عدم اور ملک الا انساخ ہوتے
اس فرق قائم کیا ہے اور انھوں نے یہ قرار دیا ہے کہ اگر
کوئی فیصلہ کا عدم ہو تو خریداری کے نسبت کو ناقابل منظر
حقیقت نہیں محال ہو سکتی۔ ملاحظہ ہوں ریگن بنام (۹۱) ٹیلر نام سیرج
ٹیلر (۹۰) میاڈونا ٹیلر نام ریگن (۹۱) ٹیلر نام سیرج
(۹۲) میچل بنام میکسٹ (۹۳) لالا ستر نام ٹیلر (۹۴)
(۹۵) انھوں نے قرار دیا ہے کہ کوئی شخص خریداری کے نسبت پر
تیس ہوتا ہے جو اس کے کہ وہ اس حقیقت با کوئی کی دیا
یا تبیری اطلاع کے بغیر خریداری کرے جسکی نسبت پر دیا
کیا گیا تھا کہ وہ جیت خریداری اس کے حقوق سے اٹھے تھے
اور وہ علم جو کسی معقول دوسرا پیش آدھی کو تحقیقات کرے
پر مال کرنا ہے۔ تبیری اطلاع ہوتی ہے دوسرے الفا
میں کو خریداری پر حیدہ تعمیل کے لئے یہ ضروری ہے کہ

اٹنی انبار کے حدود عدالت کے میں وہ یہ بلا انبار کی تھی
بسیر حکمت کی تعمیل نہیں ہوتی تھی اس کی نسبت
بہ میں یہ ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ اس سے تعمیلی نیلام کے
شرکار نیک نیت یا اطلاع کی حقیقت یا طل ہوجاتی ہے
تو وہ جہاننگ کو یہ آگاہ ہوں عام قاعدہ کے منہ
مستحق کے طور پر قائم ہے اور اصول کو کہ مزید جو یہ ہو سکتی تھی
اس کی تقلید سیرج کورٹ و برینا نے یہ نام بریکے (۹۵)
میں کی تھی اور جب سیرج کورٹ و برینا سٹینٹس نے روبرو
فیصلہ پر اعتراض کر تھی کوئٹہ کی تھی تو وہ عورت
استیارت مرافعہ نامطور کی تھی۔ ملاحظہ ہو سیرج نام
اب سوال یہ سیرج کورٹ و برینا کے اور بنائے امین نام
سٹینٹس (۸۴) اور بار برینا نام مور (۸۵) میں، یا تفصیل
بحث کی تھی اور یہ قاعدہ بحال رکھا گیا تھا کہ عدالتی نیلام
کے یہ گناہ خریداری ان جنہیں ان کارروائیات اور فیصلوں
کسی بے صافی کی اطلاع نہ تھی جن کے بوجب نیلام واقع
ہوا تھا۔ اپنی خریداری میں محفوظ طور کے جیب عدالت
کو رٹین اور کارروائی کے امر یا بالزلع پر اختیار است
محال تھا اور فیصلہ سے باوی النظر میں نام کا اختیار دیا
گیا تھا۔ یہ قاعدہ نیویارک میں مقدمہ کلارک بنام دیون
یورٹ (۵۴) انبار میں مقدمہ یونٹن بنام (۵۵)
نیویورک میں مقدمہ وٹن بنام ہمنین (۸۶) سیرج پٹن میں مقدمہ
ایڈلر بنام آگسٹن (۸۶) آرکٹاس میں مقدمہ کارڈن نام
۸۷ میں ای جلد ۱۱۱ (۸۱) یونائیٹڈ انٹیکس جلد ۱۱۱
۸۸ میں فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے
جد ۱۱۱ (۸۲) فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے
۸۹ فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے
۹۰ فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے فیصلہ جات کے

۱۲۱۱

(۸۸) فیصلہ جات آرکٹاس جلد ۱۱۱ صفحہ ۲۱۶
(۸۹) فیصلہ جات سوری جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۰۵
(۹۰) فیصلہ جات آرکٹاس جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۰۵
(۹۱) فیصلہ جات آرکٹاس جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۰۵
(۹۲) فیصلہ جات ہورڈ جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۰۵
(۹۳) فیصلہ جات وٹن جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۰۵
(۹۴) فیصلہ جات یونائیٹڈ انٹیکس جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۰۵
(۹۵) فیصلہ جات یونائیٹڈ انٹیکس جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۰۵

رستہ گزشتہ

نام

پتہ گزشتہ

(کلاس)

مفتی

دوسرے جائیداد حاصل کی تھی حوالہ دی انظر من باضارہ تھیں اور
عدالت جائز میں مل میں آئی تھیں عدالت کی کسی محض غلطی کا
کے لئے فیصلہ ملا وہ میں منوع کیا جاسکتا تھا اور نہ فیصلہ کے
مخفی نقص کا اثر ہے جو مثل کے دیکھنے سے ظاہر تھا مواد
صرف خارجی شہادت کو پیش کر کے ثابت کیا جاسکتا ہو وہ اپنے
خطر پر اس امر کی تحقیقات کر لیا یا نہ ہوتا ہے کہ آیا مثل یہ
دیکھنے سے یہ کافی طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت کو فیصلہ صادر کر سکا
اختیار حاصل تھا اور یا کوئی جائز تبدیل ہوئی ہے۔ لیکن اس
کے لئے کسی مزید امر کے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بجز اس
کہ تائش کا مدعی نیلام کا مشتری بھی منوع اندوکر عدالت کی
محض کسی غلطی کا اثر نہ ہو گیا کو فیصلہ بعد میں اس غلطی کی وجہ
سے منوع کیا جائے اور نہ اس کے حقوق میں کارروائی
کے کسی مخفی نقص سے کی ہو سکتی ہے جو فریب یا اسی قسم کی کسی
وجہ سے پیدا ہوتا ہو جس کی اسے کوئی اطلاع نہ تھی۔ تائش
کے فریقین کے باہمی فیصلہ جو فریب سے حاصل کیا گیا ہو منوع
کیا جاسکتا اور باطل قرار دیا جائے گا جب فریب ظاہر کیا جائے
لیکن ان حقیقتوں میں کوئی اختلاف نہ ہوگا جو عدالتی نیلامات
میں حاصل کی گئی تھیں اگر خریدار نیک نیت بلا اطلاع کے حقوق
اس امر کے ثبوت اور سے باطل قرار دے جائے تھے کہ فیصلہ
فریب سے حاصل کیا گیا تھا یا یہ کہ مثل میں سے مدعی علیہ پر ہوا
مقتل ظاہر رہی تھی دراصل غلط تھی حقیقتوں کا قیام اور نہایت
عامہ کام ہوتا (اس کا مقصد تھی ہوتا ہے کہ عدالتی نیلام کا مشتری
بلا اطلاع ہو ان کارروائیات میں واقع ہوا تھا جو عدالتی انظر
یا ضابطہ تھیں اور جب کہ عدالت میز پر کر رہا تھا عدالت کی
محض غلطیوں اور کارروائیات کے مخفی اسرار عام کے مقابلہ میں

موقوفہ نہ کیا گیا ہے جو فریب، الفاظ یا غلطی پر ہو چکی تھیں اور
بائے اور نہ خارجی واقعات کے ثبوت سے ملتا ہے یا جاسکتا
یہ مثل سے دیکھیں۔ منوع معلوم ہوا ہے۔ کوئی دو رائے
آئی۔ ذاتی نیلام میں جائیداد نہ خریدی گئی۔ اگر اس کو نہ دیکھ
کر مل جائے گا اور نہ تھا۔ اس لئے اس لئے اس لئے
یہ ظاہر ہو کہ فیصلہ دروغ ظلو یا دوسرے فریب یا غلطی
حاصل کیا گیا تھا یا یہ کہ کاغذ میں سے اس نے اس امر کے متعلق
استناد کیا تھا کہ اس سے مدعی علیہ پر تبدیل ثابت ہوئی تھی
در اصل جھوٹا تھا۔ یہ مسائل اس قدر واضح ہیں کہ ان کی
تائید میں نظر کار کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے اور تائید
روبرو کسی کسی لفظ کا حوالہ نہیں کیا گیا ہے۔ یہ اس لئے کی بنا پر
ترویج کی گئی ہو بجز اس کے کہ وہ دو مقدمات ہیں جن کا
تقصیر سپریم کورٹ الوانے کیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں یہ باہم
میں (۸) مارچ نام دیس (۹) جس اصول کا تصدیق
ان مقدمات میں کیا گیا تھا وہ یہ کہ اس تائیس کا مدعی علیہ
اسٹیٹ کا باشندہ تھا اور جس پر یہ سپریم کورٹ پر حکم اس کی
تبدیل نہیں کی گئی تھی اور جس کے لئے ایک آرڈر بلا اختیاراً صادر
تھا بعد میں ان واقعات کو ثابت کر کے اس جائیداد کو جو ڈگری
کی تبدیلی میں نیلام کی گئی تھی خریدار نیک نیت بلا اطلاع سے حاصل
کر سکتا ہے اس مسئلہ کی اغراض کیلئے یہ غیر ضروری ہے کہ
ان دلائل کی جانچ سمجھ جائے جن پر یہ فیصلہ جاتا ہے۔ لیکن
اگر ان مقدمات کے حاس حالات ان کو اس عام قاعدہ سے
بہتر نہیں جس کا میں نے ذکر کیا ہے تو اس سے صرف ثابت
ہوگا کہ قاعدہ اپنے درمیان میں سنوں میں بغیر اس کے نہیں
ہے اور اس سے خود تادیبی ترویج ہوگی اگر حاضری پر

۱۱۱

بغلاف اس کے جس کا لارڈ کلف بروئے جیروڈ بنام سائڈر (۱۱۱) میں بیان کیا تھا مشتری بعض مدل بلا اطلاع کے خلاف عدالت کوئی بھی اس کا فی تدری اختیار نہ کرے کی حیثیت ہو یہ بنا مدل ورنی (۱۱۱) میں لارڈ ناٹنگٹن کے بیان کا حصہ اعداد ہے کہ نہ پیداری بلا اطلاع بعض مدل عدالت کے اختیار رسالت کے تابع ہوتی ہے نیز ملاحظہ ہوں اسی قسم کے حیالات خلاف الباریاہ ضیاع کے ساتھ لارڈ کلف بروئے اسٹروڈ بنام لاک سرن ۱۸۰۸ء میں لارڈ وائیٹین نے ویلین بنام لی ڈال (۱۱۱) میں لارڈ روسلی سے اٹنی جلی بنام وکٹنس (۱۱۱) میں ظاہر کیے تھے ہر مقدمہ کے واقعات کے لحاظ سے عدالت کے اس امر کا تعین کرنا چاہیے کہ ان اصول میں سے کونسا اصول بحال رہنا چاہیے اس مسئلہ کے حل کے لیے ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ حقائق جو نیکی میں سے حریہ لوان کی گئی ہے اس کی تدری اس کی گئی ہے ہوتی ہے اور وہ کہتے ہیں اس خیال پر یہی ہے کہ عدالت کوئی محض ورتین ہدف سے اس کے لحاظ سے اس طور پر عمل کرتی ہے کہ عدلیہ کو اس امر کے اور صرف اس امر کے انجام دینے پر مجبور کرتی ہے جس کی انجام دہی کا وہ انسانی یا مذہبی اعلان و توہمات میں کے تضادات جو عدالت کے روبرو عام ہوں اس قسم کے ہوں کہ عدل اور نیکی میں فرق کے لحاظ سے عدلیہ کہ وہ مدنی حلیہ کیے جسکی اس سے استدعا کی ہے اور مدعی علیہ کو وہ امر کرنا یا جو است کرنا چاہیے جس کا اس سے مطالبہ کیا گیا ہے تو عدالت دست اندازی کر گئی اور دوسری خطا کر گئی اگر تضادات اس قسم کے نہ ہوں تو عدالت دست اندازی کرنے سے باز رہے گی اور ورتین کو ایسی حالت پر چھوڑ دیگی جس اس حفاظت کے جو

۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲ (۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲
۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲ (۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲
۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲ (۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲

حیدر ایک ہیست کی گئی ہے محض یہ معنی ہوئے ہیں کہ ان تضادات کی نظر سے جو ورتین کے بیان میں موجود ہیں بالخصوص اس قسم کے لحاظ سے جو ستر کا ہرگز نہ ثابت کی ہے کوئی دست اندازی کرنے اور اس کی استدعا اس مدد دینے سے انکار کرتی ہے کیونکہ ایسا کرنا عدلیہ اور خلاف عدل ہو گا یہ عدالت ایسی حالت میں کہ ورتین کی دوسرے کے مقابل میں مدد نہ کرے گی۔ اس طرح ایک نئی کی خریداری کا اصول بالاد کا کوئی تائید نہیں ہے۔ اس سے ورتین کے بیان میں حقیقت کے سوال کا تعین نہیں ہوتا بہت زیادہ مقدمات میں اس کو ہر طور پر جواب دہی کے پیش کیا گیا ہے۔ مدعی علیہ کے ہر بیان پر ایک سپریمہ تاکہ وہ ایسے حلیہ کیے عدلیہ کے مقابل میں اس کی حفاظت کرے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی مدعی کے دعویٰ میں اس کی مدد کرنے کے لیے دست اندازی کرنے سے انکار کر گئی کیونکہ ہر قسم کے حالات کے لحاظ سے یہ امر چاہو گا کہ مدعی کو وہ مدد دی جائے جس کی اس نے استدعا کی ہے وہی کیے کو نافذ نہیں کرتی بلکہ مدعی کی جانب سے دست اندازی کرتے ہیں جس شخص اور کارکن کی یہاں ہمارا تعلق ہے یہاں سے ہی غیر معمولی مقدمات سے ہمیں یہ جہاں غیر مدد کیا گیا نہایت کم مدد ہونے کے قریب کی وجہ سے حقیقت یا عرض مقدمہ کہتا ہوا تباہی و اداسی سے کھاتی ہے۔ ہماری موجودہ غرض کے لیے اسکی ضرورت نہیں ہے کہ ان کو عام طور پر بیان اور یہ کہ کیا جائے اسکی تعلیم

۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲ (۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲
۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲ (۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲
۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲ (۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲

۱۱۱) انگلش رپورٹ ص ۲۲
بنام
پنجو کی گھوش
(کلکتہ)

وہ فریب دریافت کرنے کی تحریک رکھتا ہوں۔ سامع ہی
 یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اس کے ہر ایسے فعل کی مکمل
 اطلاع ہو جس کا وہ کام کرنا ارادے سے کرتا ہے۔ وہ
 اس وقت دریافت کر لے گا یا نہ کرے گا یہ عیب کوئی
 ایسا امر ہے جو ایک اور انسان اور ان کے دل
 میں شہرہ نہ کرے گا اور اس کو اپنی حفاظت کے لیے
 بالکل لڑے گا۔ ان ظہریوں یا نفس نامہ ایک گناہ (۱۱)
 اگر نام و لو (۱۱) فاما نام مس (۱۱) انیا
 یہ کوئی امر ہے۔ یہی نام راہ اور نام پشور نام
 انیا (۱۱) (۱۱) انیا (۱۱) انیا (۱۱) انیا (۱۱)
 (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 کے اول و (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 ارفان ہمارے خست نامہ کے متعلق کرتے رہتے ہیں کہ
 حرمہ ایک سہ کی مقید ہے جس نے اسے ایک ایسی سلام
 کیا۔ ماری کی وایہ، ملکہ کے یہاں میں سے تنگم
 ہم جانی جانتے ہیں۔ یہی ہے کہ ہر کسے کی کوئی شے
 کو کوئی ملکہ ملکہ وہ۔ وہ کی فریبانہ سلام اور غلطیاں
 ال کیا گیا تھا۔ شہرہ اس پر یہ الزام ہے کہ اس کو
 اس کے ال کے متعلق یا اس میں حصہ لینے کا تحریک ہو تھا۔
 (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)

دور
 ۱۱
 ۱۱
 ۱۱

یہ ایک ایسے عیب کی تمام ذائقہ (۱۱) اسے ترادو باغی لینا
 یہ کہ اس قسم کے مقدمات میں ایک ہی ستنس اسب نے
 خدائی کی جو، الہت کو اس امر کا تصدیق کرنا ہے
 کہ آنا نام کا مخرج کرنا انصاف، عدل اور نیکی یعنی
 یک (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 اصول کے مطابق یہ کہ (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 میں باں کیا تھا۔ انیا (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 جو (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 کا دم کر دیتا ہے اور (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 کلیسیائی اور دنیاوی افعال کو یا ال کر دیتا ہے جسے
 لارڈش نے اسی خیال پر زور دیا تھا۔ انھوں نے
 دین تمام دین (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 کوئی ایسی جگہ اور (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 نہ صرف مریک فریب (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 چارٹر (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 میں یہاں کیا گیا تھا۔ (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 جائے اسکی اولاد سے اور اسکی اولاد (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 ہو گون تمام سبلی (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 میں یہاں کیا گیا تھا۔ (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 مابین مکن ہے کہ (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 اور انکو واپس کر دے (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)

(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)

(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
 (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)

کے بیٹے بالکشن خلاف مذکورہ بالا ارکان کے قبضہ کے لئے اس
بیان سے رجوع کیا تھا کہ وہ بطور اسامی اس پر قابض تھا اور
باوجود دلوش اس کا تسلیم کرنے سے انکار کر رہا تھا ان بعض
استیاد کی باہرہ رکھا ہی ایک دعویٰ کیا تھا جسکی نسبت یہ
سیان کیا گیا تھا کہ ان کو بالکشن نے منتقل کیا تھا۔ وہ دعویٰ
ستالی کے سپرد کیا گیا تھا لیکن مدعی ثالث نے کے دو برو حاضر نہیں
ہوا جس نے حسبہ یہ رپورٹ پیش کی کہ مدعی کی عدم میردی کی
وجہ سے دعویٰ ناکام کیا ب رہنا چاہیئے۔ مدعی علیا پر جواب دی
کرنے کے لئے ثالث نے کے دو برو حاضر تھا۔ عدالت نے جس کے
دو برو دعویٰ مسترد کر تھا احکام سندھ آؤر ۹ رول ۸
مجموعہ ضابطہ دیوانی کے موجب عمل کرتے ہوئے اس کو بعد
میردی خارج کیا۔

موجودہ دعویٰ اسی مدعی نے اسی جائیداد کے قصد کی بازیافت کے لئے راجع کیا ہے۔ جو بیان اب کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلا تہمت ارکان پر اس اصل دعوے کی ادائیگی کے لئے قابض کر دیا گیا تھا جو اس کو رہن مورفہ ۳۴۸۲ گزٹ میں لکھنے کی رو سے واجب الادا تھا یہ کہ پہلا تہمت کی قائم مقامی بالکشن نے کی تھی اور یہ کہ بالکشن نے ناجائز طور پر سابقہ دعویٰ میں اس امر سے انکار کیا تھا کہ وہ اسامی تھا۔ وہ تاریخ جب بالکشن نے سابقہ دعویٰ میں مدعی کی حقیقت سے انکار کیا تھا موجودہ دعویٰ کی بنیاد اس تصور کی گئی ہے مدعی علیہ بالکشن نے مدعی کی حقیقت سے انکار کیا تھا اور یہ عذر پیش کیا تھا کہ وہ متاخر جائیداد پر مخالفانہ طریقہ سے قابض تھا اس لئے اس امر سے بھی انکار کیا کہ بھولانا تہمت مذکورہ بالا جائیداد کی حقیقت اسامی قابض تھا اور یہ بیان کیا کہ دعویٰ کے لئے کوئی نہانے

ناتش نہ تھی اور وہ قابلِ مذہب۔ اپنی نہ تھا۔
عدالتِ ابتدائی نے یہ قرار دیا کہ مدعی تھا از حد جائیداد کا
مالک تھا اور یہ کہ بھولانا تھا اس پر سب سے پہلے اس کی
انتظام کے بموجب قلعہ کیا کہ اسے (اس رقم کا) قلعہ
جمع کیا جائے والا تھا جو مہینہ مورخہ ۱۳۰۱ء تک
موجبِ راجب الا واجب۔ یہ بھی قرار دیا گیا تھا کہ سائبہ و سحر
کا اخراج موجودہ دعویٰ کے رجوع ہونے کے بعد نہ کیا کیونکہ
موجودہ دعویٰ کی بنیاد ناش و نہی نہ تھی جس پر سائبہ و سحر
رجوع کیا گیا تھا۔ عدالتِ مرفوعہ تخت اس امر سے مطمئن نہ تھی
کہ بھولانا تھا نے اس واقعہ سے کراہد اور کرنے کے معاہدہ کی رو سے
مکان لیا تھا جو مدعی نے بیان کیا تھا لیکن اسکی یہ رائے تھی
کہ بھولانا تھا اور اسکے لوہا لکش کا قبضہ بہ صورتِ اجازت
تھا اور یہ کہ مدعی اس امر کا سخت تھا کہ مدعی علی کو متعارف اور
سے بد دخل کرے۔

مدعی علیہ واقعہ کی جانب سے یہ بحث لگائی ہے کہ دعویٰ سے
 منقضی المیسا ہے کیونکہ مدعی علیہ تنازعہ جائیداد پر بھی اعدائے
 طریقہ سے قابض تھا اور یہ بھی بحث لگائی ہے کہ سابقہ دو بیوی
 کا اخراج موجودہ دعویٰ سے قابل رد یا فی الجملہ نہیں
 امتناع کے اثر پذیر ہوتا ہے اول الذکر کی حتمی حاکمیت
 عدالتوں کی نتجویز قطعی ہے عدالت ابتدائی کی یہ رائے تھی
 کہ وہ مواہدہ جس پر مدعی نے استدلال کیا تھا ثابت تھا اور
 گو عدالت مرافعہ میں نے اس نتیجہ سے اتفاق نہیں کیا تھا
 مگر اسکی یہ نتجویز کہ بھولانا تھا کا اور من باور مدعی علیہ کا قہر
 اجازتی تھا اس دلیل کا تصفیہ کرنے کے لئے کافی ہے لہذا یہ
 ہر ایک کا قہر مدعی کے خلاف ہو سکتا تھا۔

یا کتبہ
نام
رکبہ و دیال
(والہ آباد)

ہر شے پر ہوش
بنام
نیکوئی گوشت
دکھتہ

میں قاعدہ بنیاد کی اہم حدیث ہے قاعدہ بنیاد کی
ہر شے کے لئے خاص رعایت اس وقت تک کی گئی ہے
جب تک کہ یہ ظاہر نہ کیا جائے کہ وہ دہلی دیوانہ کی
ہدایت کی جائے گی یہ ظاہر کریں کہ انہوں نے اطلاع
فیہود اولیٰ ہے۔ مراد خارج کیا گیا۔

ہائیکوٹ الہ آباد

مراد تانی دیوانہ

لہر قصبہ ۳۱ ہائیکوٹ الہ آباد میں ۱۹۱۲ء
باجا اس میں جسٹس کنہیا لال جسٹس سلیمان
بالکشی مدعی علیہ۔ مرافع بنام رگوبر دیال مدعی مراد علیہ۔
نمبر ۱۵ ضابطہ دیوانہ کیس ۵۵ ہائیکوٹ الہ آباد ۱۹۱۲ء
کی پوسٹ۔ ہائیکوٹ الہ آباد مدعی علیہ کو بحیثیت اسامی مدعی
کر لیا دعویٰ۔ بعد کا دعویٰ جو قصبہ کے لئے ہوا منع الیہ
ہوتا ہے۔

کر لیا دعویٰ جو قصبہ کے لئے ہوا منع الیہ
ایک ہائیکوٹ الہ آباد کیس ۵۵ ہائیکوٹ الہ آباد ۱۹۱۲ء
پر جمع کر کے مدعی علیہ کو بحیثیت اسامی مدعی
کر لیا دعویٰ جو قصبہ کے لئے ہوا منع الیہ
رجوع کیا گیا ہو جس کا وہ دعویٰ تھا جو قصبہ کے لئے ہوا منع الیہ
اس مدعی کے غرض کہ کامیاب رہے جس میں ہائیکوٹ
یہی کہ مدعی علیہ نے مدعی کو قصبہ وصول ہونے کے لئے
تخلیہ کر کے دیا تھا اسی ہائیکوٹ الہ آباد کے لئے ہوا منع الیہ
دعویٰ حقیقت کے لئے کہ یہی تھا منع الیہ
حالی میں عام ہندوؤں میں لاپرواہی بالکشی

کو نہیں کیا گیا۔

مراد تانی سارا سنی ڈگری مصد رڈ کر لیا گیا
۱۹۱۲ء میں ۱۹۱۲ء میں ڈگری مصد رڈ کر لیا گیا
۱۹۱۲ء میں ۱۹۱۲ء میں ڈگری مصد رڈ کر لیا گیا
مجاہد مرفوع۔ ہائیکوٹ الہ آباد۔
نجاہت مرفوع علیہ۔ ہندو اقبال احمد۔

فیصلہ۔ اس مراد کی نزاع کا تعلق ایک مکان اور
دوکان سے ہے جو شہر ہائیکوٹ الہ آباد میں ہے۔ وہ دونوں
عملاً پوریا ایک ہی عمارت میں تھے جس کا تعلق ہندوؤں
سے تھا جس نے ۱۹۱۲ء میں ۱۹۱۲ء میں ڈگری مصد رڈ کر لیا گیا
کیا تھا جنہاں اس سمیت ۱۹۱۲ء میں فوت ہوا۔ اس کے
کچھ حصہ کے لئے مدعی نے مذکورہ بالا مکان قبول دوکان کے
بجائے رہن سادہ کہیں لال کے قریب ایک دوسری زمین کیا
مدعی کا بیان یہ تھا کہ اس زمین سے کھولا گیا تھا کہ فائدہ
ہائیکوٹ الہ آباد کو تھا جو قصبہ کے لئے ہوا منع الیہ
تھا ۱۹۱۲ء میں ۱۹۱۲ء میں ڈگری مصد رڈ کر لیا گیا
کر کے قبضہ حاصل کر لیا کہ وہ دور ویسے مانا کہ یہ ادا کر لیا گیا
جسے ہائیکوٹ الہ آباد اس سو کی ادائیگی میں جمع کیا
جائے والا تھا جو زمین پر واجب الادا تھا اور باقی روپیہ
واجب الادا کی رقم کی ادائیگی میں محسوب ہو گیا تھا۔

مدعی نے یہ بیان کیا ہے کہ اس اقرار نامہ کی خلاف ورزی
کر کے ہائیکوٹ الہ آباد نے ایک دعویٰ اس رقم کی بازیافت کے لئے
رجوع کیا تھا جو ہندو زمین واجب الادا تھی ۱۹۱۲ء میں ۱۹۱۲ء
اگست ۱۹۱۲ء میں ڈگری مصد رڈ کر لیا گیا جس کو مدعی کو
آخر کار بمقام کرنا پڑا تھا۔ مدعی نے اسے ہائیکوٹ الہ آباد

103/114/1006, 13

۱۰۰

ہر اونیسیائی دیوانی

درغیاں - مراد آباد ای۔ آئی۔ ریلوے مدلیہ ایسے

سیدوں کے لئے دعا ہے۔ آمین

قانون ریلوے ایکٹ ۱۹۰۸ء کی ترمیم کے تحت

کی ماہرین و راجدین و اہل ایمان کی عیادت۔ دعویٰ لڑائی دیتا۔

و کوه و قافله از کوه پندیس می آید و سر می و جودت می آید
از این کوه و قافله از کوه پندیس می آید و سر می و جودت می آید

وہ ہیں کہ دعویٰ کی اہل راہدہ ماں کو اٹھا اور نہ

آکھ رو سے دھوپا کے لئے یہ منہ رہے یہاں وہ اس امر کی اطلاع

وہ کہ وہ دوستی کر لیا کرتا ہے۔

مرافقہ بناراضی فیصلہ مصدقہ ڈسٹرکٹ جج کھاگی پور روڈ

سومبر ۱۹۲۲ء میں شری جانی فیصلہ صادر کیا، ڈیپٹی جج

بسم الله الرحمن الرحيم

مجاناً در احوال و مشرب مشهور دہال۔

حاشیہ: اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری رائے میں ہے۔

۱. اس ملک کے اکثریت مسلمان اور ہندوستانی مسلمانوں کے

قالیو کھنڈے جو رکھو، یہ ٹھہریں سب سے کھیا گلیو بھی لگیا کھا۔

[illegible]

ماہی و زکات پیراؤ
پنام
پنا
پنا
پنا

ابا پیلہ کی حد تک یہ بالکل دفع ہے کہ اس کے تحت عدالتوں نے
دفعہ ۱۱۱ کے قانون ریلوے سٹیشن ایکٹ ۱۸۹۰ء کی سیکشن ۱۱۱ کی رو سے
میں مدعیہ کی ہے اس دفعہ میں یہ قرار دیا گیا کہ... دلی شخص مال
کی کہ گئی اتنا فائدہ اٹھانے کے لئے واقعہ یا پکا سختی نہ ہوگا
سیر اس کے واقعہ کی حالت اس کا دعویٰ تحریر میں اس تاریخ
سے چھ ماہ کے اندر رجوع کیا گیا ہو جب مال بذریعہ ریلوے کے
میل جو الہ کیا گیا تھا۔ دفعہ ۱۱۱ میں اس امر کا ذکر ہے تلافی
کے لئے کہ اس واقعہ کا اطلاق کیا جائے گا اور کسی مقام پر جو حکم دینے
ہے کہ وہ دلی مال سے ذرا نقد کی اجازت کی جائے گی۔
اس کے بعد یہ بحث کی گئی تھی کہ نوٹس ناقص ہے کیونکہ اس میں
اطلاع نہیں دی گئی ہے کہ وہ دلی رجوع کیا جائے تھا۔ اس
کا جواب یہ ہے کہ دفعہ ۱۱۱ میں اس امر کا ذکر نہیں کیا گیا ہے
کہ وہ دلی رجوع کیا جائے کہ وہ نوٹس کرنا چاہتا ہے
اس کا نشانہ صرف یہ ہے کہ اس واقعہ کا رجوع کیا جائے ہے
حالانکہ مختلف ہو سکتی تھی اگر قانون میں اس امر کا
ضرورت تلافی کی گئی کہ اس کے لئے نوٹس دیا جائے جیسا کہ میں بنام
پیرکین پٹیلا (۱) دلو میں بنام تھوڈا کی اور ان میں اقسام کے
دعاویٰ کی حالت ہے جن کا وہ مجموعہ ضابطہ دلائی قانون
نامہ ان میں بیان کیا گیا ہے پس جب کوئی فیصلہ ہو گیا ہے تو
یہ قرار دینا چاہیے کہ اس کے تحت عدالتوں نے دفعہ ۱۱۱ کی رو سے
تجسس کیا ہے اور یہ کہ نوٹس دفعہ ۱۱۱ کے غرض میں واقعہ
کا ایک دعویٰ تھا۔

کے لئے ایک درخواست پیش کی تھی اس لئے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ
ہیں یہ خیال کر دینا چاہیے کہ قانون کے متعلق ہماری کیا رائے ہے
ستھاد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے تحت ایسٹ انڈین ریلوے
کا دفعہ ۱۱۱ میں ہے بلکہ عمارت نمبر ۱۱۱ کی سیکشن ۱۱۱ کے
سبارٹینٹ جی نے یہ قرار دیا ہے کہ دفعہ ۱۱۱ قانون کو
کی نہیں ہیں یعنی یہ اور نوٹس کے سیکشن ۱۱۱ کو اس کے متعلق تصدیق کرنا
جائے۔ اگر وہ سبارٹینٹ جی کے ساتھ اتفاق کریں تو یہ نوٹس دینا
کا یا باوجود اس کے کہ وہ دفعہ ۱۱۱ کی تلافی سے قاصر ہے یہ بھی
یہ ثابت کرنے کے لئے کہ نوٹس دینا اس کے لئے کیا تھا اور
کہ دفعہ ۱۱۱ کے تحت یہ بھی تلافی میں اس سے الگ جواب
اٹھاتے ہیں اور یہ کہ عین ان کے ثابت کرنے کے لئے کہ نوٹس دینا
وہ خود انہوں نے یا ان کے کارندہ یا کسی دوسرے شخص نے کیا تھا
میں بنام تھوڈا کے سیکشن ۱۱۱ میں بنام خود پیرکین پٹیلا
اس رائے کے تعلق میں ہے اس واقعہ میں نوٹس دینا کے لئے
پر تھا اور یہ ظاہر دیا گیا تھا کہ وہ اس کے تمام نوٹس دینا
کہ فائل میں جو نوٹس بنام جی (۱) سے اختلاف کیا تھا ان
تجسس میں ملوم ہوتا کہ ان کے رجوع سے اس کے تعلق کے لئے
اس سوال پر غور کرنا ضروری تھا کہ آیا غلطیہ کے نوٹس کی کوئی
جو اس کے لئے کوئی تلافی دفعہ ۱۱۱ کے غرض میں تلافی کی حد تک
یہ چنگی۔ باوئی انظر میں مدعی جائزہ یہ خیال کر سکی کہ اس
تھا کہ نوٹس اس کے لئے دیا گیا تھا کیونکہ اس کے لئے اس کا
یہ صرف ایک وصولیائی سے قرار کیا تھا بلکہ یہ بھی تھا
دی تھی کہ تحقیقات کی جائے اور ان حالات میں عدم تلافی
کے بعد کو سمجھا کسی قدر دشوار ہے جو اب پیش کیا گیا ہے۔ پس
میں خیال کرتا ہوں کہ یہ عین ان کے لئے اختیار تھا کہ وہ عدالت ابتدائی

در بارہ سوال ہے کہ آیا نوٹس تلافی ہوئی تھی۔ اس کا تصدیق
عدالت نے نہ کیا ہے نہ یہ کہ عین ان کے لئے
اور یہ تلافی تھا کہ اس کے غرض سے یہ تلافی طلب کر سکی جا
الوڈ ریلوے سٹیشن ایکٹ ۱۸۹۰ء، سیکشن ۱۱۱، دفعہ ۱۱۱، ص ۳۷۹

ذیل میں چھ نئے نتیجہ حاصل کیا کہ ایک کام سہارن پور میں ۱۹۱۱ء
 آؤ اس وقت کے سوبہ کے لئے اور کوئی فعل نہیں کیا گیا
 تھا کہ ایک محروم و تاج عام کا نقشہ مرتب کیا گیا تھا اور
 ضروری نوٹیں ہماری کتب خانے میں اور غالباً لوکل گورنمنٹ
 کے دہرہ ملواری کے لئے درخواست پٹنسی کی گئی تھی لیکن اس کے
 متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی تھی اور یہ معاملہ پانچ ماہ اور پڑ گیا
 اور نتیجہ یہ ہوا تھا کہ نیلام عام کے وقت نہ یہ اور بھی مالک کے
 استعمال پڑے کسی ذمہ دار کا یا بریا قبیلہ کے تابعی بلکہ شہری
 کا کوئی بھی خواہ اس میں سے کوئی بھی نہ ہو یہ ہے یہ زمین
 بارہ ذیلی راج نے بھی بیان کیا تھا کہ اس کے لئے یہ زمین
 کیا گیا تھا اور اس کے حوالہ نام میں بھی ایسے کافر نہیں تھا کہ
 وہ ایسے نوٹس کی وجہ کو ظاہر کرے اس کا دراصل لازمی استنباط
 کے طور پر یہ نتیجہ پیدا ہوا تھا اور یہ قانون نافذ ہو سکتا
 تھا کہ غریب جاننا کو اس طور پر نقصان پہنچے کہ یہ حیثیت
 مالک اس کا حق نہ ہو جائے۔

وہ جس لال
بنام
یہ لال
۱ (آمار)

دعویٰ علیہ اس عدالت میں لکھنا چاہئے کہ وہ جو ہر ایک
دو خاص عدالت میں رجسٹر کی گئی ہے۔ یہ لال کہ وہ جو
دعویٰ لے اوکے لئے وہ جو کہ اس کی رقم میں داخل نہیں ہو
ذکر جو بدعویٰ میں کیا گیا تھا اس سے جو میں کوئی اور چیز
ہے۔ جس کی رقم کی صورت میں وہ لال مقرر کیا گیا ہے
الطبع کے مطابق یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اس کو دعویٰ لے
یا راستہ مسا فاعان بہاری ایک ساتھ دائرہ کو ادائیگا
تھا جس کا ذکر دستاویز میں کیا گیا تھا جبکہ وہ لال وہ
ہے جس کی نسبت یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ موہن لال دعویٰ علیہ کو
دستاویز منطوق دعویٰ کے حساب میں ادائیگی گئی تھی۔

دوسرا دعویٰ یہ کیا گیا تھا کہ یہ تمام موقوفہ جائداد
کہ یہ لال کی نسبت دعویٰ لے کا حق کیا ہے۔

اب یہ ممکن ہے کہ ادا عام کی تکمیل کے لئے وہ حقوق کی خاص
میں سے وہ کہنا ہی کہ وہ مساوی طور پر کسی ہونے چاہیے
ہو کہ وہ سے اعلیٰ اور وہ کہ بالعموم مستند و متدین
ان کے خلاف اس لئے کہ حق ان کا کہ ایک حصہ کے حامل
اور مالہ سال فی طور پر زمین کا قیمت میں انقطاع نہیں تھا
میں طور پر کہ وہ راہیں جسکو جائداد کے صورت میں حصہ میں
جو اس کے لئے ہو تناسب رقم ادا کر کے اپنے حصہ کا ان کا کہ
مستحق ہو جائے اس میں تم کے مفادات میں وہ مستحق نہیں
جہوں کے مفادات یا ان کا قیمت کے انقطاع کی نسبت اتفاق
نہیں کیا تھا کامیابی کے ساتھ دعویٰ کا مفاد کہہ سکتے ہیں
لیکن وہ امر جو وہ مقدمہ میں پیدا نہیں ہوا جو بالکل
مختلف بنیاد پر قائم ہے۔ یہاں دعویٰ کے مفاد نصف اور
زمین کے لئے دعویٰ کے عملی طور پر تسلیم کیا ہے کہ فی الزمان ہوا

جس کا یہ امر ہوا کہ اس میں زمین لال لکھا گیا تھا کہ یہ
ان کے لئے وہ مالہ دعویٰ لے کی کہ وہ لال کو راجا جرنل دیو مالہ
کہ وہ زمین میں اس کے حصہ کا یا تمام جائداد میں اس کے حصہ
کہ وہ اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
بڑی مالہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
وہ خریدار اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
جس کو کال لے ہو کر کیا تھا اور تمام رقم لے کے دعویٰ کیا تھا
جس میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
طور پر خریدار بنایا تھا اور اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
میں با اس جائداد میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
زمین کی تکمیل میں خریدی گئی تھی تو صورت حال مختلف
ہو گئی تھی لیکن دعویٰ کو بہ اجارت دینا کہ وہ زمین
میں صرف اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
کو اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
نتیجہ یہ ہو کہ موہن لال زمین میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
جائداد میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
زمین میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
ہونا چاہیے کہ اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
جائداد کے متناسب حصہ کے حامل ہو جائے یہ بیانات ہو گئے
ایسی حالت میں بہاری صاحب نے اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
کے حالات کے لحاظ سے دعویٰ کو زمین میں اس کے حصہ میں اس کے حصہ میں
باز یافت کے لئے موقوفہ جائداد کے متناسب حصہ کے مقابلہ
میں ڈگری عطا کی جائے جس کی رقم باقی رہے ہو تو ہے
= ۱۳۱۰
حسد ہم افرو مسطورہ ماتحت عدالتوں کی ڈگری میں

کمار چار جی بنام امید علی (د) مقدمہ چوڑھو نمبر ۱۲۴۱
میں فاضل ججوں نے کواٹھوں نے اس جج کی تائید میں اس
ظاہر کی تھی جو اب مزید کے لائق کوئل نے پیش کی ہے یہ بیان
کیا تھا اس کے علاوہ سخی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس وقت
کمار ابالوجت جو ٹرائل میں پیش کی گئی تھی اور اس دعویٰ کا
امرا بالوجت جو ٹرائل میں رجوع کیا گیا تھا ایک ہی ہے، اگر
کارروایا کے امور ما بالوجت مختلف تھے تو دعویٰ یقیناً
قابل پذیرائی تھا اور دفعہ ۱۰ قانون مرادمان بنگال کسی
فریق کو دعویٰ رجوع کرنے سے منع نہ کرے گی۔ پس وہ مقدمہ
موجودہ مقدمہ سے قابل تیان ہے اور جو اس میں ظاہر کی
گئی تھیں وہ ہیں مختلف رائے قائم کرنے سے نہیں روکتیں
مقدمہ سویشی کمار پٹج بنام ساوا چرن باسو میں کے متعلق
بھی ای کہا جاسکتا ہے اس مقدمہ میں فاضل ججوں نے بیان
کیا تھا کہ اس دفعہ ۱۰ کے تحت ہمدہ دار مال کا اختیار
سے بالکل خارج ہیں اس کا کام اس کے تصفیہ کا محدود
کہا گیا فذاں حقوق کا اندراج صحیح ہے یا نہیں اسی طرح
کا یعنی سد ری بنام علی علیہ میں فاضل ججوں نے فیصلہ
رائے ظاہر کرتی ہیں ان سے کیے سار ڈینیٹ جی سے اس کے
میں اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ یہیں یہ معلوم ہوتا
ہے کہ دعویٰ زیر دفعہ ۱۰ کا امر ما بالوجت اور موجودہ دعویٰ
کا امر ما بالوجت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے مقدمہ
سرج کمار چار جی بنام امید علی (د) میں لفظ ساتھ مقدمہ
کی تقلید کی گئی ہے اور مقدمہ عبیدہ خاتون بنام محبوب علی
چوہدری (د) اس بنا پر قابل تیار ہے کہ اس مقدمہ میں یہ
دعویٰ رجوع کر کے اجازت کے ساتھ مقدمہ اٹھالینے کی
دعا ان کے لیے جرحہ ۶۳ ص ۴۴۴ و ۴۴۵ (نفا کر بند ۱۲۴۱)

اجازت نہیں دی گئی تھی۔ یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ مقدمہ
میں ایسی کوئی اجازت عطا نہیں کی گئی تھی۔ یہ سوال ہو سکتا ہے کیا
کہ مقدمہ سرج کمار چار جی بنام امید علی (د) میں پیش کیا گیا تھا کہ
اگر ایسی اجازت عطا کی گئی تھی تو یہی یا بعدہ دار مال کو یہ اجازت عطا
کر کے اس بار عامل تھا کہ وہ مختلف اختیار سماعت کی وزارت
میں مقدمہ رجوع کر کے اجازت عطا کر کے لیکن قانون مرادمان
بنگال میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے کہ درخواست جو دفعہ ۱۰ کے
موجب رجوع کی جائے اور یہیں اٹھا لی جائے یہ امر کہتی ہے کہ ایسی
کبری پیش نہیں کی گئی تھی۔ صرف و اضلاع قانون ایسی درخواست
کے اثر کو پیش کی گئی تھی اس کے اٹھائے جانے کی وجہ سے نائل کر
ہیں اور ہم ایسے امر کو دل نہیں کر سکتے جو کہ ایسا حکم
نہ کر رہیں و اضلاع قانون کا ترکہ ہو۔ ایسی حالت میں کمال
میں اس رائے کو تسلیم کر کے کہ نفا خال ہوں جو بعض مقدمات میں
ظاہر کی گئی تھی کہ درخواست جو پیش کیے جانے کے بعد اٹھا لی گئی
یہ امر کہتی ہے کہ کیا اگر درخواست ایسی پیش ہی نہیں کی گئی تھی
اس سوال کے متعلق ان مقدمات میں زیر بحث ہے جسے کوئی
واجب التعمیل فیہ ملے سکے خلاف نہیں ملتا۔ مختلف اسکے
عبیدہ خاتون بنام محبوب علی چوہدری (د) کے واقعات ان کے
کے واقعات کے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ ایسی حالت میں مافوق
خارج کئے جانے جائیں اور ان مقدمات میں فرجہ دلا یا جاسکتا
مراجعہ علیہ حاضر ہوئے ہیں۔

سایا سا اچھا
نہا
سالم
(کالکتہ)

۱۰۰

جسٹس واکسلی میں متفق ہوں۔
مراجعہ علیہ حاضر ہوئے ہیں۔
ماٹیکوٹ مددیں
مراجعہ ثانی دیوانی
نمبر ۶۹۹ بانیہ ٹرائل منصفہ ۴۴۵ و ۴۴۶ (نفا کر بند ۱۲۴۱)

(AT/100)

10/2/54

وہ کامل مالکانہ حقوق رکھتے تھے، اس سے تنخواہ نہ لیتے تھے، عدالت
ابتدائی نے جہانگیر کی شہادت و قلمبند کی اور تاج محل کا مالکانہ
مالکانہ حقوق کا مسئلہ منسکاب کیا، جس سے جہانگیر کے قلمبند کرنے کا فیصلہ
یہ نتیجہ اخذ کیا کہ وہ حقوق اگر زیادہ نہیں تو کم از کم وہ حصہ مالک
میں سے تھے، اسی نتیجہ کے لحاظ سے ذیل علم منصف نے دعویٰ میں
بیان کیا کہ وہ ۱۰۰ حصوں کے خلاف تھا کہ عیسائی کو جو حق
شفقت و امداد لایا جائیگا وہی تمام مسیحیوں کو ملے گی، اس سے
مافوق کرنا چاہیے جس کے متعلق اس کو کوئی حق شفقت حاصل ہے۔
طیسٹر کسٹ جج کے روبرو راضی کیا گیا تھا اور عدالت نے اس
تحت لے کر جہانگیر کے قلمبند کی ہے کہ مالکانہ حقوق
صرف ۴ حصہ مالک سے تھے اس نتیجہ کے لحاظ سے عدالت نے ابتدائی
کی نوکری منسوخ کی گئی ہے اور وہ مدد دینے کی گاہ ہے تاکہ دوسرے
پیش شدہ اس نتیجہ طلب کے حوالہ سے بلحاظ کار و کردار میں کیا
تحقیقات کی جائے۔

موجودہ واقعہ اس حکم واپسی مقدمہ کی ناراضی پیش ہے
جس عدالت کے درجہ است مراجع میں بائیان کے مالکانہ حقوق
کی حد کی نسبت عدالت ملاحظہ تحت کی تجویز یا قرار دے کر مٹا
کو تشکیک ہے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہانگیر
میں وہ تجویز ملے گا ایک تجویز و اتفاق ہے ظہین نے تہا
پیش کی تھی مالکانہ حقوق کے رجسٹر کو جو موضوع کے پڑا رہے
پیش کیا تھا جو دیکھ لے بے اعتبار قرار دیا تھا۔ اس نے
ہاں کیا تھا کہ بائیان نے کسی طریقہ سے ان حصوں کی نسبت خود
لورالک کی حیثیت سے درج رجسٹر کر لیا تھا جن پر وہ صرف
حقوق مقرر رکھتے تھے۔ مدعی علیہم نے تحصیل کا ایک واسلہ
پیش کیا اور حقوق جہانگیر کے ایک رجسٹر سے ایک قلمبند میں

میں پیش کیا جس سے یہ ظاہر کیا کر شش ماہی نہیں کہ گزشتہ
میں ایک وقت بائیان نے مذکورہ حصہ ۱۰۰ اور کچھ
میں مالکانہ حقوق حاصل کئے تھے۔ لہذا اس پر یہ حکم کیا ہے کہ ان
نے لہد میں ان مالکانہ حقوق کا نصف حصہ پیش کیا جو اس وقت
حاصل ہوئے تھے اور اسی تہاوت کی تہاوت عدالت نے ابتدائی نے یہ
قرار دیا تھا کہ مالکانہ مالکانہ حقوق کی وسعت کم از کم ۴
حصہ سے تجاوز نہ کرتی تھی۔ عدالت ملاحظہ نے اس تہاوت کو
قطعی تصور کرنے سے انکار کیا تھا اور کامل تہاوت پر نظر ثانی
کرنے کے بعد اپنی تجویز قلمبند کی تھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ
کہ ذیل علم سارڈ ریٹ جج نے بارشوت غلط طریقہ سے غلط کیا
ہے یا اس حکم کا مقدمہ تھا اس میں فریقین کی جانب سے تہاوت
نہ ساری گئی تھی اور تمام تہاوت پر نظر ثانی کرنے کے بعد نتیجہ یہ
کی گئی ہے۔

لیکن وہ امور و مواعیل باقی رہتے ہیں جن میں سے ایک یہ مقدمہ
کی بنیاد نہیں ہے، اس سے دوہرا ایک اصول کا حوالہ دیا گیا ہے
جو اب بعد اس عدالت کی ایک حق شفقت کی جج نے سہولت ۱۰۰
بیان ہمیشہ ساری سنگدلی میں قرار دیا تھا اس اصول کے مطابق
موجودہ مدعی کو صرف یہ اختیار ہو سکتا تھا بلکہ اصل اس پر
یہ لازمی تھا کہ وہ ایسے واقعات کو کلیتہاً نظر انداز کرے
جن کا اس کا اس مقدمہ میں بائیان کے مالکانہ حقوق کی حقیقت
کے متعلق تھا وہ ان کے قلمبند کر سکتی تھی اور کامل حصہ راوی
نے متعلق حق شفقت نافذ کر دیا دعویٰ کر سکتی تھی جسے متعلق اصول نے
ایک بیعنا میں اپنی تعریف مالکانہ کامل کے طور پر کی تھی نتیجہ غالباً
یہ ہوتا کہ اسکے موافق ایک حق شفقت کی نوکری مساوی کی جاسکتی
بنیاد پر وہ مستحقوں کی قائم مقام ہو جاتی اور مالکانہ یا جہانگیر کے

اقبال حیدر خاں
بنام
مسادہ و دیگر مالکانہ

صفحہ ۱۰۰

1949

مراجعة اولی و ثانی

۱۹۱۱ء کے لیے پرنسپل کی طرف سے

مجلس علمیه - مراغیان -
و مجلسی در ایروان -

و اقوالی۔ پیپلزنگ۔ عدالت کا دھوکہ شرم۔ کراچی کی

مذاہب تصوف کے متعلق ایک اور باب (۱۱)۔

۱. غیر متعلقہ اداویس سے متعلق کئی باتیں کہیں گے۔

ہوتی ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تمام ممالک میں شادی کرنا چاہیے۔

کلیں تو ایک سال یا دو سال کیلئے

ہر وقت مافیہ میں اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کرتا

عدالت و اعتبار کا تقاضا ہے کہ یہ سب سے پہلے ایک فریق

کئی ایک لڑکیاں اور لالہ انوار متی پر دم کیسے دے رہی ہیں

اور جس کے متعلق معلومات نامعلوم ہیں وہ سب کی تصدیق

رسیدہ کہ ماسی کا یہ دعویٰ کے متعلق ایسی کسی خبر کی پیشینہ ہا کرے

اگر اس کا جواب سارے ہو ممکن ہے کہ مراد تائی کی ریت ہے۔

پتہ کیا جائے۔

جبکہ ہمارے دل کی سنجیدگی ان کی سادگی سے متاثر ہو رہی ہے تو اس

یہاں جو کچھ لکھا ہے اس پر غور فرمائیے اور اس سے اس کے فوائد سے

وہاں سے لے کر پورے ملک میں یہ سچے سچے محبت کی لہر چلائی۔

میں نے یہی دیکھا کہ اگر اس کی تعلیم اور ترقی ہو

12-1-58

جب کا پلورٹ لہو سے مائل ہے متعلق عدالت ملزم کی میت

اعتبار باعث محال ہو تو اس کو اعتبار محال ہوتا ہے نیز یہ کہ

کچھ تکیاں لگا کر دیے۔

مرافقہ اولیٰ، اسی حکم صدر معنی التماس مطالبہ تحقیق کے تحت

اقتصادیات، سہ ماہی، زمین و محال آباد و مورتہ، ۱۹۲۱ء

منجی پسران خان - مولوی اقبال احمد -

سہجانیہ پیرافونیکلیہ ہر مثنوی کمالا کانت و رہا۔

بہشت بیکٹ یہ میرا فوجی اور ایسی ہتھیار کی نارضی ہے۔

یہ ہے۔ ان کو دعویٰ ہمیشہ تریوں کے ایک سہی شفق کے دعویٰ

یہاں جو کچھ کیا ہے اس مقدمہ میں ہمارا تعلق ایک موضوع پر مشتمل ہے۔

مرحوم بابائے جان کے حقوق الٹا نہ کر کے انتقال سے ہے۔ بی بیامہ

کئی تاریخ ورجوئی ۱۹۱۹ء تھی اور اس کی شرائط کے مطابق

بانیان نے مستبروں کو مذکورہ بالا موضوع کے بارے میں حقوق میں

۴۴ راوی محمد بن قاسم بن ابی اسحاق نے اپنی تعریف مالکان

مال کی حیثیت سے کی تھی۔ حالت یہ ہے کہ دونوں ماتحت والیوں

میں میرا ایک مسلمہ واقعہ تھا کہ یہ خلاف پہاڑی تہی بائیوان کوڑوں

کمال حصہ پر یقیناً حقیقت حاصل تھی جو لپٹا ہر رو سے بغیر اس

منتقل کیا گیا تھا لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ صرف جہزی جھڑکے

مالک اس وقت اور باقی حصہ کے متعلق زمینیں انتظامیہ کے سامنے پیش کی

دشوازی تہی اسکو سلطو پریتی نہ تھا کہ وہ حقوق بہن

کے اس انتقال کے متعلق حق سچو فائدہ کرے جو ایسا نہیں ہے

دوسرے کے لئے تحمل ہیں لایا تھا۔ اس لئے خود کو اس امر پر مجبور

ایک نیا دعویٰ صدر کے اس جزدگاہ دور کے جس کی ہمت

بیٹا میں کی گئی تھی مجھے بائیان مالکان کا مل جھے۔ اس خبر پر

ہوسکتا کی طرح عرضی دعویٰ میں صرف یہ کہ جسے وہ لے گا

یہ کافی تھی۔ مدنی سلیم نے یہ جواب دیا تھا کہ وہ بیرونی جہد کرتے

وہاں سے لے کر آج تک ہر روز صبح سویرے اٹھ کر پڑھتا رہا۔

[illegible][illegible][illegible]

۱۶ چو اینه در درون -

منجانبہ جی ایم اے: شری رستمپارہی۔
میں نے اس وقت سے کہ میں نے یاد کیا کہ میں نے یاد کیا
روزنامہ۔

فقد ورد في نسخة أخرى من المخطوطات أن

انکو قزاقا، دلا لے گا اور ہمیں ایک ایسا چور و شکار دیگا جس سے ہرگز
مولا کا دل نہ اچھے

نہام

[illegible][illegible]

اس قدر میں درج علیہ ہر سید اپنے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے
 ایک شخص نے کہا میں اس قدر سے اس کے پرانے سحر کے
 اور یہ کہ میں نے تو ان کے کچھ مٹا دیے ہیں۔ اور وہ اس کے
 متعلق کسی پر نہیں اور ان کو اس جو تو ان کے جو الہی۔ یہ طے
 یا ان کے کہ ان کے مہمان یہ تو کیا چاہا۔ اور وہ ان کے جو
 جو ان کے چاہا۔ یہ طے کیا چاہا کہ یہ ان کے کہ ان کے مہمان کے
 مہمان میں کہ یہ ان کے چاہا۔ اور وہ ان کے کہ ان کے مہمان کے

[illegible]

اس مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے ایک اور شخص کو ایک چیز کا مالک بنایا ہے اور اس نے اس چیز کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے تو اس شخص کو اس چیز کا مالک بنانا چاہیے۔
 یہی اصول ہے جو عدالتوں نے یہ فقہاء کو کہا ہے کہ
 عدالتوں میں عدلیہ کے لئے اصل ابدال دلائل پیش کر رہی تھیں اس قسم
 کی صورت ہونی ممکن تھی کہ وہ اس سے پہلے کہ اس قسم کی چیز کو
 عدلیہ کے لئے پیش کرے کہ اس طرح پر ہونا چاہئے کہ اس میں یہ بیان کیا
 گیا ہے کہ وہ سبکی جن اور ایوان میں اس کی کوری میں خالی رقم لکھتی
 تھی یہ کہ اس نے اسکو مدعی علیہ نمبر کے قبضہ میں چھوڑ دیا تھا
 اور اسکو تار وار پر خرچ کر دیا کہ اس نے جو رقم صرف کی تھی
 اسکی راسن تار کی کوری میں ابھی رقم صلہ سے سرکشی کر دی
 یعنی جو کوری کا حوالہ مدعی نے دیا تھا اور یہ کہ جب اس نے
 اسکو واپس کر دیا تھا تو اس نے وہ رقم دستاویز ۱۶ میں لکھا
 تھی ان پلٹنگ کے لحاظ سے بحث یہ کی گئی ہے کہ مدعی کی بحث
 عدلیہ کے سامنے اس طرح پر پیش کی گئی تھی کہ وہ یہ بحثی کہ دستاویز
 ۱۶ کی رو سے رقم تمام زائد میں مدعی علیہ نمبر کی رقم کے طور پر
 لگائی گئی تھی اور دستاویز مدعی علیہ نمبر کے نام سے
 بنی ہوئی حال کی گئی تھی یہ بحث اس بحث سے بہت زیادہ مختلف
 ہے جسکو متعلقہ ڈسٹرکٹ منصفوں کے منجملہ دوسرے اور
 عدالت حرافہ تحت نے ثابت قرار دیا تھا کہ رقم حرافہ دستاویز
 ۱۶ کے بموجب قرض دی گئی تھی تار وار کی رقم تھی جسکا مدعی
 نمبر نے کرنا ان کی حیثیت سے ہوا تعریف کیا تھا اور اسکو
 اس نے مدعی علیہ نمبر ۱۶ کے حوالہ کیا ہے اور رقم کیساتھ
 اسکا قبضہ تھا۔ اس وقت وہ اسکا حوالہ کیا ہے اور رقم کیساتھ
 بنی ہوئی اور اس میں اسکا اسٹامپ لکھا ہے اور رقم حرافہ
 امانی رقم بھی جو اسکی عرصہ میں لی اٹھائی گئی تھی اسکا
 میں تھی اسلئے وہ یہ کہ اسکو واپس کر دے چاہیے

۱۔ اگر کسی شخص نے اپنی رقم سے کسی مایانی گری ہوئی کیونکہ ملک
 کو آگ آگیا اور رقم کے خلاف اسکی جاگی ملک کے خلاف کوئی بھی جائز
 نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس کے رقم خالی کا مکمل حساب لیا گیا اور
 یہ رقم تصدیق کیا گیا۔ ہم اسکو بطور نہیں کر سکتے جیسا کہ اسکے قبل کیا
 گیا تھا۔ اس رقم کی تہا نہ موجود تھی جس کے لحاظ سے عدالت خرافہ
 نہیں ہے۔ یہ احد کر سکتی تھی اگر وہ یہ حیات تھی تو یہ کام خراج طلبا نمبر
 ہم آگیا کہ اس نہ بات کی۔ یہ حساب لیکر باکسی دوسرے طریقہ
 سے کرتی ہے۔ ہم یہ نہیں قرار دے سکتے کہ اس نے اپنے باب کی مفید رقم
 کیونکہ اسکی حساب پختہ کر کے کرنی کہ شش کی نفی جو عفت ہے کہ
 یہ ایک ایک دیلا ہے۔ اس وقت کے قبل تک کسی پیشانی
 نہیں کیلئے تھی۔

ایسی حالت میں بنجہ یہ ہے کہ رقم خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔
 مداخلت کیس گیا۔

لارڈ کورٹ الہ آباد

تیسری دفعہ ثانی دیوانی

نمبر ۶۵ باب ۱۹۲۲ء ۱۹۲۲ء ۱۹۲۲ء

ماہنامہ ۱۹۲۲ء ۱۹۲۲ء

گوئی ناخنہ شکل مدعی علیہ بنام سنا بن شکل مدعی۔

مداخلت

مداخلت علیہ۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ مایہ ۱۹۲۲ء آرڈر ۴۴ رول ۲۵
 ۶ مایہ مداخلت اس حکم پر جسکی رائے اور تفسیر طلب واپس کیا گیا ہے
 آپا قطعی سماعت کیے ہیں اور اسکی جاسکتا ہے۔ ڈگری کی تین
 رہیں۔ بنیام کی ڈگری جو دعویٰ مہین کی جانب سے رہیں جو خر
 کی ادائی بر مشروط ہو ہے۔ یہ رقم کے رہیں کی جانب ادا
 کیے جائیں۔ ان کے قانون میں سماعت ایکٹ ۹ مایہ ۱۹۲۲ء

۲۔ اگر کسی شخص نے اپنی رقم سے کسی مایانی گری ہوئی کیونکہ ملک
 کو آگ آگیا اور رقم کے خلاف اسکی جاگی ملک کے خلاف کوئی بھی جائز
 نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس کے رقم خالی کا مکمل حساب لیا گیا اور
 یہ رقم تصدیق کیا گیا۔ ہم اسکو بطور نہیں کر سکتے جیسا کہ اسکے قبل کیا
 گیا تھا۔ اس رقم کی تہا نہ موجود تھی جس کے لحاظ سے عدالت خرافہ
 نہیں ہے۔ یہ احد کر سکتی تھی اگر وہ یہ حیات تھی تو یہ کام خراج طلبا نمبر
 ہم آگیا کہ اس نہ بات کی۔ یہ حساب لیکر باکسی دوسرے طریقہ
 سے کرتی ہے۔ ہم یہ نہیں قرار دے سکتے کہ اس نے اپنے باب کی مفید رقم
 کیونکہ اسکی حساب پختہ کر کے کرنی کہ شش کی نفی جو عفت ہے کہ
 یہ ایک ایک دیلا ہے۔ اس وقت کے قبل تک کسی پیشانی
 نہیں کیلئے تھی۔

بنام
 سنا بن شکل
 مدعی

حکومتی عدالت دیوانی میں سنا بن شکل مدعی کے خلاف کوئی بھی جائز
 نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس کے رقم خالی کا مکمل حساب لیا گیا اور
 یہ رقم تصدیق کیا گیا۔ ہم اسکو بطور نہیں کر سکتے جیسا کہ اسکے قبل کیا
 گیا تھا۔ اس رقم کی تہا نہ موجود تھی جس کے لحاظ سے عدالت خرافہ
 نہیں ہے۔ یہ احد کر سکتی تھی اگر وہ یہ حیات تھی تو یہ کام خراج طلبا نمبر
 ہم آگیا کہ اس نہ بات کی۔ یہ حساب لیکر باکسی دوسرے طریقہ
 سے کرتی ہے۔ ہم یہ نہیں قرار دے سکتے کہ اس نے اپنے باب کی مفید رقم
 کیونکہ اسکی حساب پختہ کر کے کرنی کہ شش کی نفی جو عفت ہے کہ
 یہ ایک ایک دیلا ہے۔ اس وقت کے قبل تک کسی پیشانی
 نہیں کیلئے تھی۔

۳۔ اگر کسی شخص نے اپنی رقم سے کسی مایانی گری ہوئی کیونکہ ملک
 کو آگ آگیا اور رقم کے خلاف اسکی جاگی ملک کے خلاف کوئی بھی جائز
 نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس کے رقم خالی کا مکمل حساب لیا گیا اور
 یہ رقم تصدیق کیا گیا۔ ہم اسکو بطور نہیں کر سکتے جیسا کہ اسکے قبل کیا
 گیا تھا۔ اس رقم کی تہا نہ موجود تھی جس کے لحاظ سے عدالت خرافہ
 نہیں ہے۔ یہ احد کر سکتی تھی اگر وہ یہ حیات تھی تو یہ کام خراج طلبا نمبر
 ہم آگیا کہ اس نہ بات کی۔ یہ حساب لیکر باکسی دوسرے طریقہ
 سے کرتی ہے۔ ہم یہ نہیں قرار دے سکتے کہ اس نے اپنے باب کی مفید رقم
 کیونکہ اسکی حساب پختہ کر کے کرنی کہ شش کی نفی جو عفت ہے کہ
 یہ ایک ایک دیلا ہے۔ اس وقت کے قبل تک کسی پیشانی
 نہیں کیلئے تھی۔

۴۔ اگر کسی شخص نے اپنی رقم سے کسی مایانی گری ہوئی کیونکہ ملک
 کو آگ آگیا اور رقم کے خلاف اسکی جاگی ملک کے خلاف کوئی بھی جائز
 نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس کے رقم خالی کا مکمل حساب لیا گیا اور
 یہ رقم تصدیق کیا گیا۔ ہم اسکو بطور نہیں کر سکتے جیسا کہ اسکے قبل کیا
 گیا تھا۔ اس رقم کی تہا نہ موجود تھی جس کے لحاظ سے عدالت خرافہ
 نہیں ہے۔ یہ احد کر سکتی تھی اگر وہ یہ حیات تھی تو یہ کام خراج طلبا نمبر
 ہم آگیا کہ اس نہ بات کی۔ یہ حساب لیکر باکسی دوسرے طریقہ
 سے کرتی ہے۔ ہم یہ نہیں قرار دے سکتے کہ اس نے اپنے باب کی مفید رقم
 کیونکہ اسکی حساب پختہ کر کے کرنی کہ شش کی نفی جو عفت ہے کہ
 یہ ایک ایک دیلا ہے۔ اس وقت کے قبل تک کسی پیشانی
 نہیں کیلئے تھی۔

۵۔ اگر کسی شخص نے اپنی رقم سے کسی مایانی گری ہوئی کیونکہ ملک
 کو آگ آگیا اور رقم کے خلاف اسکی جاگی ملک کے خلاف کوئی بھی جائز
 نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس کے رقم خالی کا مکمل حساب لیا گیا اور
 یہ رقم تصدیق کیا گیا۔ ہم اسکو بطور نہیں کر سکتے جیسا کہ اسکے قبل کیا
 گیا تھا۔ اس رقم کی تہا نہ موجود تھی جس کے لحاظ سے عدالت خرافہ
 نہیں ہے۔ یہ احد کر سکتی تھی اگر وہ یہ حیات تھی تو یہ کام خراج طلبا نمبر
 ہم آگیا کہ اس نہ بات کی۔ یہ حساب لیکر باکسی دوسرے طریقہ
 سے کرتی ہے۔ ہم یہ نہیں قرار دے سکتے کہ اس نے اپنے باب کی مفید رقم
 کیونکہ اسکی حساب پختہ کر کے کرنی کہ شش کی نفی جو عفت ہے کہ
 یہ ایک ایک دیلا ہے۔ اس وقت کے قبل تک کسی پیشانی
 نہیں کیلئے تھی۔

۶۔ اگر کسی شخص نے اپنی رقم سے کسی مایانی گری ہوئی کیونکہ ملک
 کو آگ آگیا اور رقم کے خلاف اسکی جاگی ملک کے خلاف کوئی بھی جائز
 نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس کے رقم خالی کا مکمل حساب لیا گیا اور
 یہ رقم تصدیق کیا گیا۔ ہم اسکو بطور نہیں کر سکتے جیسا کہ اسکے قبل کیا
 گیا تھا۔ اس رقم کی تہا نہ موجود تھی جس کے لحاظ سے عدالت خرافہ
 نہیں ہے۔ یہ احد کر سکتی تھی اگر وہ یہ حیات تھی تو یہ کام خراج طلبا نمبر
 ہم آگیا کہ اس نہ بات کی۔ یہ حساب لیکر باکسی دوسرے طریقہ
 سے کرتی ہے۔ ہم یہ نہیں قرار دے سکتے کہ اس نے اپنے باب کی مفید رقم
 کیونکہ اسکی حساب پختہ کر کے کرنی کہ شش کی نفی جو عفت ہے کہ
 یہ ایک ایک دیلا ہے۔ اس وقت کے قبل تک کسی پیشانی
 نہیں کیلئے تھی۔

۷۔ اگر کسی شخص نے اپنی رقم سے کسی مایانی گری ہوئی کیونکہ ملک
 کو آگ آگیا اور رقم کے خلاف اسکی جاگی ملک کے خلاف کوئی بھی جائز
 نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس کے رقم خالی کا مکمل حساب لیا گیا اور
 یہ رقم تصدیق کیا گیا۔ ہم اسکو بطور نہیں کر سکتے جیسا کہ اسکے قبل کیا
 گیا تھا۔ اس رقم کی تہا نہ موجود تھی جس کے لحاظ سے عدالت خرافہ
 نہیں ہے۔ یہ احد کر سکتی تھی اگر وہ یہ حیات تھی تو یہ کام خراج طلبا نمبر
 ہم آگیا کہ اس نہ بات کی۔ یہ حساب لیکر باکسی دوسرے طریقہ
 سے کرتی ہے۔ ہم یہ نہیں قرار دے سکتے کہ اس نے اپنے باب کی مفید رقم
 کیونکہ اسکی حساب پختہ کر کے کرنی کہ شش کی نفی جو عفت ہے کہ
 یہ ایک ایک دیلا ہے۔ اس وقت کے قبل تک کسی پیشانی
 نہیں کیلئے تھی۔

بنام
 سنا بن شکل
 مدعی

پانچواں
تیسرا
چوتھا
دسواں

وہ بارہ لکھ تیرہ کالافروئی ہوگا۔ پھر عرب بن اس طریقہ
متعلق ہر طرح سے رقم کے حصہ بن آئی تھی اور اسکی خصوصیت
کی حد تک اسکے علم کے متعلق سنہاوت پیش کر سکی بلکہ مدعی کا
کافرض مساوی طور پر مل جائے گا اور ہم نہیں وار دہا کے اس
مضمون بن اسکوئی طرح سے اقدان موقوف ہے اسکے ساروہ
موجود ہے کہ کوئی نہ کہ نہ تھوڑے دوام اور غالب حرافت کے
رو و مفرد ہر کامل و لائق سے محنت لگتی تھی مگر ڈسٹرکٹ نہ
دوم ۱۱ نے جملہ بن اور اسار مساں لکھا تھا کہ کوئی میان ایک
حکامات نامی سے مناسبت رو رو پیش میں لگتی تھی اور بعد
راہ نمٹ کے یہ سب میں کئی مضمون سے بہتیں ظاہر ہوا کیا
کی نسبت کا کہی دیگر کہ کیا عظاما بہ کہلاتی تھی کی ہر کی محنت کے
تعداد کی غدیر بن لکھا تھا اسکے علاوہ اس عدالت میں اس
مواضع کے متعلق ہر طرح کی کوئی چیز میں سن گئی ہے۔ اس حالات
میں ہر اس قدر کونا سطر کر کے بن اور روڈا برکت کرنے ہیں۔
۱۰ ہادیہ ہا اور پیش کی گیا ہوا ہے کہ مدعی علی غرہ
کرنوں کی حیثیت سے میں نہ تھا اور یہ کہ اسکے طرز سے قاطب
امست کا اطلاق نہ تھا ۲۰ احوال ہے اسکی تائید میں ارا نی
ریوی ریس بنایا ہوا ہے ۳۰ دین ۱۱ اور انکو مل ہوئی
نارینا کو بن نار ۳۰ مت استناد کیا گیا ہے اس میں
نہیں کہ ان جملہ جا میں بہ بان کیا گیا کہ کراوں نفس امین
نہیں ہوتا لیکن پہلے فیصلہ میں بہ باب ان اصول کے متعلق
کیا گیا تھا کہ عظاما سے عدالت اسے ساتھ اسوقت مل گئی جب
اسکی تھوڑی کی استعدا لگتی تھی اور دوسرے فیصلہ میں سوال کا
تعلق اس شخص کے اختیار سے تھا جس نے ایک بیروں سے
دینہ کواد کر سکی تھی سے ایک بہن گسٹا ہوا عدلیہ تھا کہ
۱۰۱۲

از ادوں کی کارپوریشن کے حدود دار کی طرح محض میں نہ تھا
لیکن اسکی حیثیت کا ل طریقہ یہ ہے کہ ہر حصہ ہر حصہ مالدار کے
۱۰۱ کے طور پر لکھی گئی تھی کہ موجودہ مفرد بن کر ادارہ
میتیت رکھنے کے کافی ہے اور اس سے عدالت وارہ نسبت
کے فیصلہ کی تائید ہوتی ہے
اسکے بعد یہاں لکھا ہے کہ ۶۳ قانون انا سے
دارلہ پراکت ہے اسدلال کماست مدعی علیہا عمر میں اسے
نور طوی ہے۔ اولاً عدالت حرافت کی محنت تھوڑے موجود ہے
۱۰ اسکوئے علم تھا کہ رقم تنوالی کی جائداد بھی اسکے ہر سال کا
ہے کہ ۶۴ کا آخری فقرہ اس مفرد کو فقرہ ۶۳ سے خارج کرتا ہے
لیکن جواب یہ ہے کہ رقم اسکے پاس بحالت مست نہیں آئی تھی
بلکہ وہ اسکے پاس اس ادائی کے ذریعہ پہنچی ہوگی اور اسکی
مانبت سے مدعی علیہا عمر ۱۱ اسکے خرمین و سادہ ۱۲ کے ہونے
میں آئی تھی رقم کو بحالت گردش نقل ہو سکا جو دارلہ فیہ میں دیا
گیا ہوا تھا ہماری رائیں معمولی طرفہ کار و بار میں رقم کا منتقل ہونا
مرواد و راجل کو جس کے ذریعہ سے عکس ہو کہ وہ مدعی علیہا میں سے کسی
باکس دوسرے شخص کے ہونے کی بجائے ہو اور نہ کہ شاہ محل سے ذریعہ سے
مدعی ابہا عمر ۱۱ اسکے حق بن متعلق کا واقع ہوتا جواب برکت ہے۔
ما قیامہ محبت اس کو ر کے خلاف کر کے رقم تنوالی کی جائداد بھی
عدالت حرافت نے وہ جو بن اس وجہ سے اسکی تھی کہ اسکی یہ قرار دیا
تھا کہ رقم کی نشاندہی تنوالی کے اثبات تک کی جاسکتی تھی اور اسکے نتیجہ
کی تائید میں تہات موجود ہے۔ اس کو یہ کا اتالی ایک سوال وقتاً
سے ہے اور اسلئے وہ ہم پر واجب اقیل پر بحث لگتی ہے کہ عدالت
نے اس کو لوطا ساز کیا تھا کہ مدعی علیہا کے پاس دفاتی رقم ہے
اور یہ کہ اگر اس نے ہا اول پر تائید تنوالی سے دوسرے لیا تھا تو ممکن

۱۔ ...
 ۲۔ ...
 ۳۔ ...
 ۴۔ ...
 ۵۔ ...
 ۶۔ ...
 ۷۔ ...
 ۸۔ ...
 ۹۔ ...
 ۱۰۔ ...
 ۱۱۔ ...
 ۱۲۔ ...
 ۱۳۔ ...
 ۱۴۔ ...
 ۱۵۔ ...
 ۱۶۔ ...
 ۱۷۔ ...
 ۱۸۔ ...
 ۱۹۔ ...
 ۲۰۔ ...
 ۲۱۔ ...
 ۲۲۔ ...
 ۲۳۔ ...
 ۲۴۔ ...
 ۲۵۔ ...
 ۲۶۔ ...
 ۲۷۔ ...
 ۲۸۔ ...
 ۲۹۔ ...
 ۳۰۔ ...
 ۳۱۔ ...
 ۳۲۔ ...
 ۳۳۔ ...
 ۳۴۔ ...
 ۳۵۔ ...
 ۳۶۔ ...
 ۳۷۔ ...
 ۳۸۔ ...
 ۳۹۔ ...
 ۴۰۔ ...
 ۴۱۔ ...
 ۴۲۔ ...
 ۴۳۔ ...
 ۴۴۔ ...
 ۴۵۔ ...
 ۴۶۔ ...
 ۴۷۔ ...
 ۴۸۔ ...
 ۴۹۔ ...
 ۵۰۔ ...
 ۵۱۔ ...
 ۵۲۔ ...
 ۵۳۔ ...
 ۵۴۔ ...
 ۵۵۔ ...
 ۵۶۔ ...
 ۵۷۔ ...
 ۵۸۔ ...
 ۵۹۔ ...
 ۶۰۔ ...
 ۶۱۔ ...
 ۶۲۔ ...
 ۶۳۔ ...
 ۶۴۔ ...
 ۶۵۔ ...
 ۶۶۔ ...
 ۶۷۔ ...
 ۶۸۔ ...
 ۶۹۔ ...
 ۷۰۔ ...
 ۷۱۔ ...
 ۷۲۔ ...
 ۷۳۔ ...
 ۷۴۔ ...
 ۷۵۔ ...
 ۷۶۔ ...
 ۷۷۔ ...
 ۷۸۔ ...
 ۷۹۔ ...
 ۸۰۔ ...
 ۸۱۔ ...
 ۸۲۔ ...
 ۸۳۔ ...
 ۸۴۔ ...
 ۸۵۔ ...
 ۸۶۔ ...
 ۸۷۔ ...
 ۸۸۔ ...
 ۸۹۔ ...
 ۹۰۔ ...
 ۹۱۔ ...
 ۹۲۔ ...
 ۹۳۔ ...
 ۹۴۔ ...
 ۹۵۔ ...
 ۹۶۔ ...
 ۹۷۔ ...
 ۹۸۔ ...
 ۹۹۔ ...
 ۱۰۰۔ ...

۱۔ ...
 ۲۔ ...
 ۳۔ ...
 ۴۔ ...
 ۵۔ ...
 ۶۔ ...
 ۷۔ ...
 ۸۔ ...
 ۹۔ ...
 ۱۰۔ ...
 ۱۱۔ ...
 ۱۲۔ ...
 ۱۳۔ ...
 ۱۴۔ ...
 ۱۵۔ ...
 ۱۶۔ ...
 ۱۷۔ ...
 ۱۸۔ ...
 ۱۹۔ ...
 ۲۰۔ ...
 ۲۱۔ ...
 ۲۲۔ ...
 ۲۳۔ ...
 ۲۴۔ ...
 ۲۵۔ ...
 ۲۶۔ ...
 ۲۷۔ ...
 ۲۸۔ ...
 ۲۹۔ ...
 ۳۰۔ ...
 ۳۱۔ ...
 ۳۲۔ ...
 ۳۳۔ ...
 ۳۴۔ ...
 ۳۵۔ ...
 ۳۶۔ ...
 ۳۷۔ ...
 ۳۸۔ ...
 ۳۹۔ ...
 ۴۰۔ ...
 ۴۱۔ ...
 ۴۲۔ ...
 ۴۳۔ ...
 ۴۴۔ ...
 ۴۵۔ ...
 ۴۶۔ ...
 ۴۷۔ ...
 ۴۸۔ ...
 ۴۹۔ ...
 ۵۰۔ ...
 ۵۱۔ ...
 ۵۲۔ ...
 ۵۳۔ ...
 ۵۴۔ ...
 ۵۵۔ ...
 ۵۶۔ ...
 ۵۷۔ ...
 ۵۸۔ ...
 ۵۹۔ ...
 ۶۰۔ ...
 ۶۱۔ ...
 ۶۲۔ ...
 ۶۳۔ ...
 ۶۴۔ ...
 ۶۵۔ ...
 ۶۶۔ ...
 ۶۷۔ ...
 ۶۸۔ ...
 ۶۹۔ ...
 ۷۰۔ ...
 ۷۱۔ ...
 ۷۲۔ ...
 ۷۳۔ ...
 ۷۴۔ ...
 ۷۵۔ ...
 ۷۶۔ ...
 ۷۷۔ ...
 ۷۸۔ ...
 ۷۹۔ ...
 ۸۰۔ ...
 ۸۱۔ ...
 ۸۲۔ ...
 ۸۳۔ ...
 ۸۴۔ ...
 ۸۵۔ ...
 ۸۶۔ ...
 ۸۷۔ ...
 ۸۸۔ ...
 ۸۹۔ ...
 ۹۰۔ ...
 ۹۱۔ ...
 ۹۲۔ ...
 ۹۳۔ ...
 ۹۴۔ ...
 ۹۵۔ ...
 ۹۶۔ ...
 ۹۷۔ ...
 ۹۸۔ ...
 ۹۹۔ ...
 ۱۰۰۔ ...

کلیات
 نام
 ست نامیں
 (الہ آباد)

11A-20

قومی ماتحت کل
سٹام
سٹارٹنگ کل
(الو آباد)

اسٹیشن اٹھائی جاتی تھی۔ اس کے لئے سودہ، بھین، د
 و سرور، دال کو تسلیم کرتے تھے۔ ہری پش کی چونکہ اگر ان کو
 نہ لور کیا جائے تو اس کو اس کا مال و دار و دربار سے یہودی
 کر کے اور جو رقم اور دار و دربار کو اس پر لڑی کہ اس پر کوئی تو ملے اس کے
 تے بھینا محمد کو کہ اس پر اس مسودہ پر ملکہ و گرا۔ اس پر اس پر
 اس کو باندھ تھا کہ وہ بدترنم سالہ فرستیں کہ وہ اگر نا اور اس میں
 بھین کہ ایسی وہ سے شش اسٹورٹ نہ تہ قرار دیا جا کہ ادائی
 کی نہ بھین قرار دیا جائے کہ وہ و گرا۔ اس کے یہ مابہ کی کہ تھی
 یہ پہلے مذکی حد تک۔ یہ بھین طلبہ بھینا کہ جس عدالت نہ
 اگر ہی صادر کی تھی اس کا یہ بھینا کہ ۱۵۵ اس مقدار کی اور ان کی
 کوئی معقول یا دوسری مدت مقرر نہ کی۔ اس نے و گرا بھین نہ
 کیا تھا۔ جب تک کہ رقم ادا نہ کر دیا جائے اس کے خلاف
 قیصل نہیں کر سکے۔ یہ حکم سابقہ فرستیں کے حقوق کی حفاظت
 کیلئے صادر کیا گیا تھا۔ اس حالت میں و گرا کو نہ اختیار تھا کہ وہ
 اس وقت تک ادائی نہ کر تا جب تک کہ و گرا کی تحصیل کرانے کے تعلق
 اس کا حق نہ تھی البتہ وہ نہیں ہو گیا تھا اور وہ حق اس وقت بھی
 اس کو حاصل تھا جب عدوت و گرا کی نہ ہو۔ ہندی کی اور رقم ادا
 کر دی تھی۔ طلبہ کیا گیا تھا اور شروع میں اس دلیل کا مجھ پر
 پہلے نہ ہوا۔ اگر تر پڑا تھا کہ و گرا یہ اسے اس کی ادائی سے اس کا
 فائدہ اٹھا جائے جو عمل خود و گرا نے کیا ہوتا۔ بھلا اس کے
 اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ابتدائی ذمہ داری اس کی
 ہے اور اگر خود و گرا نے رقم ادا کی ہوتی تو وہ فوراً اس کا حق
 ہو سکتا تھا کہ اس رقم کا ادا واپس و گرا میں کرنا اور اس کے
 سے خود اپنی و گرا کی رقم کے علاوہ تھا ہر ہونہ جاننا کہ بھلا اگر
 وصول کر لیا یہی حالت میں نہ بھین طلبہ ہوتا کہ کوئی نا انصافی

۱۰۱۵

اس و گرا کی وجہ سے بنی ہے جو عدالت کے لئے صادر کی گئی
 البتہ حال میں میں اضافہ نہ ہو کر شکہ ناخاس ہوا۔ بھلا و گرا
 نہ نہ جارج کرنا ہوا۔ اس میں اس عدالت کی بنی بھلا و گرا اعلیٰ
 دال ہوگی

مراضہ ارج کیا گیا۔

ہائی کورٹ کلکتہ

مراضہ دلی دہلی

۱۹۲۳
۱۹۲۴
۱۹۲۵
۱۹۲۶
۱۹۲۷
۱۹۲۸
۱۹۲۹
۱۹۳۰
۱۹۳۱
۱۹۳۲
۱۹۳۳
۱۹۳۴
۱۹۳۵
۱۹۳۶
۱۹۳۷
۱۹۳۸
۱۹۳۹
۱۹۴۰
۱۹۴۱
۱۹۴۲
۱۹۴۳
۱۹۴۴
۱۹۴۵
۱۹۴۶
۱۹۴۷
۱۹۴۸
۱۹۴۹
۱۹۵۰
۱۹۵۱
۱۹۵۲
۱۹۵۳
۱۹۵۴
۱۹۵۵
۱۹۵۶
۱۹۵۷
۱۹۵۸
۱۹۵۹
۱۹۶۰
۱۹۶۱
۱۹۶۲
۱۹۶۳
۱۹۶۴
۱۹۶۵
۱۹۶۶
۱۹۶۷
۱۹۶۸
۱۹۶۹
۱۹۷۰
۱۹۷۱
۱۹۷۲
۱۹۷۳
۱۹۷۴
۱۹۷۵
۱۹۷۶
۱۹۷۷
۱۹۷۸
۱۹۷۹
۱۹۸۰
۱۹۸۱
۱۹۸۲
۱۹۸۳
۱۹۸۴
۱۹۸۵
۱۹۸۶
۱۹۸۷
۱۹۸۸
۱۹۸۹
۱۹۹۰
۱۹۹۱
۱۹۹۲
۱۹۹۳
۱۹۹۴
۱۹۹۵
۱۹۹۶
۱۹۹۷
۱۹۹۸
۱۹۹۹
۲۰۰۰
۲۰۰۱
۲۰۰۲
۲۰۰۳
۲۰۰۴
۲۰۰۵
۲۰۰۶
۲۰۰۷
۲۰۰۸
۲۰۰۹
۲۰۱۰
۲۰۱۱
۲۰۱۲
۲۰۱۳
۲۰۱۴
۲۰۱۵
۲۰۱۶
۲۰۱۷
۲۰۱۸
۲۰۱۹
۲۰۲۰
۲۰۲۱
۲۰۲۲
۲۰۲۳
۲۰۲۴
۲۰۲۵
۲۰۲۶
۲۰۲۷
۲۰۲۸
۲۰۲۹
۲۰۳۰

۱۹۲۳
۱۹۲۴
۱۹۲۵
۱۹۲۶
۱۹۲۷
۱۹۲۸
۱۹۲۹
۱۹۳۰
۱۹۳۱
۱۹۳۲
۱۹۳۳
۱۹۳۴
۱۹۳۵
۱۹۳۶
۱۹۳۷
۱۹۳۸
۱۹۳۹
۱۹۴۰
۱۹۴۱
۱۹۴۲
۱۹۴۳
۱۹۴۴
۱۹۴۵
۱۹۴۶
۱۹۴۷
۱۹۴۸
۱۹۴۹
۱۹۵۰
۱۹۵۱
۱۹۵۲
۱۹۵۳
۱۹۵۴
۱۹۵۵
۱۹۵۶
۱۹۵۷
۱۹۵۸
۱۹۵۹
۱۹۶۰
۱۹۶۱
۱۹۶۲
۱۹۶۳
۱۹۶۴
۱۹۶۵
۱۹۶۶
۱۹۶۷
۱۹۶۸
۱۹۶۹
۱۹۷۰
۱۹۷۱
۱۹۷۲
۱۹۷۳
۱۹۷۴
۱۹۷۵
۱۹۷۶
۱۹۷۷
۱۹۷۸
۱۹۷۹
۱۹۸۰
۱۹۸۱
۱۹۸۲
۱۹۸۳
۱۹۸۴
۱۹۸۵
۱۹۸۶
۱۹۸۷
۱۹۸۸
۱۹۸۹
۱۹۹۰
۱۹۹۱
۱۹۹۲
۱۹۹۳
۱۹۹۴
۱۹۹۵
۱۹۹۶
۱۹۹۷
۱۹۹۸
۱۹۹۹
۲۰۰۰
۲۰۰۱
۲۰۰۲
۲۰۰۳
۲۰۰۴
۲۰۰۵
۲۰۰۶
۲۰۰۷
۲۰۰۸
۲۰۰۹
۲۰۱۰
۲۰۱۱
۲۰۱۲
۲۰۱۳
۲۰۱۴
۲۰۱۵
۲۰۱۶
۲۰۱۷
۲۰۱۸
۲۰۱۹
۲۰۲۰
۲۰۲۱
۲۰۲۲
۲۰۲۳
۲۰۲۴
۲۰۲۵
۲۰۲۶
۲۰۲۷
۲۰۲۸
۲۰۲۹
۲۰۳۰

مجموعہ خاضع دیوانی ایکٹ ۱۹۰۸ء و قریب ۱۹۰۸ء اور ۱۹۰۸ء
 ۶۔ قانون انتقال جائیداد ایکٹ ۱۹۰۸ء تا ۱۹۰۸ء اور ۱۹۰۸ء
 ۹۰۔ و گرا رسالہ میں۔ و گرا بات ابتدائی رطلی قیصل۔
 معاد سماعت۔ حائر ادول کو اپار خواست لعل میں معاد
 سماعت گذر سکے معاد خلی کیا جاسکتا ہے۔

۱۹۰۸ء میں کی بنا پر ابتدائی و گرا ۱۲ روبر ۱۹۰۸ء کو صادر گئی
 ہی جبکہ رو سے اس کیساتھ چھ ماہ کی رعایت گئی تھی۔
 و گرا ہر کی خواست برہم جولائی ۱۹۰۸ء کو کیا تھی و گرا
 صادر گئی تھی لیکن وہ اس سے جو عطا کی گئی تھی وہ اضافہ و گرا
 میں غلط نہیں کی گئی تھی کیونکہ حکم اس شخص بہ ہر کہ کیا تھا
 کہ حساب عا و گرا قیصلی قرار دئی تھی۔

۱۹۰۸ء میں دی۔ کہ اس کی و گرا کی لعل میں کی اس کی تھی
 اور بہ قیصل کی معاد قیصلی و گرا کی تاریخ سے ۷ دہ بونی
 شروع ہوئی تھی خواہ وہ کیسے ہی اضافہ طریقہ سے صادر گئی

مقدمہ ۹۹ کی نقل کی گئی۔

مراقبہ نامی بناراضی دگر کی مسدود عدالت اولیٰ میں بار و تہبہ
وہم جو رہنمائی فرمادہ ہے (مقدمہ ۱۱۱) فراموش نہ ہو
۱۹۱۱ء میں ہر شہر کے گورنر (موجودہ بناراضی) نے
عدالت پر سبیل ڈسٹرکٹ نصف تر و دو اور ہندوستانی ۱۹۲۹ء
سب سے شروع۔ مسزین۔ آر۔ کے خلاف جاری ۱۱

اور گورنر اہل ہر۔

منجانب ملازم علیہ سٹریٹس رسسھا اٹکار۔

فیصلہ۔ اس مقدمہ کا مدعی اور مدعی علیہ ہر اسٹرکچر خاندان
کے پسماندہ ارکان میں خاندان کے منقسم ہونے کا تعلق
کی طرف سے ہے کہ تقسیم کیا گیا اور ایک قطعہ نما ارکان
مدعی کے جو اکیلا جلتے جو کہ یہ بیان کے مطابق
تقسیم کے نتیجے میں دو ایک مدعی علیہ ہر اسٹرکچر
مستعد ہو جائے اور مطلقاً سورتی جائے اس کی رکن رکن
مدعیوں نے اس عقد کیا ہے۔ انہوں نے کیا مدعی علیہ ہر کا
مدعی علیہ ہر کے زمانے سے ملا کر تفریق اور مخالفانہ
کی وجہ سے انہوں نے یہاں۔ رہہ عرضی دعوے۔ کے تعلق حقیقت
مدعیوں کے تعلق حقیقت حال ہو گئی تھی اس امر کے متعلق بھی ڈسٹرکٹ
مدعیوں کی توجہ کو مخاطب فرمائی اور انہوں نے مدعی کے کہیں اس دگر ایضاً
اس سارے ڈسٹریکٹ میں رہے۔ ہر افریقہ یہ تصدیق کیا ہے کہ مدعی علیہ ہر
مسدود ہر اراضی پر علامہ طور پر بارہ سال سے زیادہ مدت کے لئے
مخالفانہ تعلق رکھتا تھا اور ایسی حالت میں مدعی کا دعوے
نقضی البعد تھا۔

مراقبان کے بارے میں کل نے بحث کی ہے کہ میں کوئی
شہادت موجود نہیں ہے جس سے اس تجویز کی تائید ہو سکتی

راجا گویالا اینگلار
بنام
سوداراجا اینگلار
(مدعی)

تھی اور مقدمہ کی مثل پر امتیاز کے ساتھ خود کر کے بعد چلا
کر تے ہیں کہ یہ خود منظور کیا جانا چاہیے تقسیم نامہ و تہبہ الف
میں مستعد ہو جائے اور ان کی ایک ہر دست سب تقسیم کی گئی
میں جنہیں جائیداد مندرجہ عرضی دعوے سے قبل نہیں تھی۔
الف میں جائیداد مندرجہ عرضی دعوے کا امتیاز کوئی ذکر نہیں
ہے لیکن ایک فقرہ موجود ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ
کوئی اراضیات متروک ہو جائیں تو ایسی اراضیاں کو مستعد
الف و ب کے قابضان مناسب تناسب سے تقسیم کر کے ہر تقسیم
میں لکھ کر تے ہیں کہ وہ تہبہ الف کی شرائط کے مطابق ہر کوئی
کیا جائے گا لیکن انہوں نے یہاں۔ رہہ تہبہ الف کی علیہ ہر کی ساقی
میں لکھی تھی چار گواہان لکھی تھیں ان مدعی علیہ ہر نام کی انسانی
شہادت پر ان گواہان کے جملے پہلے دو دعوے کے مدعی علیہ ہر
جسکہ مدعی علیہ ہر نامہ گواہان نے اسے اراضی مندرجہ عرضی دعوے
کا خیرباد کر لیا لیکن اس کے قطع نظر تمام گواہان کی شہادت
میں اس حد تک پیچیدگی ہے کہ اراضی کی کاشت مدعی علیہ ہر کے تحت
اسامیوں نے کی تھی یہ ظاہر کر کے کہ کوئی اور مدعیوں کے کہ تھی
نمبر کا قطعہ کسی طرح سے مخالفانہ مدعی کو علاوہ ہر خلاف تھا۔
مشرکہ جائیداد کی نسبت حقیقت میں یہ تہبہ الف ایک مندرجہ تھا
کی جانب سے دوسرے کے خلاف حال ہو سکا مازں حراست اور دو
میں وہ کیا گیا ہو چکا اور ہر مدعیان کی سہیلہ ہو گیا
وہ بلا امتیاز بنام ایسا می انڈیا میں قابل چھوٹے سبب سان
ہے جب کسی مشرکہ خاندان کا کوئی رکن مشرکہ جائیداد پر
قابض ہو اور کوئی جزوی تقسیم علی میں اسے کوئی رکن سے وہ ان
بعض جائیدادوں پر قابض چھوڑ دیا گیا ہو تو تقسیم مخالفانہ ہر میں
ہوئی تھی تو اس کا قطعہ خاندان کے رکن ان کا قطعہ چھوڑا جائے گا

حیات الہیہ اور
- ۱۳۵۴
رجحان خاتون
دکلمتہ

تیرہ مئی ۱۹۲۱ء سے منظر کیا جانا چاہیے۔

ایکے بعد ہم ابتدائی طور پر ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۲ء تک کے تجربے
وہ مراؤ حکم مندر ۱۹۲۲ء کی راضی سے ہیں کہ اگر کسی عورت
اس کے ذیل ذکر کیا گیا ہے وگر عذر نے اپنی درخواست ۱۹۲۲ء
کو پیش کی تھی جس میں اس نے ان بعض جائیدادوں کا ذکر کیا تھا جسے
خلاف و عکارروائی کرنا چاہتا تھا۔ ۱۹۲۲ء تک کو اس نے ایک
درخواست پیش کی جس میں یہ لکھا کہ ابھی تک اس نے خبرست میں
جو سابقہ درخواست کیساتھ منسلک تھی وہی درخواست دہرے ہوئی
کے اختلاف کے لیے اجازت دے جائے۔ وہ علم ہے کہ یہ عوار باجیہ کا وہ
ایسا عمل کرے گا کہ اس کے نتیجے میں اس کی جانب سے ہماری توجہ مندر
گفتہ رائلڈ اسٹے چودہری بنام شیا مانہ مدرجین ۱۹۲۱ء کی طرف
منطوقہ کی گئی ہے۔ اس مندرجہ کے حالات مجھے موجودہ مقدمہ
کے حالات سے بالکل مختلف معلوم ہوتے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں
کہ میں ان اصولوں کی نفاذ کرنے کی بجائے جو اجلاس کامل کو فیصلہ
اصغر بنی بنام تریو کیا اتھ کہوتس ۱۹۲۱ء میں دوج کے گئے ہیں
میں میرے رائے میں مراؤ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۲ء میں راضی کہ وہ
۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۱ء تک خارج کیا جانا چاہیے

۱۔ نون احکام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بار بار ہر بار
کہ وہ اپنی درخواست میں ان جائیدادوں کے خلاف کارروائی
کے ساتھ ساتھ درخواست میں لیا گیا تھا اس طور پر کہ وہ پیش کے
جائے وقت ۱۹۲۲ء کو تھی جو کہ کامیابی مساوی
پر فریقین کے مابین تقسیم ہوئی ہے اسے خیر کی نسبت کوئی حکم
نہ لیا جائے گا۔

جسٹس گپوش - میں متفق ہوں۔ حسب علم صادر کیا گیا

۱۱۔ ۱۱ مئی ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۲ء تک لکھ جلد ۱ ص ۱۳۱

ہائی کورٹ میں

مراؤ نامی و بھائی

میں ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۲ء تک لکھ جلد ۱ ص ۱۳۱
اجلاس جسٹس دلیم اٹل، جج جسٹس اور جج
راگوبالا سنگھ - جج - پٹام - ودرار - سنگھ اور ویکس
مراؤ - دیگر مدعی طلبہ - مراؤ طلبہ
توجہ مندرجہ - شریک مالک - دہرے - شریک مالک
مزدوری تقسیم - اس رکن کے قریب کی لوہیت جو فریقین کے درمیان
پہ قاضی چوڑا گیا ہو۔

۱۔ کسی شریک مالک کا کوئی رکن شریک مالک یا جائیداد
فالان پر اور کوئی دوسرے رکن کا کوئی رکن یا جائیداد
اندوہ میں برقرار چھوڑ دیا گیا ہو یا لغو یا ان کا ان کا
بہن ہوئی ہو تو اس کا قبضہ جائیداد کے دوسرے رکن کا
تقدیم کا جائیداد ہوگا کہ کوئی کوئی اور درخواست نہ لے کر
اسے قدم کی توجہ بلا کر کہتے ہیں اور وہ اس کے خلاف
وہاں اور بنام ویسا ہی اور ان کے سرحد اور وہاں کی
تقدیم لگائی۔

۲۔ یہ ہے کہ یہ تمام امور یہ ہے کہ یہ تمام امور
اشیاء کے خلاف یہ ہے کہ یہ تمام امور یہ ہے کہ یہ تمام امور
مخالفاً فیصلہ کے اس کوئی کا کوئی خاندان کے دوسرے رکن
کو یا تو اس طرح یہ ہے کہ یہ تمام امور یہ ہے کہ یہ تمام امور
وہی ہے اس کی توجہ کہ اس کے خلاف یہ ہے کہ یہ تمام امور
انہی ہوتے ہیں کہ جس سے دوسرے رکن کو اس طرح ہو
خود یا خاندان کے خلاف یہ ہے کہ یہ تمام امور یہ ہے کہ یہ تمام امور
کہ یہ تمام امور یہ ہے کہ یہ تمام امور یہ ہے کہ یہ تمام امور

انڈین لارگورسٹریج، جلد ۱ صفحہ ۹۵ و لکھنؤ کی بی ساس اسلام علی
الہ دین لارگورسٹریج کے آثار جلد ۲ صفحہ ۳۴۸ میں کوئی ذکر کیا۔

و چون اینها را می حکم صادره و در کتاب اکتاف امریه بجهت تقدیر و در ۱۲۲۸ هجری قمری
مفاد اینها را می مستر کو گو -

منہا شرف و رفیعہ علمہ مستطوعہ۔

یہ سچ ہے۔ ذرا غور کرو کیا کبھی نہ اسے کہہ سکتے ہو کہ وہ اس بات کا
معائنہ کرے کہ یہ سچ ہے یا نہ ہے۔ اگر وہ اس بات کو مان لے تو اس کے لئے
کے لئے کوئی وجہ نہیں ملے گی۔ یہ سچ ہے یا نہ ہے۔ یہ سچ ہے یا نہ ہے۔
اور اگر یہ سچ ہے تو اس کے لئے کوئی وجہ نہیں ملے گی۔ یہ سچ ہے یا نہ ہے۔
یہ سچ ہے۔

میری رائے سے ہر مہینہ ساڈا دو کے متعلق کوئی حلاوت مافی بسین
 لگتی ہے جو نہ کو کو نہ اسی تمام دلائل اس بحث پر مبنی کی ہیں کہ حلاوت
 مافی راجع ہوئی یعنی اول نظر اس کا والد و باپ دین میں سے نہیں ہے اگر
 صورت حال یہ ہوئی ائی بحث کی تائید ہو سکتی تھی۔ چنانچہ اس سال
 بدوون ڈگری ماؤنگس جیٹ بلیننگ کے خود مرید کہا تھا یا اسکی ہدایت
 سے مرتبہ کا گاتھا اور بطور محض ہر نوٹاری گاتھا حضرت اور مرید
 کے ماس الغاف نمبر ۳ ماہ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۲ء جس سے مافی جیٹا

متعلق ہیں تاکہ ترک مہرہ جائد اور کثرت فی نفس عرضی دھوی ہیں تاکہ ان کا کیا کیا
 یہ سب بیان کر سکا ہوں کہ جصلہ و مہرہ جائد اور کثرت فی نفس کے متعلق
 ساکت نہ بیاہہ حرافہ خلاف سانی کے سوائے تمام دوران میں جس طرح
 کی صورت ہے وہ دراصل ایک غلطی ہے جو بیکل عاقبت ترک سے دگری
 میں پیدا ہوئی ہے جو کد ہلا اول پر مانگ چٹ چٹ لگاتے ہوئے حرافہ
 کہی کوئی نزاع رافعی مہرہ جائد اور کثرت فی نفس کے متعلق ہے نہ ہی اور ایسی حالت
 میں ساسب طریقہ ہے یہ میں کہا جا سکتا کہ کوئی خلاف سانی کی عمل
 میں آئی تھی ان حالات میں میں یہ خیال کرتا ہوں کہ دیکھ کر کثرت کو

سکے وہ مہم جم کا عمل دفعہ ۱۲۱ مجموعہ صاحبزادہ دیوانی کے تحت عدالت۔
اہلی اخصا۔ کا استعمال کر رہے ہیں ورنہ نفا۔

مستحق کو کون سے عدالت کے اوپر وہ نہیں بیان کیا ہو کہ وہ
 ملایوین جہان جاندووں کے ملاوہ نہیں تنکا مدبوہ و سادہ بزدل کہ
 مستحق و محاکمہ کی رو سے سیلا لگنی میں اور انھوں نے بیان نہیں
 کیا کہ یہ نہایت کوشش کی گئی ہے کہ یہ

لہذا اس طرح کھنکھانے سے غلوں بابائی میں رخصت ہوئی
 دیکھا جسکا حال ڈوسر گھٹ کوہ شاہ کے ذلیخ حج سے فرما دیا
 محبوب تکمیل حاصل کرنا اور انکم ناسد اور سومانہ ہم چٹیا سا اور مادرانہ کا
 ملا سانی انکر ۲۲ ہونے کی اس طرح کس اسکر نل کی ناسد میں کافی
 نظائیں ہونے لڑکے مقدس رہے ظاہر ہوئے کہ انہی میں ہی ہوں
 من اندانی زمزم کے حاضر دگر کی تییم کیا جائی ہے نہ ظاہر ہر کیل
 کوئی اور موجود نہیں ہے کہ انہوں نے انانوں کے بارے میں
 بجا بگلی کیسا کہ تل کیا ہو یا یہ کہ انہوں نے اختیار سے اساعت کے
 پورے تل کیا تھا۔

وہ مفہومات جو مسٹر کوکر نے پیش کر رکھے جسکا حوالہ ابن ابی کثیر
 و حکما ہوں اور جنکی نسبت میں یہیں خیال کرتا کہ وہ ۱۰۵۰ھ یا
 سے متعلق ہوتے ہیں میوں سہائے بنام کلیان ل (۱۰۶۰ھ) احمد سام
 شیخ عسلی (۴۴) و لکھنوی بی بی اسلمت علی (۴۵) یہاں موجود
 مقدر میں قبیلہ غیر متعین تھا اور چونکہ ڈگری اسکے مطابق تھی اسلئے
 یہ قرار دیا گیا تھا کہ ڈگری کی قدر ۲۰۰۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی درجہ سے
 ترسیم نہیں کی جاسکتی تھی بمبئی کے مقدر میں ڈگری ایکسپریس انالٹی
 کے مطابق تھی اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ ڈگری کی ترجیح میں کی جاسی
 تھی کہ چونکہ اعتراض کا حقیقی موضوع قبیلہ ناشی تھا اور آبادی کی
 نوٹس کے مقدر میں جلد آبادی الشراح کے ایک جزو کی توجہ سے
 درجے اور ڈگری میں ۱۸۴۸ کی گائے نمبر ۲۰ کے ماوریکائی ی

(۱) این کتاب در روز شنبه ۲۵ شهریور ۱۳۰۴ در شهر تهران به چاپ رسیده است.

از کتب خطی
بمقام
ایمان - آریه
(دست)

1

15

1

1

100

Journal of Management Inquiry

1

1

11

1

1

1

1

1

مورخوں نے گجراتی دیوانی

ماہنامہ میسر حبشہ پاکور پور

شود و خدا بخواهد و ابوالحسن بابیه ششصد و هشتاد و یک سال ۱۵۲۱ هجری
میلادی برپا شد و بعد از آنکه یک جزو کا عرضی دعوت و نوگرانی
انفجاریه در روز سنه و یکصد و پنجاه و نوگرانی کی تر جمعه بعد از آنکه اختصار

اگر سنیہا میں بڑا اس کی ہدایت سے مرتب کیا گیا تھا مرنے پر

جا پاد کے ایک خزانہ کی تعریف پر نہیں اتنا تہہ ترک واقع ہوا تھا

یہ ترک اوس مقدسہ عرصہ دعویٰ میں قائم رہا یا اس کا جو مرتبہ

نے رہنما کی بنیاد پر جمع کیا تھا اور دگرگلی میں بھی جامع رکھا گیا تھا

بھائی ڈگری کی جو ایک پیرا الپ سے ڈگری کی ترقیم اس پر

کی بھی کہ اوس حرکت کو داخل کرے گا جو ترک کیا گیا تھا

قرار دیا گیا کہ یہ صورت دفعہ ۵۲ مجموعہ ضابطہ درانی کے

محبوب میں "انگ خفا" روٹی جو آقاؤ ترک سے ساجوگ

نہی اور عدالت کو تمہارے شک کا اصلی اختیار حاصل تھا۔

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سہ ماہیہ میں ششماہیہ نامہ راہکار شرح کا درجہ ملا سائی ناگپور میں مسٹر

میلہ اور صفیہ سے استنار کیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا هذا كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

1907

دوائے ایسے تقسیم عمل میں آئی، چونکہ کوئی دافعہ بلور میں آئے جسکی
 وجہ سے اسکے قبضہ کی نوعیت بلا شرکت خیرے یا دوسرے کے مخالف
 ہو جاتی ہو تو اس محدود کی اصل میں اور سبب جسے ۷۰ مل کوئی
 مضمون اس قسم کا ہے جسکی میری رائے و افق کے طے کر سکتی ہے اس پر جو
 دفعہ جو گندہ رانا نظر آئے بنا کہ بلور و اس (۲) کا ذکر میں اس
 سوال پر بہت زیادہ تفصیل کیسے متعجب کہ گئی ہے، مثال خود نے
 یہ بیان کیا کہ اصل قاعدہ یہ ہو کہ ایک شریک ایک کی منہ کر حصہ
 براہی کا اندراج اور قبضہ دوسروں کے مخالف تین اس نہ کہ اجا گیا کہ
 معمولی طور پر وہ تمام کے نامہ کیے ہو گا۔ اس قاعدہ کے لئے میں
 یہ ہو کہ ایک شریک ایک قبضہ فی نفسہ جائز ہو تا اور اسکے خیر
 میں مخالف اصل میں ہوتی ہے تاکہ محض شخص احمد کا قبضہ ہو گا
 اسکے علاوہ بہت زیادہ قوی شہادت یہ پیش کر کے کہ دروری ہو
 ہے کہ اجمالی تابعین کا قبضہ مخالف قضا بمقابلہ اس صورت کے اگر
 محض اجنبی قبضہ ہو تا بعض مشترک کہ اجازت دے جاتی کو وہ
 نو میں میں دوساعت سے حضرات بائیکا او عمار کے خلاف کے کہ
 احتیاطی نامہ ہوتا ہو کہ اس نے اپنے شریک تابعین کی حقیقت ہی
 اٹھا کیا ہے اور اس کے مخالفہ بطور پرتابعین کو بھی تباہ کیا
 جانا چاہئے کہ مخالفانہ قبضہ واقعہ شریک ایک کو خود اس قبضہ
 کی اطلاع ہے اگر کسی دیگر جو تابعین اجمالی نے وہی تھی جس مخالف
 خود کا او سکا یا قضا بلا شرکت غیرے ملکہ کے طابری اجمالی
 ایسی نوعیت ملکہ ہونے چاہئیں جن سے شریک تابعین کو اطلاع
 ہو جائے کہ بعضو و مخالفانہ قبضہ اور بیعتی کا ادعا کیا جائے
 یہ الفاظ بلا شرعی داری فوت کے ساتھ جماعت شرک کا اعلان کی ہو
 متعلق نہیں اگر یہ جو موجودہ مسئلہ کیا حالتوں میں ملکہ کو بعضو جو
 جس کے ملکہ غیر کے حق میں کوئی نفع اندک حاصل کے

کتاب

۱۰۲۵

۱۔ یاد اس سماع سے بخانہ میں لاہور کے اراکین و علماء
موجودہ، ہم کا سرستار و سیاہ احمد انڈین کونسل کے ۱۹۶۰ء
دور میں مل جاسکتا ہے۔ انڈین کونسل کے ۱۹۶۰ء کی
تفہیم میں لکھی۔

راویہ نیا راہی ڈگری مسجد رو بہارڈن سٹج سرٹواں مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۱ء
منجانب افغ بابو مہند ساکنو رائے و بابو سردرانا تھو کاشال
منجانب افغ علیہ بابو احمد سردرانا تھو بوس، بابو وردگلاچر اسکا
جوہری بابو سردر ملا ملکہ گوہا رام باہر سنا و مکہ جی۔
فیصلہ۔ یہ درخواستوں کو رد کر دیا اور مجموعہ ضابطہ دیوانی بارہ ۱۹۰۷ء
تحت ایک درخواست کے اخراج کی ناراضی سے دائر کیا گیا ہے
اتحادہ بران سوالات کے تصدیق کیلئے اہم بین جو ہمارے روبرو
پیش کئے گئے تھے دراصل ابک چھوٹے سے دائرو میں آجاتے ہیں اور
اکواخصصار کہنا تھہ یاں کہا جا سکتا ہے۔

ایک شخص راستہ چند ماہ بس ایک بیوہ اور سات بیٹوں کو
بھرا کر فوت ہوا ان بیٹوں میں سے نین لا ولد فوت ہوئے جس کا
ہوا تھا کہ موروثی جائیداد بن کر اس کی ماں کو حاصل ہو گیا
تھا بس حالت یہ تھی کہ بیوہ نے حصہ کی مسخ ہو گئی تھی اور باقی
حصہ یہاں ہی طور پر چار بیٹوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ۱۹۰۶ء میں
دو بیٹوں نے ایک دوسرے کی تکمیل مرافع کے حق میں دعوے کا قرضہ
مال کر کے لئے کی تھی۔ جبہ جائیداد میں تھیں جو بطور کفالت دی گئی تھیں
دو جائیداد میں لکھی تھی روئے نہ کہ ہا الا جائیداد میں دو رہا
۱۹۰۵ء میں ۱۹۰۵ء کو بیوہ اور تین بیٹوں نے ایک دوسرے
میں کی تکمیل مرافع کے حق میں دعوے کا قرضہ مال کر نیکی عرض
تھی ان بیٹوں میں سے دوسرا بعد مرغن کے تکمیل کنندگان تھے۔
دو جائیداد میں تھیں جو بطور کفالت دی گئی تھیں اور ان میں دو

دہلی تھیں جن سے سابقہ رہن خلق تھیں عدالت پہنچی کہ وہ چونہ
 جاندا وہ بن بلکہ بعد بطور کفالت کے دباگ تھا جبکہ بار و جاندا وہ
 کے پچھلے چھ جن دو بیٹوں کے بلکہ بعد سے سابقہ رہن متعلق تھا۔
 ۱۸ مئی ۱۹۱۵ء کو سابقہ رہن پر ایک ابتدائی ڈگری صادر کی گئی تھی۔
 ۲۵ مئی ۱۹۱۵ء کو قسطی قرار دیا گیا تھی ۱۴ فروری ۱۹۱۶ء کو
 رہن مالدار کی بنا پر عدالت ابتدائی بن ایک ابتدائی ڈگری صادر
 کی گئی تھی۔ ڈگری دار نے اس عدالت بن ایک طرفہ جو ایک جسٹس
 بن ہوا تھا کہ ۸ مئی ۱۹۱۶ء کو عدالت ہذا سے اس مقدار بن اضافہ
 کر دیا جو اس بن سے مرتب کو قابل وصول تھی اس حکم کی تعمیل بعد میں
 سارڈینس نے حسب ذیل طریقہ سے کی تھی یعنی یہ کہ انھوں نے ایک
 قسطی ڈگری ۲۰ اگست ۱۹۱۶ء کو اس ڈگری کی بنا پر مرتب کی تھی
 جو اس عدالت نے صادر کی تھی۔ اس دفعہ بن جو عدالت ابتدائی
 کی ابتدائی ڈگری کی تاریخ اور اس قسطی ڈگری کی تاریخ کے مابین واقع
 ہو انھوں عدالت نہ کرنے کے متعلق ڈگری ہائی کورٹ صادر کی
 تھی۔ بعض حاد او بن نیلام کی گئی تھیں۔ دو جاندا بن ریگولیشن
 بابہ ۱۸۱۶ء کی رو سے ٹیکس بن علی الترتیب ۵ مئی ۱۸۱۶ء کو
 اور ۲۲ مئی ۱۹۱۶ء کو نیلام کی گئی تھیں اضافہ و زرخش کو ان
 زخم کی سہائی بن لگا گیا تھا وہ نہ بنجات کے بموجب ابتدائی
 ڈگریوں پر واجب الادا عین ٹیکس بن ہوا تھا کہ جب رہن بالعد
 طعی ڈگری ۳۰ اگست ۱۹۱۶ء کو صادر کی گئی تھی تو یہ معلوم ہوا تھا
 کہ اس وقت بھی محاسبہ واجب الادا تھا۔ اس وقت کے بعد
 سے دوسری جاندا بن بقابائے گان، بقابائے مالگزاری اور
 ڈگریات یعنی برہن کی تعمیل بن نیلام کی گئی تھیں ڈگری دار نے یہ پیش
 کی ہے کہ زرخش جو اس طور پر وصول ہوا تھا وہ اس کے دعوے کی
 سہائی کیلئے کافی تھیں مگر اسے اس کے رول آؤڈ ۲

ویرجاست خاں کرمانی

پانی کو رٹ کلکتہ

مراقبہ اولیٰ و ثانی

نمبر ۱۹۲۲ باب ۱۲ منقوله ۲۹ راجع ۱۹۲۳
 باجلاس
 بن عباس بن علی بن ابی طالب
 بن عباس بن علی بن ابی طالب
 بن عباس بن علی بن ابی طالب
 بن عباس بن علی بن ابی طالب

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابیتہ ۱۹ آرڈر نمبر ۳۷ دھ ۶
کا مقصد ڈگری بر بنارہن سے عرصہ چاند کے ایک حید کا فرض
نیما ۱۹، دو نہ ہونا۔ ذاتی ڈگری آیا صادر کیجا سکتی ہے۔ قانون
سواء ۵ ایکٹ ۶ بابیتہ ۱۸ اور خوات ۳۴ م ۲۰ بشرے تک
دیجات ڈگری۔ ایک مدیون ڈگری کو بری کر دیتو کا اثر۔
دھ ۶ آرڈر نمبر ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا مقصد مدیون کرن
چارہ کار شروع میں ہر نہ جایدا سکے خلاف ہو
اور یہ کہ ایسی جایدا دشمن گروہانی جاننے قتل کے

[illegible]

حصہ بعض مرد و زنانہ اوس نیکو سبقت دار و بلند رتبی تھی کہ کردہ
ڈوگری مرسلے بہمن کی رو سے نکلا گیا جس میں بی بی گولوس کے
عوض نکلا گیا۔ رندار کی خیرک پر باد ایا جسے لکھاں کی ایک اور
کی قتل ہو چکا۔ نادوں پر مار مخم ہو نکلا۔ کبھی تھیں نو
دہ کی حالت بن وہ ڈوگری بر بنائے دہر کی رو سے نکلا۔ امین
کچا سکتی تھیں۔

مرد و بیگیا گدازد لا آرزو ۴۴ مجموعہ ضابطہ ادب و ادبیاتی کے جو سب
ذاتی و ذریعہ کیلئے درخواست کر سیکے متعلق ایڑتی حق سے مرد و سب
مجلس اسوجہ سے محروم ہیں کیا جاسکتا تھا کہ کھنہ ہر سو نہ چاند کا
جسکی مست بہ بابت کچھ بھی معلوم کرو دو ذریعہ کی دست بنانا کچھ نہیں
ڈگر بار کے کسی تصویر کے بغیر سلام کے لئے موجود ہیں رہی ہیں
روانہ کو مہند و مشترکہ بدولتان ڈگر کی کو مسجد ایک کو ڈگر بار
نے ہا کو مہند و مشترکہ بدولتان ڈگر کی کے حلف کار لادانی
کر سیکے انہی مہند و مشترکہ بدولتان ڈگر کی کے حلف کار لادانی

سوالی کو رہنمائی کرنے کے لئے اس کیسے حل کیا جھوٹا،
 کہ انہیں رہنمائی ہے کہ اس کیسے حل کیا جھوٹا،
 رہنمائی کے لئے اس کیسے حل کیا جھوٹا،

(۲) انڈین گورنمنٹ پبلشنگ -

(۳) زمین کسیر علی ۴۰ قع ۹ (۳) ۶۱ زمین کسیر علی ۴۰ قع ۴۲
 (۵) زمین الاربعة ازار علی ۴۰ قع ۱۰ (۶) ۱۰ زمین کسیر علی ۴۰ قع ۱۰
 (۷) ۶۹ الاربعه ازار علی ۴۰ قع ۱۰

چاندل بابو
بنام
بن - ہمارے گھر
(کھانا)

ہم اس امر کا افتادہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے روبرو یہاں کیا
 گیا ہے کہ بعض نباتات کا زرخیز موجد ہے جسکو محسوس کرنا

چاندل بابو
بنام
بہاری گپوش
(کلکتہ)

نومضابطہ دولتی کے موجب ذرا فی ڈگری کیلئے درخواست پیش
کی ہے۔ سبڈسٹنٹ جج نے درخواست اس بارہ بر حارج کی ہے کہ
ڈگری ارنے اسکے احکام کی شرط کی تیل نہیں کی ہے۔

آرور ۲۴ جول ۶ کی عبارت حسب ذیل ہے۔

”جسے نیلام کا زولس مدعی کی رقم واجب الادا کے ادا کے
لئے ناکافی ہو اور اگر بقیہ مانا تو ناجائز و نیلام شدہ کے علاوہ اور طور
سرمال وصول ہو تو عدالت رقم مذکور کی ڈگری صادر کر سکیگی۔ یہ
رابع ہے کہ عبارت ”ایسے نیلام“ کا تعلق رول ۵ ضمن ۱۲ ہے
جس میں یہ حکم درج ہے کہ اگر ادائیگی اس طریقہ سے نہ کجائے جسکی
بدولت اسدائی ڈگری کی رو سے دیکھی تھی تو عدالت بر لازم ہے

کہ اس درخواست پر جس خصوص میں منجانب مدعی پیش کی گئی تھی
بہ ڈگری صادر کرے کہ مہونہ جائداد یا اسکا کافی حصہ نیلام کیا جا
اور ررنس اسی طرح استعمال کیا جائے جس طرح رول ۱۲ میں مذکور
کیا ہے۔ یس میں اسکے کہ مدعی (الحکام) درج رول ۶ سے مدد حاصل کرے
اسکو نہ تائب کرنا چاہئے کہ رول ۵ ضمن ۱۲ کے منشاء کے مطابق مہونہ
جائداد میں نیلام کی گئی ہے اگر اسکی تعبیر قانون کی سحت عبارت کے
لحاظ سے کی جائے تو یہ بحث کرنی ممکن ہے کہ رول ۶ اسوقت موثر

نہیں ہو سکا جب نیلام تعلق ڈگری کی قبیل میں نہیں جو رول ۵ کے
مضمون میں داخل ہو بلکہ اور طور پر مثلاً اس کارروائی میں واقع ہوا ہو
درگاہوں میں ۱۸۹۲ء کے بموجب اختیار کی گئی تھی یہ بحث پیش میں
کیلگی ہے اور فیصلہ بغیر رجن واس بنام کرکٹنٹل بنک لف انڈیا
دا کی موجودگی میں اسکی تائید نہیں کی جاسکتی۔ اس مقدمہ میں ظاہر
آگیا تھا کہ قواعد کا مقصد میں طور پر یہ ہے کہ زمین کا چارہ کاراؤا
مہونہ جائداد کے خلاف ہو اور یہ کہ ایسی جائداد کو جو جانی جائے
جمل اسکے کہ اس میں بر فاتی و درواری علیہ کیچہ دے اگر ۱۸۹۲ء

۱۸۹۲ء

کے بعد جائز نہیں ہو سکتے کہ اگر جائداد کا ایک حصہ اور دوسرا
حصہ مہونہ زمین میں داخل ہوا اور ایسا نہ ہو کہ زمین میں
اس جائداد کے ایک حصہ کے طور پر داخل ہوا ہو بلکہ اسکی تمام مالیت
میں ڈگری کے بعد ملک ہو جائے ماسلام کے لئے موجود نہ رہے
جو ۱۸۹۲ء میں تین کا کوڈا حصہ مہونہ زمین کے خلاف والی و درواری
کی کوئی ڈگری نہیں صادر کی گئی تھی۔ یہاں یہ کہ رول ۱۲
آرور ۲۴ کی یہ تعبیر معقول ہے اور وہ اختیار کیا گیا ہے کہ اس وقت
میں جو سارے رور و بٹس بن بھرت نہیں کی گئی ہے کہ رول ۶
غیر متعلق ہو گیا ہے کہ کوئی بعض جائداد میں اعلیٰ زمیندار کی تحریک
بایضا انکھان کی ڈگری کی قبیل میں جوں بہ مار مقدمہ خواہ اسکا
تجربہ۔

لکن یہ بحث کی گئی ہے کہ مہونہ رول ۶ سے مدد حاصل کر سکا
مجاز نہیں ہے کیونکہ دوسری جائداد میں موجود زمین کے خلاف
کارروائی کر سکا یا بند ہو بل اسکے کہ وہ ذاتی داری ماسکا اودا
کر سکے۔ یہاں توجہ اس واقعہ کی طرف منقول کرنی گئی ہے کہ
۱۸۹۲ء کی رول ۶ کو مہونہ نے ایک ڈگری کی قبیل میں جو سارا
کی تائید حاصل کی گئی تھی تین جائدادوں کا ایک حصہ ہلا کر ادا
اور اسکو خود خرید لیا اسکے بعد یکم مارچ ۱۸۹۲ء کو مہونہ نے زمین
مابعد کی ڈگری کی قبیل میں باقی ماندہ حصہ اور دوسری جائداد
کے حصہ نیلام کر اسے۔ مضافہ علیہ کی بحث یہ کہ سال ۱۸۹۲ء میں کی
رو سے ۱۸۹۲ء کو تین جائدادوں کے حصہ کے نیلام سے
ڈگری دار کو یہ اختیار حاصل نہیں ہو جاتا کہ وہ زمین مالدار کی ڈگری
کی قبیل میں اس حصہ کو نیلام ہونے سے محفوظ کرے۔ دلیل پیش
کی گئی ہے کہ حصہ زیر بحث دوسری جائداد کے تابع تھا اور یہ کہ اسکی
سے جو پہلے زمین کی ڈگری کی قبیل میں واقع ہوا تھا مشتری

ہیں جو کچھ کہ عدالت مرحومہ تحت سے کو بری می وہ یہ بھی کہ
 ہمارے بار ۱۹۰۷ء سے فاضل رہا تھا کہ انہی انگلے سے در تہا
 تسلط الیٰ ہا کہ وہ تو میں حصہ پانچا تھا یہ کہ مراجعہ
 مانگا گیا۔ ان بارف سا قضا ہو گیا ہے اس لئے اس کے قائم مقام
 وہ اس کے لئے جوت جا نہیں کہ وہ اس اراضی پر قاضی رہا
 اس پر قبضہ نہ تھی جو کچھ رعایاں اراضیاں اب رہا مہر و عوٹے
 اس پر یہ وہ یہ ہے کہ انہیں اس اراضی میں حصہ پانچا اس حال
 میں فی الوقت وہ یہ ہیں کہ تہیں کہ وہ دوسرے مدعی علیہم مراجعہ علیہم
 قاضی میں ہے اس بنا پر کہ وہ اراضی اور اراضی جو باؤنگ کیا ورنہ کے
 قائم مقامان والوں نے قبضہ میں تھی مگر کہ غیر قبضہ ہو ورنہ جائداد کا
 لکیر دوسرے مدعی علیہم مراجعہ علیہم اگر وہ کسی سند عوسا اراضی پر قبضہ
 اس کے مستحق ہونے چاہیں کہ تمام اراضی سے متعلق تقسیم کر اس پر
 گھر پھر کہ وہ حاکم اراضی میں اپنے جائزہ حصہ پر فاضل ہو نہیں سکیں
 اس امر پر مجبوری کیا جانا چاہیے کہ وہ اس کا کوئی حصہ رعایاں
 مراجعہ کے جو اگر ہیں کیونکہ وہ مناسب مدت کے اندر باؤنگ کیا ورنہ
 کے قائم مقامان والوں کو فرقہ بنانے میں کافی ہوشیار رہے؟ چونکہ
 وہ اس جو باؤنگ کیا ورنہ کے قائم مقامان والوں کے قبضہ میں
 تھی اس کو بوقت تقسیم کیا نہیں کیا جاسکتا اس لئے میری یہ رائے
 ہے کہ مراجعہ کلینا سا قضا ہونا چاہئے اور میں حصہ مراجعہ سے خارج کر دیا
 مراجعہ خارج کیا گیا۔

ہائیکورٹ مدراس

مراجعہ اولی دیوانی

نمبر مقدمہ ۵۲۰۲ بابۃ ۱۹۲۳ء منصفہ ۲۳ اپریل ۱۹۲۳ء
 باطلہ۔ سر دائرہ شوبیناٹ چیف جسٹس جسٹس راجس
 سر جلال مرچنڈی مدعی مراجعہ بنام وراثت الیٰ ورنہ کے مدعی علیہم مراجعہ

تائید اسٹا ایکٹ ایا تہ ۱۸۹۹ء منصفہ ۱۸۹۹ء مدعی مراجعہ بنام
 اور صحت قرض ہوتا ہے۔ نیستا۔
 اس امر پر کہ لکے لکے آیا لولی و ستا ہر مراجعہ تالوں شاپ
 کے منصفہ ۱۰۰ اس وقت قرض ہے عدالت کو ایذا خیال دیتا ورنہ
 اور در دیتا۔ اہلانات پر غور کرنے ہوئے اس سوال میں
 جانے کہ یہ کیا تھی جس کے ساتھ دستا ورنہ تھی یہی
 آیا یہ قرض و ستا کہ وہ حصہ اقرار داد کو پکا وعدہ ہو چکو
 مگر کہ طلاق نہاد میں ہمالی کیا جائے یا آیا وہ کسی دیگر
 خالص وجہ کے لئے دیکھی تھی۔
 جب کسی دستا ورنہ کسی قرض کی شہادت مٹی ہو مگر ساتھ
 اس میں دوسرے اندراج بھی ہوں جن سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست
 ہو کہ یہ تھی کہ قرض سب مرتب کیا جائے یا چرمانہ کی اور
 کو تحریر میں لایا جائے تو یہیت جو دستا ورنہ سے اخذ کیا جانی چاہئے۔
 گو اس میں اقدام پر تقابلاً کی مدد ہو یہ ہونی چاہئے کہ اس میں لکے
 شہادت فراہم ہو۔
 برویند کمار بنام برومو موٹی جو دہلی ناٹین لاریورٹ
 کلکتہ جلد ۱۸۵۵ صفحہ ۸۵۸ برو جو گوبند شاپ بنام کوکک چند شاپ
 انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۸۵۵ صفحہ ۱۲۰ نند لار شاپ بنام شرن
 موٹی انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۸۵۵ صفحہ ۱۶۲ دیکھا دت ورنہ
 بنام تینا سنگھ انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۸۵۵ صفحہ ۶۰
 سے استناد کیا گیا۔

صفحہ ۱۰۳

سر جلال مرچنڈی
 بنام
 وراثت الیٰ ورنہ کے
 مدعی علیہم مراجعہ

ستیا رام بنام رام پرشاد انڈین کیمنٹ جلد ۱۸۵۵ صفحہ ۵۰
 موٹی لار بنام لنگو ملاجی انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۸۵۵ صفحہ
 ۲۰۰ داسا بنام انڈین لار بنام مانی ناچیا انڈین کیمنٹ جلد
 ۱۸۵۵ صفحہ ۸۰ کا حوالہ دیا گیا۔

لہذا اس نام
 نام
 لنگ کیا اور
 لنگوں

میں نے ایک دفعہ اس کی وفات پر مرزا میں اس کے قائم مقامان قانونی کو
 اس کی بجائے قائم کیا تھا، تو مرزا نے اس حد تک ساقط ہوتا ہے جہاں
 عدلیہ علیہ نہ فی قانون ہے جس سے اس اور جس گڈٹ کے یہ بیان
 کیا تھا، ہمارا تو جب مقدمہ میں کوئی نام ایسا نہ تھا (۵) کی طرف موقوف
 کرانی گئی ہے جو منجملہ اولیٰ دعوہ کے ہے جس کا حوالہ میں نے مرافقہ علیہ
 کی جانب سے دیا تھا کہ اس کے لئے جہاں کا ایک مدعی علیہ فوت ہو گیا تھا
 اس کے لئے دعوہ کو فریق بنانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی تھی پھر فریق
 سا بنایا جاتا ہے لیکن وہ دعوہ اراضی کے قبضہ کے لئے تھا اور میرزا
 صاحب نے تاکہ مقدمہ مدعی علیہ کی غرض متوجہ نہ ہو سکتی تھی مدعی علیہ کی
 نومرہ دائر ہو اس مقدمہ میں مسترد و تنقید آتی تھی جیسا کہ موجودہ مقدمہ
 کی صورت ہے۔

دو مرتبہ مقدمہ مالی غل بیام اس کے پہلو سے (۶) کا ہے اس مقدمہ
 میں اس مرافقہ کے دو مدعی علیہ جو مشترک طور پر اس شدائر تھا بدو
 مرافقہ فوت ہوئے تھے اور ان کے قائم مقامان قانونی فریق نہیں بنائے گئے
 تھے۔ عدالت مرافقہ نے یہ حکم دیا کہ تمام مرافقہ علیہ کے خلاف مرافقہ ساقط
 ہو۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ مرافقہ صرف اولیٰ مرافقہ علیہ کے خلاف ساقط
 ہونا چاہئے جو فوت ہوئے تھے لیکن باقی ماندہ مرافقہ علیہ کے خلاف
 اس میں کارروائی ہوئی چاہئے۔ یہ دعوہ ایک اسٹیٹ کے حصہ کے لئے
 تھا جو بروئے وصیت نامہ عطا کیا گیا تھا۔ یہ تمام عدالت مرافقہ تحت نے
 اس سوال پر غور نہیں کیا تھا کہ کیا باقی ماندہ مرافقہ علیہ کے خلاف مرافقہ
 کرینیکا حق باقی رہا تھا یا نہیں جس مسئلے کے لئے بنائے گئے تھے کہ ان کے لئے
 دیا گیا ہو یہ تھا کہ اس میں غور کیا جائے جس کے لئے یہ بیان
 کیا گیا: "اگر فیصلہ خیر و شر کے ساتھ اس کے نام کو کیا جائے یا رکھا جائے"

(۵) انڈین لارپورٹ الر آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۵
 (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳۰۵

نام رام پرشاد رام (۵) و موہی لال رام لکھنؤ کا جی (۶) ہر دونوں
 دو مقدمہ میں دوسرے مقدمہ میں اور اس مقدمہ سے ایک بالکل
 مختلف امر موجود تھا۔ وہاں تو اس وقت قرضہ کے علاوہ اور کچھ نہ تھا ان
 دو مقدمہ میں اتفاقاً اتنا فرق نکلا کہ ایک ہی شخص نے اور یہ تھا
 کہ جب حساب لیا جائے گا تو وہاں الود اتھایا اس قدر تھی اور میں اور
 مقدمہ کی رائے کو سمجھ سکا ہوں کہ وہاں تو اس وقت قرضہ کا ہونا
 محض اس غرض سے تھا کہ دوسرے فریق کو شہادت میں استعمال کی
 غرض سے قرار دیا جائے۔ یہ معاملہ اس عدالت کے روبرو لایا جا چکا
 تھا مگر نامانی ناچیدار (۷) میں بھی پیش ہوا تھا۔ اس مقدمہ
 میں کسی قدر پیچیدہ دستاویزی تھی جس میں اس تقایا کا بیان موجود
 تھا جو ایک بار تھانہ اور کی جانب سے اس کے کارندہ کو واجب الادا
 خواہ اور رہنہ اور کی جانب سے یہ قرار تھا کہ اس نے حساب کا معائنہ
 کیا تھا اور اس کو صحیح پایا تھا اور کارندہ کو اس کے خلاف تمام دعاوی
 سے بے ی کیا تھا مگر یہ صرف پیشہ وکار کے لیے اور نہ قرار دیا تھا
 کہ یہ ایک اور اس وقت قرضہ قانون اسامیہ کے مفہوم میں تھا اور وہ
 یہ کہ وہ فارغ تھی اور فارغ تھی ہونے کی وجہ سے اس کو بلوایسی
 دستاویز کے نہیں سمجھا جاسکتا تھا جو ناقابل اذخا شہادت تھی
 گو اگر اس کو اس وقت قرضہ سمجھا جائے تو وہ ناقابل اذخا شہاد
 ہوگی فیصلہ کے اس خبر سے جسٹس نے اتفاق نہیں کیا تھا
 کیونکہ انہوں نے نہیں خیال کیا تھا کہ وہ فارغ تھی کی حد تک
 پہنچتی تھی۔ لیکن انہوں نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ قرار اس وقت قرضہ
 کی حد تک پہنچتی تھی لیکن یہ بیان کیا تھا کہ اس مقدمہ میں وہ
 کوئی اہم امر تھا کیونکہ وہ دستاویز قابل لکھنا نہیں اس کا
 اثر مقدمہ کی رہنمائی پر نہیں پڑتا تھا۔ یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس مقدمہ
 (۵) ان کے حوالہ سے ۸۵۸-۸۵۹ (۶) ان کے حوالہ سے ۸۵۸-۸۵۹
 (۷) ان کے حوالہ سے ۸۵۸-۸۵۹

یہ امر فیصلہ کے لئے ضروری نہ تھا کہ کلکتہ کے بعض مقدمات جو لکھنؤ
 کے جرحی طلاق معلوم ہوتا ہے اور میری زندگی پر ہاتھ لگا کر اس کا
 اقرار صحت قرار دے چکے ہیں اس سے متعلق نہیں ہوں جب ذیل کی
 حالت یہ ہے تو عدالت کو دستاویز اور دیگر دو چیز کی حالت پر غور
 بعد ازاں خیال اس عدالت کی طرف ہندو لکھنا ہے کہ وہ یہت کیا تھی
 جس کے ساتھ دستاویز لکھی تھی کیا یہ مقدمہ تھا کہ وہ شخص تو اس وقت
 قرضہ اور ادائی کا وعدہ ہو چکا ہے لیکن وہ اس کے خلاف شہادت میں
 استعمال کیا جائے یا نہ کیا جائے وہی دو چیزیں نکال کر غرض کے لئے لکھی گئی
 تھیں یہ میری رائے میں جواب یہ ہونا چاہئے کہ وہ اس نیت کے ساتھ
 دیا گیا تھا کہ وہ فریقین کے مابین ایک فرد حساب سمجھی جائے جس میں
 مدعی علیہ کی جانب سے ادائیگوں کے اندراجات ہیں و نیز ان
 قرضہ جات کا بیان ہے جو اس کی جانب سے واجب الادا ہیں
 اور سود کے شمار کا بھی بیان ہے جس کی نسبت مدعی علیہ نے یہ سوال
 کیا تھا کہ وہ اصل ادائی کا وعدہ دار تھا ان حالات میں میری
 رائے میں دستاویز اس وقت قرضہ نہیں ہے۔ اور وہ قبول
 کجانی جائے تھی۔
 یہ سوال بھی پیش کیا گیا ہے کہ آیا وہ مدعی دوسری مستثنیات
 کے تحت آتی ہے کیونکہ اس میں قرضہ دار کی ایک وعدہ اور ادائیگوں
 کی شہادت مندرج ہے۔ یہ دو سوالات دشوار اور دلچسپ ہیں
 ہوتے ہیں لیکن اس رائے کے لحاظ سے جو میں نے پہلے امر کے
 قائم کی ہے اور پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے میری رائے یہ
 یہ فیصلہ غلط ہے اور وہ منسوخ کیا جانا چاہئے
 یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس میعاد سماعت کی نتیجہ کے منطوق
 میں اس کو تحقیقات کے لئے جملے کی ہدایت دینی چاہئے۔ اگر
 میں مطمئن ہوں کہ ایسے طریقہ سے کچھ ناکارہ ہو گا تو مجھے اس پر غور

مرجی مل مرتبہ
 پنہام
 انتہا ال دہی
 (مدراست)

سر جی بل ہارڈی
ہام
انٹرنال وائی
دلاس

تحقیقات کا حکم دینا چاہئے۔ لیکن اس مقدمہ میں جس اور پر مبنی
ہوں اور یہ خیال واضح ہے کہ نیت کی ہر نہاد جو اس نیت
پر دیکھا ہے اس سے عدالت کو کچھ مدونہ ملے گی۔ یہ خیال کرنا ہو کہ
اس شخص میں جو کچھ حوالہ دیا گیا تھا اور خود دسائری میں یہ ظاہر کر کے
لے سو او مو جو ہے کہ وہ محض اور اچھوت فرقہ نہیں ہے جو اس شخص
... بلکہ یہی تھی کہ دوسرے فرقے کے لئے فرقہ کی شہادت ہیا
کیا اور میں نے دسائی شہادت کی کوئی مقدار بھی دستاویز
کی مناسب بغیر پر اثر نہ ڈالے گی۔

یہ مرقعہ "نکھور اور مقدمہ صیغہ اب الی میں" ایس کیا جانا
چاہئے تاکہ امور متعلقہ طلبہ ۲۰۵ اور مزید امور متعلقہ طلبہ
کا تفسیقہ کیا جائے اگر عدالت ایسا کرنا ضروری خیال کرے۔
اس مرقعہ کا آخری مرقعہ علیہم کو ادا کرنا چاہئے اور ابتدائی
تحقیقات کا خرچہ سوائے اس حد تک کہ مدعی علیہ نمبر ۱۰۵ سے
توڑ لیا گیا ہے دوسری تحقیقات کے نتیجہ پر منحصر ہو گا مرقعہ
عدالت پر دوا شدہ مرقعہ پر ادا کی گئی تھی درخواست میں ہے
پر مرقعہ کو واپس کیجئے۔ یادداشت عدالت خارج کی جاتی ہے
مرقعہ منظور مقدمہ واپس کیا گیا

ہائیکورٹ کلکتہ

مراجعہ مال دیوالی

۱۔ مقدمہ ۶۵۲ با ۱۹۲۲ء منسلک ۲۔ مرقعہ ۱۹۲۲ء
ملاس: پٹنم میں سی کا گھوٹس دسٹر جٹس پٹنم
ای ۱۰ جنرل رائے ضیام نو چند جو دہری دسٹر
کینا کرانگہ۔ میان برٹا مدعی علیہ۔ مرقعہ علیہم
شمال فرقہ۔ آسامی کے سند ورنہ کے منجملہ بعض کے
خلاف لگان کا دعویٰ کیا قابل پذیرائی ہوتا ہے۔

صفحہ ۱۰۳

اگر متعدد آسامی استرک کے منجملہ کوئی جسد درنا
کو چھوڑ کر فوت ہو جائے تو یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا کہ
آسامی لگان کی ادائی کے لئے ورنہ کی ذمہ داری منسبت کا پانچ
ہے کیونکہ حقوق اور ذمہ داریوں کا مجہد متونی گھٹا
تھا قانون کے اثر سے سند وستر کا پختل ہو گیا ہے جو
قانون کی نظر میں ایک وارث کی حیثیت رکھتے ہیں۔
اسیابی بی نام عبد القادر صاحب انڈین لار بورڈ
در اس جلد ۲۵۵ خ ۲۷ پر صفحہ ۲۵ سے استناد کیا گیا۔
بازیات لگان کا دعویٰ جو کسی متونی استرک آسامی
کے صرف چند ورنہ کے خلاف رجوع کیا گیا ہو ضروری ملحقین
کے عدم اشمال کی وجہ سے ناخس ہوتا ہے۔

مرقعہ بناراضی: ایسی مصدرہ ڈسٹر کسٹج پر مجموعہ مرقعہ ۲
دسمبر ۱۹۲۰ء شہر سحالی ڈوگری مصدرہ منصف دیراج پور
مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء

منجانب مرنج۔ بابو پیارے موہن چٹرجی۔

منجانب مرقعہ علیہ۔ بابو حکیم مندرام کمری۔

فیصلہ۔ مدعیان ہمارے روپر دسٹریکٹ میں اور واقعات میں
یہ مرقعہ پیدا ہوتا ہے اگر مختصر بیان کے جادوں کو حسب ذیل کیا
دیکھاں نے جو زمینداران ہیں ایک دعویٰ مقدمہ نمبر ۹۸
باتہ ۱۹۱۹ء عدالت منصف واقع دیراج پور میں سن ۱۳۲۲
تا ۱۳۲۵ بی انیس کی باتہ تقیائے لگان کی بازیافت کے لئے
رجوع کیا تھا۔ وہ رجوع نہیں کے متعلق تقیائے لگان کا دعویٰ
کیا گیا تھا و اختصاص میں میراں اور بنو جو دہری کے نام پر تھی ان
اختصاص نے جو دعویٰ میں مدعی علیہ قرار دئے گئے تھے یہ بحث کی تھی کہ کو
بالا دو آسامیوں مندرام چٹرجی کے نام ورنہ مدعی علیہ نہیں بنائے گئے تھے

(۱-۱۱)

جہاں لکھو کے اون وہی طرح جاب کی ماریضی سے رجوع کیے گئے ہیں جو ایک سو
منصف کا ایک حکم شہر منشی نظام منسوخ کیا گیا تھا۔
بیلی راج ایک ریٹس موسومہ بہ خوانا کے مالک ہیں ہاں کے تحت
ایک لکھنوالی پٹہ چھ کا تعلق حاتو لال رائے اور سواری رائے سے
ہے اول الذکر کو لکھنوالی پٹہ میں ۱۲ غرض اور سو خزانہ کو ۱۲ غرض
مال ہے۔ زمینداروں نے سنہ ۱۹۱۲ء میں ایک انگار کی ڈگری اپنے ملک
کے خلاف حاصل کی اور اسی سال ۱۲ اگست ۱۹۱۲ء کے نیلام سے ذریعہ
تعمیل ڈگری کی درخواست پیش کی ۱۲ دسمبر کو جبکہ چاند لال باقی
میں ہی ورتی کہ ایک کچی اور اٹھتا ہوا نیلام جاری ہو چکا تھا یہ
الکھنوالی سے ۱۲ اگست ۱۹۱۲ء کو ایک اور ملک ایک دیوں ڈگری
چتر دلال رائے پر آئینش چند رائے نے خرید لیا بعد میں
۱۲ فروری ۱۹۱۳ء کو مشترکی کو دخل دہانی کا حکم دیا گیا ۱۲-۱۳
مارچ ۱۹۱۳ء کو ایک دیوں ڈگری سواری رائے نے منسوخ نیلام کی
درخواست اس میں اس سے پیش کی گئی کہ اس کو صرف چند یوم قبل نیلام
کا علم ہوا تھا اس کی درخواست میں چھ غرضوں اور ۱۲ رول ۱۲-۱۳ کے
تحت درخواست تھا یہ اسے حال کی گئی تھی کہ نیلام کے شہر کرنے اور کارڈ
نیلام میں ۱۲ پٹہ ہذا بنگلہ فریب کی بنا پر نیز اس بنا پر نیلام منسوخ
کیا جائے کہ پٹہ کو خود ایک دیوں ڈگری نے فرمایا تھا اور ایسی حالت
میں احکام مندرجہ ذیل ۱۲ اتانوں قرار عان کے خلاف سے اس
صورت میں عدالت کو یہ اختیار تھا کہ اس بنا پر نیلام منسوخ کرے۔
یہ غلط ہو گا کہ سواری رائے اور اس کے شریک سامی
چتر دلال رائے کے باہر کچھ نزاع یا خفا نامہ خیال ہے اور منصف
کے رویہ جو اہم نظام کیا گیا تھا جسکی تائید تہادت سے ہوئی تھی
وہ یہ تھا کہ چتر دلال رائے نے ڈگری دیوں کی یا دیوں استخاص
کی سازش سے جو ادنیٰ جانب سے عمل کر رہے تھے نوٹوں کی

تعمیل کو روک دیا تھا اور دوسرے دیوں ڈگری سواری رائے کے اطلاع
کے بغیر نیلام کر لیا تھا اور اس بنا پر وہ اپنے پٹے سبقت چتر
رائے کی رسالت سے خود خرید لیا یہی میاں تھا جس پر منشی نظام
کی درخواست دراصل بنی تھی۔ لیکن منصف نے جنہوں نے درخواست
میں سماعت کی تھی بہت تیز کیا تھا کہ نیلام کے ختم کرانے اور
کارروائی نیلام میں فریب اور ۱۲ پٹہ ہذا ملکوں کا لکھنوالی
تھا اور یہ کہ ایک دیوں ڈگری سواری رائے کو اس سے سخت نقص
ہو چکا تھا کہ جو چاند لال باقی اصل میں تھے کہ بہت کم قیمت
میں نیلام ہو گئی تھی۔ جبکہ انہوں نے فریب اور ۱۲ پٹہ ہذا اطلاع
کی بنا پر ورنیز اس میں بنا پر نیلام منسوخ کیا کہ چاند لال
دوسرے دیوں ڈگری چتر دلال رائے نے اپنے پوتے کی وساطت
سے خرید لی تھی۔
اس فیصلہ کی نا اہمی سے ڈگری منسوخ کے رویہ دو دفعہ
پیش ہوئے ایک ڈگری دیوں کی جانب سے اور دوسرا منشی
چند رائے کی جانب سے رجوع کیا گیا تھا۔ ذریعہ رجوع نہ ہوا
کی روٹ اور پھر ڈگری منسوخ ایک رول ۱۲-۱۳ کے دیوں ڈگری
میں پیش کیا گیا تھا یہ مقدمہ منصف کے پاس اس غرض سے
رہا کہ کیا تاکہ وہ ان بعض امور ترقی طلبہ کے متعلق فیصلہ صادر
کریں جو پیش نہیں کیے گئے تھے۔ جو امر ذیل مندرجہ جج کے رویہ
پیش کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ منشی نظام کی درخواست جو ۱۲ مارچ
۱۹۱۳ء کو پیش کی گئی تھی اس کے ایک ایسے رکیل نے پیش کیا
تھا جس کے وکالتا مندرجہ احکام مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت
سے ٹیکہ طور پر دیکھا نہیں گئے تھے اور یہ کہ ایسی حالت میں
عدالت کے رویہ منشی نظام کے لئے کوئی مناسب درخواست نہیں
نہ تھی اور منصف کو اس معاملہ میں کارروائی کرنا کوئی اختیار

۱۱-۱۱
۱۱-۱۱
۱۱-۱۱
۱۱-۱۱

اسیاس چندہ
ہام
قونیہ چودہری
د کلکتہ

درتا کو چھوڑ کر فوت ہو جائے تو ایسے کسی سوال کے سیدہ ہونے کا امکان نہیں ہے کہ آیا وہ دار الحکومت یا صنفِ دانش کی تہذیب و تمدن کے داروں کا مجموعہ جو ایسے کسی مشترک آسامی کو حاصل تھا اور قانونی سے متعدد شہر کا منتقل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ انیسویں بی بی نیام عد القادر صفا (۲) میں رائے ظاہر کیا چکی کہ وہ سن ۱۸۵۷ء تک وارث کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس مقدمہ میں ان واقعات کے لحاظ سے جو دلچسپ منصف نے قرار دئے تھے حکام اور پیر دیا گیا ہے اور جیکے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں ہے اور اصول مندرجہ بالا کو وہیں نشین رکھتے ہوئے ہمارے لئے یہ قرار دیا نا ممکن ہے کہ وہ نے ٹھیک طور پر مرتب کیا گیا تھا۔ معاملہ کی اس رائے کے بموجب مراجعہ کا ماباب رہتا ہے اور وہ معوجہ خارج کیا جانا چاہئے۔

پانچویں پٹنہ

مراجعہ تالی دیوانی بمقام عدالت ۱۳۷۴ء ۱۸۸۵ء
نگرانی دیوانی۔ بمقام عدالت ۱۳۷۴ء ۱۸۸۵ء
باجلاس۔ سر اسٹریٹ جیفری جیسٹس مسٹر کلکتہ
بمقام عدالت ۱۳۷۴ء ۱۸۸۵ء
سورہی لال دیوانی بمقام چیمبر لال رائے دیوانی
نگرانی خواہ۔ مراجع
مجموعہ حوالہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹۷۴ء دفعہ ۹۹ آرڈر ۳
اسل ۴ تو ایٹاقی کالٹ نامہ کی تجدید و کالٹ مارچ ۱۹۷۴ء
مذکورہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے دھوکے کے مول کیا تھا
ہوتا ہے۔

کالٹ نامہ کے متعلق تو اس کے پیش سے ہونے پر یاد رہی
تکلیف کے وہ مرتبہ کہ کی مرض سے قریب کے جانے میں
کالٹ نامہ ہی جب واضح طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی نے

۱۳۷۴ء ۱۸۸۵ء ۲۶ صفحہ ۲۵

ارتکاب نہیں ہوا ہے اور یہ کہ چل گیا ہے وہ خود مرنے کے کال
علم اور ضمانتی سے کیا گیا ہے تو ان احوال کا بھی یہ نشانہ ہوتا
کہ جب شخص کی ایسے مرنے کی تعمیل نہ کی گئی ہو جو عادیہ شکی یا جب
کے وہ برومند پیش کرے ہر کوئی بے ضابطگی ہوئی ہو اور
جب ایسے طریق ضابطہ یا بے ضابطگی کا کوئی اثر مقدمہ کی
رواد پر نہ پڑتا ہو تو اس کو یہ کیا یا اس میں عادیہ شکی کا راجا
اور اسی وجہ سے دفعہ ۹۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نافذ ہو گیا ہے۔
جب ایک شخص (ب) کی درخواست جو کاروائی نیلام یہ
قریب اور اس میں ضابطگی کی بنا پر ایک نیلام بے ضابطہ تعمیل
کی شرح کے لئے ایک وکیل کی جانب سے پیش کی گئی تھی جسکو
خود (ب) نے نہیں بلکہ ایک شخص (د) نے مقدمہ کیا تھا تو
اوس نے ایسا کرنے کی ہدایت دی تھی اور جس نے (د) کی
جانب سے کالٹ نامہ پر دستخط کئے تھے۔

قراردیا گیا (۱) یہ کہ اختیار جو (د) کو درخواست
پیش کرنے کے متعلق دیا گیا تھا اوسیں وکیل کو ہدایت دینے
اختیار حاصل منظور ہونا چاہئے۔

(۲) یہ کہ اس مقدمہ کی بے ضابطگی بہت خفیف تھی اور
اس سے دفعہ ۹۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق ہونی تھی
مراجعہ باراضی حکم صدرہ ڈسٹرکٹ جج بمقام کلکتہ مورخہ ۱۷ مارچ
۱۹۷۴ء شہر مستحق حکم صدرہ ڈسٹرکٹ جج بمقام کلکتہ مورخہ ۱۷ مارچ
۱۹۷۴ء۔

منجانب نگرانی خواہ مراجع مسز انیس بی بی جعفر امام
و نرسو نارائن سنہا۔

منجانب فریق مخالف مراجع علیہ مسٹر ریش چندر سنہا۔
چیف جیسٹس ڈاسن ملر۔ یہ دومراجعہ کالٹ مارچ ۱۹۷۴ء

مجموعہ رابطہ دیوانی تعلق تھے اور وہ تعلیم مند تھے کا حکم اس بنا پر منسوخ
 نہ کیا جانا چاہئے سبب اس سوال پر غور کرنے کے لئے اور اس پر تہہ و تدبیر
 علمین کے لئے مقدمہ اس کے روبرو دیا گیا کہ انکو تعلیم منصف کے
 روبرو دفر تھیں موجود تھے اور سندھاری رائے اور تلک، دہاروی کے تہہ و تدبیر
 دی تھی۔ ہمدردی لائی تھی اور جہاد منصف نے منصفہ لکھا تھا (۱۲)
 منصفہ کی تھی کہ اس کے اپنے تہہ و تدبیر کے ساتھ کہ وہ ہانکا چکا
 جیسا کہ میں اس سے قبل دیاں کہ پانچ ہوں اور یہ منصفہ مل کر
 اور اگر نیلام واقع ہو گا تو اس کی شرح کے لئے درجہ تہہ و تدبیر
 ان حالات میں تعلیم منصفہ نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ کا قننامہ مناسب
 اور واجب العمل تھا اور یہ کہ یہ صورت اگر کوئی ایسا بطلی تھی
 تو وہ ایسی بیضا بطلی تھی جیسا کہ اثر مقدمہ کی روکڑا پر پڑا تھا۔
 اور وہ دفعہ ۹۹ مجموعہ کی مشامیں آجاتی تھی اور وہ اسٹوڈنٹ
 شہنشاہ ہونی چاہئے کہ وہ نیلام کی تیج کو جائز قرار دینے کے لئے کافی
 تھی بخلاف اسکے تعلیم و شرک جج نے بطریق مراضہ یہ نتیجہ اخذ کیا
 تھا کہ مجموعہ رابطہ دیوانی کے احکام تاکید تھے اور چونکہ اسکی
 تعمیل نہیں کی گئی تھی اس لئے عدالت تعمیل میں مناسب طریقہ سے
 کوئی درخواست نہیں پیش کی گئی تھی۔ ایسی حالت میں ادبوں نے
 تعلیم منصفہ کا حکم منسوخ کیا جس کا اثر نیلام کا منسوخ کرنا تھا
 جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ نیلام دراصل جائز ہو گیا دونوں طرف
 میں اس نتیجہ کی ناراضی سے ہمدردی رائے دیون دگری نے
 اس عدالت میں مراضہ کیا ہے۔
 ایک ابتدائی عدالت میں کیا گیا تھا کہ اس عدالت میں کوئی حرج
 قابل پذیرائی نہ تھا لیکن اس عذر پر اصرار نہیں کیا گیا تھا اور
 اسکو ترک کر دیا گیا تھا کیونکہ یہ محسوس کیا گیا تھا کہ ان مقدمات میں
 سے ایک یا دوسرے میں بہ صورت مراضہ قابل پذیرائی ہو گا۔

بہ بالکل صحیح ہے کہ ڈوڈر سول ہر کے موصوبہ کا قننامہ پر نو دفر تھی کہ
 یا اس کے متعارف یا کسی دوسرے شخص کے متعارف ہونے چاہئیں جو ہمدردی
 اسکی جانب سے عمل کر لیا جاتا تھا عدہ طہر چہاد ہو۔ حالات یہ ہمدردی
 کہ اس نے دفر ل اور پورے خط نہیں لکھے کو اس کے نام سے دستخط کر لکھے
 تھے اور ان کے افسانہ کے خلاف سے حوالہ دے کر اور اسکو تعلیم منصفہ کے
 کا کیا تھا یہ نتیجہ اخذ کرنا میرے جیسے کچھ باطل نہیں ہو گا کہ ملک دہاروی کو
 کا قننامہ نہ سزا کر لیا اختیار دیا گیا تھا جسکی دوسرے دلیل کو بہایت
 دیکھی تھی کہ یہ منصفہ یہ اختیار دیا گیا تھا کہ تیج نیلام کے لئے درخواست
 پیش کرے۔ وہ خود تہہ و تدبیر نہیں کر سکتا تھا صرف ایک طریقہ سے
 طریقہ سے وہ اسکو عدالت کے روبرو ڈال کر لکھا تھا وکیل کو ہدایت دینا
 تھا اور ایسی حالت میں یہ ضرر کیا جاتا چاہئے کہ انصاف و جہاد کے
 پیش کر لکھے تعلق دیا گیا تھا اور وکیل کو ہدایت دینے کا اختیار
 دیا تھا۔ ہمدردی رائے نے نتیجہ اس سے ہمیشہ اس اختیار کو تسلیم کیا
 جو دفعہ ۱۰۰ متعلق ہے کہ اسکی دلیل کو دیا گیا تھا اور رائے
 کبھی اس پر اعتراض نہیں کیا اور حقیقت یہ ہے کہ جہاد منصفہ سے
 روبرو وہ بطور گواہ کے طلب کیا گیا تھا تو اس نے اس وقت اس
 مقام پر خط کر دینے کی آمادگی نہ کی تھی تاکہ نقص نہ ہو اور
 نے اسوقت یہ خیال کیا تھا کہ اسکو یہ اختیار نہ تھا کہ اسکو اسکی
 کرنے کی اجازت دیتے کہ یہ مقدمہ اسکی یا اس شخص اس شخص سے
 واپس کیا گیا تھا کہ وہ شہادت تسلیم کرنے کے بعد بعض نتیجہ اور فائدہ
 کہ اس پر ہمدردی خیال میں اس میں وہ بھی شہد نہیں ہو سکتا کہ اس مقدمہ
 میں تلک دہاری نے جو کچھ کیا تھا وہ ہمدردی رائے کے کامل علم اور
 منظوری کے ساتھ اور اسکی پایات پر کیا گیا تھا جس نے اسکو تسلیم
 کیا ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں تیج
 ہے کہ کا قننامہ ہمدردی کا نام تھا اور اس پر دراصل اس شخص نے

ہمدردی رائے
 بنام
 ہمدردی رائے
 دیشہ
 ہمدردی رائے

لائی جاسے اسکو کم دیا گیا، وہ اس کی بابت تشریح کرے کہ وہ حجت
 پر حاضر نہ آیا، چنانچہ ۳۴ نو کو اس سے مجسٹریٹ کی مہلت استدلالی کو
 اس امر سے متعلق ایسا نام لایا اور ضمانت و سرکٹ نمونہ کے
 دو پر و شہ سے چھپنے کے بعد ان کو اس کے یہ تہذیب و نفس سماعت مشورہ کی
 مشورہ اسٹیشنل ٹائمر کے پیشکش کے رہا، بیٹیا، اور فریق مخالف
 نے اس میں یہ بیان کیا تھا کہ وہ بہ صورت ہماری تجویز کو مانگیں چاہتا
 تھا مخالف نارنجیوں کو ہاں تائی، انھوں نے بیان کیا کہ کیا کیا تھا
 اس امر کے بعد کہ مقرر کا اظہار توجہ نہ کیا اور فرقرار داد برہم مرت
 کی کوئی اور کو ایسا نام نہ لایا، تاہم اس کے بعد کہ مقرر نے جنوری تک
 ملتوی کیا گیا تھا تاہم اس کے بعد فرقرار داد برہم میں حجت ہی تسلیم کی گئی تھی
 اور فریق مخالف نے یہ دعویٰ کیا کہ جو نو بہ صورت جوری عمل میں آئے
 اسی ضمانت میں مقدمہ ملتوی کر دیا گیا تھا اور اہل جوری کو ۲۴ فروری
 کو طلب کیا گیا تھا، مقرر نے یہ کوئی اتوار سے یہ اعتراض کیا کہ فریق مخالف
 کو بہ صورت جوری تجویز کے متعلق دعویٰ کرنے کے حق کے استمال
 کرنی اور اس کے بعد فریق مخالف نے یہ مذکر نام منظور کیا گیا تھا
 اور اسی حکم کی ناراضی سے مقرر نے اس کو اس کے بعد حکم اظہار وجہ حال کیا
 مقرر نے اس کو ایسا نام سے اس حکم میں بعد دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ
 نو جاری پر استدلال کیا، اس دفعہ کا وہ حکم اس کے بعد سے
 متعلق ہے حسب ذیل: بار بار ہے۔

اگر رعیت برطانیہ اہل پرچم اس مجسٹریٹ کے رہو جو اس کے
 ضابطہ نو پر کر رہا ہے چھپنے کے لئے کہ اس کے ... تو اس کی
 نسبت پر تقرر دیا جائیگا اور اس نے اپنی رعیت برطانیہ اہل پرچم کا
 ترک کیا ہے اور وہ اس سند کی کسی نویت مانعہ پر ایسا دعویٰ نہیں
 کر سکتا، یہ حجت گئی ہے کہ جب فریق مخالف نے اس حجت رعیت برطانیہ
 اہل پرچم کے متعلق اس کو مقرر کر دیا تھا تو اس دفعہ کے احکام

کی رو سے مقدمہ کی ایک نویت مانعہ ہے، مقرر نے اس سے متعلق اس کو
 کر کے منسوخ ہے
 فریق مخالف کی جانب سے یہ حجت گئی ہے کہ دفعہ ۴۴ و ۴۵ ضابطہ
 نو جاری کو دفعہ ۱۴۴ فقرہ ۲۲ کیساتھ پڑھا جانا چاہیے ہے، یہی مقدمہ
 حکمہ گزاری کیلئے جیسا کہ موجودہ صورت ہے حکم درج کیا گیا ہے اگر
 حسب ضمن ۱۱ اس وقت دعویٰ کیا جائے جب مجسٹریٹ ملزم کو دفعہ ۲۵۴
 کے بموجب اپنی صفائی پیش کرنے کا حکم دے تو مجسٹریٹ جو نو بہ صورت جوری
 کے حائیکے متعلق ضروری احکام جاری کرے گا۔ یہ حجت گئی ہے کہ اس سے
 ملزم رعیت برطانیہ اہل پرچم کو رہی دیا گیا ہے کہ وہ کسی وقت قبل اس کے
 وہ اپنی صفائی پیش کرنے میں مصروف ہو تو نو بہ صورت جوری کے جانے کا
 دعویٰ کرے دفعہ ۲۵۴ مجموعہ ضابطہ نو جاری کے لحاظ سے اس کے اپنی
 صفائی پیش کرنے کا اس وقت تک حکم نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ تمام اہل
 اسٹیشن سے سوالات ابتدائی سوالات جرح اور سوالات کمر کے لئے نہیں
 ایسی حالت میں فریق مخالف کا دعویٰ جو امر نو بہ صورت جوری کیا گیا تھا اس مدت
 کے اندر کیا گیا تھا جو اس سے تاخیر مقرر کی گئی تھی اور اسکو صحیح طریقہ
 مجسٹریٹ سے منظور کیا تھا۔

اس پر قرار دیتے ہیں کہ فریق مخالف کی یہ حجت تسلیم کی جانی چاہیے۔
 دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ نو جاری میں صریح الفاظ میں اس قسم کے حجت کا ذکر
 کیا گیا ہے جب کوئی دعویٰ کیا گیا ہو لیکن بعد میں اٹھا لیا گیا ہو، دفعہ کا
 متعلق صراحتاً ایسے مقدمہ سے ہے جب ایسا کوئی دعویٰ کر دیا گیا ہو
 جو دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ نو جاری کی رو سے باطل ہو جب کہ تاخیر میں
 شخص ملزم کو یہ ہدایت گئی ہے کہ وہ اس وقت تک اپنا دعویٰ منسوخ کرے
 جب تک کہ اس کا اپنی صفائی پیش کرنے کا حکم نہ دیا گیا ہو، ہم کوئی وجہ
 نہیں پاتے کہ کیوں اس کو یہ اجازت نہ دی جائے کہ وہ مقرر کرے کہ
 اور سابقہ ترک حق کو مقرر کر دے، یہ حجت گئی ہے کہ اس سے متعلق اس کو

مقرر احمد
 نام
 اسے جواز ملے
 دیکھئے
 صفحہ ۴۴

اور دنیا کو یہ فساد کوئی احتساب نہیں ہے اور اس مقدار میں ذیالیم
 وشرک نہ دیکھ کے جہل کے لحاظ سے ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ انھوں نے
 غیبی تعبیری کا استعمال کیا ہے اور درخواست کو بخاطر دوا و غرض کیا ہے
 مگر یہی اس واسطے کہ وہ جو عارفہ ناما کیاب رہتا ہے
 و مضر ہر شے کیاجاتا ہے جس میں اس علالت کی فیض شرج علی
 اہل بیوی

میرا فتنہ خارج ہو گیا۔

ایکویٹا

میراثی خودداری

میر تقی میر ۵۹ بابہ ۱۹۴۳ سنہ ۱۲۱۳ ہجری ۱۹۴۳

پایان میسر بولید و میسر بولید

منہول احمد نیکوخواہ۔ بیٹام اے۔ جے ایل ایلین فریق مخالف

مجموعه ضابطه فوجداری ایکٹ ۵۰ پارت ۱۹۹۰ء صفحات ۱۵۵

۱۳۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶

پاپے۔ ترک حق کا اثر۔

دور ۵۱۴ مجموعہ غلام نواز جباری کی روسے رعیت برآمد۔

اہل یورپ کو کسی وقت قبل اسکے کردار صحافی پیشہ کرے بھیج دے

ہو تجویز بہ معرفت چہری کے متعلق دعویٰ کرنے کا حق دیا گیا ہے

ایسی حالت میں جب رجحیت برطانویہ اہل یورپ کی ابتدائی نوت پر

اس حق کو ترک کر کے تودہ کر دینا ضرور ہو سکتا ہے اور قبل اس کے کہ

سعدانی پیشیا کو نہیں مصروف ہوا یہ ترک حق کو مسترد کر سکتا ہے۔

۱۔ اہل علم و کرام کے لیے مفت لائبریری اور پبلک رीडنگ روم

پخت و پیا گیا۔

دوسرا نمبر مقرر شدہ پانچ سو روپے کی رقم میں ہر ایک ایسی صورت کے

مشق نمبر ۱۰: ان میں سے جہاں بہرِ حق جوئی تجویز کے متعلق

رعوی کو بچاؤ ختم کرنا اور اس کی گلیاں بڑھیں، اس کا اسٹاک اٹھا لیا گیا اور وہ صرف اسے سوار سے بے شکستہ ہوتی ہے جہاں ایسا کوئی دعوہ کی ریگ لگایا ہے، وہ دراصل اسٹاک کی اس دوسری دائرہ

جنتی سہارا دی۔ دفعہ ۵۵۴ مجموعہ سالانہ اخباری و فقہی

محمود در کور کا ایک دوستی بھی ہے، ان کا محمولی مفہوم یہ ہے کہ

رہا خیر الیٰ یو، چل ایک کدو اسی سہا کی بیٹی کو نہیں منہ دے

ہو۔ دوسری کڑی سزا یہ کہ رشتہ جوڑی کو بر عمل میں آئے لکھیں

انگریزوں کو ایسا ملے گا کہ وہ تو اسکی ہیست و جیٹل کیا جائے یا جسے

اس نے ایسے میں کو ترک کر دیا ہے اور اسکو یہ عزت نہ دے سکا کہ

کراں کا زرادہ مارے۔

جمهوری دیموکراتیک افغانستان

کرویا اسے ہر ایک سچے چیرکس و فوٹو قبل اس سے کہ اس سے پہلے

صدقاتی ہنس کر نے یہ مسرود و مہوادعا میں کیا جاسکتا۔ چونکہ یہ کہ

مجموعہ مکتبہ قرآن و حدیث کیلئے ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ اس وقت وہ

گدو جانے دے بیٹے نو، کھر اس استحقاق سے فائدہ اٹھائی ہو سکتی

نگار انجمن مداری

خاصیت نگرانخواہ مسرے کے این جو پتھر کو شہر اور کھجور کا اس ایچ اے

مگرانی و مہدی

مخائب نگار خواہ مسدود کے این چو پھر کہ تسلیم کر لیں یہ ایم اے

تجانب فرقی مخالف - با برپا شدن دولت

سرخ بولڈ - ٹرانسواہ کے استعمارت پر فرق مخالف

بائیں ایں کہ اس غرض سے طلب کیا گیا تھا کہ وہ اس راہ

بچی کرے گا سننے اس جرم کا از نکاح کیا ہے جو دفعہ ۹۰۲

سے قابل ہوتا ہے یہ مقدمہ باوجود چلی در سب و ہر محکمہ

پہلے اس کے دو بڑے اور چھوٹے شہادت کے قاتل کے

توق مخاف نے یہ دعویٰ کیا کہ حج اہل یورپ کے ذریعہ سے

نقصان رسائی یا یہ جانچنا کہ اس اور جرم کا ارتکاب کریں۔ اور
جدا کیا موجودہ صورت ہے پریشان کنہنگاں کی جماعت تلواریں اور
بندہ کی سے مسلح ہو تو میں خیال کرتا ہوں کہ انہیں سے ہر اک کو کیا فائدہ
یہ علم غیب کیا جانا چاہیے کہ اس پریشان کرنے کے دوران میں اس
امر کا احتمال تھا کہ قتل عداکار نکال دیا جائے گا۔

لیکن یہ کہ زیادہ متین اور زیادہ مناسب عبارت استعمال کی جاسکتی
تھی لیکن میں یہ خیال کرتا ہوں کہ جو عبارت استعمال کی گئی ہے وہ فائدہ کی
شرائط کی تسلیل کیلئے اور اشخاص طرم کو اس الزام کی کافی صحت و قیوت
دینے کیلئے کافی ہے جو اسے خلاف لکھا گیا تھا۔

اگر حالت میں یہ تھا تو یہ ثبوت جرم اور طرم ہندو کے خلاف ہیں
فی الواقع کوئی چلائی تھی حکم نہ کرکھال رکھتا ہوں۔ دوسروں کے احکام
نہایت مخفی کیا کہ سات سالہ میں یہ بدور یا بدشور کی برائیاں کیا
چھوڑیں۔ میں اپنے فاضل شریک کے فیصلہ سے

متفق ہوں اور اگر یہ حالت ہوتی کہ پبلک پراسیکیوٹر نے پٹیا لکھا
کہ ہم اس میں شہید کیا ہے تکی وجہ سے ہم اس عدالت کی ایک شخص کے
مصلحت اختلاف کرنے کو تو ہونے لگے لیکن سبب کہ ابھی لاہور کی ایک
ہم پر جب تسلیم نہیں ہے مجھے کچھ دیکھنا چاہیے تھا موجودہ حالت
میں اس سوال کا ذکر کرتا ہوں کہ آیا اہل ہندو کو پریشان کرنے کی

غرض مشترک کیا تھی خلاف قانون کا الزام بہت زیادہ عام ہے اور
اسے ملزمین کیلئے نامناسب یا غیر منصفانہ ہے۔ یہ علم اپیل میں
یہ دعوت کی ہے کہ پریشان کرنا سے انہی ملزمین کے خلاف جرم ہونا
تھی۔ جو ایک ایسی عبارت ہے جو کہ اہل ہندو کے خلاف جرم ہونا
سر تو وغیرہ کے مختلف جرائم داخل کر کے لئے استعمال کرتا ہوں مثلاً
نہایت بدنامہ یا بدنامہ میں فیصلہ کا حمار دیا گیا ہے اسے فیصلہ کی
اس عبارت سے ارباب اتفاق کرتا ہوں جو کچھ کہ ضروری ہو تا ہے وہ

یہ ہے کہ طرمین کو اس غرض مشترک کی جو ان سے منسوب کی گئی ہے اور
اس طریقہ کی متول ملزم پر صحت اطلاع حاصل ہونی چاہیے جس طریقہ سے
وہ غرض مشترک دفعہ ۱۴ کی عبارت میں لائی جاسکتی ہے دوسرے الفاظ
میں آیا اہل ہندو کو پریشان کرنا بطور مناسب دفعہ ۱۴ کی عبارت سے
نقصان رسائی یا راجدات ہیجا مجرمانہ یا کسی اور جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں
اگلی ہے۔ میری رائے میں وہ اس طور پر داخل ہے۔ یہ تہہ بات ہے کہ عداوت
کی ایک اصلی غرض یہ ہو گئی تھی کہ اہل ہندو کو مسلمان بنایا جائے اور ان کی
اسختم جمہوریت پر حملہ کر کے اس عمل کرنے پر تہہ کیا جائے۔ طرمین کی
نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس پانچویں ویلیں کے بدلہ بلکہ ہیں
جنہوں نے ہندو توں اور تلواریں سے چار ہندوؤں پر حملہ کیا تھا جو مارل
کے چھلکے کمال رہے تھے۔ میں یہ قرار دوں گا کہ پریشان کرنا اسے عمومی
منوں میں متواتر حملوں سے پریشان کرنا، کوٹنا اعلیٰ نامہ کرنا، عداوت
کرنا۔ متواتر حملوں سے تھکیت دینا و قی کرنا، دفعہ ۱۴ (۱) کی عبارت
میں آتا ہے اور یہ کہ اس عبارت سے ملزمین کو قی کی اس غرض مشترک
سے جو بیان کی گئی تھی اور اس طریقہ سے لگایا ہو جاتی ہے جس طریقہ سے
کہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ غرض مشترک کو جو وہ غرضیات ہندو کی عبارت میں
لایا جائے۔ ملزمین نے کسی نہ کسی طرح اس عداوت کو تہہ تہہ کر دیا
خیال کرتا ہوں کہ یہ بالکل واضح ہے کہ در واقع جرم کی عبارت سے
ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا بلکہ یہ کہ ان وجہ کی بنا پر جو یہ ملزمین
ہیں انہیں قانونی شکایت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

تجویر ثبوت جرم بجا لائی گئی ہے۔
ایکویٹ الہ باد
محکم و حدادی
نمبر مقدمہ ۲۳۹۹ تہہ ۱۹۲۹ء ۱۹ جولائی ۱۹۳۱ء
باجلاس مسٹر جسٹس انیسٹ

یا مکتبہ ملی
بنام
ملکہ نام
وہا اس

اعتقاد غیر منبر کے زاریوں کے چیلنے کا جسے میں سمجھتا ہوں کہ
 اس پر استدعا ہے کہ لیکن حلیوں نے انکا تعاف "کے کو گولی مار دے گی
 آوارہ لیا گیا تھا اور منبر کے گولی چلائی اور گواہ کا یہاں منبر
 کو شہید کیا لیکن زخم زیادہ رہا اور گواہ ان تائی شہادت کے گئے اسی روز
 گواہ نے یہاں منبر کے اعتقاد و ستاد زب پر تکیا کیا جس پر موجودہ قاضی
 نے کہا "اے میرے موخر الذکر کا یہاں اسی اوسم سے ہے جس نے گواہ
 کا منبر سے تکیا کیا ہے اور وہ ان سے بخوبی واقف ہیں۔ کوئی ذاتی
 دشمنی جس طرح کی ہے اور کوئی دیندہین علوم ہوگی کہ کبوں درخان کی
 شہادت سے منظور کیا گیا ہے۔ صرف ایک گواہ مصال کی شہادت جس کا
 انہماک ہے کہ کیا تھا غیر منبر ہے۔

یہاں سے رو برو انسان کی تمام مقامی اہم لگتی تھی یسین ذلیل
یسین کو لایسکینو لڑے اپنا یہ فرض سمجھا جائے کہ ہماری توہ الزام کے متعلق
آگاہ امر پطون کو ان کی سببیت اپنے حق میں بحث کہ ان کے حق میں خود
حرم کی بات تھی یہ ہے۔

ابن کرم نے اسے فروغی اسکول کو کیا اس زمانہ میں بہت نام تو تعلق
کا رکھتا ایک مجلس خفاف قادیان اس شخص شہر کے ساتھ قائم کیا کہ
اگر جو کو پریشان کیا جائے جسکی پیش رفت میں عزم نہ رہے جس پر ماننا
کی طرف کوئی خطائی اور اسکو نہ کسی کیا اس طرح ایک ایسے جرم کا ارتکاب کیا
جو معائنہ ۱۸۷۵ء ۲۰ مجرم عزت نہایت ہند کی دوسرے قابل فرسیدہ اندر کی
اس کا عہدہ رکھتا ہوں یہ

۱۔ ترجمہ کے مضمود استقصا و بے غرضانہ ہر باب تہہ ۲۲۰ میں جسٹس اولیٰ علیہ
السلام نے فرمایا: اس سے بظاہر یہ قرار دیا جاتا ہے کہ فرد قرار داحرم میں مجس خلت
کا ایک حصہ اور غیر تہہ کی تخریب بہت عام تھی اور یہ کہ فرد قرار دایم میں
میں اس کوئی بیان داخل نہ تھا جس کو بنا پر ملزم کی بدعت یہ قرار دیا جاسکتا تھا کہ
۲۔ اعلیٰ درجہ میں قبل ذکر کئے ذرا اور تفسیر سیاسی صورت میں انھوں نے تخریر مرتبہ

حرم کو فرسوخ کیا اور اس پر سختیقات کئے جا چکے حکم دیا۔
 یہ کہ باغی ضروری ہے کہ ہم اس فیصلہ کی بہت زیادہ وقت کرتے ہیں
 لیکن وہ طبع نہیں کیا گیا ہے اور اس لئے وہ ہم پر احتجاج نہیں ہے اور ہم
 خیال کرتے ہیں کہ قصیدہ کرتا جا رافض یہ کیا یا اس مقدمہ میں جو ہمارے
 روبرو پیش ہے وہ قرار و اذہم میں کوئی غلطی ترک یا سبب ابھری ہوئی ہے
 جس سے دفعہ ۲۵ مجموعہ مضامین ۱۵۸ کی مجموعہ میں اصل انضمامیں اصل پر
 طومین نے کوئی اعتراض عدالت نجات یا اپنی عرضی مداخلت نہیں
 پیش کیا تھا لیکن چونکہ تمام مقدمہ میں انکی جانب سے کوئی دلیل حاضر
 نہیں ہو سکی اس لئے ہم اس پر کوئی رد نہیں دیتے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہاں
 اہل ہندو کو پریشان کرنے کی غرض سے ایک دفعہ ۱۳۱ مجموعہ مضامین ۱۵۸
 کے پانچ نمونوں میں سہ آتی تھی یا وہ اس قدر ساقم تھی کہ ہر من کو یہ خیال
 پیدا نہیں ہو سکتا تھا کہ اس پر کیا الزام لگایا گیا تھا، اور اگر اس کی نفی ہو
 تو اس کے خلاف کوئی حیلہ نہ لے لیں سید، یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ وہ اس
 غرض سے لکھا گیا تھا۔

ہم یہیں خیال کرتے کو انہی سے کوئی ابر بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہاں پہلے
نے اپنے فیصلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ اصطلاح پریشان کرنا سے کتنی مراد
متواتر محلوں سے وق کرنا اور اہل شہد کے خلاف مصالحت جو ان شہد مجربہ
و غیرہ کا ارتحباب کرتی ان گروہوں کی غرض ہوتی ہے جب وہ جمع ہوں
یہ ایک عام بات ہے کہ عند کی اس جھگڑا کوئی نہ ہو بلوایوں کی کو شہن اپنی
ہندو شریک و مایاؤں کو گرفتار کے خلاف تھیں۔ اور یہی خود لفظ پریشان
کرنا کے معنی اہل شہد کے جسم جائداد کو نقصان پہنچا نا سمجھنا تھا۔ یہ خیال
کو تا ہوں کہ یہ ان تفسیروں کے مطابق ہے جن کا حالہ استعصا ممبر
باب ۲۴ کے فیصلہ میں اس قدر واضح و سنجہ رہی و دشمنوں سے اس لفظ کے
معنوں کی وضاحت کیلئے دیا گیا تھا۔

ایسے منہ فترہ دہلی و فوارہ کھنشاہیں داخل ہیں کہ سنے

تلاش دینی ہے کھوار اس کی حسرتوں کو مٹا دینا
 جو اڑا اسماء کرتے ہیں بانگ کہتے ہیں باکسی مقام
 نام پر ناکہ رکھتی ہیں حلیت ان سے کسے لئے
 کوئی جانور جو نہیں سوچتا ہے کہ کون سے اور ہمہ جہتوں
 وہ رہے اور اسی کو کسی طور سے پیشتر کر دینا اور اسی کے
 اچھے ملازمی طور پر عام مقام پر پہنچنا ہے۔

دو ۱۲۷ھ بمطابق ۱۷۹۳ء کے قریب اس وقت
جس تھا وہ قلعہ کے قریب میں راستہ کی عام نوہ
تھا۔ پورٹ کے قریب یہ لاری و اس کے ساتھ
جس کے یہ قریب کے اس کے قریب اس
شعبہ کی منت کا دعویٰ جو وہ لاری پر لایا
کہ وہ اس امر کا بھی تصدیق کرے کہ لاری
میں یہ ایک نئی ہے لاری کی کھراشت میں
اور اس کے قریب کے قریب کے قریب کے قریب
نہیں لاری میں عام لاری لاری لاری
کلیہ ملے ۱۵ صفر ۱۲۷۴ھ - عربی بنام شیخ احمد علی
کیس ملے ۱۲۷۴ھ ۲۹۲ - ۱۲۷۴ھ

درخواست بنابر اینی حکم صادره سبب ترددی که افسر میرزا محمد
یارای سرکشی - ۱۹۳۳

منجانبہ نگار خواہ مسرور ہوں کہ میں سنہا و ہوا فیضہ شاد منہا۔
 یہ ایک درخشاں ہے کہ ہم کی ناراضی کے خزانے
 کے پیش ہے۔ جو پڑا ڈیڑھ افسر یہ ہے دفعہ ۱۳۳
 کے ضابطہ فوجداری کے احکام کی رو سے صادر کیا گیا۔
 اس میں ہے کہ کاروائیوں کی ابتدا انکسٹریٹ سے ہوئی
 ہے جو اسٹیشن آفیسر نکال نارنگ و سٹن ٹیو سے ہے

۱۰ امرنگ پٹ ۲۳ نوٹوں کی کل رقم حصولِ اراضی کے نام پر جمع کیا گیا تھا جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ موجودہ خزانہ خواہ دہلی شاہ نے اجاڑے ٹینشن سونی پور کے مغربی کونے پر ایک کو بیو کا ڈھیر کر کے رکھ دیا ہے اور اپنی پردہست درازی کی تھی۔ افسر صاحب نے دہلی شاہ کے نام ایک نوٹس جاری کیا جس نے اس امر سے انکار کیا تھا کہ اس سے ریوے اور اپنی پردہست درازی کی تھی۔ یہ کارروایاں نوٹوں کی کل رقم حصولِ اراضی کے پاس سے سبڈیشنل انسپکٹر کے پاس اس بیان کے ساتھ بھیج دی گئی تھیں کہ دفتر ۳۳۱ کی رو سے کارروائی کی جانی چاہئے سب ڈویژنل انسپکٹر نے دفتر کے بموجب ۲۹ اکتوبر اور ۱۸ نومبر اور آخر میں قانون گو کی رپورٹ کے بعد ۲۶ فروری ۱۹۳۳ء کو نوٹس جاری کیا تاخیر ذکر تاخیر کے نوٹس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ موجودہ خزانہ خواہ سے چونکہ ایک وراثت (اوسارا) اور ایک مکان کی تعمیر کی تھی جس سے ۹۵ فٹ ۵۰ ریوے اور اپنی پردہست درازی کی کسی تھی اس لئے اس کو چاہئے کہ ۲۶ فروری تک دست درازی کی علیحدہ کر کے یا نیا بنڈ کر اس کے خلاف ایک نوٹس کرے۔

مگر انخواہ نے جو عمل اس نے تیس سادہ برکتوں پر کیا تھا وہ سن سے نکال کر کیا اور یہ بیان کیا کہ رافعی اس کی ذاتی ملک تھی اور کلاخان سرحد سے اس کے نام پر ظاہر کی گئی ہے اور خاص طور پر یہ بیان کیا کہ کنواں جو قریب میں تھا ایک قدیم کنواں تھا جو اس کی ملک تھی اس نے یہ دعا کہا کہ ثناءت تمہیں کی جانی چاہئے اس کے بعد سید ڈوئریل جبریل سے شہا نے تمہیں کی اور اپنے حکم میں حسب ذیل تحریر صادر کی ۔

۱۰ جمعی طور پر مطمئن ہوں کہ دست اور انہی کی گئی ہے
بس کا عرض موجودہ احاطہ پائی۔ میرا ٹیٹ سے اوپر کا

بہارِ نبی
بنام
مہدی - ولیہ و جلیو
۱۰۰

10/1/20

100

نیما

۱۰۰

(المعروف)

شیبہ۔ مگر انخواہ بنام ملک معظم فرقی مخالفہ،
 محمود رضا اہل فوجداری ایکٹ ۵۵ بابت ۱۹۹۰ء و ۱۹۹۱ء بمقام
 عدالت کے لئے کی جائز و طاعت کی پینٹ بائیکورٹ کا انحصار۔
 بائیکورٹ کے لئے عدالت کی پینٹ بائیکورٹ کے لئے۔
 یہ کسی حرم کی مساجد کی طرف سے حصہ عدالت ملحقہ ہے۔
 ان کی امارت دیکھتی ہے کہ یہ وہ ۱۹۹۰ء محمود رضا اہل فوجداری
 روئے بائیکورٹ کو یہ اعتبار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے اعتبارات
 کا حامل ہے کہ عدالت کو ان کو ملک کے لئے ہے۔

حسین خاں بنام ملک اسماعیل بن کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۹

منہا نیکو سرکار کے لئے مسخ شدہ گورنمنٹ آف انڈیا کے لئے۔

فیصلہ میں خیال کیا ہوں کہ یہ خواہست منسلک کرکے اپنی پابندی کے لئے ضروری ہے۔
 ایک کہ عدالت کا کسی شہر پر جس کے خلاف دفعہ ۱۲۴ مجرمہ قرار پانے کی
 رو سے تجویز ثبوت جرم صادر کی گئی تھی اور اس ضرب تازہ بانہ کی ضرورت
 تھی ساتھ ہی اسکے باوجود اس کے خلاف مثال جرم میں تجویز ثبوت جرم صادر
 کیا گئی تھی اور اسکے خلاف ایک تالی موازنہ کی ضرورت نہ رہی تھی۔

ماہنامہ پر لکھا ہے جواب یہ ہے کہ اس کا جواب یہ ہے۔

دفعہ ۴۴ کی اوپر لکھتے ہیں کہ اختیار یا گیا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کو اٹھال کر جو عدالت مزاح کو خطا کئے گئے ہیں اور اگر وہ اسے دفعہ کسی جرم میں مصداقت کرنے کی اجازت دے سکتی ہے تو پھر پھر نہ کہ اس کے خلاف نگرانی میں بنائے گئے عمل کی اجازت دے سکتی ہے اب عدالت میں کوئی امر یا حکم کو موجود نہیں ہے جو قوانین کے جرم کی حد کو تو نہیں مانے ہو۔ بلکہ ان کو داد و بدل میں جی جی طور پر یہ دیکھنا کہ یہ دفعہ میں صحت ہوئی جا رہے ہیں لیکن انھوں نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ مصداقت کی اجازت دینے کا انہیں از روئے قانون کی اجازت تھی اس سلسلے میں ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ جو دفعہ یا مہیا کی تمام ملکات منظم و منظم کا حوالہ دیتے ہیں یہ ایک منہ بہ منہ ہے جس میں مصداقت کی اجازت دی جانی چاہئے کیونکہ وہ نہیں دے اپنے اختیارات کا تعضید کر لیا ہے۔ ہر دو اس منظر کو کرتا اور شیونابان کے خلاف تجویز پڑھتے جرم اور حکم منہ کو منہ کو تہوں۔

ہائیکو ٹیپ

عمرانی نوحداری

نمبر ۱۳ باب ۱۳ منقذہ ۱۳۳۲

باجلاس میونسپلٹی کی طرف سے

لکھنؤ شاہ پنہلو خواہ بنام بی بی فربہ بیگم پھنس۔ فربہ بیگم
مہر و ضابطہ فوجدار ہی اکیتہ دہلیہ شہر و ضابطہ ۱۳۳۳ء
۱۳۳۳ء شہر و ضابطہ فوجدار ہی اکیتہ دہلیہ شہر و ضابطہ ۱۳۳۳ء
۱۳۳۳ء شہر و ضابطہ فوجدار ہی اکیتہ دہلیہ شہر و ضابطہ ۱۳۳۳ء

۱۰ رومک پس سے دفعہ ۱۳۴۳ مجموعہ ضابطہ تجدیدی

مقررہ شرائط پر عمل کرنا اور اس کے تحت
کارروائی کرنا اختیار کرنا ہے

تہہ کے لئے ہر وقت دو سو روپے کا قرضہ ملے گا جس کا
قانون تصدیق ہوتا ہے اور جس کی تحویل ہوتی ہے۔

سیکسٹھ سالہ لڑکیوں کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

دواخانہ میں مداموں کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

مردانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

رکھتا ہے جو دواخانہ کا قانون جاری ہے اس کے مطابق

اس کے مال کے متعلق اس شخص کے حق میں کیا تھا وہ کیا تھا

کر رہا ہے۔

کا نام اس کے لئے کرنا اور اس کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

آئیں اور اس کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

ان کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

اسے استعفا دیا گیا۔

استعفا دیا گیا۔

تجوید میں متصو اب

جسٹس کے اوٹنگ۔ مقدمہ جو دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

بہرہ العتہ اور اس کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

اسے خلاف میں سینے کی شہادت کی بات جو دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

اس میں کی شہادتیں جو حیات میں جو دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

کی گئی تھی۔ ملزم کے حق میں ایک دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

واقعہ یہ کہ اس کا نکرار تھا۔ اس نے تسلیم کیا تھا کہ وہ

تین مہینوں کو سینگ لیونگ کی دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

اس تصدیق کا اگر درکنہ والا تھا۔ یہ سلسلہ جاری رکھنے کے لئے

کمیٹی کے قائم مقام ہے یہ درخواست کی کہ مشینیں اس کو واپس

کر دی جائیں لیکن لائق مجسٹریٹ نے قرار دیا کہ اگر وہ پسند کرتے

ہیں تو ان کو نیک نیتی سے حاصل کیا تھا دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

کی رو سے یہ ہدایت دی کہ ان کو نیک نیتی سے حاصل کیا تھا دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

لگا چڑھنے کے لئے جو یہ ہدایت دی کہ ان کو نیک نیتی سے حاصل کیا تھا دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

پس کیا جو اس کے خلاف صادر کیا گیا تھا لیکن سیکسٹھ سالہ

کچھ وقت کے بعد دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

مجسٹریٹ نے قرار دیا کہ ان کو نیک نیتی سے حاصل کیا تھا دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

کی گئی تھی کہ مجسٹریٹ کا حکم منسوخ کیا جائے اور یہ کہ ان کو نیک نیتی سے حاصل کیا تھا دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

کیا جائے جس کی رو سے یہ ہدایت دی جائے کہ تین مہینوں کے لئے

واپس کر دیا جائے یہ درخواست غلط طریقہ سے بطور اعتراض کی گئی ہے

مجسٹریٹ کی گئی تھی۔

ذیل میں مجسٹریٹ کے لئے یہ قرار دیا تھا کہ لگا چڑھنے کے لئے

رکھنے والے کو بمقابلہ اس کے کوئی بہتر حق نہیں عطا کیا گیا تھا جو

دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

یہ بھی خیال کیا گیا تھا کہ اگر وہ کہنے والا کی نیک نیتی سے حاصل کیا تھا دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

حبابہ مشینیں سیکسٹھ سالہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

نظارہ کر دینے والے کوئی مزید کارروائی نہیں کی گئی

لیکن اس معاملہ پر جسٹس جیمس نے دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

توجہ مبذول کرائی ہے جنہوں نے یہ سفارشات کی ہیں کہ مجسٹریٹ

مجسٹریٹ کا حکم منسوخ کیا جائے اور اس کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

دواخانہ کے لئے ہر سال دو سو روپے کا قرضہ ملے گا۔

۵۲ مجموعہ ضابطہ ہند کی شہادتیں اور اس کی سماعت کرتے ہوئے

کوئی اختیار نہیں ہے۔

۱۹۲۳ء

استعمال کیا گیا تھا تو بھی ایسے کسی جبر کے استعمال کے قبل یہ فیصلہ
کےلئے متفقہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس امر سے انکار کیا گیا ہے کہ دراصل کسی جبر
جو رائے کا استعمال کیا گیا تھا۔ ٹریڈ یونٹ مجسٹریٹ نے اپنے حکم بھیجے
نگرانی میں یہ خیال کیا گیا تھا کہ مجسٹریٹ کا استعمال نہیں کیا گیا تھا
لیکن میں اس سے متفق نہیں ہوں۔ یہ ثابت کیا گیا تھا کہ
مستقیمہ جو بڑے کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا اس وجہ سے کھاگ
اور یہ جو دوا تھا کہ ملز میں لے چھڑیوں اور لٹھیوں سے اس کا
تواؤ کیا گیا تھا اور اس کو پھکیاں دی گئیں۔ میں یہ قرار دیتا ہوں کہ
یہ نتیجہ باند کا استعمال کرنا تھا جس طور پر کہ اسکی تفریف و محات
۱۹۴۴ء و ۱۹۴۵ء مجموعہ تفسیرات ہند میں کی گئی ہے۔ اسی حالت میں
میں نے یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ جس کی ماتہ ملز میں کے خلاف تحویر
میں اس میں صراحت ہے کہ اس نے ۱۹۴۲ء کی عبارت استعمال کی ہے
اس امر کا یہ حصہ نہیں ہے۔ مجسٹریٹ کے
اس بہت کی حد تک کہ یہ فیصلہ کی تکمیل سے مجسٹریٹ کے ذریعہ سے
میں نے یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ اس نے یہ قاضیوں میں یہ رائے یہ
کیس میں نہیں ہے کہ ملز میں فی الواقع اس قبضہ میں لے لیا
تھا قبل اس کے کہ مستقیمہ سے یہ پوچھا گیا تھا۔ مستقیمہ اس وقت
میں نہیں تھا صاحب ماحولیت بجا ہوا کے افعال کے بارے میں تھے اور وہ
میں طریقہ سے یہ فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ یہ صرف اس وقت واقع
ہو گیا تھا جبکہ تفتیشی واقعہ انہی احکامات سے لے لیا گیا تھا
اور یہ ایک نظر کیا گیا ہے کہ وہ عمل کی وجہ سے وہ لے لیا گیا تھا
سنا نہیں ملز میں جبر کا استعمال کرتا تھا۔
ان حالات میں میں یہ قرار دیتا ہوں کہ حکم یہ ہے کہ ۱۹۴۲ء
میں مجسٹریٹ جابر تھا اور یہ فیصلہ نگرانی دست اندازی کے لئے
کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

میں اس امر کا یہی اضافہ کر سکتا ہوں کہ میری توجہ اس جانب متوجہ
کرائی گئی ہے کہ ان کا روایات میں جو دفعہ ۵۴۰ مجموعہ ضابطہ
وجودی کی رو سے اختیار کیا گیا تھا اس کا حکم بھی اس کے لئے
اور احکامات کا قبضہ الطاب حین کو دیا گیا تھا صاف دیکھا گیا
اور اس میں ۱۲۷ کے لئے کو جسٹس ریو نے اس حکم میں دست اندازی
کرنے سے انکار کیا تھا صاف طاب تھا صاف دیکھا گیا تھا ۱۲۷
منفصل ۱۲۷ کے لئے کو جسٹس ریو نے اس حکم میں دست اندازی
کونا منظور کر کے کی ہے بلکہ اس سے خارج کرتا ہوں۔
درخواست خارج کی گئی۔
ہائیکورٹ ریگولن
استصحاب وجودی
میں یہ مقدمہ ۱۸۷۲ء کے لئے منفصل ۱۲۷ کے لئے کو جسٹس ریو نے
باجلاس میں شہر شہر میں ناکٹیفیشن کے لئے اورنگ
ملک خطمہ مستقیمہ۔ یہاں لگا پڑا۔ ملزم۔
مجموعہ ضابطہ وجودی ایکٹ ۵۴۰ کے لئے دفعہ ۵۲۰۔
جائداد کے تصرف کا حکم۔ اس حکم کو مستقیمہ کی سب سے
مجسٹریٹ کا اختیار جو مجسٹریٹ کے لئے صاف دیکھا
تھا۔ قانون معاہدہ ایکٹ ۱۸۷۲ء کے لئے دفعہ ۱۸۔ وہ
شخص جو اس سال پر قابض تھا جو جمع کیا جائے والا تھا یا مال
کو گروہ کر کے لے سکتا ہے۔
دو ماہانہ قانون کا مشاوریہ مجموعہ ضابطہ وجودی کی تفسیر
میں یہ حکم کو مجسٹریٹ اور عدالت میں یہ رائے تھا کہ اختیار
تہذیبی حکم کیا جائے پس جب ان میں سے کسی کو یہ واقعہ ملے گا کہ
دفعہ ۱۲۷ کے تحت کی اختیار میری استعمال کریں تو اس کے لئے
کسی حالت میں اس کے لئے رجوع ہو سکتا ہے اور وہ عدالت میں

اس آخری رائے سے اتفاق کرنے سے قاصر ہوں میری رائے
 ۱۵۲۰ء کی صورت میں جیسا کہ بعض دوسری دعوات کی
 صورت میں ہے وادھان قانون کا بدستاق تھا کہ ڈسٹرکٹ ججسٹریٹ
 اور عدالت سسٹن پر ساتھ ساتھ اختیار تیزی عطا کیا جاتا
 پس جب ان میں سے کسی کو دفعہ مذکور کے تحت اختیار سماعت
 کے استعمال کرنا موقع نہ تھا تو سائل بعض حادثی ان میں سے
 ہر عدالت میں رجوع ہو سکتا ہے اور وہ عدالت جو مقدمہ میں پہلے
 اختیار سماعت حاصل کرے وہ میں عمل کرنا اختیار کرتی ہے۔
 آپس میں جصلہ ملکات مظہر نام جس شاہ دم سے متفق ہوں جس طور
 پر کہ اس کا حوالہ الٹا لٹا کر ججسٹریٹ کی طرف سے دیا اور اب
 سلسلہ کے تحت ۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۳ء تک (۸ سال) جس جیسا کہ
 اس مقدمہ کی صورت میں عدالت ابتدائی کے حکم کی ناراضی سے کوئی
 مزاحمت رجوع نہ کیا گیا ہو تو یہ متعلقہ فریق کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ
 دفعہ ۳۴ کے بموجب ڈسٹرکٹ ججسٹریٹ کے رد و رجوع است
 پیش کرے اور جب ڈسٹرکٹ ججسٹریٹ نے مثل کو طلب اول اس کا
 موازنہ کر لیا ہو تو اس کو دفعہ ۲۰ کے بموجب کارروائی کر سکا
 اختیار ہوتا ہے۔

اس دوسرے امر کی طرف توجہ دے کر اس جج نے رد و دیا دیا
 فیصلہ اس سوال پر بھیج دیا کہ کیا لگا بچہ سگ کی بچی کا
 ملازم تھا یا نہ تھا۔ و متاثر الف کو کہتی اور اس کے مقامی نظم و
 کسندہ کے مابین سہادہ ہے یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہاں ذکر کے لئے
 یہ ضروری تھا کہ وہ کچھ تنخواہ اور وصول شدہ رقم پر کچھ کسٹین
 کے عوض رینا تمام مدت سستی کے کاروبار میں مصروف کرے اور یہ کہ
 اس کو یہ اختیار تھا کہ وہ کسٹین کی ہدایات کے مطابق صرف کسٹین کی
 سستی کی مستحقوں کے لئے اور اس کے خلاف کرے اور اگر یہ کرے
 (۳) سسٹن ملز دوسرا پورٹ جلد ۱۰ ص ۱۰۱

وہ کسی طرح سے کسٹین کا کارندہ نہ تھا اور وہ پانڈ تھا کہ کسٹین کو تمام
 رہنما سامان کتب وغیرہ کے متعلق حساب دے۔
 دفعہ ۸۸ قانون سہاہہ ہند کے بموجب وہ شخص جو مال کا
 فاضل ہوا ہے مال کو جائز طور پر لے کر کہہ سکتا ہے اسٹریٹ گروڈار
 ایکسٹی سے اور ایسے حالات میں عمل کرے جس سے اس امر کا
 گمان نہ پیدا ہوتا ہو کہ گروڈسندہ عمل نامناسب کر رہا ہے نیز یہ
 شرط ہے کہ وہ مال گروڈسندہ کے کسی حرم یا قریب کی باہر نہ جائے
 یہاں اس قسم کا کوئی سول نہیں ہے کہ لگا بچہ نے جیسے کی
 مشینیں بددیانتی سے حاصل کی تھیں اور یہ فرض کیا جاسکتا
 کہ ٹینگلیو ٹانگ نے مال ایکسٹی سے حاصل کیا تھا۔

لیکن اس مقدمہ میں ایک دوسرا اور ریادہ اہم سوال
 ہے دفعہ ۱۱۱ اس بات کی ضرورت تھی کہ گروڈسندہ مال
 کا تاجز ہو اور سیٹیا پر نام سیریا چٹیا (۴۴) میں بارڈر
 دیا گیا ہے کہ اس اصطلاح سے محض تخیل نہیں بلکہ قانونی قبضہ ہوا ہے
 پس وہ ملازم کو اس کے آگے لے کر وہی و حاضری میں مال کی تحویل
 سیر کی ہو یا نہ ہو جو اپنے متوجہ کے زیورات پر بطور سیلوار اسکی
 صاحب سے نکلنا تھا اس دفعہ کی رو سے جائز طور پر لے کر لے سکتا
 ملاحظہ ہو دو موٹی دیسی نام ستیا رام (۵۵) و سیٹیا رام (۵۶) آگے
 دیا ایسے فروخت کنندہ کی نسبت جو مالک کا تمام وقت
 کے لئے ملازم ہو یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس مال پر قابض ہے جو
 بعض فروخت کے لئے سپرد کیا گیا تھا ۹ مدر اس کے مقدمہ میں
 حوالہ پر دیا گیا ہے اور یہ ہمارے مقدمہ میں جس کے حوالہ دے کر
 جج نے دیا تھا مال کو مالک نے بعض فروخت کر دیا تھا کہ وہ
 کیا تھا لیکن دونوں مقدمات میں گروڈسندہ ایک سالہ ملازم تھا
 (۵۷) انڈین کیسز جلد ۱۰ ص ۵۵۵ (۵۸) انڈین کیسز جلد ۱۰ ص ۵۵۶ (۵۹) انڈین کیسز جلد ۱۰ ص ۵۵۷
 (۶۰) انڈین کیسز جلد ۱۰ ص ۵۵۸ (۶۱) انڈین کیسز جلد ۱۰ ص ۵۵۹ (۶۲) انڈین کیسز جلد ۱۰ ص ۵۶۰

دفعہ
سام
چوتھ
ملوں

(۲) یہ کہ جس کا اطلاق ہو گا اس کے سامنے اس کے بارے میں قرار دیا گیا تھا جو کہ روکے ہوئے رہنے کے لیے کیا جاتی ہے عمل کیا تھا تو وہ اس کا مستحق تھا کہ اس کو واپس کر دیا جائے۔

فریقین کے نام کو اس جاری کیے گئے ہیں اور یہی کہلائی کوئل کی بہت سماعت کی گئی ہے۔ یہ گیس کی سولگ نے ایک دفعہ سماعت پیش کی تھی کہ سولگ کی سماعت اس کو واپس کر دی جائے لیکن وہ وقت سماعت اس کی تاخیر کے لیے حاضر نہیں ہوا تھا۔

بیل تصدیق طلب سوال ہے کہ آیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کہیں کی درخواست کی سماعت کر لیا گیا تھا۔

دفعہ ۵۲ کے تحت ضابطہ و صاری میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ ہر عدالت مرقعہ یا نگرانی یا تصدیق یا ایسی عدالت جس سے استعواب کیا جاسکے اس کے حکم کی حوصلہ دفعہ ۵۱ دفعہ ۵۸ یا دفعہ ۱۹ اس کی کسی شخصیت عدالت نے صادر کیا ہو تو اس کے حکم کو اس پر عمل کرنا اور اس کو منسوخ یا اس میں تبدیل یا ترمیم کر سکی اور جو حکم قریب الصاف معلوم ہو گا اس کے سیکس۔

لیکن یہ مجموعہ کی صرف ایک دفعہ نہیں ہے جس کی رو سے عدالت سماعت کے حکم میں حوصلہ دفعات ۵۱-۵۹ صادر کیا گیا ہے عدالت اعلیٰ اور اس کے دفعہ ۲۲ میں دفعہ ۱۱ دفعہ ۱۰ کی دفعہ عدالت مرقعہ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ اس کا تصدیق کرنے وقت کوئی ترمیم کرے یا کوئی مسئلہ مرمانی حکم صادر کرے جو قرار تھا اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس میں کچھ ترمیمیں ہو سکتی ہیں جو ان کے جہاد کی واپس کیے متعلق حکم صادر کر لیا اختیار داخل ہے کیونکہ ایسا حکم مستعمل رہتا ہے۔ اس کے مقدمہ زیر نگرانی میں نہ لگا پوچھنے کے عدالت سماعت کے دور و مرقعہ کیا ہوتا ہے عدالت ان کے ترمیمیں مجسٹریٹ کے تصدیقات کی نگرانی سے مرقعہ جات

(۱) یہ کہ جس کا اطلاق ہو گا اس کے بارے میں قرار دیا گیا تھا جو کہ روکے ہوئے رہنے کے لیے کیا جاتی ہے عمل کیا تھا تو وہ اس کا مستحق تھا کہ اس کو واپس کر دیا جائے۔

ہو سکتے ہیں تو اس میں کچھ ترمیمیں ہیں کہ عدالت مرقعہ کا حکم دیا گیا ہے جس کی رو سے سماعت کی مشینوں کے متعلق ایڈجسٹریٹ کو سال یا منسج کر سکتی تھی۔ لیکن چونکہ لگا پوچھنے کے مرقعہ میں کیا تھا اس لیے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت عدالت نگرانی کی حیثیت سے دفعہ ۵۲ کے بموجب عمل کر لیا اختیار کرتی تھی اس لیے اس سے اختیار نہیں کیا جاسکتا کہ اس میں عدالت کی عدالت دفعہ ۳۵ کی اغراض کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ماتحت ہوتی ہے۔

ذیل سماعت جس نے سوال سماعت نگرانی (۳) کا جواب دیا ہے جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم جو دفعہ ۵۲ کی رو سے صادر کیا گیا تھا اختیار سماعت ہو سکتی ہے یا نہیں کیا گیا تھا۔ اس مقدمہ میں تجویز ثبوت جرم کی نگرانی سے عدالت سماعت میں مرقعہ کیا گیا تھا جہاں ثبوت جرم کو بحال رکھا گیا تھا اور جہاد کے تصرف کی سماعت میں اس انداز میں نہیں کی گئی تھی اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مستعد کی درخواست پر جو دعوات ۵۲، ۵۳، ۵۴ کے بموجب پیش کی گئی تھی عدالت نے اس کو اس کے بغیر حکم میں تجویز نگرانی کی جی جیس جیپ اور اس کے بغیر رد کیا تھا کہ عدالت نگرانی جیسا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت ہوتی ہے صرف اس وقت سے عدالت نگرانی کر سکتی ہے جب عدالت سماعت کے دور و مرقعہ میں کیا گیا تھا۔ یہاں عدالت سماعت کے دور و مرقعہ کیا گیا تھا اور عدالت سماعت نے اپنے اختیار سماعت کا استعمال کیا تھا، اس طور پر عدالت نگرانی کی حیثیت سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اختیار سماعت حاج کیا گیا تھا۔ جس میں اس نے اس سے تجاوز کیا اور یہ قرار دیا کہ جب مقدمہ اس قسم کا جو میں مرقعہ ہو سکتا ہو تو صرف ایک عدالت جو دفعہ ۵۲ کے بموجب جہاد کے تصرف کے حکم میں تجویز کر سکتی ہے عدالت مرقعہ ہوتی ہے بحال تعلیم میں

(۲) یہ کہ جس کا اطلاق ہو گا اس کے بارے میں قرار دیا گیا تھا جو کہ روکے ہوئے رہنے کے لیے کیا جاتی ہے عمل کیا تھا تو وہ اس کا مستحق تھا کہ اس کو واپس کر دیا جائے۔

سید عظیم
محمد
ابو
الہ آباد

ایسا ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تین اشخاص کو اپنی محشر میں لے دے ۱۲۷
مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے بری کر دیا تھا کیونکہ اس تاریخ
یہ جو مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر کی گئی تھی مستغیث حاضر نہیں
ہوا تھا۔ مستغیث نے ایک دوسرا استغاثہ پیش کیا جس میں
ابھی ملزمین کے خلاف واقعہ کے ان ہی بیانات کی بنیاد پر الزام
انکار کیا کہ انھوں نے اسی جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ انھوں نے اس
- ان کے متعلق استغاثہ کیا کہ آیا دفعہ ۴۰۲ مجموعہ ضابطہ
- فوجداری مانع ثابت کرتے ہوئے وہ مقدمہ میں تحقیقات کر سکتے
تھے اور جب تک مضامین سب ڈیوٹی پر مل فسلر کو ایسا عمل کر سکتی
ہو جاتا ہے، گئی تھی اس لئے انھوں نے ملزمین کے خلاف کارروائی
آراء آئیں ذیل طور پر کرکٹ محشر میں لے یہ مقدمہ اس حالت میں
پہنچا ہے اور یہ منہا رہن کی ہے کہ مزید کارروائیاں منسوخ
کی جائیں اس بنیاد پر دفعہ ۴۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو
سے، تین ملزم کے خلاف مذکور توجہ صادر نہیں کی جاسکتی۔
یہی رائے تھی جو اس عدالت نے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ
درا، میں ظاہر کی تھی۔ یہی رائے مقدمہ میں مذکورہ مذکورہ مذکورہ
درا، و معاملہ گلی لالو پر یا ساکن پلا کوٹھا ۳۲ میں قائم ہو گیا
تھی ان فیصلہ ماسکی تعلیم کرتے ہوئے میں استغاثہ منظور
کرنا ہوگی اور یہ ہدایت دیتا ہوں کہ کاغذات و اس کے مطابق

ہائیکورٹ پٹنہ

نگرانی فوجداری

مقررہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۳ء منعقد ۳۰ مارچ ۱۹۲۳ء

باجلاس مشرٹس میکفرسن

سی ہرارداری نگرانی خواہ تمام ملک خطہ - ذلیق مخالف -

۱۹۲۳ء مارچ ۲۴ء ۱۹۲۳ء مارچ ۳۰ء ۱۹۲۳ء مارچ ۳۰ء

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵۰ باقیہ ۱۹۲۳ء دعوایہ ۱۹۲۳ء
۶۷، تنہا دت تانیدالرام کا دفعہ ۲۰۲ کی رو سے قلمبند کیے
جانے کا حوالہ۔ مجموعہ تخریبات ایکٹ ۵۰ م باقیہ ۱۹۲۳ء دفعہ
۲۱۱ - مستغیث کو تمام شہادت پیش کر سکا موقع نہ دیا جانا
استغاثہ کرنے کا حوالہ۔

دفعہ ۶۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری اس قدر
وسیع ہے کہ اس کی رو سے جائز تنہا دت کے
علاوہ دوسرے امور کا لحاظ رکھا جاسکتا
ہے اور اس تنہا دت کی رو سے جائز طور پر
استغاثہ کر سکتی ہدایت دی جاسکتی ہے جو دفعہ
۲۲ مجموعہ کے بموجب قلمبند کی گئی تھی۔

معاملہ کاجی مارلہ پیرے انڈین کیسیر جلد ۱۸
۶۱۹ سے اختلاف کیا گیا۔

اس جرم کے لئے جو دفعہ ۲۱۱ مجموعہ تخریبات
کی رو سے قابل سزا ہے اس حوالہ کیا جاتا
لاتی طور پر محض دس دفعہ سے جائز
ہتیں ہوتا کہ مستغیث کو ایسے مقدمہ
کی تائید میں اپنی تمام شہادت پیش
کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔

نگرانی بنابر انہی حکم صدر رہ سب ڈویژن
اقصر موگیمر مورخہ ۶ مارچ ۱۹۲۳ء
ڈپٹی مجسٹریٹ موگیمر مورخہ ۶ مارچ ۱۹۲۳ء
۱۹۲۳ء

منی ٹب نگرانی خواہ - سٹر - جو
سی - پال -

فہرست مضامین

جلد (۷) بابہ ۲۲ ۱۹۷۷ء

[illegible]

جمال الدين بن ابي بكر بن محمد بن علي بن احمد بن عبد الله
الاسدي الشافعي راجع في تاريخه وادبائه

١٢٠٩ هـ - ٨٥٣ ق

رافتند بیانتہ منقاد، درخت پیاں ایک ہوا فاع ہوا اور دو سر پر
گرا ہو۔ یہ منہ چاند او کے مالک کا سخن۔
اگر کوئی، رخت بجا یک شخص کی از منہ پیاں راقع ہو گیا ہو اور اس کا کوئی بزرگ

فرد کسی دوسرے شخص کی جائداد پر زاری ہے تو شخص مذکور اس جابر و
کے مالک سے جس روز منت واقع ہو بہر پابندی کا کوئی پتہ قوی ہے کہ وہ دفعہ
کے اس فرد کو ملحدہ کرے جو اس کی (موت والا ذکر کی) جائداد پر گرا ہو
اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ خود اس کو ملحدہ کر سکتا ہے۔
مسئلہ ہایابی و اسن بنام منونٹل (مطبیعہ ۱۵۱۱)
ارکھ کی کسی۔ دیکھو قانون مزارعان اگر وہ ایکٹ ۲
بانیہ ۱۹۱۱ء و صفات ۴۱۵ء۔
ارکھ منس بلبارڈ بجائی امس (میرا بانیہ ۱۹۲۲ء)
وصات ۱-۱۱-۱۶۔ مجموعہ ضابطہ خودداری ایکٹ
۵ بانیہ ۱۸۹۹ء و صفات ۵۷، ۵۸۔ دہندہ حکمرانہ
گرفزاری میں گواہ کے نام حکمرانہ جاری کرے
انکار کمیشن جاری کرے کے متعلق جج کے فیصلہ
ایم خلاف قانون۔ انصاف رسائی میں خلاف۔

دفعہ ۵۰ مجبور و ضابطہ نو حیدار کے ہر چوبیس مرتبہ ثابت
حکمنہ اگر قناری کی کھجور کی کارروائیاں بین اگر غیر اپنی صفائی
پیش کرنے کے بعد جسٹس سے پہلے درخواست کرے کہ گواہوں کے
اظہار کے لئے حکمنہ جاری کیا جائے تو جسٹس بائند ہو جائے
کہ اس استدعا کو منظور کرے یا نہ کرے کہ وہ مطمئن ہو کہ درخواست
اس بنیاد پر منظور کی جانی چاہئے کہ وہ اذیت رسانی یا زہر یا زہر

بیتھی واپس ڈاری
بھام
مکاسہ قسط
(پیشہ)

[illegible]

مفتی محمد

مستشرق سی ییل سال کی جانب سے یہ سچہ لکھ کر پیکر کر دینا
 ہوا کہ تخت و شہاد و قلعہ کی حالت اس کی نہایت اعلیٰ کوئی جو ہر
 کر کیا حکم نہیں دیا جا سکتا (۲) یہ کہ جس پر تخت و شہاد و قلعہ کی کوئی جو ہر
 اس سال کی خلاف قانون ہے اگر مستغنیہ کو اس کے مقصد کے لئے یہ اس کی
 تمام شہاد و قلعہ کی کر کیا موقع نہ دیا جائے اور اس کے لئے یہ ضروری
 کارروائی نہ کی جائے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 نسبت کو لکھا روائی متاثر ہو۔ میری رائے یہ ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 چینی ہین ہے اس مسئلہ کی تاثرات کی شہاد و قلعہ کی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 جو ہر سال کا چار مار لا جائے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

[illegible][illegible]

اور دوسرے دارلہجاء کا مجموعہ متوفی رکھتا تھا قانون کے اثر سے مستعد دوسرے کاربند فعل ہو گیا یہ جو قانون کی نظر میں ایک دارلہجاء کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ایشیائی بی بنام عبدالغفار صاحب۔ انڈین لارڈز مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۲ برصغیر ۳۵ سے استناد کیا گیا۔

باز یافتگان کا دعویٰ ہے کہ کسی متوفی شہر کے آسامی کے صرف چند دشمنوں کے خلاف رجوع کیا گیا ہو جس کی ضرورت فریقین کے عدم استعمال کی وجہ سے نافرمان ہو رہا ہے۔

ایشیائی چند رائے بنام فوجیہ جو دوسری۔ انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵ (کلکتہ) ۱۳۷۱

اکویتی۔ ہندو کی جانب سے آسامی کی بجا سبلی۔ قبضہ سمجھنا نالٹ کو دیا مانا۔ آسامی آنا فصل

سدا شدہ کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ جب کوئی زمیندار کسی آسامی کو بیجا طور پر کسی طور پر

سے بدخل کر کے کسی دوسرے شخص کو اس زمین پر قبضہ دے دے وہ دوسرے شخص اس شخص کو بے خواہ آسامی کو ہندو کے خلاف کوئی چارہ کار حاصل ہو لیکن وہ اکویتی کے کسی اصول کی بنا پر کسی قبضہ کا مطالعہ نہیں کر سکتا کہ نہ وہ ملکیت اس شخص کی ہوئی ہے جس نے قبضہ ہوئی ہو۔

مہر سنگ بنام کھن (الکھ آباد) ۱۱۸

امانت۔ امین کے خلاف ڈگری کی تعمیل میں امانی جائداد کا نیلام پیشتر کا بلا خلی قبضہ رکھتا۔

جائداد کی بازیافت کا دعویٰ۔ خاندانی میعاد سماعت ایکٹ ۱۹۰۹ باب ۱۹ آئینہ اول

۱۳۴۱/۱۳۴۲

کو آمانی جائداد امین کے خلاف ایک ڈگری کی تعمیل میں نیلام کیا گیا ہے اور جائداد کا قبضہ خریدار کو کیا گیا ہے یہ تمام اور دوسرے اسخاص جو اس کی وساطت سے دعویدار تھے بغیر کسی جزا کے قاضی رہے بارہ سال سے زیادہ عرصہ کے بعد جب ایک جدید امن مقرر کیا گیا تھا تو جو وہ دعوے جائداد کی بازیافت کے لئے رجوع کیا گیا۔

فرار داکٹر کوئی ۱۳۴۱/۱۳۴۲ ضمیمہ اول قانون بجا سہاہن کی رو سے بعض البعا دہا کیونکہ منسری کا قبضہ مخالف تھا۔ اس امانی جائداد کی بازیافت کے دعوے کی مساک کا جوا من کے خلاف ڈگری کی تعمیل میں نیلام کی گئی تھی جو دہ پر جدید امن کی جاسٹیفی کے ساتھ اسے منسری کا قبضہ ہونا ضروری نہیں ہوئی۔

اسے۔ امین۔ امین بنام محمد مصطفیٰ امر کا بار۔ الہ آباد لاہور ۱۳۴۱/۱۳۴۲ الہ آباد لاہور ۱۳۴۱/۱۳۴۲

لاہور ۱۳۴۱/۱۳۴۲ لاہور ۱۳۴۱/۱۳۴۲ لاہور ۱۳۴۱/۱۳۴۲

رقم جو متوفی کی جانب سے ڈگری کی تعمیل میں ادا کیا گیا ہو ڈگری جو منسری کی گئی ہو۔ واقعی متوفی آبا رقم کی دلیلی کا مستحق ہے۔

دب۔ جو کسی امانت کا واقعی متوفی تھا ایک ڈگری کی رو سے اپنی خدمت سے عائد کیا گیا تھا جس میں اس کو اس کے پورے

کچھ رجوع امانت اور خراج ادا کرنا پڑا ہو یا کسی اور کی ملکیت میں لیکن ڈگری بعد میں مرافقہ پیش کر کے کسی دلیلی دے کر

اور اس کے لئے (م) سے جو جائداد امانت کے متعلق اپنے حق میں عمل داخل خارج اسرار کرانے میں کامیاب ہوا جو اس پر

معدول میں خلل ڈالنے کے لئے پیش کی گئی ہے جس صورت میں وہ اسکا پابند رہتا ہے کہ اپنی وجوہ تعلیم نہ کرے۔

اس طرح باجسٹریٹ سے جو مقدمہ کا قصہ تیار کرے اس کو اپنا صفائی کے احکامات نمونہ کے تحت ملزم کا حق اس قسم کا ہوتا ہے جو اس کو ان روئے مخدوم کا لگا ہوا ہے اور جب عدالت

کے کسی فیصلے سے وہ اس حق سے محروم ہو گیا ہو تو یہ فرما دیا جاتا ہے کہ انصاف میں خلل پڑنا اس پر بھاری کی کا قدرتی نتیجہ ہے۔

اوس کارروائی میں جو احکام مندرجہ بالا میں ملزم کے لئے دیئے گئے ہیں ان سے اس کا حق ملے گا کہ اس کو جو عدالت میں ملانے پڑی ہو اس پر اس نے جس نے اس کو ملانے کی حاضری کے لئے

حکم جاری کر کے اس سے انکار کیا لیکن کوئی وجہ بتلائے کہ اس کو ان کا اظہار نہ کر سکے۔ اس کا حکم ہو گا کہ اس کو اس کے جواب میں جے بی بیہ رپورٹ پیش کی کہ اس کو اس میں اس

سے کیا گیا تھا کہ وہ دراز مقامات سے گواہوں کے لئے نہیں آئے۔ اس سے اس کو وقت اور دقت ہوگی۔

قرارد کیا گیا کہ یہ گواہوں کی حاضری کے لئے حکم جاری کر کے اس سے انکار کر کے میں اس پر اس طرح کا عمل غلط نہ کیا

دفعہ ۱۸۷ میں مذکور کے بموجب وہ اس ضابطہ کی تصدیق کرے گا۔ اس کے بموجب ضابطہ فوجداری میں درج کیا گیا

۲۵) یہ کہ دفعہ ۱۸۷ میں مذکور کے بموجب اس پر اس کے اختیار میں جیسٹریٹ تک محدود ہے اور ان میں جیسٹریٹ مجسٹریٹ یا پریسیڈنسی مجسٹریٹ داخل نہ تھا اس لئے دفعہ ۱۸۷

تکرار یا جاسکتا تھا کہ اس کی اصلاح اس حکم سے ہوتی تھی جو دفعہ ۱۸۷ میں جیسٹریٹ سے جو مقدمہ کا قصہ تیار کرے اس کو اپنا صفائی کے احکامات نمونہ کے تحت ملزم کا حق اس قسم کا ہوتا ہے جو اس کو ان روئے مخدوم کا لگا ہوا ہے اور جب عدالت

کے کسی فیصلے سے وہ اس حق سے محروم ہو گیا ہو تو یہ فرما دیا جاتا ہے کہ انصاف میں خلل پڑنا اس پر بھاری کی کا قدرتی نتیجہ ہے۔

اوس کارروائی میں جو احکام مندرجہ بالا میں ملزم کے لئے دیئے گئے ہیں ان سے اس کا حق ملے گا کہ اس کو جو عدالت میں ملانے پڑی ہو اس پر اس نے جس نے اس کو ملانے کی حاضری کے لئے

حکم جاری کر کے اس سے انکار کیا لیکن کوئی وجہ بتلائے کہ اس کو ان کا اظہار نہ کر سکے۔ اس کا حکم ہو گا کہ اس کو اس کے جواب میں جے بی بیہ رپورٹ پیش کی کہ اس کو اس میں اس

سے کیا گیا تھا کہ وہ دراز مقامات سے گواہوں کے لئے نہیں آئے۔ اس سے اس کو وقت اور دقت ہوگی۔

قرارد کیا گیا کہ یہ گواہوں کی حاضری کے لئے حکم جاری کر کے اس سے انکار کر کے میں اس پر اس طرح کا عمل غلط نہ کیا

دفعہ ۱۸۷ میں مذکور کے بموجب وہ اس ضابطہ کی تصدیق کرے گا۔ اس کے بموجب ضابطہ فوجداری میں درج کیا گیا

۲۵) یہ کہ دفعہ ۱۸۷ میں مذکور کے بموجب اس پر اس کے اختیار میں جیسٹریٹ تک محدود ہے اور ان میں جیسٹریٹ مجسٹریٹ یا پریسیڈنسی مجسٹریٹ داخل نہ تھا اس لئے دفعہ ۱۸۷

مجسٹریٹ ضابطہ فوجداری کی رو سے اس کی جانب سے کیشن کا جاری کیا جانا بلا اختیار تھا۔

۲۵) یہ کہ طریقہ کارروائی کی بیضا بطور کی نسبت یہ نہیں

لاویچہ ۱۶/۱۲/۱۹۲۳ء راس لاٹ مارٹر ۲۲/۱۲/۱۹۲۳ء آل انڈیا ریورٹری مدراس

۱۹۲۳ء مدراس
انفصاح شراکت

جو قبیلہ خرید گیا ہو لیکن جو بعد انفصاح شراکت وصول ہوا ہو۔ منافع کا آیا حساب دیا جانا چاہئے قانونی معاہدہ ایکٹ ۹ یا ۱۰ کے تحت دفعہ ۲۶۳۔

مذمتی اور مدعی طلبہ نے ایک کاروبار چلانے کے لئے باہم شراکت قائم کی یہ شراکت بعد میں ضحیح کر دی گئی لیکن انفصاح کے وقت جو کچھ کیا گیا تھا وہ یہہ تھا کہ جو مال کا ذخیرہ اس وقت تک میں تھا وہ فرقہ میں نے اپنے باطن قبضہ کر لیا تھا۔ اس تاریخ کسی حساب کا کوئی نصف نہیں ہوا۔ انفصاح شراکت سے قبل کوئی کی جانب سے کچھ مال کی خریداری کے لئے فراہمیت کی جا چکی تھی۔ اور قبضہ کر اور ان کی بھی کوئی کی جانب سے کی گئی تھی لیکن مال انفصاح کے وقت کے بعد وصول ہوا مدعی طلبہ نے اس مال کو فروخت کر لیا مدعی نے حسابات کے تصدیق کے لئے ناٹس دائر کی اور مال مذکور کی بیع سے جو منافع وصول ہوا تھا اس میں اپنے حصہ کا مطالبہ کیا۔

قرارداد کیا کہ اگر فی دفعہ ۲۶۳ قانون معاہدہ کی وسعت میں مقدمہ داخل نہیں ہوتا تاہم کوئی کے اصولوں کی بنیاد پر ہی مستحق ہے کہ مال مذکور کی بیع سے جو منافع مدعی طلبہ نے حاصل کیا تھا اس میں سے اپنا حصہ حاصل کرے۔

جاگتی پرند نام سوسائٹی پر شاد۔ اور دلاجر نل ۹/۱۲/۱۹۲۳ء
۱۹۲۳ء (اووہ) ۱۳۴۳

اوقاف خیرانی سہری ہتھا کاراجہ وانی کا مندر بنیاد
ٹریڈ لو کٹلائی کی نوٹہ۔ نائلس برائے اسکیم۔ امرو
غور طلب ہے جو بعض مدعی طلبہ نے وانی کے مندر بنیاد پر

دفعہ ۹۳۔

کٹلائی تجربہ کا تعلق سہری ہتھا کاراجہ سوامی کے مندر
بمقام ٹریڈ لو نوٹہ بنیاد ہے وہ خود غبار اوقات ہیں۔ ایک
کٹلائی کا امرو دوسرے کٹلائی کے امرو کے ریفرنڈم نہیں
ہے صرف سہری ہتھا کاراجہ کے مابین ہے وہ یہہ ہے کہ ان کا
وجود مندر کے دیوتا کی پینشن کے لئے فرض کیا جاتا ہے یہہ
پینشن باؤ بلا واسطہ مندر کے اندر دی جاتی ہے یا بلا واسطہ دیوتا
کے نام منہ رکے باہر خیرات کرنے سے پوری ہوتی ہے۔ غرض
کٹلائیوں کی آمدنی دیوتا سے مندر میں نہیں ہے اور وہ غلط ملط
نہیں کی جا سکتی اور نہ بلا امتیاز مندر کی تمام اغراض پر خرچ کیا
سکتی ہے لیکن مندر کی خاص اغراض میں جن کے لئے وہ وقف
کی گئی ہے خرچ ہونی چاہئے۔

کوئی اسکیم جو ایسے مندر کے لئے مرتب کیا جا سکتا ہے
جس کے ساتھ مندر جیہ بالا کٹلائی ہوں اس کی خصوصیت
یہہ ہونی چاہئے کہ کٹلائی کا وجود منفرد باقی رہنا چاہئے اور
اون کی خصوصیات میں مداخلت نہ کی جانی چاہئے۔ ساتھ ہی
یہہ بھی چاہئے کہ مندر کٹلائیوں کے مابین اشتراک عمل قائم
رہے اور اون پر کچھ قابو حاصل ہے تاکہ جبکہ وہ مندر کی پوجا
کے وقت مولائے کریں تو اون کے کلمہ میں یکسانیت ہو اسکی بنیاد
ایسی ہی مثال طریقہ میں جا رہیں جن سے کٹلائیوں کی رقم میں
خیانت اور علی الترتیب اون کے امرو کی جانب سے اون کے
نصف ہی کا اسباب ہو سکے اور اس میں امرو کو وقفہ دینے
یا اون سے لینے یا ایک کٹلائی سے دوسری کٹلائی کو وقفہ دینے
یا لینے کی سخت حاف نہ ہونی چاہئے۔

مانیکو اچا کا دیو کا گناہا سہری ہتھا کاراجہ سوامی بنام

نہ ایک مکان اور یکبارہ اسی کی سب سے زیادہ عمر کے جن
 دو مقامات پر بنائے گئے ہوں۔ نہ خالہ کے ایک دوستانہ
 ایک شخص نہ کسی بنی جنس کے موصوفہ اور خالہ کو مبلغ خمسے کے
 عین میں سے کسی تہی اور مکان میں ایک ہزار کے عوض اس کے پاس
 رہنے دیا گیا تھا اور زعم اس کے اس ان مقامات رہنے کی ادائیگی
 کے لئے کر رہی تھی جس کو عمر کے حق میں گئے تھے جس بحر اس
 رہنے کی پانچ چھالہ کے حق میں حد یہ ایک باگ تھا زید کا مکان
 ملا موافقہ کے رہا تھا۔ خالہ نے اس رہنے کی ادائیگی کو بیکر کے
 میں کیا گیا لیکن اس رقم کی بابت جو اس کے رہنے کے تحت والی
 تھی عمر کے ساتھ راس شروع کی عمر میں مبلغ بیس چھالہ کے
 حالانکہ خالہ نے مبلغ لاکھ ادائیگی کے لئے پیش کیے جس رقم کو عمر نے
 قبول نہیں کیا زید کو زعم کا علم نہ تھا اور اس کو نزاع سے کوئی حق
 بھی نہ تھا کہ اس نے اس کو بطور ایک محالہ کے فسخ کیا نہ جو
 عمر اور خالہ کے مابین تھا نہ سال کے جس عمر نے زید اور خالہ
 کے حالات اپنے رہنے مابین مالش رجوع کی۔ زید خالہ پر ہر دستہ
 ناس میں اس شخص پر اور جو ہدی کا انتظار خالہ نے کیا تھا باوجود
 رہنے اور زعم کی بابت مبلغ خمسے کی ایک ڈگری معاوضہ کی تھی چند
 دنوں کے بعد عمر نے جانے اور اپنے عمر کو نہ بلام کر ان کی کارروائی
 کس حال میں اس کے بعد مبلغ خمسے اور ایک اور اس راجی کو
 کہ وہ مالک تھا خالہ کے رہنے سے بری کیا لیکن مکان میں مبلغ خمسے
 میں سے کیا گیا تھا اور زید اس سے بیدخل کیا گیا تھا زید نے یہ
 کر کے کہ اس مال خالہ نے بینہ نامی خرید کیا تھا اس پر مختلف دوا دیوں
 کے لئے ناس رجوع کی تھی۔

فرار ہو گیا اور اگر خالد نے اس اسکیپ کے لحاظ سے جو اس نے پیش کیا تھا، زیادہ کسی عرصے سے جو عمر کی جانب سے کیا جائے بری

رکھنے کی ذمہ داری لی نہیں۔

عرب انساں ہیگم بنام بزباب شدہ۔ اٹھن کی بیوہ ۹۹
پاستند لال کی بائیا۔

(۲) کہہ کر رات کے عبادہ کے تحت بنائے ہوئے اس وقت تک
سہ ماہیوں کو چھٹی رات تک کہ نہ کہ بعد اتی سلام کے تحت مکان سے
برہنہ کے چاہیے وہ یہ فیصلہ ہر روز ہونا چاہیے۔

۱۳۱) یہ کہ اگر گریہ ساری کہ خالد نے ایک شخص ثالث کے نام پر
 کیا تو بینہ می خربہ از ہنایا صحت ہا یاس بر بندہ کو اس کا قصہ دایس کا نام
 نہا کہو کہ نہ و رے است از نک خالد بد کے سا نہ اولیٰ صحت اوس کے
 کارندہ کے اور ثانیاً بچینیت اوس کے مسلمہ مشیر خانوئی کے امانی نقول
 رکھنا تھا۔

نوگنٹ بنام نوگنٹ - لاٹا نگر خلیہ - صفحہ ۶۷ - نوگنٹ بنام
نوگنٹ لاٹا نگر خلیہ - صفحہ ۶۷ - لاٹا نگر خلیہ بنام نوگنٹ
نوگنٹ بنام نوگنٹ - لاٹا نگر خلیہ - صفحہ ۶۷ - نوگنٹ بنام
نوگنٹ بنام نوگنٹ - لاٹا نگر خلیہ - صفحہ ۶۷ - نوگنٹ بنام

(۴) بہرہ کہ میرزا خالد مبلغ نصف سٹائونڈ زمین کی پاستہ مکان پر
مواخذہ عائد کر لیا مسیحی ہو کر انکی مہندہ کے واقعات کے لحاظ سے
وہ اس طرح مسیحی نہ ہوا کہ ان کے سرور سے آخر تک اس کے قصہ بہن
زندگی کے تمام جو مکان کو اس بہن سے ان کا ایک کرشمہ لئے کافی ہوا
تحت و نہلا کر لیا گیا تھا۔

(۵) یہ کہ خالد بن ولید ایک ہزار کے اپنے نہیں مانتے تھے اور نہ ہزاروں کے متعلق تھا لیکن مسودہ کی غرض سے ہیں اس وقت سے ہزار ہا چاہئے جبکہ وہ موشہرہ اہل بیت تاریخ سے شروع ہو کر پہنچے ہیں کہ خالد نے مسودہ کی ادائیگی میں پہلے ایک ہزار شرح دے دی ہے جو تالیف عداوتی نبی اسلام کی تاریخ تھی۔

۱۹۶۱ء کے بارے میں بطور ہرجہ کے اس کی خرید و فروخت کا حق رہا جو اس
مرا ان کا رور و اس کے بیس عاں ہوا ہونا جو عمر نے کی تھیں۔

و سکھانا اس کے بنام دی میرا اس کے لاویکی ۱۹۶۳ء ال انڈیا
رپورٹ میں اس کے ۱۹۶۳ء (مکمل اس) ۱۹۶۳ء

پر ہونے کے سیروان بدہ۔ ازواج۔ باب کا ازواج ثانی۔

نقص۔ اضافہ رسائی۔ عدالت کا فیصلہ۔

تہہ کے سیروان بدہ میں ہر قاعدہ کے حساب مان فونہ ہو

جانی ہوتا اور باب دوم ازواج کے کہنا ہے نو خاندان میں ہونا

تقسیم ہو جاتی ہے اور پہلے ازواج کی اولاد کو کہ لیا جائے اور جیہ

ازواج اول کی اولاد میں تقسیم ہو چکی ہو تو دوبارہ اول کو کسی

اور عوٹے کا حق باقی نہیں رہتا۔ عدالت کا فرض ہے کہ یہ بہت وسیع

سے کام لیا۔ اضافہ کا کام کریں اور فریقین کو قانونی

اور طلاق سے فائدہ اور ہائے اور قانون کے بروہ میں نا جائز

افعال کرنے سے باز کریں۔

مادنگ بولن سام با۔ ای۔ مائی۔ آل انڈیا رپورٹنگ

۱۹۶۳ء (مکمل اس) ۱۹۶۳ء

پیشگی کی نالاش۔ حق فریق ثالث۔ احقر فیصلہ شدہ۔

کسی راہن نے رہن کی مدت منقضی ہونے کے بعد اپنے مرنے

کے خلاف قبضہ کی نالاش جو اس بنا پر غلطی کی گئی تھی کہ اس

نے مرنے کے ساتھ کوئی چیز نہ لیا تھا جس کی رو سے مرنے والا مرنے

کے بعد تمام کے بعد ہی قبضہ رکھنے کا جائز کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مرنے

کے شخص اجنب کی جانب سے قبضہ کیا گیا تھا۔ ایک نالاش میں جو

میں کی جانب سے اس کے خلاف قبضہ کے لئے رجوع کیا گیا تھی

مخض اجنب سے بطور حق فریق ثالث کے راہن کی حقیقت پیش کی

قرارد کیا کہ مدعی علیہ کو راہن کی حقیقت حاصل کرنی چاہئے

حس طرح کہ وہ موجود ہی اور جو مدعی نے راہن کے ذریعہ ایک

ایسی حقیقت پیش کی تھی جس کے خلاف سابقہ مقدمہ کے مد نظر

راہن کے دعوے کی سماعت نہ کی جاسکتی تھی حالات مذکورہ عدالت

میں حقیقت مذکور مدعی علیہ کے خلاف ایک جائز حقیقت ہی جو چھل

کے جانے کی مسودہ جیہ ہے۔

نما جرن رائے بنام سورجیا کانتا اچاریا۔ انڈین کیئر جلیہ

۱۹۶۶ء وادہر چند راپال بنام دیبا کیہریو یان۔ انڈین کیئر

جلد ۵ صفحہ ۷۷ کا حوالہ دیا گیا۔

ناباکشہ تلک واس بنام پارو سوا۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ

۱۹۶۳ء آل انڈیا رپورٹ کلکتہ ۱۹۶۳ء (کلکتہ) ۱۹۶۳ء

بیج۔ بائیس کو فائل میں حق کا نہ ہونا۔ کیا تقسیم بیج کی نالاش

قابل تہہ پرانی ہے۔ دیگر وقت نہیں ہے۔ ۱۹۶۳ء

پیشگی کے مدعی۔ دیگر قانونی مسائل جائداد ایک ہر ہر ہر ہر

۱۹۶۳ء (مکمل اس) ۱۹۶۳ء

پیشگی کے مدعی۔ اہم تبدیلی۔ قانون و دستاویزات قابل

بیج و شری ایکٹ ۱۹۶۳ء بائیس ۱۹۶۳ء

نالاشان قصہ جات تسک میں جو دستاویزات عدالت کی بنا

پر دائر ہوئے۔ مدعی کا مہابی کا حق نہیں ہوتا وہ اس رقم کو ہی

وصول نہیں کر سکتا جس کی رسد سے مدعی علیہ نے اقبال کیا ہو

اہم تبدیلی دستاویزات کو مدعی نالاش کوڑا اٹل کر دیتی ہے۔

مانڈو سنگ بنام کشن۔ ناگپور لارپورٹ ۱۹۶۳ء آل انڈیا

رپورٹ ناگپور ۱۹۶۳ء ناگپور

پیشگی کے مدعی۔ اس قدر ہی نالاش۔ قبضہ شدہ کے مدعی علیہ کی

استدعا۔ اہم اخذ میں مدعی شریہ قبضہ کی مزید ادائیگی

استدعا کر سکتا ہے۔

(۱۲) کہ جب جو سید مرزا یا عالم گنہ گار تھا وہ ایسا موافقہ کرتا
تو دگر کی کسٹھ کا جو با یکروہ خود دگر کی کسٹھ عالم گنہ گار تھا اور
بہرہ ہم کہو جاسکد تھا کہ خدا کے کوئی رسین نہا پاسد دگر کی کسٹھ
رسین کی دگر کی کسٹھ۔

۱۳۰ ہر ایک کو دگر پیکار پر پیر اختیار بنانا اور ہر پیر جاننا دین کے
 حتم ہونے کے لئے کسی وقت نہ ان جاننا دین کے خلاف دگر پیکار کی قیاس کا
 بار دھائی کر فی خواہ اس پر کٹ پیر کو بھروسہ اور مدد ملے دگر پیر بگڑ نہ
 میں ہیں۔

در این مجرای شکر کرمی که از صافیت و کاملاً منتهی به درون است و در آنجا
در لایه‌ای که منتهی به درون است

سیدہ ابیاری کی پیاری بیٹا رام کشوری کوور۔ ایشین لائبریری
 (پیشکش)
 سیدہ ابیاری کی پیاری بیٹا رام کشوری کوور۔ ایشین لائبریری
 سیدہ ابیاری کی پیاری بیٹا رام کشوری کوور۔ ایشین لائبریری

پولیس یا سیکر یا اسکیمبر کو کوئی خاص خیار پیش کرنا اور
فیس سمجھ گوارہ کی شہادت کو غرض اسمیہ پرستی یعنی کرنا نہ چاہئے کہ
اوس کی شہادت اوس کے بیان کی نقض ہے۔ برخلاف اس
کہ اگر پولیس یا سیکر یا اسکیمبر کو کسی گواہ کو جوٹا خیار پیش کرنا یا

خدا اکرے کہ اوس کی شہادت غفروری پہنچو اوس کو ادا کو
 طرہ ایک گواہ اسے غفرانی کے پیش کرنا جائے ہو گا اور برصغیر
 اوس کی مدد ہو جو دلی گواہوں اسے غفرانی کا باور دے سکے
 دوسرے پہنچ جائے جیکہ وہ اور طور پر جس طرح۔

صفحه (احسان کامل) پر ایستاد لایک آگیا۔

جب تک کہ گواہان جنم دیدیا مستغنا نہ کیا جائے۔ یہ تو انہیں
 کہے ہیں جو اس مستغنیہ کے طرفدار اور بازو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ
 گواہان جنم دید طلب نہ کرے کہے ہیں اور انہوں نے کہا کہ انہیں
 کا موازنہ کرنے کے وقت اس امر پر غور کر لے اور اس سزا کے خلاف کیا
 نتیجہ افسانہ کے کی جانا چاہئے۔ لیکن اگر گواہ مستغنا نہ کیا جائے
 پھر کہے کہ گواہوں اور طور پر یہ عرض تو عدالت اور ان کا جس
 جہت سے ان کے پاس کر کے کی جانی اور ان کے جہت سے ان کے جہت
 سند میں ہر قسم کی مستغنیہ کی اس سزا کے خلاف کیا جائے کہ ان کے جہت
 میں ہیں کہے کہے ہیں۔

ام جیتنا اہر بنیام ملکات حکم ازین لاریا اور اس بنی
۱۶۹ سال اندبار اور شیشہ سید و آئینہ لاریا پورٹ
کرسل امرنی (سید)

[illegible]

تفصیل مال نہ رہے مندرجہ جہاز کے مال کو بیچو، مال نہ
آفتابان میں جو کچھ عورتوں کا ہے، وہ بیچو۔

جہان کے مال کی بچی نہیں ہیں بہرہ وہاں لنگیا پر پوچھ کر ملا، خیر خواہ

الآباد ٥٥ / ٥٢ آل الله ربه الآباد ١٩٢٣

مراخه مانی - کونہ قہ و نہ کمالا نہ - کونہ و افغانی ہے

فقہہ معاملہ کے سوال پر کہہ دیا اور اعلیٰ سرکردہ بہن ہونی
ملکہ و احسان حمیدہ رتانی مضمون منسوب بہ نگاہ اور اسکی صحت کے
مختصراً ملاحظہ فرمائی عن اعتراض کیا جا سکتا ہے۔

میں نے اپنے گریڈ میں اب کا انتظام کر کے کامل انشیا کر

کی غنیمت قبول نہ کیا اور اس بار تو انہیں کہا گیا ہے کہ جب یہ

نصفینہ درویشی یا اپانیدھیتی میں رضا اللہ محبوبہ

ایک ڈکٹر کی روایت ہے ایک مفرد مندرجہ برمان و امضو لا گیا

نقصه ما بعد از آن بعضی مفسرین معصوم را چنانکه در این کتاب مذکور است و بعضی دیگر که

حاصل آئے ارمان ہے اپنی سبھی دیر کو اسدہ عین و اسرہا سے بھرنا
اسدہ کا تپ کر کے ایک بار دیکھو کہ اسے کس قدر گرم کر دیا ہو

١٠٠٠

کمیٹی کے مدد سے میں نے اس اور بہتر کر دیکھی کاموں پر اس قسم سے رہتی ہوں۔

بانهند نهی چنان که بر داشتند که باثر اهدا

۱. منہدیہ بیگم گروٹ و شیشہ پر پیرہن زیبائی کے لئے لاکر استعمال کرتی تھیں۔

۱۰۰ قانون کا سوال سننا چاہیے۔

... خاتون انصافى جاناندا ايكيت هم ياشيدى شىركىدە

پیر کتب حقیقہ حاسنہ را احسان علیہ الرحمہ و النہد اسماء النہد اسماء حاسنہ
منہد اسماء حاسنہ را احسان علیہ الرحمہ و النہد اسماء النہد اسماء حاسنہ

مواجهه شد همان سال هم که رسیدیم - اندک بنیاد پدید آمد اما با وجود

در تمام این سالها که در این راه بودم

شاهنشاهی - هندوستان کا دار الحکومت - دہلی

ابن عربیؒ نے تائید کیا کہ جس کو علم ہے اس کا روائی نہیں ہے جتنا کہ ہوا ہو
 ہے خود رکھ کر رہا ہے ”رہو اس دنیا سے عذر کرے کہ ممکن ہے

کہندہ جملہ اس کے لئے ہوا اور اس کے بعد فیصلہ اس کے خلاف

ہوا اور آسمانوں کے درمیان بیچیا لکڑی کا دروازہ کھلے گا اور زمین کے
فصلے منسوخ نہ ہوں گے اور جس کے متعلق غمزدگی کیا گیا ہو۔

لوگنہا بنام بی بی بیباو با ایڈیشن لارورڈ رنگوں - ۱۵

برہم الاجر ملے۔ الٰہی نیکو کار پور زنگون سے ہے۔
(زنگون)

سید و بی بی چند تالان کن کوئی کسی بدو فعیله خوش تالان

کے ساتھ ساتھ ایک اور اور اس کا جواز ہے

کوئی مختصر و مفید روش کی روش سے یہ صراحت کی گئی ہو کہ کوئی فصیح

ہو گا تو ان میں سے ہر ایک کو اسے مسجدہ کے فرائض کی انجائی دی

من بجای خود و علی کرنا چاہتا ہے اگر یاد آید کہ ایک ہی نالیں ہوتا کیونکہ عہدہ

استہر کہ ہے الکراب بالثقل کہیہ سے الکار کرے یا مل کرنا کرے
وہوہو کہو کہو ہمازہ فیضہ صدادہ نہیں کر سکیں نہ یہاں ہی نہیں ہے کہ کل نال

چشمه زمین شکر کیست به لعل آب که بر آن می رسد بین گل و ناله شوق کا انفاق

خسرو می کہے اور کہی یہی جملہ جو حضرت عیساٰ علیہ السلام کی جانب سے صادر ہوا
 آپا ہونا جائز ہے۔

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ إِذَا سَأَلَ الْمُسْتَضِیُّ عَنْ شَيْءٍ قَالُوا سَأَلْنَاكَ وَأَنْتَ كَتَمْتَ الْتَمًّا

[illegible]

المصنف الميرزا ابوالبركات الرازي جلد ١٠ صفحہ ١١٠ الالباقام عبد الصمد

۱۲۰۰ گز خرس سنگه تمام چو سگه اندرین کعبه

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی نے فرمایا ہے کہ یہ کتاب
مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی نے فرمائی ہے۔

نیکو گشت بنام گشتوی لال - او را لاله زار می خوانند - او ده

اور اگر لار پورٹ سے اودھ کسٹروں کے آل انڈیا پورٹ اودھ
۱۹۳۳ (اودھ) ۳۹۸

نہایت لائق و مہتمم جو فیصلہ تاشی پر صادر کی گئی

ہو فیصلہ ثالثی کی ترتیب میں عدالت نمین کا اختیار
سماعت۔

عجب نالشی کو کوئی جان نہ سیردگی بہر تو نالشی کا فیصلہ قطعی

ہے لیکن جب فیصد تاشی سے ظاہر کوئی منافع ظاہر ہوتا ہے
مثلاً بیابان میں منصف منافع ہے یا احساس کی کوئی غلطی

ہوئی ہو تو وعدہ اللہ جس کے رو برو فیصلہ ثانی ہی میں کرے گی

درخواست کی جائے اس قسم کی ظاہری علیحدگی تبدیل فی حوائج پر فیصلہ نہ لینی کے بعد جس ایک ڈگری جدا درجے کے قبل اور اس کی کچھ پیچھے کی حالت

کے پاس ادیس کو رو ایس کر لے لی گئی ہے۔ لیکن کار و ایمان فیصل

میں اس قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی کسی حد تک تعمیل کو ایسیا اختیار حاصل نہیں ہے۔

هر روزه بنام گنجی و یاری - که ابوالخیر بنی امیه ۲۱۰

لا يثبت الكتاب $\frac{25}{438}$ (المأثور) ١٠٨٤
 — فصل في ما كان من شأنه من شرف في القصر، ثم في ما كان

فیصلہ تالیفی کو مکمل نہ ہونے دیا ہو کیا وہ اس سے اعتراف

کر سکتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۰۸ء
آرڈر ۲۴ رول ۳-۷ کا فیصلہ نا اہل ترقی شدہ کے طور پر

ظلم نیکوکاران است.

پیر و دانہ گیار باجہ صاف بلٹی ہوئی ہے اس سے اسے ادائی
 ستر اور خراج موقوف ہے کہ مال جب روانہ کیا گیا تھا اس وقت اس کو
 نقصان نہ ہوا ہو چکا تھا اور بہرہ ثابت کر لیا کہ جہانگیر میرٹھ سے
 چائے کے محل مال غنما ہوا مال کا اقرار ہونا ہے۔ اگر مال نقصان
 رسیدہ حالت میں ہوا کہ کیا جائے تو مال کا اقرار ہونا نقصان کے وار
 پیرے ہیں حسب اسہ نمونہ موجود ہے کہ مال نقصان رسیدہ حالت
 میں چنانچہ مال کا گنہ گار ہو ایک ایسی حالت میں مال کا گنہ گار
 میں بروقی معائنہ سے مال کا اقرار ہونا نقصان کو معلوم نہیں کر سکتے ہیں
 وہی شہر دگر دسی لانا مگر خراج موقوف ہے اس سے استناد کیا گیا۔
 مسٹر اسپنل برادر اس بنام سر چارلس۔ آر کو دی اس کو
 پانچ سو روپے رشٹ رنگون پانچ سو روپے رشٹ رنگون
 نقصان کا اندازہ مختلف کی تہا رہی۔ کلکتہ کا فیصلہ
 سند کوئی قیصر کی گئی ہو تو کلکتہ اسٹیشن کلکتہ کا فیصلہ ہے کہ
 وہ جہانگیر کا غنما ہے اس سے استناد کیا گیا۔

بنام سام خوار کی بنام خود اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹
 اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹ اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹
 اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹ اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹

برجوان اگر کسی صورت میں اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹
 اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹ اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹

۵۸ بنام مالگون لوئر پریجا
 اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹ اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹

سب کوئی شخص کسی حق سے متعلق ہو رہا ہو اور دوسرے شخص عموماً
 اس کی خلاف ورزی کرے تو شخص متضرر کسی خاص نقصان کا کتاب
 کے بغیر اپنے بغیر اس کو ثابت کرنے کے کہ اس کو کوئی نقصان پہنچا
 ہے یا نہیں ثابت ہر جہ کے دعوے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

۵۴ مادہ ۱۸۱ (لوئر پریجا)
 اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹ اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹
 اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹ اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹

سب کوئی شخص کسی حق سے متعلق ہو رہا ہو اور دوسرے شخص عموماً
 اس کی خلاف ورزی کرے تو شخص متضرر کسی خاص نقصان کا کتاب
 کے بغیر اپنے بغیر اس کو ثابت کرنے کے کہ اس کو کوئی نقصان پہنچا
 ہے یا نہیں ثابت ہر جہ کے دعوے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

بنام سام خوار کی بنام خود اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹
 اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹ اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹

برجوان اگر کسی صورت میں اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹
 اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹ اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹

۵۸ بنام مالگون لوئر پریجا
 اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹ اس کے (الہ آباد) ۱۹۱۹

سب کوئی شخص کسی حق سے متعلق ہو رہا ہو اور دوسرے شخص عموماً
 اس کی خلاف ورزی کرے تو شخص متضرر کسی خاص نقصان کا کتاب
 کے بغیر اپنے بغیر اس کو ثابت کرنے کے کہ اس کو کوئی نقصان پہنچا
 ہے یا نہیں ثابت ہر جہ کے دعوے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

انند الیہ نام اندال رہو ایرڈ نورڈ مل قہ نقہ ۱۰ سرازوٹ
جنام سرمان انگلتن برورٹ مانتہ شہ احد ۲۵ ۶۲۵ فہ ۱۱۶۵ -
رشدن نام انگلتن ایرٹ حلقہ ۱۵ فہ ۱۱۶۵ سرازوٹ
سازم بالی اڈا کرورڈ ایرٹ حلقہ ۱۵ فہ ۱۱۶۵ سرازوٹ
سوزین انگلتن برورٹ مانتہ شہ احد ۲۵ ۶۲۵ فہ ۱۱۶۵ سرازوٹ
دباگما

سب کوئی فرقی اپنے فعل سے فصلہ نالئی کو مکمل نہ ہونے سے
تو وہ جعید پر نہیں کہہ سکتا نہ فصلہ ناقص ہے۔ اصول یہ ہے کہ
سب کوئی فرقی معاہدہ غلط طور پر و سب فرقی کا کسی کام کے
کرنے سے مانع ہوتا ہے تو یہ سمجھا سانا چاہیے کہ وہ کتنی مکمل ہوگی۔

میں نے بنام ٹوکیو۔ ویلکی روبرٹر جلد ۲۹ صفحہ ۱۸۷ کی نقل کی گئی
 جب میں اوداخال فیصلہ ثالثی گذر جانے کے بعد عدالت
 سے حسب آرڈر ۲۲ رول ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی فیصلہ ثالثی کیس ۱۸۷
 قرار دیا گیا کہ یہ تصور کرنا چاہئے کہ عدالت نے اختیار رائے
 ثالثی کا استعمال کیا اور صلہ کی سماعت کی اور حکم دے دی طور پر
 مجموعہ ۲۹ -

الاكويك بنام ديلو چاچي مدراس ديكيك فوش $\frac{19}{23}$ $\frac{1}{31}$
 مدراس لانا فوش $\frac{19}{23}$ لايكيك $\frac{1}{31}$ مدراس لاجريل $\frac{1}{29}$
 انا انا مار بونير مدراس $\frac{19}{23}$ $\frac{1}{31}$ (مدراس) ۸۱۰
 چاچا انا $\frac{1}{29}$ معني چيكيو قانون كورث اوندو وارو مال
 منندو اكره اوودو ايك $\frac{1}{31}$ م بانبه $\frac{1}{29}$ و منده ۵۱۶
 حق مستحق اندراج جو واجب المدخ اين كيا كيا

دعویٰ ایک ہی طرح کی نسبت حق متعلقہ نافذ کرنا چاہتا تھا لیکن
اوس کا دعوئے رجوع ہونے کے منسلک ہونے اوس موضع میں
ایک دوسرے حصہ کے متعلق ایک ہی طرح اوس ہی قسم کی حق میں کی
تھی دعوئے کے بعد شتر ہی نے اون حصے کو جو اوس کے حق میں
بیع کئے گئے تھے دودنا ویزات کی رو سے مدعی علیہ کے حق میں یہ
کر دئے اس انتقال کے بعد دوسری بیع کے متعلق بعض مشغلات
کرانے کے لئے ایک دوسرا دعوئے رجوع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد
ہائے نے ایک دوسرا دعویٰ کیس جو بظاہر منہ نامہ تھا اوس مدعی علیہ
کے حق میں کی اسی مدعی نے اس انتقال کے متعلق حق متعلقہ نافذ
کرانے کے لئے ایک تیسرا دعوئے رجوع کیا تھا عدالت ابتدائی
نے قیثون دعاوی خارج کئے۔ برطبق مراعہ سے دودعاویٰ میں

زہا لائق۔ جہاد کے دعوے ہیں۔

حرار ناگاہ کہ پہنچا اس شخص کی جاس کا ناکہ نہیں پوچھنا یہ
 تھا کہ وہ اس کا مسافح کیہ قابیلہ میں لیجور میر سید بن گزناور کہ
 مسوری نگہ نام بنڈنہ بلراج سہاسے اور کہنے
 حار ۱۰ صفحہ ۶۹ غنیمت لایا

بلد بوسنگہ بنام ڈی ایس ایس کیری (۱۹۹۰ء) ۶۶۰
حق شفعہ: رتہ اسلام شعلو پر شفعہ: بنام لک
دانب سے اخذ کیا کر ایذا - ابا ہر اصل و سیم کیا
جا کا تاج - پادشہ

تشریح اسلام متعلق کسی شخصیت نہ ہون میں اولین دہائیوں
زیادہ وسیع نہ کیا جاتا تھا جسے ویرانوں کے جنوب سے قائم ہو کر
حیدرآباد ثابت کیا گیا ہو کہ اسلام متعلق کسی شخصیت نہ ہون
جائیداد و قسم مکان کی نسبت اخذ کیا جاسکتا ہے تو یہاں میں کیا
جاسکتا ہے کہ شخص کا کسی دور میں افسانہ کی جائیداد سے ہی متعلق
ہوتا ہے اور ایسی وسعت ثابت کرنے کی بارگاہی سرپرست کا۔

جنگھین ہری پرانی بنیام کالی داس کی مٹی - اُنڈ بن کیسین علیہ

رام چند کھٹیا بنیام گوساچی رامپوری۔ (الہ آباد لاہور)
 اللہ بن لاہور پٹ (الہ آباد)۔ اہل انڈیا ریورٹری (الہ آباد)۔
 (الہ آباد) ۵۰
 ————— ملت حواء انی کے لئے مقرر کی گئی ہو۔ ملاحظہ فرمائیے۔

عدالت کے متعلق عدالت مرافعہ کا اختیار۔
عدالت مرافعہ کو اس مدت میں توسیع کرنیکا اختیار حاصل ہے جو عدالت ابتدائی نے کسی شفعہ کی ڈگری میں منفعہ کی قیمت کی ادائیگی کے لئے مقرر کی ہو۔

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

اوس کا جن متنازعہ ہو گا اور جس کی کہ سب مرضی معاملہ ہے اور حاکم داد اوس قیمت سے کم نہ ہوگی کی گئی ہے جو اوس کی اپنی قیمت ہے۔

فرار داناگا (۱) کو مشترک مال حاکم داد بامسبداً منافع خریدی ہو مگر سب صحیح نہیں مرضی نہ ہوتی۔

(۲) پر سب مرضی کا فرض نہیں ہے کہ ہر وقت کے تصرف کی فکرانی کرے۔

(۳) محض یہ ہوا کہ مشترک مال اسی بار مرضی کو چھوٹے چھوٹے قطعوں میں بانٹ دیا گیا اس سے پہلے کہ زیادہ قیمت پر بیع کے ہیں بہرہ طارین نہیں کیا کہ سب کو معقول قیمت نہیں ملی۔

(۴) حالات موجودہ میں دعویٰ مدعیان لائق اخراج ہے مدعیان اولیٰ و ثانی و تہر و طیبا بنام نائٹس رینوں۔ لاؤنکلی ۱۹/۱۲/۱۹۲۳ یونائٹڈ پراویس بریوٹی کوئٹل پورٹ پورٹ بریوٹی کوئٹل ۱۹/۱۲/۱۹۲۳ ملکیت و لیکل نوٹس ۱۹/۱۲/۱۹۲۳ لاؤنکلی ۱۹/۱۲/۱۹۲۳ (پریوٹی کوئٹل) ۸۰۳

دوسرے شائبہ بیوہ۔ انتقال ضرورت قانونی شہادت و ریاضت معائنہ منتقل الیہ یہ مضمون دسواؤ کی قیمت۔

تجربہ کوئی شخص ایسے انتقال کی بنا پر دعویٰ ہر دو چھوٹے بیوہ نے اپنے متوفی شہر کی جائیداد کا کیا ہو تو اس کا ثابت کرنا اوس کے ذمہ ہے کہ واقعی ضرورت جائز تھی جس کی وجہ سے انتقال صحیح نہایا اوس نے معقول طریقہ پر نیک نیتی سے دریافت کر لی تھی اور حتی الامکان اوس نے اوس کے اطہان کے لئے سب کچھ کر لیا ہوتا کہ اسے ضرورت قانونی ہے۔

بھگوت دیال سنگھ بنام دیوی دیال صاحبو۔ انڈین لار بورڈ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۰۔ امر ناتھ ساہ بنام اجن کنور۔ انڈین لار بورڈ لاہور جلد ۲ صفحہ ۲۲۰۔ بنا کنو بنام اسدرا کسور۔

انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۵۳۵ پر استدلال کیا گیا۔

اس قاعدہ کو متعلق کر کے من بہن منس رہنا چاہیے کہ مضمون انتقال نامہ جات اور بہن نامہ جات کی مندرجہ ضرورت قانونی خود کو ضرورت واقع نہیں ہے اور مرضی طور پر ادنیٰ سی بات کی نائید من دو سر سے بیچ پر کچھ نیک نیت ہونا ہونی چاہیے۔

بنا کو سخی مورارجی بنام چندانی بی۔ انڈین کیسز جلد ۲۹ صفحہ ۱۸ کی تقلید کی گئی۔

لیکن جب جو یہ فقہائے ملت دراز ملا واسطہ شہادت مفہوم دسواؤ کے علاوہ نہ مل سکتی ہو تو ضرورت مندرجہ دسواؤ و فراغت اور دیگر حالات کی مطابقت سے زیادہ اہم ہو جاتی ہے اور جب واقعی دیانت کی شہادت ناممکن ہو تو مضمون دسواؤ کے حالات سے ملکر اس امر کا فیصلہ دلاؤ من کہ دریافت سے صفحہ کی تصدیق ہوئی بہرہ کافی شہادت تائید معاملہ کی ہے۔

حننا منی ہٹلا بنام رانی صاحبہ وادہواں۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۵۳۵۔ رادو انشور پرنسٹون سنگھ بنام چنہ جی پرنسٹون سنگھ۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۲۹۹۔ لال نام جلیف کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۲۲۰۔ رادو انشور پرنسٹون سنگھ بنام چنہ جی پرنسٹون سنگھ۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۲۳۱۔ استدلال کیا گیا۔

حیدر کنور دت بنام کمار اپنندراجندر ادہری۔ کلکتہ لار بورڈ ۱۹/۱۲/۱۹۲۳ ملکیت (کلکتہ) ۱۹/۱۲/۱۹۲۳

سود۔ ضرب ترمن دارف عودی کی رضا مندی سے شخص ثنائت کے حق میں ہے۔ وزارت عودی کا فیصلہ

عدالت دیوالیہ ہونا۔ موجب لہ کے حقوق۔ کسی ہندو بیوہ کی جائیداد سے ایسے سبب کے جائیداد کو ان کی کسی شخص تائید کے حق میں دسواؤ نہ کرے۔ ترمیم دسواؤ عودی

مرفوضہ نامی اس امر پر جو دلائل و دلائل پیش کیا گیا ہے
آپ کو یہاں پر کیا ملے گا۔

[illegible]

قرار دیا گیا کہ پہلے نامہ کبابیہ نہ لکھتا تھا کہ قسطنطنیہ نصیب اس عین
حالی ہی تھی کہ جو دستاویز کے تحت ہم کہہ کر گیا تھا اس کا بنی حصہ میں
موجود نصیب کے ذریعہ ملے یہ بالوصیت کیا گیا تھا انہا ذکر کرنے سے
سبب اس میں کوئی اور اس سے فی قصہ واداء میں جو یہ میں کوئی قسطنطنیہ
حق متعلق کرنا مقصود نہ تھا۔

مسماة همیشه بنام امیرش اوده امیر نعل زده اوده کسندر
 پسر کمال استبداد پور اوده ۹۲۳ (اوده) ۱۳۹۲
 و زنا و فسادان کاتال و یکدیگر مجبور و غریزان ایکش ۵۴
 راسته نشین آدوات ۵۴ ام ۵۴ - ۱۰۱

وہ ہر طرح سے انتہائی استقلال و سربلندی کی جانب سے کہی گیا ہو۔
سرو ورن۔ بھگوانتے مانگڑی کا ویرور۔ قیاس۔ ورن۔
کی نگہ کا کثرت۔ گواہان حاشہ سے نرسٹا کا ہر ورن

ایک مسند و سیورہ فالغنی حاتمہ اوستویری کیچہہ رابند اوغند
 و لکری نیلام کے ایضا کرانک لٹے جو برہانے رہن صدا و سپر کی
 جس کو اوس کے شوہر نے اس جائیداد کے متعلق کیا تھا یہاں پر
 کی مدد و اہانت عود و ہنر سے مستقر ارض کی کی نشان کر کہ اوس

کہ رہیں ہائے مذکور ان پر قابل پابندی ہیں۔ سرسری کے خلاف
دعویٰ راجع دھرمی الٹہ مرتبہ ہوتا تھا کیونکہ مرتبہ اور اس
کے ماس کوئی تعلق معاہدہ کا نہ ہوتا تھا ہم بہر اقبال اس رائے کی
مستند پر اثری حویٰ نہ ہوا وہ ہوتا کہ معاملات جائز اور خاندان پر
قابل پابندی ہے۔

کوئی ایسا دعوہ ممکن الاغراض اس وقت تک جائز ہوتا ہے
۔ اس کا کہ اس پر وہ شخص اعتراض نہ کرے جس کو بہر اجماع ہونا
ہے کہ اس کو منسوخ کر اسے۔ بہر اس کا کام ہے کہ وہ اسی مرضی کو
استعمال کرے یا نہ کرے۔ اگر اس اختلاف کو استعمال کے بغیر اور
فی الحقیقت معاہدہ کے ہوا کو تسلیم کرے کہ وہ اپنے حقوق منتقل کرتا
ہے تو منتقل الیک کو بہر کہنے کی اجازت نہیں دیکھا سکتی کہ اس نے
انتقال کے ذریعہ وہ اختیار حاصل کر لیا ہے۔

سوال دیکھی ہندو مسکر خاندان کی امانت دکار ہیں جو بلا
صرفہ تانوی ہوا کسی قسمہ سادھ کے معاہدہ بین نہ ہوا جو
خاندان کے تمام ارکان کی صریح یا مخفی رضامندی سے نہ کیا
گیا ہوا یا بالحد ہے با محض ممکن الاغراض۔

عناصر الہی سام ہر دو ساہی۔ الہ آباد لاہور جیل۔ ۱۱/۱۲
(الہ آباد) ۱۳۳۲

وہ ہر شے مشترکہ خاندان مشترکہ جو بہا بیون پر مشتمل ہو۔
مرتبہ دگر بیکار کی حاجت ابکہ بہائی کے حصہ کی تقسیم کی
نالش۔ ان آپا مسخر ہوصہ ہے۔ اس کی وفات کے
بعد اس کے حصہ کی وراثت منتقلی۔

وہ مشترکہ ہند پر بیون میں سے ایک کے حصہ کی تقسیم کی نالش
میں جو بہا بیون ہوا جس نے اس حصہ کی پیچیدگی کی دگر کی حاصل
کی ہر ملان مسخر ہے کہ وہ بیون میں سے ہر ایک کے مساوی اپنے حصہ

وہ ہوتے کرے۔ ان کی وفات پر اس کا حصہ علی التساوی ہر بیون دگر کی وراثت
اور اس بہائی پر منتقل ہوگا جس نے اپنا حصہ ہر بیون میں کیا ہوا۔
بیل اسو بنام وینا ناہیہ۔ انڈین لارڈ اور ڈاکٹر کا جلد ۱۳۱ صفحہ ۸۸
دوسری شکل پر سنا ونگ بنام ہوا و پرنس ونگ۔ انڈین لارڈ جلد ۱۳۱ صفحہ ۸۸
... کی غلبہ کی گئی۔

رام باہنہ نام سنہ رام۔ (تا گچیو) ۱۰۷
۔ خاندان مسکر کہ دگر کی جو اس کا سنا دھ کے حق میں ہوا
کی گئی ہو۔ معاہدہ معاہدہ جو منظم کی جانب سے کیا
گیا ہر جس کی رہے دگر کی کے تحت حقوق ترکہ۔ کہنے
گئے ہوں۔ نایا بیٹا یا پابند ہے۔ اضافہ جو دور
نالش میں خاندان میں ہوا ہوا اور اس کا اثر۔

انک نالش میں جو مشترکہ ہند و خاندان کے ایک ارکان کی حاکم
سے منتظم کے خلاف حساب بھی ہو سکتا ہو اور بیون کی باہنہ جو سنا دھ
تھی دو دگر کی معاہدہ کی گئی نہیں جن کی وہ سے منظم (دور) اور خاندان
کی اس کی سنا دھ کو بہر قوم اور اس کے کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہوتا ہے
نے خود مانی اور اسے بیٹے کی جانب سے عمل کرنا پڑا ہے کہ وہ مالک مانی
تھی جس کے ذریعہ سے اس نے دگر کی کے تحت کامل و حتمی نے کر لیا
تھا۔ بیٹے نے نالش ہونے کے بعد مسکر خاندان کی جانب سے دگر کی
کے تحت بازیافت کی نالش جو اس کی ہی اور بیون کو منسل ہے بالآخر
بہر قرار دیا تھا کہ معاہدہ معاہدہ اس بہر اجماع فیمل تھا اور بہر
کہ اس کو دگر کی کے تحت اس کے سادھ حقوق حاصل ہونے چاہئیں
وہ اسے اس حصہ کی باہنہ جس کا کہ وہ حق تھا فیصلہ کے لئے واثق
کہا گیا تھا۔ اس اثنا میں (دور) کو دور بیٹے پیدا ہوئے۔

قرار دیا گیا کہ ان افسانے سے جو فرسہ بین آئے تھے معاہدہ
معاہدہ کی نسبت یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ کسی مشترکہ خاندان کی منتقلی ہے

یہ بیوج بنام گوہر رام۔ الہ آباد محل ۳۶
(الہ آباد) ۵۹

وہ ہندو شہرستانہ خاندان منتر کے۔ انعامی مناصب منظم۔
فائدہ جائیداد رہن لغرض انعامی ڈگری چھو
آری قابل پابندی ہے۔

اگرچہ وہ ہندو شہرستانہ کے ایک حکام کی رو سے ہندو خاندان
منتر کے منظم کو اجازت نہیں ہے کہ جائیداد کے فائدہ کے لئے
جائیداد منتقل کرے اس قسم کے جائز انتقال کے لئے اجازت صرف
اوس وقت ہے جبکہ وہ خاندان کی مصیبت دور کرنے کے لئے کہا جائے
ناہم وہ ہندو شہرستانہ عدالت ہائے برہمن ہندوین فائدہ کیا جاتا ہے
خاندان کے فائدہ کے اصول نافذ کرتا ہے۔

یہ بیوج بنام کندن لال۔ انڈین کنسٹرولر صوبہ ۸۳۶
استنباد کیا گیا۔

رہن جس کی تکمیل ہندو منظم نے خاندان کے فائدہ کے
لئے لغرض انعامی ڈگری شفعہ کیا جو خاندان پر قابل پابندی
نہیں ہے یہ بیوج نام گوہر رام۔ الہ آباد محل ۳۶
(الہ آباد) ۲۴

خاندان منتر کے۔ جائیداد خاندانی کام میں ضرورت
قانونی۔ بارہنوت۔ رہن کی تجدید کا سلسلہ قیاس۔
جائیداد ہندو کا منتقل الہ رہن کے جواز پر اعتراض
کرنے کا حق۔ خاندان کی جانب سے رہن کے جواز
کا اقبال اور اس کا اثر۔ ہمالہ ممکن الا فضیلت۔
حقوق کا منتقل الہ رہن کا استعمال۔

حیب کوئی شخص کسی شہرستانہ ہندو خاندان کی جائیداد کے خلاف
کوئی رہن نافذ کرنا چاہے تو اس امر کا ثبوت اوس پر ہوتا ہے کہ

عدالت کو ملے کہ جس کے معاملہ خاندانی ضرورت کے لئے باوجود
کے عوض میں یا خاندان کے جملہ ارکان کی صورت یا معنی ہندو
سے کہا گاتا تھا۔

ضرورت قانونی کے متعلق کسی ہندو خاندان شہرستانہ
کے منتقل الہ کو چھو کرنا چاہئے وہ ضرورت ہے کہ وہ یہ ثابت کرے
کہ اس کی محض کی تاریخ اس کو بطور مقبول یہہ اطمینان تھا کہ اس
ضرورت وجود تھی۔

کسی ہندو شہرستانہ خاندان کی جائیداد کو منتقل معاملات
رہن کی تجدید کا ایک طویل سلسلہ جو اس کے ارکان میں سے
کس کی جانب سے بلا کسی اعتراض کے ایک پسندیدہ ہوتا ہے
خاندان کے سلسلہ یا سکوت کو ثابت کرے گا اور اس سے ایک
قیاس قیام ہوگا اگر اس کے لئے کوئی جائز ضرورت نہ ہو تو کوئی
نہ کوئی اعتراض ضرور کیا جاتا۔

کسی ہندو خاندان شہرستانہ کی جائیداد کے منتقل الہ کو اخذ
ہے کہ وہ یہ جواز ہی کرے کہ جائیداد کا ایک سا بقدر رہن بلا قانونی
ضرورت کے تھا۔

محمد خلیل اللہ خان بنام مہر لال۔ انڈین کنسٹرولر صوبہ
۲۲ کی تعلیم کی گئی۔

ایک ہندو شہرستانہ خاندان کے ارکان نے چھو جائیداد تابع
رہن منتقل کی اور شہرستانہ قبلی کہا کہ وہ رہن ان پر قابل پابندی
ہوں گے اور شہرستانہ کے پاس تمام رقم و احباب الود اس پر چھو
دی کہ اس سے رہن ہائے مصدق کی ادائیگی کی جائے شہرستانہ نے
اس رقم کی ادائیگی سے اس بنا پر انکار کیا کہ رہن ہائے مذکور خاندان
پر قابل پابندی نہ تھے۔

فرار کیا گیا کہ اگرچہ خاندان کے ارکان کی جانب سے یہہ اقبال

عجب کسی بہندہ نے ایسی زحیر پر بیوی کا الزام لگا باہر کہ اس نے
 اوس کو زہر دے کر قتل کیا تھا اور اوس کے ساتھ عداوت
 برقرار اور جفا کرتا ہے پس آنا اور جھانی قسم دیکھ دیکھتی دی اور
 کہا کہ وہ میری گردی کہ اگر دوسکا گھر سے باہر نکال دیا تو اس کا
 جانور نہ مانتی میں خود ہی مانتی ہوں۔

فرار دبا گیا کہ مروجہ سیاست پر جمی تکیلیں کے لئے حالات کافی نہیں ہیں۔ اس کے وجہ سے اس کی معقول جوابدہی ہو سکتی ہے اور وہ اس کو ڈوگری کا غیر متحقی فرار دے نہیں یہ جمی نالوثی نہیں ضروری نہیں جسمانی ہو۔ فقیر پر جمی نالوثی وادہسی ہو سکتی ہے۔ مگر عمل جو تہہ ہرے افسار کر رہا ہے اور جو وجہ کے لئے دشمن ہونا جس کے فروغ جسمانی با اخلاقیوں دستور کے مطابق زوجہ کے خلاف اس درجہ اور اسے موجد تک صرف کی گئی ہے کہ اس سے اس کی صحت کو مضرت پہنچتی تھو، مریاد ہو جاتی ہے تو وہ اس امر کا معقول جواب ہے کہ متوجہ کو ڈوگری اعادہ معقول رہنا شایہ نہ گنا خیر اور ارادہ جمی جسمانی ناسد ہو رہا ہو۔

رسول بنام سید - لاشا نکر جلد ۵ صفحہ ۹۴ - ۲ - لاروس بنام
الوس - انگلس ریپورٹ نمبر ۱۱۱۱ جلد ۱۱ صفحہ ۷۷ - ۳ - بیرون
بنام سید - لاشا نکر جلد ۵ صفحہ ۹۴ - ۲ - بیرون بنام سید - ریپورٹ
بنام سید جلد ۵ صفحہ ۹۴ - ۲ - سید بنام سید - ریپورٹ بنام سید - ریپورٹ
انڈین لارورٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۴ - ۲ - ریپورٹ بنام سید - ریپورٹ
ریپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۴ - ۲ - ریپورٹ بنام سید - ریپورٹ

۱۰۰ میر نکستو، بن اعادہ مسعودی زمانہ کی ڈگری صدارت کرنے
 پہ پہلے عدالت کو اطمینان کر لیا جانتے کہ زود جسکی حالت جسم آراؤ
 ماحولہ صحت خیر میں نہیں بڑھاتی ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو
 خراب ہو تو عدالت نہ چوکو ڈگری اور۔ یہ انکار کرنے میں پورے طور
 پر حق کی جانب ہوگی۔

میرزا کا یہ بیوی۔
ہمت و سنان میں سدا سخن الفان۔ عدل اور نیکان میں کی عدا
ہیں اس جس دور میں حیا پر ہندو سر پہنیں شہد کی مصلحت کو کی حشر
قاعدہ قانون پر ہند۔ نہ یہ کہ رہنمائی کے لیے فہم لے ان کے اس سر
پر وہ کہ کرنا تھا۔

انگلستان کا کامن لاء ایسی نظام برعسا کرنا ہے جو اصول کو یہی
الفاظ اور نیک نیتی کے مطابق بین لیکن انگلستان کا قانون
انگلستان کا کامن لاء بین ہے اصول الذکر ایسی حالت متعلق ہے
جو ہندوستان میں نہیں پائی جاتی اور اس لئے ہندوستان میں
انگلستان کے قانون نہیں کے تحت اصول جو انگلستان کی عدالتوں
کے فیصلہ جاسے اور جو ہیں۔ اور یہ طور پر استعمال میں لائے
ئے بڑی احتیاط و فکر میں لائی جائے۔ لہذا جب انگلستان کی عدالتوں
کے فیصلے اصول کا اس لاء بین نہیں ہوتے بلکہ قانون نہیں ہے
مختص اصول پر ہم اس کو بین و ہندوستان کی عدالتوں میں اس کی
تقلید کے لئے مجبور نہیں ہیں کہ انگلستان کے قانون میں سے
حکم اور خاص اصول ہندوستان سے غرض خلق ہیں۔

کوئٹل رائے رٹوی ابرہام رنگا نکی امان۔ رراس لاپرل

$$\frac{18}{395} \times \frac{100}{100} = \frac{1800}{395} = 4.56\%$$

 (دراس)
 قانون انتقال جائیداد ایکٹ ۱۸۸۵ء و ۱۸۸۷ء۔

کرنی پائے۔ اور یہی وقت کہ وہ تمام جلاشرکت فرسے مالک ہر
 اور وہ اپنے ہندوستان کے دیس پوٹا کرنا چاہتے تھے کہ
 کہ ہر روز ہر روز اس طرح سے من جاندا و منقولہ اور غیر منقولہ
 کے اس لئے کہ وہ ان کے لئے ہر روز ہر روز کرنا چاہتے تھے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو

دینے والے اس حال میں کہ یہ اس معمول ہے کہ اس کی ناسد ہوتی ہو کہ
 غیر عبادت ہے اور اس کی اس اقد معلوم ہو جائے گی بدینہ ضرورت
 کی ناسد من کافی ہونا ہوگا۔

ان کے لئے کہ وہ اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو

مارپا کا بیانیہ گروہ سے اس سوال یا زور اس کے لئے
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو

و اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو

رامن لال نام رام کو بال۔ انڈین کتب خانہ
 و سورج نارائیں بنام رتن لال۔ انڈین کتب خانہ
 غور کیا گیا اور ان کی وضاحت کی گئی۔

و اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو

فرخندہ سائیکل کی تصویر اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو
 کہ اس لئے ہر روز ہر روز اس کے لئے کہ اس کو

سماں رام چندر انجام ہو پینٹنگ۔ انڈین کتب خانہ
 و سورج نارائیں بنام رتن لال۔ انڈین کتب خانہ

رہنورد پر پوری کوٹنسل ۱۸۰ لاد کل ۶۲۰۰ در اس لاجرل

(پر پوری کوٹنسل)

۶۱۴۳ د پھر شمشاد شستر شکر خاندان حردی تہیم اوس

رکس کے قبضہ کی رعیت کو پھر قبضہ جاندادیر کا

جہوڑ دبا گیا ہو۔ دیکھو نہ مخالفانہ۔

۱۳۵۴ مسر کہ خاندان رہن مہمان نظم زما۔ شرح سو

کسی خاص شرح رقرض لینے کی ضرورت۔ سودین

کمی کرے کہ منتقلی عدالت کا اختیار

فانوں کا ایسا کوئی عام قاعدہ نہیں ہے کہ سو کی شرح جو سال

دس صدی سے زیادہ ہو اس صورت میں ہمیشہ بجا بھی جاسکتا ہے

قرضہ کے لئے کافی کفالت موجود ہو۔

بہر سوال کہ آیا کوئی خاص شرح سود بجا ہے یا نہیں ایک

ایسا سوال ہے جو ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہونا چاہئے

فقہاء میں پرھ افسردی سالانہ سود کی شرح جو مال بسال

مکمل ہو جاتا ہو یہ قیاس پیدا کرنے کے لئے فی فیضہ کافی نہیں ہے

کہ اگر حاصل کرنے کے لئے عرصہ میں نے راہن ۱۰ مانا دیا

استعمال کیا تھا۔

حیدر الماحد بنام کنیر و جندہ پال۔ انڈین کیہ جلد ۲۹

صفحہ ۸۴ سے اختلاف کیا گیا۔

یو ساتو رائے نام کا ناچیتیا۔ انڈین کیہ جلد ۵۵ صفحہ

۷۴ کا حوالہ دیا گیا۔

اون اشخاص پر جو کسی ایسے رہن کی تائید کرتے ہوں جو شکر

ہندو خاندان کے منتظم تھے کہا ہو لازمی ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف

بہر ظاہر کریں کہ قرض لینے کی ضرورت تھی بلکہ یہ کہ ایسی شرح سود

اور اس پر شرط پر روپیہ قرض لینا مناسب نہ تھا جو رہن

درج ہیں اور اگر پتہ نہ ہو کر اے کہ اس طرح رہن فیصلہ

کی ضرورت تھی لودہ شرح اور وہ شرط بحال نہیں کی جا سکتی

جب کوئی عدالت بہتہ پتہ اخذ کرے کہ وہ کی شرح بجا ہے اور

یہ کہ اس شرح سود دروز لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور لودہ

ایسی طرح یہ اختیار ہونا ہے کہ وہ شرح کو موقوف

شرح من گھڑا دے۔

نواب ناصر علیک بنام راور کو ناہیدہ۔ انڈین کیہ جلد ۵۵ صفحہ

۲۴۴ کا حوالہ دیا گیا۔

ماہر مسند رائے بنام لاکسنورام۔ اودہ لاجرل ۶۱۴۳

(۵۵۹۱)

منتر کہ خاندان کے منتظم کی جانب سے منتقلی۔ شکر

خاندان آبا اعتراف کر سکتے ہیں منتقلی پر اعتراض

کرنے کی نسبت شکر خاندان کا حق۔

منتقلی جو شکر کہ ہندو خاندان کے منتظم نے ملا ضرورت کی ہو

کا بعد میں نہیں بلکہ اون اشخاص کی شکر کہ رحین کی اغراض اس

کا اثر پڑتا ہے یعنی جانداد کے شکر لائے خاندان کی شکر کی چھٹ

مکن الانفساخ ہوتی ہے۔

سے گوئند بنام کرشنا چاری۔ انڈین کیہ جلد ۵۵ صفحہ

۸۶۹ ساکاسامی اثر بنام سب اپینا اثر۔ انڈین کیہ جلد ۵۵

صفحہ ۹۰ وین پیر غلام بنام بدی مارائن۔ انڈین کیہ جلد ۱۹ صفحہ

۵۶ سے استناد کیا گیا۔

کسی وارث سودی کو یہ حق نہیں ہوتا کہ وہ اس منتقلی پر

اعتراض کرے جو باپ نے شکر کہ ہندو خاندان کے منتظم کی حیثیت

سے کی تھی جس پر بیٹے نے جس کو اس کو اعتراض کرنے کا حق تھا

باپ کی زندگی کے زمانہ میں اعتراض نہیں کیا تھا۔

فقہ نور مرزا بنام بانو خوشحال چندہ اوکینسر ۲۶ آئی انڈیا
ریپورٹ ۱۰۱۹۲۳ (۱۰۱۰) ۳۴۴
ڈگری کی تعمیل۔ اخراج درخواست تعمیل معدوم ہر وی
بازو آگزی۔

اگر رسواست تعمیل معدوم ہر وی خارج کرد محاسے لوڈ گریڈ
کو قافلو نا حق نہیں ہے کہ اسکی بازو آگزی کی درخواست دے
اور عدالت تعمیل کو اس قسم کی درخواست لینے کا اختیار نہیں ہے
بہارٹ اندو بنام ہنتر علی جان۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ
۵۳ کی نقلید کی گئی۔

بہیکم جان بنام دان سنگہ۔ (الہ آباد) ۹
ارضی جو زراعتی جماعت کے سربراہ کی ملک ہوتا
قتل کی جا سکتی ہے۔

کوئی عدالت دیوانی کسی ڈگری زیر فضا کی ادائیگی میں کسی ایسی
ارضی کے حاضری انتقال کا حکم نہیں دے سکتی جو کسی زراعتی جماعت
کے کسی شریک کی ملک ہو۔

دانا کوئر بنام رام رتن۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۶۰۳
کی نقلید کی گئی۔

صلح محمد بنام ہر سنگہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۹ پند کیا۔
احمد خان بنام پیر ماسند۔ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۷ سے
اختلاف کیا گیا۔

سین دینا بنام نور احمد۔ (لاہور) ۲۵۸
حق افلاک زمین کا بنیام۔ علامتی قبضہ کی حوالگی
آیا ضروری ہے۔ بنیام کی تبلیغ کے بغیر افلاک کی
نالش آیا جائز ہے۔

جب کسی جائداد کی بابت جو مرتہ تہان کے قبضہ میں ہوئی افلاک

میں بنیام میں خیرہ آلا جائے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ خریدار
بنیام کی رتبہ کی تکمیل کے لئے غرضاً وہی حق قبضہ کا غلط
قبضہ ادائیگی کو دیا جائے اگر وہ اس جائداد پر حوالہ دے
خریدی ہو وہ اصل ملکیت کے حق اس مال کے ہے۔

دعویٰ نے ایک زمین کے افلاک کے لئے نالش کی اور زمین
دعویٰ پر یہ بیان کیا کہ کوئی خاص بنیام جو کسی ڈگری کی
میں جو افلاک اس زمین کا جائز یا نہیں برسرِ بدستار اور
نا جائز ہوا

قرار رہا گیا کہ میان جو بنیام کے حلقہ کیا گیا تھا زمین
اس زمین کے ذمہ دار بنیام کا معدوم تھا بلکہ یہ کہ بنیام اس زمین
کہ وہ مناسب کار۔ وائسز کے لئے پرغالباً مشغول تھا
(۲) جو کہ بنیام کی تبلیغ کے لئے کارروائیاں نہایت نہیں کی گئی
تہیں افلاک کی نالش جائز نہ تھی
بلکہ چونکہ بنیام کی تبلیغ کے لئے نہیں کیا گیا۔

(پیشہ) ۲۶۸
نشر کا کے خلاف ڈگری۔ یکے بعد دیگرے درخواستیں

آیا جائز طریقہ سے پیش ہو سکتی ہیں۔ حتیٰ پر قبضہ۔
کوئی امر اس قسم کا نہیں ہے جو یکے بعد دیگرے درخواستیں
تعمیل کا مانع ہو جو ایسے اشخاص کے خلاف رجوع کی گئی ہوں جو
اس خاص کا سد بار شرکار کے طور پر مخلص یا باور کئے گئے ہوں
جس سے ڈگری پیدا ہوئی ہے لیکن اگر سالیقہ درخواست ہو جس
میں کوئی قبضہ صادر کیا گیا ہو جس کا اثر کسی خاص جزو جائداد یا
کسی خاص شخص پر پڑتا ہو اور اس قبضہ کی نالش ارضی سے کوئی کار
مشکل مراغہ یا رجاء دعویٰ نہ کی گئی ہو اور اس کے کہ
ایسے کسی طریقہ کو اختیار کیا جاسکتا ہو تو وہ فیصلہ فریقین کے

کسی معاہدہ کی تعمیر کرنی ہو معاہدہ کی شرائط میں تجارتی نام مقامی
عملدرآمد کو داخل کرتی ہے یہاں پہلی عملدرآمد قانون کی اہمیت نہیں
رہتا اور نہ عدالت اس کو منظور کرے گی جبکہ وہ صریح قانون کے
خلاف ہو ورنہ فقہ عملدرآمد کے خلاف کوئی معاہدہ کر سکتے ہیں لیکن اگر
وہ کوئی ایسا معاہدہ کریں جس سے عملدرآمد منظور یا منظور کرنا گیا ہو
تو عملدرآمد ثابت کیا جاسکتا ہے تاکہ یہہہ دریافت کیا جائے کہ اس وقت
جبکہ اوہ قانون سے معاہدہ نہ کر رہے تھے ان کے پیش نظر کیا تھا پھر بھی اس
صورت ہو سکتی ہے جبکہ عملدرآمد فی نفسہ کوئی قانونی اثر نہ رکھتا ہو
بلکہ بطور کسی رواج کے شہادت یا دلی انطوری کے قانونی اثر رکھتا ہو
جبکہ کوئی مسئلہ حال کا عملدرآمد ثابت کیا جائے اور ثبوت ایسے زمانہ
کی بابت دیا جائے جس کی نسبت یہہہ خیال کیا جاسکے کہ اس میں ایسی
مدت مناسبت ہے جو ان کے علم میں ہو تو اس کی بنا پر یہہہ قیاس پیدا
ہوتا ہے کہ یہہہ عملدرآمد اصل کسی قدر کم اور جائز رواج کا استعمال
ہے اگر کوئی تردید یہہہ شہادت موجود نہ ہو تو کوئی فیصلہ جج راج کر سکتا
صادر کیا جائے صرف اس شہادت پر مبنی کیا جاسکتا ہے اگر اوہ قیاس
کی جو حال کے عملدرآمد سے پیدا ہو اس امر کے ثبوت سے تردید کیا
کہ کوئی قیاس پر رواج پیدا نہ ہو سکتا تھا تو عملدرآمد کا کوئی قانونی اثر
نہیں ہو سکتا۔

جبکہ یہہہ تجویز کی گئی تھی کہ ناقابل تقسیم ہونے والے عملدرآمد کی یا
کسی خاندان میں گزشتہ پچاس سال سے گھارہی تھی لیکن یہہہ ناقابل
تقسیم ہونے کے متعلق کسی رواج کے اسکان کے خلاف شہادت
تقریر کیا اسی تاریخ کی بابتہہ موجود تھی۔

قرار دیا گیا کہ رواج کی ضروری قدامت ثابت نہیں کی گئی تھی کہ
کسی شہادت ہندو خاندان کے اراکین جائداد کی تقسیم کا مطالبہ کر سکیں
مستحق ہیں اگرچہ کہ وہ قبضہ سے محروم کئے گئے ہوں۔

کسی مالک شریک کی جانب سے دیگر مالکان شریک کا محروم کیا
جانا مندرجہ ذکر کے خلاف نہ ہو گا تا وقتیکہ وہ اس سے واقف نہ ہوں
لیکن یا قبضہ دراصل محرومیت ہو سکتی ہے لیکن مالک شریک یہہہ ثابت
کر سکتا ہے کہ دیگر مالکان شریک کی محرومیت ایک موقع پر ہوئی تھی
اور ان کو اس کا علم کسی دوسرے موقع پر کرایا گیا تھا

محرومیت میں ایک ذہنی اور حقیقی عنصر موجود ہے۔ ایک مالک
شریک کی جانب سے اپنے مالکان شریک کی کسی جائداد سے قانونی
محرومیت اس کی نسبت ان کے حقیقی قبضہ کے اقبال کو مبرا
ہے محض ایسے حقیقی قبضہ سے اقبال محرومیت کو سافط کر کے لے کر
لے یہہہ قیاس کرنا ممکن ہونا چاہئے کہ اس میں محروم کرنے کا حق
نہ کہ کسی نسبت شامل تھا ایسی نسبت کا قیاس اس صورت میں
کیا جائے گا جبکہ یہہہ ثابت کیا جائے کہ محروم کرنے کی کوئی جائز قبضہ
پیش اور ثابت نہیں کی گئی تھی کیونکہ جائز قبضہ کی او قبضہ کی نسبت
میں ہمیشہ قیاس کیا جاتا ہے لیکن ایسے قیاس کی تردید ہو سکتی ہے
قبضہ کا دعویٰ حسب منشاء مد ۲۷۷ میں اول قانون میں دوسرا معائنہ
مندرجہ خاندانی جائداد میں حصہ یا نیچے حق کے نفاذ کا ایک طریقہ ہے
کافی کشور رائے بنام دہو منجائے رائے۔ انڈین لار بورڈ
کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ پر استدلال کیا گیا۔

کوئی نائس جو کسی شہر کے خاندان کے چند اراکین کی جائداد
کامل جائداد سے اسے متحدہ جزوی حصہ کی تقسیم کے لئے کہ محض اپنے
علیحدہ حصوں کی تقسیم کے لئے رجوع کی گئی ہو اس امر کے ثبوت پر
ناکام رہنی چاہئے کہ مدعیان میں سے کسی مدعی کا دعویٰ خارج المیہ
ہو گیا کوئی دلی اس جائداد کا قبضہ مال کرے جو اس کی ناقابل
کی ملک یا جزو مالک ہو تو ایک تہا بیت قوی قیاس یہہہ ہوتا ہے کہ قبضہ
نا قابل کی جانب سے حاصل کیا گیا ہے لیکن قیاس ناقابل تردید نہیں ہے

ایکٹ ابا بنہ شہرہ دفعہ ۵۳۔ سان جو کسی مفہم
من نخر بر کیا گیا ہو۔ جس فرق کا اقبال درج ہو اور
اوس کا قابل اوصاف نہ ہونا۔

کوئی رواج جس کوئی فرق استدلال کرے مفہم کے
واقعات سے متعلق ہوئے کے لئے کافی طور بر صاف اور غیر متنبہ
ہونا چاہئے لیکن انگلستان کے بلڈنگ کے تحت قواعد کو ہر دو
کے بلڈنگ سے مسلک کرنا چاہئے اور کسی فرق کو اوس رواج کی
جو اوس بلڈنگ میں بیان میں کیا گیا ہو ایک بارہ محدود رواج
مابستہ کر کے کی اجازت دیکھانی چاہئے۔

عبدالحسن خان بنام بی بی سونا ویرو۔ انڈین کیسز جلد ۴۳
صفحہ ۶۰۶ کی تعلیم کی گئی۔

دہم سنا ستر کی رو سے ایک ناقابل تقسیم جائیداد صرف اس امر
کے مطابق ہے بلکہ اوس سے ہمہ نظر ہونا ہے کہ وہ خاندان جس سے
اوس کا خلعت ہے متعلق ہو اور باس کی بنا پر قبضہ یا حقیقت کے
اقابل تقسیم ہونے کے خلاف کوئی قیاس پیدا نہیں ہو سکتا۔

ناقابل تقسیم ہونے کا قاعدہ چھوٹی جائیدادوں سے متعلق نہیں
ہے اور وہ کسی خاص جائیداد سے ملکہ ہو بطور ایک خاندانی رواج
کے قائم نہیں ہو سکتا۔

کسی جائیداد کی وراثت کے متعلق جس پر محض رہن کی بنا پر
نہ جس کوئی خاندانی رواج موجود نہیں ہو سکتا۔

راما کانسہ اس مہا پتر بنام شامندہ اس مہا پتر انڈین
سینٹریل صفحہ ۵۷ء راسد لال کیا گیا۔

کسی رواج کے سوالیہ مسلسل فیصلہ جات رواج مذکور کے
نوع کے متعلق تین شہادت ہیں

محمد ابراہیم و مختصر بنام شیخ ابراہیم و مختصر انڈین کیسز جلد ۶۰

صفحہ ۱۱۵ کی تعلیم کی گئی۔

گنجو لال بنام فتح لال۔ انڈین لار پورٹ کولکٹہ جلد ۱۵
صفحہ ۱۱۵ کی تعلیم کی گئی۔

رواج قائم ہونا چاہئے۔

خاص ملکہ آمد کے لئے جس سے وراثت کے معمولی قانون کی
ترمیم ہوتی ہو یہ لازمی ہے کہ وہ مذکورہ مسلسل ہونی چاہو
ہے کہ وہ صاف اور غیر متنبہ شہادت کے ذریعہ سے ثابت کیا جائے
صرف ایسی شہادت کے ذریعہ سے عدالتوں کو اوس کے وجود اور
امکا اطمینان دلایا جاسکتا ہے کہ اوس سے اوس کے قدیم اور
معیین ہونے کی مشروطگی تکمیل ہوتی ہے کیونکہ صرف انہی کے تسلیم
کئے جانے کی نسبت اوس کا قانونی حق بنتی ہے۔

(نظام پر بحث کی گئی)

عملہ آمد کو رواج کے متروک ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے
اس لفظ کے دو ملکہ مناسب معنی ہیں لیکن ان میں سے کسی کو
رواج کے ساتھ مخلوط نہ کرنا چاہئے۔ وہ ہر ملکہ ہر کرنے کے لئے استعمال

کیا جاتا ہے کہ عوام کی جانب سے ایک سان طور پر اور مسلسل کیا جاتا
حجب وہ اس معنی میں استعمال کیا جائے تو ملکہ آمد قانون کی

نہیں کہتا کہ قانون کی بہت حد اس میں حال ہوگی جبکہ اس اور مسلسل
وغیرہ ہونا ثابت کیا جائے جس صورت میں وہ بطور رواج کہ مشہور

ہوتا ہے وہ ہر ملکہ ہر کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے کہ یکساں
طور پر اور مسلسل کیا جاتا ہے اور کسی خاص مقام میں یا کسی خاص

تجارت یا پیشہ وغیرہ میں کسی ایسی مدت تک اس طرح کیا گیا ہے
وہ اس امر کو اغلب قرار دینے کے لئے کافی ہے کہ عوام اپنے معاہدات

اور معاہدہ کی نسبت اپنے تعلقات میں اوس کو بطور ایک معنوی شرط
یا قید کے اختیار کرتے ہیں جب ایسی صورت ہو تو عدالت جس کو

روح - اسحاق - سرور اباشوهر کی خبر سرور قتی جائداد
بہر سکر سکی ہے - بغیر دشاو غیر - بہر باد و صیف -

سچا یہ کہ قانون رواجی کے تحت کسی قوم کے عام طور پر ہے
 بہرہ افہامیاری نہیں ہے کہ اس جگہ اور غیر ملکی کو جو اس کے در اندازہ
 پہنچائی ہو وہ اس کے لئے اور اس لحاظ سے موزوں جگہ اور جگہ اور جگہ اور
 بین کوئی فرق نہیں کہ جہاں اس کا۔

دستاویز کو بغیر کے وقت اس کا کوئی حصہ نہ تھا کہ ملک ہو
 بیچارہ لکڑی کا کہا جانا چاہئے۔ اس امر کے تصفیہ کے لئے کہ آبادہ
 دستاویز بہ نامہ ہے یا وصیت نامہ یہ ضروری ہے کہ اس شخص
 کی تصفیہ کی استعداد بخیر کی جائے جس نے اس کی تکمیل کا ہوا
 اگر اس کی نسبت بہرہ ہو کہ اصل اس کے عین حبیان ہو
 ہو تو دستاویز بہ نامہ قرار دیا جائے اگر خلاف اس کے اسکا
 بہرہ منشا تھا کہ شرائط دستاویز اس کی ذات کے جوہر ہو
 اس کو وصیت نامہ قرار دینا چاہئے۔

محض الفاظ و نسبت سے دنیاوی و دینی نہیں پہچانی اگر
اہلب کی از حد نفی پریشانی ہو کہ اس جگہ ادا کا مکتوب لکھو

۱۵۹۹ " ماه ذی قعدة نام رمضان (لا محذور)

... واپس آئی تھی۔ یہاں پہنچ کر وہ اس وقت ۱۲۱۱ھ میں تھیں۔
 محمد رسول عام کے اندراج کی وقت تھی۔

مفتاح ہوشیار بورسے ہندو جاٹوں میں رسد لکھ کی بنیاد پر چھوٹی
رہتہ داران یکجہ می پہاؤنڈ کی بنیاد پر چھوٹی ہے

کسی روح کے وجود کی تائید ہندو، بولج، حامد، گرجا
سیہ، جی ہے تو وہ کافی سہل اس روح کا ہے تاوقتیکہ وہ
جو اس سے انکار کرنا ہے اس کی سرمد ذکر ہو۔

[illegible]

نامن تمام رفق و سنگد ان بن الر لود اٹ لادور ۱۴۰۴
لاور الر لود اٹ لادور (لاور)

—۔ بیوہ۔ انتقال۔ دراز۔ سبکدوش۔ عیالدار۔ بیوہ
عدم موجودگی۔ درجہ پنجم کے تاجپوش کی مٹاؤ اور
نواسی۔ ”بندہ“ و ”وارث“ آئندہ۔ ”یہ“ و ”وہ“ ایک
نہیں۔ پرگرنائی۔ ”پہنہ“۔

ترہ جس کر، راج کی مینا پر کس کا تھا، میرزا حق بن جو بیانی
ہو اور اس کے اعتبار سے اقبال اسی طرح محدود ہو جس طرح
تس بیوہ کے دو تیرہ ہیں جو اس قسم کی حقیقت پر روئے دہر مشائستہ
کبھی ہو اور اس کے نشی و چہیز مالی کا انوشہ نہ کبھی سہیل
بہنیں ہیں سبکی گرفتار نشی و چہیز ہو۔

کلمہ چھوٹی پیم سنام کا ولی و سیکلٹا مارا اپنا پید و نکلتش

کہا جاسکتا ہے۔

مرتبہ اسفاغی جو باند اور مہوہہ برقعہ حاصل کر سکے اور اگر رہن نامہ میں کوئی معین معاہدہ ہو کہ قرضہ نہ حاصل کر سکی صورت میں مرہن سود کا مستحق ہو گا تو وہ زر رہن بر سود کا دعویٰ کر سکتا ہے۔
موصول حینہ بام مسافہ سہری۔ آل انڈیا رپورٹر لاہور آباد
(الہ آباد) ۹۰۹
۱۹۲۳ء
۲۵۴
رہن۔ افٹاک۔ امرافع حتی افٹاک رہن طویل

مدت۔ سخت شرائط۔

کسی مرہن کو ایسی شرائط کے ذریعہ سے جو نامناسب یا سخت ہوں افٹاک کی ضمانت کرنے کی اجازت نہیں دیا جاسکتی کوئی معاہدہ جو وقت رہن ایک رہن اور مرہن کے مابین ہو اور رہن مذکور کو ناقابل افٹاک قرار دینے کے لئے موثر نہیں ہو سکتا مرہن کے ساتھ اس کے افٹاک کی بات نہ رہن کا حق شریک رہتا ہے خواہ اس کا حق افٹاک رہن کہلاتا ہے۔ حق افٹاک رہن کسی رہن کا اس اندر ضروری لازم ہے کہ وہ فریقین کے کسی حصہ سے ملے کے ذریعہ سے کہ رہن افٹاک نہیں کیا جاسکتا یا یہ کہ حق بچہ کسی خاص طریقہ کے یا خاص سخت شرائط کے استعمال نہ کیا جائے گا نہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر شرائط بکطرفہ ہوں اور اون سے افٹاک سے گریز کرنا یا باز رکھنا مقصود ہو تو کوئی رہن کی تائید کرے اور اس کو ان سخت شرائط سے محفوظ کرے جو نامناسب طور پر افٹاک کے مافع ہوں لیکن اس رقم میں دست اندازی نہ کی جائے جو مرہن کو زر اصل اور سود کی بابت نہ دراصل واجب الادا ہو جس کی کفالت میں رہن کیا گیا ہو۔

کوئی طویل مدت فی قرضہ بطور امرافع افٹاک رہن کے موثر نہیں ہو سکتی لیکن جب ایسی طویل مدت کے ساتھ دیگر شرائط موجود ہوں

حق افٹاک نہایت مشکل اور سخت ہو جائے اور اس کیساتھ ہی رہن کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے تو مرہن کو حق افٹاک رہن کو طویل کرنے کے لئے شرائط مذکور سے مستفید ہو سکی اجازت نہیں دیا جاسکتی لیکن ہر مفید خود اس کے واقعات اور حالات کے لحاظ سے یہ ہونا چاہئے۔ کوئی امر اس سے زیادہ خطرناک اور غلط نہیں ہے کہ اون نتائج کو جو ایک قسم کے واقعات سے اخذ کئے گئے ہوں ان واقعات اور حالات سے منسلک کیا جائے جو کسی دوسرے مقام پر ثابت کئے گئے ہوں۔

ایک رہن (۱۰۱) سال کی مدت کے لئے کیا گیا تھا اور پھر حق کی گئی تھی کہ مرہن اس مدت میں قابل ضمانت رہے گا اور اس سود کی ادائیگی میں جس پر فریقین رضامند ہوئے تھے حق تصرف و استعمال سے مستثنیٰ ہو گا اور یہ کہ مدت مذکور کے انقضائے بعد رہن تین گنا زر اصل ادا کر کے جائیداد مرہن کا قبضہ حاصل کر سکیا حق ہو گا۔ ایک مرتبہ یہ کہ کسی گئی تھی کہ رہن حساب فی ہزار منافع کی اگر کوئی ہو اور ایسی کا مستحق نہ ہو گا بلکہ یہ کہ مرہن رہن سے رہا باقی کا مطالبہ کر سکیا مستحق ہو گا۔ جائیداد مرہن کے خالص منافع کا اندازہ کیا گیا تھا اور وہ اس سود کی ادائیگی کے لئے کافی یا کیا گیا تھا جو واجب الادا ہونا طے ہوا تھا قرار دیا گیا کہ ہر کل معاہدات بطور ایک امرافع حتی افٹاک رہن کے موثر تھے اور یہ کہ رہن اس مدت کے قبل جو رہن میں مقیم کی گئی تھی افٹاک کا دعویٰ کر سکیا مستحق رہتا۔

درگاہ سنگہ بنام محمد رضا حسین خان۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۹۱۲۔ متہد پرشاد بنام محمد کبریا رائے۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۵۵۲۔ رام داس بنام سوامی دیال۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۵۵۲۔ سچین لال بنام کتور۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۲۲۲۔ سر لیب دیو بنام بچے سنگہ۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۵۰۔ محمد شیر خان

نہایت ناخوشروم بنیام گھنٹیاہم آئی انشیاہ پورٹر الہ آباد
۱۰۹۵
۱۹۳۲
۵۱۹
۱۹۰۷
راج پھنٹیاہم در شاہ خودی آگیا ہندو مت میں۔

صفتیں میری کی تکمیل نیک شہتی سے کی گئی ہو وہ یعنی کے
وہاں کو پاس نہ کرتا ہے لیکن وہ خیر الذکر اس بنا پر صلح نہ کرے
کرنے کے مجاز ہوتے ہیں کہ وہیں کی جھیل نیک شہتی سے نہیں کی گئی ہو۔
یوں ہی نام خدا بخش پہنچا دیکار و باتہ شہادۃ خیر و کا
حوالہ دیا گیا۔

آجاگزنگه نهام سپاسنگه - لایبور لایجر نیل و سپاس
(لایبور)

شہد علی رضی اللہ عنہما بقدرہ تجاری اغراض
یکے لئے شہد علی:

محبوب کوئی استحقاق کشندہ جو بہت ہی تھوڑے قطوار اسرار
کا مالک اور وہ قطوار کا نشانکار اپنی روزنی کمائے کے اور
قابل بہت سے کے لئے کافی نہ ہو اور وہ اپنی پرورش کا کوئی دوسرا
فدیہ نہ رکھتا ہو تو تجارت بین روپیہ و لکڑی کی غرض سے اس
مقتضی کرے تو خسرت کے نہ ہونے کی بنا پر منتقلی پر اعتراض نہیں
کیا جاسکتا۔

محمد حسن الدین بنام سید علی شاہ۔ انڈین لاپورٹ لاہور
۱۳۴۰/۲۰۰۰ لاہور لاہور ۲۰۰۰ (لاہور) ۲۰۰۰
— دراشتہ۔ نو اسہ۔ عورت کی جانب سے انتقال۔
حق امتیاز۔ ضلع لاہور کے کمرہ۔ دوہم نشانی
رواج کی رو سے نو اسہ اپنے انان کی جائداد سے اس بنا
پر محمد بنین ہو سکتا کہ اس کی مان اپنے باپ با نانی کے قبل
فوت ہو گئی تھی۔

قانون رواجی کی رو سے بیوہ کی حقیقت اپنی قیود کے تابع رہتی ہے جیسا کہ دہرم شاستر کے تحت یہی ہے۔

ہندو دیویوں کے اعتبار سے اسی حقیقت کی تصدیق کی جاتی ہے کہ
 سے ناقابل تفریق ہوتی ہیں اور ان کا جو داؤن ورتا ہے وہی ہندو
 دیوتا ہے جو اس کے وفات کے بعد ارب ہوتی ہے۔

کلیئر نے مجھے ٹیپ ٹیپ ٹیپ کا کولی ونگٹنار اسن ایامور نے

موجودہ جہرم شمس ترنواز سے اوس عورت کے لئے ہوئے
استغفار پر اعتراض کرنے کا جائز ہے جس کے جفتہ میں اوس کا نام
کی حقیقت ہو۔

اسی طرح ضلع کانگر کے گہرت میں ذرا سہ کو انتقالات پر
اعتراف حاصل ہے۔

لاہور میں بنیام راہو ہو۔ پنجاب ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ نے ۱۹۰۸ء میں
 دو کمرہ بنیام لاکھو۔ انڈین کمیونٹی ہلڈ اسٹریٹ، لاہور میں بنیام راہو
 ہو۔ انڈین کمیونٹی ہلڈ اسٹریٹ، لاہور میں بنیام راہو۔

گویندہ بنام نندو آل اند بابو رث لاہور ۲۳
(لاہور) ۵۷

پس از استقامتی قبیضه کا حوالہ نہ کیا جائے۔ سو وہ کامیاب رہے۔

مرتب اساعلیٰ بہ عائد اور امور کا حصہ حاصل نہ کر سیکے اور اگر
رہنما سے کوئی مباحثہ ہو تو فی الحال کیلئے صورت میں
میں ہوا تھا حق نہیں کا لوہ زور رہن برید کا دعویٰ کر سکتا ہے
کوئی مواخذہ دار مردم کے فیض جائداد و سرود میں کوئی

[illegible]

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

۱۱۰۰ ...
 ...
 ...
 ...
 ...

(الہ آباد)

۱۶۶۰

ہرین۔ بنیام کی ڈگری کے تحت ہرین کی جانب سے سوائے ہرین
کی ادائیگی ہرین کے لئے ہرین کے لئے ہرین کی جانب
سے ادا کیے جانے کا اثر ہے جو ہرین کے لئے ہرین کی جانب
۵ ماہ ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء

آپ بنیام کی ڈگری کے تحت ہرین کی جانب سے سوائے ہرین
کی ادائیگی ہرین کے لئے ہرین کے لئے ہرین کی جانب
سے ادا کیے جانے کا اثر ہے جو ہرین کے لئے ہرین کی جانب
۵ ماہ ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء

فرار و بگاڑا کہ ڈگری میں مساوی کوئی فیصد نہیں کی گئی
نہی جس کے اندر وہ رقم دیکھائی جائے جو سابقہ ہرین ہرین
تھی یہ حکم مرنہ ہرین کے لئے صادر کیا گیا تھا اور یہ
کہ ڈگری کے لئے ہرین کے لئے ہرین کے لئے ہرین کی جانب
سے ادا کیے جانے کا اثر ہے جو ہرین کے لئے ہرین کی جانب
۵ ماہ ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء

گوئی نانہ شکل بنام ست نارائن شکل (الہ آباد) ۱۳۴۹
سکیم لینڈنگ کی ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء
خدمت میں وطن کی اراضیات کا اسماعی مخالف قبضہ
اسٹریٹ میں کا حاصل ہونا۔

رہنہ میں سے ہرین کے لئے ہرین کے لئے ہرین کی جانب
سے ادا کیے جانے کا اثر ہے جو ہرین کے لئے ہرین کی جانب
۵ ماہ ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء

مادہ ہرین ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء
بیمہ لاریورٹ ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء
مبئی ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء

در بارہ ہرین ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء
و قیوم۔ در بارہ ہرین ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء
کمار سے ہرین کا ہرین ہونا۔ ہرین کی نسبت
آپ ہرین کے لئے ہرین کے لئے ہرین کی جانب
سے ادا کیے جانے کا اثر ہے جو ہرین کے لئے ہرین کی جانب
۵ ماہ ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء

اس دعوے میں جو صاحب زرہ ہرین کے لئے ہرین کے لئے ہرین کی جانب
سے ادا کیے جانے کا اثر ہے جو ہرین کے لئے ہرین کی جانب
۵ ماہ ۱۹۹۰ء ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء

سید ابوالکاسم علی نقی صاحب کرامت مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ اس کتاب میں
فوائد و مسائل کے ساتھ ساتھ ایک نیا اور اچھا نسخہ بھی ہے۔ یہ نسخہ
الطبعی و تقویتی ہے۔ یہ نسخہ ۱۹۱۹ء میں لکھا گیا ہے۔
(۱۹۱۹ء)

.....
کبریا کا کیا تمنا ہو کہ اس کی عبادت میں ہر لمحہ
اس کے کعبہ کی جگہ پر اس کی شمع برقرار رہے اور اس کی
قربانیاں قبول ہوں۔

[illegible]

تیسرا باب کیا کہنا فطرت علیٰ سنی سے فی ہنری اور فہامیج ہونی چاہا
 جو کہ سنی کی کہ اوں سے رہن سادہ کلام، میں پراوس سے
 ی حضرت مینی کی یہ جہاں کہنے غصہ کا لڑا ہوتا ہے
 مدد لالہ نام ہوگو ایسا اس مائتدین اریہ سے الہ آباد
 ۱۲۳۵ھ کی نقلہ کی گئی۔

لہذا مزار اُن چنانچہ مسجد کے آگے ایک ایسا دروازہ لگا دیا کہ

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

شش گلب کو شست "کااوتے مالکانہ بیہ ہونا ممکن ہے۔
 اور ہر بی گلب ہے کہ اس کو بیہ ہونا ممکن ہے۔
 اور ہر بی گلب ہے کہ اس کو بیہ ہونا ممکن ہے۔
 اور ہر بی گلب ہے کہ اس کو بیہ ہونا ممکن ہے۔

۱۲۔ ایسے نیکو بندوں پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رضا سے چاہا ہے اور وہ اس کے احکام کی راہ میں مزید کوشش کر رہے ہیں، ان کو بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجر ملے گا۔

۱۔ ہر شخص کے قابل ہو گیا ہے اور ہر بھائی بھائی کے لئے اگر کسی کو
 ۲۔ ان کی دہشت وہ ہلاک کیا گیا اور بولی بولی ہوئی اور ان کی
 ۳۔ ہر شخص کی گارانتی ہے اور کوئی شخص اس کا خلاف نہ کرے گا۔
 ۴۔ ہر شخص اور اس کا ہر شخص اور اس کی رشتہ داری سے اس کا
 ۵۔ اور ان کے ہر شخص سے اس کی رشتہ داری سے اس کا
 ۶۔ اور ان کی مالگاری میں کوئی شخص اس کا خلاف نہ کرے گا۔
 ۷۔ اور اس کے ہر شخص پر ہر شخص کا اور اس کے ہر شخص کا
 ۸۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۹۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۱۰۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا

۱۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۲۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۳۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۴۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۵۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۶۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۷۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۸۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۹۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا
 ۱۰۔ ہر شخص کا ہر شخص اور اس کے ہر شخص اور اس کے ہر شخص کا

ابنہ اسلام اور اسی وقت کے متعلق امامت کا مامون لے جس کو
 ائمہ صحابہ و ائمہ خیر اقی رشتہ بنائیں گے جابر یہ کہتے ہیں غرض
 حاصل ہوا اسلام مندرجہ رولہ اشارہ انجم و رضا بطور دہوانی سے
 مارو حاصل کیے تھے اور دوسرے مامون کہیں کہی جانے پہ پہیچیت
 قائم معانی و عوالت کے بغیر اوس حائد اوس کے فیصلہ کی بازداشت
 لے جس کو ابن نے ناجائز و ایفہ یہ نقل کیا تھا اور اس ضمنی
 استفادہ اس کے لیے رد و عیسیٰ کر سکتا ہے کہ حائد ابن امام کی
 تابع ابن اور یہ کہ اولیٰ کہ فیصلہ زمین لہا یا سکتا۔
 ولورس با نو بنام تو اب سببا صفر علی خان نکال لار پور
 جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۷ ناہین کیا گیا۔

اسی ہی اہم ہنہ و جبار گونا دیا اتنی کان الوری ناجو بارہ
 نور اسد کا مور انہیں اسلہ جادہ صنف ۶۶ کا کالو دیا گیا
 عدالتوں سے اس میں کتنے نقل الہ کے حضم قری کی حفاظت
 معاملہ میں زیادہ لحاظ انسانی داند کو کی حفاظت کا کام ہے اور
 اگر خود اس حال کنندہ امانت کے یہاں اس حال میں ہو تو
 ہو تو عدالتوں اس کی تحریک پر یہاں استعمال کے لئے وہ کو
 کے لئے دست اندازی کی کرن گی اس کا اس واقعہ کے لئے
 کے اس نظام سے اس کو خارج کرنے کی ایک وجہ ہو۔

[illegible][illegible]

سرت حند اگوش بنام ملک نظم (کتاب) ۱۳۸۵
شراکت - انقضا - تصفیہ سیادت - رقم کا بعد
باقی نمکناطرقہ تصفیہ

اگر شرکت فسخ ہو جائے اور حسابات مرتبہ بہر جائیں اور حصہ دار اس قدر قرضہ جان شرکت کی رقم ادا کر دے جو اس کو دینا چاہئے اور اپنا حصہ منافع حاصل کرے اس طرح حقوق اور ذمہ داران ادا ہو جائیں اور اس کے بعد کوئی مدیون خواہ اس وقت فراغوش کی گئی تھی یا بے قیمت خیال کی گئی تھی مدیون کی مفروضہ دیوالیگی کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے یا قیمت ہو جائے اور باقی مکمل آئے تو اس کو بھی باقیہ قرضین ابتدائی شرکت کے حصص کی نسبت سے منقسم کرنا چاہئے اگر برخلاف اس کے حساب نہ کیا گیا جو اور کوئی حادثہ نہ ہو کہ حصہ داروں نے متبادل کر لیا ہے تو صحیح جاہد کا یہ بہت کہ جو کوئی رقم باقی ہو سکے تو شرکت کی حساب بھی کی جائے۔

اچھو دھپیا سنگھ بنیام کیوان بابا جو نابھہ روٹنگم۔ اووہ اور
اگرہ لار پورٹ $\frac{9}{10}$ (اووہ) ۷۷۷
مسٹر۔ جی ایم لاجپا جی داتہ ہوندا۔ علیحدہ علیحدہ احکام

انڈین کسٹمز ایجنسی کی تشکیل کی گئی۔

بریکانی میاں بنام سکریٹری لارڈز اور انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ محمد احسان اللہ جوہری بنام امر چند کٹڈ۔ انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۹ کا حوالہ دیا گیا۔

محمد زین خان بنام نور الحسن خان۔ الہ آباد لارڈز جلد ۲۱ (الہ آباد) ۱۸۹

شرح اسلام۔ وقف۔ وقف نامہ کی تعبیر۔ وقف کا محرم اور کثرت و نفاذ۔ زر نقد کا حصہ آجائز ہوتا ہے۔ وقف کی تشخیص کے لئے دعویٰ۔ قانون میاں دساکٹ ۹ مانتہ ۱۹۰۸ ضمیمہ ۱۹۱۔ سعاد و سماعت کی امتیاز کا بنی طور پر نظر ہونا مدعی کا فرض۔ قانون کے اصول جو رد و فتنہ عورت سے متعلق ہوئے ہیں انکو کسی مردانہ اس بنام پر سماعت نہیں دیا جاسکتی کہ وہ مسخر ہے اور فنانا و نمذہب است نہیں ہے۔

اصغر علی بنام دلروس باؤنگم۔ انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ کا حوالہ دیا گیا۔

شرح اسلام کی رو سے زر نقد کا وقف جائز ہوتا ہے۔ کتاب امیر علی جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ (طبع چہارم) و کتاب امیر علی جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ (طبع تالی کی قطعہ کی گئی) ابوسعید خان بنام بانہ علی۔ انڈین لارڈز الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ کا حوالہ دیا گیا۔

حب کوئی دعویٰ یا درخواست باوجود اس قدر غلطی سے نہیں سمجھی جیسا کہ پو پوہ کام مدعی یا درخواست گزار کا ہوتا ہے کہ وہ عدالت کو ان حالات کا اطمینان دلا دے جو قانون کو جوئی طور پر نافذ ہونے سے روکیں گے۔

پوریا چندر امینڈل بنام آل کول مسواس۔ انڈین کسٹمز ایجنسی کی تشکیل کی گئی۔

وقف کی تشخیص کے دعوے میں بہ قرار دیا گیا تھا کہ وقف بنانا کا تکمیل کنندہ بہرہ جیٹ کے گھنٹا تھا کہ وہ آر او انڈین لارڈز جلد ۲ کا اسٹیکل کرے جبکہ اسٹیکل کامل علی اس بات کا حوالہ دیا گیا کہ ہا۔ ایک دستاویز کی تعبیر کرے یہ پہلا پہر ہوا تھا کہ تکمیل کنندہ نے اپنے آپ کو متولی مقرر کیا تھا اور وقف جائز ادیراوس کام ہند حسب سالی قائم ہوا اور یہ کہ اس نے یہہ قرار دیا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں ہر وقف کا عرض انجام دے گا اور ایسے کوئی اخراجات بردار نہ کرے گا اور نہ خالی انفراس کے لئے وقف بنانا کی مسیت ایسا کوئی خالی انتہا عمل میں لائیگا جو اس میں کمی پیدا کرنے پر مال ہو قرار دیا گیا تھا کہ وقف نامہ داس نا جائز کی وجہ سے کا احداث نہیں ہوا تھا اور وہ مدعیان پر واجب العمل تھا۔

واجب خان بنام عوین علی خان۔ انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۶۔ یہ مدعی بنام پیر پور لال۔ انڈین لارڈز الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۳۔ بائی مائی گاوی بنام نرن داس کلیان داس۔ انڈین لارڈز جلد ۲ صفحہ ۹۹۔ گشی داس بنام روپ لا انڈین لارڈز جلد ۲ صفحہ ۱۱۶۔ انڈین لارڈز جلد ۲ صفحہ ۱۱۶۔

۱۲) یہ کہ دستاویز کی تکمیل واجب نا جائز کی وجہ سے نہیں ہوتی ہتی اور اسکی تشخیص کی سجاد سماعت کا آخانیہ تاریخ تکمیل سے ہوتا تھا اور اسی حالت میں دعویٰ غرضی المیاد تھا۔

۱۳) یہ کہ وقف ختم نہ ہونے کی وجہ سے ناجائز نہ تھا کہ دستاویز تکمیل کنندہ کا بیان فیصد کی نو صبت میں غیر ثابتہ کرنے کے لئے کافی تھا۔

کتاب امیر علی جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ (طبع چہارم) کا حوالہ دیا گیا۔

تائیں اس امر کے انصرار کی کہ مدعی اس فصل کی مالیت کا
مستحق ہے جو کسی قطعہ ارضی بر لوئی گئی ہو قابل سماعت عدالت دیوانی
رام سنگہ بنام گمشدہ سگہ۔ انڈین گمشدہ سگہ ۱۹۲۳ء ص ۱۴۸
حسب کوئی زمیندار کسی کسی کو بھی بطور کسی قطعہ ارضی سے
بہرہ خاں کر کے کسی دوسرے شخص کو اس پر قبضہ دیدے اور وہ دوسرا
شخص اس پر فصل کوٹے کو خواہ اس کی کو زمیندار کے خلاف کوئی
چارہ کار حاصل نہ کر سکے وہ کوئی کسی اصول کی بنا پر کسی شخص کا
مطالعہ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ملکیت اس شخص کی ہوتی ہے جس
فصل کوئی ہو۔

مہر سنگہ بنام گمشدہ سگہ۔ الہ آباد لاہور نل ۱۹۲۳ء ص ۱۱۸
الہ آباد لاہور نل ۱۹۲۳ء ص ۱۱۸
عدالتوں کا اختیار سماعت۔ قابض باغ کی حقیقت کو تسلیم
کا دعویٰ۔ عدالت دیوانی کا اختیار۔
کوئی عدالت دیوانی مدعی کے اس حق کا استحقاق نہیں کر سکتی
ہے کہ وہ کسی باغ پر حسب ملک کہ باغ قائم رہے قابض رہ سکتا ہو
لیکن بہرہ فرار دینے کا اس کو کامل اختیار ہوتا ہے کہ مدعی باغ
کے درختوں کا مالک ہے۔

منابہ نام رنگ لال۔ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۵۹ کی حقیقت
راہہ لکنا پور بنام رام بہادر۔ الہ آباد لاہور نل ۱۹۲۳ء ص ۱۱۸
آئی انڈیا رپورٹر الہ آباد لاہور نل ۱۹۲۳ء ص ۱۱۸
عدالت ہائے دیوانی اور مال کا اختیار سماعت۔ دیکھو
قانون مجاہد سماعت ایکٹ ۱۹۱۹ء دفعہ ۵۔ ۳۳۷
عدم حوالگی مال کی بابتہ ریلوے کمپنی کے خلاف دعوے
دستاویز اور خطوط سفر۔ جواب دعوے میں گمشدگی
کا جواب دہی کر دینے میں قصور۔ دیکھو ملیٹنگ۔ ۵۷۲

محکمہ امداد تحقیقات فوجداری۔ سابقہ مقدمہ عدالت۔
سبھاوت۔ تائید استغاثہ۔ عاشریم اختلاف باغیچہ
امور۔ تمام کو ایمان تائید استغاثہ کو طلب کرنے میں
قصور۔ نتیجہ۔
بہرہ دانہ کہ ملزم کسی سابقہ فوجداری بادر سری کاردار
میں مستحقان یا مدعیان رہ چکے ہیں جو مستحقین کے خلاف
رجوع کی گئی نہیں۔ اس امر پر غور کرنے کے لئے مجسٹریٹ کے نظر میں
کو جائزہ دے گا کہ مستحقان ملزم کے خلاف عدالت کی وجوہ
لہ کئے تھے اور اس کے برعکس نہیں جو دشمنی مقدمہ سے داخل
فوجداری مقدمہ سے پیدا ہوئی ہے وہ مابقی دشمنی ہوتی ہے اور
سماعت یا کاسباب فریق ملزم کا سبب فریق کے خلاف اس کا
طور پر دشمنی محسوس کرے گا جبکہ اس کے برعکس صورت ہوگی۔
بہرہ جائز نہیں ہے کہ غیر اہل علم اختلاف یا غیر اہل علم امور کی
وجہ سے شہادت تائید استغاثہ کو منظور کیا جائے بجز اس کے کہ
مقدمہ کے واقعات کی علی سبیل الیدل وضاحت ہوتی ہو۔

ال گواہوں کی قیادت کی ایک حد ہونی چاہئے جن کی سماعت
کرنے کی کسی عدالت سے اسد علی گئی ہو اور کوئی شخص جو ملزم کے
مقدمہ اور واقعہ پر مبنی نہیں کی جاسکتی کہ ایک کٹر قیاد میں سے
ایک باغ کو گواہوں کو استغاثہ کی جانب سے طلب نہیں کیا گیا ہے۔
ملک معظ بنام نروتم۔ اور لاہور نل ۱۹۲۳ء ص ۱۱۸
(۱۹۱۵) ۵۷۶

عرضی دعوے کی زمین آباد امرتھانی میں منظر کیس کی
ہے۔ دیکھو ہرم شناستر۔ ۱۰۰۷
دعوے کی زمین۔ عدالت کا اختیار زمین کی زمین
دیکھو جوہر ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۱۳ء دفعہ ۵۔ ۳۳۷

مرزا انجمن بیک بنام مرزا رسول سنگ - اودہ لاہور
 ۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۶۸۷
 شریعہ اسلام کے بموجب قبضہ سے قیاس مجبوجہ
 ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۵۰ آرڈر ۱۔
 دھرم پیکٹ کے بموجب ملکیت سے عرضی دہ
 میں اسناد کو کیا جانا۔ وجوہ دعویٰ۔

شریعہ اسلام کے بموجب ہمہ رہائی کیا جاسکتا ہے اور
 یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ بذریعہ دستاویز رجسٹری سے عمل میں
 آئے لیکن ایسی شہادت موجود ہونی چاہئے جس سے ثابت
 ہو کہ اس کو قبول اور قبضہ کا انتقال باب ہو سکتا ہو
 یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنی جائداد اپنے بیٹوں کے نام سے
 دے دے اور ان کے قبضہ میں رہے جس سے جبکہ اس کی نیت
 یہ نہ ہو کہ وہ اس کے مالک بنیں مثلاً جب وہ اپنے واسن کو مال
 کرنا چاہتا ہو لیکن ہمہ کے باوجود اقرار کی عدم موجودگی میں
 شریعہ اسلام کے بموجب ہمہ کا قیاس جس قبضہ کے واقعہ سے
 نہیں کیا جاسکتا۔

ملکیت قانون اور واقعہ کا ایک مخلوط سوال ہوتا ہے
 اس میں مدعی کو جو ملکیت سے اسناد کرے عرضی دعویٰ میں ایسے
 واقعات درج کرنے چاہئیں جن سے سبب مشاعر فقرہ (دھرم)
 رول آرڈر کے مجموعہ ضابطہ دیوانی ملکیت کا اوجا جائز ہوتا
 خلیل اللہ شاہ بنام عوض علی۔ اودہ کیس ۱۳۶۲ آل انڈیا
 رپورٹر اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۵۱۸
 دعوایہ کے لئے دیکھو ضابطہ دیوانی ایکٹ
 ۵ باب ۵۰ آرڈر ۲۲ رول ۳۔
 ضابطہ افکار بہن کا دعویٰ۔ ابتدائی ڈگری کی

ناراضی سے مراد قطع ڈگری کا صدور۔ مراد ضابطہ
 ڈگری کی ناراضی سے مقصود ہو سکتا ہے۔
 حیدر افکار کے ریس سکد سوٹ، بین قضاوی ڈگری صادر ہونے
 کے قبل ابتدائی ڈگری کی ناراضی سے مراد کیا جائے تو عموماً
 میں مدعی ڈگری نہ کر کے اس مراد کے تحت ہر دفعہ دہ نہیں
 کیا جاسکتا کہ وہ قضاوی ڈگری کی ناراضی سے ہی مراد ہے۔

راجہ بیٹہ، امی دمال بنام محمد میر خان اور دادر
 لاہور ٹ (۵۱۰۹) ۶۴۵
 دہم سوٹ۔ رجسٹرڈ میں سے کی گئی تھی۔
 میں رجسٹرڈ کے روبرو دوسری درخواست۔
 مجسٹریٹ کا فرض۔

سب کوئی اور ہم چھوٹی میں سے لگا باہا پولیس کی ایڈیٹ
 میں چھوٹا بتایا گیا ہے تو وہ اس کا معنی ہوتا ہے کہ پورٹ کی
 صاحب ہر اعتبار سے رہنے کے لئے رجسٹرڈ کے روبرو درخواست
 میں کرے جسٹریٹ کو بہ درخواست اسناد خانہ کے طور پر
 کرنی چاہئے اور مستعین اس کا معنی ہوتا ہے کہ ان اشخاص کو خلاف
 الزام بن کھینچا کی جائے کی اس لئے شکایت کی تھی ورنہ
 اس کا حلف بیان قلمبند کیا جائے اور اسناد خانہ خارج کیا جائے
 جو گنبد نہایت مکرر بنام ملک حطلم۔ امین لاہور ٹ کلنگہ
 جلد ۴ صفحہ ۱ کی تعلیم کی گئی۔

شہد کشر مشر بنام مالیکا مسر۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء
 کرین لاہور ٹ (۱۲۷۳) (پیشہ)
 عدالتوں کا اختیار سماعت۔ فصل کے متعلق حقیقت
 کے استقرا کی نالش۔ عدالت کا دعوایہ کا
 اختیار سماعت۔

قانون اڈمنسٹریشنل ایکٹ ۱۸۸۳ء دفعہ ۵۲۔

قانون اڈمنسٹریشنل ایکٹ ۱۸۸۳ء باب ۱۹۱ دفعہ ۱۱۱۔

قواعد و درجہ اس گورنمنٹ کے عہدے کے ہونے کا

۳ (۳) درجہ ۱۱۱ اس گورنمنٹ کے عہدے کے ہونے کا

منصوب کیا گیا ہو۔ محنتناہ جوائنٹسٹریشنل کو احباب

ہوں۔ سمار کا طریقہ زوائین موصولہ کی تعبیر۔

کسی جاندار کے اہتمام کی صورت میں جو یکم اپریل ۱۹۱۱ء کے

قبل شروع ہوا ہو تو اس کو اڈمنسٹریشنل کو وصول ہونی چاہئے

منزور کہ فیصلہ شدہ کی مالیت پر فیصدی ہے جس طرح اس نے تقسیم

کے قبل اون کو وصول کیا ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر وصول یا کی کے

موجود جاندار کی مالیت میں اضافہ ہو تو اس کو وصول کیسٹن کے زیادہ

رقم ملنی ہے اور اگر جاندار کی مالیت میں کمی ہو تو اس کے کیسٹن میں

مناسبتی رافع ہوتی ہے۔

جبکہ جسٹس شویپ کسی قانون موضوعہ کی تعبیر کا پہلا اصول

یہ ہے کہ الفاظ کی عمومی تعبیر کی جائے اور صرف اون صورتوں میں

میں بین الفاظ کی ایک سے زیادہ عمومی تعبیر ہو سکتی ہو عدالت کو

مفہوم دیا جائے کہ اس کے لئے کسی خارجی امر پر غور کرنا چاہئے۔

اڈمنسٹریشنل درجہ ۱۱۱ اس بنام وی۔ وی رامیا۔ درجہ ۱۱۱

لاہور ۱۱۱۔ درجہ ۱۱۱ اس بنام وی۔ وی رامیا۔ درجہ ۱۱۱

اڈمنسٹریشنل درجہ ۱۱۱ اس بنام وی۔ وی رامیا۔ درجہ ۱۱۱

قانون اڈمنسٹریشنل ایکٹ ۱۸۸۳ء باب ۱۹۱ دفعہ ۱۱۱ کے

تحت نوٹس کا جاری کیا جانا۔ دیگر قانون اتھال

جاندار ایکٹ ۱۸۸۳ء باب ۱۹۱ دفعہ ۵۵۔ ۱۳۲۵

قانون ازواج مکرہ جوگان ہندو ایکٹ ۱۸۸۳ء باب ۱۹۱ دفعہ ۱۱۱

دفعہ ۵۔ ازواج مکرہ کا اثر۔ آبادی کی جاندار میں

سورہ کی وراثت کا حق زائل ہو جاتا ہے۔

کسی ہندو ۱۸۸۳ء کا اس کے ازواج مکرہ کی بنیاد اس کے

بیٹے کی جاندار میں حق وراثت زائل نہیں ہوتا۔

اکوڑ اسٹوڈنٹ بنام پوریانی۔ وکیل پر پورٹ جلد ۱۱۱ صفحہ ۱۱۱

شیویرن ہونہ بنام پوریانی۔ وکیل پر پورٹ جلد ۱۱۱ صفحہ ۱۱۱

ماسپا بنام راباوا۔ انڈین لارپورٹ جلد ۱۱۱ صفحہ ۱۱۱

حارپرودا بنام کاشی۔ انڈین لارپورٹ جلد ۱۱۱ صفحہ ۱۱۱

لکشمی ساسا بنام شیو ساسا ملائی۔ انڈین لارپورٹ جلد ۱۱۱

جلد ۱۱۱ صفحہ ۱۱۱ کا حوالہ دیا گیا۔

مسماہ بالی بنام نروہن گوپے۔ سٹین لارپورٹ جلد ۱۱۱

قانون اسٹامپ ایکٹ ۱۸۹۹ء دفعہ ۱۱۱

حساب آیا اقرار صحت ذمہ ہوتا ہے۔ نیت۔

اس امر پر غور کرنے کے لئے لگایا کوئی دسواں زبرد اجنبیہ

قانون اسٹامپ کے مفہوم میں اقرار صحت و صحت عدالت کو اپنا

خیال دستاویز اور گروہ پیش کے حالات پر غور کرنے ہوئے۔ اس

سوال پر مدد کی کرنا چاہئے کہ وہ نیت کیا تھی جس کے ساتھ ساتھ

دیگی تھی یعنی یہ کہ آیا یہ مقصود تھا کہ وہ محض اقرار اور ادا کرنا

وعدہ ہو جس کو مقصد غلط شہادت میں استعمال کیا جائے یا

آبادہ کسی دوسری حالت و جہ کے لئے دیگی تھی۔

جب کسی دستاویز پر کسی شخص کی شہادت ملتی ہو مگر ساتھ

اوس میں دوسرا انداز ہو تو اس میں جن سے یہ نتیجہ اخذ کرنا

ہو کہ نیت یہ تھی کہ فرد حساب مرتب کیا جائے یا ہر جانب کی ادائیگی

14

ہر ناجائز و عمو سے لازمی طور پر عدالت پر فریاد کرنا
مقرر ہوتا۔

چونکہ راجہ راجہ گورکھ سنگھ نے اس کا جواب دیا تھا۔ انہیں لالچ
(پیشہ)

۱۰۹۶ (چوتھہ) ^{۱۰۹۶} قانون الواب بنگال ایکٹ ۱۸۹۶ (بنگال کونسل) چوتھہ

دخوات، ۴۵۳۵۔ بکیر قوانین و شرائع بنیال کی کتاب
برائے شہرہ ۱۸۸۵ء و دفاتر ۳۵۳۵-۱۵۳۵۔

فانون اعتماد سماعت مال بمبئی ایکٹ۔ اربابہ ۱۸۶۶ء
وضع المجمع بمبئی مالگزاری اور اصبی بمبئی ایکٹ ۱۸۶۹ء

وضع ۲۰۲۰ء کی درخواست جو نامعلوم کی گئی ہو۔
مراخو کرنے سے قاصر رہنا۔ استقرار کی نالاش اور

اس کا قابل پذیرائی ہو نا۔
 مدعی نے جو کچھ جابجاء اور کاغذ پر تہا قبضہ حاصل کرنے سے قاصر

رہنے کی وجہ سے کلکٹر کے پاس سند کے لئے درخواست کی درخواست

کے وقت مدعی کے بائنے نے اپنی حقیقت ثابت نہیں کی تھی اور جہاں

اور ایک مسند کے عطا کئے جانے کی ناشر رجوع کی تھی۔
 فرار ہو گیا کہ چونکہ مدعی سند عطا کرنے کی مسنت کلہ کی نامزد

کئی ناراضی سے سخت دفعہ ۲۰۲ مجبوراً مالگزی اری اور اضی بمبئی مرا فیکہ کے
سے قاصر رہا تھا اس کا دعویٰ حسب احکام دفعہ ۱۱ قانون اخذ

سماعت مال کئی مجموعہ سماعت تھا۔
پیش اسرار کم کہ اس مقام صاحبہ نے یہ سننے کی آواز

ریورڈ میجر (ایس پی سی) ۲۳/۱۱/۱۹۶۱

چنین ہوتا۔

چونکہ در امور روحانی کو شش ماہہ و چھ ماہہ ہر سال ہوتا ہے۔

دخوات ۴۳۴، یکمیز تو قانون خرا عیان بنکال ایکٹ
برائے شہر ۸۸۸ و دخوات ۴۳۵، ۱-۱۵

وضع ۲۰۲۰ء میں کی درخواست جو نامعلوم کی گئی ہو۔
مراؤ کرنے سے قاصر رہنا۔ استحقاق کی نالیٹ اور

ربیعہ کی وجہ سے کلکٹر کے پاس سند کے لئے درخواست کی درخواست

اور ایک مسند کے محلے کے جانے کی ناش روجہ کی تھی۔

سماعت مال کی ممنوع السماعت تھا۔

دفعہ ۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس
کلکٹر کے اختیار میں ہے۔ عدالت دوائی یا کلکٹر کے پاس
مراعات میں کر سکتی ہے۔ برقی مالٹا کا کلکٹر کے علم
کا کیا۔ بدینہ۔ جو منقسمہ ہوئی میں سرنگہ۔ ۱۷۱ کے
خلاف ڈگری۔ بہن انتہائی خاص و عام کا آنا
منزلہ کیا جاسکتا ہے۔

نارت۔ حال اراضی بنیلکھنہ کی وجہ سے من کی طرف سے
نظامت کیے میں سے جو بہ قانون مذکور سے نہ کا گیا ہے۔
انتظام میں لایا۔ اس کا سب سے پہلے اس کے اختتام سے پہلے
میں سے کیا گیا۔ یہ حق ہے جو اس کے لئے اور کوئی عدالت دیو
اس میں شامل ہیں اس کے اختتام سے پہلے اس میں کر سکتا ہے۔

دفعہ ۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس
کلکٹر کے اختیار میں ہے۔ عدالت دوائی یا کلکٹر کے پاس
مراعات میں کر سکتی ہے۔ برقی مالٹا کا کلکٹر کے علم
کا کیا۔ بدینہ۔ جو منقسمہ ہوئی میں سرنگہ۔ ۱۷۱ کے
خلاف ڈگری۔ بہن انتہائی خاص و عام کا آنا
منزلہ کیا جاسکتا ہے۔

کلکٹر کے اختیار میں ہے۔ عدالت دوائی یا کلکٹر کے پاس
مراعات میں کر سکتی ہے۔ برقی مالٹا کا کلکٹر کے علم
کا کیا۔ بدینہ۔ جو منقسمہ ہوئی میں سرنگہ۔ ۱۷۱ کے
خلاف ڈگری۔ بہن انتہائی خاص و عام کا آنا
منزلہ کیا جاسکتا ہے۔

کلکٹر کے اختیار میں ہے۔ عدالت دوائی یا کلکٹر کے پاس
مراعات میں کر سکتی ہے۔ برقی مالٹا کا کلکٹر کے علم
کا کیا۔ بدینہ۔ جو منقسمہ ہوئی میں سرنگہ۔ ۱۷۱ کے
خلاف ڈگری۔ بہن انتہائی خاص و عام کا آنا
منزلہ کیا جاسکتا ہے۔

کلکٹر کے اختیار میں ہے۔ عدالت دوائی یا کلکٹر کے پاس
مراعات میں کر سکتی ہے۔ برقی مالٹا کا کلکٹر کے علم
کا کیا۔ بدینہ۔ جو منقسمہ ہوئی میں سرنگہ۔ ۱۷۱ کے
خلاف ڈگری۔ بہن انتہائی خاص و عام کا آنا
منزلہ کیا جاسکتا ہے۔

تیس گاموں کی ڈگری خود مستحق تھا جسے فغان میں اپنے حصہ وصول
کر لے گا۔

(۳) یہ کہ جس اس واقعہ سے کہ گاموں کی ڈگری میں اپنے حصہ وصول
لے کر جس میں وہ سرنگہ جسے باروں کا احب تھا۔ یہ حیثیت
ماندہ اس کے۔ انی عنوان میں کسی طرح ازراہ و تقریر میں ہوگی
برائے نام اس بنام جو انا رسد۔ الیاد لاجرٹل ۱۷۱-۱۷۲
آنا انا بار پورٹل الیاد ۱۷۱-۱۷۲ آنا انا پورٹل الیاد ۱۷۱-۱۷۲
(الہ آباد) ۱۷۱-۱۷۲

انہ مال جادو آید ۱۷۱-۱۷۲ یا یہ ملک سے دفعہ ۱۷۱-۱۷۲

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

۱۷۱-۱۷۲ ڈگری کی تحصیل کلکٹر کے پاس

تبع چندی رساله بنام پرومونی چو ویرانی - اندیشین لار پورٹ
کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۸۵ پر جو گویند رساله بنام گو گویند رساله
اندیشین لار پورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۲۷ - شکر رساله بنام سرگزشت
اندیشین لار پورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۷۲ و امبکات و باس بنام
شکر رساله - اندیشین لار پورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۷۸ و استند و کلکتہ
سستیارام بنام رام پرشاد - اندیشین کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵
موجی لاله بنام لنگر مساجی - اندیشین لار پورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲۱
و داساسامی آنر بنام گننامانی ناچاریا - اندیشین کلکتہ جلد ۵ صفحہ
۸۵ و کاحوالہ دیگیا۔

سیرجی محل مرلیہم شندیک بنام تہنہ ملاطافتی مدراس لاجریل
۲۵ لاویکی ۱۸ مدراس ویکلی فوٹس ۱۹۳۴ -
۶۹۹ ۳۸۵

۱۳۹۹ (مدراس)
۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹

قانون انحصار قانون پیشہ انکسٹریا بابت ۱۸۶۹ء دفعہ ۳۴
۳۴ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ یا بابت ۱۹۱۵ء دفعہ ۶۱
۶۱ عہدہ جارج ٹیڈ فیم باب ۶۱ دفعہ ۱۰۶ کسی شخص کو
دلائل کی ہرست میں درج کرنے کا حکم دیکھو
کا اختیار دست اندازی عام اصولی۔

اگر دوسرے کثرت حج کسی شخص کا نام دلا تو اس کی ہر سب سے بڑی
 کوشش تو یہ تھی کہ اس کو رٹ لگوانے کے ساتھ امتیازِ رت کی بنا پر جو خرچہ ۱۰۰
 گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی بنا پر اسے حاصل ہو رہا ہے وہ اس کے
 زیرِ کتبہ ہے۔

1990 1991 1992 1993 1994 1995 1996 1997 1998 1999 2000 2001 2002 2003 2004 2005 2006 2007 2008 2009 2010 2011 2012 2013 2014 2015 2016 2017 2018 2019 2020 2021 2022 2023 2024 2025 2026 2027 2028 2029 2030 2031 2032 2033 2034 2035 2036 2037 2038 2039 2040 2041 2042 2043 2044 2045 2046 2047 2048 2049 2050 2051 2052 2053 2054 2055 2056 2057 2058 2059 2060 2061 2062 2063 2064 2065 2066 2067 2068 2069 2070 2071 2072 2073 2074 2075 2076 2077 2078 2079 2080 2081 2082 2083 2084 2085 2086 2087 2088 2089 2090 2091 2092 2093 2094 2095 2096 2097 2098 2099 2100 2101 2102 2103 2104 2105 2106 2107 2108 2109 2110 2111 2112 2113 2114 2115 2116 2117 2118 2119 2120 2121 2122 2123 2124 2125 2126 2127 2128 2129 2130 2131 2132 2133 2134 2135 2136 2137 2138 2139 2140 2141 2142 2143 2144 2145 2146 2147 2148 2149 2150 2151 2152 2153 2154 2155 2156 2157 2158 2159 2160 2161 2162 2163 2164 2165 2166 2167 2168 2169 2170 2171 2172 2173 2174 2175 2176 2177 2178 2179 2180 2181 2182 2183 2184 2185 2186 2187 2188 2189 2190 2191 2192 2193 2194 2195 2196 2197 2198 2199 2200 2201 2202 2203 2204 2205 2206 2207 2208 2209 2210 2211 2212 2213 2214 2215 2216 2217 2218 2219 2220 2221 2222 2223 2224 2225 2226 2227 2228 2229 2230 2231 2232 2233 2234 2235 2236 2237 2238 2239 2240 2241 2242 2243 2244 2245 2246 2247 2248 2249 2250 2251 2252 2253 2254 2255 2256 2257 2258 2259 2260 2261 2262 2263 2264 2265 2266 2267 2268 2269 2270 2271 2272 2273 2274 2275 2276 2277 2278 2279 2280 2281 2282 2283 2284 2285 2286 2287 2288 2289 2290 2291 2292 2293 2294 2295 2296 2297 2298 2299 2300 2301 2302 2303 2304 2305 2306 2307 2308 2309 2310 2311 2312 2313 2314 2315 2316 2317 2318 2319 2320 2321 2322 2323 2324 2325 2326 2327 2328 2329 2330 2331 2332 2333 2334 2335 2336 2337 2338 2339 2340 2341 2342 2343 2344 2345 2346 2347 2348 2349 2350 2351 2352 2353 2354 2355 2356 2357 2358 2359 2360 2361 2362 2363 2364 2365 2366 2367 2368 2369 2370 2371 2372 2373 2374 2375 2376 2377 2378 2379 2380 2381 2382 2383 2384 2385 2386 2387 2388 2389 2390 2391 2392 2393 2394 2395 2396 2397 2398 2399 2400 2401 2402 2403 2404 2405 2406 2407 2408 2409 2410 2411 2412 2413 2414 2415 2416 2417 2418 2419 2420 2421 2422 2423 2424 2425 2426 2427 2428 2429 2430 2431 2432 2433 2434 2435 2436 2437 2438 2439 2440 2441 2442 2443 2444 2445 2446 2447 2448 2449 2450 2451 2452 2453 2454 2455 2456 2457 2458 2459 2460 2461 2462 2463 2464 2465 2466 2467 2468 2469 2470 2471 2472 2473 2474 2475 2476 2477 2478 2479 2480 2481 2482 2483 2484 2485 2486 2487 2488 2489 2490 2491 2492 2493 2494 2495 2496 2497 2498 2499 2500 2501 2502 2503 2504 2505 2506 2507 2508 2509 2510 2511 2512 2513 2514 2515 2516 2517 2518 2519 2520 2521 2522 2523 2524 2525 2526 2527 2528 2529 2530 2531 2532 2533 2534 2535 2536 2537 2538 2539 2540 2541 2542 2543 2544 2545 2546 2547 2548 2549 2550 2551 2552 2553 2554 2555 2556 2557 2558 2559 2560 2561 2562 2563 2564 2565 2566 2567 2568 2569 2570 2571 2572 2573 2574 2575 2576 2577 2578 2579 2580 2581 2582 2583 2584 2585 2586 2587 2588 2589 2590 2591 2592 2593 2594 2595 2596 2597 2598 2599 2600 2601 2602 2603 2604 2605 2606 2607 2608 2609 2610 2611 2612 2613 2614 2615 2616 2617 2618 2619 2620 2621 2622 2623 2624 2625 2626 2627 2628 2629 2630 2631 2632 2633 2634 2635 2636 2637 2638 2639 2640 2641 2642 2643 2644 2645 2646 2647 2648 2649 2650 2651 2652 2653 2654 2655 2656 2657 2658 2659 2660 2661 2662 2663 2664 2665 2666 2667 2668 2669 2670 2671 2672 2673 2674 2675 2676 2677 2678 2679 2680 2681 2682 2683 2684 2685 2686 2687 2688 2689 2690 2691 2692 2693 2694 2695 2696 2697 2698 2699 2700 2701 2702 2703 2704 2705 2706 2707 2708 2709 2710 2711 2712 2713 2714 2715 2716 2717 2718 2719 2720 2721 2722 2723 2724 2725 2726 2727 2728 2729 2730 2731 2732 2733 2734 2735 2736 2737 2738 2739 2740 2741 2742 2743 2744 2745 2746 2747 2748 2749 2750 2751 2752 2753 2754 2755 2756 2757 2758 2759 2760 2761 2762 2763 2764 2765 2766 2767 2768 2769 2770 2771 2772 2773 2774 2775 2776 2777 2778 2779 2780 2781 2782 2783 2784 2785 2786 2787 2788 2789 2790 2791 2792 2793 2794 2795 2796 2797 2798 2799 2800 2801 2802 2803 2804 2805 2806 2807 2808

۲۷۸
بانی اور شری -
لاہور انتظامی اور فنی بندیکہ ایکٹ ۱۹۰۷ء

معاہدہ کہ اگر آسامی حائد کو نقصان کرے تو مختلہ زمین کے ہونے کو
مالک کو ایک ربع بطور نذر کے زمیندار کو دیا کرے گا اور مختلہ زمین
کا نام درج رجسٹر اور باجیاں لگا اور اگر وہ اس کی تعمیل نہ کرے تو اسے
ناجائز ہو گا اور آسامی زمیندار کو ادائیگی لگانا ہو گا۔
قرار دیا گیا (۱) کہ لکھنؤ احکام و قضاۃ ۱۹۱۰ قانون استغاثہ
جائداد و ہبہ معاہدہ جائز ہے۔

۱۹۱۱ء کو سماجی بیام شدہ چرن مندی۔ انڈین کیسز علیحدہ
صفحہ ۱۵۸ کی تعلیم کی گئی۔

(۲) ۱۹۱۱ء کے معاہدہ ایسا تھا جو راجہ کے ساتھ ساتھ قائم
رہتا تھا اور قابض بیڈ پر دوران زمانہ قیام ہونے کے پابندی لازم
سمندر کریم لالہ بنام بن چنڈرا بال۔ کلکتہ لاجر نیل ۱۹۱۳ء
آل انڈیا رپورٹ کلکتہ ۱۹۱۳ء (کلکتہ) ۱۹۱۳ء

دفعہ ۱۸۱ جانا اور کاٹا ہری مالک کے خلاف
ڈگری کی تحصیل میں بیام کیا جانا۔ شستری کی پیشیت۔
حائد کا اصلی مالک کی تحریر پر بیڈ یون ڈگری کے
نام درج کیا جانا۔ اصلی مالک آنا اعتراض کر سکتا ہے۔
امراٹھ تصریح مخالفت۔

مدعی علیحدہ سے منازعہ جانا اور ایک قبیلہ بیام میں خرید ہی تھی
مدعی جس نے کئی سال قبل جانا و بیڈ یون ڈگری کے نام درج
راوی نہیں اب مدعی علیحدہ کے خلاف اسے تفرار کے لئے دعوے کیا ہے
کہ جانا و بیڈ یون ڈگری کی زمین بلکہ دوس کی ملک تھی۔

قرار دیا گیا (۱) کہ کوئی ایسا امر موجود نہ تھا جس کی بنا پر
مدعی علیحدہ کو تحقیقات کرنی چاہئے تھی اور بیڈ یون ڈگری جو کہ جائداد
کا طابہری مالک تھا اس لئے وہ اصول صمد دفعہ ۱۸۱ تانہ ۱۸۱
صمد و مدعی ہر مقدمہ سے متعلق تھا۔

(۲) ۱۹۱۱ء کے معاہدہ ایسا تھا جو راجہ کے ساتھ ساتھ قائم
رہتا تھا اور قابض بیڈ پر دوران زمانہ قیام ہونے کے پابندی لازم
سمندر کریم لالہ بنام بن چنڈرا بال۔ کلکتہ لاجر نیل ۱۹۱۳ء
آل انڈیا رپورٹ کلکتہ ۱۹۱۳ء (کلکتہ) ۱۹۱۳ء

دفعہ ۱۸۱ جانا اور کاٹا ہری مالک کے خلاف
ڈگری کی تحصیل میں بیام کیا جانا۔ شستری کی پیشیت۔
حائد کا اصلی مالک کی تحریر پر بیڈ یون ڈگری کے
نام درج کیا جانا۔ اصلی مالک آنا اعتراض کر سکتا ہے۔
امراٹھ تصریح مخالفت۔

مدعی علیحدہ سے منازعہ جانا اور ایک قبیلہ بیام میں خرید ہی تھی
مدعی جس نے کئی سال قبل جانا و بیڈ یون ڈگری کے نام درج
راوی نہیں اب مدعی علیحدہ کے خلاف اسے تفرار کے لئے دعوے کیا ہے
کہ جانا و بیڈ یون ڈگری کی زمین بلکہ دوس کی ملک تھی۔

قرار دیا گیا (۱) کہ کوئی ایسا امر موجود نہ تھا جس کی بنا پر
مدعی علیحدہ کو تحقیقات کرنی چاہئے تھی اور بیڈ یون ڈگری جو کہ جائداد
کا طابہری مالک تھا اس لئے وہ اصول صمد دفعہ ۱۸۱ تانہ ۱۸۱
صمد و مدعی ہر مقدمہ سے متعلق تھا۔

مدعی نے مدعی علیحدہ سے کچھ زیادہ اور خریدنے کا معاہدہ کیا
لیکن اس کے قبل دفعہ ۱۸۱ قانون آرائش کلکتہ کے تحت جانا
کے ایک بڑے حصہ کے متعلق ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا لیکن کوئی
فریٹ اس سے آگاہ نہ تھا جب مدعی کو اس واقعہ کا علم ہوا تو اس
نے اس متفرار کے لئے بیع کا معاہدہ کا صمد اور خریدی ہوئی تھا

مدعی نے مدعی علیحدہ سے کچھ زیادہ اور خریدنے کا معاہدہ کیا
لیکن اس کے قبل دفعہ ۱۸۱ قانون آرائش کلکتہ کے تحت جانا
کے ایک بڑے حصہ کے متعلق ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا لیکن کوئی
فریٹ اس سے آگاہ نہ تھا جب مدعی کو اس واقعہ کا علم ہوا تو اس
نے اس متفرار کے لئے بیع کا معاہدہ کا صمد اور خریدی ہوئی تھا

ماہ ۱۹۳۳ء ضمیمہ اول عدالت ڈگری انحصار
رہن مقررہ تختہ قانون انتقال جائیداد بعد
معدور ڈگری درجہ علیہ کم وفات کا امر۔ زبردہن
کا امانت داخل کر کے کی درخواست اور اسکی
نوٹ بننا مبادی سماعت۔

آرڈر ۲۲ رول ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کارروائی تفصیل
سے متعلق نہیں ہے۔ بہرہ صرف اس وقت متعلق ہوتا ہے جب
قبل معدور ڈگری قطعی خواہ وہ عدالت استناد کی ماعدالت امر
کی ہر جیسوی صورت ہو مدعی علیہ فوت ہو جائے۔

تحت دفعہ ۲۹۳۔ قانون انتقال جائیداد صرف ایک
ڈگری انفکاک رہن صادر ہوئی ہوتی اور ایسی ڈگری کے مطابق
امانت داخل نہ ڈگری کی درخواست کارروائی تفصیل میں پیش
کی گئی ہوتی اس سے آرڈر ۲۲ رول ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق
نہیں ہے۔

حق انفکاک جو عدالت سے قرار دیا گیا ہو اس لفظ کے
عام معنی کے لحاظ سے حق قابل قیمت ہے۔ جب رہن نہ ایک
مستند ڈگری انفکاک حاصل کر لی ہو تو اس کا حق معین تحقیق
اور قطعی ہو جاتا ہے اور صرف زبرد ڈگری کے امانت داخل کا
تابع ہوتا ہے۔

ڈگری انفکاک پر جو قانون انتقال جائیداد کے احکام کے
موجودہ حال کی ہو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام جو ایسی
ڈگریوں کے متعلق ہیں جو نہ نہیں ہوتے۔ لائن ۱۹ میں تحت
دفعہ ۲۹۳ و قانون انتقال جائیداد ایک ڈگری انفکاک
حاصل کی گئی نہ ۱۹ میں امانت داخل نہ ڈگری کی درخواست
پیش کی گئی نہ معلوم ہوا کہ مدعی علیہ نہیں ہے ایک اس اشار میں

نہ ہو سکتا تھا اور اس کے تابع تمام قانونی کو فروغ مقررہ بنایا
درخواست اور وان میجا پیشتر اس کی گئی تھی۔
خبردار دیا (۱) کہ ڈگری انفکاک اور وقت تک پہنچا
انہا جائیداد کے احکام کے تابع نہیں۔
(۲) کہ اس کے درخواست ۱۱۱ تا داخل نہ ڈگری کی درخواست
قبول ہی۔

(۳) کہ آرڈر ۲۲ رول ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایسے مقدمہ
متعلق نہ تھا اس لئے کوئی سقوط نہیں ہوا۔
(۴) کہ یہ حق امانت داخل نہ ڈگری انفکاک حق مسلم تھا
جو کسی نوعیت پر ہی اس وقت تک استعمال کیا جاسکتا تھا جب تک کہ
قطعی حکم صادر نہ ہو اور درخواست ۱۱۱ ایسے ہی قانون مبادی
سماعت کے تابع نہیں۔

دو بار سالہ نامہ ذرا۔ امانت کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۵۵
کو کرن شکہ بنام سنگلی۔ امانت کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۵۵ کی تصدیق
رام روپ بنام شی احمد۔ اوو لا حائل ۲۲۔ اوو او
اگر لا بورٹ ۲۲۔ آل انڈیا بورڈ اور ۲۳۔ (اوو) ۲۶
دفعہ ۱۰۱۔ اوو نام۔ حق انفکاک کے ایک جزو

کی خبر جاری ہو چکی نہ نہیں اور اس کا اثر۔
جب کوئی مرہن اس جائیداد کے حق انفکاک کا کوئی جزو
خریدے جو اس کے پاس رہن کی گئی ہو تو اوو نام محل میں آتا
ہے اور اس حصہ کی حد تک رہن زائل ہو جاتا ہے جو مرہن
لے کر دیا تھا۔

شیشا علی بن شیخ علی علیہ امانت کیسٹر جلد ۳
صفحہ ۵۵ کی تصدیق کی گئی
وہ مرہن جس نے حق انفکاک خرید لیا ہو خود اپنے

بدل وصول ہو اہتا لو جس کی تندرہ ماوس کے قائم مقام ہیں
امر کے مابین کرنے کا بار ہند کہ بیان نہ گورنر راج تو ہاں ہند
وہ کسی دستاویز میں جس میں ایک ممبر نے ان درج ہاں اس
طرح ہر ملک پر ہوا ہوتا۔

بنائے ہوئے ہاں اس کے ساتھ ہر درج ہاں ہے۔ کلکتہ
لاہور ۱۱۶ (کلکتہ) ۲۳۶
قانون انتقال جائیداد اس کے ساتھ ہر درج ہاں ہے۔ دفعہ

۶۸ (رج) اس میں ہر درج ہاں کے ساتھ ہر درج ہاں
بدل کی کیا جائے۔ اس میں سے ہر گز باز یافت کا کو
آپا قابل پذیرائی ہوتا ہے۔

جب اس کے بعد کوئی فیصلہ عمل میں آئے اور مرتبہ کو کسی
ایسے حصہ واسطے بدل کی کر دیا ہو جس کے حصہ میں مرتبہ جائیداد
آئی ہے تو مرتبہ بدل کے جانے پر اس کا سختی ہوتا ہے کہ اس میں
کے خلاف زبردستی کے لئے دعوئے کرے۔

مالک سنگھ بنام جلال سنگھ۔ ایڈیشن کمز حلیہ ۵ صفحہ ۳۰ کی
تعلیق کی گئی۔

رام سنگھ بنام دیپتی ساہی۔ پیٹن لار بورڈ ۱۱۶
پیٹن لار بورڈ ۱۱۶ (پیٹن) ۱۱۶

دفعہ ۶۸ فقرہ ۱ میں حسابات رکھنے کے
متعلق مرتبہ کا فرض اس کے برخلاف ہوا ہے۔

بہ لحاظ دفعہ ۶۸ میں (دس) قانون انتقال جائیداد مرتبہ
قانونی وجہ ہے کہ وہ ان تمام رسوم کا جو اس کو بحیثیت مرتبہ

وصول ہوئی ہوں یا جو اس سے خرچ کی ہوں حساب مکمل
اور ہر ایک حساب مرتبہ رکھے۔ اس قانونی فیصلہ سے مرتبہ بدل
معاہدہ سیکرٹری جنرل ہند کو لکھا کہ اگر اس کے خلاف معاہدہ

کے حق میں لڑا، ایسی اسٹیٹ ہند میں ہے جس کی دفعہ کے دوسرے
فصلوں میں موجود ہے۔

وہ صورتیں میں دفعہ ۶۸ فقرہ ۱ میں (دس) قانون انتقال
جائیداد کے، اگر وہ فرض سے سبکدہ بن گیا ہو سکتا ہے
قانون نہ کر کے دفعہ ۶۸ میں منسلک ہیں۔

لال بہادر بنام مرلیدہر۔ (اودھ) ۱۲۶
دفعہ ۸۲۔ اس میں۔ اظہار آمادگی۔ افکار

جو قبول کرنے سے کیا گیا ہو۔ اس میں آیا ساقط ہوا
ہے۔ اس میں جو بحیثیت کرایہ دار قافلہ ہو سکتا ہے
کسی اس میں کی جانب سے حسب دفعہ ۸۲ قانون انتقال جائیداد

کی حالت کا جمع کرنا جس کو مرتبہ قبول کرنے سے افکار کرے دراصل
اس میں کو ساقط نہیں کرتا فریقین کا تعلق اس میں اس میں اور
مرتبہ باقی رہتا ہے اور اس میں کو چاہئے کہ اس رقم کو جو اس میں
کی کامل ادائیگی میں جس کی گئی ہو قبول کرنے سے انکار کرنے کے

متعلق مرتبہ کے فعل سے ناراض ہو کر اپنے قانونی حقوق کے
نفاذ کے لئے تلاش رجوع کرے۔ جس میں اس کے ہر کامیابی کے

ساتھ ایسا کرے اور تا وقتیکہ وہ ایسا نہ کرے اس میں ہر صورت
قائم رہتا ہے اور اگر اس میں بطور مرتبہ کرایہ دار کی جائیداد

موجود ہے تو بعض سے تو باوجود اظہار آمادگی کے کہ اس کی طرف
کے بموجب مؤخر الذکر اس کو سکو بدل کر لیا جاتا ہے۔

احمد سنگھ بنام عبدالرحیم۔ الہ آباد لاہور ۱۱۶
ایڈیشن لاہور ۱۱۶ (الہ آباد) ۱۱۶

دفعہ ۸۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی
ایکٹ ۵ بابہ ۱۹ آرڈر ۲۲۔ رول ۱۱ آرڈر
۳۴ رول ۵۔ قانون میعاد سماعت ایکٹ ۹

سکرٹری چیف کمنشنر انکم ٹیکس اس بنام اور اس سے سوا کسی
 قانون (ملک راس) ۱۳۰
 قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۸ء کے تحت ۱۵۱۰ء مقدمہ
 کا ہائی کورٹ کے ممبر کو جاننا۔ ہائی کورٹ کو فیصلہ
 کی نوعیت۔ ریویو کی کونسل میں مداخلت آیا قابل ترقی
 ہو رہا ہے۔
 اس مقدمہ میں جو دفعہ ۱۵ قانون انکم ٹیکس کے تحت سپرد
 کیا گیا ہو تب ہی اس کے ممبر کو جاننا کی کورٹ کا فیصلہ محض سفارشی
 ہو رہا ہے۔ وہ لفظ کے ہیک اور قانونی معنوں میں قطعی نہیں
 ہوتا اور اس لئے اس میں ملک عظیم باجلاس کو نسل کے رہبر
 مداخلت نہیں ہو سکتا۔
 ملک عظیم باجلاس کو نسل کے رہبر مداخلت کرنے کی حالت میں
 سلطان کی جائے کی وجہ اس امر کی نسبت ہائی کورٹ کے فرمان شہ
 میں کافی طریقہ سے بحث کی گئی ہو۔
 ٹاٹا اور سن و اسٹیل کمپنی بنام چیف ریونیو اتھارٹی بھوپ
 بیس لارپوٹ ۲۱۰۰ الہ آباد جرنل ۲۱۰۰
 (ریویو کونسل) ۶۲۴
 قانون اولیادنا باغوان ایکٹ ۸۰ باب ۲۹۰ دفعہ ۱
 ولایتنا ماننے۔ بدچلن مان کی جہتیں۔
 صحت بہ امر کہ ایک عورت کے غیر صحیح العنبر کی پیدا
 ہوا ہے اس کی کافی وجہ نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے نابالغ صحیح
 بیٹے کی ذات و جائداد کی ولی مقرر نہ کی جائے۔
 مسماہ گنگو بنام مسماہ گوگشی۔ آل انڈیا ریویو ریگولیشن ۱۹۲۳
 (ناکپورہ) ۷۰
 — وفات ۴، ۸، ۸۰۔ دیکھو دہرہ شمسٹر ۱۱۹۱

قانون بحری۔ کتا، نیو بلا۔ زمین کی اجرت کا بار
 کی گئی ہو۔ چیف انجینئر یا ملانے سے
 لارج ایئر افرات کی مارتہ تین نسیم کا ایک ایک رقبہ ہائی
 چنا۔ مالک اور ماسٹر کی۔
 جہاں پاک۔ بابہ ۲۹۰ دفعہ ۸۰۸
 ۱۱۰۰ بنام بیرون بابہ ۲۹۰ دفعہ ۸۰۸
 دی سلطنت۔ ویلی ریویو ریگولیشن ۱۹۰۹ کا حوالہ دیا گیا۔
 لفظ ملاج اور اشخاص تک محدود نہیں ہے جو ہزار رانی
 فی الواقعہ نہریک ہوں۔ ہر شخص جو حسب ضابطہ ہمارے مخلوق
 اور جو کامیابی کے ساتھ اس کی نگہانی کرے ایک ملاج ہے
 اگرچہ وہ ایک رسمی سے دوسری رسمی کے مابین استاذ شکر سے
 کسی چہاڑ کا ایک چیف انجینئر ایک ملاج ہے۔
 کسی چہاڑ کا ماسٹر مالک سے اجرت اور اخراجات خوراک کی
 بار یافتہ کا مستحق ہے جو اس نے چیف انجینئر کو ادا کئے ہوں۔
 ہے۔ آر۔ بی ریویو بنام لالہ راگھو مل۔ انڈین لارپوٹ
 کلکتہ ۲۱۰۰ آل انڈیا ریویو ریگولیشن ۱۹۰۹ (کلکتہ) ۸۱۳
 قانون بودہ۔ ازودہ اج۔ منندہ ذر و جگان۔ جائداد
 ایک جزو ایک زوجہ کے نام پر درج کرنے کا اثر۔
 طلاق۔
 اہل بودہ برہمن کے مابین ہی ازودہ واج بالعموم ایک مستقل
 قرار ہوتا ہے وہ جب تک کہ منقطع نہ کیا جائے قائم رہتا ہے اور
 یہ ثابت کرنے کا بار کدہ منقطع کیا گیا ہے اس شخص پر ہوتا ہے
 جو ایسا بیان کرے۔
 تین بنام ریوٹ۔ لوئر برہمن ریویو ریگولیشن ۱۹۰۹
 (اجلاس کامل) سے استناد کیا گیا۔

سابقہ دہس کو اس نوعیت سے نہیں پیش کر سکتا کہ وہ اب بھی
شفیع کے خلاف قائم ہے۔

مند مذکور ہمسک نام بیعت بلراج سہاسے انڈین لارپور
کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۰۴ کی تقلید کی گئی۔

کلکتہ سنگ بنام کمار سنگ۔ اورہ لاہور ۱۹۵۷ اورہ اور
اکثرہ لارپور ۱۹۵۷۔ اکی انڈیا رپورٹ اورہ ۱۹۵۷

(اورہ) ۷۳۸

قانون انتقال جائیداد ایکٹ ۱۹۵۷ء دفعہ ۱۱
”یٹ“ کے تحت۔ معاہدہ کی تعبیر۔

لفظ ”یٹ“ مندرجہ دفعہ ۱۱ قانون انتقال جائیداد کی تعبیر
ان وسیع معنوں میں دی جانی چاہئے جیسے اس کی تعریف قانون
جسٹس و دستاویزات میں کی گئی ہے گو یا کہ اس میں ”یٹ“ کا معاہدہ
داخل ہے۔

پنجاب دوس بنام چاندی پرن مسٹر۔ انڈین کیئر علیہ
صفحہ ۳۴۴ کی تقلید کی گئی۔

یہ سوال کہ کیا کسی معاہدہ کی تعبیر بطور ”یٹ“ کے یا بطور
”یٹ“ کے معاہدہ کے کی جانی چاہئے اس کی تمام عبارتیں
بایا جانا چاہئے اور جب معاہدہ بطور حقیقی ”یٹ“ کے اثر پذیر ہو تو
وہ ”یٹ“ مندرجہ بالا ہے۔

یہ مانند اس میں داس بنام ہرم سی ورجی۔ انڈین
لارپور ۱۹۵۷ جلد ۱ کی تقلید کی گئی۔

محمد علی بنام سید حسن جعفر۔ اورہ لاہور ۱۹۵۷
(اورہ) ۷۳۸

قانون ایکٹس ایکٹ ۱۹۵۷ء دفعہ ۱۳۲
چند ارکان ہندو خاندان مشترکہ کا بطور کوٹھی

درج رجسٹر کیا جانا۔ آمدنی کو بھی پر حصول خرید ادا
کر نیکی فہم داری خاندان۔

ہندو مشترکہ خاندان کے چند ارکان کا بیعت کوٹھی کے
درج رجسٹر کیا جانا جیسا کہ اس کی تفصیل دفعہ ۱۳۲ قانون
ایکٹس میں کی گئی ہے مانع اس امر کا ہے کہ اس آمدنی پر رجسٹر
کے کاروبار سے خاندان غیر منقسم حال کرتا ہے حصول
کیا جائے بجز اس کے کہ اس کوٹھی کی منقبت ثابت کیا جائے کہ وہ
خاندان کی حاسب سے اور اس کے خاندانہ کے لئے کاروبار
کرتی ہے۔

ارکان خاندان مشترکہ تجارت میں اس طرح شریک ہو سکتے
ہیں کہ جائیداد مشترکہ خاندان کے سرمایہ کو کام میں لائیں اور کاروبار
میں اس رقم کو کفول کر سکیں۔ برخلاف اس کے ارکان خاندان
مشترکہ رجسٹرڈ سرمایہ مشترکہ خاندان تجارت کر سکتے ہیں اور
اس صورت میں اون کی آمدنی بیعت کوٹھی نامی مال کی صورت میں
اور نقصانات جائیداد خاندان مشترکہ سے قابل وصول ہوں گے
اور ان جو ذاتی تجارت میں حصہ لیں دستاویز شراکت باہن خود
یا خود اپنے شریک اجنبی کے باہن تکمیل کر سکتے ہیں جو لغتاً ان
کے عمل کو باہن اور خود ان کے اور شریک اجنبی کے باہن
باضابطہ کر دے گا۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس سوال پر کوئی
اثر والا جائے کہ کیا اور کس قدر جائیداد خاندان مشترکہ کاروبار
میں شامل خیال کی جاسکتی ہے۔ یہ ثابت کرنا قطعی نہیں ہے
کہ خاندان مشترکہ کا کچھ سرمایہ تجارت میں لگا ہوا ہے کیونکہ ممکن ہے
کہ وہ سرمایہ ارکان تجارت سے بطور حق رقم میں اس طور پر
لیا ہو کہ اس کی ادائیگی کوٹھی ماسی طرح کی گئی جیسا کہ غیر شریک
قرض دیا جاتا کرتی۔

... گاہیکہ اندر نہ آئے۔ اس کے بعد انڈیا بار بار بڑھ رہی ہے۔

۱۱

انڈیا بار بار بڑھ رہی ہے

قانون جو دوسرے اور اس کے مطابق ہے وہ کسی اولاد کے

رہا رہتا ہے۔ ان کو حق نہیں ہونی۔ حقوق اسے

پھر کہ جو اسے اپنے آپ کی خواہش کے مطابق اس وقت

علاقہ رہتا ہے۔

یہ فیصلہ شدہ قانون ہے کہ اگر کوئی بچہ اپنی ماں کی طلاق

کے بعد تعلق جائے اور اس کے ساتھ ہی ماں کے ساتھ رہے اور اپنے

باپ کے گھر کا کزن یا بیوی نہ رہے تو وہ اپنے باپ کی وراثت سے محروم

نہ رہتا ہے۔

لیکن کوئی بچہ جو اپنی ماں کی طلاق کے بعد محض اپنے باپ

کی خواہش پر اس سے علاحدہ رہتا ہو اور پھر اقسام کے بچوں

میں شامل نہیں کیا جاتا جو وراثت کے مستحق نہیں ہیں۔

ماتر کے کن بنام مائیں۔ انڈین مار پورٹ رنگون پہلے

آئی انڈیا مار پورٹ رنگون پہلے (رنگون) ۱۳۳۳

وراثت۔ نسب کی نسبت بچہ پر عام شہرت کے

شہادت و قوت۔ حصص کا وراثت حاصل ہونا۔

پوتہ کی نسبت بلا ملاقاتی وادی کے۔

وراثت کی اعتراض کے لئے کسی شخص کے نسب کے متعلق

تجزیہ کرنے میں عام شہرت کی شہادت بہت اہمیت رکھتی ہے

جبکہ منافی کے کوئی حقیقی رشتہ دار نہ ہو اور واقعات جو

سوال کے تصدیق کے لئے اہم ہوں بہت زمانہ قبل واقع ہوئے ہوں

تجزیہ کرنے کی پوتہ کی نسبت بلا ملاقاتی وادی کے اس

صورت میں جبکہ ازدواج ثانی سے کوئی اولاد نہ ہوئی ہو تو یہ

ہم اور لیٹ پو کا ہوتا ہے۔

اس میں بنام رنگون پہلے۔ انڈین مار پورٹ رنگون پہلے

۱۳۳۸

(رنگون)

قانون میں الممالک۔ معاہدہ کا حق قانون ہند کے خلاف ہے

ملک نہیں کیسے ملے۔ برٹش انڈیا میں ان کے مصلحت

عامہ۔

جب کسی شخص سے عس کو بہرہ دیا گیا ہے تو اس کے خلاف

باند بھری میں جرم خیانت مجرمانہ کی جائزہ اس کے خلاف ہے

قانون فرانس کے موجب قابل مصلحت ہے تو اس کے خلاف ہے

پرامیسی نوٹ کی تکمیل کی تھی جو برٹش انڈیا میں اس کے خلاف ہے

اور اس پر فوجداری کا درجائیات روک دی گئی ہیں۔

قرار دیا گیا کہ معاملہ جو قانون فرانس کے بموجب بالکل جائز

ہو برٹش انڈیا میں نافذ کیا جاسکتا ہے کیونکہ فوجداری جرائم

میں مصلحت کرنا مصلحت عامہ اور فوجداری انصاف کے اصولی

اصولوں کے خلاف نہیں ہو رہا اور خود موضوعہ قانون ہند میں

فوجداری کا درجائیات کے قسقی معاوضہ کے ذریعہ سے رفع کر

کے خیالی کی کلیہ اور اس کی نوعیت کے لحاظ سے تردید نہیں

کی گئی ہے۔

سید ابی بنام سید ابی بدالی۔ مدر اس یا سکورٹ رپورٹ

جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ کی تصدیق کی گئی۔

کامین بنام گرسن۔ لٹاکر جلد ۹ صفحہ ۶۰۸۔ سنا ۱۰

بنام ایچ۔ لٹاکر جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۱۔ سنا ۱۰۔ سنا ۱۰

جلد ۱۰ صفحہ ۵۹۶۔ ارٹل ۱۰۱۰ بنام رپورٹ کمیٹی۔ لٹاکر

جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱۰ قانون بن الممالک مولفہ رست لیک صفحہ

۱۰۱۰ طبع سنجہ اختلاف بقوانین مولفہ ڈانسی کا حوالہ دیا گیا۔

وینکٹا سیرا بنام بنام سید یوسف۔ مدر اس یا سکورٹ

ہو جائے۔ اس مد کی ذمہ داری نہیں کی جاسکتی جس سے اس میں
ایسا مندر میری داخل ہو جائے جس میں محض ایک رہن سادہ
کیا گیا ہو اور اس میں حسب سابق قابض رہے تو تانی مد اون
معدلات میں نہ ملے گی جبکہ بائع مدعی علیہ کی غرض یہ ہے کہ کمال
حق ملکیت منتقل کیا جائے جبکہ اس کو صرف ایک مرتبہ کا
حق حاصل ہو جسکو وہ منتقل کر سکتا ہو۔ وہ مقدمہ سے متعلق
نہیں ہے تو شری حق رہا انسان بحیثیت مرتبہ ہو یہ بدیہہ
سلام اجراء سے ڈگری سے متعلق نہیں ہے۔

سید علی حسب غرض مد ۲۴۴ نمبر اول قانون مجا دست
میں کسی شخص کا داخل ہونا اور دوسرے کو بیدخل کرنا داخل
قصد میں داخل رہے مراد شخص قابض کا بیدخل ہو جانا اور دوسرے
کا قابض ہو جانا ہے۔ اشخاص جن کو مدعی نے نامزد کیا ہو کر
اس کے وصیت نامہ کا یہ بیٹ حاصل کریں اور اس کی قائم
کر وہ نوعیت کو جاری رکھیں وہ اشخاص جن کو جائداد
مخصوص غرض کے لئے حسب غرض دفعہ ۱۱۱ قانون مجا دست
میں ملے ہوئی وہ خلاف ورزی امانت جو زمانہ بارہ سال جاری
ہو ہو کوئی قانونی حق خود امانت میں کسی قسم کا نقص پیدا کر کے
یا اس کو ختم کر کے حاصل نہیں کر سکتے۔

قبضہ حوالہ شہادت بہ تعلق جائداد دفعہ شدہ اصل
کسی جہتی مدعی کے حوالہ قبضہ کے مفارقت ہے۔ اور یہ مضر
محول ہو گا اور اشخاص کے قبضہ کو جن کی دراصل حیثیتیں
علامہ علیہ ہوں اس میں ملا دیا جائے۔

چار و چند را برائے نام ہنسی چند را کٹھنہ کلکتہ لاہور
۳۶ انڈین لار پور کلکتہ ۵۹ الی انڈیا رپورٹ کلکتہ
۳۵
۱۹۲۲ء (کلکتہ) ۸۲۷

قانون پر بیٹ و اہتمام ترکہ ایکٹ ۱۸۸۱ء
دفعہ ۶۰۔ بغیر اجازت عدالت بیع۔ آیا ایسی بیع
کا عدم ہے یا ممکن الاغراض۔ دفعہ ۱۱۱ قانون
ترکہ۔ اصول دور ان نالاش کا اطلاق۔

اگر بیٹ ترکہ بغیر اجازت عدالت جو بموجب دفعہ ۶۰ قانون
دہات ترکہ ضروری ہے جائداد بیع کر دے تو ایسی بیع اہتمام
سے کا عدم نہیں ہوگی بلکہ صرف ممکن الاغراض ہوگی اور اگر
مجا دست کے اندر اس بیع کے اغراض کے متعلق کوئی نامہ
نہ ملے تو ایسی بیع واجب التخیل ہوگی عام طور سے اصول
دوران نالاش دعاوی اہتمام ترکہ سے متعلق نہیں ہوتا۔

کوٹھی اسے۔ ایل۔ اسے۔ آرہام ماڈل تھیو سے۔ آل
انڈیا رپورٹ رگن (لوکر بریجا) ۲۷
قانون پر بیٹ و اہتمام ترکہ ایکٹ ۱۸۸۱ء دفعہ ۶۰

(۴) مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۸۵۹ء
دفعہ ۱۱۱ (۱) رک (جبریر امانت کیا ہے۔ امانت
آیا چند دہندہ کے ذمہ کے بعد قرض کیجائی ہو۔

یہ سوال کہ آیا کوئی امانت حسب منشاء دفعہ ۱۱۱ قانون
پر بیٹ و اہتمام ترکہ ایکٹ ۱۸۸۱ء اس امر پر منحصر ہے کہ آیا وہ
حسب الطلب یا چند دہندہ کی مرضی پر قابل واپسی ہے۔

الفاظ جبریر امانت گندرجہ قانون پر بیٹ و اہتمام ترکہ ایکٹ
الفاظ میں جو ایک اصطلاحی مفہوم رکھتے ہیں اور کوئی امانت
تعارف مذکور کے تحت آئے اور سو فیصد تک جبکہ وہ حاصل کیجائی
ایک جبریر امانت ہے۔

دہر چند بنام بی بی۔ اینڈ سی۔ آئی۔ ریلوے کو۔ انڈین
لار پورٹ بی بی جلد ۲۵۹ صفحہ ۲۵۹۔ ہند لہ بنام جے ناراین

۵۹ لاویکی (طرح اس) ۱۳۳۸

قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء

مقدمہ میں جو مارچ ۱۹۱۷ء میں مدعیان نے رجسٹریشن
اور نظام (۱) دہتر جہاں اور سندھ وغیرہ کے اول قبضہ جائیدادوں کے
مدعی علیہم جو تباہی
قانون دیکھا گیا کہ جب چھ مہینے کے بعد اس کے بعد فاضل و صوبہ
مدعیان کو عطا کی گئی تھی تو وہ صوبہ نامہ تاریخ و زمانہ موصی سے
نامہ ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اسی تاریخ سے جہاں جہاں
مدار ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء کے تحت
تو کوئی حق نہیں حاصل ہوا ہے جس سے بڑا والی ڈیپوٹیشن قائم کر دے
موصی تائید کی جاسکے۔

۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء
۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت قانون برصوبہ ۱۳۳۸ء

(۲) بلحاظ دفعہ ۱۸۷ قانون وراثت جس کو دفعہ ۱۸۷
وصیت نامہ جان ہندو سے ملا کر پڑھا جائے تو دعویٰ اس میں
سے ناقابل سرسری نہیں ہے کہ حکم چھ مہینے کے بعد فاضل
وصیت نامہ منسلک تاریخ ارجاع ناکش پر موجود تھا اس وجہ
سے کہ جہاں ناکش قبیلہ و خرقہ کی ہو تو یہ واقعہ کہ وہ بعد ارجاع
ناکش واقع ہوا کوئی فرق پیدا نہیں کرتا۔ اور عدالت پر کیا
طور پر مجاز سماعت ہے۔

(۳) جبکہ مدت ۱۳۳۸ء کی ایکٹ ۱۵۰۱ء کے تحت
اس ناکش سے غیر متعلق ہیں جو مدعیان کے تابع ہے جس سے
ہر ناکش اس وجہ سے ممنوع نہیں ہوئی کہ مدعیان کے تابع
سے قبضہ خالصانہ کی وجہ سے قبضہ زائل نہیں ہوا ہے۔

مدعیان اولیٰ قانون میجاو سماعت میں وہ مقدمہ داخل
ہے جو بغیر حصول جائیداد غیر منقولہ حصہ یا حصین ہوا اور
اس نے تبدیل منتقل کر دی ہو یہ صورت اس مقدمہ کی
ہو سکتی ہے جبکہ انتقال محتاج امین کے ساتھ قبضہ پر منتقل
کو دیکھا گیا ہو تاکہ حصول قبضہ کی ناکش کا رجوع کیا جاتا ہو

اور اگر وہ اپنی دیوالیہ کی کارروائی برائے حقیقت رکھتا ہو
وہ مال انٹرنیشنل اسٹیٹ کے جو من دیوالیہ کے تمام دائروں کی فائدہ
کے لئے منتقل ہو گا۔ لیکن اگر کارروائی دیوالیہ کے قبیل حقیقتی مال
وس رضا مندی کا اوٹھائے اور رضا مندی اوٹھائے کی اطلاع
دیوالیہ کو یہ تو مال کی نعمت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ظاہری
الکے کے قبضہ حکم یا اختیار میں ہے اس طور پر کہ وہ انٹرنیشنل
کے من میں منتقل ہو جائے گا۔

اگر یہ جی یا الگ نیکہ شیون سے مال کے قبضہ کا مطالبہ ظاہری
الکے سے مورث الذکر کی دیوالیہ کے قبیل مال کا قبضہ حاصل کرے گی
غرض سے کرے گا اسے کسی قصور کے بغیر اس کو حاصل کرے گی
وہ ناصر سے تو مال دیوالیہ کے قبضہ میں اس کی رضا مندی
سے باقی نہیں رہتا۔ لیکن مال کا مطالبہ کرنے اور اس کا
قبضہ حاصل کرنے کی محض نسبت کافی نہیں ہوتی بلکہ مطالبہ کیا
جانا چاہیے جس کی اطلاع دیوالیہ کو دی گئی ہو۔

دہلی ہفت روزہ و انگلستان پرچہ کی گئی
مال کا مرتب سادہ دفعہ ۲ (۱۲) ج ۱ قانون دیوالیہ
نیا دیوالیہ کے مفہوم میں دفعہ ۱ (۱) ملگ ہو تا ہے۔

یکطرفہ پوٹن سکا پچھلے معاملہ سمکس لانا ٹرولر جلد ۱۲ صفحہ
۹۵۱ سے استناد کیا گیا۔

انٹرنیشنل ایسٹیم بنام محمد۔ اسے ناگوارہ۔ انڈین لار بورڈ
رنگون ۱۹۲۳ء ۱۵۱۱ برہما لاجریل ۱۹۲۳ء ال انڈیا رپورٹر رنگون
۱۹۲۳ء (۱۲۱۱۱۱)

قانون دیوالیہ جو کاتی ایکٹ ۱۹۲۰ء اور
۲ (۱۲) (۲) ہندو شستر کہ خاندان۔ کرنا
کا دیوالیہ ہونا۔ دیوالیہ کا حصہ آبار سیور کو حاصل

ہونا ہے۔ آبار سیور تفسیر کی نائش کر سکتا ہے۔
نقشہ جابدا د مند رجہ دفعہ ۲ (ج) قانون دیوالیہ جو کاتی
کی تصریف جامع نہیں ہے وہ یہ بتا کر کہ یہ لے داخل کیا گیا تھا
کہ یہاں تمام کی جابدا جو کاتی واقع دیوالیہ کی ملک نہ ہو قانون دفعہ
کی اغراض کے لئے بطور اس کی جابدا اس کے قصور کی جانی جائے
یعنی بطور ایسی جابدا اس کے قصور کی جانی چاہیے جس پر اسکو قصور
کا اختیار ہو جو خود اس کے فائدہ کے لئے استعمال کیا جاسکتی ہے
حسب دفعہ ۲ (۲) قانون دیوالیہ جو کاتی جابدا جو کاتی
قرار دے جانے کے حکم سے مستثنیٰ کی گئی ہے دیوالیہ کی ایسی جابدا
ہے جو کسی ڈگری کی قبیل میں مستثنیٰ کی گئی ہو۔

مشترکہ خاندانی جابدا میں کسی سپرد و حصہ ارشاد کے
حقوں و مراعات کسی ایسی ڈگری کی قبیل میں فرق اور نیلام کے
جاسکے ہیں جو اس کی ذات کے خلاف حاصل کی گئی ہو۔

دین دیال لال بنام جگدھیا نارائن سنگھ۔ انڈین لار بورڈ
کلمتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۱ کی قطعہ کی گئی۔

اس لئے ایسے حقوق و مراعات دیوالیہ کی جابدا ہے جو دیوالیہ
بر سیور کو حاصل ہوتی ہے اور سیور اس کی قبیل کے لئے نائش
کرنے کا حق ہے۔

انٹن سنگھ بنام کافاسنگھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۶
سے استناد کیا گیا۔

بالو لال بہادر بنام باسین پرشاد۔ اودہ لاجریل ۱۹۲۳ء
اودہ اور اگر لار بورڈ ۱۹۲۳ء ال انڈیا رپورٹر اودہ ۱۹۲۳ء
(اودہ) ۱۰۱

دفعات ۱۸۵۹ء۔ نیلام جو دیوالیہ کی جابدا
کلیا گیا ہو۔ درخواست جو عدالت میں کی گئی ہو مثلاً بطور

حاصل نہیں ہوا جاتی کہ قسرتی سے اول کے حق و فہم پر اور
 نہیں۔ یہ ایک گناہ ہے جس کی قسرتی کی حد نہ نہیں چھوڑتی۔
 چھوڑنا۔ نام اس کے لئے ہے کہ اس کے لئے ہے۔ لاہور راجہ
 (لاہور) ۵
 ۲۳۴
 دفعہ ۲۔ اس انتقال کے لئے دعویٰ ہے کہ
 انتقال منجانبہ امین ناجائز ہے آقا قابل پیر راجہ
 ہوتا ہے اور سی مسئلہ۔ دیکھو شریعہ اسلام۔ ۵
 قانون دسویں قابل بیع و شریعی احکام ۲۶ باب
 اس کے دفعہ میں منظروری کا طریقہ منظروری زانی
 کہ قابل پائندی ہے۔

آگاہ ہندو کی اوصاف موصوع علیہ سبند می ایسی منظوری اور
کرنے سے منظوری کر سکتا ہے۔
منظوری ربانی قابل ہا بندی نہیں ہے۔ واسے اسکے کہ
رداج مقامی ہو جس کے موخر ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ
مخصوصیت سے مذکورہ شہادت پیش اور ثابت کیا جائے۔
کوٹھی دار کا داس بنام کپٹی کشی نارائن گروہاری لال
(الہ آباد) ۹۳۱

قانون دیو الیہ بلا دیر ایڈیشن، ٹیکسٹ، ۱۰ جلد، ۱۹۵۶ء
 وقفہ ۵۲ (۵۲) (رج) کا اطلاق۔ مال جو دیو الیہ
 کے قبضہ میں ہو۔ اصل مالک کی رضامندی کا اہم
 لیا جانا۔ حرقین سادہ آیا حقیقی مالک ہوتا ہے۔
 وقفہ ۵۲ (۲) (رج) قانون دیو الیہ بلا دیر ایڈیشن کے
 رجسٹرڈ الفاظ پر مبنی۔ حقیقی مالک کی رضامندی اور اجازت کے
 جب تک کہ ظاہری مالک اس رضامندی اور اجازت سے قائل

ہم نامہ جو دیوالیہ نے دیوالیہ کی درخواست کی ہے کہ
عرصہ شمل کیمیل کیا ہو قیاس۔

چچوہ ضابطہ دیوانی کے احکام اور مہم سے متعلق زمین میں جو
بسمہ نے کت وقفہ ۵۵ قانون دیوالیہ کی کسی دیوالیہ کی
بائندہ اوکا کہا ہو۔

مہل چند نام سرکاری لالی۔ انڈین کیمینٹریا ۱۱۵ صفحہ ۷۲
براسد لال کیا گیا۔

کارروائیاں دیوالیہ کی نسبت کوئی شخص اجنبی بنی ہو
مہولی عدالت پائے دیوالیہ میں جاری ہوئی کرکتا ہے جبکہ اسکو
سرکاری رسیور کے کسی فعل سے نقصان پہونچا ہو یا وہ تحت دفعہ
۷۸ قانون دیوالیہ کی درخواست کر سکتا ہے لیکن اگر غیر لالہ
طریقہ اختیار کرے تو اس کو دفعہ کی شرائط کی تکمیل کرنی چاہئے۔
بہرہ و پشاد بنام ایس جی سی۔ داس۔ انڈین کیمینٹریا
صفحہ ۱۱۳ براسد لال کیا گیا۔

اس صورت میں جبکہ کوئی دیوالیہ دیوالیہ قرار دے چکا
نسبت اپنی درخواست پیش کرنے کے چند دن قبل کوئی ہتیار
تکمیل کرے تو سب کاشب پیدا ہوتا ہے خواہ استغفار نہ ہو
ہم نامہ کچھ ہی ہو۔

سماۃ حسین بنام محمد ضمیر عابدی۔ اووہ اور اگر لاپرواہ

۹ اووہ کیمینٹریا ۲۶ (۵۹) ۱۰۶

قانون رجسٹری اور رضی ایکٹ ۷ (۵۹) ۱۰۶
۱۰۶

۵۵ دفعہ ۵۔ دیکھو چچوہ ضابطہ دیوانی کی
۵۵ دفعہ ۱۱۔

قانون رجسٹری و ستادرات ایکٹ ۷ باب ۱۰ دفعہ ۱۰
۷۸۱۷ قانون شہادت ایکٹ ۱ باب ۱۰ دفعہ ۱۰

۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء کیا دستاویز تقسیم نہیں ہوئی سند
تقسیم تاب کیس کے لئے قابل احوال شہادت ہے۔
کیا شہادت منقوی قابل احوال شہادت ہے۔

دستاویز تقسیم جو بار سے زیادہ مالیت کی جائیداد میں ہو
اسکی رجسٹری لازمی ہے اور جب تک اس کی رجسٹری نہ ہو جائے
وہ تحت دفعہ ۸۸ قانون رجسٹری و ستادرات اور ستادرات ایکٹ
۷۸ میں زمین میں کی جاسکتی ہے اور تحت دفعہ ۷۸ قانون شہادت
شرائط و ستادرات ثابت کرنے کے لئے شہادت منقوی قابل احوال
نہیں ہے۔

تحت دفعہ ۷۸ قانون شہادت کاغذات مالک زاری رہا
شہادت متعلقہ ہیں لیکن بطور خود وہ واقعہ تعیین کی طرح کوئی دائرہ
ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتے۔

۱۹۲۳
ماڈل بولن بنام مائی۔ مائی۔ ال انڈیا رپورٹر رگون
(لوئر پریسا) ۶۳

دخات ۷۹۱ (ج) آپا غیر رجسٹری شدہ
شہید نامہ مالیت جائیداد کے ثبوت میں قابل ہو سکتا ہے۔

جو شہید نامہ جو بہرہ عدم رجسٹری قابل احوال شہادت ہو
وہ جائیداد کی قیمت کے اثبات میں اس غرض سے کہ مقدار حاکم
استعمال و تہجد مقرر کی جائے شہادت میں استعمال نہیں ہو سکتا
اچوہیا ٹنگہ بنام کیوان باڈو ابھوہ ٹنگہ۔ اووہ اور اگر
لاپرواہ ۹ (اووہ) ۷۳

دفعہ ۱۰ (۱) کثیر رقم جائیداد غیر منقولہ کی
متعلق کے محض تحریر کی گئی ہو۔ وصیت نامہ کی رجسٹری
آپا لازمی ہے۔

حبیب ایک وصیت نامہ میں یہ صراحت بیان کیا گیا تھا کہ

کی رجسٹری سے ہے اس طور پر ہے چاہئے چاہئے کہ وہ قانون
 رجسٹری و اویزات کے احکام کا تحفظ ہے، زمین اور زمین مستحقین
 کی وراثت، خور و قوت، زمین پر مٹھی دستاویز زمین کی گئی ہے اکی
 سند پر موصوفہ ہو جائے کہ وہ ایسی صورتوں پر جاری زمین
 زمین کی صداقت و خور و قوت، افسانہ، حالہ و حالہ و زمین کی گئی ہے۔
 صاحبہ اور زمین کی جاننے سے وہ ملک کی حقہ علی تقرر (۱)
 دفعہ ۹۰ قانون زمیندار و دساتیر و زمین کے تحت آتی ہے اور ایسی
 حالت میں اویز کی رجسٹری کی نہ وقت نہیں آتی۔
 کسی گھرانہ کی زمین کی غرض و غرض و غرض و غرض کا حکم
 میں بہرہ راجت کی گئی ہو کہ محلی الیکٹرک اور اسی زمین بلکہ اویز
 عملدار جو وہ قائم کرے مالکانہ حق حاصل ہوگا اسی طرح ہوتا
 ہے ہوا اسی کے ساتھ چاہئے اور دفعہ ۹۰ قانون زمیندار
 کے احکام کے تحت زمین آنا

راگبر و شاد و بنام صاحبہ و زمیندار۔ اور لا جریٹ ۹۰
 (۱۰۰) ۴۹۰

قانون رسوم عدالت ایکٹ، بابہ ۱۸ دفعہ ۱
 ضمن (۱۱) (جج ج)۔ آسامی کے معنی۔ نالیش
 بدحلی۔ جینہا ٹھیکہ اور زمیندار کے معنی۔
 رسوم عدالت۔

دفعہ (۱۱) (جج ج) قانون رسوم عدالت ان مفہومات
 سے متعلق ہے جو اسطے و نالیش یا ادا و زمیندار کے ایسے شخص
 کے مقابلہ میں جو آسامی ہوا اور جو بعد ازاں کے مدت ہی
 مرضی زمیندار فانی ہے۔

مقررہ ان عام صورتوں سے متعلق ہے جو ان زمیندار
 معمول جاندہ کی نالیش پر مقابلہ ایسے شخص کے کرے جو آسامی

ہوا اور جس کا پتہ ختم ہو گیا ہو زمیندار یا ہندو کسی ملک یا
 کی وچہر سے دخل کا حق ہو جائے۔ آسامی کے معنی۔
 (جج ج) قانون رسوم عدالت۔ اور زمیندار کے معنی۔
 قحطی آغاز نالیش بدحلی یا ہندو آسامی کے معنی۔
 ہوا زمیندار یا ہندو بدحلی کرے گا ہو گیا ہو۔

ایک آسامی ہے کہ وہ ایک سند علی نالیش یا ہندو زمیندار
 جس کے حقوق ہو گیا اور اسے زمین ہو گیا اور زمین
 سے کسی زمیندار یا ہندو زمیندار کے معنی۔
 قانون رسوم عدالت میں داخل ہے۔

رام وین سنگھ نام۔ زمیندار یا ہندو زمیندار
 آسامی یا ہندو زمیندار یا ہندو زمیندار
 (۱۰۰) ۴۹۰

_____ دفعہ ۱۸ (۱۱) (جج ج) آسامی کا

بعد نالیش بدحلی مدت سے زیادہ قانون زمیندار
 قحطی کی نالیش رسوم عدالت۔ زمیندار یا ہندو زمیندار

سے زیادہ قانون زمیندار ہو گیا ہو۔
 اس شخص کے خلاف دفعہ ۱۸ (۱۱) (جج ج) زمیندار یا ہندو زمیندار
 قاضی ہوا اور جسے قانون یا ہندو زمیندار یا ہندو زمیندار
 مقابلہ میں جائے۔ زمیندار کی یا ہندو زمیندار یا ہندو زمیندار

جو آسامی یا ہندو زمیندار یا ہندو زمیندار یا ہندو زمیندار
 کنندہ کے مقابلہ میں یا ہندو زمیندار یا ہندو زمیندار
 دفعہ ۱۱ (جج ج) قانون رسوم عدالت۔ زمیندار یا ہندو زمیندار
 اسی دفعہ کی ضمن ۵ کے تحت آتی ہے

آسامی جو ارضی زمیندار کہتے ہیں قانون زمیندار
 کے بعد زمیندار کے قاضی ہے ایسا شخص جو زمیندار یا ہندو زمیندار

ایک نالین وائر کی۔

قرار دیا گیا کہ (۱) درخواست جو رجسٹر کے پاس پیش کی گئی ہو
بھی وہ اصل میں ایک درخواست تحت دفعہ ۲۷ قانون رجسٹری
دستاویزات تھی اور قاعدہ جس ضابطہ کے تحت لکھی گئی تھی۔

(۲) یہ کہ بعض بہرہ واثقہ درخواستیں جو ان درخواستیں کی گئی
تھیں یا یہ کہ اس میں ایک غلطی واقع ہو گئی ہو یا کہ اس میں کوئی
کی اس قسم سے جو تحت دفعہ ۲۷ قانون رجسٹری و دستاویزات کی ہے
خارج کر کے لئے کافی نہیں تھا۔

(۳) یہ کہ احکام دفعہ ۲۷ قانون رجسٹری و دستاویزات کی
تعمیل کی گئی تھی اور یہ کہ رجسٹر کی جانب سے درخواست کی
نامنظوری اگرچہ اصطلاحاً تحت دفعہ ۲۷ تھی لیکن درحقیقت تحت
دفعہ ۲۷ ایکٹ مذکور تھی۔

دہم یہ کہ جس لئے نالین تحت دفعہ ۲۷ قانون رجسٹری و دستاویزات
قابلِ پیریائی تھی۔

تیسری ساہو بنام ہنگوٹ بخش رائے۔ انڈین لارڈز کی کلکتہ
جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۳۷۔ رچمن ساہو بنام سید علی رسول۔ انڈین کیبنر
جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۱۷۔ بیشیشتر ناتھ بنام ملک عظیم انڈین کیبنر جلد ۱۷
صفحہ ۱۰۷ کا حوالہ دیا گیا۔

انٹرننگہ نام مسماہ رتن دیوی۔ لاہور لاجرنل ۱۹۲۷
آن انڈیا رپورٹر لاہور ۱۹۲۷ (لاہور) ۹۱۵
قانون رجسٹری و دستاویزات ایکٹ ۱۹۰۷ باب ۱۲۷ دفعہ ۲
۵۸ ۵۹ ۶۰۔ دستاویز کی غلط رجسٹری۔ ضابطہ
کی غلطی۔ نقص آیا قابلِ تصحیح ہے۔

جب کوئی شخص جو دستاویز پیش کرنے کا قانوناً مجاز ہو کوئی
دستاویز بہ لحاظ اختلافات ہمدرد اور رجسٹری کے رجسٹریشن

کرے اور اس لئے تحت قانون رجسٹری وہ کل عمل کیا ہو جو اوپر
مقرر ضروری تھا اور اس سے کسی قسم کی کوتاہی نہ ہوئی ہو تو پھر
قانون کے مفہوم کے خلاف ہو گا کہ اس کو ہمدرد اور رجسٹری کے
کارروائی کی غلطی یا قصص ۱۷۰۷ میں پیش ہوئے ہیں کے لئے کوئی
سزا دی جائے۔

نظام رجسٹری کی گئی۔

حجب اس مشنری کی درخواستیں جس کے بنام کسی کی
مختلف اشخاص کے کی ہو سب رجسٹر غلطی۔ یہ باوجود دیگر
تعمیل کنندگان۔ کہ ایک کیس کتہہ کی تعمیل سے انکار کی وجہ
اس دستاویز کو رجسٹری کے لئے حسب دفعہ ۵۸ (۲) قانون
رجسٹری قبول کرے تو سب رجسٹری کی ایسی غلطی ضابطہ کی غلطی
نقص کی جائے گی جس کی تصحیح حسب دفعہ ۵۸ قانون رجسٹری ہو سکتی
ہے نیز ملکہ مشنری کی جانب سے کوئی غلطی عمل میں نہ آیا ہو اور
معلوم ہو کہ بعض نام کی تعمیل فی الحقیقت کل کیس کنندگان کے
کی ہے۔

سکوٹی۔ ایس۔ ایم۔ اسے۔ آر بی نام کوٹیکا کا انڈین
لارڈز رنگون ۱۹۲۷۔ برہم لاجرنل ۱۹۲۷۔ آل انڈیا رپورٹر
رنگون ۱۹۲۷ (رنگون) ۱۰۹

دفعہ ۹ (۵) قانون انتقال جائداد ایکٹ
۱۸۸۲ء دفعہ ۱۷۷۔ صاحب وزیر ہند
کی جانب سے عطیہ کا انتقال۔ رجسٹری قانون تحت
آسایش ایکٹ ۱۸۸۲ء باب ۱۲۷ دفعہ ۵۸
کی تعمیل کے لئے بعض بدلے اور اضافی کا عطیہ۔ حق
آیا اور اضافی کے ساتھ ہوتا ہے۔

قانون انتقال جائداد کے احکام جن کا قائل دستاویزات

مہربان اور نایب نہ کرے کہ نقصان ہو ہے۔

صاحب دربر بند باجلاس کو نسل بنام جیون و عبد اللہ
انڈین کبیر حلیہ ۱۷ صفحہ ۶ و ایسٹ انڈین ریلوے کو بنام کش
لال نہ کہاں۔ انڈین کبیر حلیہ ۳۷ صفحہ ۶ و یا سند لال کیا گیا۔

ایسٹ انڈین ریلوے بنام کوٹھی مکین لال۔ الہ آباد
لاجرنل ۲۱ انڈین لارپورٹ الہ آباد ۵۵/۵۶ سال انڈین لارپورٹ
الہ آباد ۶۰/۶۱ (الہ آباد) ۱۰۸۲

قانون ریلوے ایکٹ ۱۹۲۵ء دفعہ ۷ کی تفسیر
دعوے کی مالیت زر نقد کیا بیان کی جانی چاہئے۔

دعوے کرنے کی نیت۔

دفعہ ۷ قانون ریلوے ہند میں محض اس امر کی ضرورت
متلائی گئی ہے کہ مواد ضلع کا مطالعہ کیا جائے گا اس میں کسی مقام پر
بہرہ حکم درج نہیں ہے کہ دعوے کی مالیت زر نقد میان کی جائے گی
اور نہ اس کی رو سے دعوہ دار کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس امر
کی اطلاع دے کہ وہ دعوے کرنا چاہتا ہے۔

ماہور گارنتا و نام جی۔ آئی۔ بی ریلوے و ای۔ آئی ریلوے
پٹنہ کبیر حلیہ ۱۷ صفحہ ۶ و ایسٹ انڈین ریلوے (پٹنہ) ۱۳۲۰
ضمیمہ دوم فقرہ (۱) و ستا و زرا خطرہ

سفر۔ اسے جو مستثنیٰ انڈین ریلوے
کمپنی کی ذمہ داری۔ ٹومی موٹی آبا مستثنیٰ کر
گئے ہیں۔

اگر کوئی شخص ریلوے کمپنی کو ترسیل کے لئے دیگئی ہو دراصل
اون مستثنیٰ اشیا میں سے نہ ہو جن کا ذکر ضمیمہ دوم قانون ریلوے
میں کیا گیا ہو تو اس کی بابت محض دستاویز ابرا خطرہ سفر نمونہ
نمبر ۱ دینے سے اس کے نقصان کی صورت میں ریلوے کمپنی

ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوتی۔

ٹومی موٹی محض دوم میں جس پر شیشہ لگی ہو گیا ہو تو
ہے اور اس لئے کہ کوٹھی مکین اشیا میں کہا جاسکتا جو مستثنیٰ سے
بنائی گئی ہوں اور اس لئے وہ ایسی اشیا نہیں ہیں جو فقرہ (۱)
ضمیمہ دوم قانون ریلوے کے تحت آتی ہوں۔

سامی ناوہا دالی بنام سادہ تہ انڈین ریلوے کمپنی۔
انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۰۲ پر اسٹ لال کہا گیا۔

کوٹھی موسومہ کہ پارانہ تہ راج نارائن بنام ایسٹ انڈین
ریلوے۔ الہ آباد لاجر نل ۲۱ انڈین لارپورٹ الہ آباد
۵۵/۵۶ (الہ آباد) ۳۹۹

قانون شہادت ایکٹ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۱۰

۳۵/۳۶۔ دستاویز میں اندراج کر کے ہونے کا تعلق
حب کوئی دستاویز قابل ادخال شہادت ہونے کا یہ ظاہر ہے
غرض سے استعمال کیا جاسکتی ہے کہ اس میں کسی اندراج کے بغیر
مفہوم یہ ہے کہ وہ معاملہ موجود نہیں ہے۔

اندراج نہ ہو کیا واقعہ متعلق ہوتا ہے لیکن اس کے اثر
کا تصفیہ فیصلہ کی عام شہادت کی روشنی میں کیا جانا چاہئے۔
ناراکہ رگھویش بنام گمارن چند رائے سنگہ۔

(کلکتہ) ۵۰۹

دفعہ ۲۰۲۔ آیا اقبال بامبد معافی قابل

ادخال ہے۔

بعض ڈکیتیوں کی دوران تفتیش میں پولیس کو ایک شخص
زید ملا جس نے ڈکیتیوں میں شرکت کا اقبال کر کے پولیس سے
کہا کہ اس کو جو کچھ معلوم ہے مکے معاملہ میں بتائی کرے نہ براہ
ہے اس سے کہا گیا کہ اگر وہ سچ اور بالکل براہ راست ہے تو اس کی

جوئی نہ ہو سکنے کے اور شخص کی رضا مندی یا نارضا مندی کے بغیر جس کو قبضہ کا حق ہو اور جس پر قبضہ جاری رکھنا ہے۔

ناراین بنام قمارام (ناچپور) ۱۲۴
قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۸۵۷ء (۵) دفعہ ۷
صفحہ ۱۷۷ (۶) مندر آبا مازاری مالیت رکھنا ہے۔

کونئی مندر جو ناقابل انتقال اور دو اٹانہ بی انوارض کے لئے وضع ہو حسب منشاء دفعہ ۷ (۵) (۵) قانون رسوم عدالت اس جہت سے کونئی بازاری مالیت نہیں کہ گستا اور قانون مذکور کی اغراض کے لئے اس پر بطور ایک ایسے معاملہ کے تحت کرنی چاہئے جس کے لئے سخت ضمیمہ دوم مد ۱۷۱ (۶) قانون مذکور اور طور پر صراحت نہ کی گئی ہو۔

منشیہا ناتہ متر بنام صاحب وزیر پھند باجلاس کونسل انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۹ کا حوالہ دیا گیا۔
سوال ۱۰۰۰ مندر حسب منشاء دفعہ ۷ (۵) (۵) قانون رسوم عدالت مکان ہے۔

۱۰۹۰ دفعہ ۷-۱-۱۰۹۰
قانون ریلوے ایکٹ ۱۸۹۰ء دفعہ ۷-۱-۱۰۹۰
حوالگی۔ دستاویز براخطی سفر نوٹ ب۔ نقصان کا ثبوت۔

کسی ناٹش میں جو کم حوالگی کی بابت معاوضہ کے لئے رجوع کی گئی ہو ریلوے دستاویز براخطی سفر نوٹ ب پیش کر کے مستحق نہیں ہے بجز اس کے کہ بہرہ ظاہر کیا جائے کہ نقصان حلیتی گاڑی سے سرفہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ہوا ہے۔ مدعی سے یہ ثابت کرنے کی استطاعت نہیں کی جاسکتی کہ نقصان ریلوے کمپنی کے کسی قفسہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ بجز اس کے اور تا وقتیکہ یہ یوں

بہرہ قفسہ نہیں کی جاسکتی کہ اور نہ اس عرضی دعویٰ سے یا یا دو اس مرافعہ پر عائد ہو سکتا ہو۔ مراد ہے جس میں اسی اور سی کی کی گئی ہو جسکی درخواست تجویز ثانی میں استہدائی گئی ہو۔

مجاہد منوہر تاجر بکر۔ انڈین لارپورٹ ۱۸۵۷ء صفحہ ۲۶۔
کار و اسباب مؤرخہ ۱۸۵۷ء جنوری ۱۸۵۷ء اسٹیشننگ اور ریلوے جلد ۱ صفحہ ۱۰۱۔
مجاہد منوہر تاجر علی احمد۔ انڈین لارپورٹ ۱۸۵۷ء صفحہ ۲۶۔
جندرا جگر متی نام غم دور علی۔ کلکتہ ریلوے نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۹۲۔
وفا علی بنام صاحب لورڈ۔ انڈین لارپورٹ ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۰۱۔
اس لئے کسی تجویز ثانی کی درخواست برتسکہ وہ تابع ڈگری سے (۹۰) یوم کے قبل پیش کی جائے نصف رسوم واجب ہونی چاہئے جو عرضی دعویٰ سے یا یا داشت مرافعہ میں سے درخواست مذکور پر ہونی ہو بلحاظ اس دادری کے جس کی درخواست تجویز ثانی میں استہدائی گئی ہو عائد کی گئی ہو عائد کی جاسکتی ہو۔

ناگیش سہاسی بنام شام بہادر۔ اووہ کیپر ۲۶/۳۳۹ (اووہ)

۱۰۹۰ دفعہ ۷-۱-۱۰۹۰
قانون ریلوے ایکٹ ۱۸۹۰ء دفعہ ۷-۱-۱۰۹۰
حوالگی۔ دستاویز براخطی سفر نوٹ ب۔ نقصان کا ثبوت۔

کسی ناٹش میں جو کم حوالگی کی بابت معاوضہ کے لئے رجوع کی گئی ہو ریلوے دستاویز براخطی سفر نوٹ ب پیش کر کے مستحق نہیں ہے بجز اس کے کہ بہرہ ظاہر کیا جائے کہ نقصان حلیتی گاڑی سے سرفہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ہوا ہے۔ مدعی سے یہ ثابت کرنے کی استطاعت نہیں کی جاسکتی کہ نقصان ریلوے کمپنی کے کسی قفسہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ بجز اس کے اور تا وقتیکہ یہ یوں

<p>۲۵۰ - مدراس لائسنس ۱۳۳۵ء الی ۱۳۳۶ء - اس کی</p> <p>(مدراس)</p> <p>۲۹۰ - دفتر - افیال کیمبل و سنا و ز اور اس</p>	<p>۲۵۰ - مدراس لائسنس ۱۳۳۵ء الی ۱۳۳۶ء - اس کی</p> <p>(مدراس)</p> <p>۲۹۰ - دفتر - افیال کیمبل و سنا و ز اور اس</p>
<p>۲۵۰ - مدراس لائسنس ۱۳۳۵ء الی ۱۳۳۶ء - اس کی</p> <p>(مدراس)</p> <p>۲۹۰ - دفتر - افیال کیمبل و سنا و ز اور اس</p>	<p>۲۵۰ - مدراس لائسنس ۱۳۳۵ء الی ۱۳۳۶ء - اس کی</p> <p>(مدراس)</p> <p>۲۹۰ - دفتر - افیال کیمبل و سنا و ز اور اس</p>
<p>۲۵۰ - مدراس لائسنس ۱۳۳۵ء الی ۱۳۳۶ء - اس کی</p> <p>(مدراس)</p> <p>۲۹۰ - دفتر - افیال کیمبل و سنا و ز اور اس</p>	<p>۲۵۰ - مدراس لائسنس ۱۳۳۵ء الی ۱۳۳۶ء - اس کی</p> <p>(مدراس)</p> <p>۲۹۰ - دفتر - افیال کیمبل و سنا و ز اور اس</p>
<p>۲۵۰ - مدراس لائسنس ۱۳۳۵ء الی ۱۳۳۶ء - اس کی</p> <p>(مدراس)</p> <p>۲۹۰ - دفتر - افیال کیمبل و سنا و ز اور اس</p>	<p>۲۵۰ - مدراس لائسنس ۱۳۳۵ء الی ۱۳۳۶ء - اس کی</p> <p>(مدراس)</p> <p>۲۹۰ - دفتر - افیال کیمبل و سنا و ز اور اس</p>

خاندان نے اس امر کے استعقرار کی نالاش رجوع کی کہ شہنشاہ کا لہو ہم ہے کیونکہ شوہر کے حین حیات عمل میں آئی ہے۔ بیوہ نے قانون شہادت کی دفعہ ۸۰ کے قیاس سے اسناد دیکھا عدالت نے فیصلہ کیا کہ شوہر فوت ہو چکا ہے لیکن اس نالاش میں ڈگری اس بنا پر صاف کی کہ دفعہ ۷۱ کی بحث کی تحت قبل رجوع نالاش شوہر کی وفات کا قیاس یہاں نہیں ہو سکتا اور اس لئے قبل تاریخ تبنیت ہی ایسا نہیں ہو سکتا۔ نالاش کے بعد اس بیوہ نے دوسری تبنیت کی شوہر مقتود کے خمر کاٹے خاندان نے پھر اس تبنیت کے خلاف تراسا بعد اکی لیکن بیوہ نے بحث کی کہ اس کے شوہر کی وفات کا سوال سابقہ مقدمہ کی تاریخ پر افرصیل شدہ ہو گیا تھا۔

قرار دیا گیا کہ وہ مسئلہ افرصیل شدہ نہ تھا چونکہ ہم بحث اس سابقہ مقدمہ کے قصصیہ کے لئے یہ نہیں کہ آیا شوہر تاریخ تبنیت کے قبل فوت ہو چکا تھا اور چونکہ اس مقدمہ کی تاریخ پر اس کی وفات کا مسئلہ سرچا یا اور اصل تنقیح طلب نہ تھا اس لئے اس مسئلہ کی بحث قبل پابندی نہ تھی۔

ریکسب داس بنام مسماہ شہو بائی۔ الہ آباد لا حول ۱۹۱۶
انڈین لارپورٹ الہ آباد ۱۹۱۶ (الہ آباد) ۸۷
قانون شہادت ایکٹ ابابیتہ ۱۹۱۶ دفعہ ۱۶۵ کا اطلاق
گواہان طلب کردہ عدالت۔ جرح کرنے کا حق۔

قانون شہادت کی دفعہ ۱۶۵ گواہان عدالت سے متعلق
جبکہ اصطلاح ”کوئی گواہ“ میں ایسا گواہ داخل ہونا لازم
ہوتا ہے گواہ عدالت پر جرح کرنا کلینت حق کا معاملہ نہیں ہے
بلکہ عدالت کی اجازت کا محتاج ہے لیکن جبکہ ایسا گواہ مقدمہ
کے کسی فریق کے خلاف کوئی اہم بیان دے تو عدالت کو ایسی

گواہ پر جرح کئے جانے کی اجازت دینی چاہئے۔

فصیرہ بنام گرس مندر فخر۔ انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۴۔ گوبال لال سیل بنام مالک لال سیل راج
لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۸۔ موہن دروناتہ اس گیمپا
بنام ملک منظم انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۳۔ چھٹا
من سنگ بنام ملک منظم انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۳۔
ونارینی جرن جوہری بنام مشرو و اسندی و اسی ویکلی رپورٹ
جلد ۱ صفحہ ۴۸۸ ناہندہ کئے گئے۔

سکون بنام ڈسبر و لائنز جلد ۱ صفحہ ۶۱ کا حوالہ دیا گیا
کمند سنگ بنام مسماہ شہو رالتا۔ اودہ اور لکھ لارپورٹ
۹۹ (اودہ) ۱۴۳۴

دفعہ ۱۱۱۔ تہنیلات (دھ) (و) دیکھو

دستاویز کی تعبیر۔ ۱۴۰۵

قانون صداقت نامہ وراثت ایکٹ ۱۸۸۹ء
دفعہ ۹۔ درخواست جوہند بیوہ کی جانب سے
صداقت نامہ کے لئے کی گئی ہو ضمانت آیا ضروری
ہے۔ ورنہ عودی کے حقوق۔ عدالت کا فرض۔

حب کسی فقیر مندر ہند کی بیوہ اور قرضہ جات کی دفعہ
کے لئے جو منوی کو واجب الادا ہوں صداقت نامہ وراثت کی
درخواست کرے تو اس کو ضمانت دینے کا حکم نہ دیا جانا چاہئے
ایسے وراثت عودی ہو سکے بین جو غرض رکھتے ہوں لیکن عدالت
کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ بلا ضرورت وراثت عودی کے حقوق
کی حفاظت کرے جو محصلہ حق نہ رکھتے ہوں اور ہر ام بیوہ کے
خلاف فرض کرے۔ اگر وراثت عودی کے حقوق کو نقصان
پرکھنے کا احتمال ہو تو اس کی ایک مناسب جارہ کار موجود

کی تقلید کی گئی۔

لالہ بابا بیسوی پر شہادہ بنام سکر دیال۔ (الکے آباد) ۱۳۸۸
قانون شہادت ایکٹ اپنی ۹۰ دفعہ ۹۰ عدولان

کے متعلق قیاس۔

جو دستاویزات کہ ۳۰ سال سے لیا وہ قریب ہوں اور جن کے متعلق یہ ظاہر ہو کہ وہ اصل دستاویزات کی صحیح نقول ہیں اور حفاظت جائز رہی ہو تو ان کے متعلق یہ قیاس کہا جائیگا کہ وہ حسرت ۹۰ قانون شہادت اصل ہیں۔

نانونا بنام کنٹن انٹرمیڈیٹری ہسپتال۔ انڈین کمیٹی جلد ۹ صفحہ ۸۶ کا حوالہ دیا گیا۔

حکم ریڈی شیشا دو ریڈی بنام حکم ریڈی پچی رندی۔ مدراس ٹائمر ۳۶ (مدراس)

دفعہ ۹۲۔ رہن نامہ میں شرط تاوانی کا

اندراج۔ اقرار زبانی مشعر فیض شرط تاوانی آیا جائے۔

ایک رہن نامہ میں یہ شرط تاوانی شرط تحریر کی گئی تھی کہ رہن بعد ختم ہونے دو سال کے تاریخ رہن سے انفکاک جائداد سے ممنوع ہوگا شرط تاوانی کو مؤثر بنانے کے لیے ایک عرصہ دراز کے بعد رہن انفکاک رہن کی نالیناس بنا پر ان کی کہ رہن نے ایک اقرار زبانی کیا تھا کہ اسے اجازت دی تھی کہ ہر وقت انفکاک رہن کیا جاسکتا ہے۔

قرار دیا گیا کہ اقرار مابعد تحریری و رجسٹری شدہ نہ تھا اس مدعی مجاز نہیں ہے کہ حسب ضمن ۹۲ دفعہ ۹۲ قانون شہادت اس اقرار زبانی کو ثابت کرے۔

دو کو بنام ملک بان پو۔ آل انڈیا ریپورٹر رنگون ۱۹۳۳ (رنگون) ۲۰۶

دفعہ ۹۰۔ وفات کے متعلق قیاس اور کسی

حد۔ تاریخ وفات کے متعلق قیاس کیا جاسکتا ہے۔ امر فیصل شدہ۔

دفعہ ۹۰۔ قانون شہادت کے بموجب عدالت جو کچھ قیاس

کرتی ہے وہ واقعہ وفات تک محدود ہے وہ یہ قیاس نہیں کر سکتی جو کچھ کسی شخص کے متعلق کچھ سنا نہیں گیا ہے اس کی کسی خاص وقت پر یا کسی طریقہ سے یا کسی خاص سبب سے فوت ہوا محمد شریف بنام بندہ علی۔ انڈین کمیٹی جلد ۱۱ صفحہ ۱۴ کی تقلید کی گئی۔

دفعہ ۹۰۔ قانون شہادت کی رو سے عدالت کو اختیار

ہے کہ اس امر کا بار ثبوت کہ ایک شخص جو تاریخ مبینہ پر زندہ تھا وہ موجودہ تاریخ تک زندہ ہے اس قدر پر عائد کرے جو یہاں

بیان کرے بشرطیکہ ان اشخاص نے اس کے متعلق ۹۰ سال سے کچھ سنا ہو جو اس کی زندگی کے متعلق سن سکتے تھے اور

اگر مقدمہ کے حالات سے عدالت کو اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ وہ فوت ہو گیا ہے تو بلحاظ قعر ثبوت ۹۰ دفعہ ۹۰ قانون شہادت

وہ یہ فرض کر سکتی ہے اور بطور واحد کے تجویز کر سکتی ہے کہ وہ فوت ہو گیا لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلنا کہ محض ایک شخص جس کی نسبت سات سال سے کچھ نہ سنا گیا ہو جبکہ اس کی حیات

کے واقعہ کی کوئی تصریح اور قابل اعتبار شہادت موجود نہ ہو تو عدالت یہ تجویز کرے کہ وہ تاریخ ناکش پر فوت ہو چکا تھا بقا

اسے کہ وہ کسی خاص تاریخ مبینہ پر فوت ہوا تھا۔

ایک شخص جو ہندو خاندان مشرکہ کا ایک تھا مفقود ہو گیا

اس کے مفقود ہونے کے سات سال سے زیادہ عرصہ کے بعد اس کی بیوی نے ایک لڑکا متبنی لیا۔ مفقود و مشہور کے شرکائے

قانون عدالت ہائے مطالبات خفیہ و عمومی ایکٹ ۱۹۰۷ء

باب ۱۸۰ دفعہ ۱۰۱۔ شرط کی وسعت۔ دعویٰ کا
بعد مہر و بیانیہ کیا جاوے اور اس کے تحت جو بھی
روایت اخراج ہو وہ گناہگار ہو۔

الفاظ باہمیہ و بیانیہ کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص
عدالت ہائے مطالبات خفیہ و عمومی کے تحت
جائزین اور الفاظ خفیہ و بیانیہ کے تحت
جائزین جو ان کے تیل ہیں۔

۱۸۰ دفعہ ۱۰۱ اس حکم سے متعلق نہیں ہوتی جس کی رو سے عدالت
مطالبات خفیہ کے تحت کسی دعویٰ کے بعد مہر و بیانیہ
کو مستثنیٰ کیا ہو۔ وہ حکم جس کی رو سے دعویٰ کے بعد مہر و بیانیہ
کیا گیا ہو دفعہ ۱۰۲ (۲) جو عدالت ہائے مطالبات کے تحت مہر و بیانیہ
نہیں ہونا اور نہ اخراج کی تینج کے حکم کی درخواست کو مہر و بیانیہ
کی تینج کے حکم کی درخواست ہوتی ہے وہ فیصلہ کی تینج تانی کا
درخواست کو مہر و بیانیہ نہیں ہو سکتی۔

گروہاری لال بنام کوٹھی اچل سنگھ۔ الہ آباد لاہور
۸۵ (الہ آباد) ۲۴
دفعہ ۱۰۲۔ ویکہ دستاویز۔ ۲۴

ضمیمہ دوم دانت ۱-۲-۱۹۔ قانون عدالت
راہداری (دفعہ ۱) ایکٹ ۱۹۰۷ء دفعہ ۱۰۱۔
ناتش جو اس پر جس کے لئے جو گناہگار ہو جو
ڈسٹرکٹ بورڈ کے ناچار حکم کی بنا پر عائد ہوا ہو
اور اس کی نوعیت۔ ناتش کی عدالت مطالبات
خفیہ کی سماعت کے قابل ہے۔ ناتش جو غلطی
سے مہر و بیانیہ کے خلاف رجوع کی گئی ہو دستاویز

۱۸۰ دفعہ ۱۰۱۔ شرط کی وسعت۔ دعویٰ کا

بعد مہر و بیانیہ کیا جاوے اور اس کے تحت جو بھی

روایت اخراج ہو وہ گناہگار ہو۔
الفاظ باہمیہ و بیانیہ کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص
عدالت ہائے مطالبات خفیہ و عمومی کے تحت
جائزین اور الفاظ خفیہ و بیانیہ کے تحت
جائزین جو ان کے تیل ہیں۔

۱۸۰ دفعہ ۱۰۱ اس حکم سے متعلق نہیں ہوتی جس کی رو سے عدالت
مطالبات خفیہ کے تحت کسی دعویٰ کے بعد مہر و بیانیہ
کو مستثنیٰ کیا ہو۔ وہ حکم جس کی رو سے دعویٰ کے بعد مہر و بیانیہ
کیا گیا ہو دفعہ ۱۰۲ (۲) جو عدالت ہائے مطالبات کے تحت مہر و بیانیہ
نہیں ہونا اور نہ اخراج کی تینج کے حکم کی درخواست کو مہر و بیانیہ
کی تینج کے حکم کی درخواست ہوتی ہے وہ فیصلہ کی تینج تانی کا
درخواست کو مہر و بیانیہ نہیں ہو سکتی۔

گروہاری لال بنام کوٹھی اچل سنگھ۔ الہ آباد لاہور
۸۵ (الہ آباد) ۲۴
دفعہ ۱۰۲۔ ویکہ دستاویز۔ ۲۴

ضمیمہ دوم دانت ۱-۲-۱۹۔ قانون عدالت
راہداری (دفعہ ۱) ایکٹ ۱۹۰۷ء دفعہ ۱۰۱۔
ناتش جو اس پر جس کے لئے جو گناہگار ہو جو
ڈسٹرکٹ بورڈ کے ناچار حکم کی بنا پر عائد ہوا ہو
اور اس کی نوعیت۔ ناتش کی عدالت مطالبات
خفیہ کی سماعت کے قابل ہے۔ ناتش جو غلطی
سے مہر و بیانیہ کے خلاف رجوع کی گئی ہو دستاویز

قمر داری عائد کر سکے۔

وگہا مارا سحی بنام شیخ مصطفیٰ الدین۔ انڈین لارڈز کی طرف سے
۱۵۵۱ء میں مندرجہ بالا نامہ چار بنام کوکٹا۔ انڈین کمیشنر
۱۵۵۱ء میں مندرجہ بالا نامہ چار بنام کوکٹا۔ انڈین کمیشنر

ہر حال میں انڈین لارڈز کی طرف سے عائد کی دفعہ ایک
نہایت باطنی کی ذات پر اس معاہدہ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے
جو مندرجہ بالا کوکٹا کے وارڈنا کی طرف سے کیا جائے

اس لئے اگرچہ اس بیع کے متعلق جو نابالغ کی جانب سے
کوکٹا کے وارڈز کی طرف سے لائے گئے صفت کے صحیح و درست ہونے
کے عہدہ پر مندرجہ قانون کی خلاف ورزی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا
کہ نابالغ کی ذات پر اس نقصان کی ذمہ داری عائد کی جائے تاہم
اگر کوئی صریح معاہدہ مندرجہ معاہدہ کی نسبت حقیقت میں
درست نہ ہو گا کیا گیا ہو تو ضرور اس کو حق پر حاصل ہو گا۔

بی پر مبنی بال شنگہ بنام راجہ محمد امجد رسول خان۔

(اووہ) ۱۳۰

قانون لگان اووہ ایکٹ ۱۸۵۷ء دفعہ ۱۰
ضمنہ ۱۔ کوکٹا کے معاہدہ عدالت ہائے دیوانی
و مال۔ آبانائش استر و اداری ذیل کاری بر بنائے
حقیقت قابل سماعت عدالت دیوانی ہے یا مال۔

دفعہ ۱۰ ضمنہ۔ قانون لگان اووہ کا تعلق ایسی نائش
سے نہیں ہے جو باوجود بیٹہ و بیٹہ کی طرف سے مندرجہ حقیقت
میں کی جائے اور جب مدعی فی الواقع قابض و متصرف پڑے ہو۔
ایسی نائش کی مجاز سماعت عدالت مال نہیں ہے۔

مکھو بر دیال بنام چندن۔ اووہ کی طرف سے مندرجہ
نفس شنگہ بنام مکھو ناتھ کوکٹا۔ انڈین کمیشنر ۱۵۵۱ء کی طرف سے

مکھو بنام کالہی انڈین کمیشنر ۱۵۵۱ء کی طرف سے
پہلو انڈین کمیشنر ۱۵۵۱ء کی طرف سے
عائن علی بنام غلام محمد۔ اووہ کی طرف سے
(اووہ) ۱۳۵

دفعہ ۱۰ (۱۹۱۰ء) عدالت ہائے دیوانی و
مال کا اختیار سماعت نائش جو بی داری کی جانب سے
نفس کی طرف داری سے مالگاری اووہ کی باوجود
کے لئے رجوع کی گئی ہو

سکونی نائش جو بی داری کی جانب سے نفس کی طرف داری سے
اراضی کی باوجود یافتہ کے لئے رجوع کی جائے جو اس لئے ارض کی
جانب سے ادا کی ہو عدالت دیوانی کے عدالت مال کی طرف
سماعت ہے کہ کوکٹا کے مندرجہ دفعہ ۱۰ (۱۹۱۰ء) قانون
اور دفعہ ۱۰ ضمنہ راجہ محمد امجد رسول خان بن

لالہ منی ماہو بہام۔ پٹنہ سادھو (اووہ) ۱۳۵

قانون مالگاری ارضی ارضی شنگہ ایکٹ ۱۸۵۷ء

دفعہ ۱۰۔ کیا وراثت ارضی بن۔

حسب دفعہ ۱۰ قانون مالگاری ارضی ارضی شنگہ

ارضی بن اور قبضہ دگری بن و خنوں کا قبضہ نہیں جو الہ کیا

حاصل کیا ہے اس کے کہ وہ حسب دفعہ بالا لکھنے کے ذریعہ سے حوالہ

کیا جائے۔

نندی رام بنام پریم رام۔ لاہور لاجر نیل ۱۳۵

آل انڈیا رپورٹ لاہور ۱۳۵ (لاہور)

قانون مالگاری ارضی ارضی شنگہ ایکٹ ۱۸۵۷ء

۱۳۵ دفعہ ۱۰ (۵) کی وسعت اور اس کا اطلاق

اس رپورٹ کے کرنے میں قصور جو برصغیر کے قریب

تہ قلوات نے کے مسلمانوں عدالت مختصات ان تمام میں ہر دارالافتاء
 ہر سربراہ خاص کے مشورہ و کمال کے ساتھ کہتا ہوں کہ مسلمانوں کا
 اعتقاد رکھنے کی بابت سب سے پہلی اور پہلی امر ہے کہ مسلمانوں کو
 عدالت میں اپنے اعتقاد کے لئے کسی کو ہر قسم کے سختی سے انکار کیا جائے
 اور اگر کسی شخص نے یہاں سے ہٹا دیا جائے تو اس شخص کو تلافی کے
 ساتھ ساتھ دیا جائے کہ اس کو عدالت میں یا کسی اور جگہ کو ہٹا دیا جائے
 کر کے کسی کوئی جائز وجہ ہو تو ہوتی۔

افسوس می بینام و دانش لا تاثر علیه ۵ صفحہ ۲۲ با الیہ لبیک
افکار و بیفتا گاہ ۱۲، لایک کینی اثبوت لا تاثر علیه ۹ صفحہ ۶۴
۱۰ اس میں کیا کثیر

بجاء لفظ اولیٰ کہیں تائے بہت : بعد : منگوا : امانا : ہر نام
کو نمبر پر کنٹینر بنکا لپیٹ ڈیراس ویکلی نوٹس پر چھ لادریکی
(ڈیراس) ۱۲/۴

فائلوں کی پیش پانکیش، بابینہ سٹور و فٹ ۱۸۶ (۱)
شخص مسو مجیب الادانی حصہ رسیدی کو شارج المیجاو
قرضہ کی ادائیگی کا حکم دیا جانو اور اس کا جواز۔

و قعرہ ۱۸۶ (۱) قانون پنہنی مائے ہند کی غرض اس سے زیادہ
 نہیں ہے کہ ان قرضہ جات کے وصول کرنے کے لئے جو کمپنی کے
 شخص مستوجب ادائیگی حصرہ رسدی کے قعرہ بافتنی ہوں ایک ہی

جدید بطور پیدایا کرے۔ اس سے جدید ذمہ داریاں یا جدید ذمہ داریاں پیدا نہیں ہوتے۔ اس سے محض موجودہ قانونی ذمہ داریوں کے نفاذ کا سرسری ضابطہ حاصل ہو جاتا ہے۔ الفاظ گہمی وقت متوفیہ

۱۸۹۹ء کا نوٹن چینی پاسے ہندوستان کے عدالت کو قاضی کی طرف
برخارج المبیجا و قرضہ جان کے ادا کرنے کا حکم دینے کا اشتہار
نہیں حاصل ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ کارروائیاں ادا کی گئی ہیں

یا کیا ہو اور جو اس پر اس کا ہر دن کسی دوسرے سے
نہ کی کوئی نہ کہے ہوں تو اول ان کو فطرت کو دیتے درخت علیہ
کر اس کا سر پہنچا۔ بلکہ یہ مقرر الذکر ہے کہ کسی نابینا سے بارہ سال
کے اندر اس شخص کو نہ دینا چاہیے۔

سہ ماہ نام (۱۱)۔ انڈین کے جلیہ ۱۸۹۸ء میں کیا گیا۔
شیخ شریف المصباح مسماۃ حضرت الفسار (الکتاب) ۱۰۲۱
قانون (۱) ناگزیر اور ان کی صورت میں درکار ہو جائے
سلسلہ ۱۹۰۸ء (۳) (۳) (۳) کا اطلاق
نظام (۱) کہ نہ کسی کی تقسیم لگان کے لئے یہ گیزنگ
کی مشورہ و مدد داری یا یا یا کر لیا ہے۔

تقسیم (۳) (۳) (۳) دفعہ ۱۳ قانون بالکوری
اور ان کی صورت میں جو کا تعلق محض اوس قلعہ اسی محال کے
مالکوں کے مابین گورنمنٹ کی مالک داری کی ذمہ داری سے ہے جو
نقصین کیا گیا ہو اور ان کا تعلق قلعہ کی حالت میں قلعہ دار
کے لئے لگان کی باندہ یہ گیزنگ لگان کی اس میں ذمہ داری سے نہیں
ہوئے پیش کی محال کی کہ مل تقسیم قلعہ اس کے لئے لگان کی باندہ یہ گیزنگ
کی مشورہ و مدد داری کو کرنا چاہیے۔

رودر نواب شکر بنام سکندر خان۔ انڈین کیئر جلد ۳۹
صفحہ ۹۹ کی تعلیم کی گئی۔

جنگو خان بنام رودر نواب شکر اور اکیسریہ ال
انڈیا رپورٹ اور وہ ۱۹۲۳ء (۱۰) (۵) ۵۰
قانون مجلس صغالی محالہ خندہ ۱۲ ماہ باندہ سلسلہ
دفعہ ۱۹ (۳) (ج) نظام منافع کے معنی میں کیا
کی حیثیت
الفاظ نظام منافع سندھ دفعہ ۱۹ (۳) (ج) قانون

محالہ صغالی مالک متی کے ٹیکہ معنی جو تعلق کے چاہئے
یہ ہیں کہ جن سے حیثیت اور خدمت نمایاں ہوئی ہو اس میں جو
کہ ایسی خدمت ہے، حیثیت متعلق ہے اس کا اور ملازم کی نوعیت
اور عیسیت کا معنی ہے اور کام شامل ہے۔

اوس ٹیکہ اس کی نسبت جو ہم رسائی انڈیا کے لئے مساوی
پاتا ہے یہ ہیں کہ کیا جا سکتا کہ وہ کسی منافع کی خدمت پر تعلق
ہے اور اس لئے وہ محالہ صغالی میں انتخاب کے لئے اپنے اہل
پیش کرنے کے نا اہل نہیں ہوتا۔
ایسی بنام نیوٹولی ٹیکہ۔ لانا ٹیکہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۲ کا ہوا
دیا گیا۔

محمد بن بنام محمد عبداللہ خاں الدہ آباد لاہور (۱۱)
(الہ آباد) ۹۵۲

دفعہ ۲۲ (۵) انتخاب صغالی آرائین کے
کارروائی کے آغاز مگر اوس کے اختتام سے قبل
کی جانب سے دست برداری۔ حریف امیدوار کے
انتخاب کا استقرار۔

مجلس صغالی کی رکنیت کے انتخاب کا اسد وار قبل اختتام
آراء دست بردار ہو سکتا ہے نیز دوران حصول آراء میں اور
منتخب ہو جانے کے بعد ایسا کر سکتا ہے۔

ایک جائیداد کے دو امیدواران میں سے ایک امیدوار
اختتام اور قبل اختتام کارروائی حصول آراء دست بردار ہو
تو بعد وار شمار کنندہ آراء کے لئے جائز ہے کہ کارروائی حصول
آراء ختم کر دے اور باقی ماندہ امیدوار کی نسبت اس کے استقامت
کرے کہ وہ باقی ماندہ منتخب ہو گیا ہے یہ ضروری نہیں کہ کارروائی
حصول آراء جاری ہو گئی جائے اور آخر میں امیدوار شمار کنندہ

خوار و گھٹیا ہو۔ قانون نگار کے تحت منافع کی بنا
آیا محض اس لئے ہے کہ پٹواری کی کی ہوئی رپٹ
آپا کافی رہے دوران نالیش میں رپورٹ۔

۵۵۔ جن میں ۵۵ قانون نگار کی ارٹھی مالک قعدہ کے
الفاظ اگلے عام میں اور جن کی تاخیر جن میں اول نالیشات تک
نہیں ہے سو قانون نگار کے تحت دائر ہوں۔ صمن کی مد سے
عدالت میں مال کو مالعت ہے کہ جب تک رپورٹ نہ کر دی جائے
وہ کسی ایسے شخص کی جانب سے کوئی نالیش باور خواست قبول نہ کرے
جب تک کہ وراثت کی وہ رپورٹ اس شخص کی جانب سے ہو جسکی
وضع میں ضرورت بتلائی گئی ہے۔

چھپا اس بنام سرپرست۔ الہ آباد دیکی لوش مانیہ لکھنؤ
۵۵۔ اس سے استناد کیا گیا۔

اگر قبل از جارج نالیش داخل خارج اس مالک ہو چکا ہو تو جو
رپورٹ وضع ہو گی مد سے ضروری ہے وہ غیر ضروری ہو جاتی ہے
اور جن میں ۵۵ متعلق نہیں ہوتی۔ لیکن اگر اس وقت تک عمل داخل
خارج اس مالک ہو چکا ہو تو پٹواری کی رپورٹ اس رپورٹ کی بجائے
قبول نہیں کی جاسکتی جس کے لئے دفعہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ
مالک جائیداد کی جانب سے کی جانی چاہئے۔

کئی رپورٹ جو دوران نالیش میں گئی ہو بے سود ہوتی ہے
کیونکہ جن میں ۵۵ دفعہ ۳ کی مد سے جب تک رپورٹ پیش نہ کیا
اور سو قعدہ تک عرضی مد سے قبول کرنے کی یہی عدالتوں کو
کی گئی ہے۔

مسافر رقیہ بیگم بنام راجہ اعلیٰ۔ اودہ لاہر نل۔ ۹۰
رپورٹ اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴
قانون نگار کی ارٹھی مالک متحدہ ایکٹ ۳۰

دفعہ ۱۱۹۔ اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴
قانون نگار کی ارٹھی مالک متحدہ ایکٹ ۳۰
۱۔ مال فرہدہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴
کریٹ کے ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴
سائے حاکمیت میں دفعہ ۱۱۹
جسکا اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴

کہاوا اسکنا ہے۔

عدالت مال کی ہدایہ ۵۵ دفعہ ۱۱۹ قانون نگار کی
ارٹھی صوبہ کی ۵۵۔ نہ سخت کاروری افسر ملک دوران میں
ایک فریق کو اس سے نہ سے دی گئی ہو وہ عدالت کو ان میں
کا دوسرے کرے اس کے ہر دم میں مد سے جن ایسے شخص کے
لئے مدعی شمل کرے کا جس داخل ہوتا ہے جس کو اور سی کا
مشترکہ حق حاصل ہو دوسرے کرے کی ہدایہ جو کسی شخص کو دی گئی
ہو اس سے یہ مراد لینی چاہئے کہ اس کو دوسرے مالک کے
مطابق اور اس کے لحاظ سے رجوع کرنا چاہئے اور آرٹو راولا
مجموعہ ضابطہ دیوانی میں اسے اشمال کی احانت دی گئی ہے۔
تجزیہ منہی جب کہ کوئی شخص دوسرے کے خلاف استدلال
حقیقت کی استدعا کرے اور اسکو حاصل کرے تو اس کے بعد سے
وہ حقیقت ہو جو حقیقت تصور کی جانی چاہئے نہ کہ کوئی دوسری شے۔

مسافر گہر دی بنام ہر دت۔ (اودہ) ۹۱۰

دفعہ ۱۱۹۔ اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴
دفعہ ۱۱۹۔ اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴
دفعہ ۱۱۹۔ اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴
دفعہ ۱۱۹۔ اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴
دفعہ ۱۱۹۔ اودہ ۱۹۲۳ء (اودہ) ۲۴

لو اس دوران زمین اور ان کا پانچ فوٹ ہو گیا تھا اور متدعی یہ بیان کیا
کی زمین اور ان کا حق اور اپنے باب کے وارث ہونے کی نسبت
مذکورہ بیان کا حق تسلیم کیا گیا تھا۔

قرارداد کیا کہ جس کے دعوے میں وراثت کی بددیواری
صادر کی جاتی چاہئے اور ان کو محض اسوجہ سے از سر نو دعوے
کرنے کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ زمین سے منسوب دعوے
کی ترمیم کی استدعا نہیں کیا تھی اسوجہ سے کہ زمین کا اثر دعوے
کی نوعیت پر پڑے گا۔

اندر دوائے بنام رام چتر رائے (الکھ آباد) ۱۲۹۱
قانون زمین و زراعت اگر ایکٹ ۲۰ بابت لٹ کے دفعہ ۱۹ اور
اوس کی وصفت۔ کاشتکار مال میں پڑے نہریج
تہہ ہا کا اندراج۔ قیاس آبا قابل ترویج ہے۔

قاسم حلقہ صحت اصلاح جو قبل نفاذ قانون زمین و زراعت
اگرہ کا خزانہ کی آخری نظر ثانی کے وقت ہوا ہو جو جب دفعہ
۱۹ قانون گذار اسکا ثبوت قطعی ہے کہ اگر اسی وقت اندراج
پڑا نہریج نہیں اس قسم کا کوئی قیاس نہیں ہوتا ہے کہ آئندہ
اس (اراضی میں) کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ صرف اس واقعہ کا کہ
اس اراضی کے متعلق یہ پڑا نہریج میں مندرج رہا لازمی طور پر
یہ مطلب نہیں نکل سکتا کہ وہ ہمیشہ اسی ہی اراضی رہی ہے اور
بہت ثابت کرنے کے لئے شہادت پیش کی جاسکتی ہے کہ تاریخ اندراج
کے بعد اوس کی نوعیت بدل گئی تھی ایسی تبدیلی درست برواری
پاییدہ حلقہ باز بنیدار کے ساتھ کسی طرح معاف دیا اور غام کے قدر ہے
ہو سکتی ہے۔

جسٹس سلیمان۔ دفعہ ۱۹ قانون زمین و زراعت اگرہ کے الفاظ زمیندار
اور آسامی کے درمیان نزاع کے لئے محدود نہیں ہیں اور ان کی کو

بالکل عام ہے اور ان تمام مفدمات سے متعلق حوالہ میں کی گئی
کے متعلق نزاع ہو خواہ وہ نزاع زمیندار کے خلاف پیدا ہوئی ہو یا
جسے ناہنہ پانچ فوٹ بنام کال کا اور یا دھیا۔ انڈین گورنمنٹ پور ۱۲۹۱
کا حوالہ دیا گیا۔

جسٹس لٹل۔ دفعہ ۱۹ قانون زمین و زراعت اگرہ کی وصفت بالکل
محدود ہے اور اس دفعہ میں جو واحدہ قرار دیا گیا ہے وہ ایسی نزاع
سے متعلق ہوتا ہے جو زمیندار اور آسامی کے درمیان پیدا ہوئی
ہو جسکے زمیندار اور آسامی کے درمیان مساوی نتیجہ طلب شدہ کی
نوعیت کا ہو۔

جسٹس ناہنہ پانچ فوٹ بنام کال کا اور یا دھیا۔ انڈین گورنمنٹ پور ۱۲۹۱
۲۴۴۱ سے اسناد کیا گیا۔

شیو مندر بنام گویند سیر۔ الہ آباد لا جرنل ۲۱/۲
(الکھ آباد) ۸۶۰

دفعہ ۱۹۲۴۔ انتقال جو مالک کی جانب سے
کیا گیا ہو اور اوس کا اثر۔ زمین انتظامی حوالہ کا لٹ
کا کیا گیا ہو۔ جن افکار کے زمین کا نیلام منسوری کی حیثیت
مشتری جو بائع کے ساتھ معاہدہ کی بنا پر قابض ہو۔
بقایا کے لگان کی نالیش آبا قابل پذیرائی ہے۔

جب کوئی مالک کوئی انتقال کرے تو حسب دفعہ ۱۹ قانون زمین
اگر وہ اوس اراضی میں ہی حوالہ سے بارہ سال تک کاشت کی ہو
اوس کے حقوق تیسرے اور خود کاشت کار اصل ہو جائے زمین اور وہ
ایک آسامی ساقط الملکیت ہو جاتا ہے۔

جب کوئی مالک اپنی اراضی کا ایک زمین انتقال کی تکمیل کرے
اور اوس کے بعد حق افکار زمین بیع کرے تو مشتری کو اس اراضی
میں حقوق خود کاشت حاصل نہیں ہوتے۔

کونے کا حصہ اور شریک ہو چکے ہیں اسامی سے کامل لگان وصول کرنے کا حق ہو گا تو ان افراد کی اگر وہ کی افراط کے لئے ایک لینے ہے اور اس کا کوئی پتہ نہیں ہے۔

مدعیان نے اپنے باپ کے ایک پیہر کی بنیاد پر جاندار کے قبضہ کے لئے دعوائے پیہر دعوئے بر طبقہ ارفوہ خارج کیا گیا تھا

<p>اس قیاس کا سوال ہر مقدمہ کے واقعات پر مبنی ہوتا ہے کہ کس آسامی بلار حنا مندی زمیندار قابض ہوتا ہے۔ یہ زمیندار کا اختیار ہی امر ہے کہ شخص غیر کو آسامی قرار دے کر اسے اور پندرہ فیصد مالش آئے بیہ دخل کرے۔</p> <p>مقدمہ بارہ سو ست تاراس پر شاد بنام رام کمار سنگھ کی تعلیم کی گئی۔</p> <p>جھو بنام جہا بہ۔ (الہ آباد) ۹۰۵</p> <p>دفعہ ۱۰۶۔ لگان میں آبا باغ کی پیداوار داخل ہوتی ہے۔ قابض باغ کی جانب سے اس شہ کے لئے دعوے جس کا زمیندار نے ناجائز طور پر تصرف کیا ہو۔ اختیار سماعت۔</p> <p>کسی باغ کی پیداوار جو قابض باغ زمیندار کو دینے کا پابند ہوتا ہے لگان کی تصرف میں آتی ہے۔</p> <p>رگھو پیر رائے بنام مادھو۔ انڈین کیسیر حلیہ صفحہ ۹۰۸ کی تعلیم کی گئی۔</p> <p>محمی ایک قابض باغ نے زمیندار کو خلاف دعوے کیے ہیں جس سے اس شہ کی قیمت کا اوکا گیا تھا جس کا موخر الذکر نے ناجائز طور پر تصرف کیا تھا۔</p> <p>قرار دیا گیا کہ قانون فرارمان کے مرتب کنندگان کا شہ یہ تھا کہ اس قسم کے مقدمات کو عدالت مال کے اختیار سماعت میں داخل کیا جائے۔</p> <p>غریب القریب مانک بنام فقیر محمد کہلو۔ ویلی پور راجہ ۱ صفحہ ۲۰ کا حوالہ دیا گیا۔</p> <p>راجا پتیا بنام رام سنگھ بنام جہنت رام پر شاد بہاوتی (الہ آباد) ۶۶۸</p>	<p>اگر مشتری اپنے باغ کے ساتھ خاکی چھوڑ کر کے اور اپنی قیمت کا شکار ہی حاصل کرے تو جب دفعہ ۲۴ قانون فرارمان کے تحت زمیندار کی جانب سے بغاوت لگان کی مالش جو چھوڑ گیا ہو۔</p> <p>گلار سنگھ بنام شب لال (الہ آباد لا جرنل ۱۱۳۳ کی نوٹس) ریورٹر الہ آباد ۱۹۰۶ (الہ آباد) ۲۸۱</p> <p>قانون فرارمان اگر ایک ۲۴ ہائے مستند دفعہ ۲۴ مندرجہ کاشت کا تصرف کرنا شخص جو اپنی یا اس کے جزو کی مشترکہ کاشت کرتا ہو یا انفاکاک زمین کر سکتا ہو اگر کسی اور اپنی ایک قطعہ زمین کیا جائے اور دوسرا قطعہ زمین سے برابر ہو اور کوئی اس اپنی زمین کے ساتھ مشترکہ کاشت کرکے اس کو اس کو اول الذکر اپنی کے انفاکاک کا حق عطا کرنے لئے کافی ہے۔</p> <p>اگر کامل اور اپنی زمین کی جائے تو اس امر سے کہ کوئی شخص زمین کے قبل اس کے ساتھ مشترکہ کاشت رکھتا تھا اس کو زمین کے انفاکاک کا حق مساوی طور پر حاصل ہوگا۔</p> <p>مشترکہ کاشت کا تصرف خود کاشت کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے نہ کہ اس کی وسعت کے لحاظ سے۔</p> <p>گیش دین بنام جہن سنگھ۔ (الہ آباد) ۱۰۰۳</p> <p>دفعہ ۲۴ بلار حنا مندی زمیندار شخص غیر کا قبضہ حقوق خلیکاری کب حاصل ہوتے ہیں۔</p> <p>زمیندار آبا باغ کی مالش کر سکتا ہے۔</p> <p>اگر کوئی شخص بلار حنا مندی زمیندار کے اور اپنی پکٹے ہی نام نہ نہ قابض ہوتا ہے آسامی کے خلیکاری کے حقوق حاصل ہوتے ہیں لیکن حقوق خلیکاری اس کو اس وقت حاصل ہو جاتا ہے زمین جس نام سے کہ وہ شخص لگان اور کرنا شروع کرے۔</p>
---	---

چھوٹے گلیاں تھامو تو واسطے شکر چھوڑا زہن ہزارا آسمان
کے مابین جاؤ کہ کچھ ہمسافر ایڑن اپنا پیٹ پیٹو وہ دھول کی ٹوکھا
مغنی تھامتے چلے آوے اس کا کلاں کی شخصیت کا اوڑھا گیا
تھا جو ان کی قسمت کے رقبہ میں کسی کے تنہا سب سے تھی۔

فخر از دریا که از آسمان ابن اسیر عیسی بن مسعود طاکلی است

مجموعہ راہ راہین وقت تمام روین کرشناوت۔ انڈین لائبریری
کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۲۷ کتبہ منی اسی بنام جبین کرشنا کتو۔
انڈین کتبہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۸ کتو راہ راہین گیارہ۔

مہاراجہ کی یہ خبر نہلا سنگہ بنیام رام دہنی سنگہ طیشہ بہم ۶۰
 قاتلون خراسان بیکمال ایکٹ دہا بنہ شہہ و نہات
 ۱۰۹۱ء لگان میں اضافہ دروغ است حدیث نشا
 ۱۰۹۵ء اسکے اوٹھا شیشہ کا اثر عداالت و پانی میں اضافہ
 لگان کے دعوے کا قابل پذیرائی ہونا۔

قانون مزاحمان بنیگال میں کوئی حکم اس قسم کا نہیں ہے کہ درخواستی جو دفعہ ۵۰ قانون ناکور کے بموجب پیش کی گئی ہو اور بعد میں اٹھائی گئی ہو وہی اثر رکھتی ہو یا کہ وہ کہیں پیش نہیں کی گئی تھی اضافہ لگان کی درخواست جو کسی عہدہ دار مال کے روبرو دفعہ ۵۰ قانون مزاحمان بنیگال کے بموجب پیش کی جائے اسی دائرہ کے لئے عدالت دیوانی میں دعوے مانع کے ادس حکم کی رو سے مانع ہوتی ہے جو دفعہ ۵۰ قانون ہذا میں درج ہے اور یہ امر غیر اہم ہوتا ہے کہ درخواست زیر دفعہ ۵۰ اٹھائی گئی تھی اور دیوانی دعوے رجوع کرنے کے لئے عہدہ دار مال کی اجازت حاصل کی گئی تھی۔

چیتہ تہہ نیام تلسی سنگہ اندین کسیر خلیہ صفحہ ۱۳۰

[illegible]

ساسی کاغذ اچار جہاں ساسی کاغذ
 ۵۰ کلکٹریٹ کی نوٹس ۲۴ ال انڈیا بورڈ
 ۲۲۶ کلکٹریٹ کی نوٹس ۲۴ ال انڈیا بورڈ
 ۱۹۳۴-۱

فقہ ۱۷۳ (۲) نام پڑھ کر کسی کی فصل میں
کھا گیا ہو۔ خرید و بیع پڑھ کر کسی کی جائیداد میں کھائی ہو
آپ کا قصہ ہے۔

کوئی دنیا میں کسی دگر کی انجیل میں خود دیون و گری کے
حق میں کیا گیا ہو۔ جس شخص (۲) دفعہ ۱۰۰ سالوں، افرامان جنگاں
کا نام نہیں ہے بلکہ قابل الفضاخ ہے اور اس وقت تک جانے
نہیں جاسکتا کہ وہ کس خطہ میں رہتا تھا۔

گوہاں چہ ہنسا نیام۔ ام لال گوشتا نین۔ اشدین لار پو
ملکتہ جہا ہنسا نیام۔ ام لال گوشتا نین۔ اشدین لار پو

سید محمد امیر الحسن بنام سید محمد حبیب و حسین بن پٹنہ لاٹاں
(پٹنہ)
۱۰۲۳

صفحہ ۱۸۶۔ فرمیںد اور آسامی۔ خیر و مکان
کا موشی کہنے کے لئے استخوان کیا جاتا۔ اس کی
نوعیت۔ اختتام بیٹے۔ نوشی خلیج۔

جب کوئی بندہ طبعیت شدہ رعیت کسی قطعات ارضی کو
 پر مطلق بر مکان سکنہ بنی ہو اغراض کاشت کے پریشی رکھنے
 کے لئے استعمال کرے تو زمین متعلقہ دعوہ ۸۸ قانون قرار عا

دھرم جیانیہ مہن لال آل انڈیا ریورٹ ۱۹۲۳ء

(الہ آباد) ۱۲۱۶

قانون خزانہ بنکال ایکٹ ۱۸۸۵ء و ضابطہ
۱۵۱۳ (۱۵۱۳) قانون ابواب بنکال ایکٹ ۱۸۸۵ء و ضابطہ
کوٹھل، باب ۱۸۸۵ء و ضابطہ ۱۵۱۳ء - نالٹ
وہو لیا بی ابواب آریا مہنہ ہو سکتا ہے۔

ایک نالٹ والا بنی ابواب کی اس بنا پر سیار و نیٹ جیٹ
خارج کی کہ مدعی علی علیہم آسامیوں سے اسوہ سے ابواب کے
پانچیا متعلق نہیں ہے کہ اس سے مصدب و خرم ۵ قانون ابواب
بنکال نوٹس کی تعمیل نہیں کرانی درمیان و مار سے زائد نہ ہوتا۔
قرار دیا گیا کہ دفعہ ۵ مضمون ۵ و ۵۲ خزانہ بنکال کو
دفعہ ۵ م قانون ابواب بنکال کے قانون کیساتھ ہے اس مقدمہ میں
مراحہ جائز نہیں ہے۔

وائس اینڈ کمپنی بنام سر کشتو بھو مکسا اینڈ این لارپورٹ
کلکتہ جلد ۱۳۱ - دینند راپیشا و گھوش بنام ریشا ناہنتر
کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۹۱ صفحہ ۱۱۱۱ - بھو کی گیا۔

ہمیش چندر چو پادیا بنام امانا دیوی - اینڈ این لارپورٹ
کلکتہ جلد ۱۳۱ صفحہ ۱۱۱۱ - اجائی کانت ناگ بنام جگیتور سنگھ ناگ
لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳۱ صفحہ ۱۱۱۱ - کی تعلیم کی گئی۔

مہاراجہ بندرا کشن سنگھ بنام تریکیا ناہنتر رائے
کلکتہ لارپورٹ ۱۳۱ - آل انڈیا ریورٹ کلکتہ ۱۹۲۳ء

(کلکتہ) ۱۲۸

دفعہ ۵ کے تحت قیاس کی ترویج۔
کسی طرح کی تفسیر کے تسلسل پر اثر نہیں ڈالتی اور نہ دفعہ ۵
قانون خزانہ بنکال کے احکام کو غیر متعلق کر دیتی ہے۔

بنکال من خلیفہ سید علی کو اس کی وضاحت نہ کی گئی ہو سکتا
کو اس قیاس کے فائدہ سے محروم نہیں کرتی جو دفعہ ۵ قانون خزانہ
بنکال کی رو سے پیدا ہوتا ہے۔

نارا کمار گھوش بنام کمار ان چندرا سنگھ - کلکتہ لارپورٹ
۱۳۱ - آل انڈیا ریورٹ کلکتہ ۱۹۲۳ء (کلکتہ) ۵۰۹
۱۳۹ - دفعہ ۵ (۱) و ۵ (۱) - لگان کے

معنی - نہریک حصہ دار نہ ہندو کی جانب سے لگان
میں اس کے حصہ کے لئے دعویٰ ہے۔ اسامی کیساتھ
کیا دعوے کر سکتا ہے۔

قانون خزانہ بنکال من لگان سے وہ شے مراد ہوتی
ہے حوالہ دے قانون شکل زرقہ باجنس کسی آسامی کی جانب
سے اس کے زمیندار کو آسامی کی حقیقت کے استعجال یا دخل
کی بابت داخل ادائی یا قابل جو الگ ہوا اس شے کو کسی آسامی کی
جانب سے اس کے زمیندار کو نہیں جس سے لازماً زمینداروں کی
تمام کماحقہ مراد ہوتی ہے بلکہ ان میں سے صرف ایک کو اجاب
ہو لگان نہیں کہا جاسکتا۔

دعوے جو کسی شریک حصہ دار زمیندار سے اس شے کیلئے
رجوع کیا ہو جو اس کو آسامی کی جانب سے اس کے حصہ کی
اراضی کے استعجال یا دخل کی بابت واجب الادا ہو
دعوے نہیں ہوتا جو قانون خزانہ بنکال کے مفہوم میں داخل
ہے ڈگری جو ایسی دعوے میں شامل کی جائے قانون خزانہ
بنکال کے تحت ڈگری نہیں ہوتی اور ایسی ڈگری کی تعمیل قانون
خزانہ بنکال کے بموجب نہیں بلکہ مجبوراً بلکہ دوائی کو مجبوراً
ہو سکتی ہے۔

ایک لگان کے دعوے میں جو ایک شریک حصہ دار زمیندار

١٠٠

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲

<p>انڈین لار بورڈ آف ایڈمکسٹریٹیشن (الکراڈ) ۱۹۲۳ء</p> <p>۱۹۲۳ء - دفعہ ۱۵۱ - امن و برہنہ اور امن - مال</p> <p>جو امن سے کم کر دیا ہو۔ احتیاطاً ضابطہ جاری ہو۔</p> <p>موت۔</p> <p>مال جو امن کی تحویل سے کم ہو گیا ہو اس کے ہرجہ کی ادائیگی کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے اس امر کا رجوع ہو کہ اس سے مال کی اسی احتیاطاً جو معمولی احتیاطاً آدمی کرنا تہہ امن ہے۔</p> <p>مادنگ پوتنگ نام مادنگ تہا یا وسال ڈاڈ پاپیڈ پور ہرجہ (کور سرجا) ۱۹۲۳ء</p> <p>۱۹۲۳ء - دفعہ ۲۲۰ - اصل مالک کا معاہدہ - مالک جو</p> <p>تھا بر کیا گیا ہو۔ طالع کی ذمہ داری - خاص وراج -</p> <p>ناتش۔</p> <p>اصل مالک کے معاہدات سے غافلہ بلا واسطہ معاہدات کے</p> <p>کلنگہ کے حسیان ہزار میں ایک نہایت مشہور شخصیت نہ کہنے</p> <p>میں اور ان سے ایک رواج متعلق ہے جس کے بوجھ پر خواہ اصل</p> <p>مالک کے نام ظاہر کئے جائیں یا نہیں دلال معاہدات مذکور کی</p> <p>مناسب کسبل کے لئے مندرجہ بالا اور بالکان کے پاس ذمہ دار</p> <p>میں اور اسی طور پر پیشینہ اور بالکان مذکور کے خطرات اور ان کو</p> <p>نافذ کرانے کے مستحق ہیں دفعہ ۲۳۰ قانون معاہدہ اور دلال کی</p> <p>حیثیت پر کسی طرح موثر نہیں ہے۔</p> <p>ایک اصل مالک کے معاہدہ کے متعلق اہم امر یہ ہے کہ دلال</p> <p>کا اعتماد اصل امر ہے جو فریقین معاہدہ کے فہم میں ہوتا ہے۔</p> <p>جب کوئی رواج موجود ہو جس کی رو سے دلال اس کے</p> <p>فریقین کے خلاف اصل مالک کے معاہدہ کے نفاذ کے مستحق ہو تو</p>	<p>دوسرے مسئلہ مال - ۱۹۲۳ء میں لار بورڈ آف ایڈمکسٹریٹیشن</p> <p>قانون جو نیشنل تھا کہ اس ہر سال کے لینے سے انکار کرے۔</p> <p>قرار دیا گیا کہ معاہدہ سے دفعہ ۱۱۹ قانون معاہدہ متعلق</p> <p>ہو اور دلال کے لئے اس معاہدہ مال کے لینے سے انکار کرنے میں</p> <p>جائز نہ ہو جس میں افسر انش سے زیادہ مال تھا۔</p> <p>(۲) سپریم کورٹ کا حکم جو دلال کے لئے معاہدہ سے کیا تھا فریقین</p> <p>درخواست اور دلال کو دیا گیا کہ اس کے لئے کیا تھا</p> <p>کے لئے کیا تھا کہ اس کے لئے کیا تھا کہ اس کے لئے کیا تھا</p> <p>۱۲۳۰ (پیشہ) لال (پیشہ) لال</p> <p>قانون معاہدہ ایکٹ ۱۹۲۳ء دفعہ ۱۲۹ - ۱۲۹</p> <p>کمپنی - مال کا جو مالگی</p> <p>مدعی ایک دلال سے اسٹیشن کر کے دوسرے مقام پر دنگا</p> <p>کی طرف سے ایک پارسل لایا جو روز کنڈہ نے اس سے دنگی</p> <p>کے نوٹ میں جو مدعی نے پیش کیا تھا ایک نمبر درج کیا اور اسے</p> <p>اس اسٹیشن کے ساتھ واپس کیا کہ دوسرے دن اگر پارسل پر وہ</p> <p>نمبر مفقودہ درج کرانے اور ایک ریو سے رسید حاصل کرے مدعی</p> <p>نے دوسرے دن کا اسٹیشن کے بوجھ پر مفقودہ پارسل پر پھر کر لیا</p> <p>اور اسکو ریو سے کی جانب سے قبول کئے جانے کے قبل اسٹیشن</p> <p>کی عمارت میں ایک چیمبر میں رکھ دیا جو مال رکھنے کے لئے مقصود</p> <p>تھا شنبہ میں پارسل سرفہ کیا گیا تھا مدعی نے ریو سے کمپنی پر پھر</p> <p>کی نالیش کی۔</p> <p>قرار دیا گیا کہ مدعی کا دعویٰ ناکامیاب رہنا چاہئے کیونکہ</p> <p>حسب نشتہ دفعہ ۱۲۹ قانون معاہدہ ریو سے کمپنی کو پارسل</p> <p>حوالہ نہیں کیا گیا تھا جس سے مالگی کے نوٹ کا کسبل کرنا ضروری نہیں تھا</p> <p>کے نہیں ہو سکتا تھا۔</p> <p>پچھلے نارین بنام بنوہ اینڈ سنڈرل انڈیا ریو سے کمپنی</p>
--	---

۵۰۰ نمبروں کا اسع کے لئے نہایا یہ کہ ۵۰۰ نمبروں کے لئے نہایا جو ہر کسی کی ہوتا ہے جو ہر کسی کی ہوتا ہے جو ہر کسی کی ہوتا ہے

قانون امانت ایکٹ ۲۱ باب ۱۸۸ کے تحت دفعہ ۶۴،
۶۵۔ رقم کے گنت میں آجائے کے معنی۔ پلیٹنگ
کسی غیر فیصلہ جوائن دو علی سمیل البیل قانونی
جنٹین میں سے ایک پر مبنی ہو جو بیان کردہ واقعات
سے پیدا ہوتی ہیں۔ نقصان۔

ملیبار تار و آڈو کا کرنا و محض این زمین ہونا بلکہ اس کی
میشیت غیر منقسم ہونا و خاندان کے تسلط کی ہی ہوتی ہے جب کوئی
رنا و تار و آڈو کی رقم لکھی یا قرض کرے اور اس کو کسی شخص یا
کے حوالہ کر دے تو رقم جو کہ اس کی نوعیت کی اطلاع کے ساتھ
موجود لکھ کر کے قبضہ میں لمانی رقم ہوتی ہے اس لئے مثلاً علیہ
دفعہ ۶۴ قانون امانت کے بموجب اسکا پابند ہونا ہے کہ اسکو تار و
لو الپس کر دے۔

دفعہ ۶۴ قانون امانت میں رقم کے گنت میں آجائے سے
بار و بار کے معمولی طریقہ سے رقم کا منتقل ہونا اور داخل ہو
نہ کہ کسی خاص فعل سے رقم کا منتقل کیا جانا جیسا کہ کسی ایک شخص
کو چاہئے کسی دوسرے شخص کو ادائی ہوتی ہے۔

جب کسی عرضی دعویٰ کی رو سے کسی مقدمہ کے عام واقعات
عدالت کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں اور ان کے حقیقی قانونی معنی
و تفصیل کو کسی ہوا و ہنر و سی شہادت ان دونوں اسکا فی قانونی
میشیتوں کے لئے ایک ہی ہو جو ان واقعات سے پیدا ہوتی ہیں
جو عرضی دعوے میں بیان کئے گئے ہوتے گوان شلج میں جو اس
سے اخذ کئے جاسکتے تھے اختلاف ہو تو عدلی علیہ کی نسبت یہ
نار نہیں دیا جاسکتا کہ اس کو اس وجہ سے نقصان پہنچا ہے
عدالت نے اپنا فیصلہ ان دو قانونی میسیتوں میں سے ایک پر
دیا تاہم شہادت و شہادت میں سے پیدا ہوتی ہیں۔

میں کشتی و تہیہ یا مایہ نام حیر یا پار و تہیہ تہیہ۔ مدرس
وکیل نوٹس ۱۹۳۳ (مدرس) ۱۳۴
قانون میا و سماعت ایکٹ ۱۴۔ باب ۱۸۹ کے تحت دفعہ ۵۔
قانون عدالت کے لئے دہرائی اودہ ایکٹ ۲۳ باب ۱
۱۸۹ کے تحت دفعہ ۳۹، ۴۰۔ عدالت بند و بست کی جانب
سے زمین کا منتظر۔ منت انفکاک زمین۔

اتیس ڈگری جو قانون میا و سماعت باب ۱۸۹ کے
زمانہ قانون میں حاصل کی گئی ہو اس کے لئے حسب دفعہ ۵ قانون
مذکورہ ۶ سال کی میا و مقرر ہے اور اس پر واجد کے قانون چا
سماعت باب ۱۸۹ کے تحت دفعہ ۳۹، ۴۰ موثر نہیں ہوتی۔
ہو گوان تخت بنام چندی دت۔ اودہ کہیں علیہ صفحہ ۲۸۹
یہی سنگہ بنام رمن سنگہ۔ اودہ کہیں علیہ صفحہ ۲۹۰ وراجہ پرتاب
یہاں سنگہ بنام راجہ سدرت سنگہ۔ اودہ کہیں علیہ صفحہ ۲۹۱ کا حوالہ
دیا گیا۔

بالہو بنام بی شہر بہادر سنگہ۔ اودہ اور اگر لارڈ شپ
(اودہ) ۵۶

ایکٹ ۵۱ باب ۱۸۸ کے تحت دفعہ ۱۷۹۔ بعد
پروسی مرائی کا اخراج۔ ڈگری کی تعمیل میا و کا
فائدہ نالٹس میں میں ڈگری مشروط میا و سنگہ
تعمیل و تباہی۔ مہرتن کی جانب سے استحقاق۔ زمین
ابتدا۔ ان کی بلے باقی۔ راہن کے تحفظ کے لئے دستا
ابرا۔ راہن کی جانب سے استحقاق کی ڈگری کی
ادائی جس میں میا و عارض ہو گئی ہو نقصان سے
برائت حاصل کرنے کا راہن کا حق۔

کسی ڈگری کی ناراضی سے عارضہ بعد پروسی خارج ہو گیا

ایک فقرہ نالشی کی نسبت جس میں ایسے معاہدہ کے دونوں قریب
کے مابین نزاعات کے فیصلہ کی صراحت ہو یہ خیال کرنا چاہیے
کہ اس میں دلال شامل ہیں۔

جے لال اینڈ کو بنام منہانا تہہ ملک۔ انڈین کیسز جلد ۳
صفحہ ۳۳ کی تعلیم کی گئی۔

تجوید ضمیمہ۔ جبکہ یہی ٹیٹل مالک کے معاہدہ کا نمونہ تھا
کہا جائے تو ایک رواج موجود ہوتا ہے جس کی رو سے دلال
اور غیر تقیم معاہدہ آپس میں ایک دوسرے کے ذمہ دار ہوتے ہیں
جب تک مل گرد واری لال بنام رام گوپال پوسیت رام۔
انڈین لارپورٹ کلکتہ ۱۹۲۳ء پورٹر کلکتہ ۱۹۲۳ء
(کلکتہ)

قانون معاہدہ ایکٹ ۱۹۳۰ء دفعہ ۲۶۔
منع شرکت کے متعلق اخبارات میں اعلان۔
دست بردار ہونے والے شریک کی ذمہ داری۔
تمام اخبارات میں منع شرکت کا اعلان شرکت سے
دست بردار ہونے والے شریک کو اس مال کی ذمہ داری سے
بری نہیں کرویتا جو قدیم معاملات داروں کے کوٹھی کو دے ہو
از اکیل محسن بنام۔ وسالنجیرنگ ورکس لمیٹڈ۔ انڈین
لارپورٹ رنگون پیم (رنگون) ۲۰

دفعہ ۱۸۷۔ وہ شخص جو اس مال پر قابض
ہو جو بیع کے جانے والا تھا یا مال کو روک رہا ہو
ہے۔ دیگر مجموعہ ضابطہ نوحداری ایکٹ ۵ باب ۵
۱۹۴۶ء دفعہ ۵۲۶۔

قانون علیبار تارواڈ۔ تزییع۔ کارناون۔ ایفید
ہر خلاف کارناون ارکان پر قابل پابندی ہے۔

ورانت۔ مال کیسویہ۔ قانون کا شرح و نمونہ۔
عدالتوں کا فریضہ۔
تجدید موجودگی فریب یا سازش فیصلہ نالشی میں ایک
کارناون سے یہ نیکہ نیتی یہ حیثیت قائم مقام کے جوابدہ کی ہو
ارکان تارواڈ پر یا تزییع پر جس کی اوس سے قائم مقام کی ہو قابل
پابندی ہے۔

(نفاذ پر بحث کی گئی)
قانون علیبار کے تحت رکن خاندان از قسم کو رکن تمام
جائداد کیسویہ جو اوس کی وفات پر تقسیم کی گئی ہو جائداد خاندان
کا جزو بناتی ہے اور سب سے بڑے پیمانہ رکن از قسم کو رکن کے
زیر اہتمام آجاتی ہے۔

کلائی گجر میں بنام پلات ارجا میں۔ مدراس ہائی کورٹ
رپورٹ جلد ۱۴۲ صفحہ ۱۶۳ کی تعلیم کی گئی۔
مال کیسویہ جو حاصل کنندہ نے اپنی تزییع کے سرمایہ کی مدد
سے جو بھٹہ اور کاسٹم کی جائداد کا دعویٰ دیا ہو پیدا کی ہو جائداد
تزییع بنجانی ہے اور تمام تارواڈ کارناون بخلاف تزییع کے
اوٹکا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

یہ جج کے حیطہ اختیار میں نہیں ہے کہ قانون کی ترمیم کر
خواہ وہ اشخاص کے احساسات کے گنتا ہی متاثر ہو۔ اوس کا
فرض منصبی ہی ہے کہ وہ اسکو اسی طرح نافذ کریں جیسا کہ وہ
اور لیا تہہ ذرا ٹیٹل اوکو کر بنام اولیا تہہ کہنی گئی لارپورٹ
۱۹۲۳ء مدراس لارپورٹ کلکتہ ۱۹۲۳ء
(مدراس) ۳۶

تارواڈ۔ کارناون کی حیثیت۔ رقم جو کارناون نے
کسی شخص ثالث کو ادا کی تھی یا وصول کی جاسکتی تھی۔

ابا بناس عدالت دولانی سن روج کی گئی تھی بعدالت دولانی
اختیار سماعت سے انکار کیا اور عرضی دعویٰ سے عدالت مال میں پیش
کرنے کے لئے واپس کیا۔ عدالت مالی نے بہہ قرار دیا کہ اسکو بناس کی
سماعت کا اختیار نہ بناس مدعی نے ٹکڑے کر کے رو در موافکہ کیا لیکن خواجہ
نے عدالت تخت کا حکم قرار دیا اس کے بعد مدعی نے عدالت دولانی
میں عرضی دعویٰ کے لئے پشیمان کیا اسکے عدالت مذکور نے قرار دیا کہ
ایک اور فیصلہ شدہ تھا اس کے لئے مدعی نے عدالت دولانی کے پہلے
حکم کے خلاف جس کی رستہ اختیار سماعت سے انکار کیا گیا تھا
کٹ چکے رو در موافکہ کیا مرافعہ میرٹھا خارج الیہا و ہتھا۔

قرار دیا گیا چونکہ مدعی سے عدالت دیوالی میں رجوع ہو چکے
فصل نہ کیا جنتی سے عدالت ہائے مال میں فالن رجوع کی تھی اور چونکہ
اس سال میں مراجعہ پیش کر کے میں کوئی تاخیر سبب یا غیر ضروری ہستی
وہ وغیرہ قائلوں میں اساعت کے فائدہ کا مستحق تھا۔

اولیٰ بنام حضرت امام احمد بن حنبلہ علیہ السلام کہ حضرت ابو حنیفہ مدظلہ العالی کی تعلیم پر
 حبیب پور فرار دیا گیا اور کہ خلافت امتدادی کے فوج مدد کی بفضل اس
 واقعہ کی وجہ سے اندرون ہندوستان میں شیخ کی گئی کہ اوس فاعادہ کی
 اشاعت نہ کر کے جو خبریں اس بات کی ضرورت نبھائی گئی ہے کہ اس
 فضل و داداشت مرافتہ ثانی کے ساتھ شیخ کی جائے اوس وقت
 حسب مرقعہ دانر کیا گیا تھا فاعادہ کا علم عام طور پر پورے کے لئے کافی
 وقت بن گذرنا تھا۔

فرا رو با کبا که دفعہ دہ تا نون میجا و سہا عنت کے مہر و مہین میجا
سہا عنتہ سقرہ مرا فدی کی توسیع کے لئے کافی وجہ موجود تھی۔

محمد حسن الدین، نام سیف علی شاہ - انڈین لائبریریٹ لاہور

۴۰۰ (لاہور) لاہور لاجرنل ۵/۲۲۶

قانون سبھا و سائنس ایکٹ ۱۹۸۰ء مابینہ شدہ دفعہ ۵۔

مراقبہ تاخیر میں کر کے میں ہوتی ہو۔ عدالت کی جا۔

کوسبع جو میا و مین کی لکھی ہو۔ گامی و پرچہ۔

کوی قانونی سنی عدالت سے طلب کردہ حاکم کا جواب

اوس کا اعتبار انسانوں کے لیے اسے مانتے ہیں اور اسے اپنے لیے

نہ لے کر سماعت کی ہو ورنہ مکمل ہوئی ہو۔

برج اندر سنگه نام کاشی راجہ اندرین کیمبر علیہ السلام صفحہ سوم کی تختہ

[illegible]

لالہ یحییٰ دادپور نیام سید شمشاد علی (اور وہ) کے نام

..... دفعہ ۵ ہر ایک محترمہ کے لئے ایک سے زیادہ وارنٹیں

ناکافی وجوہ پر محمود پر نانی کرنے کی وجہ سے قیامت کا فی

1947

جب مجھ کو مقررہ کے افسانہ کے پیرا غم پیش ہوا اور مراجع

روز نماز است ایستاده که خوانند و در سجده بنشینند و بپای کی میرود ایستاده

میں نے اس کے لئے اس لئے کہ میں نے یہاں پہنچا ہے اور وہ

رت میں راستہ انکر فی ہائے عسکر و خو است خوشنئی کی

فی الحال ہوتی ہیں۔

مادنگسا لون نهام مادنگسا لون۔ آکل انڈیا ریلوے اور سیرس ۱۹۲۳ء

۵۲ (دولت)

صورت میں تعمیل دگری کے لئے بموجب قانون میعاد سماعت ثابتہ
۲۵ برسہ میعاد اس دگری کی تاریخ سے محسوب ہونی چاہئے کہ اگر اس
کی اخراج کی تاریخ سے۔

عبد المجید بنام جوہر لال انڈین کنبہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۴۹
وہ بانگ ناہتہ نام منی دیہی۔ انڈین کنبہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۴۴ کا حوالہ دیکھا
جس کا کسی مقدمہ میں دگری کی شرط چھ ماہ چوتی ہو تو میعاد
اوس کی تعمیل کے بموجب قانون میعاد سماعت بابتہ شدت گھٹت
تین سال ہے نہ کہ تین سال اور وہ مدت جو بموجب دگری کی افکار
کے لئے مقرر کی گئی ہو۔ قانون میعاد سماعت بابتہ شدت میں کوئی
ایسا حکم نہیں ہے جس کی وجہ سے اوس کا اثر بہرہ دگری کی نظر
ثانی ہونے سے وہ مرتبہ جو قبلی تاریخ نفاذ کے متاوی تھا
ہو نیکی وجہ غیر موثر ہو گئی تھی۔

ایک مرتبہ نے ایک فرس مالٹ کے پاس رہن مہر کو قبول کر کے
اسعراق پیدا کیا اور بعد اس میں اس میں بے باقی کر دیا مرتبہ
اوس سے یہ معاہدہ امر کیا کہ وہ اسے تمام نقصانات و پرچہ نقصانات
و دعاوی و مقدمات و مطالبات و حسابات کا معاوضہ جو ان میں
ناموں کی بنا پر اوس پر عائد ہوئے ہوں یا تمام زر قرضہ یا وہ رقم
واجب الادا جو مرتبہ کے قبضہ میں سے اس میں نامہ کی بنا پر عائد ہو
ہو و اگر دوسے کا بعد ازاں فرس مالٹ نے اسے استغراق
کی بنا پر اصل میں کے خلاف دگری حاصل کی لیکن میعاد کے اندر اسکی
تعمیل نہیں کرائی۔ رہن نے بعد ازاں نقصانے میعاد اوس کی ادائی
کر دی اور اپنے مرتبہ کے خلاف اس رقم کی بازیافت کی نالیش و اثر کی
جسکی ادائی ابراہیم نامہ کی بنا پر اوس نے کی تھی۔ یہ جواب دہی کی گئی کہ
وہ ادائی اختیاری تھی اس لئے مرتبہ پر اس رقم کے معاوضہ کی
ذمہ داری عائد نہیں ہے۔

فسر و بانگ ناہتہ گورہن کی ادائی اس میں جو ہم میں بسیاری تھی کہ
وہ امیسی دگری کی میانہ میں گئی تھی جس کی تعمیل میں یہ معاہدہ
ہو چکی تھی تاہم مرتبہ نے شخص ثالث کے پاس ۱۲۱ برسہ نامہ کو
بطور ضمانت رکھ رکھ کر اس کے حوالہ دیا کہ یہ ہالیہ میں تھی
و نقصان پیدا کر دیا اور اوس پر بار عائد کیا تاہم اس لئے ہر لحاظ سے
نظام ابراہیم نامہ شخص موخر الذکر کا ہے کہ مرتبہ سے وہ رقم و اس
لے حوالہ دے جائے و نقصان سے محفوظ رہے کہ اس لئے اوس
کی ادائی میں صرف کی ہو جسے مرتبہ نے خود اپنے فعل سے عائد کیا
سچندرا ناہتہ رائے خام ہمارا راج بہادر سنگھ ہونا سند
مہاراج لارپورٹ برپوی کونسل جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶
بیمٹی لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶
ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶ لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶
برپوی کونسل جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶ (برپوی کونسل) جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶

قانون میعاد سماعت ایکٹ ۱۸۵۸ء
ایسے مراعات کا نمبر پر لیا جانا جو ہر سال میعاد ۱۰ فیصد کیا گیا۔
جب بعض متعلقہ مراعات حالت فیصلہ جاتی کی نقول کے تحت جو
اوس وقت کے نہ جاسکتے ہوں جب تک کہ اصل مراعات مکمل کاغذات
کے ساتھ نہیں پیش کیا گیا تھا تو عدالت مراعات بلاتامل مراعات کے
حق میں اپنا اختیار تیزی حسب دفعہ ۵ قانون میعاد سماعت ۱۸۵۸ء
کرے گی۔

نارائک گھوش بنام کماران چندر سنگھ کلکتہ لاہور جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶
آل انڈیا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶ (کلکتہ) جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶
دفعہ ۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابتہ
۱۸۵۸ء آرڈر اسم رول ۱۔ آرڈر سوم۔ مراعات ثانی۔
عدالت ابتدائی کے فیصلہ کی نقول کا میعاد سماعت

صراحتاً بتلائی گئی ہو یا ایک ایسی غرض ہے جو صریح الفاظ کے ذریعہ
سے یقیناً منظرہ کی گئی۔

ایسی اسٹانڈیا کمپنی نے مسٹر مین مینجور کے راجہ کی جائیداد
قبضہ حاصل کر کے اوس کے دوستوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا
تھا جس کے ذریعہ سے کمپنی اون کو قابل انتقال دستاویزات یا
صدائق نامہ جات دیتے اور قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے مینجور کی
مالگزارہی کا ایک کافی جزو عطا کر کے پیر صفا مندر ہوئی تھی۔

دستاویزات مذکورہ ادائیگی کی سند مینجور کی اطلاع متقاضی پر پیش
رہے بعد عند الطلب مدراس کے خزانہ عامہ پر واجب الادا اثبات
ایک نالٹس مین جو کمپنی کے جانشینوں کے خلاف دستاویزات مذکورہ
میں سے ایک دستاویز پر مینجور کی گئی تھی۔

خوار دی گیا (۱) کہ کمپنی اور اوس کے جانشینان ایسے اشخاص
ہیں جن کو حسب نشائے دفعہ ۱۰ قانون میجا و سماعت کسی خاص
غرض کے لئے جائیداد امانتاً حاصل ہوئی تھی اور اس لئے دعوے
دفعہ مذکور کے تحت آتا تھا۔

(۲) یہ کہ اگر دستاویز کو بطور ایک معمولی معاہدہ کے قرضہ کے
تصور کیا جائے تو میجا و سماعت اوسکی بابت اوس وقت تک ضرر
نہیں ہوئی تھی جب تک کہ ادائیگی (۱۵) چھپنے کی اطلاع متقاضی
ہوئے کے بعد مدراس کے خزانہ عامہ پر مطالبہ نہیں کیا گیا تھا۔

صاحب ذریعہ ہند پیام بیٹنٹ راویہ کیا پر شاو۔

(مدراس) ۱۰ م ۱۰

قانون میجا و سماعت ایکٹ ۱۹ بابت دفعہ ۱۲۔

مراضہ کا اوس حکم کی نقل کے بغیر دائر کیا جانا جس کی
یاد رخصی سے مراضہ کیا گیا تھا۔ تاہم مراضہ کسی حکم کا
مرتب نہ کیا جانا۔ وہ مدت جو فیصلہ اور دگری کی نقل

حاصل کرنے میں صرف ہوئی تھی یا خارج کی جاسکتی ہے۔

اول مفدمات میں مین مین بطریق ضابطہ حکم مرتب نہ کیا گیا ہے
مراضہ کے لئے یہ کافی ہوتا ہے کہ وہ اپنی بادداشت مراضہ کیساتھ
فیصلہ کی نقل منسلک کرے اور میجا و سماعت فیصلہ سے محسوب ہو سکتی
ہے لیکن جب کوئی علیحدہ حکم مرتب کیا گیا ہو تو فیصلہ اور بطریق ضابطہ
حکم دونوں کی نقل بادداشت مراضہ کے ساتھ منسلک کی جانی چاہیے
اور مراضہ اس کا مستحق ہوتا ہے کہ وہ اوس مدت کو منہا کرے جو ادائیگی
نقل حاصل کرنے میں صرف ہوئی تھی۔

کمالا داسی بنام تارا پاداکرجی۔ انڈین کمبر علیہ ۱۰ ص ۱۰۰
کی تقلید کی گئی۔

مورلج بنام بنیادریل۔ انڈین کمبر علیہ ۵ ص ۵۵ اس کو میجا و
منگل منگل بنام ہر دارم۔ انڈین کمبر علیہ ۱۰ ص ۱۰۰ کا حوالہ
دیا گیا۔

ایک مراضہ مینجور کے لئے کو اس حکم کی یاد رخصی سے دائر کیا گیا
تھا جو جزوی اس کے کو صدارت ہوا تھا لیکن دگری کی کوئی نقل منسلک نہ تھی
اس لئے کہ اوس وقت تک کوئی دگری صدارت نہیں ہوئی تھی۔ ۱۰ مینجور کی
مراضہ نے نقل دگری کے لئے درخواست پیش کی ۱۵۔ کو بطریق ضابطہ
حکم مرتب کیا گیا تھا اور اوس کی ایک نقل ۱۷۔ کو تیار ہوئی تھی اور
وہ اوس کو ۱۹۔ کو حوالہ کی گئی۔ ۲۳ مینجور کی کو اوس نے بطریق ضابطہ
حکم کی نقل داخل کی۔

قرار دیا گیا کہ چونکہ اوس تاریخ پر کوئی بطریق ضابطہ حکم مرتب
نہیں ہوا تھا جبکہ مراضہ ابتداً دائر کیا گیا تھا اس لئے مراضہ اوس
میجا کو منہا کر سکتا تھا جو نقل حاصل کرنے میں صرف ہوئی تھی
کہ انا ہند بنام نالک۔ (الہ آباد) ۶ م ۶

دفعہ ۱۲ ضمیمہ ۱۱۸۲ دگری کی نقل۔

القانون میعاد سہ ماہیہ ایکٹ ۱۹۰۵ء کے تحت ۱۹۰۵ء کے دفعہ ۵۔

مراۓ واصل کرنے میں تاخیر و سجاوین نو بیع کرنے

سے انکار۔ اختیار تیزی کا استعمال۔ مراۓ نامی۔

دست اندازی میں تاخیر یا سجاوین۔

جب کوئی عدالت مراۓ تحت عدالتی اختیار تیزی کے

استعمال میں اس سجاوین نو بیع کرنے سے انکار کرے جو مراۓ

اصل کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی تو باقی کورٹ بصیرت مراۓ نامی

دست اندازی ذکر کرے گی گو یہ ممکن ہو کہ عدالت مراۓ تحت ہونے

بصورت میں اس نے اس معاملہ کے متعلق مختلف رائے اختیار

ہوئی۔

لیکن جب کوئی رج بظاہر ایسے اختیار تیزی کے استعمال

میں ایسا عمل اس رائے کے لحاظ سے کرے کہ کوئی عام قاعدہ ہو

نہیں ہے بلکہ دراصل عام قاعدہ موجود ہو جس کی اس کو اپنے آپ

پر واجب التعمیل ہونے کے لحاظ سے تقلید کرنی چاہئے تو وہ اس

قانون کی حد تک جو مقدمہ سے متعلق کیا جانا چاہئے خود کو گراہ کرتا

ہو اور اس کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے عدالتی اختیار

تیزی کا استعمال کیا ہے۔ ایسی صورت میں بائیکورٹ کو مقدمہ پر

رہنا چاہئے یا خود اختیار تیزی کا استعمال کرنا چاہئے۔

بدیہ بنام دیوانہ۔ انڈین کیسٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۵۰ ۱۹۰۵ء کے

بنام کاشی رام انڈین کیسٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۵۰ ۱۹۰۵ء کے

شیخ احمد حسین بنام شیخ محمد فصیح اللہ۔ الہ آباد لاہور ۱۹۰۵ء

۱۹۰۵ء کے دفعہ ۵۔

القانون میعاد سہ ماہیہ ایکٹ ۱۹۰۵ء کے تحت ۱۹۰۵ء کے دفعہ ۵۔

مراۓ واصل کرنے میں تاخیر و سجاوین نو بیع کرنے

سے انکار۔ اختیار تیزی کا استعمال۔ مراۓ نامی۔

دفعہ ۵۔ القانون میعاد سہ ماہیہ ایکٹ ۱۹۰۵ء کے تحت ۱۹۰۵ء کے دفعہ ۵۔

مراۓ واصل کرنے میں تاخیر و سجاوین نو بیع کرنے

سے انکار۔ اختیار تیزی کا استعمال۔ مراۓ نامی۔

دست اندازی میں تاخیر یا سجاوین۔

جب کوئی عدالت مراۓ تحت عدالتی اختیار تیزی کے

استعمال میں اس سجاوین نو بیع کرنے سے انکار کرے جو مراۓ

اصل کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی تو باقی کورٹ بصیرت مراۓ نامی

دست اندازی ذکر کرے گی گو یہ ممکن ہو کہ عدالت مراۓ تحت ہونے

بصورت میں اس نے اس معاملہ کے متعلق مختلف رائے اختیار

ہوئی۔

لیکن جب کوئی رج بظاہر ایسے اختیار تیزی کے استعمال

میں ایسا عمل اس رائے کے لحاظ سے کرے کہ کوئی عام قاعدہ ہو

نہیں ہے بلکہ دراصل عام قاعدہ موجود ہو جس کی اس کو اپنے آپ

پر واجب التعمیل ہونے کے لحاظ سے تقلید کرنی چاہئے تو وہ اس

قانون کی حد تک جو مقدمہ سے متعلق کیا جانا چاہئے خود کو گراہ کرتا

ہو اور اس کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے عدالتی اختیار

تیزی کا استعمال کیا ہے۔ ایسی صورت میں بائیکورٹ کو مقدمہ پر

رہنا چاہئے یا خود اختیار تیزی کا استعمال کرنا چاہئے۔

بدیہ بنام دیوانہ۔ انڈین کیسٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۵۰ ۱۹۰۵ء کے

بنام کاشی رام انڈین کیسٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۵۰ ۱۹۰۵ء کے

شیخ احمد حسین بنام شیخ محمد فصیح اللہ۔ الہ آباد لاہور ۱۹۰۵ء

۱۹۰۵ء کے دفعہ ۵۔

القانون میعاد سہ ماہیہ ایکٹ ۱۹۰۵ء کے تحت ۱۹۰۵ء کے دفعہ ۵۔

مراۓ واصل کرنے میں تاخیر و سجاوین نو بیع کرنے

سے انکار۔ اختیار تیزی کا استعمال۔ مراۓ نامی۔

دفعہ ۵۔ القانون میعاد سہ ماہیہ ایکٹ ۱۹۰۵ء کے تحت ۱۹۰۵ء کے دفعہ ۵۔

مراۓ واصل کرنے میں تاخیر و سجاوین نو بیع کرنے

سے انکار۔ اختیار تیزی کا استعمال۔ مراۓ نامی۔

دست اندازی میں تاخیر یا سجاوین۔

جب کوئی عدالت مراۓ تحت عدالتی اختیار تیزی کے

استعمال میں اس سجاوین نو بیع کرنے سے انکار کرے جو مراۓ

اصل کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی تو باقی کورٹ بصیرت مراۓ نامی

دست اندازی ذکر کرے گی گو یہ ممکن ہو کہ عدالت مراۓ تحت ہونے

بصورت میں اس نے اس معاملہ کے متعلق مختلف رائے اختیار

ہوئی۔

لیکن جب کوئی رج بظاہر ایسے اختیار تیزی کے استعمال

میں ایسا عمل اس رائے کے لحاظ سے کرے کہ کوئی عام قاعدہ ہو

نہیں ہے بلکہ دراصل عام قاعدہ موجود ہو جس کی اس کو اپنے آپ

پر واجب التعمیل ہونے کے لحاظ سے تقلید کرنی چاہئے تو وہ اس

قانون کی حد تک جو مقدمہ سے متعلق کیا جانا چاہئے خود کو گراہ کرتا

ہو اور اس کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے عدالتی اختیار

تیزی کا استعمال کیا ہے۔ ایسی صورت میں بائیکورٹ کو مقدمہ پر

رہنا چاہئے یا خود اختیار تیزی کا استعمال کرنا چاہئے۔

بدیہ بنام دیوانہ۔ انڈین کیسٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۵۰ ۱۹۰۵ء کے

بنام کاشی رام انڈین کیسٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۵۰ ۱۹۰۵ء کے

شیخ احمد حسین بنام شیخ محمد فصیح اللہ۔ الہ آباد لاہور ۱۹۰۵ء

۱۹۰۵ء کے دفعہ ۵۔

القانون میعاد سہ ماہیہ ایکٹ ۱۹۰۵ء کے تحت ۱۹۰۵ء کے دفعہ ۵۔

مراۓ واصل کرنے میں تاخیر و سجاوین نو بیع کرنے

سے انکار۔ اختیار تیزی کا استعمال۔ مراۓ نامی۔

<p>دفعہ ۲۰۔ ادائی جو اصل اور سہو کی بابت لکھی ہو۔ میعاد سماعت جو محفوظ ہوئی ہو۔ کوئی ادائی جو سہو کی بابت لکھی ہو میعاد سماعت محفوظ رکھنے کے لئے مقرر ہے اگرچہ اسی وقت اصل کا ایک جزوی ادائیگی کیا ہو۔</p> <p>موسم شام بنام لکشنو کار بکر۔ اندین کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۱۶ اور پٹا کلائی بنام پاکیا۔ بیٹی لارورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۱ پر اسد لال کیا گیا۔ لاڈ گویند واس کرتا داس بنام رکنی بہائی۔ اندین کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۲۰ نمبر کیا گیا۔</p> <p>راکاشنا ناوسی بنام پچاندی جیٹیار۔ مدراس وکیل نوٹس ۱۹۲۳ء (دبئی) ۱۰۳۴</p> <p>دفعہ ۲۱ کا اطلاق۔ دیکھو نوٹس اسلام۔</p>	<p>تحریر میں اقرار کیا ہو جب ایسا اقرار غیر اسامیہ شدہ ہونے کی وجہ سے ناقابل احوال شہادت ہو۔</p> <p>نکن رام بنام لال آل انڈیا رپورٹر لاہور ۱۹۲۳ء</p> <p>(لاہور) ۱۲۲۸</p> <p>قانون میعاد سماعت ایکٹ ۱۹۱۶ء دفعہ ۱۹</p> <p>۱۹۲۰ء مشٹر کر قرضہ۔ جزوی ادائی جو ایک مدعی علیہ نے تحریر کی ہو اور جس پر دوسرے مدعی علیہ نے دستخط کیے ہوں۔</p> <p>جب دو استحقاق کسی قرضہ کے ذمہ دار ہوں جو ایک کہانہ میں دسج کیا گیا ہو اور وہ قرضہ کی بے باقی میں ادائیگات کریں تو یہ نہ ہو کہ وہ نہیں ہے کہ دونوں داس کے ہی کہانوں میں لندہ آ کر کریں۔</p>
<p>دفعہ ۲۲ ضمیمہ اول مدد ۱۳۔ مدعی ہر ادائی۔ بعد از قضاے وقت زائد از بارہ سال تک لگان کا دا کیا جانا۔ نالش بازیافت قبضہ۔ مدعی کا حق آیا زائل ہو گیا ہے۔</p> <p>ایک جائداد کو قبضہ کی نالش میں معلوم ہو کہ مورث مدعی علیہ کے قبضہ میں جائداد تیار شدہ کا پٹہ تھا جس کو تاریخ ارجاع نالش سے قبل زائد از بارہ سال گزرتا ہے چنانچہ اور پھر کوئی جدید معاہدہ بائیں فریقین نہیں ہوا۔</p> <p>قرار دیا گیا (۱) کہ دعوے بروئے ۱۳۰۴ قانون میعاد سماعت خارج المیاد ہے۔</p>	<p>اگر قبضہ دو معاہدہ کنندگان کے ایک نے کوئی ایسا فعل کیا ہو جس سے ایک جدید معاہدہ سماعت آغاز ہوتی ہو تو وہ جدید معاہدہ صرف اس کے خلاف آغاز ہوتی ہے اور اس کے مشٹر کر معاہدہ کے خلاف آغاز نہیں ہوتی۔</p> <p>کسی نالش میں جو اس رقم کی بازیافت کے لئے رجوع کیا گیا ہو جو ایک اندراج کی پابندی واجب الادا ہوتی ہو دونوں مدعی علیہ کی جانب سے مدعی کیسٹری کہاے میں کیا گیا تھا ہر سال ہر سال ہر سال جزوی ادائیگات کی گئی تھیں جو ایک مدعی علیہ کی تحریر میں درج کی گئی تھیں جس کے ساتھ دوسرے کے دستخط اضافہ کئے گئے تھے۔</p> <p>قرار دیا گیا کہ ادائی صاف طور پر پتہ اس اقرار کے کہ ذمہ دار مدعی مسلسل تھی اور دونوں مدعی علیہ مشٹر کر ذمہ دار تھے۔</p>
<p>(۲) قانون کا اثر یہ تھا کہ وہ حقوق جو مدعیان کو حاصل تھے زائل ہو کر قانونی حقوق مدعی علیہ کو حاصل ہوئے تھیں مدعی کے حق میں استقرار حق ہی نہیں کیا جاسکتا۔</p>	<p>دیو چند تیرتی بنام جمشید شاہ پوچی۔ بیٹی لارورٹ ۲۵</p> <p>آل انڈیا رپورٹر لاہور ۱۹۲۳ء (دبئی) ۱۰۳۴</p>

بدایہ سیکھی ٹیکس کسی خاص ملکنہ سے کی جائے مراحفہ
آپنا بدبیز مانون اجرا ہے۔ اوس میجا دکا اخراج
جو سابعہ در و اسب کی پیروی میں کرنی ہو و خوا
مالیہ آنا سابعہ در خواست کے سلسلہ میں ہے۔

ایک ڈگری دار نے قبیل کی ایک درخواست کی جس پر ڈگری دار
نے یہ حکم دیا کہ قبیل ایک خاص روٹ کی بنیاد کی جائے۔
ڈگری دار نے اس معاملہ میں کوئی مزید کارروائی نہیں کی اور
کوہ پور سے کے قبیل کی ایک جدید درخواست پیش کی جس پر عدالت
قبیل نے وہی حکم صادر کیا جو ڈگری دار نے جج کے مسابقتہ درخواست
پر صادر کیا تھا۔ ڈگری دار نے ڈگری دار جج کے رو برو مراحفہ کیا لیکن
اسکا مراحفہ خارج کیا گیا تھا۔ ایک مراحفہ ثانی جو باقی کورٹ میں پیش
کیا گیا تھا خارج کیا گیا تھا۔ قبیل کی ایک دوسری درخواست ڈگری دار
جج کی جانب سے مراحفہ خارج کے جائے نہ انداز میں سال بعد لیکن پانچو
کی جانب سے مراحفہ ثانی کے اخراج کی تاریخ سے تین سال کے اندر
پیش کی گئی تھی

قرار دیا گیا کہ مراحفہ ثانی جو باقی کورٹ میں پیش کیا گیا تھا
نشا سے درجہ ۱۵۰ نمبر اول قانون میا و سماعت بطور ایک تبیر
معاون اجراء کے قصور نہ کیا جاسکتا تھا کیونکہ سب نشا سے قصور
درجہ ۱۵۰ مقدمہ میں پانچو کورٹ عدالت مجاز نہ تھی۔

(۲) یہ کہ ڈگری دار قوت دفعہ ۱۰۰ میا و سماعت اس میا
کے اخراج کا مستحق نہ تھا جو قبیل کی دوسری درخواست کی پیروی میں
صرف ہوئی تھی کیونکہ وہ ایک ایسی کارروائی نہ تھی جو عدالت اختیار
سماعت کے محض با اسی قسم کی کسی دوسری وجہ سے سماعت نہ کر سکی
(۳) چونکہ خود ڈگری دار کے عمل کی وجہ سے سابعہ درخواست
سے سبقت نہ ہوئی تھی درخواست ملکہ بطور ایک ایسی درخواست

تصور نہ کی جاسکتی تھی جو سابعہ درخواست کے سلسلہ میں پیش کیا گیا
نمبر العین احمد بنابر لال۔ آئن بن ابورہ الما با و جلد ۲
صفحہ ۳۳ و ۳۴ اسب سام ماسکو۔ آئن بن ابورہ الما با و جلد ۲
صفحہ ۳۳ کے گئے۔

کر سکو کہ رناک بنام مہاسد خاں آئن بن ابورہ الما با و جلد ۲
صفحہ ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ کا مایا سہ بنام چ۔ راکھ نا گہر من۔ عکا۔ بیل
نوش جلد ۲ صفحہ ۶۰ پر استدلال کیا گیا

راجانی بندہ پوتھڑی بنام کانی براسا چیتھڑی (کلکتہ) جلد ۱
قانون سماعت ایکٹ ۱۹ باب ۱۹۰ و ۱۹۱ پر استدلال

نوٹ تکمیل سے اقبال خواہ میں قرضین ہوں۔ اقرار
تحفہ پر و افندہ کسی دوسرے مقدمہ میں جو سماعت اقبال کے
مابین تھا مدعی علیحدہ ایک راسیہ نوٹ کی تکمیل سے اقبال کیا تھا
جو دوسرے کی بنیاد سے دفعہ ۱۹ قانون میا و سماعت کے مقدمہ میں
قرضہ کا اقرار نہیں کیا جاسکتا۔

میری رام بنام کوٹھی سو پھار ام کوہاں رائے۔ آئن بن کینہ
جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۱ میں کیا گیا۔

حکم لکھ بنام پنڈت روپتی رام۔ الما با و جلد ۱
(المہ آباد) ۲۶۹

دعا ۱۵۰ و ۱۵۱ قانون شہادت ایکٹ ۱۵۱
دفعہ ۱۵۰ و ۱۵۱ تحریک اقرار صحت قرضہ جس پر اسٹیمپ شدت
نہ ہو۔ قرضہ ثابت کرنے کی نسبت لسانی شہادت
کا قابل ادخال ہونا۔

تحریکی اقرار صحت قرضہ محض خبر شہادت ہوتا ہے وہ
نہیں بلکہ خبری و سوا خبر ہوتی ہے اور ایسے قرضہ کو ثابت کرنے کے
لسانی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے جس کی صحت سے ملوث

میں نے اسے دیکھا تھا۔

شعبہ اول درجہ ریاضی سیارہ کا سفر

بابی چوے کا معیار۔ نالیش جو بیکاس کی جانب سے

حساب روان پر جوئے کی گئی ہو۔

باجمعی حساباتہ ایسے حسابات ہوتے ہیں جو مفقود قیس کے نام پر
 باجمعی حسابات پیش کیے جاتے ہیں اور ان میں ایسے معاملات شامل
 نہیں ہوتے جن میں صرف ایک جانب مدات موجود ہوں اگرچہ
 باجمعی حسابات میں پیش کیے جاتے ہیں۔

رام پرینا دنیا میں ہر شے سنگ۔ کلکتہ لائبریری جلد ۱۵۵
کی تصدیق کی گئی۔

اگر یہ مسئلہ پیش ہو تو مالی نفع یا حساب کے باہمی ہونے کا سبب
ہے اوس کی عدم موجودگی اوس کے باہمی ہونے کے خلاف کوئی
قطععی ثبوت نہیں ہے۔ ایکہ مالش میں جو اوس رقم کی باریافت کی
لئے درخواست کی گئی تھی خود ہی شک کا اوس حساب پر واجب الادا
ہونا پائی گئی تھی جو عین وعدہ سے میں بطور ایک ٹرم ان کے ادا کیا
اور باہمی حساب کے متبادلا گیا تھا یہ ہمہ ظاہر ہے کہ وہ فقیرین کے باہن
ایشیہ معاملات موجود تھے جو ہر دو جانب یا سبب ثابت ہوا وہ بایں
طرف کے مساوی تھے میں بقایا جو بعض اوقات ایک فریق کے
حق میں تھی اور بعض اوقات دوسرے فریق کے حق میں تھی۔

قرارداد با ایکریہ جسٹس سٹائٹس دفعہ ۱۰ ضمیمہ اول قانون
میجا و سماعت ایک باہمی کمال اور دوان حساب تھا اور چونکہ
اوس سال کے اختتام سے جبکہ حساب میں آخری مدد ورج کی کمی تھی
تین سال کے اندر درج کی گئی تھی وہ خارج المیجا دیتے تھے۔

[illegible]

و پنھون چو اون قدر نہ جان کہ جو کسی شخص متونی کو واجب التبر
و یا دانتہ نہ ورنہ اس کی نیابہ وصول کرے جو اس سے حاصل
کامیاب نہ ہو کہ اس شخص نے جو وصی یا شہید کی جہت سے متونی
کی اس شخص کی قائم مقامی کرتا ہے۔ ایسے شخص کو یہ کوئی فرض
نہیں ہے کہ وہ وصول کر دے ورنہ میں سے اون اشخاص کو اوکو
میں سے کسی کو کہ جو اس کے متونی سے

حضرت ابی نعیم کے لئے اوف فرضہ جہاں میں سے لپٹ نہ سکیں
کیا مہمانت کے لئے در شاہے توفی کے دعوے سے جو توفی کو واجب
تھے اور مدعی علیہ نے ایک عداوت نامہ در شاہ کی رو سے جو اوس
نے لکھا تھا کہ کیا یہاں وصول کے لئے مدت ۳۰ یا ۳۲ مہینہ بلکہ
۴۲ مہینہ یا تا اوتوں میں اس عداوت مستلزم ہوتی ہے۔

عبد الشفار بنام نوزیدان بیگم ازین کسیر حله ۲۹ صفحه ۳۴۶

مدن میں گزرا سب سے پہلے بنام کمار ماسیور مالیا کلکتہ لاجپور
باد ۱۵ صفحہ ۶۱۵ چھری بنام راجو پھان اڈین لاجپور شہری
جلد ۲۴ صفحہ ۵۰

ہنسٹ بھگوان راجنچ بنام رام کرشن بوس کلکتہ دیپکلی ٹرسٹ
(ریگولی ٹرسٹ) ۶۶

انٹرن اسیڈا سما عمتا ایکٹ ۱۹۰۱ تینٹہ تینٹہ اول
۵۱۱ مجبوعہ ضابطہ دہرائی ایکٹ ۵۱۱ تینٹہ تینٹہ
آرڈر ۱۶ اول ۱۹۳۵-۳۶ دعوے کی کارروائیاں
بلا تحقیقات دعوے کے اخراج میں تینٹہ تینٹہ
کے منطبق دعوے کے مہیا و سماعت۔

مجبور کوئی دعوے آرڈر ۱۶ اول ۱۹۳۵-۳۶ مجبوعہ ضابطہ دہرائی کی
رو سے بغیر تحقیقات کے جانیکے اس بنا پر نامعلوم کیا جائے کہ وہ
بعد از وقت رجوع کیا گیا ہے اور پھر بن نام کامیاب دعویدار حقیقت
نابینا کرنے کے لئے مقدمہ چھری کو سے تو پھر مقدمہ آرڈر ۱۶ اول
۱۶ کے تحت آتا ہے اور اس سے ۱۱ ضمیمہ قانون مہیا و سماعت
منطبق ہوتی ہے۔

دیپکلی ٹرسٹ بنام رنگا ناگپور۔ انڈین کیس جلد ۲۴ صفحہ ۲۷
سے استناد کیا گیا۔

مد ۱۱ ضمیمہ قانون مہیا و سماعت اور مقتضات حوالہ احکام
سے پیدا ہوئے ہوں جو دعوے کی تحقیقات کے بغیر چھری کے لئے
تھے دہرائی مقتضات سے متعلق ہوتی ہے حوالہ احکام سے پیدا
ہوئے ہوں جن میں دعوے کی قطعاً تحقیقات نہیں کی گئی ہو بلکہ
اسکو اس بنا پر نامعلوم کیا گیا ہو کہ وہ بعد از وقت رجوع کیا گیا تھا۔
سیٹھ گوبند بن داس بنام گندی لال (الکلیڈ) ۱۳۶۲
ضمیمہ اول ۱۶- قانون وصولیائی مالگزار

مد ۱۱ اس ایکٹ ۲۰۰۰ باب ۱۲ کے تحت ۱۹۵۹-۶۰
محصول آب کی بازیافت کے لئے رجوع کی گئی تھی
اعراض کے ساتھ اور انکیا گیا ہو یہ باد سماعت
کوئی ٹالس جو اس رقم کی بازیافت کے لئے رجوع کی گئی تھی
جسٹس نے یہ بیان کیا گیا ہو کہ ٹالس نے اس کو ناجائز طریقہ
محصول آب کے حصول کیا تھا اور جو انٹرن کے سامنے آگئی تھی
تو مد ۱۱ ضمیمہ اول قانون مہیا و سماعت سے متعلق ہے

ر اور ڈوگلا بنام صاحب وزیر پورہ ایکٹ کیس جلد
۵۱۱ صفحہ ۳۲۸۔ راولا ناگپور بنام صاحب وزیر پورہ ایکٹ کیس جلد
۵۱۱ صفحہ ۶۹۹۔ صاحب وزیر پورہ بنام زمیندار فی ونگیہ مالگزار
انڈین کیس جلد ۵۱۱ صفحہ ۹۰۸ کارالہ دیالہ۔

۱۹۵۹ قانون وصولیائی مالگزار مد ۱۱ اس سے انھوں نے
اشخاص سے متعلق ہے جن کو ان ناجائز طریقہ حاصل کار روایات سے
مضرت ہوئی ہو جو حسب احکام قانون نہ کوئے مالگزار کی وصولیائی
کے لئے کی گئی ہوں۔

صاحب وزیر پورہ بنام ناگپور اچاٹر (مد ۱۱ اس سے)
ضمیمہ اول ۱۶- لگان جو ایسے شخص سے
وصول کر رہا ہو جو اس کا مستحق نہ تھا۔ مالگزار
کی جانب سے دعوے۔ مہیا و سماعت۔

صاحب کسی ہونے اور لگان ایسے شخص سے وصول کیا ہو جو
اس کی بازیافت کا مستحق نہ ہو تو اس کی بازیافت نہیں ہو سکتی
کہ اس نے مالک کے استعمال کے لئے رقم وصول کی تھی اور انھوں
اول الذکر سے لگان کی مقدار کی بازیافت کے لئے دعوے کی ہیں
اس تنازع سے محسوس ہوتی ہے کہ جب اس نے رقم
وصول کی تھی محض یہ واقعہ کہ لگان کا دعوے جو اصل مالک نے

ایک سالہ دعوے میں مدعی نے کچھ اراضی کے انحصار کا رہن
کے لیے موجودگی کی شہادتیں گہرندہ مان کی ملک ہوتی دعوے کا رہن اور
اور مدعی کی تصدیق سے صراحتاً انکار کیا نہ تھا جس کے متعلق تین دفع
فائیم کی گئی تھی اور جب کا تصدیق مدعی کے خلاف کیا گیا تھا۔ لیکن انحصار
رہن کا دعوے آخر کار خارج کیا گیا تھا۔

قرار دیا گیا کہ جب دعوے خارج کیا گیا تھا تو مدعی کو اس
پتہ پر کی ناراضی سے مواخذہ کر لیا کوئی حق حاصل نہ تھا کہ تصدیق عمل
میں نہیں آئی تھی اور یہ کہ وہ تجزیہ مفصل شدہ کے طور پر پیش نہ کیا
دراپید کہ انحصار کا رہن کے دعوے میں مدعی علیحدگی بہ
نا کام کوشش کہ مدعی کی تصدیق سے کچھ جائیداد کو
منفک کرانے کی نسبت اس کے حق سے محروم کر دے ۱۹۰۹ء میں
قانون بیجا دسماعت کے مفہوم میں تصدیق سے کچھ پر موقوفہ کر کے
موقوف میں دست اندازی کرنے کی حد تک نہیں پہنچتا۔

ماونگ گئی بنام ماونگ آن گنگ۔ انڈین لارپورٹ رنگون
(رنگون) ۱۳۸۹

قانون بیجا دسماعت ایکٹ ۱۹ باب ۱۹ ضمیمہ اول

مد ۱۲۰۔ استعزازیہ وادوسی۔ بنائے نالاش کا

تواتر۔ آغا دسماعت ویکٹوریہ اسلام۔ ۵۳۵

ضمیمہ اول مد ۱۰۱۔ اراضیات جو کھدائی

چاکر "مقدمہ منجانبہ" دار قرضہ مخالفانہ۔

بیجا داور اوس کی ابتدا۔

پٹنی داران اراضیات "چوکیداری" چاکر کا متعلق ہے جو

پٹنی میں ہوں اور پٹنی دار حصول قبضہ اراضیات سے مستثنیٰ ہیں

ہے بشرطیکہ بارہ سال قبل رجسٹر نالاش سے زمیندار کا قبضہ

مخالفتہ بہ مقابلہ مدعی نہ رہا ہو اور یہ لحاظ الفاظ قانون بیجا دسماعت

ضمیمہ اول مد ۱۰۱۔ اراضیات جو کھدائی

کرنا چاہئے کہ زمیندار کا قبضہ مدعی کے مقابلہ میں کہ

زمیندار کا قبضہ منجانبہ پٹنی دار مختلف طریقوں سے ممکن

ہوتا ہے مثلاً جبکہ زمیندار ارضی کی ملکیت آسامیہ میں

کر دے۔ یا سیکہ پٹنی دار کو قبضہ کے لئے کہنا چاہے اور وہ

اندر زمیندار اس کے بعد کوئی انتظام کرے جس کی رو سے خوا

کو خاص قبضہ میں رکھے یا اجارہ دار کو دے یا کوئی اور

مستثنیٰ ناکہ رابا لاچو پیرانی بنام انریسل پیرانی

بہادر کلکتہ دیکی نوٹس ۲۸/۱۱ (کلکتہ)

ضمیمہ اول مد ۱۰۱۔ اراضیات جو کھدائی

انحصار کی نالاش مدعی کے انکار سے جو متعلق

کیا ہو یا بیجا دسماعت میں کی ہوتی ہے۔

کوئی مرتبہ زمین کے وجود سے انکار کر کے اوس

میں کی نہیں کر سکتا جو کسی انحصار کی نالاش کو مقصور

مد ۱۰۱۔ قانون بیجا دسماعت محض ایک ماونگ

اوس وقت تک متعلق زمین ہوتی جب تک کہ مد ۱۰۱۔ اراضیات

متعلق ہو سکتی ہو۔

رگھوناتھ سنگھ بنام جیٹو سنگھ۔ آل انڈیا رپورٹر

۱۱۰۴ (الہ آباد)

ضمیمہ اول مد ۱۰۱۔ اراضیات جو کھدائی

دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹ دفعہ ۱۰۱۔ اراضیات

۱۰۱۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

دس بن قصور تفسیح بنلام کی نوعیت۔ بیجا دسماعت

اوس درخواست سے جو دفعہ ۱۰۱۔ اراضیات

بوجہ تفسیح بنلام کے لئے پیش کی گئی ہو عدل انجین

نارائی واس پیمر راج بنام وٹند اس پیمر راج۔ انڈین لارپورٹ
جلد ۱ صفحہ ۱۳۰۔ ویلے بنام ٹوٹ محمد۔ انڈین لارپورٹ
جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ کا حوالہ دیا گیا۔

فیض آباد بینک لمیٹڈ بنام رام دیال مارواڑی بیچنے لانا
(پیشہ)
۱۱-۵

قانون میعاد سماعت ایکٹ ۱۹۰۸ء
۱۱-۵۔ میعاد سماعت کی انصاف کا من طور پر نام
ہونا۔ ملکی کافر ض۔

تحت کوئی دعوے یا درخواست اسنادی النظر میں تحقیقی المیاد
ہو تو یہ کام ملکی یا درخواست گزار کا ہونا ہے کہ وہ عدالت کو ان
حالات کا اطمینان دلا سکے جو قانون کو معمولی طور پر نافذ ہو
رہے ہیں۔

پورنا چندر اسٹڈی بنام انکولی اسواس۔ انڈین کیرنری
صفحہ ۲۴ کی نقل کی گئی۔

مرزا یعقوب بیگ بنام مرزا رسول بیگ (اودھ)
۹۸۷۔ ضمیمہ اول ۱۹۰۹ء۔ دستاویز کو غیر موثر

قرار دینے کے لئے نالاش۔ میعاد جو قابل اطلاق ہے۔

مداو ضمیمہ اول قانون میعاد سماعت اور سوقت منقطع
ہوتی ہے جبکہ مدعی ذات خود یا اپنے پیشہ و حقیقت کے ذریعہ متاثر
نہ ہو جبکہ کافر تری ہو۔ جبکہ تری نالاش یہ قرار دینے کے لئے
درا کر ثابت ہے کہ دستاویز باقی اس کے غیر موثر ہے تو مدعا منقطع
ہوتی ہے۔

مسانا مکتبہ بنام شوی با۔ آل انڈیا رپورٹر رگنوں
(لور سہا)
۲۱۹

ضمیمہ اول مد ۱۱۔ خودی کی بازیافت کے

لئے دعوے۔ میعاد سماعت۔
خودی محض رعایتی لگان ہوتا ہے اور وہ انڈین لارپورٹ
حیثیت پر نہیں کہتا اور بقا با خودی کی بازیافت کے دعوے کے
لئے دفعہ ۱۱ ضمیمہ اول قانون میعاد سماعت کی رو سے میعاد سماعت
تین سال کی ہے۔

ویکٹوریہ راجہ بنام ویکٹوریہ راجہ۔ انڈین لارپورٹ
جلد ۱ صفحہ ۲۴۲ پر صفحہ ۲۴۲ وکیلی بنام سوریا نارائنا
لارپورٹ مداس جلد ۱ صفحہ ۱۱ کی نقل کی گئی۔

راجہ مہا سدا سیو اجنارایال بنام بندر ولسا۔ مداس
ویکلی نوٹس ۱۹۲۳ء (مداس) ۱۳۸

ضمیمہ اول مد ۱۱۹۔ کونسا امر متنی بیٹے کے
حقوق من دست اندازی کرنے کی حد تک پہنچتا ہے۔
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۵۰ دفعہ ۱۱۔
امریصل شدہ۔ دعوے کا اخراج۔ مدعی علیہ کے
خلاف تجویز آیا افریصل شدہ ہوگی۔

دست اندازی جس کا ذکر مد ۱۱۹ ضمیمہ اول قانون میعاد سماعت
میں کیا گیا ہے ایسی دست اندازی ہوتی ہے جو اس حیثیت کی
حیثیت سے قطعاً انکار کی حد تک پہنچتی ہو جو مدعی کی گئی ہو اور
اس حیثیت کی وجہ سے اس کے حقوق کے متعلق سے اس کو غیر
مشروط طور پر محدود کرتی ہو۔

نگو انیام رامپا۔ انڈین لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۹
استناد کیا گیا۔

متنبہ بیٹے کے طور پر مدعی کی حیثیت سے محض انکار کرنا مد ۱۱۹
ضمیمہ اول قانون میعاد سماعت کے مفہوم میں ایسے متنبہ بیٹے کے طور
پر اس کے حقوق میں دست اندازی کی جاتی ہے جنہیں پہنچتا

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

۱۵۴

<p>ضمیمہ اول ۱۸۳۵ (۵) درخواست قبیل جس کا تعلق تھانہ جاند اور سے ہو آیا سبھا دسبا کے تحفظ کا اثر رکھتی ہے۔ دیکھو مجموعہ ضابطہ دیوانہ ایکٹ ۵۱۸۳۵ (۵) ۲۶۲۵۵-۱۸۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانہ (۵) ایکٹ ۲۶۲۵۵-۱۸۳۵ دفعہ ۵۱۸۳۵ (۵) ایکٹ ۲۶۲۵۵-۱۸۳۵ سکینی ہے۔ پائیلورٹ کا اختیار۔ ملک مظلوم باجلاس کونسل کے روبرو مرفوعہ کے ختم ہونے کی حالت ضمانت و قفل کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے کی نسبت پائیلورٹ کا اختیار قبضہ ہی عام زمین ہوتا ہے کہ وہ دفعہ ۵۱۸۳۵ (۵) ایکٹ ۲۶۲۵۵-۱۸۳۵ ۱۹۲۳ کی رو سے خاص طریقہ سے ۵۱۸۳۵ (۵) ایکٹ ۲۶۲۵۵-۱۸۳۵ کی مدت تک محدود کیا گیا ہے۔ لاچی رتھی بنام نارینار پٹی۔ لاویلی ۱۸۳۵-۱۸۳۵ ویلی نوٹس ۱۹۲۳ (۵) (۵) ۱۸۳۵-۱۸۳۵ نیلان مالگزار کی ارضی بنگال ایکٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ دیکھو ریکورڈ لینین دربارہ عدور یا برور بنگال نمبر ۱۸۳۵-۱۸۳۵ دراشت ایکٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ دفعہ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ اطلاق۔ دیکھو وصیت نامہ کی تھیسیر ۱۸۳۵-۱۸۳۵ وصیت نامہ کی مالگزار کی ارضی مدراس ایکٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ دیکھو قانون میا و سماعت ایکٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ ضمیمہ اول ۱۸۳۵-۱۸۳۵ وصیت نامہ کی مالگزار ایکٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ دفعہ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ دیکھو قانون پر ویت و اہتمام ترکہ ایکٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ دفعات ۱۸۳۵-۱۸۳۵</p>	<p>کو جاری رکھنے کا اثر رکھتی ہے اور اس لئے وہ حسب نشانہ ضمیمہ (۵) ۱۸۳۵ ضمیمہ اول قانون میا و سماعت ایکٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ کی بابت ایک درخواست ہے۔ جگہ لال بنام گنگا پرشاد انڈین کیسز جلد ۱۸۳۵-۱۸۳۵ بنام سردار سنگھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۸۳۵-۱۸۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانہ بنام مہری لال۔ انڈین کیسز جلد ۱۸۳۵-۱۸۳۵ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ براستہ لال کیا گیا۔ منہو سنگھ بنام گندائی پانکھ۔ اووہ اور اگرہ لارپٹ (۵) ۱۸۳۵ قانون میا و سماعت ایکٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانہ ایکٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ دفعات ۱۸۳۵-۱۸۳۵ قبیل و گری۔ منتقلہ و گری و گری عدالت صادر کنندہ میں آیا تدبیر معاون اچھا ہے۔ میا و۔ برو حکام دفات ۱۸۳۵-۱۸۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانہ کی قبیل عدالت صادر و گری سے ہو سکتی ہے اس عدالت سے جہاں وہ بغرض قبیل اچھی گئی ہو وہ ایک وقت میں دو عدالتوں میں قبیل نہیں پاسکتی ہے۔ ہمارا جب پولی بنام مہری راجہ نرسار جو پد اہلیار اہلیار ۱۸۳۵-۱۸۳۵ انڈین کیسز جلد ۱۸۳۵-۱۸۳۵ براستہ لال کیا گیا۔ جب کوئی و گری و مہری عدالت میں بغرض قبیل منتقل ہوگی ہو تو جو درخواست اس عدالت میں کی جائے جس نے و گری صاف کی ہے وہ تدبیر معاون اچھا حسب مفہوم ۱۸۳۵-۱۸۳۵ ضمیمہ اول قانون میا و سماعت نہیں ہو سکتی کہ اس سے میا و محفوظ ہو سکے جو انڈین نا تھ گھوش بنام کمار جو گندانا نارائن۔ انڈین لارپٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ ال انڈین لارپٹ ۱۸۳۵-۱۸۳۵ (۵) ۱۸۳۵-۱۸۳۵</p>
---	---

<p>۱۸۳۲ء (پچیسٹھ)</p> <p>قانون میعاد سماعت اکٹھ و بائیسٹھ و اسی</p> <p>۱۸۳۲ء (۲) ڈگری کی تعمیل۔ عدالت مراخضہ کا مقرر</p> <p>کور سوم عدالت کی کمی کی بنا پر خارج کر دینا میعاد اور اس کا اثر۔</p> <p>لغناہ مراخضہ منجلہ ۱۸۳۲ء (۲) ضمیمہ قانون میعاد سماعت</p> <p>میں درمختصت مراخضہ یہ ایک بغنی ہی کے معنی محمولہ و کئے جانے چاہئے</p> <p>یہ وہ واقعہ کہ مراخضہ یہ ہوتا ہے عدالت مراخضہ سے قبول کر لیا ہے اور</p> <p>اسے نہ جیلہ کو تحریر کر دیا کافی ہے کہ احکام ۱۸۳۲ء (۲) ضمیمہ</p> <p>قانون میعاد سماعت موثر اور ڈگری کی تعمیل کی میعاد تاریخ</p> <p>ڈگری قطعی یا حکم عدالت مراخضہ سے محسوس کی جائے۔</p> <p>حسب مراخضہ قبول ہو کر اوسکی سماعت کی جائے اور حکم اخراج</p> <p>اس بنا پر صادر ہو کہ بارداشت مراخضہ پر سوم عدالت کم اور</p> <p>کی گئی تھی تو ایسا حکم حاصل ڈگری کے لئے ہے اور اوسکی تعمیل کی جائے</p> <p>وس حکم کی تاریخ سے محسوب ہوگی۔</p> <p>مقدمہ دیانتہ اللہ سنگ بنام داد علی شاہ۔ انڈین</p> <p>لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷۴ نمبر کیا گیا۔</p> <p>روپ سنگ بنام کلراج سنگ۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد</p> <p>۲۷ صفحہ ۷۸ کا حوالہ دیا گیا۔</p> <p>کمار سنگ بنام رائے بنام مخوری داسی (کلکتہ ۱۸۳۲ء)</p> <p>ضمیمہ اول ۱۸۳۲ء (۵) ڈگری کی تعمیل۔</p> <p>درخواست جو ضروری گواہ کو طلب کرنے کے لئے</p> <p>دی گئی ہو یا تدبیر معاون اجرا ہے۔</p> <p>کوئی تحریری درخواست جو کسی ڈگری دار سے تعلق کارروائی</p> <p>میں کسی ضروری گواہ کو طلب کرنے کے لئے دی ہو کارروائی</p>	<p>مقرر ہوئی ہے تو فرض کر لینا چاہئے کہ یہ عدالت میں</p> <p>نور سے پیش کی گئی ہے تو کسی دوسری جہہ کی بنا پر واپس کی</p> <p>گئی ہے۔ تاکہ درخواست تیسرا اس شخص سے واپس کی گئی تھی کہ</p> <p>وس کے ساتھ اون کا عدالت حقوق کی عقل پیش کی جائے جو</p> <p>سوں ہاں اور اسے متعلق ہے جو کو ذمہ وار قبول کرنا مقصود تھا</p> <p>اس پر سود کی اس سرمدت کے لئے رسوم عدالت دی جائے جو</p> <p>مقررہ ہے تاکہ درخواست کی درمیان کی مدت کے لئے طلب</p> <p>کامیاب ہو اس حکم کی تعمیل نہیں ہوئی۔ اندرون بین سال دو دوسری</p> <p>مواستفادہ میں پیش کی گئی۔ اور یہ سہ سال پیدا ہوا کہ کیا سالیانہ</p> <p>درخواست میعاد میں۔</p> <p>تقریر باگیا کہ یہ فرض کر کے کہ وہ امر پین جن کی تعمیل عدالت</p> <p>کر سکتی تھی۔ اون کی عدم تعمیل اس قسم کی درخواست کے جواز</p> <p>پر پڑ نہیں ہو سکتی تھی اور یہ کہ تحت مدسہ و ضمیمہ اول قانون میں</p> <p>سماعت درخواست نامہ جو اندرون بین سال وار کی گئی تھی</p> <p>الغیر و تھی۔</p> <p>۱۸۳۲ء اول ۱۸۳۲ء مجموعہ ضابطہ دوائی کی تختہ پر ضروری</p> <p>پسین ہو کہ درخواست تعمیل پر تصدیق منسلک درخواست گزار</p> <p>ان کے وہ ایک سے زائد ہوں کر بین یہ پیرہنی ممکن ہے کہ ان میں سے</p> <p>میں و ان حالات مقدمہ سے واقف نہ ہوں رول کی عبارت کی</p> <p>حد سے زیادہ تاویل کرنا ہے اگر یہ کہا جائے کہ جہاں ایک سے</p> <p>زائد درخواست گزار ہوں وہاں تصدیق پر اون سے ہی دستخط</p> <p>پہنچا ہے جو حالات مقدمہ سے واقف نہ ہوں یا یہ کہ جہاں</p> <p>ایک یا دو کوہ اقتات معلوم ہوں انکی تصدیق کافی نہیں ہے</p> <p>ہوگوت پر شاد سنگ بنام داد کار شاد سنگ۔ جیسٹ لائنز</p> <p>۱۸۳۲ء جیسٹ لائنز ۲۳۳ لارپورٹ الہ آباد ۱۸۳۲ء</p>
---	--

کے ظاہر ہوا کہ اگرچہ سندھویہ کئی سال تک افتادہ ٹریبی ہوئی تھی اور یہ پرنسپل بورڈ اس کو غلطیوں ڈالنے کے لئے استعمال کر رہا تھا لیکن یہ ٹریبی کی کمی تھی کہ نالاش کے فقیرینا دس سال قبل بورڈ اسکو دیکھا گیا تھا۔ عدالت ابتدائی نے دعوتے ڈگری کیا لیکن برطبق مرقعہ بورڈ نے یہہ عقد پیش کیا کہ اگرچہ بورڈ کا قبضہ مقررہ تھا مگر یہ نہیں کیا گیا تھا، ہم وہ دفعہ ۵۱ قانون انتقال ہاؤس کے نامہ کے سامنے تھیں ایسا عقد پیش کئے جانے کی اطلاع دی گئی کہ وہی گئی تھی جس نے اس کوئی اعتراض نہیں کیا تھا یا تو شامین مرقعہ نامی میں یہہ کہا گیا ہے کہ اس حلقہ کو پیش کرے، انکی اجازت نہ دیکھائی چاہیے تھی۔

قرار دیا گیا کہ چونکہ نتیجہ مدعی کو اطلاع دینے کے بعد اور اس کی رضامندی کے ساتھ قائم کی گئی تھی عدالت مرقعہ اسکو قبول کر سکتی تھی۔

(۲) یہ کہ تا وقتیکہ ارضی دیکھا نہیں گیا تھی تھی افعال جو پرنسپل بورڈ کی جانب سے بیان کئے گئے تھے مدعی کی بدظنی کے لئے یا قبضہ مخالف قرار دینے کے لئے کافی نہ تھے۔

فرائی کر سٹی بنام گول واس مادہ جی۔ انڈین لارپورٹ بمبئی حلد ۲ صفحہ ۳۵۳ کی نقل کی گئی۔

حاجی مقبول حسین بنام حاجی احمد حسین۔ آل انڈیا رپورٹ آلہ آباد ۱۹۲۳ء (الہ آباد) ۳۳۵۔

استعمال جو دفعہ کے ساتھ کیا گیا ہو چھٹہ۔

قبضہ آیا حقیقت کے ساتھ ہوتا ہے۔ کسی شخص کی نوعیت کا استعمال جس کے ساتھ کوئی حق پیش کیا گیا ہو اس ملک کا ایک نہایت عام طریقہ ہے اور اس کی مخالفت نہیں کی جاتی ہے۔ ایسا استعمال بمنزہ قبضہ مخالفانہ

کے نہیں ہے۔

کئی ہولی گرتی گرتی کی صورت میں میں ہر سال بارش کے بعد بارش کا پانی چھتہ پھینکنا نہ تھا ہر ماہ اور جس کا حائر نامہ فی الواقع حقیقی قبضہ نہ رکھنا ہو بہر خیال کرنا چاہیے کہ اس کا قبضہ حقیقت کے ساتھ ہونا ہے مگر اس کے کہ غاصب جائز نامہ کی طویل اور مسلسل سیدھی ثابت کر سکے۔

بہرورد بنام انورام۔ آل انڈیا رپورٹ لارپور ۱۹۲۲ء لارپور لاہر نل ۱۹۲۳ء (لاہور) ۳۷۶۔

بارہوٹ۔

متبادل دخل دیانی کی نالاش کا مقابلہ اس بنیاد پر کیا جائے کہ نہ راجہ قدامت حق حاصل کیا گیا ہے تو یہ مدعی کا فرض نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ ثابت کرے کہ اس کا قبضہ اندرون مارہ سال کا ہے بلکہ نہر قبضہ مخالف اس کے حق کے ثابت کرنے کا بار مدعی علیہ پر ہوتا ہے۔

لالہ راجہ مال بنام عبدالستار سالی انڈیا رپورٹ لارپور ۱۹۲۳ء (الہ آباد) ۱۱۶۹۔

تھوڑا اتفاقی ہے یا قانونی۔ دیکھو ملٹنگ۔ ۳۸۔

شریک مالک۔ دیرم سائتر۔ مشترکہ خاندان۔ جزوی تقسیم۔ اس رکن کے قبضہ کی نوعیت جو غیر منقسم جائیداد پر قابض ہو رہا گیا ہو۔

متحدہ کسی مشترکہ خاندان کا کوئی رکن مشترکہ خاندانی جائیداد پر قابض ہوا ہو کوئی جزوی تقسیم عمل میں آئے مگر جس کی رو سے وہ بعض جائیدادوں پر قابض ہو رہا گیا ہو جس کی تقسیم ارکان کے مابین نہیں ہوئی تھی اور اس کا قبضہ خاندان کے دوسرے ارکان کا قبضہ سمجھا جاتا ہے جب تک کہ کوئی واقعہ ظہور میں نہ آئے

قائم مقام قانونی ناموں کو قائم کرنے کی درخواست معقول تندرستی۔ طبعی مشاہدہ

قواعد ہائی کورٹ پٹنہ۔ باب ۶ رول ۶۔

قواعد ہائی کورٹ پٹنہ کے باب ۶ رول ۶ کے بموجب اس حکم کے حاصل کرنے کی درخواست میں کہ ہائی کورٹ کے روبرو بادداشت مرافقہ کی ترسیم ایک متونی مرافقہ علیہ کی سہ سے خود اس کے بیٹے کو قائم کر کے کی جائے جو اس کا قائم مقام قانونی تھا یہ ظاہر ہوا تھا کہ متونی کی وفات مرافقہ دائر کے جانے کے قبل ۱۸ نومبر ۱۹۲۲ء کو واقع ہوئی تھی لیکن مذکورہ مرافقہ کی اطلاع ۱۳ مارچ ۱۹۲۲ء کو دی اور درخواست ۱۰ مئی کو پیش کی گئی تھی۔

قرار دیا گیا کہ چونکہ مرافقہ علیہ پر وہ فتنہ عورت تھی اس لیے کہ وہ بخوبی اعصاب ہنا کہ مرافقہ کو اس کی وفات کا علم اس وقت کے قبل نہیں ہوا تھا جب چرچی اس پر طلبہ مد کی تعمیل کرنے کی غرض سے کیا تھا۔

۲۱۔ یہ کہ درخواست تمام معقول تندرستی کے ساتھ پیش کی گئی تھی اور وہ منظر کی جانی جا چکے۔

ناہنہ سہا سہ بنام امام رضا۔ (پٹنہ) ۱۳۱۲ کے فقرہ کی غرض۔ باب کے لئے ہوئے انتقال

پر اس سے پہلے کی جانب سے نالیش جس کو اعتراض کا حق ہو بیٹے کی وفات۔ آیا باب بیٹے کا فائز مقام قانونی ہے۔ قائم مقام قانونی کے فریق ہنا سہ جانے اور مفاد سے انفعالی ہونے کے بعد آیا

کسی دوسرے قائم مقام قانونی کی درخواست پر مکرر سماعت ہو سکتی ہے۔

مقدمہ میں سہائے فریق متونی کے قائم مقام قانونی کے فقرہ کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مقدمہ کی سماعت کی جاسکے اور اس کا فیصلہ ہو سکے۔

(دن) نے ایک مقدمہ دائر کیا کہ اس کے باب رج (ج) جو انتقال کیا ہے وہ قابل اعتراض ہے مشنریاں کی جانب سے مرافقہ کے دوران میں دن (دن) لاؤلفوت ہوا اور ہر دو رشتہ دار مشنریاں مرافقہ (رج) بلور دن کے قائم مقام قانونی کے فریق بنایا گیا۔

قرار دیا گیا کہ (رج) علی خطا غرض مقدمہ اپنے بیٹے کا قائم مقام قانونی منظور نہیں ہو سکتا اور چونکہ (رج) کا جائز قائم مقام قانونی فریق نہیں بنایا گیا تھا اس لیے مشنریوں کا مرافقہ ساقط ہو گیا جب ایک مرتبہ مرافقہ متونی کا قائم مقام قانونی مقدمہ میں فریق بنالیا جائے اور اس مقدمہ کا فیصلہ ہو جائے تو پھر اس کی باری سماعت نہیں ہو سکتی جبکہ متونی کا کوئی دوسرا قائم مقام قانونی عدالت میں تاریخ وفات سے چہرہ کے اندر آئے اور قائم مقام بنائے جانے کا ادعا کیے۔

گلی بنام سادون۔ انڈین لار پورٹ لاہور ۱۹۵ لاجر نل پٹنہ (لاہور) ۱۹۵

قہرہ خالہ۔ استعمال جو افتادہ اراضی کا کیا گیا ہو۔

پلیٹنگ۔ جب پٹنہ جو مرافقہ میں قائم کی گئی ہو۔

اگر زمین جو فریق ثانی کی جانب سے نہ کیا گیا ہو اور اس کا اثر۔

کسی نالیش میں جو اراضی کے قہرہ کے لئے رجوع کی گئی تھی

جامل نہ ہوئی تھی اور جب اس نے قبضہ حاصل کیا ایسا قبضہ
اویس کے حصہ داران شریک کے خلاف ناجائز تھا اور مدعیان کے
اخراج کے مساوی تھا اور اراضی کے قبضہ کے حق کے متعلق
میں جو سماعت اون کے خلاف اس تاریخ سے شروع ہوئی
تھی جبکہ رسمی عدلیہ نے فی الواقع قبضہ حاصل کیا تھا اور یہ کہ اسے
دعوے خارج المباحہ تھا۔

دہلی ہیکہ اگرچہ مدعی علیہ نے مدعیان کے حصص کے مطابق
لگان وصول کرنے کی نیت اون کے حق سے انکار نہیں کیا تھا
اور اس نے قبضہ خالصہ کے فریو سے ایک آسامی کا محض و حق
حاصل کیا تھا۔

پروہا بی داسی بنام طیب النساء چودہرائی۔ انڈین
کینسر علیہ ۲۶ صفحہ ۶۶ و پیچکاری پیٹو پروہا بی بنام ہماراج بہادر
سنگہ انڈین کینسر علیہ ۲۶ صفحہ ۸۰ کا حوالہ دیا گیا۔

سہرا سید رانا ساین رائے بنام راجندر ناراین رائے
انڈین مار پورٹ کلکتہ ۱۹۳۲ ال انڈیا رپورٹ کلکتہ ۱۹۳۲
(کلکتہ) ۲۵۶

میداد اور اس کی ابتدا۔ دیکھو قانون میں

سماعت ایکٹ ۱۹۵۸ باب ۱۴ ضمیمہ ۱۴۴-۱۴۳

ہندو بیوہ کا قابض ہونا۔ علیحدہ ہونے کا قیاس
ایسا پیدا ہوتا ہے۔ عدالت نے عودی کا حق کب اٹل
ہو جاتا ہے۔

سمجھ اس کے کہ صورتیہ ظاہر کیا جائے کہ جب کسی
ہندو بیوہ نے قبضہ حاصل کیا تو اس نے ایسا عمل صرف پرو
لی محدود حقیقت کے ادعا سے کیا تھا بہر حال دنیا نا ممکن ہو گا کہ قانون
میں جو دگر کرنے کے بعد وراثت عودی کے حقوق زائل نہیں ہو سکتے

لیچون کنو۔ بنام موزیچہ رام۔ اندر والا۔ پورٹ کلکتہ علیہ
۲۶ صفحہ ۵۰ کی دفعہ ۱۱ کی گئی۔

سنگہ مریشاد بنام راج کسور لا۔ انڈین کینسر علیہ ۲۶
۲۸۷ استعمال کیا گیا۔

بیجواتہ مریشاد سنگہ بنام قحج بالی سنگہ۔ انڈین کینسر علیہ ۲۶
صفحہ ۸۹ میں ذکر کیا گیا۔

محض اوج اتھ شہ کسہ پور۔ رام کاغذ انڈیا مارین دور
کیا گیا ہے لازمی طور پر پورٹ کس پورٹ میں بیجواتہ مریشاد سنگہ
ہندو کی سہ ہے۔

امال سنگہ بنام جانیٹہ قانون (الہ آباد) کے ۱۱

قواعد علیہ رائے دیوانی مدر اس۔ قواعد ۳۰ تا ۳۶

فرق کی جانب۔ جس کا رد و اثبات کا محاسبہ نہیں
اداکر کے کی ذمہ داری۔

قواعد ۳۶ تا ۳۷ علیہ رائے دیوانی مدر اس کی دفعہ ۱۱

شخص اج پکی واپس سے دسوا وراثت کے معاخذ کی صورت میں
قواعد ۳۰ تا ۳۶ کے بموجب بلکہ فرق کی جانب سے ہر گز روایت
کے معاخذ کی صورت میں نہیں واسطہ والا ہوتی ہے۔

سری راجو سہرا سید رائے پارا ونام دی گورنمنٹ پریسیڈنٹ

مدراس لائبرل ۱۹۵۵ (مدراس)

۱۲۵۵
— ہائیکورٹ پٹنہ باب ۲۷ تا ۲۸۔ مراغہ ثانی پٹنہ

ابتدائی کے فیصلہ کی نقل کا اندرون میں جو پیش کر

جانا۔ مراغہ آریا خارج المباحہ ہے۔ دیکھو پورٹ کلکتہ

دیوانی ایکٹ ۱۹۵۸ باب ۱۴ ضمیمہ ۱۴۴-۱۴۳

قوانین اور وہ ایکٹ ۱۸۱۸ تا ۱۸۱۹ دفعات ۱۵۱-۱۵۲

شفہ کی ڈگری۔ نویسیہ جو میا دین کی گئی ہو۔

سوس کی وجہ سے اس کے قبضہ کی نوعیت ہلاکت غیر سے یا
وہ شرع سے مخالف ہو جاتی ہو۔

بعد ازاں ہمارے بنام اباسامی آکر۔ انڈین کیمنٹر علیہ صفحہ ۴۴
کی نقل دیکھی گئی۔

اسی قبضہ اور وقت تک مخالفانہ تصور نہ ہو گا جب تک یہ
ظاہر نہ ہو کہ شخص مالک کے دوسرے ارکان کی حیثیت سے
الفاظ کو کہتا ہے اور مخالفانہ قبضہ کے اس فقرہ کی آگاہی خانہ ان
کے دوسرے ارکان کو یا تو اس اطلاع سے ہوئی ہو جو اوکو
اس مشن کے متعلق دیکھی ہوئی یا ایسی نوعیت کے بلا ٹرکٹ
غیر سے ملکیت کے ظاہری انحال ہوئے ہوں کہ جن سے وہ
ارکان کو یہ اطلاع ہو جاتی ہے کہ مخالفانہ قبضہ اور بعد غلطی کا
ادعا کرنا مقصود ہے۔

جو کہندار ناہتہ سائے بنام ملہ پو واس۔ انڈین لارپورٹ
جلد ۵ صفحہ ۶۶ کی نقل دیکھی گئی۔

دعا کو پالا انکا بنام سوئدر ارا حائیکار مدراس ڈپٹی
پورٹ ۱۹۲۳ء (مدراس) ۱۳۵۴
قبضہ مخالفانہ۔ عدالتی کارروائیات میں مخالفانہ
ادنی مالکانہ حقیقت کا ادعا میجا و سماعت کا
آغاز۔

وہ شخص جو آسامی کی حیثیت سے ارہنی پرتا بعض ہوندا
کارروائی میں محض ادعا کر کے اور بارہ سال متقاضی ہونے سے
بیکار اس ادعا پر کامیابی کے ساتھ اعتراض نہ کیا گیا ہو ارہنی
کی نسبت ادنی مالکانہ حقیقت سے حقیقت نہیں حاصل کر سکتا۔
راجہ محمد ممتاز علی خان بنام موہن سنگھ۔ آئی انڈیا رپورٹ
پریوی کونسل ۱۹۲۴ء الہ آباد لاجرٹل ۲۱۰ اووہ کیمنٹر ۲۶

انڈین لارپورٹ الہ آباد ۱۹۲۴ء مدراس لاجرٹل ۲۶۰
اووہ آگرہ لارپورٹ ۱۹۱۹ء اووہ لاجرٹل ۳۸۴

(پریوی کونسل) ۱۳۵۴
گہوٹی کہا سکی اور اضیات۔ عدم وجود تفسیر۔

مختلف شاخوں کے مابین تقسیم اور ادعا کا اثر۔
جہاں کہیں گہوٹی کہا سکی اور اضیات کی عام تفسیر نہیں
ہوئی ہو تو مختلف شاخوں کے ارکان اپنے مخصوص پرہولت
کی وجہ سے نہ کہ تفسیر کی غرض سے اس اصطلاح کے لفظی معنی
میں قابض رہتے ہیں اور کسی شہد کا کوئی رکن قبضہ مخالفانہ
کے درجہ سے کسی ارہنی کی نسبت حقیقت حاصل نہیں کر سکتا
محی الدین بنام ابراہیم (بھٹی) ۲۱۵
مالکانہ شرکت۔ بیحد علی۔ میجا و سماعت کا آغاز۔

محدود حق کا حصول۔
جب قبضہ کسی جائز حقیقت سے متعلق کیا جاسکتا ہو تو یہ
نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ناجائز ہے اور یہ کہ کسی مالکہ شرکت
میں میں مخالفانہ ہے۔ کسی مالک شرکت کے خلاف قانون بیجا
سماعت شروع ہونے کے لئے فی الواقعہ بید غلطی یا کوئی اور
فعل ہونا چاہئے جو بید غلطی کے مساوی ہو۔

مدعی علیہ مدعیان کے ایک دیندار حصہ دار نہ ہو کہ یہ
کسی نا قابل انتظامی ارہنی دھیکاری کی مابینہ جو کسی آسامی
قبضہ میں تہی لگان کے اپنے حصہ کے لئے ایک ڈگری حاصل
کی اور ڈگری نہ کوئی قبیل میں اس لئے خود ارہنی خرید
اور اس کا قبضہ حاصل کیا۔ لہذا بارہ سال بعد مدعی
لئے مدعی علیہ کے ساتھ مشترکہ قبضہ کے لئے نالیش کی۔
قرار دیا گیا (۱) کہ مدعی علیہ کی خرید سے اس کو کوئی حقیقت

ہوں قابل احوال شہادت ہونے کے متعلق اعتراض کرنا جائز وقت ہے۔

شہزادی بیگم بنام صاحب دروہندہ - انڈین لارپورٹ کالکٹہ جلد ۳ صفحہ ۵۹ کی تعلقہ کی گئی۔

ام چندر بنام بیگم آت ابراہیم انڈیا ٹریڈنگ کمپنی - انڈین لارپورٹ کالکٹہ جلد ۳ صفحہ ۵۹ کی تعلقہ کی گئی۔

گشتی فوجداری کا کلب مندرجہ ذیل (۱۰۲۸) دفعہ ۲۴۹ کے تحت جج ٹریٹ درجہ دوم آباکس ملزم کے خلاف تحقیقات کرنے کا حجاز ہوتا ہے۔

اصول قانون فوجداری کا یہ ہے کہ ایک عام قاعدہ ہے کہ صرف وہ حاکم جس نے شہادت کی سماعت کی ہو اس امر کا تصدیق کرنا

مجاز ہوتا ہے کہ آباکس ملزم کیلئے یہ یا مجرم ہے اور اس ناعدہ کی ہستانی کی تحقیقات کے ساتھ کی جانی چاہئے۔

کلب منظم بنام ام پرشاد - انڈین کیئر جلد ۳ صفحہ ۵۹ کی تعلقہ کی گئی۔

دفعہ ۲۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ایسا ایک تینٹی قائم کیا گیا ہے۔

بیگم دروہندہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی نسبت جس کی رو سے نیک چلی کی شرط پر لاکرے کی ہدایت دی گئی ہو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس معنی میں سرسبز ہے جس

وہ لفظ مجموعہ کی دفعہ ۲۴۹ میں اسد حال کیا گیا ہے کیونکہ یہ سرراون مختلف اقسام میں سے نہیں ہے جس کی صراحت دفعہ ۲۴۹ مجموعہ تعزیرات میں کی گئی۔

گشتی فوجداری صوبہ مندرجہ ۲۸ فقرہ (۷) میں یہ مندرج ہے کہ کس مجرمین کی تحقیقات ایسے مجرمین کو کرنی چاہئے جو سب سے زیادہ خطرناک سمجھے گئے ہوں۔

اس میں یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ مجسٹریٹ درجہ دوم کس مجرمین کی تحقیقات کر سکتا ہے۔ لیکن اسکو چاہئے کہ مقدمہ بد نظریہ میں

حکم سر اسب ڈروہندہ مل مجسٹریٹ کے پاس دفعہ ۲۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۲۸ کے تحت لاکرے کی تعلقہ کی گئی۔

اس مقدمہ میں جہاں بالغ اور کم سن مجرمین کے خلاف ایک ایک سب سے زیادہ تحقیقات کی گئی تو کم سن مجرمین کا مقدمہ دفعہ ۲۴۹

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے مجسٹریٹ کے سامنے نہ لایا جاسکتا ہے۔

مگر یہ امر مستثنیہ ہے کہ بالغ مجرمین کا مقدمہ مل سب سے زیادہ ملزم کے خلاف ہو کر لاکرے کی تعلقہ کی گئی۔

اوس کی اور کوئی وجہ ہو کہ ان کے خلاف کم سن مجرمین کی تعلقہ کی گئی۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ایسی ایک تینٹی قائم کیا گیا ہے۔

کلب منظم بنام ام پرشاد - انڈین کیئر جلد ۳ صفحہ ۵۹ کی تعلقہ کی گئی۔

دفعہ ۲۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ایسا ایک تینٹی قائم کیا گیا ہے۔

بیگم دروہندہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی نسبت جس کی رو سے نیک چلی کی شرط پر لاکرے کی ہدایت دی گئی ہو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس معنی میں سرسبز ہے جس

وہ لفظ مجموعہ کی دفعہ ۲۴۹ میں اسد حال کیا گیا ہے کیونکہ یہ سرراون مختلف اقسام میں سے نہیں ہے جس کی صراحت دفعہ ۲۴۹ مجموعہ تعزیرات میں کی گئی۔

گشتی فوجداری صوبہ مندرجہ ۲۸ فقرہ (۷) میں یہ مندرج ہے کہ کس مجرمین کی تحقیقات ایسے مجرمین کو کرنی چاہئے جو سب سے زیادہ خطرناک سمجھے گئے ہوں۔

بین ادائیگی یا ضروری ہے۔ مشتری کا تہہ بند اور
آیا اعتراض کر سکتا ہے۔ مشتری جس نے اس
نابریج کے بعد جو ادائیگی کے لئے مفکر کیسی ہو سکتا
کے باہر ادائیگی حاصل کی ہو۔ امر مانع لغزیرہ مخالفہ

کسی عدالت کو جس نے شفعہ کی ڈگری صادر کی ہو زمین
مندرجہ ڈگری کی ادائیگی کی بابتہ مباح دین تو بیع کرے گا اختیار
حاصل نہیں ہے اور ادائیگی کو جائز قرار دینے کے لئے رقم عدالت
میں ادائیگی جانی چاہئے۔ لیکن کوئی مشتری جو شفعہ کو بہرہ بامد کے
کی تہہ خیب دیکر وہ تاریخ تقریرہ کے بعد ہی زمین وصول کر کے
جائزہ او منتقل کر دیا اور اس سے زمین حاصل کرے ڈگری کی تعمیل
کے متعلق موخر الکر کے حق پر اعتراض نہیں کر سکتا۔

مشتری کے ایک بینا مدار کو جائزہ دین کوئی حق نہ رکھتا
ہو شفعہ کی جانب سے ڈگری کی تعمیل پر اعتراض کرنے کا حق نہیں
بلکہ مشتری اعتراض نہ کر سکتا ہو۔ شفعہ سنگہ بنام سناور اکمل
(اووہ) ۱۰۴۲

دفعات ۱۵۱۱۔ حق شفعہ کی ڈگری مانڈیا
میں دزد زمین جمع کرنے میں قصور۔ حق کا زائل ہو گیا۔
مراقبہ آیا قابل پذیرائی ہوتا ہے۔

حسب دفعہ ۱۴ قوانین اووہ کے تحت حق شفعہ کی ڈگری
میں بہرہ ہدایت دی گئی ہو کہ مقررہ مدت کے اندر زمین ادائیگی
کیا جائے اور ایسی ادائیگی کرنے سے مدعی قاصر ہے تو ڈگری کا لقمہ
ہو جاتی ہے اور احکام مندرجہ دفعہ ۱۵ قانون مذکور کے بموجب
شفعہ کا حق زائل ہو جاتا ہے اور نہ شفعہ اس کے بعد مرقعہ ہو
کر سکتا ہے کیونکہ کوئی ڈگری موجود نہیں ہوتی۔

امام دین خان بنام عبدالستار خان (اووہ) ۸۳

کسی بین جس کے حسابات کا تصفیہ کیا جا رہا ہو باکفالت دین
کے مقوقہ مسدودی کا حکم اور اس کا اثر۔
مراقبہ۔ اعتراض ضروری کی نسبت کیا گیا ہو
جو عدالت اسے اتنی بین قبول کیا گیا ہو۔ منظور
کیا جاسکتا ہے۔

قواعد جو کارروائیات دیوالیہ بین متعلق ہیں جہاں تک ممکن
ہو سکے تصفیہ حسابات کے معاملات میں متعلق ہو سکتے ہیں۔
جو کسی بین میں کہ جسے بابتہ نہ برقیہ ہے چون لو ایک باکفالت
دائن اپنی کفالت وصول کر سکتا ہے اور اس سے اپنا کل اصل
اور زیادہ اس کی وصولیائی فی تاریخ تک سود وصول کر سکتا ہے
نہ کہ محض وہ رقم وصول کر سکتا ہے جو حکم مسدودی کی تاریخ
پر واجب الادا ہو لیکن اگر وہ اپنی کفالت وصول کرے اور
اس کو بقیہ رقم ثابت کرنی چاہے تو کہیں کا بقیہ اثاثہ صرف
ایسے اصل اور سود کا ذمہ دار ہوگا جو مسدودی کے حکم کی تاریخ
پر واجب الادا تھا۔ جائداد مرقعہ کل دعوے کی ذمہ دار ہے
اور صرف بقیہ اثاثہ کی ذمہ داری مسدودی کے حکم سے متاثر
ہوتی ہے۔

کسی تصفیہ حسابات کی صورت میں ایک باکفالت دین
وہی حیثیت رکھتا ہے جو وہ کارروائیات دیوالیہ کی صورت
میں رکھتا ہے۔ اگر وہ ایسا نامہ کند کرے تو تصفیہ حسابات کی
کارروائیات نظر انداز کر سکتا ہے اور اپنی کفالت کے خلاف
کارروائی کر سکتا ہے۔

نظام پر غور کیا گیا۔

مراقبہ میں ان دستاویزات کے مثلاً بند سواالات کے
جو ایات کے جو عدالت ابتدائی میں بلا اعتراض قبول کے گئے

اوس کی وراثت بمطابق اصل اصول تو ریث جو اس قسم کی جائداد سے
مختلف ہے عمل میں آئیگی یعنی شریک در جائیداد کے یکجہ نہ یکجہ ہو
اناث وراثت ہوں گے اور وراثت کے یکجہ میں سے زر گزین جو راث
سلسلہ میں وارث ہوگا۔ محض اس واقعہ سے کہ ایک جائیداد قابل
تقسیم ہے ایسے مقدمہ میں جو مٹا کر اس کے تحت ہو و و ملحد و کسور
جائداد نہیں بن جاتی ایسی جائداد باق کسور ہو سکتی ہے یا جائداد
شریک غیر منقسمہ کو جائداد ہو سکتی ہے بعد وراثت وراثت بقاعدہ
یہ جائیداد عمل میں آئیگی لیکن جو کہ وراثت و احد میں ایک شخص ہی
جائداد کا قابض ہو سکتا ہے اس شخص جو مٹو کیا جائے خاندان
شریک کی شاخ اعلیٰ الحاسب سے بڑا کن از قسم و کو ہوگا۔
اگر جبکہ خاندان شریک تابع متاکر کے ارکان کو ناقابل تقسیم
جائداد میں وہی حقوق نہیں حاصل ہوتے جیسے شریک حق متع حق
تقسیم یا انتقال پر قید عائد کرنا یا حق میں تمام و کم از کم انہی حق پسند
خسر و رکنین میں

نظام سب سے پہلے کی گئی

ٹھیکرانی ہو یعنی کماری بنام جہدراج کمار اور جیوشوری کشاد
 پٹنہ کبیر ۱۶۱ پٹنہ لائسنس ۱۶۲ پٹنہ الی انڈیا رپورٹ پٹنہ ۱۶۳
 انڈین لارپورٹ پٹنہ ۱۶۴ (پٹنہ) ۸۸۸
 مجموعہ نظریات ایکٹ ۱۵۸ بایئہ شستر دوفخات ۱۶۱
 ۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-

و غصہ ہم ہم مجموعہ غمزہ نریات سے کوئی جرم پیدا نہیں ہوتا بلکہ
محض ایک ایسا فانی قاعدہ بن گیا ہاگیا ہے۔

۳۳ کا جواب دیا گیا۔

کسی ملزم کے خلاف تحت دفعہ ۱۱۱ مجموعہ قضاویات کی صورت میں جرم صادر نہیں کی جاسکتی جبکہ اس کے خلاف دفعہ مذکور کے تحت کوئی فرد قرار واد جرم مرتب نہ کیگئی ہو۔

و اشخاص سے کسی شخص پر زہری کا ارتکاب کیا جن میں

سے ایک نئے اداس کی گردن میں ایک خنجر گھونپ دیا تھا اور اس کا

تعاقد کیا گیا اور ایک شخص دیگر فرما کر کیا گیا اور دوسرا فرما کر کیا گیا

مستوفی نے بطور حوالہ آوروں میں سے ایک شخص کے زید کو نشانہ بنایا۔

لکھا۔ ایک بیانیہ دنیا پر چوڑے لیے لپٹا بلرپھی کر فضا کر گیا کیا کیا

وہاں محاسن کی حقیقتات و حقائق کو محاسن ۲۰۳۳ میں شائع ہو چکا ہے۔

یہ کہہ کر اس امر کے متعلق شبہ تھا کہ آیا زید نے ہنس لیا اور کیا کیا

سشن جج نے بکر کے متعلق اے ٹی وی پر کیے اور اس کو بری کیا

لیکن زید کے متعلق یہ قبول کر لے ہوئے کہ اس امر کے متعلق

تہا کہ آیا اوس نے جہلمک وار کیا تہا حج ہے اس امر سی الغافل

نہیں کیا کہ اس میں کوئی شبہ تھا کہ ان دو اشخاص نے کسی عورت

مشترک فی شریعت میں عمل کیا تھا اور یہ قرار دیکر زید بخت دفعہ

۳۳ مجموعہ عجیبات ہندو عجم ہما معد ہما کی لورٹ (سید لیا
قدار و باگسا) (جو کہ حرم) (سید شہزادہ) (سید شہزادہ) (سید شہزادہ)

نہیں کہتا تھا کہ آواز دے لے ضرب لگائی تھی اور سونکے جھوٹے

رائے قبول کی تھی مگر اس کو رٹا دیا اور پھر غور نہ کر سکتی تھی۔

(۲) یہ کہ حالات کے لحاظ سے یہ امر مستحب تھا کہ وفد ہم

ایسی انجیل دے کہ اس میں بائبل کا نام اور جیسا کہ اس میں فرق
مخالف کے دعاوی کے پیش شدہ و تنہا دوسرے اور یہاں شدہ
مباحث کے اور ان کے متعلق جن پر مضامین کے کوئی صراحت
نہ کی گئی ہو کوئی اور گورنمنٹ انٹریٹ یا ایکٹ کی دفعہ ۱۰۰
کی سخت دست اندازی کرے گی۔

مجموعہ مضامین دیوانی و خدیوہ، مضمون (۱) فقیر و ادب، حضرت
اویس مرثیہ سے متعلق ہے جس کا بارگاہ اسے بمقابلہ تعمیل و ذکر بار
کے جائزہ و اور ایسے مرثیہ کو اجازت ہے کہ ایسے پیغام کے زکریا
کی تعظیم و حور سدا کی درخواست کرے جو تعمیل و ذکر کی کج تعمیل
و ذکر کے بارگاہ کیا جو جس میں مرثیہ مرثیہ کے علاوہ بمقابلہ بیرون
و ذکر کی کوئی نثر نقد کی و ذکر ہی کہتا ہو۔

بابو بشیر موہن جیوا کسم پتیا م باہونا راجپوت پر شاد۔

۱۸۹ (پیشہ)

لمبردار کے اختیارات۔ اراضی زمینداری کا بیڑہ۔
کسی خاص قسم کے متعلق لمبردار کو اراضی زمینداری کا بیڑہ
عطا کر دینا اختیار حاصل ہے۔

۲۳۵ ہر دیال بنام عالم
لوازم گہا ثانی پشہ - فرق مابین یہ بیروم و کھرگ پورنگہا ثانی
ریکولیشن دراشت گہا ثانی پشہ حیات - ریگولیشن پشہ
اراضیات گہا ثانی بنگال نمبر و سو بائیس سالہ
کا تعلق - و ہرم شاستر - مناکشر - جابد ادنا قابل
تقسیم کی درانت

یہ بیرون اور کھڑک پور کے کہاٹ والوں کی نوعیت میں سے
 سے بڑھ کر یہ ہے کہ اول الذکر جو بنظرِ غور گورنمنٹ کے جن کی
 جانب سے ان کی تملیک کی گئی ہے اور جس کو راست مالگاری اور

کیجاتی ہے ناقابل انتہا ہن بخلان اس کے آخر الذکر کو نہایت
 زمیندار جس کو لگان یا مالگزار سی اور کیجاتی ہے قابل انتہا
 راجہ لہیا نند شکر بہادر بنام گورنمنٹ آف بنگال مولوی
 امیر علیہ صفحہ ۱۰۱ کا حوالہ دیا گیا۔

ریگیو لئین اراضیات بنگال نمبر ۲۹ بابہ ۱۵۴۵ کے تحت بیروم
کی گھاٹ والیوں سے متعلق ہے اور اس کو کہنگ پور کی نوعیت کے
پڑجات گھاٹ والیوں سے کوئی تعلق نہیں۔

تعلقہ دہری میں پٹہ کے گوانر صاحب ذیل میں
(۱) یہ کہ وہ ناقابل تقسیم اور استمراری ہیں۔
(۲) یہ کہ اون کی وراثت بقاعدہ وراثت مسلمہ فیہ
بہ لحاظ خلف اکبر عمل میں آتی ہے۔ اور

دسم بہرہ کہ وہ بہمنظوری زمیندار قابل انتقال ہیں۔

اس گھاٹوالی کی وراثت تابع اصول ناقابلین تقسیم قانون
متاثر اس کے تابع ہے بیٹے ایک گھاٹوال کی وفات پر اس کا وارث
یکجہدی از قسم دو کو بھروسہ اسکی بیویگان کے بقاعدہ ویشا نہ گی یعنی
ہوتا ہے۔ اس خاندان میں کہ خاص رواج بنین سے عسکی رو
ایک متونی گھاٹوال کی بیوہ متونی کے راست سلسلہ کے بزرگتر
وارث یکجہدی پر جس کے ساتھ متونی شریک تھا تہہ جہ پار وراثت
جائداد کی متونی ہوسکے۔

خاندان تابع منہا کشید میں جو شہنشاہ ہوتا تھا بل تقسیم ہوا
کی وراثت بعد مجبور یعنی اناتش ارکان و گورنگ محمد و دوسرے بیکز
کے کہ جائداد خود علم و دیا گویا ہو۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ نفاق بل فقیر جائد اوقات بعض وقت اعلیٰ درجہ جائد اوہو۔ اس جائد اوفا نفاق مشترکہ قرار دیا جاسکتا اور ایسی صورت میں تابع اصول نفاق بلایت وقاعدہ وراثت غلہ

نذر نہ ہو مگر عذر اوس کی مابین سے قصہ حاصل کیا جائے یا دوجا
قصہ حاصل کیا جائے حاوی نہیں ہے۔

حضور ام بنام ملک مظلم (پیشہ) ۹۷
مجموعہ تقریرات ایکٹ ۵۵ بابۃ ۱۲۲ (الف)
باعت۔ فصرہ کی تفسیر۔ عدالت کا فرض۔

یہ تصفیہ کرنے کے لئے کہ آیا کوئی تفسیر خیالات نفرت یا صفا
ماہر ہو اسی پسند اگر لے کے اقدام کی حد تک پہنچتی ہے یا نہیں اس پر
اوس قسم کے اشخاص کے نقطہ نظر سے غور کیا جانا چاہئے جسکو
اسناداً مخالف طلب کیا گیا ہو۔ ایک طرف تو اون کی فہم و اگر
کوئی ہوں تو اون کا لحاظ کیا جانا دوسری طرف بہرہ و فہم و انداز
جانا چاہئے کہ الفاظ سے ممکن ہے کہ لفظی معنی اون کے دہر نشین
ہو جائیں وقت اور مقام پر ایسے امور ہوتے ہیں جن پر غور کیا جانا
چاہئے۔ عدالت کو کسی ضرورہ ماحول سے غور کرنا چاہئے بلکہ
تفسیر پر تحقیق یا مجموعی غور کرنا چاہئے اور اوس کے ہر حصہ کی
معتدل وقت کرنی چاہئے اور کسی جزو کی نا واجب وقت کرنی
چاہئے اور اس پر کامل و آزادانہ طریقہ سے اور کشادہ دلی کو
ساتھ غور کرنا چاہئے۔

اور ادا دیا بنام ملک مظلم۔ انڈین لارپورٹ رنگون ۱۱۱
آئی انڈیا رپورٹ رنگون ۱۹۲۳ء کے پینل لاجرنل ۲۴
رنگون ۱۲۶۹

دفعات ۱۴۱، ۱۴۹، ۱۴۷، ۱۴۸۔ مجموعہ ضابطہ

فوجداری ایکٹ ۵۵ بابۃ ۱۹۵ء دفعہ ۳۷ مجمع
خلاف قانون۔ غرض مشترک فیروز قرار داد جرم۔ اہل
ہند کو رہنما کرنا۔ آیا کافی طور پر واضح ہے۔
بیضا بطلی۔ انصاف میں قصور۔

جب جرم زیر دفعات ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰ مجموعہ فوجداری کے منطبق
غرض مشترک فیروز قرار داد جرم میں اہل ہند کو رہنما کرنا کیا
کی گئی تھی اور اوسکی تفسیر فیروز قرار داد جرم میں اہل ہند کو رہنما کرنا
سے ملکہ کیا گیا تھا۔

قرار داد کیا گیا کہ فیروز قرار داد جرم کی عبارت دفعہ ۱۴۱ مجمع
تقریرات کی ضروریات کی دلیل کے لئے اور اشخاص مظلم کو اس الزام
کی کافی طور پر واضح اطلاعات دینے کے لئے کافی تھی جس کا الزام
کے خلاف کیا گیا تھا۔

۱۴۲ بابۃ ۱۲۲ فیروز قرار داد جرم کی عبارت میں جب بندہ قون اور
نکارون سے مسلح تھی تو اون میں سے ہر ایک کی نسبت یہ سمجھا جاسکتا
ہے کہ اون کو یہ علم تھا کہ رہنما کرنے کے دوران میں قتل ملے کے
واقع ہونے کا احتمال تھا۔

استعداد باب ۵۵ بابۃ ۱۹۵ء کی تقلید نہیں کی گئی۔
جب یہ بیان کیا جائے کہ کسی فیروز قرار داد جرم کی عبارت
خاص ہے تو عدالت ملاحظہ فرماتا ہے کہ وہ یہ تصفیہ کرے
کہ آیا کوئی غلطی ترک مابے ضابطگی فیروز قرار داد جرم میں موجود
ہے جس کی وجہ سے دفعہ ۱۴۷ مجمع ضابطہ فوجداری کے مفہوم
میں انصاف میں خلل پڑا ہے۔

اصطلاحات پریشان کرنا کے مفہوم میں جسم و جاؤ کو نقصان
پہنچانا داخل ہے۔

جسٹس اور جس مجمع خلاف قانون کی صورت میں یہ ضروری
ہوتا ہے کہ ملزم کو معقول طور پر صحیح نوٹس اس غرض مشترک کی
حوالہ سے ضروری کی گئی تھی اور اس طریقہ کی حاصل ہو جس طریقہ
سے وہ غرض مشترک دفعہ ۱۴۱ مجمع تقریرات کی عبارت میں لائی
جاسکتی ہے۔

مجموعہ قعزرات منقلی برہو سکسی تھی اور یہ اس کی بجائے زید کی
مکرر تحقیقات دفعہ ۲۰۰۲ ص ۱۱۱ مجموعہ مذکور میں کی جانی چاہیے
ملک منظم بنام پرو فلا کمار مارو و داسہ انڈین لارپورٹ
کلکتہ ۵۰ آل انڈیا لارپورٹ کلکتہ ۵۰ (کلکتہ) ۵۵
مجموعہ قعزرات ایکٹ ۵۰ مابینہ ۵۰ دفعات ۱۰
۱۳۸۸ - ۲۲۵۱۲ - دیکھو سنا۔

دفعات ۲۰۰۲ ص ۱۱۱ الف ۳۳۵ -

بجہ کی ہلاکت کا افسانہ ایک گھونٹہ سے واقع ہونا۔

منظم ایک شخص کو کہہ دے کہ وہ مار رہا تھا کہ آخر اللہ کی رویت
ایک بچہ کو اپنے گاندھے پر بٹھا کر جوئے مزارح ہوئی۔ منظم نے
محوریت کو مارنا چاہا مگر اتفاق سے گھونٹہ بچہ کے لگا۔ اور روز بعد
وہ بچہ اس گھونٹہ کے اثرات سے فوت ہو گیا۔
قرار دیا گیا کہ بچہ کو اتفاقاً گھونٹہ لگا ہو لیکن منظم کا فعل استثنائے
مستند ہے دفعہ ۸۰ مجموعہ قعزرات میں اسوچہ سے نہیں آتا کہ وہ اس
وقت کوئی جائز فعل جائز طریقہ اور جائز ذرائع سے نہیں کر رہا تھا۔
۲۰۰۲ منظم کے فعل کی نوعیت مجرماتہ تھی لہذا وہ دفعہ ۳۰ الف
مجموعہ قعزرات میں داخل نہیں ہے

۲۰۰۲ جب وہ محورت کو مارنا چاہتا تھا منظم کی نیت یہ تھی نہ
وہ یہ چاہتا تھا کہ اس سے ہلاکت واقع ہوگی لہذا وہ حسب دفعہ
۲۰۰۲ مجموعہ قعزرات مجرم نہیں قرار دیا جاسکتا۔

۲۰۰۲ منظم نے بچہ کو ضرر کافی شدت کی حالت میں پہنچایا جس
سے جرم تعزیری ضرر شدہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

تیسرے منظم بنام سہائے رام۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱
صفحہ ۲۲۵ پراسد لال کیا گیا۔

جگہ منظم نامک منظم۔ اودہ اور اگر لارپورٹ ۹۰
لاجرٹل ۲۲۹ (۱۰۵) ۶۰۹
دفعہ ۸۰ عقل میں منظم کا طرز عمل
ماقبل و ما بعد۔

کسی مقدمہ کو دفعہ ۸۰ مجموعہ قعزرات کے نشان میں لاسنے کے
لئے منظم کو چاہیے کہ وہ سدالت کو بہرہ اطمینان دلا سکے کہ اس کا
عقل کا طور ایسی نوعیت اور ایسے درجہ کا ہے کہ اس کی زندگی
سے وہ فعل کی مابینہ یا یہ جاننے کے قابل نہیں ہوتا کہ اس کا فعل
بجایا خلافت قانون ہے

محمد حسین بنام ملک منظم۔ انڈین کیمنٹر جلد ۸ صفحہ ۲۲۱
بہم ہر کا کریمینل لاجرٹل جلد ۸ صفحہ ۸۰ کا کام لگا گیا اور اس کی
تائید کیا گیا۔

اوس مقدمہ میں جس میں کوئی منظم منوں کا غدر کرتے
عدالت صرف اس نتیجہ سے جو قیدی کے طرز عمل ماقبل و ما بعد ہے
اخذ کیا جاسکتا ہے یہہہ اسے فایم کر سکتی ہے کہ بوقت ارتکاب
جرم اس کے دماغ کی حالت کیا تھی۔

بہگونی پرنا و بنام ملک منظم اودہ اور اگر لارپورٹ
۹۰ کریمینل لاجرٹل ۲۲۹ (۱۰۵) ۶۰۹
دفعہ ۸۰ حفاظت خود اختیاری جائداد۔

دوبارہ قبضہ حاصل کرنا۔

یہہ واقعہ کہ کوئی شخص کسی منظم یا رضی بہ جس کی زندگی سے
کوئی ایسا حق نہیں رہتا جس کی ذمہ داری وہ کسی ایسے شخص کو
جو اس کی رضی بہ اس منظم کو بہرہ جبراً سب دخل کر سکا اس کا
چارہ کار یہہ ہے کہ وہ اس کو بذریعہ حکمتانہ و دوائی خفائی کرے
حفاظت خود اختیاری جائداد کسی ایسے مقدمہ پر جس پر

جو پٹنہ اور اربناہم ملک منظم۔ انڈین لارپورٹ رنگون
میرہ بالا جرنل ۲۲۔ اول انڈین لارپورٹ رنگون ۱۹۲۳ء گریمنل لارپورٹ
(رنگون) ۸۶

۱۹۲۳ء
مجموعہ ضابطہ فقہریان ایکٹ ۵ مابینہ ۱۹۲۳ء دفعہ ۱۹۲۳۔
مجموعہ ضابطہ فقہریان ایکٹ ۵ مابینہ ۱۹۲۳ء دفعہ ۱۹۲۳۔
۱۹۵۔ قانون شہادت ایکٹ ۱۹۵۲ء دفعہ ۱۹۵۲۔
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ مابینہ ۱۹۵۲ء دفعہ ۱۱۵۔
آئینہ احوال ۵ آرڈر ۲۹ رول ۱۴۔ قانون اودہ
ایکٹ ۸ مابینہ ۱۹۵۲ء دفعہ ۱۹۵۲۔ شہادت جو کمشنر
کے روبرو دی گئی ہو۔ اظہار کا گواہ کے روبرو نہ پڑا
جانا۔ دروغ حلفی۔ استغاثہ کی اجازت آیا عطا کیا
سکتی ہے۔ اظہار آبا تابت کیا جاسکتا ہے بنگرانی۔
خروج آباد لایا جاسکتا ہے۔

آرڈر ۱۸ رول ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام اودہ سے
مستثنیٰ نہیں ہونے جہاں مثال احکام دفعہ ۱۹ ایکٹ قوانین اودہ
میں مندرج ہیں۔

رول ۱۴ آرڈر ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا انہیہ ہے کہ مجموعہ
کے احکام میں طور پر کہ وہ اودہ میں رائج ہیں ایسے گواہوں سے
جن کا اظہار بذریعہ کمیشن لیا گیا ہو و نیز ان کو اگر وہ کسی ہی منظم ہو
جن کا اظہار عدالت میں لیا گیا ہو۔ دفعہ ۱۹ ایکٹ قوانین اودہ کی رو سے
یہ ضروری نہیں ہے کہ اظہار گواہ کرنا یا جائے اور یہی قاعدہ ایسے
گواہوں سے منطبق ہوتا ہے جن کا اظہار بذریعہ کمیشن لیا گیا ہو۔
ایسی حالت میں دروغ حلفی کے لئے استغاثہ میں کی اجازت
اس پر ہونے بیان کی نسبت کی گئی ہو جو کسی عدالت کے مقدر کردہ
لشکر کے روبرو اودہ میں لیا گیا ہو جس میں اس پر ہونے سے تاہر نہیں پڑتا

کہ وہ بیان جس کے متعلق اجازت عطا کی گئی ہے گواہ کو سنا جائے
گیا تھا جب کسی شخص خاکی کے نام کمیشن جاری کیا جائے تو وہ عدالت
جاری کنندہ کمیشن کا نام مقام ہوتا ہے اور وہ اس عدالت کے
اختیار کی بنیاد پر عمل کرتا ہے اور اس کو چاہئے کہ عدالت مذکور کا
اختیار کرے۔

اودہ کی ایک عدالت نے ایک شخص خاکی کے نام ہمارے میں
گواہوں کے اظہار کے لئے ایک کمیشن جاری کیا کمیشن نے اس
ضابطہ کے مطابق گواہوں کا اظہار ظلم بند کیا جو دفعہ ۱۹ ایکٹ
قوانین اودہ میں درج تھا اور گواہوں کے اظہارات اودہ کو
سنائے نہیں گئے تھے۔

قرار دیا گیا کہ ضابطہ جو کمیشن نے اختیار کیا تھا وہ بالکل جائز
نہیں تھی۔ وہ اظہار جو کسی گواہ کو سنا یا لیا گیا ہو اس شخص
کی وجہ سے ناقابل احوال شہادت نہیں ہو جاتا۔ دفعہ ۱۹ قانون
شہادت اگر وہ کسی اظہار سے مستثنیٰ ہو تو یہی وہ اس کی شہادت
کی محض لسانی شہادت کو خارج کرتی ہے مگر وہ خود سناؤ و نیز ناقابل
احوال شہادت نہیں کہ دینی اور نہ اس کے اور طور پر ثابت کئے
جانے کے مانع ہوتی ہے۔

بہاؤ الدین کی چٹیا۔ انڈین کمشنر جلد ۵ صفحہ ۹۸ سے اختلاف
کیا گیا۔

الہی بخش خاص فی بیام ملک موہم۔ انڈین کمشنر جلد ۵ صفحہ ۲۵۸
سے استناد کیا گیا۔

جب کسی عدالت دیوانی نے استغاثہ کی اجازت عطا کی
ہے یا اس کو عطا کرنے سے انکار کیا ہوا اور اسے سکورٹ میں
نگرانی اور خواست پیش کی جائے تو اس درخواست سے دفعہ
۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی منطبق ہوتی ہے اور ہائی کورٹ اس میں

پارکٹری ای ایل ایچ بنام ملک منظم۔ لاویکل جے ۱۳۸۹
کریمنل لا جرنل جے ۱۳۸۹ (ملک راس)
جسٹس تعزیرات ایکٹ ۱۸۶۱ء و ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء
متفقہ حلفہ جوچید اسخاص کی جانب سے کیا گیا ہو جو
لاٹھیوں سے مسلح ہوں۔ متضرر کی وفات۔ حملہ اور دین
کی ذمہ داری۔

پانچ اشخاص ایک سن رسیدہ شخص کو مارنے میں ملوث ہوئے
اور اس کو لاٹھیوں سے اس قدر ہیر سہی سے مارا کہ ایک لگی ہوئی
پسٹ لگی اور گیارہ پیدیاں ٹوٹ گئیں اور ان ضربات کی وجہ سے
وہ وہ دن کے بعد فوت ہو گیا۔

قرار دیا گیا کہ کل حملہ آور قتل عمد کے مجرم تھے اور یہ کہ یہ امر غیر
تھا کہ ہر ایک ضرب کسی شخص کی لاٹھی کے ذریعہ سے ہو چکی ہوگی۔
ملک منظم بنام رام داس۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۶۶۳۔ ہونا
بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۱۰۰۔ ملک منظم بنام گلاب۔
انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۸۰۵۔ وہاں ہی سنگ بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز
جلد ۱ صفحہ ۶۳ کی تعلیم کی گئی۔

ملک منظم بنام ہیر لاسنگ۔ انڈین لا رپورٹ الد آباد جلد ۹ صفحہ
۲۸۲۔ پینڈن سنگ بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۴۳۸۔
وہاں ہی سنگ بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۶۲۹ سے آشنا
کیا گیا۔

امید بنام ملک منظم۔ کریمنل لا جرنل جے ۱۳۸۲
(الہ آباد)

وفات ۱۸۶۹ء۔ برات جوا الزام
تحت دفعہ ۲۴۶ بشمول دفعہ ۴۹ کی بابت کی گئی
جو ملزم جس کی تحقیقات تحت دفعات ۲۴۶ ملزم

کی گئی ہو۔ تجویز ثبوت جرم آیا جا رہا ہے۔
سائلوں پر مود نو دیگر اشخاص کے ایک جرم تحت دفعہ ۲۴۶
بشمول دفعہ ۴۹ مجموعہ دفعہ ۱۸۶۱ء کا الزام عائد کیا گیا تھا اور وہ جرم
کئے گئے تھے لیکن چونکہ سائلوں پر تحت دفعہ ۲۴۶ ملزم الزام
عائد کیا گیا تھا ان کے خلاف تجویز ثبوت جرم صادر کی گئی تھی اور
تجویز ثبوت جرم مشن جج نے برقرار رکھی تھی انہوں نے بائیکوٹ
میں مصیبت نگرانی درخواست کی۔

قرار دیا گیا کہ اگرچہ سائل مقدمہ میں سائلان اسوجہ سے
بری کئے گئے تھے کہ وہ اجرائی سے بدوہ بنتا ہے ثابت نہیں کئے
گئے تھے تاہم چونکہ کاشیے کے متیار استعمال کر کے ایسی حالت میں
جن سے حق حفاظت خود اختیاری جائدا و متعلق نہ تھا ضرر شدید
کے باعث ہوئے تھے مقدمہ میں ان کے خلاف تجویز ثبوت جرم
صحیح طور پر صادر کی گئی تھی۔

پٹالی سنگ بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۴۱۳۔
دیت لال سنگ بنام ملک منظم۔ کریمنل لا جرنل جے ۱۳۸۲
(پٹنہ)

دفعہ ۱۷۲۔ طلب نامہ وصول کرنے سے

انکار۔ جرم۔
طلب نامہ وصول کر نیے انکار کرنا دفعہ ۱۷۲ مجموعہ تعزیرات
کے تحت جرم نہیں ہے۔ دفعہ کی رو سے جس امر کی ضرورت نہ لگائی
گئی ہے وہ اس فراحت کا کوئی فعل ہوتا ہے جو جرمہ وار ہے لہذا
کے مقابلہ میں کیا جائے۔

قبضہ بنام نراپاسے نادون انڈین لا رپورٹ جلد ۱
جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۔ رائیس بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ
۱۲۸ کی تعلیم کی گئی۔

کا قطعہ کیا کرتے تھے کسی دوسری دیوانی نگرانی کے مطابق لایا
فرنگی کو خرچہ دلا سکتی ہے۔

سری جی بنام محمد ولایت اللہ خان اووہ کنہ جلد ۱ صفحہ
۶۱ کی تقلید کی گئی۔

مسماۃ فیروزہ جان بنام مرزا امیر علی اووہ لاجپور ۵۹۳
اووہ اور اگر لاجپورٹ ۹۰۹ ال انڈیا رپورٹ ۲۳ اووہ ۶۱۹

کریم لاجپورٹ ۲۲ (اووہ) ۵۹۲
چھوٹے نذرانہ ایکٹ ۵۵ بابہ ۸۶ دفعہ ۱۱ دیکو
مجموعہ نذرانہ محمد اری ایکٹ ۵ بابہ ۸۹ دفعہ ۱۱

۱۴۰۳ - ۲۰۶۲

دفعہ ۲۲ جب کہ فساد اگر گرفتاری جائزین
مقابلہ باخراحت کر نیکی حاکم پختا ہے۔ روپوش
آیا مقابلہ باخراحت کرنا ہوتا ہے۔

کسی شخص کے خلاف دفعہ ۲۲ جب مجموعہ نذرانہ ہند
کے تحت تجویز ثبوت جرم کو جان قرار دینے کے لئے اس بنا
پر کہ اس نے اپنی گرفتاری جائزین مقابلہ باخراحت
کی تھی محض روپوش ہونے کے علاوہ کسی غریب عمل کے کرنے کی
بھی ضرورت ہے فراحت یا مقابلہ کا کوئی علائقہ فعل مجرمانہ کی
نمائش سے کوئی عملی مقابلہ ہونا چاہئے۔

ملک منظم بنام کن پال کریم لاجپور جلد ۱ صفحہ ۸۷ کا
حوالہ دیا گیا۔

ملک منظم بنام آنا وین انڈین لاجپورٹ رنگون ۱۳۷
برہما لاجپورٹ ۲۲ (رنگون) ۱۳۷

دفعہ ۲۲ - دیکو جو گواہ کو عدالت میں دیکو
ہو جرم۔

مرزم جو کسی مقدمہ کی سماعت کے دوران میں کسی گواہ کو
جو کہ نہ شہادت میں ہو گستاخی سے دیکو دے تو ایک جرم ہے
دفعہ ۲۲ مجموعہ نذرانہ کا منکر ہوتا ہے۔

اگر بنام ملک منظم - الہ آباد لاجپورٹ ۲۱ کریم لاجپورٹ
۳۴۶ (الہ آباد)

دفعہ ۲۲ - ۳۴۶ (میں) جیکو اور

بہی گانی گفتار ہلاکت جو اس لاجپورٹ کی طرف سے
واقع ہوئی ہے نہایت حکم کہ ہلاکت واقع ہوگی جرم۔

اگر کوئی شخص کسی جیکو سے اور اس کی گانی گفتار کی
سے اور ہلاکت کی سبب کے بغیر کسی شخص کے سر لاش کا صرف
دار کی کے اس کی ہلاکت کا باعث ہونے پر غیال کرنا چاہئے
اوس کو ضرب پہنچانے وقت یہ علم ہونا کہ اوس کا فعل اسفا
سخت خطرناک ہونا کہ اوس سے ہلاکت کا واقع ہونا اغلب تو
اگر وہ ہلاکت کسی وجہ کے فعل مذکور کرے تو وہ فعل مجرمانہ
اور اوس کا مقدمہ دفعہ ۲۲ دفعہ ۲۲ (میں) جیکو اور
نذرانہ کے تحت آتا ہے۔

ملک منظم بنام امراد - الہ آباد لاجپورٹ ۲۱ آل انڈیا
رپورٹ الہ آباد ۱۹۲۳ (الہ آباد) ۴۴

دفعہ ۲۲ - مستثنیٰ اول - ۲۰۶۲ - ۳۴۶

سخت اور ناگہانی اشتعال طبع - جیکو اور شوہر
اور زوجہ کے مابین ہوا ہو - گالیان جو زوجہ نے

شوہر کو دی ہون - قتل انسان مستلزم سزا -
منوفیہ اپنے شوہر کے مکان سے چلے جانے کی عادی تھی
وہاں اوس کے ساتھ بدسلوکی نہیں کی جاتی تھی - ایک روز شوہر
یہہ شک کہ وہ مکان سے ہٹا کر بھی تھی ایک بار غصہ اوس کا

[illegible][illegible]

۳۹۱
 (لاهور)

..... وفتحات ۱۵، ۴۱، ۴۲ و ۴۳ و غایب نقصان کا

در خضالیہ۔

سداً مل لکھنے سے اس شرف کا کیا کیا کر تھا اس نے فریق ثانی کو
 او وہ رہے بشرط لکھانے کی اجازت دی۔ ان فریقوں کے منظر جو بشرط
 لکھا۔ لکھنے کی وجہ سے مسائل کو واجب الاءاجتہ فریق ثانی نے مسائل
 اور ایک چکاس دیا اور مسائل فریق ثانی کی دستاویز پر اسناد دے کے کہ
 چکاس کی رقم حاصل کر نہیں کوئی وقت نہ ہوگی فریق ثانی کو او وہا پر
 زبرد بشرط لکھانے کی اجازت دی اور اس طرح فریق ثانی مسائل کا
 اور یہی مقروض ہو گیا۔ اس کے بعد مسائل نے ادائی کے لئے چک
 پیش کیا اور اس کو نہ منظور کیا تھا اس کے بعد اس نے مجھے شیٹ
 کے پاس سخت دفعہ اہم مجبورہ تعذیرات ہند کارروائی کے لئے دیکھا

— ۱۰۰ —

فہرہ ماہیکہ بہ ہندین کہا جاوے گا کہ وہ فصلیں جس کے کرے کی
مائل کہ وہ وہ کہ کے رہیں ہوئی ہوتی۔ وہ سال کے نقصان کا
باعث ہوتا اس سے مسائل کے نقصان کا احتمال تھا کیونکہ اس سے
بہت نقصان ہوتا تھا کہ اگر مسائل ہادوار پر شرط لگانے سے انکار کرتا
موجود نانی تو ہی شرط نقصان پر لگانا اور اس سے بہت نقصان
ہوتا تھا کہ نقصان کے تحت بہت نقصان ہوتا۔

انچ۔ کے ہندو پر چنام راوا ماحسب مہی۔ انہیں کہتے ہیں
کلندریکیلی توٹس ۱۰۹۹۔ کہہ بیٹیل لاجریٹل ۱۰۹۹۔ دکلندری ۱۰۹۹
دفعہ ۱۰۹۹۔ نہر کی خزا احمد جو سندھ خاں کے
یا موجودہ سندھ کو ملے کہہ گئے کہ جو۔ سندھ مہندہ کہہ گئے

یہ بات کہیں کہیں۔

حسب کوئی اثر۔ سائنس کی ہنر کوئی بند قیام کر کے با کسی بند کر
چو پہلے سے موجود ہو بعد کر کہ ہری جائے با او س کی فراہمہ کی
جائے تو ہنرین ایک ایسی بند بلی ہری ہستہ جس سے اس کی جائے
یا کام من آئے کی قابلیت میں کی ہونی ہے اور جس سے اگر وہ
کسی شخص کو زبان نا جائز ہو جائے کی بہت سے با اس علم سے لسان
کہ اس سے زبان نا جائز ہو جائے کہ جرم نقصان و سائنس سے لگا۔
اس فعل سے جو اس طرح کہ لگا ہو بائی کی سہرا ہی میں کی راجہ ہو
تو تحت و دفعہ۔ مہم مجموعہ فہرہات ایک ہریم کار انکاب ہوتا ہے۔
کسی شخص کو بند ہنریم کہیے سے باز کہ بہت نقصان و سائنس کا
جرم نہیں ہوتا۔

وینا بنده جو راجہ گیارہ بنام ولید احمد اس کے لکھنؤ اور اس کے
 وکیل اور شہر کے گزینے والے جنرل (مدرسہ) کے نام ۱۱
 وندہ کے نام - دراصل بنیامین بنیامین احمد کے

۴۵/۲۵ کریٹیل لا جنرل ۲۳/۸۵۴ الہ آباد ۱۳۹۵

صفحہ ۶۰۶ محمد علیہ و آلہ و سلم و جہاد می انیسٹ

۵۹۹ نمبر دفعہ ۱۷۱ - شہادت مجربانہ - مقام
داروان - نقصان منسب کہ باواقتہ کا نتیجہ ہے۔
تجربہ مضابطہ شریعت کی دفعہ ۱۷۱ کے متعلق ہونی چکے
پہلے لایا ہے کہ جرم اور فتنہ پرچہ کیا گیا اور منشی پرچہ
پر لایا ہے۔

سہ ماہیہ جلیقہ بنیام بنی لائٹ لائٹ - انٹینسٹی کبھی طویل ام صفحہ ۱۳۸
کی تفصیل کی گئی۔

نقصان کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کی امیدیں کھانا دے
کے ذریعہ پر ادا کی جاتی ہے اور یہی نقصان جبرم
نقصان یا سبکدوشی کہلاتا ہے اور جو نہیں ہے جرم کل ہو جاتا ہے
اگر نقصان جبرمانہ اس زمین سے کیا جائے کہ مجرم کو نقصان نہ پہنچے
پھر بلائی نہ اس نقصان کے جو کسی اور شخص کو پہنچے جبرم اس
میں ہے جو کہ سپہاہو امین نہیں ہے بلکہ محض اس قدر برائی ہے
جو کہ عمل میں آئے۔

بہا ملے ساسیلا سے۔ انڈین کینیٹر علیہ صغیرہ ۳۷ اسی طرح
بنام گریس انگلش۔ انڈین کینیٹر علیہ اصغرہ ۹۲۔ یہ بھی علم بنام
رتقی کاٹنا لاء۔ انڈین کینیٹر علیہ اصغرہ ۳۴ کی تقلید کی گئی۔
اس نے کوئی شخص اپنی جائداد کے تصرف پر مجرا نہ کر سکی
وجہ سے تخت و تہہ ۱۰ مجرید عنا بط فوجداری اپنے مسکوئی
مقام پر اس بنا پر کہ اس میں مقام پر ملازم کے فعل کی وجہ سے اسکو
ذیاب ناجائز ہو چکا کسی دوسرے شخص پر استغناء دائر نہیں کر سکتا
احمد ابراہیم منام حاجی اسے۔ اسے غنیمت کہ مینا لاؤ

۲۲
۲۴۷

میں شامل ہوں جبکہ فریقین کے لئے خمدہا بابت اور فیصلہ جات کے لئے درخواست کرنے کی اجازت ہمیشہ موثر شامل ہونے اور شامل ہونی چاہئے جو مکمل تحقیقات اور مقدمہ کے مکمل تصدیق کے لئے ضروری ہوں

کہ فی تقسیم کی نالاش میں مدعی تالیف نالاش کے قتل کے منافع کا دعویٰ کر رہا ہے جو منافع نہیں ہے۔ منافع مابعد کے متعلق وہ ان پاد کے منافع کا حساب کر رہا ہے جو مستحق ہے جن کی تصدیق ہر تالیف کیا جاتا ہے کہ وہ مدعی علیہ کے قبضہ میں نہیں اور اس منافع ان جائدادوں کے اضافہ کے طور پر تصور کیا جاتا ہے جو اس کے حصہ میں آئیں۔ کوئی مالک شریک جو شریک جائداد پر قابض ہو موصول منافع کے اس حصہ پر جو دیگر مالکان شریک کی ملک ہو جو اس لئے وصول کیا ہو اس کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں ہے۔

(لٹا پر بحث کی گئی)

اما سامی آیرینام سہرا آیر۔ لاویلی ۶/۹ مدراس
لاجریل ۲۳/۴ (مدراس) ۱۰۶۹
چیمپو منالپر دہانی ایکٹ ۵ باب ۲۰۰۰ (۲)
آرڈر ۱۲۰ ابتدائی ڈگری۔ حکم جو کارروائیاں نہیں
میں جان کیا گیا جو اور قطعی ڈگری کا باعث ہو گا۔
آرڈر ۲۰۰ آیا جا چکا ہے۔ امانتیں۔ ایسے شخص کی
ذمہ داری جو خود اپنے فعل سے اپنی بنا ہو۔
حسابات کی نوعیت۔ قانون میعاد سماعت ایکٹ
۵ باب ۲۰۰ (۲) دفعہ ۱۶ کا اطلاق۔ ایسے شخص کے
قانون حسابات کا دعویٰ جو خود اپنے فعل سے
اپنی بنا ہو۔

ادس دعوئے میں جس کا تعلق کسی دیگر جائداد اور اس کا

اور اس سے استفادہ کے لئے ہر ایک نام دار کے ایک حصہ کی ضرورت
بھیضہ فیصلہ جو اس کے لئے نام پر یا جائداد کے لئے اس کے لئے
کمیٹی نے یا دیگر نام دار کے لئے ایک حصہ کے لئے اس کے لئے
کا حصہ ہر ایک پر یا جائداد کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کہ بدلت سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
جو فیصلہ کمیٹی کے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
جس میں صارف سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ذمہ داری کی ضرورت اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
قرار دیا گیا کہ سارا ڈیوٹنٹ جی کا یہ حکم ڈگری تھا کہ وہ ایک
ایسا حکم تھا جو ایک مسی کارروائی میں داخل ایک ابتدائی ڈگری
کی حیثیت رکھتا تھا جس سے اس قطعی ڈگری تک پہنچائی ہوئی تھی۔
یہ دفعہ ۱۲۰ پر یا جائداد کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
میں سے کسی صورت کے تحت آسا جو جن کا ذکر آرڈر ۲۰۰ (۲) میں
میں کیا گیا ہے تاکہ وہ قطعی ڈگری کی بنیاد بن سکے۔ وہ صورتوں میں
ڈگریوں کی متبادل بنیں۔ یہاں تک کہ ایک کسی حکم میں ابتدائی یا قطعی ڈگری
یا جزو ابتدائی اور جزو قطعی ڈگری کے صفات میں صرف اس کی عبارت
پر منحصر ہوتا ہے۔

یہ ممکن ہے کہ وہ اصفان قانون نے بہرہ نیال ہو کہ باقیہ ہم
میں صرف ایک ابتدائی ڈگری اور ایک قطعی ڈگری ہونی چاہئے۔
ابتدائی ڈگری میں اس امر کی تحقیق کی جاتی ہے کہ باطل کیا جانا
چاہئے جبکہ قطعی ڈگری میں وہ فیصلہ بیان کیا جاتا ہے جو ابتدائی ڈگری
سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اس کی مستی نہ ہو سکتی ہے۔

آرڈر ۱۲۰ کی شخص غلطی سے یا اور طریقہ میں کی جیت تہ۔ اور ضما
جبکہ دراصل اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس میں چاہئے تو مؤمن کہ ان دفعہ ۱۶ کے لئے اس کے لئے

اون کل فیصلہ جات میں جن کا قطعی ہونا مقصود نہ ہو بلکہ
صرف چند ایسے امور کے فیصلہ جات ہونا مقصود ہو جو کسی کی مش

قانون میں مبیعہ و سماع کی رو سے انسانی جائیداد کی نسبت مبیعہ و سماع کے لئے دفعہ ۱۰ کے تحت مابین لکھا ہے اور خود اپنے ہی فعل سے مبیعہ و سماع ہی جہت سے لکھا ہے جو صریح امین کی ہوئی ہے۔ و مضمون کا مبیعہ و سماع ہے مبیعہ و سماع کے مضمون کہ امین کے خلاف کر سکتا ہے اور کیا نہ عام حساب ہوتا ہے جو ان تمام رسوم اور آئینہ کا حساب ہوتا ہے جو امانت نامہ میں شامل ہیں یا جو اس کی امانتوں کے تابع ہیں اس کے باوجود اس کے حکم کی بنیاد کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں آئی ہوں یا اس کو وصول ہوئی ہوگی۔ دوسرا وہ حساب ہوتا ہے جو سابقہ مبیعہ و سماع کے علاوہ اس رسومہ یا آئینہ کا ہوتا ہے جو امانت نامہ میں شامل ہو یا جو وقتاً فوقتاً اس کی امانتوں کے تابع ہیں یا بالاساوہ غفلت یا قصور کر کے اس کو وصول یا قبضہ میں آ گیا یا وصول ہو گیا ہو۔

عام حساب لینے میں مومن لہ اہلین پر کسی ایسی رقم کی بابت ضرور اٹھا
عائد نہیں کر سکتا جو اس کی واقعی وصولیابی کے علاوہ ہوا و رادہ کو بھی
ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ انسانی سرمایہ کا کوئی حصہ موجود
نہ ہو اور جن کو عطا جاتے ہیں ہذا درجس کو حاصل کرنے سے وہ ناصرف اپنے
لیکن یہاں حساب لیا جاتا ہو تو این پرنٹنگ کے طریقہ سے ضیانت کا اثر
لگایا جاسکتا ہے جو حسابات سے پیدا ہوتی ہو اس پر اون رقم کی
تعداد درمی ہوتی ہے جو اس کو وصولی ہوئی تھیں اور اگر نامناسب
اور انہوں سے وہ اپنے آپ کو بری الذمہ کرنا چاہتا ہو تو یہ عمل نامناسب
کہا جاتا ہے کیلان اسکے اہلین کے خلاف بالارادہ قصد کی بنا پر حساب
حاصل کر نیچے لینے مرق لہ بالارادہ قصد کی کم از کم ایک مثال یہ ہیں
اور ثابت کرنی چاہیے ۔

بالا داده و صواب کلام : یعنی خود را نکرده از تو که من می دانم
دست پیچیده و آلت فریبی در حال رسوایی است و این که من می دانم
صادق من نگذاشته و بجز از من (و من می دانم) که من می دانم
چون نمی بینی یا خود صواب از تو که من می دانم

راجہ جہانگیر سے جو کتابیں ۱۰۱۱ھ میں لکھی گئیں
 کل ۲۴ کتابیں لکھی گئیں
 ۱۔ تہذیب و تمدن کی تاریخ
 ۲۔ ہندوؤں کے مذہب کی تاریخ
 ۳۔ ہندوؤں کے مذہب کی تاریخ
 ۴۔ ہندوؤں کے مذہب کی تاریخ
 ۵۔ ہندوؤں کے مذہب کی تاریخ
 ۶۔ ہندوؤں کے مذہب کی تاریخ
 ۷۔ ہندوؤں کے مذہب کی تاریخ
 ۸۔ ہندوؤں کے مذہب کی تاریخ
 ۹۔ ہندوؤں کے مذہب کی تاریخ
 ۱۰۔ ہندوؤں کے مذہب کی تاریخ

[illegible]

قرار اور بانگاہ کہ سابقہ خدمت میں صرف ایک سوال جو صراحتاً
اور اصل نتیجہ طلب تھا وہ سن کر چار تہا اور بہرہ کا وس انداز
کا سوال جو براہین یا اوس کے نتیجہ کو ممکن ہے کہ اوکری ٹی ٹی
اس کے کہ وہ ان کے کارہن کا دوسرے رجوع کر کے باہر ہو

۱۔ راجہ صاحب (م) خارج بلکہ دیکھ کے حق میں
 کہ وہ مستحق سزا کی رو اور دم سے حد سے اپنے مقتدرہ کہ
 راجہ سے مراد کیا ہے۔

۲۔ قریب ہوا کہ اس دگر کی سے حورج کے حق میں سزا دینے کی
 فی الواقع نہیں کیا گیا اور وہ دگر کی قطعاً ہی ہو گئی ہے۔ اور چونکہ مسند
 سرکار اور دراصل مقتدرہ میں بین منقطع طلب تھا وہ مابین فریقین
 کا کیا کیا (د) ام کے اور فیصلہ شدہ ہے۔

۳۔ راجہ صاحب (م) اندر بن گیا ہے یہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸
 نام اور سے ہوا کہ اس میں کہ جس کا حوالہ دیا گیا

۴۔ راجہ صاحب (م) اندر بن گیا ہے یہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸
 (د) ام کے اور فیصلہ شدہ ہے۔

۵۔ راجہ صاحب (م) اندر بن گیا ہے یہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸
 (د) ام کے اور فیصلہ شدہ ہے۔

۶۔ راجہ صاحب (م) اندر بن گیا ہے یہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸
 (د) ام کے اور فیصلہ شدہ ہے۔

۷۔ راجہ صاحب (م) اندر بن گیا ہے یہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸
 (د) ام کے اور فیصلہ شدہ ہے۔

۸۔ راجہ صاحب (م) اندر بن گیا ہے یہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸
 (د) ام کے اور فیصلہ شدہ ہے۔

۹۔ راجہ صاحب (م) اندر بن گیا ہے یہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸
 (د) ام کے اور فیصلہ شدہ ہے۔

۱۰۔ راجہ صاحب (م) اندر بن گیا ہے یہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸
 (د) ام کے اور فیصلہ شدہ ہے۔

۱۱۔ راجہ صاحب (م) اندر بن گیا ہے یہ صفحہ ۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸
 (د) ام کے اور فیصلہ شدہ ہے۔

فقہ ۱۵ کی تقلید کی گئی

فتح سنگہ بنام جنگنا پتہ بخش سنگہ اودہ لاجپور میں ۱۱۳۱ھ الیٰ انڈیا

پورٹہ اودہ ۱۱۳۳ھ (۱۷۱۵ء) ۷۳۰

جنگنا پتہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹۰ کو مقرر کیا۔

توضیح ہم آرڈر ۲۲ رول ۳، ۴، ۱۲-۱۱ امر فیصل سندھ

امر جو بنائے جو ابدر ہی ہونا چاہئے تھا۔ آبا مرافقہ

نانی بین عذر کہا جا سکتا ہے۔ فیصلہ ڈگری۔ مدبو

ڈگری کی وفات۔ مدقوط۔

عذر امر فیصل سندھ مرافقہ نانی بین کیا جا سکتا ہے گو عذر

رائے بین عذر نہ کیا گیا ہو۔

محمد امجد علی بنام جہتہ سنگہ۔ انڈس لار بورڈ الیٰ لکھنؤ

صفحہ ۶۹۔ جہد امی لال بنام سباجیرن۔ انڈین کیس جلد ۴ صفحہ ۱۲

پر استدلال کیا گیا۔

میرزاں نے ایک مقدمہ معاملہ بیس و شرفو بانہ یافتہ حصہ

مربض کے لئے اس باب سے رجوع کیا کیونکہ بین سے اس حصہ کو

میرزاں کے حق میں منتقل کر دیا ہے۔ شرفو اس میں و پر فرق بنایا

کیا کہ بین نے ایک قطعہ اراضی کا داخل خارج اس کے حق میں کر دیا

تھا اور وہ ڈگری ہوا اور ڈگری کی رو سے حکم دیا گیا کہ اراضی میں

قبضہ سے ملے لی جائے۔ تمیز میں معلوم ہوا کہ بین محض ایک خفیہ

مدعی راضی ہوتا لیکن ہے اور جس حصہ کی غیر خان کو ڈگری ملی ہو

اس میں راضی مقبوضہ شرفو ہی شریک ہے آخر لکھنؤ کے عہد دار

ہیش کی اس کے مقابلہ میں کوئی ڈگری نہیں ہے اور اس کے حق

پر جو انتقال ہوا تھا میرزاں کے حق کے انتقال سے ماقبل کا

ہے اور وہ ڈگری کا پابند نہیں ہے۔

قرارداد کیا گیا کہ (۱) شرفو کی ملکیت اراضی نرائی اس مقدمہ میں

صریح اور دراصل امر فتح طلبہ ہی اور قصداً یہ مقصد تھا اس امر پر

جادوی تصور ہونا چاہئے کہ شرفو اس حصہ کا مالک نہ تھا جس کی ڈگری

میرزاں کو ملی ہے۔

(۲) ڈگری کا یہ حکم کہ اراضی میں سے۔ ملی جائے اس پر

دیا گیا تھا کہ عدالت اس وقت تک اس وقت شرفو کی اس مدعی کو اس

حصہ اراضی کی ملکیت کا حق ہے جس کی ڈگری دی گئی ہے۔

(۳) اس لئے سوال کیا کہ شرفو حسب ذیل صبح ۴ دفعہ ۱۱۳۱ھ

ضابطہ دیوانی امر فیصل سندھ ہے۔

گویند لال بنام بلدیو سنگہ۔ انڈین کیس جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ کی نقل

رول ۳ و ۴ آرڈر ۲۲ مجبور ضابطہ دیوانی کارروائیاں اجرا

ڈگری سے متعلق نہیں ہو جہتہ ناشر احکام رول ۱۲ آرڈر ۲۲ کے

میرزاں بنام شرفو۔ لاہور لاجپور میں ۱۱۳۱ھ الیٰ انڈیا پور

لاہور ۱۱۳۳ھ (لاہور) ۷۳۰

وفات ۱۱۳۱ھ۔ مقدمہ کا انتقال۔ نو

جوز فریق ثانی کو نہ دیا گیا ہو۔ بعض بطلگی۔ نگرانی۔

کسی معاملہ میں ہو یا سکورٹ کے در و درخت دفعہ ۱۱۳۱ھ

ضابطہ دیوانی پیش ہو عدالت کے کسی بے ضابطگی میں منتقل

کرنے سے انکار کر سکتی ہے جہاں اس کے کہ وہ بہرہ خیال رسام

ایسی ہے جس کی نسبت سائل کو یہ فیہ نگرانی شدہ کابینہ کر سکتے

حقیقی وجہ ہے۔

کسی شریک کی وجہ سے کسی فریق کی درخواست برقرانی

کو نوٹس دے بغیر ایک عدالت سے دوسری عدالت میں

کا انتقال ایک بے ضابطگی ہے لیکن یہ بے ضابطگی صرف اس

صورت میں اہم تصور کی جائے گی جبکہ اس سے اس فریق کو جو

اس سے ختم ہوا ہو چکا ہے نقصان پہونچا ہو۔

و یہ ہے سے سابقہ نہیں ہونا کہ وہ اس کو کہتی تھیں، مگر انہی میں سے ایک کسرت
سے قاصر رہا ہے جس میں صرف ان کے نہیں ڈال کر تھی

نہر کا بنام دیسی۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد کے صدر ہیں۔ ان کے گھر
و اموجود اس بنام بنو رام داس۔ ان کے لار بورڈ الہ آباد
جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۷ لکھ کر دیا گیا۔

پہلے ہی ہاتھ سے بنام شیوا سمیت ہاتھ سے آتا ہوا لاہور میں
جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۷ و کوئی دین بنام سعد علی اس کے اندر لکھ کر دیا گیا
۹۰۹۔ انت داس بنام اور سے بہان پر کاس۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
صفحہ ۱۰۷۔ عبد الباقی بنام اشتقاق حسین الہ آباد و لیکن ان کے ہاتھ سے
۱۰۹۰۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد بنام لکھ کر دیا گیا۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
نہر کا بنام دیا گیا۔

گنیش نام سنگہ بنام بہو لکھ کر دیا گیا۔ الہ آباد لاہور میں۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
۱۰۹۰۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد بنام لکھ کر دیا گیا۔

چھوٹے صاحب دیوانی ایک شاہ بابہ شہنشاہ و فخر الدین
کی نالیش جو قبیلہ کے لئے شخص احب کے خلاف رجوع
کی گئی ہو۔ حقیقت جو نتیجہ طلب ہو۔ ان کا کہہ کر نالیش
مافیہ جو رہن کی جانب سے رجوع کی گئی ہو۔ شخص
احب آیا حقیقت پیش کر سکتا ہے۔ امر فیصل شدہ۔

قبضہ کی نسبت کسی مرتد کی نالیش کی ایک شخص احب نے اس
میں مخالفت کی کہ اس کی مرضی اس کی ملک تھی اور یہ کہ اس کے لئے اس کی
نسبت کوئی حقیقت حاصل نہ تھی بہرہ و عوسے و گری کیا گیا تھا اس کے
پہرہ اس کے ایک بیٹے سے موجود نالیش ان کا کہہ کر لئے رجوع کی تھی
سابقہ نالیش کا مدعی علی علیہ مقابلہ کنندہ ہی ایک فریق تھا اور اس نے
حقیقت کا دعویٰ پیش کیا تھا۔

نہر کا بنام لکھ کر سابقہ نالیش میں مرتد سے عائد کیا گیا۔

نہر کا بنام لکھ کر سابقہ نالیش میں مرتد سے عائد کیا گیا۔
انڈین لار بورڈ الہ آباد کے صدر ہیں۔ ان کے گھر
و اموجود اس بنام بنو رام داس۔ ان کے لار بورڈ الہ آباد
جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۷ لکھ کر دیا گیا۔

پہلے ہی ہاتھ سے بنام شیوا سمیت ہاتھ سے آتا ہوا لاہور میں
جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۷ و کوئی دین بنام سعد علی اس کے اندر لکھ کر دیا گیا
۹۰۹۔ انت داس بنام اور سے بہان پر کاس۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
صفحہ ۱۰۷۔ عبد الباقی بنام اشتقاق حسین الہ آباد و لیکن ان کے ہاتھ سے
۱۰۹۰۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد بنام لکھ کر دیا گیا۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
نہر کا بنام دیا گیا۔

گنیش نام سنگہ بنام بہو لکھ کر دیا گیا۔ الہ آباد لاہور میں۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
۱۰۹۰۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد بنام لکھ کر دیا گیا۔
چھوٹے صاحب دیوانی ایک شاہ بابہ شہنشاہ و فخر الدین
کی نالیش جو قبیلہ کے لئے شخص احب کے خلاف رجوع
کی گئی ہو۔ حقیقت جو نتیجہ طلب ہو۔ ان کا کہہ کر نالیش
مافیہ جو رہن کی جانب سے رجوع کی گئی ہو۔ شخص
احب آیا حقیقت پیش کر سکتا ہے۔ امر فیصل شدہ۔

قبضہ کی نسبت کسی مرتد کی نالیش کی ایک شخص احب نے اس
میں مخالفت کی کہ اس کی مرضی اس کی ملک تھی اور یہ کہ اس کے لئے اس کی
نسبت کوئی حقیقت حاصل نہ تھی بہرہ و عوسے و گری کیا گیا تھا اس کے
پہرہ اس کے ایک بیٹے سے موجود نالیش ان کا کہہ کر لئے رجوع کی تھی
سابقہ نالیش کا مدعی علی علیہ مقابلہ کنندہ ہی ایک فریق تھا اور اس نے
حقیقت کا دعویٰ پیش کیا تھا۔

نہر کا بنام لکھ کر سابقہ نالیش میں مرتد سے عائد کیا گیا۔
انڈین لار بورڈ الہ آباد کے صدر ہیں۔ ان کے گھر
و اموجود اس بنام بنو رام داس۔ ان کے لار بورڈ الہ آباد
جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۷ لکھ کر دیا گیا۔
پہلے ہی ہاتھ سے بنام شیوا سمیت ہاتھ سے آتا ہوا لاہور میں
جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۷ و کوئی دین بنام سعد علی اس کے اندر لکھ کر دیا گیا
۹۰۹۔ انت داس بنام اور سے بہان پر کاس۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
صفحہ ۱۰۷۔ عبد الباقی بنام اشتقاق حسین الہ آباد و لیکن ان کے ہاتھ سے
۱۰۹۰۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد بنام لکھ کر دیا گیا۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
نہر کا بنام دیا گیا۔

گنیش نام سنگہ بنام بہو لکھ کر دیا گیا۔ الہ آباد لاہور میں۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
۱۰۹۰۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد بنام لکھ کر دیا گیا۔

کی روئے نیلام تسخیر نہیں کہ ایجا سکنا ہنہا اور بہرہ کہ دعویٰ قابل پذیرائی ہنہا۔

روستو کا رستخیز ہوا۔ کاشی داس رستخیز۔ اٹھارہ لاکھ روپے
کلمہ علیہ ص ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ میں لکھا گیا۔

نارین شکر بنام ظالم شکر (الہ ایاز)

و غوث عالم اسلام امام احمد رضا خان صاحب دہلی

کلیسج - مستری نیام اباؤکر مدار سے زرخش و آسین

[illegible]

کی منظوری کے بعد عالمی دعوے کے ذریعہ سے منسوخ کیا گیا ہو

وگر دیارستان اپنا زرخش و ایس پر پا سکتا ہے اور اس کا چادر کار ہے

کہ وہ دفعہ ہم تمہیں غلطی و لغو کی بجائے سیدھے خواستہ پیش کر رہے

منشی و مناد و اسکا ایشاد و شہادت کہ اگر کوئی شخص اس وقت کہ

اگر کوئی دُکری موجود ہو تو وہ بہرہ فرض کر لے گا مستحق بہرہ ہونا مستحبہ

لہذا ایک جائزہ لگائی ہے۔

ربوالمشتمین بنام ارام کش سنگه اندیشین لاری پورستان گلانه

صوفیہ اہل تعلیم کی تھی۔

مقام قدسوں کا ایسا مقدم اور بہا بیت ہی اعلیٰ مرتبہ پر ہے
ہوتا ہے کہ وہ اس امر کا احتساب کریں کہ اگر والد کی نفی ہو سکے

سرتی مقدمہ کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔

روپر بنام کہ پٹا کرومی اسے نکال پٹے دیو ییرس۔ لاٹا ٹھہر جاؤ ۲۱

مفسرہ الہامی نقشبندی کی کتاب۔

بند سیزدهم می باشد و در این مقام باید گفت که این کتاب در این باب

۳۶۹

ذوالفقار جنگ بہادر بنام بی بی۔ ڈیلو۔ منب میں
 نانپارہ اسٹیٹ انڈین کونسل جلد ۵ صفحہ ۶۶۔ فامیہ بیگم بنام
 ادا علی۔ انڈین کونسل جلد ۵ صفحہ ۵۰ سے اختلاف کیا گیا۔
 بہرہ مندرجہ کے مقدمہ کی ایسی جج کی جانب سے فیصلہ کیا گیا
 جس نے مشادون یا اس کے ایک بڑے بھائی کی سماعت کی ہو چکی
 کام کی سب سے ترقی کے بغیر کیا گیا ہو۔

سکریم بخش بنام عبدالحق۔ اودھ کینسر ۱۹۳۶ سال انڈیا رپورٹر
 اودھ ۱۹۳۶ (۵۵)

چھوٹا بھائی اور بی بی ایکٹ ۵ بانیہ ۱۹۳۶
 دھوے حساب نامی منجانب امین بقیہ منظم جائداد
 امانتی۔ گنہ انڈیکس جرنل کی اجازت کی طرف رجوع
 تاج پور جوڈ ۱۹۳۶ نمبر ۱۲۷۷ دیوانی کے تحت جوڑ کی جائے
 قیام تھا نہ عیدینیت سے اس شخص کی منجانب سے رجوع کیا جاتا ہے
 جو امانت نگارہ بین امین کے خلاف مقرر رکھتا ہوا اور وہ دون
 صحت کو بین جبکہ خلاف مذہبی امامت ہو گیا اگر کوئی امانت نہ ہو تو
 عدالت کی ہدایات یا اس قسم کا چارہ کار جو خود دفعہ میں محکمہ سے
 مقرر ہو نہ لائے جو امین کی جانب سے اس کے مقرر کردہ شخص منظم
 کے خلاف جو جائداد امانت کے انتظام کے لئے مقرر کیا گیا ہو اسکو
 سائن منظم کے حساب نامی پر رجوع کرے اور کتب و کاغذات حساب
 نقص کے لئے جو امانت کی ملک ہوتی ہیں دفعہ ۱۲ نمبر ۱۲۷۷ ضابطہ دیوانی
 میں تحت نہیں آتی اور ایڈوکیٹ جرنل کی اجازت کی بغیر دائر کیا جاسکتا ہے

ابوبکر بنام جعفر ابوبکر ناگپور لاہور ۱۹۳۶ سال انڈیا
 رپورٹر ناگپور ۱۹۳۶ (۵۵)

دفعہ ۳۰۔ آرڈر ۱۲ رول ۱۱۔ ڈگری کی تعمیل
 کی غرض سے کسی دوسری عدالت میں منتقل ہوئی ہو۔

تعمیل کی درخواست کر کے منجانب ڈگری دیا گیا ہو۔
 جب اوس عدالت میں جس نے ڈگری صادر کی ہو کر نہ کی
 تعمیل کی درخواست نہ کی ہو تو ڈگری دیا گیا اور عدالت میں بھیجے
 پاس ڈگری منتقل کی گئی ہو تعمیل کی درخواست پیش کرنا لازم نہیں اگر
 اوس عدالت میں جس نے ڈگری صادر کی ہو تعمیل از بین دفعہ ۱۲
 کی ہوتی ہو اور اس پر اوس عدالت میں جس کے پاس ڈگری منتقل کی گئی ہو
 ڈگری کی تعمیل کی ایک دوسری درخواست پیش کرنا لازم نہیں
 کے بی بی ۱۰ بنام دارا اسرار ۱۹۳۶ سال

بی بی ۱۰ بنام دارا اسرار ۱۹۳۶ سال
 دفعہ ۱۲۔ ڈگری کی تعمیل۔ ڈگری کا انتقال

عدالت میں بین ڈگری بغیر منجانب سے رجوع کیا جاتا ہے
 ہے کہ اوس وقت تک تعمیل ڈگری کرے جب تک کہ فیصلہ اوس سے ہو اس
 کی جائے یا جب تک کہ اوس سے داخل ہو کر ڈگری کی تعمیل نہ کی ہو
 میں حتمی کہہ کر سکتی ہے۔ اوس کی تعمیل میں قاعدہ ۱۲۷۷ اور عدالت
 منتقل کی نہ ڈگری نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے یہ بیان امور
 میں سے میں نے کوئی ایک سٹے ہو جائے تو عدالت تعمیل کنندہ ڈگری
 پر واجب ہے کہ یہ جیب دفعہ ۱۲ نمبر ۱۲۷۷ دیوانی عدالت منتقل کنندہ
 ڈگری میں ہر اقسامہ روئے کہ اسے اور تعمیل میں قاصر رہنے کی صورت
 میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کامل طور پر ایسی ناکامیابی ہو گئی ہو جو
 واروں کے حق میں کلیتہً مفید نہ ہو کی نہ جزوی ناکامیابی۔

عابد بنام منظر حسین خان۔ انڈین لا رپورٹر ۱۹۳۶ سال
 جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ سے استناد کیا گیا۔

بہرہ مندرجہ میں نکلتا ہے چونکہ عدالت تعمیل کنندہ ڈگری میں درخواست
 تعمیل ناکامیابی رہی اسلئے وہ عدالت پر مقرر ہو گیا کہ رجوع نہ کیا

مدعی علیہ مشرعی اس وجہ سے کہ کر لیا جائے نہیں ہے کہ جو نرسہ
اوسکو دلا گیا ہے وہ اس مدت کے اندر جو ڈگری سے ترقی کر گئی
ہے زرخشن کے ساتھ ادا کیا جائے۔ برخلاف اس کے اگر بیدار
شفیع اسکا چار نہیں ہے کہ وہ زرخشن سے وہ خرچہ وضع کر لے
جو اوسکو دلا گیا اور محض باقی رقم داخل عدالت کرے۔

اسری بنام گربال سائڈس لارپورٹ ال آباد جلد ۱ صفحہ ۳۵
بجائے شگہ بنام سماجی ناہتہ شوری۔ انڈین کسٹریبل۔ صفحہ ۵۵
برمانند رات نام گورہس سہاسے۔ انڈین لارپورٹ ال آباد
جلد ۲ صفحہ ۶۷۔ کبرمال بنام ولی محمد۔ انڈین کسٹریبل جلد ۲
صفحہ ۲۵ سے اختلاف کیا گیا۔

بلدیہ بنام بلدیہ شگہ اودہ کسٹریبل صفحہ ۳۲۲۔ علی بن
بنام امین اللہ۔ انڈین کسٹریبل جلد ۵ صفحہ ۳۳۴ نمبر کے گئے۔
وہان ۱۵۱۴ اکٹ قوانین اودہ کا انہیہ ہے کہ اگر شیعہ
اپنی ڈگری کی تفصیل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اوسکو جاپے کہ قبل
اس مدت کے یا اسوقت تک جو عدالت مقرر کر دے قبل برخوا
عدالت زرخشن عدالت بن داخل کر دے اور اگر وہ رقم ادا کرے
تو ڈگری کا اودہ ہو جاتی ہے اور حق شفیع جو اس ڈگری کی رو سے
اوسکو ملتا تھا وہ زائل ہو جاتا ہے۔

آرڈر ۲۲ رول ۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی اس صورت سے متعلق
ہے جب درخواست عدالت تفصیل میں اس ڈگری کے اجراء کے
لئے پیش کی گئی ہو جس کی مد سے فریقین کو ایک دوسرے سے رقم
دلائی گئی ہو وہ ڈگری شفیع سے متعلق نہیں جسکی رو سے مشرعی کو
خرچہ دلا گیا ہو۔

مشرعی جس کے مقابلہ میں شفیع کی ڈگری بشرط ادائی زرخشن
بدن مفقودہ دیکھی ہو وہ مدعی سے رقم حاصل کر لیا مستحق نہیں ہوتا

پہر آخر الذکر کا اختیار ہے کہ وہ اندرون مدت مفقودہ عدالت
رقم ادا کر کے اپنی شفیع کی ڈگری نافذ کرے یا رقم نہ ادا کرے
اور ڈگری کو ساقط ہو جانے سے اگر وہ آخری طرفہ اختیار
کرے تو مشرعی اوس کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ ادائی کرے یا
بدیہ و درخواست احرائے ڈگری رقم حاصل کر سکے وہ خرچہ ہو
کر سکتا ہے اگر خرچہ اوسکو دلا گیا ہو لیکن وہ مدعی کو مجبور نہیں
کر سکتا کہ وہ کسی حق شفیع کا فائدہ اٹھائے
پہر آخر کہ شرائط ڈگری شفیع کی تفصیل ہو گئی یا نہیں ایسا
بادائی ڈگری کے مفہوم دفعہ ۷۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی سن ۱۹۱۱
ہے اور اسکا قصہ قابل ملاحظہ ہے۔

بہارن شگہ بنام دہرم شگہ۔ انڈین کسٹریبل جلد ۱ صفحہ ۱۹۰
جگنا تہہ باٹ سے بنام جگموت شوری۔ انڈین لارپورٹ ال آباد
جلد ۱ صفحہ ۲۲۲ پر استدلال کیا گیا۔
جگنا شگہ بنام لچھی ناسائن۔ انڈین کسٹریبل جلد ۵ صفحہ ۵۸
سے اختلاف کیا گیا۔

نیکلہ بنام مہابیر شگہ۔ اودہ اور اگر لارپورٹ ج ۱
اودہ کسٹریبل ۲۶ (اودہ) ۴۲

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹ دفعہ ۷۴
آرڈر ۲۲ رول ۱۹۔ ڈگری کی تفصیل۔ ہاپون
ڈگری کو فوش دینے کی عرض۔ درخواست یا
بالجہ جو تفصیل کے لئے پیش کی گئی ہوں۔ جلد بدیہ
آیا ضروری ہے۔ نیلام جو تفصیل میں منعقد کیا گیا ہو۔
اعراض جو نیلام منعقد کرنے میں ناجوازی پر
ہو۔ جائداد مندرجہ فوش کی مالیت کا تفصیل۔ مدیون
ڈگری آیا تفصیل مالیت یا اعراض کر سکتا ہے حکم جسکی رو سے

۹۱
۱۱۶۱

دالہ آبادی
۱۱۶۱

توسیع مدفن - آیامرافہ ہو سکتا ہے۔
عام احکام مندرجہ دفعہ ۸۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی اسرارہ دیوانی

مستحق فی حق و گری صادر ہونے سے قبل ہو۔
مستحق فی حق و گری صادر ہو چکے تو بروئے احکام دفعہ ۸۸ و گری
روئے جو زمانہ دیوانی رقم کا مقرر کر دیا گیا ہو اس میں توسیع
ن ہو سکتی ہو حکم توسیع مدفن کے متعلق عدالت صادر کرے تو بہرہ
اگر کرنا چاہے کہ وہ حکم عدالت قبل سے بروئے ہم مجموعہ صادر
اجائے اور وہ قابل مرافہ ہے۔

مقدمہ میں من و گری نیلام کے صادر ہو جانے کے بعد زمین
باصح کر لی جس کی روئے زر و گری بناس شرط سے کمی کی گئی کہ
یوں بقیہ رقم غلات تیار نکاد اگر دس روپوں ادائی کرتے سے
سر با و توسیع مدفن کی درخواست کی۔

فرار دیا گیا اگر زمین زمین کے مابین چونکہ سادہ کا مدار وقت
تھا اس لئے عدالت کو مدفن میں توسیع کرنا باحق نہ تھا۔

(۲) کسی صورت میں ہی عدالت کو حسب آرڈر ۴۴ رول ۵
موجود ضابطہ دیوانی نیلام کے مقدمہ میں و گری فی حق صادر ہو چکا ہو
بیع مدفن کا اختیار نہیں ہے۔

نہند راہب اور سنگ بنام اجودہ پیر پشاور اندین کیمبر صوبہ
غیر ۴۴ کی تصدیق کی گئی۔

گڈ گارتن بنام چندریکا پشاور اجودہ اور آگرہ لارپورٹ
۹۱
۱۱۶۱
دفعات ۱۱۶۱ - حکم جو کمیشن کے خرچہ کی

ادائی کے لئے سادہ کیا گیا ہو اور اسکی توسیع نہ ہو۔
ایسے حکم کا نفاذ - اصلی اختیار کارروائیاں و حکم
کے نفاذ کے لئے کی گئی ہوں اور ادائی کی توسیع نہ ہو۔

مرافہ۔
کوئی حکم جو کسی عدالت کے کسی کمیشن کی تفصیل کے متعلق خرچہ کی
ادائی کے لئے صادر کیا ہو جو زمین زمین سے وصول کیا جا سکتا ہو
در اصل ایک ایسا حکم ہے جو عدالت کے ایک ہر دفعہ کے متعلق خرچہ
کیا گیا ہے اور وہ ان اعلیٰ اختیار اشد کے تحت نفاذ کیا جا سکتا
ہو عدالت کو دفعہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی روئے سے سادہ کیا گیا ہے
اور کوئی کارروائی جو حکم مذکور کے نفاذ کے لئے کی گئی ہو جس سے سادہ
دفعہ ۱۵ مجموعہ مذکور زمین زمین نفاذ کے مابین ایک کارروائی نہیں
ہے اور حکم مذکور کارروائیں ہو سکتا۔

گوپال داس بنام بابو کوری اشکر پشاور (الہ آباد) ۱۱۶۱
دفعہ ۱۵ - آرڈر ۲۰ رول ۱۲ - آرڈر ۲۱

رول ۱۹ - نو اینین ادوہ ایکٹ ۸۸ یا بنیہ ۱۵
دفعات ۱۱۶۱ آرڈر ۱۵ و گری شفعہ - کیا شفعہ لازم ہے
کہ وہ زمین کے ساتھ زر خرچہ بھی داخل کرے جو
مستحق کو دلا گیا ہو - کیا شفعہ مجاز ہے کہ زمین
میں سے زر خرچہ وضع کرے۔ احکام مندرجہ و گری
کی تفصیل نہ کرنا - آیامرافہ ہو سکتا ہے۔

دفعات ۱۱۶۱ ایکٹ قوانین ادوہ میں کوئی حکم شامل اس
حکم کے نہیں ہے جو آرڈر ۲۰ رول ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ملکا
ہے جس کی روئے زر و گری یا شفعہ کو چاہے کہ وہ زمین کیساتھ
خرچہ نقد بھی داخل کرے اگر وہ مدعی علیہ مستحق کو دلا گیا ہو
ہر ایسی صورت میں جس میں و گری میں ہر ہدایت نہ ہو تو

سرد سے فوتات ۲۸ و ۲۹ قانون حقتہ سے اراضی
 سالیقہ لگان جا رہا ہوتا ہے سبب تک کہ وہ کم یا زیادہ از رو
 قانونی بہت پر جا ہے
 باجواز اس سخت فیضیہ خبری کے کوئی قانون عدالت کیلئے
 اسی نہیں ہے جو اس کے لائن موجود عدالت صحیح مفہوم کے کم
 کا خیال کرتا ہے۔
 مدعی نے دعویٰ حصول لگان جو مدعی علیہ اس امر ضما
 کے متعلق واجب الادا روئے پر پڑتا ہے جس کی رو سے یہ مدعی ہوا
 ہونا کہ مدعی علیہ اس کے مندرجہ فقہیہ اراضی پر کانت کرینگے
 اور جو کر سب کے اور مدعی مدعی ویدینگے۔ یہ بھی فقہ اس
 پس وجہ ہونا کہ اگر سبب ادارہ ہی شرائط کی خلاف ورزی کر کے
 اہٹا فی جائے تو مدعی علیہ منبرج۔ یہ اکلم مراحل فی دلی تنجا
 پر وین گئے۔
 قرار دیا گیا کہ یہ اکلم لگان لگان ماوانی نہیں ہے بلکہ لگان
 بالعرض ہے اور مدعی اس شرح سے پائیگامتی ہے۔

راویا کرشنا کرنام سندرا سوا سوار۔ کلکتہ لاہریل ۳۶
 لاویلی ۱۶۔ مدراس لانا کر ۱۳۱ اندھین لاہریل مدراس ۴۵
 مدراس لاہریل ۳۳۔ کلکتہ ویلی نوٹس ۳۱۔ لاہریل لاہریل ۲۱
 ۲۳۶ (میر لوی کی کونسل) ۷۷
 مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۱ بابہ ۱۱ دفعہ ۱۱۔
 مراخفہ برہوئی کونسل۔ شے مدعا بہانہ لاش ارع
 نالش سے ڈگری تک مدت کا سودا باشریک کیا جاتا۔
 گو سودا میں تاریخ ارجاع نالش و تاریخ ڈگری کا نتیجہ ہو
 عوسے میں نہ ہو اور اس کی مقدار اس وقت مشخص نہیں کی جاسکتی
 بہانہ ڈگری صدارت ہو جائے تاہم وہ خبر و شے مدعا بہانہ لاش

ہے اور فقہن مالیت شے مدعا بہانہ حسب دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی
 دیوانی میں داخل ہے۔
 راویا کرشنا کرنام سندرا سوا سوار۔ اندھین کونسل جلد ۲
 صفحہ ۵۸ منبرج برشتا و سنگہ بنام راویا کرشنا دیواری۔ اندھین کونسل
 جلد ۲ صفحہ ۵۲۳۔ ۵۲۴ برشتا لال کیا گیا۔
 سبب مدعا کرنام۔ لا مال۔ اندھین کونسل جلد ۳ صفحہ ۶۹
 موئی خند بنام گنگا کرشنا سنگہ۔ اندھین لاہریل ۱۱۔ لاہریل ۲۲
 صفحہ ۷۷ اکا حوالہ دیا گیا گیا۔

او۔ بس۔ امین رگونا ناتھ سوامی اسکا۔ بنام سبب گریال
 مدراس ویلی نوٹس ۱۹۲۲۔ لاویلی ۱۶۔ مدراس لاہریل
 ۳۳۔ آل اندھین لاہریل مدراس ۱۹۳۳۔ مدراس ۱۳۱
 --- دفعہ ۱۱ آرڈر ۴۵ رول ۲ آرڈر ۴۵ رول ۲
 کی دست۔ قانون میا و سماعت ایکٹ ۹ بابہ
 ۱۱ دفعہ ۵۔ استیفاءات مراخفہ حضور ملک متعل
 باجلاس کونسل۔ کو بیع جو مدت میں کی گئی ہو کافی
 وجہ۔ امرافہ تقریر منالون۔ قصور جو نالش کی مالیت
 پر اعتراض کرے میں ہو اور اودا و۔ لکنا اثر۔

احکام مندرجہ رول ۲ و آرڈر ۴۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی
 سے بہد واضح ہوتا ہے کہ تجویز ثانی کی درخواست کی منظوری خبر
 اس مقدمہ کی کمر سماعت کے ایک فیصلہ کی ہے جس میں یہ ذکر کیا
 با حکم جس کی بابہ تجویز ثانی کی استدعا کی گئی ہو صدارت کیا گیا نہ تھا۔
 جو تجویز ثانی کی سماعت کرے اسنادی نو سبب پر خبر ایک حکم صدارت
 کر سبب جس کی رو سے تجویز ثانی منظور کی گئی ہو اور ایسا کرنے کی
 نسبت اپنی وجہ بتلائے اور یہ کہ نہ لکھا نہیں ہے۔ اگر تجویز ثانی
 منظور کی جائے تو جس سے تجویز ثانی منظور کی ہو کر فی ایسا

دوسرے انداز میں بھی کر سکتی ہیں۔

کمیشنر ریجنل بینک ممبران کے متعلق پرنسپل پرنسپل لارپورٹ ۱۹۲۱ء
پرنسپل لارپورٹ ۱۹۲۱ء (پیشہ)

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۱۵ء دفعہ ۱۱۵-
نائبین جو غلطی سے میرٹھ کے خلاف رجوع کی گئی
ہو۔ دست اندازی میں مصروف نگرانی۔ وکیل فائز
عدالت کے سامنے مطالبات خفیہ صوبائی ایکٹ ۱۱۵ء

۱۹۲۱ء دسمبر دوم مدت ۱۹۲۱ء ۲۹

دفعات ۱۱۵ء ۱۹۲۱ء - نگرانی - مراغہ - حکم

نا قابل مراغہ - آیا یادداشت مراغہ کو بطور نگرانی

تصور کیا جاسکتا ہے - ترمیم و گری -

جسٹس ہائی کورٹ میں کوئی مراغہ کسی ایسے حکم کی ناراضی سے
رجوع کیا جائے جس کے مراغہ کی اجازت نہیں ہے تو عدالت
تعمیل پر ہے کہ یادداشت مراغہ کو حسب دفعہ ۱۱۵ء مجموعہ ضابطہ
دیوانی و رجوع نگرانی تصور کرے اگر مقدمہ اس قسم کا ہو کہ
میں دست اندازی نہ کرنا افسانہ کرنے سے انکار کرنے
بے مسامحہ ہوگا۔

کسی عدالت کو اپنی مصدقہ و گری کی ترمیم کرنے کا اختیار
برکتا سنت کی غلطیوں کی اصلاح وغیرہ کے نہیں ہے اور کوئی
دالت ایسی ترمیم کی ہدایت کرے جو و گری کے قابل اضافہ
ہو کے مختار ہے تو وہ اسے اختیار استعمال کرتی ہے جو قانون
س کو حاصل نہیں ہے اور اس کا یہ فعل تحت دفعہ ۱۱۵ء مجموعہ
ضابطہ دیوانی قابل نگرانی ہے۔

نواب خواجہ حبیب اللہ بنام گولہ حصہ خواتون - کلکتہ جرنل
۱۱۵ء کلکتہ وکیل ڈسٹ ۱۱۵ء (کلکتہ) ۱۱۵ء

دفعات ۱۱۵ء ۱۹۲۱ء - آرڈر ۱۱۵ء آرڈر

ہم - دعوایات کے لئے ضمانت - حکم کا مجموعہ میں منجبت
نہ کا حاکم عدالت کا اصلی اختیار - رائے نگرانی -
فہم - عمل داخل ضابطہ اسامہ -

کسی عدالت کو محض اس بنا پر اصل افسانہ کرنے سے باز
نہ رہنا چاہیے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ترمیم و گری میں مافی جاتی
جس کے تحت اس کا حکم آتا ہو۔

عدالت کریم آباد خان غزنوی بنام الہ آباد نیکی کمیشن
انڈین کمیشنر علیہ دفعہ ۱۱۵ء سے استناد کیا گیا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے جس کی
رو سے دعوایات کے لئے ضمانت لینے کا حکم دیا گیا ہو لیکن اگر
ایسا حکم کسی عدالت کی جانب سے اس کے اصلی اختیار تحت دفعہ
۱۱۵ء صادر کیا جائے تو وہ حکم نا قابل مراغہ ہوتا ہے۔

ایک امین کی حیثیت جو جائداد مانتی پر قرض ہو جائے گا
کی حیثیت سے بالکل جدا گانہ ہونی ہے اس لئے جبکہ یہ بالکل
موقوف امر ہے کہ اس شخص سے جو اثاثہ جائداد پر قرض ہو چکا
ہو اسے یہ ایک بالکل مختلف امر ہے کہ ایک شخص سے اس کی اپنی
آمدنی کے اخراجات کا حساب طلب کیا جائے۔

سیوہاجی راجہ صاحب بنام الیواری پانڈیاجی صاحب
انڈین کمیشنر علیہ دفعہ ۱۱۵ء کا حوالہ دیا گیا۔

قبضہ اور دعوایات کی ایک نالیش میں اگر عدالت دعوایات
مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت عمل کرتے ہوئے یہ حکم دے کہ دوران
نالیش کے سالانہ دعوایات کے لئے ضمانت لی جائے اور فی الحقیقت

ایک سال کے دعوایات کے لئے اس مدعی علیہ سے ضمانت لے جو
جائداد متعلقہ پر قرض ہو اور جس کا قبضہ عمل داخل خارج کے

حکم صادر کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ وہ ابتدائی جج صادر کر سکتا تھا اس کیلئے محض ابتدائی جج کا حکم تبدیل کرنا کافی ہوگا ہے۔ مگر کوئی اور مابقی کارروائی مثلاً کوئی حکم دالسی صادر کرنا یا کسی نتیجہ کو سپرد کرنا ضروری ہو سکتا ہے۔

جب تجویز ثانی کی درخواست ایک مرتبہ منظور کی جائے تو وہ بعد میں نامعلوم نہیں کی جا سکتی۔

دفعہ ۵ قانون میاں دسماعت کے احکام ایک درخواست بنجائے مراجعہ بجز در ملک خطی باجلاس کونسل سے متعلق ہو سکتی ہیں۔

ایک جج ایک تجویز ثانی کی درخواست منظر کی تھی اور ایک منقطع عدالت بخن کے سپرد کی گئی تھی۔ تجویز وصول ہونے پر جج نے اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ وہ فیصلہ جس کی تجویز ثانی منظور کی گئی تھی جسے پٹا لیکس خود ان ہی الفاظ میں ایک حکم صادر کرنے کی بجائے انہوں نے تجویز ثانی کی درخواست خارج کی۔ نا کامیاب

فریق نے اجازت مراجعہ بجز در ملک خطی باجلاس کونسل کے لئے درخواست کی لیکن اس اثنا میں درخواست دہنے کی مدت منقضی ہو چکی تھی۔

قرار دیا گیا کہ اگر اس فیصلہ جس کی تجویز ثانی چاہی گئی ہو کسی ایسے دفعہ سے متاثر نہیں ہوتا جو بعد میں وقوع میں آیا ہو۔

۲) یہ کہ اس لئے درخواست استعانت مراجعہ پر حکم نہ کر کے لحاظ سے منظور کرنا چاہئے۔

۳) اگر یہ درخواست خارج المیعا دہنا ہم بلحاظ اس امر کے کہ یہ اس غلط ضابطہ کی وجہ سے ہوا تھا جج نے اختیار کیا تھا جو

تجویز ثانی کی درخواست منظور کرنے کے بعد اس کو خارج کیا تھا۔

سائل دفعہ ۵ قانون میاں دسماعت کے فائدہ کا مستحق تھا۔

اس کی مابست جو کسی نالاش میں ماہ الزلح ہو ایک مداخلت ہے جو کسی فریق کے خلاف اس کے اقبال کے درجہ سے قائم کیا جاتا ہے۔

کوئی فریق کسی نالاش کی کم مالیت کو تسلیم کر کے کسی اعلیٰ عدالت کے مندرجہ جج کی جانب سے مراجعہ سماعت نہیں کر سکتا اور اس کے بعد ملک منظر باجلاس کونسل کے حضور میں مراجعہ کر سکتی اجازت حاصل کرنے کی غرض سے زیادہ مالیت پیش نہیں کر سکتا۔

بھگوتی پرشاد بنام جیسٹیکہ۔ اودھ لاچرنل ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء

۲۶-۱۱-۳۷ اٹل بار پور اودھ لاچرنل ۱۹۳۷ء (اودھ لاچرنل ۲۸۵)

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹ دفعہ ۱۱۔

دوسرا چارہ کار حاصل ہونا۔ نگرانی آتا قبل پٹائی ہوتی ہے۔ قانون رجسٹری ارضی ایکٹ ۱۹۰۷ء

کونسل باب ۱۹ دفعہ ۵۔ ملک کی جانب سے عدالت دیوانی سے استصواب۔ عدالت دیوانی کو

آپا حقیقت کے سوال کا تصدیق کرنا اختیار ہوتا ہے۔

جب اوس فریق کو جس کے خلاف کوئی حکم صادر کیا گیا ہو کوئی دوسرا چارہ کار حاصل ہو تو مائیکورٹ دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت اپنے اختیار سماعت نگرانی کے استعمال میں اس

حکم میں دست اندازی نہ کرے گی۔

جب دو فریقین کے مابین نزاع جو بعض اراضیات کے قبضہ کے حق کے متعلق تھی جس میں ایک دوسرے پر مختصر تھے

ملک کی جانب سے عدالت دیوانی کے روبرو دفعہ ۵ قانون رجسٹری ارضی کی رو سے سپرد کی گئی تھی اور ڈسٹرکٹ جج نے

مقدمہ کی تحقیقات کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ایک حاضر فریق کا حق مرجع تھا تو مائیکورٹ میں حکم کی نگرانی کی درخواست پیش ہے۔

پر قرار دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ جج کو اس معاملہ میں تصدیق کرنا اختیار حاصل تھا اور چونکہ اختیار سماعت کا کوئی بیضابطہ یا خلاف قانون استعمال نہیں ہوتا اس لئے مائیکورٹ بصیرت نگرانی

منجانبہ جسٹس القش۔ ماتحت ججین کا منصوبہ تخت
آرڈر ۱۱ رول ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مانی گورٹ کے قطعی
فیصلہ جات کے ذریعہ سے اداں کو مشورہ کرانے یا ان کو منظور
کرانے کے لئے مانی گورٹ کے رور اپنے ہتھ تانبہ بیان کرے میں
زیادہ قائل نہ کرنا چاہئے۔

یا ورام بنام سندھ سنگھ آڈ آباد لاجر نل ۲۱/۱۱/۳۱
(الہ آباد) ۱۰۳۵

جج محمد ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۱ دفعہ ۱۱۔
آرڈر ۲۳ رول ۱۱۔ درخواست باز دعوے پر
حکم۔ عدالت کا اختیار تیزی دگرانی۔

کسی ایسے حکم کی ناراضی سے جو کسی ایسی درخواست پر جس
میں باجائز ارجاع نالش جدید دعوے سے ہار آئیگی اس وقت
ہو یا ٹیکورٹ میں خواہ فیصلہ معیج ہو یا غلط فکرائی نہیں ہو سکتی
بشرطیکہ عدالت تخت نے اس مسئلہ پر غور کیا ہو کہ آیا کافی ہر
تخت آرڈر ۲۳ رول ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ثابت کی گئی ہے۔

زن لال بنام محمد عبداللہ خان۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۸۹۹
۸۹۹۔ جسٹس لال بنام بشیر داس۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۸۹۹
کی تقلید کی گئی۔

مانیکورٹ کو حکم مندرجہ بالا کے حامل حکم نگرانی کا اختیار
بشرطیکہ عدالت اوس حکم کے صادر کرنے میں عدالتی اختیار
تیزی سے قاصر رہی ہو۔

نہو بنام روشن سنگھ۔ (الہ آباد) ۱۴۹

دفعہ ۱۱۔ آرڈر ۲۳ رول ۲ بحیثیت
مجلس استیارت دعوے کی درخواست بغیر مقدمہ
جائداد کا ضمیر جرج نہ کیا جانا۔ درخواست کی

نام منظور سی۔ آیا نگرانی ہو سکتی ہے۔
اوس حکم کی ناراضی سے جس کی رو سے بحیثیت مفلس استیارت
دعوے کی درخواست نام منظور کی گئی ہو۔

نگرائی قابل پذیرائی ہوتی ہے کیونکہ ایسی درخواست میں
اوس اصطلاح کے مفہوم میں جس طور پر کہ دفعہ ۵ مجموعہ ضابطہ
دیوانی میں استعمال کی گئی ہے مقدمہ کی بحیثیت رکھتی ہے۔

سید الدین بنام امیر حسین۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۷۷
کی تقلید کی گئی۔

بدو لال بنام میلو رام۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۱۵۱
وہا دو سہا بنام صاحب وزیر پھندہ جلاس کو نسل انڈین
کیسز جلد ۶ صفحہ ۵۵۵ سے اختلاف کیا گیا۔

آرڈر ۲۳ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں صراحتاً اس امر
کی ضرورت بتلائی گئی ہے کہ وہ ضمیر بحیثیت مفلس استیارت
دعوے کی درخواست کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔ منقولہ
غیر منقولہ جائداد و دونوں کے متعلق ہونا چاہئے۔ ایسی حالت
میں جب کوئی درخواست گزار نہ صرف ضمیر میں غیر منقولہ جائداد
کی کسی ملک اور گزرتا کہ کرتا ہے بلکہ ایسی جائداد کی فہرست پیش کرتا
ہے کلینٹا قاصر رہتا ہے تو درخواست کی نسبت یہ تصور نہیں کیا
جاسکتا کہ وہ ٹیکس طور پر رہتا ہے کی گئی تھی۔

کچھ سما آڈ بنام منگھو سانی آڈ۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۸۹۱
پر غور کیا گیا۔

سٹیوناسٹ لال بنام مسماہ منتقہ۔ اودہ لاجر نل ۹۱

آل انڈیا رپورٹ اودہ ۱۹۲۳ (اودہ) ۴۵۷
دفعہ ۵۔ آرڈر ۲۳ رول ۲۔ بخیر نگرانی منظور
کرنے سے انکار نگرانی آیا ہو سکتی ہے۔

حکم سے متعلق کیا گیا ہو تو وہ خارج اثر اختیار نہیں کرتی بلکہ اگر
اوہ حکم کا حکم انراض الضمان کے لئے ضروری نہ ہو تو وہ ایسی دوسری
کو ایجاد کر کے جو برائے مجموعہ میں نہیں بتلائی گئی اسے اہم سمجھا جاسکتا ہے
عمل کرتی ہے۔

دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تعبیر چاہئے محمد و دیگر کے
وسیع طریقہ پر لکھی جانی چاہئے۔

باقی اثراتی تمام وہ ہیں جنہیں بار بار انڈین کبسن عدلیہ ۲۲ دفعہ
۱۵۳۵ء سنہ اولیٰ لکھا

اس لئے کہ کسی سپرنٹنڈنٹ کو یہ میری اختیار حال ہو کہ
وہ کوئی قائل مرافعہ صادر کرے اور وہ اس سے انحراف کرے
ضابطہ کا کوئی حصہ بدل لیا جائے گا کہ کوئی ہے اور اس کے نتیجہ کے
طور پر کوئی ایسا حکم صادر کرتی ہے جس کے لئے مجموعہ میں مرافعہ کا
کوئی حکم نہ دیا گیا ہو تو مایکورٹ کو یہ پتہ چلے گا کہ یا وہ طرہ
جو سپرنٹنڈنٹ کو دیا گیا ہے اختیار کیا ہے فی تحقیقت ضروری تھا تو
اوس کو دیا گیا کہ دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی لفظی اور معنی
کے اچھے حکم کو منظور کرے اسے اپنے آپ کو باندھے۔ اگر کوئی حکم
سپرنٹنڈنٹ کو دیا گیا ہو تو مایکورٹ کوئی اختیار نہیں ہے اس کے تحت اپنی اختیار
اصلی کو روکے صادر کرے اور اس حکم کی نگرانی دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ
دیوانی کے تحت نہ ہو سکتی ہو تو مایکورٹ ایسے حکم سے بھت کرتے
ہوئے دفعہ ۱۱۸ مجموعہ مذکور کے تحت خود اپنا اصلی اختیار استعمال
کر سکتی ہے۔

راستے چھٹی دفعہ بادی النظر میں ملکیت کی شہادت ہے اور
داخل خارج اس کا حکم اس سوال کا تصفیہ ہے کہ فریقین میں کون
دفعہ کا مستحق ہے۔

سربراہ اکرم سنگھ بنام ملک عظیم انڈین کبسن عدلیہ ۲۲ دفعہ ۱۵۳ کا

حوالہ دیا گیا۔

راجہ بہکوان بخش سنگھ بنام سربراہ اکرم سنگھ ۱۵۳۵ اور ۱۵۳۶
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۸۵۷ء باب ۱۹ دفعہ ۱۱۵۔

آرڈر ۲۱ رول ۸۹۔ زراعت تفتیل کرنے سے انکار۔

استعمال اختیار سے انکار نہ کرانی۔

تحت آرڈر ۲۱ رول ۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی منی مانٹ کے

قبول کرنے سے جو غیر من فیض نیلام داخل کیا گیا ہو انکار اختیار
کے استعمال سے انکار ہے اور ایسے حکم کی ناراضی سے نگرانی مجموعہ

کی دفعہ ۱۱۵ کے تحت آسکتی ہے۔

اولاد علی بنام امیر عبدالحمید۔ انڈین لارپورٹ

یڈ: ۱۔ آل انڈیا رپورٹربٹن ۱۹۲۳ء (پیشہ) ۱۳۶

دفعہ ۱۱۵۔ آرڈر ۲۱ رول ۸۹۔ آرڈر ۲۱ رول ۱۵۳

درخواست جو نیلام کی فیض کے لئے پیش کی گئی ہو۔

مرافعہ۔ نگرانی۔ استعمال جو مایکورٹ سے کیا

گیا ہو۔ عدالت کے ماتحت کافرہ

متجانس عدالت (جسٹس مشن مختلف راستے) عدالت

ماتحت مرافعہ کے اس حکم کی ناراضی سے نگرانی نہیں ہو سکتی جو

اس مرافعہ میں صادر کیا گیا ہو جو عدالت ابتدائی کے حکم کی ناراضی

سے پیش کیا گیا تھا جس کی رو سے اس درخواست کا تصفیہ کیا

گیا ہو جو حسب آرڈر ۲۱ رول ۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ

نیلام کی فیض کے لئے پیش کی گئی ہو۔

(نظر پر بحث کی گئی)

عدالت ماتحت پر لازم ہے کہ وہ بنسبت دیگر مایکورٹ

کے فیصلہ جات کے اس مایکورٹ کے مشہور فیصلہ کی تقلید کرے

جس کی وہ ماتحت ہو۔

کوئی ملاحظہ ثانی جو اندرون میں ہوا ہو محض اسوجہ سے خارج المبدأ قرار دیا کرنا منظور نہیں کیا جاسکتا کہ عدالت ابتدائی کے فیصلہ کی نقل حسب ہدایت قاعدہ ۶ باب ۷ قواعد ہائی کورٹ پٹیہ اندرون میں داخل نہیں کی گئی تھی۔

نہنگ سہا سے بنام شہر بنشوا۔ انڈین کیئر جلد ۲۴ صفحہ ۸۵
چنی لال شہا بھائی بنام باروت دیا بھائی مولک۔ انڈین لارڈز
بیسویں جلد ۲۴ صفحہ ۸۵ سے استناد کیا گیا۔

رام دیپ سنگہ بنام گھن سنگہ (پٹنہ)
چھوٹے ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۵۱ دفعہ ۱۴۱۔

آرڈر ۹ رول ۹۔ درخواست برائے نسخہ ڈگری کیلئے
اخراج بعد مہر دی سبازواری کی درخواست

آپنا قابل پذیرائی ہوگی۔
جب کیلئے ڈگری کی تنسیخ کی درخواست بعد مہر دی خارج

کی جائے لوائے اخراج کو منسوخ کرانکی درخواست آرڈر ۹ رول ۹
کے تحت جب اسکو دفعہ ۱۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ساتھ پیش کیا جائے
قابل پذیرائی ہوتی ہے۔

بھو بانیشور پرشاد سنگہ بنام دیاری لال داتھین کیئر جلد ۲۴
صفحہ ۶۱۔ رام غلام سنگہ بنام شہر بنشوا ریس سنگہ۔ انڈین کیئر
جلد ۵ صفحہ ۵۲ سے استناد کیا گیا۔

بیس بہاری سہا بنام عبدالباریک۔ انڈین کیئر جلد ۲۴
صفحہ ۶۱۳۔ گوری بنام ہنگا۔ انڈین کیئر جلد ۲۴ صفحہ ۵۷
شہا بنام شہا بنام دتھین کیئر جلد ۲۴ صفحہ ۸۷ سے استناد کیا گیا۔

مسماۃ جمنی بنام مسماۃ راجی۔ اودہ لاجرل ۹۔ آل انڈیا
ریپورٹر اودہ ۱۹۲۳۔
دفعہ ۱۴ کا مقصد ان کے معنی۔

ضامن کی دوسری آگاہی دہوتی ہے۔ ضمانت
کس طور پر بنانہ کی جاسکتی ہے۔

دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا مقصد یہ حکم قائم مقام کرنا
ہے کہ جب کوئی شخص کسی ڈگری کی قبیل کے لئے باکسی ایسی جائیداد
کی دہوتی کے لئے جو کسی ڈگری کی قبیل میں لی گئی ہو باکسی رقم کی ادائیگی
باکسی ایسی شرط کی ایفا کے لئے جو کسی دعوے کا ردوائی میں جائیداد
کی گئی ہو ضامن بنا ہو تو وہ فریق جس کے فائدہ کے لئے ضمانت دیا
ہو ضامن کے خلاف اس طرفہ سے حکم یا ڈگری کی قبیل کر کرنا
کو نافذ کر سکتا ہے کہ یا کہ ضامن ڈگری یا حکم میں فریق تھا اور اسکو
برسے ڈگری یا حکم اس فریق کی انجام دہی کی ہدایت دیا گئی ہو جو
اوس نے اپنے ذمہ لیا تھا۔

لفظ ذات پر مندرجہ دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے ضمانت
کا نفاذ ضامن کی ذاتی ذمہ داری تک محدود نہیں ہوتا۔

ضمانت نامہ جس کی تکمیل کسی عدالت کے حرم میں کسی ڈگری کی
قبیل کی مانیتہ کھائے اوس کو عدالت بطور ڈگری مانڈ کر سکتی ہے
بیشی جہاں کسی مافی بنام جو دہری جہاں سنگہ۔ آلہ آباد لاجرل
۲۱۔ آلہ آباد لاجرل ۹۔ (الہ آباد) ۱۳۳۳۔

دفعہ ۹۴۔ توسیع میں اوجہ رسوم عدالت
کی ادائی کے لئے کی گئی ہو۔ دسب پرواری جو درخوا
استیانت نالین مقلی سے کی گئی ہو۔ رسوم عدالت
جو بعد افضائے بیجا و سماعت ادائیگی کی ہو عدالت
کا اختیار تیسری۔

بہی سے منطقی میں نالین کر کے لکھی احکامات کے لئے درخواست
کی۔ اسی قسم کی ایک درخواست جو اوس نے کسی دوسری نالین
میں پیش کی تھی قبل ازین نامعلوم کی گئی تھی اس کے بعد اوس نے

نحوہ بنانی کا منظور کرنا ایک معاملہ ہوتا ہے جو خاص طور پر
اوس جج کے اختیار و نمیزی پر منحصر ہوتا ہے جس نے ڈگری صادر
کی تھی کوئی دوسرا جج درخواست تجویز بنانی کی سماعت نہیں کر سکتا
اور اگر وہ جج سے پہلے مقدمہ میں تحقیقات کی تھی تجویز بنانی منظور
کرے گا تو اس کے بعد اس کی حکم کی تصدیق رول ۷ آرڈر ۷ پر مقرر
ضابطہ رول ۱۱ میں صراحتاً یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ قابل مراجعہ نہیں
ہے اور نہ اسے حکم کی ناراضی سے نگرانی کی درخواست قابل پذیرائی
ہونی ہے۔

جبکہ مومن سنگ نامہ نامل - اوہ لا جرنل ۹۲۳۳ ال ایڈا
رول ۲ اوہ ۲۳۳۳ (اوہ) ۴۶۶
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۵ باب ۱۹ دفعہ ۱۱-
فصلہ نم ۱۶ - ثانی - فیصلہ ثالثی - ڈگری رہا
فیصلہ ثالثی - نگرانی -

یہ قرار نہیں دیا جاسکتا کہ کسی مقدمہ میں "بھی ڈگری کی
ناراضی سے نگرانی کی سماعت یہاں کی جاسکتی جو فیصلہ نامہ کی مطابقت
صاف کی گئی ہو ورنہ عدالت سخت کا عمل بالکل بیضابطہ اور ناجائز ہو۔
علامہ خان بنام محمد حسن، انڈین لارپورٹ کالکٹ جلد ۲۹ صفحہ ۱۶
مہرالی دسرام بنام سرفراز دیو جی - انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۶۸ وٹا
نامہ کمار ناتھ - انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۴۰ سے استناد کیا گیا۔
لیکن جب عدالت نے فیصلہ ثالثی کے متعلق عدالت پر لگا
روک ٹاؤن رکھا ہے اور رول ۱۱ کی نسبت نگرانی سے یہ سمجھ
گئی ہے کہ وہ غلط ہے اس امر کے معلوم اخذ کیا ہو کہ آیا ثالث
کی جانب سے کوئی بیضابطہ عمل میں آئی ہے تو مقدمہ احکام مقدمہ
دفعہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت آجاتا ہے اور کوئی نگرانی یا
بد رانی نہیں ہوتی۔

اٹوٹ بنام لکھا - انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۸۹ و اوہ ۲۳۳۳
بنام بدر الحسن - انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۳۵ سے استناد کیا گیا
دعوتان قانون کا بہرہ صریحاً منشاء ہے کہ ناجوازی کی بنا پر
خواہ وہ کسی وجہ سے پیدا ہوئی ہو فیصلہ ثالثی کے سامنے نہیں
کاؤنٹ کیا کسی دوسری عدالت کو بہرہ یا رول ۱۱ سے عدالت کو جس سے حکم
سپردہ گیا صادر کیا گیا کرنا چاہیے۔

مقولین نام سکھ دیو سنگ - اوہ کیسز ۲۳۳۳ ال ایڈا رول ۲
اوہ ۲۳۳۳ (اوہ) ۴۶۶
دفعہ ۲۳۳۳ آرڈر ۱۱ رول ۱۱ - قواعد
دیوانی کورٹ ہائے ناٹو ۶۵ - مراجعہ ثالثی - عدالت
انڈیائی کے فیصلہ کی نقل کا اندون - حاشیہ ۱۱
جانا - مراجعہ یا خارج الیجا ہے۔

دفعہ ۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے ہائیکورٹوں کو اختیار
دیا گیا ہے کہ وہ ایسے اور ان عدالتوں کے فیصلے کی نقل کا رول ۱۱ کو باوجود
بہائیک کے سوا ان کی نگرانی میں ہوں تو اعد مرتب کریں اور ان کے
قواعد کی رو سے مجموعہ مذکور کے ضمیمہ اول کے نام ہاؤن میں سے کسی
رول کو منسوخ یا تبدیل یا اوس میں اضافہ کریں لیکن ضمیمہ اول کے
رول کو تبدیل کرنے کا اثر حال کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو
دفعہ ۱۲ کے تحت وضع کئے جائیں ان پر پتہ ہو کر لیا جائے اور یہ
رول کیس کی جانب سے جو بموجب دفعہ ۱۲۳ مجموعہ مذکور قرار کیا گیا
وہ قواعد پیش کئے جائیں۔ ہائیکورٹ پٹنہ کے قواعد کے باب ۱۱ کا
قاعدہ ۶ جس کی رو سے مراجعہ ثالثی میں مرجعات مراجعہ کے ساتھ عدالت
انڈیائی کے فیصلہ کی نقل کا پیش کرنا ضروری ہے۔ دفعہ ۱۲
مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت نہیں وضع کیا گیا ہے اس لئے اوس کا
اثر مجموعہ کے آرڈر ۱۱ میں رول ۱۱ میں کسی اضافہ کا نہیں ہے۔

نیز آقا قیصر نے دیکھ کر کہ ایک دیکھائی رسم لکھنا ہمارے
 ایک دیکھائی میں یہ راہن کی ہائیں سب مرتب کیا گیا تھا۔ میرے
 دیکھائی کے ایک چیز کی تعریف کرنے سے آقا قیصر نے ترک کر دیا تھا
 کہ اس مقدمہ کے مؤیدوں نے میں قائم رکھا گیا تھا جو مرتب
 سے رہا تھا۔ کیا پرچہ کیا تھا اور دیکھائی میں ہی قائم رکھا گیا تھا
 ایک سے دیکھائی کے تحریک سے عدالت نے دیکھائی کی ترسیم مٹو۔ یہ
 کی تھی کہ اس چیز کو دیکھائی کر لیا گیا جو ترک کیا گیا تھا
 قرار دیا گیا کہ یہ صورت دیکھائی ۱۵۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے
 مقدمہ میں ایک غلطی کی تھی جو آقا قیصر نے ترک سے پیدا ہوئی تھی
 اور عدالت کو ترسیم کر لیا گیا اعلیٰ اختیار حاصل تھا۔
 محمد یحییٰ صاحبہ نیام ال سیکر صاحبہ۔ ۱۵۲ میں کیسٹر جلد ۶۲
 ۱۵۲ میں سواستدرم پٹیار نام کر لیا گیا کہ درویشاں سامی اور لکھنؤ
 کیسٹر جلد ۶۲ مقدمہ ۱۵۲ سے استناد کیا گیا۔
 بیویں سہیلے نیام کلان ل مالہ آباد کی نوٹس بابت ۱۵۲
 ۱۵۲ میں احمد شام نے غلطی رائے لاریوٹ میں جلد ۶۵ میں ۶۵
 لی لی نیام سلامت ملی انڈین لاریوٹ مالہ آباد جلد ۶۵ میں ۶۵ کو تحریر کیا گیا۔
 ناؤنگ چٹ بلنگ نیام این سے۔ آر۔ ایم جی (۱۵۲) ۱۵۲
 مجموعہ دیوانی کے مقدمہ ۱۵۲ میں ۱۵۲ اور ۱۵۲ میں ۱۵۲
 کا اعلیٰ اختیار پیشہ ور کے صادر کئے ہوئے حکم کو دیکھ
 کر لیا گیا اختیار فیصلہ کی غلطی۔

کسی جج کو دیکھائی ۱۵۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے ایسا کوئی اختیار نہیں
 حاصل ہوتا کہ وہ سپریم جج کے وار کے کسی حکم کو نسخہ کرے وہ
 فیصلہ میں کتابت کی یا حسابی غلطیاں یا وہ غلطیاں جو آقا قیصر نے
 ترک سے پیدا ہوئی درست کرنے کا مجاز ہے اور وہ اس کا بھی مجاز ہے
 کہ فیصلہ کی تجویز کرے اگر تجویزاتی کی وجہ سے جو دیکھائی لیکن دوسری صورتوں

۱۵۲ میں ۱۵۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے ایسا کوئی اختیار نہیں
 حاصل ہوتا کہ وہ سپریم جج کے وار کے کسی حکم کو نسخہ کرے وہ
 فیصلہ میں کتابت کی یا حسابی غلطیاں یا وہ غلطیاں جو آقا قیصر نے
 ترک سے پیدا ہوئی درست کرنے کا مجاز ہے اور وہ اس کا بھی مجاز ہے
 کہ فیصلہ کی تجویز کرے اگر تجویزاتی کی وجہ سے جو دیکھائی لیکن دوسری صورتوں

۱۵۲ میں ۱۵۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے ایسا کوئی اختیار نہیں
 حاصل ہوتا کہ وہ سپریم جج کے وار کے کسی حکم کو نسخہ کرے وہ
 فیصلہ میں کتابت کی یا حسابی غلطیاں یا وہ غلطیاں جو آقا قیصر نے
 ترک سے پیدا ہوئی درست کرنے کا مجاز ہے اور وہ اس کا بھی مجاز ہے
 کہ فیصلہ کی تجویز کرے اگر تجویزاتی کی وجہ سے جو دیکھائی لیکن دوسری صورتوں

۱۵۲ میں ۱۵۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے ایسا کوئی اختیار نہیں
 حاصل ہوتا کہ وہ سپریم جج کے وار کے کسی حکم کو نسخہ کرے وہ
 فیصلہ میں کتابت کی یا حسابی غلطیاں یا وہ غلطیاں جو آقا قیصر نے
 ترک سے پیدا ہوئی درست کرنے کا مجاز ہے اور وہ اس کا بھی مجاز ہے
 کہ فیصلہ کی تجویز کرے اگر تجویزاتی کی وجہ سے جو دیکھائی لیکن دوسری صورتوں

۱۵۲ میں ۱۵۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے ایسا کوئی اختیار نہیں
 حاصل ہوتا کہ وہ سپریم جج کے وار کے کسی حکم کو نسخہ کرے وہ
 فیصلہ میں کتابت کی یا حسابی غلطیاں یا وہ غلطیاں جو آقا قیصر نے
 ترک سے پیدا ہوئی درست کرنے کا مجاز ہے اور وہ اس کا بھی مجاز ہے
 کہ فیصلہ کی تجویز کرے اگر تجویزاتی کی وجہ سے جو دیکھائی لیکن دوسری صورتوں

اپنی درخواست سے دست برداری کی درخواست کی اور اس
میں واسعت کے افسانہ کے بعد جو مالش کے لئے مقرر تھی عرضی
دعویٰ پر ضروری رسوم عدالت اور کی اور یہ ہندوستان کی ایک
دفعہ ۱۴۱۱ء میں عدالت دیوانی میں جاوین تو سیم کی جائے۔
نہر دیوانہ (۱۴۱۱ء) درخواست محمد علی کے کسی دوسری مالش
۱۰۰۰ کسی قسم کی درخواست نہ منظور ہوئے بعد مفصلی میں نالین
کے لئے کی اجازت کے لئے دی تھی قریب پر مبنی تھی۔
۱۴۱۱ء میں اس کے بعد اس وقت اختیار تہیز کی کے استعمال
کیا گیا جو عدالت کو مختص ۱۴۱۱ء میں جو عدالت دیوانی حاصل ہے ایک
مناسبت سے نہ تھا۔
اسٹورٹ اسکینڈل ام اور ڈے۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد
جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۱۱ء پر صفحہ ۱۴۱۱ء میں لکھا گیا۔
سکندریہ ضلع ۱۴۱۱ء میں انڈین لارپورٹ ٹکون ۱۴۱۱ء
آل انڈیا لارپورٹ ٹکون ۱۴۱۱ء میں (۱۴۱۱ء) ٹکون ۱۴۱۱ء
مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
آرڈر ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
برہان کر کے نام بنایا رسوم کا میں واسعت میں مفصلی
ہوئے بعد لکس اس مدت کے اندر نہ کر کے کیا جانا
جو عدالت کے مقرر ہوئے دعویٰ کے افسانہ میں
ہوئے۔
۱۴۱۱ء میں جو اندرون ہند واسعت لکس نا کافی رسوم
۱۴۱۱ء میں رو کر کے کیا جاتا ہے واسعت میں جو مالش کے لئے
۱۴۱۱ء میں اس مدت کے اندر نہ کر کے کیا جانا
۱۴۱۱ء میں واسعت اس دوران میں نہیں ہوئی۔
جنی پرتھو نام بھیو سکے۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵

صفحہ ۱۵۱ سے اختلاف کیا گیا۔
گیا اون آفس لٹریچر نام اور دیوانی لال۔ انڈین لکس
جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۱ء کی نقل کیا گئی۔
رام دیوانہ نام میں سکے الہ آباد لارپورٹ ۱۴۱۱ء میں
لارپورٹ الہ آباد ۱۴۱۱ء میں الہ آباد لارپورٹ الہ آباد ۱۴۱۱ء میں
۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
صفحہ ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
رسوم عدالت کی کمی مراعات کا اخراج ضابطہ
توسیع جو میں دیوانی کی گئی ہو۔ اختیار تہیز کی استعمال
۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
کسی باوجود اسے مراعات کو نام منظور کر کے مفصلی عدالت میں
کے اختیار ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
گئے میں اس کو کسی مراعات کو اس نے نام منظور کر کے اختیار تہیز میں
ہے کہ اس میں کافی اسٹامپ تھا۔
۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
تکسیر کے لئے ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
گیا ہوئے بعد ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
لکس جب عدالت میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
حق کیا بنا ہوگی۔
۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں
۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں ۱۴۱۱ء میں

تقدیر لسانی میں لکھی ہوئی یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا اس کے مقدمہ میں
ایسا ہی اسم کا اظہار ہوتا ہے اور ہم نے ستر کی لکھی ہے

جب کوئی شخص اس وقت حکم تعلیم شدہ اس کے مکان پر پہنچے ہے
مکان سے محض عارضی طور پر غیر حاضر ہو تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ حسب
اسات کے رول ۱۱- آرڈرہ محمودہ صابطہ دیوانی لکھی جاسکتا۔

جہ کوئی ملازم حسب آرڈرہ رول ۱۱ محمودہ صابطہ دیوانی کسی عدالت
کو تبدیل کی جائے ہے وہاں کیا جائے تو عدالت مذکورہ کا یہ فرض ہے کہ
وہ ملازم اس وقت کے لئے اس امر کی تصدیق کرے کہ آیا حیل کافی ہے
یا ر کوئی صداقت نامہ جو تبدیل کا نام ہونے کے متعلق، الت کے منہم
تہ تحریر کیا گیا ہے یا ہم نہیں ہے۔ مہرہ گاہیم تہ ہر یا رسادہ
اور ادارہ اگر ہمارے رول پر آوے اور اس پر پٹہ راوا ۱۱۰۵۱۰

محمودہ صابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۰۷ آرڈرہ بلیدنگ تفصیل عدالت
فصل صابطہ فرسہ کاموت

عدالتوں کو احصیات سے اس امر کی گواہی کرنی چاہیے کہ تمام عدالت میں
نے اپنی دلائل ایسے معائنہ مکمل اور واضح طریقہ سے پیش کی ہیں کہ ہر فریق
کو اس بحث کی نوعیت معلوم ہو جس میں اس کو حوالہ دی گئی ہے۔ چنانچہ
عام اطاعت کا قاعدہ ہے مدعی علیہ اپنا حوالہ عویٰ حوالہ کرنے کے قبل یہ
حکم حاصل کرنے کا مستحق ہوتا ہے مدعی اسکو احکام مندرجہ آرڈرہ محمودہ

صابطہ دیوانی کے مطابق ایک بلڈنگ جو کہ اسے اسی طرح مدعی اس میں
فرز کا ردوائی کرنے کے قبل اسکا مستحق ہوتا ہے مدعی علیہ کے حوالہ عویٰ
کے ہیکہ تفصیلی امور معلوم کرے۔ اگر عدالت یہ سمجھ کہ اس کے روبرو کوئی
بے بنیاد درخواست پیش کی گئی ہے تو اس فریق کو خود درخواست پیش
کرنے سے خیر ادا کر نیک حکم دیا جاتا ہے۔ عدالت کو چاہیے کہ تفصیلی
دعوے پیش کرنے کا حکم دینے کے وقت مقدمہ وار فریق کو یہ حکم دے
کہ وہ فریق تالی کو اس کو چھپنے یا بیچنے درخواست کے باعث عاید

تھا ایک مقررہ رقم ادا کرے اور ایسی دلی تفصیل عدالت کی حوالگی کے
یا اس کے قتل ہو اگر حکم کی خلاف ورزی کی جائے اور مدعی کا مقدمہ ہو تو
اسکی مالش ملتوی ہو جائے چاہے لہر اگر عدالت علیہ کا مقدمہ ہو تو اس کی جہاں
ستر کوئی چاہیے۔ تفصیلاً پیش ہو جائے بعد رج کو بوقت تحقیقات میں
کی امتیاز کرنی چاہیے کہ وہ ایسی تمام شہادت خارج کریں جو بطور مناسب
بلیدنگ اور تفصیلات سے متعلق نہ ہو۔

زساک دلیل ثابت کرنے کے لئے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ایسے اذات
کئے گئے تھے جو میان کنندہ فریق کے علم میں جمع ہوئے تھے یا اس نتیجہ
تھے کہ میں کنندہ کو ایسا کوئی معقول یقین نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ صحیح
یہ کہ وہ اس غرض سے کئے گئے تھے کہ وہ غیر ملکیا جائے یہ کہ اسکو یاد
کیا گیا اور ان پر عمل کیا گیا تھا اور وہ اس حقیقی نقصان کا باعث ہوئے
تھے جس کے لئے داد کی کی استدعا کی گئی ہے۔

گوری سکرنام مانگی کور۔ الہ آباد لاچرنل ۱۱۰۵۱۰ انڈین لارپورٹ
الہ آباد ۱۱۰۵۱۰ (الہ آباد)

— آرڈرہ رول ۴ فریب متنبج مصالحت کیلئے
نایان کو جانب سے دعویٰ بلیدنگ۔ تفصیل عدالت
بارشوت۔

اگر کسی دگری کو فریب کی غیاب شروع کرنا مقصود ہو تو فریب کے بیان
واسع معین اور خاص طور پر کیا جانا چاہیے۔

ننداکا و حوالہ عیام رام جس حوالہ دار۔ انڈین کیسز علیہ ۱۱۰۵۱۰
سے استناد کیا گیا۔

اس مسئلہ کیلئے کوئی جائزہ ہو جو نہیں ہے اگر کوئی نایان نہیں
موجود کو بخیر اس گری پر اصرار نہیں کیلئے رجوع ہو جو اس کے خلاف
مصالحت کی بنیاد پر صادر کی گئی تھی گو وہ یہ دیاں کرے کہ کس طرح
مصالحت ناجائز تھی تو یہی نور فریق مخالف پر شہادت کر دیا جائے

کواپنڈی ڈگری صادر کی گئی تھی جس نے فرد کارروائی میں یہ نوٹ کیا تھا کہ جس ڈگری تیار کی جائے حساب یا ضابطہ کیا جائیگا۔ لیکن یہ نوٹ نظر انداز کیا گیا تھا اور منافع صرف مبلغ ۱۵۰ روپے کے طور پر لکھا گیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ ۲۵ جون ۱۸۵۲ء سے ۲۲ فروری ۱۸۵۳ء تک کا یہ منافع محسوس کر کے سے تا صدمہ صاحب تنہا دفعہ ۱۵۲ مجموعہ ضابطہ دیواری ایک غلطی ہو یا غلطی نہ ہو گواہت تھی اور اس معاملہ کے دوران میں یہی دو ڈگری کی مارا ہی سے پیش کیا جائے اسکی اصلاح ہو سکتی تھی۔

بابویشن نارائس جاسم سہا بی بی رام بی رالہ آباد ۱۱۱۹

مجموعہ ضابطہ دیواری ایکٹ ۵۵ سالہ ۱۸۵۲ء سے ۱۸۵۳ء تک ۱۵ سالوں میں سماعت ایکٹ ۵۵ سالہ ۱۸۵۲ء سے ۱۸۵۳ء تک ۱۵ سالوں میں سماعت ایکٹ ۵۵ سالہ ۱۸۵۲ء سے ۱۸۵۳ء تک ۱۵ سالوں میں

ترسیم عدالت کا اختیار تفری ترمیم کا اثر۔ اس میں کا اندراج جو سابقہ نالش میں گزری ہو وہی بنیاد ہوگی۔ ایک نئی۔

کلیں تھی اور عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ نظام سرائش عدالت کی قابل سماعت ہی عرضید مولے اور اگر عدالت ان میں شریک کی گئی ہے جس میں اس کو ایک حساب اور نسخہ شدہ شراکت کے ایک حصہ کی نالش میں ترمیم کر کے اجازت دینے کے بعد مناسب طور پر پیش کرنے کے لئے کر رہا ہے اس کی عرضید مولیٰ بعد تسم اب یا آخر عدالت میں شریک کی گئی لیکن اس وقت یہ دعویٰ خارج المباد ہو گیا تھا اور عدالت نے یہ قرار دیا کہ تاخیر مت دفعہ ۲ قانون سماعت جان نہ جا سکتی تھی اس کو خارج کیا تھا بر طبق مرقعہ قرار دیا گیا کہ اگر ترمیم کی اجازت دینے وقت عدالت نے عدالتی طریقہ سے اس اختیار پر عمل کیا تھا اور چونکہ ترمیم ارجاع نالش کی تاریخ سے متعلق ہے نالش جو یا آخر عدالت میں جو ع کی گئی تھی دفعہ ۲ قانون مبادا و عہد کی اعراض کو لئے نہ صرف اسی تبا سے دعویٰ پر مبنی خیال کیا جاسکتا ہے جسیر کوہ نالش میں تھی جو ابتدا عدالت ان میں رجوع کی گئی تھی۔

۱۵۶۶ سال دی نالش تھی۔

(۲) لیکن چونکہ مدعی نے نسخہ شدہ شراکت حساب نہ لے جانیکے متعلق عدالت ان کے فیصلہ کے بعد عرضید مولے والا راہ بلا ترمیم کے رکھا تھا یہ نہ کہا جاسکتا تھا کہ اس نے نیکویتی سے نالش جاری رکھی تھی کہ وہ دفعہ ۲ کو رکھنا نہ چاہا اور یہ کہ مدعو نے صحیح طور پر خارج کیا تھا سید نارائن نیام رام بریاد۔ آل انڈیا ریورٹ ناگپور ۱۸۵۲ء تا ۱۸۵۳ء

آرڈر ۵ جول ۱۸۵۳ء۔ طلب نامہ کی تفسیر

طلب نامہ جو مدعی علیہ کے مکان کے دروازہ پر چسپان کیا گیا ہو۔ تیس۔ عارضی غیر حاضری۔ طلب نامہ جو کسی دوسری عدالت کو تفسیر کی غرض سے روانہ کیا گیا ہو۔

تفسیر کا مقصد یہ ہے۔

جب مدعی علیہ کے مکان پر طلب نامہ کی ایک نقل چسپان کر کے اس پر طلب نامہ کی

کسی عرضید مولے کی ترمیم ابتدائی ارجاع نالش کی تاریخ سے متعلق ہوتی ہے بشرطیکہ اس کوئی ارجاع نہ ہو دفعہ ۵۲ آرڈر رول ۱۵ مجموعہ ضابطہ دیواری کی رو سے کسی ترمیم کی اجازت دینے کے متعلق جسکی رو سے نالش کی وقت گزشتہ ہوئی ہو عدالت کے اختیار تفری بر کوئی صرح قید عائد نہیں کی گئی ہے۔ مدعی نے عدالت ان میں ایک حساب کی بنا پر نالش رجوع کی تھی جسکی نسبت یہ مبالغہ کیا گیا تھا کہ مدعی نے نسخہ شدہ شراکت کی بابت لیا گیا تھا جو خود اس کے اور مدعی علیہ کے میں تھی۔ تحقیقات کے بعد عدالت نے یہ قرار دیا کہ اس کوئی حساب کسی نہیں لیا گیا تھا۔ لیکن مدعو خارج کر کے اس سے عرضید مولے دیکھ کر کیا تھا کہ مدعی نالش کو نسخہ شدہ شراکت کا حساب لینے کی نالش میں ترمیم کر کے عرضید مولے عدالت میں پیش کر کے جو صرف اس ترمیم کی نالش کی سماعت کی اجازت تھی لیکن مدعی نے عرضید مولے کی ترمیم کے عدالت میں شریک کی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کر رہا ہے

کو طبعی صداقت کو جو کسی فریق یا گمان سے پیش کیا گیا ہو غلط اور کرنے کے لئے کافی دیکھ معلوم ہو تو اس کے لئے مناسب طریقہ یہ ہے کہ ڈاکٹر یا اس کے ہمدرد طبی کو طلب کرے جس سے صداقت کا عطا کیا ہو اور اس کی حاضری یا اصرار کرے۔ لیکن اس امر سے کہ اس کی مسلسل درخواستوں کی تائید میں متعدد ہمدردانہ مہمات پیش کی گئی ہیں محض شہ پروردہ الٹ کے ریل میں ہیں اور ان کی کوئی نرا ناما یہ نہیں ہے۔

اس سے اس کے زیادہ اس نام رام اور گراہ سنگھ آباد لاہور کے ایک آلہ آباد بار پر ریل آباد ہے (الہ آباد) ۱۱۲۳
موجودہ اطلاع دلائی کہ یہ صاحب شہنشاہ اور ریل کی دست نالش۔

دعویٰ علیہ کو جو حیثیت سامی بدخل کر گیا دعویٰ بعد کا دعویٰ جو تینہ کے لئے ہو آیا ممنوع السماعت ہوتا۔

آرڈر ۹ ریل ۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کسی مدعی کو جس کا دعویٰ ایک ایسے نالش پر خارج کیا گیا ہو دوسرا دوسلے دوسری نالش پر رجوع کرے یہ ممنوع نہیں کرتا۔ ریل صرف ان مقدمات تک محدود ہے جب دوسرا دعویٰ اسی غرض کے لئے اور اسی نالش پر رجوع کیا گیا ہو جیسا کہ وہ دوسلے سے تباہ خارج کیا گیا تھا اس پر بدخلی کے دوسرے کے نام کامیاب رہنے پر جس میں اسے نالش یہ تھی کہ مدعی علیہ نے بدخلی کا توکل وصول ہونے کے بعد تھنہ کرنے سے انکار کیا تھا۔ اسی بناء اس کے تھنہ کے لئے بعد کا دعوئے جو حقیقت کے انکار پر مبنی تھا ممنوع السماعت نہ ہو گا۔

حاجی خان قیام بلوچستان انڈین لارپورٹ الہ آباد علیہ صفت کو نمیز کیا گیا۔ یا لکشن قیام رگبیر دیال۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد (الہ آباد) ۱۳۱۸

آرڈر ۹ ریل ۹۔ آرڈر ۱۶ ریل ۲۳
کوئل جس کو ہدایت دی گئی ہو کہ صرف التوا کیلئے درخواست پیش کرے۔ مقدمہ کا اخراج اور اس کی توثیق۔

درخواست یا درخواستی آیا نال لیزیری ہے۔
مقدمہ کی سماعت کی تاریخ پر کوئل سخت مدعی نے التوا کے لئے ایک درخواست پیش کی جو نامہ منظور کر دی گئی کوئل کو مزید ہدایات نہیں دی گئی تھیں۔ عدالت نے اس پر مقدمہ تھنہ آرڈر ۱۶ ریل ۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدم حاضری شہادت کہ یہ ایہ تھا۔ حج کر دیا قرار دیا گیا کہ کوئل، مانع مدعی کو سوائے ریلوے سے اس وقت پیش کرنے کے اور کوئل ہدایت نہیں دی گئی تھی اور سماعت کی تاریخ پر سبانیہ میں کوئل حاضہ نہیں ہوا اور اس لئے مقدمہ کا اخراج آرڈر ۱۶ ریل ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی تھا

(۲) کہ اس لئے درخواست یا درخواستی تھنہ آرڈر ۱۶ ریل ۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی قابل لیزیری تھی۔

سیہ شاہ محمد بیروہ و دنیا مہاراجہ سہرستون سنگھ۔ (پٹنہ) ۱۳۲۲
آرڈر ۹ ریل ۱۶ آرڈر ۱۶ ریل ۱۶ آرڈر ۱۶ ریل ۱۶

یک طرفہ کی تاریخ حکم کی رو سے ڈگری کی تاریخ کے لئے تھنہ طلب کی گئی ہو یا منصفانہ ہو۔ درخواست مشعر تینج ڈگری کی یک طرفہ کے اخراج کے خلاف مرافعہ حکم اخراج کی نقل اصل کر نیے تا سر نہایت فراوان کا۔

وہ حکم کی رو سے اس نالش کی جس میں یک طرفہ ڈگری مہاراجہ ہوئی ہو مگر سماعت کی منظوری اس شرط پر دی گئی ہو کہ درخواست گزار کی تاریخ رقم ڈگری شدہ مبلغ سے کی ضمانت داخل کرے۔ سخت ہے اس لئے یہ لکھا ڈگری کی قائم نہیں رکھا جاسکتا۔

اس مرانہ میں حکم آخر کی نالشی سے رجوع کیا گیا ہو جس کی رو سے درخواست تینج ڈگری کی طرف اس وجہ سے خارج کی گئی ہو کہ حکم مشروط کی جس میں کر سماعت کی منظوری دی گئی تھی نقل نہیں کی گئی تھی۔ مرافعہ پر لازم ہے کہ ایک نقل حکم اخراج سے نقل حکم مشروط حل

ہو جائے کہ مصداقہ کیلئے منظور ہوتا قاعدہ طور پر دیکھی ہو اور یہ کہ اس عرصہ تمام کارروائیات جس میں گری وادری کی گئی تھی ملاحظہ فرمائیں یہ تمام ماموں کی سکرٹری کمر جلد ۲ صفحہ ۲۲ گشتدار تمام لکھا رام راؤ انڈین کیس جلد ۱ صفحہ ۵۵ وادری پر نام و نام گ پال بک لال۔ انڈین کیس جلد ۲ صفحہ ۲۵ ماموں کیلئے لکھے۔

وادی کشن شکل ماموں کیلئے لکھے۔ ۱۱۔ آمو لاجپت سنگھ ال انڈیا ریورٹ رائٹ کیا گیا ہے۔ (۱۱۔ آمو لاجپت سنگھ ال انڈیا ۱۳۸۲)

مجموعہ ضابطہ دیوانہ کیلئے لکھے۔ ۱۲۔ بلڈنگ ماموں کیلئے لکھے۔ ۱۳۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۱۴۔ ماموں کیلئے لکھے۔

شرح اسلام کی موجودگی۔ بالی لکھا سکتا ہے اور یہ ماموں کیلئے لکھے۔ ۱۵۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۱۶۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۱۷۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۱۸۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۱۹۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۰۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۱۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۲۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۳۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۴۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۵۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۶۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۷۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۸۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۲۹۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۰۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۱۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۲۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۳۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۴۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۵۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۶۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۷۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۸۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۳۹۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۰۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۱۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۲۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۳۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۴۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۵۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۶۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۷۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۸۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۴۹۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۰۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۱۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۲۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۳۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۴۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۵۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۶۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۷۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۸۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۵۹۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۰۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۱۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۲۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۳۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۴۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۵۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۶۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۷۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۸۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۶۹۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۰۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۱۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۲۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۳۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۴۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۵۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۶۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۷۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۸۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۷۹۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۰۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۱۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۲۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۳۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۴۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۵۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۶۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۷۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۸۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۸۹۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۰۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۱۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۲۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۳۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۴۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۵۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۶۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۷۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۸۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۹۹۔ ماموں کیلئے لکھے۔ ۱۰۰۔ ماموں کیلئے لکھے۔

ملکیت کا ادعا کرتا ہے۔

ملکیت کا ادعا کرتا ہے۔

ملکیت کا ادعا کرتا ہے۔

بھائی کی بیماری کیا کافی ہے۔

قرارداد کیا کیا گیا ہے۔

آرڈر عدل ۶۔

آرڈر عدل ۶۔

آرڈر عدل ۶۔

کر لے یا حالت میں اس کے کالے مانی کی تصدیق کرے۔ مجموعہ ڈراما
 رول ۵۱ مجموعہ ۱۱ طبع دہلوی میں قابل قیاس کندہ کوئی اعتبار حاصل ہے
 ۱۱ رستہ کا گیارہ کل رقم ڈگری شدہ کی بیانی کے لئے دیون ڈگری کو عموماً کرتے
 رہے۔ اسے نسبت تک وہ محاسبہ کہ ڈگری بارہ سو اس میں خود اس کے حقوق کا
 نقصان نہ جاد لاند اور مناسب طریقہ کر کے اس میں فرق کے لئے ڈگری سے
 متماثل کیے جائیں اور بغیر یہ کہ کسی تازہ کے۔ دھیان کے مابین پیدا
 ہوا ہے اور یہ کہ نصف قیل لغات ڈگری لازمی ہمانہ کہ بعد عدالت کو
 ہما ہے کہ اس کا طبعان مقرر ہو نہ یہ کہ کہ جب وہ رجوع عدالت
 ہوئے تھے تو اس وقت انکی کس حیثیت تھی۔ مرزا اور دیگر تمام مرزا
 مختار بیگ، الدیاد و لایکل بیگ انڈین لارڈز الدیاد و لایکل
 آئی انڈیا لارڈز الدیاد و لایکل ۲۲۲ (۱۱۱۱۱) ۹۱۳
 مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱
 کا مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱
 ڈگری کی جائدادوں کے خلاف ایک خاص سلسلہ
 میں تقبل کی ہدایت ہو۔ آباد ڈگری دار جائداد ہے
 مروجہ کو تہرہ تہیلا م کہ اس کے لئے درجہ ہست تقبل
 اس کے لئے کہ غیر منقولہ جائداد نیلام کی جائے کہ منقولہ
 جائداد غیر منقولہ ثابت ہو۔ سند کا علی سبل الیصل
 آیا درجہ اس کی ترسیم مقصود ہوگی۔

مقدمہ کی قسم جو آرڈر ۳ رول ۱۱ مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱ مجموعہ ۱۱
 مقدمات کی وہ قسم معلوم ہوتی ہے جس میں نالیش ایسے معاہدہ ادائی
 پر مبنی ہو جو ایک رہن نامہ میں مذکور ہو یا اس طرفہ پر جو اس معاہدہ
 سے پیدا ہو یا کسی اور ذمہ داری کے تحت جو رہن سے پیدا ہو یا اس
 مقدمہ کی قسم نہیں ہے جو جائداد ہائے مروجہ کے نیلام کے لئے دائر
 کیا گیا ہو۔

جس کے کسی مرتب نے مقابل کسی راہن کے ڈگری حاصل کی ہو
 ڈگری رہن کی شکل میں نہیں بلکہ بعض شخصی ڈگری کی شکل میں
 ہو تو ایسی ڈگری کی تقبل میں جائداد مروجہ کے نیلام کی جائے
 ہوتی ہے۔ کسی جہاں اس کے کہ۔ دوسری ڈگری موجود ہو جو سب کا جائداد
 مروجہ پر اس کے لئے نفاذ کی ہدایت ہو
 ایک رہن کی حالت میں مصالحت کی بنا پر ڈگری صادر کی گئی ہو
 یہ ہدایت تھی کہ دیون ڈگری ڈگری چھ اتسا طوں اور اسے اور اس
 سلسلہ اسٹاک کی ادائی کے ذمہ رہیں اور اسے اس کے متعلق تقبل
 احکام دیون ڈگری کی دوسرے جائدادوں کے خلاف جاری ہوگی
 جائیں اور اگر اس صورت میں رقم وصول ہو تو جائداد مروجہ
 کے خلاف جاری ہونی چاہئیں۔ قسم تقبل کی وجہ سے ڈگری دار
 تقابلان جائدادوں کے جن کا ڈگری منسلک ہے کہ کیا گیا تھا اس
 میں جس میں کہ انہی ذمہ داری ماند ہو سکتی تھی تقبل کی وجہ سے
 پیش کی دیون ڈگری کی جائداد ہائے منقولہ نہ ہو سکی وجہ سے ڈگری
 نے جائداد ہائے مروجہ کی ترقی اور نیلام کی وجہ سے پیش کی ترقی
 دیا گیا کہ (۱) ڈگری زر نقد کی ڈگری سے زیادہ کچھ تہ تھی اس
 دعوے کی بیانی کے لئے صادر کی گئی تھی جو رہن کی رو سے پیدا ہوا
 (۲) چونکہ خود ڈگری ہر سال ہر طرح ہو رہی کہ بصورت مقصور
 اور بصورت بیون ڈگری دوسری جائداد کے غیر منقولہ ثابت
 ہونے کے جائداد مروجہ نیلام کی جائے کہ ہر بار یہ لازم نہیں تھا کہ
 محض اس وجہ سے کہ دوسرا چارہ گاہ خود ڈگری میں دیا گیا وہ یہ کہ دو
 نہایت ہوا جائداد مروجہ کے نیلام کیے دوسری جدید نالیش رجوع
 (۳) یہ کہ جائداد ہائے مروجہ کے خلاف گاہ دہائی کی شکل میں جاری
 کی سند خود بلا واسطہ تقبل و رجوع اس کے تحت آتی ہے اور ان
 جائدادوں کے خلاف گاہ دہائی کی شکل میں عدالت کو درجہ اس تقبل

رے بہر حال ایسا کرنے پر اس کا تصور کیا اصطلاحی ہے اور
 اس کی بنیاد پر واقعہ انسانی ماحول نہیں ہو جاتا
 در سنہ ۱۱۵۰ (۱۷۵۰) ۱۱۵۰
 مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۱۵۰ء میں آٹھ قانون مزادوں پر لکھا
 تھا کہ ان کے تحت ۱۱۵۰ء میں آٹھ قانون مزادوں پر لکھا
 درخواست کا بدیم بروی تاریخ کو ادا کیا اور اس کے
 کے معاوضہ ۱۱۵۰ سالہ لگان۔ آئین کا دعویٰ پایہ
 آیا منوع اسماست ہوتا ہے۔

آرڈر رول مجموعہ ضابطہ دیوانی صرف ہادی کی صورت سے متعلق ہوتا
 تھیں لگان کی درخواست زیر دفعہ ۵ قانون مزادوں پر لکھا
 مس آرڈر رول مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے بدیم بروی تاریخ
 کی کئی تھی تو دیکھا کہ اسی آرڈر پر انہی آسامیوں کے دخل کے
 معاوضہ کے لئے اور سالانہ لگان کی مقدار کے تعین کے لئے جو آسامیوں
 کی جانب سے واجب الادا تھی۔ ایک حوالے رجوع کیا۔
 فرار کیا گیا کہ جس حد تک امور زیر مزاد کا تعلق محض درخواست
 دفعہ ۵ قانون مزادوں پر لکھا تھا ان کو آرڈر رول مجموعہ
 ضابطہ دیوانی کے مضمون میں ہی نہیں منظور کیا جاسکتا تھا اور یہ کہ
 اس سالانہ لگان کی مقدار کے تعین کا دعویٰ جو آسامیوں کی جانب
 سے واجب الادا تھی۔

برہم دتہ ہر نام کرشنا سہا۔ انڈین کیئر علیہ ۱۱۵۰ء کا حوالہ دیا گیا۔
 چاہی کہ اسے بنام راجہ کلانند سنگھ۔ انڈین لارپور ٹائٹل
 آل انڈیا لارپور ٹائٹل ۱۱۵۰ء میں لانا پڑا۔ (پیشہ) ۱۱۵۰
 آرڈر ۱۱۵۰ رول ۱۔ گواہ نہیں طلب کیا نہ کا قیصل
 پانا اور انکا حاضری سے قاصر رہنا۔ التوا۔
 ڈگری شفعہ کی رو سے شفعہ کو بعض جائداد کے حصول کا حق

یاد دانی قیمت حاصل ہوتا ہے۔ اس کے لئے لازم نہیں ہے کہ وہ جائداد
 حاصل کرے پھر اس کے لئے وہ پسند کرے۔
 جس قسم کی ڈگری شفعہ کے الیہ کہ ان ضرورت ہو وہ دفعہ
 ۱۱۵۰ء میں شفعہ کے لئے نہیں کہا جاسکتا۔
 تہو نام کندن لال۔ انڈین کیئر علیہ ۱۱۵۰ء سے جملہ
 کس گیا۔

جہاں کسی فرد کے گواہوں پر ضابطہ دیوانی کے ضابطہ ہوتا اور
 وہ حاضر نہ ہو، تو منہ کو گواہ کی قسم کے لئے ملوثی کر دینا چاہیے
 جس دالش جو رقم ڈگری شفعہ کی بنیاد پر واجب الادا ہو وہ
 قرض نہیں ہے۔
 یوٹا ڈانہ ساقہ ہونے کے اصول موثر کرتی عرض سے و تہا
 علیحدہ ہونے چاہئیں۔

مسورام چندر نام ہوبیس سگر۔ انڈین کیئر علیہ ۱۱۵۰ء میں
 کی تقلید کی گئی۔
 کیوں بنام شہا کر پشاد۔ انڈین کیئر علیہ ۱۱۵۰ء کا حوالہ دیا گیا۔
 چتر بھج بنام گوپتہ رام لالہ آبادی اصل ۱۱۵۰ء دالہ ۱۱۵۰ء
 آرڈر ۱۱۵۰ رول ۱۱۵۰ء میں ڈگری شفعہ کی ڈگری
 کسی دعیان کے حق میں الیہ بجانب چند ڈگری اداوان
 اور اسکا جواز۔ قیصل ضابطہ عدالت اور اس
 کا احتیاطی قیصری۔

کسی دعیان کے حق میں جو خیر کی ڈگری معاویہ کی وہ ڈگری زر نقد
 کے شرکاء تمام دعیان کے حق میں مشترک ہوتی ہے اور اس کی قیصل کا ڈگری
 شرکاء کر سکتے ہیں یا نہیں بعض کے حق میں شفاعت احکام آرڈر
 ۱۱۵۰ رول ۱۱۵۰ء مجموعہ ضابطہ دیوانی اسکا قیصل ہو سکتی ہے کوئی ڈگری
 نہیں ہے کہ بلا ضابطہ ڈگری اداوان کے ہرون عدالت ڈگری کا

آرڈر ۲ رول ۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی پراس عذر اور نہ شرط کے ساتھ کہ نقص کیا جائے کہ بعد نیلام ختم ہو جائیکہ کچھ رقم باقی رہی ہو اسی کی ادائیگی کے لئے نیلام کا حکم دیا جانا چاہیے۔ بات ال کر کے قرار دیا گیا حالت قبل کے موضوعات بعد کے ساتھ وہ حقیقتاً قرار دیت پر مشروط سنگہ نیلام ہری نارائن دہا یاد لاچرٹل ۲۹/۳۰ ال انڈیا رپورٹر لاء ایڈوکیٹس (الہ آباد) ۳۰/۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ دیا گیا ۱۹۲۳ آرڈر ۲ رول ۱۰۱ کی صورت میں جو نیلام سے متاثر ہوئے ہوں کامعہوم خریدار نیلام آرڈر ۲ رول سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے

لغات حقوق جو نیلام سے فرہم ہوئے ہوں سندھ رول ۹ آرڈر ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے فائدہ کے حقوق مراد ہیں جو نیلام کے قبل کے ہوں اور جن پر اس کا مضر اثر ہوا ہو۔

رول ۱۰ کی ایسی ہی پروادی نہیں ہے جو نیلام سے پیدا ہوا پیدا دیری ٹی گویا لاکر شیا نیلام یا کافاتی پیدا سنجواریڈی انڈین کینٹر جلد ۵ صفحہ ۳۳۳ سے اختلاف کیا گیا

آرڈر ۲ رول ۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی دیگر بار اور دیوانی دیگر کی وادری کے لئے وضع کی گئی ہے جس حد تک کلام معنی اور فریب کا تعلق ہے خریدار نیلام فریب کا عذر کے رول نمبر ۱۱ سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اسکو رول ۹ کے تحت درخواست کرنی چاہئے۔

شیو گوپند سنگہ نیلام دہلے ہری سنگہ انڈین کینٹر جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ و برج سوہن سنگہ نیلام لائے اوانا تھو دہری انڈین لاپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱ کی تقلید کی گئی۔ کار تک چند راج پری نیام ناگند رانا تھو لائے پٹنہ لائیمز ۱۱/۱۱ (۱۱/۱۱) آرڈر ۲ رول ۹۳۔ نیلام

زرشن کی بازگشت۔ بطریق مرقعہ نیلام کا بحال کیا جانا۔ ایما شری پرو۔ بارہ زرشن جمع کرنا لازم ہے۔ کسی دفع کا نسبت فائدہ دس کا مالک ہے اگرچہ وہ جاہل اور دن بطور راست قاض ہوتا ہے۔ دربار دہری تھر تھر وائی گل نیام یو سائی انڈین کینٹر جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ کا حوالہ دیا گیا۔ کسی مالک کا نسبت کو کسی اسپتال کے کار و مار میں بہت زیادہ انتظامی اختیار حاصل ہے اور بلاشبہ وہ جائداد کو بطور ضرر و ہرجا برائے فائدہ اسپتال بیچے یا دس کرنا حق رکھتا ہے۔ شکریہ باری سوامی نام دیکھا نا بک۔ انڈین لاء رٹائی جلد ۵ صفحہ ۳۲۲ کا حوالہ دیا گیا۔

ایک زندہ نقد کی دگر کی قبیل میں متعلقہ دس اجا پنے کی ایک اسپتال کا نسبت بتلاتا تھا ذکر دیا رے اسپتال کی متعلقہ جائداد کو نیلام کر دیا دس نے متعلقہ نیلام کی درخواست کی اور اس کی درخواست منظور ہوئی خریداران نیلام نے اس پر اعتراض کیا کہ انکا زرشن دس کے ہاں ہے اور اس شرط پر۔ پڑی کیا جائے دی گئی کہ اگر بطریق مرقعہ حکم متعلقہ کر دیا جائے تو وہ دوبارہ رقم جمع کرانے کے لئے کو رٹ کے مرقعہ متعلقہ کیا اور نیلام کو بحال رکھا خریدار نیلام نے دوبارہ زرشن جمع کرنا حکم دے جانے پر اس استغراق کی ناپس داری کی کہ وہ ایسا کرنے کے ذمہ دار نہ تھے قرار دیا گیا کہ دس اعادہ دس کے منتقل کرنا جائز ہے کہتا تھا اور اسلئے وہ جائداد دس اس دگر کی قبیل میں جو باقی طور پر دس کے متعلقہ میں شامل کی گئی تھی ترک کیا جاسکتی تھیں۔ دس یہ کہ خرید کی وجہ سے عینانے جائدادوں پر ایک جائز اور دس حق حاصل تھا اور وہ اس استغراق کے مستحق نہیں ہیں کہ

میں کراچی میں نہ تھی۔

گن سندھ راکار کے قیام میں یا سندھ میں درجہ راکار کے
رینڈر کے لیے ۱۹۵۳ء میں راکار میں برآمد قیام اور راکار میں
رینڈر کے لیے ۱۹۵۳ء میں راکار میں برآمد قیام اور راکار میں

راکی ادسارک بنام بگن ساہو پٹنہ کیتھریسٹینڈن
پورٹ پٹنہ پٹنہ آل انڈیا پٹنہ پٹنہ پٹنہ (پٹنہ) ۱۹۱
پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ

پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ

پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ

پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ

پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ
پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ

پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ پٹنہ

عدالت کو اختیار نہیں ہے کہ تختہ آڈٹ ۲۱ اور ۲۲ کے مجموعہ میں
دیوانی اس یا عدالت کے متعلق عدالت کی عدالت کی عدالت کی
تعمیل دگری میں قرق میں ہو اور نیلام میں ہو اگر یہ عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی

نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی

نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی

نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی

نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی

نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی
نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی

نیلام کے منصفہ ہونے کے قبل عدالت کی عدالت کی عدالت کی

میں مدعیان کی درخواست تفصیل کے متعلق کوئی سوال نہیں
سید ہو سکتا تھا پھر لال سنگہ دیو بنام فقیر چند راوتا۔
انڈین لارپورٹ کلکٹہ ۵۹ کلکٹہ ویکی ٹوٹس ۲۶۱ آل انڈیا
رپورٹر کلکٹہ ۱۹۲۳ء (کلکٹہ) ۱۱۳۵
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۰۷ء آرڈر ۲۲ (۲۴) آرڈر ۲۲
رول ۱۱ (ک) سقوطِ نالش درخواست بازواری
بعد اٹھائے بعد اور اس کی نوعیت۔ درخواست
پر حکم آیا واقعہ ہو سکتا ہے۔

جب مدعی مستوفی کے قائم مقام کو فریق مقدمہ تباہی کی درخواست
اندر دوسرے معاندہ پیش کی گئی ہو تو نالش از خود ساتھ ہوجاتی
ہے اور اس کے بعد درخواست مازداری پیش ہو تو وہ تحت آرڈر
۱۲ رول ۲۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی لازمی طور پر ایسی درخواست
تصور کیجاتی ہے جو حکم سقوطِ کوٹہ منسوخ کرے۔
یہ بھی نارائن بنام محمد بھٹہ انڈین کیئر جلد ۵ صفحہ ۹۵
درنگہ نام ٹوڈرٹل انڈین کیئر جلد ۴۹ صفحہ ۱۵۱ اور جی لال
بنام کالو خان انڈین کیئر جلد ۶ صفحہ ۵۹ سے استناد کیا گیا۔
ایسی درخواست پر جو حکم صادر ہوا اس کے خلاف سخت آرڈر ۲۲
رول ۱۱ (ک) مجموعہ ضابطہ دیوانی ہو سکتا ہے۔

بر لو بنام نارائنی (لاہور) ۲۲
آرڈر ۲۲ رول ۲۲ قسیم کا دعویٰ مرافقہ
مستند واقعہ علیہم کے بخلاف ایک کی وفات سقوط کی
وجہ سے۔

جب وہ مرافقہ مندر تھا جو مدعیان نے اس راہی کی تعلیم کے
دعویٰ میں رجوع کیا تھا جی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ
وہ فریقین کے مشترکہ قبضہ میں تھی۔ مدعی علیہم علیہم کے بخلاف

ایک شخص فوت ہوا اور اس کے قائم مقام قانونی فریق ہنس
یہاں سے گئے تھے۔

قرار دیا گیا کہ مستوفی مرافقہ علیہ کے قائم مقام قانونی مرافقہ
میں ضروری فریق تھے اور چونکہ مرافقہ کی انکی غیر حاضری میں
سماعت نہیں کی جاسکتی تھی اس لئے وہ کلکتہ ساتھ لیا گیا تھا۔

محمد بنام سر حیت۔ انڈین کیئر جلد ۲ صفحہ ۵۹ سے استناد
کیا گیا۔ کلکتہ چنڈیو اور چند نام کا چوبہائی گلاب چند۔ انڈین
کیئر جلد ۱ صفحہ ۵۹ چند سنگہ درساہائی نام کہتا بہائی اگر کھانا
انڈین لارپورٹ کی جلد ۲ صفحہ ۱۸ جے گوہند لاہور بنام مستند
بنرجی۔ انڈین لارپورٹ کلکٹہ جلد ۳ صفحہ ۵۹ بنرجی کو بنام
اسد پرستہ انڈین لارپورٹ (۱) یاد جلد ۲ صفحہ ۳۰ مائی فل
بنام ادوے سنگہ پناؤ سنگہ۔ انڈین لارپورٹ کی جلد ۳ صفحہ ۲۰
اللہ بخش بنام مادہ پورام انڈین لارپورٹ (۱) یاد جلد ۳
صفحہ ۲۱ درنگہ بنام ساسا جیاری بنام گنا پراکاسا دیار ملانہ
لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۶ و جلد ۱ بنام معری بیگم
انڈین لارپورٹ (۱) یاد جلد ۲ صفحہ ۲۰ بنام کے گئے۔

مازان ناہن بنام مادنگ کیا وڑاں۔ انڈین لارپورٹ رنگو
۱۸۶ آل انڈیا رپورٹر رنگو (۲) ۲۲ (۲) ۱۸۶
آرڈر ۲۲ رول ۲۲ دوران مقدمہ میں

مدعی علیہ کی وفات قائم مقام قانونی کا فریق
نہ بنایا جاتا۔ مستوفی مدعی علیہ کے خلاف ڈگری

اور اس کا جواز۔

یہ عدالت کے لئے خلاف قانون ہے کہ ایسے مستوفی شخص کے خلاف
مقدمہ کی سماعت جاری رکھے جس کی وفات کا علم اس کو پہنچا
ہو اور اس شخص کے خلاف اس کے قائم مقام قانونی کے فریق

دو عدالت میں درجن جمع کرانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اس بنیاد پر کہ یا علی جانم میں قابل بیج حق نہیں رکھتا تھا۔ نیلام کی تبلیغ کے دوران نالاش دائر ہو سکتی ہے۔

پراسنکار یا رہنما جاری نیلام اساتذہ مرزا۔ انڈین کیسٹر جلد ۴ صفحہ ۹۲۴۔ رسم حق اور دیش نیلام لکھنؤ گورنمنٹ۔ انڈین کیسٹر جلد ۵ صفحہ ۹۵۵۔ کا حوالہ دیا گیا۔

سوال یہ بہت مشتبہ ہے کہ ایسے مستحقانہ کے لئے دعوے دائر ہو سکتے ہیں۔ بھارت میں نیلام عدالتیں درجن جمع کرانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ بیٹن ناتھ نیلام ہست جگر ناتھ۔ بیٹن لار پور ٹیل (پٹنہ) ۱۶۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی اکٹھ بابہ ۱۷۱۷ اور ۲۲ رول ۳۔ تقصیل ڈگری۔ دیون ڈگری کی وفات۔ سقوط۔

ول ۱۲ اور ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کارروائیاں اجرا ڈگری سے متعلق ہیں بوجہ تاثیر حکام رول ۱۲ اور ۲۲ مذکور کے۔

میرخان نیلام شرفو۔ لاہور لاہور ٹیل (لاہور) ۱۶۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی اکٹھ بابہ ۱۷۱۷ اور ۲۲ رول ۳۔ تقصیل ڈگری۔ دیون ڈگری کی وفات۔ سقوط۔

ابتدائی اور قطعی ڈگری۔ مدعی اور مدعی علیہ کی وفات۔ سقوط۔ کارروائیاں تصفیہ تقصیل۔

س ماف کے دوران میں جو ایک بہن کی ڈگری کی ناراضی سے جو ع کیا گیا تھا تقصیل نے یہ معاہدہ کیا کہ مدعی کو ایک ایسی رقم کی ڈگری ملنی چاہئے جو اس رقم سے بہت کم تھی جو عدالت ابتدائی

ڈگری کی رو سے واجب الادا تھی یہ کہ مذکورہ بالا رقم مدعی علیہ

دائرون دو سال ادا کرنی چاہئے۔ اور یہ کہ اندرون دو سال

دائی میں مقدمہ رونے پر رقم ان جائدادوں کے نیلام سے وصول

مطابق ایک ڈگری صادر کی گئی تھی اس دو سال کی مدت میں جس کی صراحت ڈگری میں کی گئی تھی۔ مدعی علیہ نے کوئی رقم ادا نہیں کی تھی اس

مدت کے گزرنے کے بعد مدعیان نے تقصیل ڈگری کی درخواست میں کی

اس دوران میں مدعی علیہ اور ایک مدعی فوت ہو گیا اور ان کے

قائم مقام قانونی کو فریق بنانے کے لئے بین الیقا کوئی درخواست

نہیں پیش کی گئی تھی مدعی علیہ کے قائم مقام قانونی کے اس

اعتراف میں کہ دعویٰ ساقط ہو گیا تھا۔

قرارداد کیا گیا کہ فریقین کا نشانہ جہانک کہ وہ ڈگری

رومائے مصاحبت سے اخذ کیا جاسکتا تھا یہ تھا کہ رقم ڈگری شدہ

کے کم کئے جملے اور چھ ماہ کی طویل مدت کی اجازت دئے جائینگے

معاوضہ میں مدعی علیہ نے اس قاعدہ قانونی کے فائدہ کے حق

کو ترک کیا تھا جس میں اس بات کی ضرورت بتلائی گئی ہے کہ تقصیل

کی کارروائی کئے جانے کے قبل ابتدائی ڈگری قطعی ہو جانی چاہئے

اور یہ کہ تاریخ ڈگری سے دو سال گزرنے کے ساتھ ہی مدعیان

اس قابل ہو چکے کہ ان رقم کو جو ان کو واجب الادا ہوں ان

جائدادوں کو نیلام کر کر وصول کریں جبکہ ذکر عرضید عولے میں

کیا گیا تھا۔

(۲) یہ کہ ایسی حالتیں ڈگری برمائے مصاحبت ابتدائی ڈگری

ہوتی ہیں کے قطعی کئے جانے کی ضرورت تھی بلکہ اس سے دعوے

ختم ہو گیا تھا۔

(۳) یہ کہ مصاحبت کی ڈگری کے بعد جبکہ مقدمہ مسترد کر دیا

تو مدعی علیہ اور کسی ایک مدعی کی وفات کی وجہ سے مقدمہ مسترد

نہیں ہو سکتا تھا۔

(۴) یہ کہ احکام مندرجہ آرڈر ۲۲ رول ۳ مجموعہ ضابطہ

دیوانی کارروائیاں تصفیہ تقصیل سے متعلق نہ تھے اور ایسی حالت

دوسرے پٹہ وار کو بھی زمینات کی اس تالاب سے سیرابی ہو
 ہے اس میں مداخلت سے باز رکھنے کا دعویٰ کیا گورنمنٹ کو اور دوسرے
 پٹہ داروں کو مدعی علیہم نے باگیا مدعی کو عدالت ابتدائی میں گری
 لی۔ گورنمنٹ نے مرقعہ نہیں کیا بلکہ دوسرے مدعی علیہم نے مرقعہ پیش
 کیا۔ مرقعہ میں مدعی نے درخواست کی اور اسکو اجازت کی کہ وہ مرقعہ
 مدعا علیہ کے مقابلہ میں عولے سے یا زائے گورنمنٹ کے علاقہ ڈگری
 بحال کر بھی گئی۔

قرار دیا گیا کہ پٹہ دار مدعی علیہم کو گورنمنٹ کے علاقہ ڈگری کی وجہ
 بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے کیونکہ ڈگری نے گورنمنٹ کو نہر متنازعہ
 کے ذریعہ آبرسانی کے طور پر استعمال سے اور مجتہد پانی کی سیرابی
 کے دائمی حق سے محروم کر دیا اسلئے مدعی علیہم کے خلاف ناس سے باز آتی
 اجازت خلاف قانون تھی۔

سیو اسٹم ایر نیام را اگر متنازعہ ایر۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۱۸
 کی تعلیمی گئی۔ دوسرا ایر نیام متنازعہ ایر۔ در اس خبر ۱۱۲
 ماہ کی ۱۱۲ در اس خبر ۱۱۲ نوٹس ۱۱۲ (در اس) ۱
 مجموعہ ضابطہ دیوانی آرڈر ۲۲ رول ۱۱ عدالت مرقعہ آیا متنازعہ
 اٹھا لینے کی اجازت دے سکتی ہے۔ عدالت ابتدائی کے
 فیصلہ کا برطبق مرقعہ شروع کیا جانا۔ امر فیصلہ شدہ۔

عدالت مرقعہ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ آرڈر ۲۲ رول ۱۱ مجموعہ ضابطہ
 دیوانی کی رو سے حکم صادر کرے جس کی رو سے اس میں کو جکا دعویٰ
 خارج کیا گیا ہو یہ اجازت دیا جائے وہ دیر دعوے شروع کر بھی
 اجازت کیساتھ اپنا دعویٰ اٹھائے۔

افضل بیگم نیام اگیری خانم۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۵۸ کی
 تعلیمی گئی۔

راما سنگھ نیام جک سنگھ۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۶۱ کالی

پراسن سبیل نیام نیاجن ندی۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۶۰ راج
 کمار متن نیام کمپلاؤں سنگھ۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۳۴ دوسری
 ناٹھ رائے نیام رام چند بابو واسرا۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۸۸
 حوالہ دیا گیا۔

عدالت ابتدائی کا فیصلہ جو برطبق مرقعہ شروع کیا گیا ہو سکتا
 ناقابلِ نقاد ہوتا ہے اور وہ امر فیصلہ شدہ کے طور پر اثر پذیر نہیں
 عبدالرحمن بنام لال ساری۔ الہ آباد ویکلی نوٹس ۱۸۸۸
 صفحہ ۱۱۱ اور نیام نیام خیالی رام۔ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۵۱ سے
 استناد دیا گیا۔

نیواری کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۱
 آرڈر ۲۲ رول ۱۱ ص ۳۔ معنی لفظ "تھے"

مدعا بہا گیا مختلف بناو دعویٰ پر تاش ممنوع اسماء ہے۔
 لفظ "تھے" کا تکرار ۲۲ رول ۱۱ ص ۳ ضابطہ دیوانی میں کیا گیا ہے مطلقاً
 جائز نہیں کہ کسی لفظ سے مدعا ہو اور خلاف درزی حق و قانون پر ہی ہے
 مطلق ہو کہ لفظ "تھے" مدعا بہا کے معنی تبادعوے کی ہی رہا یا بالی تمام مدعا
 نارائن ندی۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ حوالہ دیا گیا۔ ابتدا
 ایسا شخص جو بغیر اجازت دعوے سے یا زائے دے کر اسکا جائداد
 کے متعلق دوسری تاد دعویٰ پر تاش دائر کرے ممنوع نہیں ہے۔

پٹھان نیام احمد زماں خاں۔ اودہ اور اگرہ لارپورٹ ۹/۶
 (۱۱۵۵)

آرڈر ۲۲ رول ۳۔ آیا فیصلہ تاشی تحقیق کے
 طور پر قلمبند کیا جاسکتا ہے۔ دیکھو تاشی

آرڈر ۲۲ رول ۱۱ ص ۳۔ قانون داد و دی
 ایکٹ ۱۸۵۷ دفعہ ۲۲۔ نابین تاشی۔ ولی
 دوران مقدمہ کے بغیر رجوع کی گئی ہو۔ ضابطہ

بنائے جانے کے بغیر دگری صادر کرے۔

۹۰۶ (لاہور)۔ عیاد پر شاد بنام مسماہ بہاگو۔

نحوہ مضابطہ دیوانی لکھنے کا ہاتھ ۱۹۰۳ء آرڈر ۲۲ رول ۱۱ مرافعہ علیہ کی وفات نانا بلیت کی بنیاد پر مقدمہ کی واپسی۔ خط۔

ایک مقدمہ کو عدالت تحقیقات کتنہ ہ نے دگری کیا مگر ڈسٹرکٹ

جج نے برطبق مرافعہ اس کو خارج کیا۔ بنیاد مدعی مرافعہ ثانی کے

دلائل میں ایک مدعی علیہ مرافعہ علیہ فوت ہو گیا مگر اس کے

قائم مقام کی درجہ شل کرنے کی درخواست ہمیں پیش ہوئی۔

ہائیکورٹ نے سماعت مرافعہ کی اس واقعہ کی لاعلمی سے کی اور

مرافعہ منظور کر کے مقدمہ بغرض تکمیل فیصلہ کر ڈسٹرکٹ

جج کے پاس واپس کیا جب ڈسٹرکٹ جج نے فیصلہ کر لیا یا

تو اس کو اطلاع دی گئی کہ ایک مدعی علیہ فوت ہو گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ

جج۔ مرافعہ کی سماعت کرنے سے انکار کر کے تصفیہ کیا کہ انہوں

نے جو دگری سابق میں صادر کی تھی وہ کلیتہً بحال رہی ہے

قرار دیا گیا کہ بنجمرافعہ علیہ کے ایک کی وفات سے ہائیکورٹ

کے اختیارات سماعت زائل نہیں ہو گئے۔

۲) ڈسٹرکٹ جج بانی کورٹ کے حکم کو کاغذ اور منور

نہیں بنایا مگر نچا ہے اور اس مسئلہ کی اطلاع ضروری کارروائی

کے لئے کرنی چاہئے جسکے ڈسٹرکٹ جج منور ہونا چاہئے اور

مذکورہ آئی کورٹ میں واپس طلب کر لیا جائے اور اسی رینج

پر بغرض صدر حکم مناسب پیش ہو جیسے سابق میں فیصلہ

کیا تھا۔

عیاد پر بنام لکھنوی چیتما جیاد کلکتہ لاہور

۱۹۰۳ء۔ ال۔ ۱۰ یار پور کلکتہ ۱۹۰۳ء

۶۲۴ (کلکتہ)

آرڈر ۲۲ رول ۱۱، ۱۱ مرافعہ بنجوان

دگری مشترکہ۔ بعض دگریاں و نکو فریق نہ بنائے

کا اثر۔

جب مشترکہ دگری بعض اشخاص کے حق میں صادر کر دی گئی ہو

اور مرافعہ ان میں سے بعض کو مرافعہ علیہ نہ بنائے تو مرافعہ

نہ صرف ان اشخاص کے مقابلہ میں ناکام ہوگا جو فریق نہ

بنائے گئے ہوں بلکہ کل دگریاؤں کے مقابلہ میں ناکام ہوگا

تاریخ ساہو بنام دال رام ساہو۔ انڈین کیسز

جلد ۱۹ صفحہ ۶۲۲۔ بصیرت بنام فضل کریم بھوسل انڈین کیسز

جلد ۲۸ صفحہ ۳۰۳ من موہن پالڈے بنام بدھو بھومن راکے

چودھری۔ انڈین کیسز جلد ۲۸ صفحہ ۲۹۔ جلیا بنام سر حیت

انڈین کیسز جلد ۲۵ صفحہ ۵۱۔ سرداری لال بنام رام لال

انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۹۹۔ کالی دیال بھٹا چارجی بنام ناگندہ

ناٹھ۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۸۲۲ سے استناد کیا گیا۔

گیراج تیواری بنام بہا گیرتی پانڈے۔ (المہ آباد) ۱۸

آرڈر ۲۲ رول ۱۱ بعض کے متعلقہ

مرافعہ کے خلاف دعوے سے باز آنا مضرت۔

آرڈر ۲۲ رول ۱۱ مضابطہ دیوانی کے بموجب مدعی کو حق ہے کہ

وہ اپنے دعوے سے باز آئے یا اپنے دعوے کا کوئی جز

ترک کر دے اور اس طرح مرافعہ کو بھی اصلی حق حاصل ہے

مدعی مرافعہ علیہ کو حکم مقدمہ مرافعہ کی توبہ پر ہوا سکا حق ہے

ہے کہ وہ مرافعہ سا فط کر دے اور مرافعہ کے خلاف دعوے

سے باز آکر مرافعہ کی سماعت نہ ہونے دے۔

ری نے ایک ہر کے متعلق جو ایک سکری تالاب کی

آبرائی کرتی تھی اس تقرار حق کا اور اس امر کا کہ گورنمنٹ

جلد ۱ صفحہ ۵۵ وچو اورایو ناراینا دنا جیو دو میگا سارا اورا دیا

کیر جلد ۵ صفحہ ۴۴ پر تبدل کیا گیا

کسی اہلی ولی کی کارروائی کسی نابالغ کی حالت اور صرف اس صورت میں
حاصل تعمیل ہو سکتی ہے جبکہ وہ نابالغ کے فائدہ کے لئے یا ضروری ہو جبکہ
اسی کی لئے کسی نابالغ کی جید حالت اولہ کا ایک ہی انتہائی کیا ہو
ہو کہ سخت شرطیں یہ ہیں یا اور رہیں اور یہ ایک ہی معاملہ کے
صورت میں اور جہ کی نسبت یہ قرار دیا گیا ہو کہ وہ نابالغ پر وجہ نقل
حق لیکن اس صورت اور قرار دیا گیا ہو۔

قرار دیا گیا کہ نابالغ پڑا اور اس کے عدم حوا کے متعلق محض
ایک استغراق کیلئے ناشر رجوع کر دیا مجاز نہ تھا کہ چونکہ وہ انکساک رہیں
ذریعہ سے جس تک کہ وہ جائز تھا مزید داری کا دعویٰ کر سکتا تھا۔

۲) یہ کہ دعویٰ کو دراصل اس ہی غرض سے ہی اور نا و اشتہار
ضروری رسوم عدالت اور اگر کہ انکساک کے متعلق ایک استدعا اضافہ کر کے
غرض سے اسے تسلیم کر لی جائے تو یہ بھی ہو سکتی ہے۔

نابالغی نام رانا سوامی پاتر انڈین کیر جلد ۲ صفحہ ۲۸ پر تبدل کیا گیا۔
جبکہ کسی رہنما میں یہ صراحت ہو کہ اگر مرتب کو ادائی ضروری ہو تو اس
"اجیل" کے بعد کی روزے سے ہر سال کا ست کے موسم کے اوائل میں کہ
دیگا اور اس میں ادائی کر کے باقی نوٹس یا چاہئے

قرار دیا گیا کہ معاہدہ یا ہی نہ تھا اور کسی وقت انکساک کر کے متعلق
راہن کا حق معاہدہ سے متاثر نہ ہوا تھا۔

نابالغی نام رانا سوامی پاتر انڈین کیر جلد ۲ صفحہ ۳۰ پر تبدل کیا گیا۔

پچو پتہ پیام وائیس آف انڈیا مانگل رائے۔ در اس لاجر ۱۹۴۲ء
لاویٹکی ۱۶ در اس لاجر ۲۲ در اس کی ڈسٹریکٹ (دہلی) ۱۹۴۳ء
مجموعہ مضامین دیوانی کچھ دہلیہ ۱۹۴۳ء در اس لاجر ۱۶ نابالغ ولی دور
مقدمہ کا تقریر قیاس۔ ولی کے تقریر میں ہے نابالغی

کا اثر۔

جب عدالت نے اپنی عمل سے اس کے متعلق اپنی منظوری دی ہو
کہ کسی شخص نابالغ مدعی علیہ کے ولی دوران مقدمہ کے طور پر جائز ہو تو
تقریر کے باضابطہ حکم کی عدم موجودگی لازمی طور کا دروازہ کھولنے کے لئے خطرناک
ہیں ہوتی جبکہ ولی حار ولی دوران مقدمہ کی نابالغ مدعی علیہ سے تقریر
کیا گیا ہو تو اس ضابطہ کا نقصان یہ حاصل ہوتا ہے کہ تقریر میں نابالغ
یہ اثر نہیں رکھ سکتی کہ ایسی دگری کو حواس دہلے میں صواب دیکھتی تھی جس میں
نابالغ کی قائم مقامی ایسے دلی کے تھی مابا کر کہ جسے کچھ اس کے نقصان
یہ ضابطہ کی کاروائی ہو کہ نابالغ کی غرض کو نقصان پہنچا ہو یا مقدمہ
دو بار میرضا اثر پڑا ہو۔

والیان بنام جیسے ہاری پڑا سنگہ لائڈن ریورٹ کلک جلد ۳۰
نوال بنام غلام عباس انڈین کیر جلد ۵ صفحہ ۵۰ در اس پر یہ نام بنام
"انکساک" تھواری انڈین کیر جلد ۳۲ صفحہ ۵۰ در اس پر بال سنگہ نام جلد ۱۲
نابالغ رادھ لال انڈین کیر جلد ۶ صفحہ ۳۱ سے تہنا دیا گیا۔

ہنوا بنام رادھ لال انڈین لائڈن ریورٹ ادا جلد ۲۰ صفحہ ۱۰
دیشو تہ سنگہ نام منوہر لال انڈین کیر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲ پر عین کے لکھے۔

جب یہ قرار دیا گیا ہو کہ ایک درخواست جس کے ساتھ ضروری ضابطہ
ختم تھا کسی نابالغ مدعی علیہ کے ولی دوران مقدمہ کی حیثیت سے کسی
شخص کے تقریر کیے پیش کی گئی تھی اور وہ شخص جکا نام درخواست میں ولی
کے طور پر تیار کیا گیا تھا بعد میں عدالت میں حاضر ہوا تھا اور نابالغ کچھ
سے ایک ضابطہ پیش کیا تھا جس پر عدالت نے اپنی منظوری صادر کی تھی لیکن
غیر ضروری کاغذات کے اعلان کی وجہ سے مثل میں عدالت کے اس حکم کا
یہ نہیں چسکا تھا جبکہ رو سے ولی دوران مقدمہ کو مقرر کیا گیا تھا
قرار دیا گیا کہ قیاس یہ تھا کہ عدالت کی کارروائی باضابطہ طور
انجام دی گئی تھی اور وہ قانون کے مطابق تھی اور اسی صورت میں

ری جو مقدمہ میں صا دگی گئی تھی تاہم یہ واجب التعمیل تھی
 تاہم شک نہ کیا گیا تھا۔ اوروہ کیسز ۱۱۱۱ ال انڈیا پورٹ
 دہ ۱۹۲۳ء (۱۱۱۱) ۵۴۳
 بموجب ضابطہ دیوانی دیکٹ ۵ یا ۱۹۲۳ء اور ۳۳ رول ۱۱۱۱ء کے مطابق
 تصور جو دیوانی دوران مقدمہ کو متفرک کر دیا گیا ہو۔ تاہم
 کی جوابدہی جو اس شخص نے کی ہو جو کا نام عرصہ سے
 میں بطور ولی کے رج کیا گیا ہو۔ ڈگری کیا گیا ہے یہ
 واجب التعمیل ہے
 رات کو کسی تالش کی بیرونی کے لئے ایک نیا بلع مدعی علیہ کیس بطور
 لی دوران مقدمہ مل کر کے کیس کی مناسب شخص کو متفرک کر دیا گیا ہے۔ لیکن
 بلکہ اس شخص نے فعل کے ذریعہ سے بطور ایسے ولی کے کسی شخص کی حاضری کیلئے
 پنی کال اجازت دی ہو تو متفرک کر کے کسی یا ضابطہ حکم کی عدم موجودگی لازم
 اور پر کارروائیات کے متفرک ہے۔
 والیان نام بانی کے ہدیہ رشادنگہ انڈین لاپورٹ کلکتہ ۱۹۲۱
 صفحہ ۱۲۱ کی تقلید کی گئی۔
 کسی تالش میں جس میں ایک مدعی علیہ نابلت تھا موخر الذکر یا ایک ضابطہ
 میں بطور اس کے ولی کے ظاہر کیا گیا تھا تاہم نابلت کا باپ اس تالش پر حاضر
 ہوا جو مقدمہ کی ماعت کیلئے متفرک کی گئی تھی اور اس نے نابلت کی جانب سے
 بیان تحریری پیش کیا جس میں نابلت کی دہرہ داری سے انکار کیا گیا تھا۔
 در یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ نابلت کا ولی نہ تھا اور یہ کہ نابلت کا حقیقی
 ولی درگرم مدعی علیہ میں سے ایک شخص تھا۔ تاہم ال نے نابلت کے ولی
 دوران مقدمہ کے متفرک کی میت کی حکم میں صا دگی اسے مقدمہ کی رشاد
 تحریر کرنی ضرورت کی اور دعویٰ ڈگری کیا گیا۔ تالش میں جو نابلت کی
 تالیف سے ڈگری کی تھی جس کے لئے وجہ کی گئی تھی۔
 آری نابلت کے حالات کی کارروائی یا ضابطہ تھی لیکن کسی ایسی صورت

کی عدم موجودگی میں کہ نابلت کو اس سے نقصان پہنچا تھا ڈگری
 منسوخ کی جا سکتی تھی۔
 دس شک نہ کیا گیا تھا۔ اوروہ کیسز ۱۱۱۱ ال انڈیا پورٹ (۱۱۱۱)
 ۱۰۹۳
 اور ۲۰۲۔ ڈگری نیا بلع متفرک کر دیا گیا ہو۔
 مرتن مقدمہ کا فرق مقدمہ نہ ہوا۔ مرتن مقدمہ اور
 اس کے حقوق
 جب مرتن مقدمہ پر جسے اپنی ڈگری تحت آرڈر ۳۳ رول ۱۱۱۱ء کے ضابطہ
 چال کی ہو تالش اس مرتن موخر کے تالش جو عرصہ سے جاری تھی تالش
 شرکت کیا گیا ہو تو وہ بھی مرتن مقدمہ کی ہے۔ ایسے میں مقدمہ کی تالیف
 اپنے حق کی حفاظت کرے اور اپنی ڈگری کی تقلید کو ایک شرطاً نابلت کے
 ڈگری نیا بلع متفرک کر دے۔ وی جی نیا بلع کو کٹی کے۔ اسے پی۔
 ایل جی آل انڈیا پورٹ رول ۱۱۱۱ء (۱۱۱۱) ۲۰۱
 آرڈر ۳۳ رول ۱۱۱۱ء کے مقصد مرتن مقدمہ کی جانب سے
 البعد کا فرق نہ بنایا جائے دعویٰ آیا حاج کی کیا نیکی لائق ہوتا ہے ضابطہ
 آرڈر ۳۳ رول ۱۱۱۱ء کے مقصد یہ کہ تالیف عادی کو کا جا اور اس کی
 حفاظت کی گئی ہے اس کے حقوق کو کو نقصان نہیں پہنچا حکومت نہیں بنایا
 گیا تھا۔ حکم صا دگی جو کہ دوسرے حکم کے تالیف کیا گیا ہے نہیں آرڈر ۳۳ رول ۱۱۱۱ء
 کی ایسی حالتیں جب کہ ایک کیلئے ممکن ہو کہ وہ فریقین کے باہم نہ ان کرے تو
 اس کا ایسا عمل کرنا چاہئے اور آرڈر ۳۳ رول ۱۱۱۱ء کے تمام دعویٰ طرح کر دے ضابطہ
 دیا چاہئے شیوا بالی راجہ رام ششی بنام شہ پورا رٹنڈج انڈین کیسز ۱۱۱۱
 صفحہ ۵۹۰ میں پرشاد بنام شوننگہ۔ انڈین کیسز ۱۱۱۱ء صفحہ ۵۹۰ کی تقلید
 ایسی حالتیں جب کہ مرتن کی بنیاد پر جو تالیف کا نام کے دعویٰ میں گئی
 البعد کا فرق بنانا نہ کرے تو دعویٰ تالیف ضابطہ نہ کیا جانا چاہئے۔ مدعی ایسی
 دائرہ کی تالیف جو اس مرتن مقدمہ کے حق کو نقصان پہنچا ہے۔ غیر ممکن
 عطا کی گئی پرشاد بالی بنام شوننگہ انڈین لاپورٹ (۱۱۱۱) ۲۰۱

ایک نیا حکم کی ڈگری میں رہن کی بنا پر صادر کی گئی تھی اس کی صراحت
کی گئی تھی کہ اگر دیار کا کسی نہ ہو گا کہ وہ نہ جائداد کا کچھ حصہ نہ ملے گا کہ اگر
اس کے لئے وہ رقم ادا کرے جو وہ بن موخر پر چلتا رہے گا یہ بھی یہ قیمت رہن
نے ا کی بھی اور مرتن ڈگر دیار نہ ہو نہ جائداد کے خلاف ہی ڈگری کی تعمیل
کی جائے و غیرہ استیصال کی کہیں جو وہ بن موخر پر چلتا رہے گا یہ بھی یہ قیمت رہن
و ابھی لکھا گیا ہے کہ ڈگری میں دیار کی کوئی تعلق نہیں کی گئی ہے جس کے اندر وہ
رقم ادا کی جائے جو سابقہ رہن پر وہ ہے الہی حکم کہ رہن موخر کی
خلافیت کے لئے صادر کیا گیا تھا اور یہ کہ ڈگر دیار کا یہ منیا تھا کہ وہ اس وقت
تک کہ الہی کے لئے منیٹ کی ڈگری کی تعمیل کرنا کسی مستحق فی ایسا نہیں ہو گیا
۲۵ یہ کہ جس سے وہ رہن نے نہیں دی کی تھی اور رقم ادا کی تھی ڈگری
ا کی آخر اس جس سے مقرر نہیں کرنا تھا کہ وہ ایسی ڈگری کی تعمیل جاری کرے کہ جو
اس کے خلاف نہ ہو رہن موخر کی جائداد تھی۔

گولی یا تھوڑے شکل بنام ست نارائن شکل (الہ آباد) ۱۳۴۵

تاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۲۵ء اس حکم کو چھ ماہ بعد سے
طلیقہ پر کیا گیا ہوتا یا کر فور کیا جاسکتا ہے ضابطہ مرفوعہ نالی۔
حکم دہائی مقدمہ کا مزید تفسیر و حقیقت کے سوالات کا تفسیر
آئی جائے عینہ علیہ کیا جاسکتا ہے۔

عام طور پر یہ ہیں بیان کیا جاسکتا ہے کہ ڈرامہ ۲۵ مجموعہ ضابطہ
دیوانی کے بموجب فی حکم صادر کیا گیا ہو تو وہ عدالت جس سے مرفوعہ میں ڈرامہ
۲۶ کی رو سے تعلق تفسیر کر کے ہوتا ہے کہ حکم کو عدالت طریقہ سے صادر کیا
گیا تصور کر کے ناقابل ہوتی ہے کہ کوئی حکم ڈرامہ ۲۵ مجموعہ ضابطہ
کے بموجب صادر کیا تو عدالت کے حشر میں افہام نہ آئے اور یہ تفسیر شدہ تھا
ہے اور حکم نہ اود و مع ضابطہ طریقہ سے صادر کیا گیا ہو ایسا حکم مرفوعہ جو یہ
اختیار صادر کیا گیا تھا یہ کہ جو از پر مقرر نہیں کیا جاسکتا ہے اور ا کی تحریر
نہانی کی جاسکتی ہے اور شک کہ وہ مناسب کارروائی میں نہ کیا گیا وہ ورمیالی

حکم کے طور پر تصور کیا جانا چاہیے جو ناقابل نافذ ہوتا ہے۔ وہی مقدمہ کے بعد
کی شہادت اور تھوڑے تھوڑے مقدمہ کا جزو ہوتی ہیں اور جب عدالت مرفوعہ کا
تفسیر کرنا چاہے تو ایسا تفسیر کا کام ہو نہ کہ مثل پر مبنی ہونا چاہیے نہیں
تمام امور جو اس وقت مثل کا جزو تھے حطور یہ کہ وہ ڈرامہ ۲۵ کے
موجب حکم صادر کئے جانے کے قبل موجود تھے و نیز وہ امور جو ان کے خلاف عدالت
مرفوعہ میں کیا گیا ہے یعنی انہوں اس شہادت کہ جو اس کے تابع تھیں کی گئی تھی
اور اس کے متعلق عدالت تیار نہ ہوئی ہوئی مثل کا کوئی جزو نظر انداز نہیں کیا
جاسکتا اور حکم اور نہ وہ امور جو مثل میں ا کی بنا پر داخل کئے گئے تھے اس طور
پر ناقابل تعلق کئے جاسکتے ہیں کہ ان کو مقرر اختیار کے بعد داخل کیا گیا تھا۔

مرفوعہ نالی میں جس سے یہ مقدمہ موصول ہوں حکم اختیار کرنا
دستور ہو نہ کہ طریقہ پر جو اختیار کیا جانا چاہیے اور ڈرامہ ۲۵ کے
موجب حکم میں ایک عدالت کے اصلی اختیار کے متعلق میں یہ مقدمہ کا حکم ہو
یہ اصول کہ وہ شخص جو یہی دستاویز میں موصول صحت ہو چکی نہایت
یہ مقدمہ ہو کہ اس میں اور فریقین کے مابین موخر ہو عدالت کی ادائی یا عدم
ادائی یا اس کے کافی ہونے پر مقرر نہیں کر سکتا اس مقدمہ سے کوئی نقص
نہیں رہتا صحت دستاویز کی نہایت یہ اعتراض کیا گیا ہو کہ وہ فرم ہے جس کی
تسلیت کسی یہ مقدمہ نہ تھا کہ وہ اصلی دستاویز کے طور پر اثر پذیر ہو یا مقید
انتقال پر اثر نہ لائے حقیقت اور قصہ کے سوالات پر ہمیشہ شیک طور پر
مستحق اعتراض کی حیثیت سے ملحوظ علیہ مقرر نہیں کیا جاسکتا۔

کافی کما دیب بنام درگا پرشاد چرن ناگ۔ کلکتہ لا جرنل ۳۴ آل انڈیا
ریپورٹر کلکتہ ۱۹۲۳ء (کلکتہ)

ڈرامہ ۲۵ کے مرفوعہ مقرر شہادت دوسری

اہم وجہ۔ پر لوی کو نقل۔ غلط آمد۔
جب عدالت ۲۵ آرڈر مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت مرفوعہ کو فریقین
کی تحریر پر ان وجوہ کے حوالہ دیں خاص طور پر صراحت کی گئی

باجا و عید شکوہ کے ساتھ سبیل الیہا - استغاثہ کے اجراء -

[illegible]

دفعہ ۴۹ قانون ایڈولٹ ایکٹ یا اس کے تحت حاصل شدہ
پراسیجر کی حیاتی حد تک کو نام ہو سکتا ہے۔

[illegible]

مسکینا ہے۔ مناسب ضابطہ۔
 جس کی طرف ملک خلافتِ دوسرے اور جو ضابطہ فوضاری کار و دہا آغاز
 ہو تو ضرورتاً خاص ملازمین ہر کار و کار و فوضاری کے لئے مقرر کیا
 قانون کی رو سے جو ضابطہ کو تحقیق کے اعتبار سے ملک کی شہس کو حراست میں

رکھے گا حاکم کیا گیا ہو۔ جس کو صرف اس وقت متعلق کیا سکتی ہے جس کے لئے
 کو حق نہیں، اور وہ، اس کے تحت مل کر کیا کوئی اختیار نہیں یا اور کیا گیا ہو کہ
 کسی شخص کی نسبت اتنا مل کر کہ بعض اس کا ارتکاب کیا گیا اس عامہ قوانین
 اس متعلق کیا گیا کوئی رہا اس حاکم کی حالت میں غالباً بعض اس لازم کیا گیا
 یا اس عامہ قوانین میں غلطی ہو گیا اور وہ کسی اس طرح نہ اسے واقف کہ اس
 کو روک نہیں سکتا وہ اتنے محدود اختیارات کے ساتھ کسی شخص کو گرفتار کر سکتا ہے۔
 اور اس کے بعد اس کو اسے کسی دوسرے عہدے کے پاس روانہ کرنا چاہے کسی دوسرے
 حالت میں اسے کئی نسبت کافی اختیار نہ ملے۔ لیکن اس میں یہ شرط لازم ملکہ معظم
 انڈین لارڈز کا حکم ملکہ ۳۲ صفحہ ۴ کی تعلیم کی حد میں یہ نیم ملکہ معظم
 انڈین لارڈز ملکہ ۳۳ صفحہ ۲۱ کا حکم کیا گیا۔ وہ دہائی مسئلہ (نیما)
 ملکہ معظم انڈین لارڈز ٹریٹین ملکہ ۱۹۲۲ کے کنسل جنرل ملکہ (ملکہ)
 دفعہ ۱۱ ضمیمہ ۱۱ ملکہ ملکہ ملکہ ملکہ ملکہ کی ضمانت

پڑا حکم نبی کیا کیا مکتا ہے شہادت اشفاتہ کی وقعت -
 حکم مال نہایت تیکہ کی بیکہ تعداد اشخاص کی سہم نہادوں برقی نہیں کیا
 جہاں وہ ہیں کہ مزم سادق اور ظاکی اور اسکے قریشہ کہ کو کوئی کہہ آئی کہ
 اسکا کوئی قاعدہ تالیف نہیں کیا کہ ہر شخص جو خدا نے شہادت ادا کرنا
 یا نصیب کیا کہ کہ کوئی نہام نہام نظم اودہ اور اگر لاریور پر لکھ کر پیش
 لا حزن (۱۵۰۵)

۶۹) فصل ۱۱۱ در کمی نیاگر فتاری یازدهم عشرتیه کافر
در رطبه لکله ضربه روح که کیا یو حکم کاجوا -

وحدہ ۱۱۲ مجموعہ ضابطہ بوداری کی تحت کارروائی کرنے کیلئے مشق شدگی سے پہلے
ہونی چاہئے کہ نواری تفتیش میں کے السوا کا صرف طریقہ یہ ہے کہ تھما میں حلقہ کو دھرا
میں پایا اور پولیس کی یاد گیر پورٹ کا حصہ وہ متاثرہ موبل خدا خذہ کہ
کیا صاحب غیر مشق کے حکم میں تھما روئے خند تھما میں سے گئے گئے
یہ بیان نہیں کیا گیا تھا کہ اس نے پورٹ کی تھی یا نہ کہ پورٹ میں باغی ہو گیا

[illegible][illegible]

ایسا فیصلہ تاجی جو سات سے تاونہیں کر لایا گیا کہ تاجی مقدم میں
 بطور جرم ہی پس پیش کیا جا کہ تاجیہ الہی حرم و راعی معصوم ہوا
 بغیر غیر معین واقعہ کی روایت و ناقص ہے سا کہ فیصلہ تاجی پیش روایت تاجی
 کہ اگر تاجی حاضر نہ ہو تو زلفین میں سے ایک سہن کی نکال کر لگا کر زور دیا
 کہ چونکہ روایت غیر معین ہے اور غیر معین واقعہ پر خود ہی سہلے فیصلہ تاجی
 ناقص ہے جلد ہی ریختہ تمام محمد علی علیہ السلام لایورٹ ۱۲۲۱ ثبوت لائیکم
 ۱۲۲۱ الی انبار لائیکم ۱۲۲۱ (تیسرے)
 محمد رضا خان لائیکم ۱۲۲۱ لائیکم ۱۲۲۱ لائیکم ۱۲۲۱ لائیکم ۱۲۲۱

[illegible]

[illegible][illegible]

وفیات ۱۳۸۰ قمری و قریب قریب - کاروان اہانت کا

تک کیا جانا بلکہ کسی سے زبردستی کا تقاضہ کیا گیا ہو۔

جب کوئی شخص مرگے تو ۴۰۰ گھوڑے اس کو حواری کے ساتھ ۳۱ سالہ عمر کے متعلق کاروائیات جاری کہتے ہیں۔ انکار کرنا جیسا کہ تعلق اور قوت تہذیب ہو اس میں تار و پود امن کا کوئی پتہ نہیں ہو تو اس کو یہ بات دینیہ کا احتساب نہیں ہوگا۔ ان فعلوں کا اس حوالہ الی محکم کے درجہ کی نفس اس وقت تک مدد نہیں دے گا۔ یہ محکم کہ کوئی فرقی مذلت دیو الی میں اس کے متعلق ایسا حق نہ ثابت ہو کہ اس شخص کو اس شخص کو زیادہ مانا جائے۔ یہ کہ قصہ ہے فریادیں کی گئی تھیں۔

سیاہ یا انعام یا پیار یا دشمن کی یہ نذر ۲۶ صفحہ ۹۰ کی تقلید کی گئی۔

۱۔ جاکشی بام پشاور و ملاوکی ۱۴۲۸ھ الٰہ آباد غور و غدر آئے
۵۹۸ (درد اس)

— وفات ۱۴۹۱ء مجسٹریٹ کافر فیہ جامدادی

ترقی کی کیا جواز دے سکتی ہے۔

مقدمہ تخت و تاج مجموعہ ضابطہ نواداری میں مل اس کے تحت ۱۲۶۶
 ختم تہذیب کی ترقی کا احتیاج حال ہر ذہن کے سوال کا مضمر ہے کہ کیسی بنیادیں
 لکھنؤ کی بنیاد پر تھیں ان کے اہم ضابطہ نواداری کے اندر کی بنیاد پر

[illegible]

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابت ۱۹۱۹ء و نوٹات

۱۹۰۷ء ۲۷ جولائی و سٹارڈر کا بغرض رجسٹری چٹن کرنا۔

ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا کا حکم مقدمہ چلائی جائے۔ ڈسٹرکٹ

رجسٹر ارا کا بھی ڈسٹرکٹ رجسٹر ہونا۔ آپا حکم جاری ہے

ایک نامہ لازمی رجسٹری کی وجہ سے نامہ رجسٹری نہ ہو سکا و

ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا کے دور کیا ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا نے مرقہ ناظر کیا لیکن

چند روز کے سال کے مقابلہ میں جسٹس ۱۰۰ مجموعہ سوزیات ناٹس کرنی اجازت

دی اور جسٹس ۱۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمہ ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا کے

سپر دیا بعد میں تحقیقات کے نام پر دستن کیا گیا جہاں اسکو بالآخر

ہوئی برحق واقعہ مذکور کیا گیا کہ ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا نے کوہ الدت دیوانی نہ ہو

یا مال حسب مفہوم دفعہ ۱۰۰ ہے اسکو اس دفعہ کے تحت سماعت ہو کر اختیار

قرار دیا گیا کہ جو ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا ہی ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا تھا وہ

مستند دفعہ ۱۰۰ (۳۱) فقرہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقرر تھا کہ مستند

کی سماعت کرنا اور مقدمہ کو سب ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا کے اجلاس پر اس

عوض منتقل کرنا کہ وہ تحقیقات سپرد کی گئیں

جسٹس ہونام ملک منظم۔ اڈین لاہور ٹینہ ۹ ٹینہ لاہور

۱۳۳۰ (پیشہ) ۱۳۳۰

دفعہ ۱۹۵۔ دروغ حلفی کی بابت

استغاثہ کی اجازت۔ گواہ کا اظہار۔ مقدمہ انصوس۔

گواہ ہونے انصوس اور اپنے بیان کی تصحیح کو نیک مرقہ کا مستحق ہوتا ہے

اور جب وہ ایسا مقدمہ جائے اس کے دہن میں کوئی ایسا واقعہ نہ ہو جسے متعلق

اس نے بیان کیا تھا جو بالکل صحیح نہ تھا تو سابقہ بیان کے متعلق دروغ حلفی

کے لئے فوجداری کارروائی کرنا قریب مصلحت نہیں ہوتا۔

پچھلی ناظرین نام ملک منظم۔ اڈین لاہور ٹینہ ۹ ٹینہ لاہور

کوئی بیان جو کسی گواہ کے کسی نظریہ میں دیا ہو مکمل بیان نہیں

سمجھا جاسکتا جس تک کہ اظہار حتم ہو جائے اور صورت دردت کی صحت نہ

کر دیا جائے اسوقت تک گواہ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ کسی باغیہ ترسیم

یا اسکی تصحیح کرے۔

مہاراج پریث و سام ملک منظم۔ الہ آباد لاہور ۱۱۰۰ اور لاہور

لاہور ۱۱۰۰ کرینل لاہور ۱۱۰۰ (الہ آباد) ۱۱۰۰

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۸ بابت ۱۹۱۹ء دفعہ ۱۹۵

کا متعلق ہونا۔ ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا کے دروغ حلفیت رجسٹر ارا

کام کرتا ہو۔ دروغ حلفی۔ اجازت استغاثہ۔ ڈسٹرکٹ

رجسٹر ارا کا اختیار سماعت۔

کسی ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی دروغ حلفی کے متعلق

حرف حیثیت ڈسٹرکٹ رجسٹر ارا اس کے دروغ حلفی یا اس کے متعلق حلف

اٹھائے ہو مقدمہ فوجداری چلائی اجازت دے ایسے مقدمہ سے

دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق نہیں ہوتی

دینا نا تہہ نام ملک رام۔ الہ آباد لاہور ۱۱۰۰ کرینل لاہور

۱۰۰ (الہ آباد)

دفعات ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷۔ مجموعہ تقریرات

ایکٹ ۵۳ بابت ۱۹۱۹ء دفعات ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰۔ قانون

وصولیاتی مطالبات سرکاری بہار و اوڈیسہ ایکٹ ۳۳

بابت ۱۹۱۹ء کے تحت نیلام۔ رجحانست جو زائد رقم کی

واپسی کیلئے لگائی ہو۔ جلسہ سازی۔ اجازت آیا ہوری ہے

نگرانی۔ ہائیکورٹ آیا عدالت ماتحت کو ملزم کی

تحقیقات کی ممانعت کر سکتی ہے۔

ایک کلکٹر نے قانون وصولیاتی مطالبات سرکاری بہار و اوڈیسہ کے

تحت راستہ چٹی کی بقایا کی بابت ایک محال نیلام کیا اور سرکاری مطالبہ

اور اگرچہ بعد چند صدقہ ہر زمان کے حساب میں بقیہ رقم محسوس کی گئی تھی کہ

محرم الحرام نام ملک منظم۔ لاہور لاہور پریس کرپشن لاہور
۵۹۔ (لاہور) ۱۸۸۸

مجموعہ جلد ۱۰، فروری ۱۹۵۷ء ایکٹ دہائیہ ۱۹۵۶ء دفعہ ۲۰
وہ کہ جس نے اس اعلیٰ حقیقت کی ہر آیا تفسیر
کی تحقیقات کرنے سے منع ہوا تھا۔

یہاں کہہ کر تاجپہرہ عقیدہ کی تحقیقات کر لیں گے اسکو ناقابل پس کر دیتا۔

عکاسه از مراسم گرامی لالی غیر مطهره مقامات و عیال و اولاد و اولاد لالی
در آنجا تنظیم گردید.

سے پور پور کی نام ایک منظم آل انڈیا ریڈیو رننگن ۱۹۲۳ء
کریسل لاجبیل ۲۳ (کور برہما) ۹۶

وفات ۲۰۲۶ء ۴۶۰ شہادت تائید
از اہم کا دفعہ ۲ کی ریت قلب کے ہائیکاجوازہ عمر
تغیرات ایکٹ ۳۵ باب ۱۸۶ دفعہ ۲۱۱ مستعین
کہ تمام شہادت پیش کرنا موقع نہ دیا جانا۔ استغاثہ
کرنا جواز۔

دفعہ ۶۷م مجموعہ ضابطہ قوداری اس قدر درست ہے کہ اس کی رو سے جائز شہادت کے علاوہ درجہ امور کا لحاظ کیا جا سکتا ہے اور اس شہادت کی رو سے جائز طور پر استغاثہ کر کے حاکمیت دیا جا سکتی ہے جو دفعہ ۲۰۲ مجموعہ ضابطہ قوداری میں مذکور ہے۔

بسم اللہ کا پی دار لیجیے اٹھیں کیر پر طبع ۱۹۱۱ء سے اختلاف کیا گیا
اس جرم کیلئے جو دفعہ ۲۱۱ مجموعہ تعزیرات کی رو سے قاتل سزا ہے اسٹاف
ایا جانا لازمی طور پر محض اس وجہ سے ناجائز نہیں ہوتا کہ سٹیفٹ کو اپنے
مقدمہ کی آئندہ سزا یا تمام شہادت پیش کر کے خارج نہیں کیا جاتا۔

منشی دربر بنام کت معظم کریشل (۲۲ پشند) ۱۴۰۲

مجموعہ ضابطہ نو جداری ایک ہی ۵ بابہ مشتمل ہے ۹۵۲ صفحات ۲۰۲
۴۴۔ استفسار جو ہم کو اطلاعات دینے پر غور کیا گیا
ہو نیز تحقیقات حکم انرجی آیا لا ملائع مفسر
جاسکتا ہے۔

من کوئی اشتیاق نہ تھی وہ خود بخود ان کے ہونے لگے اور ان کو اصلاح دے کر ان کو اس کی اصلاح
کے لیے خار سے کیا گیا اور ان کو حکم ان کے اسرار کے لیے دیا گیا۔ ان کے اسرار کے لیے دیا گیا۔ ان کے اسرار کے لیے دیا گیا۔

اگن بنام رام پر بیان انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۶ کی نقل ہے
تاما پالت بنام ملک مظفر - آل انڈیا ریڈیو راولپنڈی

رقعه ۲۰۳ - اشتقاقه جود و در کتب

کے خلاف کیا گیا ہو۔ تحقیقات۔ ضابطہ۔

جب کوئی اشتغاف کسی عہدہ دار اور ایس کے خلاف متنب کیا جائے تو اس کی
اعتیاد کے ساتھ تحقیقات کی جائیں چاہئے اور مستفیض کو اس کا اشتغاف ثابت کرنے
کیلئے ہر قسم کا موقف دینا چاہئے اگر اشتغاف جھوٹا ہو تو مجسٹریٹ کو مستفیض
پر جرمانہ عائد کر کے سزا دے عطا کرنے اور دروغ غلطی کی باجہ اسپر مقدمہ دائر
رکنے متعلق وسیع اعتبارات حاصل ہیں۔

بالا پاسی پستانامی و پلویان - اوره اورا که در پلویان و پلویان کرکینیل
 (اوره) ۱۲۳
 ۸۱۴

۲۳۹ تحقیقات مشترکہ۔ بیانات
بنیاد دوا لیے زمین کے جنہیں سے ایک کے ارتکاب
جرم کیا ہو۔ الزامات کا اُستمال بیجا۔

جب بیان نامہ بجای دو لوگوں کے یہ ہوں کہ ایسا سترہ ایک نے ارتکاب
عزم کیا ہے لیجئے جبکہ بیان ایسا ہو کہ ایک یا دو مسرے نے جرم کا ارتکاب کیا ہے
نوروزوں کی تحقیقات ایسا تہ نہیں ہو سکتی۔

عظیم الدین بنام ملک معظم الدین کینر عدد ۴ صفحہ ۱۶۳ کی تقلید لکھی

ایک مختار ہے ایک محار نامہ پیش کیا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ محال کے کل حصہ داران شریک نے اسکو اس کے حق میں تسلیم کیا تھا اور اس نے امانت کی رقم حاصل کی مستقیم ایک حصہ دار شریک نے محشر ٹیٹ کے اور یہ استغاثہ پیش کیا تھا کہ لوہین محال کے دیگر حصہ داران شریک نے محتار نامہ پر اسکا حوالہ نام درج کیا تھا اور یہ استدعا کی کہ ان کے خلاف جرائم تحت دفعات ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰ مجموعہ قوانین کی بابت طلب نامہ جاری کیا جائے یہ محشر ٹیٹ نے لوہین کے خلاف طلب نامہ جاری کیا اور موخوالد کرنے کا رد کیا کی تیج کے لئے ایک کورٹ میں تصدیق لگائی اس بنا پر درخواست کی تھی کہ لوہین کے ساتھ مقدمہ دائر کرنے کیلئے حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری احکامات حاصل ہو جائیں تھی۔

قرار دیا گیا (۱۶) کہ تصدیق کی کارروائیات جائد اور کے بلام اور رقم نہ کر کے بلوچہ ختم ہو گئی تھیں اور یہ کہ اس کے بعد عدالت کا کوئی انتظامیہ نہیں ہوا اور اصرار تھا کہ ان اشخاص کو جو کہ مستحق تھے مناسبت متیائے کے ساتھ واپس کر لیا جائے تھا۔

(۲۱) یہ کہ رقم واپس لینے کی درخواست اس عہدہ دار کے پاس نہیں کی گئی تھی جس کے سپرد بحیثیت ایک عدالت کے قبضہ رزٹن موجود تھا۔ (۲۶) یہ کہ ایسٹ لوہین کے خلاف مقدمہ چلانے کیلئے تحت دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی اجازت ضروری نہ تھی۔

تجویز ضمنی۔ دفعہ ۳۶۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے ایڈیٹر کسی عدالت یا سہولت کو یہ ہدایت کرنی چاہیے کہ کسی اور کی تحقیقات سے باز رہے جس کے خلاف اس نے طلب نامہ جاری کیا ہو۔

جہاں رد مال سام مہنت عدل واس۔ انڈین لارپورٹ ٹیٹ ۲۵۰
آل انڈیا رپورٹ ٹیٹ ۱۹۲۲ء کریمنل لا جرنل ۲۳۱
(ٹیٹ) ۹۳۸
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۹۵ دفعات

۵۴۸، ۱۹۵۔ مجموعہ تعزیرات ایکٹ ۵ باب ۱۹۵
دفعہ ۱۸۲ کے تحت جرم۔ استغاثہ کرنل کی اجازت ہے۔
دیکھی ہو۔ بنڈا بنگلی۔

اگر کسی جرم تحت دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تعزیرات کی مابعد استغاثہ کرنل کی اجازت ضروری ہے ایسی احکامات کا ہونا بجز اس کے کہ اس کے ذریعہ سے انصاف میں خلل واقع ہوا ہو تحت دفعہ ۵۴۸ مجموعہ فوجداری محض ایک بنگلی ہے اور اس سے استغاثہ کا عدم ہونا۔

ناگین بدلیا رام ملک منظم۔ آل انڈیا رپورٹ رگنوں ۱۹۲۳ء
کریمنل لا جرنل ۲۳۱ (لور برہما) ۳۱۵
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۹۵۔ دفعات

۱۹۹، ۳۶۲، ۳۵۰، ۳۵۱۔ مجموعہ تعزیرات ایکٹ ۳۵
باب ۱۹۵ دفعہ ۳۶۹ کے تحت عدالت کا بنگالی جانا ایسے شخص کی جانب سے استغاثہ جو عدالت کا محافظ ہو تھوٹا
آیا اس جرم میں راضی نامہ دیکھ لے بنگالی کے الزام میں برات آیا روک رکھنے کے الزام کی تحقیقات کی مانع ہوتی ہے۔

گورنر دفعہ ۱۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے وہ شخص جو کسی کتھہر کے شہر کے نائب سے اسکی عیوض میں محافظ ہو جرم زیر دفعہ ۳۶۹ مجموعہ تعزیرات کے متعلق استغاثہ دائر کر سکتا ہے مگر نہ وہ شخص جو دفعہ ۳۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے اس جرم میں راضی نامہ دینے کا مجاز ہوتا ہے وہ شخص منفرد مشہور ہوتا ہے۔

ایسی حالتیں جرم زیر دفعہ ۳۶۹ مجموعہ تعزیرات کے متعلق حکم برات جو جرم کی نسبت ایسے مستقیم کی جانب سے راضی نامہ کا نتیجہ ہو جو خود ہونا ناچار ہوتا ہے جرم زیر دفعہ ۳۶۹ مجموعہ تعزیرات کے تحت بنگالی کے الزام میں حکم برات روک رکھنے کے الزام میں تحقیقات کا مانع نہیں ہوتا۔

مہرم نہ کیا جانا چاہیے یہ امر عدالت یا انصاف رسائی کیلئے کچھ بھی
اہمیت نہیں رکھتا کہ آکا کارروائیات کے چلانے یا نافذ کرنا میں کچھ تاخیر
اروی ہے یا نہیں اسکی نقطہ نظر سے صرف ایک ہی امر ہوتا ہے کہ عدالت
کو اس امر کی تحقیق کر لینے کیلئے کہ اس الزام کی صداقت کیا ہے جو مہرم
کے خلاف لگایا گیا ہے۔

بہنی نام ملک منظم۔ مٹنہ لارپرٹ ۱۱ آل انڈیا ریپرٹ مٹنہ
۱۹۲۳ء مٹنہ لارپرٹ ۱۱ آل انڈیا ریپرٹ ۱۱ (پگنہ) ۱۲۶۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۵۹ ضابطہ دفعات
۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴ تحقیقات بذریعہ جوری۔ رائے کا
مکمل ہونا۔ جوری سے سوالات کرنیکی نسبت جج کا اختیار
مستعد الزامات۔ ضابطہ جج کا رائے سے اختلاف کرنا
پانچورٹ سے استصواب۔ اختیار تیزی۔

اس مقدمہ میں جس میں الزام کے خلاف مستعد الزامات میں تحقیقات کی
جاری تھی جے جوری کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ مہرم کے متعلق ہر الزام
کی بابت رائے ظاہر کرے۔ جوری نے ایک دفعہ رائے ظاہر کر کے جس میں بعض الزامات
کا ذکر نہیں کیا گیا تھا اس پر جے جوری کے صدر نے کچھ سوالات کئے تاکہ
ٹھیک طور پر یہ امر متحقق ہو سکے کہ ان الزامات کے متعلق جوری کی کیا تھی
قرار دیا گیا کہ جو طریقہ جے نے اختیار کیا تھا وہ بالکل ناجائز تھا
اور وہ احکام مندرجہ دفعہ ۳۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مطابق تھا۔

جب کوئی سن ج کسی جوری کی رائے سے اختلاف کرے تو دفعہ ۳۰۴
مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دہم سے اسکو اختیار تیزی حاصل ہوتا ہے کہ
وہ مقدمہ کو پانچورٹ کے سپرد کرے صرف اسوقت جب اسکی ملاحظہ رائے
ہو کہ اعتراض میں بات کیلئے یہ ضروری ہے کہ مقدمہ کو پانچورٹ کے سپرد کیا جائے
تو وہ انیٹا مل کر نیکو پابند ہوتا ہے اگر اسکی ملاحظہ رائے نہ ہو تو پانچورٹ
میں مقدمہ سپرد نہیں اسکا قصور اس قسم کا نہیں ہوتا کہ پانچورٹ

لصنفہ مرا فہم اس میں دست اندازی کرے

جیف جسٹس سینڈرز اس مقدمہ میں جس میں ایک سے زیادہ مہرم
ہوں اور مستعد الزامات ہوں تو جے کیلئے یہ طریقہ سہولت بخش مہر ہے
کہ وہ ہر الزام پر علیحدہ علیحدہ جوری کی رائے برقرار کرے۔

ابرین خان نام ملک منظم۔ انڈین لارپرٹ گلگتہ ۱۱ پگنہ ۱۲۶۰
لاجرٹ ۱۱ آل انڈیا ریپرٹ ۱۱ گلگتہ ۱۱ (پگنہ) ۱۲۶۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۵۹ ضابطہ دفعہ ۳۰۲
کا اطلاق۔ مقتدمات المناسہ ضابطہ۔

احکام ۳۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقتدمات المناسہ
پر متعلق ہوتے ہیں لیکن یہ امر قابل اعتراض نہیں ہوتا کہ جج ٹریٹ مہرم سے
عام طور پر سوالات کرے تاکہ وہ اس حالات کی توضیح کر سکے کہ حشرہارت میں
کے خلاف ظاہر ہوئے تھے اور یہ مقدمہ مقتدمات میں بالخصوص حسب مہرم
کی قائم مقام کسی کو تسلیم کرنے کی ہو یہ طریقہ قرین مصلحت ہوتا ہے جو ہر
اس کے کہ وہ لازمی نہیں ہے۔

(نظارہ سبند نفاذ کیلئے)۔

پنوسامی اور دیار نام راماسامی تھا تین۔ مدراس لارپرٹ ۱۱ پگنہ ۱۲۶۰
مدراس ویلی نوٹس ۱۱ ۱۹۲۳ء لاوکل ۱۱ کرٹیل لارپرٹ ۱۱ پگنہ ۱۲۶۰
(مدراس) ۱۱ ۱۲۵۶

دفعہ ۳۰۲ ۱۱ ۱۲۵۶

۲۲۔ مقدمہ طلبنامہ کی تحقیقات سرسری دفعہ

۳۰۲ کا اطلاق۔

حکم صدر دفعہ ۳۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقتدمات
طلب نامہ سے غیر متعلق ہوتا ہے جب سرسری طور پر یا عام
اس میں تحقیقات کی جائے

دہ اسٹیک نام ملک منظم مدراس لارپرٹ ۱۱ پگنہ ۱۲۶۰

کیا دوسری بنام ملک منظم آل انڈیا ریورٹر رگون سپلائی
ریٹیل لاجریل ۱۰۵ (کوربرجھا)
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابت ششماہہ دفعات
۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰ مستقیث کی حاضری۔ برات کار
لزام کی موجودگی آیا ضروری ہے۔

کسی حکم تحت دفعہ ۲۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کیلئے اہم امر مستقیث
ماہنامہ ریورٹر حاضری ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ لزام یا قومیہ حاضری ہونا
اہم یا عدالت میں طلب کیا جانا چاہیے ایک حکم تحت دفعہ ۲۴۰ برات کار
بسطی حکم ہے برات دفعہ ۲۴۰ مجموعہ مذکور اسی جرم کی بابت لزم کی تحقیقات
مات ہے۔

بمقابلہ گوگیا پونپیدا زمین کیس جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ کی نقل کی گئی۔
بمقابلہ مہتیا موہن انڈین کیس جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۹ میں کیا گیا۔
کیرن سرکار بنام ملک منظم۔ شہہ ڈاکٹر ۳۰۔ شہہ لاپورٹ ۳۰۔
کریمنل لاچریل ۱۰۴۱ (پٹنہ) ۹۵۶
دفعات ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰۔ برات زیر

دفعہ ۱۰۴۸ کا ردائیات البند کے ماتع ہوتی ہے۔
حکم برات جلد دفعہ ۲۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے صادر کیا گیا ہو
ایسے استغاثہ کے نمبر پر لے جائیئے متعلق دفعہ ۲۴۰ کے بموجب بطور اطلاع کے
اثر پذیر ہوتا ہے جس میں اسی لزام پر دفعات کے انہی بیانات کی بنیاد پر اسی
جرم کے مرتکب ہو چکا الزام لگایا گیا ہو۔

ملک منظم بنام ڈالا انڈین لاپورٹ الہ آباد ۱۰۴۸ آل انڈیا
ریورٹر الہ آباد ۱۰۴۸ کریمنل لاچریل ۱۰۴۸ (الہ آباد) ۱۰۴۸
دفعہ ۱۰۵۰۔ گواہان صفائی کو طلب
مرکبی نسبت مجسٹریٹ کا فریضہ۔ مقدمہ قابل اجرائی
حکم مذکور قاری قصور جو خرچہ ادا کر نہیں ہوا ہوا

اس کا اثر۔

حکم مندرجہ دفعہ ۱۰۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بشریٹ بجز بنام
حالات کے گواہان صفائی کے نام طلب نامہ جاری کر کیا تاکیدی ہے مستقیث
اس میں سب سے زیادہ ہوتا ہے جبکہ مجسٹریٹ یہ خیال کرے کہ درخواست اس بنا
پر نامہ سطور کی جاتی چاہیے کہ وہ ایذا رسانی یا تاحیر کی عرض سے یا انصاف
میں غلط پیدا کرنے کیلئے لگتی ہے اور اسی وجہ سے تحریر کی جاتی ہے۔

بمقابلہ درخواست ست نارین سنگ انڈین لاپورٹ الہ آباد جلد ۳
صفحہ ۳۹۲ ملک منظم بنام پرشوتم کارا انڈین لاپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ
۱۸۱ نارینا مال نام ملک منظم انڈین لاپورٹ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹ صفحہ ۱۳۱
پر استدلال کیا گیا۔

شیل کا ناسنگہ بنام قیصر ہند۔ ڈالا لاپورٹ ملک لکھتہ جلد ۱۰ صفحہ
۴۶۹ میں کیا گیا۔

کسی لزام کا گواہوں کا خرچہ ادا کرنے سے خارج رہنا یا اس سے نکالنا
کرنایک مقدمہ قابل اجرائی ممکنہ گف قاری میں (گواہوں کو طلب کرنے
سے انکار کر دینا) ایک کافی وجہ نہ ہوگی۔

دوسری سنگہ بنام ملک منظم کریمنل لاچریل ۱۰۴۸
(پٹنہ) ۱۱۳۸
دفعہ ۱۰۵۰۔ گواہوں کی حاضری۔ لزام
عدالت کا فرض۔

کوئی وجہ ہو نہیں سکتی کہ کیوں تمام مقول تیار کیا شدہ شخص لزام
اسکا متعلق نہ ہو کہ عدالت کی مدد اس کے دربردار ایسے تمام اشخاص کو
پیش کر سکی بابت حال کے حکم کو دربردار خیال کرے تاکہ وہ اسی ضابطہ
اس الزام سے کہ سکے جو اس کے خلاف کسی فوجداری جرم کے متعلق مائد کیا
گیا ہو محض ان اصطلاحات سے کہ آیا وہ اپنے گواہوں کی مافیہ کرانے کیلئے
ایک لاپورٹ یا اس کے کہ خود لاپورٹ درخواست کرے۔ دفعہ ۱۰۵۰ اپنے حق سے

محکمہ کے جوہر سے کمرہ دہرا گیا ہو اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ
یہ پورٹ روڈ میں کمرہ کے تحت نشانات رکھنا ہے لیکن اسکو پانچہ کے مقصد
پورس صدر و حکم سر اس کے لئے ان پورٹ کے پاس دفعہ ۳۴۹ شروع ضابطہ نواری
کی رویت بطور حاضریہ کر کے ایسی پروڈی ایا ہوتی ہے۔

ما بام کا مکمل کر کے لاجریل الہ آباد ۸۸
مجموعہ ضابطہ نواری ایکٹ ۵۱۹۷۹ دفعہ ۳۶۹۔
تجزیاتی نگرانی اس حکم کی ایکسپریس نے صادر کیا
ایا کوئی دو ملج تجزیاتی کر سکتا ہے۔

کسی ایکٹورٹ کے کسی کو کسی ایسے حکم کی تجزیاتی کا اختیار نہیں ہے
جو خود اس نے یا ایکٹورٹ کے کسی دوسرے نے صادر کیا ہو۔

ملک مکمل نام کا۔ انڈین لایٹرٹ الہ آباد ۳۵۹۔ آل انڈیا رورٹ
الہ آباد ۱۹۲۳ کے مکمل لاجریل الہ آباد ۳۵۹
دفعہ ۳۶۹ نگرانی۔ تبدیلی جو فرد

قرار دیا ہو میں لگتی ہو۔ ایکٹورٹ کا اختیار۔
ایکٹورٹ کو بطور ایک عدالت نگرانی اجلاس کرتے ہوئے کسی فرد قرار
معلوم ہو ایکسپریس حرم کو زیادہ ممکن جرم میں تبدیلی کرنے اور اس پر ایسا
کرنیکا ایا ہے

ملک مکمل نام امراتو الہ آباد لاجریل الہ آباد ۳۵۹۔ آل انڈیا رورٹ الہ آباد
۱۹۲۳ کے مکمل لاجریل الہ آباد ۳۵۹
دفعہ ۳۶۹ جرم میں مصاحبت

کرنیکی اجازت عطا کر کے لیسٹ ایکٹورٹ کا اختیار۔
ایکٹورٹ کو بصیغہ نگرانی پر اختیار ہوا ہے کہ وہ اس مقدمہ میں کسی جرم
کی مصاحبت کی اجازت جس میں عدالت وافر مصاحبت کی اجازت دے سکتی ہے
کیونکہ دفعہ ۳۶۹ مجموعہ ضابطہ نواری کی رویت ایکٹورٹ کو یہ اختیار دیا
گیا ہے کہ وہ ایسے اختیار کا استعمال کرے جس میں عدالت وافر کو دیکھنے میں

میں اس میں کمرہ کے لئے کمرہ ۱۹۰ کی لکھتی۔
تیسو نام ملک کے نام انڈین لایٹرٹ الہ آباد ۳۵۹ کے لکھتے الہ آباد
الہ آباد ۱۹۲۳ کے مکمل لاجریل الہ آباد ۳۵۹۔ آل انڈیا رورٹ
مجموعہ ضابطہ نواری ایکٹ ۵۱۹۷۹ دفعہ ۳۶۹
۳۵۹ دفعہ ۳۶۹ جرم میں مصاحبت
جو ہی کہہ چکے کہ ناچا ہے ترکہ جی کا اثر

دفعہ ۳۶۹ جرم میں مصاحبت کی رویت جرم میں مصاحبت الہ آباد
کسی وقت قبل اس کے کہ وہ مصاحبت میں کریں مصروف درجہ مصاحبت
جوری کے متعلق دعویٰ کر کے دیا گیا ہے ایسی حالتیں میں مصاحبت
ایلیوریٹ کسی اتھارٹی اس حق کا ترکہ کرے تو وہ کر سکتا ہے
اور قبل اس کے کہ وہ مصاحبت میں کریں مصروف ہو اپنے ترکہ کی کوئی کر سکتا ہے
ملک مکمل نام مال الہ آباد ۳۵۹۔ آل انڈیا رورٹ الہ آباد ۳۵۹
اسناد دیا گیا۔

دفعہ ۳۵۹ جرم میں مصاحبت کی رویت جرم میں مصاحبت الہ آباد
ملک مکمل نام مال الہ آباد ۳۵۹۔ آل انڈیا رورٹ الہ آباد ۳۵۹
دفعہ ۳۶۹ جرم میں مصاحبت
مستقل ہوتی ہے جب اس کو کوئی رویت کر لیا گیا ہو دفعہ ۳۵۹ جرم میں مصاحبت
کی رویت جائز ہو۔

جس میں جرم میں مصاحبت مجموعہ ضابطہ نواری دفعہ ۳۵۹
مجموعہ ضابطہ نواری ایکٹ ۵۱۹۷۹ دفعہ ۳۶۹ جرم میں مصاحبت
ایلیوریٹ اس کے کہ وہ انہی مصاحبت میں کریں مصروف ہو یہ دعویٰ
کر سکتا ہے۔ صرف جوری تجزیاتی میں آئے لیکن اگر وہ اس میں ذکر
تو اسکی لیسٹ یہ خیال کیا جانا چاہئے کہ اس نے ایسے حق کو ترک کر دیا ہے اور
اسکو یہ اجازت دے دیا گیا ہے کہ اسکا کرادھا کرے۔
مجموعہ ضابطہ نواری ہر کوئی مصاحبت اس قسم کا نہیں ہے کہ کمرہ

۱۰۶۔ مقدمہ حائٹ محشر پیشہ کہ یہ کہا منور اکبر ۱۰۶ کے بموجب مسلم
صادر کیا جس مسئلہ واپس ہوئی جو محشر پیشہ ۱۰۶ کے بموجب صادر کیا
جوزم میں تجویز بقوت جرم صادر کی جس سے کہا جس سے آج کے ۱۰۶ کے بموجب
قرار دیا گیا کہ حائٹ محشر پیشہ کے بلا اختیار عمل کیا تھا اور وہ حکم جو انہوں نے
صادر کیا تھا مسجح کئے جائیکے لائق تھا۔

دوبی بنام ملک منظم کریم، لاجپور (۱۳۸۱ھ) ۵۹۶
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۵۹ دفعات ۳۴۹
مجموعہ قوانین ایکٹ ۴۵ باب ۱۵۹ دفعہ ۵۳ دفعہ ۳۴۹
کی تعبیر حکم زیر دفعہ ۵۶۲ آیات مزید گشتی فوجداری
مستورٹان ۱۰۲۸ دفعہ (۶) کے نسبی مجسٹریٹ درجہ
دوم آیات نمونہ کے خلاف تحقیقات کرینکا مجاز ہوتا ہے

احول قانون فوجداری کا یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ وہ حالت میں
شہادت کی سماعت کی ہو اس امر کا تصدیق کر چکا ہوا ہے کہ آیا لازم کیا
جایا مجرم ہے اور اس سے قاعدہ کی ہر شئی کی تفسیر کی گئی ہے کہ یہ
نیک منظم بنام رام پرشار انڈین کینوولڈ ۲۱ صوفیہ ۸۶ کی تقلید لگتی
دفعہ ۲۴۹ مجرم ضابطہ فوجداری میں آیا ایک مستثنیٰ قائم کیا گیا ہے کہ
زیر دفعہ ۲۶۲ مجرم ضابطہ فوجداری کی نسبت جیسی رو سے نیک منظم کی
تقریر رہا کرینی ہدایت دی گئی ہو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس میں سزا ہے
ص منصف میں وہ لفظ مجموعہ کی دفعہ ۳۴۹ میں استعمال کیا گیا ہے کیونکہ یہ
نہ اس مختلف اقسام میں سے ہیں ہر جی ماعت دفعہ ۵۲ مجرم تعزیرات
میں لگتی ہے شش فوجداری صورت حالت متوسط نمبر ۲۸ (۱) فقرہ (۶) میں یہ
مندرجہ ہے کہ کس مجرم کی تحقیقات ایسے مجرم کو کرنی چاہئے جو شک

ملک منظم بنام بیجان۔ اینڈین لایبرٹ الزابا ۳۴۹ الہ انڈیا
 لایبرٹ الزابا ۳۴۹ (الہ آبار)
 رولہ نام ۳۴۹ شیشا شیشا شیشا شیشا شیشا شیشا شیشا شیشا
 جیوٹ ۳۴۹ شیشا شیشا شیشا شیشا شیشا شیشا شیشا شیشا

اور حیدر کے ذریعہ سے یا اور طور پر حقیقت کا سوال صاف طور پر یہاں ہو
تو جس مذکورہ کہ جائداد کی دایمی کا تعلق ہے عدالت فوجداری کا یہ فیصلہ
ہے کہ وہ مستحکم کو یہ ہدایت کرے کہ اگر وہ خیال کرتا ہے کہ اسکو کوئی جائداد
حاصل ہے تو وہ اسکو عدالت دیوانی سے حاصل کرے

تحت دفعہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری عدالت جوہاری کا اختیار
سماعت اس حکم تک محدود ہے جو وہ تحقیقات کے اختتام پر اس جائداد
کے تصرف کے متعلق صادر کرے جو مقدمہ لگئی ہو اور جو کارروائیاں فوجداری
میں اس کے دور درموجود ہو یہ دوری نہیں ہے کہ وہ عدالت کے قفسہ
میں ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ علیحدہ کیما کے اور اس حکم اس سے کے خریدار
کے رو بروہ صادر ہونا چاہیے جو اپنا غرضین کرنا حق رکھتا ہو۔

کوئی حکم تحت دفعہ ۱۵ تحقیقات کے چہ چہیے کے بعد صادر کیا
گیا ہونا نقص ہے۔

غیر مل بنام ملک منظم کریٹیل لاجری ۲۳ (۱۱۱۱) ۱۳۹۱
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابہ ۱۸۹ دفعہ ۵
جائداد کے تصرف کا حکم اس حکم کو منسوخ کر کے نسبت
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اختیار جو مجسٹریٹ درج اول
نے صادر کیا تھا۔ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ بابہ
۱۸۹ دفعہ ۱۸۔ وہ شخص جو اس مال پر قابض تھا
جو بیع کیا جانے والا تھا۔ آیا مال کو گرو کہہ سکتا ہے۔

واضعان قانون کا مشا دفعہ ۵۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی صورت
میں یہ تھا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سٹیشن پرستہ ماہد اختیار تیری عطا
کیا جائے پس جب انہیں سے کسی کو یہ موقع ملا ہا کہ دفعہ مذکور کے تحت کوئی
اختیار تیری استعمال کریں تو سال انہیں سے کسی عدالت میں داری کیلئے
رجسٹر ہو سکتا ہے اور وہ عدالت جسکو مقدمہ کے تعلق میں اختیار تیری
حاصل ہو گیا ہو اس معاملہ میں کاہرالی کا اختیار رکھتی ہے۔

قفسہ کی ضرورت دفعہ ۱۵ قانون معاہدہ میں تلافی گئی ہے
کا قانونی قفسہ ہوتا ہے اور وہ محض انکی تحویل نہیں ہوتی

سیاگر نام ملک کیسا انڈین لارپورٹ مجسٹریٹ جلد ۴ صفحہ ۴۵۸ سے متا دیا گیا
دراب اس بنام اون انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۹۶۰ سے متا دیا گیا
وہ شخص جسکو مال کا قفسہ منجانب مالک اس غرض سے دیا گیا ہو کہ وہ
موجودہ کر کے طرف سے اور اسکی جاس سے تیار کرے مال پر اس قفسہ کو تیار
ہے جو دفعہ ۱۵ قانون معاہدہ کے مہم میں داخل ہے اور جو اس نے
مال کے متعلق ایسے شخص کے حق میں کیا تھا جو یک نیتی سے عمل کرے جائز تھا
کا ملک لونی بنام مالک کریٹیل لاجری جلد ۶ صفحہ ۱۲۵ آٹیفن لایٹ
بنام ملک منظم کریٹیل لاجری جلد ۶ صفحہ ۱۱۳۵ اٹاٹاٹے چٹی بنام سب
انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۱۰۰ ٹھکانا دادا سے نام چوٹیا لایٹ لارپورٹ
مداس جلد ۲۰ صفحہ ۴۲۴ سے استناد کیا گیا۔

ملک منظم بنام لکایریٹ انڈین لارپورٹ ریگنوں ۱۳۹۱
لاجرل ۲۳ (۱۱۱۱) ۱۳۹۱
(ریگنوں) ۱۳۹۱

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابہ ۱۸۹ دفعہ ۵۲۹
انتقال مقدمہ مجسٹریٹ کا دوسرے اشخاص کے ایسے جرم
کی بابہ تحقیقات کرنا کافی وجہ انتقال مقدمہ ہو سکتی
یہ واقعہ کہ مجسٹریٹ کو کسی شخص کی تحقیقات کر رہا ہو اسی جرم کی بات
دوسرے اشخاص کی تحقیقات کر چکا ہے دوسری عدالت میں انتقال مقدمہ
کیلئے کافی وجہ نہیں ہے۔

دائرہ نام ملک منظم۔ اورہ اور آگرہ لارپورٹ ۹ کریٹیل لاجری
(۱۱۱۱) ۲۳
دفعہ ۵۲۹ مقدمہ کا انتقال شبہ
جو ظہر کے دل میں ہو۔

حوری تجویز کے متعلق دعویٰ کر سکا حق اگر ایک درجہ ترک کر دیا جائے تو اس کے متعلق بھی کسی وقت قبل اس کے کہ لوہم اپنی صفائی پسین کر نہیں صرف ہوا اور عینیں کیا جاسکتا جو کچھ کہ مجموعہ میں قرار دیا گیا ہے یہ ہے کہ اگر ایک مرتبہ وہ موقع کو گزر جائے تو وہ میرا اس استحقاق سے نالودہ ہوتا ہے اسکا مستحق اس نام سے ہے۔ ایل ایلن۔ انڈین لایٹنگ گلائیڈ ۱۳۸

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۹۹ دفعہ ۲۷۹

استغاثہ کی اجازت: مواد جو ضروری ہو نہائی غیر ملکی حقیقات۔ مجسٹریٹ آیا اجازت دے سکتا ہے۔

کسی شخص کے خلاف اعتماد کر سکتا ہے۔ اذیت شخص اس سے نہ پرکائی جائے کہ مناسب۔ الحقیقت یا تحقیقات کے لیے کسی ہمدہ دار کی رائے ہے کہ ایسے شخص کے خلاف کسی جرم کی بابت استغاثہ ہونا چاہیے۔

حب ایک مجسٹریٹ نے کوئی شہادت لکھنے کے لیے اجازت دے کر اس کے لیے بغیر عدالتی طریقہ پر کوئی غلطی یا شخصی تحقیقات کی تھی اور اسکا شہادت لکھ دے کہ اس نے بغیر طعنہ شدہ اور بیضا بلط طریقہ پر یہی کیا تھا اور اسے تحقیقات کی بنا پر مجسٹریٹ نے سخت دفعہ ۲۷۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری لازم کے خلاف استغاثہ کر سکا حکم صادر کیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ مجسٹریٹ کو حکم نہ کر سکا کرنا کوئی اختیار نہ تھا۔

پہلے والی جرمی بنام ملک منظم۔ پٹنہ لاہور ۱۳۰۰ آئی انڈیا رپورٹ ۱۹۲۲ء کریٹل لاہور ۱۳۰۰ پٹنہ ۱۳۰۰

دفعہ ۲۷۹۔ استغاثہ کا حکم تجویز

تجربہ جرم کا مناسب طور پر قرین قیاس ہوتا۔

کوئی حکم سخت دفعہ ۲۷۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر ہونا چاہیے

بجز اس کے کہ تجویز ثبوت جرم کا صادر کیا جانا مناسب ہے قرین قیاس ہو۔

جاوہر نندن سنگھ بنام ملک منظم انڈین کینسر ہلڈم صفحہ ۱۱ کی تصدیق لکھی۔

جودہری منڈار نام ملک منظم۔ کریٹل لاہور ۱۳۰۰

۱۱۳۷

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۹۹ دفعہ ۲۸۱

مجموعہ تعزیرات ایکٹ ۳۵ باب ۱۹۹ دفعہ ۲۲۸۔

تحقیق عدالت۔ بیان لازم کا نہ لکھا جانا نا اجازی الفاظ اگر کوئی مندرجہ دفعہ ۲۸۱ کا مفہوم۔

کسی شخص کو تحقیق عدالت میں جو ایک فوجداری جرم ہے نہ لایا نہیں دیا جاسکتا۔ تا وقتکہ بعض جرم منسوب نہ بیان کیا جائے اور اسکو اسکی جواہری کا موقع نہ دیا جائے۔

بسطا ایدورڈ ٹیمپسن پلاڈا ریوی کوٹل باب ۱۹۹ دفعہ ۲۸۱

صفحہ ۱۰۶۔

شینونگ کیو نام انک کا ایک انڈین کینسر ہلڈم صفحہ ۵۳۹ کی تصدیق کی گئی۔

الفاظ بیان لازم اگر کوئی جرم مندرجہ دفعہ ۲۸۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا مفہوم ہے کہ عدالت لازم کو مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ کوئی بیان نہ دے لکھائے لیکن اس کے یہ معنی ہیں کہ عدالت اسکو موقع دے دے کہ وہ کوئی بیان دے سکے۔

تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۲۷۹ مجموعہ تعزیرات ہلالہ کو موقع دے ہوئے وہ حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری بیان دے نا چاہتا ہے

کرشنا چندر ایہو یک بنام ملک منظم۔ کلکتہ لاہور ۱۳۰۰ آئی انڈیا رپورٹ کلکتہ ۱۹۲۲ء کریٹل لاہور ۱۳۰۰ (کلکتہ) ۱۳۰۰

دفعہ ۵۱۶۔ عدالت کا اختیار سخت۔

وایسی کا حکم کب صادر کیا جاسکتا ہے خریدار نیک

غیت جو قابض ہو۔ جارہ کار۔

حب ال سرورہ کسی شخص کی مالیت کے قبضہ میں منتقل ہوا ہوا دیکھ لکھی

<p>کرنی داس امدادی بنام سہاسن علی شیخ (کلکتہ) ۱۲۳۰</p> <p>مرافعہ ثانی امر واقعاتی یا قانونی۔ دیکھو پلیڈنگ۔ ۳۰۹</p> <p>تجویر حوان قیاسات پر مبنی جو جو تادیبات کی بنا پر قائم کئے گئے ہوں آیا تجویر واقعاتی ہے۔</p> <p>کوئی تجویر حوان قیاسات پر مبنی جو جو تادیبی شہادت کی بنا پر قائم کئے جاسکتے ہوں تجویر واقعاتی ہے اور مرافعہ ثانی میں اس میں اندازی نہیں کیا جاسکتی۔</p> <p>لیجس لال نام کنہیا لال اڈین لاہورٹ کلکتہ جل ۲۲ صفحہ ۶۰۹ کی تقلید کلکتہ۔</p> <p>بندیشی یا بندے سام شہادت یا بندے (اور دہ) ۱۰۷۸</p> <p>تجویر قصہ مخالفہ تجویر واقعاتی ہے یا قانونی دیکھو پلیڈنگ۔ ۶۸</p> <p>تجویر واقعاتی۔ غلط نتیجہ جو واقعات سے اخذ کیا گیا ہو۔</p> <p>امہ جو قبول۔ کئے جانے والے دہ سے ماہل ہو۔</p> <p>مرافعہ ثانی میں انکورت کا یہ مرصہ نہیں ہے کہ وہ اس شہادت کی اہمیت ظاہر کرے حیرت عدالت ماتحت مراد لے لیا گیا اور نہ واقعات سے ایک غلط نقطہ اخذ کرے کیونکہ عدالت مرافعہ ثانی میں کسی تجویر واقعاتی میں دست اندازی کر چکی ہوتی ہے</p> <p>یہ تجویر کہ کوئی ہمہ الفسان کے قتل کو موجب کیما سے قبول نہ کئے جائیں دہ سے ناکمل تھا ایک تجویر واقعاتی ہے اور مرافعہ ثانی میں اس میں دست اندازی نہیں کیا جاسکتی</p> <p>ماہو نام رام دیال۔ اور دہ آگرہ لاہورٹ جیم</p> <p>(اور دہ) ۱۰۸۹</p> <p>تجویر واقعاتی۔ نتیجہ جو واقعات سے اخذ کیا گیا ہو۔</p> <p>جب کوئی عدالت مرافعہ اولیٰ کسی مقدمہ کے واقعات سے یہ نتیجہ اخذ</p>	<p>ماتحت میں مرافعہ علیہ لے اسناد کیا ہو اگر کوئی ذہن لادہ معقول مردی دتا۔ یا دتا کے لیے کرائے سے قاصر ہے تو عدالت ان کے طے کئے جاسے</p> <p>یلاہ مقدمہ کرطوی بنہیہ کر سکتی۔</p> <p>کرتار سنگہ بنام لاہہ سنگہ لاہور جیم ۱۹۰۵ آل انڈیا رپورٹ لاہور ۱۹۱۵ (لاہور) ۹۱۱</p> <p>مرافعہ اولیٰ جدید نتیجہ جو مرافعہ میں قائم کی گئی ہو۔ ہتھرس</p> <p>ہ فرقی تانی کی کجنام سے نہ کیا گیا ہو اور اس کا اثر۔</p> <p>دیکھو قبضہ۔ مثلاً لکھنؤ۔</p> <p>۳۳۵</p> <p>درخواست متقاضی ڈگری کی طرف کے اخراج کے خلاف</p> <p>مرافعہ۔ بطور اخراج کی نقل داخل کرنے سے قاصر رہنا۔</p> <p>مرافعہ اور اسکا جواز۔</p> <p>اس مرافعہ میں جو حکم آخر کی ناراضی سے درج کیا گیا ہو کسی دہ سے درج است مسیح آخری کی طرف اسوج سے حاصل کی گئی ہو کہ حکم مشروط کی</p> <p>ہمیں کردہ ماس کی مطوری دینی تھی قبیل نہیں کی گئی تھی۔ مرافعہ پر لانا</p> <p>ہے کہ ایک نقل حکم اخراج منہ نقل حکم مشروط داخل کرے بہر حال ایسا کرنا</p> <p>میں اسکا تصور ایک اصطلاحی نقص ہے اور اس کی بنا پر مرافعہ ناقابل</p> <p>اعتدال نہیں ہو جاتا۔</p> <p>۱۱۵</p> <p>اندسنگہ نام گریاں سنگہ (اور دہ)</p> <p>کا قال بذریعہ ہونا۔ اپیل جج کا حکم جس کی رو سے</p> <p>سی مرافعہ کے سقوط کے حکم کو منسوخ کیا گیا ہو۔ قانون</p> <p>مزارعان بنگال ایکٹ ۸ باب ۲۸۸۵ دفعات ۱۰۵</p> <p>۱۰۹ (الف)</p> <p>اپیل جج کے اس حکم کی ناراضی سے اپیل کرنا جس کو دیکھا ہے</p> <p>حکمی رو سے اس مرافعہ کے سقوط کے حکم کو منسوخ کیا گیا ہو جو ان کے برابر</p> <p>متاثر تھا اور جو دفعہ ۵ قانون مزارعان بنگال کے پیدا ہوتا تھا۔</p>
--	--

قرار دیا گیا کہ مقررہ کے حالات کے لحاظ سے اسامیوں کی جانب سے قبولیت پر دستخط کئے جائیں۔ یہ کسی ایسے قیاس کی تردید ہوتی ہے جو ان کے یہ جہات کی استمراری نوعیت کے متعلق پیدا ہوتا تھا۔

وجہ یہ کہ اس کا شی داس بنام سرور رینر داس بھگوند اسس بمبئی لاپورٹ ۱۹۲۳ء ال اینڈ اریورٹ بمبئی ۱۹۲۳ء (بمبئی) ۳۸۹ مجموعہ مالگنداری اراضی بمبئی ایکٹ ۵ باب ۱۸ دفعہ ۲۰۲۔ دیکھو قانون اختیار سماعت ال بمبئی ایکٹ ۱۰ باب ۱۸ دفعہ ۱۱۔

۲۹۱ مرافقہ۔ اعتراض جو اس دستاویز کی نسبت کیا گیا ہو جو عدالت میں قبول کیا گیا ہو آیا منظور کیا جاسکتا ہے۔ مرافقہ میں ان دستاویزات کے متلا مد سولات کے جوابات کے حوالہ سے استدلالی میں بلا اعتراض کے قبول کئے گئے ہوں قابل ادخال شہادت ہو سکتے متعلق اعتراض کرنا بعد از وقت ہے۔

تسلیم دی بلکہ بنام صاحب وزیر ہند اٹلی لاپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۵۹ کی نقل کی گئی۔

۲۴۹ رام چند بنام بک آف ایر اینڈ یلڈرڈ رول دلاہور ۲۴۹ بخلاف ڈگری مشرقی کہ بعض دیگر دلاہور کو فرق نہ بنایا اثر۔ دیکھو مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۸ دفعہ ۱۹ آرڈر ۲۲ رول ۱۱۰۔

۱۹ اولیٰ۔ دستاویزات کی طباعت۔ عملدرآمد۔ طباعت کیلئے التوا آیا منظور کیا جاسکتا ہے۔

مرامد اولیٰ میں مثل کی طباعت کے متعلق ہائیکورٹ لاہور کا یہ عملدرآمد ہے کہ شہادت لسان الایف کے خرچہ سے طبع کیا جاتی ہے اور دستاویزات اس فرق کی جانب سے طبع کیا جاتی ہیں جسے انہی ضرورت ہو۔

یہ مرافقہ کا فرض نہیں ہے کہ ان دستاویزات کو طبع کر کے جنہر عدالت

محکمہ سٹیک کو اس کے عہدہ کے متعدد ورائس کی اسکاہ پی سی کثیر التعداد غیر عدالتی ورائس احکام دینے ہوتے ہیں اور اس کے انتظامی ورائس کی انکاہ پی سی وہ اس طرح عمل کو بے پر مجبور ہو سکتا ہے جس سے طرم کے دل میں یہ مشورہ پیدا ہوگا کہ جب محکمہ سٹیک کسی خاص معاملہ پر عدالتی طور پر تحقیقات کر لیں تو یہ کیا ہے کہ اس کے حق میں انصاف کیا جائیگا ایسی صورت میں یہ اسباب ہے کہ عدالتی تحقیقات کسی دوسرے محکمہ سٹیک کیا جاسکتے تھے۔

محمد یونس خاں بنام گلہ باد اور اور اگر لاپورٹ ۱۹۲۳ء ال اینڈ اریورٹ اور ۱۹۲۳ء کریمیل لاجرٹل ۱۹۲۳ء (۵۱۰) ۹۵۰ مجموعہ مالگنداری اراضی بمبئی ایکٹ ۵ باب ۱۸ دفعہ ۸۲ آسامی جو عرصہ دراز تک قابض ہو۔ پٹہ استمراری کا قیاس۔ آسامی کی جانب سے قبولیت پر دستخط کیا جانا اور اس کا اثر۔

محض اس امر سے کہ ایٹھ پٹہ کے درمیان کوئی اسامی زمیندار کے حق میں کسی قبولیت پر دستخط کرے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ مراحتا کسی سالانہ پٹہ کی بات ایک معاہدہ ہے لازمی طور پر اس قیاس کی تردید نہیں ہوتی کہ پٹہ ایک استمراری پٹہ ہے جبکہ یہ ثابت کیا جائے کہ اسامی اراضی پر مستعد عرصہ دراز سے قابض ہے کہ پٹہ کا آغاز دریافت نہیں کیا جاسکتا لیکن اس قسم کا ہر مقدمہ مکلفاً ہو داس کے واقعات پر مبنی ہونا چاہئے اور اسامی کو جو بحیثیت ایک اسامی استمراری کے قابض ہونا بیان کرے ان واقعات کو ثابت کرنا چاہئے جنکی بنا پر وہ دفعہ ۸۲ مجموعہ مالگنداری اراضی بمبئی کے قیاس کا مستحق ہوگا لیکن زمیندار کی جانب سے ایک قبولیت میں کر کے اسکی تردید ہو سکتی ہے پھر قبولیت کا اثر اسامی کی مزید شہادت کے ذریعہ سے زائل ہو سکتا ہے جب کسی شخص نے یہ حیثیت عدالتی خریدار کے قبضہ حاصل کر کے اراضیات موضع میں اپنا حق قائم کر لیا معصم ارادہ کیا ہو اور اسامیوں سے قبولیت حاصل کی ہوں تو

رہے اور شہر ۱۰ ام چکر پوری ہوش کلکتہ لاہور ۱۲۹۶ کلکتہ
 دیکھی ہوئی ۱۲۹۶ (کلکتہ)
 واجب العرض کی تہذیب حق شفعہ کی شرط۔ خارجی امور کا
 ہی داخل کیا جانا۔ رواج کا اندراج۔ قیاس۔ حق
 شفعہ۔ مرہونہ جائیداد کا انتقال۔ بدلہ جو درہن کے
 مساوی تھا۔ معاملہ آیا بیع اور قابل لغا حق شفعہ
 ہوتا ہے۔

اگر کسی واحد العرض میں ایسے امور درج ہوں جن کے متعلق کسی رواج
 کا ہونا ممکن نہ تھا تو یہ معمولی قیاس کہ واجب العرض رواج کا جبر ہوتا
 تھا۔ لائق تہذیب۔

فضل حسین نام محمد رفیع اندر برکسر جنہ ۱۳۰۶ بم ۲۶ ص ۶۰
 ملی سکہ بنام محمد شہارادہ تہذیب ۱۰ ص ۲۰۰ ص ۱۰ ص ۱۰ ص ۱۰ ص ۱۰
 لیکر اگر کسی واجب العرض میں حق شفعہ کے کر کے حادہ یہ ۱۰ ص ۱۰
 کا حوالہ دیا گیا ہو سلا داتا کا طریقہ بشوہر کی وفات سے بعد اس میں یہ
 کا اختیار اس طریقہ کا بیان پس طریقہ یہ حادہ اس وقت متعلق تھی
 ہے جب متوفی شریک حصہ دار لے دو بیوگان کو چھوڑا ہو اور بیویں اور
 لڑکوں کی ولایت سے محرومی یعنی ایسے معاملات جو کہ بالعموم راجحات
 نہوں مگر راجحات کے امور ہو سکتے ہوں تو یہ ہیں کہا جاسکتا کہ واجب
 لازمی طور پر رواج کا جبر نہیں ہے۔

اگر کسی جائیداد کے انتقال کا بدلہ جائیداد پر کسی جس مقدم کو ادا
 کرنے کیلئے ہی کافی ہو جبکہ تاج بیع پر رہن کی ذاتی ذمہ داری زیادہ
 ہو اور جائیداد کی بازاری قیمت بدلہ کی مقدار سے زیادہ ہو تو یہ ہیں
 کہا جاسکتا کہ انتقال بیع کی حد تک نہیں پہنچا اس بنا پر کہ بائع اس کے
 بموجب کچھ نہیں پاتا کیونکہ وہ رہن کے تحت اپنی ذمہ داری سے
 سبکدوش ہوتا ہے ایسا معاملہ یہ ہوتا ہے اور اس کے متعلق حق شفعہ

دوسرے کے مقابلہ میں روئے کر لگی اسلئے
 ل جائیداد کا کوئی قاعدہ نہیں ہے اس
 سوال کا تصفیہ نہیں ہوتا بہت زیادہ قدر
 لے پیش کیا جاسکتا ہے۔

ایک معقول بدنامی ہوگی اگر عدالت اس
 میں غریب اور پوچھو ملا امتیاز خریدار ایک نیت
 سکول کو متعلق کر کے بحال رکھے۔

یہ اطلاع کی جو ابھی کا خدا اس بنا پر
 یہ سوال خاص طریقہ سے طے ہو گیا یا امور تہذیب
 یا نقص کی اصلاح اگر ضرورت ہو تو اسطرح
 کی تہذیب کے کو خطائے تہذیب دلائل کیا جائے

جو ابھی بعض اوقات قبول کی گئی ہے جب اس کے
 کا خدا نہیں کہا گیا ہو اور وہ بینہ واقعات سے شریک

عدالتی فیادات سے پر فریاد طریق میں لائے گئے
 کو جائز حقیقت حاصل نہ ہوگی جو یہ بتی سے اور بلا اطلاع
 کرتا ہے واقعہ عدالت کو کامیاب نہ کہ ماہر دہو کہ دیا گیا
 خط سے جو شہر کی ایک نئی کتنی یہ مختلف حالات میں

لیکن تمام مقدمات میں یہ ثابت
 تھا اور انکے آپ کی اطلاع نہ

ماہر محرم صحت
 بت کی گئی ہے جنگ

رضہ ہے لیکن اس
 بت کی بجائے حرم

بت کی بجائے حرم

بت کی بجائے حرم

کر سکے۔ مدعو کے کا بدلہ کسی مفصلہ نامہ قابلِ راضی نامہ سے دست برداری
ہی ہو جائے۔ رٹ مرقعہ ثانی میں اس نتیجہ کی صحت پر اعتراض نہیں کر سکتی
مسٹر آر ایس میون بنام شیو لالامیس (پٹنہ) ۱۱۲۱
مراقعہ ثانی۔ جو رید امر آپیش کیا جاسکتا ہے۔
یہ رٹ جس میں عدالت واقعاتی شال ہوں مراقعہ ثانی میں پیش کیا
راگھویر شارد نام صاحب واریرین۔ اورہ لاجرٹ ۹۹ آل انڈیا
ریورٹ اورہ ۱۹۲۳ (۵۱۹) ۵۹۰
حکم واپسی مقدمہ کا نمونہ۔ دیکھو مجموعہ ضابطہ دیرانی
ایکٹ ۵۱۲۳۔ ۲۱۰۲۵۔ ۵۲۳
شہادت کے قابلِ ادخال ہو نہیں سکتی۔
عدالت مراقعہ تحت کے فیصلہ کا نقص شہادت کے قابلِ ادخال
ہو نہیں سکتی کی وجہ سے ہو تو اسکی تجاوز پر مراقعہ ثانی میں اعتراض کیا جاسکتا ہے۔
تاما کارگوش بنام کارن چندر سنگھ کلکتہ لاجرٹ ۹۹ آل
انڈیا ریورٹ کلکتہ ۱۹۲۳ (کلکتہ) ۵۰۹
اکادمہ حقوق کی دست کے متعلق تجویز۔ تجویز واقعاتی۔
لیڈنگ۔ عدالت کا فرض ہے۔ کتاب کی غلطی تصحیح
کے متعلق ایجوکٹ کا اختیار۔
اس غیر مشقولہ جہان میں جو بیگنی تھی کسی باغ کے مالک کے حقوق
کی حد کے متعلق تجویز حتم شہادت پر نظر ثانی کر نیے بعد گئی تھی ایک ال
واقعاتی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس پر مراقعہ ثانی میں اعتراض نہیں کیا جاسکتا
عدالت استدانی کا فرض اس سے زیادہ نہیں ہوتا کہ زمین کی پٹنگ
اور ان واقعات پر جو اس کے روبرو پیش کئے گئے تھے اور جس کے متعلق نتیجہ
قائم کیگئی تھیں مقدمہ کی تحقیقات کرے نہ کہ مدعی کے دعوے کے متعلق ایسے
کسی عدالت کی پیش بینی کرے اور اسکا جواب دے جو ممکن ہے کہ مراقعہ ثانی
کی نوبت پر پیش کیا جائے۔

جب کسی دعوے کی تحقیقات کسی خاص شایر کیجائے تو اس فیصلہ
پر جو اند کیا گیا تھا مراقعہ ثانی میں اس عدالت کے لحاظ سے دست اندازی
نہ کی جائے چاہے جو مدعی علیہ نے ماتحت عدالتوں میں صرف پیش ہی نہیں
کیا تھا بلکہ جو اس دلیل کے خلاف اور ناقص ہو جو مدعی علیہ نے احتیاطاً
جب کسی ایجوکٹ کو کسی معاملہ کے متعلق عدالت مراقعہ کی حیثیت سے
اختیار سماعت حاصل ہو تو اسکو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ کسی کی نسبت کسی
کتابت کی غلطی کی تصحیح کرے
اقبال حیدر حاکم بنام مسماہ دسی فاطمہ بی بی۔ انڈین لاجرٹ
الہ آباد ۱۳۳۶ آل انڈیا ریورٹ آل انڈیا ۱۹۲۳ (الہ آباد) ۱۳۳۶
معافی یافتہ۔ شرکت کا ثابت ہونا۔ بیان آیا قابل
ادخال شہادتنا ہے۔
کسی معافی یافتہ کا بیان جب نسبت یہ ثابت ہو کہ اس نے جرم
میں شرکت کی تھی لازم کے خلاف قابلِ ادخال شہادت نہیں ہے۔
سنت رام بنام ملک منظم اورہ اور آگرہ لاجرٹ ۹۹ کرینٹ
لاجرٹ ۹۹ (اورہ) ۵۲۲
معاملہ۔ خلاف ورزی معاہدہ از دولہ۔ عہد معنوی۔
رجو آیا حاصل کیا جاسکتا ہے۔
کسی طرف ورزی معاہدہ از دولہ کے ہر جہ کی مالش میں ممکن ہے
کہ عہدہ سچ ہو لیکن مقدمہ کے حالات سے ایسا عہد معنوی قیاس
کیا جاسکتا ہو۔
ملک تھوہ تھے بنام انڈیون۔ آل انڈیا ریورٹ رنجون ۱۹۲۳
(رنجون) ۱۵۱
خلاف ورزی۔ ہرجہ۔ ایفا کا عدم امکان قانون
معاہدہ ایکٹ ۹۱۲۳۔ ۵۶
مدعی علیہ نے مدعیوں کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ وہ انکو اپنی خبر سے

یہ جو روح کی نسبت کی سراج کے پیدا ہونے

دی پر شاد۔ الہ آباد لائبریری ۲۱/۵ آل انڈیا رپورٹ
اورہ کینسر ۲۶ مدراس لائبریری ۳۵/۵ انڈین لائبریری
برلن ۳۶ مدراس لائبریری ۳۲/۵ اورہ اور آگرہ لائبریری

(پہرے پوری کوئل) ۵۹۷

اس کی ڈگری۔ واصلات کی تردید یا ترک۔
اس کی شخصیت کے کیلئے مقرر کیا گیا ہو۔
اس کی مراد نہ کیشنر کا ذکر حکم کی صحت پر
نہ لفظ۔ مرقعہ جو قطعی ڈگری کی ناراضی سے
بگڑائی جو درمیان کی حکم کی ناراضی سے

یہی ہو۔
اس کی ڈگری واصلات کے تحت کی تردید کیجئے مدراس حکم
اس کی رد میں واصلات کے تحت کیجئے کوئی مرقعہ پیش نہ کیا جائے
یہ ڈگری صاف کہنے جانی کی نسبت پر کر پیش نہیں کیا سکتا
اس کی ڈگری واصلات کی صراحت غلطی سے ترک کیجی ہو تو
بیا جاسکتا کہ قطعی ڈگری صاف کہنے جانی کے اس سوال کا قطعی

ہنا
اس کی سام احمد سارو تہران لائبریری کینسر جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۷ پر شکیلا
نہ نیک مینی غلطی واصلات کی صراحت ترک کیجی ہو
یہی ہوتا ہے قاعدہ منی یہ عہدہ جو اس کے تقرر کا حکم
عہدہ پر نہیں ہے کہ ہر شخص کیلئے ہے مرقعہ قطعی ڈگری کی ناراضی
پر کیا جائے کہ وہ بے ایمان
جہاں ممکن ہو ان شاد و تہران لائبریری کینسر جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۷ پر شکیلا
انہوں نے بیگناہ چھوڑا۔ لائبریری مدراس لائبریری ۳۱/۵

مدراس دیکل ڈسٹرکٹ ۱۹۱۲ (مدراس) ۱۰۶۹

وصیتنامہ کی تفسیر محض حق حیات کا پیدا کیا جائے
کیا بقیہ حصہ لٹری رہ سکتا ہے۔ توریث حصہ بقیہ کس طرح
عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ دہرم شاستر۔ ہنر شکیلا
باب۔ بیٹے کی ذمہ داری۔ آیا قرضہ خلاف اخلاق تھا۔
بارہوت۔ نالش بمقابلہ منتظم۔ خاندان شترکہ تپاس۔

جب رہائے وصیتنامہ کوئی حق حیات پیدا کیا گیا ہو تو بقیہ حصہ قوت
معرض انتظام نہیں دیکھا بلکہ مجرد وفات حوی کی شخص کو حاصل ہو گا۔
جو تندرست و موہن ٹیکور نام کنندہ و موہن ٹیکور ویکلی پورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۷
کی وضاحت کیجی

جگموہن داس نام سرنگھ داس انڈین لائبریری کینسر جلد ۱۵ صفحہ ۵۲
نارک ایشر رائے بنام کوٹھی کریش رائے انڈین لائبریری کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۲
میر کئے گئے۔

ہندو بیٹا اس ڈگری کی ذمہ داری سے محفوظ نہیں رہ سکتا جو مرنے کے
باب اور کرائے خاندان شترکہ کے مطابق اس حال کی ہو چکا کہ ثابت ذکر
کہ قرضہ خلاف اخلاق یا ناجائز اخراجات کیلئے یہی تہا خواہ ڈگری کی قطع
جو گئی ہو یا نہیں۔

ناموٹی بابو دست نام موہن انڈین لائبریری کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۱
بھاگت پرنارنگ نام گہا کو انڈین لائبریری کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۷ پر شکیلا
بنام گاہ چند انڈین لائبریری کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۲ پر شکیلا لال نام ہامیر
انڈین کینسر جلد ۹ صفحہ ۱۰۵ پر شکیلا رام نام جادو کو انڈین کینسر جلد ۲۴
صفحہ ۵۰۵ پر شکیلا رام چندا بنام محبوب سنگھ انڈین کینسر جلد ۳۹ صفحہ ۲۸
کا حال دیا گیا:

ایک ہندو نے ایک وصیت نامہ کی میں کی جس کی رو سے وہ ہندو وصیت
کئے ایک اپنی زوجہ کو اور دو لڑکے چھ کپہ دیوں میں حیات اور بلا اختیار

نہ لکھا جاسکتا ہے۔

الامہ جند بنام ججہ انڈین لارڈز آف آف ایڈمڈریٹ
آف آف ایڈمڈریٹ (۱۹۱۲ء) (۱۹۱۲ء) ۲۵۱

واجب العرض کی تعبیر حق شفعہ کے متعلق کاغذات حقوق
رولج یا معاہدہ۔ قیاس۔ غیر روایتی معاملات کے
ادخال کا اثر۔

حق شفعہ کے متعلق واجب العرض میں اندراج رولج کے وجود کی اچھی
یاد دہی انگریزی شہادت ہوتا ہے۔ اس کے کہ خود واجب العرض میں کوئی دہلی
شہادت یا کوئی دوسری شہادت یا حالات اس کی تردید کیلئے موجود ہوں۔
جب واجب العرض کے اس فقرہ میں جو شفعہ کا حوالہ دیا گیا ہو مسترد
دیگر معاملات کا یہی حوالہ دیا جائے جو بطور مکن رولج کے معاملات نہیں ہو سکتے
تو قیاس کی تردید ہو جاتی ہے۔

نفس میں نام محمد شریف انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۴ سوریج بالی
منگہ نام محمد نصیر انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰ کی تقلید کی گئی۔

بہ کسی واجب العرض کے اس فقرہ میں جس میں حق شفعہ کا امداد ہو
دوسرے معاملات کے منجملہ یہ بیان رولج ہو کہ کوئی لاولد شریک حصہ دار
اپنی جائداد کو کسی غیر مستحق کے حق میں نہ کر سکیگا اور یہ کہ اگر ایسا کوئی انتقال
عمل میں آئے تو شریک حصہ دار کی وفات پر اس کے ورثائے قانونی جائداد
کے الگ ہوں گے۔

قرار دیا گیا کہ اس قیاس کی جبر بطور معمولی واجب العرض میں حق شفعہ
کے اندراج سے پیدا ہوتا ہے کافی طور پر تردید ہو گئی ہے اور یہ کہ خود اس
فقرہ میں داخلی شہادت یہ ثابت کرنے کیلئے بھی کہ جو اندراجات اس میں تھے
وہ کہ اندراجات بالکل دتے

کونین منگہ بنام مارے منگہ۔ آف آف ایڈمڈریٹ
آف آف ایڈمڈریٹ (۱۹۱۲ء) (۱۹۱۲ء) ۲۲۹

واجب العرض کی تعبیر رولج کا امداد
اندراج اور اس کا اثر قیاس
کی تیار ایڈمڈریٹ۔

جب کسی جب العرض میں جیسے کی رولج
گیا ہو تو وہ حوالہ دیا ہو موجود ہوں نہیں ہے چنانچہ
متعلق ہو سکتے تھے نہ یقین کی مابین کیا گیا ہو
نہ ہو سکتا ہو تو یہ خیال کرنا چاہئے کہ کل واجب العرض
کا ایک انداز نہیں ہے۔

سوریج کی منگہ نام محمد ناصر انڈین کیسز جلد
جب کوئی تقسیم لکھی ہو تو کل اس کے
جدید کاغذات حقوق تیار کرے۔

ولتین منگہ بنام کانکاس منگہ انڈین لارڈز آف
کی تقلید کی گئی۔

سیتا رام تیواری بنام فوجہ دارائے انڈین
(۱۹۱۲ء) (۱۹۱۲ء) ۲۵۱

کی تعبیر رولج کا ثبوت۔

عہدہ دارانہ بندوبست کہ واجب العرض میں
میں ان فرائض کو انجام دینا چاہئے چنانچہ ۱۹۱۲ء۔
دیہی ہے ان میں سے ایک فقرہ یہ ہے کہ

طوریہ کہ عہدہ دار بندوبست
میں رہے ہوں چاہئیں یا

عہدہ دار بندوبست
کے قلعہ نہ کریں اسکو غلط

کا بیان یہ ہے کہ واجب العرض میں
ہی یہی شہادت ہوتا ہے جو اس

زیادہ مقدار ہیا کر دیکھ اور ایک کوئلہ کی
 ۱۱ ماٹیاں اس جہاں سے کہ ضروری کوئلہ
 اپنے ریلوے واگنوں کی فراہمی کوئلہ
 کی بازاروں کی ضروریات تک محدود کیا
 گئے۔ یہ مدعیاں نے جو استعمال کرنے والے
 لی استعمال کر نیوے کے حق میں ایک خاص
 نوٹ لکھ کر اس کے حکم سے بجائیں لکھیں اور اس
 معاہدہ اسکو اس کوئلہ کے ہیا کرنے کیلئے ہیں
 و میوالات ہندی علیہم کوئلہ کی کال مقدار
 رہے اور منوالات لکھنے انکے خلاف ہرجہ کا
 عہدہ قیمت اور بازاری قیمت کے مابین
 اس امر پر رد کیا گیا تھا کہ معاہدہ کی نیس
 کے فیوڈ کی وجہ سے مدی علیہم مدعیاں کیلئے
 اگنوں کی فراہمی حاصل نہیں کر سکتے تھے جو
 اس صورت چونکہ مدعیاں کوئلہ پہلے بازار
 انکو کوئی ہرجہ برداشت کرنا نہیں
 چاہتے تھے اور مقامی بازار میں اس کو

نہ دیا جائے کہ وہ مدعیاں کو اپنے
 قریبی بازار میں فروخت
 کر سکتے تھے لہذا معاہدہ
 ناممکن یا دریافت کے سخت تھے جہاں
 تمام دیوان چند امید لکھیں۔ آل

انڈیا ریپورٹ ریپری کی کونسل ۱۹۱۲ء بمبئی لارپورٹ ۲۵، اس ویکی ہٹس
 ۲۳ کلکتہ ویکی ہٹس ۲۴ انڈین لارپورٹ بمبئی ۲۴ مدراس لارپورٹ
 ۲۵ مدراس لارپورٹ ۲۶ (پریوی کونسل) ۵۲۶
 مشترکہ ہندوستان دان۔ شرکت۔ قیاس قانون معاہدہ
 ایکٹ ۹ بابہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۱۰۵۳۔

ایک شرکت کی صورت میں ہوا ایک مشترکہ ہندوستان کے اراکین کے
 مابین جاری ہوئے قرار داد کہ شرکت کسی ایک زمین کی وفات کی وجہ سے
 فسخ نہ ہوگی مگر قیاس کی جانی چاہیے۔
 لالہ فقیر جید بنام ناگرام (الہ آباد) ۹۵۸
 متحدہ سابعہ کا مفہوم۔ دیکھو مجموعہ ضابطہ دیوانہ ایکٹ
 ۵ بابہ ۱۹۰۲ء دفعہ ۱۱
 ۷۸۶

ملیہ رتار وارڈ۔ کانم حوکر نارون نے عطا کیا تھا۔ اندراون
 آیا الفکا کے مجاز ہوتے ہیں۔ سازش نقصان۔
 ملیہ رتار وارڈ کے اندراون اس کے مستحق ہونے میں کہ وہ اس کانم
 کے الفکا کیلئے حوکر کے کرناون نے عطا کیا تھا خاص حالات کے ثابت
 ہونے پر دعوے کریں مثلاً کرناون اور کانم کے مابین سازش ہوئی
 تھی یا کانم کے جاری رکھنے سے تار وارڈ کی غرض کو نقصان پہنچا تھا۔
 سنڈوہ ٹیل چین بنام پونٹن پورڈل رائو انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ
 ۵۸۵ ادنیٰ کال تہا تہ بنام چاری چا ہے پائیکل انڈین کیسز جلد ۵
 صفحہ ۶ میز کئے گئے۔

کتا تہا پارکم پونٹن لہو لینہ اما بنام اندراون جیہا رمارپس ہیر
 مدراس ویکی ہٹس ۱۹۱۲ء آل انڈیا ریپورٹ اس ۱۹۱۲ء
 (مدراس) ۱۳۶۳
 متنازع کے معنی۔ دیکھو قانون مجلس صفائی ایکٹ ۲
 بابہ ۱۹۱۲ء دفعہ ۱۶۔
 ۲۵۲

انتقال کے اور بلا کسی ہدایت تدریت حجت کے تھے بیٹے نے خاص ہو گئے بعض
 زمین نامہ جات تکمیل کر دیے اور زمین نے بالآخر ڈگری نیلام جائداد حاصل کی
 مدعی سپر راجس نے اس امر کے استقرار کیلئے نالش کی جائداد امرائی ڈگری
 زمین قابل نیلام نہیں ہے۔

قراردیالیا (۱۱) کہ اگر روئے وصیت نامہ موصی کی بیوہ کے انتقال پر مٹا
 حق زمین حیا کی کفالت ہوا اور یہ حق زمین حیا کی قابض سے مگر حکم کا وہ حیثیت
 وارث قانونی مستحق تھا وارث ہوا اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جائداد متاخرہ کا مالک
 مالک ہو گیا

(۲۱) مدعی اسکو مات نہیں کر سکا کہ زمین خلاف اخلاق یا نامائے
 اغراض کیلئے حاصل کیا گیا تھا اسلئے نالش قابل اخراج ہے
 جب کوئی نالش کسی غنیمت خاندان مشترکہ کے مقابلہ میں رجوع کی جائے
 تو قیاس یہ ہوگا کہ اسپر نالش قائم مقامی کی حیثیت سے لگتی ہے۔

محکمہ قی پر متا و بنام کالورام انڈین کیئر جلد ۱۰ صفحہ ۳۱ و ۳۲ سر جو ریشا
 بنام گلاب چند انڈین لارڈ پورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۲، بر صفحہ ۲۴ کا حوالہ دیا گیا
 روپ کشور نام کہنیا لال۔ اور لا جریٹ ۱۱۱۱ اور کیر ۲۶

(۱۰۵۰) ۳۸

وصیت نامہ نامہ کی تعبیر اس کے واسطے ہے جو کسی ایسے ہندو
 کی جانب سے کیا گیا ہو جس نے دو بیٹے چھوڑے ہوں نصف
 حصہ جو پہلے بہائی کی جانب ہے کسی خاص مہربان دوسرے
 کو دیا جائیگا ہوا۔ و متا و زنا انتقال آیا ہو رہی ہے۔

قانون وارث ایکٹ ۱۸۶۵ء دفعہ ۱۱۸ کا اطلاق

ایک ہندو کے وصیت نامہ میں یہ صراحت تھی کہ موصی کے دو بیٹوں میں سے
 ایک مٹا جائے اور وہ بیوہ کو اس مہربان دے جبکہ موصی الذکر اپنی اصلاح
 کرے اور اچھے بہائی کے ساتھ اتفاق سے دے دے اور اس بہائی موصی کی وفات
 بعد دو یا تین سال تک پہلے بہائی کے ساتھ رہا ہو اور اتفاق سے رہا

اور اس نے جائداد کا اٹیا نصف حصہ منتقل کیا اور
 کی ایک مالک جس نے اسے پہلے بہائی کو
 کیا ہوا جو اسے بھی یہ کہ سنا گیا تھا کہ منتقل

جائداد پہلے بہائی کی و متا و زنا انتقال کے بغیر دو
 قرار دیا گیا کہ اسے ہندو کے وصیت نامہ کی

ہے نہایت حق کے ساتھ تعبیر نہیں کی جاسکتی تھی یہ کہ
 ہو سکتی تھی اور یہ کہ دوسرے بہائی کی اصلاح کے بغیر

جائداد جو وصیت نامہ کی رو سے پہلے بہائی کو
 بھائی کو حاصل ہوئی تھی اور اسکا انتقال الیہ اسکا

شکر مہا مہیشور سٹپ بنام سوجنا تہہ سہا با
 ولی و نا بالی۔ ہندو بیوہ۔ مالک کی حیثیت

کی جائداد کا زمین۔ قانونی ضرورت۔ زمین
 جب کسی ہندو بیوہ نے اپنے نام یا بیٹوں کی جانب

نئے ہوں خاندان کی قائم مقامی کرتے ہوئے نہیں بلکہ مالک
 کی ہو جو اپنے ستونی شوہر کے وصیت نامہ کی رو سے دعویدار

کا عدم قرار دیا جائے تو زمین یہ ظاہر کہ کے خاندانی جائداد
 نافذ ہیں کہ اسکا کہ بیوہ اپنے بیٹوں کی حقیقی ولی تھی اور

کیلئے کیا گیا تھا کہ بیوہ بیوہ نے بطور مالک کے وہ جائداد منتقل کر
 ملک دہتری تو زمین کا عدم ہے۔ اور اسکا

میں بیوہ کی وجہ سے ہو گیا۔ اس لئے کہ زمین کے ساتھ کیا گیا تھا
 بلونت ملکہ نظام

تقلید لگتی۔

خاندان پر شاد بنام حافظ عبد اللہ

راؤ ڈالرا آباد ۱۹۱۲ء (۱۱۸) الہ آ
 وقف کا رجسٹر۔ ۱۱۸

مستحق نہ تھا۔
 فردیہ گایا کہ چونکہ تجدید مدعی کی استدعا پر گئی تھی جو قدیم پر نوٹ
 پر نالاش کر کیا مستحق تھا مدعی کی جانب سے قدیم پر نوٹ پر نالاش کرنے
 سے باز رہا مدید پر نوٹ کی بابت کافی مدلل تھا۔

سید محمد جعفر نام رام حرن۔ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ

۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 نالاش جو پرامیسی نوٹ کی بنیاد پر ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 کا ناقابل ادخال تھا مدت ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت
 کر سکتا ہے۔

جس کوئی قرضہ جو پرامیسی نوٹ سے ظاہر ہوتا ہو اور اس مدعی
 پر پرامیسی نوٹ کی سبب نالاش کرے لیکن پرامیسی نوٹ ناقابل ادخال تھا
 قرار دیا جائے تو مدعی کو دیگر شہادت کے ذریعہ سے قرضہ ثابت کر سکتا ہے
 دیا جائے۔

پچو لال نام کنہائی لال اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 کنہائی لال اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ

دوار کا بنام عیدو۔ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ

طلاق۔ زوجہ کے اغراجات۔ اصول جو متعلق ہو سکتا ہے

دعواست طلاق میں عام اصول ادائی حریف کے متعلق یہ ہے کہ زوجہ
 جس پر اس کے شوہر نے سچا یا جھوٹا الزام عدالت طلاق میں لگایا ہو وہ
 اغراجات دے جائیگی مستحق ہے جو مقدمہ کی جوابدہی میں شہادہ اغراجات
 ہونے بجز ان مقدمات کے جس میں زوجہ جوابدہی کیلئے کافی ذرائع رکھتی
 ہو یا سقر شدہ سالیشر بد اعمالی کا مرتکب ہو۔

مذکورہ غلطی پر پچو لال نام دالہ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ

۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 نالاش جو پرامیسی نوٹ کی بنیاد پر ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 کا ناقابل ادخال تھا مدت ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت
 کر سکتا ہے۔

۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 نالاش جو پرامیسی نوٹ کی بنیاد پر ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 کا ناقابل ادخال تھا مدت ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت
 کر سکتا ہے۔

۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 نالاش جو پرامیسی نوٹ کی بنیاد پر ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 کا ناقابل ادخال تھا مدت ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت
 کر سکتا ہے۔

۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 نالاش جو پرامیسی نوٹ کی بنیاد پر ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 کا ناقابل ادخال تھا مدت ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت
 کر سکتا ہے۔

۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 نالاش جو پرامیسی نوٹ کی بنیاد پر ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 کا ناقابل ادخال تھا مدت ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت
 کر سکتا ہے۔

۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 نالاش جو پرامیسی نوٹ کی بنیاد پر ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 کا ناقابل ادخال تھا مدت ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت
 کر سکتا ہے۔

۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 نالاش جو پرامیسی نوٹ کی بنیاد پر ۱۰۱۱ھ اور لاہور میں ۱۰۱۱ھ
 کا ناقابل ادخال تھا مدت ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت
 کر سکتا ہے۔

نا بالغ ایسے شخص کی جانب سے نا بالغ کی جائداد کی بیع جو بطور
ولی عمل کر رہا ہو بسن بلوغ کو پہنچنے کے بعد نا بالغ کی
جانب سے شخص ثالث کے حق میں بیع۔ قبضہ کے دعویٰ
کا قابل پذیرائی ہونا۔

عدالتی ملامت ان اشخاص پر واجب نہیں ہوتا ہے جو اس کے خرقہ پر
سحر اس کے کوہ مسوح کیا جائے لیکن وہ جس کو کسی خارجی بیع کے درکار کا حق رکھتا
ہو جس کی تکمیل کسی دوسرے شخص نے کی تھی جس میں جائیداد نہ کر کسی شخص ثالث کے
حق میں بیع کر کے اسے بنا کر سابقہ بیع اس پر واجب تکمیل نہیں ہے اس کو مسترد
کرنا یہ کہہ سکتا ہے ایسی بیع کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیع کو اپنے نقطہ نظر سے
مکمل ہتھینہ لگال ہوتی ہے کوہ صفا اس وقت مؤثر ہوگی اگر عدالت اس کا
یہ معلوم کرے کہ سابقہ بیع اس پر واجب تکمیل نہیں ہے لکن اس واقعہ کے پیش آئے
تک مانع کوہ جس دعویٰ کو یہ کا حق حاصل ہوتا ہے لکہ جائداد کے متعلق مکمل
حقیقت حاصل ہوتی ہے عرفاً لانا قابل انتقال ہوتی ہے

لکھنؤ نام برہری انڈین لارڈز مئی جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ متہم
لکھنؤ جیٹ نام برہری انڈین لارڈز مئی جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ متہم
سام کبیر لارڈز جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ پر دوسرے نام اوڈر پورٹریٹ جلد
۲ صفحہ ۳۲۲ کرنا ہوئی نام سبکس چیرا انڈین کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۸۸۔
گہت لال نام بندہ اسمینی ریشاد نارائین سنگھ انڈین کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۶
سیر کئے گئے۔

ایک نا بالغ کی ماں نے اس کی ولیہ کی حیثیت سے کچھ جائدادیں منتقل کر دیں
نا بالغ کی ملک میں نا بالغ نے سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد یہ جائدادیں ایک شخص
ثالث نے ہاتھ لگائیں اس کی ولیہ کی بیع کو اس بنا پر بطلاندا کر دیا کہ اس کی
موجودہ کوئی جائز حقیقت منتقل نہیں ہوئی تھی۔

نور دیا گیا کہ نا بالغ کے مندری کا دعویٰ جو جائدادوں کے قبضہ کیے
گئے تھے اس سے ناقص تھا کہ نا بالغ کے ماں کی منتقلی کو نسخہ کو اپنی استغناء

بنت کا نام نام نہ ہو
مداس وکیل ٹریسٹر جلد ۱ مدراس
نا بالغ فیصلہ ثالثی۔ برٹن نا بالغ۔
کیلیک مسماحت۔ عدالت کا فرغ
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۵
جو کہ فیصلہ ثالثی فریقین پر واجب نہیں
نا بالغ ہو تو عدالت کو فریقین کی اس مصماحت
سیر ڈالٹی کیا جائے منظر نہیں کرنا چاہئے بستر لیک
وجہ برہری ہو جو ضابطہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں
عدالت کی رائے میں مصماحت نا بالغ کے فائدہ کیلیک
حسٹس رائٹ کسی نا بالغ کے حقوق کے علو
انضیا ہمیشہ مریاں اور ہمایہ مقدس و درباری
کسی بیج کو جو کسی مقدمہ دیوانی کی تحقیقات کر
میں لانا چاہئے حکمہ واقعات ظاہروں اور ایما
سوال شمال ہو کسی عدالت کو کسی معاہدہ کی کس
کے حق سے دست بردار ہونے یا اس کی تردید
منظوری بدینہ چاہئے اور ایک سٹ کیا
اطمینان کئے کہ انتظام جی کر دے
جوبنکو سنگھ نام سیتا

مساحات جو دقو

تعمیلی کارروائیا

ہوں منظوری۔

کہا کہ نا بالغ نے بالغ ہو

جاری رکھی تیر حقیقی اسٹالے اسکی ر

نیلام بصیفہ تعمیل۔ ڈگری منی، فریب منی، مشنری نیلام کی حیثیت
خریدار ایک بہت بلا اطلاع کے تحفظ کی نوعیت۔ انصاف
عدل اور نیک نیتی کے اصولوں کا اطلاق۔ لیڈنگ۔ عز
کا اصل قلمہ مشیہ کیا جانا۔ ضابطہ

حش کرمی نیلام بصیفہ تعمیل جو اس فریب کی وجہ سے عمل نہ لایا گیا
ہو جس کا ارتکاب ڈگری رائے عدالت پر کیا تھا عدالت تعمیل کے رد و رد
پیش ہونے پر اس فریب دیکھ کیا جاسکتا ہے کہ مشنری نیلام نے فریب میں
حصہ نہ لیا ہو یا وہ فریب سے آگاہ ہو

پچھلے ایام کشنا انڈین لارڈز جلد ۲۶ صفحہ ۴۴۴ سے ۴۴۵
کا بھی نام دینا ناہ کا بھی کلکتہ ویکلی ٹوش جلد ۲۹ صفحہ ۲۹۱ کی فائ
باجی شام حسین الدین احمد کلکتہ ویکلی ٹوش جلد ۳۰ صفحہ ۵۳۰ میں لال
گروہ نام میں پڑا تھا گروہ انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۵۲۹
بھون میں پالا نام سدال رائے انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۲۷
۳۳۳ میں گشتا جھیلیا بام عین کوری واسی کلکتہ ویکلی ٹوش جلد ۳۳ صفحہ ۲۳۰
امیکا پر شاد سگہ بام ویکلی ٹوش کلکتہ لا حول جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۱ ابوبکر صاحب
نام محمد الہی صاحب انڈین لارڈز جلد ۳۵ صفحہ ۱۱۰ اور محمد واسی
بنام منعمہ ناتھ بھو سن کلکتہ ویکلی ٹوش جلد ۳۶ صفحہ ۲۱۹ جس میں چند بنام
بجے سنگھ انڈین کیر جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۹ رادو مادو بیکار بنام کلکتہ رورڈ
انڈین کیر جلد ۱۲ صفحہ ۸۱ سے استناد کیا گیا۔

ان شرائط کے تابع جو آرڈر ۲۱ رول ۹ مجموعہ ضابطہ دیوالی میں مقرر
کی گئی ہیں۔ نیلام بصیفہ تعمیل فریب کی بنا پر بالکل اسی طریقہ سے مشورہ کیا
جاسکتا ہے جو ایک بھینا بھنگی کی بنا پر اور منجانب عدالت اس اختیار کا
استعمال ان مقدمات میں خارج نہیں ہوتا جب مشنری خریدار نیک نیت
لغویں بدل بلا اطلاع کے ذریعہ میں آتا ہو۔

لیکن جب کسی نیلام بصیفہ تعمیل کے حوالہ پر اس بنا پر اعتراض کیا جائے

کہ وہ ڈگری جیسر نیلام منی ہے بلکہ یہ
لغویں بدل بلا اطلاع کی حیثیت کا تعمیر
اعدادوں کے لحاظ سے کیا جانا چاہیے۔

د نظائر فریب کی گئی اور کئی لکھ
جب کوئی قانونی حکم ہو جو فریب
حوالہ پر مطلقاً قطعی ہو تو وہ انصاف
قانون انگلستان سے واقف ہونے میں کسی
میں متعلق کر سکتے ہیں اور کہتے ہیں وہ قانون
تہ حصہ ہے جو بلو مقول اس لحاظ سے متعلق
تیش چند بنام بنام دیال انڈین
استناد کیا گیا۔

مسی فریب ڈگریوں کی بنیاد پر خرید
اس وقت کوئی اثر نہیں رکھتیں مگر مشنری
میں مگر یک نہ ہو۔

نظائر سے استناد کیا گیا
ہر مقدمہ کے واقعات کے لحاظ سے
جیسا کہ تحفظ جو خریدار نیک نیت کیا
میں دوی ہی اور وہ کلکتہ
فریب مقدمہ کے لحاظ سے

کرتی ہے کہ ۵۱ اس ۱
وہی کا وہ انصاف فائیت
اس کے فریب یعنی میں کہ
موجود ہیں بالخصوص اس
چھ اکوٹلی استدادی کرے سے
انجا کرتی ہے کیونکہ ایسا کرنا نام